تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

جلد پنجم

کتاب البیوع، کتاب الجہاد والسیر (حدیث 3801 تا 4700)

تالیف

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیسابوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات:

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-37321865

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

جلد پنجم

نام کتاب

تحفۃ المسلم

جلد پنجم

شرح صحیح مسلم (اُردُو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری ؒ

ترجمہ و فوائد مع شرح مفردات محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی ﷾

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد ﷾

تخریج الحدیث: محمد عدنان درویش ﷾

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری ﷾

مقدمہ و سوانح: صلاح الدین علی عبدالموجود ﷾

ترقیم الاحادیث: فواد عبدالباقی ؒ

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء

مطبع: علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اُردُو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیشاپوری

جلد پنجم

کتاب البیوع - کتاب الجہاد و السیر (حدیث 3801 سے 4700)

ترجمہ و فوائد مع شرح مفردات

محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی
حافظ عبدالسلام بن محمد

تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش

تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری

مقدمہ و سوانح صلاح الدین علی عبدالموجود

ترقیم الاحادیث فواد عبدالباقی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اُردو بازار لاہور
042-37321865

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرستِ مضامین

(جلد پنجم)

تحفۃ المسلم

صحیح مسلم مترجم اردو جلد پنجم

تحفۃ المسلم اردو شرح صحیح مسلم جلد پنجم

تحفۃ المسلم
صحیح مسلم
جلد پنجم

۲۲......كِتَابُ الْبُيُوعِ

۲۲. خرید وفروخت

۱...... بَاب إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

باب ۱: بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کا ابطال

[3801] ۱-(۱۵۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

[3801]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

مفردات الحدیث ٭ بیوع: بیع کی جمع ہے اور عربی زبان کی رو سے بیع اور شری کا لفظ خرید اور فروخت دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اور موقع ومحل کی مناسبت سے ایک معنی متعین کیا جاتا ہے۔

فائدہ......شرعی معنی کی رو سے چونکہ بیع مبادلۃ المال بالمال بالتراضی کا نام ہے، یعنی باہمی رضا مندی سے مال کے بدلے مال دینا، بیع ہے، اس لیے ہر وہ بیع ناجائز ہوگی جس میں ربا (سود) غرر وغبن دھوکا وفریب اور نقصان ہو۔ جہالت، یعنی قیمت، مال یا مدت مجہول ہو، تنازع باہمی اختلاف اور جھگڑا کا خطرہ ہو، بیع ملامسہ اور منابذہ میں غرر اور غبن کا خطرہ ہے۔ ملامسہ کی تعریف میں چار قول ہیں: (۱) بائع یا مشتری کہے، میں یہ کپڑا بیچتا یا خریدتا ہوں، اس کی قیمت یہ ہے جب خریدار اس کو ہاتھ لگا دے گا، تو بیع پکی ہو جائے گی، امام ابوحنیفہ نے یہی تعریف کی ہے۔ (۲) امام شافعی کے نزدیک، کوئی شخص لپٹا ہوا کپڑا لائے یا اندھیرے اور تاریکی میں لائے اور خریدار سے کہے میں تمہیں یہ کپڑا اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تمہارا اس کو ہاتھ لگانا ہی دیکھنے کے قائم مقام ہوگا اور دیکھنے کے بعد تم اس کو واپس نہیں کر سکو گے۔ (۳) بائع اور مشتری ہر ایک، دوسرے سے اس کا کپڑا بغور دیکھے بغیر خرید لے،

[3801] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب بيع المنابذة برقم (٢١٤٦) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الملامسة برقم (٤٥٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٢٧) وبرقم (١٣٩٦٤)

اور کہے جب میں نے تیرے کپڑے کو ہاتھ لگا دیا اور تو نے میرے کپڑے کو چھولیا تو بیع لازم ہو جائے گی، راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی تعریف کی ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ (۴) بائع نے ایک چیز فروخت کی اور خریدار کو کہا، جب تم نے اس کو چھولیا، تو تمہارا اختیار مجلس یعنی سودے کی جگہ تبدیل ہوئے بغیر جو اختیار رہتا ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔ بیع منابذہ کی بھی چار تعریفیں کی گئی ہیں (۱) محض کسی چیز کو پھینکنے سے بیع لازم ہو جائے۔ بغیر اس کے کہ خریدار اس کو الٹ پلٹ کر دیکھے۔ (۲) بائع اور مشتری میں سے ہر ایک اپنا اپنا کپڑا ایک دوسرے کی طرف پھینک دیں، اور بغیر دیکھے اور بغیر رضا مندی کے بیع ہو جائے۔ یا ایک دوسرے کو کہیں جو تیرے پاس ہے میری طرف پھینک دے اور جو میرے پاس ہے میں تیری طرف پھینک دیتا ہوں۔ (۳) سامان پھینکنا، اختیار کو ختم کر دے۔ (۴) میں کنکر پھینکتا ہوں جس چیز پر گر جائے گا اس کی بیع ہو جائے گی، یعنی بیع حصاۃ والا معنی مراد۔

[3802] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3802]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3803] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3803]۔ امام صاحب تین اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3804] وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3804]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3802] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: ما يستر من العورة برقم (٣٦٨) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في الملامسة والمنابذة برقم (١٣١٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٦١)

[3803] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مواقيت الصلاة باب: الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس برقم (٥٨٤) وفي باب: لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس برقم (٥٨٨) وفي اللباس باب: اشتمال الصماء برقم (٥٨١٩) وبرقم (٥٨٢٠) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: تفسير ذلك برقم (٤٥٢٩) وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: النهي عن الصلاة بعد الفجر وبعد العصر برقم (١٢٤٨) وفي التجارات، برقم (٢١٦٩) وفي اللباس باب: ما نهى عنه من اللباس برقم (٣٥٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٦٥)

[3804] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨١)

[3805] ۲-(. . . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَأَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ.

[3805] - عطاء بن میناء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا، دو بیعوں سے منع کیا گیا ہے، ملامسہ سے اور منابذہ سے، بیع ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو غور و فکر کیے بغیر چھو لے، اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور ان میں سے کسی نے دوسرے کا کپڑا دیکھا نہیں ہے۔ (دونوں صورتوں میں بیع واجب ہو جائے)

[3806] ۳-(۱۵۱۲) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ

أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ.

[3806] - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو بیعوں اور دو لباسوں سے منع فرمایا، بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا، دن یا رات کو اپنے ہاتھ سے چھو لے اور یہی پلٹنا تصور ہو، اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا شخص اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور اس طرح بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے ہی بیع ہو جائے۔

[3805] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصوم باب: صوم يوم النحر برقم (١٤٢٠٧)

[3806] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الملامسة برقم (٢١٤٤) وفي اللباس باب: اشتمال الصماء برقم (٥٨٢٠) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الغرر برقم (٣٣٧٩) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: تفسير ذلك برقم (٤٥٢٢) وفي باب: بيع المنابذة برقم (٤٥٢٣) وفي باب تفسير ذلك برقم (٤٥٢٦) انظر (التحفة) برقم (٤٠٨٧)

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جو چیز سامنے موجود نہیں ہے اس کی بیع جائز نہیں ہے، ائمہ کے اس بیع کے بارے میں تین نظریات ہیں: (۱) غائب چیز کی بیع جائز نہیں ہے۔امام شافعی کا قول یہی ہے۔(۲) غائب چیز کی بیع جائز ہے اور دیکھنے کے بعد خریدار کو رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار ہوگا۔احناف ائمہ کا قول یہی ہے اور امام مالک اور امام شافعی کی طرف بھی یہ قول منسوب کیا گیا ہے۔(۳) جب غائب چیز کی صحیح صحیح صورت حال یعنی اس کی کیفیت وحالت بیان کر دی جائے تو بیع جائز ہے اور اگر چیز بیان کردہ صفت اور حالت کے مطابق نہ ہو تو پھر خریدار کو رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار ہوگا، امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔امام مالک اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے اور یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں غرر اور قمار کا خطرہ نہیں ہے۔

[3807] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3807] ۔امام صاحب مذکورہ بالا حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٢...... بَاب: بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي فِيهِ غَرَرٌ

باب ۲: بیع الحصاۃ (کنکر پھینکنا) اور جس بیع میں دھوکا ہے باطل ہے

[3808] ٤-(١٥١٣) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوأُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

[3808] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے کی بیع اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ :......بیع الحصاۃ، اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) کپڑوں کے ڈھیر یا تھانوں پر میں کنکر پھینکتا ہوں، جس پر وہ گرے وہ اتنی قیمت میں تیرا ہوگا یا میں یہاں سے کنکر پھینکتا ہوں جہاں گرے گا وہاں تک زمین، اس قیمت پر

[3807] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٨٥)

[3808] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع باب: والاجارات باب: بيع الغرر برقم (٣٣٧٦) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في كراهية بيع الغرر برقم (١٢٣٠) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الحصاة برقم (٤٥٣٠) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: النهي عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر برقم (٢١٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٧٩٤)

تیری ہوگی۔(۲) یہ چیز میں تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں، جب میں یہ کنکر پھینک دوں گا۔تو بیع پختہ ہو جائے گی اور تمہارا اختیار ختم ہو جائے گا۔(۳) جب میں اس چیز پر کنکر ماردوں گا، تو یہ تیری ہوگی۔ بہر حال ان تینوں صورتوں میں غرر اور دھوکا اور جوا ہے، اس لیے منع ہے۔امام شافعی نے بیع ملامسہ، بیع منابذہ اور بیع حصاۃ کو اس لیے منع قرار دیا ہے کہ ان میں ایجاب وقبول نہیں ہے، یعنی بائع کہے میں نے بیچ دی اور مشتری کہے میں نے خرید لی، اس پر قیاس کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں بیع تعاطی بھی جائز نہیں ہے جس کی صورت یہ ہے کہ بائع کہے میں یہ چیز اتنے میں دیتا ہوں، مشتری رقم ادا کر کے وہ چیز لے لے، یا خریدار بائع کو کہتا ہے، میں اس چیز کی اتنی رقم دیتا ہوں، تو وہ اٹھا کر چیز اس کو دے دے۔تو یہاں زبان سے ایجاب وقبول نہیں ہوا، کہ میں دیتا ہوں، میں لیتا ہوں، حالانکہ فعلاً تو یہاں ایجاب وقبول ہوگیا ہے اور اس میں جہالت اور غرر کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، اس لیے باقی ائمہ کے نزدیک یہ جائز ہے اور لوگوں کا یہی عرف اور رواج ہے جو ہر جگہ جاری ہے۔

بیع غرر: جس میں دھوکا اور فریب ہو، یہ ایک ایسا اصول اور ضابطہ ہے جس کے تحت بے شمار صورتیں آ جاتی ہیں مثلاً بھگوڑے غلام کی بیع، بھگوڑے جانور کی بیع، حیوان کے پیٹ کے حمل کی بیع، ہوا میں اڑنے والے پرندوں کے شکار کی بیع، پانی میں مچھلیوں کے لیے جال لگانے کی بیع، ہاں معمولی غرر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً حمام میں نہانا اور ایک معین رقم ادا کرنا، ایک ماہ کے لیے کوئی چیز کرایہ پر دینا، حالانکہ ماہ میں ایک دن کی کمی وبیشی ہوتی ہے۔اور ہوٹل میں فی آدمی کے کھانے پر یکساں رقم ادا کرنا وغیرہ۔

۳...... بَاب: تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب ۳: حبل الحبلہ کی بیع منع ہے

[3809] ٥-(١٥١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

[3809]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حاملہ جانور کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

مفردات الحدیث ❋ حَبَلَه: حابل کی جمع ہے، جس طرح ظالم کی جمع ظَلَمه ہے یا کاتب کی جمع كَتَبه ہے، بعض کے نزدیک یہ مصدر ہے اور مجہول کے معنی میں ہے اور بقول علامہ نووی، حَبَل کا لفظ عورتوں کے لیے

[3809] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع حبل الحبلة برقم (٤٦٣٨) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٦)

خاص ہے اور حیوانات کے لیے حَمَل کا لفظ ہے، اس لیے بکری یا اونٹنی کو حاملہ کہتے ہیں، حیوانات کے لیے حابلہ کا لفظ صرف اس حدیث میں آیا ہے۔ اور بقول امام نووی اس پر اہل لغت کا اتفاق ہے، لیکن علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حابلہ کا لفظ ہر مونث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَبَل الحَبله کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں: (۱) کسی چیز کی قیمت اس وقت ادا کرنا جب حاملہ اونٹنی بچہ جنے گی اور وہ بچہ بڑا ہو کر، بچہ دے، بخاری شریف کی روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خود یہی تفسیر کی ہے۔

(۲) کسی چیز کی قیمت اس وقت ادا کرنا، جب مخصوص اونٹنی اپنا حمل وضع کرے گی، امام نافع نے یہی تفسیر کی ہے، ابن المسیب، امام مالک، امام شافعی اور فقہاء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

(۳) کسی چیز کی قیمت اس وقت ادا کرنا، جب حاملہ اونٹنی بچہ دے اور پھر وہ بچہ بڑا ہو کر حاملہ ہو جائے۔ لیکن اس کے حمل کے وضع ہونے کی شرط نہیں ہے، اگلی روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے اور امام ابواسحاق نے اس کو اختیار کیا ہے، ان تینوں صورتوں میں ممانعت کا سبب یہ ہے، قیمت کی ادائیگی کا وقت ومدت مجہول ہے۔

(۴) حاملہ اونٹنی کے پیٹ کے بچہ کی یا پیٹ کے بچے کے بچہ کی بیع کرنا، امام ترمذی نے اس کو اختیار کیا ہے۔ امام ابوعبیدہ، ابوعبید، احمد اور اسحاق کا یہی نظریہ ہے اور اس کے منع ہونے کا سبب مبیع یعنی جو چیز بیچی گئی ہے کا مجہول ہونا ہے کیونکہ معلوم نہیں ہے اونٹنی کا بچہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں، دوسرے بچہ کی پیدائش تو بعد کی بات ہے، اس طرح اس میں غرر بھی ہے، اس لیے امام بخاری نے، اس کو بیع الغرر کے تحت بیان کیا ہے۔

اور بعض حضرات نے اس کا معنی انگوروں کا ان کے پکنے کی صلاحیت کو پہنچنے سے پہلے بیچنا بیان کیا ہے۔

[3810] ٦-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

[3810]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جاہلیت کے دور میں لوگ اونٹوں کا گوشت، حاملہ جانور کے حمل تک کے ادھار پر فروخت کرتے تھے اور حَبَل الحَبَلة کی تفسیر یہ ہے کہ اونٹنی بچہ جنے پھر اس کا یہ بچہ بڑا ہو کر حاملہ ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس سے منع فرما دیا۔

[3810] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: ايام الجاهلية برقم (٣٨٤٣) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الغرر برقم (٣٣٨١) انظر (التحفة) برقم (٨١٤٩)

٤...... بَاب: تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ

باب ٤: بھائی کی بیع کے بعد بیع کرنا، اور اس کے نرخ کے بعد نرخ لگانا، دھوکہ دینے کے لیے بولی بڑھانا اور تھنوں میں دودھ روکنا ناجائز ہے

[3811] ٧-(١٤١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

[3811]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

فائدہ:...... ایک انسان دوسرے انسان کو کوئی چیز فروخت کرتا ہے یا اس سے خریدتا ہے لیکن انہیں بیع کے فسخ کا اختیار ہے تو دوسرا آدمی آ کر کہتا ہے یہ بیع فسخ کر دو، میں تمہیں یہی چیز اس سے سستی دیتا ہوں، یا اس سے بہتر اور عمدہ اس قیمت پر دیتا ہوں یا بائع کو کہے میں تم سے اس سے زیادہ قیمت پر خریدتا ہوں، یہ تمام صورتیں ناجائز ہیں کیونکہ یہ چیز ایک فریق کے لیے نقصان کا باعث ہے، جس سے آپس میں دنگا وفساد پیدا ہو سکتا ہے۔

[3812] ٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ)).

[3812]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انسان اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، الا یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔

فائدہ:...... بعض حضرات نے اخیہ کے لفظ سے یہ بات نکالی ہے کہ مسلمان کی بیع پر بیع جائز نہیں ہے۔ لیکن کافر کی بیع پر بیع جائز ہے۔ لیکن جمہور کے نزدیک یہ قید اغلبی یا اتفاقی ہے، وگرنہ جو کافر مسلمان ملک میں رہتے ہیں یا جن سے معاہدہ ہوتا ہے ان کا بھی یہی حکم ہے، اور اجازت کا تعلق بیع اور منگنی دونوں سے ہے، کیونکہ جب خود اجازت دے دی تو پھر باہمی حسد وعناد اور لڑائی جھگڑے خطرہ نہیں رہے گا۔

[3811] تقدم تخريجه في النكاح باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن او يترك برقم (٣٤٤٠)

[3812] تقدم تخريجه في النكاح باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن او يترك برقم (٣٤٤١)

[3813] ٩-(١٥١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ)).

[3813]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ لگائے۔

فائدہ:......اگر فریقین میں نرخ طے ہو چکا ہے، پھر نرخ لگانا جائز نہیں ہے لیکن اگر نرخ طے نہیں ہوا تو پھر نرخ بڑھانے یا نیلام کرنے کے بارے میں تین قول ہیں: (۱)جب ایک نے نرخ لگا دیا ہے تو پھر دوسرے کے لیے اس پر اضافہ کرکے چیز لینا جائز نہیں ہے۔
ابراہیم نخعی کا یہی موقف ہے۔(۲) غنائم اور مواریث میں نرخ بڑھانا جائز ہے، ان کے سوا جائز نہیں ہے۔امام اوزاعی اور امام اسحاق کا یہی نظریہ ہے۔(۳) جب نرخ طے نہیں ہوا، بولی ہو رہی ہے، اور کوئی انسان واقعی طور پر وہ چیز خریدنا چاہتا ہے، محض دھوکہ دینے کے لیے نرخ نہیں بڑھاتا، تو پھر جمہور کے نزدیک یہ جائز ہے۔اور یہی موقف درست ہے کیونکہ آپ ﷺ نے نجش کی صورت میں اضافہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[3814] ١٠-(. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِي هِمَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلٰى سِيمَةِ أَخِيهِ.

[3814]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگائے، امام صاحب کے اساتذہ دورقی، سوم کی بجائے سیمہ کا لفظ بیان کرتے ہیں، معنی ایک ہی ہے۔

فائدہ:......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امام شافعی کے نزدیک ایسا کرنے والا مجرم اور گناہ گار ہوگا، لیکن بیع ہو جائے گی، اور امام داود ظاہری کے نزدیک یہ بیع نافذ نہیں ہوگی، مالکیہ اور حنابلہ سے دونوں قول منقول ہیں۔

[3813] تقدم تخريجه فى النكاح باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن او يترك برقم (٣٤٤٦)
[3814] طريق احمد بن ابراهيم الدروقى تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨٤) وطريق محمد بن المثنى تقدم تخريجه فى النكاح باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن او يترك برقم (٣٤٤٨)

[3815] ١١ـ(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)).

[3815]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریدنے کے لیے تجارتی قافلہ کو راستہ میں نہ ملو، اور تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے، اور خریدار کو نہ بڑھکاؤ، نہ ابھارو، اور شہری بدوی کے مال کی فروخت نہ کرے، اور اونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ نہ جمع کرو، اور جو انسان ایسا جانور خرید لے گا، تو وہ دودھ دوہنے کے بعد دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر سکے گا، اگر اسے جانور پسند ہے تو رکھ لے اور اگر ناپسند ہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع دے۔

فائدہ:...... قافلہ کو راستہ میں ملنا، شہری کا بدوی کی چیز بیچنا اور جانور کے تھنوں میں دودھ جمع کرنا، یہ تینوں مسائل آگے مستقل ابواب میں آ رہے ہیں، اس لیے ان کا مفہوم وہیں بیان ہوگا اور نجش کا معنی ہے جوش دلانا، بھڑکانا، یا دھوکا اور فریب دینا یا کسی چیز کی تعریف ومدح میں مبالغہ کرنا اور یہاں مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کا نرخ میں اس لیے اضافہ کرنا تاکہ دوسرا شخص جوش میں آ کر یا برانگیختہ ہو کر، قیمت بڑھا دے اور اس سے دھوکا کھا جائے، ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق یہ کام ناجائز ہے اور اگر یہ کام مالک کی ملی بھگت سے ہوا تو دونوں مجرم ہیں، اگر اس کے علم کے بغیر ہوا تو صرف بولی بھڑکانے والا مجرم ہے، لیکن اگر مقصود دوسرے کو پھنسانا نہیں ہے بلکہ چیز کی صحیح اور مناسب قیمت تک لے جانا ہے تو پھر مالکیہ اور احناف کے نزدیک صحیح ہے، امام شافعی اور احناف کے نزدیک ناجائز ہونے کے باوجود یہ بیع ہو جائے گی، لیکن اہلحدیث اور اہل ظاہر کے نزدیک باطل ہوگی (اگر علم ہو جائے) امام مالک اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس صورت میں مشتری کو اگر نقصان زیادہ ہو تو بیع کو فسخ (توڑنے) کا اختیار ہے، اور بعض شوافع کے نزدیک اگر بائع کی مرضی سے یہ کام ہوا ہے تو پھر خریدار کو بیع توڑنے کا اختیار ہوگا، وگرنہ نہیں اور اس اختلاف کا اصل سبب یہ ہے کہ احناف کے نزدیک کسی کام سے منع کرنا، اس کے جرم اور گناہ ہونے کا تقاضا کرتا ہے، اس کے فاسد اور باطل ہونے کا نہیں، جب کہ جمہور کے نزدیک نہی فساد کا تقاضا کرتی ہے، جیسا کہ امام شوکانی نے ارشاد الفحول: ص ۹۷، ۹۸ میں ثابت کیا ہے۔

[3815] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: النهي للبائع ان لا يحفل الابل والبقر والغنم وكل محفلة برقم (٢١٥٠) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: من اشترى مصراة فكرهها برقم (٣٤٤٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الحاضر للبادي برقم (٤٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠٢)

[3816] ١٢-(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ.

[3816]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قافلہ سے راستہ میں ملنے سے اور اس بات سے کہ شہری بدوی کے لیے خرید وفروخت کرے اور اس سے کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے اور بیع پر برانگیختہ کرنے اور تھنوں میں دودھ جمع کرنے سے اور اس سے کہ انسان اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگائے، منع فرمایا۔

فائدہ:...... کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شادی شدہ مرد کو یہ کہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو، میں تم سے شادی کرلوں گی، یا کوئی شادی شدہ مرد کسی عورت سے کہے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو وہ آگے سے کہے میں اس شرط پر تم سے شادی کرتی ہوں کہ تم پہلی بیوی کو طلاق دے دو۔

[3817] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا نَا

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَوَهْبٍ نُهِيَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[3817]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، فرق یہ ہے کہ غندر اور وہب کی روایت میں نُهِيَ مجہول کا صیغہ ہے اور عبدالصمد کی روایت میں نَهَى معروف کا صیغہ ہے۔

[3818] ١٣-(١٥١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

[3818]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔

[3816] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: الشروط في الطلاق برقم (٢٧٢٧) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع المهاجر للاعرابي برقم (٤٥٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٤١١)

[3817] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٧٩٥)

[3818] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: النجش برقم (٢١٤٢) وفي الحيل باب: ما يكره من التناجش برقم (٦٩٦٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: النجش برقم (٤٥١٧) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: ما جاء في النهي عن النجش برقم (٢١٧٣) انظر (التحفة) برقم (٨٣٤٨)

۵...... بَاب: تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ

باب ۵: تجارتی قافلہ کو آگے بڑھ کر ملنا ناجائز ہے

[3819] ١٤-(١٥١٧) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ و قَالَ الْآخَرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي.

[3819]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ تجارتی سامان بازار میں پہنچنے سے پہلے (اس کے مالکوں سے) ملا جائے، یہ ابن نمیر کے الفاظ ہیں اور دوسرے دو اساتذہ نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے تلقی (ملاقات) سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ:...... تلقی الجلب، تلقی البیوع، تلقی الرکبان، تلقی السلع اور تلقی، سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ تجارتی قافلہ کو آگے بڑھ کر، شہر سے باہر، پیشتر اس کے کہ انہیں شہر کا نرخ معلوم ہو، ان سے تجارتی سامان خرید لینا، کیونکہ اس میں دو نقصان ہو سکتے ہیں، بیوپاری یا باہر سے آنے والے تاجر کو شہر کے بھاؤ کا علم نہیں ہے، اس لیے وہ سامان اصل قیمت سے جو بازار میں مل سکتی ہے سستا فروخت کر دے گا، شہریوں کو یہ نقصان ہوگا کہ شہر سے باہر خریدنے والا تاجر، اب اس چیز کو بیچنے میں من مانی کرے گا، لوگوں کو اس چیز کی ضرورت ہے لیکن وہ بیچتا نہیں ہے یا بہت مہنگا بیچتا ہے اور اگر سامان شہر میں آ کر بکتا تو دوسرے لوگ بھی خرید سکتے تھے۔ اس بات پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ تجارتی قافلہ کو شہر سے باہر، سامان خریدنے کے لیے ملنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر قافلہ والوں کو شہر کے نرخ کا علم ہو اور اہل شہر کا نقصان بھی نہ ہو، تو پھر امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے، بعض شوافع اور بعض مالکیہ کا قول بھی یہی ہے جیسا کہ بخاری شریف کی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم قافلہ والوں کو ملتے اور ان سے غلہ خرید لیتے، تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کو غلہ منڈی میں لائے بغیر فروخت کرنے سے منع فرما دیا، اور اس کی توجیہ امام بخاری نے یہ فرمائی ہے کہ شہر سے باہر تلقی منع ہے اور بازار کے آغاز میں آ کر، بازار میں لائے بغیر، بھاؤ معلوم ہونے کی بنا پر خرید لینا جائز ہے اور آگے بازار میں لا کر اس کو فروخت کر دیا جائے گا اس سے معلوم ہوا اگر ضرر شہر والوں کے لیے نہ ہو اور قافلہ والے نرخ سے بے خبر نہ ہوں۔ تو تلقی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[3819] طريق ابى بكر بن ابى شيبة وابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٨٥) وبرقم (٨١٣٤)، وطريق ابن المثنى اخرجه النسائى فى (المحتبى) فى البيوع باب التلقى برقم ٤٥١٠ انظر (التحفة) برقم (٨١٨١)۔

[3820] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ.

[3820]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، ابن نمیر کی طرح یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3821] ۱۵۔(۱۵۱۸) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُبَارَكٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.

[3821]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سامان تجارت کو باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

فائدہ :...... بیوع، بیع کی جمع ہے لیکن بیع قابل فروخت چیز کے معنی میں ہے۔

[3822] ۱۶۔(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ.

[3822]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان لانے والوں سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ :...... جَلَبٌ: اگر مصدر ہو تو پھر مفعول کے معنی میں ہوگا، یعنی وہ سامان جو فروخت کرنے کے لیے لایا جاتا ہے اور اگر جالب کی جمع ہو جیسا کہ خَدَم، خادِم کی جمع ہے تو پھر سامان لانے والے تاجر مراد ہوں گے۔

[3823] ۱۷۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَإِذَا أَتٰى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)).

[3820] تقدم تخريجه في النكاح باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن او يترك برقم (٣٤٤٠)

[3821] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: النهي للبائع ان لا يحفل الابل والبقر والغنم كل محفلة برقم (٢١٤٩) وفي باب: النهي عن تلقي الركبان وان بيعه مردود لان صاحبه عاص آثم اذا كان به عالما برقم (٢١٦٤) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في كراهية تلقي البيوع برقم (١٢٢٠) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: النهي عن تلقي الجلب برقم (٢١٨٠) انظر (التحفة) برقم (٩٣٧٧)

[3822] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٤٨)

[3823] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: التلقي برقم (٤٥١٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٣٨)

[3823] ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوداگروں کو شہر سے باہر نہ ملو، اور جوان کو باہر جا کر ملا (اور سامان خرید لیا) تو پھر جب سامان کا مالک بازار میں آ گیا (اور بھاؤ معلوم کر لیا) تو اس کو (بیع توڑنے اور نہ توڑنے) کا اختیار ہے۔

فائدہ :...... تلقی کی صورت میں جو بیع ہوتی ہے وہ جمہور کے نزدیک نافذ ہوگی اور تلقی کرنے والا مجرم ہوگا۔ لیکن اہل ظاہر کے نزدیک وہ بیع باطل ہوگی، منعقد نہیں ہوگی، امام احمد کا بھی ایک قول یہی ہے لیکن اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، مالک سامان جب بازار میں آ کر بھاؤ معلوم کرے گا، تو اس کو بیع کے توڑنے یا رکھنے کا اختیار ہوگا، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے اور یہی درست ہے کہ مالک کو بیع کے رد کا حق حاصل ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک مالک کو یہ حق حاصل نہیں ہے، احناف نے امام ابوحنیفہ کے موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اس حدیث کے مختلف جوابات دینے کی سعی لا حاصل کی ہے، اس لیے علامہ ابن ہمام نے یہاں امام ابوحنیفہ کے موقف کو صحیح حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے، تقی عثمانی صاحب اور غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی ابن ہمام کی تائید کی ہے۔ (تکملہ فتح الملہم: ج ۱ ص ۳۳۳، شرح صحیح مسلم، سعیدی: ج ۴ ص ۱۴۳)

٦...... بَاب: تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي

باب ٦: شہری کا بدوی کے لیے خرید وفروخت یا فروخت کرنا حرام ہے

[3824] ۱۸۔(۱۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

[3824] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، زہیر کی روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ شہری جنگلی کے لیے بیع کرے۔

[3825] ۱۹۔(۱۵۲۱) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا انَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

[3824] تقدم تخريجه في النكاح باب: تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن او يترك برقم (٥١)
[3825] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: هل يبيع حاضر لباد بغير اجر وهل يعينه او ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا.

[3825]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے کہ تجارتی قافلہ کو شہر سے باہر ملا جائے اور اس سے کہ شہری بدوی کے لیے بیع کرے۔ طاؤس کہتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، حاضر لِبادٍ کا کیا مقصد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس کا دلال نہ بنے۔

فائدہ:...... جنگلی اپنا مال فروخت کے لیے منڈی میں لاتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنا مال فروخت کر کے چلا جاؤں اور اس سامان کی شہر والوں کو ضرورت ہے، اس لیے مال فوراً بک جائے گا، لیکن شہری اس کو کہتا ہے، اپنا سامان میرے سپرد کر دو، میں یہ مال موجودہ نرخ سے بعد میں مہنگا فروخت کر دوں گا، اس طرح جو چیز شہریوں کو سستی مل سکتی تھی، وہ بعد میں مہنگی ملے گی یا اس کا خطرہ ہوگا، شوافع اور حنابلہ نے اس کی حرمت کے لیے چار شرطیں لگائی ہیں: (۱) شہری خود پیشکش کرے کہ سامان کی فروخت کے لیے مجھے وکیل یا دلال بنالو۔ (۲) جنگلی یا بدوی کو نرخ کا علم نہ ہو، اگر بھاؤ کا پتہ ہو تو پھر حرام نہیں ہے۔ (۳) وہ سامان فوری فروخت کے لیے لایا ہو اور اس دن کے بھاؤ پر بیچنا چاہتا ہو۔ (۴) اس سامان کی لوگوں کو ضرورت ہو، اور دیر سے بیچنے سے تنگی اور ضیق کا خطرہ ہو۔ اگر ان شروط کی موجودگی میں شہری بیچے گا تو یہ جرم اور گناہ ہے اور بیع صحیح ہے۔ اور احناف کا موقف یہ ہے اگر اس بیع سے شہریوں کو نقصان پہنچتا ہو تو پھر یہ کام ناجائز ہے۔

لیکن بیع گناہ کے باوجود احناف، شوافع اور مالکیہ کے نزدیک ہو جائے گی، اور احناف کے نزدیک دیانتاً فسخ ہونا چاہیے کیونکہ بیع مکروہ کا یہی حکم ہے، امام ابن حزم کے نزدیک یہ بیع منعقد نہیں ہوگی اور امام احمد کا بھی ایک قول یہی ہے اور ایک قول دوسرے ائمہ کے مطابق ہے اور حضرت ابن عباس کے نزدیک شہری دلالی (اجرت) لے کر فروخت کرے تو ناجائز ہے، اگر بلا اجرت فروخت کرے تو جائز ہے کیونکہ یہ ہمدردی اور خیر خواہی ہے، امام بخاری کا بھی یہی موقف ہے۔ لیکن جمہور کے نزدیک ہر صورت میں ممنوع ہے۔

[3826] ۲۰۔(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

← ينصحه برقم (٢١٥٨) وفي باب: النهي عن تلقي الركبان برقم (٢١٦٣) وفي الاجارة باب: اجر السمسرة برقم (٢٢٧٤) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في النهي ان يبيع حاضر لباد برقم (٣٤٣٩) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: التلقي برقم (٤٥١٢) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: النهي ان يبيع حاضر لباد برقم (٢١٧٧) انظر (التحفة) برقم (٥٧٠٦)

[3826] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والجارات باب: في النهي ان يبيع حاضر لباد برقم (٣٤٤٢) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢١)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)).

[3826]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہری جنگلی کی چیز فروخت نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اللہ ان کو ایک دوسرے سے رزق عنایت فرماتا ہے۔ یحیٰی کی روایت میں یرزق مجہول کا صیغہ ہے۔

فائدہ ...... بائع اور مشتری دونوں ایک دوسرے کے لیے رزق اور نفع کا باعث ہیں، اس لیے کسی تیسرے فرد کو اس میں دخل نہیں دینا چاہیے، کیونکہ واسطہ یا مڈل میں سے چیز مہنگی ہوگی اور جتنے واسطے بڑھتے جائیں گے اتنی ہی اشیاء کی قیمتیں چڑھتی جائیں گی، جیسا کہ چند افراد اگر سارا مال اپنے پاس سٹاک کر کے من مانی قیمتیں لگا کر مہنگائی کا سبب بنتے ہیں، رسد اور طلب میں تعطل پیدا کرنا یا دخل اندازی کرنا اسلام کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے، جنگلی کے لیے مال خریدنا، امام احمد، اوزاعی کے نزدیک جائز ہے۔ نخعی اور ابن سیرین کے نزدیک ناجائز ہے، امام مالک کے دونوں قول ہیں۔

[3827] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3827]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3828] ۲۱۔(۱۵۲۳) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ.

[3828]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے منع فرمایا گیا کہ شہری، جنگلی یا خانہ بدوش کے لیے بیع کرے، اگرچہ وہ اس کا بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

[3829] ۲۲۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

[3827] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء لا يبيع حاضر لباد برقم (١٢٢٣) وابن ماجه في (سننه) في التجارات، برقم (٢١٧٦) انظر (التحفة) برقم (٢٧٦٤)

[3828] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: لا يشترى حاضر لباد بالسمسرة برقم (٢١٦١) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات، برقم (٢٤٤٠) وبرقم (٣٤٤٠) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الحاضر للباد برقم (٤٥٠٤) وبرقم (٤٥٠٥) وبرقم (٤٥٠٦) انظر (التحفة) برقم (٥٢٥) وبرقم (١٤٥٤)

[3829] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٨٠٧)

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ نُهِينَا عَنْ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

[3829]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ شہری بدوی کا سامان فروخت کرے۔

٧...... بَاب: حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

باب ۷: مصراة (جس کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو اس) کے بیچنے کا حکم

[3830] ٢٣-(١٥٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ.

[3830]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصراة جانور خریدا وہ اسے گھر لائے اور اس کا دودھ نکالے، اگر اس کا نکالا ہوا دودھ پسند ہو تو اپنے پاس رکھ لے، وگرنہ وہ جانور واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع دے۔

مفردات الحديث

☆ مُصَرَّاة: تصریہ کا معنی ہوتا ہے روکنا، بند کرنا، تو معنی یہ ہوا دودھ والے جانور کا دودھ اس کے تھنوں میں روک دیا جائے تاکہ تھن بھرے بھرے نظر آئیں کہ خریدار سمجھے کہ یہ جانور بہت دودھ دیتا ہے، اس لیے خرید لے۔

فائدہ:...... امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف اور جمہور علماء کے نزدیک، تصریہ کرنا دھوکا اور عیب ہے، اس وجہ سے مشتری کو یہ سودا فسخ کرنے کا حق حاصل ہے اور امام احمد، امام شافعی کے نزدیک رد کرنے کی صورت میں کھجوروں کا صاع واپس کرنا ہوگا۔ امام مالک کے نزدیک اپنے علاقہ کے غلہ کا صاع دینا ہوگا اور ایک قول شافعی کے مطابق ہے۔

اور امام ابو یوسف کے نزدیک جو دودھ نکالا ہے اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تصریہ عیب نہیں ہے، اس لیے بیع فسخ نہیں ہو سکتی، ہاں مشتری جانور کی قیمت کم کر سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر تصریہ عیب نہیں ہے تو قیمت میں کمی کیوں؟ مولانا انور شاہ نے اس حدیث کو دیانت پر محمول کیا ہے کہ تصریہ دھوکا ہے، اس لیے بائع کے دین کا تقاضا یہی ہے کہ اگر مشتری جانور واپس کرنا چاہے تو اس کو واپس لے لے، اور مولانا ظفر احمد عثمانی نے

[3830] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: النهي للبائع ان يحفل الابل والبقر والغنم وكل محفلة برقم (٢١٤٨) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: النهي عن المصراة برقم (٤٥٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٢٩)

اس کو امام وقت کی رائے پر چھوڑا ہے، اور تقی عثانی صاحب نے صاع کی واپسی کو تو امام وقت پر چھوڑا ہے اور جانور کی واپسی کو شرعی اصول تسلیم کیا ہے اور اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ حدیث اصول صحیحہ کے منافی نہیں ہے جیسا کہ احناف کا دعویٰ ہے، کیونکہ تصریہ دھوکا ہے۔ اس لیے مشتری کو اختیار ملنا چاہیے۔ (تکملہ فتح الملہم: ج۱/ص۳۴۳ تا ۳۴۵)

[3831] ٢٤ـ(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَآءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

[3831]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مصراۃ بکری خریدی تو اسے تین دن تک اختیار ہے، چاہے تو اس کو رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع دے۔

فائدہ: ......تین دن تک جانور کا دودھ نکالنے سے صحیح صورت حال کا تعین ہو جاتا ہے، اس لیے شریعت نے تین دن کی مہلت دی ہے، اگر پہلے یقین ہو جائے تو پہلے واپس کر سکتا ہے۔

[3832] ٢٥ـ(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ)).

[3832]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مصراۃ بکری خریدی تو اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر وہ اسے رد کرے تو اس کے ساتھ خوراک کا ایک صاع دے، گندم نہیں۔

[3833] ٢٦ـ(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَآءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَآءَ)).

[3831] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٠)

[3832] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البیوع باب: ما جاء فی المصراة برقم (١٢٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٠٠)

[3833] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: النهی عن المصراة برقم (التحفة) برقم (١٤٤٣٥)

[3833] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مصراۃ بکری خریدی تو اسے دو چیزوں میں اختیار ہے، چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو واپس کردے اور ایک صاع کھجور دے، گندم نہیں۔

[3834] ٢٧۔(. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)).

[3834] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے بکری خریدی تو اسے اختیار ہے۔

[3835] ٢٨۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)).

[3835] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مصراۃ اونٹنی یا مصراۃ بکری خریدے تو وہ دودھ دوہنے کے بعد دو چیزوں کا اختیار رکھتا ہے جانور کو رکھ لے یا اس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کھجور دے۔

فائدہ :...... عام روایات میں کھجور کا صاع واپس کرنے کا حکم ہے اور بعض میں طعام کا تذکرہ ہے، لیکن گندم کی نفی ہے، اس لیے یا تو عام روایات کے مطابق کھجوروں کو ترجیح دی جائے گی، جیسا کہ ائمہ ثلاثہ کا موقف ہے یا پھر یہ معنی کرنا ہوگا کہ اپنے اپنے علاقہ کا غالب اناج مراد ہے، کھجور اور گندم ضروری نہیں ہے، جیسا کہ امام مالک کا دوسرا قول ہے۔ صاع کی تعیین شریعت نے اس لیے کی ہے کہ تھنوں میں روکا گیا دودھ مجہول ہے، پتہ نہیں وہ کتنا تھا، اس طرح آپس میں اختلاف ہوسکتا تھا۔ تو شریعت نے اختلاف ختم کرنے کے لیے تعیین کردی۔

٨...... بَاب: بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

باب ٨: خریدا ہوا سامان قبضہ میں لینے سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہے یا درست نہیں ہے

[3836] ٢٩۔(١٥٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ

[3834] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٤٧)

[3835] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٠)

[3836] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: بيع الطعام قبل ان يقبض وبيع ما ليس ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

[3836]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلہ، اناج خریدا تو وہ اسے پورا پورا لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ابن عباس کہتے ہیں، میرے نزدیک ہر چیز کا حکم ایسا ہی ہے۔

مفردات الحدیث

✽ حتی یستوفیہ: حتیٰ کہ اس کو ماپ یا تول یا گن لے،لیکن اس کا قبضہ میں لینا، اس معنی کی رو سے شرط نہیں ہے،لیکن یہاں یہ لفظ قبضہ کے معنی میں ہی ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی جگہ حتی یقبضہ، حتیٰ کہ قبضہ میں لے لے کا لفظ موجود ہے۔

فوائد:...... ❶ قبضہ کا مفہوم: قبضہ یہ ہے کہ شئی مشتری کی حرز تحفظ و پناہ اور ضمانت (ذمہ داری) میں آ جائے، اس لیے امام مالک اور احناف کے ہاں قبضہ،تخلیہ یعنی بائع کا شئی سے دستبردار ہو جانا اور مشتری کو اپنے تحفظ میں لینے کا موقع دینے کا نام ہے اور شوافع و حنابلہ کے ہاں غیر منقولہ اشیاء میں قبضہ،تخلیہ کا نام ہے اور منقولہ اشیاء میں نقل وتحویل (خریدی ہوئی جگہ سے نقل کرتا ہے) اور امام بخاری کے نزدیک حق تصرف تسلیم کر لینا ہے،لیکن صحیح بات یہی ہے کہ منقول اشیاء میں قبضہ نقل وتحویل کا نام ہے، جیسا کہ حضرت زید بن ثابت کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جہاں سامان خریدا ہے وہاں بیچنے سے منع کیا، جب تک کہ تاجر اسے اپنی جگہ میں محفوظ نہیں کر لیتا۔ ❷ امام شافعی اور امام محمد بن الحسن کے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرح قبضہ سے پہلے کسی چیز کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے، کیونکہ خریدار جب تک سامان پر قبضہ نہیں کر لیتا، بائع کا حق تصرف پوری طرح ختم نہیں ہوتا اور وہ اگر اسے زیادہ منافع ملے تو سودا فسخ کر سکتا ہے یا قبضہ دینے سے ٹال مٹول کر سکتا ہے،اور آج کل بقول علامہ تقی یہ حکمت بھی ظاہر ہوئی ہے کہ اس سے سٹہ کو فروغ مل رہا ہے جس سے اشیاء بہت مہنگی ہو جاتی ہیں، مثلاً ایک بحری جہاز جاپان سے کسی تاجر کا سامان لا رہا ہوتا ہے اور سامان ابھی راستہ میں ہی ہوتا ہے کہ وہ منگوانے والا تاجر وہ سامان دوسرے تاجر کو بیچ دیتا ہے اور دوسرا تاجر تیسرے تاجر کو بیچ دیتا ہے اس طرح جہاز کے لنگر انداز ہونے سے پہلے پہلے سامان کئی دفعہ بک جاتا ہے، اس طرح وہ چیز جو جاپان سے دس روپے میں چلی تھی، راستہ میں ہی بار بار بکنے سے وہ چیز سو دو سو تک پہنچ جاتی ہے اور ابھی کسی کے قبضہ میں نہیں آئی اور نہ وہ سامان کسی نے دیکھا ہے، حالانکہ یہ

← عندك برقم (٢١٣٥) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى برقم (٣٤٩٧) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في كراهية بيع الطعام حتى يستوفيه برقم (١٢٩١) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى برقم (٤٦١٢) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: النهي عن بيع الطعام ما لم يقبض برقم (٢٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (٥٧٣٦)

سامان راستہ میں تباہ بھی ہوسکتا ہے(تکملة فتح الملهم ،ج۱،ص:۳۵۴) لیکن اس پر سوال یہ ہے کہ قبضہ کا مطلب، احناف کے نزدیک بائع کا سامان سے دستبردار ہوجانا ہی مشتری کو تصرف کا حق دے دیتا ہے، اور یہاں ہر تاجر دوسرے کے حق میں دستبردار ہوگیا ہے اور اس کے حق ملکیت کو تسلیم کرلیا ہے، اس لیے اس نے آگے بیچا ہے، اس لیے صحیح بات یہ ہے کہ یہ طریقہ اس حدیث کے خلاف ہے جسے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، آپ نے فرمایا: لا تبع ما ليس عندك ، جو چیز تیرے پاس نہیں ہے اس کو فروخت نہ کرے، یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول صادق آتا ہے کہ جب ایک چیز خریدی ہے، لیکن وہ اپنے قبضہ میں نہیں لی، اور وہ آگے بیچ دی، تو یہ تو رقم کا رقم سے سودا ہوا ہے، کیونکہ سامان آیا نہیں ہے، نہ دیکھا ہے تو ایک تاجر نے اس کو مثلاً بیس روپیہ میں خرید لیا، دوسرے کو پچیس میں بیچ دیا ہے، اس نے تیسرے کو تیس میں بیچ دیا ہے، اس طرح ہر تاجر، رقم کا رقم سے سودا کررہا ہے، سامان تو ابھی غائب ہے اور غرر کا بھی احتمال ہے کہ مال راستہ میں ضائع ہوجائے۔ امام احمد کا بھی ایک قول امام شافعی والا ہے، اور علامہ غلام رسول سعیدی نے اس موقف کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم: ج۴/ص۱۶۲) ❸ امام احمد اور اسحاق کے نزدیک ماپ وتول سے تعلق رکھنے والی اشیاء کا قبضے سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہے، باقی اشیاء بیچنا جائز ہے، اور بقول علامہ ابن قدامہ نہی کا تعلق امام احمد کے نزدیک صرف اناج اور غلہ سے ہے۔ ❹ امام مالک کے نزدیک غلہ کیلی ہو یا وزنی۔ اس کا قبضہ سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہے اور قاضی عیاض مالکی نے ہر اس چیز کی قبضہ سے پہلے بیع ناجائز قرار دی ہے جس کا تعلق ناپ تول یا عدد سے ہو، اور سحنون اور ابن حبیب نے اس کے ساتھ غلہ ہونے کی شرط لگائی ہے اور ابن وہب نے کہا اس کا تعلق ربوی (سودی) اشیاء سے ہے۔ ❺ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک منع کا تعلق منقول اشیاء سے ہے، غیر منقول اشیاء سے نہیں ہے۔

[3837] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3837]۔ امام صاحب اپنے چار اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3838] ۳۰۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

[3837] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٨١٥)

[3838] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٨١٧)

[3838]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے خیال میں ہر چیز کا حکم غلہ والا ہے، ہر چیز غلہ کے قائمقام ہے۔

[3839] ٣١۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ)) فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًا وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجًا.

[3839]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اناج خریدا تو وہ اسے ناپ لینے تک فروخت نہ کرے۔ طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، ممانعت کا کیا سبب ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ لوگ سونے کے عوض اناج فروخت کرتے ہیں حالانکہ وہ بعد میں ملنا ہوتا ہے، ابوکریب کی روایت میں مرجا کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ تھا، ایک انسان نے غلہ خریدا لیکن ابھی وہ ملا نہیں ہے، اور اسے آگے فروخت کر دیا، تو یہ درحقیقت سونے کی سونے سے بیع ہوئی ہے اور اس میں کمی وبیشی جائز نہیں ہے حالانکہ اس نے مثلاً سو روپے میں خرید کر، اس کو ایک سو بیس کے عوض فروخت کر دیا، اور یہ رقم کا رقم سے تبادلہ ہوا۔

[3840] ٣٢۔(١٥٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)).

[3840]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اناج خریدا وہ پورا پورا لیے بغیر فروخت نہ کرے۔

[3839] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٨١٧)

[3840] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: الكيل على البائع والمعطي برقم (٢١٢٦) وفي باب: بيع الطعام قبل ان يقبض وبيع ما ليس عندك برقم (٢١٣٦) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفي برقم (٣٤٩٢) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الطعام قبل ان يستوفي برقم (٤٦٠٩) وابن ماجه في (سنه) في التجارات باب: النهي عن بيع الطعام ما لم يقبض برقم (٢٢٢٦) انظر (التحفة) برقم (٨٣٢٧)

[3841] ٣٣-(١٥٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ۔

[3841]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں اناج خریدتے تو آپ ہم پر ایسے آدمی مقرر کرتے جو ہمیں اس کو جہاں ہم نے خریدا، وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر لینے کا حکم دیتے۔

فائدہ:...... حافظ ابن حجر اور علامہ عینی نے اس حدیث کا یہ مقصد بیان کیا ہے کہ مشتری اناج کو اپنے قبضہ میں لیے بغیر فروخت نہ کرے، دوسری جگہ منتقل کرنے کی قید، اغلبی ہے کہ عموماً خرید کر چیز دوسری جگہ منتقل کر لی جاتی ہے۔

[3842] ٣٤-(١٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)).

[3842]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اناج خریدا وہ تول یا ناپ کیے بغیر فروخت نہ کرے۔

[3843] (١٥٢٧) قَالَ: وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا، فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ.

[3843]۔اور انہوں نے کہا ہم قافلہ والوں سے ناپ تول کیے بغیر اندازہ سے غلہ خرید لیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ سے نقل کیے بغیر بیچنے سے منع فرمایا۔

[3844] ٣٥-(١٥٢٦) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ

[3841] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى برقم (٣٤٩٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع ما يشترى من الطعام جزافا قبل ان ينقل من مكانه برقم (٤٦١٩) انظر (التحفة) برقم (٨٣٧١)

[3842] طريق ابي بكر بن ابي شيبة تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٠٧٣) وطريق محمد بن عبدالله بن نمير اخرجه ابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: بيع المجازفة برقم (٢٢٢٩) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥٨)

[3843] تقدم

[3844] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٢٤٠)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((مَنْ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ))

[3844] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے فروخت نہ کرے، حتیٰ کہ اس کا ناپ تول کر لے اور قبضہ میں لے لے۔

[3845] ٣٦۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَقَالَ عَلِيٌّ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سمع ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ)).

[3845] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اناج خریدا وہ اسے قبضہ میں لیے بغیر فروخت نہ کرے۔

مفردات الحدیث ✲ **جُزاف**: یہ باب مفاعلہ جَازَف کا مصدر ہے، اس لیے جیم پر کسرہ (زیر) پڑھنا فصیح ہے۔ اگرچہ زبر اور پیش بھی پڑھا گیا ہے اور یہ گزاف سے عربی بنایا گیا ہے۔ یعنی اندازہ سے لینا۔

فائدہ:......جس طرح اندازہ سے خریدی گئی اشیاء میں قبضہ ضروری ہے، اس کے بغیر بیچنا جائز نہیں ہے، جمہور ائمہ کے نزدیک کیل و اوزان سے لی گئی اشیاء کا بھی یہی حکم ہے۔ اور جمہور کے نزدیک ناپ اور تول والی اشیاء کے ڈھیر کو اندازاً خریدنا جائز ہے وہاں اگر اشیاء کا باہمی تبادلہ ہے تو پھر اگر ایک جنس کی اشیاء ہیں اور ربوٰ (سود) الفضل کا (کمی وبیشی) کا احتمال ہے تو پھر جائز نہیں ہے۔ اگلی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ناجائز خرید و فروخت کرنے والوں کو تعزیر لگانا درست ہے۔

[3846] ٣٦۔(١٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتّٰى يُحَوِّلُوهُ

[3846] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں مار پڑتی تھی جب وہ اندازاً غلہ خرید کر اسی جگہ فروخت کر دیتے اور اسے وہاں سے منتقل نہ کرتے۔

[3845] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٤٤)

[3846] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: كم التعزير والادب برقم (٦٨٥٢) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى برقم (٣٤٩٨) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع ما يشترى من الطعام جزافا قبل ان ينقل من مكانه برقم (٤٦٢٢) انظر (التحفة) برقم (٦٩٣٣)

[3847] ٣٨-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدْرَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوا الطَّعَامَ جِزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذٰلِكَ حَتّٰى يُؤْوُوهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلٰى أَهْلِهِ۔

[3847] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ اناج کا ڈھیر خریدتے اور اس جگہ بیچ دیتے، تو انہیں مار پڑتی، حتیٰ کہ وہ اسے اپنے گھر منتقل کر لیتے، ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے عبید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا، اس کے ابا جان جب غلہ کا ڈھیر خریدتے تو اسے اپنے گھر اٹھا لے جاتے۔

فائدہ:...... اگر ایک انسان نے کوئی چیز ناپ تول سے خریدی ہے اور آگے اسی طرح فروخت کرنی ہے تو اس کا دوبارہ ناپ تول کرنا ہوگا، اور اگر ڈھیر خریدا ہے تو قبضہ کرنے کے بعد اس کو ڈھیر کی صورت میں بیچنا درست ہے۔ اگر ایک چیز ناپ تول کر لی ہے تو قبضہ کے بعد اس کو ڈھیر کی صورت میں بیچا جا سکتا ہے۔ اگر ڈھیر خریدا ہے، تو اس کو ناپ تول کر کے دینا بھی جائز ہے، لیکن اگر ایک آدمی نے ایک مال یا غلہ، ناپ تول سے خریدا ہے اور وہ اسے دوسرے آدمی کو ناپ تول سے دینا چاہتا ہے اور دوسرا آدمی پہلے تول یا ناپ کو دیکھ رہا ہے تو کیا پہلے ناپ تول کو کافی سمجھا جا سکتا ہے یا دوبارہ ناپ تول کرنا ہوگا؟ تو اس صورت میں بہتر یہی ہے کہ ناپ یا تول دوبارہ کیا جائے۔

[3848] ٣٩-(١٥٢٨) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ)).

[3848] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اناج خریدا، اس کا ناپ لیے بغیر فروخت نہ کرے۔ ابوبکر کی روایت میں اشتری کی جگہ ابتاع ہے، دونوں کا معنی خریدنا ہے۔

[3847] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من راى اذا اشترى طعاما جزافا ان لا يبيعه حتى يوديه الى رحله والادب في ذلك برقم (٢١٣٧) انظر (التحفة) برقم (٦٩٩٣)

[3848] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٨٥)

[3849] ٤٠۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلٰى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

[3849]۔سلیمان بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کو کہا، تو نے سود کو جائز قرار دے دیا ہے، تو مروان رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میں نے کیا کیا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تو نے دستاویز (ہنڈی) کی بیع کو جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اناج کو قبضہ میں لیے بغیر فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، تو مروان نے لوگوں کو خطاب کیا اور دستاویز کی بیع سے روک دیا، سلیمان کہتے ہیں میں نے سپاہیوں (محافظوں) کو دیکھا، وہ دستاویز لوگوں کے ہاتھوں سے چھین رہے تھے۔

مفردات الحدیث ✲ صِكَاك: صَك کی جمع ہے جو فارسی لفظ چک کی تعریب (عربی بنانا) ہے، تحریر، نوشتہ، اس سے مراد قرضہ کی ادائیگی کی دستاویز ہے۔ مثلاً آج کل زمیندار، کاشتکار مل والوں کو گنا فروخت کرتے ہیں، تو وہ انہیں ایک رسید دے دیتے ہیں جس میں یہ لکھا ہوتا ہے، یہ گنا اتنے من ہے اس بھاؤ پر اس کی اتنی قیمت بنتی ہے اور یہ ایک ماہ بعد فلاں تاریخ کو ادا کر دی جائے گی، کاشتکار یا زمیندار وہ رقم فوراً لینا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ رسید کسی اور انسان کو کم قیمت پر فروخت کر دیتا ہے، اس دور میں بیت المال کی طرف سے لوگوں کا غلہ یا رقم کے لیے تحریر ملتی تھی کہ فلاں ماہ اس کو اتنا غلہ یا رقم مل جائے گی اور لوگ اس کو وقت مقررہ کے آنے سے پہلے کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے، حضرت ابو ہریرہ نے اس کمی وبیشی کو سود قرار دیا ہے۔ اور اس کی ممانعت کی وجہ یہی بیان کی ہے کہ یہ قبضہ سے پہلے فروخت کرنا ہے۔

فائدہ :...... دستاویز یا چیک کسی دوسرے شخص کو نقد کم قیمت پر فروخت کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ قبضہ سے پہلے بیع ہے۔ پھر رقم کا رقم سے کمی وبیشی کے ساتھ معاوضہ اور اس میں نسیہ ادھار بھی ہے، حالانکہ ایک کرنسی کا مبادلہ ہاتھوں ہاتھ اور برابر ہونا چاہیے، نیز اس میں غرر (دھوکا) بھی ہے، معلوم نہیں وہ رقم اس وقت ملے یا نہ ملے، جیسا کہ آج کل ملوں والے کرتے ہیں، لوگوں کے کروڑوں روپے ان کے ذمہ ہیں، انہیں دستاویز کی بیع کے تحت، علماء حقوق مجردہ کی بحث کرتے ہیں۔ علامہ تقی عثمانی نے ان کی چار قسمیں بنائی ہیں:

[3849] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٨٥)

(۱) حقوق شرعیہ، جو شریعت سے ثابت ہیں، مثلاً شفعہ کا حق، حق ولاء (نسبت کا حق) حق نسب، حق قصاص، حق طلاق، یہ حقوق کسی کی طرف منتقل نہیں ہو سکتے اس لیے ان کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں ہے۔

(۲) مال یا رقم کی وصولی کا حق، مثلاً ایک آدمی نے اپنا کوئی سامان یا چیز فروخت کی، تو اس کو قیمت کی وصولی کا حق مل گیا، یا کسی نے دوسرے انسان کو قرضہ دیا، تو اسے اپنے قرضہ کی وصولی کا حق مل گیا، یا حکومت نے کسی انسان کے لیے انعام دینے کا یا کسی ادارہ کو گرانٹ دینے کا اعلان کیا، تو اس کو اپنا انعام اور گرانٹ لینے کا حق مل گیا، اب ان سب صورتوں میں کوئی انسان اپنے حق وصولی کو دوسرے کو فروخت کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ رقم اسے کچھ عرصہ بعد ملنی ہے اور اسے فوری ضرورت ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ ظاہر ہے اس کی صورت چیک یا دستاویز کی فروخت والی ہے اس کے تحت بلز آف ایکسچینج (Bills Exehange) آتے ہیں، جس کو اردو میں ہنڈی اور عربی میں کمبیلات کہتے ہیں۔ مثلاً ایک انسانی اپنا سامان تین ماہ کے ادھار پر بیچ دیتا ہے اور خریدار اس کو چیک دے دیتا ہے، جو وہ تین ماہ بعد وصول کر سکے گا یا ایک دستاویز تحریراً لکھ دی، چیک کی صورت میں مال فروخت کرنے والا چیک ایک بینک کے پاس لے جاتا ہے اور اسے جا کر کم رقم پر فروخت کر دیتا ہے، جس کو کمیشن کا نام دیا جاتا ہے، رقم کی ادائیگی کی معیاد جتنی زیادہ ہوگی کمیشن اتنا ہی زیادہ ہوگا اور میعاد جس قدر کم ہوگی، اس مناسبت سے کمیشن کم ہوگا اور ایک بینک، بسا اوقات یہ چیک دوسرے بینک کو فروخت کر دیتا ہے، ظاہر اس کا حکم بھی مذکورہ بالا دستاویز والا ہے۔

(۳) دستاویز یا وثیقہ کی بنیاد پر فائدہ اٹھانا، مثلاً ایک کمپنی نے کسی کو شخصی طور پر، ہوائی جہاز کا ٹکٹ دیا ہے یا کسی ادارہ نے اپنے ملازم کو ریل یا بس کا ٹکٹ دیا ہے، جس پر وہ ملازم ہی سفر کر سکتا ہے تو ایسے ٹکٹ فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے، ہاں اگر اس کو آگے دینے کی اجازت ہو تو پھر وہ آگے فروخت کر سکتا ہے یا ہبہ کر سکتا ہے، یہی حال امپورٹ اور روٹ پرمٹ کی ہے، اگر کسی انسان نے خاص طور پر حکومت سے اپنے لیے حاصل کیا ہے، اور صرف یہ غرض ہے کہ اس کو آگے فروخت کر کے پیسہ کمایا جائے تو اس کا مقصد تجارت یا کاروبار کرنا اور بسیں چلانا نہیں ہے، تو یہ رشوت ہے جو جائز نہیں ہے۔ اور اس سے ان لوگوں کا حق مارا جاتا ہے جو یہ کام کر سکتے ہیں۔

(۴) کسی سے کوئی معاہدہ کرے یا توڑنے کا حق، مثلاً مکان یا دوکان جو کرایہ پر ہیں، ان کی پگڑی کہ دوکان یا مکان کا مالک جب یہ چیزیں کرایہ پر دیتا ہے تو اس سے کرایہ کے سوا پیشگی کچھ رقم وصول کر لیتا ہے، جس کی بناء پر وہ اس سے مکان یا دوکان چھڑا نہیں سکتا اور طے شدہ شرط کے مطابق کرایہ وصول کرتا رہے گا، اور کرایہ دار یہ مکان یا دوکان آگے کسی اور کو کرایہ پر دیتا ہے اور اس سے پگڑی وصول کرتا ہے، تو یہ بھی قبضہ دینے کی رقم وصول کرتا ہے اور قبضہ دینا بھی حقوق مجردہ میں آتا ہے یہ کوئی حسی یا مادی چیز نہیں ہے اس لیے جائز نہیں ہے، بعض حضرات نے حقوق اشاعت کو بھی اس کے تحت داخل کیا ہے، علامہ تقی عثمانی نے اپنے والد مفتی محمد شفیع کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مصنف اپنا مسودہ کسی ناشر کو فروخت کر سکتا ہے، لیکن ناشر ایک دفعہ طبع کرنے کے بعد حق اشاعت اپنے لیے

مخصوص نہیں کر سکتا، لیکن ظاہر بات ہے کہ ایک ناشر نے تو مصنف کو اس کا حق ادا کر کے کتاب چھاپی ہے، تو اب دوسرا ناشر بغیر معاوضہ کے اگر کتاب شائع کرے گا یا کتاب کا فوٹو لے کر شائع کر دے گا تو اس کا خرچ پہلے ناشر کے مقابلہ میں بہت کم آئے گا، اس لیے وہ کتاب سستی فروخت کرے گا، اس سے پہلے ناشر کو نقصان ہوگا۔ کیونکہ پہلے ناشر نے مصنف کو رائلٹی دی، کتاب کی کتابت کرائی اور اس کی اجرت ادا کی، پھر نظر ثانی یا تصحیح کرنے والے کو رقم دی اور پھر انتہائی محنت کر کے کتاب کو مارکیٹ میں متعارف کرایا، اس پر اس کا خرچہ اٹھایا، اب دوسرا ناشر محض فوٹو لے کر اس کو شائع کر دیتا ہے تو کیا پہلے ناشر کو نقصان نہیں ہوگا؟ اس لیے اصل ناشر کی اجازت کے بغیر اس کو جائز قرار دینا یا حقوق طباعت کو ناجائز قرار دینا درست نہیں ہے، ہاں اگر اصل ناشر نے اس کی اشاعت بند کر دی ہے یا اس کو اس کی اشاعت پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر دوسرے ناشر کو اجازت ہونی چاہیے۔

[3850] ٤١-(١٥٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ))

[3850]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے جب تم اناج خریدو تو اسے ناپ تول کیے بغیر یعنی قبضہ میں لیے بغیر آگے فروخت نہ کرو۔

٩...... بَاب: تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ

باب ٩: کھجور کا وہ ڈھیر جس کی مقدار معلوم نہیں ہے، اس کو کھجوروں کے عوض بیچنا جائز نہیں ہے

[3851] ٤٢-(١٥٣٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

[3851]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کھجوروں کا ڈھیر جس کے ناپ کا علم نہیں ہے، اس کو کھجوروں کے معین (معلوم) ناپ کے عوض بیچا جائے۔

[3850] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٤٨)

[3851] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الصبرة من الثمرة لا يعلم مكيلا بالكيل المسمى من التمر برقم (٤٥٦١) وفي باب: بيع الصبرة من الطعام بالصبرة من الطعام برقم (٤٥٦٢) انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٠)

[3852] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ۔

[3852] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں حدیث کا آخری لفظ مِن التمر (کھجوروں سے) بیان نہیں کیا گیا۔

فائدہ:...... چونکہ دونوں کھجوریں ہیں اور ایک جنس کی اشیاء میں برابر، برابر ہونا ضروری ہے اور جب ایک ڈھیر کی کھجوروں کی مقدار معلوم نہیں ہے اور اس کے عوض میں متعین مقدار کی کھجوریں دی جا رہی ہیں، تو اس صورت میں اس میں کمی بیشی کا خطرہ ہے اور ایک جنس کی اشیاء میں جب وہ کھانے کے قابل ہوں، تو بالاتفاق کمی بیشی سود ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔

۱۰...... بَاب: ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ

باب ۱۰: بائع اور مشتری کو خیار مجلس حاصل ہے

[3853] ۴۳۔(۱۵۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ**)).

[3853] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملہ بیع کے دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے عقد کو فسخ کرنے کا اختیار ہے، جب تک وہ الگ الگ نہ ہوں، سوائے اختیار والی بیع کے۔

[3854] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ

[3852] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٨٢٩)

[3853] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا برقم (٢١١١) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في خيار المتبايعين برقم (٣٤٥٤) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه برقم (٤٤٧٧) انظر (التحفة) برقم (٨٣٤١)

[3854] طريق زهير بن حرب ومحمد بن المثنى اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه برقم (٤٤٧٨) انظر (التحفة) برقم (٨١٨٠)←

ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[3854]۔امام صاحب سات سندوں سے اپنے گیارہ اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3855] ٤٤۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)).

[3855]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی باہمی بیع کر لیں، تو ان میں سے ہر ایک کو بیع کو فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے، جب تک وہ الگ الگ نہ ہوں اور دونوں اکٹھے ہوں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے دے، اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دے دیا اور اس کے بعد انہوں نے بیع کر لی تو بیع لازم ہوگی، اور اگر بیع کرنے کے بعد دونوں جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو ختم نہ کیا (نہ چھوڑا) تو بھی بیع ثابت ولازم ہوگئی)

فائدہ :...... اگر دو آدمی کسی چیز کی خرید وفروخت کرتے ہیں، اور ان کا معاملہ باہمی طے ہو جاتا ہے تو وہ جب تک جس جگہ بیع ہوئی ہے وہیں موجود ہیں، تو ان دونوں (فروخت کرنے والا اور خریدنے والا) کو اس سودا کو فسخ کرنے

← وطريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق ابن نمير تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٨٧) وبرقم (٨٠٩٧) وطريق زهير بن حرب وعلى بن حجر وطريق ابى الربيع اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: اذا لم يوقت الخيار هل يجوز البيع برقم (٢١٠٩)۔ وابو داود فى (سننه) فى البيوع والاجارات باب: فى خيار المتبايعين برقم (٣٤٥٥) والنسائى فى (المجتبى) فى البيوع باب: ذكر الاختلاف على نافع فى لفظ حديثه برقم (٤٤٨١) وبرقم (٤٤٨٢) انظر (التحفة) برقم (٧٥١٢) وطريق ابن المثنى وابن ابى عمر اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى البيوع باب: ما جاء فى البيعين فى الخيار ما لم يتفرقا برقم (١٢٤٥) والنسائى فى (المجتبى) فى البيوع باب: ذكر الاختلاف على نافع فى لفظ حديثه برقم (٤٤٨٥) وبرقم (٤٤٨٦) انظر (التحفة) برقم (٨٥٢٢) وطريق ابن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٠٥)

[3855] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: اذا خير احدهما صاحبه بعد البيع فقد ←

کا (توڑنے والا ختم کرنے کا) حق حاصل ہے۔ اس کو خیار مجلس کا نام دیا جاتا ہے، حدیث کے لفظ کانا جمیعاً، ما لم یتفرقا کی توضیح وتفسیر کرتے ہیں کہ تفرق سے مراد، تفرق بالا بدان ہے، یعنی دونوں اس جگہ سے الگ الگ نہیں ہوئے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا یہی معنی سمجھا ہے اور اس کے دوسرے راوی حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے بھی یہی معنی لیا ہے۔ احناف کا اصول یہ ہے کہ راوی کی رائے اور فہم مقدم ہے، اسی اصول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہاں تفرق بالا بدان مراد ہے کیونکہ حضرت ابن عمر سودہ پختہ کرنے کے لیے مجلس بیع سے الگ ہو جاتے تھے۔ نیز حدیث کے الفاظ او یخیر احدهما الآخر، ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، اور ان تفرقا بعد ان تبايعا ولم يترك واحد منها البيع، اگر بیع کے بعد وہ دونوں الگ ہوگئے اور ان میں سے کسی نے بھی بیع کو ختم نہیں کیا، فقد وجب البيع، تو بیع لازم ہوگئی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، نیز حدیث میں اختیار، بیع کے بعد دیا گیا ہے، اور بیع ایجاب وقبول دونوں کے بعد ہوتی ہے، اس لیے فریقین کو معاملہ بیع، فسخ کرنے کا اس وقت تک اختیار رہتا ہے، جب تک وہ دونوں اسی جگہ موجود رہیں جہاں سودا طے پایا ہے، لیکن اگر کوئی ایک بھی اس جگہ سے ہٹ جائے اور چلایا جائے یا الگ ہو جائے تو فسخ کا اختیار ختم ہو جائے گا۔ امام شافعی، امام احمد، اہل ظاہر اور محدثین کا یہی موقف ہے لیکن امام ابوحنیفہ (احناف) امام مالک (مالکیہ) کے نزدیک، تفرق سے مراد تفرق بالاقوال ہے، یعنی جب بائع (فروخت کرنے والا) نے کہا، میں یہ چیز اتنے میں فروخت کرتا ہوں، تو اب مشتری (خریدار) کو اختیار ہے۔ وہ اس قول کو قبول کرے یا نہ کرے، حالانکہ جب تک سودا طے نہ ہوا تو بیع ہوئی ہی نہیں ہے، پھر اختیار کا کیا مطلب ہے؟ مالکیہ کہتے ہیں تفرق بالابدان والا معنی، عمل اہل مدینہ کے خلاف ہے، تو کیا ابن عمر، ابو برزہ، امام زہری، ابن ابی ذئب سب مدنی نہیں ہیں، احناف نے اس حدیث کی تین تاویلیں کی ہیں: (۱) اس حدیث کا یہ معنی ہے کہ جب مجلس میں ایک فریق نے بیع کا معاملہ پیش کیا، تو جب تک مجلس برقرار رہے، وہ الگ الگ نہیں ہوتے تو دوسرے فریق کو بیع کے قبول کرنے کا اختیار ہے، مجلس ختم ہونے کے بعد قبول کرنے کا اختیار ختم ہو جائے، تو جب تک دوسرے فریق نے سودا قبول ہی نہیں کیا تو یہ بیع کیسے ہوگئی؟ (۲) تفرق بالا بدان سے مراد، تفرق بالاقوال ہے، کیونکہ جب سودا طے ہوگیا، تو الگ الگ ہو سکتے ہیں لیکن اگر الگ الگ نہ ہوں تو کیا تفرق بالا بدان ہوگا؟ (۳) خیار مجلس سے مراد، اقالہ ہے، یعنی جب بیع کا معاملہ طے پا گیا اور اس کے بعد کسی فریق نے اپنی مصلحت سے معاملہ فسخ کرنا چاہا تو دوسرا فریق اگرچہ قانون شریعت کے تحت، مجبور نہیں ہے کہ وہ اس کے لیے رضامند ہو جائے، لیکن اس کو اخلاقی طور پر اس پر راضی ہو جانا چاہیے، ظاہر ہے یہاں پر ایک فریق کو اختیار نہیں ہے، کیونکہ وہ دوسرے فریق کی رضا

← وجب البيع برقم (٢١١٢) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه برقم (٤٤٨٣) وبرقم (٤٤٨٤) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: البيعان بالخيار ما لم يفترقا برقم (٢١٨١) انظر (التحفة) برقم (٨٢٧٢)

مندی کا پابند ہے، اس لیے علامہ تقی عثمانی احناف کے تمام دلائل لکھنے کے بعد کہتے ہیں کہ احناف نے اس حدیث کے سلسلہ میں جتنے عذر پیش کیے ہیں، حقیقت یہ ہے دل ان پر مطمئن نہیں ہے۔ ففی جمیع دلائلھم و تاویلاتھم عندی نظر، ان کے تمام دلائل اور تاویلات میرے نزدیک محل نظر ہیں، کیونکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث سے تفرق ابدان اور خیار مجلس مراد لیا ہے۔ (تکملہ فتح الملہم: ج ۱ص ۳۷۳)

[3856] ٤٥ـ(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ)) زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيَّةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ.

[3856]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بائع اور مشتری دونوں بیع کر لیں، تو دونوں میں سے ہر ایک کو اپنی بیع کے فسخ کا حق حاصل ہے، جب تک کہ الگ الگ نہ ہوں یا ان کی بیع خیار سے ہوئی ہو، تو جب ان کی بیع خیار سے ہوئی ہے، تو بیع لازم ہوگئی ہے۔

نافع کہتے ہیں، اس بنا پر ابن عمر جب کسی آدمی سے بیع کرتے اور اس میں اقالہ (واپسی) نہ کرنا چاہتے، تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوتے، اور کچھ دیر ادھر ادھر چل پھر لیتے (تاکہ مجلس ختم ہو جائے) پھر واپس آ جاتے۔

فائدہ:...... اس حدیث میں اقالہ سے مراد، بیع کا فسخ ہے، کیونکہ اقالہ کا مدار تو فریقین کی رضا مندی پر ہے، اور یہ اقالہ مجلس کے خاتمہ کے بعد بھی ہو سکتا ہے، اس لیے اقالہ سے بچنے کے لیے مجلس کو ختم کرنا کافی نہیں ہے، اور یہ بھی ممکن ہو کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس حدیث کا پتہ نہ ہو کہ اقالہ سے بچنے کے لیے مجلس ختم نہیں کرنی چاہیے اور ایک فریق اقالہ کرنا چاہے تو دوسرے فریق کو اس پر راضی ہو جانا چاہیے۔

[3857] ٤٦ـ(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ)).

[3856] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: ذکر الاختلاف علی نافع فی لفظ حدیثه برقم (٤٤٨٠) انظر (التحفة) برقم (٧٧٧٩)

[3857] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: ذکر الاختلاف علی عبدالله بن دینار فی لفظ هذا الحدیث برقم (٤٤٨٧) انظر (التحفة) برقم (٧١٣١)

[3857] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کی بیع اس وقت تک لازم نہیں ہوتی، جب تک وہ الگ الگ نہ ہو جائیں الا یہ کہ بیع خیار پر ہوئی ہو۔

فائدہ:...... الا بيع الخيار: کا معنی جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے کو کہے، اختر، ایک چیز کا انتخاب کرلو، یعنی بیع کو فسخ کرلو یا لازم کرلو، کیونکہ دوسری احادیث سے اس معنی کی تائید ہوتی ہے، ایک حدیث میں گزرا ہے، ان خير احدهما الآخر، اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا۔ فتبايعا على ذالك، اس پر بیع ہوگئی تو فقد وجب البيع، بیع لازم ہوگئی۔

دوسری حدیث میں ہے: اذا كان بيعهما عن خيار، فقد وجب البيع، اگر دونوں نے خیار سے بیع کی ہے تو بیع لازم ہوگئی ہے۔ اور احناف نے اس کا یہ معنی لیا ہے کہ بیع خیار شرط پر ہوئی ہو یعنی ایک فریق نے دوسرے کو اختیار دیا ہو کہ تمہیں تین دن تک واپسی کا اختیار ہے، تو اس صورت میں، مجلس کے خاتمہ کے بعد بھی مدت مقررہ تک اختیار حاصل ہوگا۔

اور شوافع کے نزدیک جمہور والا معنی ہے کہ اگر مجلس میں اختیار دے دیا گیا ہے اور دوسرے فریق نے بیع کی توثیق کر دی ہے، تو بیع لازم ہوگئی ہے اور اب خیار مجلس ختم ہوگیا ہے اور بعض نے یہ معنی کیا ہے، تفرق ابدان کا اختیار اس صورت میں ختم ہو جائے گا، جب مجلس میں اختیار کو ختم کر دیا گیا ہے، ایک فریق نے دوسرے کو کہہ دیا ہے، اب یہ سودا فسخ نہیں ہو سکے گا۔ اگر مجلس میں ایک فریق نے دوسرے کو مجلس کے بعد بھی سودا فسخ کرنے کا اختیار دیا ہے، جس کو خیار شرط کہتے ہیں تو شوافع اور احناف کے نزدیک اس کی مدت تین دن سے زائد نہیں ہوسکتی۔

امام احمد، امام ابو یوسف اور امام محمد، اسحاق کے نزدیک فریقین اپنی مرضی سے جتنی مدت چاہیں مقرر کر سکتے ہیں۔

اگر خیار شرط کی صورت میں مدت مقرر نہیں کی، تو شوافع اور احناف کے نزدیک بیع باطل ہوگئی، امام اوزاعی کے نزدیک یہ شرط باطل ہوگئی اور بیع درست ہوگی، مالکیہ کے نزدیک شئی کی مناسبت سے مدت کی تعیین کر دی جائے گی۔ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اختیار ہمیشہ کے لیے حاصل ہو جائے گا۔

١١...... بَاب الصِّدْقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ

باب ١١: بیع میں سچ بولنا اور حقیقت حال بیان کر دینا

[3858] ٤٧ـ(١٥٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

[3858] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: اذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا برقم ←

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)).

[3858] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار حاصل ہے، جب تک وہ علیحدہ نہ ہوں اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور اپنی اپنی چیز کے عیب کو بیان کر دیں گے تو دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے، تو ان کی بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔

[3859] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِي: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ . قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ . بِمِثْلِهِ۔

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ . وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

[3859] ۔امام صاحب اپنے استاد عمرو بن علی کی دوسری سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

اور امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے تھے اور ایک سو بیس سال تک زندہ رہے۔

فائدہ :...... سامان کی خرید وفروخت میں اگر بائع اور مشتری دونوں سچ بولیں، بائع مشتری کو سامان کی صحیح صورت وکیفیت اور کوالٹی سے آگاہ کرے اور مشتری، قیمت صحیح صحیح ادا کرے اور دونوں اگر سامان یا قیمت (نقدی) میں کوئی عیب ونقص ہو تو اس کو بیان کر دیں، تو یہ سودا ان کے لیے برکت کا باعث ہوگا، اس کے برعکس اگر وہ جھوٹ بولیں گے اور اپنی اپنی چیز کے عیب ونقص کو چھپائیں گے تو سودے میں برکت نہیں رہے گی۔ اس حدیث کے راوی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں جو حادثہ فیل سے تیرہ سال پہلے کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے اور حضور اکرم ﷺ کی بعثت نبوت سے پہلے ہی سے آپ سے تعلق خاطر رکھتے تھے، جو آپ کے دعوئ نبوت کے بعد بھی برقرار رہے، لیکن وہ مسلمان فتح مکہ کے سال ہوئے، اور وہ قریش کی پارلیمنٹ ہاؤس کے منتظم تھے۔

← (٢٠٧٩) وفي باب: ما يحق الكذب والكتمان في البيع برقم (٢٠٨٢) وفي باب: كم يجوز الخيار برقم (٢١٠٨) وفي باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا برقم (٢١١٠) وفي باب: اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع برقم (٢١١٤) وابو داود في (سننه) في البيوع باب: البيوع والاجارات باب: في خيار المتبايعين برقم (٣٤٥٩) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في البيعين بالخيار ما لم يتفرقا برقم (١٢٤٦) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: ما يجب على التجار من التوفية في مبايعتهم برقم (٤٤٦٩) وفي باب وجوب الخيار للمتبايعين قبل افتراقهما برقم (٤٤٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٤٢٧)

[3859] تقدم تخريجه الحديث السابق برقم (٣٨٣٦)

۱۲...... بَاب :مَنْ يُّخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب ۱۲: جو شخص سودا کرنے میں دھوکا کھا جائے

[3860] ٤٨-(١٥٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ)).

[3860]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ اسے سودوں میں دھوکا دیا جاتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جس سے بیع کرو، اس سے کہہ دو، دھوکا نہیں ہونا چاہیے، تو وہ جب سودا کرتا تو کہہ دیتا، دھوکا نہیں کرو گے۔

[3861] (...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ خِلَابَةَ۔

[3861]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ سودا کرتے وقت لا خلابة کہتا تھا۔

مفردات الحدیث ✲ لَا خِلَابَةَ: خدیعہ: اور دھوکا نہیں ہونا چاہیے، مقصد یہ ہے کہ اس سودا میں، دھوکا نہیں ہونا چاہیے وگرنہ وہ اس کا پابند نہیں ہوگا، کیونکہ دین خیر خواہی کا نام ہے، وہ دھوکے کی اجازت نہیں دیتا۔

فائدہ:...... حضرت حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کچھ کم عقل تھے اور زبان بھی صاف نہیں تھی، اس لیے آپ ﷺ نے ان کو یہ الفاظ، لا خلابة بتا دیئے تا کہ دوسرا فریق ان کی خیر خواہی اور ہمدردی ملحوظ رکھتے ہوئے، ان سے سودا کرے، لیکن وہ زبان کی لکنت کی وجہ سے خلابة یا خدیعہ کا لفظ بولنے کی بجائے کبھی خیلابة کہہ دیتے کبھی، خذابة یا خیلابة، مقصود خلابة ہوتا، اس حدیث کی بناء پر، ایک ایسا انسان جو نا تجربہ کار یا خرید وفروخت میں اناڑی ہے، بھاؤ تاؤ نہیں کرتا، بائع جو مانگے دے دیتا ہے، اگر بائع اس کو بہت مہنگی چیز دے، تو کیا اس کو سودا

[3860] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧١٣٩)

[3861] طريق ابى بكر بن ابى الشيبة اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستقراض باب: ما ينهى عن اضاعة المال وقوله تعالى: ﴿والله لا يحب الفساد﴾ برقم (٢٤٠٧) انظر (التحفة) برقم (٧١٥٢) وطريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧١٩٢)

فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا یا نہیں؟ ائمہ کا اختلاف ہے، حنابلہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر نا تجربہ کار کو چیز عام معمول سے زیادہ مہنگوں داموں بیچی ہے تو اسے خیار فسخ حاصل ہوگا، مثلاً ایک چیز عام طور پر دس روپے کی ہے وہ اسے پندرہ میں دیتا ہے، تو اسے سودا فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا، لیکن شوافع، احناف اور اکثر مالکیہ کے نزدیک تجربہ کار، عقل مند کی طرح نا تجربہ کار اور کم عقل کو بھی سودا مہنگا ہونے کی بنا پر، فسخ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور یہ حدیث یا تو حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے یا اس کا تعلق خیار شرط کے ساتھ ہے، خیار شرط کی صورت میں، اس کو سودا فسخ کرنے کا حق حاصل ہوا، اور خیار شرط کی وضاحت بیع الخیار کے تحت گزر چکی ہے، لیکن بقول علامہ سعید، متاخرین احناف نے اس صورت میں فسخ کا اختیار دیا ہے۔علامہ تقی عثمانی نے بھی یہی بات لکھی ہے (تکملہ، ج ۱ ص ۱۸۰)

صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے، اس کو اقالہ کے تحت اخلاقی طور پر واپس کرنے کا حق ہونا چاہیے۔

۱۳...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

باب ۱۳: توڑنے کی شرط لگائے بغیر، پھلوں کی فصل تیاری سے پہلے (پکنے کی صلاحیت کے ظہور سے پہلے) خریدنا اور بیچنا جائز نہیں ہے

[3862] ۴۹-(۱۵۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ.

[3862]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے پھلوں کی بیع سے حتیٰ کہ ان میں پکنے کی صلاحیت نمایاں ہو جائے یعنی پختگی آ جائے، آپ ﷺ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

[3863] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3863]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جس طرح ہمارے ملک میں آج کل یہ رواج ہے کہ پھلوں کے باغ، فصل تیار ہونے سے بہت پہلے فروخت کر دیئے جاتے ہیں، اسی طرح عرب میں کھجور اور انگور کے باغ اور درختوں کے پھل تیاری سے پہلے فروخت کر دیے جاتے تھے۔اس طرح کھیتوں میں پیدا ہونے والا غلہ بھی، تیاری سے پہلے ہی فروخت کر دیا جاتا

[3862] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها برقم (٢١٩٤) وابو داود فی (سننه) فی البيوع والاجارات باب: فی بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها برقم (٣٣٦٧) انظر (التحفة) برقم (٨٣٥٥)

[3863] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٩٨٦)

تھا، اور جب تیز آندھی چلتی یا زور دار بارش ہوتی یا اولے گرتے تو پھلوں اور غلہ کو بہت زیادہ نقصان پہنچتا یا ان میں کسی خرابی وفساد یا بیماری کے پیدا ہونے کی بنا پر فصل نہ پکتی، تو فریقین میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہو جاتا، کیونکہ مشتری کو قیمت ادا کرنا مشکل ہو جاتا۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے بدو صلاح سے پہلے پھل یا غلہ بیچنے سے منع فرمایا۔

بـدو یـا بدو صلاح کی تفسیر: احناف کے نزدیک اس کا معنی ہے کہ پیداوار آفت اور فساد و بگاڑ سے محفوظ ہو جائے اور شوافع کے نزدیک اس کا معنی ہے پکنے کے آثار اور حلاوت وشرینی پیدا ہو جائے اور مختلف احادیث کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے یہ دونوں چیزیں مطلوب ہیں، کیونکہ بعض پھلوں میں یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں کہ جب تک وہ پھل زردی یا سرخی مائل نہ ہوں یا ان میں مٹھاس پیدا نہ ہوتو وہ آفت سے محفوظ نہیں ہوتے۔

بدوصلاح سے پہلے بیع کرنے کا حکم اگر پھل ابھی ظاہر ہی نہیں ہوا تو بالاتفاق، معدوم چیز کی بیع ہونے کی بنا پر یہ بیع باطل ہے، لیکن اگر بدوصلاح سے پہلے پھل کی پیدائش کے بعد بیع ہوئی ہے تو اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) بائع نے مشتری کو فوری طور پر کچا پھل توڑ لینے کی شرط پر بیچا ہے، تو جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے کیونکہ یہاں پھل کا پکانا مطلوب ہی نہیں ہے۔ (۲) مشتری اس شرط پر خریدے کہ میں درختوں پر پکاؤں گا تو یہ بالاتفاق ناجائز ہے۔ (۳) بیع بغیر کسی شرط کے ہوتی ہے، یعنی فوری توڑنے یا پکانے کی شرط نہیں لگائی گئی، اس صورت میں امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ناجائز ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے، لیکن بائع مشتری کو فوری طور پر توڑنے پر مجبور کر سکے گا، اور بقول حافظ ابن حجر، امام بخاری کا رجحان اسی طرف ہے۔ (فتح الباری: ج ۴ ص ۵۰۳، مکتبہ دارالسلام) اور امام زہری کا نظریہ یہی ہے لیکن آفت کی صورت میں بائع ذمہ دار ہوگا۔

بدوصلاح کے بعد بیع کرنے کا حکم:

اس کی بھی تین صورتیں ہیں: (۱) بائع نے فروخت کرتے وقت، فوری طور پر توڑنے کی شرط لگائی۔ (۲) مشتری نے درختوں پر پکانے کی شرط لگائی۔ (۳) بلاشرط فروخت کیا گیا۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تینوں صورتیں جائز ہیں اور آخری صورت میں مشتری پکانے کے بعد پھل توڑ سکے گا، پہلے توڑنا چاہے تو یہ اس کی مرضی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک پہلی اور تیسری صورت جائز ہے اور دوسری صورت میں بیع فاسد ہے، یعنی بیع فی نفسہ صحیح ہے لیکن شرط لگانا درست نہیں ہے، اور تیسری صورت میں جب بائع کہے گا تو مشتری کو پھل توڑنا ہوگا، گویا کہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک بدوصلاح سے پہلے ہو یا بعد میں فروخت کرنے کا ایک ہی حکم ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، حالانکہ حدیث سے واضح طور پر فرق ثابت ہو رہا ہے، امام محمد کے نزدیک اگر پھل اپنی پوری مقدار وجسامت تک پہنچ جائے، تو پھر پھل پکانے کی شرط لگانا، عرف کو ملحوظ رکھتے ہوئے، استحسانا جائز ہے، اگر احناف کا موقف تسلیم کر لیا جائے تو باغات کے پھلوں کو درختوں کے بیچنے کی کوئی صورت بھی آج کل جائز صورت میں موجود نہیں، کیونکہ بدوصلاح سے پہلے بیع ائمہ اربعہ

کے نزدیک بالاتفاق جائز نہیں ہے، اور بدو صلاح کے بعد درختوں پر پکانے کی شرط پر احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے، حالانکہ اگر بدو صلاح کے بعد بھی باغات فروخت کیے جاتے ہیں تو پکانے کی شرط پر ہی فروخت کیے جاتے ہیں، اس لیے ان کو اس مسئلہ کے لیے حیلے بہانے تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ جبکہ حدیث کی رو سے، ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بدو صلاح کے بعد بیچنا جائز ہے، کسی تکلف میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں یہ حیلہ آسان ہے کہ بدو صلاح کے بعد باغ بلا شرط فروخت کیا جائے اور بائع مشتری کو اپنے طور پر پکنے تک اجازت دے دے۔

[3864] ٥٠-(١٥٣٥) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

[3864]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ اس کا پھل ظاہر ہو جائے اور بالیوں کی بیع سے حتیٰ کہ اس کا دانہ سخت ہو جائے اور وہ آفت سے محفوظ ہو جائے، بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

مفردات الحدیث ابن اعرابی کے نزدیک زھا النخل یزھو کا معنی ہوگا اس کا پھل ظاہر ہوگیا، اور ازھی یزھی کا معنی ہوگا اس میں سرخی یا زردی پیدا ہوگئی اور جوہری کے نزدیک، زھا اور ازھی دونوں کا معنی سرخی یا زردی کا ظاہر ہونا ہے۔ مقصد پکنے کی صلاحیت کا ظاہر ہونا ہے۔ عن السنبل حتی یبیض، بالی کا دانہ سخت ہو جائے اور پکنے کی صلاحیت کے ظاہر ہونے کی بنا پر آفت سے نکل جائے۔

[3865] ٥١-(١٥٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ)) قَالَ يَبْدُو صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ.

[3865]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھل نہ بیچو کہ جب تک اس میں پکنے کی صلاحیت پیدا نہ ہو اور آفت کا خطرہ ٹل جائے، مراد اس کی اس کی سرخی اور زردی ہے (یہ ابن عمر کا قول ہے)

[3864] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الثمار قبل ان يبدوز صلاحها برقم (٣٣٦٨) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها برقم (١٢٢٧) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع السبل حتى يبيض برقم (٤٥٦٥) انظر (التحفة) برقم (٧٥١٥)

[3865] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٥٢٦)

[3866] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِيعُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ
عَنْ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[3866]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دواور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں،لیکن صرف یبدو صلاحہ پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جانے تک بیان کرتے ہیں،اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[3867] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ.

[3867]۔امام صاحب ایک اور استاد سے، بدو صلاح تک حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3868] (. . .) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ.

[3868]۔امام صاحب ایک اور استاد سے حدیث نمبر ۴۹ کی طرح بیان کرتے ہیں۔

[3869] ۵۲۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ)).

[3869]۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے بیان کرتے ہیں،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھل پکنے کی صلاحیت کے ظاہر ہونے تک نہ بیچو۔

[3870] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا
عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلَاحُهُ
قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهُ.

[3866] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٥٢٦)
[3867] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٠٧)
[3868] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٧)
[3869] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٤٠)
[3870] طريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٦٧) وطريق ابن المثنى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة، باب: من باع ثماره او نخله او ارضه او زرعه وقد وجب فيه العشر او الصدقة فادى الزكاة من غيره او باع ثماره ولم تجب فيه الصدقة برقم (١٤٨٦) انظر (التحفة) برقم (٧١٩٠)

[3870]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا، ظہور صلاحیت سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اس کی آفت کا خطرہ ختم ہو جائے۔

[3871] ٥٣۔(١٥٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ.

[3871]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا یا ہمیں پھلوں کو پختہ ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

[3872] ٥٤۔(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

[3872]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، الفاظ محمد بن حاتم کے ہیں، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے پکنے کی صلاحیت کے ظہور سے پہلے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[3873] ٥٥۔(١٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ۔

[3873]۔ابوالبختری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کی بیع کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا، حتیٰ کہ وہ کھا سکے یا کھلا سکے اور وزن کے قابل ہو جائیں، تو میں نے پوچھا، وزن کے قابل ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا، درخت پر اس کا اندازہ لگایا جا سکے۔

[3871] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٥)

[3872] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٠) وبرقم (٢٧١٤)

[3873] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع، برقم (٢٢٤٦) وفي باب: السلم في النخل برقم (٢٢٤٧) وبرقم (٢٢٤٨) و (٢٢٤٩) و (٢٢٥٠) انظر (التحفة) برقم (٥٦٦٠)

فائدہ :...... حَتّٰی یُحْزَرَ کا مقصد ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکے کہ وہ کتنی ہوں گی، درختوں پر پھل کا اندازہ لگا لیا جاتا تھا کہ وہ پکنے کے بعد کتنا ہوگا، اور بعض نے اس کا یہ معنی کیا ہے کہ اس کی حفاظت وصیانت کی جائے، بہرحال اصل مقصد پکنے کی صلاحیت کا ظہور ہے، کیونکہ اس کے بعد ہی مالک اس کی حفاظت کا اہتمام کرتا ہے اور اس کی مقدار کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

[3874] ٥٦۔(١٥٣٨) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا)).

[3874]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھل پکنے کی صلاحیت کے ظہور سے پہلے نہ خریدو۔

١٤...... بَاب:تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ إِلَّا فِي الْعَرَايَا

باب ١٤: تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض بیچنا عرایا کے سوا جائز نہیں

[3875] ٥٨۔(١٥٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ.

[3875]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے اور تازہ کھجور، خشک کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا۔

فائدہ :...... اگر درخت پر کھجور، توڑی ہوئی خشک کھجور کے عوض فروخت کی جائے تو اس کو بیع مزابنہ کہتے ہیں اور یہ عرایا کی صورت کے سوا بالاتفاق ناجائز ہے، لیکن اگر تازہ کھجور توڑ کر خشک کھجور کے عوض فروخت کی جائے تو یہ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین (ابو یوسف، محمد) کے نزدیک ناجائز ہے، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نقد بنقد اور برابر برابر ہو تو جائز ہے، کمی وبیشی ہو یا ادھار ہو تو ناجائز ہے۔ علامہ سعید نے امام ابوحنیفہ کے موقف کو صحیح حدیث کے خلاف تسلیم کیا ہے اور صاحبین کے مسلک کو اختیار کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم: ج ۴ ص ۲۰۴)

[3876] (١٥٣٩) قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ تُبَاعَ۔

[3874] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٦)
[3875] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه برقم (٤٥٣٢) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٢) وطريق زيد بن ثابت سياتي تخريجه [3876] تقدم

[3876]۔ حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا کی رخصت دی ہے، یعنی فروخت کرنے کی عرایا کی تفسیر اگلے باب میں آ رہی ہے۔

[3877] ۵۸۔(۱۵۳۸) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَآءً.

[3877]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھل پکنے کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے نہ خریدو اور نہ تازہ کھجور، خشک کھجور سے خریدو۔

ابن شہاب کہتے ہیں یہی روایت مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے، اپنے باپ سے مرفوعاً سنائی۔

فائدہ :...... امام لیث کے نزدیک جب ایک علاقہ کے باغات میں سے کسی ایک باغ میں پکنے کی صلاحیت نمایاں ہوگئی ہے تو اس علاقہ کے تمام باغات کو بیچنا جائز ہے، مالکیہ کے نزدیک اگر دوسرے باغات بھی ساتھ ہی پکنے شروع ہو جائیں تب جائز ہے۔ امام احمد کے نزدیک ہر باغ کا اپنا لحاظ ہوگا، جس باغ میں بدوصلاح ہو جائے اس کو بیچا جا سکے گا، شوافع کے نزدیک ہر قسم کے پھل کا الگ الگ لحاظ ہوگا، جس نوع میں بدوصلاح ہو جائے اس کو بیچا جا سکے گا اور بعض کا خیال ہے ہر درخت کا الگ لحاظ ہوگا، صحیح بات یہ ہے اگر باغ فروخت کیا ہے تو جب بعض درختوں کا پھل پکنا شروع ہو گیا ہے تو باغ بیچا جا سکتا ہے، کیونکہ پھل بیک وقت نہیں پکتا، یکے بعد دیگرے تدریجاً پکتا ہے، اگر درخت الگ الگ بیچے ہیں تو پھر جس درخت کا پھل پکنے لگا ہے، اس کو بیچا جا سکے گا۔

[3878] ۵۹۔(۱۵۳۹) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ

[3877] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه برقم (٤٥٣٣) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: النهي عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها برقم (٢٢١٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٢٨)

[3878] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٧٣) وفي باب: بيع المزابنة برقم (٢١٨٤) وبرقم (٢١٨٨) وفي باب: تفسير العرايا برقم (٢١٩٢) وفي المساقاة باب: الرجل يكون له ممر او شرب في حائط او في نخل برقم (٢٣٨٠) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في العرايا والرخصة في ذلك برقم (١٣٠٠) ←

وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)) و قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ۔

[3878]۔ حضرت سعید المسیب رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے، مزابنہ یہ ہے کہ درختوں کا پھل، خشک کھجوروں کے عوض بیچا جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی، گندم کے عوض فروخت کی جائے یا زمین گندم کے عوض بٹائی پر دی جائے، اور ابن شہاب کہتے ہیں مجھے سالم بن عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ سے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھل پکنے کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے نہ خریدو، نہ تازہ کھجور خشک کھجور کے عوض خریدو۔ اور حضرت سالم بیان کرتے ہیں (میرے باپ) عبداللہ نے مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا کہ آپ ﷺ نے بعد میں عریہ کی صورت میں، تازہ اور خشک کھجوروں کا باہمی تبادلہ جائز قرار دیا اس کے سوا کی رخصت نہیں دی۔

فائدہ:...... یہ روایت حضرت سعید بن المسیب سے مرسلاً یعنی صحابی کے واسطہ کے بغیر براہ راست نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے اور سعید کبار تابعین میں سے ہیں، اور ان کی مرسل روایت قبول ہے کیونکہ مرفوع روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ بیع مزابنہ، درخت کا پھل، توڑی ہوئی کھجوروں سے بیچنا، یہ اس لیے ناجائز ہے کہ یہ ایک جنس کا پھل ہے، جس میں کمی وبیشی جائز نہیں ہے، لیکن درخت کا پھل، اس کا ناپ یا تول نہیں ہوسکتا، محض اندازہ لگایا جائے گا۔ جس میں کمی وبیشی کا امکان ہے، امام شافعی کے نزدیک سودی اشیاء میں مجہول کی مجہول مقدار سے بیع مزابنہ ہے اور امام مالک کے نزدیک ہر قسم کی اشیاء کی مجہول مقدار کی معلوم ناپ، وزن یا گنتی سے بیع مزابنہ ہے۔

محاقلہ: حقل کھیتی سے ہے، اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں: (۱) گندم کے خوشوں اور بالیوں کی گندم سے بیع۔ (۲) تہائی یا چوتھائی پر زمین بٹائی پر دینا، جس کو مخابرہ کہا جاتا ہے اور بقول بعض زمین، متعین پیداوار کے عوض بٹائی پر دینا۔ مثلاً ایک ایکڑ تیس من گندم کے عوض بٹائی پر دینا۔ (۳) کچی کھیتی فروخت کرنا۔

← وبرقم (١٣٠٢) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: بیع الثمر بالتمر برقم (٤٥٤٦) وفی باب: بیع الكرم بالزبیب برقم (٤٥٥٠) وفی باب: بیع العرایا بخرصها تمرا برقم (٤٥٥٢) وبرقم (٤٥٥٣) وفی باب: بیع العرایا بالرطب برقم (٤٥٥٤) وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: بیع العرایا بخرصها تمرا برقم (٢٢٦٨) وبرقم (٢٢٦٩) انظر (التحفة) برقم (٣٧٢٣)

جمہور ائمہ اور صاحبین کے نزدیک زمین مزارعت پر دینا کہ اس سے جو پیداوار نکلے گی اس کا اتنا حصہ مالک زمین کا ہوگا اور اتنا کسان اور کاشت کار کا جائز ہے، اور احناف کا فتویٰ اس کے مطابق ہے، زراعت کی یہ صورت ناجائز ہے کہ مالک یہ کہے میں فی ایکڑ بیس من گندم یا بیس من چونا لوں گا۔ پیداوار کتنی ہوتی ہے اس سے مجھے غرض نہیں ہے۔

عریہ: ائمہ فقہاء کے نزدیک مزابنہ بالاتفاق ناجائز ہے اور عریہ بالاتفاق جائز ہے، لیکن عریہ کی تفسیر میں شدید اختلاف ہے، اس میں پانچ اقوال ہیں: (۱) امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک، عریہ، بیع مزابنہ ہی ہے جبکہ وہ پانچ وسق سے کم ہو یا تین سو صاع سے کم ہو تو جائز ہے، اگر پانچ وسق یا اس سے زائد ہو تو ناجائز ہے، بعض حنابلہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔ (۲) امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک عریہ یہ ہے کہ کوئی باغ کا مالک کسی آدمی کو، پھل دار درخت کا پھل عطیہ اور نحلۃ کے طور پر دیتا ہے تو وہ مالک کے سوا کسی اور کو پھل، توڑے ہوئے پھل کے عوض بیچ دیتا ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق سے کم ہو۔ (۳) امام مالک کے نزدیک، عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک ایک درخت یا چند درختوں کا پھل کسی کو عنایت کر دیتا ہے، لیکن اس کی آمد و رفت سے اس کے اہل وعیال کو پریشانی اور تکلیف پہنچتی ہے، کیونکہ ان کی رہائش باغ کے اندر ہے تو باغ کے مالک کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس پھل کا اندازہ لگا کر اس کے عوض خشک پھل دے دے۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ (۱) پھل پکنا شروع ہو جائے۔ (۲) پھل پانچ وسق یا اس سے کم ہو۔ (۳) خشک پھل چھوہارے ہے، پھل توڑنے کے بعد دے، فوراً نہ دے۔ (۴) دونوں کی قسم یا نوع ایک ہو۔ (۵) امام ابوحنیفہ کا قول بھی امام مالک والا ہے، لیکن ان کے نزدیک یہ بیع نہیں ہے بلکہ یہ مالک باغ کی رائے کی تبدیلی ہے کہ اس نے تازہ پھل کی بجائے خشک پھل دینے کا ارادہ کر لیا، اس لیے اس میں امام مالک والی کسی شرط کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے عریہ کو بیع مجازاً قرار دیا گیا ہے، حقیقتاً یہ ہبہ کے بارے میں رائے کی تبدیلی ہے، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہبہ جب تک قبضہ میں نہ دیا جائے وہ مکمل نہیں ہوتا، اس لیے قبضہ میں دینے سے پہلے اس میں تبدیلی جائز ہے۔ (۶) ابوعبید قاسم بن سلام کے نزدیک، عریہ سے مراد وہ کھجوروں کے درخت ہیں جو صدقہ کی وصولی کے لیے درختوں کے پھل کے اندازہ لگاتے وقت، مالک باغ کے لیے چھوڑ دیئے جاتے ہیں، ان کا اندازہ نہیں لگایا جاتا، تو ضرورت مند اور فقیر محتاج لوگ جو تازہ کھجور نقدی کے عوض حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ چھواروں کے عوض ان درختوں کا پھل اندازہ سے خرید سکتے ہیں۔

لغوی طور پر عریہ سے مراد وہ کھجور کا درخت ہے جس کا پھل کسی محتاج اور ضرورت مند کو دے دیا گیا ہے، اور بقول علامہ عثمانی اہل لغت کے نزدیک بالاتفاق، عریہ، هبة ثمرة النخلة، (درخت کا پھل ہبہ کرنا) کا نام ہے۔
(فتح الملہم: ۱/ ج ۳۰۶)

اب جب فقیر محتاج کو کوئی درخت کا پھل ہبہ ہوا ہے اور ان کو اس کے بیچنے کی اجازت دی گئی ہے جیسا کہ آگے

آرہا ہے۔ الرية النخله تجعل للقوم فيبيعونها بخرصها تمرا، کہ عریہ اس درخت کا نام ہے جو کسی کو دیا جاتا ہے اور وہ اسے آگے اندازے سے چھواروں کے عوض بیچ دیتے ہیں، اب اس بیچنے میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ مالک کو اندازہ سے بیچ دیں یا کسی اور کو اس طرح روایات میں خرص (اندازہ) کر کے چھواروں کے عوض فروخت کرنے کی تصریح موجود ہے اور یہ کام موہوب لہ، جس کو درخت کا پھل ہبہ کیا گیا ہے کی طرف منسوب کیا گیا اس کے باوجود، اس کو مالک باغ کی رائے کی تبدیلی کا نام دینا اور ان احادیث کا صحیح معنی یہی قرار دینا سینہ زوری نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور اہل البیت سے مراد راہب کو قرار دینا، انتہائی تعجب انگیز ہے کیونکہ لفظ تو یہ ہیں: یاکلها اهلها رطبا، تاکہ اس کے اہل تازہ کھجوریں کھا سکیں، تو کیا، باغ والوں کے پاس، عریہ کے درخت کے سوا کوئی اور درخت نہیں ہے جس کا تازہ پھل وہ کھا سکیں؟ اس حدیث کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ درخت ان کو فروخت کیا گیا، جن کے پاس باغ نہیں ہے جس سے وہ تازہ پھل کھا سکیں، اور حضور اکرم ﷺ باغ کا اندازہ لگاتے وقت مالک کو کچھ چھوٹ دے دیتے ہیں تاکہ تازہ پھل کھانے یا کسی کو کھلانے میں اسے وقت پیش نہ آئے۔

[3879] ٦٠-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ.

[3879]۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے مالک کو اجازت دی ہے کہ وہ اسے اندازہ کر کے چھواروں کے عوض بیچ دے۔

[3880] ٦١-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا۔

[3880]۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے بارے میں اجازت دی ہے کہ کوئی گھرانہ اس کو اندازہ لگا کر چھواروں کے عوض لے لے اور تازہ کھجوریں کھالیں۔

[3881] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3879] تقدم
[3880] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)
[3881] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)

[3881]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3882] ٦٢۔(. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3882]۔یحییٰ بن سعید اسی سند سے بیان کرتے ہیں، ہاں اس میں یہ ہے کہ عریہ وہ کھجور ہے، جو کسی قوم کو دی جاتی ہے تو وہ اسے اندازہ کر کے خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیتے ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے صراحتاً فروخت کرنے کی نسبت، ان لوگوں کی طرف کی گئی ہے، جنہیں وہ کھجور ہبہ کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اس کو ھبہ کی تبدیلی کی دلیل قرار دینا، معلوم نہیں کس منطق کی رو سے جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور اس میں خریداری کی بھی تعیین نہیں ہے کہ وہ خود مالک ہے یا کوئی اور ہے، مالک تو صرف اسی صورت میں خریدار ہوسکتا ہے جب وہ گھر والوں سمیت باغ میں رہائش پذیر ہو، اور دوسروں کی آمد ورفت تکلیف کا باعث ہو، اگر وہ باغ میں رہائش نہیں رکھتا یا آمد ورفت سے تکلیف نہیں ہوتی، تو پھر اس کو خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔

[3883] ٦٣۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

[3883]۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عریہ کے فروخت کرنے کی رخصت دی ہے کہ اس کو اندازہ کر کے خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیا جائے، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں عریہ، یہ ہے کہ ایک آدمی کھجور کے درختوں کا پھل، اپنے گھر والوں کے لیے تازہ کھانے کے لیے خرید لے، اور اندازہ کر کے اس کے عوض خشک کھجوریں دے دے۔

[3884] ٦٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا.

[3884]۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کو، ان کے پھل کا اندازہ کر کے چھوہاروں کے ناپ کے عوض بیچنے کی رخصت دی ہے۔

[3882] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)
[3883] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)
[3884] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)

[3885] ٦٥-(. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ عُبَيْدِاللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا.

[3885]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں جس میں تباع کی جگہ تو خذ ہے کہ چھوہاروں کے عوض حاصل کر لی جائیں۔

[3886] ٦٦-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح قَالَ وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

[3886]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے (رسول اللہ ﷺ نے) عرایا کو اندازہ کر کے بیچنے کی رخصت دی ہے۔

[3887] ٦٧-(١٥٤٠) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا

[3887]۔بشیر بن یسار اپنے محلّہ کے بعض صحابہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بھی داخل ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ پھل کو خشک پھل کے عوض بیچنے سے منع فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سود ہے، یہ مزابنہ ہے۔'' مگر آپ نے عریہ بیچنے کی رخصت دی، یہ ایک دو کھجوریں ہیں یعنی ان کا پھل جسے کوئی گھرانہ، اندازہ کر کے خشک کھجوروں کے عوض لے لیتا ہے تاکہ تازہ کھجوریں کھا سکیں۔

[3885] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)

[3886] تقدم تخريجه برقم (٣٨٥٥)

[3887] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع التمر على رؤوس النخل بالذهب او الفضة برقم (٢١٩١) وفي المساقاة باب: الرجل يكون له ممر او شرب في حائط او في نخل برقم (٢٣٨٤) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع العرايا برقم (٣٣٦٣) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: منه برقم (١٣٠٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع العرايا بالرطب برقم (٤٥٥٦) وبرقم (٤٥٥٧) وبرقم (٤٥٥٨) انظر (التحفة) برقم (٤٦٤٦)

فائدہ :......آپ ﷺ نے بیع مزابنہ کی حرمت کا سبب سود قرار دیا ہے اور ظاہر بات ہے اگر تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے عوض برابر، برابر بھی دی جائیں تو تازہ کھجوروں نے خشک ہو کر کم ہونا ہے۔ اس طرح کمی وبیشی ہو جائے گی جو سود ہے۔

[3888] ٦٨-(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا

[3888]۔ بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے عریہ کو اندازاً چھوہاروں کے عوض بیچنے کی رخصت دی ہے۔

[3889] ٦٩-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ

عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحٰقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرِّبَا۔

[3889]۔ بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنے محلّہ کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کرتے ہیں، آگے حدیث نمبر ٦٧ بیان کی، فرق یہ ہے کہ وہ امام صاحب کے استاد اسحاق اور ابن المثنیٰ نے ربا کی جگہ زبن کہا، اور تیسرے استاد ابن ابی عمرو نے ربا کہا۔

مفردات الحدیث ❊ زبن کا معنی ہے زور سے دھکا دینا، کیونکہ بیع مزابنہ میں ہر فریق دوسرے کو اس کے حق سے دور کرتا ہے یا اس میں غرر اور دھوکا ہونے کی بنا پر، وہ بیع کو فسخ کر کے یا نافذ کرنے کے لیے دھکم پیل تک پہنچ سکتے ہیں۔

[3890] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ

[3888] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٨٦٤)

[3889] تقدم تخريجه برقم (٣٨٦٤)

[3890] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع التمر على رؤوس النخل بالذهب ←

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِى حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

[3890] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3891] ۷۰۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِى بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِى حَارِثَةَ أَنَّ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِى حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ۔

[3891] ۔بشیر بن یسار بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، کھجوروں کے پھل کی خشک کھجوروں سے بیع سے منع فرمایا مگر عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

[3892] ۷۱۔(۱۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِى سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِى أَحْمَدَ

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِى بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِى خَمْسَةٍ يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةٌ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ قَالَ نَعَمْ۔

[3892] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی بیع کی اندازہ کرکے رخصت دی۔ بشرطیکہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہو۔ یہ شک حدیث کے راوی داود بن الحصین کو ہے۔

فائدہ:...... بیع عرایا میں مقدار کی تعیین بھی اس کے بیع ہونے کی دلیل ہے جو احناف کو بھی قبول ہے۔ اس لیے اس کو ہبہ کی تبدیلی بنانا محض حیلے بہانے ہیں۔ اس لیے کوئی اس مقدار کو قبول کرتا ہے، اور کوئی کہتا ہے، اس حدیث سے اس مقدار سے زائد کی بیع (ھبہ کی واپسی) کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔

او الفضة برقم (٢١٩٠) وفى المساقاة باب: الرجل يكون له ممر او شرب فى حائط او فى نخل برقم (٢٣٨٢) وابو داود فى (سننه) فى البيوع والاجارات باب: فى مقدار العرية برقم (٣٣٦٤) والترمذى فى (جامعه) فى البيوع باب: ما جاء فى العرايا والرخصة فى ذلك برقم (١٣٠١) والنسائى فى (المجتبى) باب: بيع العرايا بالرطب برقم (٤٥٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٤٣)

[3891] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام برقم (٢١٧١) وفى باب: بيع المزابنة برقم (٢١٨٥) والنسائى فى (المجتبى) فى البيوع باب: بيع الكرم بالزبيب برقم (٤٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٦٠)

[3892] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٩٣)

[3893] ٧١-(١٥٤١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا۔

[3893]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ کھجوروں کے پھل کو خشک کھجوروں کے ناپ سے اور انگوروں کو منقہ سے ناپ کر بیچنا ہے۔

[3894] ٧٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

[3894]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے، کھجوروں کے پھل کو خشک کھجور کے ناپ سے بیچنا، انگوروں کو منقہ کے ناپ سے بیچنا، گندم کی کھیتی کو گندم کے ناپ سے بیچنا۔

[3895] (. . .) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3895]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[3896] ٧٤-(. . .) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ۔

[3896]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ، کھجور کا پھل

[3893] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام برقم (٢١٧١) وباب: بيع المزابنة برقم (٢١٨٥) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الكرم بالزبيب برقم (٤٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٦٠)
[3894] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٩٣)
[3895] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع باب: في المزابنة برقم (٣٣٦١) انظر (التحفة) برقم (٨١٣١)
[3896] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٤٤)

چھوہاروں سے ناپ کر بیچنا، انگوروں کو منقہ کے عوض ناپ کر بیچنا اور ہر پھل کو اندازہ کر کے (اس کی جنس سے) بیچنا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام قسم کے پھلوں جو ابھی حاصل نہیں ہوئے، اس کو خشک پھل کے ناپ سے بیچنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے بیع عرایا کی رخصت میں اختلاف ہے کہ کیا اس کا تعلق ہر قسم کے پھل سے ہے یا نہیں؟ امام احمد، لیث اور اہل حجاز کے نزدیک رخصت کا تعلق صرف کھجوروں سے ہے، الا یہ کہ وہ پھل ربوی (جس میں سود کا احتمال ہے) نہ ہو۔ امام شافعی کے نزدیک کھجور اور انگور دونوں میں رخصت ہے، امام مالک کے نزدیک ہر وہ پھل جو ذخیرہ ہو سکے، امام اوزاعی کے نزدیک ہر قسم کے پھل میں رخصت ہے، اور احناف کے نزدیک یہ ہبہ کی تبدیلی ہے اس لیے ہر پھل میں جائز ہونا چاہیے اور ظاہر یہ ہے کہ اس کا تعلق ہر اس پھل سے ہے جس میں تازہ اور خشک ہونے کی صورت میں فرق ہے۔

[3897] ٧٥-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

[3897]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر پھل کو متعین ناپ کے عوض بیچا جائے کہ اگر درخت کا پھل زیادہ ہوا تو میرا ہوگا، کم ہوگا تو میرا نقصان ہوگا۔

فائدہ :...... کمی وبیشی میرے لیے ہے۔ یہ بات بائع اور مشتری دونوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ بائع کے اعتبار سے اس کا تعلق خشک پھل سے ہوگا اور مشتری کے اعتبار سے تازہ یعنی درخت پر موجود پھل سے۔

[3898] (...) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3898]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3899] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

[3897] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام برقم (٢١٧٢) والنسائی فی (المجتبى) فی البيوع باب: بيع التمر بالتمر برقم (٤٥٤٧) انظر (التحفة) برقم (٧٥٢٢)

[3898] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٨٧٤)

[3899] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: بيع الزرع بالطعام كيلا برقم (٢٢٠٥)←

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهٗ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ أَوْ كَانَ زَرْعًا۔

[3899] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، یعنی اپنے باغ کے درخت پر پھل کو، اگر کھجور ہے تو چھوہارے کے ناپ سے بیچنا، اور اگر انگور ہے تو منقہ کے ناپ سے بیچنا اور اگر کھیتی ہے تو غلہ کے ناپ سے بیچنا، ان تمام صورتوں سے منع فرمایا، قتیبہ کی روایت میں، ان کا زرعا کی جگہ او کان زرعا ہے (معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔)

[3900] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح وحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ ح وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

[3900] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

۱۵...... بَابٌ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا تَمْرٌ

باب ۱۵: پھل دار کھجور کا درخت بیچنا

[3901] ۷۷۔(۱۵۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ))۔

[3901] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے پیوند کردہ کھجور کا درخت فروخت کیا، تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہے الا یہ کہ خریدار پھل لینے کی شرط لگا لے۔

← والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الزرع بالطعام برقم (٤٥٦٣) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: المزابنة والمحاقلة برقم (٢٢٦٥) انظر (التحفة) برقم (٨٢٧٣)

[3900] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٧٠٦) برقم (٨٤٩٨) وبرقم (٨٥٣٨)

[3901] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من باع نخلا قد ابرت، او ارضا مزروعة، او باجارة برقم (٢٢٠٤) وفي الشروط باب: اذا باع نخلا قد ابرت برقم (٢٧١٦) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في العبد يباع وله مال برقم (٣٤٣٤م) وابن ماجه في (سننه) في الاجارات باب: فيمن باع نخلا موبرا برقم (٢٢١٠) انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٠)

مفردات الحديث

☆ تابیر: درخت یا کھیتی کو درست اور بارآور کرنا۔ تابیر کا معنی عام طور پر پیوند کاری کیا جاتا ہے جس سے ذہن عام پودوں کی پیوندکاری کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، جب کہ تابیر قلم یا شگوفہ لگانے کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے کھجور کے نر اور مادہ درخت الگ الگ بنائے ہیں۔ نر کا بور مادہ کے بور سے ہوا یا کیڑوں مکوڑوں کے ذریعے ملتا ہے تو وہ حاملہ ہو جاتا ہے اور پھل بن جاتا ہے، اگر یہ عمل بالکل نہ ہو تو مادہ کے پھول بارآور نہیں ہوتے، اگر کم بور پہنچے تو کم پھل لگتا ہے، اس لیے عرب کے لوگ نر اور مادہ درختوں پر پھل کا گابھہ نکلنے کے ساتھ نر کے گابھے کا بور لے کر مادہ کے گابھے کا غلاف چاک کر کے اس میں چھڑک دیتے تھے جس سے عمل تلقیح مکمل ہو کر پھل زیادہ اور موٹا لگتا تھا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے: اگر تابیر کے بعد پھل دار درخت فروخت کیا جائے تو اس کا پھل مالک کا ہے الا یہ کہ خریدار خریدتے وقت پھل لینے کی شرط لگا لے۔ اس پر تقریباً تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ اگر تابیر نہیں کی، تو جمہور کے نزدیک وہ پھل خریدار کا ہوگا۔ الا یہ کہ بائع خود رکھنے کی شرط لگا لے۔ لیکن امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی کے نزدیک پھل ہر صورت میں بائع کا ہوگا۔ الا یہ کہ مشتری شرط لگا لے۔ اگر بعض درخت تابیر شدہ ہوں اور بعض کو تابیر نہ کیا گیا ہو، تو شوافع کے نزدیک سارا پھل بائع کا ہوگا اور احمد کے نزدیک تابیر شدہ درخت کا پھل بائع کا اور غیر تابیر شدہ درخت کا پھل مشتری کا ہوگا۔ اور امام مالک کے نزدیک اغلب اور اکثر کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا جو شرط، عقد کے منافی نہیں ہے۔ وہ شرط لگائی جا سکتی ہے وہ نہی عن بيع وشرط کے منافی نہیں ہے۔ علامہ تقی عثمانی نے تسلیم کیا ہے۔ ان الشرط اذا لم يكن مخالفا لمقتضى العقد لا يفسد به البيع . اگر شرط، عقد کے تقاضا کے منافی نہیں ہے تو وہ بیع پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ (تکملہ، ج:۱، ص:۴۲۵)

اس لیے اگر سواری کے جانور پر فوری سواری کی ضرورت نہیں ہے تو سواری کا مالک، اس پر کچھ مسافت سوار رہنے کی شرط لگا سکتا ہے۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو سوار رہنے کی شرط لگانے کی اجازت دی تھی تو اس کی تاویل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ حضور کے پاس سواری موجود تھی، آپ ﷺ کو جابر کے اونٹ پر سوار ہونے کی ضرورت نہ تھی۔

[3902] ٧٨-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِاللهِ ح وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا)).

[3902] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٩٨٨) وبرقم (٨٠٩٨) وبرقم (٨٢٠٩)

[3902] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے روایت بیان کرتے ہیں، الفاظ ابوبکر بن ابی شیبہ کے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے پورا کھجور کا درخت تابیر کے بعد خریدا، تو اس کا پھل تابیر کرنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا اس کے لینے کی شرط لگا لے۔“

[3903] ٧٩-(...) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((أَيُّمَا امْرِءٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

[3903] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کھجوروں کو پیوند لگایا، پھر درخت بیچ ڈالا تو درخت کا پھل، پیوند کرنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدار لینے کی شرط لگا لے۔“

[3904] (...) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3904] ۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3905] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

[3905] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”جس نے پیوندکاری کے بعد کھجور کے درخت خریدے تو ان کا پھل بائع کا ہے، الا یہ کہ مشتری شرط لگا لے اور جس نے مال دار غلام خریدا تو اس کا مال، بائع کا ہے۔ الا یہ کہ مشتری شرط لگائے۔

[3903] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع النخل باصله برقم (٢٢٠٦) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: النخل يباع اصلها ويستثني المشتري ثمرها برقم (٤٦٤٩) وابن ماجه في سننه في التجارات باب: ما جاء فيمن باع نخلا موبرا او عبدا له مال برقم (٢٢١٠م) انظر (التحفة) برقم (٨٢٧٤)

[3904] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٥٦٧)

[3905] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: الرجل يكون له ممر او شرب في حائط او في نخل برقم (٢٣٧٩) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في ابتياع النخل ←

[3906] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَحَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3906]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[3907] (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ۔

[3907]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر آقا مالدار غلام فروخت کرے، تو اس کا مال، مالک کا ہوگا۔ شوافع اور احناف کے نزدیک، وہ مال درحقیقت مالک کا ہی ہے۔ کیونکہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اس کی طرف نسبت محض اس بناء پر کردی گئی ہے کہ وہ اس کے پاس ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ امام مالک کے نزدیک، اگر آقا، غلام کو مال دے دے تو وہ اس کا مالک بن جائے گا، اگر مشتری مال لینے کی شرط لگا لے تو مال بھی مشتری کا ہوگا۔ امام مالک کے نزدیک مشتری کی شرط ہر صورت میں جائز ہے، مال قیمت کی جنس سے ہو یا غیر جنس سے، اور وہ مال قیمت سے زائد ہو یا کم، لیکن امام شافعی کے نزدیک اگر مال دراہم ہیں تو قیمت دیناروں کی صورت میں ادا کرنا ہوگی اور مال دینار ہیں تو قیمت دراہم کی صورت میں ہوگی۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر قیمت اور مال کی جنس الگ الگ ہے تو ہر صورت میں جائز ہے اور اگر جنس ایک ہے تو قیمت، اس مال سے زائد ہونی چاہیے۔ اگر قیمت اور مال برابر ہے غلام کے پاس، پانچ سو درہم ہیں اور قیمت بھی یہی ہے، یا مال قیمت سے زائد ہے، مال ہزار درہم ہے اور قیمت آٹھ سو درہم ہے، تو ان دونوں صورتوں میں جائز نہیں ہے، اگر قیمت ہزار درہم ہو اور غلام کے پاس پانچ سو یا آٹھ سو درہم ہوں تو پھر جائز ہے۔

← بعد التابير والعبد وله مال برقم (١٢٤٤) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: ما جاء فيمن باع نخلا مؤبرا او عبدا له مال برقم (٢٢١١) انظر (التحفة) برقم (٦٩٠٧)

[3906] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في العبد يباع وله مال برقم (٣٤٣٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: العبد يباع ويستثني المشترى ماله برقم (٤٦٥٠) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: ما جاء في من باع نخلا مؤبرا او عبدا له مال برقم (٢٢١١) انظر (التحفة) برقم (٧٠١٣)

[3907] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠١٣)

۱۶...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ

باب ١٦: بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کی بیع۔ معاومۃ یعنی چند سالوں کے لیے بیع۔ یہ تمام بیوع منع ہیں

[3908] ٨١-(١٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا جَمِيعًا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

[3908]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور پکنے کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا۔ انہیں دینار اور درہم کے عوض ہی بیچا جائے، ماسوا عرایا کے۔

مفردات الحدیث ❊ **مخابرہ** بقول بعض خبیر (کاشتکار) سے مشتق ہے۔ بعض کے نزدیک خبار (نرم وملائم زمین) سے مشتق ہے۔ بعض کے نزدیک خبرۃ یعنی حصہ سے مشتق ہے، اس لیے جب بکری خرید کر اسے ذبح کرکے اس کے حصے بانٹتے ہیں تو کہتے ہیں تخبرہ اخبرۃ۔

فائدہ :...... مخابرہ کے سوا حدیث کے باقی مباحث گزر چکے ہیں، ابن اعرابی کے نزدیک مخابرۃ، مزارعت کو کہتے ہیں، چونکہ یہ معاملہ آپ نے سب سے پہلے خیبر والوں کے ساتھ کیا تھا۔ اس لیے اس کو مخابرہ کا نام دیا گیا۔ بقول بعض اگر بیج مالک زمین دے تو مزارعت ہے اور اگر بیج کاشتکار اور کسان ڈالے تو مخابرہ ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ یعنی کسی کو زمین حصہ پر یا بٹائی پر کاشت کے لیے دینا۔ اس کی جائز اور ناجائز صورتوں کی تفصیل اگلے باب میں آ رہی ہے۔

[3909] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُوعَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[3908] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: بیع التمر علی رؤوس النخل بالذهب او الفضة برقم (٢١٨٩) ﷺ فی المساقاة باب: الرجل یکون له ممر او شرب فی حائط او فی نخل برقم (٢٣٨١) والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان باب: ذکر الاحادیث المختلفة فی النهی عن کراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلین للخبر برقم (٣٨٨٨) وفی البیوع، برقم (٤٥٣٦) وبرقم (٤٥٣٧) وفی البیوع، برقم (٤٥٦٤) انظر (التحفة) برقم (٢٤٥٢)

[3909] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٨٨٥) وحدیث ابن جریج عن ابی الزبیر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨١١)

[3901]۔امام صاحب نے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

[3910] ٨٢۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا۔

[3910]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور پھلوں کو ان کے کھانے کے قابل ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ انہیں عرایا کے سوا صرف دراہم یا دیناروں کے عوض فروخت کیا جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اپنے تلامذہ کو بتایا، مخابرہ سے مراد ہے ایک صاف زمین جس میں کوئی چیز کاشت نہیں کی گئی۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ اس میں محنت اور بیج وغیرہ خرچ کرتا ہے اور وہ اس سے پیداوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ مزابنہ کی صورت یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر پھل (اندازہ کرکے) خشک کھجور کے ناپ کے عوض دینا۔ اس قسم کی صورت محاقلہ میں کھیتی کی ہے کہ کھیت میں کھڑی فصل کو غلہ کے ناپ کے ساتھ دیتا ہے۔

فائدہ: ...... آپ کا یہ فرمان کہ پھل صرف درہم اور دینار کے عوض فروخت کیے جائیں۔ تو یہ اس لیے ہے کہ اس وقت بیع کی عام صورت یہی تھی۔ وگرنہ اصل مقصد یہ ہے کہ ایک جنس کا باہمی تبادلہ کہ ایک طرف اندازہ اور دوسری طرف تول یا ناپ ہو درست نہیں ہے۔ اگر دونوں کی جنس الگ الگ ہو اور معاملہ نقد بنقد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن درہم اور دینار کی صورت میں ادھار بھی جائز ہے، فوری تبادلہ ضروری نہیں ہے۔

[3911] ٨٣۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ ابْنُ خَلَفٍ نَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ

[3910] تقدم تخريجه برقم (٣٨٨٥)

[3911] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤١٤)

وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتَّى تُشْقِهَ وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

[3911] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی کہ کھجوریں، رنگت میں تبدیلی سے پہلے فروخت کی جائیں، اور اشقاہ کا معنی ہے وہ سرخ یا زرد ہو جائیں یا ان میں سے کوئی کھانے کے قابل ہو جائے، اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی، غلہ کے متعین ناپ کے عوض بیچی جائے، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کھجوریں، کھجوروں کے متعین ناپ (اوساق) کے عوض بیچی جائیں۔اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین، تہائی یا چوتھائی وغیرہ پر دی جائے، عطاء کے شاگرد، زید کہتے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔

[3912] ۸۴۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

[3912] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے، اور اس سے بھی کہ پھل رنگت کے تبدیل ہونے سے پہلے بیچے جائیں۔

سعید بن میناء کے شاگرد نے ان سے پوچھا اشقاح کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا، سرخ اور زرد ہو جائیں اور ان کو کھایا جا سکے۔

مفردات الحدیث ❀ حتی تشقه اور حتی تشقح دونوں کا اصل معنی رنگت کی تبدیلی ہے، پوری طرح سرخ اور زرد ہونا مراد نہیں ہے۔راوی نے بات سمجھانے کے لیے اس کو سرخی اور زردی سے تعبیر کر دیا ہے۔

[3913] ۸۵۔(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ

[3912] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها برقم (۲۱۹۶) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها برقم (۳۳۷۰) انظر (التحفة) برقم (۲۲۵۹)

[3913] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع السنين برقم (۳۳۷۵) ←

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

[3913]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومۃ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔حضرت جابر کے دو شاگردوں میں سے ایک نے کہا، معاومہ کا مطلب ہے کئی سال کے لیے باغ بیچ دینا، اور آپ نے استثناء سے منع فرمایا اور عرایا کی فروخت کی اجازت دی۔

[3914] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ۔

[3914]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوزبیر سے بیان کرتے ہیں۔اور اس میں معاومہ کی تشریح بیان نہیں کی گئی۔

فائدہ:...... معاومہ، عام یا سال سے ہے، جس کا مقصد کسی پھل دار درخت یا باغ کو چند سال کے لیے فروخت کرنا، اور اس کو منع کرنے کا سبب غرر کا احتمال ہے، کیونکہ معلوم نہیں اگلے سال پھل آئے گا یا نہیں، اور اگر آئے گا تو باقی رہے گا یا کسی ناگہانی آفت کا شکار ہوجائے گا، جس سے خریدار کو نقصان پہنچے گا اور وہ قیمت کی ادائیگی میں پس وپیش کرے گا، جس سے آپس میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہوگا۔

ثنیا: اس سے مراد باغ کے کسی درخت کو فروخت کرنے سے مستثنیٰ قرار دینا ہے، اگر بائع اپنا باغ فروخت کرتا ہے، یا کوئی اور چیز فروخت کرتا ہے اور ایک غیر متعین درخت یا چیز کا استثناء کر لیتا ہے، مثلاً کہے کہ دو درخت یا ایک درخت میرا ہوگا۔ یا کچھ چیز میری ہوگی تو یہ بالاتفاق منع ہے۔لیکن اگر درختوں کی تعداد معلوم ہے یا چیز کی مقدار معلوم ہے پھر وہ ایک مخصوص اور معین فروخت کو مستثنیٰ کر لیتا ہے یا چیز کی معین مقدار کا استثناء کر لیتا ہے تو پھر بالاتفاق جائز ہے۔لیکن اگر سامان کی مقدار معلوم نہیں ہے، مثلاً گندم کا ڈھیر پڑا ہے معلوم نہیں ہے کہ گندم کتنی ہے پھر اگر وہ معین مقدار کا استثناء کرتا ہے، مثلاً اس ڈھیر سے دو صاع میں رکھوں گا۔تو پھر امام ابوحنیفہ، شافعی اور جمہور

←وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: بیع الثمار سنین الجائحة برقم (٢٢١٨) انظر (التحفة) برقم (٢٢٦١)

[3914] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی المخابرة برقم (٣٤٠٤) والترمذی فی (جامعه) فی البیوع باب: ما جاء فی المخابرة والمعاومة برقم (١٣١٣) والنسائی فی (المجتبى) فی البیوع باب: النهی عن بیع الثنیا حتی یعلم برقم (٤٦٤٨) وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: المزابنة والمحاقلة برقم (٢٢٦٦) انظر (التحفة) برقم (٢٦٦٦)

کے نزدیک جائز نہیں ہے۔لیکن امام مالک کے نزدیک جائز ہے۔صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ اگر بہت کم چیز کا استثناء آتا ہے،جس میں نزاع اور جھگڑے کا خطرہ نہیں ہے،تو جائز ہونا چاہیے،جس طرح اس صورت میں جائز ہے،جب یہ کہتا ہے،اس کا آدھا حصہ میرا ہوگا یا چوتھا حصہ میرا ہوگا۔

١٧...... بَاب: كِرَآءِ الْأَرْضِ

باب ۱۷: زمین کرایہ(اجرت) پر دینا

[3915] ٨٦-(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَآءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ۔

[3915]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے اور اس کو چند سال کے لیے بیچنے سے بھی،اور پھل کو پختہ(شریں) ہونے سے پہلے بیچنے سے۔

[3916] ٨٧-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْأَرْضِ۔

[3916]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ:......زمین کسی کو کرایہ پر دینے کا مقصد ہے کسی کو کاشت کے لیے اجرت اور مزدوری پر دینا۔زمین کاشت کے لیے دینے کی چار صورتیں بن سکتی ہیں۔

(۱) زمیندار،مزارع یا کاشت کار کو زمین اس شرط پر دیتا ہے،کہ میں اس زمین کے عوض،پیداوار میں سے بیس من یا سو من لوں گا،یہ صورت فقہاء کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے۔کیونکہ معلوم نہیں ہے کس قدر پیداوار حاصل ہوگی یا حاصل بھی ہوگی یا کسی آفت کا شکار ہو جائے گی۔اس طرح اس میں غرر اور دھوکا ہے۔

(۲) زمیندار،کاشت کار کو زمین اس شرط پر دیتا ہے کہ فلاں فلاں ایکڑ کی پیداوار میری ہوگی اور باقی تیری ہوگی،اس طرح بہترین حصہ اپنے لیے رکھتا ہے،یہ بھی بالاتفاق ممنوع ہے،کیونکہ اس میں بھی غرر کا خطرہ ہے۔معلوم نہیں،زمین کا کون سا حصہ،کسی آفت کا شکار ہو جائے اور اس سے پیداوار حاصل نہ ہو سکے،یا کس حصہ میں کتنی پیداوار ہوگی۔

[3915] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤١٢)

[3916] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الايمان باب: ذكر الاحاديث المختلفة فى النهى عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٨٨٧) انظر (التحفة) برقم (٢٤٨٧)

(۳) زمیندار مزارع کو زمین ٹھیکہ پر دے، ٹھیکہ سونا، چاندی، کسی کرنسی یا کسی اور چیز کی متعین اور طے شدہ مقدار کی صورت میں ہوگا۔ بہرحال یہ طے ہے کہ یہ ٹھیکہ زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کا معینہ مقدار میں نہیں ہوگا۔ ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک یہ صورت جائز ہے، لیکن امام ربیعہ الرائے کے نزدیک ٹھیکہ صرف سونے، چاندی کے عوض ہوگا اور کسی صورت میں جائز نہیں ہے، اور امام مالک کے نزدیک غلہ واناج کے سوا ہر چیز کے عوض جائز ہے، امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد، صاحبین (ابو یوسف، محمد) اور جمہور کے نزدیک، ہر چیز کے عوض جائز ہے۔ اس کی مقدار یا مالیت طے ہوگی، لیکن حسن بصری، امام طاؤس کے نزدیک زمین ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں ہے۔ امام ابن حزم کا موقف بھی یہی ہے، اور اس نے یہ موقف عطاء، عکرمہ، مجاہد، شعبی، ابن سیرین، قاسم بن محمد اور مسروق رحمہم اللہ کا قرار دیا ہے۔ لیکن ان تابعین کے بعد کے تمام ائمہ اور فقہاء کا ٹھیکہ کے جواز پر اتفاق ہے۔ اس لیے امام ابن قدامہ نے اپنی کتاب المغنی میں اس کو اجماعی مسئلہ قرار دیا ہے۔ (المغنی، ج:۵، ص:۴۲۹، مطبوعہ ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء سعودی عرب)

(۴) زمیندار، کسان کو زمین بٹائی یا حصہ پر دے، جس کو مزارعت کا نام دیا جاتا ہے کہ اس سے جو پیداوار حاصل ہوگی اس کا آدھا حصہ لوں گا۔ اس میں کمی وبیشی بھی ہو سکتی ہے، جس کا مدار، زمیندار کی طرف سے کسان کو فراہم کردہ سہولتوں پر ہے۔ اس کے بارے میں ائمہ کے مندرجہ ذیل اقوال ہیں۔

(۱) مزارعت پر زمین دینا بلا قید جائز ہے، امام احمد، امام ابو یوسف اور امام محمد کا یہی نظریہ ہے۔ ابن حزم کا بھی یہی موقف ہے۔ بہت سے صحابہ اور تابعین سے اس کا جواز ثابت ہے۔

(۲) بٹائی پر زمین دینا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ اور زفر کا یہی موقف ہے۔ عکرمہ، نخعی اور مجاہد بھی اس کے قائل تھے، اور امام صاحب مساقات کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔

(۳) امام شافعی کے نزدیک مزارعت چند شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یہ مساقات (باغبانی) کے ضمن میں ہو۔ یعنی اصل میں باغ حصہ پر دیا ہے اور اس کے اندر کچھ زمین بھی ہے جس کو کاشت کیا جاتا ہے۔
(۴) مزارعت اور مساقات ایک ہی کسان کر رہا ہو۔ (۵) معاملہ بیک وقت اور مشترکہ طے ہوا ہو، الگ الگ نہیں۔ (۶) باغ کے اندر کی زمین کسی اور کو دینا ممکن نہ ہو۔ (۷) زمین میں بیج، زمیندار ڈالے گا، وغیرہ۔

(۴) مزارعت، مساقات کی ضمن میں ہوگی اور باغ کی زمین دو تہائی ہوگی اور کاشت کے لیے زمین ایک تہائی یا اس سے کم ہوگی۔ یہ امام مالک کا نظریہ ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ مزارعت اور مساقات دونوں جائز ہیں۔ احناف کا فتویٰ بھی صاحبین کے قول کے مطابق ہے اور امت حضور اکرم ﷺ کے دور سے لے کر آج تک اس پر عمل پیرا ہے۔ اور مزارعت سے جن حدیثوں میں منع کیا گیا ہے وہ مخصوص صورتیں ہیں جن میں غرر ہے، جن کو ہم نے، مزارعت کی پہلی اور دوسری صورت میں بیان کیا ہے۔ اور بعض مواقع پر آپ ﷺ نے بڑے بڑے زمینداروں کو، جن کے پاس فالتو زمین تھی، ان کو آپ نے ان لوگوں کے ساتھ جن کے پاس زمین نہیں تھی ہمدردی اور خیر خواہی اور ایثار وقربانی کا حکم دیا کہ تم فالتو زمین کاشت

کے لیے انہیں دے دو، جب ضرورت ہو تو اپنی زمین واپس لے لینا، یہ دونوں باتیں کہ مزارعت کی مخصوص صورتیں منع ہیں۔ اور ہمدردی وخیر خواہی مطلوب ہے، آنے والی حدیثوں سے ثابت ہو جائیں گی۔

[3917] ٨٨۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ)).

[3917]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہے وہ خود کاشت کرے یا (فالتو ہونے کی صورت میں) گر وہ خود کاشت نہ کر سکے (تو اپنے بھائی کو منح کے طور پر دے دے) تاکہ اس کا بھائی کاشت کرلے۔

[3918] ٨٩۔(. . .) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولُ أَرَضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ))

[3918]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ساتھیوں کے پاس ضرورت سے زائد، فالتو زمینیں تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس ضرورت سے زائد فالتو زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے، یا اپنے مسلمان بھائی کو عطیہ وبخشش کے طور پر دے دے، اگر وہ اس کے لیے تیار نہیں ہے تو پھر اسے پاس ہی رکھے۔“

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے زمین کا بے آباد پڑے رہنا، کہ اس میں کھیتی باڑی نہ کی جائے یا کسی اور مصرف میں اسے نہ لایا جائے درست نہیں ہے، زمین سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ایسے ویسے

[3917] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٨٨٦) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: كراء الارض برقم (٢٤٥٤) انظر (التحفة) برقم (٢٤٩٦)

[3918] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: ما كان من اصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمر برقم (٢٣٤٠) وفي الهبة باب: فضل المنيحة برقم (٢٦٣٢) والنسائي في (المجتبى) في الايمان باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٨٨٥) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: المزارعة بالثلث والربع برقم (٢٤٥١) انظر (التحفة) برقم (٢٤٢٤)

ہی نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔اس لیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس انسان کے پاس فالتو زمین ہے اور وہ اسے کاشت نہیں کرسکتا، تو وہ اسے اپنے کسی بھائی کو منیحہ دے دے، عربی زبان میں منیحہ اصل میں اس دودھ دینے والی بکری یا اونٹنی کو کہتے ہیں جو کسی بھائی کو دودھ پینے کے لیے دے دی جائے، اور جب دودھ بند ہو جائے تو وہ مالک کو واپس کردے۔(معجم مقاييس اللغة، ج:٥، ص: ٢٧٨، تاج العروس، ج:٢، ص: ٢٣٣)

اس لیے نبی اکرم ﷺ فرمایا:''المنحة مردودة'' دودھ دینے والا جانور واپس کیا جائے گا۔ایک جلیل القدر مفسر، محدث، فقیہ اور لغوی امام ابوعبید القاسم بن سلام، اس حدیث کا یہ معنی کرتے ہیں: يدفعها الى اخيه حتى يزرعها فاذا رفع زرعها ردها الى صاحبها : کہ فالتو زمین اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے دے، جب وہ اس سے پیداوار اٹھالے، تو زمین مالک کو واپس کردے۔ (لسان العرب، ج:٣، ص:٤٣٦)

اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان شخصی طور پر اپنی زمین کا مالک ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: اگر زمین اس کی ضرورت سے زائد ہے اور وہ خود کاشت بھی نہیں کرسکتا ہے، اس طرح آپ نے اس کو زمین کا مالک قرار دیا ہے۔اس کے بعد فرمایا، اگر وہ کاشت نہیں کرسکتا تو کسی بھائی کو عارضی طور پر پیداوار حاصل کرنے کے لیے دے دے اور پھر زمین واپس لے لے۔اور آخر میں فرمایا، اگر ہمدردی وخیر خواہی کے لیے یا ایثار وقربانی کے لیے تیار نہیں ہے، تو پھر اپنے پاس ہی رکھے۔تو ہر صورت میں مالک وہی ہے، لیکن تیسری صورت میں جبکہ اس نے زمین کاشت نہیں کرنی ویسے ہی رکھنی ہے تو اس کو کیا فائدہ ہوگا۔اگر عارضی طور پر مسلمان بھائی کو دے دیتا، تو وہ اس سے فائدہ اٹھاتا، وہ اور اس کے بال بچے اس کو دعائیں دیتے اور آخرت میں بے شمار اجر وثواب حاصل ہوتا، اس لیے بڑے بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں کو چاہیے کہ وہ ضرورت سے زائد فالتو زمینوں سے ضرورت منداور محتاج کسانوں کو عارضی طور پر فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔اگرچہ زمین اپنی ہی ملکیت میں رکھیں یا کم از کم ان کو مراعات اور سہولتیں ہی فراہم کریں جس سے وہ بھی آسودہ اور خوشحال ہوسکیں، اور ان کے دلوں میں ان کے خلاف بغض ونفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں اور نہ ہی کوئی خود غرض لیڈر انہیں استعمال کرسکے اور زمینیں چھیننے کا خطرہ بھی نہ رہے۔

[3919] ٩٠-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَظٌّ۔

[3919]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کا کرایہ اور متعین حصہ لینے سے منع فرمایا۔

[3919] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٤٠٢)

[3920] ۹۱-(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ)).

[3920] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے، اگر (زائد ہونے کی وجہ سے) کاشت نہ کرسکتا ہو اور اس کی کاشت سے بے بس ہو تو کسی مسلمان بھائی کو عطیہ کردے، اور اس سے اجرت ومزدوری نہ لے۔''

[3921] ۹۲-(. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا

عَنْ هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا)) قَالَ نَعَمْ.

[3921] ۔سلیمان بن موسیٰ نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا، کیا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو، وہ اس کو کاشت کرے یا بھائی کو کاشت کرنے کے لیے دے دے (کہ وہ پیداوار حاصل کرلے) اور اس کو کرایہ یا اجرت پر نہ دے؟'' عطاء نے کہا، جی ہاں۔ سنائی ہے۔

[3922] ۹۳-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ

[3922] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مخابرت سے منع فرمایا ہے۔

[3923] ۹۴-(. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا)) فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ.

[3920] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٨٨٣) وبرقم (٣٨٨٤) انظر (التحفة) برقم (٢٤٣٩)

[3921] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٨٩٠) انظر (التحفة) برقم (٢٤٩١)

[3922] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩٣١) انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٨)

[3923]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس فالتو زمین ہوتو وہ اسے کاشت کرے (بے آباد نہ چھوڑے) یا کاشت کے لیے اپنے بھائی کو دے دے (تاکہ وہ پیداوار اٹھا سکے) اس کو کرایہ پر نہ دے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد، سعید کہتے ہیں، میں نے ان سے پوچھا، لا تبیعوھا؟ کیا اس سے مراد کرایہ واجرت پر دینا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

[3924] ۹۵۔(. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا)).

[3924]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں، زمین بٹائی پر دیتے تھے، اور ان سے قصارۃ اور فلاں زمین کا حصہ لیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اس کا بھائی اس کو کاشت کرے، وگرنہ اس کو پڑی رہنے دے۔''

فائدہ:...... قصری سے مراد یہ ہے کہ گندم گاہنے کے بعد، خوشوں، بالیوں میں جو دانے رہ جاتے ہیں۔ جن کو قصارہ کہتے ہیں وہ مالک کے زمین کے ہوں گے اور من کذا سے مراد یہ ہے، جداول یا نالیوں پر جو زمین ہے اس کی پیداوار بھی ہم لیں گے، اور یہ طریقہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں غرر ہے، اور مزارع کا نقصان ہے جس کو اگلی حدیث میں ماذیانات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[3925] ۹۶۔(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا)).

[3925]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں، نالوں کے کنارے والی زمین کی پیداوار اور تہائی یا چوتھائی حصہ پر زمین لیتے تھے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے، اور اگر کاشت نہ کر سکے تو اپنے بھائی کو عارضی طور پر دے دے۔ اور اگر اپنے بھائی کو نہ دے سکے، تو اپنے پاس روکے رکھے۔''

[3923] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۲٦٦)
[3924] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۲۹)
[3925] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۷٤)

فائدہ: ......زمین کا مالک اپنے لیے زمین کا وہ ٹکڑا رکھ لیتا جو کھال کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے زیادہ زرخیز ہوتا اور زیادہ پیداوار دیتا اور کاشت کار کو زمین کا وہ ٹکڑا دیتا جو پانی سے دور ہوتا اور کم پیداوار دیتا اور اس کے ساتھ بسا اوقات کاشت کار کے حصہ کی زمین کا بھی، تہائی یا چوتھائی لیتا جب کھال پر زمین کم ہوتی، اور ظاہر ہے اس میں غرر بھی ہے کہ کاشت کار کی زمین تک پانی پہنچ ہی نہ سکے یا مالک والا حصہ غرقاب ہو جائے، ماذیانات، ماذیان کی جمع ہے۔ کھال کو کہتے ہیں جس میں پانی خوب بہتا ہے۔

[3926] ٩٧-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا)).

[3926] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس (فالتو) زمین ہو تو وہ اسے ہبہ کردے یا عاریتاً (کچھ وقت کے لیے) دے دے۔''

[3927] ٩٨-(. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ ((فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا)).

[3927] ۔امام صاحب مذکورہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں مگر اس میں یہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے خود کاشت کرے یا کسی آدمی کو کاشت کے لیے دے دے۔''

[3928] ٩٩-(. . .) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

[3928] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین بٹائی پر دینے سے منع فرمایا۔ بکیر کہتے ہیں، مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ پھر جب ہم نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی تو ہم نے اسے ترک کردیا۔

[3926] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٣)

[3927] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٣)

[3928] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٢٢)

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے محض اس خاطر زمین ٹھیکہ پر دینی شروع کردی کہ شاید، حضور اکرم ﷺ نے کوئی نیا فرمان جاری کیا ہو جس کا مجھے پتہ نہ چل سکا ہو، جیسا کہ آگے آرہا ہے، حالانکہ آپ نے صرف مخصوص صورت سے منع فرمایا تھا۔ ہر ایک صورت سے نہیں۔

[3929] ١٠٠ ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[3929]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو دو تین سال کے لیے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ:...... اس زمین سے مراد پھل دار درختوں کی بیع ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

[3930] ١٠١ ـ(. . .) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ

[3930]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، پھلوں کی کئی سال کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا۔

[3931] ١٠٢ ـ(١٥٤٤) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)).

[3931]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی ملکیت میں زمین ہو وہ اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو پیداوار لینے کے لیے دے دے، اگر اس کے لیے آمادہ نہ ہو (انکار کرے) تو اپنی زمین روکے رکھے۔“

[3929] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٥)
[3930] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی بیع السنین برقم (٣٣٧٤) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: بیع الثمر سنین برقم (٤٥٤٤) وفی باب: بیع السنین برقم (٤٦٤١) وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: بیع الثمار سنین والجائحة برقم (٢٢١٨) انظر (التحفة) برقم (٢٢٦٩)

[3932] ١٠٣-(١٥٣٦) وحدثني أبو الطاهر أخبرنا ابن وهب أخبرني مالك بن أنس عن داود بن الحصين أن أبا سفيان مولى ابن أبي أحمد أخبره أنه سمع

أبا سعيد الخدري يقول نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة والمحاقلة والمزابنة اشتراء الثمر في رؤس النخل والمحاقلة كراء الأرض.

[3932] ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ، درخت کے پھل کو (توڑے پھل سے) خریدنا ہے اور محاقلہ زمین کا کرایہ لینا ہے۔

[3933] ١٠٤-(١٥٤٥) حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب يعني ابن عبدالرحمن القاري عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه

عن أبي هريرة قال نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة.

[3933] ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

[3934] ١٠٥-(١٥٤٦) وحدثنا الحسن الحلواني حدثنا أبوتوبة حدثنا معاوية عن يحيى بن أبي كثير أن يزيد بن نعيم أخبره أن

جابر بن عبدالله أخبره أنه سمع رسول الله ﷺ ينهى عن المزابنة والحقول فقال جابر بن عبدالله المزابنة الثمر بالتمر والحقول كراء الأرض.

[3934] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مزابنہ اور محاقلہ (حقول) سے منع کرتے سنا، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا، مزابنہ، تازہ کھجور کی خشک کھجور سے بیع ہے اور حقول، زمین حصہ پر دینا ہے۔

[3931] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: ما كان من اصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمر برقم (٢٣٤١) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: المزارعة بالثلث والربع برقم (٢٤٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٤١٥)

[3932] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع برقم (٢١٨٦) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: كراء الارض برقم (٢٤٥٥) انظر (التحفة) برقم (٤٤١٨)

[3933] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة برقم (١٢٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٨)

[3934] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٨٩١) انظر (التحفة) برقم (٣١٤٥)

[3935] ١٠٦ ـ (١٥٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخِبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ أَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ.

[3935] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم مخابرہ میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے حتی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کا پہلا سال آ گیا۔ تو رافع رضی اللہ عنہ کہنے لگے نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

[3936] ١٠٧ ـ (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ.

[3936] ـ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سندوں سے عمرو بن دینار کی سند ہی سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ان کے شاگرد ابن عیینہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ہم نے ان کے خیال کا لحاظ کر کے مخابرہ کو ترک کر دیا۔

[3937] ١٠٨ ـ (. . .) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا.

[3937] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رافع نے ہمیں، ہماری زمین کے نفع سے محروم کر دیا۔

[3938] ١٠٩ ـ (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

[3935] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في المزارعة برقم (٣٣٨٩) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩٢٦) وبرقم (٣٩٢٧) وبرقم (٣٩٢٨) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: المزارعة بالثلث والربع برقم (٢٤٥٠) انظر (التحفة) برقم (٣٥٦٦)

[3936] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩١٢)

[3937] تقدم تخريجه برقم (٣٩١٢)

[3938] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارة باب: اذا استاجر ارضا فمات احدهما ←

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا۔

[3938]۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، اپنی زمینوں کو نبی اکرم ﷺ کے عہد، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے دور خلافت میں اور حضرت معاویہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں، بٹائی پر دیا کرتے تھے، حتی کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر میں انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے ممانعت نقل کرتے ہیں، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا اور ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کھیتوں کے کرایہ سے منع کرتے تھے۔ بعد میں جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا جاتا تو جواب دیتے، رافع بن خدیج کا یہ خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ ان کی خلافت پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ اس لیے ابن عمر نے ان کی بیعت نہیں کی تھی۔ ان کا موقف یہ تھا بیعت اس خلیفہ کی ہو سکتی ہے، جس پر سب لوگ متفق ہو جائیں۔ اس لیے انہوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت تو کر لی تھی لیکن اس کی وفات کے بعد، حضرت عبداللہ بن زبیر یا مروان کی بیعت نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد عبدالملک کی بیعت کر لی، عبداللہ بن زبیر کی زندگی میں اس کی بیعت بھی نہیں کی تھی، نیز اتنا طویل عرصہ تک ان کا مزارعت پر زمین دینا کسی صحابہ کا ان پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مزارعت کی ہر صورت ناجائز نہیں ہے۔ اس لیے وہ یہ کہتے تھے کہ یہ رافع بن خدیج کا زعم یا گمان ہے۔ اس لیے وہ بعض دفعہ فرماتے کہ رافع نے ہمیں، ہماری زمینوں کے نفع سے محروم کر دیا ہے۔ لیکن آخر کار انہوں نے احتیاط کے طور پر اس کو چھوڑ دیا اور دوسرے طریقہ سے فائدہ اٹھایا۔

[3939] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا

← برقم (٢٢٨٥) وفی الحرث والمزارعة باب: ما كان من اصحاب النبی ﷺ یواسی بعضهم بعضا فی الزراعة والثمر برقم (٢٣٤٣) وبرقم (٢٣٤٤) وابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی التشدید فی ذلك برقم (٣٣٩٤) تعلیقا۔ والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان والنذور باب: ذكر الاحادیث المختلفة فی النهی عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلین للخبر برقم (٣٩٢١) وبرقم (٣٩٢٢) وبرقم (٣٩٢٣) وبرقم (٣٩٢٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الرهون باب: كراء الارض برقم (٢٤٥٣) انظر (التحفة) برقم (٣٥٨٦)

[3939] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٩١٥)

عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

[3939]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ابن علیہ (اسماعیل) کی روایت میں یہ اضافہ ہے، اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ کو چھوڑ دیا، اور وہ زمین بٹائی پر نہیں دیتے تھے۔

[3940] ۱۱۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

[3940]۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ انہیں مسجد نبوی کے پاس فرش (بلاط) پر ملے، اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

مفردات الحدیث ❋ **بلاط**: اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پتھر بچھائے گئے ہوں، یا اینٹیں لگائی گئی ہوں۔

[3941] (. . .) وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3941]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رافع کے پاس آئے، تو انہوں نے انہیں مذکورہ بالا حدیث سنائی۔

[3942] ۱۱۱۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ۔

[3942]۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زمین بٹائی پر دیتے تھے تو انہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث سنائی گئی۔ وہ مجھے لے کر ان کی طرف گئے۔ انہوں نے اپنے کسی چچا سے حدیث سنائی، جس میں یہ بیان تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع فرمایا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زمین بٹائی پر دینی چھوڑ دی۔

[3940] تقدم تخريجه برقم (۳۹۱۵)

[3941] تقدم تخريجه برقم (۳۹۱۵)

[3942] تقدم تخريجه برقم (۳۹۱۵)

[3943] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3943]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے معمولی لفظی فرق سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3944] ۱۱۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرَضِيهِ حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَآءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي كِرَآءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُاللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَآءَ الْأَرْضِ.

[3944]۔ حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ (میرے والد) عبداللہ بن عمر اپنی زمینیں بٹائی پر دیتے تھے۔ حتی کہ انہیں پتہ چلا کہ رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ زمین بٹائی پر دینے سے منع کرتے ہیں۔ تو عبداللہ اسے ملے اور پوچھا، اے ابن خدیج! آپ رسول اللہ ﷺ سے زمین کی بٹائی کے بارے میں کیا بیان کرتے ہیں؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو جواب دیا، میں نے جنگ بدر میں شرکت کرنے والے اپنے دو چچوں سے سنا، وہ محلّہ والوں کو بتاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین بٹائی پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اچھی طرح علم تھا کہ زمین بٹائی پر دی جاتی ہے، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی نیا حکم جاری کیا ہو جس کا انہیں علم نہ ہو سکا ہو۔ اس لیے زمین بٹائی پر دینی چھوڑ دی۔

[3943] تقدم تخريجه برقم (٣٩١٥)

[3944] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩١٣) انظر (التحفة) برقم (٦٨٧٩)

فائدہ :......حضرت رافع بن خدیج کے دو چچاؤں میں سے ایک کا نام آگے ظہیر بن رافع آ رہا ہے، اور دوسرے کا نام بقول ابن حجر رحمہ اللہ مُهیر بروزن ظہیر ہے (تصغیر کا وزن ہے) بعض نے نام مظہر لکھا ہے۔

١٨...... بَاب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

باب ١٨: زمین اناج کے عوض بٹائی پر دینا

[3945] ١١٣ ـ(١٥٤٨) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَائَهَا وَمَا سِوَى ذٰلِكَ۔

[3945]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے، ہم اس کا کرایہ، تہائی یا چوتھائی اور متعین مقدار اناج لیتے تھے، تو ایک دن ہمارے پاس میرے چچاؤں میں سے ایک آدمی آیا، تو اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے معاملہ سے روک دیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا، اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے، آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ ہم اپنی زمینوں کو تہائی یا چوتھائی اور متعین مقدار اناج کے عوض دیں، اور آپ نے زمین والے کو حکم دیا، وہ اسے خود کاشت کرے یا کاشت کے لیے دے دے، اور آپ نے اس کے کرایہ وغیرہ کو ناپسند فرمایا۔

فائدہ :......اس حدیث کی صحیح صورت حال، آگے رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظُهَیر کی روایت سے معلوم ہو جائے گی۔

[3945] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: كراء الارض بالذهب والفضة برقم (٢٣٤٦) وبرقم (٢٣٤٧) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في التشديد في ذلك برقم (٣٣٩٥) وبرقم (٣٣٩٦) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩٠٤) وبرقم (٣٩٠٥) وبرقم (٣٩٠٦) وبرقم (٣٩٠٧) وبرقم (٣٩١٨) وبرقم (٣٩١٩) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: استكراء الارض بالطعام برقم (٢٤٦٥) انظر (التحفة) برقم (٣٥٥٩)

[3946] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[3946]۔حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کھیت بٹائی پر دیتے تھے تو ہم ان کا کرایہ (حصہ) تہائی اور چوتھائی پیداوار کی صورت میں لیتے تھے،آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[3947] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح قَالَ وثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3947]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے یعلی بن حکیم کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3948] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ.

[3948]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں لیکن اس میں عن بعض عمومتہٖ کا لفظ نہیں ہے۔

[3949] ١١٤۔(. . .) حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

عَنْ رَافِعٍ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الرَّبِيعِ أَوِ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ قَالَ ((فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا))

[3946] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٢٢)

[3947] تقدم تخريجه برقم (٣٩٢٢)

[3948] تقدم تخريجه برقم (٣٩٢٢)

[3949] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: ما كان من اصحاب النبي ﷺ ←

[3949]۔حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ظُہَیر بن رافع (جو اس کے چچا ہیں) ان کے پاس آئے، اور بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے معاملہ سے روک دیا ہے، جو ہمارے لیے سہولت اور آسانی کا باعث تھا، میں نے کہا، وہ کیا ہے؟ جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے، وہی برحق ہے، انہوں نے بتایا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا، ہمیں اسے اجرت (کرایہ) پر دیتے ہیں، اے اللہ کے رسول! ہم کھال کے کنارے کی زمین کی پیداوار لیتے ہیں، یا کھجور یا جو کے متعین مقدار میں وسق لیتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، کاشت کرو، یا کاشت کے لیے دے دو یا اپنے پاس روکے رکھو۔''

[3950] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٌّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ

عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ۔

[3950]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں رافع کے چچا ظہیر کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے حضرت رافع کی ممانعت والی حدیث کی صحیح صورت واضح ہوگئی ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کھال کی زمین کی پیداوار مالک کی ہو، یا جب اناج کی مقدار پہلے ہی طے کر لی جائے، اور ان دونوں صورتوں میں غرر ہے، جیسا کہ ابتدا میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۹...... بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

باب ۱۹: زمین، سونے اور چاندی کے عوض کرایہ (ٹھیکہ) پر دینا

[3951] ۱۱۵۔(۱۵۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ

← يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمر برقم (٢٣٣٩) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩٣٣) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: ما يكره من المزارعة برقم (٢٤٥٩) انظر (التحفة) برقم (٥٠٢٩)

[3950] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في التشديد في ذلك برقم (٣٣٩٤) تعليقا۔ والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩٣٢) انظر (التحفة) برقم (٣٥٧٤)

[3951] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: (٢٧) وبرقم (٢٣٢٧) وفي باب: ما يكره من الشروط في المزارعة برقم (٢٣٣٢) وفي الشروط باب: الشروط في ←

عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

[3951]۔ حضرت حنظلہ بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کے کرایہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے زمین کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے، تو میں نے پوچھا، کیا سونے اور چاندی کے عوض؟ تو انہوں نے کہا، سونے اور چاندی کے عوض دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت رافع کے نزدیک، زمین ٹھیکہ کے عوض دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن مزارعت کی بعض خاص صورتیں ناجائز ہیں، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔

[3952] ۱۱۶۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي

حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

[3952]۔ حضرت حنظلہ بن قیس انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین سونے، چاندی کے عوض ٹھیکہ پر دینے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب یا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ کے دور میں تو لوگ صرف ماذنایات کے کنارے والی زمین، کھال کے شروع والی زمین (جہاں پانی خوب لگتا ہے) اور کچھ معین کھیتی کے عوض زمین اجرت پر دیتے تھے، کبھی مالک کا حصہ تباہ ہو جاتا اور مزارع کا حصہ محفوظ رہتا اور کبھی اس کے برعکس مالک کا حصہ محفوظ رہتا اور مزارع کا تباہ ہو جاتا، لوگوں میں اجرت کی شکل یہی تھی، اس لیے آپ نے اس سے روک دیا، اگر کرایہ کوئی معین چیز ہو، جس کے تلف نہ ہونے کی ضمانت ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

← لمزارعة برقم (٢٧٢٢) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في المزارعة برقم (٣٣٩٢) وبرقم (٣٣٩٣) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر برقم (٣٩٠٨) وبرقم (٣٩٠٩) وبرقم (٣٩١٠) وبرقم (٣٩١١) وابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: الرخصة في كراء الارض البيضا بالذهب والفضة برقم (٢٤٥٨) انظر (التحفة) برقم (٣٥٥٣)

[3952] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٢٨)

فائدہ :...... اس حدیث میں زمین کرایہ (اجرت، بٹائی) پر دینے کی ممانعت کی اصل وجہ اور سبب بیان کر دیا گیا ہے کہ جس صورت میں ایک فریق کا نقصان ہو اور دوسرا فریق نقصان سے محفوظ رہے، ظاہر ہے ایک سال کے ٹھیکے میں تو اس کا احتمال ہے، لیکن مزارعت میں اس کا احتمال نہیں ہے، کیونکہ نفع اور نقصان میں دونوں فریق شریک ہوتے ہیں، لیکن (ٹھیکہ) کی صورت میں اگر فصل آفت کا شکار ہو گئی تو ٹھیکیدار کا نقصان ہو گا اور مالک تو اپنا ٹھیکہ پہلے وصول کر چکا ہو گا، اس لیے وہ نقصان سے محفوظ رہے گا، اور مزارعت کی صورت میں نقصان میں دونوں شریک ہوں گے۔

[3953] ١١٧-(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هٰذِهِ وَلَهُمْ هٰذِهِ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا.

[3953]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سب سے زیادہ کھیت ہمارے خاندان کے تھے، اور ہم زمین اس شرط پر کرایہ یا بٹائی پر دیتے تھے کہ زمین کے اس حصہ کی پیداوار ہماری ہو گی، اور اس حصہ کی پیداوار کاشت کار کی ہو گی، بسا اوقات ہمارے حصہ کی زمین سے پیداوار حاصل ہو جاتی اور دوسرے حصہ سے پیداوار حاصل نہ ہوتی، تو آپ نے ہمیں اس صورت سے منع فرما دیا، لیکن چاندی کے عوض دینے سے منع نہیں فرمایا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر زمین کا مالک خود کاشت نہ کرے یا نہ کر سکے، تو زمین اس کی ملکیت سے نکل نہیں جائے گی، وہ ٹھیکہ پر زمین دے سکتا ہے، یا بٹائی کی ایسی صورت میں جس میں صرف ایک فریق کا نقصان نہ ہو، دے سکتا ہے۔

[3954] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3954]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

٢٠...... بَابٌ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

باب ٢٠: بٹائی اور ٹھیکہ کا بیان

[3955] ١١٨-(١٥٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

[3953] تقدم تخريجه برقم (٣٩٢٨)

[3954] تقدم تخريجه برقم (٣٩٢٨)

[3955] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٠٦٤)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ۔

[3955] ۔حضرت عبداللہ بن سائب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مزارعت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا، مجھے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع کیا ہے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، اس سے منع کیا ہے، اور اس میں ابن معقل ہے، عبداللہ کا نام نہیں ہے۔

[3956] ۱۱۹۔(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا۔

[3956] ۔حضرت عبداللہ بن سائب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور ان سے مزارعت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا، ثابت کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے روکا ہے، اور ٹھیکے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

فائدہ:...... مزارعت سے مراد یہاں بھی سابقہ مخصوص شکل ہی مراد ہے، جس میں زمیندار کا حصہ پہلے متعین ہو جاتا ہے، اور اس میں ایک فریق کا نقصان ہو جاتا ہے۔

۲۱...... بَابُ الْأَرْضِ تُمْنَحُ

باب۲۱: زمین کا عطیہ

[3957] ۱۲۰۔(۱۵۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ عَمْرٍو أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا))

[3956] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٠٦٤)

[3957] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: (١٠) برقم (٢٣٣٠) وفي باب: ما كان من اصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمر برقم (٢٣٤٢)←

[3957] ۔امام مجاہد نے، امام طاؤس سے کہا، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے ہاں میرے ساتھ چلو، اس سے سن کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت سنو! تو طاؤس نے اسے جھڑکا، کہا، اللہ کی قسم! اگر میں یہ جان لوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے، تو میں یہ کام نہ کروں، لیکن مجھے اس شخصیت (ابن عباس) نے جوان سب سے زیادہ اس مسئلہ سے آگاہ ہیں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو زمین کاشت کے لیے دے دے، تو اس کے لیے بہتر ہے کہ اس سے متعین مقدار میں پیداوار لے۔''

فائدہ:...... فَاسْمَعْ منه الحديث میں فَاسْمَعْ کو امر کا صیغہ بنایا جائے، کیونکہ امام طاؤس بٹائی پر زمین دیتے تھے، اس لیے امام مجاہد نے انہیں روکنے کے لیے یہ حدیث سننے کے لیے کہا اور انہوں نے جواباً ان کو سرزنش کی، کہ مجھے معلوم ہے، مزارعت کی کون سی قسم ممنوع ہے، جس صورت میں، میں بٹائی پر زمین دیتا ہوں، وہ ممنوع نہیں ہے، کیونکہ معین مقدار میں پیداوار نہیں لیتا ہوں جو کہ ممنوع صورت ہے۔

[3958] ۱۲۱۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا۔

[3958] ۔امام طاؤس مخابرہ پر زمین دیتے تھے، تو انہیں عمرو بن دینار نے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! اے کاش! آپ مخابرہ کو ترک کر دیں، کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے، تو انہوں نے جواب دیا، اے عمرو! مجھے اس مسئلہ کو سب سے بہتر طور پر جاننے والے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، آپ نے تو بس یہ فرمایا تھا، ''تم میں سے کوئی پیداوار اٹھانے کے لیے اپنے بھائی کو دے دے تو اس کے لیے، اس پر معین مقدار میں پیداوار لینے سے بہتر ہے۔''

فائدہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے محض خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کے لیے یہ بات فرمائی ہے کہ معین آمدنی لینے سے بہتر ہے کہ بھائی کو پیداوار لگانے کا موقع دیا جائے اور یہ بھی

→وفی الهبة باب: فضل المنيحة برقم (٢٦٣٤) وابو داود فی (سننه) فی البيوع والاجارات باب: فی المزارعة برقم (٣٣٨٩) والترمذی فی (جامعه) فی الاحكام باب: فی المزارعة برقم (١٣٨٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الايمان والنذور، برقم (٣٨٨٢)

[3958] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٣٩٣٤)

[3959] تقدم تخريجه برقم (٣٩٣٤)

اس صورت میں ہے کہ جب انسان کے پاس فالتو زمین ہو، جسے وہ خود کاشت نہ کرتا ہو، یا کر نہ سکتا ہو، اپنی ضرورت کی زمین کے بارے میں نہیں ہے، جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

[3959] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[3959]۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی سندوں سے عمرو بن دینار کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[3960] ۱۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَحَدَّثَنَا . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَأَنْ((يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ)) قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ

[3960]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا اپنی زمین اپنے بھائی کو پیداوار اٹھانے کے لیے دینا، تمہارے حق میں اس سے بہتر ہے کہ اس پر اتنا اتنا (معین مقدار میں) حصہ لو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، یہی صورت حقل ہے، انصار اسے محاقلہ کہتے ہیں۔

[3961] ۱۲۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ.

[3961]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہے، تو اس کا اپنے بھائی کو پیداوار حاصل کرنے کے لیے دینا بہتر ہے۔''

فائدہ:...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے زمین مالک ہی کی رہے گی، دوسرے کو وہ صرف خیرخواہی کرتے ہوئے پیداوار حاصل کرنے کا موقع ہوگا۔

[3960] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الرهوب باب: الرخصة في كراء الارض البيضاء بالذهب والفضة۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤٥٧) وبرقم (٥٧١٨)

[3961] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٧٣٢)

اس کتاب کے کل ابواب (31) اور (178) احادیث ہیں۔

23

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت

حدیث نمبر 3962 سے 4139 تک

۲۳......كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

۲۳. مساقات اور مزارعت

مساقاۃ: پھل دار درخت یا باغ حصہ پر دینا۔ جس کو معاملہ بھی کہتے ہیں۔

مزارعت: کھیتی حصہ پر دینا۔

۱...... بَاب: الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

باب ۱: مساقات اور معاملہ، پھل اور پیداوار کے حصہ پر دینا

[3962] ۱-(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

[3962]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے وہاں کی زمین سے حاصل ہونے والے پھلوں اور کھیتی کا نصف پر معاملہ کر لیا۔

فائدہ:...... آپ نے اہل خیبر کو اپنے باغات اور کھیت دونوں ہی نصف حصہ پر دیئے تھے، اس وجہ سے جمہور فقہاء کے نزدیک مساقات جائز ہے، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے، امام مالک، امام شافعی کا قول قدیم، امام احمد اور صاحبین کے نزدیک، ہر قسم کے باغات حصہ پر دینے جائز ہیں، امام شافعی کے قول جدید، اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق، مساقات صرف انگور یا کھجور کے باغات میں جائز ہے، باقی باغات میں جائز نہیں، اور امام داود ظاہری کے نزدیک صرف نخلستان میں جائز ہے، امام ابو حنیفہ اور امام زفر کے نزدیک مساقات اور مزارعت دونوں کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔

[3962] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: اذا لم يشترط السنين في المزارعة برقم (٢٣٢٩) وابو داود في (سننه) في البيوع باب: في المساقاة برقم (٣٤٠٨) وابن ماجه في (سننه) في الرهوب باب: معاملة النخيل والكرم برقم (٢٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (٨١٣٨)

[3963] ٢-(. . .) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ.

[3963]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین، اس سے حاصل ہونے والے پھلوں اور پیداوار کے آدھے حصے پر دی، اور آپ ہر سال ازواج مطہرات کو سو (۱۰۰) وسق دیتے تھے، اسی (۸۰) وسق کھجور اور بیس (۲۰) وسق جو، اور جب خیبر کی زمین کی تقسیم حضرت عمر کے سپرد ہوئی، تو انہوں نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ وہ زمین اور پانی کا ایک حصہ لے لیں، یا وہ ان کے لیے ہر سال اوساق مہیا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے، تو ازواج میں اختلاف پیدا ہوگیا، ان میں سے بعض نے زمین اور پانی کو پسند کیا، اور بعض نے اپنے حصہ کے سالانہ وسق لینے کو پسند کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان میں سے تھیں، جنہوں نے زمین اور پانی کو اختیار کیا۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہودیوں کو خیبر سے نکال دیا، جس کی وجہ آگے آ رہی ہے، تو زمین مسلمانوں میں تقسیم کر دی، ازواج مطہرات کو نان ونفقہ کے لیے زمین یا پیداوار میں سے حصہ لینے کا اختیار دیا تاکہ وہ اپنی زندگی میں اس سے اپنی ضروریات پوری کر لیں اور ان کی وفات کے بعد، وہ زمین بیت المال کو واپس مل جائے، کیونکہ ازواج مطہرات، نان ونفقہ کی حقدار تھیں، آپ کی وراثت ان میں تقسیم نہیں ہو سکتی تھی، اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، سال بھر کے لیے اناج یا غلہ رکھنا توکل کے منافی نہیں ہے اور نہ ہی یہ ذخیرہ اندوزی ہے۔

[3964] ٣-(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ.

[3963] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٠٦٩)

[3964] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٩٨٤)

[3964] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے وہاں کی کھیتی اور پھلوں کے نصف حصہ پر معاملہ کیا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کے زمین اور پانی کو پسند کرنے کا ذکر نہیں کیا، اور یہ کہا کہ ازواج مطہرات کو زمین لینے کا اختیار دیا، پانی کا تذکرہ نہیں کیا۔

[3965] ٤-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا)) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُمُسَ.

[3965] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح کر لیا گیا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں وہیں رہنے دیں، اور وہ اس شرط پر زمین پر کام کاج کریں گے، جو اس سے پھل اور غلہ حاصل ہوگا، آدھا ان کا ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس شرط پر جب تک چاہیں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے۔'' آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ خیبر کے نصف حصہ کو مسلمانوں میں ان کے حصہ کے مطابق تقسیم کر لیا جاتا تھا، اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے پانچواں حصہ رکھ لیتے تھے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خیبر کی زمین مسلمانوں کی ملکیت میں آ گئی تھی، لیکن چونکہ یہودی وہاں کے باشندے تھے، اس لیے وہ اس کو بہتر طور پر کاشت کر سکتے تھے، اس لیے زمین نصف پیداوار یا آمدنی پر ان کے پاس رہنے دی گئی، اور آپ نے فرمایا، جب تک ہماری منشاء ہوگی یا تمہارے ساتھ الجھاؤ پیدا نہیں ہوگا، یہ زمین تمہارے پاس رہنے دیں گے، جب ہم کوئی خرابی محسوس کریں گے، تو زمین تم سے واپس لے لیں گے، جس سے معلوم ہوتا ہے، مزارعت یا مساقات کے لیے مدت معین کرنا ضروری نہیں، حالات کی سازگاری کے مطابق یہ معاملہ چلتا رہے گا جب کسی فریق کو کوئی دقت یا پریشانی ہوگی، تو اس معاملہ کو ختم کر دیا جائے گا، اس لیے جمہور نے اس حدیث کی جو تاویلیں کی ہیں، وہ درست نہیں ہیں۔

[3965] اخرجه ابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفيء باب: ما جاء في حكم ارض خيبر برقم (٣٠٠٨) انظر (التحفة) برقم (٧٤٧٢)

[3966] ٥۔(. . . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا.

[3966]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے نخلستان اور زمین اس شرط پر دے دی تھی کہ وہ اپنے مال (حیوانات، بیج وغیرہ) سے اس میں کام کریں گے اور اس کی آدھی پیداوار یا آمدن رسول اللہ ﷺ کی ہوگی۔

[3962] ٦۔(. . . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا)) فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

[3967]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو حجاز کی سرزمین سے جلاوطن کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ پایا تو یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا، اور اس پر غلبہ کی بنا پر زمین، اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی ملکیت میں آ گئی تھی، اس لیے آپ نے یہودیوں کو اس سے نکالنا چاہا، تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ انہیں اس میں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ ان کی جگہ اس میں کام کاج کریں گے، اور انہیں آدھا حصہ مل جائے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا، ''ہم تمہیں اس شرط پر جب تک ہماری مرضی ہوگی، رہنے دیں گے۔'' تو وہاں رہنے لگے، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور اریحا کے علاقہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

[3966] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في المساقاة برقم (٣٤٠٩) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ذكر اختلاف الالفاظ المأثورة في المزارعة برقم (٣٩٣٩) وبرقم (٣٩٤٠) انظر (التحفة) برقم (٨٤٢٤)

[3967] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: اذا قال: رب الارض اقرك ما اقرك الله ولم يذكر اجلا معلوما۔ فهما على تراضيهما برقم (٢٣٣٨) وبرقم (٢٣٣٨) تعليقا۔ وفي فرج الخمس باب: ما كان النبي ﷺ يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه برقم (٣١٥٢) انظر (التحفة) برقم (٨٤٦٥)

فائدہ:...... (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو مختلف اسباب جمع ہو جانے کی بناء پر خیبر سے نکال دیا تھا، کیونکہ مسلمانوں کے پاس غلام اور خدمت گزار وافر مقدار میں جمع ہو گئے تھے، جو یہ کام کاج کر سکتے تھے۔
(۲) یہودیوں نے بدعہدی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جو وہاں کسی ضرورت سے گئے تھے، دھوکے سے ایک مکان کی چھت سے گرا دیا تھا، جس سے ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے جوڑ نکل گئے تھے۔
(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جزیرۃ العرب میں دو دین جمع نہیں رہیں گے، یعنی دو ملتوں کے افراد نہیں رہیں گے، اور اس سے مراد ارض حجاز تھی، کیونکہ تیماء جزیرۃ العرب میں ہی واقع ہے۔ (۴) ان میں فسق و فجور اور بے حیائی پھیل گئی تھی۔

٢...... بَاب: فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ

باب ۲: شجر کاری اور کاشتکاری کی فضیلت

[3968] ٧-(١٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتْ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.

[3968]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان بھی کوئی پودا اگاتا ہے، تو اس پھل دار درخت سے جو کچھ کھایا جاتا ہے، وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے اور اس سے جو کچھ چوری کیا جاتا ہے، وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے جو درندے کھاتے ہیں، وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے، اور جو پرندے کھائیں، وہ بھی صدقہ ہے، جو چیز یا فرد بھی اس میں کمی کرے گا، وہ اس کے لیے صدقہ ہی بنے گا۔''

مفردات الحدیث ✲ لَا يَرْزَؤُهُ: اس میں کمی نہیں کرے گا، اس سے نہیں لے گا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر وہ کام یا عمل جو دوسروں کے لیے نفع اور خیر کا سبب یا باعث بنتا ہے، اور دوسرے لوگ اس سے، اس کی اجازت یا مرضی کے بغیر فائدہ اٹھاتے ہیں، اور وہ ان کو برا بھلا نہیں کہتا، تو ان کا اس کے کام یا عمل سے فائدہ اٹھانا اس کے لیے اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے، اگر کوئی انسان اپنے لیے پھل دار درخت لگاتا ہے، یا کھیتی باڑی کرتا ہے، تو اس کے درختوں اور اس کی کھیتی پر اس کی مرضی کے علی الرغم، انسان، حیوان، درندے، اور پرندے فائدہ اٹھاتے ہیں، تو یہ اس کے لیے ثواب کا باعث ہے، اس لیے شجر کاری اور کاشتکاری

[3968] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٤٤٢)

باعث فضیلت ہے، بشرطیکہ ان کاموں میں مشغول اور مصروف ہو کر انسان اپنے دینی فرائض وواجبات سے غافل نہ ہو جائے یا ان کاموں میں دلچسپی حد سے نہ بڑھ جائے، جس کی بنا پر امور دین سے دلچسپی کم ہو جائے، اور تمام دنیوی مشاغل ومصروفیات کا یہی حکم ہے، کہ اگر ان میں لگ کر انسان اپنے دینی فرائض وواجبات سے غافل نہیں ہوتا، ان میں بقدر ضرورت دلچسپی لیتا ہے تو یہ مشغلہ اور مصروفیت اس کے لیے اجر وثواب کا باعث ہے، اس بنا پر اس میں اختلاف ہے، کہ کون سا مشغلہ اور عمل انسان کے لیے سب سے بہتر اور افضل ہے، بعض کے نزدیک کمائی یا کسب کا سب سے بہتر ذریعہ زراعت کاشتکاری ہے، بعض کے نزدیک دستکاری صنعت وحرفت ہے، جس میں ہاتھ سے زیادہ محنت کی جاتی ہے، وگرنہ ہاتھ تو ہر جگہ ہی استعمال ہوتا ہے، بعض نے تجارت کو افضل قرار دیا ہے، آپ سے سوال ہوا تھا کہ سب سے افضل کسب یا پاکیزہ ترین کسب کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''انسان کا ہاتھ سے کام کرنا اور جائز طریقہ سے خرید وفروخت کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ افضلیت کا مدار وانحصار، اس عمل کے نفع اور فائدہ سے ہے، جس کام میں بھی دوسروں کا نفع اور فائدہ زیادہ ہے، یا جس میں لوگوں کی ہمدردی اور خیر خواہی زیادہ ہے، وہی افضلیت کا باعث ہے، کیونکہ کوئی کام ایسا نہیں ہے جس سے لوگ بے نیاز اور مستغنی ہو سکیں، زراعت ہو یا تجارت، صنعت و حرفت ہو یا ملازمت، اس لیے مختلف احادیث میں ان کے نفع کا تناسب بدل سکتا ہے، اس اعتبار سے محل فضیلت بھی بدل جائے گا، غلہ کی کمی کے دنوں میں غلہ اگانا اور اس کے لیے آلات زراعت تیار کرنا، جنگ کے دنوں میں جنگی سازوسامان تیار کرنا، عام استعمال یا روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی کمی کے دنوں میں ان کی ترسیل اور فراہمی کا کاروبار کرنا، سب اپنے اپنے موقع پر افضل ہیں، اس طرح نظم ونسق میں بدانتظامی کو رد کرنے یا امن وامان قائم کرنے کے لیے یا تعلیمی معیار کو بلند اور اعلیٰ وارفع کرنے کے لیے ان میں دلچسپی لینا افضل ہوگا۔

[3969] ٨-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)).

[3969]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری عورت ام مبشر نامی کے پاس اس کے نخلستان میں تشریف لے گئے، اور آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ''یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں؟ کیا وہ مسلمان تھا یا کافر؟'' اس نے جواب دیا، کہ وہ مسلمان تھا، تو آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان

[3969] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٩٢٧)

بھی پودا لگاتا ہے، یا کوئی پیداوار کاشت کرتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان یا کوئی حیوان، جاندار یا کوئی چیز کھاتی ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بنتا ہے۔"

[3970] ۹-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ)) و قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا.

[3970] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "جو مسلمان بھی کوئی پودا لگاتا ہے، یا کوئی کھیتی بوتا ہے اور اس سے کوئی درندہ یا پرندہ یا کوئی اور چیز کھاتی ہے، تو اس کے لیے یہ چیز اجر وثواب کا باعث بنتی ہے۔" ابن ابی خلف کی روایت میں طائر شیء (کوئی پرندہ) کے درمیان او نہیں ہے، یعنی طائر کے بعد شیء سے پہلے او نہیں ہے۔

[3971] ۱۰-(. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ ((يَا أُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَآبَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[3971] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام معبد کے پاس اس کے باغ میں گئے اور پوچھا، "اے ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں؟" کیا مسلمان نے یا کافر نے؟" تو اس نے جواب دیا، مسلمان نے، آپ نے فرمایا: "جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان یا جاندار یا پرندہ کھاتا ہے، تو وہ قیامت تک اس کے لیے صدقہ بنتا ہے۔

فائدہ: ......ام معبد، ام مبشر ہی کی دوسری کنیت ہے، اور یہ زید بن حارثہ کی بیوی ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی انسان کے بوئے ہوئے باغ یا کھیتی سے جب تک لوگ فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں، چاہے اس کی ملکیت تبدیل ہوتی رہے، اس کو اس کے مرنے کے بعد ثواب ملتا رہتا ہے۔

[3970] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۴۹)
[3971] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵۲۱)

[3972] ١١-(...) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَمَّارٍ ح وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ

عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

[3972] ۔امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت چار مختلف سندوں سے بیان کی ہے، کسی نے جابر کے بعد عمار کا نام لیا، اور کسی نے ابی معاویہ کا، ان دونوں نے عن ام مبشر کہا، لیکن ابن فضیل نے عن امرأة زید بن حارثه: (زید بن حارثہ کی بیوی کہا) اور اس نے ابومعاویہ کے بعد بعض دفعہ ام مبشر کہا اور بعض دفعہ ام مبشر کا نام نہیں لیا، جابر عن النبی ﷺ کہا، بہرحال سب نے حضرت جابر کے مذکورہ بالا تینوں شاگردوں (عطاء، ابوالزبیر اور عمرو بن دینار) کی طرح روایت بیان کی ہے۔

[3973] ١٢-(١٥٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)).

[3973] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے، یا اناج بوتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ یا مویشی کھاتا ہے، تو اس کے سبب اسے اجر وثواب ملتا ہے، (ان کا کھانا، اس کے لیے صدقہ بنتا ہے۔)

[3974] ١٣-(...) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا

[3972] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٧) وبرقم (١٨٣٥٧)

[3973] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: فضل الزرع والغرس اذا اكل منه برقم (٢٣٢٠) وفي الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠١٢) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في فضل الغرس برقم (١٣٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١)

[3974] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: فضل الزرع والغرس اذا اكل منه برقم (٢٣٢٠) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١١٣١)

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ)).

[3974] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک انصاری عورت ام مبشر رضی اللہ عنہا کے باغ میں تشریف لے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں؟ کیا مسلمان نے یا کافر نے؟'' انہوں (ام مبشر) نے کہا مسلمان نے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ :...... ان تمام احادیث میں یہ سوال موجود ہے کہ درخت کافر نے لگائے یا مسلمان نے، پھر آپ نے صراحتاً مسلمان کے لیے اجر وثواب بیان کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے، یہ اجر وثواب ایمان کی برکت سے حاصل ہوا ہے اور کافر اس سے محروم ہے، اس لیے وہ اجر وثواب سے بھی محروم ہوگا، ہاں دنیا میں اس کو اس سے فائدہ حاصل ہوگا۔

٣...... بَاب: وَضْعِ الْجَوَآئِحِ

باب ٣: قدرتی آفات سے پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کرنا

[3975] ١٤ـ(١٥٥٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)).

[3975] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سند سے ابن جریج کے واسطہ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، ایک استاد کہتے ہیں، اِن بِعْتَ دوسرا کہتا ہے، لو بِعتَ، معنی ایک ہی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اپنے بھائی کو پھل فروخت کرے اور وہ قدرتی آفت کا شکار ہو جائے تو تیرے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تو اس سے کچھ وصول کرے، تو ناحق اپنے بھائی کا مال کیوں کرلے گا؟''

[3976] (. . .) وحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3975] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی وضع الجائحة برقم (٣٤٧٠) والنسائی فی (المجتبى) فی البیوع باب: وضع الجوائح برقم (٤٥٤٠) وبرقم (٤٥٤١) وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: بیع الثمار سنین والجائحة برقم (٢٢١٩) انظر (التحفة) برقم (٢٧٩٨)

[3976] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٣٩٥٢)

[3976]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ✲ جائحة جمع جوائح: قدرتی آفت جو پھل کو تباہ و برباد کر دے۔

فائدہ :...... وہ باغ جس کا پھل فروخت کیا گیا ہے، اور پھل آفت کے نتیجہ میں ضائع ہو گیا ہے، اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

(ا) پھل پکنے کی صلاحیت کے ظاہر ہونے کے بعد پکانے کے لیے فروخت کیا گیا، پھر وہ آفت کا شکار ہو گیا، تو اس صورت میں بالاتفاق، بائع، مشتری سے قیمت وصول نہیں کر سکتا، کیونکہ بالاتفاق یہ بیع باطل اور ناجائز ہے، کالعدم ہے۔

(ب) باغ کا پھل اس شرط پر فروخت کیا گیا کہ اس کو فوراً توڑ لینا ہے، درختوں پر پکانا نہیں ہے، بدوصلاح سے چاہے پہلے فروخت کیا گیا، یا بعد میں، لیکن ابھی مشتری کو قبضہ نہیں دیا گیا تھا کہ وہ آفت کا شکار ہو گیا، اس صورت میں بھی بالاتفاق فروخت کرنے والا ذمہ دار ہے، وہ قیمت وصول نہیں کر سکتا، ہاں اگر مشتری کو قبضہ دے دیا، اور کہا اپنا پھل فوراً توڑ لے، لیکن اس نے لیت و لعل سے کام لیا، (آج توڑتا ہوں، کل توڑ لوں گا) اور وقت گزرتا گیا، اور باغ آفت کا شکار ہو گیا، تو اس صورت میں بالاتفاق مشتری ذمہ دار ہے، اسے قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(ج) باغ فروخت کیا، (بدوصلاح سے پہلے یا بعد) اور پھل توڑنے کے قابل ہو گیا، لیکن توڑنے سے پہلے آفت کا شکار ہو گیا، اس صورت میں مشتری ذمہ دار ہے، اور بالاتفاق بائع اس سے قیمت وصول کر سکتا ہے، اگر وہ چھوڑ دیتا ہے، یا کم کر دیتا ہے تو یہ اس کی نیکی اور احسان ہوگا، اس پر لازم نہیں ہے۔

(د) باغ بدوصلاح کے بعد فروخت کیا ہے، توڑنے یا پکانے کی شرط نہیں لگائی، اور مشتری کے حوالہ کر دیا، پھر وہ آفت کا شکار ہو گیا، اس میں ائمہ کا اختلاف ہے، (۱) جمہور سلف، امام ابوحنیفہ، امام لیث بن سعد، اور امام شافعی کا قول جدید اور امام داؤد کا یہی موقف ہے کہ اس صورت میں مشتری ذمہ دار ہے۔ (۲) اہل مدینہ، امام مالک اور یحییٰ بن سعید انصاری کے نزدیک، اگر مال پھل کا تہائی حصہ یا اس سے کم ضائع ہوا ہے تو مشتری ذمہ دار ہے، اور اگر ایک تہائی سے زائد نقصان ہوا ہے، تو پھر بائع ذمہ دار ہے۔ (۳) جتنا پھل ضائع ہوا ہے، الا یہ کہ معمولی ہو، اس کا ذمہ دار مالک ہے، امام احمد، ابوعبید اور امام شافعی کا قول قدیم یہی ہے، مسلمان کی ہمدردی اور خیر خواہی کا تقاضا یہی ہے، لیکن اس کی ترغیب اور تحریص ہی دلائی جا سکتی ہے، اس کو لازم یا فرض قرار نہیں دیا جا سکتا۔

[3977] ١٥-(١٥٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ

[3977] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع المخاضرة برقم (٢٢٠٨) انظر (التحفة) برقم (٥٧٥)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ.

[3977] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے کھجوروں کا پھل رنگت کی تبدیلی سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا، ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، زھو سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا، سرخ و زرد رنگ ہونا، بتاؤ، اگر اللہ تعالیٰ نے پھل سے محروم کر دیا، تو اپنے بھائی کا مال تمہارے لیے کیسے حلال ہو گیا؟

[3978] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوا وَمَا تُزْهِي قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ.

[3978]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذھو سے پہلے پھل بیچنے سے منع فرمایا ہے، لوگوں نے پوچھا، ازھاء سے کیا مراد ہے؟ تو جواب دیا، سرخ ہو جائے، اور فرمایا: جب اللہ نے پھل سے محروم کر دیا، تو اپنے بھائی کا مال تمہارے لیے کیسے حلال ہو گا؟

[3979] ١٦۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللّٰهُ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ)).

[3979] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے پھل نہ لگایا تو تم اپنے بھائی کے مال کو اپنے لیے کیسے حلال قرار دو گے۔''

فائدہ:...... **امام دارقطنی رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ یہ کلام حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہے، نبی اکرم ﷺ کی طرف اس کی نسبت راوی کا وہم ہے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے، یہ بدو صلاح سے پہلے بیچنے کی ممانعت کے سبب کی طرف اشارہ ہے۔**

[3980] ١٧۔(١٥٥٤) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ

[3978] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: اذا باع الثمار قبل ان يبدو صلاحها ثم اصابته عاهة فهو من البائع برقم (٢١٧٩) وفي الزكاة باب: من باع ثماره او نخله او ارضعه او زرعه وقد وجب فيه العشر او الصدقة فادى الزكاة من غيره او باع ثماره ولم تجب فيه الصدقة برقم (١٤٨٨) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: شراء الثمار قبل ان يبدو صلاحها على ان يقطعها ولا يتركها الى اوان ادراكها برقم (٤٥٣٩) انظر (التحفة) برقم (٧٣٣)

[3979] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٧)

[3980] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في بيع السنين برقم (٣٣٧٤) ←

لِبِشْرٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ (وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ) حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا

[3980] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آفات سے پہنچنے والے نقصان کو وضع کرنے کا حکم دیا، امام صاحب کے شاگرد صحیح مسلم کی روایت کرنے والے ابو اسحاق (ابراہیم بن محمد) بیان کرتے ہیں، یہ روایت ہمیں عبدالرحمٰن بن بشر نے سفیان سے سنائی، (اس طرح امام مسلم کے واسطہ کے بغیر، ان کے برابر ہو کر ایک ہی واسطہ سے سفیان سے روایت کی ہے، امام مسلم سے بیان کرنے کی صورت میں، دو واسطے بن جاتے ہیں۔

فائدہ :......وضع الجوائح کا معنی یہ ہے کہ قدرتی آفات کے نتیجہ میں اگر پھل ضائع ہو جائے، تو بائع اس کی قیمت وصول نہ کرے۔

۴...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ

باب ٤: قرضہ چھوڑ دینا پسندیدہ عمل ہے یا کچھ قرض معاف کر دینا بہتر ہے

[3981] ١٨-(١٥٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ)) فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ)).

[3981] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک آدمی کو ان پھلوں کی بنا پر جو اس نے خریدے تھے، نقصان پہنچ گیا اور اس پر کافی قرض چڑھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو صدقہ دو۔'' تو لوگوں نے اس کو صدقہ دیا، اور اس سے اس کا قرض ادا نہ ہو سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: ''جو تم نے پالیا ہے وہ لے لو، اور تمہارے لیے بس یہی ہے۔''

← والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: وضع الجوائح برقم (٤٥٤٢) انظر (التحفة) برقم (٢٢٧٠)

[3981] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في وضع الجائحة برقم (٣٤٦٩) والترمذي في (جامعه) في الزكاةباب: ما جاء في من تحل له الصدقة من الغارمين وغيرهم برقم (٦٥٥) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: وضع الجوائح برقم (٤٥٤٣) وفي باب: الرجل يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه برقم (٤٦٩٢) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: تفليس المعدم والبيع عليه لغرمائه برقم (٢٣٥٦) انظر (التحفة) برقم (٤٤٢٧٠)

[3982] (. . .) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ انَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3982]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ اگر کسی کو گھاٹا پڑ جائے، جس کا برداشت کرنا اس کی سکت سے باہر ہو تو اس کو صدقہ وخیرات دینا جائز ہے، بلکہ باہمی ہمدردی اور خیرخواہی کا تقاضا یہی ہے، اس لیے اس کی ترغیب اور تشویق دلانا چاہیے، اگر اس کے باوجود بھی قرضہ ادا نہ ہو سکے، تو قرضہ کا مطالبہ کرنے والوں کو، اس کو معاف کر دینے پر آمادہ کرنا چاہیے، یا کم از کم اس کو سہولت اور آسانی کے ساتھ ادا کرنے کی مہلت دینی چاہیے۔

[3983] ۱۹۔(۱۵۵۷) وحَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ

عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ ((أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ)) قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

[3983]۔ مجھے بہت سے اساتذہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازہ پر جھگڑنے والوں کی آواز سنی، جو بلند ہو رہی تھی، ان میں سے ایک دوسرے سے نقصان وضع کرنے کی استدعا کر رہا تھا، اور اس سے اصل رقم میں کچھ کمی کا مطالبہ کر رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا، اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کروں گا، تو رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر اس کے پاس آئے، اور فرمایا: ''کہاں ہے وہ جو اللہ کی قسم اٹھا رہا تھا، کہ میں نیکی اور بھلائی کا کام نہیں کروں گا؟ اس نے کہا، میں ہوں، اے اللہ کے رسول! میں اس کی پسند کا کام کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

فائدہ :...... وضع سے مراد یہ ہے کہ اصل رقم میں کمی کر دو، اور اس کا مطالبہ کرنے میں نرمی، اور سہولت سے کام لو، یا یہ ہے جو مجھے نقصان ہو گیا ہے، اس کو چھوڑ دو اور جو باقی بچا ہے، اس کی قیمت بھی کم کر دو، جب فریقین کی آواز

[3982] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٥٨)

[3983] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلح باب: هل يشير الامام بالصلح برقم (٢٧٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٩١٥)

سن کر حضور تشریف لائے اور فرمایا، مقروض کا مطالبہ منظور نہ کرنے کی قسم اٹھانا، نیکی نہ کرنے کی قسم اٹھانا ہے، جو مسلمان کے لیے زیبا نہیں ہے، تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کی بات سمجھ گئے، اور عبداللہ بن ابی حدرد کا مطالبہ منظور کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے کہ وہ جو پسند کریں، میں وہی کرنے کے لیے تیار ہوں، پھر آپ کے کہنے پر آدھا قرضہ معاف کر دیا، اس حدیث سے معلوم ہوا، مقروض، قرض خواہ سے قرض کے کل یا جز کی معافی کی درخواست کر سکتا ہے، اور اس کو معاف کر دینا پسندیدہ عمل ہے، اور اس سلسلہ میں سفارش کرنا بھی درست ہے۔

[3984] ٢٠ـ(١٥٥٨) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ ((يَا كَعْبُ)) فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قُمْ فَاقْضِهِ)).

[3984]۔ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک، اپنے باپ (کعب) سے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنا قرض جو ابن ابی حدرد کے ذمہ تھا، نبی اکرم ﷺ کے دور میں، اس کا اس سے مسجد میں مطالبہ کیا، ہم دونوں کی (تکرار کی وجہ سے) آوازیں بلند ہو گئیں، حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر وہ سن لیں، آپ نے ان تک آنے کے لیے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک کو آواز دی، فرمایا: ''اے کعب! اس نے کہا، حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! تو آپ نے ہاتھ سے اسے اشارہ فرمایا، اپنا آدھا قرضہ چھوڑ دو، کعب نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے مقروض کو فرمایا: ''اٹھ اور اس کا قرض ادا کر۔''

[3984] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: التقاضي والملازمة في المسجد برقم (٤٥٧) وفي باب: رفع الصوت في المسجد برقم (٤٧١) وفي الخصومات باب: كلام الخصوم بعضهم في بعض برقم (٢٤١٨) وفي باب: في الملازمة برقم (٢٤٢٤) وفي الصلح باب: هل بشير الامام بالصلح برقم (٢٧٠٦) وفي باب: الصلح بالدين والعين برقم (٢٧١٠) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: في الصلح برقم (٣٥٩٥) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: حكم الحاكم في داره برقم (٥٤٢٣) وفي باب: اشارة الحكم على الخصم بالصلح برقم (٥٤٢٩) وابن ماجه في (سننه) في الصدقات باب: الحبس في الدين والملازمة برقم (٢٤٢٩) انظر (التحفة) برقم (١١١٣٠)

[3985] ٢١-(. . .)وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِيحَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

[3985]۔عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ اسے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[3986] (. . .)قَالَ مُسْلِم وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

[3986]۔امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ لیث بن سعد نے اپنی سند سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی، کہ میرا، عبداللہ ابن ابی حدرد کے ذمے مال تھا، وہ مجھے مل گئے تو میں نے انہیں پکڑ لیا، دونوں میں تکرار ہوا، جس سے ان کی آوازیں بلند ہوگئیں، تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، اور فرمایا: ''اے کعب! آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، گویا کہ آپ فرما رہے ہیں، آدھ لے لو، تو انہوں نے آدھا قرضہ ان سے لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

فائدہ:...... امام صاحب نے لیث بن سعد سے یہ روایت تعلیقا بیان کی ہے، آغاز سے سند حذف کر دی ہے، امام بخاری نے اس روایت کو لیث سے متصل سند سے بیان کیا ہے، اس طرح امام مسلم نے حدیث نمبر ۱۹ میں استاد کا نام نہیں لیا، اس طرح مجہول استاد سے روایت بیان کی ہے، لیکن بخاری میں یہی روایت اسماعیل بن ابی اویس کے واسطہ سے بیان کی، اس لیے ممکن ہے، امام مسلم کی مراد امام بخاری ہے امام مسلم اسماعیل بن ابی اویس سے بلاواسطہ بھی روایت کرتے ہیں اور بالواسطہ بھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں ضرورت کے تحت، ضرورت کے مطابق، آواز کو بلند کرنا جائز ہے اور مسجد میں کسی سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے، اور حضور اکرم ﷺ، فریقین کے پاس سے گزر رہے تھے، اور آپ نے خیال کیا، یہ معاملہ حل کر لیں گے، لیکن جب تکرار بڑھا تو آپ آواز سن کر باہر تشریف لائے، تو آپ نے اس

[3985] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٦١)
[3986] تقدم .

اعتماد اور وثوق پر سفارش کر دی کہ اس کو قبول کر لیا جائے گا، اور آپ کے اعتماد کے مطابق جھگڑے کے جوش کے دوران ہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات کو اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے غور سے سنا اور آپ کے اشارے کو سمجھ کر فوراً اس پر عمل کیا اور اپنا قرض جو اسی (۸۰) درہم تھا، اس میں سے آدھا معاف کر دیا، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا، مقروض کو جب کچھ حصہ معاف کر دیا جائے، تو اسے باقی حصہ فوراً ادا کرنا چاہیے، سکت ہوتے ہوئے ٹال مٹول سے کام نہیں لینا چاہیے، اور اس حدیث میں مَـرَّ بِهِـا کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابتداً میں تو آپ نے ان کے جھگڑے کی طرف توجہ نہیں دی اور مرور معنوی بھی مراد ہو سکتا ہے، کہ آپ کو گھر میں اس کا بلند آوازوں سے علم ہو گیا، تو پھر آپ باہر نکلے، جس سے معلوم ہوا، جو اختلاف ختم کروا سکتا ہو، اس کو اختلاف ختم کرانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، اس سلسلہ میں سستی اور کاہلی نہیں کرنا چاہیے۔

۵...... بَاب: مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ

باب ۵: جس نے اپنا سامان مشتری کے پاس پڑا ہوا پالیا جبکہ وہ دیوالیہ ہو چکا ہو، تو وہ اپنا سامان واپس لے سکتا ہے

[3987] ۲۲-(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)).

[3987]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ''جس نے اپنا ہو بہو مال اس انسان کے پاس پایا جو مفلس ہو چکا ہے یا اسے دیوالیہ قرار دے دیا گیا ہے، تو وہ دوسروں سے اس کا زیادہ حقدار ہے۔''

[3987] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستقراض باب: اذا وجد ماله عند مفلس في البيع والقرض والوديعة فهو احق به برقم (۲۴۰۲) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه عنده برقم (۳۵۱۹) وبرقم (۳۵۲۰) وبرقم (۳۵۲۱) وبرقم (۳۵۲۲) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في اذا افلس للرجل غريم فيجد عنده متاعه برقم (۱۲۶۲) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: الرجل يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه برقم (۴۶۹۰) وبرقم (۳۶۹۱) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس برقم (۲۳۵۸) وبرقم (۲۳۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۴۸۶۱)

فائدہ :...... افلاس یہ ہے کہ انسان پیسے پیسے کا محتاج ہو گیا ہے، کیونکہ اس کے پاس کوئی فلس (پیسہ) نہیں رہا ہے، اور قاضی نے اس کو دیوالیہ قرار دے دیا ہے، کہ وہ اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتا، لیکن اس کا سارا مال بیچ کر بھی اس کا قرضہ اتارا نہیں جا سکتا، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کوئی انسان دوسرے سے کوئی چیز خریدتا ہے، اور قیمت نقد ادا نہیں کرتا، پھر قیمت کی ادائیگی سے پہلے ٹکے ٹکے کا محتاج ہو جاتا ہے، لیکن جو سامان اس نے خریدا تھا، وہ بغیر کسی تغیر وتبدل کے اصل حالت میں اس کے پاس موجود ہے، تو وہ سامان فروخت کرنے والے کا ہو گا، دوسرے قرض خواہوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہو گا، جمہور ائمہ، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق وغیرہم کا یہی موقف ہے، لیکن ائمہ احناف کا اس کے برعکس نظریہ ہے، کہ اس میں تمام قرض خواہ حصہ دار ہوں گے، اور اس حدیث کو انہوں نے غصب، عاریہ، اور امانت وغیرہ کی واپسی پر محمول کیا ہے، حالانکہ اگلی روایت میں یہ تصریح موجود ہے، ((انه لصاحبه الذی باعه)) یہ سامان، اس کے مالک کا ہے، جس نے اسے فروخت کیا تھا، اور علامہ انور شاہ نے اس حدیث سے جان چھڑانے کے لیے اس کو دیانت کا مسئلہ قرار دیا ہے کہ مشتری کو فیصلہ عدالت میں جانے سے پہلے پہلے، یہ مال، اس کے مالک، بائع کے حوالہ کر دینا چاہیے، کیونکہ اگر فیصلہ عدالت میں چلا گیا، تو پھر بائع بھی دوسروں قرض خواہوں کی طرح ایک قرض خواہ ہو گا۔ (فیض الباری، ج ۳، ص ۳۱۳)

لیکن علامہ تقی عثمانی صاحب احناف کے تمام عذر اور بہانے پیش کرنے کے بعد، اپنا نظریہ، یہ ظاہر کیا ہے کہ مذهب الجمهور اوفق بلفظ الحديث، حدیث کے الفاظ جمہور کے موقف کے مطابق ہیں۔ (تکملہ، ج ۱، ص ۵۰۰)

اور علامہ عبدالحیٔ لکھنوی نے بھی التعلیق المجد میں جمہور کی رائے کو پسند کیا ہے۔ (تکملہ، ج ۱، ص ۵۰۱)

اور علامہ سعیدی نے بھی احناف کے دلائل نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: ''ہر چند امام ابوحنیفہ کا نظریہ، قیاس اور درایت کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی صحیح اور صریح احادیث مقدم ہیں۔'' (شرح مسلم، ج ۴، ص ۲۸۴) معلوم نہیں، احناف کو صحیح احادیث کو قیاس اور درایت کے مخالف ثابت کر کے کیا ملتا ہے، کہ ایسے قیاس اور درایت کو غلط کیوں قرار نہیں دیتے، اور اس کو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے صحیح احادیث کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں، اور مقلد ہونے کے باوجود امام صاحب کے غلط موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں، حالانکہ سیدھی سادی بات ہے کہ امام صاحب کو اس صحیح حدیث کا علم نہ ہو سکا، اس لیے انہوں نے قیاس ورائے کا سہارا لیا۔

[3988] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3988] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٦٣)

الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِءٍ فُلِّسَ.

[3988]۔امام صاحب پانچ سندوں سے سات اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں،صرف ابن رمح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں،جس انسان کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔

[3989] ۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ.

[3989]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی مال سے محروم ہو جاتا ہے، جب اس کے پاس ایسا سامان پایا جائے،جس میں اس نے تصرف نہیں کیا ہے،تو وہ اس کے اس مالک کا ہے،جس نے اسے فروخت کیا تھا۔“

مفردات الحدیث ✲ **لَمْ يُفَرِّقْهُ:** اس نے اس میں تصرف نہیں کیا۔

[3990] ۲۴۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ))**.

[3990]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان دیوالیہ ہو جائے، اور دوسرا انسان اس کے پاس اپنا مال بعینہٖ پائے،تو وہی اس کا حقدار ہے۔“

[3991] (. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح قَالَ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا
عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا **((فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ))**.

[3989] تقدم تخريجه برقم (٣٩٦٣)
[3990] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢١٦)
[3991] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢١٦)

[3991]۔ امام قتادہ کے دو شاگرد، مذکورہ بالا سند سے، مذکورہ بالا روایت میں یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ قرض خواہوں کے مقابلہ میں اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

[3992] ۲۵۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيخَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوسَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجٌ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

[3992]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی دیوالیہ ہو جائے، اور کوئی آدمی اس کے پاس اپنا سامان بعینہٖ پائے، تو وہی اس کا حقدار ہے۔''

٦...... بَاب: فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ

باب ٦: تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت

[3993] ۲٦۔(۱۵٦۰)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ

حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ)).

[3993]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کا فرشتوں نے استقبال کیا، یعنی اس کی روح قبض کی، اور اس سے پوچھا، کیا تو نے کوئی نیک کام، اچھا عمل کیا ہے؟ اس نے کہا، نہیں، فرشتوں نے کہا، یاد کر، اس نے کہا، میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں کو یہ ہدایت دیتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دینا اور مالدار سے وصولی میں آسانی اور سہولت کا رویہ اختیار کرنا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس سے درگزر کرنے کا حکم دیا۔''

[3992] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٥٧)

[3993] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من انظر موسرا برقم (٢٠٧٧) وفي الاستقراض باب: حسن التقاضي برقم (٢٣٩١) وفي احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بني اسرائيل برقم (٣٤٥١) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: انظار المعسر برقم (٢٤٢٠) انظر (التحفة) برقم (٣٣١٠)

فائدہ :...... مُعسِر تنگدست کو انظار ڈھیل اور مہلت دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم جب آسانی اور سہولت کے ساتھ ادا کر سکو، اس وقت ادا کر دینا، یا اس سے آسان قسطوں کے ذریعہ قرض وصول کرنا، اور مُوسِر مالدار سے تجوز یا تجاوز، درگذر اور چشم پوشی سے کام لینا، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس سے قرض وصول کرنے میں درشت اور سخت رویہ اختیار نہ کرنا، نقد ادائیگی کی سکت و طاقت کے باوجود یا وقت مقررہ کی آمد کے باوجود ایک آدھ دن کی ڈھیل دے دینا، رقم میں کچھ کمی یا نقص ہو تو اس سے درگزر کرنا، اور مکمل ادائیگی کا تقاضا چھوڑ دینا۔

[3994] ۲۷-(. . .) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ

عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ فَقَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ.

[3994]۔ حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا، اللہ تعالیٰ نے پوچھا، تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے جواب دیا، میں نے کوئی اچھا عمل نہیں کیا، سوائے اس کے کہ میں مالدار تھا، اور لوگوں سے اپنے قرض کا مطالبہ کرتا تھا، مقروض آسانی سے جو دے سکتا میں وصول کر لیتا، اور جو اسے دینا مشکل ہوتا، اس سے درگزر کرتا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے سے درگزر کرو، (اس کے گناہ معاف کر دو) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے بھی نبی اللہ ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

[3995] ۲۸-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ)) فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3995]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں، "ایک آدمی مر کر جنت میں داخل ہو گیا، اس

[3994] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۳۹٦۹)
[3995] تقدم تخریجه برقم (۳۹٦۹)

سے پوچھا گیا، تم کیا عمل کرتے تھے؟ راوی نے بتایا، اسے خود یاد آ گیا یا اسے (فرشتوں نے) یاد دلایا، اس نے کہا، میں لوگوں کو سودا بیچتا تھا، (اور اس میں) میں تنگدست کو مہلت دیتا تھا، اور سکہ دینار و درہم، یا نقدی کی وصولی میں درگزر کرتا تھا، یعنی نقدی کے عیب یا معمولی کمی سے درگزر کرتا تھا، تو اسے معاف کر دیا گیا۔" حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا، میں نے بھی یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

فائدہ :...... جنت میں داخلہ کا فیصلہ سوال و جواب کے نتیجہ میں معافی ملنے کے بعد ہوگا، چونکہ یہ واقعہ ایک قطعی حقیقت ہے، جسے پیش آنا ہے، اس کا اسے یوں بیان کر دیا گیا ہے، گویا کہ یہ پیش آ چکا ہے، یا موت کے بعد ہی اپنے عملوں کے مطابق، جنت اور دوزخ کے حالات کا آغاز ہو جاتا ہے، اس لیے اس کو جنت میں داخل ہونے سے تعبیر کر دیا ہے، کیونکہ پہلی روایت میں یہی سوال و جواب فرشتے، روح کے قبض کرنے کے بعد کر چکے ہیں، اور وہاں معافی مل چکی ہے۔

[3996] ۲۹-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أُتِيَ اللَّهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ ((آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[3996]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندہ لایا گیا، جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا، "دنیا میں تو نے کیا کام کیا؟ (راوی نے کہا، لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے) اس نے جواب دیا، اے میرے آقا! تو نے مجھے اپنے مال سے نوازا اور میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا، اور میرا رویہ درگزر تھا، میں مالدار کو آسانی اور سہولت دیتا اور تنگدست کو مہلت دیتا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں تجھ سے زیادہ اس کا حق دار ہوں، میرے بندے سے درگزر کرو،" تو عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے ایسے ہی سنا ہے۔

فائدہ :...... امام دارقطنی فرماتے ہیں، یہ روایت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جن کا نام عقبہ بن عمرو ہے، ابو خالد احمر کو وہم لاحق ہوا، اس نے، اسے عقبہ بن عامر بنا دیا، اسے یوں کہنا چاہیے تھا، ((فقال عقبة بن عمرو ابو

[3996] تقدم تخريجه برقم (۳۹۶۹)

مسعود انصاری)) اور اکثر محدثین کے نزدیک یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے، لیکن چشمۂ بدر پر رہائش اختیار کرلی تھی، اس لیے بدری کے نام سے مشہور ہوگئے۔

[3997] ٣٠-(١٥٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)) نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

[3997]۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا محاسبہ کیا گیا، تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ پائی گئی، سوائے اس کے کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا تھا اور مالدار تھا، اور اپنے نوکروں کو یہ ہدایت دیتا تھا کہ وہ تنگدست سے درگزر کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم درگزر کرنے کے اس سے زیادہ حقدار ہیں، اس سے درگزر کرو۔''

فائدہ: ......لم يوجد له من الخير شئی: میں الخیر سے مراد اعمال صالحہ ہیں، ایسے وہ ایمان دار تھا، کیونکہ ایمان کے بغیر معافی ممکن نہیں ہے اور نہ کوئی عمل اس کے بغیر نجات کا باعث بن سکتا ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے۔

[3998] ٣١-(١٥٦٢) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)).

[3998]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی لوگوں سے ادھار لین دین کرتا تھا، لوگوں کو ادھار سامان دیتا تھا، اور اپنے خادم سے کہتا تھا، جب تو تنگدست کے پاس جائے تو اس

[3997] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في انظار المعسر والرفق به برقم (١٣٠٧) انظر (التحفة) برقم (٩٩٩٢)

[3998] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من انظر معسرا برقم (٢٠٧٨) وفي احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٨٠) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: حسن المعامله والرفق في المطالبة برقم (٤٧٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٤١٠٨)

سے درگزر کرنا، امید ہے، اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے گا، تو جب وہ اللہ سے ملا، اللہ تعالیٰ نے اس سے (اس کے گمان کے مطابق) درگزر فرمایا۔''

فائدہ:..... تنگدست سے درگزر کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، مثلاً اس کو رقم کلی طور پر چھوڑ دینا، قرضہ کا کچھ حصہ معاف کر دینا، اس کو سہولت اور آسانی کے ساتھ قرض ادا کرنے کی مہلت دینا، رقم قسطوں کی صورت میں لینا۔

[3999] (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3999]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4000] ٣٢-(١٥٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارٰى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللهِ قَالَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)).

[4000]۔ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مقروض کو تلاش کیا، تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر انہوں نے اسے پالیا، تو اس نے کہا، میں تنگدست ہوں، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم، (واقعی تم تنگدست ہو؟) اس نے جواب دیا، اللہ کی قسم (میں واقعی تنگدست ہوں) انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی تکالیف اور گھٹن سے نجات دے، تو وہ تنگدست کو سہولت و آسانی یا گنجائش دے یا اسے چھوڑ دے۔''

[4001] (...) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4001]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، ایوب کی مذکورہ بالا سند سے اس کے ہم معنی الفاظ بیان کرتے ہیں۔

[3999] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٧٤)
[4000] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١١٣)
[4001] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١١٣)

٧..... بَاب: تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ

باب ۷: مالدار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے اور حوالہ کرنا درست ہے، اگر قرض کا انتقال، مالدار کی طرف ہو تو اس انتقال اور حوالہ کو قبول کرنا پسندیدہ ہے

[4002] ٣٣-(١٥٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ)).

[4002]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(غنی کا ٹال مٹول کرنا حق تلفی ہے، اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے پیچھے لگایا جائے (قرض کا انتقال مالدار کی طرف کیا جائے)، تو وہ اس کا پیچھا کرے، (اس انتقال اور حوالہ کو قبول کرلے)''

فائدہ:...... ایک انسان نے کسی کا قرضہ دینا ہے، اور وہ اپنا قرضہ دوسرے کی طرف منتقل کر دیتا ہے، جس کو حوالہ کا نام دیا جاتا ہے، کیونکہ اس نے دوسرے انسان سے اپنا قرضہ لینا ہے یا دوسرا انسان اپنی طرف سے اس کا قرض ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس طرح حوالہ یا انتقال قرضہ کے چار ارکان ہیں۔ (۱) مُحِيل: جس کے ذمہ درحقیقت قرضہ ہے، جس کو اصیل بھی کہتے ہیں۔ (۲) دائن قرض خواہ، جس نے قرضہ وصول کرنا ہے، اس کو محال یا محتال کہتے ہیں۔ (۳) محتال علیه یا مُحَال علیه، جس کو قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے یا جس کی طرف قرضہ منتقل کیا جا رہا ہے۔ (۴) محال به یا محتال به، دَیْن یا قرض جو ادا کرتا ہے، ایک انسان قرضہ ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن ادائیگی کی قدرت رکھنے کے باوجود، قرضہ ادا نہیں کرتا، یہ ظلم اور زیادتی ہے، لیکن قرضہ کا صاحب حیثیت کی طرف انتقال یا حوالہ یہ ظلم اور زیادتی نہیں ہے، شرط صرف یہ ہے کہ وہ ملی یعنی ادائیگی کی قدرت اور استطاعت رکھتا ہو، جمہور (احناف، شوافع، موالک) کے نزدیک اس حوالہ اور انتقال کو قبول کرنا فرض نہیں ہے، بہتر اور افضل ہے، اس لیے حوالہ کے لیے قرض خواہ کا قبول کرنا شرط ہے، لیکن امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک اس حدیث کی رو سے، قرض خواہ پر حوالہ قبول کرنا لازم ہے، اس طرح حوالہ کی درستگی کے لیے محتال علیه کا قرض کی ادائیگی کے حوالہ کو قبول کرنا، کہ میں یہ قرضہ اپنے ذمہ لیتا ہوں، احناف کے نزدیک شرط ہے، لیکن باقی ائمہ کے نزدیک شرط نہیں ہے، لیکن ظاہر ہے، اگر وہ ادائیگی کو تسلیم ہی نہیں کر رہا تو

[4002] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحوالة باب: الحوالة برقم (٢٢٨٧) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في المطل برقم (٣٣٤٥) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: الحوالة برقم (٤٧٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٠٣)

محـــال اس سے وصول کیسے کرسکتا ہے، الا یہ کہ عدالت اس کو پابند کرے، اس طرح حوالہ کی تکمیل کے بعد مُحِیل (مقروض) قرض کی ادائیگی سے بری الذمہ یا سبکدوش ہو جائے گا، اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اب قرض خواہ کسی صورت میں بھی مقروض سے مطالبہ نہیں کرسکتا، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اپنے حق یا قرضہ کے ضیاع کی صورت میں مثلاً محتال علیہ ادائیگی سے انکار کردے یا دیوالیہ ہو جائے تو قرض خواہ، مقروض اصلی سے مطالبہ کرسکتا ہے، ظاہر ہے یہ اس صورت میں تو ممکن ہے، جب مدیون (مقروض) نے محتال علیہ سے رقم نہ لینی ہو، اس نے محض تبرعاً نیکی کرتے ہوئے، قرضہ کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کی ہو اور اب وہ انکار کر رہا ہے یا ادائیگی کے قابل نہیں رہا، اور اصلی مقروض، رقم ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے، لیکن اگر اس نے قرضہ وصول کرنا تھا، اور اسے منتقل کردیا ہے یا اس میں ادائیگی کی سکت ہی نہیں ہے، تو پھر رجوع یا واپسی کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔

[4003] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4003]۔ امام صاحب نے اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

٨...... بَاب: تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَأِ وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ

باب ٨: جنگلات کا ضرورت سے زائد پانی، ضرورت مند چرواہوں کو بیچنا یا ان کو استعمال کرنے سے روکنا منع ہے، اور نر (سانڈ) کی جفتی (میل ملاپ) کی اجرت لینا حرام ہے

[4004] ٣٤-(١٥٦٥) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ.

[4004]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[4003] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦١)

[4004] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاحكام باب: النهی عن بيع الماء برقم (٢٤٧٧) انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٩)

فائدہ :......اس حدیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ پانی فروخت کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ حافظ ابن حزم اور امام شوکانی کا رجحان معلوم ہوتا ہے، لیکن جمہور امت کے نزدیک دوسری احادیث کی روشنی میں پانی پر ملکیت ثابت ہے، اس لیے اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے، اور جس پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے، وہ، وہ پانی ہے جو ان نہروں یا چشموں کا ہے، جس پر کسی کی ملکیت نہیں ہے، اگر کوئی وہاں سے اپنے برتن میں بھر لایا ہے، تو وہ بیچ سکتا ہے، امام شوکانی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جس میں ہے، نهى عن بيع الماء، آپ نے پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا، اس میں فضل (لذائد) کی قید نہیں ہے۔

[4005] ٣٥-(. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ.

[4005]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی جفتی کو بیچنے سے، پانی فروخت کرنے، زمین بٹائی پر دینے سے منع فرمایا ہے، ان چیزوں سے نبی اکرم ﷺ نے روکا ہے۔

فائدہ :......ائمہ ثلاثہ (امام ابو حنیفہ، امام احمد، امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نر کو جفتی کے لیے اجرت اور کرایہ دینا جائز نہیں ہے لیکن امام مالک کے نزدیک یہ نص تحریمی (حرمت کے لیے نہیں ہے) بلکہ نص تنزیہی ہے، یعنی اچھا اور پسندیدہ طرز عمل نہیں ہے، بٹائی کا مسئلہ پیچھے گزر چکا ہے، معلوم ہوتا ہے، نر کی جفتی کو آمدن کا ذریعہ بنانا جائز نہیں ہے، اگر وہ نر کو چارہ ڈالنے یا خوراک مہیا کرنے کے لیے کہتا ہے تاکہ بار بار جفتی کرنے سے جو کمزوری پیدا ہوتی ہے، اس کا ازالہ ہو سکے تو یہ بیچنا نہیں ہوگا۔

[4006] ٣٦-(١٥٦٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ)).

[4006]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضرورت سے زائد پانی کو گھاس

[4005] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيع باب: بيع ضراب الجمل برقم (٤٦٨٤) انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٢)

[4006] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: من قال ان صاحب الماء احق بالماء حتى يروى برقم (٢٣٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٨١١) وطريق قتيبة اخرجه الترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في بيع فضل الماء برقم (١٢٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٧٩٨)

کی حفاظت و بندش کی خاطر نہ روکا جائے۔"

[4007] ٣٧-(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَأَ.

[4007] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضرورت سے زائد پانی نہ روکو، جس کا نتیجہ یہ نکلے کہ تم اس طرح گھاس کو روک سکو، (وہ تمہارے لیے محفوظ ہو جائے)۔''

فائدہ: ......ایک انسان کا ایسے علاقہ میں کنواں ہے، جہاں مشترکہ گھاس موجود ہے، جس سے سب لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اور اس گھاس کے قریب کوئی اور پانی نہیں ہے، جس سے مویشیوں کو پلایا جا سکے، اور مویشیوں کو پانی پلوائے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے، ایسی صورت میں اگر کنویں میں، مالک کی ضرورت سے زائد پانی ہے تو اس پانی سے مویشیوں کو روکنا، درحقیقت اس مشترکہ گھاس سے روکنا ہے، اور یہ جائز نہیں ہے۔

امام مالک، امام ابوحنیفہ، اور امام شافعی کا یہی موقف ہے، لیکن کاشت کاری اور زراعت کے لیے فالتو پانی دینا پسندیدہ ہے، لازم نہیں ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک دونوں کا حکم یکساں ہے، حدیث کی رو سے شوافع اور احناف کا موقف راجح ہے، کیونکہ جانوروں اور زمین کا حکم یکساں نہیں ہے۔

[4008] ٣٨-(. . .)وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ)).

[4008] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضرورت سے فالتو پانی نہ بیچا جائے کہ اس سے گھاس کو فروخت کیا جا سکے۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فالتو پانی، پینے اور مویشیوں کو پلانے سے روکنا جس طرح منع ہے، اس طرح اس کو بیچنا بھی منع ہے، اس لیے ان لوگوں کا موقف درست نہیں ہے، جو کہتے ہیں کہ روکنا منع ہے، بیچنا منع نہیں ہے، کیونکہ پانی پینے سے روکنا یا اس کو بیچنا ہی گھاس بیچنے کا واسطہ اور ذریعہ ہے، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت اور کاشتکاری کے لیے پانی بیچنا منع نہیں ہے، کیونکہ اس سے گھاس بیچنا لازم نہیں ٹھہرتا، اور پانی کی تین اقسام ہیں۔

[4007] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٥٧)

[4008] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٥١)

(۱) نہروں اور دریاؤں کا پانی، جس پر کسی کی ملکیت نہیں ہے، یہ سب کے لیے عام ہے، اس کو بیچنا درست نہیں ہے، ہاں زمیندار یا کاشتکار، جو نہروں کا پانی حکومت سے اپنے لیے حاصل کرتے ہیں، وہ ان کی ملکیت میں آ جاتا ہے، اس کا فروخت کرنا جائز ہوگا۔

(۲) وہ پانی جو انسان اپنی ملکیتی زمین میں، جمع کرتا ہے، وہ اس کا حقدار ہے، لیکن انسانوں یا مویشیوں کو اگر فالتو ہو تو پینے سے روک نہیں سکتا، اور نہ ہی بیچ سکتا ہے، ہاں کھیتی یا باغ کو پلانے سے روک سکتا ہے، اور بیچ بھی سکتا ہے۔

(۳) وہ پانی جو انسان گھریلو استعمال کے لیے گھر میں برتنوں یا ٹینکی اور حوض میں جمع کرتا ہے، وہ اس کا مالک ہے، اور دوسروں کو اس سے روک سکتا ہے، ہاں ضرورت سے زائد ہو تو لاچار اور مجبور انسان جس کو پانی کہیں سے دستیاب نہ ہو رہا ہو، اس کو پلانے کا پابند ہوگا۔

۹...... بَاب: تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ

باب ۹: کتے کی قیمت، کاہن کا نذرانہ، فاحشہ کی اجرت اور بلی کی بیع حرام ہے

[4009] ۳۹-(۱۵۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

[4009]۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کے نذرانہ سے منع فرمایا۔

مفردات الحديث ✲ عَرّاف: موجودہ پوشیدہ چیز کی خبر دینے والا یعنی چوری شدہ یا گم شدہ اشیاء کی معرفت کا دعویٰ کرنے والا اور نجومی بھی کاہن کے حکم میں ہیں۔

[4009] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: ثمن الكلب برقم (۲۲۳۷) وفی الاجارة باب: كسب البغی والاماء برقم (۲۲۸۲) وفی الطلاق باب: مهر البغی والنكاح الفاسد برقم (۳۹٤٦) وفی الطب باب: الكهانة برقم (۵۷٦۱) وابو داود فی (سننه) فی البيوع والاجارات باب: فی حلوان الكاهن برقم (۳٤۲۸) وفی باب: اثمان الكلاب برقم (۳٤۸۱) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فی كراهية مهر البغی برقم (۱۱۳۳) وفی البيوع باب: ما جاء فی ثمن الكلب برقم (۱۲۷٦) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد والذبائح باب: النهی عن ثمن الكلب برقم (٤۳۰۳) وابن ماجه فی (سننه) فی التجارات باب: النهی عن ثمن الكلب ومهر البغی وحلوان الكاهن وكسب الفحل برقم (۲۱۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۰۰۱۰)

فوائد: ...... ❶ جمہور فقہاء نے اس حدیث کی روشنی میں کتوں کی خرید و فروخت کو منع قرار دیا ہے، خواہ کتے شکاری ہوں یعنی ٹریننگ یافتہ ہوں یا عام، ان کا رکھنا جائز ہو یا ناجائز، ہر صورت میں ان کی قیمت لینا ناجائز ہے، امام شافعی، امام احمد، امام ربیعہ الرائے، امام اسحاق، محمد بن سیرین، حسن بصری، اوزاعی، حماد بن ابی سلیمان، (امام ابوحنیفہ کے استاد) وغیرہم کا یہی موقف ہے، اور امام مالک کا ایک قول یہی ہے، لیکن ائمہ احناف اور نخعی کے نزدیک، جن کتوں کو رکھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، ان کی قیمت لینے کی گنجائش ہے، لیکن یہ پسندیدہ کام نہیں ہے، دلیل کی رو سے جمہور کا موقف صحیح ہے، کیونکہ کتوں کی خرید و فروخت ایک ناپسندیدہ کام ہے، اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ ❷ زنا چونکہ ناجائز فعل ہے اس لیے اس کی اجرت و مزدوری کو مہر سے تعبیر کیا گیا ہے، بالاتفاق حرام ہے۔ ❸ کاہن جو آئندہ زمانے کے بارے میں خبریں دیتا ہے اور غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے، اس کا نذرانہ جس کو وہ بغیر محنت و مشقت کے حاصل کر لیتا ہے، اس وجہ سے اس کو شیرینی اور مٹھاس سے تعبیر کیا گیا ہے، یہ بھی بالاتفاق ناجائز ہے۔

[4010] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَامَسْعُودٍ.

[4010]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سند سے مذکورہ بالا روایت، زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4011] ٤٠-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ)).

[4011]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدترین کمائی فاحشہ کی اجرت، کتے کی قیمت اور سینگی لگانے والے کی اجرت ہے۔''

[4010] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٨٥)

[4011] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في كسب الحجام برقم (٣٤٢١) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في ثمن الكلب برقم (١٢٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: النهي عن ثمن الكلب برقم (٤٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (٣٥٥٥)

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ سینگی لگانے کی اجرت لینا اور اس کو پیشہ بنانا، پسندیدہ کام نہیں ہے، اگلی حدیث میں اس کو خبیث سے تعبیر کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، کسی شریف اور باوقار کو یہ پیشہ اختیار نہیں کرنا چاہیے، بعض حضرات نے اس حدیث کی بناء پر، اس کو حرام قرار دیا ہے، لیکن آگے اس سلسلہ میں ایک مستقل باب آ رہا ہے، اس کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے، اس کی اجرت لینا حرام نہیں ہے، جمہور علماء، جن میں ائمہ اربعہ بھی داخل ہیں، انہیں احادیث کی بنا پر اس کے جواز کے قائل ہیں۔

[4012] ٤١ـ(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ)).

[4012]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتے کی قیمت خبیث (پلید) ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔''

[4013] (. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4013]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4014] (. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4014]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4015] ٤٢ـ(١٥٦٩) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

[4015]۔ ابوزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں

[4012] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٣٩٨٧)

[4013] تقدم تخريجه برقم (٣٩٨٧)

[4014] تقدم تخريجه برقم (٣٩٨٧)

[4015] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٥٦)

سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے زجر وتو بیخ فرمائی ہے۔

فائدہ....... بعض صحابہ وتابعین اور ابن حزم نے اس حدیث کی روشنی میں بلی کی قیمت سے روکا ہے۔ اور جمہور، جن میں ائمہ اربعہ بھی داخل ہیں، کے نزدیک یہ بھی تنزیہی ہے کہ اعلیٰ صفات یا اخلاق حسنہ کے یہ منافی حرکت ہے، ویسے جائز ہے۔

١٠...... بَاب: الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب ۱۰: کتوں کے قتل کرنے کا حکم اور اس کا منسوخ ہونا، شکار، کھیت کی حفاظت یا جانوروں کی رکھوالی وغیرہ کے سوا کتا رکھنا حرام ہے

[4016] ٤٣-(١٥٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

[4016]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

[4017] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.

[4017]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس کے لیے مدینہ منورہ کے اطراف میں قتل کرنے کے لیے آدمی روانہ فرمائے۔

[4018] ٤٥-(...) وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا۔

[4016] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه فان في احدى جناحيه داء وفي الاخرى شفاء برقم (٣٣٢٣) ۔ والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الامر بقتل الكلاب برقم (٤٢٨٨) وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: قتل الكلاب الا كلب صيد او زرع برقم (٣٢٠٢) انظر (التحفة) برقم (٨٣٤٩)

[4017] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٥٨)

[4018] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٠١)

[4018]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیتے تھے، تو ہم مدینہ کے اندر اور اس کے اطراف میں آدمی بھیجتے اور ہم کوئی کتا قتل کیے بغیر نہ چھوڑتے، حتی کہ ہم کسی جنگلی عورت کے پیچھے آنے والا کتا بھی قتل کر دیتے۔

مفردات الحدیث ☆ مُرَيَّة: مَرْاۃ کی تصغیر ہے، یعنی عورت۔

[4019] ٤٦-(١٥٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا.

[4019]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے، بکریوں یا مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے سوا کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھیت کی رکھوالی کرنے والے کتے کو بھی مستثنیٰ قرار دیتے ہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھیت کا مالک ہے۔

فائدہ:...... باؤلے یا کاٹنے والے کتے کو بالاتفاق قتل کر دیا جائے گا، اور جو کتے بے ضرر ہیں، ان کے قتل کرنے میں اختلاف ہے، اور جو کتے مستثنیٰ ہیں، ان کے استثناء پر اتفاق ہے، چونکہ آغاز میں آپ ﷺ نے قتل کا عمومی حکم دیا تھا، اس لیے امام مالک، مستثنیٰ کتوں کے سوا سب کے قتل کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں، اور دوسرے ائمہ قتل کے عمومی حکم کو منسوخ قرار دیتے ہیں، جیسا کہ آگے آ رہا ہے، اس لیے ان کے نزدیک بے ضرر کتوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد، بعض شوافع، حسن بصری اور ابراہیم نخعی کے نزدیک سیاہ کتے کا شکار بھی مکروہ ہے، لیکن امام ابو حنیفہ یا امام مالک، امام شافعی کے نزدیک جائز ہے۔

تنبیہ:...... اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے کا بھی استثناء کرتے ہیں، تو انہوں نے جواب دیا، ((اِنّ لابی ھریرۃ زرعا)) کیونکہ ابو ہریرہ کا کھیت ہے، اس سے بعض ملحدوں نے یہ مطلب نکالا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر شک کا اظہار کیا، اور نعوذ باللہ ان پر پھبتی کسی کہ یہ ٹکڑا ان کا تراشیدہ ہے، حالانکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ

[4019] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاحكام والفوائد باب: ما جاء من امسك كلبا ما ينقص من اجره برقم (١٤٨٨) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الامر بقتل الكلاب برقم (٤٢٩٠) انظر (التحفة) برقم (٧٣٥٣)

ابو ہریرہ کا کھیت ہے، اس لیے انہوں نے اس کا حکم بھی یاد رکھا، کیونکہ انسان کو جس چیز سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، اس کا حکم بھی اس کو خوب یاد رہتا ہے، نیز یہ حکم تو خود ابن عمر بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ آگے ان کی روایت آ رہی ہے، اور یہ بات دوسرے صحابہ کی روایات میں بھی آ رہی ہے، اس لیے ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ پر طنز کس طرح کر سکتے ہیں؟

[4020] ٤٧-(١٥٧٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ)).

[4020] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، حتی کہ کوئی عورت جنگل سے اپنے کتے کو ساتھ لے کر آتی تو ہم اسے بھی قتل کر دیتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے قتل کرنے سے روک دیا، اور فرمایا: ''تم سیاہ کالے کتے کو جس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں، اسے قتل کرو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

فائدہ:......آغاز میں کتوں سے نفرت دلانے کے لیے ان کے قتل کا عمومی حکم دیا گیا، آہستہ آہستہ، جب ان سے نفرت پختہ ہوگئی، تو پھر وہ کتے جو تکلیف اور ضرر کا باعث نہیں بنتے تھے، ان کے قتل کرنے سے روک دیا، انتہائی سیاہ کتا خوفناک ہوتا ہے اور اس سے لوگ خطرہ اور ڈر محسوس کرتے ہیں، اس لیے اس کو قتل کرنے کی اجازت برقرار رکھی، اور اس کی مضرت و خطرہ کی بنا پر اس کو شیطان سے تعبیر کیا، یا سیاہ کتا جس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں فی الواقع ہی شیطان ہے اور اس بات کی حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے۔

[4021] ٤٨-(١٥٧٣)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ

عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ)) ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ.

[4020] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصید والذبائح باب: فی اتخاذ الكلب للصید وغیره برقم (٢٨٤٦) انظر (التحفة) برقم (٢٨١٣)

[4021] تقدم تخریجه فی الطهارة باب: حكم ولوغ الكلب برقم (٦٥١)

[4021] ۔حضرت ابن المغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کر ڈالنے کا حکم دیا، پھر فرمایا، لوگوں کو کتوں سے کیا غرض ہے، ان کا پیچھا کیوں کرتے ہیں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے اور بکریوں کے محافظ کتے کی اجازت دے دی۔

[4022] ٤٩۔(. . .)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ.

[4023] ۔امام صاحب چھ اساتذہ سے شعبہ کی مذکورہ بالا سند سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اور ابن حاتم کی حدیث میں ہے کہ آپ نے بکریوں کے محافظ، شکاری اور کھیت کی رکھوالی کرنے والے کتے کی رخصت دے دی۔

[4024] ٥٠۔(١٥٧٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِي نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)).

[4024] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مویشیوں کے کتے اور شکاری کتے کے سوا کوئی کتا رکھا، اس کے عملوں میں ہر روز دو قیراط کم ہو جائیں گے۔''

مفردات الحديث

☼ الكلب الضاری سے مراد شکار کرنے کا عادی کتا ہے، کہتے ہیں۔ ضَرِيَ الكلبُ: کتا عادی بن گیا۔

فائدہ:...... بغیر کسی مصلحت اور حکمت کے بلاضرورت و فائدہ کتا رکھنا جائز نہیں ہے، اور جو انسان جلب منفعت یا دفع مضرت کی غرض کے سوا کتا رکھتا ہے، اس کے عملوں میں ہر روز ایک یا دو قیراط کی کمی ہو گی۔

اگر کتا زیادہ نقصان دہ ہے یا اس سے زیادہ افراد کو خطرہ ہے، مثلاً ایک کتا ایسے علاقہ میں رکھا گیا، جہاں آمدورفت زیادہ ہے یا آبادی زیادہ ہے، تو دو قیراط کم ہوں گے، اگر ایسے علاقہ میں رکھا گیا ہے جہاں آمدورفت کم ہے یا آبادی کم ہے، تو ایک قیراط کم ہو گا، یا ایک کتا کاٹتا ہے اور ایک محض بھونکتا ہے یا آپ نے پہلے ایک قیراط فرمایا، اور بعد میں دو قیراط، اور

[4022] تقدم تخريجه فى الطهارة باب: حكم ولوغ الكلب برقم (٦٥١)

[4024] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصيد والذبائح باب: من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد او ماشية برقم (٥٤٨٢) انظر (التحفة) برقم (٨٣٧٦)

قیراط سے کیا مراد ہے، اس کی کسی حدیث میں صراحت موجود نہیں ہے، اس حرکت سے باز رکھنے کے لیے آپ نے اس مقدار کو مبہم رکھا ہے، اس کی وضاحت نہیں کی، جنازہ کے ثواب میں آپ نے ایک قیراط، احد پہاڑ کے برابر قرار دیا ہے۔

[4024] ٥١۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)).

[4024] ۔حضرت سالم اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شکار یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا رکھا، اس کے اجر وثواب سے ہر روز دو قیراط کم ہو جائیں گے۔“

[4025] ٥٢۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)).

[4025] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتا رکھا، الا یہ کہ وہ شکار کے لیے یا مویشیوں کے لیے ہو، اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہو جائیں گے۔“

[4026] ٥٣۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى اَحَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ((أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ)).

[4026] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتا رکھا، مگر مویشیوں کا کتا یا شکاری کتا، اس کے عمل سے ہر روز قیراط کم ہو جائے گا۔“ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا کھیتی کا کتا۔“

[4024] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الرخصة في امساك الكلب للصيد برقم (٤٢٩٨) انظر (التحفة) برقم (٦٨٣١)

[4025] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٤١)

[4026] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الرخصة في امساك الكلب للحرث برقم (٤٣٠٢) انظر (التحفة) برقم (٦٧٩٦)

[4027] ٥٤-(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)). قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ.

[4027]۔حضرت سالم اپنے باپ (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''(جس نے کتا رکھا، سوائے شکاری اور مویشیوں کے کتے کے، اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔'' حضرت سالم رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس پر یہ اضافہ کرتے تھے،''یا کھیتی کا کتا،'' اور وہ کھیتی کے مالک تھے، (اس لیے اس مسئلہ سے خوب آگاہ تھے۔)

[4028] ٥٥-(. . .)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)).

[4028]۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس گھر والوں نے کتا رکھا، مگر مویشیوں کا کتا یا شکار کرنے والا کتا، ان کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

[4029] ٥٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)).

[4029]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس نے کتا رکھا، مگر کھیتی، بکریوں یا شکار کا کتا، اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

[4027] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصيد والذبائح باب: من اقتنى كلبا ليس صيد او ماشية برقم (٥٤٨١) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الرخصة في امساك الكلب للماشية برقم (٤٢٩٥) انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٠)

[4028] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٦)

[4029] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٣٦٦)

فائدہ:...... اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھیتی کے کتے کا استثناء بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سنائی گئی، تو انہیں بھی یاد آ گیا، اس لیے بعد میں انہوں نے اس کو بیان کرنا شروع کر دیا، یا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اعتماد کرتے ہوئے، اس کو بیان کرنا شروع کر دیا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے جو یہ کہا تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھیتی کا مالک ہے، تو اس کا یہ مقصد نہ تھا کہ اس نے اپنے مفاد میں یہ بات گھڑ لی ہے، بلکہ توثیق و تائید مقصود تھی، چونکہ وہ کھیتی کے مالک ہیں، اس لیے وہ اس کو بہتر طور پر جانتے ہیں۔

[4030] ٥٧-(١٥٧٥) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّلَا مَاشِيَةٍ وَّلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَّلَا أَرْضٍ)).

[4030]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ ابو طاہر اور حرملہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتا رکھا، جو شکاری یا مویشیوں کے لیے یا زمین کے لیے نہیں ہے، تو اس کے اجر سے دو قیراط ہر دن کم ہوں گے۔'' ابو طاہر کی حدیث میں، زمین کا ذکر نہیں ہے۔

[4031] ٥٨-(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ.

[4031]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتا رکھا، الا یہ کہ وہ مویشیوں یا شکار یا کھیتی کے لیے ہو، اس کے اجر سے ہر دن ایک قیراط کم ہو گا۔''
امام زہری بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی، تو انہوں نے کہا،

[4030] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الرخصة في امساك الكلب للحرث برقم (٤٣٠١) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٤٦)

[4031] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصيد باب: في اتخاذ الكلب للصيد وغيره برقم (٢٨٤٤) والترمذي في (جامعه) في الاحكام والفوائد باب: ما جاء فيمن امسك كلبا ما ينقص من اجره برقم (١٤٩٠) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الرخصة في امساك الكلب للحرث برقم (٤٣٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٢٧١)

اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ کھیتی کے مالک تھے، (اور جس کو کسی چیز سے واسطہ پڑتا ہے، وہ اس کے مسائل کو بھی خوب یاد رکھتا ہے۔)

[4032] ٥٩۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)).

[4032]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتا رکھا، تو اس کے عمل میں سے ہر دن ایک قیراط کم ہوگا، الا یہ کہ وہ کھیتی یا مویشیوں کے لیے ہو۔''

[4033] (. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4033]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......اِقْتَنٰى، اِتَّخَذَ، أَمْسَكَ: تینوں ہم معنی الفاظ ہیں، اور تینوں کا مقصد ایک ہی ہے۔

[4034] (. . .)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4034]۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے یحییٰ بن ابی کثیر کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4035] ٦٠۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)).

[4032] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: اقتناء الكلب للحرث برقم (٢٣٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٤٢٨)

[4033] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: النهي عن اقتناء الكلب الا كلب صيد او حرث او ماشية برقم (٣٢٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٩٠)

[4034] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٦٧)

[4035] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦١٠)

[4035] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کتا رکھا، جو شکار یا بکریوں کے لیے نہیں ہے، اس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوگا۔''

[4036] ٦١۔(١٥٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوئَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَّقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِي وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

[4036] ۔حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ شنوہ قبیلہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کتا رکھا، جو اسے کھیتی یا مویشیوں سے کفایت نہیں کرتا، اس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوگا۔'' شاگرد نے پوچھا، کیا آپ نے براہ راست یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، اس مسجد کے رب کی قسم!

[4037] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ.

[4037] ۔حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ہاں سفیان بن ابی زہیر شنئی رضی اللہ عنہ آئے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

١١...... بَابٌ: حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ

باب ١١: سینگی لگانے کی اجرت کی حلت وجواز

[4038] ٦٢۔(١٥٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ

[4036] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: اقتناء الكلب للحرث برقم (٢٣٢٣) وفي بدء الخلق باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه فان في احدى جناحيه داء وفي الاخرى شفاء برقم (٣٣٢٥) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الرخصة في امساك الكلب للماشية برقم (٤٢٩٦)

[4037] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠١٢)

[4038] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في الرخصة في كسب الحجام برقم (١٢٧٨) انظر (التحفة) برقم (٥٨٠)

يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ)).

[4038]۔حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی، آپ کو ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے سینگی لگائی، تو آپ نے اسے دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا، اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی، انہوں نے اس سے محصول لینے میں کمی کر دی اور آپ نے فرمایا: ''جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو، ان میں سے بہترین چیز سینگی لگوانا ہے یا وہ تمہاری بہترین دواؤں میں سے ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ خراج: وہ رقم جو روزانہ مالک غلام سے وصول کرتا ہے، جس کو خریبہ بھی کہتے ہیں۔ ❷ افضل، امثل اور خیر تینوں کا مفہوم یکساں ہے۔

[4039] ٦٣۔(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ)).

[4039]۔حمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سینگی لگانے والے کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے مذکورہ بالا واقعہ سنایا، اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دواؤں میں بہترین دوا سینگی لگوانا ہے، اور عود بحری بھی ہے اور تم گلا دبا کر بچوں کو تکلیف نہ دو۔''

فوائد:...... ❶ قُسط یا کُست کی دو قسمیں ہیں، (۱) ہندی جو سیاہ ہوتی ہے، (۲) بحری جو سفید ہوتی ہے، اور ہندی کا مزاج زیادہ گرم ہے، اور بحری کم گرم ہے، اس لیے زیادہ گرم دوا مطلوب ہو تو ہندی کھلائی جائے گی وگرنہ بحری، یہ گرم خشک دوا ہے، اس لیے سرد تر بیماروں میں زیادہ مفید ہے۔ ❷ جب بچہ کا حلق درد کرتا ہے، جسے عُذرۃ (گلے پڑنا) کہتے ہیں، عورتیں عام طور پر اس بیماری میں گلا دباتی ہیں، جس سے بچے کو تکلیف ہوتی ہے، اس لیے آپ نے فرمایا، اس عمل کی بجائے اسے عود کھلاؤ۔

[4040] ٦٤۔(. . .)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[4039] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٩)

[4040] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارة باب: من كلم موالي العبد ان يخففوا عنه ←

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ.

[4040] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ایک سینگیلگانے والے غلام کو بلوایا، اور اس نے آپ ﷺ کو سینگی لگائی، تو آپ نے اسے ایک صاع یا ایک دو مد (اناج) دینے کا حکم دیا، اور اس کے بارے میں (اس کے مالکوں سے) گفتگو کی، تو اس کے خراج میں تخفیف کر دی گئی۔

فائدہ:...... غلام کے مالک روزانہ اس سے دو صاع وصول کرتے تھے، آپ ﷺ نے انہیں دو صاع کی بجائے ایک صاع لینے کے لیے کہا، اور انہوں نے آپ ﷺ کا ایک صاع، دو صاع ہی تصور کیا، اور آئندہ ایک صاع ہی اس سے وصول کیا، اس لیے بعض حدیثوں میں ایک صاع دینے کا تذکرہ ہے، اور بعض میں دو کا، اور آپ ﷺ کے اس عمل ہی سے جمہور فقہاء نے ناپسندیدہ ہونے کے باوجود، حجامت (سینگی لگانا) کی اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔

[4041] ٦٥-(١٢٠٢) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

[4041] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت دی، اور آپ نے ناک میں دوائی ڈالی۔

فائدہ:...... اسْتَعَطَ کا معنی ہے سَعُوط کا طریقہ استعمال کیا، یعنی پشت پر لیٹ کر، سر نیچے کر کے ناک کے ذریعہ دوائی استعمال کی، تاکہ وہ دماغ میں پہنچے اور چھینک آئے، جس سے بیماری نکل جائے۔

[4042] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ.

← من خراجه برقم (٢٢٨١) انظر (التحفة) برقم (٦٩١)

[4041] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارة باب: خراج الحجام برقم (٢٢٧٨) وفي الطب باب: السعوط برقم (٥٦٩١) وهو اتم من الاول۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: كسب الحجام برقم (٢١٦٢) انظر (التحفة) برقم (٥٧٠٩)

[4042] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٧٧٢)

[4042]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بنو بیاضہ کے ایک غلام نے سینگی لگائی، تو آپ نے اسے اس کی اجرت دی، اور آپ کے آقا سے گفتگو، تو اس نے اس سے آمدن لینے میں تخفیف کر دی، اور اگر یہ اجرت حرام ہوتی، نبی اکرم ﷺ اسے نہ دیتے۔

فائدہ :......رسول اللہ ﷺ نے غلام کے مالک سے، اس کے خراج کے بارے میں گفتگو کی، تو اگر سینگی لگانے کی اجرت حرام ہوتی، تو آپ اسے فرماتے، اس کو کوئی کام سکھاؤ، اور آپ نے اس کو خبیث قرار دے کر، اپنی سواری یا غلاموں کو کھلانے کا حکم دیا، سواری اور غلام کو حرام کھلانا تو جائز نہیں ہے، یا ایسے ہی خبیث ہے، جیسا کہ آپ نے لہسن اور پیاز کے کھانے کو خبیث قرار دیا ہے، مقصد یہ ہے سینگی لگوانے والے کو تو اجرت دینی ہی ہوگی، لینے والے کے لیے یہ پسندیدہ نہیں ہے۔

١٢...... بَاب:تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

باب ١٢: شراب کی خرید وفروخت حرام ہے

[4043] ٦٧-(١٥٧٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلَى بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ)) قَالَ فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ)) قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا.

[4043]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمان سنا: "اے لوگو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کا اشارہ دے رہے ہیں، اور شاید اللہ تعالیٰ جلدی اس کے بارے میں کوئی (قطعی) حکم نازل فرمائے گا، تو جس کے پاس کچھ شراب ہو، وہ اسے بیچ کر اس سے فائدہ اٹھا لے۔" وہ بیان کرتے ہیں، تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے، تو اب اس آیت کے نزول کے بعد، جس کے پاس کچھ شراب ہو، تو وہ نہ پیئے اور نہ فروخت کرے۔" تو وہ بیان کرتے ہیں، تو جن لوگوں کے پاس کچھ شراب تھی، وہ اسے مدینہ کی گلیوں یا رستوں میں لے آئے اور اسے بہا دیا۔

[4043] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣)

فائدہ ...... عرب شراب کے بہت رسیا تھے، اور اس سے بہت کم افراد بچے ہوئے تھے، اس لیے قرآن مجید میں اسے آہستہ آہستہ تدریجاً حرام ٹھہرایا گیا ہے، سب سے پہلے سورہ نحل کی آیت ص ۶۷ اتری "کہ کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے تم نشہ آور چیزیں بناتے ہو اور کھانے کی اچھی چیزیں بھی" تو اس آیت میں رزق (غذا) کے ساتھ حسن پاکیزہ اور اچھائی کی قید (صفت) لا کر اس حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا کہ کھجور اور انگور سے نشہ آور چیزیں تیار کرنا، ان کا صحیح استعمال نہیں ہے، ان کا صحیح استعمال یہی ہے کہ ان سے ایسی غذا ہی حاصل کی جائے، جس سے جسم اور عقل کو طاقت و توانائی حاصل ہو، نہ کہ وہ غذا جو جسم کو سست و کاہل اور عقل و بدن کو ماؤف کر دے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول، شراب مال کو برباد کرتی ہے اور عقل کو معطل کر دیتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، وہ اس کے بارے میں حکم نازل فرمائے، اس لیے یہ اصول ہے کہ جب تک کسی چیز کے بارے میں شریعت کا حکم نازل نہ ہو، اس کا استعمال جائز ہے، کیونکہ انسان پابند یا مکلف شریعت کے نزول کے بعد ٹھہرتا ہے، اور اس پر ثواب و عقاب یا مواخذہ شروع ہوتا ہے، اس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ اتری، "وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے، ان دونوں کے اندر بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔" عربوں کے ہاں ایک دستور یہ بھی تھا، کہ قحط کے زمانے میں مالدار لوگ شراب پی کر جوا کھیلتے اور اس میں جو کچھ جیتتے، وہ غریبوں میں بانٹ دیتے، اس طرح اس میں ایک اخلاقی اور انسانی خوبی پیدا ہو جاتی تھی، اس لیے یہاں اس کے طبی اور مادی فوائد کی طرف اشارہ مقصود نہیں ہے، اس لیے یہاں نفع کا مدمقابل، اثم لایا گیا ہے، جو اخلاقی مفاسد اور گناہوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، ضرر کا لفظ نہیں لایا گیا جو مادی مفاسد کے لیے آتا ہے، گویا اس طرف اشارہ مقصود ہے، کہ جو چیز اخلاقی طور پر مضر ہے، اگر اس سے کوئی مادی فائدہ بھی پہنچتا ہو یا پہنچایا جا سکتا ہو، تب بھی اس کے اخلاقی نقصان کے غلبہ کی بنا پر، اس سے روکا جائے گا، کوئی سود لے کر اس سے مسجد تعمیر کر دے، یا لاٹری کی سکیموں میں حصہ لے کر، اس کی رقم سے دینی مدرسہ تعمیر کر دے، فلم اسٹار امدادی شو منعقد کر کے جہاد فنڈ میں ڈال دیں، تو کیا ان کو جائز قرار دیا جا سکے گا، اس آیت کے نزول کے بعد کچھ لوگ شراب اور جوئے سے باز آ گئے، لیکن کلی طور پر یہ سلسلہ رکا نہیں، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی، تو سورہ نساء کی آیت نمبر ۴۳ اتری کہ "اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جایا کرو، یہاں تک کہ جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اس کو سمجھنے لگو، اور جنابت کی حالت میں بھی،" یہاں نشہ کو جنابت کے ساتھ لا کر اشارہ کر دیا کہ نشہ بھی ایک قسم کی نجاست ہے، نشہ عقل کی نجاست ہے اور جنابت جسم کی، اس طرح شراب کی حرمت کا اشارہ کر دیا، اس لیے آیت کے نزول کے بعد آپ نے فرمایا: ((یایها الناس! ان الله یعرض بالخمر)) اے لوگو! اللہ شراب کی حرمت کی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔ (جامع الاصول لابن اثیر، ج ۵، ص ۱۱۳) اس کے تھوڑا عرصہ بعد سورہ مائدہ کی قطعی حرمت کی آیت نمبر ۹۰۔ ۹۱ نازل ہوئی، اور صحابہ کرام نے تعمیل حکم کرتے

ہوئے شراب کو بہا دیا، اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا، جس چیز کا استعمال جائز نہیں ہے، اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے، اور شراب خمر کسے کہتے ہیں، اس کی تفصیلات مشروبات کے باب میں آئے گی، جس کو خمر کہا جاتا ہے، اس کے پینے اور خرید وفروخت کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

[4044] ٦٨-(١٥٧٩) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ انَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا)) قَالَ لَا فَسَارَّ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بِمَ سَارَرْتَهُ)) فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)) قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

[4044] - امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مصری شخص عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کہ انگور کے شیرہ (جوس) کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ایک آدمی نے شراب کا مشکیزہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''کیا تم جانتے ہو، کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، تو اس نے ایک انسان سے سرگوشی کی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''تو نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟'' اس نے جواب دیا، میں نے اسے اس کو فروخت کرنے کے لیے کہا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسے پینا حرام ٹھہرایا ہے، اس نے اسے فروخت کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس پر اس نے مشکیزے کا منہ کھول دیا اور اس میں جو کچھ تھا، وہ بہ گیا۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ کو تحفہ دینے والا آدمی ابو عامر ثقفی تھا، وہ فتح مکہ کے سال، آپ ﷺ کو ملا اور آپ کو شراب کا مشکیزہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا، اس کو شراب کی حرمت کا پتہ نہ تھا، اور آپ نے سوال یہ معلوم کرنے کے لیے کیا، تا کہ پتہ چل جائے، وہ اس حکم سے آگاہ ہے یا نہیں، کیونکہ اگر علم کے بعد اس نے یہ کام کیا تو اس کو سرزنش وتوبیخ ہو سکتی ہے، اگر ناواقف ہو تو پھر اسے معذور سمجھا جا سکتا ہے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ

[4044] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الخمر برقم ٧/ ٣٠٨- انظر (التحفة) برقم (٥٨٢٣)

شراب کی حرمت فتح مکہ سے تھوڑا عرصہ پہلے ہوئی تھی اور ابھی اس کی حرمت مشہور نہیں ہوئی تھی، اور اس کے سرگوشی کرنے پر آپ نے محسوس فرمایا، اس نے، اس شراب کے بارے میں، سرگوشی کی ہے، اس لیے آپ نے اس سے سوال کیا، تاکہ اگر سرگوشی غلط مقصد کے لیے ہو تو اس کو صحیح بات بتائی جا سکے۔ اس لیے یہ تجسس یا کثرت سوال کے زمرہ میں نہیں آتا، اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا، ''کہ جس نے اس کا پینا حرام ٹھہرایا ہے، اس کو بیچنا بھی حرام ٹھہرایا ہے۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے، بعض دفعہ حرام اور نجس کو بیچنا جائز ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کا استعمال کسی طور پر ممکن ہوتا ہے۔''

[4045] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ.

[4045]۔ امام صاحب نے اپنے استاد ابو طاہر کی ایک اور سند سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4046] ٦٩-(١٥٨٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا. وَقَالَ إِسْحٰقُ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ.

[4046]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب سورۃ بقرہ کے آخری حصہ کی آیات اتریں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور انہیں لوگوں کو سنایا، پھر آپ نے شراب کی تجارت سے منع فرمایا۔

[4045] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٢٠)

[4046] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: تحريم تجارة الخمر في المسجد برقم (٤٥٩) وفي البيوع باب: اكل الربا وشاهده وكاتبه برقم (٢٠٨٤) وفي باب: تحريم التجارة في الخمر (٢٢٢٦) وفي التفسير باب: (واحل الله البيع وحرم الربا) برقم (٤٥٤٠) وفي باب: (يمحق الله الربا) برقم (٤٥٤١) وفي باب: (فأذنوا بحرب من الله ورسوله برقم (٤٥٤٢) وفي باب وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة وان تصدقوا خير لكم ان كنتم تعلمون) برقم (٤٥٤٣) تعليقا۔ وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في ثمن الخمر والميتة برقم (٣٤٩٠) وبرقم (٣٤٩١) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الخمر برقم ٧/ ٣٠٨۔ وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: التجارة في الخمر برقم (٣٣٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٣٦)

فائدہ :...... شراب پینے اور اس کے بیچنے کی حرمت فتح مکہ سے پہلے نازل ہو چکی تھی، اور آپ نے اس کی بیع کی حرمت کا اعلان فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں کر دیا تھا، جیسا کہ آگے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت آ رہی ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن آیات کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اس سے مراد سود کے بارے میں اترنے والی آیات ہیں، جیسا کہ اگلی روایت میں تصریح موجود ہے، اور یہ آیات احکام کے بارے میں اترنے والی آیات میں سے سب سے آخری ہیں، جو حجۃ الوداع کے قریب اتری ہیں، اس لیے آپ نے ربا کی حرمت کا اعلان حجۃ الوداع میں فرمایا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، آیات ربا کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت شراب کا اعلان دوبارہ فرمایا، جس سے معلوم ہوتا ہے، ان دونوں کا آپس میں خصوصی تعلق ہے، اور ایک دوسرے کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔

[4047] ٧٠-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِيكُرَيْبٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَحَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبٰوا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

[4047] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، جب سود کے بارے میں آیات سورہ بقرہ کے آخر میں نازل ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، اور شراب کی تجارت کی حرمت کو بھی بیان فرمایا۔

۱۳...... بَاب: تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ

باب ۱۳: شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت (بیع) حرام ہے

[4048] ٧١-(١٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ ((إِنَّ اللّٰهَ

[4047] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٢٢)

[4048] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الميتة والاصنام برقم (٢٢٣٦) وفي التفسير باب: (وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذي ظفر والبقر حرمنا عليهم شحومهما) برقم (٤٦٣٣) والمغازي باب (٥١) برقم (٤٢٩٦) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في ثمن الخمر والميتة برقم (٣٤٨٦) وبرقم (٣٤٨٧) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في بيع جلود الميتة والصنام برقم (١٢٩٧) والنسائي في (المجتبى) في الفرع والعتيرة باب: النهي عن الانتفاع بشحوم الميتة برقم (٤٢٦٧) وفي البيوع باب: بيع الخنزير برقم ٧/ ٣٠٩۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: ما لا يحل بيعه برقم (٢١٦٧) انظر (التحفة) برقم (٢٤٩٤)

وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ)).

[4048]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال مکہ میں سنا، آپ فرما رہے تھے، ''اللہ اور اس کے رسول نے، شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔'' پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں فرمائیں، اس کا کیا حکم ہے، کیونکہ اس سے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے، اور اس سے چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، وہ حرام ہے۔'' پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردار کی چربی کو حرام کر دیا، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اور اس کی قیمت استعمال کرنے لگے۔''

فوائد: ...... ❶ مردار سے مراد وہ جانور ہیں، جو اپنی موت آپ مر جائے، یا شرعی طریقہ کے مطابق اس کو ذبح نہ کیا جائے، مردار کا گوشت بالاتفاق حرام ہے، اور مچھلی اور مکڑی حدیث کی روشنی میں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ باقی اجزاء کے بارے میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جن اجزاء میں زندگی نہیں ہوتی، مثلاً بال، ناخن، کھر اور سینگ وغیرہ، ان سے فائدہ اٹھانا اور بیچنا جائز ہے، لیکن امام شافعی اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک مردار کے تمام اجزاء نجس ہوتے ہیں، اس لیے ان کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔ یہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، لیکن حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے بقول، جن اجزاء میں زندگی نہیں ہے، وہ مردار نہیں ہیں، اس لیے جمہور اہل علم کے نزدیک طاہر حیوان کے یہ اجزاء مردار ہونے کی صورت میں طاہر ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام لیث، امام داود وغیرہم رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے، صرف امام شافعی، ان کو نجس قرار دیتے ہیں۔ (زاد المعاد ج ۵ ص ۶۶۸)

ہڈیوں کے بارے میں اختلاف ہے، جن حضرات کے نزدیک وہ نجس نہیں ہیں، جیسے امام ابوحنیفہ، بعض حنابلہ اور ابن وہب مالکی، ان کے نزدیک ان کی تجارت (بیع) جائز ہے، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔ (ج ۵، ص ۶۷۴)

امام مالک ہڈیوں کو نجس سمجھتے ہیں، اس لیے ان کے نزدیک مردار کی ہڈیوں کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے، اس لیے وہ ہاتھی دانت (عاج و انیاب) کی خرید و فروخت اور ان کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتے۔

اس حدیث کی رو سے میت انسان کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہے، وہ مسلمان ہو یا کافر، اس لیے جب نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ، خندق میں گرا اور مسلمانوں نے اس کو قتل کر کے، اس پر قبضہ کر لیا، اور کافروں نے اس کی لاش کے عوض دس ہزار درہم کی پیشکش کی، تو آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا، اور اس کی لاش ان کے حوالہ کر دی۔ (عمدۃ

القاری، ج ۱۲، ص ۵۶، مطبوعہ منیریہ، شرح مسلم، ج ۲، نووی، ص ۲۳) ❷ خنزیر کی بیع کی حرمت پر اتفاق ہے، اس کے کسی جز کو بھی نہیں بیچا جا سکتا، مردار، شراب اور خنزیر کی حرمت کی علت بقول ابن حجر ؒ جمہور علماء کے نزدیک نجاست ہے، اس لیے ہر نجس چیز کی بیع حرام ہے، فتح الباری، ج ۴، ص ۵۳۷۔ مکتبہ دار السلام، لیکن امام نووی ؒ نے اس قول کو شوافع کی طرف منسوب کیا ہے، مسلم، ج ۲، ص ۲۳۔ اس لیے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک، ارڑی اور عزرہ گندگی کا بیچنا جائز نہیں ہے، لیکن احناف کے نزدیک علت، مردار، خنزیر اور شراب سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت ہے، اس لیے جن چیزوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، ان کی بیع بھی جائز ہے۔ ❸ صنم، بت کی بیع کی حرمت کی علت، اس سے جائز نفع کا نہ ہونا ہے، اس اعتبار سے اگر اسے توڑ پھوڑ کر نفع اٹھانا ممکن ہو، تو پھر اس کے اجزاء کا بیچنا، بعض احناف اور بعض شوافع کے نزدیک جائز ہے، اور صنم کی بیع کی حرمت سے معلوم ہوتا ہے، وہ تمام آلات اور اشیاء جن کی پرستش ہوتی ہے، ان کی بیع ناجائز ہے، بلکہ بقول حافظ ابن قیم شرک کی پرچار کرنے والی کتابوں کی بیع بھی جائز نہیں ہے۔ (زاد المعاد، ج ۵، ص ۶۷۵) ❹ لا، هو، حرام، هو کا مرجع شوافع کے نزدیک اور حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم ؒ کے نزدیک بیع ہے، کہ چربی سے ان فوائد اور منافع کے حصول کے باوجود اس کی بیع حرام ہے، اس لیے اس سے یہ منافع حاصل کرنا جائز ہے، لیکن خرید و فروخت جائز نہیں ہے، خلاصہ کلام کے طور پر حافظ ابن قیم لکھتے ہیں:

”ليس كل ما حرم بيعه حرم الانتفاع به، بل لا تلازم بينهما، فلا يؤخذ تحريم الانتفاع من تحريم البيع“ (زاد المعاد، ج ٥، ص ٦٦٨)

ہر چیز جس کا بیچنا حرام ہے، اس سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں ہے، بیع کی حرمت اور انتفاع کی حرمت آپس میں لازم وملزوم نہیں ہیں، اس لیے بیع کی حرمت سے انتفاع (فائدہ اٹھانا) کی حرمت ثابت نہیں ہوتی، لیکن جمہور علماء جن میں احناف بھی داخل ہیں، ان کے نزدیک مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے، گویا ضمیر کا مرجع بیع نہیں بلکہ نفع اٹھانا ہے، اور بعض احادیث میں ضمیر هي یا هُنّ ہے، اس سے جمہور کی تائید ہوتی ہے، اور شوافع کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ”انہوں نے چربی کو بیچا اور اس کی قیمت کو استعمال کیا تو حرمت اس کی بیع ہے، کیونکہ جس چیز کا کھانا حرام ہے، اس کا بیچنا بھی حرام ہے۔

[4049] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ

[4049] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٢٢)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[4049]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن امام صاحب کے استاد محمد بن مثنی کی سند سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت یزید بن ابی حبیب نے براہ راست، امام عطاء سے سنی نہیں ہے، بلکہ عطاء نے اسے لکھ کر بھیجی ہے۔

[4050] ۷۲۔(۱۵۸۲) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا)).

[4050]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے، تو انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ سمرہ رضی اللہ عنہ کو سمجھ دے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت بھیجے، ان پر چربیاں حرام قرار دی گئیں، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ((قاتل اللّٰه)) کا لفظ استعمال کیا ہے، تو یہ محض کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے، اس کا اصلی معنی یا بددعا مقصود نہیں، جیسا کہ عرب کہتے ہیں، تربت يداك، رغم انفك، ويحك، ويلك، عقرى حلقى، ظاہر ہے، ان کا معنی یا بددعا مقصود نہیں ہوتی، اور حضرت سمر کے شراب فروخت کرنے کی عطاء نے چار وجوہ بیان کی ہیں۔(۱) انہوں نے یہ شراب اہل کتاب سے جزیہ میں لی تھی اور انہیں ہی بیچی تھی، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں، یہ آپس میں اس کی بیع کرتے ہیں، اس لیے ان سے لے کر ان کو بیچنا جائز ہے، (۲) انہوں نے انگوروں کا شیرہ، شراب بنانے والوں کو بیچا تھا، اور شیرہ بیچنا جائز ہے، (انہیں یہ معلوم نہ ہوگا کہ یہ شراب بنائیں گے) (۳) انہوں نے شراب سرکہ بنا کر بیچا تھا، وہ سرکہ بنا کر بیچنا جائز سمجھتے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جائز نہیں سمجھتے تھے، اور احناف کے نزدیک بھی سرکہ بنا کر بیچنا جائز ہے، جو ایک ناجائز حیلہ ہے، شراب خود بخود سرکہ بن جائے تو جائز ہے، لیکن سرکہ بنانا درست نہیں ہے۔ (۴) انہیں شراب کی فروخت کی حرمت کا علم نہیں تھا۔

[4050] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه برقم (۲۲۲۳) وفي احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بني اسرائيل برقم (۳٤٦٠) وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: التجارة في الخمر برقم (۳۳۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۰۷)

[4051] (. . .) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4051]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4052] ۷۳۔(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا)).

[4052]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ، یہود کو غارت کرے، اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا، تو انہوں نے ان چربیوں کو بیچا اور ان کی قیمتیں کھائیں۔''

فائدہ:...... یہود نے چربی کو استعمال کرنے کے لیے یہ حیلہ نکالا کہ اس کو پگھلایا تاکہ وہ شحم کی بجائے ودك (چکنائی) بن جائے، کیونکہ عربوں کے ہاں، پگھلانے سے پہلے اس کو شحم کہتے ہیں، اور پگھلانے کے بعد وَدَك کہتے ہیں، اس طرح اس حیلہ کے ذریعہ، اس کو استعمال کرنا شروع کر دیا، کہ بیچ کر اس کی رقم کھا لیتے، یا استعمال میں لے آتے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی حکم سے بچنے کے لیے حیلہ نکالنا جائز نہیں ہے، ہاں شرعی حکم کے نفاذ کے لیے یا اس کی مخالفت سے بچنے کے لیے حیلہ یعنی تدبیر کرنا جائز ہے، فریب کاری اور دھوکہ دہی جائز نہیں ہے۔ اس لیے دھوکہ دہی کے لیے، قرآن کی آیت، کہ خذ بيدك ضِغثا، تنکوں کا گٹھا لے کر ماریے یاجعل السقاية في رحل اخيه، اپنے بھائی کے بورے میں پیالہ ڈال دیا، سے استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے فرمان اور نص سے ہوئے ہیں، حضرت ایوب یا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے طور پر نہیں اپنائے، اس طرح آپ نے ردی کھجوریں بیچ کر قیمتاً اچھی کھجوریں خریدنے کا حکم دیا، تو اس میں کوئی دھوکہ والی بات نہیں ہے، بلکہ شارع (قانون ساز) کا حکم ہے، یہود کی طرح اپنی طرف سے یہ کام نہیں کیا، شراب کو سرکہ بنانا اپنا فعل ہے جبکہ شارع نے شراب کو بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو انسان نے اس حکم سے بچنے کے لیے اس میں تبدیلی کر لی، جیسا کہ یہود نے شحم کو ودك بنا کر بیچنا شروع کر دیا، اس طرح یہود بھی ہفتہ کے دن مچھلیاں نہیں پکڑتے تھے، ہفتہ کا دن گزرنے کے بعد ہی پکڑتے تھے، ہفتہ کے دن تو صرف جال ہی لگاتے تھے، یا گڑھوں میں دھکیل دیتے تھے، (سوراخوں کے ذریعہ) اور یہ چیز ان کے لیے عذاب کا باعث بنی۔

[4051] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٢٦)

[4052] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٩٩)

[4053] ٧٤-(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ))**.

[4053] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانی شروع کر دی۔

فائدہ:......شرعی طور پر بعض چیزوں کا کھانا حرام ہے، اس لیے کھانے کے لے ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے،لیکن اس کے دوسرے استعمال جائز ہیں، اس لیے دوسرے منافع کی خاطر ان کی بیع بھی جائز ہے جیسے گدھا، خچر اور شکاری پرندے، ان کی خرید و فروخت جائز ہے، اس طرح مردار ے چمڑے کو رنگ کر بیچنا جائز ہے۔

۱۴...... بَاب: الرِّبَا

باب ۱٤: ربا سود (سود کے مسائل)

[4054] ٧٥-(١٥٨٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ))**.

[4054] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا، سونے کے عوض فروخت نہ کرو، مگر برابر، برابر اور ایک دوسرے سے زائد نہ کرو، اور چاندی، چاندی کے عوض فروخت نہ کرو، مگر برابر برابر، اور اسے ایک دوسرے پر زائد نہ کرو، اور موجود کو غیر موجود کے عوض فروخت نہ کرو۔''

مفردات الحدیث

❊ ربا: کا معنی اضافہ وزیادتی یا بڑھوتری ہے، اور علامہ ابو بکر جصاص نے اس کی تعریف یوں کی ہے، ((القرض المشروط فيه الاجل وزيادة مال على المستقرض)) یعنی ادھار کی میعاد

[4053] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: لا یذاب شحم المیتة ولا یباع ودکه برقم (٢٢٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٧)

[4054] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: بیع الفضة بالفضة برقم (٢١٧٧) والترمذی فی (جامعه) فی البیوع باب ما جاء فی الصرف برقم (١٢٤١) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: بیع الذهب بالذهب برقم (٧/ ٢٧٨) وبرقم ٧/ ٢٧٩۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٨٥)

پر مقروض سے اضافہ وصول کرنا، اور ایک مرفوع اور موقوف حدیث ہے، ((كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ منفعةً فهو رِبًا)) قرض پر نفع وصول کرنا سود ہے۔ لَا تُشِفُّوا: یہ شفّ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی، زیادتی اور کمی دونوں آتے ہیں، تو معنی ہوا، ایک دوسرے سے کم یا زیادہ نہ کرو برابر، برابر ہوں۔

فائدہ :......ربا کی دو قسمیں ہیں (۱) ربا النسيئة: جس کی حرمت قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے، اس لیے اس کو ربا القرآن بھی کہتے ہیں، جس میں ادھار، رقم دے کر، اس پر نفع یا اضافہ وصول کیا جاتا ہے۔ (۲) ربا الفضل: جس کی حرمت احادیث میں بیان کی گئی ہے، اس لیے اسے ربا الحدیث بھی کہتے ہیں، جس میں ایک جنس کا باہمی تبادلہ کمی وبیشی کے ساتھ کیا جاتا ہے، مثلاً ایک طرف چار کلو گندم ہے اور دوسری طرف ۶ کلو گندم ہے، یا ایک طرف دو تولہ سونا ہے اور دوسری طرف تین تولہ یا ڈھائی تولہ سونا ہے تو یہ جائز نہیں ہے اور ایک ملک کی کرنسی کا حکم بھی سونے، چاندی والا ہے، تبادلہ میں کمی وبیشی جائز نہیں ہے، اس طرح تبادلہ کا دست بدست نقد بنقد ہونا ضروری ہے، موجود (ناجز) کا غائب (غیر موجود) سے تبادلہ جائز نہیں ہے۔

[4055] ۷۶-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعَيْهِ إِلٰى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ)).

[4055] - امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو لیث کے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، قتیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور نافع رحمہ اللہ اس کے ساتھ گئے، اور ابن رمح کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ لیثی کے ساتھ گئے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، حتی کہ وہ (ابن عمر) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے، اور ان سے کہا، اس آدمی نے مجھ بتایا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے چاندی

[4055] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٣٠)

کو چاندی کے عوض، برابر، برابر کے سوا، بیچنے سے منع فرمایا ہے اور سونے کی سونے کے عوض بیع سے بھی برابر، برابر صورت کے سوا منع فرمایا ہے، تو حضرت ابو سعید نے اپنی دو انگلیوں سے، اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کی طرف اشارہ کر کے کہا، میری دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سونا، سونے کے عوض فروخت نہ کرو، اور چاندی، چاندی کے عوض مت بیچو، مگر برابر، برابر، اور بعض کو بعض پر زیادہ کر کے فروخت نہ کرو، اور اس میں سے جو غائب ہو تو اس کو موجود کے عوض فروخت نہ کرو، مگر دست بدست فروخت کرو۔''

[4056] (. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[4056]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے، نافع کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4057] ۷۷-(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ)).

[4057]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا، سونے کے عوض اور چاندی، چاندی کے عوض فروخت نہ کرو، مگر دونوں کا وزن اور ناپ برابر ہو۔

فائدہ: سواء بسواء، مِثلا بمثل یہ وَزنًا بِوَزنٍ کی تاکید اور مبالغہ کے لیے ہیں، اور سونا اور چاندی میں تفاضل کی وبیشی کی علت یا سبب ان کا موزوں اور ہم جنس ہونا ہے، یہ امام ابوحنیفہ اور امام احمد، اسحاق بن راہویہ وغیرہم کا قول ہے، اور امام شافعی کے نزدیک، ان کا قیمت اور ہم جنس ہونا ہے، امام احمد کا ایک قول یہی ہے، اور امام مالک کا نظریہ بھی یہی ہے، اور صحیح نظریہ یہی ہے، اس لیے ایک ملک کی کرنسی کا تبادلہ، دست بدست اور برابر، برابر ہو گا، اور اگر دوسرے ملک کی کرنسی تبادلہ ہو، تو پھر جنس کے بدلنے کی بنا پر کمی وبیشی جائز ہوگی لیکن تبادلہ نقد بنقد ہوگا۔

[4056] تقدم تخريجه برقم (٤٠٣٠)

[4057] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٠٢٦)

[4058] ٧٨-(١٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ)).

[4058] ۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دینار کو دو دینار کے عوض نہ بیچو اور نہ ہی ایک درہم کو دو درہم کے عوض فروخت کرو۔''

فائدہ :...... آج کل بین الاقوامی طور پر، کاغذی کرنسی کو دینار و درہم کی طرح نقدی خیال کیا جاتا ہے، ان سے دینار و درہم کی طرح ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ اس لیے، ان کا حکم بھی دینار اور درہم والا ہوگا، اور دینار اور درہم کی طرح ان سے بھی زکاۃ وصول کی جائے گی، اگر کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے بقدر کرنسی ہوگی، تو سال گزرنے پر اس پر ڈھائی فیصد زکاۃ ادا کرنا ہوگی۔

١٥...... بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا

باب ۱۵: نقدی کا تبادلہ اور سونے کو چاندی کے عوض، نقد (دست بدست) فروخت کرنا

[4059] ٧٩-(١٥٨٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

[4058] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٨٣٦)

[4059] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: ما يذكر في بيع الطعام والحكرة برقم (٢١٣٤) وفي باب: بيع التمر بالتمر برقم (٢١٧٠) وفي باب: بيع الشعير بالشعير برقم (٢١٧٤) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في الصرف برقم (٣٣٤٨) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في الصرف برقم (١٢٤٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع التمر بالتمر متفاضلا برقم ٧/ ٢٧٢- وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الصرف وما لا يجوز متفاضلا يدا بيد برقم (٢٢٥٣) وفي باب: صرف الذهب بالورق برقم (٢٢٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٣٠)

وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ)).

[4059] ۔حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یہ کہتا ہوا آگے بڑھا، کون درہم فروخت کرنا چاہتا ہے، تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کہنے لگے، ہمیں اپنا سونا دکھاؤ، تو پھر ہمارے پاس اس وقت آنا، جب ہمارا خادم آ جائے، تو ہم تمہیں چاندی دے دیں گے، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوگا، ابھی اس کو چاندی دو یا اس کا سونا، اسے لوٹا دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ''چاندی کا سونے سے تبادلہ سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو (لو، دو) اور گندم کا گندم سے تبادلہ سود ہے، الا یہ کہ نقد بنقد ہو اور جَو کا جَو سے تبادلہ سود ہے، مگر جو دست بدست ہو، اور تمر کا فر سے تبادلہ سود ہے، اگر نقد بنقد نہ ہو۔''

[4060] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4060] ۔امام صاحب مذکورہ روایت اپنے تین اور اساتذہ سے زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4061] ٨٠-(١٥٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَآءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَآئِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ

[4060] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٣٥)

[4061] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في الصرف برقم (٣٣٤٩) وبرقم (٣٣٥٠) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: الحنطة بالحنطة مثلا بمثل برقم (١٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (٥٠٨٩)

الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

[4061]۔ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام میں ایک مجلس میں تھا، جس میں مسلم بن یسار بھی موجود تھے، تو ابو اشعث بھی آ گئے، لوگوں نے کہا، ابو اشعث آ گئے، ابو اشعث آ گئے، وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا، ہمارے بھائی (مسلم بن یسار) کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث سنایئے، تو انہوں نے کہا، ہاں، ہم ایک جنگ میں شریک ہوئے، جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار تھے، تو ہمیں بہت سی غنیمتیں حاصل ہوئی، اس میں ایک چاندی کا برتن تھا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کہا، اسے لوگوں کو عطیات کے حاصل ہونے کے وقت کی مدت کے ادھار پر فروخت کر دو، لوگوں نے اس کے لیے جلدی کی، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ چلا، تو وہ کھڑے ہو کر کہنے لگے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ سونے کی سونے سے اور چاندی کی چاندی سے اور گندم کی گندم سے اور جو کی جو سے، کھجور کی کھجور سے اور نمک کی نمک سے بیع سے منع فرما رہے تھے، الا یہ کہ برابر، برابر اور نقد بنقد ہو، تو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سودی لین دین کیا، تو لوگوں نے جو کچھ لیا تھا، اس کو واپس کر دیا، اس کا پتہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو چلا، تو وہ خطاب کے لیے کھڑے ہو گئے اور کہا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں، ہم بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے، اور آپ کے ساتھ رہتے تھے، تو ہم نے تو وہ احادیث آپ سے نہیں سنیں، تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور واقعہ دہرایا، اور کہا، ہم وہ باتیں بیان کریں گے، جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، خواہ معاویہ کو ناپسند ہو، یا یہ کہا، ان رَغِمَ، خواہ ان کی ناک خالود ہو، یا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، کہ میں ان کے ساتھ، ان کے لشکر میں ایک سیاہ رات بھی نہ رہوں، حماد کہتے ہیں، یہی کہا، یا اس کا ہم معنیٰ۔

فوائد: ...... ❶ حضرت مالک بن اوس اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما کی حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نقدی (کرنسی) کے باہمی تبادلہ میں، اگر جنس ایک ہو تو مساوات اور دست بدست ہونا ضروری ہے، ایک طرف نقد ہو اور دوسری طرف نسیہ ہو یعنی تاخیر ہو تو یہ تبادلہ جائز نہیں ہے۔ ❷ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے، اگر سونے یا چاندی کا باہمی تبادلہ کرنا ہو تو اس میں سونا، چاندی کرنسی دینار و درہم کی صورت میں ہو یا ڈلی کی صورت میں یا زیورات و برتن کی صورت میں، ہر حالت میں، ان کا برابر، برابر اور نقد بنقد ہونا ضروری ہے، لیکن معاویہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ یہ تھا کہ جب وہ مَصُوْغ ہے یعنی زیورات یا برتن وغیرہ کی صورت میں ہے، تو پھر اس کے عوض زیادہ سونا یا زیادہ چاندی لینا جائز ہے، کیونکہ اب یہ سونا یا چاندی نہیں ہے، قابل فروخت سامان ہے، جس میں ادھار اور کمی وبیشی دونوں جائز ہیں، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس نظریہ پر اعتراض کیا تھا، لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات تسلیم نہیں کی تھی، پھر حضرت ابو درداء نے،

حضرت عمر بن خطاب کو اس کی اطلاع دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس سے روک دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے، یہ حضرات اس حدیث کو عام معنی میں لیتے تھے، اور وہ سونے، چاندی کی ہر صورت میں تبادلہ میں مساوات و برابری اور نقد بنقد ضروری خیال کرتے تھے، اور جمہور ائمہ کا یہی موقف ہے۔ ❸ ابن عساکر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبادہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہ رمضان ۱۰ھ میں سنی تھی، اور اس لیے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، کہ ایک صحابی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نشین اور رفیق رہا ہے، ضروری نہیں ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حدیث سنی ہو، جیسا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نہیں سنی تھی، اس لیے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اس دلیل کو رد کر دیا کہ میں آپ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا، اور آپ کی احادیث سنتا تھا، لیکن میں نے نہیں سنی ہے، تم کیوں بیان کرتے ہو۔ ❹ اعطیات الناس سے مراد، لوگوں کو بیت المال سے ملنے والے وظائف ہیں، اس طرح گویا، لوگوں نے چاندی یا سونے کے برتن، ادھار خریدے یا بیچے تھے، کہ جب ہمیں وظائف مل جائیں گے، تو ہم ان کی قیمت ادا کر دیں، تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا، کیونکہ تبادلہ میں نقد بنقد ہونا ضروری ہے، سونے، چاندی کا برتن، سونے چاندی کے حکم میں ہے، اس لیے اگر اسے خریدا جائے گا، تو دونوں کا وزن برابر ہونا چاہیے اور نقد بنقد ہو، جبکہ برتن خالص سونے یا خالص چاندی کا ہو۔ ❺ ذهب وفضة: (سونا، چاندی) میں سود کی علت وسبب ائمہ اربعہ کے نزدیک کیا ہے، اس کی بحث گزر چکی ہے، باقی اشیاء، (گندم، جو، کھجور اور نمک) کے بارے میں مندرجہ ذیل اقوال ہیں۔

(۱) امام ابوحنیفہ، امام احمد اور امام اسحاق وغیرہم رحمہم اللہ کے نزدیک ناپ کیل اور ایک جنس ہونا ہے، اس لیے ان کے نزدیک ہر کیلی اور وزنی چیز کا اگر اس کی مثل ہم جنس سے تبادلہ ہوگا، تو برابر، برابر اور نقد بنقد ہوگا۔ چاہے، وہ چیز طعام بنے یا نہ، مثلاً روئی، اون، اناج، لوہا، پیتل، سونا اور چاندی وغیرہ۔ (۲) امام شافعی کے نزدیک مطعوم (کھانے کی اشیاء) اور ہم جنس ہونا ہے، اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے، اس قول کی رو سے ربا الفضل کا تعلق تمام مطعومات سے ہوگا، وہ کیلی ہوں یا وزنی ہوں یا گن کر فروخت ہوتی، تبادلہ برابر، برابر ہوگا، مثلاً سیبوں، انار یا انڈوں کا تبادلہ برابر ہوگا، مگر مطعوم نہیں ہیں تو کمی وبیشی جائز ہے۔ (۳) امام مالک کے نزدیک ذخیرہ کے قابل اشیاء، اور ہم جنس ہوں اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کے ساتھ قوت (خوراک) ہونا بھی شرط ہے، یعنی ادخار، خوراک اور ہم جنس ہوں۔ شاہ ولی اللہ نے مالکیہ کے موقف کو پسند کیا ہے، حجۃ اللہ، ج ۲، ص ۱۰۷ اور علامہ تقی نے لکھا ہے، ((ان تعليل المالكية اظهر واولى من جهة النظر ومن جهة العمل عليه)) (تکملہ، ج ۱، ص ۵۸۲۔ مالکیہ کی علت زیادہ واضح ہے اور نظری وفکری حیثیت سے اور عملی اعتبار سے بھی زیادہ مناسب ہے، گویا ربا الفضل کا تعلق غذا بننے والی اشیاء سے ہے، جبکہ ان کا ذخیرہ کرنا ممکن ہو، ہر مطعوم چیز سے نہیں ہے اور ابن رشد مالکی نے بدایہ میں احناف کے موقف کو پسند کیا ہے۔

[4062] (. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4062]۔امام صاحب اپنے دواور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4063] ۸۱۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِيشَيْبَةَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)).

[4063]۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''سونا، سونے کے عوض، چاندی، چاندی کے عوض، گندم گندم کے عوض، جو، جو کے عوض کھجور، کھجور کے عوض، نمک، نمک کے عوض، برابر، برابر اور ہاتھوں ہاتھ ہوگا اور جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو جیسے چاہو فروخت کرو، بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ یعنی نقد بنقد ہو۔''

فائدہ:......جنس کے ایک ہونے کی صورت میں باہمی مساوات کی صورت میں تبادلہ ہوگا، لیکن اگر جنس بدل جائے، تو کمی وبیشی جائز ہے، لیکن ادھار دونوں صورتوں میں ناجائز ہے، جبکہ کوئی چیز رقم (پیسوں) سے خریدی ہے، تو پھر ادھار اشیاء فروخت کرنا جائز ہے۔

[4064] ۸۲۔(۱۵۸٤)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ)).

[4064]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''سونا، سونے کے عوض،

[4062] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٣٧)

[4063] تقدم تخريجه برقم (٤٠٣٧)

[4064] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: الشعير بالشعير برقم (٤٥٧٩) انظر (التحفة) برقم (٤٢٥٥)

چاندی، چاندی کے عوض، گندم، گندم کے عوض، جو، جو کے عوض، کھجور، کھجور کے عوض، برابر، برابر اور نقد بنقد ہوں گے، جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا، اس نے سودی معاملہ کیا، اس میں لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔"

[4065] (. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ)).

[4065]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سونے کا سونے سے تبادلہ برابر، برابر ہوگا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4066] ۸۳۔(۱۵۸۸)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ)).

[4066]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کھجور، کھجور کے عوض، گندم، گندم کے عوض، جو، جو کے عوض اور نمک نمک کے عوض، برابر، برابر اور نقد بہ نقد ہوں گے، تو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا، تو اس نے سودی لین دین کیا، الا یہ کہ ان کی اقسام (جنس) بدل جائیں۔"

مفردات الحديث

* الوان، لون کی جمع ہے، انواع واقسام کو کہتے ہیں۔

[4067] (. . .)حَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ.

[4067]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس نے نقد بہ نقد کا تذکرہ نہیں کیا۔

[4068] ۸٤۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ

[4065] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٤٠)

[4066] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع التمر بالتمر برقم (٤٥٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٢١)

[4067] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٤٢)

[4068] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الدرهم بالدرهم برقم ٧/ ٢٧٨۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الصرف وما لا يجوز متفاضلا يدا بيد برقم (٢٢٥٥) بنحوه۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٥)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا)).

[4068] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا، سونے کے عوض ہم وزن ہوں گے، برابر، برابر ہوں گے اور چاندی، چاندی کے عوض، ہم وزن، برابر، برابر ہوں گے، تو جس نے زیادہ لیا، یا زیادہ وصول کیا، تو اس نے سودی معاملہ کیا۔''

[4069] ۸۵۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَلَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)).

[4069] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دینار، دینار کے عوض، ان میں اضافہ نہیں ہوگا، اور درہم، درہم کے عوض دونوں میں ایک طرف زائد نہیں ہوں گے۔''

[4070] (. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ.

[4070]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے، موسیٰ بن ابی تمیم کی مذکورہ سند ہی سے بیان کرتے ہیں۔

۱۶...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا

باب ۱۶: سونے اور چاندی کی باہمی بیع ادھار جائز نہیں ہے

[4071] ۸۶۔(۱۵۸۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

[4069] اخرجه النسائى فى (المجتبى) ى البيوع باب: بيع الدينار بالدينار برقم (٤٥٨١) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٨٤)

[4070] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٠٤٥)

[4071] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: التجارة فى البر وغيره برقم (٢٠٦١) وفى باب: بيع الورق بالذهب نسيئتة برقم (٢١٨٠) وبرقم (٢١٨١) وفى الشركة باب: الاشتراك بالذهب والفضة وما يكون فيه الصرف برقم (٢٤٩٧) وبرقم (٢٤٩٧) وفى مناقب الانصار باب: (٥١) برقم (٣٩٣٩) وبرقم (٣٩٤٠) والنسائى فى (المجتبى) فى البيوع باب: بيع الفضة بالذهب نسيئتة برقم ٧/ ٢٨٠ وبرقم (٤٥٩١) انظر (التحفة) برقم (١٧٩١)

عَـنْ أَبِـى الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هٰذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَـأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ ((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا)) وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[4071] ۔ ابومنہال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک شریک (ساجھی) نے، چاندی حج کے موسم یا حج تک ادھار فروخت کی، پھر آ کر مجھے اس کی اطلاع دی، تو میں نے کہا، یہ معاملہ درست نہیں ہے، اس نے کہا، میں نے اسے بازار میں فروخت کیا، تو اس پر کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا، تو میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے، اس کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا، نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو ہم اس قسم کی خرید و فروخت کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو نقد بنقد ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو ادھار ہو وہ سود ہے۔'' اور تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کا کاروبار مجھ سے وسیع تھا، تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے بھی اس طرح بتایا۔

فائدہ:...... حضرت ابومنہال کے ساجھی کا مقصد یہ تھا، اگر سونے اور چاندی کا باہمی تبادلہ ادھار کی صورت میں جائز نہ ہوتا، تو بازار والے لوگ اس پر اعتراض کرتے، ان کا اعتراض نہ کرنا، اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے، لیکن اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا، اگر بازار کے لوگ واقفیت کے باوجود اعتراض نہ کریں، تو یہ جواز کی دلیل نہیں ہے، اس کا سبب کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

[4072] ٨٧-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَـا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْـلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

[4072] ۔ ابومنہال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کرنسی کے تبادلے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھو، کیونکہ وہ زیادہ جانتے ہیں، پھر ان دونوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی سونے سے ادھار، بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[4072] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٤٧)

[4073] ٨٨-(١٥٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَّشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ.

[4073]۔حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی، چاندی کے عوض اور سونا، سونے کے عوض فروخت کرنے سے روکا ہے، الا یہ کہ برابر برابر ہوں، اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چاندی، سونے کے عوض جیسے چاہیں خرید لیں اور سونا، چاندی کے عوض جیسے چاہیں خرید لیں، تو ایک آدمی نے سوال کیا، نقد بنقد ہوں؟ تو انہوں نے کہا، میں نے ایسے ہی سنا ہے۔

فائدہ:......سونے اور چاندی کے باہمی تبادلہ میں کمی وبیشی جائز ہے، لیکن ان کا نقد بنقد ہونا ضروری ہے۔

[4074] (. . .) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4074]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

١٧...... بَاب بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

باب ۱۷: ایسا ہار فروخت کرنا جس میں پتھر کے نگینے اور سونا ہو

[4075] ٨٩-(١٥٩١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ

[4073] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الذهب بالذهب برقم (٢١٧٥) وفي باب: بيع الذهب بالورق يدا بيد برقم (٢١٨٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة برقم ٧/ ٢٨٠ وبرقم ٧/ ٢٨١۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦٨١)

[4074] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٤٩)

[4075] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠٣٠)

فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

[4075] ۔حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کہ آپ خیبر میں تھے، ایک ہار لایا گیا، جس میں پتھر کے نگینے اور سونا تھا، اور وہ غنیمت کے مال سے تھا اور فروخت کیا جا رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہار سے اس کے سونے کو الگ کر لیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا، سونے کے عوض ہم وزن ہوگا۔''

[4076] ۹۰۔(. . . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ نَا سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ)).

[4076] ۔حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ (۱۲) دینار میں خریدا، ہار میں سونا اور پتھر کے نگینے تھے، میں نے ان کو الگ کیا، تو مجھے اس میں بارہ (۱۲) دینار سے زیادہ مل گئے، تو میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے الگ کیے بغیر فروخت نہ کیا جائے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کسی چیز کے ساتھ سونے کی آمیزش ہو اور اسے سونے کے عوض بیچنا ہو تو سونے کو الگ کرنا ضروری ہے، کیونکہ آپ نے الگ کیے بغیر فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اس طرح سونا الگ کر کے اس کے ہم وزن سونا لیا جائے گا، اور باقی چیز کی قیمت الگ لگائی جائے گی، اس طرح کمی وبیشی کا خطرہ نہیں رہے گا، کیونکہ اگر الگ نہ کیا جائے، محض ظن وتخمین سے کام لیا جائے تو کمی وبیشی کا امکان موجود ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق وغیرہ، محدثین کا یہی نظریہ ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک، اگر الگ سونا، چیز کے ساتھ ملے ہوئے سونے سے یقینی طور پر زیادہ ہو، تو پھر جائز ہے، کیونکہ سونے سے زائد دوسری چیز کی قیمت

[4076] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی حلیة السیف تباع بالدرهم برقم (٣٣٥١) وبرقم (٣٣٥٢) وبرقم (٣٣٥٣) والترمذی فی (جامعه) فی البیوع باب: ما جاء فی شراء القلادة وفیها ذهب وخرز برقم (١٢٥٥) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: بیع القلادة فیها الخرز والذهب بالذهب برقم ٧/ ٢٧٩ وبرقم ٧/ ٢٨٠ بنحوه۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠٢٧)

بن جائے گا، اگر مفرد (الگ) سونا، مرکب (ملے ہوئے) سونا کے برابر ہو یا کم ہو تو پھر جائز نہیں ہے، لیکن سوال یہ ہے، الگ کیے بغیر، اس کا تعین کیسے ہوگا، کہ کم ہے یا برابر ہے، یا زائد ہے۔ امام مالک کے نزدیک اگر سونا، بالتبع اور ضمنی طور پر موجود ہے، اصل دوسری چیز ہے، تو پھر وہ سامان کے حکم میں ہوگا، تو پھر اس کو ہم وزن سونے سے بیچنا جائز ہے، لیکن ظاہر ہے اس موقف کی تو اس حدیث کی موجودگی میں گنجائش نہیں، اس طرح حماد بن ابی سلیمان کا موقف بالکل بے وزن ہے، کہ اس کو ہر طرح کم ہو یا مقدار سونا زائد ہو، بیچنا جائز ہے، کیونکہ یہ نظریہ حدیث کے بالکل خلاف ہے۔

[4077] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4077]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت دو اور اساتذہ سے سعید بن یزید ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4078] ۹۱۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ قَالَ حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْوُقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

[4078]۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اور سونے کا ایک اوقیہ، یہودیوں کو دو یا تین دینار کے عوض بیچ رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا، سونے کے عوض فروخت نہ کرو، الا یہ کہ دونوں ہم وزن ہوں۔''

[4079] ۹۲۔(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ)).

[4079]۔ حنش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو میرے اور

[4077] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٥٢)

[4078] تقدم تخريجه برقم (٤٠٥٢)

[4079] تقدم تخريجه برقم (٤٠٥٢)

میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا چاندی اور موتی تھے تو میں نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا، اس سلسلہ میں، میں نے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ''اس کا سونا الگ کر لو، اور اس کو ایک پلڑے میں رکھو اور اپنا سونا دوسرے پلڑے میں رکھو پھر اس کو برابر، برابر سونا لو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ برابر، برابر کے سوا ہرگز نہ لے۔''

مفردات الحدیث ✲ طارت لی: میرے حصہ میں آیا، یا مجھے ملا۔

فائدہ: ...... حدیث کے راوی نے بھی حدیث کا مفہوم وہی لیا ہے، جو امام شافعی اور امام احمد وغیرہما نے لیا ہے، اور احناف فہم راوی کو روایت پر بھی ترجیح دیتے ہیں، راوی کے فہم کی بنا پر اس کا ظاہری معنی چھوڑ دیتے ہیں، اور یہاں اس کے فہم کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

۱۸...... بَاب بَيْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

باب ۱۸: کھانے کی اشیاء کا تبادلہ یا بیع برابر، برابر ہوگی

[4080] ۹۳-(۱۵۹۲) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)) وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ.

[4080]۔ معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور اسے کہا، اسے بیچ کر اس کے عوض جو خرید لاؤ، تو غلام گیا اور اس کے عوض صاع سے کچھ زائد جو خرید لایا، اور جب معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہیں اس کی اطلاع دی، تو معمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، تو نے باہمی تبادلہ کیوں کیا؟ جاؤ، اس کو واپس کر دو، اور برابر، برابر کے سوا نہ لو، کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنتا رہا ہوں، طعام، طعام کے بدلے برابر، برابر ہوگا۔'' اور ان دنوں ہمارا طعام، کھانا جو تھے، ان سے کہا گیا، ان دونوں کی جنس ایک نہیں ہے، انہوں نے جواب دیا، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہے۔

[4080] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱٤۸۲)

فائدہ :...... اگر جنس الگ الگ ہو تو کمی وبیشی کرنے میں صحیح احادیث کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے، لیکن چونکہ گندم اور جو کی جنس، طعام ہونے کے اعتبار سے ملتی جلتی ہے، اس لیے حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے تورع اور احتیاط کو ترجیح دی، اگرچہ شرعی رو سے گندم اور جو الگ الگ جنس ہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ کا دونوں کو ایک جنس قرار دینا درست نہیں ہے، وگرنہ طعام ہونے کے اعتبار سے تو گندم، جو، کھجور سب ایک جنس ہوں گے، حالانکہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں، تینوں کو الگ الگ شمار کیا گیا ہے۔

[4081] ٩٤-(١٥٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا)) قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَفْعَلُوا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ)).

[4081] ۔حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عدی انصار کے قبیلہ کے ایک فرد کو خیبر کا عامل (حاکم) بنا کر بھیجا، اور وہ کھجور کی جنیب نامی اعلیٰ قسم لایا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں اس قسم کی ہیں؟'' اس نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم ردی یا ملی جلی دو صاع کھجوروں کے عوض ایک صاع اچھی کھجوریں خرید لیتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو، لیکن برابر، برابر تبادلہ کرو، یا یہ ردی کھجوریں بیچ کر، قیمت سے اچھی کھجوریں خرید لو، اس طرح ماپ کی طرح تول میں بھی برابری ہو۔''

مفردات الحدیث

❁ ❶ جَنِيب: اعلیٰ یا منتخب کھجوریں۔ ❷ جَمْع: مخلوط، اچھی اور گھٹیا ملی جلی۔

[4081] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: ان اراد بيع تمر بتمر خير منه برقم (٢٢٠١) وبرقم (٢٢٠٢) وفي الوكالة باب: الوكالة في الصرف والميزان برقم (٢٣٠٢) وبرقم (٢٣٠٣) وفي المغازي باب: استعمال النبي ﷺ على اصل خيبر برقم (٤٢٤٤) وبرقم (٤٢٤٥) وبرقم (٤٢٤٦) وبرقم (٤٢٤٧) تعليقا۔ وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: اذا اجتهد العامل او الحاكم فاخطا خلاف الرسول من غير علم فحكمه مردود برقم (٧٣٥٠) وبرقم (٧٣٥١) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع التمر بالتمر متفاضلا برقم ٧/ ٢٧١ وبرقم ٧/ ٢٧٢۔ انظر (التحفة) برقم (٤٠٤٤)

فائدہ :....... بنوعدی کے جس فرد کو آپ نے بھیجا تھا، اس نے عدم علم اور ناواقفیت و جہالت کی بنا پر ایک جنس کی مختلف انواع واقسام میں ماپ میں کمی وبیشی کی، تو آپ ﷺ نے اس کو اس فعل سے روکا کہ ایک جنس کی اشیاء جو خوراک سے تعلق رکھتی ہیں، ان کی اعلیٰ اور ادنیٰ قسم کا تبادلہ برابری کی صورت میں جائز ہے، یا پھر گھٹیا قسم کو بیچ کر، اس قیمت سے اعلیٰ قسم خریدنا ہوگا، ظاہر ہے، دوسری صورت میں ماپ یا تول کے اعتبار سے کم ہی ہوگی، لیکن یہ ربا یا سودی معاملہ نہیں ہوگا۔

[4082] ٩٥-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَآئَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا**)) قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا**)).

[4082]۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انسان کو خیبر کا حاکم مقرر کیا، (صدقات کی وصولی کے لیے) وہ آپ کے پاس جنیب نامی کھجوریں لایا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟'' تو اس نے کہا نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم ان کا ایک صاع، دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو، ردی اور مخلوط کو دراہم کے عوض فروخت کر دو، پھر دراہم دے کر جنیب خرید لو۔''

[4083] ٩٦-(١٥٩٤)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِالْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ

اَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ جَآءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مِنْ أَيْنَ هٰذَا**)) فَقَالَ

[4082] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٥٧)

[4083] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوكالة باب: اذا باع الوكيل شيئا فاسدا فبيعه مردود برقم (٢٣١٢) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع التمر بالتمر متفاضلا برقم (٤٥٧١) انظر (التحفة) برقم (٤٢٤٦)

بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ)).

[4083] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی کھجوریں لائے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا، ''کہاں سے لائے ہو؟'' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ہمارے پاس نکمی کھجوریں تھیں، تو میں نے اس کے دو صاع کے عوض ایک صاع خرید لیا تاکہ رسول اللہ ﷺ کھا لیں، تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس ہے وہ خالص سود ہے، ایسا مت کرو، لیکن جب ایسی کھجوریں خریدنا چاہو، تو (اپنی کھجوریں) الگ طور پر بیچ دو، پھر اس (قیمت) سے خرید لو۔'' ابن سہیل کی روایت میں عند ذالك (اس پر، اس وقت) کا لفظ نہیں ہے۔

[4084] ٩٧-(...) وَحَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذَا الرِّبٰوا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هٰذَا)).

[4084] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری کھجوروں میں سے تو نہیں ہیں،'' تو (لانے والے) آدمی نے کہا، ہم نے اپنی دو صاع کھجوریں اس کے ایک صاع کے عوض بیچ دی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سودی معاملہ ہے، اس کو واپس کرو، پھر ہماری کھجوریں بیچو اور ہمارے لیے ان کو خرید لو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جہالت اور ناواقفیت کی بنا پر اگر غلط یا ممنوع لین دین کر لیا جائے، تو اس کو فسخ (توڑنا، کالعدم قرار دینا) ہوگا۔

[4085] ٩٨-(١٥٩٥) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

[4084] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٦)

[4085] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الخلط من التمر برقم (٢٠٨٠) واخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع التمر بالتمر متفاضلا برقم ٧/ ٢٧٢ ←

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَٰلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ)).

[4085] ۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہمیں جمع یعنی مخلوط کھجوریں دی جاتی تھیں، تو ہم دو صاع، ایک صاع کے عوض فروخت کر دیتے، تو رسول اللہ ﷺ تک اس کی اطلاع پہنچ گئی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو صاع، کھجور ایک صاع کے عوض، اور دو صاع گندم ایک صاع کے عوض، اور ایک درہم، دو درہم کے عوض، سب ناجائز ہیں۔

[4086] ۹۹-(۱۵۹٤)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوْ قَالَ ذَٰلِكَ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمُوهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِي تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هَٰذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ ((أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هَٰذَا إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ)).

[4086] ۔ ابو نضرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کرنسی کے باہمی تبادلہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا، کیا ہاتھوں ہاتھ ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ کہا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، میں نے اس بات کی خبر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو دی، میں نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقدی کے تبادلہ کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے پوچھا، کیا نقد بہ نقد ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ انہوں نے کہا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا انہوں نے یہ بات کہی ہے؟ ہم انہیں ابھی لکھتے ہیں تو تمہیں یہ فتویٰ نہیں دیں گے، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے بعض خادم آپ ﷺ کے پاس کھجوریں لائے، تو آپ ﷺ نے ان پر تعجب کا اظہار کیا، اور فرمایا، ''گویا یہ ہماری سرزمین کی کھجوریں نہیں ہیں''

← وبرقم ۷/ ۲۷۲ و ۲۷۳۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الصرف وما لا يجوز متفاضلا يدا بيد برقم (۲۲۵٦) انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٥)

[4086] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٥)

خادم نے کہا، ہمارے علاقہ کی کھجور یا کھجوروں میں، اس سال کچھ خرابی تھی، تو میں نے یہ لے کر، کچھ زائد کھجوریں دے دیں، تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اضافہ کیا، زیادہ دیں، تو نے سود دیا، اس معاملہ کے قریب نہ جانا، جب تمہیں اپنی کھجوروں کے بارے میں کچھ خلجان ہو، تو انہیں فروخت کر دو، پھر جو کھجوریں چاہو خرید لو۔''

فائدہ:...... ایک گھٹی چیز بیچ کر اس قیمت سے اچھی چیز خریدنا تا کہ تبادلہ کی صورت میں کمی وبیشی سے بچا جا سکے، یہ حیلہ نہیں ہے، کہ اس کو بنیاد بنا کر، سود کے جواز کے لیے حیلہ نکالا جائے، جیسا کہ شوافع نے اس کے لیے بیع عینہ کا حیلہ نکالا ہے، اور بعض معاصر علماء نے بیع عینہ کو بنیاد بنا کر بینک کے تمام مروج کھاتوں کو جائز قرار دینے کے لیے حیلے نکالنے شروع کیے ہیں، یا احناف نے دارالحرب کے سود کے جواز کے لیے کہا ہے کہ مسلمان اور حربی کے مابین ربا نہیں ہے، لہٰذا جن لوگوں سے ہماری جنگ ہو، ان سے سود لینا جائز ہے، بیع عینہ یہ ہے کہ ایک چیز ادھار دوسو روپیہ کے عوض خرید لے، پھر اس کو سو روپیہ نقد میں واپس فروخت کر دے، اس طرح اس سو روپیہ سے فائدہ اٹھائے اور وقت مقررہ پر دوسو روپیہ ادا کر دے۔

[4087] ١٠٠ـ(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هٰذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعْرَ هٰذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رِبًا أَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهُ۔

[4087]۔ ابونضرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقدی کے باہمی تبادلہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا، میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو میں نے ان سے بھی صرف (نقدی کا باہمی تبادلہ) کے بارے میں پوچھ لیا، تو انہوں نے کہا، ایک جنس کی صورت میں جو اضافہ ہے، وہ سود ہے، تو میں نے ان دونوں (ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہما) کے قول

[4087] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٢٠)

کی بناء پر اس کا انکار کیا، تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، میں تو تمہیں وہی بات بتا رہا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ کی کھجوروں کا نگران، آپ کے پاس ایک اچھی قسم کی کھجوروں کا ایک صاع لایا اور نبی اکرم ﷺ کی کھجوریں (کم تر) قسم کی تھیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تم یہ کہاں سے لائے ہو؟'' اس نے جواب دیا، میں دو صاع لے کر گیا اور ان کے عوض یہ ایک صاع خرید لایا، کیونکہ ان کا بازار میں بھاؤ یہ ہے، اور ان کا نرخ یہ (یعنی اچھی کھجوروں کا نرخ زیادہ ہے اور نکمی کا کم ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس ہے، تم نے سودی معاملہ کیا ہے جب تم اچھی کھجوریں لینا چاہو، تو اپنی کھجوریں، ایک سودہ کی صورت میں فروخت کر دو، پھر اپنے سامان (قیمت) سے جونسی کھجوریں چاہو خرید لو، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، کھجوروں کا کھجوروں سے تبادلہ پر سود زیادہ صادق آتا ہے یا چاندی کے چاندی سے تبادلہ پر؟ (یعنی اگر کھجور کی کھجور سے تبادلہ میں کمی و بیشی سود ہے تو چاندی کے چاندی سے تبادلہ میں کمی و بیشی بالا ولی سود ہے) ابونضرہ کہتے ہیں، میں بعد میں حضرت ابن عمر کو ملا، تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا، لیکن میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں ملا، لیکن مجھے ابوصہباء نے بتایا کہ میں نے اس معاملہ کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں سوال کیا، تو انہوں نے اس کو ناپسند قرار دیا۔

فائدہ:...... حضرت ابوصہباء جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، ان کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرح اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

[4088] ١٠١ ـ (١٥٩٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هٰذَا قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ((الرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ)).

[4088] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع الدينار بالدينار نسيئة برقم (٢١٧٨) وبرقم (٢١٧٩) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضه برقم ٧/ ٢٨١ ـ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: من قال: لا ربا الا في النسيئة برقم (٢٢٥٧) انظر (التحفة) برقم (٩٤)

[4088]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دینار، دینار کے عوض، درہم، درہم کے عوض، برابر، برابر ہوں گے، جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہوگا، ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کے خلاف بتاتے ہیں، تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کو مل چکا ہوں، میں نے ان سے پوچھا، بتائیے، یہ جو کچھ آپ بیان کرتے ہیں، کیا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اسے اللہ عزوجل کی کتاب میں پایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، نہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور نہ ہی اسے اللہ کی کتاب میں پایا ہے، (یعنی نہ قرآن سے اخذ کیا ہے) لیکن مجھے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود صرف ادھار میں ہے۔''

فائدہ: ......الربا فی النسیئة، کا مقصد یہ تھا کہ ادھار ہر صورت میں سود ہے، چاہے، تفاضل اور کمی وبیشی ہو یا نہ ہو، لیکن تفاضل یعنی کمی وبیشی صرف اس صورت میں حرام ہے جب ایک جنس کے تبادلہ میں کمی وبیشی ہو، اگر جنس بدل جائے، مثلاً گندم کا کھجور سے تبادلہ، دینار کا درہم سے تبادلہ، تو پھر تفاضل جائز ہوگا، لیکن ادھار معاملہ کرنا سود ہوگا۔ اس لیے یہ معاملہ نقد بنقد کرنا ہوگا، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو عام سمجھ لیا، کہ ادھار درست نہیں، کمی وبیشی ہر صورت میں درست ہے، جبکہ صورت حال یہ ہے کہ کمی وبیشی جنس کے بدلنے کی صورت میں جائز ہے، لیکن ادھار تبادلہ کی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔

[4089] ۱۰۲۔(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحٰقُ اخبرنا . وَقَالَ الْآخَرُونَ حدثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ)).

[4089]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، الفاظ عمرو کے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود صرف ادھار میں ہے۔''

فائدہ: ......اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قرآن مجید میں جس ربا (سود) سے شدید وعید کے ساتھ روکا گیا ہے، اس کا تعلق صرف ربا النسیئہ سے ہے، ربا الفضل سے نہیں ہے، یا ظاہریہ کے موقف کے مطابق ربا الفضل کا تعلق صرف حدیث میں بیان کردہ چھ اشیاء سے ہے، باقی اشیاء میں کمی وبیشی جائز ہے، صرف ادھار ناجائز ہے، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو عام خیال کیا، اس لیے ایک جنس کی صورت میں بھی تفاضل کو جائز قرار دیا۔

[4089] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٦٤)

[4090] ١٠٣-(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا بَهْزٌ قَالَا نَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ**)).

[4090] ۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تبادلہ نقد بہ نقد ہو وہ سودی معاملہ نہیں ہے۔''

[4091] ١٠٤-(. . .)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مِعْقَلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((**أَلَا إِنَّمَا الرِّبَوا فِي النَّسِيئَةِ**)).

[4091] ۔عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملے، تو ان سے پوچھا، آپ بیع صرف کے بارے میں جو کہتے ہیں، بتایئے کیا وہ ایسی بات ہے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا وہ بات آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب سے اخذ کی ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، ہرگز نہیں، میں کچھ نہیں کہتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو آپ زیادہ جانتے ہیں، رہا اللہ کی کتاب کا معاملہ، تو میں نے اس سے بھی یہ معلوم نہیں کیا، لیکن مجھے تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار، سود صرف ادھار میں ہے۔''

١٩...... بَابُ لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ

باب ١٩: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت بھیجنا

[4092] ١٠٥-(١٥٩٧)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ أَحَدَّثَنَا . وَقَالَ عُثْمَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَأَلَ شِبَاكٌ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((آكِلَ الرِّبٰوا)) وَمُؤْكِلَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهُ

[4090] تقدم تخريجه برقم (٤٠٦٤)
[4091] تقدم تخريجه برقم (٤٠٦٤)
[4092] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٤٤٨)

وَشَاهِدَيْهِ قَالَ إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا.

[4092]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر، اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی ہے، علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر؟ تو انہوں نے (عبداللہ بن مسعود نے) کہا، ہم اتنی ہی بات بیان کرتے ہیں، جو ہم نے سنی ہے۔

[4093] ١٠٦ ـ (١٥٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ.

[4093]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، سود لینے والے پر، سود دینے والے پر، یہ معاملہ لکھنے والے پر، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت بھیجی ہے، اور فرمایا، یہ سب برابر ہیں۔

فائدہ :...... جس طرح سود لینے والا مجرم اور گناہ گار ہے، اسی طرح سود دینے والا، اور اس میں تعاون کرنے والا بھی گناہ گار ہے، اس لیے بینک کی ملازمت ناجائز ہے، کیونکہ بینک کا ملازم اگر سودی لین دین میں تعاون کرتا ہے، مثلاً یہ معاملہ تحریر کرتا ہے، یا اس کا حساب کتاب رکھتا ہے، تو یہ گناہ کے کام میں شرکت اور تعاون ہے، نیز اجرت میں، سودی مال لیتا ہے، جو حرام مال ہے، اگر محض چوکیدار ہے یا جاروب کش ہے، سودی معاملہ میں تعاون نہیں کرتا ہے، تو اجرت مال حرام ہی سے لے گا، اس لیے یہ صورت بھی پسندیدہ نہیں ہے، اس سے بچنا بہتر ہے، جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

٢٠...... بَاب: أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب ٢٠ : حلال لینا، اور شبہ والی چیزوں کو چھوڑ دینا

[4094] ١٠٧ ـ (١٥٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ

[4093] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٩١)

[4094] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الایمان باب: فضل من استبرا لدینه برقم (٥٢) وفی البیوع باب: الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات برقم (٢٠٥١) وابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی اجتناب الشبهات برقم (٣٣٢٩) وبرقم (٣٣٣٠) والترمذی فی (جامعه) فی البیوع باب: ما جاء فی ترك الشبهات برقم (١٢٠٥) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: اجتناب الشبهات فی الکسب برقم ٧/ ٢٤١۔ و ٢٤٢ و ٢٤٣۔ وفی الاشربة باب: الحث علی ترك الشبهات برقم (٧/ ٣٢٧۔ وابن ماجه فی (سننه) فی العتق باب: الوقوف عند الشبهات ب رقم (٣٩٨٤) انظر (التحفة) برقم (١١٦٢٤)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ((إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)).

[4094]۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”حلال واضح ہے، اور حرام واضح ہے، اور ان کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں، جن کو بہت لوگ نہیں (یعنی ان کے حکم کو) جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) تو جو انسان مشتبہ یا شبہ والی چیزوں سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا، اور جو شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا، وہ حرام میں مبتلا ہو گا، اس چرواہے کی طرح جو چراگاہ کے آس پاس جانور چراتا ہے، قریب ہے، وہ اس میں ڈال لے یا اس میں گھس جائے، خبردار ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، خبردار، اللہ تعالیٰ کی چراگاہ، اس کی زمین میں، اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سنو، بدن انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو گیا، تو سارا بدن ٹھیک ہو گیا، سنور گیا، اور جب وہ بگڑ گیا، تو پورا جسم بگڑ گیا، سنو! وہ ٹکڑا دل ہے۔“

مفردات الحدیث

❀ ❶ أَهْوَىٰ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ: اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا کہ میں نے پورے اہتمام اور توجہ سے سنا ہے، اس لیے پورے وثوق اور اعتماد سے بیان کرتا ہوں۔ ❷ إِسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ: اس نے اپنے دین کو شرعی مذمت سے اور اپنی عزت کو لوگوں کی طعن و تشنیع سے محفوظ کر لیا، اس کے دین اور عزت پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے گا، نہ ان پر کوئی حرف آئے گا۔ ❸ حِمَى: چراگاہ، جس میں کسی انسان کو اپنے مویشی چرانے کی اجازت نہیں ہوتی، یعنی ممنوعہ علاقہ، کہ اگر اس کے اندر کوئی گھس جائے تو حکومت کی طرف سے وہ سزا کا حقدار ٹھہرتا ہے، اس لیے محتاط لوگ اس علاقہ کے قریب ہی نہیں جاتے، اس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء ممنوعہ علاقہ ہیں، جو ان کا ارتکاب کرے گا، وہ سزا کا سزاوار ہو گا، اور جو مشتبہ اشیاء سے احتراز نہیں کرے گا، اور ان میں گرفتار ہونے سے اپنے آپ کو نہیں بچائے گا، وہ چراگاہ کے آس پاس چرانے والے کی طرف، محرمات کا بھی مرتکب ہو گا، اس لیے جس طرح محتاط لوگ چراگاہ کے پاس اپنے جانور نہیں چراتے کہ کہیں وہ بھاگ کر چراگاہ میں نہ گھس جائیں، محتاط اور پرہیزگار لوگ گناہوں میں گرفتار کرنے والی چیزوں سے دور رہتے ہیں اور انسان کی پرہیزگاری اور احتیاط کا دار و مدار، اس کے دل کی اصلاح و درستگی پر ہے، کیونکہ تمام جسم

پر اس کی حکمرانی ہے، باقی تمام اعضاء و جوارح اس کے حکم کے پابند ہیں، عزم و حوصلہ اور جرأت و ہمت کا محل اور مرکز بھی دل ہے، اگر وہی عزم و حوصلہ اور جرأت و ہمت سے محروم ہو تو کوئی کام نہیں ہو سکتا، اگر دل کے جذبات و احساسات درست ہوں گے، تو اعضاء صحیح کام کریں گے، لیکن اگر اس کے جذبات و احساسات ہی میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو جائے، تو اعضاء، خود بخود غلط راستہ پر چلیں گے۔

فوائد :...... ❶ نظری و فکری اور عملی و اخلاقی اعتبار سے یہ حدیث، دین میں بہت اہمیت اور عظمت کی حامل ہے، جس پر انسان کی سیرت و کردار کی استواری کا انحصار ہے، اس لیے بعض علماء نے اس کو دین کا ایک تہائی حصہ قرار دیا ہے، اور باقی دو حصے، ((انما الاعمال بالنیات)) ''عملوں کا مدار نیتوں پر ہے۔'' ((من حُسْنِ الاسلام المرء ترکه ما لا یعنیه)) ''انسان کے اسلام کی خوبی اور حسن غیر متعلقہ یا غیر مطلوب اشیاء سے پرہیز کرنا ہے۔'' اور اس اہمیت و عظمت کا سبب یہ ہے کہ اس میں ایک مسلمان کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام معاملات میں جائز اور حلال اشیاء کو قبول اور اختیار کرے، جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ان تمام معاملات سے بچے، جن کی حلت و حرمت کے بارے میں شک و شبہ ہو۔ یا ان کی حلت و حرمت واضح نہ ہو، اور اس لیے دل کی اصلاح و درستگی ضروری ہے، اگر اس میں خشیت الٰہی اور فکر آخرت موجود ہے، تو ہر کام آسان ہے، اگر دل اللہ کے خوف اور آخرت کی جواب دہی سے خالی ہے، تو جسم کے اعمال و احوال بھی صحیح نہیں ہوں گے۔

❷ الحلال بین، والحرام بین، یعنی حلال کا حکم بھی واضح ہے، اور حرام کا حکم بھی واضح ہے، جو حلال ہے اس کو کرو اور جو حرام ہے اس کو چھوڑ دو، جن کی حلت و حرمت کی صراحت موجود ہے، ان کا معاملہ بالکل صاف ہے، عمل میں کوئی شک و تردد نہیں ہے، جیسا کہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے، مَا أُحِلَ فھو حلال، جس کو شریعت نے حلال کر دیا، حلال اور ما حرم فھو حرام، جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا وہ حرام ہیں، لیکن حلال بین اور حرام بین کے درمیان دو چیزیں ہیں۔

(ا) جن کی حلت و حرمت میں اشتباہ ہے، کیونکہ دلائل میں تعارض ہے، یا دلائل کے فہم میں یا ان کے درمیان ترجیح و تطبیق دینے میں علماء کا اختلاف ہے، اس لیے ان کی حلت و حرمت کا قابل اطمینان فیصلہ نہیں ہو سکتا، عوام شک و شبہ میں پڑ جاتے ہیں، یا ایک چیز ایک اعتبار و حیثیت سے قابل قبول ہے، اور دوسری حیثیت و جہت سے قابل ترک ہے، یا ایک چیز ہمارے نظریہ کے مطابق درست ہے، لیکن بعد میں کوئی ایسی چیز سامنے آ گئی جس سے حرمت ثابت ہوئی ہے جیسا کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی بیوی کا واقعہ ہے کہ نکاح کے بعد ایک عورت نے بتایا، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، یا عبد بن زمعہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ایک بچے کے بارے میں جھگڑا ہے، کہ آپ نے اس کا زمعہ سے نسب بھی ثابت کیا، لیکن حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کا حکم بھی دیا، اس طرح بعض دفعہ ایک کام بالکل جائز ہے، لیکن دوسروں کے لیے شبہ کا باعث بنتا ہے، اور مظنہ تہمت

ہونے کی بنا پر، اس سے بچنے کی ضرورت ہے، جیسا کہ آپ نے پاس سے گزرنے والوں کو فرمایا تھا، هذه صفية، یہ میری بیوی صفیہ ہے، اس طرح اس قسم کے معاملات میں جب تک قابل اطمینان بات سامنے نہ آئے، ان امور سے پرہیز کرنا چاہیے اور اگر قابل اطمینان بات سامنے آ جائے، تو پھر اس پر عمل کرنا چاہیے، اس لیے آپ نے فرمایا، مشتبہ امور کو بہت لوگ نہیں جانتے، یہ نہیں فرمایا، کوئی بھی نہیں جانتا۔

(۲) وہ چیزیں جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے، جن کو سنن ابی داود کی روایت میں ما سكت عنه فهو معفو، جن سے شریعت خاموش ہے، قابل مواخذہ نہیں ہیں، اس لیے ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جہاں کسی دلیل یا قرینہ کی بنا پر، کسی چیز کی حرمت کا شبہ پیدا ہوتا ہو، اس سے بچنا چاہیے، لیکن بغیر کسی بنیاد کے محض وسوسہ کے پیچھے نہیں لگنا چاہیے، جس کو کہتے ہیں، اليقين لا يزول بالشك، یقینی چیز کو محض شبہ اور شک کی بنیاد پر ترک نہیں کیا جا سکتا کہ ایک آدمی وضو کر کے کھڑا ہوا ہے، پھر ہوا نکلنے کی آواز نہیں سنتا اور نہ ہی بدبو محسوس کرتا ہے، محض وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو اس پر نماز نہیں توڑی جائے گی، کیونکہ بے وضوء ہونے کا کوئی قرینہ یا دلیل نہیں ہے، یا ایک مسلمان کے گھر سے گوشت آتا ہے، تو انسان اس شبہ میں پڑ جائے کہ شاید انہوں نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو، ہاں، اگر دلیل یا قرینہ موجود ہو، تو پھر یہ وسوسہ نہیں ہوگا، کہ اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔

[4095] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4095]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سند سے زکریا کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4096] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ.

[4096]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن زکریاء کی روایت زیادہ کامل اور زائد ہے۔

[4097] ۱۰۸۔ (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

[4095] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٠٧٠)
[4096] تقدم تخريجه برقم (٤٠٧٠)
[4097] تقدم تخريجه برقم (٤٠٧٠)

جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ

نُعْمَانَ بْنَ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ ((يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ)).

[4097]۔ امام عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی نعمان بن بشیر بن سعد رضی اللہ عنہما سے حمص میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے،''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے،'' آگے زکریا کی امام شعبی سے يُوشِكُ ان يَقَعَ فيه، قریب ہے اس میں پڑ جائے، تک روایت بیان کی۔

٢١...... بَاب: بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ

باب ٢١: اونٹ بیچ کر اس پر سواری کا استثناء کرنا

[4098] ١٠٩۔(٧١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ ((أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ)).

[4098]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر سفر کر رہے تھے، جو چلتے چلتے تھک چکا تھا، تو میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ دوں، تو مجھے رسول اللہ ﷺ آ ملے، آپ ﷺ نے میرے حق میں، دعا کی اور اسے مارا، تو وہ اس قدر تیز چلنے لگا، اس قدر تیز کبھی نہیں چلا تھا، آپ نے فرمایا،'' مجھے یہ ایک اوقیہ میں

[4098] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستقراض باب: من اشترى بالدين وليس عنده ثمنه او ليس بحضرته برقم (٢٣٨٥) وفي الشروط باب: اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى جاز برقم (٢٧١٨) وفي الجهاد باب: استئذان الرجل الامام برقم (٢٩٦٧) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في شرط البيع برقم (٣٥٠٥) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في اشتراط ظهر الدابة عند البيع برقم (١٢٥٣) انظر (التحفة) برقم (٢٣٤١) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط برقم ٧/ ٢٩٧ و ٧/ ٢٩٨۔

بیچ دو'' میں نے کہا، نہیں، آپ نے پھر فرمایا، ''یہ مجھے بیچ دو'' تو میں نے آپ کو وہ ایک اوقیہ میں بیچ دیا، اور میں نے اپنے گھر تک اس پر سوار ہونے کو مستثنیٰ کر لیا، تو میں جب گھر پہنچ گیا، آپ کے خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا، تو آپ نے مجھے اس کی قیمت نقد ادا کر دی، پھر میں واپس پلٹا، تو آپ نے میرے پیچھے آدمی بھیجا، اور فرمایا، ''کیا تم میرے بارے میں یہ سمجھتے ہو کہ میں نے تیرا اونٹ لینے کے لیے تمہیں کم قیمت لگائی ہے؟ اپنا اونٹ اور اپنے دراہم لے لو، وہ تیرے ہی ہیں۔''

مفردات الحدیث ❶ اراد ان یُسَیِّبَه: اسے چھوڑ دینے اور آزاد کر دینے کا ارادہ کیا۔ ❷ حُمْلَانَهُ: اس پر سوار ہونا۔ ❸ ما كَسْتُكَ: قیمت کم لگانا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے جب حضرت جابر اور اس کے اونٹ کے حق میں دعا فرمائی، اور اسے کچوکا بھی لگایا، تو آپ کی دعا اور کچوکے کی برکت سے اونٹ بہت تیز چلنے لگا، تو آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیار و محبت کا اظہار کرنے کے لیے اونٹ خریدنے کی خواہش کا اظہار فرمایا، اور اس کی قیمت بھی لگا دی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تحفہ دینے کی پیشکش کر دی، آپ ﷺ نے قیمتاً لینے پر اصرار کیا، اور قیمت میں اضافہ فرماتے رہے، اس لیے اس قیمت میں بہت اختلاف واقع ہوا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک اوقیہ (چالیس درہم) کو ترجیح دی ہے، کیونکہ اکثر راویوں سے یہی منقول ہے، آخر کار حضرت جابر رضی اللہ عنہ اونٹ فروخت کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے، اور عرض کی، کہ میں ہی اس پر سوار ہو کر مدینہ جاؤں گا، اور وہیں جا کر قیمت وصول کروں گا، آپ نے ان کی اس بات کو قبول کر لیا۔

اس حدیث سے امام احمد، امام اسحاق، امام اوزاعی وغیرہم محدثین نے اس قسم کی شرط کے جواز پر استدلال کیا ہے، کیونکہ یہ شرط استثناء کے حکم میں ہی ہے، کیونکہ مسافت معلوم اور متعین تھی، اور احناف کے موقف کے مطابق ایسی شرط لگانا جائز ہے، جـرىٰ بها التعامل، لوگوں میں جس کا رواج ہو، تکملہ ج ۱، ص ۶۲۹، اور ص ۶۳۵ اور یہ شرط ایسی ہے، نیز یہ شرط مقتضائے عقد کے منافی نہیں ہے، کیونکہ اس میں کسی قسم کا نقصان، دھوکا یا ظلم و زیادتی نہیں ہے، بلکہ اس حدیث کے مطابق ہے، جس سے اس کے مخالفین استدلال کرتے ہیں، ((نهى النبي ﷺ عن الثنيا الا ان يُعْلَمَ)) ''کہ نبی اکرم ﷺ نے نامعلوم یا مجہول استثناء سے منع فرمایا۔'' جس کا مطلب ہوا، معلوم استثناء جائز ہے، اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی شرط لگانے کے بعد آپ نے فرمایا، انقرناك ظهرة يا تبلغ عليه الى اهلك، کہ ہم نے تیری شرط کو قبول کر لیا، ہم تمہیں اس کی پشت پر سوار ہونے یا اس پر گھر پہنچنے کی اجازت دیتے ہیں، باقی رہا یہ مسئلہ کہ آپ کا مقصد سودا کرنا تھا ہی نہیں، تو یہ بات آپ کے ذہن میں تو ہو سکتی ہے، حضرت جابر کو یہ معلوم نہ تھا، ائمہ ثلاثہ، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی نے، اس حدیث کو تبرع اور احسان پر محمول کیا ہے، شرط تسلیم نہیں کیا، حالانکہ اس روایت میں شرط کا تذکرہ موجود ہے، اس لیے آج کل اس پر عمل ہے، جیسا کہ خود علامہ تقی نے اعتراف کیا ہے، اس لیے حنبلی موقف کو قبول کر لینے کی تلقین کی ہے۔ (تکملہ ج ۱، ص ۶۳۶)

[4099] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[4099]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4100] ۱۱۰۔(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا. وَقَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاحَقَ بِي وَتَحْتِي نَاضِحٌ لِي قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي ((مَا لِبَعِيرِكَ)) قَالَ قُلْتُ عَلِيلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي ((كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ)) قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ ((أَفَتَبِيعُنِيهِ)) فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ ((مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا)) فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ ((أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا)) فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

[4100]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہو، آپ ﷺ مجھ سے آ ملے، جبکہ میں پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا، جو تھک چکا تھا، اور تقریباً چلنے سے عاجز آ چکا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے پوچھا، ''تمہارے اونٹ کو کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا، وہ بیمار ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے ہو کر اس کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی، تو پھر وہ مسلسل اونٹوں کے آگے چلنے لگا، تو آپ

[4099] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٧٤)
[4100] تقدم تخريجه برقم (٤٠٧٤)

نے مجھ سے پوچھا، ''اپنے اونٹ کو کیسا پا رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا، بہت بہتر، اسے آپ کی برکت پہنچ چکی ہے، آپ نے فرمایا، تو کیا اسے مجھے بیچو گے؟'' (آپ کے تکرار سے) مجھے شرم محسوس ہوئی، حالانکہ ہمارے پاس اس کے سوا کوئی پانی لانے والا اونٹ نہ تھا، تو میں نے عرض کیا، جی ہاں، میں نے اسے آپ کو فروخت کر دیا، اس شرط پر کہ مدینہ پہنچنے تک میں اس پر سوار رہوں گا، مرحمت فرمایئے، تو آپ نے مجھے اجازت عنایت فرما دی، میں مدینہ تک لوگوں کے آگے رہا، حتی کہ میں اپنی منزل پر پہنچ گیا، اور میرے ماموں مجھے ملے، تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے بارے میں پوچھا، تو میں نے اس کے بارے میں جو کچھ کیا، انہیں بتا دیا، اس کے بارے میں انہوں نے مجھے ملامت کی، اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تھی، آپ نے مجھ سے پوچھا تھا، ''کس سے شادی کی ہے؟ دوشیزہ (کنواری) سے یا شوہر دیدہ سے؟'' تو میں نے آپ کو بتایا، میں نے شوہر دیدہ سے شادی کی ہے، آپ نے فرمایا، ''کنواری سے شادی کیوں نہیں کی! تم اس سے اٹھکیلیاں کرتے، وہ تم سے اٹھکیلیاں کرتی۔'' میں نے آپ سے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے والد فوت ہو گئے یا شہید ہو گئے، اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، تو میں نے ناپسند کیا، کہ ان کے پاس ان جیسی بیاہ کر لے آؤں، جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کی نگہداشت کر سکے، اس لیے میں نے بیوہ سے شادی کر لی تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے، اور انہیں سلیقہ سکھائے، تو جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچ گئے، میں اونٹ لے کر آپ کے پاس حاضر ہو گیا، تو آپ نے مجھے اس کی قیمت عنایت فرمائی، اور اسے بھی مجھے لوٹا دیا۔

فائدہ:...... آج کل مشینی اشیاء کی خرید و فروخت میں یہ شرط لگائی جا رہی ہے کہ اتنے عرصہ تک اگر اس مشین (پنکھا، فرج، کپڑے دھونے کی مشین، ائیر کنڈیشن وغیرہ) میں خرابی پیدا ہوگی تو اس کی اصلاح و درستی یا مرمت کا ذمہ دار دوکاندار ہوگا، اور اس شرط پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ اگر کسی شرط سے ایک فریق کو فائدہ پہنچتا ہے، لیکن اس میں غرر، ضرر، سود یا نزاع کا خطرہ نہیں ہے، تو وہ شرط صحیح ہوگی، علامہ تقی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ((فان هذا الشرط جائز لشيوع التعامل بها)) تو یہ شرط جائز ہے کیونکہ اس پر معاملہ کرنا رواج پا چکا ہے۔ (تکملہ، ج۱، ص۲۳۵) یہ واقعہ جنگ تبوک یا غزوۂ ذات الرقاع میں پیش آیا تھا۔

[4101] ۱۱۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ

[4101] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى جاز برقم (٢٧١٨) اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع ولا شرط برقم ٧/ ٢٩٨ و ٢٩٩۔ انظر (التحفة) برقم (٢٢٤٣)

الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي ((بِعْنِي جَمَلَكَ هٰذَا)) قَالَ قُلْتُ ((لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ)) قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا بَلْ بِعْنِيهِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ ((قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ ((أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ)) قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ فِي كِيسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

[4101] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف بڑھے، تو میرا اونٹ بیمار ہوگیا، آگے حدیث پورے واقعہ سمیت سنائی، جس میں یہ بھی ہے، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، ''اپنا یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔'' میں نے عرض کیا،نہیں یہ آپ کا ہی تو ہے، آپ نے فرمایا، ''نہیں، بلکہ مجھے اسے بیچو۔'' میں نے عرض کیا، تو مجھ پر ایک آدمی کا اوقیہ سونا قرضہ ہے، اس کے عوض، یہ آپ کو دیتا ہوں، آپ نے فرمایا، ''میں نے اسے لے لیا، تو اس پر مدینہ تک پہنچو۔'' تو جب میں مدینہ پہنچ گیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اسے سونے کا ایک اوقیہ دو اور زائد بھی دو۔'' تو اس نے مجھے سونے کا اوقیہ دیا، اور مجھے ایک قیراط زائد دیا، میں نے دل میں کہا، رسول اللہ ﷺ کا اضافہ کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوگا، تو وہ میرے کیسہ (تھیلی) میں رہا، حتی کہ حرہ کے دن، اہل شام نے وہ مجھ سے لے لیا۔

فائدہ :...... حرہ کا واقعہ، یزید کے دور حکومت میں ۶۳ھ میں پیش آیا۔

[4102] ۱۱۲۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي ((ارْكَبْ بِاسْمِ اللّٰهِ)) وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ ((وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ)).

[4102] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو میرا پانی ڈھونے والا اونٹ پیچھے رہ گیا، اور مذکورہ بالا روایت بیان کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچوکا لگایا، پھر مجھے فرمایا، ''بسم اللہ پڑھ کر اس پر سوار ہو جا۔'' اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے، آپ مجھے زیادہ کی پیشکش کرتے رہے، اور فرماتے: ''اللہ تمہیں معاف فرمائے۔''

[4102] تقدم تخريجه في الرضاع باب: استحباب نكاح البكر برقم (٣٦٢٧)

[4103] ١١٣ ـ(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((بِعْنِيهِ)) فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ ((وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِي وُقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي.

[4103] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مجھ تک پہنچے اور میرا اونٹ تھک چکا تھا، آپ ﷺ نے اسے کچوکا لگایا، تو وہ اچھل پڑا، اس کے بعد میں اس کی نکیل کھینچتا تھا تاکہ میں آپ کی بات سن سکوں، لیکن وہ میرے قابو نہیں آ تا تھا یا اس کی تیز سے بات سن نہیں سکتا تھا، تو مجھ تک نبی اکرم ﷺ پہنچ گئے، اور فرمایا، ''اسے مجھے بیچ دو۔'' تو میں نے اسے آپ کو پانچ اوقیہ میں بیچ دیا، اور میں نے کہا، اس شرط پر کہ مدینہ تک اس پر میں سوار ہوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا، مدینہ تک تم ہی اس پر سوار رہو گے۔'' تو جب میں مدینہ پہنچا، اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہا، تو آپ نے مجھے ایک اوقیہ زیادہ دیا، پھر وہ اونٹ بھی مجھے ہبہ کر دیا۔

[4104] ١١٤ ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ ((يَا جَابِرُ أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ)).

[4104] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں آپ کے کسی سفر میں آپ کے ساتھ شریک تھا، راوی کا خیال ہے، وہ جنگی سفر تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، اور اس میں یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا، ''اے جابر، کیا تو نے پوری قیمت وصول کر لی ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، ''قیمت بھی تیری، اونٹ بھی تیرا، قیمت بھی تیری، اونٹ بھی تمہارا۔''

[4103] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى جاز برقم (٢٧١٨) انظر (التحفة) برقم (٢٦٦٩)

[4104] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: من عقل بعيره على البلاط او باب المسجد برقم (٢٤٧٠) وفي الجهاد والسير باب: من ضرب دابة غيره في الغزو برقم (٢٨٦١) انظر (التحفة) برقم (٢٤٩٩)

[4105] ۱۱۵۔(...)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي.

[4105]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اونٹ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں خریدا، تو جب آپ (مدینہ کے قریب) صرار نامی جگہ پر پہنچے، تو آپ کے حکم سے گائے ذبح کی گئی، سب نے اسے کھایا، تو جب ہم مدینہ پہنچے، آپ نے مجھے، مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، اور مجھے اونٹ کی قیمت تول دی اور پلڑا اجھکا کر دی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، سفر سے واپسی پر، مسجد میں دو رکعت پڑھنا بہتر ہے، یا مسجد میں پہنچ کر دو رکعت پڑھنا چاہیے، کیونکہ، وہ اپنے گھر پہنچنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، یہ نہیں ہے کہ ابھی گھر گئے ہی نہیں تھے، نیز یہ بھی ثابت ہوا، اپنے طور پر کسی کو قیمت سے زیادہ ادا کرنا پسندیدہ ہے۔

[4106] ۱۱۶۔(...)حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَـٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا.

[4106]۔امام صاحب، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ واقعہ بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، آپ ﷺ نے مجھ سے اونٹ متعین قیمت پر خریدا، دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم کا تذکرہ نہیں کیا، اور یہ ہے کہ آپ کے حکم سے گائے نحر کی گئی، پھر آپ نے اس کو گوشت تقسیم کر دیا۔

فائدہ:...... ذبح اور نحر کا لفظ ایک دوسرے کے معنی میں آ جاتے ہیں، اس لیے مذکورہ بالا روایت میں ذبح کا اور اس میں نحر کا لفظ آیا ہے۔

[4107] ۱۱۷۔(...)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

[4105] تقدم تخريجه في صلاة المسافرين وقصرها باب استحباب تحية المسجد ركعتين وكراهية الجلوس قبل صلاتهما وانها مشروعة في جميع الاوقات برقم (١٦٥٣)
[4106] تقدم تخريجه برقم (١٦٥٣)
[4107] اخرجه البخاري في صحيحه) في الوكالة باب: اذا وكل رجل رجلا ان يعطى شيئا ولم ←

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ)).

[4107] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''میں نے تیرا اونٹ چار دینار میں لے لیا، اور مدینہ تک تم اس پر سوار ہو گے۔''

۲۲...... بَاب: مَنِ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا فَقَضٰى خَيْرًا مِنْهُ وَخَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَآءً

باب ۲۲: کوئی چیز ادھار لے کر، اس سے بہتر ادا کرنا، آپ ﷺ کا فرمان ہے، تم میں سے بہتر وہ ہے، جو قرض بہتر طور پر ادا کرتا ہے

[4108] ۱۱۸۔(۱۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَآءً)).

[4108] ۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے جوان اونٹ قرض لیا، پھر آپ ﷺ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے ابو رافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس آدمی کو اس کے (جوان اونٹ کے عوض) جوان اونٹ دے دو، تو ابو رافع رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر آپ کو بتایا کہ مجھے ان اونٹوں میں اس سے بہتر ساتویں سال کا اونٹ ہی ملتا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دو، کیونکہ بہترین لوگ وہی ہیں، جو قرض بہتر انداز میں ادا کرتے ہیں۔''

مفردات الحديث ❶ بَكْر. نوجوان اونٹ۔ ❷ رُبَاعِي: جو چھ سال کا ہو چکا ہو اور ساتویں میں داخل ہو۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کے تحت حیوان قرض لینا جائز ہے، ائمہ ثلاثہ امام مالک،

← يبين كم يعطى فاعطى ما يتعارفه الناس برقم (۲۳۰۹) وفي الشروط باب: اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى جاز برقم (۲۷۱۸) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (۲٤٥٥)

[4108] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في حسن القضاء برقم (۳۳٤٦) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في استقراض البعير او الشئي من الحيوان او السن برقم (۱۳۱۸) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: استلاف الحيوان واستقراضه برقم ۷/ ۲۹۱۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: السلم في الحيوان برقم (۲۲۸۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۰۲٥)

امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ اور جمہور فقہاء کا یہی موقف ہے، لیکن احناف کے نزدیک کسی قسم کا حیوان قرض لینا کہ ہم اس قسم کا حیوان دے دیں گے، جائز نہیں ہے، کیونکہ حیوان ان کے نزدیک مثلی چیزوں میں داخل نہیں ہے، کہ اس کی مثل (اس جیسی چیز) ادا کی جا سکے، بلکہ ان چیزوں میں سے ہے جن کی قیمت ادا کرنی ہوتی ہے، اور ان صریح احادیث کی وہ تاویل کرتے ہیں، جو درست سوچ نہیں ہے، کیونکہ بلا دلیل کسی حدیث کو منسوخ قرار دینا، یا اس میں تخصیص پیدا کرنا، یا اس کے مقابلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال پیش کرنا پسندیدہ روش نہیں ہے، تاویل احادیث کی بجائے، صحابہ کے اقوال میں کی جائے گی، نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرض چکاتے وقت، اپنی طرف سے، اپنی مرضی سے، بلاشرط، بہتر چیز یا زائد چیز دینا، اخلاق حسنہ میں داخل ہے اور پسندیدہ طرز عمل ہے۔

[4109] ۱۱۹۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)).

[4109]۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، اتنا فرق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے بہترین بندے، وہ ہیں جو ادائیگی میں بہترین ہیں۔''

[4110] ۱۲۰۔(۱۶۰۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ ((لَهُمْ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

[4109] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٨٤)

[4110] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوكالة باب: وكالة الشاهد والغائب جائزة برقم (٢٣٠٥) وفي باب الوكالة في قضاء الديون برقم (٢٣٠٦) وفي الاستقراض باب: استقراض الابل برقم (٢٣٩٠) باب: يعطى اكبر من سنه برقم (٢٣٩٢) وفي باب: حسن القضاء برقم (٢٣٩٣) وفي الهبة باب: الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة برقم (٢٦٠٦) ←

[4110] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ حق (قرض) تھا، تو اس نے آپ سے سخت لہجہ سے تقاضا کیا، جس پر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے سبق سکھانے کا ارادہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صاحب حق کو بات کہنے کا حق حاصل ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو فرمایا، ''(اس کی عمر کا) اونٹ خرید کر اسے دے دو۔'' انہوں نے عرض کیا، نہیں اس کے جانور کی عمر سے بہتر عمر کا جانور ملتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، ''وہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہترین، یا تمہارے بہترین افراد وہی ہیں، جو قرض ادا کرنے میں بہترین ہیں۔''

فائدہ :...... مقروض، اگر قرض خواہ کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول یا تاخیری حربے اختیار کرے، تو قرض خواہ سخت رویہ اختیار کر سکتا ہے، لیکن اگر مقروض منصفانہ رویہ اختیار کرے، یا جائز عذر پیش کرے تو پھر بلا وجہ شدت برتنا جائز نہیں ہے، لیکن پھر بھی مقروض کو، قرض خواہ کی سخت کلامی کو جو بلا محل اور نامناسب ہو، حتی الوسع برداشت کرنا چاہیے، کیونکہ وہ صاحب حق ہے، غصہ میں آ سکتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہ کا جو بقول امام قرطبی، یہودی تھا، یا بقول علامہ ملا علی قاری بدو یا ضعیف الایمان تھا، اس کا نامعقول رویہ برداشت کیا، حالانکہ آپ ﷺ نے تو ٹال مٹول یا تاخیری حربہ سے کام نہیں لیا تھا اور اس کے باوجود آپ نے صحابہ کرام کو اس کو کچھ کہنے سے روک دیا۔

[4111] ۱۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِنًّا فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ وَقَالَ ((خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً)).

[4111] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رسول اللہ ﷺ ایک کم عمر جانور قرض لیا اور اس سے بڑی عمر کا دیا، اور فرمایا ''تم میں سے بہترین لوگ وہی ہیں، جو قرض ادا کرنے میں بہترین ہیں۔''

مفردات الحدیث ✻ محاسن: مَحْسَن یا اَحْسَنَ کی جمع ہے، جس کو عام طور پر اَحَاسِن ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

← وفي باب: من اهدى له هدية عنده وعند جلساؤه فهو احق برقم (٢٦٠٩) وفي الاستقراض باب: لصاحب الحق مقال برقم (٢٤٠١) والترمذى فى (جامعه) فى البيوع باب: ما جاء فى استقراض البعير او الشئى من الحيوان او السن برقم (١٣١٦) وبرقم (١٣١٧) والنسائى فى (المجتبى) فى البيوع باب: استلاف الحيوان واستقراضه برقم ٧/ ٢٩١ وفى باب: الترغيب فى حسن القضاء برقم ٧/ ٣١٨۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الصدقات باب: حسن القضاء برقم (٢٤٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٦٣)

[4111] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٠٨٦)

[4112] ۱۲۲۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعِيرًا فَقَالَ ((أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ)) وَقَالَ ((خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

[4112]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے اونٹ کا مطالبہ کرنے آیا، تو آپ نے فرمایا، ''اسے، اس سے زیادہ عمر کا عنایت کرو۔'' اور فرمایا ''تم میں سے خیر (اعلیٰ وعمدہ) وہی ہیں، جو قرض چکانے میں اچھے ہیں۔''

۲۳...... بَاب: جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جِنْسِهِ مُتَفَاضِلًا

باب ۲۳: جانور کے عوض، اس جنس کا جانور کمی وبیشی کی صورت میں بیچنا جائز ہے

[4113] ۱۲۳۔(۱۶۰۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنِيهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ ((أَعَبْدٌ هُوَ)).

[4113]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام آیا، اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی اور آپ کو یہ محسوس نہ ہوا کہ یہ غلام ہے، تو اس کا آقا اسے لینے کے لیے آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا، ''اسے مجھے فروخت کر دو۔'' اور آپ نے اسے دو سیاہ غلاموں کے عوض خرید لیا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی سے بیعت نہیں لی، حتی کہ آپ اس سے پوچھ لیتے ''کیا وہ غلام ہے؟''

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ چونکہ، غیب کا علم نہیں رکھتے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے غلام کی ہجرت پر بیعت قبول فرمائی، حالانکہ غلام، مالک کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا، لیکن چونکہ آپ نے بیعت قبول فرمائی تھی، اس لیے آپ نے اس کو اس کے آقا کی طرف لوٹانا مناسب خیال نہ کیا، اور اخلاق کریمانہ کی بنا پر، اس کے مالک

[4112] تقدم تخريجه برقم (٤٠٨٦)

[4113] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في شراء العبد بالعبدين برقم (١٢٣٩) وفي السير باب: ما جاء في بيعة العبد برقم (١٥٩٦)

سے اسے دو غلاموں کے عوض خرید لیا، حیوانات کی نقد بہ نقد کمی وبیشی کے ساتھ بیع بالاتفاق جائز ہے، اور ادھار کی صورت میں ائمہ حجاز (مالک، شافعی، احمد) اور جمہور کے نزدیک جائز ہے، کیونکہ آپ نے ایک غزوہ کی تیاری کے لیے، ایک اونٹ، دو اونٹ کے عوض ادھار لیا تھا، لیکن ائمہ احناف کے نزدیک حیوان کے عوض ادھار بیع جائز نہیں ہے، اور جس حدیث سے انہوں نے استدلال کیا ہے، اس کا معنی ہے کہ دونوں طرف ادھار ہو، تو پھر جائز نہیں ہے۔

۲۴...... بَاب: الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

باب ۲٤: سفر اور حضر میں رہن (گروی رکھنا) جائز ہے

[4114] ١٢٤ـ(١٦٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا.

[4114]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ (طعام) ادھار خریدا اور اسے اپنی زرہ بطور رہن (گروی) دے دی۔

[4115] ١٢٥ـ(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

[4115]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام (اناج) خریدا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

[4114] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: شراء النبی ﷺ بالنسيئة برقم (٢٠٦٨) وفی باب شراء الامام الحوائج بنفسه برقم (٢٠٩٦) وفی باب: شراء الطعام الی اجل برقم (٢٢٠٠) وفی السلم باب: الکفیل فی السلم برقم (٢٢٥١) وفی باب الرهن فی السلم برقم (٢٢٥٢) ﷺ فی باب: الاستقراض وداء الدیون والحجر والتفلیس برقم (٢٣٨٦) وفی الرهن باب: من رهن درعه برقم (٢٥٠٩) وفی باب: الرهن عند الیهود وغیرهم برقم (٢٥١٣) وفی الجهاد باب: ما قیل فی درع النبی ﷺ والقمیص فی الحرف برقم (٢٩١٦) وفی المغازی باب: (٨٦) برقم (٤٤٦٧) والنسائی فی (المجتبی) فی البیوع باب: الرجل یشتری الطعام الی الجل ویسترهن البائع منه بالثمن رهنا برقم ٧/ ٢٨٨، وفی باب: مبایعة اهل الکتاب برقم (٤٦٦٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الرهون باب: حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة برقم (٢٤٣٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٤٨)

[4115] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٠٩٠)

[4116] ١٢٦-(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ.

[4116]۔امام اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم نے امام نخعی کے سامنے بیع سلم میں گروی رکھنے کا ذکر کیا، تو انہوں نے حضرت عائشہ ؓ کی حدیث سنائی تو رسول اللہ ﷺ نے مدت متعینہ کے ادھار پر ایک یہودی سے طعام خریدا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

[4117] (. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ.

[4117]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں، لوہے کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی کافروں سے لین دین کرنا جائز ہے، اور حضر میں بھی سفر کی طرح گروی رکھنا جائز ہے، کیونکہ اس سے اصل مقصود تو وثوق اور اعتماد پیدا کرنا ہے، جس کی ضرورت حضر (اقامت) میں بھی پیش آ سکتی ہے، ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا یہی نظریہ ہے، لیکن امام مجاہد اور داؤد ظاہری کے نزدیک مقیم ہونے کی صورت میں، گروی رکھنا جائز نہیں ہے، نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بیع سلم کی صورت میں بھی (جس کی تفصیل اگلے باب میں آ رہی ہے) گروی رکھنا جائز ہے، اور جنگی آلات بھی گروی رکھے جا سکتے ہیں، لیکن جن کافروں سے جنگ ہے، ان کے پاس گروی رکھنا یا انہیں بیچنا درست نہیں ہے، بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طعام، تیس صاع جو تھے، اور ابن حبان کی روایت کی رو سے ان کی قیمت ایک دینار تھی۔ (فتح الباری، ج۵، ص۱۷۴)

٢٥...... بَابُ:السَّلَمِ

باب ٢٥: سَلَم (رقم پہلے دے دینا اور چیز کچھ مدت کے بعد لینا)

[4118] ١٢٧-(١٦٠٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا.

[4116] تقدم تخريجه برقم (٤٠٩٠)

[4117] تقدم تخريجه برقم (٤٠٩٠)

[4118] اخرجه البخاري في (صحيحه) في السلم باب: في كيل معلوم برقم (٢٢٣٩) وفي باب السلم في وزن معلوم برقم (٢٢٤٠) وبرقم (٢٢٤١) وفي باب السلم الى اجل معلوم←

وَقَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ ((مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ)).

[4118]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال اور دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کھجوروں کی بیع سلف کی، تو وہ معین ماپ، معین تول اور وقت مقرر کے لیے کرے۔''

مفردات الحدیث

٭ سَلَفْ اور سَلَم، دونوں ہم وزن اور ہم معنی ہیں، اہل حجاز، سلم کہتے ہیں اور اہل عراق سَلَف، چونکہ رقم مجلس بیع میں حوالہ کردی گئی ہے، اس لیے یہ سَلَم ہے اور پہلے رقم دینے کی وجہ سے یہ سَلَف ہے، جس میں قیمت نقد ادا کردی جاتی ہے اور چیز بعد میں لی جاتی ہے۔

فائدہ :...... بیع سلم کے جواز پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، لیکن امام ابن حزم کے نزدیک اس کا تعلق کیلی اور وزنی اشیاء سے ہے، جن چیزوں کی پیائش کی جاتی ہے، یا جن کو گنا جاتا ہے، ان میں جائز نہیں ہے، اور جمہور فقہاء کے نزدیک ہر صورت میں جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے، معاملہ ہر اعتبار سے واضح ہو، ہر چیز کا تعین ہو جائے، کوئی ایسی بات نہ رہ جائے جو اختلاف یا تنازع کا باعث بنتی ہے، مثلاً مقدار، مدت، جنس (گندم ہے، چاول ہے، جو ہے) نوع (قسم)، صفت و کیفیت (اعلیٰ قسم یا درمیانی) اور قیمت ہر چیز تفصیل سے طے ہو جائے، اور احناف کے نزدیک یہ شرط بھی ہے کہ وہ چیز، بیع کرتے وقت مارکیٹ میں موجود ہو اور مدت مقررہ تک دستیاب ہو لیکن جمہور کے نزدیک، مدت مقررہ پر موجود ہونا ضروری ہے، بیع کے وقت موجود ہونا شرط نہیں ہے، علامہ تقی عثمانی نے جمہور کے موقف کو مسلم کے تقاضا اور مقصد کے موافق قرار دیا ہے۔ تکملہ ج۱، ص ۶۵۵۔ اس طرح، یہ بھی طے ہونا چاہیے، کہ وہ چیز کس جگہ وصول کی جائے گی، اگر پھل یا غلہ کا تعلق کسی مخصوص باغ یا کھیت سے ہو، تو پھر بیع سلم، پکنے کی صلاحیت کے نمایاں ہونے کے بعد ہو سکے گی، پہلے نہیں۔

[4119] ۱۲۸۔(. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي

← برقم (٢٢٥٣) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في السلف برقم (٣٤٦٣) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في السلف في الطعام والتمر برقم (١٣١١) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: السلف في الثمار برقم ٧/ ٢٩٠۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: السلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم برقم (٢٢٨٠) انظر (التحفة) برقم (٥٨٢٠)

[4119] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٠٩٤)

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ)).

[4119] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگ بیع سلف کرتے تھے،تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا،''جو بیع سلف کرے،تو وہ صرف معلوم کیل اور معلوم وزن کی صورت میں کرے۔''

[4120] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ)).

[4120]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سند مذکورہ بالا روایت کرتے ہیں،لیکن اس میں وقت معلوم کا ذکر نہیں ہے۔

نوٹ:...... مذکورہ بالا روایت میں اجل معلوم کا لفظ موجود نہیں ہے،لیکن ابن عیینہ کی روایت میں تو اجل معلوم کا ذکر موجود ہے،جیسا کہ سب سے پہلی حدیث میں گزر چکا ہے،اس لیے یہاں ابن عیینہ کی بجائے ابن علیہ ہونا چاہیے،جیسا کہ بخاری شریف میں ہے،اور اگلی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

[4121] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ ((إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ)).

[4121]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے،ابن عیینہ کی طرح روایت بیان کرتے ہیں،اس میں اجل معلوم کا ذکر موجود ہے۔

نوٹ:...... اس سند میں موجود سفیان،سفیان ثوری ہے،سفیان بن عیینہ نہیں ہے۔

٢٦...... بَاب:تَحْرِيمِ الِاحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ

باب ٢٦: غذائی چیزوں کا ذخیرہ کرنا ناجائز ہے

[4122] ١٢٩۔(١٦٠٥)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ

[4120] تقدم تخريجه برقم (٤٠٩٤)

[4121] تقدم تخريجه برقم (٤٠٩٤)

[4122] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في النهي عن الحكرة برقم (٣٤٤٧) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في الاحتكار برقم (١٢٦٧) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الحكرة والجلب برقم (٢١٥٤) انظر (التحفة) برقم (١١٤٨١)

عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ)) فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ.

[4122]۔حضرت معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی ہے، وہ قصوروار ہے۔'' تو اس حدیث کے راوی حضرت سعید سے پوچھا گیا، آپ تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ سعید نے جواب دیا، یہ حدیث بیان کرنے والے حضرت معمر رضی اللہ عنہ خود ذخیرہ کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ✻ احتكار، حَكَر سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے جمع کرنا، روک لینا، اس لیے حَكرہ کا معنی ہوتا ہے، مہنگا بیچنے کے لیے روک لینا، یا جمع کرنا۔

فائدہ :...... ائمہ اربعہ کے نزدیک، غذائی اشیاء کو ذخیرہ کرنا، تا کہ ان کو مہنگا بیچا جا سکے، ناجائز ہے، اور غذائی اشیاء کے سوا، دوسری اشیاء کا ذخیرہ کرنا، ناجائز نہیں ہے، اور حضرت معمر اور سعید، زیتون کے تیل کا ذخیرہ کرتے تھے، امام ابن قدامہ حنبلی نے ناجائز احتکار کے لیے تین شروط بیان کی ہیں۔

(۱) چیز بازار سے خرید کر ذخیرہ کرے، اپنے کھیت کی چیز کا سٹاک کر لینا ذخیرہ اندوزی نہیں ہے۔

(۲) ایسی چیز ذخیرہ کی جائے، جو غذا کے کام آتی ہو، اس لیے، سالن، شہد، حلوا، زیتون کا تیل اور جانوروں کا چارہ اس میں داخل نہیں ہے۔

(۳) چیز پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا جائے، وہ بازار سے دستیاب نہ ہو، اور لوگوں کو اس کی ضرورت ہو، اگر چیز بازار میں دستیاب ہو تو یہ احتکار نہیں ہے۔

[4123] ۱۳۰۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ)).

[4123]۔حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گناہ گار ہی ذخیرہ کرتا ہے۔''

[4124] (. . .)وحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ

[4123] تقدم تخريجه برقم (٤٠٩٨)

[4124] تقدم تخريجه برقم (٤٠٩٨)

بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى.

[4124]۔امام صاحب اپنے ایک مجہول ساتھی سے، پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

نوٹ:...... امام صاحب متابعت کے طور پر، بعض جگہ مجہول راوی کی روایت لے آتے ہیں، بعض علماء کے بقول ایسا چودہ مقامات پر ہوا ہے، لیکن اس کو منقطع روایت قرار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ یہاں راوی کا تذکرہ تو موجود ہے، لیکن وہ مجہول ہے، اور دوسری روایات سے اس کی تعیین ہو سکتی ہے، جیسا کہ اس راوی کا نام سنن ابو داؤد میں وھب بن بقیہ ہے، (شرح نووی، ج۲، ص۲۲)۔ لیکن اس میں یہ اشکال ہے کہ وھب بن بقیہ، تو خالد بن عبداللہ کا شاگرد ہے گویا عمرو بن عون کا ساتھی ہے، اور یہاں مجہول راوی، عمرو بن عون کا شاگرد ہے۔

٢٧...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

باب ۲۷: بیع میں قسم اٹھانا، ناجائز ہے

[4125] ١٣١ ـ(١٦٠٦)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ)).

[4125]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''قسم سامان کو قابل پذیرائی بنانے والی ہے، اور نفع کے مٹانے کا سبب ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ مَنْفَقَة: نَفَاق سے ماخوذ ہے، جس کا معنی رواج دینا، گاہکوں کے لیے پرکشش بنانا، گویا مصدر میمی یہاں فاعل کے معنی میں ہے۔ ❷ مَمْحَقَةٌ: محق سے ماخوذ ہے، مٹانا، برباد کرنا۔

فائدہ:...... سودے میں بلا ضرورت قسم اٹھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ جو انسان قسم اٹھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اس کے دل سے اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور عظمت نکل جاتی ہے، اور وہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے جھوٹی قسم اٹھانے لگتا ہے، اس سے سودا تو بک جاتا ہے، لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

[4126] ١٣٢ ـ(١٦٠٧)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ

[4125] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: (يمحق الله الربا ويربى الصدقات والله لا يحب كل كافر اثيم) برقم (٢٠٨٧) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في كراهية اليمين في البيع برقم (٣٣٣٥) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب المنفق سلعته بالحلف الكاذب برقم ٧/ ٢٧٣ و ٢٧٤ ـ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٢١)

[4126] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيوع باب: المنفق سلعته بالحلف الكاذب برقم (٤٤٧٢)←

لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحٰقُ أَحَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ**)).

[4126] ۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت، امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، کیونکہ اس سے سودے کو تو رواج مل جاتا ہے، لیکن وہ اس کی (برکت) کو بھی مٹاتی ہے۔''

۲۸...... بَاب: الشُّفْعَةِ

باب ۲۸ شفعہ کا بیان

[4127] ۱۳۳ ۔ (۱۶۰۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ**)).

[4127] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس انسان کا دوسرا انسان، گھر، منزل یا نخلستان میں شریک ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے شریک کو بتائے بغیر کسی کو بیچ دے، اگر اسے پسند ہو تو خرید لے، اور اگر ناپسند ہو تو چھوڑ دے۔''

مفردات الحدیث ✲ رَبْعَة یا رَبْع: گھر، مسکن یا زمین ہے، اصل میں اس گھر کو کہتے ہیں، جس میں انسان موسم بہار میں رہتا ہے، پھر ہر گھر پر اطلاق کرنے لگے، اور بعض دفعہ زمین کو بھی ربع کہہ دیتے ہیں۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، شریک (حصہ دار) اپنا حصہ دوسرے حصہ دار کو بتائے بغیر فروخت نہیں کرسکتا، اطلاع دینے کے بعد، اگر اس نے آگے فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے، تو پھر حق شفعہ ساقط ہو جائے گا، امام ثوری، ابو عبید اور محدثین کا یہی موقف ہے، اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے، لیکن امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی کے نزدیک، بیع سے پہلے کی اجازت سے حق شفعہ ساقط نہیں ہوگا، اور امام احمد کا

← وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: ما جاء في كراهية الايمان في الشراء والبيع برقم (۲۲۰۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۲۹)

[4127] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۷۳۶)

دوسرا قول یہی ہے، اور یہ حضرات اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں، جو قابل اطمینان نہیں ہے۔

[4128] ١٣٤۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

[4128]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق شفعہ ہر اس مال میں رکھا، جس میں حصہ داری ہو، اور تقسیم نہ ہوا ہو، مکان ہو یا باغ، شریک کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے حصہ دار کو بتائے بغیر فروخت کرے، اگر وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اور اگر اس کو اطلاع دیے بغیر بیچ دیا، تو شریک ہی اس کا حقدار ہے۔

مفردات الحدیث

شُفْعَة: شفع (جوڑا) سے ماخوذ ہے، ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملانا، کیونکہ صاحب شفعہ، حق شفعہ والی چیز کو اپنی ملکیت کی چیز کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

فائدہ:......ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک حق شفعہ کا تعلق صرف غیر منقولہ جائداد سے ہے، جیسا کہ حدیث میں، زمین، گھر، اور باغ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے، لیکن حافظ ابن حزم کے نزدیک ہر مشترکہ چیز میں ہے، منقولہ ہو یا غیر منقولہ حق شفعہ ثابت ہے، اور ائمہ حجاز (مالک، شافعی، احمد) کے نزدیک حق شفعہ، صرف حصہ دار کو حاصل ہے، اگر حصہ دار نہیں ہے، تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہے، اور جہاں جار کو حق شفعہ دیا گیا ہے، وہاں مراد، جار (پڑوسی) شریک ہے، وگرنہ الجار احق بسقبه، کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے یا جار الدار احق بدار الجار، پڑوسی، پڑوسی کے گھر کا زیادہ حق دار ہے، کا معنی ہوگا کہ وہ حصہ دار سے بھی زیادہ حقدار ہے، کیونکہ حصہ دار ضروری نہیں ہے، پڑوسی ہو، حالانکہ احناف کے نزدیک سب سے زیادہ حقدار، حصہ دار ہے، اس کے بعد خلیط یعنی مبیع کے حقوق میں شریک، جو راستہ یا پانی میں شریک ہے، آخر میں پڑوس کا درجہ ہے، اور امام شاہ ولی اللہ کے نزدیک پڑوسی، قانونی رو سے تو حقدار نہیں ہے، لیکن اخلاقی رو سے حق دار ہے، اور الدین

[4128] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في الشفعة برقم (٣٥١٣) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: بيع المشاع برقم ٧/ ٣٠١، ٣٠٢۔ وفي باب: الشركة في الرباع برقم ٧/ ٣٢٠۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٠٦)

النصيحة، دین ہمدردی اور خیر خواہی کے نام کا تقاضا یہی ہے۔ حجۃ اللہ، ج ۲، ص ۱۱۳

[4129] ۱۳۵۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ)).

[4129]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شفعہ ہر مشترکہ چیز میں ہے، زمین ہو، یا مکان یا باغ (ایک شریک کے لیے) جائز نہیں ہے، کہ اپنے شریک پر پیش کیے بغیر فروخت کردے، شریک لے لے، یا چھوڑ دے، اگر وہ شریک کو اطلاع دینے سے انکاری ہے، تو وہی حقدار ہے، جب تک اس کو اطلاع نہ دے۔''

فائدہ: الشُّفْعَةُ فى كُلِّ شرك: کہ شفعہ، شرکت اور حصہ داری والی چیز میں ہے، اس بات کی دلیل ہے، اگر حصہ داری نہ ہو، تو حق شفعہ قانونی طور پر حاصل نہیں ہوگا، ہاں مالک اپنی مرضی سے پڑوسی کو دے دے، تو بہتر ہے۔

۲۹...... بَاب: غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ الْجَارِ

باب ۲۹: پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

[4130] ۱۳۶۔(۱۶۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ)) قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

[4130]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔''

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے، کیا سبب ہے کہ میں تمہیں اس حکم سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، اللہ کی قسم! میں تمہارے کندھوں پر رکھوں گا، یا کھل کر یہ حدیث تمہارے سامنے بیان کروں گا۔

[4129] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤١٠٤)

[4130] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المظالم باب: لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة فى جداره برقم (٢٤٦٣) وابو داود فى الاقضية باب: ابواب من القضاء برقم (٣٦٣٤) والترمذى فى (جامعه) باب: ما جاء فى الرجل يضع على حائط جاره خشبا برقم (١٣٥٣) وابن ماجه فى (سننه) فى الاحكام باب: الرجل يضع خشبة على جدار جاره برقم (٢٣٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٥٤)

[4131] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4131]۔امام صاحب اپنے پانچ اور اساتذہ کی اسناد سے، زہری کی سند ہی سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... ہمسایہ، اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی، شہتیر وغیرہ گاڑ لینے دے، جبکہ اس کی دیوار کو اس سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچتا ہو، یہ حکم امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے قول جدید کی رو سے اخلاقی حق ہے، قانونی حق نہیں ہے، مکارم اخلاق کا تقاضا یہی ہے، لیکن امام احمد، امام اسحاق، اور بعض اہل ظاہر اور ابن حبیب مالکی کے نزدیک یہ قانونی حق ہے اور لازم ہے، اور حضرت ابوہریرہ جب مدینہ منورہ کے گورنر تھے، تو فرماتے تھے، میں یہ کام جبراً کروں گا، جس سے معلوم ہوتا ہے، اکثر لوگ اس کو استحبابی کام تصور کرتے تھے، صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ اخلاقی حق ہے اور مالک بلاوجہ ہٹ دھرمی کرتے ہوئے اگر اجازت نہ دے، تو بعض مواقع اور مصالح کے تحت حاکم اس پر جبراً عمل کرواسکتا ہے۔

٣٠...... بَاب: تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا

باب ٣٠: ظلم اور کسی کی زمین وغیرہ غصب کرنا حرام ہے

[4132] ١٣٧-(١٦١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)).

[4132]۔حضرت سعید بن زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ظلم کرتے ہوئے قبضہ میں لے لی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں سے اس قدر طوق بنا کر پہنائے گا۔

مفردات الحدیث ✲ اقْتَطَعَ: غصب کرلیا، ناجائز طور پر قبضہ کرلیا۔

فوائد:...... ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ زمینیں سات ہیں، اور ان کا طوق بنانا اس بات کی دلیل

[4131] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٠٦)

[4132] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٤٥٧)

ہے کہ وہ اوپر نیچے ہیں، اور قرآن مجید کی آیت ﴿ومن الارض مثلهن﴾ زمینیں بھی (آسمانوں) جتنی ہیں، اس کا مؤید ہے، لیکن اس کی ہیئت و کیفیت کو پوری طرح قرآن و حدیث میں بیان نہیں کیا گیا، اصل مقصد یہاں ظلم و زیادتی سے ڈرانا اور باز رکھنا ہے کہ معمولی ظلم کے نتائج بھی انتہائی سنگین نکلیں گے۔ ❷ اس حدیث کی تشریح اور توجیہ میں علماء کے مندرجہ ذیل اقوال ہیں۔

(ا) زمین غصب کرنے والے کو اس چیز کا مکلف ٹھہرا دیا جائے گا، کہ اس نے جتنی زمین غصب کی تھی، اتنی زمین، ساتوں زمینوں تک اٹھا کر میدان محشر میں لائے گا، لیکن وہ یہ کام نہیں کر سکے گا، اور یہ ذمہ داری اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔

(ب) اس شخص کو اتنی زمین، میدان محشر تک لانے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا، اور اس کے لیے اس کی گردن کو وسیع کر کے، اتنی مٹی کو اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔

(ج) اس شخص کو سات زمینوں تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور اس طرح ساری زمین اس کے گلے کا طوق ہوگی، (اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ اتنی زمین گلے کا طوق بنا، لیکن یہ کام کر نہیں سکے گا، اس طرح وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا۔

(ط) اس ظلم و زیادتی کا گناہ، اس کے گلے کا ہار ہوگا، وہ اس سے چھٹکارا نہیں حاصل کر سکے گا۔ (فتح الباری، ج ۵، ص ۱۳۰۔ دارالسلام)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، زمین پر ملکیت ہو سکتی ہے، اور دوسرا اس پر غاصبانہ قبضہ کر سکتا ہے، جس کی سزا انتہائی سنگین ہے۔

[4133] ۱۳۸۔(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ أَرْوٰى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

[4133]۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اروی نامی عورت نے، ان سے گھر کے

[4133] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٤٦٧)

بعض حصہ کے بارے میں جھگڑا کیا، تو انہوں نے کہا، اس حصہ کو اس عورت کے لیے چھوڑ دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، ''جس نے ایک بالشت زمین ناحق لے لی، قیامت کے دن، ساتوں زمینوں تک وہ اس کے گلے کا طوق بنا دی جائے گی۔'' (پھر حضرت سعید نے) دعا کی، اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے، تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی قبر، اس کے گھر میں بنا دے، راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس عورت کو دیکھا، اندھی ہو چکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی، اور کہتی تھی، مجھے سعید بن زید کی بد دعا لگ گئی، اس دوران کہ وہ گھر میں چل رہی تھی، گھر کے کنویں کے پاس سے گزری اور اس میں گر گئی، اور وہی اس کی قبر بنا۔

فوائد :...... ❶ اس حدیث سے علماء نے یہ بھی استنباط کیا ہے کہ زمین کا مالک، اس کے انتہائی نچلے حصہ کا بھی مالک ہے اور اس کی اجازت کے بغیر، اس کے نچلے حصہ سے دوسرا فائدہ نہیں اٹھا سکتا، اور اگر اس کی زمین سے کوئی گیس، تیل یا کان نکلتی ہے، تو وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ❷ حضرت سعید نے بد دعا کی تھی کہ وہ اندھی ہو کر، گھر کے کنویں میں گرے اور وہی اس کی قبر بنے، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور وہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

[4134] ١٣٩-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ)) فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

[4134] - حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ دعویٰ کیا، کہ اس نے اس کی کچھ زمین پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ مقدمہ، مروان بن الحکم رحمہ اللہ کے پاس لے گئی، تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا میں اس کی کچھ زمین پر قبضہ کر سکتا ہوں، جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ مروان رحمہ اللہ نے پوچھا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے، تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

[4134] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: في سبع ارضين وقول الله تعالى ﴿الذي خلق سبع سماوات ومن الارض مثلهن﴾ الى قوله ﴿وقد احاط بكل شئي علما﴾ برقم (٣١٩٨) انظر (التحفة) برقم (٤٤٦٤)

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے ظلم کرتے ہوئے ایک بالشت زمین لے لی، تو وہ زمین، ساتوں زمینوں تک اس کا طوق بنائی جائے گی۔'' تو مروان رحمہ اللہ نے ان سے کہا، اس کے بعد مجھے آپ سے بینہ (شہادت) مانگنے کی ضرورت نہیں ہے، تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دعا کی، اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے، تو اس کی بینائی زائل کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہلاک کر، راوی کہتا ہے کہ وہ عورت اس وقت تک نہیں مری، جب تک اس کی نظر ختم نہیں ہوئی، پھر اس دوران کہ وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی، ایک گڑھے میں گر کر فوت ہوگئی۔

[4135] ١٤٠-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)).

[4135] ۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے ظلم کرتے ہوئے، ایک بالشت زمین لے لی، تو قیامت کے دن وہ زمین، ساتوں زمینوں تک اس کا طوق بنا دی جائے گی۔''

[4136] ١٤١-(١٦١١) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[4136] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین بھی ناحق نہیں لے گا، مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ، اسے ساتوں زمینوں تک اس کا (گلے کا) طوق بنا دے گا۔''

[4137] ١٤٢-(١٦١٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ

[4135] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١١٠)

[4136] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠٦)

[4137] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المظالم باب: اثم من ظلم شيئا من الارض برقم (٢٤٥٣) وفی بدء الخلق باب: ما جاء فی سبع ارضين وقول الله تعالى ﴿الذي خلق سبع سماوات ومن الارض مثلهن﴾ الى قوله ﴿وقد احاط بكل شئى علما﴾ برقم (٣١٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٤٠)

اس کتاب کے کل ابواب (04) اور (23) احادیث ہیں۔

24

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب الفرائض

حدیث نمبر 4140 سے 4162 تک

اس کتاب کے کل ابواب (04) اور (23) احادیث ہیں۔

24

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب الفرائض

حدیث نمبر 4140 سے 4162 تک

۲۴......كِتَابُ الْفَرَائِضِ

٢٤. كتاب الفرائض

فرائض، فریضة کی جمع ہے، فرض سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے، طے کرنا، مقرر کرنا، وراثت میں چونکہ ورثاء کے حصے اللہ تعالیٰ نے طے یا مقرر کر دیے ہیں، اس لیے وراثت کے مسائل کو فرائض یا فروض سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ قرآن مجید کی آیت نَصِيْباً مفروضاً (طے شدہ، اور مقررہ حصہ) سے ماخوذ ہے۔

[4140] ١ ـ (١٦١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)).

[4140]۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوگا، اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔
ائمہ اربعہ اور جمہور فقہائے امت کے نزدیک مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا، لیکن حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے نزدیک اگر کافر کا کافر وارث موجود نہ ہو اور وہ دارالاسلام میں رہتا ہو، تو پھر اس کا مال، بیت المال کی بجائے، اس کے قریبی مسلمان کو دے دیا جائے گا، لیکن یہ موقف صریح حدیث کے منافی ہے، اس لیے امت نے اس کو قبول نہیں کیا، تو اگر جلیل القدر صحابہ کا قول، صحیح حدیث کی موجودگی میں معتبر نہیں ہے، تو کسی امام کا قول کیسے معتبر ہو سکتا ہے، اس طرح کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا، فقہائے امت کا اس پر اتفاق ہے، ہاں اتنی بات

[4140] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفرائض باب: لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم واذا اسلم قبل ان يقسم الميراث فلا ميراث له برقم (٦٧٦٤) وفي المغازي باب: اين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح برقم (٤٢٨٣) وابو داود في (سننه) في الفرائض باب: هل يرث المسلم الكافر برقم (٢٩٠٩) والترمذي في (اجمعه) في الفرائض باب: ابطال الميراث بين المسلم والكافر برقم (٢١٠٨) وابن ماجه في (سننه) في الفرائض باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك برقم (٢٧٢٩) انظر (التحفة) برقم (١١٣)

ہے کہ کافر اگر تقسیم ترکہ سے پہلے مسلمان ہو جائے، تو بعض صحابہ اور امام احمد کے نزدیک، وہ وارث ہوگا، لیکن ظاہراً ورثا کا ترکہ میں حق، میت کی موت سے ثابت ہو جاتا ہے، اس لیے جو مرتے وقت، وارث نہیں بنے گا، وہ بعد میں وارث نہیں بن سکے گا،، اس لیے حدیث کا یہی تقاضا ہے کہ اس کو وارث نہ مانا جائے، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے، اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔

١...... بَاب أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

باب ۱: اہل حصص کو (جن کے حصے مقرر ہیں،) ان کے حصے دے دو، اور جو بچ جائے، وہ سب سے قریبی مذکر یعنی مرد کو ملے گا

[4141] ٢-(١٦١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)).

[4141]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو، پھر جو بچ جائے، وہ اس مرد کا حصہ ہے، جو میت کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔''

فائدہ :...... فرائض سے مراد، وہ حصے ہیں، جو قرآن مجید میں طے کر دیئے گئے ہیں، اور یہ چھ ہیں۔ (۱) آدھا، (۲) چوتھائی، (۳) آٹھواں (۴) دوتہائی (۵) تہائی (۶) چھٹا، اور اصحاب الفروض سے مراد، وہ افراد ہیں جن کو یہ حصے ملتے ہیں، اور یہ چار مرد (باپ، دادا، خاوند، اخیافی بھائی) اور آٹھ عورتیں (بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، علاتی بہن، اخیافی بہن، بیوی، ماں اور دادی، نانی) ہیں، حقیقی بہن بھائی، شقیق کہلاتے ہیں، باپ میں شریک علاتی اور ماں شریک اخیافی کہلاتے ہیں، اور اگر اصحاب الفروض سے بچ جائے، تو وہ عصبات کو ملتا ہے، اور اس سے مراد، وہ مرد ہیں، جو میت کے رشتہ دار ہیں، لیکن ان کا حصہ مقرر نہیں ہے، یا وہ مرد رشتہ دار، جو میت کے باپ کے واسطہ سے رشتہ دار ہیں، جیسے میت کا بیٹا، پوتا، بھائی اور چچا وغیرہ۔ ان میں سے جو قریبی ہے، وہ دور والے کو محروم کر دے گا، اس لیے حدیث میں اولیٰ یا ادنیٰ کی قید لگائی ہے، اور رجل کے بعد ذکر اس لیے کہا تاکہ یہ نہ سمجھا جائے

[4141] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفرائض باب: ميراث الولد من ابيه وامه برقم (٦٧٣٢) وفی باب: ميراث ابن الابن اذا لم يكن ابن برقم (٦٧٣٥) وفی باب: ميراث الجد مع الادب والاخوة برقم (٦٧٣٧) وفی باب ابنی عم احدهما اخ الام والآخر زوج برقم (٦٧٤٦) وابو داود فی (سننه) فی الفرائض باب: فی ميراث العصبة برقم (٢٨٩٨) والترمذی فی (جامعه) فی الفرائض باب: ميراث العصبة برقم (٢٧٤٠) انظر (التحفة) برقم (٥٧٠٥)

کہ رجل، کبیر (بڑا) کے معنی میں ہے اور صغیر (چھوٹا) کے مقابلہ میں ہے، بلکہ یہاں انثیٰ (مونث) کے مقابلہ میں ہے، مثلاً ایک انسان فوت ہو جاتا ہے، اس کی صرف ایک بیٹی موجود ہے، اور اس کا ایک بھائی زندہ ہے اور ایک چچا، تو بیٹی کو ترکہ کا آدھا حصہ ملے گا، اور باقی آدھا بھائی کو ملے گا، چچا کو کچھ نہیں ملے گا، اور اگر بھائی نہ ہو، تو پھر باقی آدھا چچا کو ملے گا۔

[4142] ٣-(. . .)حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَآئِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)).

[4142] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل فروض (مقررہ حصے والے) کو ان کے حصے دے دو، اور اہل فرائض جو چھوڑیں، تو وہ اس مرد کا ہے جو سب سے زیادہ نزدیک ہے۔''

فائدہ :...... رجل کے ساتھ، ذکر (مذکر) کی قید لگانے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ حصہ داری کا سبب، اس کا مذکر ہونا ہے اور عصبات اصل میں عصبہ بنفسہ ہیں، جو مذکر ہوں گے۔

[4143] ٤-(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَآئِضِ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَآئِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)).

[4143]- امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل فرائض میں، اللہ کے قانون کے مطابق تقسیم کرو، اور جو اہل فرائض چھوڑ دیں، وہ اس مرد کا حصہ ہے، جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔''

[4144](. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ.

[4144]- امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4142] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١١٧)
[4143] تقدم تخريجه برقم (٤١١٧)
[4144] تقدم تخريجه برقم (٤١١٧)

٢...... بَاب مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ

باب ۲: کلالہ (جس کا نہ والد ہو اور نہ اولاد) یا وہ وارث جو نہ اصول سے ہو اور نہ فروع سے)

[4145] ٥-(١٦١٦) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي مَاشِيَيْنِ فَأُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوءِهِ فَأَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ. [النساء:١٧٦]

[4145] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار پڑ گیا، تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر پیدل چل کر میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے، تو مجھ پر غشی طاری ہوگئی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، تو مجھے ہوش آ گیا، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں، کیسے تقسیم کروں، تو آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، حتی کہ وراثت کی آیت اتری، وہ آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں جواب دیتا ہے۔'' (نساء، آیت نمبر ۱۷۶)۔

فائدہ :...... اس حدیث سے حضور اکرم ﷺ کی اپنے ساتھیوں سے ہمدردی اور خیر خواہی اور آپ کی سادگی و بے تکلفی کا پتہ چلتا ہے، کہ آپ پیدل چل کر بیمار پرسی کے لیے چلے جاتے تھے، اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بے ہوش پر وضو کا پانی ڈالا جا سکتا ہے، اور آپ کے وضوء کے پانی کی برکت سے ہوش میں آ جانے سے یہ استدلال کرنا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے، صحیح نہیں ہے، کیونکہ دوسرے صالحین کو آپ ﷺ پر قیاس کرنا

[4145] اخرجه البخاري في (صحيحه) في (المرض) باب: عيادة المغمى عليه برقم (٥٦٥) وفي الفرائض باب: قول الله تعالى ﴿يوصيكم الله في اولادكم للذكر......﴾ برقم (٦٧٢٣) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما كان النبي ﷺ يسال مما لم ينزل عليه الوحي فيقول لا ادري او لم يجب عليه حتى ينزل عليه الوحي ولم يقل براى او قياس برقم (٧٣٠٩) وابو داود في (سننه) في الفرائض باب: في الكلالة برقم (٢٨٨٦) والترمذي في (جامعه) في الفرائض باب: ميراث الاخوات برقم (٢٠٩٧) وفي التفسير باب: وفي سورة النساء برقم (٣٠١٥) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: الانتفاع بفضل الوضوء ١/ ٨٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الجنائز باب: ما جاء في عيادة المريض برقم (١٤٣٦) مختصراً۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٨)

درست نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو صحابہ کرام عشرہ مبشرہ کے برکات کا اہتمام کرتے، مزید برآں احناف کے ہاں تو، نبی اکرم ﷺ کے فضلات بھی پاک ہیں، تو کیا بزرگوں کے فضلات سے بھی برکت حاصل کی جائے گی۔

[4146] ٦-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ فَنَزَلَتْ ﴿يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾۔

[4146]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور ابو بکر نے پیدل چل کر، بنو سلمہ میں میری بیمار پرسی کی، اور انہوں نے مجھے بے ہوش پایا، تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر اس سے مجھ پر چھڑکا، تو میں ہوش میں آ گیا، تو میں نے پوچھا، میں اپنے مال میں کیا کروں؟ یعنی کیسے تقسیم کروں، اے اللہ کے رسول! تو یہ آیت اتری، اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں تلقین فرماتا ہے، کہ مذکر کے لیے مؤنث سے دگنا ہے۔'' النساء، آیت نمبر ۱۱

فائدہ:...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آیت کی تعیین نہیں فرمائی، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے، حتی نزلت آیت المیراث ، وراثت کے بارے میں آیت اتری، پھر، اپنے فہم کے مطابق، ابن جریج نے آیت وراثت کا مصداق، یوصیکم اللہ کو بنایا، اور ابن عیینہ نے، کلالۃ کی مناسبت سے یستفتونک کو اس پر چسپاں کیا، اور صحیح بات ابن جریج کی ہے، کیونکہ یستفتونک والی آیت تو بہت بعد میں اتری، جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ پہلے پیش آ چکا ہے، اور یوصیکم اللہ والی آیت کے بعد والی آیت میں کلالہ کی وراثت کا حکم بیان کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا، سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۱، اور نمبر ۱۲، اکٹھی اتری ہیں، لیکن سنن ابی داود کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عیینہ والی آیت کی تعیین خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے، نیز آیت نمبر ۱۲ میں جس کلالہ کا حکم بیان کیا گیا ہے، وہ اخیافی بھائی، بہن ہیں، جبکہ حضرت جابر کی بہنیں شقیقہ تھیں، یا علاتی تھیں، اس لیے حضرت جابر کے شاگرد محمد بن منکدر نے بھی، حضرت شعبہ رحمہ اللہ کو جواب دیتے ہوئے، ابن عیینہ والی آیت ہی بیان کی۔

[4146] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿يوصيكم الله في اولادكم﴾ برقم (٤٥٧٧) انظر (التحفة) برقم (٣٠٦٠)

[4147] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

[4147]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی، جبکہ میں بیمار تھا، آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے، اور دونوں پیدل چل کر آئے، آپ نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا، تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، تو میں ہوش میں آ گیا، میرے سامنے رسول اللہ ﷺ موجود تھے، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں، تو آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، حتی کہ وراثت کے بارے میں آیت اتری۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کے سامنے، جب کوئی نیا مسئلہ آتا، جس کے بارے میں آپ کے سامنے کوئی اجتہادی بات نہ ہوتی، یا آپ اللہ کا صریح فرمان چاہتے، تو وحی کا انتظار فرماتے، جب تک صریح وحی نہ اترتی، یا آپ ﷺ کے ذہن میں کوئی بات نہ ڈالی جاتی، تو آپ خاموشی اختیار فرماتے، وحی اترنے پر جواب دیتے۔

[4148] ٨۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ قَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ.

[4148]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، جبکہ میں

[4147] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٧)

[4148] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطهارة باب: صب النبي ﷺ وضوئه على مغمى عليه برقم (١٩٤) وفي المرض باب: وضوء العائد للمريض برقم (٥٦٧٦) وفي الفرائض باب: ميراث الاخوات والاخوة برقم (٦٧٤٣) انظر (التحفة) برقم (٣٠٤٣)

بیماری کی وجہ سے کچھ شعور نہ رکھتا تھا، (بے ہوش تھا) تو آپ ﷺ نے وضو کیا، تو لوگوں نے مجھ پر آپ کے وضوء کا پانی ڈالا، تو مجھے ہوش آ گیا، اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا وارث کلالہ ہوگا، اس پر میراث کے بارے میں آیت اتری، امام شعبہ کہتے ہیں، میں نے اپنے استاد محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے پوچھا، ﴿يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة﴾، اس نے کہا، یہی آیت اتری۔

فائدہ:...... یہاں کلالہ سے مراد، وہ وارث ہے جو اصل ہے (باپ، دادا) اور نہ فرع (بیٹا، پوتا)، کیونکہ اس وقت صرف حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرگان وارث تھیں۔

[4149] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ.

[4149]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے شعبہ کے تین شاگردوں سے روایت کرتے ہیں، ان میں سے وہب بن جریر کی روایت ہے کہ فرائض کی آیت اتری، اور نصر اور عقدی کی روایت ہے، آیت الفرض اتری، (فرائض اور فرض کا معنی و مقصد ایک ہی ہے) لیکن ان میں سے کسی نے، شعبہ کا محمد بن منکدر سے سوال کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

[4150] ٩-(١٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي

[4149] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٢٤)

[4150] تقدم تخريجه في المساجد و مواضع الصلاة باب: نهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٨)

آخِرِ سُورَةِ النِّسَآءِ)) وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

[4150]۔ معدان بن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا، اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا، میں اپنے بعد (پیچھے) کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ رہا، جو میرے نزدیک کلالہ کے مسئلہ سے زیادہ اہمیت والی ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں، کلالہ کے مسئلہ سے زیادہ بار بار نہیں پوچھا، اور آپ نے کسی چیز میں مجھ سے اس قدر سخت گفتگو نہیں کی، جس قدر اس کے بارے میں شدت اختیار کی، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے میرے سینے میں کچوکا لگایا، اور فرمایا، اے عمر! کیا تیرے لیے گرمی کے موسم میں اترنے والی، سورۃ نساء کے آخر میں آنے والی آیت کافی نہیں ہے، (اور حضرت عمر نے کہا) اگر میں زندہ رہا تو اس کے بارے میں ایسا دوٹوک فیصلہ کروں گا، جس کے مطابق ہر وہ انسان فیصلہ کر سکے گا، جو قرآن پڑھتا ہے یا قرآن نہیں پڑھتا ہے۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ، کلالہ کے بارے میں بڑے فکر مند تھے، کیونکہ کلالہ کے بارے میں بہت سی باتیں غور طلب ہیں، اور بقول امام نووی رحمہ اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے سختی کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غور وفکر یا مسئلہ کے استنباط کے بجائے صریح نص چاہتے تھے، حالانکہ بعض جگہ استنباط کے بغیر چارہ کار نہیں ہے، کلالہ کے معنی میں اختلاف ہے، کیونکہ اس کا اطلاق وارث پر ہو سکتا ہے، اور مورث پر بھی، بعض اس کو وراثت کے معنی میں لیتے ہیں، اور بعض وراثت میں آنے والے مال کو مراد لیتے ہیں، اس طرح کلالہ کا حکم دو آیتوں میں بیان ہوا ہے۔ پہلی آیت اخیافی بہن بھائیوں کے بارے میں، اور آخری شقیق اور علاتی بہن بھائیوں کے بارے میں اس طرح اس میں اختلاف ہے کہ اگر میت کا دادا موجود ہو، تو وہ باپ کے قائم مقام ہوگا، میت کے بھائیوں کو وراثت سے محروم کرے گا یا نہیں، امام ابوحنیفہ کے نزدیک دادا، باپ کے قائم مقام ہوگا، لیکن امام مالک، امام شافعی، اور صاحبین کے نزدیک، دادا کے ساتھ بھائی بھی وارث ہوں گے، آگے اس میں بھی اختلاف ہے، ان کو کیا ملے گا، اس طرح اگر میت اپنے پیچھے، بیٹی اور بہن چھوڑے، تو بہن کی وراثت میں اختلاف ہے، اس لیے حضرت اس کے بارے میں فکر مند تھے، لیکن آخر تک ان کو ایسا فیصلہ کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا، جس پر ہر عالم اور جاہل مطمئن ہو جاتا۔ کلالہ کی تفسیر میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک کلالہ اس میت کا نام ہے جس نے اپنے پیچھے نہ اولاد چھوڑی اور نہ باپ دادا، اس سے اس کے بھائی وارث ہوں گے۔ (۲) کلالہ وہ وارث ہیں جو نہ اولاد اور نہ باپ اس لئے بھائی کلالہ ہوں گے۔ (۳) وہ وراثت جو نہ اولاد کے لیے اور نہ باپ کے لیے۔ (۴) وہ مال جس کا وارث نہ اولاد ہے اور نہ باپ۔

[4151] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4151]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

٣...... بَاب آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

باب ۳: آخر میں اترنے والی آیت، آیت کلالہ ہے

[4152] ۱۰۔(۱٦١٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾.

[4152]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قرآن مجید کی آخر میں اترنے والی آیت ﴿يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة﴾ ہے۔

[4153] ۱۱۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ.

[4153]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آخر میں اترنے والی آیت، آیت کلالہ ہے، اور آخر میں اترنے والی سورت، سورۃ براءۃ ہے۔

[4154] ۱۲۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

[4151] تقدم تخريجه برقم (١٢٥٨)

[4152] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٢٥)

[4153] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قول الله تعالى ﴿يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة ان امرو هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترك وهو يرثها ان لم يكن لها ولد﴾ برقم (٤٦٠٥) وفي باب: (براة من الله ورسوله الى الذن عاهدتم من المشركين) برقم (٤٦٥٤) وابو داود في (سننه) في الفرائض باب: من كان ليس له ولد وله اخوات برقم (٢٨٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٧٠)

[4154] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣١)

عَنْ الْبَرَآءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ.

[4154]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخر میں جو مکمل سورت اتری، وہ سورہ توبہ ہے اور آخر میں اترنے والی آیت، آیت کلالہ ہے۔

[4155] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَآءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً.

[4155]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جس میں تامہ کی بجائے کاملہ کا لفظ ہے۔

[4156] ۱۳۔(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ.

[4156]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آخر میں نازل ہونے والی آیت ﴿يستفتونك﴾ ہے۔

فائدہ:...... آخر میں اترنے والی آیت کے بارے میں، صحابہ کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری آیت جو اتری ہے، وہ آیت الربا، (سود کے بارے میں) ہے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا دوسرا قول یہ ہے، آخری آیت ﴿واتقوا يوماً ترجعون فيه الى الله﴾ ہے، لیکن ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ یہ ٹکڑا، آیت الربا کے آخر میں ہے۔

(۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آخر میں اترنے والی آیت، ﴿لقد جاء كم رسول من انفسكم..... الآية﴾ یعنی سورہ توبہ کی آخری آیت۔

(۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آخری آیت، سورۃ کہف کی آخری آیت، ﴿فمن كان يرجو لقاء ربه ..... الآية﴾ ہے۔

(۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آخری آیت، ﴿فاستجاب لهم ربهم انى لا اضيع عمل عامل ..... الآية﴾ ہے، جو آل عمران کے آخری رکوع میں ہے۔

اس طرح ہر صحابی نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق بات کی ہے، کسی نے اپنے قول کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی، اور یہ بھی ممکن ہے، ہر ایک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سب سے آخر میں آیت سنی، اس کو آخری آیت

[4155] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٨٦) ٣٤٨

[4156] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: من سورة النساء برقم (٣٠٤١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٥)

بنا دیا، حالانکہ، اس سے پہلے اتر چکی تھی، لیکن آپ ﷺ نے کسی مقصد کے تحت بعد میں کسی وقت اس کی تلاوت فرمائی تھی۔

اس طرح دو سورتوں کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ آخر میں مکمل نازل ہونے والی سورت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سورۃ النصر، ﴿اذا جاء نصر اللہ﴾ کو آخری سورت ٹھہراتے ہیں، اور حضرت براء، سورۃ توبہ یعنی سورۃ براۃ کو، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک سورۃ مائدہ سب سے آخر میں اتری ہے، حالانکہ سورۃ براۃ اور سورۃ مائدۃ کا بیک وقت نزول ان سورتوں کے اسلوب اور سیاق و سباق کی رو سے مشکل ہے، اور سورۃ نصر کا ممکن ہے۔

٤...... بَاب مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ

باب ٤: میت کا مال اس کے وارثوں کو ملے گا

[4157] ١٤ ـ(١٦١٩) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)).

[4157]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایسے مرد کی میت کو لایا جاتا، جس کے ذمہ قرض ہوتا، تو آپ ﷺ پوچھتے، ''کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' اگر آپ ﷺ کو بتایا جاتا، اس نے قرض کو ادا کرنے کا سامان چھوڑا ہے، تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے، وگرنہ فرماتے، ''اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو۔'' اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات سے نوازا، آپ فرمانے لگے، ''میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ حق دار ہوں، تو جو اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمہ قرض تھا، تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے، اور جس نے مال چھوڑا، تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔''

[4157] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفرائض باب: قول النبي ﷺ (ومن ترك مالا فلاهله) برقم (٦٧٣١) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٦)

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قرضہ کا مسئلہ بڑا سنگین ہے، انسان کو قرض کی ادائیگی میں، غفلت اور سستی سے کام نہیں لینا چاہیے، اگر کسی ضرورت یا مجبوری سے قرضہ لینے کی ضرورت پیش آئے، تو اس کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ معلوم نہیں کب موت کا پیغام آ جائے، اور اگر کوئی اپنے فقر و فاقہ سے اپنا قرضہ ادا نہ کر سکے، تو حکومت کو اس کا انتظام کرنا چاہیے، یا کم از کم اس کے لواحقین کو یہ ذمہ واری قبول کرنا چاہیے، اور مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک، حکومت کا اس کا انتظام، زکاۃ کی مد سے بھی کر سکتی ہے، اور احناف و حنابلہ کے نزدیک، زکاۃ سے اس کی ادائیگی ممکن نہیں ہے، لیکن بقول علامہ تقی، حنابلہ اور احناف کا استدلال، لام تملیک سے ہے، یعنی ﴿للفقراء والمساكين﴾ میں لام، تملیک کے لیے ہے، کہ ان کے قبضہ میں دیا جائے، جبکہ ﴿في الرقاب والغارمين﴾، میں لام ہے، ہی نہیں ہے۔ اس لیے نماز میں (مقروض) کے لیے زکاۃ کا مال خرچ کے لیے تملیک کی شرط نہیں ہے۔

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ گردنوں کی آزادی اور تاوان میں آئے ہوؤں کو نکالنے میں خرچ کیا جائے، اس لیے یہاں تملیک کا سوال نہیں ہے، یہ کہا جائے، مردہ کی مال تملیک نہیں ہو سکتا، اس لیے اس کی طرف سے قرضہ زکوۃ کی مد سے ادا نہیں کیا جا سکتا۔ نیز جب امام (حکومت) نے زکاۃ وصول کر لی تو اس کی ملکیت میں آ چکی اب نئی ملکیت کی ضرورت نہیں۔ (تکملہ ج ۲، ص ۴۵)

[4158] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح قَالَ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ.

[4158]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے تین اور اساتذہ کی سند سے، زہری ہی کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں۔

[4158] طريق عبدالملك اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوكالة باب: الدين برقم (٢٢٩٨) وفي النفقات باب: قول النبي ﷺ: (من ترك كلا او ضياعا فإلي) برقم (٥٣٧١) والترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما جاء في الصلاة على المديون برقم (١٠٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٢٦٦) وطريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٥٤) وطريق ابن نمير اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الصلاة على من عليه دين برقم (١٩٦٢) وابن ماجه في (سننه) في الصدقات باب: من ترك دينا او ضياعا فعلى الله وعلى رسوله برقم (٢٤١٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٢٥٧)

[4159] ١٥-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ)).

[4159] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، زمین پر جو بھی مؤمن ہے، میں سب لوگوں سے، اس کا زیادہ قریبی ہوں، (حقدار ہوں) تو تم میں جس نے بھی کوئی قرض چھوڑا یا بال بچے چھوڑے، تو میں اس کا کارساز یا مددگار ہوں، اور تم میں سے جس نے مال چھوڑا، تو وہ اس کے وارثوں کا ہے، جو بھی ہوں۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جو لوگ خود کمائی نہیں کر سکتے، اور اگر ان کی نگہداشت نہ کی جائے تو وہ ہلاکت کا شکار ہو سکتے ہیں، ان کی ضروریات کی فراہمی کی ذمہ دار اسلامی حکومت یا مسلمانوں کا بیت المال ہے، اور اب اگر یہ کام حکومت نہیں کر رہی، تو مسلمان لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے محلہ کی سطح پر اس کا انتظام کرنے کی کوشش کریں، اور ایسے لوگوں کی کفالت کریں، جو فقر و فاقہ سے تنگ آ کر خودکشی کرنے لگتے ہیں۔

[4160] ١٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ)).

[4160] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کتاب اللہ کی رو سے، سب لوگوں سے زیادہ، مومنوں کا معاون و مددگار ہوں، تو تم میں سے جو قرضہ چھوڑے، یا ضائع ہونے والے بچے چھوڑے، تو مجھے بلاؤ، میں اس کا معاون ہوں، اور تم میں سے جو مال چھوڑے، تو اس کے مال کے لیے اس کے وارثوں کو ترجیح دی جائے، جو بھی اس کا وارث ہو۔''

فائدہ :...... حدیث میں عصبہ کا تذکرہ ہے، تو جب عصبہ ترکہ کا حقدار ہے، تو اصحاب الفروض تو بالاولیٰ حق دار ہوں گے، اس لیے معنی ورثاء کیا گیا ہے۔

[4159] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٢٦)
[4160] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٢)

[4161] ۱۷-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاحَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا)).

[4161]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مال چھوڑا تو وہ وارثوں کا ہے، اور جس نے بوجھ یعنی بال بچے چھوڑے، تو ان کے ذمہ دار ہم ہی ہیں۔''

[4162] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ ((وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ)).

[4162]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے شعبہ ہی کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں غندر کی روایت میں ہے، ''اور جس نے بال، بچے چھوڑے، ان کا ولی (نگران ومحافظ) میں ہوں۔''

[4161] تقدم

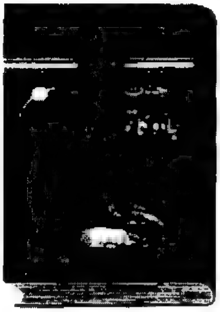
[4162] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤١٣٧)

مطبوعات نعمانیہ



نبیوں کی بیویوں کا
ایمان افروز دلنشیں اور دلپذیر تذکرہ

نِساء الانبیاء علیہم السلام



الشیخ وحید عبد السلام بالی کی
جنّات، شیاطین اور جادو کے موضوع پر لکھی مشہور زمانہ کتاب
"وقایۃ الإنسان مِن الجِنّ والشیطان" کا اردو ترجمہ

جنات اور جادو کا توڑ

(قرآن وسنت کی روشنی میں)



دعا کے تمام مسائل پر سب سے جامع کتاب

کتاب الدُّعا

مؤلف: ابو عبد الرحمٰن جیلان بن خضر عروسی
مترجم: الشیخ حافظ مبشر حسین

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا
ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-73321865 Mob: 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (04) اور (41) احادیث ہیں۔

25

كِتَابُ الْهِبَاتِ

کتاب الھبات

(عطیات و صدقات)

حدیث نمبر 4163 سے 4203 تک

٢٥...... كِتَابُ الْهِبَاتِ

٢٥. كتاب الهبات (عطيات وصدقات)

١...... بَاب: كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ

باب ١: انسان نے جو صدقہ کیا ہے، وہ جس پر صدقہ کیا ہے، اس سے خریدنا ناجائز ہے

[4163]١-(١٦٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

[4163]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی بطور صدقہ دیا، تو اس کے مالک نے اسے ضائع کر دیا، تو میں نے خیال کیا، وہ اس کو سستا بیچ دے گا، میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو، اور اپنا صدقہ واپس نہ لو، کیونکہ، اپنا صدقہ واپس لینے والا، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹ لیتا ہے۔''

مفردات الحدیث

❶ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ: میں نے گھوڑے پر سوار کیا، یعنی گھوڑا صدقہ کیا۔ ❷ عَتِيقٍ: نفیس اور عمدہ۔ ❸ أَضَاعَهُ صَاحِبُهُ: جس کو صدقہ میں دیا تھا، اس نے اس کی دیکھ بال اور فروخت میں کوتاہی کی اور ضائع کر ڈالا۔

[4163] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: هل يشتري صدقته برقم (١٤٩٠) وفي الهبة باب: لا يحل لاحد ان يرجع في هبته وصدقته برقم (٢٦٢٣) وفي باب: اذا حمل رجل على فرس فهو كالعمرى والصدقة برقم (٢٦٣٦) وفي باب الجعائل والحملات في السبيل برقم (٢٩٨٠) وفي الجهاد باب: اذا حمل على فرس فرآها تباع برقم (٣٠٠٣) والنسائي في (المجتبى) في الزكاة باب شراء الصدقة برقم (٢٦١٤) وابن ماجه في (الصدقات باب: الرجوع في الصدقة برقم (٢٣٩٠) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٣٨٥)

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز صدقہ میں دے دی جائے، اس کو خریدنا جائز نہیں ہے، اور چونکہ جس کو صدقہ دیا ہے، جب اس سے خرید لیں گے، تو وہ سستے داموں آپ کو واپس کرے گا، اس لیے آپ نے اس کو صدقہ کی واپسی سے تعبیر فرمایا ہے، ائمہ کے نزدیک سستا خریدنا تو ناجائز ہے، اور صحیح قیمت پر خریدنا، ناپسندیدہ ہے، لیکن ہر دو صورت میں بیع ہو جائے گی، جبکہ اہل ظاہر کے نزدیک یہ بیع ہی درست نہیں ہے، جیسا کہ حدیث کا تقاضا ہے، لیکن اگر صدقہ کردہ چیز وراثت میں واپس آ جائے، تو ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے، اگرچہ بعض اہل علم اس کو بھی درست نہیں سمجھتے، لیکن یہ موقف درست نہیں ہے، کیونکہ اس کا جواز حدیث سے ثابت ہے۔

[4164] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ)).

[4164]۔ یہی حدیث امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ''اسے مت خریدیے اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے۔''

[4165] ۲۔(. . .) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيتَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

[4165]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا، بعد میں اس کے مالک کے پاس اس طرح پایا کہ اس نے اس کو ضائع کر دیا تھا، کیونکہ وہ تنگدست یا نادار تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے خریدنے کا ارادہ کر لیا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدیے، اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے، کیونکہ صدقہ کر کے، واپس لینے والے کی مثال، اس کتے کی مثال ہے، جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔

[4166] (. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[4164] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٣٩)
[4165] تقدم تخريجه برقم (٤١٣٩)
[4166] تقدم تخريجه برقم (٤١٣٩)

[4166]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا حدیثیں زیادہ مکمل اور جامع ہیں۔

[4167] ٣۔(١٦٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ)).

[4167]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا، بعد میں اسے بکتے ہوئے پایا، تو اسے خریدنے کا ارادہ کرلیا، تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو، اور اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو۔''

[4168] (...) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[4168]۔ امام صاحب مذکورہ روایت اپنے چھ اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، دو لیث بن سعد سے بیان کرتے ہیں، اور باقی چار عبید اللہ سے، اور دونوں نافع کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4169] ٤۔(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

[4167] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: الجعائل والحملات في السبيل برقم (٢٩٧١) وفي الجهاد والسير باب: اذا حمل على فرس فرآها تباع برقم (٣٠٠٢) وابو داود في (سننه) في الزكاة باب: الرجل يبتاع صدقته برقم (١٥٩٣) انظر (التحفة) برقم (٨٣٥١)

[4168] طريق قتيبة وابن نمير وابي بكر بن ابي شيبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٣) وبرقم (٧٩٨٩) وبرقم (٨٣٠٩) وبرقم (١٠٥٦٥) وطريق المقدمي ومحمد بن المثنى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: وقف الدواب والكراع والعروض والصامت برقم (٢٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٩)

[4169] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٥٥)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ)).

[4169]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا، پھر اسے بکتا ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ کرلیا، اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر، اے عمر!''

٢...... بَاب: تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ والهبة

باب ٢: صدقہ اور ہبہ قبضہ میں دینے کے بعد واپس لینا حرام ہے، (مگر وہ چیز جو اپنی اولاد کو دی ہے، اولاد خواہ پوتا، پڑپوتا ہی کیوں نہ ہو)

[4170] ٥۔(١٦٢٢) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ.

[4170]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کر کے واپس لینے والے کی مثال، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے میں منہ ڈالتا ہے، اور اسے کھالیتا ہے۔''

[4171] (...) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4171]۔امام صاحب یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4172] (...) وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا

[4170] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: لا يحل لاحد ان يرجع فی هبته وصدقته برقم (٢٦٢١) وابو داود فی (سننه) فی البيوع والاجارات باب: الرجوع فی الهبة برقم (٣٥٣٨) والنسائی فی (المجتبى) فی الهبة باب: ذكر الاختلاف لخبر عبدالله بن عباس ٦/ ٢٦٦۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الهبات باب: الرجوع فی الهبة برقم (٢٣٨٥) وفی الصدقات باب: الرجوع فی الصدقة برقم (٢٣٩١) انظر (التحفة) برقم (٥٦٦٢)

[4171] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤١٤٦)

[4172] تقدم تخريجه برقم (٤١٤٦)

يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[4172]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4173] ٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَنْ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ)).

[4173]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، ''اس انسان کی تمثیل جو صدقہ کرتا ہے، پھر اپنے صدقہ کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے، جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔''

[4174] ٧۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((الْعَآئِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَآئِدِ فِي قَيْئِهِ)).

[4174]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہبہ (عطیہ) میں رجوع کرنے والا اپنی قے کی طرف رجوع کرنے والے کی طرح ہے۔''

[4175] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4175]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4176] ٨۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْعَآئِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

[4173] تقدم تخريجه برقم (٤١٤٦)

[4174] تقدم تخريجه برقم (٤١٤٦)

[4175] تقدم تخريجه برقم (٤١٤٦)

[4176] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: هبة الرجل لامراته والمراة لزوجها ←

[4176]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہبہ میں رجوع کرنے والا، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔

فائدہ:...... جمہور فقہائے امت کے نزدیک صدقہ اور ہبہ کا ایک ہی حکم ہے، دونوں میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے، ہاں صحیح حدیث کی بنا پر، ھبہ کی صورت میں باپ مستثنیٰ ہے، وہ اولاد کو ھبہ کردہ چیز واپس لے سکتا ہے، احناف صدقہ میں جمہور کے ساتھ ہیں اور ھبہ میں، جمہور کے مخالف ہیں، احناف کے نزدیک اگر ھبہ کسی رشتہ دار کو کیا ہے، وہ اولاد ہو یا کوئی اور رشتہ دار، تو پھر رجوع نہیں ہوسکتا، اگر کسی اجنبی کو کوئی چیز ھبہ کی ہے اور اس نے بدلہ میں کوئی چیز نہیں دی، اور ھبہ کردہ چیز موجود ہے، تو پھر وہ چیز واپس لے سکتا ہے، اگرچہ یہ دیانۃً مکروہ ہے، لیکن اگر جس اجنبی کو چیز ھبہ کی، وہ واپس کرنے پر راضی ہو یا قاضی یہ فیصلہ دے دے تو پھر ناپسندیدہ ہونے کے باوجود جائز ہے، حالانکہ کتے کی حرکت سے تشبیہ دینے کا مقصد، اس کی انتہائی قباحت کو بیان کرنا ہے، جس طرح نماز میں شدید نفرت وحرمت کے اظہار کے لیے، کتے کی طرح ٹھونگیں مارنے یا کتے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، نیز صدقہ کی واپسی میں بھی تو یہی تشبیہ دی گئی ہے، اس کے باوجود احناف کے نزدیک صدقہ کی واپسی جائز نہیں ہے، نیز آپ ﷺ نے باپ کو واپس لینے کی اجازت دی ہے اور احناف کے نزدیک وہ واپس نہیں لے سکتا، اس کے برعکس اجنبی واپس لے سکتا ہے۔

٣...... بَاب: كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ

باب ٣: ہبہ میں اولاد میں امتیاز کرنا جائز نہیں ہے

[4177] ٩-(١٦٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي

← برقم (٢٥٨٩) والنسائي في (المجتبى) في الهبة باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك برقم (٦/ ٢٦٥ وفي باب: ذكر الاختلاف على طاوس في الراجع في هبته برقم (٣٧٠٣) انظر (التحفة) برقم (٥٧١٢)

[4177] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: الهبة للوالد برقم (٢٥٨٦) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في النحل والتسوية بين الولد برقم (١٣٦٧) والنسائي في (المجتبى) في النحل باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر النعمان بن بشير في النحل ٦/ ٢٥٨ و ٦/ ٢٥٨ و ٦/ ٢٥٩ و ٦/ ٢٥٩۔ وابن ماجه في (سننه) في الهبات باب: الرجل ينحل ولده برقم (٢٣٧٦) انظر (التحفة) برقم (١١٦١٧)

هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا)) فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَارْجِعْهُ)).

[4177]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرا باپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا، اور عرض کیا، میں نے اپنے اس بچہ کو اپنا غلام ہبہ کر دیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اسی قسم کا عطیہ دیا ہے؟'' تو اس نے کہا، نہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (غلام) کو واپس لو۔''

فائدہ :...... حضرت نعمان رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے، تو ان کی والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے یہ مطالبہ کیا کہ میرے اس بچے کو کوئی عطیہ دو، وگرنہ میں اس کی پرورش و پرداخت نہیں کرتی، تو ان کے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیوی کو راضی کرنے کے لیے ایک بہترین باغ، اپنے بیٹے کو ہبہ کر دیا، پھر بعد میں واپس لے لیا، پھر ٹال مٹول سے کام لیتے رہے، جب بیوی کا اصرار بڑھا، تو انہوں نے ایک غلام دینے کا اظہار کیا، تو بیوی نے پہلے واقعہ کے پیش نظر یہ کہا کہ اس پر نبی اکرم ﷺ کو گواہ بناؤ تاکہ پھر واپس نہ لے سکو، اس لیے وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، بعض راویوں نے، گواہی کے واقعہ کو باغ کے ہبہ کے ساتھ ہی بیان کر دیا ہے، جو وہم ہے، کیونکہ اگر پہلے وہ مسئلہ سن چکے تھے، تو وہ دوبارہ یہ کام نہ کرتے۔

[4178] ١٠-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتٰى بِي أَبِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ ((فَارْدُدْهُ)).

[4178]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرا باپ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام کا عطیہ دیا ہے، تو آپ ﷺ نے پوچھا، کیا تو نے تمام اولاد کو عطیہ دیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا، ''اسے واپس لے لو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تحفہ، تحائف اور ھبہ میں اولاد کے درمیان بلاضرورت اور بلاوجہ امتیاز کرنا درست نہیں ہے، ہاں اگر کوئی سبب یا وجہ یا ضرورت ہو، تو پھر درست ہے، مثلاً ایک چھوٹا ہے، اس کی ضروریات کم ہیں، ایک بڑا ہے، اس کی ضروریات زیادہ ہیں، ایک ان پڑھ ہے، دوسرا علمی کاموں میں مصروف ہے، اس لیے اس کو زیادہ رقم کی ضرورت ہے، اور یہ چیزیں درحقیقت عطیہ یا ھبہ اور تحفہ نہیں ہیں، بلکہ ان کی ضروریات ہیں، جن میں برابری ممکن نہیں ہے۔ ایک شادی شدہ ہے، ایک غیر شادی شدہ ہے، ایک باپ کے

[4178] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٥٣)

ساتھ رہتا ہے اور اس کی خدمت کرتا ہے، دوسرا پوچھتا ہی نہیں ہے، ان امور میں کمی وبیشی کو امتیاز یا تفضیل نہیں سمجھا جاتا، اس لیے جہاں صحابہ کرام سے کوئی ایسا واقعہ منقول ہے، کہ انہوں نے اپنی کسی اولاد کو دیا اور کسی کو نہیں دیا، تو اس میں اس کی ضرورت کا لحاظ رکھا گیا ہے، یا دوسروں کی رضامندی سے ایسے ہوا ہے، اس لیے امام احمد، امام اسحاق، ائمہ محدثین اور اہل ظاہر کے نزدیک تحفہ اور عطیہ میں برابری ضروری ہے، حتی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مذکر اور مؤنث میں امتیاز کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اکثر فقہاء اور جمہور کے نزدیک برابری لازم نہیں ہے، یعنی قانونی اور فقہی فرض نہیں ہے، ایک اخلاقی فرض ہے، کیونکہ اس سے اولاد کے باہمی تعلقات اور والدین کے ساتھ رویہ میں خلل اور بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے، اس لیے یہ ناپسندیدہ حرکت ہے، اگرچہ جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام لیث وغیرہم کا یہی موقف ہے، امام ابو یوسف کے نزدیک اگر امتیاز کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے ہو، تو پھر جائز نہیں ہے، اور حسن بصری کے نزدیک دیانتا جائز نہیں ہے، اگرچہ قضاءً یعنی قانونی رو سے جائز ہے، اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، باپ، عطیہ یا ھبہ کردہ چیز واپس لے سکتا ہے، جمہور نے اس حدیث کی تاویل میں تقریباً دس (۱۰) پیش کیے ہیں اور صاحب سبل السلام نے لکھا ہے کہ وہ سب ناقابل قبول ہیں۔ (سبل السلام، ج ۳، ص ۱۰۹)

[4179] ۱۱-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ ((أَكُلَّ وَلَدِكَ)) وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ.

[4179]۔ امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے امام زہری ہی کے واسطہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، امام زہری کے شاگرد معمر اور یونس کہتے ہیں، ((أَكُلَّ بنيك)) کیا سب بیٹوں کو، اور لیث اور ابن عیینہ کہتے ہیں، ((أَكُلَّ ولدك)) کیا سب اولاد کو، اس طرح لیث، محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ بشیر رضی اللہ عنہ، نعمان کو لے کر آئے۔

[4179] تقدم تخريجه برقم (٤١٥٣)

[4180] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا هٰذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهُ.

[4180]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کے باپ نے اسے ایک غلام دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ غلام کیوں آیا ہے؟'' میں نے کہا، مجھے میرے باپ نے دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے سب بھائیوں کو بھی اس طرح دیا ہے، جیسے اسے دیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غلام لوٹا دو۔''

فائدہ:...... آپ ﷺ کے ان الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے، اگر بلاسبب وضرورت اولاد میں امتیاز برتا جائے، تو باپ کے لیے ایسے ہبہ یا عطیہ کی واپسی ضروری ہے، اور اس کی یہ تاویل کرنا درست نہیں ہے کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے، اس ہبہ کو رسول اللہ ﷺ کی اجازت پر موقوف کیا تھا، کیونکہ اس نے تو آپ ﷺ کو واپسی کے خطرہ کے پیش نظر گواہ بنانے کے لیے کہا تھا، نہ کہ آپ سے اجازت لینے کے لیے، جیسا کہ اگلی روایت میں اس کی صراحت آ رہی ہے۔

[4181] ١٣۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ ((اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ)) فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

[4180] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی الرجل یفضل بعض ولده فی النحل برقم (٣٥٤٣)۔ والنسائی فی (المجتبی) ی النحل باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر النعمان بن بشیر فی النحل برقم ٦/ ٢٥٩۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦٣٥)

[4181] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: الاشهاد فی الهبة برقم (٨٥٨٧) وفی الشهادات باب: لا یشهد علی شهادة جور اذا اشهد برقم (٢٦٥٠) وابو داود فی (سننه) ی البیوع والاجارات باب: فی الرجل یفضل بعض ولده فی النحل برقم (٣٥٤٢) والنسائی فی (المجتبی) فی النحل باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر النعمان بن بشیر فی النحل ٦/ ٢٥٩ و ٦/ ٢٦٠ و ٦/ ٢٦١۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الهبات باب: الرجل ینحل ولده برقم (٢٣٧٥) انظر (التحفة) برقم (١١٦٢٥)

[4181]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میرے باپ نے کچھ مال مجھے عنایت کیا، تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتی، جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہیں بناتے، تو میرا باپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا، تاکہ آپ ﷺ کو میرے عطیہ پر گواہ بنائے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''کیا تو نے یہ عمل اپنی تمام اولاد کے ساتھ کیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو۔''

فائدہ: ...... اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو، اس عدل اور تسویہ کا مفہوم، امام احمد، عطاء، شریح اور اسحاق کے نزدیک یہ ہے، کہ اولاد کے ساتھ وراثت والا سلوک کرو، یعنی مذکر کو مؤنث سے دگنا دو، لیکن امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ مذکر اور مؤنث کو برابر دو، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا، اگر میں اولاد کو عطیہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دیتا، تو عورتوں کو فضیلت دیتا، اس لیے اگر باپ اپنی زندگی میں اپنا مال اور اولاد کے درمیان تقسیم کرتا ہے، تو اسے سب کے درمیان برابر تقسیم کرنا ہوگا، کیونکہ یہ عطیہ اور صلہ رحمی ہے، اگر وراثت تقسیم کرنی ہے، تو پھر وصیت کرے کہ میرے مرنے کے بعد مال کی تقسیم اس طرح شریعت کے اصولوں کے مطابق کرنا، کیونکہ معلوم نہیں ہے، کون پہلے فوت ہوتا ہے، باپ یا اولاد میں سے کوئی ایک۔

[4182] ١٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوحَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَابَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ ((أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا)) قَالَ ((لَا)) قَالَ ((فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ)).

[4182] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٥٧)

[4182]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، کہ ان کی والدہ رواحہ کی بیٹی نے ان کے باپ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے مال سے اس کے بیٹے (نعمان) کو کوئی چیز ہبہ کرے، تو اس نے ایک سال تک ٹال مٹول سے کام لیا، پھر اسے، اس کا خیال آیا، تو اس نے (بنت رواحہ نے) کہا، جب تک تم میرے بیٹے کو جو کچھ دو، اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بنالو، تو میں اس پر مطمئن نہیں ہوں، تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا، کیونکہ میں اس وقت نوخیز تھا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! اس کی والدہ، رواحہ کی بیٹی کو یہ پسند ہے کہ میں نے اس کے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے، اس پر آپ کو گواہ بناؤں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''اے بشیر! اس کے سوا تیری اولاد ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ان سب کو اس جیسی چیز ھبہ کی ہے؟'' اس نے جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: ''تب مجھے گواہ نہ بناؤ، کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

مفردات الحدیث

❶ اِلْتَوىٰ سنة: ایک سال تک ٹال مٹول کی۔ ❷ ثم بدا له: پھر اس کے دل میں دینے کا خیال پیدا ہوا، کیونکہ ان کی بیوی اپنے اصرار پر قائم تھی۔ ❸ جَوْر: اعتدال اور راہ راست سے ہٹی ہوئی چیز، ظلم۔

[4183] ۱۵۔(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَلَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ)).

[4183]۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے سوا، تیرے بیٹے ہیں؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا سب کو اسی طرح دیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

[4184] ۱۶۔(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ.

[4184]۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس کے باپ سے فرمایا: ''مجھے ظلم پر گواہ نہ بنا۔''

[4185] ۱۷۔(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ وَعَبْدُالْاَعْلٰى ح وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

[4183] تقدم تخريجه برقم (٤١٥٧)
[4184] تقدم تخريجه برقم (٤١٥٧)
[4185] تقدم تخريجه برقم (٤١٥٧)

بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ ((أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي)) ثُمَّ قَالَ ((أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً)) قَالَ بَلَى قَالَ ((فَلَا إِذًا)).

[4185]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میرا باپ مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! گواہ ہو جائیے کہ میں نے نعمان کو اپنے مال سے، یہ، یہ دیا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو نعمان جیسا عطیہ دیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو اس پر میرے سوا، کسی اور کو گواہ بنا لے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ تیرے ساتھ وفا کرنے میں یکساں ہوں؟'' اس نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: 'تو تب، ایسا نہ کر۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نعمان کے والد، ان کو کچھ مسافت اٹھا کر بھی لے گئے، جیسا کہ کچھ فاصلہ ہاتھ پکڑ کر لے گئے، نیز آپ ﷺ کا یہ فرمانا، کہ میرے سوا کسی اور کو گواہ بنالو، کا یہ مقصد نہیں تھا کہ کسی اور کو گواہ بنالو، کیونکہ یہ معاملہ تو جائز ہے، لیکن پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ آگے آپ کا یہ فرمانا، ((فـلا اذاً)) تو تب ایسا مت کرو، اس بات کی دلیل ہے کہ تیری بیوی کو میرا گواہ بنانا مقصود ہے اور میں اس ظلم پر گواہ نہیں بنتا، اور میرے انکار پر اور کوئی گواہ کیسے بنے گا یا تیری بیوی کیسے مطمئن ہوگی، اور پھر یہ بات بھی سمجھا دی کہ اگر تم سب اولاد کو یکساں نہیں سمجھتے، تو ان سے یکساں سلوک کی امید کیسے رکھ سکتے ہو، اور اس علت سے یہ ثابت ہوا، یہ صرف بشیر رضی اللہ عنہ کے احوال وظروف کا لحاظ کر کے، صرف انہیں کے لیے حکم نہیں تھا، بلکہ سب باپوں کو خطاب ہے، کیونکہ یہ علت سب جگہ موجود ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا، عطیہ میں مذکر اور مؤنث میں فرق نہیں ہے، کیونکہ ان سے بھی حسن سلوک اور وفا مطلوب ہے۔

[4186] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ ((أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ)) هَذَا قَالَ لَا قَالَ ((أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا))

[4186] تقدم تخريجه برقم (٤١٥٧)

قَالَ بَلٰى قَالَ ((فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهٗ قَالَ ((قَارِبُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)).

[4186]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میرے باپ نے مجھے عطیہ دیا، پھر وہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تاکہ آپ کو گواہ بنائے، تو آپ نے پوچھا، ''کیا تو نے اپنی سب اولاد کو یہ دیا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تو ان سے اس طرح کا حسن سلوک نہیں چاہتا، جیسا کہ اس سے چاہتا ہے؟'' اس نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو میں گواہ نہیں بنتا۔'' ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے یہ روایت محمد بن سیرین کو سنائی، تو اس نے کہا، ہمیں یوں بتایا گیا ہے، کہ آپ نے فرمایا: ''اپنی اولاد میں مساوات رکھو۔''

[4187] ١٩۔(١٦٢٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَهٗ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ ((أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهٗ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ)).

[4187]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا، میرے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کر دو، اور مجھے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا کر دو، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا، فلاں کی بیٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام عطیہ میں دوں، اور کہا ہے، میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ، تو آپ ﷺ نے پوچھا، ''کیا اس کے بھائی ہیں؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا ان سب کو وہی چیز دی ہے، جو اس کو دی ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو یہ درست نہیں ہے، اور میں صرف صحیح چیز پر ہی گواہ بنتا ہوں۔''

٤...... بَابُ: الْعُمْرٰى

باب ٤: عُمْریٰ ''تاحیات ہبہ کرنا''

[4188] ٢٠۔(١٦٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

[4187] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی البیوع والاجارات باب: فی الرجل یفضل بعض ولده فی النحل برقم (٣٥٤٥) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٠)

[4188] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: ما قیل فی العمری والرقبی برقم(٢٦٢٥)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَإِنَّهَا لِلَّذِى أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِى أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)).

[4188]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اور اس کی اولاد کو کوئی چیز زندگی بھر کے لیے دی گئی، تو وہ اس کی ہے، جس کو دی گئی ہے، دینے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گی، کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے، جس میں وراثت جاری ہو چکی ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ عُمْرٰى: کسی کو کوئی چیز زندگی بھر کے لیے دینا کہ جب تک تم زندہ رہو، یہ چیز تمہاری ہے۔

فائدہ: ...... عُمری کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) دینے والا کہتا ہے، ((ھی لك ولعقبك))، یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہے، یعنی تیری زندگی کے بعد تیرے وارثوں کا ہے، تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک یہ چیز یا مکان ہمیشہ کے لیے جس کو دیا گیا ہے، اس کا ہوگا، اور اس کے بعد اس کی اولاد کا، اور اگر اس کی نسل ختم ہو جائے، تو یہ بیت المال کو ملے گا، لیکن امام مالک اور امام لیث کے نزدیک یہ انسان اور اس کی اولاد، اس چیز سے فائدہ اٹھا سکتی ہے، اگر گھر ہے تو رہائش اختیار کر سکتی ہے، ان کی ملکیت میں نہیں آئے گا، اس لیے اگر اس کے ورثاء ختم ہو جائیں، تو یہ دینے والے کے ورثاء کو مل جائے گا، لیکن یہ موقف اس صریح حدیث کے منافی ہے۔
(۲) گھر دینے والا یہ کہتا ہے، میں یہ گھر تمہیں تمہاری زندگی تک دیتا ہوں، تمہاری موت کے بعد مجھے واپس مل جائے گا، امام مالک کے نزدیک، جس کو دیا گیا ہے، اس کو زندگی تک اس کے پاس رہے گا، اس کے مرنے کے بعد، دینے والے کو اگر زندہ ہو، وگرنہ اس کے وارثوں کو واپس مل جائے گا، امام زہری، امام داؤد وغیرھما کا موقف بھی یہی ہے، امام احمد اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے، اور بقول حافظ ابن حجر بعض شوافع نے اس قول کو ترجیح دی ہے، لیکن اکثر شوافع اس کو قبول نہیں کرتے، شاہ ولی اللہ بھی اس کو عاریتاً ہی قرار دیتے ہیں، لیکن جمہور کے نزدیک اس کا حکم بھی پہلی صورت والا ہے، اور یہ شرط ساقط ہوگی، امام ابوحنیفہ، امام شافعی کا قول جدید اور امام احمد کا راجح قول یہی ہے، لیکن بقول صاحب تیسیر العلام حافظ ابن تیمیہ نے، ((المسلمون علی شروطھم)) کے تحت، اس شرط کو صحیح قرار دیا ہے۔

← وابو داود فی (سننه) فی البیوع الاجارات باب: فی العمری برقم (۳۵۵۰) وبرقم (۳۵۵۲) وفی باب: من قال فیه ولعقبة برقم (۳۵۵۳) وبرقم (۳۵۵٤) والترمذی فی (جامعه) فی الاحکام باب: ما جاء فی العمری برقم (۱٤۸) والنسائی فی (المجتبی) فی العمری باب: ذکر الاختلاف علی الزهری فیه ٦/ ۲۷۵ و ٦/ ۲۷۵ و ۲۷٦ وفی باب: ذکر اختلاف یحیی بن ابی کثیر ومحمد بن عمرو علی ابی سلمة ۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الهبات باب: العمری برقم (۲۳۸۰) انظر (التحفة) برقم (۳۱٤۸)

(۳) بغیر کسی قید یا شرط کے کہتا ہے، کہ یہ گھر عمر بھر کے لیے تیرا ہے، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس کا حکم پہلی صورت والا ہے، یہ ھبہ ہوگا، عاریتاً نہیں ہوگا، امام مالک، امام لیث کے نزدیک یہ عاریۃً ہے، دینے والے یا اس کے وارثوں کی طرف لوٹ آئے گا، امام شافعی کا ایک قول یہی ہے، اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ یہ صورت درست نہیں ہے۔ (فتح الباری، ج ۵، ص ۲۹۴، مکتبہ دارالسلام)

[4189] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيٰى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ)).

[4189]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جس آدمی نے کسی انسان اور اس کی اولاد کو زندگی بھر کے لیے کوئی چیز دی، (مکان وغیرہ) تو اس کے کلام نے اس میں اس کا حق ختم کر دیا، اور یہ اس کا ہے وراس کی اولاد کا جس کو عمر بھر کے لیے دیا گیا ہے۔''
یحییٰ نے آغاز حدیث میں ((من اعمر رجلا عمری له ولعقبه)) کی جگہ ((ایما رجل اعمر عمری ، فهي له ولعقبه)) کہا ہے۔

[4190] ۲۲۔(. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرٰى وَسُنَّتِهَا عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ)) فَقَالَ ((قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)).

[4190]۔ امام ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن شہاب نے، عمریٰ اور اس کے طریقہ کے بارے میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت سنائی، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے دوسرے آدمی کو اور اس کی اولاد کو زندگی بھر کے لیے مکان دیا، اور کہا، میں نے تجھے اور تیری اولاد کو دیا ہے، جب تک تم میں سے کوئی

[4189] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٦٤)
[4190] تقدم تخريجه برقم (٤١٦٤)

ایک بھی زندہ رہے گا، تو وہ اس کا ہے، جس کو دیا گیا ہے، اور وہ اس کے مالک کو واپس نہیں ملے گا، کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے، جس میں وراثت جاری ہو چکی ہے۔"

[4191] ٢٣-(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ.

[4191]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عمریٰ جس کو رسول اللہ ﷺ نے جاری قرار دیا ہے، وہ اس طرح کہنا ہے کہ یہ تیرا اور تیری نسل کا ہے، لیکن اگر یہ کہتا ہے کہ یہ تیری زندگی تک تیرا ہے، تو پھر وہ (اس کی موت کے بعد) اس کے مالک کی طرف لوٹ آئے گا، معمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، زہری اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

فائدہ :...... یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے، جو کہتے ہیں، اس صورت میں عُمریٰ، عاریہ کے حکم میں ہے، اس حدیث کے راویوں ابوسلمہ، زہری کا یہی موقف ہے، امام مالک، قاسم بن محمد، ابن ابی ذئب، ابوثور اور داؤد کا بھی یہی موقف ہے، لیکن جمہور کے نزدیک یہ استثناء درست نہیں ہے، کیونکہ عام روایات مطلق ہیں۔

[4192] ٢٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ.

[4192]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، اس انسان کے بارے میں، جسے یہ کہا گیا، یہ چیز تیری اور تیری اولاد کی ہے، فیصلہ دیا، یہ قطعی طور پر اس کی ہے، اس میں دینے والے کے لیے کوئی شرط لگانا یا استثناء کرنا جائز نہیں ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوسلمہ کہتے ہیں، کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے، جس میں وراثت جاری ہو چکی ہے، اور وراثت نے اس کی شرط کو ختم کر دیا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اس صورت میں استثناء یا شرط جائز نہیں ہے، جب عمریٰ، اس کے

[4191] تقدم تخريجه برقم (٤١٦٤)

[4192] تقدم تخريجه برقم (٤١٦٤)

اور اس کی اولاد کے لیے ہو، اگر عمریٰ صرف اس کے لیے ہو تو پھر اس میں وراثت جاری نہیں ہوگی، اس لیے شرط یا استثناء درست ہے۔

[4193] ٢٥-(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ**)).

[4193]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ (تاحیات دیا گیا مکان) اس کا ہے، جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔''

[4194] (. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ .

[4194]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4195] (. . .)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

[4195]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[4196] ٢٦-(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ**)).

[4196]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مالوں کو اپنے لیے روک کر رکھو، اور ان کو (اپنے لیے) خراب نہ کرو، کیونکہ جس نے عمر بھر کے لیے چیز ہبہ کی، وہ اس کی ہے، زندہ ہو یا مردہ، اور اس کی اولاد کی ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، عمریٰ اگر مطلق ہو یعنی اس میں کوئی شرط یا استثناء یا قید نہ ہو، تو وہ

[4193] تقدم تخريجه برقم (٤١٦٤)
[4194] تقدم تخريجه برقم (٤١٦٤)
[4195] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٧)
[4196] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٧)

مالک کی ملکیت سے نکل جائے گا، اس لیے اسے سوچ سمجھ کر یہ کام کرنا چاہیے۔

[4197] ۲۷۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِيخَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ**)).

[4197]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، ابوزبیر ہی سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ایوب کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ انصار، مہاجروں کو تاحیات ھبہ کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے لیے، اپنے مال کو روک کر رکھو۔‘‘

[4198] ۲۸۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ أَعْمَرَتْ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إِلٰى طَارِقٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ.

[4198]۔حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے مدینہ منورہ میں اپنے ایک بیٹے کو اپنا باغ تاحیات دے دیا، پھر اس کا بیٹا فوت ہو گیا، اور اس کے بعد ماں بھی فوت ہو گئی اور اس بیٹے کی اولاد تھی، اور

[4197] طریق ابی بکر بن ابی شیبة ومحمد بن بشیر اخرجه النسائی فی (المجتبی) ی العمری باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر جابر فی العمری برقم (۳۷۳۹) انظر (التحفة) برقم (۲۶۷۹) وطریق ابی بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۵۶) وطریق عبدالوارث بن عبدالصمد عن ابیه انفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۶۷۱)

[4198] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی العمری باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر جابر فی العمری برقم (۳۷۳۷) انظر (التحفة) برقم (۲۸۲۱)

تاحیات دینے والی کے بیٹے بھی تھے، تو تاحیات ہبہ کرنے والی کی اولاد نے کہا، باغ ہماری طرف لوٹ آیا ہے، بیٹے کو تاحیات دیا گیا تھا، اس کے بیٹوں نے کہا، وہ اس کی زندگی اور موت، دونوں صورتوں میں ہمارے باپ کا ہے، تو وہ جھگڑا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام طارق کے پاس لے آئے، تو اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا، اس پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دی کہ یہ اس کا ہے، جس کو تاحیات دیا گیا، طارق نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا، پھر خلیفہ عبدالملک کو اس کی اطلاع لکھ بھیجی اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے بھی آگاہ کیا، تو عبدالملک نے کہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے، تو طارق نے اس فیصلہ کو نافذ کر دیا، تو وہ باغ آج تک اس بیٹے کی اولاد کے پاس ہے۔

نوٹ:...... مصری نسخہ میں یہاں تَرَكَتْ وَلَدًا ہے یعنی اس عورت کی اولاد تھی، لیکن یہ بات بے جوڑ ہے، کیونکہ آگے تاحیات دیئے گئے کی اولاد کا تذکرہ آ رہا ہے، جب کہ اوپر ان کا تذکرہ بھی نہیں ہے اور عورت کی اولاد کا تذکرہ تو وله اخوة بنون للمعمرة میں موجود ہے، اس لیے صحیح نسخہ ہندی ہے، جس میں ہے، تَرَكَ وَلَدًا، بیٹے کی اولاد تھی، اور اس کے بھائی بھی تھے، اور واقعہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، اس حدیث کے راوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اگر عمریٰ مطلق ہو تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کا ہو جائے گا، جس کو دیا گیا ہے، اس کی موت کے بعد دینے والے کی طرف، یا اس کی اولاد کی طرف واپس نہیں آئے گا۔

[4199] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا . وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

[4199]۔ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طارق نے عُمریٰ کا فیصلہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث کی بنا پر، تاحیات دیئے گئے وارثوں کے حق میں کیا تھا۔

[4200] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ

[4199] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٢٧٥)

[4200] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: ما قيل في العمرى والرقبى برقم (٢٦٢٦) والنسائي في (المجتبى) في العمرى باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر جابر في العمرى برقم (٦/ ٦٧٣) وفي باب: ذكر اختلاف يحيى بن ابى كثير ومحمد بن عمرو على ابى سلمة فيه برقم (٣٧٦٢) انظر (التحفة) برقم (٢٤٧٠)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ)).

[4200]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''عمریٰ نافذ ہوگا۔'' یعنی صحیح وارثوں کو ملے گا۔

[4201] ۳۱۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا.

[4201]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''عمریٰ اس کے وارثوں کا ہے، جس کو دیا گیا۔''

[4202] ۳۲۔(۱٦۲٦)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ)).

[4202]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''عمری صحیح ہے، نافذ ہوگا۔

[4203] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)) أَوْ قَالَ ((جَائِزَةٌ)).

[4203]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:''وہ وارثوں کی میراث ہے۔'' یا فرمایا:''وہ جائز یعنی نافذ ہے۔''

[4201] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٧٦)

[4202] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: ما قيل في العمرى والرقبى برقم (٢٦٢٦) وابو داود في (سننه) في البيوع والاجارات باب: في العمرى برقم (٣٥٤٨) والنسائي في (المجتبى) في العمرى باب: ذكر اختلاف يحيى بن ابي كثير ومحمد بن عمرو على ابي سلمة فيه برقم (٣٧٥٧) وبرقم (٣٧٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٢١٢)

[4203] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٧٨)

اس کتاب کے کل ابواب (05) اور (31) احادیث ہیں۔

26

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

کتاب الوصیّۃ

حدیث نمبر 4204 سے 4234 تک

٢٦......كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

٢٦. کتاب الوصیّۃ

وصیّت: وَ صَی یَصِی وَفَی یَفِی کے وزن پر ہے، یہ باب چونکہ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، اس لیے اس کا معنی ہوگا، ملنا، ملانا، میت نے وصیت کے ذریعہ زندگی کے معاملات کو زندگی کے بعد سے ملا دیا ہے، اس لیے اس کو وصیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

[4204] حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)).

[4204]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے لائق چیز ہو، جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے درست نہیں ہے، کہ وصیت لکھے بغیر، دو راتیں بسر کرے۔''

مفردات الحدیث ✽ ما حقُّ امری، یعنی لا یحق له، اس کے لیے درست اور صحیح رویہ نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس وصیت لکھ کر نہ رکھے۔

فائدہ :...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کسی کے پاس وصیت کے قابل چیز موجود ہو، اس پر قرضہ ہو، کسی کی امانت ہو، یا کوئی اور لازم چیز ہو، جس کو اب وہ خود ادا نہیں کر سکتا، تو اس پر اس صورت میں وصیت کرنا لازم ہے، مثلاً اس کے ذمہ روزے رہتے ہیں، حج کرنا لازم ہے، لیکن کر نہیں سکتا ہے، کسی غیر وارث کے حق میں وصیت کرنے کی ضرورت ہے، مثلاً اس کے پوتے، پوتیاں ہیں، جو اپنے چچاؤں کی موجودگی میں وارث نہیں بن سکتے، ان ضروری صورتوں کے بغیر جمہور کے نزدیک جس میں ائمہ اربعہ داخل ہیں،

[4204] اخرجه ابو داود في (سننه) في الوصايا باب: فيما يومر به من الوصية برقم (٢٨٦٢) انظر (التحفة) برقم (٨١٧٩)

وصیت ضروری نہیں ہے، لیکن امام داؤد اور بعض تابعین کے نزدیک، غیر وارث، رشتہ داروں کے حق میں ہر صورت میں وصیت کرنا فرض ہے۔

[4205] ٢ـ(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا

عَنْ عُبَيْدِاللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا ((وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ)) وَلَمْ يَقُولَا ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ)).

[4205]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے عبید اللہ کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ روایت، اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز موجود ہے،'' یہ نہیں کہا، وہ اس کے بارے میں وصیت کرنا چاہتا ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وصیت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، جیسا کہ داؤد ظاہری، ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ کا نظریہ ہے، بلکہ کسی چیز کے منافع کے بارے میں بھی وصیت کی جا سکتی ہے، مثلاً کوئی انسان یہ وصیت کرتا ہے کہ میرے اس گھر میں فلاں انسان ایک سال کے لیے مفت رہ سکے گا، یا میرے باغ کی اس سال کی آمدنی فلاں کو دی جائے گی، جمہور کے نزدیک وصیت کی تحریر پر گواہ بنانا بھی دوسرے دلائل کی رو سے ضروری ہے، اور امام احمد کے نزدیک گواہ بنانا ضروری نہیں ہے، اور وصیت کا لکھا ہونا ضروری نہیں ہے، گواہوں کی موجودگی میں زبانی وصیت کرنا بھی بالاتفاق کافی ہے۔

[4206] ٣ـ(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ وَقَالُوا جَمِيعًا ((لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ))

[4205] طريق ابى بكر بن ابى شيبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٥٠) وطريق ابن نمير اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجنائز باب: ما جاء فى الحث على الوصية برقم (٩٧٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الوصايا باب: الحث على الوصية برقم (٢٦٩٩) انظر (التحفة) برقم (٧٩٤٤)

[4206] طريق ابى كامل الجحدرى وطريق زهير بن حرب اخرجهما الترمذى فى (جامعه) فى الوصايا باب: ما جاء فى الحث على الوصية برقم (٢١١٨) وطريق ابى طاهر وهارون بن سعيد ومحمد بن رافع تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٧٩) وبرقم (٨٥١١) وبرقم (٨٥٣٩)

إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ)) كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ.

[4206] ۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی سندوں سے نافع ہی کی سند مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایوب کے سوا سب کے الفاظ یہی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہے۔'' اور ایوب کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے بارے میں وصیت کرنا چاہتا ہے۔'' جیسا کہ حدیث نمبر ا میں ہے۔

[4207] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ((لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

[4207] ۔ حضرت سالم اپنے باپ (ابن عمر) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان انسان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت چیز ہو، اور وہ تین راتیں، وصیت اپنے پاس لکھے بغیر بسر کرے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے، میں نے ایک رات بھی وصیت کی تحریر کے بغیر نہیں گزاری۔

فائدہ: ...... بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی وصیت کو اپنی زندگی میں ہی جامہ عمل پہنا دیا تھا، اس لیے موت کے وقت انہیں اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ (فتح الباری، ج ۵، ص ۴۴۱، مکتبہ دارالسلام) دو یا تین راتوں کی گنجائش پیدا کرنے سے اصل مقصود یہ ہے کہ وصیت کی ضرورت ہو تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ موت کا تو کوئی پتہ نہیں ہے، اس لیے اس معاملہ میں سستی اور تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

[4208] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيعُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.

[4207] اخرجه البخاري في (صحيحه) باب: الكراهية في تآخر الوصية برقم (٣٦٢١) انظر (التحفة) برقم (٦٨٩٦)

[4208] طريق ابي الطاهر وحرملة اخرجه النسائي في (المجتبى) في الوصايا باب: الكراهية ←

[4208] امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی تین سندوں سے مذکورہ بالا روایت زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

۱...... بَاب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب ۱: ایک تہائی کے بارے میں وصیت کرنا

[4209] ٥-(١٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ ((لَا)) قَالَ قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ ((لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ ((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) قَالَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.

[4209]۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے میری بیمار پرسی ایسے مرض کے سلسلہ میں کی، جس سے میں قریب الموت ہو گیا تھا، تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! بیماری سے میں کس حالت کو پہنچ گیا ہوں، آپ دیکھ رہے ہیں، اور میں مال دار ہوں، اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، تو کیا میں، دو تہائی مال کا صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا، تو کیا میں اس کا آدھا حصہ صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، ایک

← في تآخر الوصية برقم (٣٦٢٠) انظر (التحفة) برقم (٧٠٠٠) وطريق عبدالملك وطريق ابن ابى عمر تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٨٩٣) وبرقم (٦٩٥٦)

[4209] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: ما جاء في ان الاعمال بالنية ولكل امرى ما نوى برقم (٥٦) وفي الجنائز باب: رثاء النبي ﷺ سعد بن خولة برقم (١٢٩٥) وفي مناقب الانصار باب: قول النبي ﷺ (اللهم امض لاصحابي هجرتهم) ومرثيته لمن مات بمكة برقم (٣٩٣٦) وفي المغازي باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٩) وفي المرض باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع او وا راساه واشتد بي الوجع برقم (٥٦٦٨) وفي الدعوات ←

تہائی صدقہ کرو، اور ایک تہائی بہت ہے۔'' اگر تم ورثاء کو مستغنی چھوڑو، تو اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑو، وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، اور تم جو کچھ خرچ بھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے کرو گے، تمہیں اس کا اجر ملے گا، حتی کہ اس لقمہ کا بھی جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔'' میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے (مکہ میں) چھوڑ دیا جاؤں گا؟ (وہ حج کر کے مدینہ واپس چلے جائیں گے) آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھیوں کے بعد عمر نہیں دیئے جاؤ گے کہ اس میں اللہ کی رضا کے حصول کے کام کرو، مگر اس سے تمہارا درجہ بڑھے گا اور بلندی حاصل ہوگی، اور امید ہے تمہیں طویل عمر ملے گی، (اپنے ساتھیوں کے بعد زندہ چھوڑے جاؤ گے) حتی کہ تم سے مسلمانوں کو نفع حاصل ہوگا، اور ان کے مخالفوں کو تم سے نقصان پہنچے گا، اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو پوری فرما، اور انہیں الٹے پاؤں نہ لوٹا، لیکن سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ قابل رحم ہیں۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ نے اس پر ترس کا اظہار اس لیے فرمایا کہ وہ مکہ میں فوت ہو گئے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **انك أن تذر ورثتك اغنياء:** تم اپنے وارثوں کو لوگوں سے بے نیاز چھوڑو، وہ کسی کے محتاج نہ رہیں کہ اپنی احتیاج وفقر کی بنا پر لوگوں کے سامنے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلائیں۔ ❷ **العَالَةُ:** عائل کی جمع ہے، فقراء، محتاج۔ ❸ **أُخَلَّفُ بَعْدَ اصحابي:** کہ میرے ساتھی حج کر کے واپس چلے جائیں گے، اور میں بیماری کے سبب ادھر ہی مکہ میں رہ جاؤں گا، حالانکہ مہاجر کے لیے حج سے فراغت کے بعد تین دن سے زائد رہنا جائز نہیں ہے، اور یہ بھی ممکن ہے، میں ادھر ہی فوت ہو جاؤں، تو آپ نے تسلی دیتے ہوئے، تخلف کے مفہوم کو بدل دیا، کہ اللہ تعالیٰ تمہیں طویل عمر دے گا، اور تمہاری زندگی سے مسلمانوں کو نفع حاصل ہوگا، کیونکہ عراق اور ایران کے فاتح ہیں اور ان فتوحات سے کافروں کو نقصان پہنچا، حکومت فارس کے قریباً سارے زیر اقتدار علاقے انہیں کی قیادت میں فتح ہوئے، اور اللہ کے لاکھوں بندوں کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی، اور خاص کر فتح قادسیہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے، اور آپ نے تمام مہاجرین کے حق میں دعا فرمائی، کہ ان کی ہجرت میں کسی قسم کی کمی یا کوتاہی واقع نہ ہو اور سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر اس لیے ترس کا اظہار فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے، حضرت سعد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور اس کا اس طرح ظہور میں آنا بلاشبہ آپ کا معجزہ ہے، حضرت سعد ۵۵ھ تا ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

← باب: الدعاء لرفع الوباء والوجع برقم (٦٣٧٣) وفی الفرائض باب: میراث البنات برقم (٦٧٣٣) وابو داود فی (سننه) فی الوصایا باب: ما جاء فی ما لا یجوز للموصی فی ماله برقم (٢٨٦٤) والترمذی فی (جامعه) فی الوصایا باب: ما جاء فی الوصیه بالثلث برقم (٢١١٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الوصایا باب: الوصه بالثلث برقم ٦/ ٢٤١ و ٢٤٢۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الوصایا باب: الوصیة بالثلث رقم (٢٧٠٨) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٩٠)

فوائد: ...... ❶ الثُّلُثُ كَثِيرٌ سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کی گنجائش ہے اور بہتر ہے کہ اس سے کم کے بارے میں وصیت کی جائے، جیسا کہ آگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول آ رہا ہے، اور احناف و حنابلہ کا یہی موقف ہے، اور امام شافعی کا موقف یہ ہے کہ ایک تہائی بہت ہے یا کوئی کم نہیں ہے، اس لیے تہائی سے زائد کے بارے میں وصیت جائز نہیں ہے، اور اس پر امت کا اتفاق ہے، ہاں اگر اس کا کوئی بھی رشتہ دار (اصحاب الفروض، عصبہ اور ذوی الارحام) موجود نہیں ہے، تو پھر اس کے بارے میں اختلاف ہے، کیونکہ یہاں وہ علت کے تم اپنے ورثاء کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے مستغنی چھوڑو موجود نہیں ہے، احناف کے نزدیک اس صورت میں وہ آزاد ہے، اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے، بعض صحابہ، حضرت علی، ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی یہ قول منقول ہے، امام احمد کا ایک قول یہی ہے، لیکن شافعیوں، اور مالکیوں کے نزدیک ایک تہائی سے زائد کی گنجائش کسی بھی صورت میں نہیں ہے، اگر اس کا کوئی وارث نہیں ہے، تو اس کا مال، بیت المال میں جمع ہوگا۔ ❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، فرض نفقات جن کا خرچ اس کی ذمہ داری ہے، اس میں اگر انسان اللہ کی خوشنودی کی نیت کر لے تو اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی نیت نہ ہو تو فرض ساقط ہو جائے گا، اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گا، کہ امور مباح میں حسن نیت سے ثواب حاصل ہوگا، مثلاً انسان کھاتے پیتے وقت یہ نیت کرے، اس سے مجھے عبادت کرنے کی طاقت حاصل ہوگی، نیند و استراحت میں یہ نیت کرے، اس سے میں عبادت کے لیے تازہ دم ہو جاؤں گا، وہ بیوی سے تعلقات اس لیے قائم کرے تاکہ زنا اور بدنظری سے بچ سکے، یا بیوی کا حق ادا ہو سکے، اور نیک اولاد حاصل ہو۔ ❸ انسان کو اگر اعمال صالحہ کی توفیق کے ساتھ طویل عمر ملے، تو یہ انسان کے لیے اجر و ثواب میں اضافہ اور رفع درجات کا باعث ہے۔

[4210] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4210]۔ امام صاحب اپنے چھ اساتذہ کی تین سندوں سے زہری ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4211] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ

[4210] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤١٨٥)

[4211] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: ان يترك ورثته اغنياء خير من ان يتكففوا ←

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا.

[4211]۔ امام صاحب اپنے استاد اسحاق بن منصور کی سند سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس، میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آگے زہری کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے قول کا ذکر نہیں ہے، ہاں یہ اضافہ ہے آپ ﷺ اس جگہ فوت ہونے کو ناپسند کرتے تھے، جہاں سے انسان نے ہجرت کی ہے۔

[4212] ٦ـ(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي

مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالنِّصْفُ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

[4212]۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بیمار پڑ گیا، تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا، (آپ کی آمد کے بعد) میں نے عرض کیا، مجھے اجازت دیجئے کہ میں جیسے چاہوں اپنا مال تقسیم کروں، آپ نے انکار کر دیا، میں نے کہا، تو آدھے کی اجازت فرمائیں، آپ نے انکار کر دیا، میں نے کہا، تہائی ہی صحیح، تو آپ اس پر خاموش ہو گئے، تو اس کے بعد سے تہائی مال کی وصیت جائز ٹھہری۔

[4213] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

[4213]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے سماک ہی کی سند سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اس کا ذکر نہیں ہے، اس کے بعد تہائی کی وصیت جائز ٹھہری۔

← الناس برقم (٢٧٤٢) وفى النفقات باب: فضل النفقة على الاهل برقم (٥٣٥٤) والنسائى فى (المجتبى) فى الوصايا باب: الوصه بالثلث ٦/ ٢٤٢ و ٦/ ٢٤٢ـ انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٠)

[4212] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٩)

[4213] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٩)

[4214] ٧-(. . .)وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ ((لَا)) قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ أَبِالثُّلُثِ فَقَالَ ((نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)).

[4214]۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو میں نے پوچھا، میں اپنے تمام مال کے بارے میں وصیت کر سکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی، تو آدھے کے بارے میں، آپ نے فرمایا: نہیں'' تو میں نے پوچھا، کیا تہائی کے بارے میں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تہائی بہت ہے۔''

[4215] ٨-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ

عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ ((مَا يُبْكِيكَ)) فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَيْنِ قَالَ ((لَا)) قَالَ فَالنِّصْفُ قَالَ ((لَا)) قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ)).

[4215]۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سعد کی عیادت کے لیے مکہ میں ان کے پاس آئے، تو سعد رو پڑے، آپ نے فرمایا: ''کیوں روتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی، میں ڈر رہا ہوں، کہ اس سرزمین میں فوت نہ ہو جاؤں، جہاں سے میں نے ہجرت کی ہے، جیسے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! سعد کو شفا بخش، اے اللہ، اس کو صحت دے۔'' تین دفعہ

[4214] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٩)

[4215] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٩)

فرمایا، انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے پاس بہت مال ہے، اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے، تو کیا میں اپنے سارے مال کے بارے میں وصیت کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا، دو تہائی کے بارے میں؟ آپ نے فرمایا، ''تہائی، اور تہائی بہت ہے، تیرا اپنے مال سے صدقہ کرنا بھی صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے، اور تیری بیوی جو تیرا مال استعمال کرتی ہے، وہ بھی صدقہ ہے، اور تو اپنے اہل کو خوشحال یا فرمایا: خوش عیش چھوڑے، وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو اس حال میں چھوڑے، وہ لوگوں کے سامنے ہتھیلیاں پھیلائیں'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

[4216] ٩-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ

عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

[4216]۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے، آگے حسب سابق ہے۔

[4217] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي

ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ.

[4217]۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے ایک جیسی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار پڑ گئے، تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس آئے، آگے مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

فائدہ:...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اس بیماری سے جو صحیح موقف کے مطابق حجۃ الوداع میں پیش آئی تھی، جیسا کہ پہلی حدیث میں صراحت گزر چکی ہے، صحت یاب ہو گئے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد آپ کو طویل عمر اور اولاد سے نوازا، ان کے دس سے زائد بیٹے اور بارہ بیٹیاں تھیں۔

[4216] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٩)
[4217] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٩)

[4218] ١٠-(١٦٢٩) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ)).

[4218]۔امام اپنے تین اساتذہ کی تین سندوں سے، ہشام بن عروہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ اگر لوگ تہائی میں کمی کر کے، چوتھائی مال کے بارے میں وصیت کر لیں، (تو بہت ہے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے،''تہائی، اور تہائی بہت ہے۔'' وکیع کی روایت میں ہے،''بڑا ہے یا بہت ہے۔''

فائدہ:...... بعض صحابہ وتابعین سے چوتھائی سے بھی کم کرنے کے اقوال منقول ہیں، اصل چیز یہ ہے، کہ وصیت کرنے والا اپنے ترکہ کی مقدار اور اپنے ورثاء کی تعداد اور ان کی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے، تہائی سے کم کرے گا، لیکن اپنی زندگی میں فی سبیل اللہ یا نیک کاموں میں جس قدر چاہے صرف کر سکتا ہے، اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔

٢...... بَاب: وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

باب ٢: صدقات کے ثواب کا میت تک پہنچنا

[4219] ١١-(١٦٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ ((نَعَمْ)).

[4219]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا، میرا باپ فوت ہو گیا ہے، اور اس نے مال چھوڑا ہے، اور وصیت نہیں کی، تو کیا اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکے گا، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا:''ہاں۔''

[4218] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: الوصية بالثلث برقم (٢٧٤٣) والنسائي في (المجتبى) في الوصايا باب: الوصية بالثلث برقم ٦/ ٦٤٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الوصايا باب: الوصية بالثلث برقم (٢٧١١) انظر (التحفة) برقم (٥٨٧٦)

[4219] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الوصايا باب: فضل الصدقة عن الميت برقم (٣٦٥٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٨٤)

[4220] ١٢-(١٠٠٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ ((نَعَمْ)).

[4220]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، میری ماں کی جان اچانک نکل گئی ہے، اور میرا خیال ہے، اگر اس کو گفتگو کا موقعہ ملتا تو وہ صدقہ کرتی، تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں، تو مجھے ثواب ملے گا۔آپ نے فرمایا:''ہاں۔''

[4221] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ ((نَعَمْ)).

[4221]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! میری ماں اچانک فوت ہوگئی ہے، اور اس نے وصیت نہیں کی، اور میرا خیال ہے، اگر اس کو بولنے کا موقع ملتا، وہ صدقہ کرتی، تو کیا اس کو، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں، اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''ہاں۔''

[4222] ١٣-(...) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ ح وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ

[4222]۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی چار سندوں سے ہشام بن عروہ ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ابو اسامہ اور روح تو ہشام سے یہ نقل کرتے ہیں کہ کیا مجھے اجر ملے گا؟ جیسا کہ یحییٰ بن سعید

[4220] تقدم تخريجه في الزكاة باب: وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه برقم (٢٣٢٤)

[4221] تقدم تخريجه في الزكاة باب: وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه برقم (٢٣٢٤)

[4222] طريق ابى كريب تقدم تخريجه في الزكاة باب: وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه برقم (٢٣٢٤) وطريق الحكم بن موسى تقدم تخريجه في الزكاة باب: وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه برقم (٢٣٢٤) وطريق امية بن بسطام وطريق ابى بكر بن ابى شيبة تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٨٣) وبرقم (١٦٨٩٠)

کی حدیث نمبر ۱۲ میں گزرا ہے، اور شعیب اور جعفر کی حدیث میں، اوپر کی ابن بشر کی روایت کی طرح ہے، کیا اس کو اجر ملے گا؟

فائدہ :...... ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، اگر میت کی اولاد اس کی طرف سے صدقہ کرے، تو صدقہ کرنے والے کی طرح میت کو بھی ثواب ملے گا، اور بقول حافظ ابن تیمیہ، یہ بات اس آیت کے منافی نہیں ہے، کہ ﴿لیس للانسان الا ما سعیٰ﴾ انسان اپنی ہی محنت اور کاوش کا مالک یا حقدار ہے، دوسرا کوئی اس کا حقدار یا مالک نہیں ہے، کیونکہ اگر مالک اور حقدار اپنی چیز دوسرے کو اپنی خوشی اور مرضی سے دے دے، تو دوسرا اگرچہ اس کا مالک یا حقدار نہیں تھا، لیکن وہ اس کے دینے سے اب اس سے فائدہ اٹھا لے گا، جیسا کہ ہم نماز جنازہ میں اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں، یا التحیات میں سب نیک بندوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں، تو ان کا فائدہ سب کو پہنچتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نفی استحقاق اور ملکیت کی ہے، نفع اٹھانے کی نفی نہیں ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ، ج ۲۴، ص ۳۶۷۔ مجموعۃ اور مسائل المنیریۃ، ج ۳، ص ۲۰۹)

۳...... بَاب: مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

باب ۳: انسان کی وفات کے بعد جو ثواب اس کو ملتا ہے

[4223] ۱۴-(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)).

[4223]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان جب فوت ہو جاتا ہے، اس کا عمل بند ہو جاتا ہے، مگر تین صورتوں میں، جاری رہنے والا صدقہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، اولاد جو اس کے حق میں دعا کرتی ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی زندگی میں نیک عمل کرتا ہے، وہ اگرچہ اس کے مرنے پر ختم ہو جاتا ہے، لیکن اگر اس عمل کے اثرات و ثمرات اس کے بعد بھی قائم رہتے ہیں، تو اس کو اس کا اجر و ثواب ملتا رہتا ہے، خاص کر اولاد اگر وہ اس کی صحیح دین کے مطابق تربیت کرتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں، وہ اس کے حق میں دعا یا صدقہ و خیرات کرتی ہے، تو اس کا اجر، اس کو ملتا رہتا ہے، یا اس نے کوئی دینی اور علمی کتاب چھوڑی، اس نے تعلیم و تدریس کے ذریعہ، اہل علم پیدا کیے، کوئی دینی مدرسہ یا مسجد بنائی، وعظ و تبلیغ کے ذریعہ لوگوں میں دین پر عمل کرنے کا جذبہ ابھارا، گویا ہر وہ کام جس کے نتائج و ثمرات پائدار ہیں، اور اس کے بعد قائم رہیں گے، ان کی موجودگی تک اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

[4223] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: في الوقف برقم (۱۳۷۶) والنسائي في (المجتبى) في الوصايا باب: فضل الصدقة عن الميت برقم ٦/ ۲۵۱۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۷۵)

٤...... بَاب: الْوَقْفِ

باب ٤: وقف

[4224] ١٥ ـ (١٦٣٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ هٰذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

[4224]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی، تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کے بارے میں مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوئے، اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے، مجھے کبھی اس سے زیادہ پسندیدہ مال نہیں ملا، تو آپ ﷺ مجھے اس کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو اس کے اصل کو روک رکھو اور اس کے علاوہ (منافع) صدقہ کر دو۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کر دیا، اس شرط کے ساتھ کہ اس کے اصل کو بیچا یا خریدا نہیں جائے گا، اور نہ اس کا کوئی وارث بنے گا، اور نہ اسے ھبہ کیا جا سکے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، رشتہ داروں، اللہ کی راہ، مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا، اور کہا، جو شخص اس زمین کا انتظام کرے گا، اس پر

[4224] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشروط باب: الشروط في الوقف برقم (٢٧٣٧) وفي الوصايا باب: الوقف كيف يكتب برقم (٢٧٧٢) وفي باب: الوقف للغني والفقير والضيف برقم (٢٧٧٣) وابو داود في (سننه) في الوصايا باب: ما جاء في الرجل يوقف الوقف برقم (٢٨٧٨) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: في الوقف برقم (١٣٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الحباس باب: كيف يكتب الحبس وذكر الاختلاف على ابن عون في خبر ابن عمر فيه ٦/ ٢٣٠ و ٢٣١ و ٦/ ٢٣١ و برقم ٦/ ٢٣١۔ وابن ماجه في (سننه) في الصدقات باب: من وقف برقم (٢٣٩٦) انظر (التحفة) برقم (٧٧٤٢)

کوئی تنگی یا گناہ نہیں ہے کہ وہ معروف طریقہ کے مطابق اس سے کھائے یا دوست و احباب کو کھلائے، ہاں اس کو مال جمع کرنے کا ذریعہ نہ بنائے، ابن عون کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین کو سنائی تو جب میں غیر متمول فیه، اس کو مال جمع کرنے کا ذریعہ نہ بنائے پر پہنچا، تو محمد نے کہا، غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مالاً، اس کو اپنا اصل مال نہ سمجھے، اورابن عون کہتے ہیں، جس نے یہ تحریر پڑھی تھی، اس نے مجھے بتایا، اس میں غیر مُتَاَثِّلٍ مالاً ہے۔

فوائد:...... ❶ یہ زمین جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ملی تھی، وہ ان کا غنیمت سے حصہ تھا، اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنا ثمغ نامی مدینہ میں نخلستان بھی وقف کر دیا تھا، بعض راویوں نے اس ثمغ کو خیبر والی زمین قرار دیا ہے، جو درست نہیں ہے، یہ دونوں الگ الگ زمینیں ہیں۔ (تفصیل کے لیے، وفاء الوفاء، امام سمہودی، ج ۴، ص ۱۲۶۶، طبع مدینہ منورہ دیکھئے) ❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی اہم کام کے لیے اہل علم اور اہل فضل سے مشورہ کرنا اچھا ہے، اور مشیر کو بھی اچھا مشورہ ہی دینا چاہیے۔ ❸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ کے مطابق اپنی زمین وقف کر دی، اور خود ہی اس کے نگران اور متولی رہے اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں، اس وقف کی صورت کو تحریر کر دیا، جس کے لیے سرخ چمڑا (ادیم احمر) استعال کیا گیا۔ ❹ وقف کی دو صورتیں ہیں (ا)۔ آدمی اپنی چیز کی اصل یا ذات وقف کر دے، جس سے رفاہ عامہ کا کام لیا جائے، مثلاً کوئی زمین مسجد یا مدرسہ یا مسافر خانہ کے طور پر وقف کر دی، اب یہ بالاتفاق ہمیشہ کے لیے وقف ہو جائے گی، واقف کا رجوع یا اس کو فروخت کرنا، کسی کو ھبہ کرنا، یا کسی کا اس کا وارث بننا جائز نہیں ہوگا۔ (ب) شے کی ذات اور اصل وقف نہ کرے، اس کے فوائد اور منافع وقف کر دے، کہ اس گھر کا کرایہ یا اس زمین کی پیداوار فلاں مد میں صرف ہوگی، جمہور فقہاء کے نزدیک یہ چیز ہمیشہ کے لیے وقف ہو جائے گی، اور اس حدیث کے مطابق، واقف کا رجوع، یا اس کو بیچنا یا ہبہ کرنا یا وراثت کا جاری ہونا جائز نہیں ہوگا، ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک بعض صورتوں میں مثلاً یہ کہے کہ میری اس زمین کی پیداوار فلاں مد کے لیے ہے، تو واقف کا رجوع اور اس کا بیچنا، ہبہ کرنا، وراثت کا جاری ہونا جائز ہوگا، لیکن اگر قاضی اس وقف کو وقف لازم قرار دے دے، تو وقف لازم ہو جائے گا، یا یوں کہے، یہ میری زندگی میں وقف ہے، اور میری موت کے بعد صدقہ ہے، تو پھر وقف لازم ہوگا، لیکن جمہور کے نزدیک وقف ہر صورت میں لازم اور ابدی ہوگا، اور ان شروط و مصارف کی پابندی کی جائے گی، جو واقف نے طے کی ہیں اور اکثر حنفی علماء جمہور کے قول کے مطابق فتوی دیتے ہیں۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۱۲۴) ❺ وقف کا متولی یا منتظم وقف کی آمدنی سے دستور کے مطابق اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے، اور گھر میں آنے والے دوست و احباب کو بھی اس سے کھلا سکتا ہے۔

[4225] (...) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ

[4225] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٠٠)

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ ((أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ)) وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلٰى آخِرِهِ.

[4225]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے، ابن عون کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ ابن ابی زائدہ اور ازہر کی حدیث اس پر ختم ہوگئی ہے، ''یا دوست کو کھلائے لیکن مال کو جمع کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔'' اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا گیا، اور ابن عدی کی روایت میں سُلَیم نے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے یہ حدیث محمد کو سنائی، آخر تک موجود ہے۔

فائدہ:...... سُلَیم سے مراد، سلیم بن اخضر ہے جو ابن عون کا شاگرد ہے، اور ابن عدی کا ساتھی ہے، جس کی روایت سب سے پہلے بیان کی گئی ہے۔

[4226] (١٦٣٣) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ.

[4226]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر میں زمین ملی، تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا، مجھے زمین ملی ہے، مجھے کوئی مال اس سے زیادہ مجھے محبوب اور میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس وعمدہ نہیں ملا، آگے ابن عون کے مذکورہ بالا شاگردوں کی طرح حدیث بیان کی، اور یہ نہیں بیان کیا، میں نے یہ حدیث محمد کو سنائی، اور اس کے بعد کا حصہ۔

٥...... بَاب: تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ

باب ٥: اس کا وصیت نہ کرنا، جس کے پاس لائق وصیت کوئی چیز نہیں ہے

[4227] ١٦۔(١٦٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

[4226] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاحباس كيف يكتب الحبس وذكر الاختلاف على ابن عون في خبر ابن عمر فيه برقم (٣٥٩٩) وبرقم (٣٦٠٠) وفي باب حبس المشاع برقم (٣٦٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٥٧)

[4227] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: الوصايا برقم (٢٧٤٠) وفي المغازي ←

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى هَلْ أَوْصٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

[4227]۔ طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، نہیں، میں نے پوچھا، تو مسلمانوں پر وصیت کرنا کیوں فرض قرار دیا گیا، یا انہیں وصیت کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا، آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب کے بارے میں وصیت فرمائی تھی۔

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کیا کہ سائل کا مقصد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلافت کی وصیت یا اہل بیت کے بارے میں اموال کے بارے میں وصیت کے متعلق پوچھنا ہے، کیونکہ شیعہ اس کا بہت پرچار کرتے تھے، اس لیے، انہوں نے نفی میں جواب دیا، وگرنہ آپ نے بہت سی چیزوں کے بارے میں وصیت فرمائی ہے، اور کتاب اللہ کے بارے میں وصیت سے مراد، آپ ﷺ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے، ﴿ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم به کتاب اللّٰه﴾، میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑو گے، گمراہ نہیں ہو گے، یعنی اللہ کی کتاب۔

[4228] ۱۷۔(. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ۔

[4228]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت دو اساتذہ کی سندوں سے، مالک بن مغول ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث میں ہے، میں نے پوچھا، تو لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا؟ اور ابن نمیر کی روایت ہے، میں نے پوچھا، مسلمانوں پر وصیت کیسے فرض کر دی گئی؟

فائدہ:...... جمہور کے نزدیک وصیت کرنا فرض نہیں ہے، اس کا انحصار ضرورت پر ہے، جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے، اور ممکن ہے کہ طلحہ بن مصرف اس کو فرض سمجھتے ہوں۔

← باب: مرض النبي ﷺ ووفاته برقم (٤٤٦٠) وفي باب: فضائل القرآن باب: الوصاة بكتاب الله عزوجل برقم (٥٠٢٢) اخرجه الترمذي في (جامعه) في الوصايا، برقم (٢١١٩) والنسائي في المجتبىٰ) في الوصايا، برقم ٦/ ٢٤٠۔ وابن ماجه في (سننه) في الوصايا، برقم (٢٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (٥١٧٠)

[4228] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٠٣)

[4229] ١٨-(١٦٣٥) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

[4229]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم، نہ بکری، نہ اونٹ، اور نہ کسی (مالی چیز) کے بارے میں وصیت کی۔

فائدہ :...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد مال کے بارے میں یا خلافت کے بارے میں صریح وصیت کا انکار کرنا ہے، وگرنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں آپ نے اشارہ اور کنایہ سے وصیت فرمائی ہے۔

[4230] (. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4230]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی دوسندوں سے، اعمش سے ہی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4231] ١٩-(١٦٣٦) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ.

[4231]۔ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے

[4229] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الوصايا باب: ما جاء فيما يومر به من الوصية برقم (٢٨٦٣) والنسائی فی (المجتبی) فی الوصايا باب: هل اوصی النبی ﷺ ٦/ ٢٤٠۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الوصايا باب: هل اوصی رسول الله ﷺ برقم (٢٦٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٦١٠)

[4230] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٢٠٥)

[4231] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الشروط باب: الوصايا برقم (٢٧٤١) وفی المغازی باب: مرض النبی ﷺ ووفاته برقم (٤٤٥٩) والنسائی فی (المجتبی) فی الوصايا باب: هل اوصی النبی ﷺ برقم (٣٦٢٤) وبرقم (٣٦٢٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ذكر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٧٠)

میں آپ نے وصیت فرمائی تھی، تو انہوں نے کہا، انھیں کب وصیت کی؟ میں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کا سہارا دیا ہوا تھا، یا کہنے لگیں، آپ میری گود میں ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو آپ نے تھال منگوایا اور میری گود میں گر گئے، اور مجھے پتہ نہ چل سکا، کہ آپ فوت ہو گئے ہیں، تو آپ نے انہیں کب وصیت کی؟

مفردات الحدیث

✲ **الخنث:** آپ کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے، آپ جھک گئے۔

فائدہ: ...... رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وصی ہونے کا پرچار کرتے تھے، اس لیے لوگ، صحابہ کرام سے اس کے بارے میں سوال کرتے تھے، تو صحابہ کرام اس کی تردید فرماتے، حتی کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی تردید منقول ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے موقعہ پر کہا، اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس امارت کے بارے میں کوئی وصیت نہیں کی۔ (فتح الباری، ج ۵، ص ۴۴۴)

مولانا مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی، ج ۳، ص ۲۳۰ پر نقل کیا، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا، آپ ہم پر خلیفہ کیوں مقرر نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا، میں کیسے خلیفہ مقرر کروں، تفصیل کے لیے تکملہ ج ۲ ص ۱۳۱، ۱۳۳ دیکھیے۔

[4232] ۲۰-(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَاابْنَعَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ ((ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدِي)) فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ قَالَ ((دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ)) قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[4232]۔ امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کرتے ہیں، انہوں نے

[4232] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: جوائز الوفد وباب: هل يستشفع الى اهل الذمة ومعاملتهم برقم (٣٠٥٣) وفي الجزية والموادعة باب: اخراج اليهود من جزيرة العرب برقم (٣١٦٨) وفي المغازي باب: مرض النبي ﷺ ووفاته برقم (٤٤٣١) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: في اخراج اليهود من جزيرة العرب برقم (٣٠٢٩) انظر (التحفة) برقم (٥٥١٧)

کہا، جمعرات کا دن، جمعرات کا دن کس قدر سنگین تھا، پھر وہ رو پڑے، حتی کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں، میں نے پوچھا، جمعرات کے دن سے کیا مقصد ہے؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوات کتاب لاؤ، میں تمہیں تحریر کر دوں، میرے بعد تم پریشان نہیں ہو گے، یا غلطی نہیں کرو گے۔'' تو صحابہ کرام میں اختلاف پیدا ہو گیا، اور نبی کے پاس جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہوتا، اور کہنے لگے، آپ کا کیا معاملہ ہے؟ کیا آپ ہمیں چھوڑ رہے ہیں، آپ سے پوچھ لو، آپ نے فرمایا، ''مجھے رہنے دو، میں جس سوچ و فکر میں ہوں، بہتر ہے، میں تمہیں تین چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا، آنے والوں کو اس طرح تحفے تحائف دینا، جیسے میں دیتا تھا، سعید بن جبیر، تیسری چیز سے خاموش ہو گئے، یا انہوں نے بتائی میں (سلیمان احول) وہ بھول گیا ہوں، امام مسلم کے شاگرد ابواسحاق ابراہیم کہتے ہیں، ہمیں یہ روایت، حسن بن بشیر نے سفیان سے سنائی۔

مفردات الحدیث ❊ اَهَجَرَ: کیا آپ ہمیں داغ مفارقت دینا چاہتے ہیں، یعنی یہ لفظ هَجْرٌ سے ماخوذ ہے، هُجْرٌ سے ماخوذ نہیں ہے، جس کا معنی ہوتا ہے، بیماری کی حالت میں غیر شعوری گفتگو کرنا اور بے ربط باتیں کرنا، ظاہر ہے اگر یہ مقصود ہوتا، تو پھر استفهموه، آپ سے وضاحت کہنے کی کیا ضرورت تھی، اور اگلی روایت کے الفاظ، قالو ان رسول الله يهجر: آپ داغ مفارقت دینا چاہتے ہیں، میں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

فائدہ:...... تیسری چیز جسے حضرت سعید بن جبیر نے بیان نہیں کیا، یا سلیمان بھول گیا، اس کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے بقول وصیت بالقرآن ہے، بعض کے نزدیک حضرت اسامہ کے لشکر کی تیاری اور اہتمام ہے، بعض کے نزدیک ((لا تتخذوا قبري وثنا يُعْبد)) ہے، میری قبر کو عبادت گاہ نہ بنا لینا، اور بعض کے نزدیک نماز اور غلام، لونڈیوں کے بارے میں تاکید ہے، (حدیث کی تشریح آخر میں آ رہی ہے۔)

[4233] ٢٠-(١٦٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوْ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا)) فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَهْجُرُ.

[4233]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، جمعرات کا دن، جمعرات کا دن بھی کیا ہی عجیب تھا، پھر ان کے آنسو جاری ہو گئے، سعید کہتے ہیں، میں نے آنسوؤں کو ان کی رخساروں پر اس طرح دیکھا، گویا کہ وہ موتیوں کی لڑی ہے، ابن عباس

[4233] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٥٢٤)

نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس شانے کی ہڈی اور دوات یا تختی اور دوات لاؤ، میں تمہیں ایک تحریر لکھوا دوں، اس کے بعد تم ہرگز سرگرداں نہیں ہو گے۔'' تو صحابہ نے سمجھا، آپ ﷺ داغ مفارقت دے رہے ہیں۔

[4234] ٢٢-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ)) فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

[4234]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ پہنچا، اور گھر میں بہت سے افراد تھے، جن میں عمر بن خطاب بھی تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آؤ، میں تمہیں ایک تحریر لکھوا دوں، اس کے بعد تم حیران نہیں ہو گے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ شدید بیمار ہیں، اس لیے آپ کو لکھوانے کی زحمت نہیں دینی چاہیے) اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے، اس کی موجودگی میں ہم سرگرداں اور حیران نہیں ہوں گے) تو گھر والوں میں اختلاف پیدا ہو گیا، وہ آپس میں جھگڑنے لگے، ان میں سے کوئی کہہ رہا تھا، مطلوبہ چیز مہیا کرو، رسول اللہ ﷺ ایسی تحریر لکھوا دیں، جس سے تم بعد میں پریشانی یا غلطی سے بچ سکو گے، اور ان میں سے بعض حضرت عمر کی ہمنوائی کر رہے تھے، تو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضرین کا شور اور اختلاف بڑھ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ جاؤ۔'' عبید اللہ کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے، مصیبت، مکمل مصیبت، ان کا وہ اختلاف اور شور ہے، جو رسول اللہ ﷺ کے اس ارادہ کے درمیان حائل ہوا، کہ آپ انہیں ایک تحریر لکھوا دیں۔

[4234] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: کتابة العلم برقم (١١٤) وفی المغازی باب: مرض النبی ﷺ ووفاته برقم (٤٤٣٢) وفی المرض باب: قول المریض: قوموا عنی برقم (٥٦٦٩) وفی الاعتصام بالکتاب والسنة باب: کراهیة الاختلاف برقم (٧٣٦٦) انظر (التحفة) برقم (٥٨٤١)

مفردات الحديث ❶ رزیّت، مصیبت۔ ❷ لَغَط، شورشرابا۔

فائدہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ آپ بالترتیب خلفاء کی خلافت تحریر کروا دیتے، تو بعد والے جو جھگڑے کھڑے ہوئے، اور صحابہ میں جنگ تک نوبت پہنچی، ہم اس سے بچ جاتے، لیکن کبار صحابہ نے یہ سمجھا کہ دین کی تکمیل کے بعد، کوئی نئی بات تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوانی نہیں ہے، پہلی باتوں کی تاکید اور توثیق ہی ہوگی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کیا، آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں لکھوائیں گے اور اس کے بارے میں ہمارے اندر کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ اس کا آپ نے پہلے اظہار فرمایا تھا کہ اے عائشہ: ادعي لي اباك ابا بكر و اخاك۔ میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ، تاکہ میں انہیں ایک تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے خدشہ ہے، کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا، اور کہنے والا کہے گا، میں زیادہ لائق اور حقدار ہوں، اور اللہ اور مومن، ابوبکر کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے۔ (مسلم، ج۲، ص۲۷۳، طبعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی۔)

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا خیال تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی شدید بیمار ہیں، اس لیے آپ کو مزید تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے، پھر آپ نے بھی تحریر پر اصرار نہیں فرمایا، اگر لکھوانا ضروری ہوتا تو آپ کسی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے اور لکھوا کر رہتے، جیسا کہ صلح حدیبیہ، سب کی مخالفت کے علی الرغم، کفار کی شروط پر ہی کر لی تھی، نیز یہ واقعہ جمعرات کو پیش آیا، اور آپ کی وفات سوموار کے دن ہوئی، اگر تحریر ضروری ہوتی، تو آپ نے ان دنوں اور وصیتیں کی ہیں، بلکہ ہفتہ کے دن، منبر پر بیٹھ کر خطاب بھی فرمایا ہے، تو آپ ان دنوں میں لکھوا دیتے، اور پھر عام طور پر مخاطب گھر کے افراد ہوتے ہیں، تو حضرت علی آگے پیچھے یہ کام کروا سکتے تھے، بلکہ مسند احمد میں تو ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا، کہ میں ایک طبق لے کر آؤں، جس پر آپ ایسی چیز لکھوا دیں، جس کے بعد آپ کی امت سرگرداں نہیں ہوگی۔ (مسند احمد، ج۱، ص۹۰، طبع بیروت)

بہر حال حضرت عمر نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کو تکلیف سے بچانے کے لیے کہی، آپ کے حکم کا انکار مقصود نہیں تھا، جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قریش نے آپ کے نام کے ساتھ، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے پر اعتراض کیا، تو آپ نے حضرت علی سے فرمایا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لفظ کاٹ کر، محمد بن عبداللہ لکھ دو، تو حضرت علی کہنے لگے، واللّٰه لا امحوك ابداً، اللہ کی قسم میں کبھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لفظ نہیں مٹاؤں گا، تو کیا یہ انکار تعظیم و محبت کی بنا پر تھا یا عناد و انکار کی خاطر، اس لیے اس واقعہ کو صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کا ذریعہ بنانا، صحابہ دشمنی کا شاخسانہ ہے، وگرنہ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

اس کتاب کے کل ابواب (05) اور (19) احادیث ہیں۔

27

كِتَابُ النَّذْرِ

کتاب النذر

حدیث نمبر 4235 سے 4253 تک

٢٧...... كِتَابُ النَّذْرِ

۲۷. کتاب النذر

نذر (ن، ض) جو چیز انسان کے ذمہ لازم نہیں ہے، اس کا اپنے لیے لازم ٹھہرانا، لیکن یہ صرف ان چیزوں کے بارے میں ہوسکتا ہے، جو جائز ہیں، یہ نذر (منت) مطلقا بھی ہوسکتی ہے، مثلاً کوئی انسان، کسی دن روزہ رکھنے کی منت مان لے، اور کسی سبب اور واقعہ کے پس منظر میں بھی، مثلاً کوئی کہے، اگر اللہ ہمارے بیمار کو صحت بخش دے، تو میں ہفتہ بھر روزے رکھوں گا، یا ایک بکرا یا گائے صدقہ میں دوں گا۔

١...... بَاب: الْأَمْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ

باب ۱: نذر پوری کرنے کا حکم

[4235] ١ ـ (١٦٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاقْضِهِ عَنْهَا)).

[4235]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس نذر کے بارے میں دریافت کیا، جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی، اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے اس کی طرف سے پورا کرو۔''

[4235] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: ما يستحب لمن توفي فجأة ان يتصدقوا عنه وقضاء النذر عن الميت برقم (٢٧٦١) وفي الايمان والنذور باب: من مات وعليه نذر برقم (٦٦٩٨) وفي الحيل باب: في الامانة وان لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة برقم (٦٩٥٩) اخرجه ابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: في قضاء النذر عن الميت برقم (٣٣٠٧) والترمذي في (جامعه) في الايمان والنذور باب: ما جاء في قضاء النذور عن الميت برقم (١٥٤٦) والنسائي في (المجتبى) في الوصايا باب: فضل ←

[4236] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

[4236]۔ امام صاحب اپنے اساتذہ کی پانچ سندوں سے، زہری ہی کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورث نے اگر کوئی نذر مانی ہو، تو اس کے نیک طینت وارث، اس کو پورا کرنا اپنی ذمہ داری تصور کرتے ہیں، اس مقصد کے تحت، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تھا، اور انہیں کے تصور کے مطابق آپ نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا تھا، اس لیے سوال کے جواب میں امر کا صیغہ، فقہی اور قانونی فرضیت پر دلالت نہیں کرتا، اس لیے جمہور فقہاء کے نزدیک وارث پر نذر پوری کرنا فرض نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ اس کو پورا کرے، اور اگر نذر کا تعلق مال سے ہو اور ترکہ میں مال موجود ہو، تو پھر اس کا پورا کرنا فرض ہے، اور کیا وارث ہر قسم کی نذر، اس کا تعلق مال سے ہو، یا بدن سے پوری کر سکتا ہے؟ یا اس میں کوئی قید ہے؟ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(ا) اگر نذر کا تعلق خالص مال سے ہے، مثلاً صدقہ کی نظر ہے، تو امام شافعی کے نزدیک، اس کا پورا کرنا فرض ہے، اگر ترکہ کے تہائی سے پوری ہو سکتی ہے، وگرنہ فرض نہیں ہے، اور احناف کے نزدیک، اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو اور تہائی ترکہ سے پورا کرنا ممکن ہو تو پھر فرض ہے، اگر وصیت نہیں کی، تو پھر فرض نہیں ہے، امام مالک کا بھی یہی موقف ہے۔

(ب) اگر نذر کا تعلق محض بدن سے ہو، مثلاً نماز، تو بالاتفاق اس کو پورا کرنا درست نہیں، اگر روزہ ہے، تو امام احمد کے نزدیک وارث روزہ رکھ سکتا ہے، لازم نہیں ہے، حالانکہ روایت کا صریح تقاضا روزہ رکھنا ہے، لیکن باقی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عبادات بدنیہ میں نیابت جائز نہیں ہے، اس لیے وارث روزہ نہیں رکھ سکتا، فدیہ ادا کرے گا، علامہ تقی لکھتے ہیں، نماز اور روزہ دونوں کی جگہ فدیہ دے گا۔ (تکملہ، ج۲، ص ۱۵۱)۔

← الصدقة عن الميت برقم ٦/ ٢٥٣ و ٢٥٤ وفي باب: ذكر الاختلاف على سفيان ٦/ ٢٥٤ وفي الايمان والنذور باب: من مات وعليه نذر ٧/ ٢٠ وبرقم (٧/ ٢١۔ وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: من مات وعليه نذر برقم (٢١٣٢) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٥)

[4236] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢١١)

معلوم نہیں، ان حضرات کے نزدیک نماز کا فدیہ کیا ہے، اور کس دلیل کی بنا پر میت کی طرف سے بلا نذر ہی قرآن مجید پڑھنے کی اجازت ہی نہیں ترغیب دیتے ہیں، کیا وہ عبادت بدنی نہیں ہے، رہی تاویل کہ یہ اھدائے ثواب ہے، تو اس کے لیے دلیل کی ضرورت ہے، یہ کوئی نیا کام تو ہے نہیں کہ قیاس چل سکے۔

(ج) اگر عبادت بدنی مالی ہو، جیسے حج تو پھر جمہور کے نزدیک یہاں نیابت درست ہے، اگر ترکہ چھوڑا ہے اور اس کے تہائی سے حج ہو سکتا ہے، اور میت نے وصیت کی ہو، تو پھر اس کا پورا کرنا فرض ہے، وگرنہ مستحب ہے فرض نہیں، لیکن امام مالک کے نزدیک بقول علامہ تقی جائز نہیں ہے، جبکہ امام باجی نے لکھا ہے، جائز ہے۔ (المنتقی، ج ۳، ص ۲۳۰)

مالی نذر، روزہ کی نذر اور حج کی نذر کا وارث کا پورا کرنا، ان کے دلائل احادیث میں موجود ہیں، لیکن کسی نے نماز پڑھنے کی نذر مانی ہو تو اس کی دلیل موجود نہیں ہے، بلکہ بعض صحابہ سے اس کی ممانعت منقول ہے، اس لیے جس کام کی دلیل مل جائے، وہ قابل عمل ہے، محض قیاس سے کام لینا درست نہیں ہے، کیونکہ وہ کام جو عبادات سے تعلق رکھتے ہیں، ان میں صریح دلیل کی ضرورت ہے، محض قیاس کافی نہیں ہے، اور اہدائے ثواب وہیں ہو سکتا ہے جہاں نیابت ممکن ہو، روزہ اور حج میں نیابت ثابت ہے، نماز، قراءت قرآن میں ثابت نہیں ہے۔

٢...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

باب ٢: نذر سے روکنا، اور نذر کسی (مصیبت کو) نہیں لوٹاتی

[4237] ٢-(١٦٦٣٩) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ)).

[4237]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں نذر سے روکنے لگے، آپ کہہ رہے تھے، ''وہ کسی چیز کو ٹالتی نہیں ہے، اس کے ذریعہ تو بس بخیلوں اور کنجوسوں سے مال نکلوایا جاتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث کا مقصد اس نذر سے روکنا ہے، جو مشروط ہوتی ہے، جسے نذر معلق کہتے ہیں، مثلاً کوئی

[4237] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: الغاء العبد النذر الى القدر برقم (٦٦٠٨) وفي الايمان والنذور باب: الوفاء بالنذر برقم (٦٦٩١) وابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: النهي عن النذور برقم (٣٢٨٧) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: النهي عن النذر برقم (١٦/٧) وفي باب: النذر لا يقدم شيئا ولا يوخره برقم (٣٨١٢) وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: النهي عن النذر برقم (٢١٢٢) انظر (التحفة) برقم (٧٢٨٧)

کہے، اگر اللہ نے ہمارے مریض کو شفا بخشی تو ہم بکرا صدقہ کریں گے، یا یوں عقیدہ رکھے کہ نذر سے مصیبت ٹل سکتی ہے، اور یہ تقدیر الٰہی پر اثر انداز ہوتی ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ''یہ کسی تقدیر کو نہیں ٹالتی، بلکہ اس کے ذریعہ کنجوس سے کچھ نکلوایا جاتا ہے۔

[4238] ۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)).

[4238]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نذر کسی چیز کو مقدم یا مؤخر (آگے پیچھے) نہیں کرتی، اس کے ذریعہ تو بس بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔''

[4239] ٤۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ ((النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)).

[4239]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نذر سے منع کیا اور فرمایا: ''وہ خیر کے لانے کا سبب نہیں ہے، اس کے ذریعہ تو بس بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔''

[4240] (. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4240] امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے منصور کے واسطہ ہی سے، جریر کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4241] ٥۔(١٦٤٠)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)).

[4238] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢١٣)
[4239] تقدم تخريجه برقم (٤٢١٣)
[4240] تقدم تخريجه برقم (٤٢١٣)
[4241] تقدم

[4241] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منت نہ مانا کرو، کیونکہ نذر، تقدیر سے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی، اس کے ذریعہ تو بس بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر ماننے والا اس کو تقدیر کے ٹالنے کا ذریعہ تصور کرتا ہے، اس لیے صدقہ وخیرات کی منت مانتا ہے، اس غلط نظریہ کی نذر سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

[4242] ٦۔(. . . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

[4242] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا اور کہا، "وہ تقدیر کو نہیں ٹالتی، اور اس کے ذریعہ تو صرف بخیل سے کچھ نکلوایا جاتا ہے۔"

[4243] ٧۔(. . . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِنَ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُّخْرِجَ)).

[4243] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "نذر آدم کے بیٹے کے قریب کسی ایسی چیز کو نہیں کر سکتی، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر نہ کی ہو، لیکن نذر تقدیر کے موافق ہی ہوتی ہے، تو اس طرح بخیل سے وہ کچھ نکلوالیا جاتا ہے، جسے وہ نکالنا نہیں چاہتا۔"

فائدہ :......اللہ تعالیٰ کنجوس سے، اپنی تقدیر کے موافق منت منواتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے، یہ کچھ نذر کے سبب حاصل ہوا، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے، تمام معاملات اللہ کی تقدیر کے مطابق سرانجام پاتے ہیں۔

[4244] (. . . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ وَعَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

[4242] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٣٠)

[4243] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٤٩)

[4244] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٤٩)

[4244]۔امام صاحب ایک اور استاد سے عمرو بن ابی عمرو کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

٣...... بَاب لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

باب ٣: اللہ کی معصیت کی نذر اور جس چیز کا انسان مالک نہیں، اس کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جا سکتا

[4245] ٨-(١٦٤١) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ ((**مَا شَأْنُكَ**)) فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذٰلِكَ ((**أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ**)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ ((**مَا شَأْنُكَ**)) قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ ((**لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ**)) ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ ((**مَا شَأْنُكَ**)) قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ ((**هٰذِهِ حَاجَتُكَ**)) فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((**سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ**)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((**لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ**)).

[4245] اخرجه ابو داود في (سننه) في الايمان والنذور، برقم (٣٣١٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٨٤)

[4245]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوثقیف، بنوعقیل کے حلیف (دوست) تھے، اور بنوثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ساتھیوں کو قیدی بنا لیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے ایک بنوعقیل کے آدمی کو قید کر لیا، اور اس کے ساتھ عَضْبَاء نامی اونٹنی بھی پکڑ لی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اس حال میں پہنچے کہ وہ بندھا ہوا تھا، اس نے کہا، اے محمد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب ہو گئے، اور پوچھا، ''تیرا کیا معاملہ ہے؟'' تو اس نے کہا، آپ نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟ اور سب حاجیوں سے سبقت لے جانے والی (عضباء) کو کیوں پکڑا ہے، تو آپ نے اس کی بات کو ناگوار خیال کرتے ہوئے (کہ وہ سمجھتا ہے، میں نے بدعہدی کی ہے) فرمایا: ''میں نے تجھے تیرے حلیفوں بنوثقیف کے جرم میں پکڑا ہے۔'' پھر اس کے پاس سے پلٹ گئے، تو اس نے آپ کو آواز دی، اور کہا، اے محمد! اے محمد! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مہربان، نرم دل تھے، تو آپ اس کی طرف لوٹ آئے اور اس سے پوچھا، ''تیرا کیا معاملہ ہے؟'' اس نے کہا، میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا: ''اگر تو یہ بات اس وقت کہتا جب تو اپنا آپ مالک تھا، یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا، تو تو مکمل طور پر (دنیا و آخرت) کامیاب ہو جاتا۔'' پھر آپ وہاں سے چل دیئے، تو اس نے آپ کو آواز دی، اے محمد! اے محمد! آپ اس کے پاس تشریف لائے، اور اس سے پوچھا، ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا، میں بھوکا ہوں، مجھے کھلائیے، اور پیاسا ہوں، مجھے پلائیے، آپ نے فرمایا: ''یہ تیری واقعی ضرورت ہے؟'' (ہم اسے پورا کرتے ہیں) پھر اس کو دو صحابہ کے عوض چھوڑ دیا گیا۔

حضرت عمران بیان کرتے ہیں (بعد میں) ایک انصاری عورت گرفتار کر لی گئی، اور (دشمن نے) عضباء اونٹنی بھی پکڑ لی، وہ عورت بندھی ہوئی تھی، اور یہ لوگ اپنے اونٹوں کو رات کو آرام کے لیے اپنے گھروں کے سامنے باندھتے تھے، تو ایک رات یہ عورت بندھن سے چھوٹ گئی اور اونٹوں کے پاس آئی (تاکہ سوار ہو کر وہاں سے نکل بھاگے) تو وہ جس اونٹ کے قریب ہونے لگتی، وہ بلبلا اٹھتا، تو وہ اسے چھوڑ دیتی، حتی کہ وہ عضباء کے پاس پہنچ گئی، تو وہ نہ بلبلائی، اور بقول راوی رام شدہ، سدھائی ہوئی اونٹنی تھی، تو وہ اس کے پچھلے حصے پر بیٹھ گئی اور اسے ڈانٹا تو وہ چل پڑی، لوگوں کو اس کا پتہ چل گیا، انہوں نے اس کا تعاقب کیا، لیکن اس نے ان کو بے بس کر دیا، راوی کہتے ہیں، اس عورت نے اللہ کے لیے یہ نذر مانی، اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس اونٹنی پر نجات بخش دی تو وہ اسے نحر کر دے گی، تو جب وہ مدینہ پہنچی، لوگوں نے اسے دیکھا، تو کہنے لگے، یہ تو عضباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے، تو اس عورت نے کہا، میں نے نذر مانی ہے، اگر اللہ نے اسے اس پر خلاصی بخشی، تو وہ اسے نحر کر دے گی، لوگوں نے آکر اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا، تو آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے، کہ اللہ کے لیے نذر مانی ہے، اگر اللہ نے اسے اس پر نجات بخشی تو وہ اسے نحر کر دے گی، گناہ کے لیے مانی جانے والی نذر پوری نہیں کی جا سکتی، اور نہ اس چیز کی نذر جس کا انسان فی الحال مالک نہیں ہے، اور

ابن حجر کی روایت ہے، ''اللہ کی نافرمانی کی نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

مفردات الحدیث

❶ وَثَاق: قید، بندھن، سرشتہ، جس سے باندھا جاتا ہے۔ ❷ سابقة الحاج: سفر حج میں سب سے آگے رہنے والے۔ ❸ إِعْظَاما لذالك: اس قیدی کا خیال تھا، ہمارا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدہ ہے، حالانکہ جب ان کے حلفاء، بنوثقیف کے دوصحابہ کو قید کر لیا، تو عہد ٹوٹ گیا، اس لیے آپ نے ان کے حلیفوں بنوعقیل کا آدمی پکڑ لیا، تاکہ اس کے عوض مسلمان قیدیوں کو چھڑایا جا سکے اور ایسے ہی ہوا، اور اس کے مسلمان ہونے کے دعویٰ کے باوجود واپس کر دیا، کیونکہ صلح حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی، اگر ہمارا کوئی ساتھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے پاس آ جائے گا، تو تم مسلمانوں کو اسے واپس کرنا ہوگا، اور اس نے تو اسلام کا اظہار بھی ایسے وقت میں کیا تھا، جب کہ وہ آزاد و خود مختار نہیں تھا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا تھا، ''اگر تو اس بات کا اظہار خود مختار اور آزاد ہونے کی صورت میں کرتا تو کامل فلاح پاتا۔'' اور اس واقعہ میں عضباء نامی اونٹنی آپ ﷺ نے اپنے پاس رکھ لی تھی، اور اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے، قیدی کو کھانا پینا مہیا کرنا ضروری ہے۔ ❹ يُرِيْحُون انعامَهم: مُراح، مویشیوں کا باڑہ، یعنی وہ رات کو اونٹوں کو اپنے گھروں کے سامنے بٹھاتے تھے۔ ❺ فانفلتت: وہ عورت ان کی قید سے خلاصی پا گئی، اور بقول امام ابن اسحاق یہ حضرت ابوذر کی بیوی تھی، جس کا نام لیلیٰ تھا، اور یہ واقعہ ۶ھ جمادی الاخری میں پیش آیا، اس صورت میں مذکورہ بالا واقعہ صلح حدیبیہ سے پہلے کا ہے، اور بنوثقیف اور ان کے حلفاء کے ساتھ الگ معاہدہ ہوا تھا، جس کو بنوثقیف نے توڑ ڈالا تھا، اب پھر دوبارہ انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا، جس میں عضباء اونٹنی بھی لے گئے اور ایک عورت کو بھی قیدی بنا لی۔ ❻ نَاقَة مُنَوَّقة: رام شدہ، سدھائی ہوئی اونٹنی، جو سوار کی اطاعت گزار ہوتی ہے۔ ❼ نَذِرُو بها (س)، ان کو اس کے بھاگنے کا علم ہو گیا، بقول بعض اس معنی کی رو سے اس فعل کا مصدر استعمال نہیں ہوتا، اور بقول بعض، نَذَارة، نَذْرة اور نذر مصدر آتے ہیں۔

فوائد: ❶ بئسما ما جَزَتْها: وہ اونٹنی جو اس کی دشمن سے خلاصی اور نجات کا سبب یا باعث بنی، اس نے اس کے اس احسان و کرم کا یہ صلہ دیا کہ اس کی قربانی کرنے کی قدر مان لی، اور اس کی موت و ہلاکت کا باعث بنی، جب وہ اس کی زندگی کا سبب بھی تھی۔ ❷ لا وَفَاء لنذر في معصية: گناہ و معصیت کی نذر کو پورا کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ اس صورت میں کفارہ ادا کرنا ہوگا یا نہیں، اس کے بارے میں تین نظریات ہیں:

(ا) بقول امام نووی، جس شخص نے معصیت و گناہ کی نذر مانی مثلاً شراب پیوں گا، یا کوئی اور گناہ کروں گا، اس کی نذر باطل ہوگی، اور منعقد نہیں ہوگی، اس لیے اس پر کسی قسم کا کفارہ نہیں ہے، جمہور فقہاء، امام مالک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داود ظاہری کا یہی نظریہ ہے، لیکن امام احمد کے نزدیک اس پر کفارہ یمین، یعنی قسم والا کفارہ واجب ہوگا، امام احمد کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس پر کفارہ نہیں ہے، امام مسروق اور امام شعبی کا موقف بھی یہی ہے، اور حدیث مذکورہ بالا کا تقاضا بھی یہی ہے۔

(ب) معصیت وگناہ کا ارتکاب تو کسی صورت میں جائز نہیں ہے، لیکن نذر معصیت ماننے والے پر قسم کا کفارہ واجب ہے، اور بقول امام ابن قدامہ، ابن مسعود، ابن عباس، عمران بن حصین، جابر، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور امام ثوری کا یہی نظریہ ہے، اس طرح امام احمد سے دونوں قول منقول ہیں۔ مغنی، ج ۹، ص ۳۔

(ج) امام ابن قدامہ کے بقول امام ابوحنیفہ، اور ان کے اصحاب کا نظریہ، یہ ہے کہ نذر معصیت پر کفارہ قسم ہے، اور بقول علامہ سعیدی یہی بات صحیح ہے، اور علامہ نووی کی بات درست نہیں ہے۔ (شرح مسلم، ج ۴، ص ۵۴۷۔۵۴۸)

لیکن علامہ تقی عثمانی لکھتے ہیں، اگر نذر معصیت، فی نفسہ معصیت ہے، جیسے قتل کرنا، شراب نوشی، زنا اور چوری وغیرہ تو یہ نذر باطل ہے، اور منعقد نہیں ہوگی، اس لیے اس پر کسی قسم کا کفارہ نہیں ہے، اور اس حدیث کا محمل یہی ہے، لیکن وہ معصیت جو لغیرھا ہے، جیسے عید یا ایام تشریق میں سے کسی دن کے روزے کی نیت، تو یہ نذر صحیح ہے، اس لیے منعقد ہوگی، اس کو اس روزہ کی قضائی دینی ہوگی، یا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ (تکملہ ج ۲ ص ۱۶۴)

اور بقول علامہ تقی اگر نذر سے مراد قسم ہو، تو پھر چونکہ قسم توڑی ہوگی، اس لیے ہر صورت میں قسم والا کفارہ واجب ہوگا۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۱۶۵) لیکن علامہ سعیدی نے مختلف دلائل سے علامہ تقی کی تردید کی ہے، اور علامہ ابن قدامہ کی تائید کی ہے۔ ❸ ولا فيما لا يملك: اس حدث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کافر، مسلمان کا مال لوٹ کر لے جائیں، تو وہ ان کے ملک میں نہیں جائے گا، یعنی وہ اس کا مالک نہیں بنیں گے، کیونکہ کافر نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی عضباء لے گئے تھے، اور انہوں نے اسے اپنے گھروں کے سامنے باندھا ہوا تھا، اور دشمن کے تمام اونٹوں میں سے وہی انصاری عورت کو لے کر بھاگی تھی، لیکن آپ ﷺ نے انصار عورت کی ملکیت کو تسلیم نہیں کیا، اگر کافر، اونٹنی کے مالک بن گئے ہوتے، تو وہ اونٹنی انصاری عورت کی ملکیت میں آ جاتی، اس لیے احناف کی یہ بات درست نہیں ہے کہ اگر کافر مسلمان کا مال چھین کر، اپنے وطن وعلاقہ میں لے جائیں، تو وہ اس کے مالک بن جائیں گے، اور اس واقعہ میں اونٹنی ابھی ان کے علاقہ میں نہیں گئی تھی، حالانکہ حدیث میں صریح الفاظ موجود ہیں، کہ وہ اپنے اونٹ اپنے گھروں کے سامنے آرام کے لیے بٹھاتے تھے۔

[4246] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا

عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدَرَّبَةٌ.

[4246]۔ امام صاحب اپنے تین (۳) اساتذہ کی سندوں سے ایوب کی مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں۔ حماد کی حدیث میں ہے، عضباء، بنو عقیل کے آدمی کی تھی اور حاجیوں کو سب سے پہلے پہنچانے والی اونٹنیوں

[4246] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٢١)

میں سے تھی، اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ عورت سدھائی، تربیت یافتہ اونٹنی کے پاس پہنچی اور ثقفی کی روایت میں ہے، وہ سدھائی ہوئی اونٹنی تھی۔

مفردات الحدیث ☆ **ذَلُولٌ، مُجَرَّسَة، مَدَرَّبة اور مُنَوَّقه:** چاروں الفاظ ہم معنی ہیں، سب کا مقصد یہ ہے کہ، وہ سوار کی اطاعت گزار اور سدھائی ہوئی، تربیت یافتہ تھی۔

٤...... بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب ٤: جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی

[4247] ٩-(١٦٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)) وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

[4247]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بوڑھا آدمی دیکھا، جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس کا کیا معاملہ یا حال ہے؟'' لوگوں نے کہا، اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز اور مستغنی ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے۔'' اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

فائدہ:...... اگر کسی انسان نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل چل کر بیت اللہ جائے گا، تو بقول علامہ ابن قدامہ بالاتفاق اس پر اس نذر کو پورا کرنا لازم ہے، سفر حج کے لیے پیدل جائے یا عمرہ کا سفر پیدل کرے، اور اگر پیدل چلنے سے عاجز آ جائے یا بے بس ہو جائے، تو سوار ہو جائے، لیکن اس صورت میں کیا کفارہ پڑے گا، اس میں اختلاف ہے۔
(۱) اس پر دم (خون بہانا) لازم ہے، جو کم از کم ایک بکری ہے، امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے، شوافع کا مختار بھی یہی قول ہے، امام احمد کا ایک قول یہی ہے۔ (۲) اس پر قسم والا کفارہ ہے حنابلہ کا مختار قول یہی ہے۔

[4247] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد باب: من نذر المشي الى الكعبة برقم (١٨٦٥) وفي الايمان والنذور باب: النذر فيما لا يملك وفي معصية برقم (٦٧٠١) وابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: من راى عليه كفارة اذا كان في معصية برقم (٣٣٠١) والترمذي في (جامعه) في الايمان والنذور باب: ما جاء فيمن يحلف في المشي ولا يستطيع برقم (١٥٣٧) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: ما الواجب على من اوجب على نفسه نذرا فعجز عنه برقم ٧/ ٣٠ وبرقم ٧/ ٣٠۔ انظر (التحفة)۔ (برقم (٣٩٢)

(۳) اگر مسافت بہت زیادہ ہو، جیسے افریقہ سے پیدل چل کر آنا یا مسافت کم ہو، اور کم مسافت سوار ہوا ہو، تو پھر اس کے ذمہ دم ہے، لیکن اگر مسافت کم ہونے کے باوجود، زیادہ مسافت سوار ہونے کی کی، تو اگلے سال نئے سرے سے وہ مسافت پیدل چلنا ہوگا اور دم بھی پڑے گا، یہ امام مالک کا نظریہ ہے۔

(۴) اگلے سال نئے سرے سے حج یا عمرہ کے لیے آئے، جتنی مسافت سوار ہو کر طے کی تھی، وہ پیدل چلے، اور جو پیدل چل کر طے کی تھی، اس میں سوار ہو جائے، ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا یہی موقف ہے۔

[4248] ۱۰ ـ(۱٦٤۳)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُ هٰذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ)) عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ.

[4248] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بوڑھا آدمی دیکھا، جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان پر ٹیک لگا کر چل رہا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' اس کے دونوں بیٹوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے نذر مانی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بوڑھے سوار ہو جا، کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے۔'' یہ الفاظ قتیبہ اور ابن حجر کے ہیں۔

[4249] (. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4249] ۔امام صاحب مذکورہ بالا حدیث ایک اور استاد سے عمرو بن ابی عمرو ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حدیث کا بظاہر تقاضا یہی ہے کہ ایک بے بس اور عاجز انسان اگر پیدل چل کر کعبہ پہنچنے کی نذر مانتا ہے، تو وہ سوار ہو سکتا ہے، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے کسی قسم کے کفارہ کا حکم نہیں دیا ہے۔

[4250] ۱۱ ـ(۱٦٤٤)وحَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ

[4248] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: من نذر ان يحج ماشيا برقم (۲۱۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۹٤۸)

[4249] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤۲۲٤)

[4250] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد باب: من نذر المشي الى الكعبة برقم ←

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ حَافِيَةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ ((لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ)).

[4250]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ ننگے پاؤں پیدل چل کر بیت اللہ جائے گی، تو اس نے مجھے کہا، کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر یہ مسئلہ بتاؤں، تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا، اس پر آپ نے فرمایا: ''وہ پیدل چلے (اور تھک جائے) تو سوار ہو جائے۔''

[4251] ۱۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ.

[4251]۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی، آگے مُفَضّل کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے، لیکن اس حدیث میں ننگے پاؤں چلنے کا ذکر نہیں ہے، اور یہ اضافہ ہے کہ عقبہ کے شاگرد ابو الخیر ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے۔

فائدہ:...... امام نووی لکھتے ہیں، ننگے پاؤں چلنا ضروری نہیں ہے، جوتا پہنا جا سکتا ہے، اور اس پر کفارہ بھی نہیں ہے، اور اگر کوئی شخص پیدل چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانے، تو وہ جہاں تک ممکن ہوگا، پیدل چلے گا، اور پھر تھک جانے کی صورت میں آرام وسہولت حاصل کرنے کے لیے کچھ مسافت تک کے لیے سوار ہو جائے گا۔

[4252] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

[4252]۔ مذکورہ بالا حدیث امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سند سے یزید بن ابی حبیب ہی سے بیان کرتے ہیں، جیسا کہ عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ہے۔

← (۱۸۶٦) وابو داود فی (سننه) فی الایمان والنذور باب: من رای علیه كفارة اذا كان فی معصة برقم (۳۲۹۹) والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان والنذور باب: من نذر ان یمشی الی بیت الله تعالی برقم (۷/ ۱۹ انظر (التحفة) برقم (۹۹۵۷)

[4251] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٢٢٦)

[4252] تقدم تخریجه برقم (٤٢٢٦)

٥...... بَاب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

باب ٥: نذر کا کفارہ

[4253] ١٣-(١٦٤٥)وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ)).

[4253]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نذر کا کفارہ، قسم والا کفارہ ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، نذر کا حکم قسم والا ہے، اس لیے اس کا کفارہ بھی قسم والا ہے۔

جامع الصغیر میں ہے، ((النذرة یمین)) نذر قسم ہے، ((وکفّارتُه کَفّارة الیمین)) اور اس کا کفارہ قسم والا ہے۔ بعض روایات میں ہے، ((کفاره النذر اذا لم یسمَّ کفّارة الیمین)) نذر اگر متعین نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم والا ہے، اس لیے اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر کسی نے کہا، لِلّٰهِ عَلَيَّ نذر، اللہ کی مجھ پر نذر ہے، تو اس پر کفارہ یمین لازم ہوگا، اور امام نووی کے نزدیک اس سے مراد نذر لجاج ہے، جس میں تعلیق ہوتی ہے، مثلاً کوئی انسان کہتا ہے، اگر میں زید سے ہم کلام ہوں تو مجھ پر اللہ کے لیے حج ہوگا، تو شوافع کے نزدیک اگر وہ زید سے گفتگو کر کے حانث ہو جاتا ہے، یعنی قسم توڑ دیتا ہے، کیونکہ یہ نذر، قسم کے ہیں، تو اب اس کو اختیار ہے نذر پوری کرتے ہوئے حج کرے یا قسم والا کفارہ ادا کرے، احناف کا بھی یہی موقف ہے، اگر نذر معصیت کی ہے، تو اس کے بارے میں ائمہ کے اقوال گزر چکے ہیں، اگر ایسی چیز کے بارے میں نذر مانی ہے، جو اس کے بس یا طاقت سے باہر ہے، تو اس پر قسم والا کفارہ ہے، لیکن اگر بیت اللہ پیدل جانے کی نذر مانی ہے، یا بیٹا ذبح کرنے کی نذر مانی ہے، تو اکثر ائمہ کے نزدیک اس پر دم لازم ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنن ابی داود میں مرفوع حدیث مروی ہے کہ جس نے غیر متعین نذر مانی، اس پر قسم والا کفارہ ہے، اور جس نے معصیت کی نذر مانی، اس پر بھی قسم والا کفارہ ہے، اور جس نے طاقت سے بڑھ کر نذر مانی، اس کا کفارہ بھی قسم والا ہے، اور سنن ابن ماجہ میں ہے، جس نے مقدرت و طاقت کے مطابق نذر مانی، وہ اسے پورا کرے۔ (تکملہ، ج۲، ص۱۷۴)

[4253] اخرجه ابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: من نذر نذرا لم يسمه برقم (٣٣٢٣) وبرقم (٣٣٢٤) والترمذي في (جامعه) في النذور والايمان باب: ما جاء في كفارة النذر اذا لم يسم برقم (١٥٢٨) انظر (التحفة) برقم (٩٩٦٠)

اس کتاب کے کل ابواب (13) اور (88) احادیث ہیں۔

28

كِتَابُ الْأَيْمَانِ

قسموں کا بیان

حدیث نمبر 4254 سے 4341 تک

۲۸...... كِتَابُ الْأَيْمَانِ

۲۸. قسموں کا بیان

۱...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱: غیر اللہ کی قسم اٹھانا ناجائز ہے

[4254] ۱-(۱٦٤٦) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)) قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

[4254]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کی قسم اٹھاؤ۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی ممانعت سنی ہے، میں نے یہ قسم اپنی طرف سے یا بطور نقل بھی نہیں اٹھائی۔

مفردات الحدیث ❶ ایمان، یمین کی جمع ہے، جس کا معنی ہے، قوت و طاقت، اس بنا پر دائیں ہاتھ کو یمین کہتے ہیں، کیونکہ اس میں زور و قوت زیادہ ہے، اور قسم کو بھی یمین کہتے ہیں، کیونکہ عرب آپس میں قسم اٹھاتے وقت اپنا دایاں ہاتھ دوسرے کے دائیں ہاتھ پر مارتے تھے، اور یمین سے مقصود تاکید و مبالغہ ہوتا ہے۔ ❷ ذاکراً: اپنی طرف سے، آثرا: دوسرے کی قسم کی نقل و حکایت کرتے ہوئے۔ صحیح اور واضح معنی یہی ہے اگرچہ امام بلقینی دو

[4254] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الایمان والنذور باب: لا تحلفوا بآبائکم برقم (٦٦٤٧) وابو داود فی (سننه) فی الایمان والنذور باب: فی کراهیة الحلف بالآباء برقم (٣٢٥٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان والنذور باب: الحلف بالآباء برقم ٧/ ٥٠۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الکفارات باب: النهی ان یحلف بغیر الله برقم (٢٠٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٥١٨)

اور احتمال پیدا کرتے ہیں۔(۱) آثرا کا معنی ہے مختارا کیونکہ آثرا لشیء کا معنی ہوتا ہے اس کو پسند کرنا، تو معنی ہوگا دوسری چیز پر ترجیح دیتے ہوئے اس کو پسند کرتے ہوئے۔ آثـرا کا معنی آباؤ اجداد کے مفاخر اور مکارم بیان کرنا، اسی سے ماثرۃ اور ماثر ہے یعنی میں نے آباؤ اجداد کے مفاخر بیان کرتے ہوئے ان کی قسم نہیں اٹھائی۔

فائدہ:...... ائمہ اربعہ اور اکثر فقہاء کے نزدیک غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے، اور بقول علامہ ابن عبدالبر، هـذا اصـل مـجمع علیه: یہ اتفاقی قاعدہ وضابطہ، کیونکہ شاذ قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور بعض احادیث میں آپ نے وابیه کا لفظ فرمایا ہے، تو علما نے اس کے مختلف جوابات دیئے۔ (۱) بقول علامہ ابن عبدالبر، حدیث میں یہ لفظ صحیح احادیث کے خلاف ہے، اس لیے منکر ہے لیکن یہ جواب درست نہیں۔

(۲) یہ اس وقت کی بات ہے، جب ابھی غیر اللہ کی قسم، یا آباؤ واجداد کی قسم اٹھانا جائز تھا، بعد میں منسوخ ہوگیا، لیکن اس کی بھی کوئی دلیل نہیں۔

(۳) عرب یہ لفظ بعض دفعہ بطور تکیہ کلام استعمال کر لیتے تھے قسم اٹھانا مقصود نہیں ہوتا تھا، اس لیے یہ لفظ غیر شعوری طور پر زبان سے نکل جاتا تھا۔

(۴) اس سے مقصود قسم نہیں ہوتا، یہ لفظ محض تقریر و تاکید کے لیے بڑھا دیتے ہیں، جس طرح محض اختصاص کے لیے، حرف نداء کا اضافہ کر دیتے ہیں، حالانکہ نداء مقصود نہیں ہوتی۔

(۵) قسم تنظیم و توقیر کے لیے اٹھانا جائز نہیں ہے، تاکید و مبالغہ کے لیے قسمیہ الفاظ کا استعمال درست ہے۔

(۶) وابیـــه یا وابیك ، یہ الفاظ بعض دفعہ حیرت و تعجب کا اظہار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، قسم مقصود نہیں ہوتی، قسم کے لیے ان کا استعمال ممنوع ہے، بطور تعجب ممنوع نہیں ہے۔

(۷) آپ کے لیے جائز تھا، امت کے لیے جائز نہیں ہے۔ (فتح الباری، ج ۱۱، مکتبہ دارالسلام، ص ۶۵۰۔۶۵۱)

[4255] ۲۔(. . .) وحَـدَّثَـنِـي عَبْـدُالْـمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَـنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

[4255]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سند سے زہری ہی سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، ہاں عقیل کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا، میں نے یہ قسم نہیں اٹھائی، اور نہ اس کو زبان پر لایا، ذاکراً و لا آثراً کے الفاظ نہیں کہے۔

[4255] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٢٣٠)

[4256] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

[4256]۔ حضرت سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کو اپنے باپ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا، آگے یونس اور معمر کی طرح مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[4257] ۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ)).

[4257]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلہ میں پایا، اور وہ اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پکار کر فرمایا، ''خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتے ہیں کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ، جس نے قسم اٹھانا ہو، وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا چپ رہے۔

فائدہ ...... کسی کی قسم اٹھانا، درحقیقت اس کے تقدس اور تعظیم کا مظہر ہوتا ہے، اور حقیقتاً تقدس و تعظیم اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے، لیکن بقول بعض قسم کے اندر شہادت اور گواہی کا معنی موجود ہے، اور ایسی ذات جس کا ہر جگہ ہر وقت اور ہر موقع پر گواہ ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے، وہ صرف اللہ کی ذات ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے غیر کی قسم اٹھانا، اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ غیر اللہ کو ہر جگہ، ہر موقع پر اور ہر وقت گواہ سمجھتا ہے، اور یہ شرک اور کفر ہے۔ (علامہ سعیدی شرح صحیح مسلم، ج ۴، ص ۵۶۱) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو اپنی مخلوقات کی قسمیں اٹھائی ہیں، ان سے مقصود ان کی تعظیم و تقدیس نہیں ہے، بلکہ قسم کے بعد جو دعویٰ مذکور ہوا ہے، وہ چیز اس دعویٰ کی دلیل اور شہادت دیتی ہے، اس موضوع پر بہترین رسالہ مولانا حمید الدین فراہی مرحوم کا ہے، جن کا نام ہے، الامعان فی اقسام القرآن ہے، جس کا ترجمہ اقسام القرآن کے نام سے ہوا ہے۔

[4256] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: لا تحلفوا بآبائكم برقم (٦٦٤٧) والترمذي في (جامعه) في الايمان والنذور باب: ما جاء في كراهية الحلف بغير الله برقم ١٥٣٣۔
[4257] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب با: من لم ير اكفار من قال ذلك متاولا او جاهلا برقم (٦١٠٧) انظر (التحفة) برقم (٧٢٨٩)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کی اٹھائی جاسکتی ہے، لیکن اللہ کی قسم میں، اس کی ذات، اسماء اور صفات داخل ہیں، اور غیر اللہ کی قسم اٹھانا بالاتفاق ناجائز ہے، لیکن اس میں اختلاف موجود ہے، کہ وہ مخالفت کا حکم تحریم کے لیے ہے یا کراہت کے لیے، علامہ شامی حنفی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے سوا قسم منعقد نہیں ہوتی، غیر اللہ کی قسم بطریق صراحۃ ہو یا کنایۃ ہو، حرام ہے، بلکہ اس میں کفر کا خدشہ ہے۔ (رد المختار، ج ۳، ص ۷۰۔ مطبعہ عثمانیہ استانبول) علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے سوا قسم اٹھانا جائز نہیں ہے، مثلاً اپنے باپ کی یا کعبہ یا کسی صحابی اور امام کی قسم اٹھانا۔ (مغنی، ج ۳، ص ۳۶، دکتور ترکی)

قرآن مجید، اللہ کا کلام اور اس کی صفت ہے،، اس لیے قرآن یا اس کی کسی آیت کی قسم اٹھانا صحیح ہے، حنث کی صورت میں کفارہ ادا کرنا ہوگا، ائمہ حجاز مالک، شافعی، اور احمد کا یہی موقف ہے، اور عام اہل علم بھی اس کے قائل ہیں۔ (مغنی، ج ۱۳، ص ۴۶۰)

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک یہ قسم نہیں ہے، کیونکہ وہ الفاظ قرآن کو اللہ کا کلام نہیں مانتے، لیکن موجودہ دور میں بعض احناف اس کو قسم قرار دیتے ہیں۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۱۸۰)

[4258] ٤-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[4258]۔ امام صاحب سات اساتذہ کی اسانید سے نافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث نقل کرتے ہیں۔

[4259] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

[4258] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٥٠٣) وبرقم (٧٥٧٣) وبرقم (٧٧١٦) وبرقم (٧٩٩١) وبرقم (٨١٨٢) وبرقم (٨٥١٩) الا حديث اسحاق بن ابراهيم- وابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: في كراهية الحلف بالآباء برقم (٣٢٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٥٥)

[4259] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: ايام الجاهلية برقم (٣٨٣٦) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: التشديد في الحلف بغير الله تعالى برقم ٧/ ٣- انظر (التحفة) برقم (٧١٢٥)

ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ)) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ ((لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)).

[4259]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم اٹھانی ہو، وہ صرف اللہ کی قسم اٹھائے'' اور قریش اپنے باپوں کی قسم اٹھاتے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے باپوں کی قسم نہ اٹھاؤ۔''

فائدہ :...... غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے، اور باپوں کی قسم اٹھانے کی خصوصی طور پر بھی ممانعت اس بنا پر ہے، کہ قریش عام طور پر، اپنے باپوں کی قسم اٹھاتے تھے۔

۲...... بَاب مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

باب ۲: جس نے لات وعزیٰ کی قسم اٹھائی وہ فوراً لا الٰہ الا اللہ کہے

[4260] ٥-(١٦٤٧)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)).

[4260]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قسم اٹھائی، اور قسم لات کی اٹھائی، وہ فوراً الٰہ الا اللہ کہے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا، آیئے میں تم سے جوا کھیلوں، وہ صدقہ کرے۔''

فائدہ :...... دور جاہلیت میں لوگ اپنے اپنے بتوں کی قسمیں اٹھایا کرتے تھے، اور وہ ان کی زبانوں پر چڑھ چکی تھیں، اس لیے اسلام لانے کے بعد بھی بعض دفعہ غیر شعوری طور پر ان کی زبانوں پر قسمیں جاری ہو جاتی تھیں،

[4260] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (افرايتم اللات والعزى) برقم (٤٨٦٠) وفي الادب باب: من لم ير اكفار من قال ذلك متاولا او جاهلا برقم (٦١٠٧) وفي الاستئذان باب: كل لهو باطل اذا شغله عن طاعة الله ومن قال لصاحبه: تعالى اقامرك برقم (٦٣٠١) وفي الايمان والنذور باب: لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت برقم (٦٦٥٠) وابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: الحلف بالانداد برقم (٣٢٤٧) ٣٩٨ والترمذي في (جامعه) في الايمان والنذور باب: الحلف باللات برقم ٧/ ٧۔ والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الحلف باللات برقم ٧/ ٧۔ وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: النهي ان يحلف بغير الله برقم (٢٠٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٧٦)

اس لیے جو انسان مسلمان ہو کر شعوری طور پر، عمداً بتوں کی تعظیم و توقیر کرتے ہوئے ان کی قسم اٹھائے تو، بقول ابن العربی مالکی کافر ہوگا، لیکن اگر غیر شعوری طور پر، غفلت اور بے خبری یا جہالت کی بنا پر یہ قسم اٹھائے تو پھر وہ کلمہ توحید کا اعادہ کرے اور بعض روایات کی رو سے استغفار اور تعوذ کرے گا، اور اگر دوسرے کو جوئے کی دعوت دے، لیکن کھیلے گا نہیں، تو پھر اس گناہ کا ارادہ کرنے کی بنا پر، صدقہ و خیرات کرے گا، اور یہ بہتر اور مستحسن ہے، فرض نہیں ہے، امام نووی لکھتے ہیں، ہمارے یعنی شوافع کے نزدیک، جس نے لات یا عزیٰ یا کسی اور بت کی قسم اٹھائی، یا اس نے یہ کہا، گر میں نے یہ کام کیا، تو میں یہودی یا عیسائی ہوں یا میں اسلام سے یا نبی اکرم ﷺ سے بیزار ہوں، یا اس قسم کی کوئی اور بات کہی، تو اس کی قسم منعقد نہیں ہوگی، اس پر کفارہ نہیں ہے، بلکہ اس پر توبہ و استغفار اور کلمہ توحید کا اعادہ لازم ہے، چاہے اس نے یہ کام کیا ہو یا نہ، امام شافعی، امام مالک اور جمہور فقہاء کا موقف یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان تمام صورتوں میں کفارہ لازم ہے، الا یہ کہ وہ یہ کہے میں بدعتی ہوں یا میں نبی اکرم ﷺ سے بری ہوں یا یہودیت سے بیزار ہوں۔ (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۴۶)

حافظ ابن حجر نے فتح الباری (ج ۱۱، ص ۶۵۴ مکتبہ دارالسلام) میں یہی بات کہی ہے، لیکن علامہ تقی عثمانی اور علامہ سعیدی نے لکھا ہے، ہمارے نزدیک غیر اللہ کی قسم منعقد نہیں ہوتی، (ہدایہ اولین ص ۴۵۹، مکتبہ امدادیہ) میں بھی اس کی تصریح موجود ہے، ہاں بقول علامہ تقی، اگر یہ قسم اٹھاتا ہے، اگر میں یہ کام نہ کروں، تو میں کافر یا یہودی یا نصرانی ہوں، تو یہ احناف کے نزدیک قسم ہے، کیونکہ قسموں کا مدار عرف پر ہے، اور یہ الفاظ عرفاً قسم ہیں۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۱۸۳)

[4261] (. . .) وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَلْيَتَصَدَّقْ)) بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ((مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى)) قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ.

[4261]۔ امام صاحب اپنے دو (۲) اساتذہ کی سندوں سے اوزاعی اور معمر کے واسطہ سے زہری کی مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، اور معمر کی حدیث یونس کی حدیث کی طرح ہے، ہاں یہ فرق ہے، اس نے کہا، ''کچھ صدقہ کرے۔'' اور اوزاعی کی حدیث میں ہے، ''جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔'' امام ابوالحسین مسلم فرماتے

[4261] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٣)

ہیں، یہ لفظ ''کہ آؤ میں تیرے ساتھ جوا کھیلوں۔'' زہری کے سوا کوئی اور راوی بیان نہیں کرتا، اور امام زھری سے تقریباً نوے (۹۰) ایسے کلمات منقول ہیں، جسے سند جید سے کسی اور نے بیان نہیں کیا۔

فائدہ:...... لات ایک چوکور اور سفید پتھر تھا، جس پر بنو ثقیف نے ایک بت کدہ بنا دیا تھا، اس لیے سفر سے واپسی پر سب سے پہلے اس کے پاس جاتے تھے، اور اس کو کعبہ کے مقابلہ میں لانا چاہتے تھے، تمام عرب اور قریش بھی اس کی تعظیم کرتے تھے، اس کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے، بقول بعض لفظ اللہ پر (ت) داخل کر کے دیوی ہونے کی بنا پر اللات بنا ڈالا، جیسے مذکر کو عمرو اور مؤنث کو عمرۃ کہتے ہیں، اور بقول بعض یہ لفظ لَتَّ یَلُتُّ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے ستو اور گھی گھولنا، اس بت کی جگہ ایک شخص حاجیوں کے لیے ستو گھولتا تھا، جب وہ مر گیا، تو لوگ اس کی عبادت کی خاطر اس کی قبر پر بیٹھنے لگے، علامہ آلوسی نے سورہ نجم میں اور وجوہ بھی بیان کی ہیں۔

عـزّی: اس کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں، بعض کے نزدیک یہ چند درختوں کا جھنڈ تھا، بعض کے نزدیک سفید پتھر اور بقول بعض نخلہ نامی جگہ میں ایک درخت جس کے پاس ایک بت تھا، جس کی غطفان عبادت کرتے تھے۔ اور بقول بعض یہ اعزّ کا مؤنث ہے، تفصیل کے لیے، روح المعانی، کتاب الاصنام ابن الکلبی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، معجم البلدان، دیکھیے۔

[4262] ٦۔(١٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ.

[4262]۔ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتوں اور اپنے باپوں کی قسم نہ اٹھاؤ۔''

فائدہ:...... طاغیہ سے مراد صنم اور بت ہے، کیونکہ، وہ کفار کے شرک و سرکشی کا سبب ہے، اور طغیان کا معنی حدود سے تجاوز کرنا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿لَمَّا طَغَى الْمَاءُ﴾ جب پانی حد سے بڑھ گیا، اس لیے اس کا اطلاق تمام معبودان باطلہ پر ہو جاتا ہے، اس لیے ضلالت کا ہر سرغنہ طاغیہ ہے، مقصود یہی ہے، معبودان باطلہ کی قسم نہ اٹھاؤ، اور قسم کی تین قسمیں ہیں، (۱) یمین غَمُوس: شعوری طور پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانا ہے، جو انسان کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ (۲) یمین لغو، یعنی وہ قسم جو انسان کی زبان پر چڑھی ہونے کی وجہ سے غیر شعوری طور پر نکل جاتی ہے، یا انسان اپنے شعور اور علم کے مطابق سچی قسم اٹھائے، جبکہ درحقیقت، وہ

[4262] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الحلف بالطواغيت برقم (٣٧٨٣) وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: النهي ان يحلف بغير الله برقم (٢٠٩٥) انظر (التحفة) برقم (٩٦٩٧)

جھوٹی ہو۔(۳) یمین منعقدہ: آئندہ زمانہ یا مستقبل کے بارے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھانا، اس کا پورا کرنا ضروری ہے، اگر گناہ نہ ہو، وگرنہ کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

۳...... بَاب: نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا أَنْ يَّأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَّمِينِهِ

باب ۲: جس نے کسی قسم کی قسم اٹھائی، لیکن اس کو پورا نہ کرنا بہتر نکلا، تو اسے بہتر کام کرنا چاہیے اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دینا چاہیے

[4263] ۷-(۱۶۴۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ ((مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[4263]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سواری طلب کرنے کی خاطر حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں

[4263] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: قول الله تعالى ﴿لا يواخذكم الله باللغو في ايمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الايمان فكفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام ذلك كفارة ايمانكم اذا حلفتم واحفظوا ايمانكم كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تشكرون﴾ برقم (٦٦٢٣) وفي كفارات الايمان باب: الاستثناء في اليمين برقم (٦٧١٨) وابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: الرجل يكفر قبل ان يحنث برقم (٣٢٧٦) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الكفارة قبل الحنث برقم ٧/ ١٠۔ وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: من حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها برقم (٢١٠٧) انظر (التحفة) برقم (٩١٢٢)

دوں گا، کیونکہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے، جس پر تمہیں سوار کروں۔'' ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا، ہم ٹھہرے رہے، پھر آپ کے پاس اونٹ لائے گئے، تو آپ نے ہمیں تین (جوڑے) سفید کوہان والے اونٹ دینے کا حکم دیا، تو جب ہم لے کر چلے، ہم نے کہا، یا ہم میں سے بعض نے بعض کو کہا، اللہ ہمارے لیے برکت پیدا نہیں فرمائے گا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت سواریوں کے حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے، تو آپ نے قسم اٹھائی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی ہے، تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں سوار نہیں کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں سوار کیا ہے، اور میں اللہ کی قسم! ان شاء اللہ، کسی چیز پر نہیں اٹھاتا کہ پھر اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھوں، تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں، اور وہ کام کرتا ہوں، جو بہتر ہو۔''

مفردات الحديث ❶ **نستحمله**: آپ سے سواری چاہتے تھے۔ ❷ **ذود کا**: اطلاق تین سے لے کر دس اونٹ تک پر ہوتا ہے۔ ❸ **غُرّ**، اَغَرّ کی جمع سفید کو کہتے ہیں۔ ❹ **ذُرىٰ**، ذِرْوَة کی جمع ہے، ہر چیز کی چوٹی اور بلند حصہ کو کہتے ہیں، اور یہاں کوہان مراد ہے۔

[4264] ٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ ((وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)) وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4264] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوه تبوك وهي غزوة العسرة برقم (٤٤١٥) وفي الايمان والنذور باب: اليمين فيما لا يملك وفي المعصية وفي الغضب برقم (٦٦٧٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٦٦)

[٤٢٤٠] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوه تبوك وهي غزوة العسرة برقم (٤٤١٥) وفي الايمان والنذور باب: اليمين فيما لا يملك وفي المعصية وفي الغضب برقم (٦٦٧٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٦٦)

فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ)) قَالَ أَبُو مُوسٰى فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَائَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَائَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى سَوَاءً.

[4264]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھیوں نے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ سے سواری مانگنے کے لیے بھیجا، کیونکہ وہ بھی تنگی کی جنگ یعنی غزوہ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھے، تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ انہیں بھی سواریاں دیں، اس پر آپ نے فرمایا، ''اللہ کی قسم! میں تمہیں کوئی سواری مہیا نہیں کروں گا۔'' اور میں آپ کو اس وقت ملا جبکہ آپ غصہ میں تھے، اور مجھے اس کا پتہ یا علم نہیں تھا، تو میں رسول اللہ ﷺ کے محروم کر دینے اور اس خوف سے کہ آپ اپنے جی میں مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں، غمگین حالت میں لوٹا اور میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا، اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، میں نے انہیں بتا دیا، میں بہت تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا، کہ میں نے بلال کو یہ آواز دیتے ہوئے سنا، اے عبداللہ بن قیس! میں نے انہیں جواب دیا، تو اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو وہ تمہیں بلا رہے ہیں، تو جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ''یہ جوڑا لو، اور یہ جوڑا لو، اور یہ جوڑا لو، چھ اونٹوں کی طرف اشارہ کیا، جو اس وقت آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے، انہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ، اور کہو، اللہ یا آپ نے فرمایا، ''رسول اللہ ﷺ تمہیں ان پر سوار کرتے ہیں، تو ان پر سوار ہو جاؤ۔'' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف آ گیا، اور میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ تمہیں ان پر سوار کرتے ہیں، لیکن، اللہ کی قسم! میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا، جب تک تم میں سے بعض، میرے ساتھ، ان

اشخاص کے پاس نہیں جاتے، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بات اس وقت سنی تھی، جب میں نے آپ سے تمہاری خاطر (سواریوں کا) سوال کیا تھا، اور آپ نے پہلی دفعہ محروم کر دیا تھا، پھر اس کے بعد آپ نے مجھے سواریاں دے دیں، تاکہ تم یہ خیال نہ کرو، میں نے تمھیں ایسی بات بتائی تھی، جو آپ نے نہیں فرمائی تھی، تو انہوں نے مجھے کہا، اللہ کی قسم! آپ ہمارے نزدیک سچے ہیں، اور ہر وہ کام کرنے کے لیے تیار ہیں، جو آپ کو پسند ہے، تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند ساتھیوں کو لے چلے حتی کہ وہ ان لوگوں کے پاس آئے، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان اور انہیں محروم کرنا اور پھر بعد میں انہیں دینا سنا تھا، تو انہوں نے انہیں بالکل وہی بات بتائی جو انہیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتائی تھی۔

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی تھی کہ میرے پاس سواریوں کا انتظام نہیں، (ما عندی ما احملکم علیہ) اس لیے میں تمہیں سواریاں مہیا نہیں کروں گا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے سواریاں خریدنے کی صورت پیدا کر دی، تو آپ نے انہیں سواریاں مہیا کر دیں، لیکن چونکہ ابو موسیٰ اشعری یہ سمجھتے تھے، شاید آپ اپنی قسم بھول گئے ہیں، اس لیے یہ ہمارے لیے باعث برکت نہیں ہوں گی، وہ چونکہ اپنی قوم کے نمائندہ تھے، اس لیے بعض دفعہ ذکر سب کا کیا گیا، اور بعض دفعہ صرف ان کی آمد کا تذکرہ کیا گیا، اور حقیقت کے اعتبار سے وہ اکیلے ہی آئے تھے، اس لیے انہیں آپ کے پہلے جواب پر ساتھیوں کو اعتماد میں لینے کے لیے، دوبارہ ساتھ لے جانے کی ضرورت پیش آئی، چونکہ سواریاں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مہیا کی تھیں، اپنی طرف سے مہیا نہیں کی تھیں، اس لیے آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں سوار نہیں کیا، اللہ نے سوار کیا ہے۔ اس اعتبار سے آپ کی قسم نہیں ٹوٹی، کیونکہ آپ نے اس بنا پر انکار کیا تھا، اور قسم اٹھائی تھی، کہ میرے پاس اس کا انتظام نہیں ہے، جب اللہ تعالیٰ نے انتظام کر دیا، تو آپ نے سواریاں دے دیں، دوسرے لفظوں میں آپ نے اپنی ملکیت سے دینے سے انکار کیا تھا، بعد میں بیت المال کے خرچ پر مہیا کیں، اس لیے آپ کی قسم نہیں ٹوٹی، لیکن آپ نے مسئلہ کی وضاحت کی خاطر بتا دیا، اگر مجھے تمہیں سواریاں مہیا کرنے کی صورت میں اپنی قسم بھی توڑنی پڑتی، تو میں اپنی قسم توڑ دیتا، کیونکہ قسم کے کفارہ سے بچنے کے لیے بہتر کام ترک کرنا درست نہیں ہے، بلکہ بہتر کام کرنا چاہیے اور قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے، دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ کام بھول کر نہیں کیا، بلکہ اس لیے کیا ہے کہ قسم پر قائم رہنے سے بہتر یہی تھا کہ میں قسم توڑ کر تمہیں سواریاں مہیا کرتا، اور میرا اصول یہی ہے کہ کام کرنا، قسم پر اڑنے سے بہتر ہو تو میں قسم پر نہیں اڑتا، اس کو توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

[4265] ٩-(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ انا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذٰلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

[4265]۔ حضرت زہدم جرمی بیان کرتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اپنا دسترخوان منگوایا، اس پر مرغ کا گوشت بھی تھا، تو بنو تیم اللہ کا ایک سرخ آدمی جو موالی کے مشابہ تھا، داخل ہوا، تو ابو موسیٰ نے اسے کہا، آؤ، وہ ہچکچایا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، آؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے (مرغ کو) کھاتے ہوئے دیکھا ہے، تو اس آدمی نے کہا، میں نے اسے ایک ایسی چیز کھاتے دیکھا ہے، جس کی بنا پر میں اسے ناپسند کرتا ہوں، اس لیے میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے نہیں کھاؤں گا، تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، آؤ، میں

[4265] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فرض الخمس باب: وفی الدليل علی انس الخمس لنوائب المسلمين ما سال هوازن النبی ﷺ رضاعه فيهم متخلل من المسلمين برقم (٣١٣٣) وفی المغازی باب: قدوم الاشعريين واهل اليمين برقم (٤٣٨٥) وفی الذبائح والصيد باب: لحم الدجاج برقم (٥٥١٧) وبرقم (٥٥١٨) وفی الايمان والنذور، برقم (٦٦٤٩) وبرقم (٦٦٨٠) وفی كفارات الايمان، برقم (٦٧٢١) وفی التوحيد باب: قول الله تعالی ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (٧٥٥٥) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة، برقم (١٨٢٦) وبرقم (١٨٢٧) والنسائی فی (المجتبی) فی الصيد والذبائح باب: اباحة اكل لحوم الدجاج ٧/ ٢٠٦ وفی الايمان والنذور باب: حلف علی يمين فرای غير ها خيرا منها ٧/ ٣٦۔ انظر (التحفة) برقم (٨٩٩٠)

تمہیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں، میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ساتھ (یعنی ان کے کہنے پر) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم آپ سے سواریاں چاہتے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمہیں سوار نہیں کروں گا، اور میرے پاس تمہیں سوار کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔'' ہم جتنی دیر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا ٹھہرے، تو رسول اللہ ﷺ کے پاس غنیمت کے اونٹ لائے گئے، تو آپ نے ہمیں بلوایا، اور ہمیں پانچ اونٹ سفید کوہانوں والے دینے کا حکم دیا، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا، جب ہم چل پڑے، تو ایک دوسرے کو کہنے لگے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے بے خبر رکھا، (قسم یاد نہیں دلائی) اس لیے یہ ہمارے لیے باعث برکت نہیں ہوں گے، تو ہم آپ ﷺ کے پاس لوٹ آئے، اور ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس سواریاں لینے آئے، اور آپ نے قسم اٹھا دی، کہ آپ ہمیں سوار نہیں کریں گے، پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں، کیا آپ (قسم) بھول گئے ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''نہیں، اللہ کی قسم! ان شاء اللہ، کسی چیز پر قسم نہیں اٹھاتا، کہ اس کی مخالفت کرنا بہتر خیال کروں، تو میں وہ کام کرتا ہوں، جو بہتر ہو، اور قسم کو کفارہ دے کر حلال کر لیتا ہوں، اس لیے جاؤ، کیونکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سوار کیا ہے۔

مفردات الحديث

❶ **تَلَكَّأَ**: تاخیر، ہچکچاہٹ سے کام لیا۔ ❷ **نَهْبِ إِبِلٍ**: غنیمت کے اونٹ۔

فائدہ: ...... یہ داخل ہونے والا تیم اللہ کا فرد، خود زہدم جرمی ہے، کیونکہ بنو تیم اللہ اور بنو جرم دونوں قبیلہ قضاعہ کے خاندان ہیں، اس لیے بنو زہدم کو بعض دفعہ بنو تیم اللہ بھی کہہ دیا جاتا ہے، اور آپ نے حضرت سعد سے اونٹ غنیمت کے اونٹوں کے عوض حاصل کیے تھے، کہ جب غنائم حاصل ہوں گے، تمہیں اونٹ دے دیں گے، یا حضرت سعد کو یہ اونٹ غنیمت میں حاصل ہوئے تھے، اس لیے انہیں غنیمت کے اونٹوں سے تعبیر کر دیا، یہ اونٹ چھ تھے اگرچہ بعض راویوں نے انہیں پانچ کہہ دیا ہے، یا پانچ تھے، کسر کو پورا کرتے ہوئے انہیں چھ سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔

[4266] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4266]۔ حضرت زہدم جرمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بنو جرم کے خاندان اور اشعریوں کے درمیان محبت اور اخوت کا رشتہ تھا، اس لیے ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہیں کھانا پیش کیا گیا، جس میں مرغ کا گوشت تھا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4266] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٤١)

[4267] (. . .) وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح وحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

[4267]۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی تین سندوں سے، زہدم جرمی کی روایت بیان کرتے ہیں۔ تمام اساتذہ نے حماد بن زید کی حدیث نمبر ۹ کی طرح حدیث بیان کی۔

[4268] (. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ ((إِنِّي وَاللّٰهِ مَا نَسِيتُهَا)).

[4268]۔ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں، میں ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، اور وہ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اللہ کی قسم! بھولا نہیں ہوں۔''

[4269] ۱۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا أَحْمِلُكُمْ)) ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ((إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ أَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[4269]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں لینے کے لیے حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس تمہیں سوار کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے، اللہ کی قسم! میں تمہیں سوار نہیں کروں گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس تین جوڑے اونٹ سفید کوہانوں والے بھیجے، تو ہم نے دل

[4267] تقدم تخريجه برقم (٤٢٦١)
[4268] تقدم تخريجه برقم (٤٢٦١)
[4269] تقدم تخريجه برقم (٤٢٦١)

میں کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواریاں لینے کے لیے حاضر ہوئے، تو آپ نے ہمیں سوار نہ کرنے کی قسم اٹھائی، اس لیے ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو آپ کی قسم سے آگاہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کسی چیز پر قسم نہیں اٹھاتا، کہ جس کے خلاف کرنے کو بہتر سمجھوں، مگر پھر میں بہتر کام ہی کرتا ہوں۔''

مفردات الحدیث ❊ بُقْعٌ، أَبْقَعُ کی جمع ہے، چتکبرا، جس میں سیاہی وسفیدی ہو، سفیدی کے غلبہ کی بنا پر ان کو بُقْعُ الذُرى کی بجائے عام روایات میں غُرّ الذُّرى قرار دیا گیا ہے، اس لیے متن میں معنی سفید کو ہان کیا گیا ہے۔

[4270] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ زَهْدَمٍ يُحَدِّثُهُ

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4270]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیدل چل رہے تھے، تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سواریوں کے لیے حاضر ہوئے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4271] ۱۱۔(۱۶۵۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَكَلَ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ)).

[4271]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رات کی تاریکی تک، نبی اکرم ﷺ کے پاس رہا، پھر اپنے گھر لوٹا، تو بچوں کو سوئے ہوئے پایا، اس کی بیوی اس کے پاس اس کا کھانا لائی، تو اس نے بچوں کی (بھوکا ہونے کی) خاطر کھانا نہ کھانے کی قسم اٹھائی، پھر اسے خیال آیا، تو اس نے کھانا کھا لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اس واقعہ کا تذکرہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کام کے لیے قسم اٹھائی، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھا، تو وہ کام کر لے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

[4272] ۱۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

[4270] تقدم تخريجه برقم (٤٢٤١)

[4271] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٤)

[4272] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الايمان والنذور باب: ما جاء في الكفارة قبل الحنث ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ)).

[4272]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کام کی قسم اٹھائی اور اس کی مخالفت کو بہتر سمجھا، تو وہ بہتر کام کرے، اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔''

[4273] ۱۳۔(...) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ)).

[4273]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کام کی قسم اٹھائی اور اس کے مخالف کام کو بہتر سمجھا تو وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔''

[4274] ۱۴۔(...) وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ حَدَّثَنِي

سُهَيْلٌ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ ((فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[4274]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے امام مالک کی حدیث نمبر۱۲ کی طرح بیان کرتے ہیں، ''کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔''

فائدہ:...... اس بات پر تمام فقہائے امت کا اتفاق ہے، اگر کسی انسان نے کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھائی، لیکن قسم پورا کرنے کے مقابلہ میں اس کو توڑنا بہتر ثابت ہوا، تو اس کو قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرنا چاہیے، لیکن اس میں اختلاف ہے، کیا قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے یا نہیں، امام ابوحنیفہ کا موقف یہ ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا درست نہیں ہے، وہ پہلے قسم توڑے پھر کفارہ ادا کرے، داود ظاہری اور اشعب مالکی کا یہی قول ہے، لیکن امام شافعی، مالک، احمد، ربیعہ، اوزاعی، لیث بن سعد، ثوری، اسحاق، عمر، ابن عمر، ابن عباس وغیرھم کے نزدیک، قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز ہے، روایات سے دونوں صورتیں جائز معلوم ہوتی ہیں۔ (مغنی ابن قدامہ، ج ۱۳، ص ۴۸۱ تا ۴۸۳۔ علامہ ترکی، فتح الباری، ج ۱۱ مکتبہ دارالسلام، ص ۷۴۱ تا ۷۴۳)

← برقم (١٥٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٨)
[4273] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٤)
[4274] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٣)

[4275] ١٥ـ(١٦٥١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتُبُ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطُوكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى)) مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي.

[4275]۔تمیم بن طرفہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک سائل حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے خادم کی قیمت یا خادم کی کچھ قیمت دینے کا سوال کیا، تو انہوں نے کہا، میرے پاس تجھے دینے کے لیے میری زرہ اور خود کے سوا کچھ نہیں ہے، تو میں اپنے گھر والوں کو لکھ دیتا ہوں، تو وہ تجھے قیمت دے دیں گے، تو وہ اس پر راضی نہ ہوا، جس سے حضرت عدی رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے، اور کہا، ہاں، اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا، ''جس نے کسی کام پر قسم اٹھائی، پھر اس کے سامنے اللہ کے تقویٰ پر زیادہ دلالت کرنے والی رائے آئی، تو وہ تقویٰ والا کام کرے،'' تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

[4276] ١٦ـ(. . .)وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ)).

[4276]۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کام کے لیے قسم اٹھائی، اور اس کے مخالف کو بہتر سمجھا، تو وہ کام کرے جو بہتر ہے، اور اپنی قسم کو چھوڑ دے، یعنی قسم توڑ دے۔''

[4277] ١٧ـ(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِيِّ

[4275] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الكفارة بعد الحنث برقم (٣٧٩٥) وبرقم (٣٧٩٦) وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: من حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها برقم (٢١٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٨٥١)

[4276] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٥١)

[4277] تقدم تخريجه برقم (٤٢٥١)

عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَاى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[4277]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کام کی قسم اٹھائے، اور اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھے، تو قسم کا کفارہ ادا کرے، اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔''

[4278] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ.

[4278]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔

[4279] ۱۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَاى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[4279]۔ تمیم بن طرفہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ ان کے پاس ایک آدمی سو درہم (۱۰۰) مانگنے کے لیے آیا، تو انہوں نے کہا، تو مجھ سے سو (۱۰۰) درہم مانگ رہا ہے، حالانکہ میں حاتم کا بیٹا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں دوں گا، پھر کہنے لگے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا، ''جس نے کسی کام کے لیے قسم اٹھائی، پھر اس کے سامنے بہتر سوچ آ گئی، تو وہ کام کرے جو بہتر ہے۔'' (تو میں تمہیں نہ دیتا، یہ جواب محذوف ہے۔)

فائدہ:...... تسئلني مائة درهم؟ وانا ابن حاتم کا مقصد بقول امام قرطبی یہ ہے، کہ میں حاتم کا بیٹا ہوں، جو جود وسخاوت کی کثرت میں معروف ومشہور ہے، اور تم مجھ سے اس قدر کم رقم کا مطالبہ کر رہے ہو، اور بقول قاضی عیاض، سائل نے حضرت عدی سے اس وقت سوال کیا، جبکہ اسے پتہ تھا کہ فی الحال ان کے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، اور سائل کا مقصد حضرت عدی کے بخل اور کچھ دینے سے انکار کرنے کا اظہار تھا، اس لیے حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے ناراضی کی حالت میں یہ کہا، کہ تم جان بوجھ کر مجھے رسوا کرنے کے لیے کہ حاتم کا بیٹا بخیل و

[4278] تقدم تخريجه برقم (٤٢٥١)
[4279] تقدم تخريجه برقم (٤٢٥١)

کنجوس ہے، یہ سوال کر رہے ہو، حالانکہ تمہیں پتہ ہے اس وقت میرے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، جاؤ میں اپنے گھر والوں کو لکھ دیتا ہوں، وہ تمہارا سوال پورا کر دیں، لیکن وہ اس پر راضی نہ ہوا، اس لیے انہوں نے کچھ نہ دینے کی قسم اٹھائی۔

[4280] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعَ مِائَةٍ فِي عَطَائِي.

[4280]۔ تمیم بن طرفہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، اور اتنا اضافہ کیا، جب بیت المال سے مجھے عطیہ ملے گا، تو تمہیں چار سو دوں گا۔

[4281] ۱۹۔(۱۶۵۲) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).**

قال ابو احمد الجلودی حدثنا ابو العباس الماسرجسی حدثنا شیبان بن فروخ: حدثنا جریر بن حازم بهذا الاسناد

[4280] تقدم تخریجه برقم (٤٢٥١)

[4281] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الایمان والنذور باب: قول الله تعالی ﴿لا یؤاخذکم الله باللغو فی ایمانکم ولکن یواخذکم بما عقدتم الایمان فکفارته اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اهلیکم او کسوتهم او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام ذلك کفارة ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم کذلك یبین الله لکم آیاته لعلکم تشکرون﴾ برقم (٦٦٢٢) وفی کفارات الایمان باب: الکفارة قبل الحنث وبعده برقم (٦٧٢٢) وفی الاحکام باب: من لم یسال الامارة اعانه الله علیها برقم (٧١٤٦) وفی باب: من سال الامارة وکل الیها برقم (٧١٤٧) ومسلم فی (صحیحه) فی الامارة باب: النهی عن طلب الامارة والحرص علیها برقم (٤٦٩٢) وابو داود فی (سننه) فی الایمان والنذور باب: الرجل یکفر قبل ان یحنث برقم (٣٢٧٧) وبرقم (٣٢٧٨) وفی الخراج والامارة والفی باب: ما جاء فی طلب الامارة برقم (٢٩٢٩) والترمذی فی (جامعه) فی الایمان والنذور باب: ما جاء فیمن حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها برقم (٥١٢٩) والنسائی فی (المجتبی) فی الایمان والنذور باب: الکفارة قبل الحنث ٧/ ١٠ وفی باب الکفارة بعد الحنث ٧/ ١١ وبرقم ٧/ ١٢ وفی آداب القضاة باب: النهی عن مسالة الامارة ٨/ ٢٢٥۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٩٥)

[4281]۔حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ عہدہ ومنصب یا اقتدار حکومت کا سوال نہ کرنا (نہ مانگنا) کیونکہ اگر تمہیں اقتدار واختیار مانگنے کی بنا پر ملا، تو تم اس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے (اللہ کی توفیق و اعانت سے محروم رہو گے) اور اگر تم عہدہ و اقتدار بلا طلب دیئے گئے تو اس پر تمہاری اعانت و مدد کی جائے گی (اللہ کی طرف سے درستگی کی توفیق ملے گی) اور جب تم کسی کام پر قسم اٹھالو، پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھو، تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہ کام کرو جو بہتر ہے۔''

امام مسلم کے شاگرد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان سے صحیح مسلم روایت کرنے والے امام ابو احمد الجلودی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے مذکورہ بالا روایت ابو العباس الماسرجسی کے واسطہ سے شیبان بن فروخ سے سنی ہے، (اس طرح ایک واسطہ کم ہو گیا، گویا جلودی نے ابو اسحاق کی بجائے براہ راست امام مسلم سے روایت سن لی)

[4282] (. . .)حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ.

[4282]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے عبدالرحمٰن بن سمرہ کی یہ روایت بیان کرتے ہیں لیکن معمر اپنے باپ سے امارہ کا ذکر نہیں کرتے۔

نوٹ:...... عہدہ اور منصب کے سوال کے بارے میں تفصیل کتاب الامارۃ میں آئے گی۔

۴...... بَاب: يَمِينِ الْحَالِفِ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

باب ٤: قسم اٹھانے والے کی قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا

[4283] ٢٠-(١٦٥٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ و قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

[4282] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٥٧)

[4283]اخرجه ابو داود في (سننه) في الايمان والنذور باب: المعاريض في اليمين برقم (٣٢٥٥) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في ان اليمين على ما يصدقه صاحبه برقم ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ و قَالَ عَمْرٌو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)).

[4283] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری قسم میں اس نیت و ارادہ کا اعتبار ہے، جس معنی و مفہوم پر تمہارا ساتھی (قسم لینے والا) تصدیق کرے۔'' عمرو کی حدیث میں: علیہ کی جگہ بہ کا لفظ ہے۔

[4284] ۲۱۔(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْيَمِينُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)).

[4284]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کوئی آدمی کسی نیت کی بنا پر جائز طور پر قسم اٹھواتا ہے، تو ایسی صورت میں قسم اٹھوانے والے کی نیت اور اس کے معنی و مفہوم کا اعتبار ہوگا، قسم اٹھانے والا، اگر قسم کا توریہ یا تعریض کرتا ہے، تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا، اگر یہ قسم عدالت کے لیے اٹھائی گئی ہے، تو پھر اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، اگر قسم لینا جائز تھا، اور قسم عدالت میں، اللہ تعالیٰ یا اس کی صفات کی اٹھائی گئی ہے، تو اس میں قاضی یا اس کے نائب کی نیت و قصد معتبر ہوگا، اور اگر قسم لینے والا، عدالت کی بجائے، خود قسم لیتا ہے، اور ظلم و زیادتی کا ارتکاب کرنا چاہتا ہے، تو پھر سنن ابی داود کی روایت کی روشنی میں، توریہ و تعریض سے کام لینا جائز ہے، آپ کو بتایا گیا، کہ ہم آپ کے پاس آ رہے تھے، تو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو ان کے دشمنوں نے پکڑ لیا، تو ان میں سے حضرت سوید بن غفلہ نے قسم اٹھائی کہ یہ میرا (دینی) بھائی ہے، اس پر دشمن نے انہیں چھوڑ دیا، تو آپ ﷺ نے حضرت سوید رضی اللہ عنہ کو فرمایا، تم نے سچ بولا، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، اس سے ثابت ہوا، اگر قسم لینے والا، ظلم و زیادتی کا مرتکب ہو، تو پھر توریہ جائز ہے، تفصیلات کے لیے (المغنی، ج ۱۳، ص ۴۹۷ تا ۵۰۱، مسئلہ نمبر ۱۸۰۳) دکتور ترکی۔

اور بقول علامہ نووی اگر حالف سے طلاق یا غلام آزاد کرنے کی قسم اٹھوائی گئی، تو پھر قسم اٹھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا، یعنی وہ توریہ و تعریض سے کام لے سکے گا، علامہ تقی نے احناف کا بھی یہی موقف بتایا ہے لیکن علامہ

←(٦٣٥٤) وابن ماجه في (سننه) في الكفارات باب: من ورى في يمينه برقم (٢١٢٠) وبرقم (٢١٢١) انظر (التحفة) برقم (١٢٨٢٦)

[4284] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٥٩)

سعیدی نے اس کی مخالفت کی ہے، اور کہا ہے، فقہا کے احناف کے نزدیک اگر کسی شخص کے حق میں قسم لی گئی ہے، تو حلف لینے والے کی نیت کا اعتبار رہے گا، خواہ اللہ کی قسم لی جائے یا طلاق اور عتاق کی، اور جب کوئی خود قسم اٹھائے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور وہ تاویل اور توریہ کرسکتا ہے، اور آخر میں لکھا ہے، اس مسئلہ میں علامہ ابن قدامہ حنبلی نے جو بحث کی ہے، وہی حق اور صحیح ہے۔ (شرح مسلم سعیدی، ج ۴، ص ۵۸۷)

۵...... بَاب: اِلْاِسْتِثْنَاءِ

باب ۵: قسم میں استثناء یعنی ان شاء اللہ کہنا

[4285] ۲۲-(۱۶۵۴) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ اسْتَثْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).

[4285]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں، تو انہوں نے کہا، آج رات میں سب کے ہاں جاؤں گا، اور ان میں سے ہر ایک کو حمل ٹھہرے گا، اور ان میں سے ہر ایک شاہسوار جوان جنے گی، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا، تو ان میں سے صرف ایک کو حمل ٹھہرا اور ادھرنگ بچہ پیدا ہوا، یعنی ناقص الخلقت انسان پیدا ہوا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اگر ان شاء اللہ کہہ لیتے، تو ان میں سے ہر ایک شاہسوار جوان جنتی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔''

فائدہ:...... حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیویوں کی تعداد میں احادیث میں اختلاف ہے، آپ کا اصل مقصود، ان کی کثرت بیان کرنا تھا، اس لیے روایت بالمعنی کی بنا پر راویوں نے کثرت پر دلالت کرنے والے مختلف اعداد بیان کر دیے، چونکہ حدیث کا اصل مخرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، اس لیے قطعیت اور یقین کے ساتھ تعداد متعین نہیں ہو سکتی۔ ہاں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ بیویوں کی تعداد آزاد اور لونڈیوں کو ملا کر نوے سے زائد اور سو سے کم تھی، بعض راویوں نے صرف آزاد بیویوں کا تذکرہ کیا، تو تعداد کم بیان کی اور بعض نے آزاد اور لونڈیوں کو ملایا، اور نوے سے زائد کو نظر انداز کر کے ان کی تعداد نوے بیان کر دی، اور بعض نے کمی کو پورا کرتے ہوئے

[4285] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٤٢٥)

سو (۱۰۰) کر دیا اور ہر بیوی کے حاملہ ہونے کی خواہش اور آرزو کا اظہار کرتے وقت، فرشتہ کے یاد دلانے کے باوجود، ان کے مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کی تمنا میں، ان شاء اللہ کہنا بھول گئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا، وگرنہ اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے، تو حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق، اللہ کے ہاں ان کی یہ آرزو اور تمنا شرف قبولیت حاصل کر لیتی اور ہر بیوی جوان شہسوار جنتی، اور یہ بات آپ نے اللہ تعالیٰ کے بتانے کی بنا پر بتائی، وگرنہ یہ لازم نہیں ہے کہ جس آرزو اور خواہش کے ساتھ انسان ان شاء اللہ کہہ لے وہ آرزو ضرور پوری ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ﴿ستجدونی ان شاء الله صابرا﴾ کہا تھا، لیکن اس کے باوجود خضر علیہ السلام نے کہا، ﴿ذالك تاويل ما لم تسطع عليه صبرا﴾ یہ اس معاملہ کی حقیقت ہے، جس پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

[4286] ۲۳۔(. . . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوِ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ)).

[4286]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی سلمان بن داود علیہ السلام نے فرمایا: ''میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایسا جوان جنے گی، جو اللہ کی راہ میں جنگ لڑے گا، تو انہیں ان کے ساتھی یا فرشتہ نے کہا، ان شاء اللہ کہہ لیجیے، وہ نہ کہہ سکے، بھول گئے، ان میں سے کسی بیوی نے بھی بچہ نہ جنا، سوائے ایک کے، اس نے ادھ رنگ بچہ جنا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے، قسم میں حانث نہ ہوتے، اور اپنے مقصد کو بھی ضرور پا لیتے۔''

[4287] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

[4287] امام صاحب ایک اور سند سے بھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل یا اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں

[4286] اخرجه البخاري في (صحيحه) في كفارات الايمان باب: الاستثناء في الايمان برقم (٦٧٢٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٣٥)

[4287] اخرجه البخاري في (صحيحه) في كفارات الايمان باب: الاستثناء في الايمان برقم (٦٧٢٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٨٢)

فوائد :...... ❶ لـم يحنث کا مقصد بقول بعض یہ ہے، اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ لیتے، تو ان کی آرزو اور تمنا پوری ہو جاتی اور ہر بیوی مجاہد جوان جنتی، اور ان کی قسم پوری ہو جاتی، اور وہ حانث نہ ہوتے اور بقول بعض یہ مقصد ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے، تو یہ قسم میں استثناء ہوتا اور قسم منعقد نہ ہوتی، اس لیے آرزو پوری نہ ہونے کے باوجود بھی حانث نہ ہوتے، یعنی ان کی قسم نہ ٹوٹتی۔ ❷ اس حدیث پر سید ابوالاعلیٰ مودودی کا حسابی طریقہ سے اعتراض کرنا، انتہائی حیران کن ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے نیک بندوں کو یہ توفیق دیتا ہے کہ وہ چند گھنٹوں میں وہ کام کر لیتے ہیں، جو عام انسان دن بھر میں بھی نہیں کر سکتا۔ مولانا مناظر احسن گیلانی نے اپنی کتاب تعلیم وتربیت میں ایک آدمی کے بارے میں لکھا ہے، کہ اس نے تین دن میں پورا قرآن مجید لکھ ڈالا تھا، حصہ اول ص ۶۳، امام ابن تیمیہ کے بارے میں مؤرخین لکھتے ہیں کہ انہوں نے بعض سوالوں کے جواب میں، ظہر سے عصر کے درمیان غور وفکر اور سوچ و بچار کر کے ایک رسالہ لکھ ڈالا، جس کو عام عالم اتنے وقت میں پڑھ بھی نہیں سکتا، بعض حفاظ انتہائی قلیل عرصہ میں قرآن مجید مکمل کر لیتے ہیں، حتیٰ کہ امام قسطلانی نے تو شرح بخاری میں ایک امام کے بارے میں لکھا ہے، وہ بعض دفعہ روزانہ پندرہ دفعہ قرآن پڑھ لیتے تھے۔

(ارشاد الباری، ج ۵، ص ۳۵۶۔ حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ مکتبہ سلفیہ لاہور، ص ۱۶۸)

علامہ عبدالعزیز پرھاروی اور مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے صرف چالیس سال کی زندگی میں اس قدر متنوع اور ضخیم کتب لکھی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے، تو اگر ایک نیک اور متقی انسان کے اوقات میں برکت ہو سکتی ہے، کہ وہ کم وقت میں بہت کام کر جاتا ہے، تو ایک نبی کے اوقات میں برکت کا پیدا ہو جانا اور محدود وقت میں بہت کام کر لینا کیوں کر قابل تعجب یا قابل انکار ٹھہر سکتا ہے، اور اس کے لیے یہ کہنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے کہ، ہر شخص خود حساب لگا کر دیکھ سکتا ہے کہ جاڑے کی طویل ترین رات میں بھی عشاء اور فجر کے درمیان دس گیارہ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں ہوتا، اگر بیویوں کی تعداد کم سے کم ساٹھ ہی مان لی جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس رات بغیر دم لیے فی گھنٹہ چھ بیویوں کے حساب سے دس گھنٹے مباشرت کرتے رہے، کیا یہ عملاً ممکن بھی ہے، اور کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ حضور نے یہ بات واقعے کے طور پر بیان کی ہو گی؟

(تفہیم القرآن تفسیر سورہ ص ج ۴، ص ۳۲۷)

حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ میں نے خود ایک غیر مسلم ہندوستانی ماہر جنسیات کی کتاب میں پڑھا ہے، کہ ایک انسان نے مسلسل اسی (۸۰) عورتوں سے مباشرت کی اور آخری کے پاس جا کر جان کی بازی ہار گیا، اگر ایک انسان اسی (۸۰) عورتوں سے بغیر دم لیے مباشرت کر سکتا ہے تو ایک نبی جس میں عام انسانوں کے مقابلہ پر قوت بہت ہی زیادہ ہوتی ہے، اس کے فعل پر عقل کیوں دنگ رہ سکتی ہے، یا اس کو صریح عقل کے خلاف قرار دیا جا سکتا ہے، کیا عقل کے مالک یا ٹھیکیدار ہر چند عقل پرست ہیں، اس غیر مسلم ہندوستانی کی بات تو جھوٹ بھی ہو سکتی ہے۔

اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ عملاً یہ بالکل ممکن ہے، نبی کی قوت کو اپنی قوت پر قیاس کرنا ہی غلط ہے، اور فی بیوی دس منٹ ضروری بھی نہیں ہے، پہلے سے اگر تمام بیویوں کو آگاہ کر دیا گیا ہو تو ایک رات میں سب کچھ با آسانی ہوسکتا ہے۔ خرابی کی اصل جڑ یہ ہے کہ نبی کو اپنے جیسا کمزور جانا، ایک ہی رات میں دس بیس مرتبہ اپنی بیویوں کے پاس جانا تو عام لوگوں کے لیے بھی کچھ مشکل نہیں تو ایک نبی جس میں تمام انسانوں کے مقابلہ میں ہر قوت بہت زیادہ ہوتی ہے تو اس کے فعل پر عقل کیوں دنگ رہ جاتی ہے؟ یا اس کو کیوں صریح عقل کے خلاف قرار دیا جاتا ہے؟ کیا عقل کے ٹھیکیدار چند عقل پرست ہیں؟

کسی جلیل القدر محدث یا فقیہ یا خیر القرون کے فرد نے اس کا انکار نہیں کیا، معتزلہ یا ان سے متاثر حضرات ہی کا نام تو عقلاء نہیں ہے، اور تمام سلف صالحین نعوذ باللہ عقل سے کورے یا دینی غیرت سے محروم نہیں تھے، خلاف عقل اور خلاف عادت یا مافوق العقل الگ الگ چیزیں ہیں، یہ واقعہ خلاف عادت تو ہوسکتا ہے، خلاف عقل نہیں۔

(۲) قسم اٹھانے والا اگر قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ لیتا ہے، تو اس کو استثناء کہتے ہیں، کیونکہ حضرت ابن عمر کی اس روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جس نے قسم اٹھائی اور ان شاء اللہ کہا، تو اس سے استثناء کر لیا۔'' اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے، جس نے قسم میں استثناء کر لیا تو وہ حانث نہیں ہوگا، لیکن جمہور کے نزدیک یہ شرط ہے کہ استثناء، قسم کے ساتھ متصل ہو، بلاوجہ سکوت و خاموشی اختیار کر کے، کچھ عرصہ کے بعد ان شاء اللہ نہ کہا ہو، ائمہ اربعہ، ثوری، ابو عبید اور اسحاق کا یہی موقف ہے، اگر سکوت کسی عارضہ اور ضرورت کی بنا پر ہو، تو وہ اتصال کے منافی نہیں ہے۔ (المغنی لابن قدامہ، دکتور ترکی، ج ۱۳، ص ۴۸۴ تا ۴۸۵، مسئلہ نمبر ۱۷۹۷)

بعض حضرات کے نزدیک اگر کوئی اور گفتگو نہ کرے یا مجلس سے اٹھ کر نہ گیا ہو، تو پھر کچھ وقفہ کے بعد بھی ان شاء اللہ کہنا صحیح ہے، امام اوزاعی، احمد، عطاء اور حسن بصری وغیرہم کا یہی نظریہ ہے۔ (المغنی، ج ۱۳، ص ۴۸۵) اور عام اہل علم کے نزدیک اس کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ان شاء اللہ زبان سے کہے، دل میں کہنا استثناء نہیں ہے، حسن، نخعی، مالک، ثوری، اوزاعی، لیث، شافعی، اسحاق، ابو ثور، ابن المنذر کا یہی نظریہ ہے، اس کے مخالف قول منقول نہیں ہے، ہاں امام احمد کا ایک قول ہے، اگر مظلوم، جان کے خوف سے قسم اٹھائے اور دل میں ان شاء اللہ کہہ لے، تو اس کے لیے گنجائش ہے۔ (المغنی، ج ۱۳، ص ۴۸۵۔۴۸۶)۔ اگر قسم اللہ کی بجائے، طلاق یا غلام آزاد کرنے کی ہو، اس میں استثناء کرنا، اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک، یہاں بھی استثناء معتبر ہے، اتصال کی صورت میں قسم منعقد نہیں ہوگی، امام مالک اور اوزاعی کے نزدیک یہاں استثناء معتبر نہیں ہے، کیونکہ یہ تعلیق ہے، قسم نہیں ہے، امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے، عام طور پر امام احمد نے اس مسئلہ کا جواب دینے سے گریز کیا ہے، بعض دفعہ کہا ہے کہ یہاں استثناء مفید نہیں ہے۔ (المغنی، ج ۱۳، مسئلہ نمبر ۱۷۹۸، ص ۴۸۸)

[4288] ٢٤-(. . .)وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ)).

[4288] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا، میں آج رات ستر (۷۰) بیویوں سے مباشرت کروں گا، ان میں سے ہر ایک جوان جنے گی، وہ اللہ کی راہ میں لڑے گا، تو ان سے کہا گیا، ان شاء اللہ کہہ لیجیے، تو وہ نہ کہہ سکے، سب بیویوں کے پاس گئے، ان میں ایک کے سوا کسی نے بچہ نہ جنا، وہ بھی ادھورا انسان تھا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے، تو حانث نہ ہوتے، اور اپنی حاجت وضرورت کو بھی پا لیتے۔''

[4289] ٢٥-(. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ ((إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ)).

[4289] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا، اللہ کی قسم! میں آج رات نوے (۹۰) بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک شہسوار جنے گی، وہ اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لے گا، تو ان کے ساتھی نے کہا، ان شاء اللہ کہہ لیجیے، تو وہ ان سب کے پاس گئے، اور ان میں صرف

[4288] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: قول لاطوفن الليلة على نسائي برقم (٥٢٤٢) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الاستثناء برقم (٣٨٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٥١٨)

[4289] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣٢)

ایک کو حمل ٹھہرا اور ایک ادھورا بچہ پیدا ہوا، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو وہ سب شہسوار بن کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔"

[4290] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

[4290]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے، ابوالزناد ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر ایک کو بچہ کا حمل ٹھہرتا، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔"

٦...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ فِيمَا يَتَأَذّٰى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب ٦: ایسی قسم پر اصرار کرنا ممنوع ہے، جس سے قسم اٹھانے والے کے گھر والوں کو تکلیف پہنچے، اگر وہ کام حرام نہ ہو، (بشرطیکہ وہ کام ناجائز نہ ہو)

[4291] ٢٦۔(١٥٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ)).

[4291]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کا اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم کھا کر اس پر جم جانا یا اصرار کرنا، اللہ کے ہاں اس کے لیے اس سے زیادہ گناہ کا سبب ہے کہ وہ اس کا وہ کفارہ ادا کرے جو اللہ نے فرض قرار دیا ہے۔"

فائدہ:...... اگر ایک انسان کوئی ایسی قسم اٹھا لیتا ہے، جس پر اصرار کرنے یا اڑ جانے سے اس کے بیوی، بچوں کو اذیت و تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اور وہ کام کرنا معصیت یا گناہ نہیں ہے، اگر وہ یہ تصور کر کے قسم پر اصرار کرتا ہے کہ قسم توڑنا گناہ ہے، تو یہ محض اس کا نظریہ اور خیال ہے، گناہ تو ایسی صورت میں قسم پر اڑنا ہے نہ کہ قسم توڑنا، یہاں آثم اسم تفضیل کا صیغہ اس کے تصور کے اعتبار سے لایا گیا ہے، کیونکہ وہ قسم توڑنا گناہ سمجھتا ہے، یا

[4290] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩١٣)

[4291] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: قول الله تعالى ﴿لا يواخذكم الله باللغو في ايمانكم ولكن يواخذكم بما عقدتم الايمان﴾ الى قوله: ﴿كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تشكرون﴾ برقم (٦٦٢٥) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٧)

علی سبیل التنزل ہے کہ اگر بالفرض قسم توڑنا گناہ ہے، تو گھر والوں کو اذیت وتکلیف پہنچانا اس سے بڑھ کر گناہ ہے، اور قسم کا تو کفارہ دے کر گناہ سے بچا جا سکتا ہے، ان کی تکلیف واذیت کو رفع کرنے کی کیا صورت ہو گی اور اسم تفضیل کو اضافہ وزیادتی سے مجرد بھی کیا جا سکتا ہے، یعنی یہ اصرار اس کے لیے گناہ کا باعث ہے، اور اہل کا لفظ عموم کے اعتبار سے ہے، وگرنہ کسی کو تکلیف واذیت پہنچانے والی قسم پر اصرار کرنا، اس بنیاد پر کہ میں نے قسم کھائی ہے، میں اس کو توڑ نہیں سکتا، درست نہیں ہے، اس کو قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔

قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا یا انہیں لباس پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگر ان تینوں کاموں میں سے کوئی بھی کام نہ کر سکتا ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ (سورہ مائدہ، آیت نمبر ۸۹)

٧...... بَاب: نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ

باب ۷: کافر کا نذر ماننا اور جب وہ مسلمان ہو جائے، تو اس کے بارے میں کیا رویہ اپنائے گا

[4292] ٢٧-(١٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ ((فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ)).

[4292]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت کے دور میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

[4293] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ.

[4292] تقدم

[4293] طريق ابى سعيد الاشج اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاعتكاف باب: اذا نذر فى ←

[4293]۔ امام صاحب اپنے چھ اساتذہ کی چار سندوں سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، ان راویوں میں سے حفص اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بتاتے ہیں، اور باقی راوی حضرت ابن عمر کی طرف منسوب کرتے ہیں، ابو اسامہ اور ثقفی کی روایت میں، رات کے اعتکاف کا تذکرہ ہے، اور شعبہ کی حدیث میں ہے، میں نے اپنے اوپر ایک دن کا اعتکاف لازم کیا تھا، اور حفص کی حدیث میں، دان یا رات کسی کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... نذرتُ في الجاهلية: امام کرمانی کے نزدیک، اس سے مراد جاہلیت کا دور یعنی بعثت نبوی سے پہلے کا زمانہ مراد ہے، اور جمہور شارحین کے نزدیک، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور کفر و شرک مراد ہے، کہ جبکہ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، أوْفِ بِنَذْرِكَ: اپنی نذر پوری کرو، آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کفر کی حالت میں مانی گئی نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا، ائمہ میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے، حالت کفر میں مانی ہوئی نذر کا پورا کرنا فرض ہے یا مستحب، طاؤس، قتادہ، حسن بصری، امام شافعی، امام احمد، ابو ثور، اسحاق، ابن حزم، ابن جریر طبری، اور بعض مالکیہ کے نزدیک، اسلام لانے کے بعد، حالت کفر کی جائز نذر پورا کرنا فرض ہے۔

اکثر علماء کے نزدیک کافر کی نذر درست نہیں ہے، کیونکہ اس کا مقصد اللہ کی رضا جوئی اور خوشنودی نہیں ہے، حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے، کافر و مشرک بھی اللہ کا تقرب اور رضا چاہتے ہیں، بلکہ وہ تو بتوں کی عبادت بھی بزعم خویش اللہ کے تقرب کے حصول کے لیے کرتے تھے:

﴿ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى﴾ (سورہ زمر، آیت نمبر ۳)

امام مالک، ابو حنیفہ، ابراہیم نخعی، ثوری اور بعض شوافع کے نزدیک کافر پر اسلام لانے کے بعد اپنی نذر پوری کرنا لازم نہیں ہے، ہاں مستحب اور پسندیدہ ہے، امام شافعی اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے۔ (فتح الباری، ج ۱۱، ص ۷۰۹)

اعتكاف ليلة يا اعتكاف يوم: شوافع نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے، جس میں رات کے اعتکاف کا تذکرہ ہے، یہ استدلال کیا ہے کہ اعتکاف صرف رات کا بھی ہو سکتا ہے، اس لیے اس کے لیے روزہ شرط نہیں ہے، کیونکہ روزہ دن کے وقت ہوتا ہے، اور دوسری حدیث میں دن کے اعتکاف کا تذکرہ ہے، اس سے

← الجاهلية ان يعتكف ثم اسلم برقم (٢٠٤٣) انظر (التحفة) برقم (٧٨٤٨) وطريق محمد بن المنثى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٣٩) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه البخاري في الاعتكاف باب: من لم ير عليه اذا اعتكف صوما برقم (٣٣٢٥) واخرجه الترمذى فى (جامعه) ى النذور والايمان باب: ما جاء فى وفاء النذور برقم (١٥٣٩) والنسائى فى (المجتبى) فى الايمان والنذور باب: اذا نذر ثم اسلم قبل ان يفى ٧/ ٢١۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الصيام باب: فى اعتكاف يوم او ليلة برقم (١٧٧٢) والكفارات باب: الوفاء بالنذور برقم (٢١٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٥٠) وطريق محمد بن عمرو بن جبلة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩١٦)

احناف نے یہ استدلال کیا ہے، کہ رات میں دن شامل ہے اور دن میں رات داخل ہے، اس لیے اس سے مراد، صرف رات یا صرف دن نہیں ہے، دن رات دونوں ہی مراد ہیں، اس لیے اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔

[4294] ۲۸۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ ((اِذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا)) قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِّنَ الْخُمْسِ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اذْهَبْ إِلٰى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا۔

[4294]۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مقام جعرانہ پر سوال کیا، جب کہ آپ ﷺ طائف سے واپس آئے تھے، کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت کے دور میں مسجد حرام میں ایک دن کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی، تو آپ ﷺ کا کیا خیال و رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، ایک دن کا اعتکاف کرو۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں (عمر کو) خمس سے ایک لونڈی دی تھی، تو جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں (بنو ہوازن) کے قیدیوں کو آزاد کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازوں کو سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد کر دیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ کیا ماجرا ہے؟ تو لوگوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے عبد اللہ! اس لونڈی کے پاس جاؤ، اور اس کو آزاد کر دو۔''

فائدہ:...... فتح مکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے بنو ہوازن سے جنگ حنین شوال ۸ھ میں لڑی، شکست کھانے

[4294] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فرض الخمس باب: ما كان النبی ﷺ يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه برقم (٣١٤٤) والمغازی باب: قول الله تعالى ﴿ويوم حنين اذا اعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئا وضاقت عليكم الارض بما رحبت ثم وليتم مدبرين ثم انزل الله سكينته﴾ الى ﴿غفور رحيم﴾ برقم (٤٣٢٠) والنسائی فی (المجتبى) فی الایمان والنذور باب: اذا نذر ثم اسلم قبل ان يفی برقم (٧/ ٢١ و ٢٢۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٢١)

کے بعد دشمن تتر بتر ہو گیا، ایک گروہ نے طائف کا رخ کیا، دوسرا گروہ اوطاس کی طرف چلا گیا، اور تیسرا گروہ نخلہ کی طرف بھاگ گیا، آپ ﷺ نے دشمن کے بیوی بچوں کو جن کی تعداد چھ ہزار تھی، قیدی بنا لیا، مویشیوں میں چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زائد بکریاں قبضہ میں لے لیں، اور چار ہزار اوقیہ چاندی ہاتھ لگی، ان تمام اشیاء کو جعرانہ مقام میں جمع کیا گیا، اور آپ نے طائف کا رخ کیا، کیونکہ دشمن کا بڑا گروہ ادھر ہی گیا تھا، لیکن کچھ عرصہ محاصرہ کرنے کے بعد آپ واپس آ گئے، اور جعرانہ میں آپ نے بنو ہوازن کا رشتہ داری کی وجہ سے کیونکہ دائی حلیمہ اس قوم کے ایک خاندان سے تعلق رکھتی تھیں، دو ہفتہ سے زائد انتظار کیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں، اور اپنا مال و دولت اور قیدی واپس لے جائیں، لیکن جب وہ اس انتظار کے عرصہ میں نہ آئے تو آپ نے مال اور قیدی مسلمانوں میں تقسیم فرما دیے، غنیمت کی تقسیم کے بعد، بنو ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور انتہائی موثر انداز میں اپنے قیدی اور مال واپس لینے کی درخواست کی، آپ نے فرمایا، غنیمت کی تقسیم کے بعد قیدی اور مال دونوں کی واپسی ممکن نہیں ہے، ایک چیز لے لو، انہوں نے قیدیوں کی واپسی کی خواہش کی تو آپ نے تمام صحابہ کو جمع کر کے اس سلسلہ میں خطبہ ارشاد فرمایا، جس کے نتیجہ میں لوگ قیدی چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے، تو آپ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا، حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غنیمت کے خمس سے دو لونڈیاں دی تھیں، انہوں نے ایک اپنے بیٹے ابن عمر کو دے دی اور دوسری اپنے پاس رکھی، جب آپ نے قیدیوں کی آزادی کا اعلان فرمایا، تو دونوں باپ بیٹا نے اپنی اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے الرحیق المختوم)

[4295] (. . .) و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ .

[4295]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جنگ حنین سے لوٹے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی نذر کے بارے میں سوال کیا، جو انہوں جاہلیت کے دور میں مانی تھی، یعنی ایک دن کا اعتکاف، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4296] (. . .) و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ

[4295] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٧٠)

[4296] تقدم تخريجه برقم (٤٢٧٠)

حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ.

[4296]۔حضرت نافع رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، رسول اللہ ﷺ جعرانہ سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا، تو انہوں نے کہا، آپ ﷺ نے وہاں سے عمرہ نہیں کیا اور بتایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ :...... نبی اکرم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ علی الاعلان نہیں کیا تھا، بلکہ رات کو جعرانہ سے عمرہ کے لیے چلے، اور راتوں رات عمرہ کر کے واپس جعرانہ پہنچ گئے، اس لیے بہت سے صحابہ کرام کو اس عمرہ کا پتہ نہ چل سکا، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی انہیں میں داخل ہیں، اس لیے انہوں نے اس کا انکار کیا۔

[4297] (. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

[4297]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے نافع سے ہی ابن عمر کی قدر کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہیں، اور دونوں کی حدیث میں دن کے اعتکاف کا ذکر ہے۔

٨...... بَاب: صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ وَكَفَّارَةِ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ

باب ٨: غلاموں کی رفاقت اور اپنے غلام کو تھپڑ مارنے کا کفارہ

[4298] ٢٩۔(١٦٥٧) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوٰى هٰذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

[4298]۔ابو عمر زاذان بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور وہ ایک غلام آزاد کر چکے تھے، تو انہوں نے زمین سے ایک تنکا یا کوئی چیز لی اور کہا، اس غلام کی آزادی میں اس کے برابر بھی اجر و ثواب

[4297] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤١١)

[4298] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب:۔ في حق المملوك برقم (٥١٦٨) انظر (التحفة) برقم (٦٧١٧)

نہیں ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا پیٹا، تو اس کا کفارہ اس کو آزاد کرنا ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور ملائمت سے پیش آنا چاہیے، اور معمولی فروگزاشت پر انہیں مارنا پیٹنا اور دکھ اور اذیت سے دوچار کرنا درست نہیں ہے، اور اگر کوئی آقا اپنے مملوک پر ظلم و زیادتی کرتا ہے، تو اس کے لیے پسندیدہ طرز عمل یہی ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے، تاکہ اس کے ظلم و زیادتی کا ازالہ ہو جائے، لیکن بالاتفاق آزاد کرنا فرض نہیں ہے، ایک بہترین طریقہ ہے، ہاں، اگر اس نے غلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے، اس کا کوئی عضو کاٹ دیا ہے، یا جلا دیا ہے، یا بے کار کر دیا ہے، تو پھر امام مالک اور امام لیث کے نزدیک آزاد کرنا فرض ہوگا۔

[4299] ٣٠-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

[4299]۔ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو بلایا اور اس کی پشت پر مار کا نشان دیکھا، تو اس سے پوچھا، میں نے تمہیں دکھ پہنچایا ہے، اس نے کہا، نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، تم آزاد ہو، زاذان کہتے ہیں، پھر انہوں نے زمین سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا، میرے لیے اس کی آزادی میں اس کے برابر بھی اجر نہیں ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جس نے اپنے غلام کو اس قدر سزا دی جس کا وہ سزاوار نہیں تھا یا اس کو تھپڑ رسید کیا، تو اس کا کفارہ اس کی آزادی ہے۔''

[4300] (...) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ((مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ.

[4300]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ابن مہدی کی روایت میں

[4299] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٧٤)

[4300] تقدم تخريجه برقم (٤٢٧٤)

تو یہ ہے، ''ایسی سزا دی جس کا وہ مستحق نہیں تھا، اور وکیع کی روایت میں، ''جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا،'' کا ذکر ہے، سزا اور عقوبت کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو تادیب وتوبیخ کی خاطر سزا دی، لیکن وہ سزا تادیب وسرزنش سے زائد ہوگئی، اور غلام کی پشت پر مار کا نشان پڑ گیا، اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تقویٰ اور احتیاط کی بنا پر یہی مناسب سمجھا کہ اس کا کفارہ اب یہی ہے کہ اس کو آزاد کر دیا جائے، کیونکہ ان میں اس قدر دینداری تھی کہ جب وہ اپنے کسی غلام کو دیکھتے، وہ مسجد میں بہت بیٹھتا ہے، چاہے محض وہ ان کے دکھاوے کے لیے یہ کام کرتا، تو وہ اس کو آزاد کر دیتے تھے۔

[4301] ۳۱-(۱۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((أَعْتِقُوهَا)) قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ((فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا)).

[4301]۔ حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے ایک مولیٰ کو تھپڑ مارا تو میں بھاگ گیا، پھر ظہر سے پہلے واپس آ گیا اور اپنے والد کی اقتدا میں نماز پڑھی، تو میرے والد نے، غلام کو اور مجھے طلب کیا، پھر غلام کو کہا، اس سے بدلہ لو، تو اس نے معاف کر دیا، پھر میرے والد نے بتایا، ہم مقرن کی اولاد رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صرف ایک خادمہ کے مالک تھے، تو ہم میں سے کسی ایک نے اسے تھپڑ مارا، اور رسول اللہ ﷺ تک بات پہنچ گئی، تو آپ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو۔'' بنومقرن نے کہا، ان کے پاس اس کے سوا کوئی خادمہ نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس سے خدمت لو، جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کو آزاد کر دیں۔''

فائدہ:...... یہ صحابہ کرام کا کریمانہ اخلاق تھا کہ محض ایک تھپڑ مارنے پر، اپنے غلام کو کہا، اس سے وہی سلوک کرو جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے، حالانکہ ایسے مواقع پر محض سرزنش وتوبیخ کافی ہوتی ہے، اور آپ ﷺ نے بھی

[4301] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في حق المملوك برقم (٥٦٦) وبرقم (٥١٦٧) والترمذي في (جامعه) في النذور باب: الرجل يلطم خادمه برقم (١٥٤٢) انظر (التحفة) برقم (٤٨١١)

صحابہ کرام کو سبق سکھایا، کہ وہ ان کے ساتھ ظلم و زیادتی سے پیش نہ آئیں، اور بلاوجہ مار پیٹ سے کام نہ لیں، اور اگر ایسا کر بیٹھیں، تو غلام آزاد کر دیں تاکہ کسی اور غلام کے ساتھ اس کام کا اعادہ نہ ہو۔

[4302] ۳۲-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا.

[4302]۔ حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بوڑھے نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے خادم کو تھپڑ مار دیا، تو حضرت سوید بن مقرن کہنے لگے، کیا تمہیں اس کے شریف عضو چہرے کے سوا کوئی جگہ نہ ملی، میں نے اپنے آپ کو بنو مقرن میں ساتواں بیٹا پایا، اور ہمارا خادم ایک ہی تھا، ہم میں سے چھوٹے نے اسے تھپڑ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

[4303] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

[4303]۔ حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نعمان بن مقرن کے بھائی سوید بن مقرن کے احاطہ میں کپڑا بیچتے تھے، تو ایک لونڈی گھر سے نکلی، اس نے ہم میں سے ایک آدمی کو کوئی بات کہی، اس نے اس کو تھپڑ امارا، جس پر حضرت سوید ناراض ہو گئے، اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

فائدہ :...... لونڈی حضرت سوید کی تھی اور اس نے اس آدمی سے تلخ کلامی کی تھی، اس لیے اس نے مارا تھا، لیکن وہ ضرورت سے زیادہ تھا۔

[4304] ۳۳-(. . .)وحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ

[4302] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٧٧)
[4303] تقدم تخريجه برقم (٤٢٧٧)
[4304] تقدم تخريجه برقم (٤٢٧٧)

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ.

[4304]۔ شعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھ سے محمد بن منکدر نے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا، شعبہ تو محمد نے کہا، مجھے ابوشعبہ عراقی نے سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ اس کی لونڈی کو ایک انسان نے مارا، تو سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرہ قابل احترام ہے یا اس پر مارنا حرام ہے؟ اور کہا، میں نے اپنے آپ کو پایا کہ میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا، اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، تو ہم میں سے ایک نے عمداً اس کو تھپڑ مارا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

[4305] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

[4305]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے کہا، مجھ سے محمد بن منکدر نے پوچھا، تیرا نام کیا ہے؟ آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[4306] ٣٤-(١٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ ((اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ)) قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ ((اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ)) قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

[4305] تقدم تخريجه برقم (٤٢٧٧)۔

[4306] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: النهي عن ضرب الخدم وشتمهم برقم (١٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٠٩)۔

[4306]۔حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا، تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی، جان لو،! اے ابومسعود،'' میں غصہ کی وجہ سے آواز پہچان نہ سکا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قریب ہوئے، تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ فرما رہے تھے، ''جان لو، اے ابومسعود، جان لو، اے ابو مسعود!'' تو میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جان لو، اے ابومسعود! اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے اس غلام پر قدرت رکھنے سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔'' تو میں نے عرض کیا، اس کے بعد میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

فائدہ:...... غلام ایک انسان ہے جو غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے، اور انسان بھی اللہ کا غلام اور اس کی مخلوق ہے، جس کے ایک آقا کے اپنے غلام پر بڑھ کر حقوق ہیں، جن میں انسان کوتاہی کرتا ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انتہائی قادر ہونے کے باوجود انسان کے قصور اور کوتاہی سے درگزر کرتا ہے، اور اس کو توبہ کا موقع دیتا ہے، تو انسان کو بھی چاہیے، اگر اس کا غلام اور ماتحت کسی غلطی یا قصور کا ارتکاب کر بیٹھے تو وہ درگزر اور چشم پوشی سے کام لے، تاکہ وہ مؤاخذہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی معافی اور غفران کا امیدوار بن سکے۔

[4307] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ.

[4307]۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی مختلف سندوں سے اعمش کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ جریر کی روایت میں یہ ہے، تو کوڑا آپ کی ہیبت و دبدبہ کی بنا پر میرے ہاتھ سے گر گیا۔

[4308] ۳۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا ((اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)).

[4308]۔حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے

[4307] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٨٢)۔
[4308] تقدم تخريجه برقم (٤٢٨٢)۔

آواز سنی، ''جان لو، اے ابو مسعود، اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت حاصل ہے، جتنی تمہیں اس پر حاصل ہے۔'' تو میں نے مڑ کر دیکھا، تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، اس پر میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسا نہ کرتے، تو تمہیں آگ جھلساتی یا آگ پہنچتی۔''

فائدہ:...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ کے واسطہ سے اس کا غلام پناہ طلب کرتا رہا، آخر کار اللہ کے رسول کے نام سے پناہ لی، تو اس زیادتی کی بنا پر وہ سزا کے حقدار ٹھہرے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے آزاد نہ کرتے، تو تمہیں اپنے ظلم و زیادتی کا خمیازہ بھگتنا پڑتا۔

[4309] ٣٦-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) قَالَ فَأَعْتَقَهُ.

[4309]۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، تو وہ اللہ کی پناہ طلب کرنے لگا، اور وہ اسے مارتا رہا، تو اس نے کہا، میں اللہ کے رسول کی پناہ چاہتا ہوں، تو اس نے اسے چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت حاصل ہے، جتنی تمہیں اس پر حاصل ہے۔'' تو انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

[4310] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[4310]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے شعبہ کی مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اعوذ باللہ، میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، (اعوذ برسول اللہ ﷺ) میں رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آتا ہوں کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ شدت غضب کی بنا پر، اعوذ باللہ کے کلمات کی طرف متوجہ نہیں ہوئے، جیسا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی آواز نہیں پہچان سکے، لیکن جب اس نے اعوذ باللہ کے بعد اعوذ برسول اللہ

[4309] تقدم تخریجه برقم (٤٢٨٢)۔

[4310] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: قذف العبيد برقم (٦٨٥٨) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في حق المملوك برقم (٥١٦٥) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: النهي عن ضرب الخدم وشتمهم برقم (١٩٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٤)

کہا، تو انہیں آپ کی آمد اور آواز کا احساس ہوا، اس لیے مڑ کر پیچھے دیکھا، تو آپ ﷺ کی ہیبت و دبدبہ کی بنا پر ان کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا، اور وہ مارنے سے رک گئے۔

۹...... بَابُ التَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا

باب ۹: جو انسان اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگاتا ہے، اس کے لیے شدت و سختی

[4311] ٣٧-(١٦٦٠) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)).

[4311]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غلام پر زنا کا الزام عائد کیا، اس پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی، الا یہ اس نے جو کچھ کہا، ویسا ہی تھا۔''

فائدہ:...... اگر کوئی آقا اپنے غلام پر زنا کی تہمت عائد کرتا ہے، حالانکہ اس کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، تو اس کی آزادی کے شرف و احترام کی خاطر، بالاتفاق دنیا میں اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی، چاہے وہ مکمل طور پر غلام ہو یا مکاتب، مدبر اور ام الولد ہو، ہاں قیامت کے دن، وہ حد کا مستوجب ہوگا، لیکن اگر دوسرے کی ام الولد پر تہمت لگاتا ہے، تو پھر حضرت ابن عمر، حسن بصری، اور اہل ظاہر کے نزدیک اس پر حد قائم کی جائے، اگر اپنی ام ولد پر تہمت لگاتا ہے، تو پھر حسن بصری کا موقف بھی یہی ہے کہ اس پر حد نہیں، اس طرح دوسرے کے غلام پر الزام تراشی میں بھی حد نہیں ہے، تعزیر و توبیخ ہے، آخرت میں مواخذہ ہوگا۔

[4312] (. . . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَاالْقَاسِمِ ﷺ نَبِيَّ التَّوْبَةِ.

[4312]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ کی سند سے فضیل بن غزوان کی مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم ﷺ، نبی التوبہ سے سنا۔

[4311] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: قذف العبيد برقم (٦٨٥٨) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في حق المملوك برقم (٥١٦٥) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: النهي عن ضرب الخدم وشتمهم برقم (١٩٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٤)

[4312] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٨٧)

فائدہ :...... آپ کو نبی التوبہ اس لیے کہتے ہیں، آپ ﷺ پر کافر دل و زبان سے ایمان لا کر کفر و شرک سے ایمان کی طرف لوٹ سکتا ہے، کیونکہ توبہ کا اصل معنی رجوع اور واپسی ہے، یعنی وہ نبی جس کے ذریعہ کفر سے ایمان کی طرف لوٹا جا سکتا ہے، یا اس لیے کہ پہلی امتوں کو بعض گناہوں کی توبہ کی صورت میں اپنے آپ کو قتل کرنا پڑتا تھا، اور آپ ﷺ کی امت کے لیے قبول توبہ کے لیے دل و زبان کا اعتقاد و اقرار ہی کافی ہے۔

١٠...... بَابُ إِطْعَامِ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ وَإِلْبَاسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ

باب ١٠: مملوک کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور اس کی طاقت سے زائد اس پر ذمہ داری نہ ڈالے

[4313] ٣٨-(١٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ)).

[4313]۔ حضرت معرور بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، انہوں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی، اور ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر تھی، تو ہم نے کہا، اے ابو ذر! اگر تم ان دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیتے، تو یہ جوڑا بن جاتا، تو انہوں نے جواب دیا، واقعہ یہ ہے کہ میرے

[4313] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: المعاصي من امر الجاهلية ولا يكفر صاحبها بار تكابها الا بالشرك برقم (٣٠) والعتق باب: قول النبي ﷺ العبيد اخوانكم فاطعموهم مما تاكلون برقم (٢٥٤٥) وفي الادب باب: ما ينهى عن السباب واللعن برقم (٦٠٥٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في حق المملوك رقم (٥١٥٧) ورقم (٥١٥٨) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: الاحسان الى الخدم برقم (١٩٤٦) وابن ماجه (سننه) في الادب باب: ما جاء في الاحسان الى المملوك برقم (٣٦٩٠) انظر (التحفة) برقم (١١٩٨٠)

اور میرے ایک مسلمان بھائی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی، اس کی والدہ عجمی تھی، میں نے اسے اس کی ماں کی عار دلائی، تو اس نے نبی اکرم ﷺ کے پاس میری شکایت کی، میں نبی اکرم ﷺ کو ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا، ''اے ابوذر! تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کی بو ہے۔'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! جو لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے، لوگ اس کے باپ اور ماں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تو ایسا انسان ہے، جس میں جاہلیت کی عادت موجود ہے، وہ تمہارے بھائی ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے تمہارا زیر دست (محکوم) بنایا ہے، تو انہیں وہی کھلاؤ، جو خود کھاتے ہو، وہ پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور انہیں ایسے کام کا مکلف نہ ٹھہراؤ، جو ان کے لیے دشوار اور بھاری ہو، اور اگر انہیں ایسے کام کا مکلف ٹھہراؤ، تو ان کی مدد کرو۔''

فائدہ :...... رَبَذَة، مدینہ منورہ سے تین دن کی مسافت پر ذات عرق کے پاس ایک بستی ہے، جہاں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے آخری دور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اجازت سے رہائش اختیار کر لی تھی، اور وہیں ۳۲ھ میں وفات پائی، ان کی کسی دوسرے مسلمان صحابی کے ساتھ تلخ کلامی ہوئی، اور انہوں نے اسے یا ابن السوداء کہا، یعنی حبشن کے بچے، اس طرح ان کے نسب پر طعن کیا، جس کا جاہلیت کے دور میں عام رواج تھا، اس لیے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عذر پیش کیا، کہ باہمی گالی گلوچ میں دوسرے کے والدین پر طعن کیا ہی جاتا ہے، اس لیے اس کو ظلم و زیادتی تصور نہیں کیا جاتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جاہلیت کے دور کا وتیرہ ہے، اسلامی اخلاق کی رو سے کسی کے والدین کو نشانہ نہیں بنایا جا سکتا، اگر ضرور جواب دینا ہے، تو جس کے ساتھ جھگڑا ہو اس تک محدود رہے، بہتر ہے، درگذر سے کام لے، بعض روایات سے جن کی سند متصل نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مدمقابل، حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، جو غلام رہ چکے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے غلام، تمہارے بھائی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے محکوم بنایا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ایک مظلوم طبقہ کے ساتھ حسن سلوک کی کس قدر مؤثر اور دل نشیں اپیل کی ہے، غلام اور آقا کو اولاد آدم ہونے اور دین کے ناطہ سے بھائی بھائی قرار دیا ہے، اور پھر اس تعلق اور رشتہ کی بنیاد پر یہ فرمایا ہے، ان کے ساتھ وہی برتاؤ اور سلوک کرو، جو بھائیوں کے ساتھ ہوتا ہے، انہیں وہی کھلایا اور پہنایا جائے، جو خود کھایا اور پہنا جائے، اسلام کے ان سنہری اور زریں اصول و ہدایات کے مقابلہ میں آج مسلمان کہلانے والوں کو وہ سلوک اور وتیرہ دیکھیں، جو ایک سرمایہ دار اور صنعتکار مزدور کے ساتھ، ایک جاگیردار زمیندار مزارع اور کسان کے ساتھ، ایک تاجر، اپنے ملازم کے ساتھ، اور ایک افسر اپنے ماتحت کے ساتھ، بلکہ ایک امیر بھائی اپنے غریب بھائی کے ساتھ اختیار کرتا ہے، اگر آج مسلمان ان تعلیمات و ہدایات کو اپنا کر، اپنے ماتحتوں، خادموں، ملازموں اور محکوموں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھیں، چاہے ان ضرورتوں کے پورا کرنے میں ان کو اپنے برابر کی سطح پر نہ لائیں، تو آج ہماری بے شمار مشکلات اور مسائل حل ہو جائیں اور مسلمانوں

میں اخوت و بھائی چارہ اور ہمدردی و خیر خواہی کے جذبات امن و سلامتی کے ضامن بن جائیں، کیونکہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی طرح اپنے خادم وغلام یا غلام یا ملازم کو برابر کی سطح پر لانا فرض نہیں ہے، بلکہ ایک اعلیٰ اخلاق اور کریمانہ سنت ہے، لیکن اس کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا فرض ہے، اور اس حدیث سے اور اس کی ہم معنی دوسری احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، کہ غلام، خادم یا محکوم و ماتحت سے اتنا ہی کام لیا جا سکتا ہے، جتنا وہ دشواری اور کلفت کے بغیر سرانجام دے سکے، اس کی ہمت و طاقت سے بڑھ کر کام، لینا جو اس کے لیے دشواری اور کلفت کا سبب بنے، درست نہیں ہے، اگر کبھی کام کو بوجھ زیادہ ہو تو پھر اس کا ہاتھ بٹانا چاہیے، تاکہ ان کے لیے سہولت اور آسانی پیدا ہو سکے۔

[4314] ٣٩ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ)) قَالَ قُلْتُ عَلٰى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ ((نَعَمْ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((نَعَمْ عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ)) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ((فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ)) وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ ((فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَلْيُعِنْهُ)) انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ ((وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ)).

[4314]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے، اعمش کی مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں، زہیر اور ابو معاویہ کی روایت میں ان الفاظ کے بعد کہ تو ایسا انسان ہے، جس میں جاہلیت کی خصلت ہے۔'' حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا یہ جواب ہے، کہ بڑھاپے کی اس حالت میں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ابو معاویہ کے روایت میں ہے، ''ہاں۔'' تیرے بڑھاپے کی گھڑی میں بھی۔'' اور عیسیٰ کی روایت میں ہے، ''اگر اس کی قدرت سے زیادہ دشوار کام کا مکلف ٹھہراتا ہے، تو اسے بیچ دے۔'' اور زہیر کی روایت میں ہے، ''تو اس کی مدد کرے۔'' ابو معاویہ کی روایت میں، اس کو بیچنے یا اس کی مدد کرنے کا۔'' ذکر نہیں ہے، اس کی روایت بیان ختم ہو گئی ہے، ''اس کی قدرت سے زائد ذمہ داری نہ ڈالے۔''

فائدہ:...... اگر انسان اپنے غلام کو ایسے کام کا مکلف ٹھہراتا ہے، جس کے کرنے سے غلام عاجز اور بے بس ہو، تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ غلام کا حق ادا نہیں کر سکتا، اور اس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈال کر گناہ گار ہو رہا ہے، اس لیے اگر اس کا تعاون و مدد نہیں کر سکتا، تو اس کو بیچ کر کوئی اور طاقتور غلام خرید کر گناہ سے بچ جائے، لیکن عام روایات میں بیچنے کی بجائے اعانت و مدد کرنے کا ذکر ہے۔

[4314] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٨٩)

[4315] ٤٠-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ

عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ)).

[4315]۔ حضرت معرور بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے، اور ان کے غلام کا جوڑا بھی ویسا ہی تھا، تو میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے بتایا، میں نے ایک آدمی سے رسول اللہ ﷺ کے دور میں تلخ کلامی کی، اور اسے اس کی ماں کی عار دلائی، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بتایا، وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم ایسے فرد ہو، جس میں جاہلیت کی بو ہے، تمہارے بھائی (غلام) اور تمہارے نوکر چاکر، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے زیر دست (محکوم) کیا ہے، تو جس کا بھائی، اس کا ماتحت ہو تو اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور انہیں ایسی چیز کا مکلف نہ ٹھہرائے جس کے کرنے سے وہ بے بس ہوں اور اگر انہیں اس کا مکلف ٹھہراؤ، تو اس پر ان کی مدد کرو۔''

مفردات الحدیث

❀ خَوَل: خَدَمَ کا ہم وزن اور ہم معنی ہے، آپ کا مقصد یہ ہے کہ تمہارے غلام تمہارے بھائی اور خادم ہیں۔ خَوَّلَ کا اصل معنی نگہداشت اور حفاظت ونگرانی ہے، اس لیے مالی کو خولی کہتے ہیں، اور اگر اس کو خائل کی جمع بنائیں تو معنی محافظ ونگران ہوگا، اور تخویل کا معنی مالک بنانا ہی ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے، ﴿وتركتم ما خوّلنا كم وراء ظهوركم﴾ (سورہ انعام، آیت: نمبر ۹۵) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا، اسے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔

[4316] ٤١-(١٦٦٢) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ

[4315] تقدم تخريجه برقم (٤٢٨٩)

[4316] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٣٦)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ)).

[4316]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام کا حق ہے کہ اسے اس کی ضرورت کے مطابق طعام اور لباس ملے، اور اسے ایسے سخت کام کی تکلیف نہ دی جائے، جس کا وہ متحمل نہ ہو سکے۔''

فائدہ:...... اس حدیث میں طعام ولباس اس کی ضروریات زندگی کی فراہمی سے کنایہ ہے، تو اگر غلام جو کسی کا مملوک ہے، وہ اپنی تمام ضروریات زندگی، آقا سے لینے کا حقدار ہے، تو ایک ایسا انسان جو کسی کا مملوک اور غلام نہیں ہے، محض اجیر و مزدور اور ملازم ہے، وہ اپنی تمام ضروریات زندگی حاصل کرنے کا حقدار کیوں نہیں ہوگا، اس لیے یہ ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے، کہ وہ ہر قسم کے ملازموں اور مزدوروں کو اتنے مشاہیر لے دے اور دلوائے، جن سے ان کی ضروریات زندگی اس دور کے تقاضوں کے مطابق پوری ہو سکیں، اور اس کے لیے وہ اخراجات وضروریات کو پیش نظر رکھے۔

[4317] ٤٢۔(١٦٦٣)وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ)).

[4317]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے، پھر وہ اس کے سامنے پیش کرے اور وہ اس کے پکانے اور تیار کرنے میں، اس کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہے، تو آقا کو چاہیے اسے اپنے ساتھ بٹھائے، تاکہ وہ بھی ساتھ کھا سکے، اگر (کبھی) وہ کھانا کم ہو اور دونوں کے لیے کافی نہ ہو سکے، تو وہ اس کے ہاتھ میں اس سے ایک دو نوالے دے دے۔'' راوی داؤد رحمہ اللہ معنی کرتے ہیں، ایک دو لقمے دے دے۔

مفردات الحدیث: ❶ مَشْفُوهًا: جس پر بہت سے ہونٹ گزرے ہوں، اس لیے راوی نے اس کی تفسیر قلیل تھوڑے سے کی ہے۔ ❷ اكْلَة او اكْلَتين: ایک دو لقمے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوا، اگر کھانا وافر ہو، تو خادم کو ساتھ کھلائے یا ضرورت کے مطابق دے، اور کسی وجہ سے کھانا کم ہو، تو پھر کچھ نہ کچھ ضرور دے تاکہ خادم کی نظر ہوس یا للچائی نظر سے محفوظ رہے، اور اس کے دل میں حسد وکدورت یا خیانت کا جذبہ نہ ابھرے۔

[4317] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: الخادم ياكل مع المولى برقم (٣٨٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٢٨)

۱۱...... بَاب ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ

باب ۱۱: غلام کا اجر و ثواب، جب وہ اپنے آقا کا خیر خواہ ہو، اور اللہ کا خوب اطاعت گزار ہو

[4318] ۴۳۔(۱۶۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)).

[4318]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام جب اپنے آقا کا خیر خواہ اور وفادار ہو، اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے، تو وہ دوہرے ثواب کا حقدار ہے۔''

[4319] (. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[4319]۔امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی چار سندوں سے نافع ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فوائد:...... ❶ اسلام کی تعلیمات و ہدایات کا یہ ایک بنیادی اصول اور خصوصی امتیاز ہے کہ اس نے ہر فرد اور ہر طبقہ کو دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور ترغیب دی ہے کہ ہر انسان اور طبقہ اپنا فرض ادا کر کے دوسروں کے حقوق کو ادا کرنے کو اپنی کامیابی اور فرض منصبی تصور کرے، اس کی پرواہ نہ کرے کہ دوسرا فرد اپنا فرض ادا کر کے اس کا حق ادا کرتا ہے یا اس کی ادائیگی میں کوتاہی برتتا ہے، آقاؤں اور مالکوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ غلاموں زیر دستوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں اور ان کے حقوق ادا کریں، ان کے ساتھ بہتر سلوک کریں اور ان کو اپنا بھائی سمجھیں، جس کی ضروریات کی فراہمی ان کی ذمہ داری ہے، اور غلاموں اور ماتحتوں کو ہدایت فرمائی،

[4318] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: العبد اذا احسن عبادة ربه ونصح سيده برقم (٢٥٤٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في المملوك اذا نصح برقم (٥١٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٢٨)

[4319] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٨٠) وبرقم (٧٨٥٩) وبرقم (٧٩٧٠) الا لزهير بن حرب۔ والبخاري في (صحيحه) في العتق باب: كراهية التطاعل على الرقيق وقوله عبيدي وامتي برقم (٢٥٥٠) انظر (التحفة) برقم (٨١٦١)

بلکہ ترغیب دلائی کہ وہ اپنے آقاؤں اور مالکوں کے خیر خواہ اور وفادار رہ کر کام کریں، لیکن آج کی دنیا کے شر و فساد یا بگاڑ کی جڑ اور بنیاد یہی ہے کہ ہر فرد اور ہر طبقہ اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، لیکن اپنا حق دوسروں سے وصول کرنے بلکہ چھیننے کے لیے ہر کشمکش اور ہر حربہ اور سازش کو صرف جائز ہی نہیں ضروری سمجھتا ہے، جس کی بنا پر دنیا جہنم کدہ بن چکی ہے، اور یہ دنیا اس وقت تک امن و سکون اور طمانیت و تسکین سے محروم رہے گی، جب تک کہ حق لینے اور چھیننے کی بجائے ہر فرد اور گروہ و طبقہ حق ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

❷ ایسا غلام جو اپنے سید اور آقا کا وفادار اور اطاعت گزار ہے، اور اس کے باوجود یہ چیز، اللہ کے حق کی ادائیگی میں مانع یا رکاوٹ نہیں بدلتی، ظاہر ہے اس کے لیے اس کو زیادہ اہتمام اور محنت و تندہی کی ضرورت ہے، اس لیے اس اطاعت الٰہی پر دوہرا اجر ملتا ہے، جس طرح قرآن مجید کے اس قاری کو دوہرا ثواب ملتا ہے، جس کی زبان میں لکنت ہے، اور وہ اٹک اٹک کر، مشقت برداشت کرتے ہوئے قرأت کرتا ہے، تو اس محنت و مشقت کی بنا پر زیادہ اجر حاصل کر رہا ہے، تو کام تو اس نے ایک ہی کیا ہے، لیکن محنت و مشقت کی بنا پر اجر میں اضافہ ہو گیا ہے، اسی طرح غلام کو صرف ایک عمل اللہ تعالیٰ کی حسن عبادت کا ثواب دوہرا مل رہا ہے۔ اپنے آقا اور مالک کی اطاعت و وفاداری کا اجر و ثواب یا فضیلت اس سے الگ ہے۔

[4320] ٤٤-(١٦٦٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ

أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ)) وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتّٰى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ ((لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ.

[4320]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوب کار مملوک (آقا کا خیر خواہ، رب کا عبادت گزار) دوہرے اجر کا حقدار ہے۔'' اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے، اگر اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت، حج (کا ثواب) اور میری ماں کی وفاداری (کی ضرورت نہ ہوتی) تو میں غلامی کی موت کو پسند کرتا، راوی کہتے ہیں، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (نفلی) حج نہیں کرتے تھے، حتی کہ ان کی والدہ (امیمہ یا میمونہ) فوت ہو گئی، ابو طاہر کی روایت میں للعبد کے بعد مملوک کا لفظ نہیں ہے۔

[4320] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: العبد اذا احسن عبادة ربه ونصح سيده برقم (٢٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣١)

[4321] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ.

[4321]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے، ابن شہاب کے ہی واسطہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں، بَلَغَنَا سے آخر تک کا جملہ نہیں ہے۔

فائدہ ...... اسلام کے روشن دور سے پہلے لوگ اپنے غلاموں سے جانوروں کی طرح محنت ومشقت کے کام لیتے تھے، اور ان کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جاتا تھا، اسلام نے ان کے بارے میں اس قدر اعلیٰ اور ارفع ہدایات و تعلیمات دیں کہ ان کی دنیا ہی بدل گئی، ان میں ہزاروں امت کے ائمہ اور پیشوا بنے، ہزاروں حکومت کے اعلیٰ اور بلند ترین مناسب تک پہنچے، بلکہ ان کی حکومتیں قائم ہوئیں، اسلام کے اس حسن سلوک اور مسلمانوں کو بلند ظرفی کی بنا پر آزاد بھی ان پر رشک کرنے لگے، اس بنا پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے غلامی کی موت کو پسند کرنے کا اظہار کیا، لیکن تین رکاوٹوں اور موانع کے سبب اس کو اختیار نہیں کیا، جہاد اور حج کے لیے آقا کی اجازت کی ضرورت ہے، کیونکہ غلام کے مال کا مالک اس کا آقا ہوتا ہے، اور وہ اپنے اوقات کے گزارنے میں بھی ایک حد تک اس کی مرضی کا پابند ہوتا ہے، اس طرح آزادانہ طور پر جہاد اور حج کے اجر وثواب کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس طرح ماں کی وفاداری اور اس پر نان ونفقہ خرچہ کی آزادی میں غلامی حائل بنتی ہے، اور اس اجر سے بھی انسان مکمل طور پر متمتع نہیں ہوسکتا، اس لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آزادی کو ترجیح دی۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرض حج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر چکے تھے، لیکن اس کے بعد والدہ کی خدمت کی خاطر، ان کی وفات تک کوئی نفلی حج نہیں کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت فرض ہے، اس پر نفلی عبادات کو ترجیح نہیں دی جا سکتی، اس وجہ سے بالاتفاق نفلی حج والدین کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ فرض حج کے بارے میں امام مالک اور امام شافعی کا موقف یہ ہے، اس کی ادائیگی میں والدین حائل نہیں ہو سکتے، ان کے منع کرنے کے باوجود اس فریضہ کو ادا کرنا ہوگا، اور احناف کا نظریہ یہ ہے، اگر والدین یا ان میں سے کوئی ایک بیمار یا اس قدر بوڑھا ہے اور وہ خدمت کا محتاج ہے، اور کوئی اور عزیز یا نوکر چاکر خدمت کے لیے موجود نہیں ہے، تو بیٹے پر اس وقت تک حج فرض نہیں، جب تک اس کی خدمت کا بندوبست نہیں ہو جاتا۔ (تکملہ ج ۲، ص ۲۴۳)

[4322] ۴۵-(۱۶۶۶) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

[4321] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٩٦)

[4322] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٥٣١)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ)) كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ.

[4322]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام جب اللہ کا حق اور اپنے آقاؤں کے تمام حقوق ادا کرتا ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہوتا ہے۔'' ابو صالح کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو سنائی، تو انہوں نے کہا، اس کا محاسبہ نہیں ہو گا، اور نہ اس مؤمن کا جس کے پاس مال نہیں ہے، یا بہت کم ہے۔

[4323] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4323]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے اعمش ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... انسان پر دو ہی قسم کے حقوق ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ تو وہ جب ان دونوں کو ادا کرتا ہے، تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے ان نیک اعمال کی بناء پر اس کی لغزشیں اور کوتاہیاں، معاف ہو جائیں گی، اور اس کے محاسبہ کی ضرورت نہیں رہے گی، یا وہ مناقشہ سے بچ جائے گا، محض پیشی اور عرض اعمال ہو گا اور بس، اور مومن مُزْهِد، کم مال مومن کے قرینہ سے یہ معنی بھی ہو سکتا ہے، وہ چونکہ غلام، مال کا مالک نہیں ہوتا، اس لیے وہ مالی محاسبہ سے محفوظ ہو گا، دوسرے اعمال کا حساب و کتاب ہو گا، اور اطاعات و نیکیوں کی کثرت کی بنا پر محاسبہ و مناقشہ کی ضرورت ہی نہیں پیش آئے گی۔

[4324] ٤٦-(١٦٦٧) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ)).

[4324]۔امام صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت، ہمام بن منبہ کے صحیفہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی غلام اور مملوک کے لیے بڑی ہی اچھی اور کامیابی کی بات ہے، کہ اسے موت ایسی حالت میں آئے کہ وہ اپنے اللہ کا بہترین عبادت گزار اور اپنے آقا کا بہترین رفیق و ساتھی ہو، اس کے لیے کامرانی ہے۔''

[4323] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٥٣١)
[4324] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٣)

۱۲...... بَاب مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

باب ۱۲: جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا

[4325] ۴۷-(۱۵۰۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

[4325]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا، اور اس کے پاس اس قدر مال ہے، جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکے، تو اس پر غلام کی عادلانہ، ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے گی، اور وہ اپنے حصہ داروں کو ان کے حصوں کی قیمت ادا کرے گا، اور غلام ہی کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، وگرنہ جس قدر آزاد کیا، اتنا آزاد ہو گیا۔''

نوٹ:...... ان احادیث پر بحث جلد اول میں کتاب العتق نمبر۲۰ کے تحت گزر چکی ہے۔ (کتاب۲۰، حدیث نمبر۱۵۰۱)

[4326] ۴۸-(...)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ))

[4326]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، تو اس کی ذمہ داری ہے، کہ وہ اسے مکمل آزادی بخشے، بشرطیکہ اس کے پاس اس قدر مال ہو، جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکے، اگر اس کے پاس مال نہ ہو، تو اس نے جتنا حصہ آزاد کیا، اتنا حصہ آزاد ہو گیا۔''

[4327] ۴۹-(...)وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

[4327]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلام میں سے اپنا

[4325] تقدم تخريجه في العتق باب: من اعتق شركا له في عبد برقم (٣٧٤٩)

[4326] تقدم تخريجه في العتق باب: من اعتق شركا له في عبد برقم (٣٧٥٠)

[4327] تقدم تخريجه في العتق باب: من اعتق شركا له في عبد برقم (٣٧٥٠)

حصہ آزاد کر دیا، اور اس کے پاس اس قدر مال ہے، جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو اس کے لیے عادلانہ قیمت لگائی جائے گی، وگرنہ اس نے جتنا آزاد کیا، اتنا اس میں سے آزاد ہو گیا۔''

[4328] (. . .) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَدْرِي أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

[4328]۔ مصنف اپنے آٹھ اساتذہ کی سات سندوں سے نافع ہی کے واسطہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ان میں سے کسی کی حدیث میں سوائے ایوب اور یحییٰ بن سعید کی حدیث کے یہ الفاظ نہیں ہیں، اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو اس سے آزاد ہو گیا، جس قدر اس نے آزاد کیا۔'' اور وہ دونوں بھی یہ کہتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہے یہ کلام حدیث کا حصہ ہے، یا نافع نے اپنی طرف سے کہا تھا، اور ان میں سے کسی حدیث میں بھی سوائے لیث بن سعد کی حدیث کے یہ نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[4329] ۵۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا)).

[4328] تقدم تخريجه في العتق باب: من اعتق شركا له في عبد برقم (٣٧٥٠)

[4329] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: اذا اعتق عبدا بين اثنين او امة بين الشركاء برقم (٢٥٢١) مختصرا۔ وابو داود في (سننه) في العتق باب: فيمن روى انه لا يستسعى برقم (٣٩٤٧) انظر (التحفة) برقم (٣٩٤٧) وبرقم (٦٧٨٨)

[4329]۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسا غلام آزاد کیا، جو اس کے اور دوسرے فرد کے درمیان مشترک تھا، تو اس کی خاطر، اس کے مال سے منصفانہ ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے گی، نہ کم نہ زیادہ، پھر اس کی طرف سے اس کے مال سے آزاد ہو جائے گا، اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ وَكْسٌ: نقصان وخسارہ۔ ❷ شَطَطٌ: ظلم و جور یا زیادتی و اضافہ۔

[4330] ٥١-(...) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ)).

[4330]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، اس کے مال سے باقی بھی آزاد ہو جائے گا، اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ سکے۔

[4331] ٥٢-(١٥٠٢) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ.

[4331]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، اس مملوک کے بارے میں جو آدمیوں کا مشترکہ ہے، اور ان میں سے ایک آزاد کر دیتا ہے، تو آپ نے فرمایا، ''وہ خود ذمہ دار ہے۔'' یعنی آزادی، دینے والا اگر مال دار ہے، تو وہ باقی کو آزاد کرنے کا ذمہ دار ہے۔

[4332] ٥٣-(١٥٠٣) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ)).

[4330] اخرجه ابو داود في (سننه) في العتق باب: فيمن روى ان لا يستسعى برقم (٣٩٤٦) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في العبد يكون بين الرجلين فيعتق احدهما نصيبه برقم (١٣٤٧) والنسائي في (المجتبى) في البيوع باب: الشركة بغير المال برقم ٦/ ٢٦٩ و ٢٧٠۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٣٥)

[4331] تقدم تخريجه في العتق باب: ذكر سعاية العبد برقم (٣٧٥١) وبرقم (٣٧٥٢) وبرقم (٣٧٥٣) وبرقم (٣٧٥٤)

[4332] تقدم تخريجه برقم (٣٧٥١)

[4332]۔امام صاحب ہی روایت ایک دوسرے استاد سے مذکورہ بالا شعبہ کی سند سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مملوک میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، تو وہ اس کے مال سے آزاد ہوگا۔''

مفردات الحدیث

❶ شِرْكٌ ، نَصِيبٌ اور شقيصٌ ، ہم معنی الفاظ ہیں، یعنی اپنا حصہ۔

[4333] ٥٤-(. . .) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

[4333]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، تو اس کو نجات و خلاصی اس کے مال کے ذریعہ ملے گی، اگر اس کے پاس مال ہوا، اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہوا، تو غلام سے محنت و مزدوری کروائی جائے گی، لیکن اس کو مشقت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔

[4334] ٥٥-(. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا

عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى ((ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

[4334]۔امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے ابن عروبہ کی مذکورہ بالا سند ہی کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں، عیسیٰ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں، ''پھر جس نے آزادی نہیں دی، اس کے حصہ میں اس سے مشقت میں ڈالے بغیر محنت و مزدوری کروائی جائے گی۔''

نوٹ:...... بقول امام نووی، امام صاحب نے، اس باب کی یہاں تک احادیث، خلاف عادت، بلا ضرورت دوبارہ بیان کر دی ہیں، جبکہ یہ تمام احادیث گزر چکی ہیں، اور اس کی توضیح بھی کتاب نمبر۲۰ کے تحت گزر چکی ہے۔

[4335] ٥٦-(١٦٦٨)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ

[4333] تقدم تخريجه برقم (٣٧٥١)

[4334] تقدم تخريجه برقم (٣٧٥١)

[4335] اخرجه ابو داود في (سننه) في العتق باب: فيمن اعتق عبدا له لم يبلغهم الثلث برقم (٣٩٥٨) وبرقم (٣٩٥٩) (٣٩٦٠) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: فيمن يعتق←

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

[4335] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سند سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے، اس کے پاس ان کے سوا کوئی اور مال نہ تھا، تو آپ ﷺ نے ان غلاموں کو منگوایا، اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، اس طرح دو آزاد کر دیئے، اور چار کو غلام قرار دیا، اور مرنے والے کے بارے میں شدید الفاظ استعمال کیے۔''

فائدہ: ...... قال له قولا شديدا: آپ نے مرنے والے کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کیے، جس کی تفصیل سنن نسائی کی رو سے یہ ہے، میں نے ارادہ کیا، کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھوں، اور سنن ابی داود میں ہے، اگر میں اس کی قبر بنانے سے پہلے معلوم کر لیتا، تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ دیتا، چونکہ اس نے مرض الموت کے وقت وصیت کی تھی، اور وصیت صرف تہائی مال کے بارے میں ہو سکتی ہے، اس لیے آپ ﷺ نے چھ غلاموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا، چونکہ یہاں چھ غلاموں میں سے کسی کو بھی آزادی کے لیے وجہ ترجیح حاصل نہیں تھا۔'' سب کا حق برابر تھا، اس لیے قرعہ اندازی کے سوا کوئی صورت نہ تھی، جس کی روشنی میں ان میں سے دو کو آزاد کیا جا سکتا، اس لیے جمہور فقہاء ایسے مواقع پر جبکہ سب کا حق برابر ہو، کسی کو وجہ ترجیح حاصل نہ ہو، تو قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنے کے قائل ہیں، ائمہ حجاز امام مالک، شافعی اور احمد کا یہی نظریہ ہے، اس حدیث کی بنا پر امام اسحاق، داود، ابن جریر، حضرت ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کا نظریہ بھی یہی تھا، احناف نے اس صحیح حدیث کو رد کرنے کے لیے مختلف حیلے بہانے کیے ہیں، جن کا جواب خود علامہ سعیدی نے بھی دیا ہے، کیونکہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا دوسری صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے، آپ ﷺ ازواج مطہرات کو سفر میں ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کرتے تھے، صف اول میں بیک وقت پہنچنے والوں کو قرعہ اندازی کرنے کی اجازت دی، علامہ سعیدی نے آخر میں لکھا ہے، ہماری رائے میں امام ابو حنیفہ تک یہ حدیث نہیں پہنچی ہوگی اور ان کا اپنا موقف یہ ہے کہ جب کسی مسئلہ میں صحیح حدیث مل جائے، تو وہی میرا مذہب ہے، (معلوم نہیں احناف کو اس صریح قول کی موجودگی میں صحیح احادیث کی معنوی تحریف کرتے یا عجیب وغریب تاویل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے) بہر حال کوئی شخص کچھ بھی کہے، میں یہی کہوں گا، کہ صحیح وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، اور اس مسئلہ میں قرعہ اندازی کے ذریعہ غلاموں میں سے دو غلاموں کو آزاد کرنا ہی صحیح طریقہ ہے۔'' (شرح صحیح مسلم، ج ۴، ص ۶۱۷)

← مماليكه عند موته وليس له مال غيرهم برقم (١٣٦٤) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: القضاء بالقرعة برقم (٢٣٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٨٠)

[4336] ٥٧ـ(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا

عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

[4336]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے، ایوب کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں حماد کی روایت تو ابن علیہ کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے، لیکن ثقفی کی حدیث میں ہے، ایک انصاری آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کر کے چھ غلام آزاد کر دیئے۔

[4337] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ.

[4337]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے عمران بن حصین کی مذکورہ بالا روایت، ابن علیہ اور حماد کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

١٣...... بَاب: جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب ۱۳: مدبر غلام کو بیچنا جائز ہے

[4338] ٥٨ـ(٩٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ.

[4336] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣١١)

[4337] اخرجه ابو داود في (سننه) في العتق باب: فيمن اعتق عبدا لم يبلغهم الثلث برقم (٣٩١٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٣٩)

[4338] اخرجه البخاري في (صحيحه) في كفارات الايمان باب: عتق المدبر وام الولد والمكاتب في الكفارة وعتق ولد الزنا برقم (٦٧١٦) وفي الاكراه باب: اذا اكره حتى وهب عبدا او باعه لم يجز برقم (٦٩٤٧) انظر (التحفة) برقم (٢٥١٥)

[4338] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد قرار دیا، حالانکہ اس کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا، یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا۔'' تو اسے حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رقم اس کے مالک کے حوالہ کر دی، حضرت عمرو رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ قبطی غلام تھا، اور حضرت ابن زبیر کی خلافت کے پہلے سال فوت ہوا۔

مفردات الحدیث ✵ مُدَبَّر: اس غلام کو کہتے ہیں، جسے اس کا آقا یہ کہہ دے، تم میری موت کے بعد آزاد ہو۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مدبر غلام کو بیچنا جائز ہے، لیکن اس کی صورت کیا ہے، اس میں اختلاف ہے۔

(ل) امام شافعی کے نزدیک، مالک کی زندگی میں اسے ہر صورت میں بیچا جا سکتا ہے، مالک محتاج وضرورت مند ہو یا نہ، امام احمد کا صحیح قول یہی ہے، حضرت عائشہ، طاؤس، عمر بن عبد العزیز اور مجاہد وغیرہم اس کے قائل تھے۔

(ب) اگر مالک مقروض ہو اور اس کے پاس اس مدبر غلام کے سوا کوئی مال نہ ہو، تو پھر اس کا بیچنا جائز ہے، امام اسحاق، ابو ابو خیثمہ کا نظریہ یہی ہے، اور امام احمد کا ایک قول بھی یہ ہے۔

(ج) اگر تدبیر مطلق ہے، تو امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے، اگر تدبیر مقید ہے یعنی اگر میں اس ماہ مر گیا، یا اس بیماری میں مر گیا، لیکن نہ مرا تو پھر اس کو بیچنا جائز ہے، لیکن حدیث میں تدبیر کا مقید ہونا ثابت نہیں ہے، اس لیے صحیح یہی ہے کہ ضرورت و احتیاج کی صورت میں مدبر غلام کو بیچنا جائز ہے، اور احناف کے نزدیک غلام کو آگے اجرت اور مزدوری پر دیا تھا، اس کی ملکیت کو نہیں بیچا، بعض جلیل القدر صحابہ سے بھی مدبر کے بارے میں احناف والا موقف منقول ہے، اس لیے بیع کی ضرورت پر ہی محمول کرنا چاہیے۔

[4339] ٥٩۔(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

[4339] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر ٹھہرایا، اس کے سوا اس کے پاس

[4339] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع المدبر برقم (٢٢٣١) والترمذي في (جامعه) في البيوع باب: ما جاء في بيع المدبر برقم (١٢١٩) وابن ماجه في (سننه) في العتق باب: المدبر برقم (٢٥١٣) انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٦)

کوئی مال نہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فروخت کر دیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسے ابن النحام نے خرید لیا، وہ قبطی غلام تھا، اور حضرت ابن زبیر کی خلافت کے پہلے سال فوت ہو گیا۔

فائدہ :...... بقول حافظ نحام کا لقب، نعیم اور ان کے باپ عبداللہ، دونوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

[4340] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

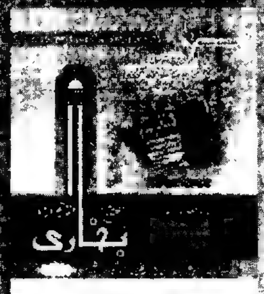
[4340]۔ امام صاحب نے اپنے دو اساتذہ کی سند سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مدبر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے، حماد کی عمرو بن دینار کی روایت کی طرح، حدیث بیان کی ہے۔

[4341] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ.

[4341]۔ امام صاحب تین سندوں سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم ﷺ سے مدبر کے بارے میں حدیث اس طرح بیان کرتے ہیں، جیسا کہ حماد اور ابن عیینہ، عمرو کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

[4340] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الابتداء في النفقة بالنفس ثم اهله القرابة برقم (٢٣١٠)

[4341] طريق قتيبة بن سعيد وطريق ابي غسان المسمعي تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤٣٣) وبرقم (٢٤٨٨) وطريق عبدالله بن هاشم اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع المزاية برقم (٢١٤١) وفي الاستقراض باب: من باع المفلس او المعدم فقسمه بين الغرماء او اعطاه حتى ينفق على نفسه برقم (٢٤٠٣) انظر (التحفة) برقم (٢٤٠٨)



سلسلہ 2 اشاعت حدیث

صحیح بخاری شریف

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

تخریج: • فضیلۃ الشیخ احمد زهوة • فضیلۃ الشیخ احمد عنایه

تہذیب: حافظ محمد انور زاہد

اس عرصہ آفاق میں بھلا کون ہے جو نبی محترم ﷺ کے شیریں مقال سے واقف نہ ہو۔ ایک کروڑ' بیس لاکھ' اٹھاسی ہزار' آٹھ سو منٹ جو کہ تفصیل ہے۔ نبوت کے 23 برس کی جس طرح ان مایہ گراں لمحات کو (بقول جرمن ڈاکٹر اسپرنگ) پانچ لاکھ رجال نے قرطاس تحریر پہ نمایاں کرنے کی سعی شاق کی' اس طرح آب زر اور سیماب نے بھی اقوال نفیسہ اور افعال منزہ کی کتابت کے لیے بطور روشنائی اپنی خدمات پیش کرنے کو اپنا وظیفہ سمجھا۔ اس ربع مسکون کے گل لالہ ہوں یا نرگس' گل بابونہ ہوں یا عنبر' وہ مہک نہیں رکھتے جو رسول کریم ﷺ کے شریں دہاں سے بکھرتی الفاظی کلیاں رکھتی ہیں۔ اس خاکدان کے ہوش مند جانتے ہیں کہ جتنے شفاف' پر وقار پیغمبر کے الفاظ ہیں' اتنے جدا جدا تو تسبیح کے دانے بھی نہیں ہیں۔

الغرض اسلام غنچہ تا شگفتن ہمیش اپنے ارباب صدق و صفا' اور ارباب قلم پر ناز کرتا رہا ہے۔ حدیث تفسیر کلام تقدیس کی مفقہ حفاظتی لڑیاں چہار سمت نظر آتی ہیں' محدثین کے اس فراستانہ انداز کو انجم رخشندہ' مہر و ماہ' مکہ اور مدینہ کی اوس باریاں بھی خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

مہبط وحی ﷺ کے جمیع اقوال و افعال شروع سے آخر تک مامون و محفوظ ملتے ہیں حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ خامس رحمہ اللہ نے 95ھ میں احادیث کو سرکاری طور پر ضبط کرنے کا انتظام کیا۔ اس روئے زمین پر جو ثالث ہجری میں صحاح ستہ نے کمال دکھایا اس کو تاریخ مدتوں تک دہراتی رہے گی ان امہات الکتب کے مصنفین نے ایسا خانہ دماغ سے کام لیا کہ زہر پر شکر لگا کر پیش کرنے والے ذلت کے گلے جا ملے۔ اس دور میں جی بھر کر بجھے دلوں کے روشن چراغ دیکھے گئے۔ ان کتب صحیحہ میں سے ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' صحیح بخاری کا شعار بن گیا جو کہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کے ہزار اساتذہ سے زائد کے نکات کا مرقع' لاکھوں میں سے چار ہزار صحیح ترین احادیث کی سوغات 22 ثلاثیات کا مخزن' منبر رسول اور قبر رسول ﷺ کے درمیان سولہ سال کی محنت شاقہ استاد اسحاق بن راھویہ کی ارادت کی تکمیل اور قبل از تحریر ہر حدیث پر استخارہ کے فیوض کا نتیجہ ہے۔ صحیح بخاری کو اول تا آخر نوے ہزار سے زائد علماء کبار نے پڑھا۔ اب تک نہ تو علماء اس کے تراجم و شروحات تحریر کرنے سے رہ سکے اور نہ ہی اصحاب مکتبہ جات اس کی طباعت سے اکتائے۔ ہندوستان کی گود میں علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ کے تراجم نے شہرت حاصل کی جو کہ نعمانی کتب خانہ سے پوری آب تاب کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ موصوف کا صحیح بخاری کا اردو ترجمہ اب اردو زبان میں پہلی مرتبہ تخریج و تعلیق سے بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ بلند معیار' نفیس طبع کا ذوق کمال' دلکش ٹائٹل اور خوبصورت پرنٹنگ جیسی صفات سے مزین یہ جدید ایڈیشن ان شاء اللہ العزیز آپ کی نگاہ شوق کی تسکین کا سامان لیے ہوئے آپ کے سامنے ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کے مطالعہ کو ہم سب کے لیے توشہ آخرت بنائے۔ (آمین)

ضیاء الحق نعمانی

مدیر نعمانی کتب خانہ لاہور پاکستان

اس کتاب کے کل ابواب (11) اور (56) احادیث ہیں۔

29

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قسامہ: ڈاکوؤں، رہزنوں، قصاص اور دیت کے مسائل

حدیث نمبر 4342 سے 4397 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹... كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

۲۹. قسامہ: ڈاکوؤں، رہزنوں، قصاص اور دیت کے مسائل

۱...... بَابٌ: الْقَسَامَةِ

باب۱: القسامہ، اہل محلّہ سے پچاس قسمیں لینا

یہاں تک حقوق مدینہ، جن کا تعلق معاشرتی حقوق سے ہے، کے مسائل، مالی، اقتصادی، مسائل کی بحث کے بعد اختتام پذیر ہو گئے ہیں، اور اس کتاب نمبر ۲۹ میں حقوق جنائی جن کا تعلق جرائم اور معاصی سے ہے کا آغاز ہو رہا ہے۔ اسلام نے عباداتی اور اخلاقی تعلیمات و ہدایات کے ذریعہ، فکر آخرت اور خوف الٰہی کی بنیاد پر، اس قسم کی تربیت اور اصلاح کا طریقہ اپنایا ہے، کہ ایک صحیح مسلمان، ان جرائم اور معاصی کا مرتکب نہ ہو، لیکن بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی ہدایات و تعلیمات کو نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کی سرکوبی اور تطہیر کے لیے شریعت اسلامیہ میں جرائم و فساد کی وسعت و اثرات یا معاشرہ میں اس کے گھناؤنے نتائج کی بنا پر، شدید سزائیں مقرر کی گئی ہیں، تاکہ معاشرہ کو وسیع فساد اور بگاڑ سے بچایا جا سکے، ان کی سزا کو حد کہتے ہیں، جس میں کسی فرد، جماعت یا اسمبلی و حکومت کو تغیر و تبدل کا حق حاصل نہیں ہے، ان کا تعلق مندرجہ ذیل جرائم سے ہے۔ قتل، چوری، شراب، ڈاکہ، راہزنی، زنا، تہمت و الزام تراشی، ارتداد، لیکن ان کے سوا جتنے جرائم ہیں، ان کے بارے میں سزائیں مقرر یا معین نہیں کی گئیں، ہر دور اور ہر علاقہ کے قاضی یا جج، یا حکومت ان گناہوں کے اثرات و نتائج کے اعتبار سے سزا دے سکتی ہے، اور موقع و محل یا افراد کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے، بد اثرات کی کمی کی بنا پر اس میں کمی و بیشی کر سکتی ہے، اور بعد کے ادوار کے قاضی اور جج یا حکومت ان میں ترمیم و تنسیخ کا حق بھی رکھتے ہیں، لیکن بہرحال وہ تعزیرات ایسی ہوں، جو جرائم کی روک تھام یا انسداد کی صلاحیت رکھتی ہوں، اور لوگوں کے لیے باعث عبرت بھی ہوں، اور ایسی سزائیں نہ ہوں، جو مجرم کو پہلے سے بڑھ کر مجرم بنائیں، اور وہ ایک دوسرے سے نئے نئے ڈھنگ اور انداز سیکھ کر باہر نکلیں۔

قسامہ کا طریقہ جاہلیت کے دور میں بھی موجود تھا، جس کو اسلام نے برقرار رکھا، اور صحیح بخاری کی رو سے قسامہ کا طریقہ، جاہلیت کے دور میں سب سے پہلے قریش کے سردار ابوطالب نے اختیار کیا کہ قریش کے ایک خاندان کا فرد یعنی خداش بن عبد اللہ بن ابی قیس عامری، قریش کے ایک دوسرے خاندان بنو مطلب کے فرد عمرو بن علقمہ بن

مطلب کو اپنا اجیر و مزدور بنا کر ساتھ لے گیا تھا، (حدیث میں بنو ھاشم اور بنو مطلب کی اخوت و مودت کی بنا پر ھاشمی قرار دیا گیا ہے) لیکن اس نے اس کی معمولی فروگزاشت کی بنا پر جس کی تفصیل بخاری میں موجود ہے، اس کو مار ڈالا، واپسی پر آ کر یہ کہا، وہ بیمار ہو گیا تھا، میں نے اس کی بہترین عیادت کی، اور مرنے پر اس کے کفن دفن کا انتظام کیا، لیکن کچھ عرصہ کے بعد معاملہ کی اصل حقیقت سامنے آ گئی، تو ابو طالب نے قاتل سے کہا، ہم تمہیں تین باتوں میں کسی ایک کو اختیار کرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ (۱) تو قاتل ہے، لہٰذا دیت میں سو (۱۰۰) اونٹ دے دے، (۲) یا تیری قوم کے پچاس آدمی قسم اٹھاویں کہ تو نے قتل نہیں کیا (۳) یا ہم تمہیں قصاص میں قتل کر دیں گے۔

اس طرح ابو طالب نے مدعی علیہ کے خاندان سے پچاس قسموں کا مطالبہ کیا، اس کو اسلام نے قائم رکھا، اور بقول علامہ ابن قتیبہ، قسامہ کا حکم، موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے شروع ہوا۔ (المعارف ابن قتیبہ)

[4342] ۱ ـ(۱٦٦٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيٰى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ

يَجِدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ)) فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ ((أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ)) قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا)) قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ.

[4342] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجزية باب: الموادعة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره وائم من لم يف بالعهد برقم (٣١٧٣) والادب باب: اكرام الكبير ويبدا الاكبر بالكلام والسوال برقم (٦١٤٣) وفي الاحكام باب: كتاب الحاكم الى عماله والقاضي الى امنائه برقم (٧١٩٢) وفي الصلح باب: الصلح مع المشركين برقم (٢٧٠٢) وفي الديات باب: القسامة برقم (٦٨٩٨) وابو داود في (سننه) في الديات باب: القتل بالقسامة برقم (٤٥٢٠) وبرقم (٤٥٢١) وفي باب: في ترك القود بالقسامة برقم (٤٥٢٣) والترمذي في (جامعه) في ←

[4342] ۔حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سھل ابن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید مدینہ سے نکلے اور خیبر پر پہنچ کر الگ الگ ہو گئے، پھر بعد میں محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول حالت میں پایا، اور اسے دفن کر دیا، پھر وہ، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور (مقتول کا بھائی عبدالرحمٰن) تینوں میں سے چھوٹا تھا۔ تو عبدالرحمٰن نے اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے کلام کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''بڑے کو موقعہ دو۔'' یعنی عمر میں جو بڑا ہے، تو وہ خاموش ہو گیا، اور اس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور اس نے بھی گفتگو میں حصہ لیا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبداللہ بن سہل کے مقتل (قتل گاہ) کا ذکر کیا، تو آپ نے انہیں فرمایا: ''کیا تم پچاس قسمیں اٹھاتے ہوئے اپنے ساتھی کے قتل کو ثابت کرتے ہوئے قصاص یا دیت کے حقدار بنتے ہو؟'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قاتل کا تعین کرتے ہوئے۔'' انہوں نے کہا، ہم کیسے قسمیں اٹھا سکتے ہیں، جبکہ ہم وہاں موجود نہ تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں اٹھا کر تمہارے سامنے اپنی برأت کر سکتے ہیں؟'' انہوں نے کہا، ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیسے تسلیم کر لیں؟ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صورت حال دیکھی، تو آپ نے اس کی دیت ادا کر دی۔

فائدہ :...... **قسامة**: بقول قاضی عیاض، حدیث قسامہ، شریعت کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے، اور احکام کے ضابطوں میں سے ایک قاعدہ ہے، اور بندوں کے مصالح کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، جسے تمام ائمہ، صحابہ و تابعین، اور فقہائے امصار نے قبول کیا ہے، ائمہ اربعہ میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا، ہاں بعض تابعین جیسے حکم بن عتیبہ، ابوقلابہ، سالم بن عبداللہ، سلیمان بن یسار اور قتادہ سے قسامہ کا انکار منقول ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز، اور امام بخاری کی طرف بھی قاضی عیاض نے اس میلان کی تصریح کی ہے، جبکہ امام بخاری کا باب القسامہ قائم کرنا اور اس میں عمر بن عبدالعزیز کا واقعہ بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ وہ قسامہ کے منکر نہیں تھے، بلکہ قسامہ میں دیت لینے میں بقول حافظ ابن حجر، امام شافعی، کے ہمنوا تھے۔ (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۹۷) اور قسمیں لینے میں احناف کے ہمنوا تھے، کہ قسمیں مدعی علیہم سے لی جائیں گی۔ (ج ۱۲، ص ۲۹۸)

← الديات باب: ما جاء في القسامة برقم (١٤٢٢) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: تبرئة اهل الدم في القسامة برقم ٦/ ٢٧٢ وبرقم ٧/ ٧ وفي باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر سهل فيه برقم (٤٧٢٦) وبرقم (٤٧٢٧) وبرقم ٨/ ٩ وبرقم ٨/ ٩ وبرقم ٨/ ١٠ وبرقم ٨/ ١١ وبرقم ٨/ ١١ مرسلا وبرقم ٨/ ١٢۔ وابن ماجه في (سننه) في الديات باب: القسامة برقم (٢٦٧٧) انظر (التحفة) برقم (٤٦٤٤)

بقول مولانا زکریا، احناف کے ہمنوا تھے، کیونکہ احناف کے نزدیک قسامہ کی صورت میں، قسمیں مدعی علیہ کو پڑیں گی، اور اسے ہر صورت میں دیت ادا کرنا ہوگی، قسامہ کے سلسلہ میں ائمہ میں، اس کی تفصیلات میں بہت اختلافات ہیں، اس لیے ہم صرف خلاصہ پیش کرتے ہیں، (الف) شوافع کے نزدیک، اگر مقتول کسی فرد یا افراد کی مملوکہ زمین میں ملتا ہے، کسی جنگل اور بیابان میں نہیں، لیکن اس کے قاتل کا پتہ نہیں چلتا، لیکن مقتول کے ورثاء کسی محلہ یا بستی کے کسی فرد معین یا معین افراد پر کسی ایسے قرینہ ثبوت (دشمنی وعناد) کی بنا پر، جس پر اعتماد ویقین کرنے کا امکان ہو، شبہ کا اظہار کریں، تو پھر قاضی ورثائے مقتول کی بات تسلیم کر کے مدعی یعنی اولیائے مقتول سے پچاس قسمیں لے گا، جس میں وہ قاتل کا تعین کریں گے، اور قتل کی نوعیت کو عمد ہے یا شبہ عمد یا خطا اس کی بھی وضاحت کریں گے، اور اس کے مطابق مدعی علیہ سے قصاص یا دیت وصول کریں گے، اور اگر اولیائے مقتول قسم اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوں، تو پھر مدعی علیہم قسم اٹھائیں گے اور بری الذمہ ہو جائیں گے، اگر اولیائے مقتول کے پاس ثبوت یعنی قرینہ قتل نہ ہو یعنی باہمی دشمنی عناد وغیرہ نہ ہو، تو پھر مدعی کو بینہ پیش کرنا ہوگی یا مدعی علیہم سے قسمیں لی جائیں گی، کہ میں نے یا ہم نے قتل نہیں کیا، اور نہ مجھے یا ہمیں قاتل کا علم ہے، اس طرح وہ بری الذمہ ہو جائیں گے، اگر مدعی علیہم قسمیں نہ اٹھائیں، تو پھر اولیائے مقتول قسمیں اٹھا کر دیت کے حقدار ہوں گے، وگرنہ نہیں، مالکیہ اور حنابلہ کا موقف بھی شوافع والا ہے، لیکن بعض تفصیلات میں فرق ہے، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قرینہ کی صورت میں اگر اولیائے مقتول قسمیں اٹھاویں تو وہ قتل عمد کی صورت میں قصاص کے حقدار ہوں گے، جبکہ شوافع کے نزدیک دیت ہوگی، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قرینہ کی صورت میں مدعی علیہم پچاس قسمیں ہر صورت میں اٹھائیں گے، جب اولیائے مقتول قسم نہ اٹھائیں، اگر قرینہ نہ ہو تو مدعی علیہم ایک ہی قسم اٹھائے گا، اگر مدعی علیہ قسم نہ اٹھائیں تو شوافع کے نزدیک اولیائے مقتول کو دوبارہ قسم اٹھانے کے لیے آمادہ کریں گے، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ایسا نہیں ہوگا، مالکیہ کے نزدیک ایسی صورت میں مدعی علیہ کو قید کیا جائے گا، حتی کہ وہ قسم اٹھائے، یا اقرار کرے یا پھر قید ہی میں مر جائے، اور حنابلہ کے نزدیک ایک روایت کے مطابق دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی، اور دوسری روایت کی رو سے جسے ابن قدامہ نے ترجیح دی ہے، دیت مدعی علیہ پر ہوگی۔

(ب) ائمہ حجاز اور ائمہ احناف میں فرق...... (۱) ائمہ احناف کے نزدیک پہلے قسمیں اٹھانے کا حکم مدعی علیہم کو دیا جائے گا، اور ائمہ حجاز کے نزدیک اگر بینہ نہ ہو تو پھر قسمیں اٹھانے کا حکم پہلے اولیائے مقتول پر پیش کیا جائے گا، اگر وہ انکار کریں، تو پھر مدعی علیہ کو قسمیں اٹھانے کے لیے کہا جائے گا۔ (۲) ائمہ حجاز کے نزدیک دعویٰ قتل ایک معین فرد یا معین افراد کے خلاف ہوگا، بلا تعین دعویٰ مسموع نہیں ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بلا تعین کسی اہل محلہ کے خلاف دعویٰ ہو سکتا ہے۔ (۳) حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک مدعی علیہم کے ذمہ، صرف دیت ہے، جو احناف کے نزدیک ہر صورت میں مدعی علیہ کے ذمہ ہے، جبکہ شوافع کے نزدیک بعض صورتوں میں وہ بری الذمہ ہوں گے، اور مالکیہ کے

نزدیک قرینہ کی صورت میں، جب قتل عمد ہو، تو مدعی علیہ کے ذمہ قصاص ہوگا، اور بقول علامہ عبدالقادر عودہ شہید، قسامہ کو انسان جان کی حفاظت وصیانت کے لیے مقرر کیا گیا ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ کی شدید خواہش ہے کہ انسان کا خون رائیگاں نہ جائے اور قتل کرنے والا بعض دفعہ ایسی جگہ کا انتخاب کرتا ہے جہاں کوئی اسے دیکھ نہ سکے، اور اس کے خلاف کوئی شہادت قائم نہ ہو سکے، اس لیے اسلامی شریعت نے انسان کی جان کی اہمیت وحفاظت کی خاطر قسامت کا قانون مقرر کیا، اگر حدود وقصاص والی تمام شروط کا استیفا ضروری ٹھہرایا جائے، تو بکثرت قاتل سزا سے بچ جائیں گے، اور لوگوں کے خون وجان محفوظ نہیں رہے گے، لیکن اس مسئلہ کی تفصیلات میں چونکہ علمائے امت میں بہت اختلافات ہیں، اس لیے روح شریعت اور مقاصد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ائمہ کے اقوال کی روشنی میں، نصوص شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے، موجودہ ظروف واحوال کے مطابق، لوگوں کے خون وجان کی حفاظت کی خاطر، مناسب قانون سازی کی جا سکتی ہے۔ (قسامہ کی تفصیلات کے لیے دیکھئے، المغنی، ج ۱۲، ص ۱۸۸ تا ۲۰۵، باب القسامہ، تکملہ، ج ۲ ص ۲۷۵ تا ۲۸۹، القسامہ فی الفقہ الاسلامی محمد شمس مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ)

[4343] ۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ

فَقُتِلَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) أَوْ قَالَ ((لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ)) فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ)) قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

[4343]۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل خیبر کی طرف گئے، اور کھجوروں میں بکھر گئے، عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا، اور الزام یہود پر لگایا گیا، تو اس کا بھائی عبدالرحمٰن اور اس کے دو چچا زاد حویصہ اور محیصہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے،

[4343] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣١٨)

عبدالرحمٰن نے جو تینوں میں سے چھوٹے تھے، اپنے بھائی کے واقعہ کے بارے میں گفتگو کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو عزت بخشو۔'' یا فرمایا: ''بڑا آغاز کرے۔'' تو ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے پچاس آدمی ان میں سے کسی آدمی کے بارے میں قسم اٹھا دیں، تو اس کو رسی سمیت تمہارے حوالہ کر دیا جائے گا۔'' انہوں نے کہا، یہ ایسا معاملہ ہے جو ہم نے دیکھا نہیں ہے تو قسمیں کیسے اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود اپنی طرف سے پچاس قسمیں کھا کر تمہیں ان سے خلاصی دلوا دیتے ہیں۔'' یعنی ان کی قسموں کے بعد تمہاری قسموں کی ضرورت نہیں رہے گی، انہوں نے کہا، اللہ کے رسول! کافر لوگ ہیں، (ہم قسمیں کیسے مان لیں) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے دیت ادا کر دی، حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ان کے باڑے میں گیا، تو ان اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری، حماد کہتے ہیں، یوں کہا یا اس کا ہم معنی۔

مفردات الحدیث

❶ رُمَّة: رسی جس سے قاتل باندھ کر اولیائے مقتول کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ ❷ مِرْبَد: باڑہ جہاں اونٹ باندھے جاتے ہیں۔

فائدہ:...... بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پہلے بینہ پیش کرنے کے لیے کہا، جب انہوں نے اس سے انکار کیا، تو پھر قسمیں اٹھانے کے لیے کہا، اس لیے بعض روایات میں بینہ پیش کرنے کا حکم ہے، قسمیں اٹھانے کی پیشکش کا تذکرہ نہیں ہے، اور بعض میں قسمیں اٹھانے کا ذکر ہے، بینہ کا مطالبہ نہیں ہے، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ اگر بینہ نہ ہو تو پھر قسمیں اٹھانے کا حق بھی پہلے اولیائے مقتول کو حاصل ہوگا۔ انکار کرنے پر مدعی علیہ فرد یا گروہ سے قسمیں لی جائیں گی۔ (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۹۱)

شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ، ربیعہ، ابوزناد، لیث اور داود کا یہی نظریہ ہے۔ (القسامہ، ص ۸۵)

[4344] (. . .) وحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ.

[4344]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں یہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیت اپنی طرف سے دی، اور اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مجھے ایک اونٹنی نے لات ماری تھی۔

[4344] تقدم تخريجه برقم (٤٣١٨)

[4345] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4345]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے، سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت کی ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4346] ٣۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ)) أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ.

[4346]۔ حضرت بشیر بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری رضی اللہ عنہما، جو بنو حارثہ سے تعلق رکھتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے دور میں خیبر کی طرف گئے، اور وہاں کے باشندوں سے صلح تھی، اور وہاں کے باشندے یہودی تھے، تو وہ دونوں ضرورت کے تحت الگ الگ ہو گئے، اس کے بعد عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور ایک پانی کے حوض سے لاش ملی، ان کے ساتھی نے اسے دفن کر دیا، پھر مدینہ کی طرف بڑھا، تو مقتول کا بھائی عبد الرحمٰن بن سہل، محیصہ اور حویصہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبد اللہ کا معاملہ پیش کیا، اور قتل گاہ کا تذکرہ بھی کیا، بشیر کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے مجھے ملنے والوں نے بتایا، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم پچاس قسمیں اٹھا کر، اپنے قاتل کے حقدار

[4345] تقدم تخريجه برقم (٤٣١٨)

[4346] تقدم تخريجه برقم (٤٣١٨)

بنا چاہتے ہو؟'' یا قاتل کی جگہ صاحب کا لفظ کہا، انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! نہ ہم نے دیکھا اور نہ وہاں موجود تھے، تو بشیر کے خیال میں آپ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں اٹھا کر تمہیں اس سے (قسمیں اٹھانے سے) بری کر دیتے ہیں؟'' انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیسے قبول کریں؟ بشیر کا خیال ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

فائدہ :...... هِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ: ان دنوں ان سے مصالحت تھی کہ اس کے بارے میں دو نظریات ہیں۔ (۱) خیبر ابھی فتح نہیں ہوا تھا، لیکن وہاں کے لوگوں کے ساتھ امن و سلامتی کے ساتھ رہنے کا معاہدہ تھا، کیونکہ بعض روایات میں ہے، آپ نے یہود کو دھمکی دی تھی، ''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔'' اگر خیبر فتح ہو چکا تھا، تو اعلان جنگ کی اطلاع کی ضرورت نہ تھی، مسلمان ان کو ویسے ہی خیبر سے نکال سکتے تھے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔ (۲) دوسرا نظریہ یہ ہے کہ یہ واقعہ فتح خیبر کے بعد پیش آیا (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۳۹۰، مکتبہ دار السلام)

[4347] ٤-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ.

[4347]۔ حضرت بشیر بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ بنو حارثہ کا ایک فرد عبداللہ بن سہل بن زید نامی اپنے چچیرے بھائی جسے محیصہ بن مسعود بن زید کہا جاتا تھا، کے ساتھ گیا، آگے لیث کی پہلی حدیث کی طرح، یہاں تک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دیت اپنے پاس سے دی، یحییٰ راوی بیان کرتے ہیں، مجھے بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ دیت میں مقرر کردہ اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے باڑے میں لات ماری۔

فائدہ :...... زکاۃ اور دیت میں ادا کی گئی اونٹنی کو فَرِيضَة سے تعبیر کرتے ہیں، کیونکہ ان کی عمر اور تعداد معین ہوتی ہے۔

[4348] ٥-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ

[4347] تقدم تخريجه برقم (٤٣١٨)

[4348] تقدم تخريجه برقم (٤٣١٨)

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

[4348] ۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے چند افراد خیبر کی طرف گئے اور وہاں بٹ گئے، تو انہوں نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دینا پسند نہ فرمایا، تو اس کی دیت میں صدقہ کے سو اونٹ دیئے۔

فائدہ ...... بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اولیائے مقتول نے، بینہ پیش کرنے یا قسمیں اٹھانے یا یہود کی قسمیں قبول کرنے سے انکار کر دیا، لیکن یہودیوں کو اس کا علم ہوا کہ ہم سے قسمیں لی جا سکتی ہیں، تو وہ قسمیں اٹھانے کے لیے تیار ہو گئے، اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع بھیجی کہ ہم قسمیں دینے کے لیے تیار ہیں، چونکہ وہ قسموں کے دینے پر آمادہ تھے، اس لیے بعض روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے قسمیں اٹھائیں، لیکن چونکہ انصار ان کی قسموں کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، اس لیے آپ نے ان سے قسمیں نہیں لیں، اس لیے بعض روایات میں آیا ہے، یہود نے قسمیں نہیں اٹھائیں۔ اس طرح دیت کا مسئلہ ہے، جب یہود سے قسم قبول نہیں کی گئی تو ان سے دیت لینے کا مسئلہ بھی پس منظر میں چل گیا، لیکن یہود کو چونکہ خطرہ تھا کہ مقتول ہمارے علاقہ میں پایا گیا ہے، اس لیے انہوں نے اپنے طور پر کچھ اونٹ بھیج دیئے، اور آپ ﷺ نے بھی قبول کر لیے اور دیت کی تکمیل اپنی طرف سے کی، اور چونکہ مدعی علیہم قسم قبول نہیں کی گئی تھی، اس لیے امام احمد کے قول کے مطابق ایسی صورت میں مقتول کی دیت، بیت المال پر پڑتی ہے، اس لیے اس کو بیت المال سے ادا کر دیا گیا، چونکہ ادائیگی آپ کے حکم سے ہوئی تھی، اس لیے یہ کہہ دیا گیا، کہ آپ نے اپنی طرف سے دیئے، اور چونکہ وہ اونٹ بیت المال سے ادا کیے گئے تھے، اس لیے ان کو صدقہ کے اونٹ قرار دیا گیا، اور بقول بعض وہ اونٹ صدقہ کے تھے، لیکن آپ نے قیمت اپنی طرف سے ادا کی تھی، یا صدقہ کے اونٹوں سے ادائیگی کے عوض ادھار لیے تھے، کہ مال فے سے ادا کر دیں گے، لیکن بظاہر امام احمد کا موقف ہی صحیح معلوم ہوتا ہے، کہ مصالحت کے لیے بیت المال سے ادائیگی ہو سکتی ہے، چاہے وہ اونٹ زکاۃ وغیرہ کے ہی کیوں نہ ہو۔ (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۹۲)

[4349] ٦۔(. . .) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ

[4349] تقدم تخريجه برقم (٤٣١٨)

وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ ((كَبِّرْ كَبِّرْ)) يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ)) فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ ((أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ)) قَالُوا لَا قَالَ ((فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ)) قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

[4349]۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر گئے، کیونکہ وہ مشقت و تنگی معاش میں گرفتار تھے، محیصہ نے آ کر بتایا، کہ عبد اللہ بن سہل قتل کر کے ایک چشمہ یا گڑھا میں پھینک دیئے گئے ہیں، (اس سے پہلے) وہ یہود کے پاس آ کر یہ کہہ چکے تھے کہ تم نے اللہ کی قسم! اسے قتل کیا ہے، (کیونکہ ان کے علاقہ میں قتل ہوئے تھے) انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے، پھر محیصہ اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں واقعہ بتایا، پھر وہ اور اس کا بھائی حویصہ جو اس سے بڑا تھا، اور عبد الرحمٰن بن سہل، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، محیصہ بات کرنے لگا، کیونکہ وہی خیبر میں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے محیصہ سے فرمایا: ''بڑے کو، بڑائی بخشو۔'' تو حویصہ نے گفتگو کی، پھر محیصہ بولے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں اور یا وہ جنگ کے لیے اعلان سن لیں۔'' اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو خط لکھا تو انہوں نے جواب لکھا، ہم نے، اللہ کی قسم! اسے قتل نہیں کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمٰن سے کہا، ''کیا تم قسمیں اٹھا کر، اپنے فرد کے خون کے حقدار بننا چاہتے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم قسموں کے لیے تیار نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو تمہارے سامنے یہود قسمیں اٹھائیں۔'' انہوں نے کہا، وہ تو مسلمان نہیں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس سو (۱۰۰) اونٹنیاں بھیجیں، جو ان کے احاطہ میں داخل کر دی گئیں، حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

[4350] ٧-(١٦٧٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

[4350]۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار، رسول اللہ ﷺ کے ایک انصاری صحابی سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے دور جاہلیت کے مطابق قسامہ کو برقرار رکھا۔

[4351] ٨-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ.

[4351]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے، آپ نے قسامہ کا فیصلہ انصار کے ایک مقتول کے بارے میں کیا، جس کا انہوں نے یہود کے خلاف دعویٰ کیا تھا۔

[4352] (. . .) وحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

[4352]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے بیان کرتے ہیں، کہ انہیں انصاری لوگوں نے بتایا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٢...... بَاب: حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ

باب ٢: ڈاکوؤں اور مرتدوں کے احکام

[4353] ٩-(١٦٧١) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ

[4350] اخرجه النسائي في (المجتبى) في القسامة باب: القسامة برقم (٤٧٢١) وبرقم (٤٧٢٢) وبرقم (٤٧٢٣) مرسلا۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٥٨٧)

[4351] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٢٦)

[4352] تقدم تخريجه برقم (٤٣٢٦)

[4353] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٢) وبرقم (١٠٦٦)

وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)) فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا.

[4353]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، (کھانے پینے کی کثرت سے) ان کے پیٹ خراب ہو گئے، یا آب و ہوا راس نہ آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اگر تم چاہو، تو صدقہ کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ، اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔'' انہوں نے ایسے کیا، اور تندرست ہو گئے، پھر چرواہوں کا رخ کیا، اور انہیں قتل کر دیا اور اسلام سے پھر گئے، اور رسول اللہ ﷺ کے اونٹ ہانک کر لے گئے، نبی اکرم ﷺ کو بھی اس کی اطلاع مل گئی، تو آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں ساتھیوں کو بھیجا، اور انہیں پکڑ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھروائیں، اور انہیں سنگریزوں پر چھوڑ دیا، حتی کہ وہ مر گئے۔

فوائد:...... ① غزوہ ذی قرد ۶ھ کے بعد کچھ افراد جو چار عرینہ اور تین عکل سے تھے اور ایک اور آدمی بھی ان کے ساتھ تھا، جو بھوک کی شدت کی بنا پر کمزور اور بیمار ہو چکے تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے، اور اصحاب الصفہ کے ساتھ رہنے لگے، بعد میں مدینہ میں کھا پی کر تندرست ہو گئے، لیکن چونکہ بدوی لوگ تھے، اس لیے بدہضمی کا شکار ہو گئے (جوئی پیٹ کی بیماری کو کہتے ہیں) یا مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی، (استیخام آب و ہوا کی ناموافقت کو کہتے ہیں) جس کی بنا پر ان کے پیٹ پھول گئے، اس لیے آپ ﷺ نے آب و ہوا کی ناموافقت پر انہیں مدینہ سے نکلنے کی اجازت مرحمت فرمائی، جس سے ثابت ہوتا ہے، آب و ہوا کی تبدیلی کے لیے یا ناموافقت کی بنا پر علاقہ اور گھر تبدیل کیا جا سکتا ہے، مدینہ سے باہر تقریبا چھ میل کے فاصلہ پر ذی جدر نامی جگہ میں صدقہ کے اونٹ چرتے تھے، انہوں نے دودھ پینے کی خواہش کا اظہار کیا، تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم دیا، اور اس وقت آپ کی اونٹنیاں بھی ادھر جا رہی تھیں، اس لیے ان کے ساتھ ان کو روانہ کر دیا، یا اہل صدقہ کے منتظم و متولی چونکہ آپ ہی تھے، اس لیے بعض روایات میں ان کو آپ کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ (۲) اس حدیث کی بنا پر ماکول اللحم حیوانات یعنی جن کا گوشت کھانا جائز ہے، کے

بول کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا، اس حدیث کی بنا پر امام مالک، امام احمد، محمد بن الحسن شوافع میں سے ابن المنذر، ابن خزیمہ وغیرہ، شعبی، عطاء، نخعی، زہری، ابن سیرین، ثوری کے نزدیک ماکول اللحم حیوانات کا بول پاک ہے، لیکن امام ابوحنیفہ، شافعی، ابو یوسف، ابوثور وغیرہم کے نزدیک تمام حیوانات کا بول ناپاک ہے، ابن حزم کا موقف بھی یہی ہے، داود، ظاہری، ابن علیہ اور ایک قول کے مطابق بعض کے نزدیک انسانی بول کے سوا تمام بول پاک ہیں۔

احناف وشوافع نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ اجازت علاج معالجہ کے لیے تھی، جو ضرورت کی بنا پر دی گئی، لیکن حرام چیز سے علاج خود مختلف فیہ ہے، امام احمد کے نزدیک محرم اشیاء سے علاج کسی صورت میں جائز نہیں ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے، اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام ٹھہرایا ہے، اس میں شفاء نہیں رکھی، شوافع کے نزدیک اس حدیث کی روشنی میں نشے والی اشیاء کے سوا تمام نجس اور پلید اشیاء سے علاج جائز ہے، بشرطیکہ یہ بات یقینی ہو، مالکیہ کا موقف حنابلہ والا ہے، شراب کے پینے سے جبکہ پانی میسر نہ ہو، مردار کھانے سے جب غذا میسر نہ ہو، زندگی کا بچنا یقینی ہے، لیکن علاج و دوا سے صحت کا ملنا یقینی نہیں ہے، اس لیے یہ قیاس مع الفارق ہے، احناف کے نزدیک امام ابوحنیفہ کا مشہور قول یہی ہے کہ حرام چیز سے علاج جائز نہیں ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے، اور اکثر احناف علماء نے ابو یوسف کے موقف کو اس شرط کے ساتھ تسلیم کیا ہے کہ مسلمان ماہر ڈاکٹر یہ کہتے ہیں، کہ اس بیماری کا علاج، اس حرام دوا کے سوا موجود نہیں ہے اور یہ دوا شفاء بخش ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، تکملہ ج ۲، ص ۲۹۸ تا ۳۰۴) ❷ تندرست ہونے کے بعد ان لوگوں نے ارتداد و بدعہدی کرتے ہوئے، سولہ (۱۶) اونٹ بھگا لیے اور ان میں سے ایک کو ذبح کر ڈالا، جب آپ ﷺ کے غلام یسار نے ان کا تعاقب کیا، تو انہوں نے اس کے ہاتھ، پاؤں کاٹ ڈالے اور اس کی زبان اور آنکھوں میں کانٹے گاڑ دیئے، حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ (طبقات لابن سعد، ج ۲، ص ۹۳) ❸ اور بقول ابن حجر راعی یعنی چرواہا جسے انہوں نے قتل کیا تھا، وہ صرف حضرت یسار رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ کو جب علم ہوا تو آپ نے ان کے تعاقب کے لیے حضرت کرز بن جابر فہری کی قیادت میں بیس سواروں کا ایک دستہ روانہ فرمایا، اگلے دن انہوں نے ایک عورت کی راہنمائی سے کھانے سے فراغت کے بعد سب کو گھیر کر قیدی بنا لیا، اور انہیں باندھ کر اپنے پیچھے گھوڑوں پر سوار کر کے مدینہ منورہ لے آئے، اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا، جو انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا، اور اس سے زائد سزا نہیں دی، حالانکہ وہ اپنی نمک حرامی، بدعہدی، اور حسن سلوک کے جواب میں انتہائی ظالمانہ اور سفاکانہ کاروائی کی بنا پر اس سے بھی زیادہ سنگین سزا کے مستحق تھے، اور کسی قسم کی رحم دلی، معافی یا ترس کے قابل نہ تھے، نیز حدود کے اجراء اور قضاء میں کسی قسم کی نرمی اور رافت روا رکھنا جائز نہیں ہے۔ ❹ ان لوگوں نے ظلم و ستم اور

بدعہدی کے ساتھ ڈاکہ اور ارتداد (دین اسلام سے پھر جانا) کا ارتکاب کیا تھا، اس لیے ان دونوں مسئلوں پر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔

ا۔ڈاکہ اور راہزنی، ڈاکو یا رہزن وہ فرد یا افراد ہیں، جن کے خوف اور ڈر سے لوگوں کا راستہ پر چلنا دشوار ہو جائے اور ان سے لوگوں کا جان و مال محفوظ نہ ہو، اور ان کو اس قدر قوت و شوکت حاصل ہو کہ عوام ان کا مقابلہ کر کے اپنا دفاع نہ کر سکتے ہوں، اور امام ابن حزم کے نزدیک تو ڈاکو ہر وہ ظالم انسان ہے، جو اہل ارض کو خوف میں مبتلا کر کے راستہ مسدود کر دے، اور وہ یہ کام کہیں اور کسی وقت کرے، دن کو یا رات کو، شارع عام میں، یا کسی گلی کوچہ میں، جنگل میں یا آبادی و شہر میں، احناف اور حنابلہ کے نزدیک ڈاکو کے پاس آلات حرب یا اسلحہ کا ہونا ضروری ہے، اور مالکیہ اور شوافع کے نزدیک، مال چھیننے کے لیے محض دھمکی اور قوت و شوکت کا استعمال ہی سزا کے لیے کافی ہے، ڈاکوؤں اور راہزنوں کی سزا کا انحصار، ان کی حرکات اور زیادتی پر موقوف ہے، ڈاکو اگر ڈاکہ زنی سے قبل ہی پکڑ لیے جائیں، ابھی انہوں نے نہ مال لوٹا اور نہ کسی کی جان لی ہے، تو انہیں احناف کے ہاں بطور سزا اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا، جب تک وہ اس سے توبہ کر کے اپنی نیک چلنی کا اظہار نہ کریں، اور اگر وہ چوری کے نصاب کے بقدر مال چھین لیں اور قتل نہ کریں تو ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جانبوں سے قطع کر دیئے جائیں گے، اور اگر وہ ڈاکہ زنی کی واردات کے دوران قتل کریں اور مال کو ہاتھ نہ لگائیں، تو انہیں قتل کی سزا دی جائے گی، جو قصاص نہ ہونے کی بنا پر اولیائے مقتول کی طرف سے معاف نہیں ہو سکے گی، اگر ڈاکو قتل کے ساتھ، مال بھی چھین لیں، تو علامہ تقی کے بقول، امام کو اختیار ہے، اگر چاہے تو ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جانبوں سے کاٹ کر قتل کر دے یا سولی پر لٹکا دے، یا تینوں کام کرے، یا قتل کر کے، سولی پر لٹکا دے، یا صرف قتل کروا دے، یا سولی پر چڑھا دے۔ (تکملہ ج ۲ ص ۳۱۱)

لیکن بقول ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن اگر انہوں نے قتل اور حصول مال دونوں جرائم کا ارتکاب کیا ہو تو مخالف جانبوں سے ان کے ہاتھ پاؤں قطع کر کے انہیں قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا جائے گا، یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جانبوں سے کاٹے بغیر صرف قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا جائے گا، اگرچہ ڈاکوؤں کی جماعت کے ایک ہی فرد نے قتل کا ارتکاب کیوں نہ کیا ہو اسلامی قوانین حدود، قصاص، دیت و تعزیرات ص ۷۵ شافعیوں کا موقف احناف والا ہے، صرف آخری صورت میں جب انہوں نے قتل اور حصول مال دونوں جرائم کا ارتکاب کیا ہے، تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے بغیر قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا جائے گا، مالکیہ، تیسری صورت میں جب ڈاکوؤں نے قتل کیا ہے، مال نہیں لوٹا، احناف شوافع کے ہمنوا ہیں کہ ڈاکوؤں کو بطور حد قتل کر دیا جائے گا، بطور قصاص نہیں، اس لیے مقتول کے اولیاء معاف نہیں کر سکیں گے، باقی تینوں صورتوں میں حاکم کو اختیار ہوگا، ان کو قتل کرے، یا قتل کر کے سولی پر لٹکا دے یا

ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جوانب کٹوا دے، یا تعزیر (مار پیٹ) کے بعد ان کو جلاوطن کر دے۔ (تکملہ ج ۲ ص ۳۱۲)
لیکن ڈاکٹر تنزیل الرحمن کا بیان اس سے مختلف ہے، ص ۹۷ (اسلامی قوانین) حنابلہ کا موقف بھی شوافع والا ہے، صرف پہلی صورت میں، جبکہ انہوں نے محض ڈرایا یا دھمکایا ہے، نہ قتل کیا ہے اور نہ مال چھینا ہے، تو انہیں کسی ایک علاقہ میں ٹکنے نہیں دیا جائے گا۔

اور ان سزاؤں کا ماخذ سورہ مائدہ کی آیت ۲۲ ﴿انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله.... الآية﴾ جس میں ((او)) کے لفظ کو امام مالک تخییر کے لیے قرار دیتے ہیں، اور باقی تینوں ائمہ بیان وتفصیل کے لیے کہ سزاء بقدر جرم ہوگی، اور آیت میں ینفوا من الارض، میں نفی سے مراد اکثریت کے نزدیک قید و بند ہے، اور بقول بعض جلاوطنی بنو عرینہ اور بنو عکل کے لوگوں کا دوسرا جرم ارتداد یعنی دین سے پھرنا ہے، اسلام جس طرح لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے اور جو لوگ، انسانوں کی جان و مال کے لیے خطرہ پیدا کرتے ہیں، یا ان کی عزت کو پامال کرتے ہیں، تو ان کو عبرتناک سزا دیتا ہے، تاکہ لوگوں کا مال اور جان محفوظ رہے، اس طرح جو انسان، اسلام سے منکر ہو کر، مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو کر انہیں گمراہ کرنے اور دین میں فتنہ وفساد برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کو سنگین سزا دیتا ہے، اور اس کی سزا قتل ہے، جس پر امت کے فقہاء، جن میں ائمہ اربعہ داخل ہیں، متفق ہیں، اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے، کیونکہ قتل مرتد کے بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں۔ (تفصیلات کے لیے دیکھئے، اسلامی قوانین، حدود، قصاص، دیت، وتعزیرات، ڈاکٹر تنزیل الرحمن، ص ۱۴۶ تا ۱۶۰)

[4354] ۱۰۔(. . . .) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ رضي الله عنه أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا)) فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ

[4354] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضها برقم (۲۳۳) وفي الجهاد باب: اذا حرق المشرك المسلم هل يحرق برقم (۳۰۱۸) وفي المغازي باب: قصة عكل وعرينة برقم (٤١٩٣) وفي التفسير باب: ﴿انما جزاؤا الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا﴾ الى قوله ﴿او ينفوا من الارض﴾ برقم (٤٦١٠) وفي الحدود باب: المحاربين من اهل الكفر والردة برقم (٦٨٠٢)

اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا و قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ.

[4354]۔ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ عکل قبیلہ کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی، سرزمین مدینہ کی آب و ہوا ان کے موافق نہ آئی، اور ان کے جسم بیمار ہو گئے، انہوں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہمارے چرواہے کے ساتھ نکل کر اس کے اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے، کہ تم ان کے بول اور دودھ پی سکو۔'' تو انہوں نے کہا، کیوں نہیں، (ہم جاتے ہیں) تو وہ باہر چلے گئے، اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا، جس سے تندرست ہو گئے، تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ بھگا لیے، رسول اللہ ﷺ کو بھی اس کی خبر مل گئی، تو آپ ﷺ نے صحابہ کو ان کے تعاقب میں بھیجا، انہیں پکڑ لیا گیا، اور آپ کے پاس لایا گیا، آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیری گئیں، پھر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا، حتی کہ وہ مر گئے، ابن الصباح کی روایت کے الفاظ ہیں، اِطَّرَدُوا النَّعَمْ اور سمرت اعینھم معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[4355] ١١۔(. . .) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا

← وفي باب: لم يحسم النبي ﷺ المحاربين من اهل الردة حتى هلكوا برقم (٦٨٠٣) وفي باب: لم يسق المرتدون المحاربون حتى ماتوا برقم (٦٨٠٤) وفي باب سمر النبي ﷺ اعين المحاربين برقم (٦٨٠٥) وفي الديات باب: القسامة برقم (٦٨٩٩) وابو داود في (سننه) ي الحدود باب: ما جاء في المحاربة برقم (٤٣٦٤) وبرقم (٤٣٦٥) وبرقم (٤٣٦٦) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تاويل قول الله عزوجل ﴿انما جزاؤا الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض﴾ وفيمن نزلت وذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر انس بن مالك فيه ٧/ ٩٣ و ٩٤ و ٧/ ٩٤ و ٩٥ ٧/ ٩٥ وبرقم ٧/ ٩٥۔ انظر (التحفة) برقم (٩٤٥)

[4355] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٣٠)

بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

[4355]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آئے، مدینہ میں وہ پیٹ کی بیماری کا شکار ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دودھیاری اونٹنیوں میں جانے کا حکم دیا، اور انہیں کہا، ان کے پیشاب اور دودھ پئیں، جیسا کہ مذکورہ بالا حجاج بن ابی عثمان کی روایت ہے، اور اس میں ہے، ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیری گئیں، اور انہیں سنگریزوں پر پھینک دیا گیا، وہ پانی طلب کرتے تھے، تو انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

فائدہ: ......ان لوگوں کو چونکہ مارنا مطلوب تھا، کیونکہ انہوں نے چرواہے کو پیاسا رکھ کر مارا تھا، اس لیے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا، جو انہوں نے چرواہے کے ساتھ روا رکھا تھا۔

[4356] ۱۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَقُلْتُ أَتَتَّهِمُنِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هٰذَا أَوْ مِثْلُ هٰذَا.

[4356]۔حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا، قسامہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی ہے، ابو قلابہ کہتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے ہی حدیث سنائی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے، آگے حجاج اور ایوب کی طرح مذکورہ بالا روایت بیان کی، ابو قلابہ کہتے ہیں، جب میں ساری حدیث سنا چکا، تو عنبسہ نے کہا، سبحان اللہ، ابو قلابہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا، اے عنبسہ! کیا آپ مجھے متہم قرار دیتے ہیں (کہ میں نے حدیث پوری طرح بیان نہیں کی) عنبسہ نے کہا، نہیں، ہمیں بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث سنائی تھی، اور کہنے لگے، اہل شام جب تک تم میں یہ ابو قلابہ یا اس جیسے لوگ رہیں گے، خیر وخوبی کے ساتھ رہو گے، تمہیں صحیح معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔"

[4356] تقدم تخريجه برقم (٤٣٣٠)

فائدہ :...... امام مسلم نے یہ حدیث انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کی ہے، اور امام بخاری، باب القسامہ، کتاب الدیات میں اس کو تفصیل سے لائے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قسامہ کے قائل نہیں تھے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس سے قصاص کے قائل نہیں تھے، کیونکہ مدعیٰ علیہ کے خلاف بینہ قائم نہیں ہوسکتی، اور عدم مشاہدہ کی بنا پر قسمیں اٹھانا بھی مشکل ہے، لیکن لوث وعداوت کی بنا پر کسی محلہ پر الزام عائد ہوسکتا ہے اور ان سے برأت کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے، جس سے انکار کی صورت میں دیت لی جاسکتی ہے، لیکن عام طور پر شارحین کا خیال یہی ہے کہ ابو قلابہ قسامہ کے قائل نہیں تھے، عکل اور عرینہ کے بارے میں حدیث کو ان کے ارتداد کی سزا قرار دیتے تھے، اور قتل صرف تین صورتوں میں جائز سمجھتے تھے۔ (۱) شادی شدہ زنا کا مرتکب ہو۔ (۲) کوئی کسی کو قتل کر دے۔ (۳) اسلام لا کر اس سے ارتداد اختیار کرے، ان تین صورتوں کے سوا کسی کو قتل کرنا درست نہیں سمجھتے تھے۔

[4357] (. . .) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ.

[4357]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عکل قبیلہ کے آٹھ افراد آئے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، جس میں یہ اضافہ ہے، آپ نے ان کو داغا نہیں۔

فائدہ :...... ان لوگوں کو ارتداد اور قصاص کی بنا پر قتل کرنا مقصود تھا، چور کی سزا کی طرح صرف ہاتھ کاٹنا مطلوب نہیں تھا، اس لیے چور کے ہاتھ کو تو اس کی زندگی بچانے کے لیے داغا جاتا ہے، تاکہ خون بند ہو جائے، لیکن ان کو داغ نہیں لگایا، تاکہ خون کے بند ہونے سے زندگی نہ بچ سکے۔

[4358] ۱۳۔ (. . .) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِّنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ.

[4357] تقدم تخريجه برقم (٤٣٣٠)

[4358] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٩٦)

[4358]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ کے کچھ لوگ آئے، وہ مسلمان ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی، اور مدینہ میں موم یعنی برسام کی بیماری پھیل گئی، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، اس میں اضافہ یہ ہے کہ آپ کے پاس تقریباً بیس (۲۰) انصاری نوجوان موجود تھے، آپ نے انہیں ان کے پیچھے بھیجا، اور ان کے ساتھ، ایک کھوجی بھی بھیجا، جوان کے پاؤں کے نشانات کا پیچھا کر سکے۔

مفردات الحديث ❊ بَرْسَام: اس بیماری کو کہتے ہیں جس سے عقل میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، سر اور سینہ پر سوجن آ جاتی ہے، اور بقول بعض جگر اور معدہ کے درمیانی پردہ پر ورم آ جاتے ہیں۔

[4359] (. . .) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَهْطٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِّنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4359]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ہمام کی حدیث میں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ کا ایک گروہ آیا اور سعید کی حدیث میں ہے، عکل اور عرینہ کے افراد آئے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4360] ١٤۔(. . .) وحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْيُنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ.

[4360]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ نے ان لوگوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں، کیونکہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

[4359] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: قصة عكل وعرينة برقم (٤١٩٢) وفي الطب باب: من خرج من ارض لا تلائمه برقم (٥٧٢) وفي الجهاد باب: العون بالمدد برقم (٣٠٦٤) وفي المغازي باب: غزوة الرجيع ورعل وذكوان وبئر معونة برقم (٤٠٩٠) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: بول ما يوكل لحمه برقم (٣٠٤) انظر (التحفة) (١١٧٦)

[4360] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الطهارة باب: ما جاء في بول ما يوكل لحمه برقم (٧٣) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث ٧/ ١٠٠۔ انظر (التحفة) برقم (٨٧٥)

٣...... بَاب: ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

باب ٣: پتھر اور اس کے علاوہ تیز دھار اور بھاری اشیاء سے قتل کی صورت میں قصاص ہے، اور عورت کے بدلہ میں مرد کو قتل کیا جائے گا

[4361] ١٥-(١٦٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا ((أَقَتَلَكِ فُلَانٌ)) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

[4361]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے چاندی کے زیورات کی خاطر ایک لڑکی کو مار ڈالا، اسے پتھر سے مارا، اس لڑکی کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، کیونکہ ابھی اس میں زندگی کے آثار تھے، جان نہیں نکلی تھی، تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟'' اس نے سر کے اشارے سے بتایا، نہیں، پھر آپ ﷺ نے دوبارہ (کسی اور کے بارے میں) پوچھا، تو اس نے سر سے اشارہ کیا، کہ نہیں، پھر آپ نے تیسری بار سوال کیا، تو اس نے سر کے اشارے سے کہا، ہاں۔ تو آپ ﷺ نے اسے دو پتھروں کے درمیان (سر رکھ کر) قتل کروا دیا (کیونکہ اس نے قتل کا اعتراف کر لیا تھا)۔

مفردات الحدیث ❶ أَوْضَاح، وَضَحٌ کی جمع ہے، یہ چاندی کے زیورات کی ایک قسم ہے۔ ❷ رَمَقٌ: زندگی کا آخری حصہ یا آخری سانس۔

فوائد :...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل شر و فساد پر نظر رکھنی چاہیے، اور شر و فساد کی صورت میں قرائن کی موجودگی کی بنا پر ان سے پوچھ گچھ بھی ہو سکتی ہے، لیکن اقرار جرم کے بغیر انہیں مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔

[4361] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: الاشارة في الطلاق والامور برقم (٥٢٩٥) وفي الديات باب: اذا قتل بحجر او بعصا برقم (٦٨٧٧) وفي باب: من اقاد بالحجر برقم (٦٨٧٩) وابو داود في (سننه) في الديات باب: يقاد من القاتل برقم (٤٥٢٩) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب القود بغير حديدة برقم ٨ش٣٥ وابن ماجه ماجه في (سننه) في الديات باب: يقتاد القاتل كما قتل برقم (٢٦٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٣١)

الا یہ کہ شہادت سے جرم ثابت ہو جائے، اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے، قابل فہم اشارہ معتبر اور قابل اعتماد ہے، اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے، مالکیہ نے یہ کہا ہے، اگر مقتول، موت سے پہلے قاتل کی نشاندہی کر دے، اور اس پر زخم کے نشان موجود ہوں تو اس کا یہ دعویٰ، اس بات کا قرینہ اور علامت ہوگا، کہ اس میں اس قاتل کا دخل ہے اس لیے یہ دعویٰ قسامہ کا سبب بنے گا، اگر اولیائے مقتول اس قاتل کے ہی قاتل ہونے کی قسم اٹھائیں اور قتل عمد کا دعویٰ کریں، تو اس سے قصاص لیا جائے گا، لیکن جمہور کے نزدیک، محض مرنے والے کے دعویٰ کو بینہ قرار نہیں دیا جا سکتا، یہاں مقتولہ کے بیان پر یہودی کو قتل نہیں کیا گیا، بلکہ اس کے قتل کے اقرار و اعتراف کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ ❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کر دیا جائے گا۔ ❸ ائمہ حجاز اور جمہور علماء نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ قاتل جس آلہ، ذریعہ اور طریقہ سے قتل کرے، قصاص میں اسے (اس طریقہ یا ذریعہ سے قتل کیا جائے گا، لیکن احناف کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی ثقیل اور بھاری چیز سے عمداً قتل کر دے، اس میں تیز دھار آلہ استعمال نہ کرے، مثلاً تلوار، تیر، خنجر اور چھری، تو یہ قتل عمد شمار نہیں ہوگا، شبہ عمد ہوگا، جس میں دیت مغلظہ ہوتی ہے، امام ابوحنیفہ، حسن، شعبی، ابن المسیب، عطاء اور طاؤس کا یہی موقف ہے، لیکن ائمہ ثلاثہ (مالک، شافعی، احمد) اور صاحبین کے نزدیک اگر آلہ قتل ایسی چیز ہے، جس سے عموماً زندگی ختم ہو سکتی ہے، اس کا تیز دھار ہونا شرط نہیں ہے، جیسے بڑا پتھر، لاٹھی تو یہ قتل عمد ہے، جس پر قصاص لازم آئے گا، نخعی، زہری، ابن سیرین، حماد، عمرو بن دینار، ابن لیلیٰ اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ (المغنی، ج ۱۱، ص ۴۴۷، الدکتور ترکی)

لیکن خیال رہے احناف کے نزدیک اگر قاتل کا مقصد و ارادہ دوسرے کو قتل کرنا اور اس کی جان لینا ہے، تو پھر اس کے لیے وہ کوئی بھی آلہ استعمال کرے، وہ تیز دھار ہو یا ثقیل و بھاری، تو یہ قتل، قتل عمد ہوگا، جس کی سزا، قصاص ہے، شبہ عمد نہیں ہوگا، جس کی سزا بھاری دیت ہے۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۳۳۶)

گویا اختلاف صرف اس صورت میں ہے، جب قاتل، قتل کرنے کا اعتراف و اقرار نہ کرے، تو پھر آلہ قتل کو دیکھا جائے گا، لیکن آج کے دور کا تقاضہ یہی ہے کہ قتل میں کسی قسم کا آلہ استعمال کیا جائے، اور قتل بینہ (شہادت) سے ثابت ہو جائے، اس کو قتل عمد قرار دیا جائے، جس کی اصل سزا قصاص ہے۔ علامہ تقی عثمانی نے اس کو ترجیح دی ہے کہ آج کل جمہور ائمہ اور صاحبین کی رائے پر عمل کرنا چاہیے۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۳۳۸) ❹ جمہور کے نزدیک قصاص کا طریقہ وہی ہے جس کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ قاتل کے ساتھ وہی سلوک اور رویہ اختیار کیا جائے گا، جو اس نے اختیار کیا تھا، اگر اس نے کسی کو پتھر سے قتل کیا ہے، تو اسے پتھر سے قتل کیا جائے گا، اگر کسی کو پانی میں غرق کیا ہے تو اسے پانی میں ڈبویا جائے گا، اگر لاٹھی سے قتل کیا ہے، تو لاٹھی سے قتل کیا جائے گا، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک، قاتل کو صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا، امام احمد کا ایک قول یہی ہے، صاحبین اور ثوری کا بھی یہی نظریہ ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک تلوار سے قتل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایسا آلہ قتل جس سے فوراً جان نکل جائے، اس لیے احناف

کے موقف کے مطابق، اس کے لیے وہ جدید آلات قتل استعمال کیے جا سکتے ہیں، جس سے انسان کی فوری طور پر جان نکل جائے اور وہ تڑپ تڑپ کر نہ مرے۔ (تفصیلات کے لیے دیکھئے، اسلامی قوانین ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، حصہ دوم، بحث قصاص ودیت)

[4362] (...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

[4362]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے، شعبہ کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، ابن ادریس کی حدیث میں یہ ہے، آپ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل ڈالا، کوٹ ڈالا۔

مفردات الحدیث ☆ رَضَخ (ف. ن)، النوى او الحصى: گٹھلی یا کنکری کو توڑ ڈالا۔

[4363] ١٦۔(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ.

[4363]۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک یہودی آدمی نے ایک انصاری لڑکی کو زیور کی خاطر قتل کر ڈالا، پھر اسے کنویں میں پھینک دیا، اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا، اس کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا، حتی کہ وہ مر جائے، تو اس کے مرنے تک اس کو پتھر مارے گئے۔

[4364] (...) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4364]۔ امام ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4365] ١٧۔(...) وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

[4362] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٣٣٧)

[4363] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الديات باب: يقاد من القاتل برقم (٤٥٢٨) والنسائى فى (المجتبى) فى تحريم الدم باب: ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح على يحيى بن سعيد فى هذا الحديث ٧/ ١٠٠۔١٠١۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٠)

[4364] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٣٣٩)

[4365] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الخصومات باب: ما يذكر فى الاشخاص والخصومة ←

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقَرَّ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[4365]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اس حالت میں پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کوٹ ڈالا گیا تھا، تو لوگوں نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھ یہ حرکت کس نے کی؟ فلاں نے؟ فلاں نے؟ حتی کہ لوگوں نے ایک یہودی کا نام لیا، تو اس نے سر کے اشارے سے تصدیق کی، یہودی کو پکڑ لیا گیا، تو اس نے اقرار کرلیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی کا سر پتھروں سے کچلنے کا حکم دیا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہے، مریض یا قریب الموت کا ایسا اشارہ جو سمجھ میں آتا ہو اس کے فہم میں کسی قسم کا شک واشتباہ نہ ہو، وہ معتبر اور قابل اعتماد ہے۔ ائمہ حجاز کا یہی نظریہ ہے، لیکن امام ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک صرف گونگے کا اشارہ معتبر ہے، اس سے حکم ثابت ہوگا، مریض جب تک کلام نہ کرے، محض اس کے اشارے سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوگا۔

۴...... بَاب: الصَّائِلِ عَلٰى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ عُضْوِهٖ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

باب ٤: کوئی آدمی دوسرے انسان کی جان یا اس کے کسی عضو پر حملہ کرتا ہے، اور وہ آگے سے اپنا تحفظ و دفاع کرتے ہوئے اس کی جان یا اس کا عضو ضائع کر دیتا ہے، تو اس پر تاوان نہیں ہے

[4366] ١٨ـ(١٦٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ

← بين المسلم واليهود برقم (٢٤١٣) وفي الوصايا باب: اذا اوما المريض براسه اشارة بنية جازت برقم (٢٧٤٦) وفي الديات باب: سوال القاتل حتى يقر والاقرار في الحدود برقم (٦٨٧٦) وفي باب: اذا اقر بالقتل مرة قتل به برقم (٦٨٨٤) وابو داود في (سننه) في الديات باب: يقاد من القاتل برقم (٤٥٢٧) والترمذي في (جامعه) في القسامة باب: القود من الرجل للمرأة برقم (٤٧٥٦) وابن ماجه في (سننه) ي الديات باب: يقاد من القاتل كما قتل برقم (٢٦٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٩١)

[4366] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الديات باب: اذا عض رجلا فوقعت ثناياه برقم (٦٨٩٢) والترمذي في (جامعه) في الديات باب: ما جاء في القصاص برقم (١٤١٦)←

عَـنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوْ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ)).

[4366] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یعلیٰ بن منیہ یا ابن امیہ ایک آدمی سے لڑ پڑا، تو ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانتوں سے چبا ڈالا، اس نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، جس سے اس کا سامنے کا دانت گر گیا، اور ابن المثنیٰ کی روایت ہے، اس کے سامنے کے دونوں دانت گر گئے، تو وہ اپنا جھگڑا نبی اکرم ﷺ کی عدالت میں لائے، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ایک سانڈ کی طرح ہاتھ چباتا ہے، اس کے لیے کوئی دیت نہیں ہے۔''

[4367] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى

عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4367]۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ کی سند سے یعلیٰ سے بیان کرتے ہیں۔

فوائد: ...... ❶ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام منیہ ہے اور والد کا نام امیہ ہے، اور بقول بعض منیہ، ان کی دادی کا نام ہے، اور دوسرا آدمی جس سے جھگڑا ہوا ہے، وہ حضرت یعلیٰ کا اپنا اجیر (مزدور) ہی تھا، اور حضرت یعلیٰ نے اس کا ہاتھ چبایا تھا، لیکن انہوں نے اس حرکت کو اپنی شان اور مقام کے منافی سمجھتے ہوئے، کاٹنے والے کی تصریح نہیں کی، اور کنایہ وتعریض سے کام لیا۔ ❷ بعض روایات میں ایک ثنیہ کا ذکر ہے، اور بعض میں دو کا، ممکن ہے ایک گر گیا ہو اور ایک ہلنے لگا ہو، گرا نہ ہو، اس لیے جس نے اس کے نقصان کو ملحوظ رکھا، گرنے سے تعبیر کر دیا، اور جس نے یہ دیکھا، وہ گرا تو نہیں ہے، اس نے ایک کے گرنے کا تذکرہ کیا، مزید برآں واقعہ کی ہر جزئی کے

← والنسائی فی (المجتبی) فی القسامة باب: القود من العضة وذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عمران بن حصين ٨/ ٢٩۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الديات باب: من عض رجلا فنزع يده فنذر ثناياه برقم (٢٦٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٢٣)

[4367] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاجارة باب: الاجر فی الغزو برقم (٢٢٦٥) وفی الجهاد باب: الاجر برقم (٢٩٧٣) وفی المغازی باب: غزوة تبوك برقم (٤٤١٧) وفی الديات باب: اذا عض رجلا فوقعت ثناياه برقم (٤٥٨٤) وابو داود فی (سننه) فی الديات باب: فی الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه برقم (٤٥٨٤) والنسائی فی (المجتبی) فی القسامة باب: ذكر الاختلاف علی عطاء فی هذا الحديث ٨/ ٣١ و ٣٢/ ٨/ ٣٢ انظر (التحفة) برقم (١١٨٣٧)

بارے میں یقینی بات کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لیے راویوں میں، واقعات کی بعض جزئیات یا تفصیلات میں اختلاف پایا جاتا ہے، اس لیے اس اختلاف کا اثر اصل واقعہ پر نہیں پڑتا، کہ اس کو ہی مشکوک ٹھہرا دیا جائے، اس بنیاد پر اس کا انکار کر دیا جائے، واقعات کی تفصیل بیان کرتے وقت عینی شاہدوں کے درمیان بعض باتوں میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ ❸ جمہور کے نزدیک اگر کوئی انسان حملہ آور سے اپنا دفاع کرتا ہے، اور دفاع کی صورت اس کے سوا ممکن نہیں ہے، کہ وہ حملہ آور کو کچھ نقصان پہنچائے، جس طرح یہاں ہاتھ کھینچنے بغیر چارہ نہیں تھا، تو ایسی صورت میں اس پر قصاص یا دیت نہیں ہے، امام مالک سے منقول ہے، کہ ان کے نزدیک ہاتھ کاٹنے والے کو تاوان ادا کرنا ہوگا، اور ابن لیلیٰ کا بھی یہی موقف ہے، لیکن بعض مالکیوں نے امام صاحب کے قول کی توجیہ یہ کی ہے، کہ یہ اس صورت میں جب وہ ہاتھ نرمی اور سہولت کے ساتھ، دانت گرائے بغیر کھینچ سکتا تھا، لیکن اس نے زیادتی کرتے ہوئے، جان بوجھ کر اس کا دانت گرایا۔ ❹ ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ، مالک اور امام شافعی کے نزدیک اپنی جان کا دفاع اور تحفظ فرض ہے، اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے، اس دور میں اگر لوگ ان ائمہ کے نظریہ کے مطابق اپنی جان کا تحفظ اور دفاع کرنا فرض سمجھ لیں، تو آج کل جو دہشت گردی وغنڈہ گردی ہو رہی ہے، اس میں کافی حد تک کمی واقع ہو جائے، دفاع شرعی کے اصول اور تفصیلات کے لیے علامہ عبدالقادر عودہ شہید کی کتاب التشریع الجنائی الاسلامی قابل مطالعہ ہے۔

[4368] ١٩ـ(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ ((أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ)).

[4368]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ (کلائی) کاٹ لیا، اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، جس سے اس کا سامنے کا دانت گر گیا، مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اسے رائیگاں قرار دیا اور فرمایا: ''کیا تم یہ چاہتے تھے کہ اس کا گوشت کھا لو۔''

[4369] ٢٠ـ(١٦٧٤) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ

[4368] تقدم تخريجه في الحديث برقم (٤٣٤٢)

[4369] تقدم تخريجه برقم (٤٣٤٣)

ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ((فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)).

[4369] ۔حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یعلیٰ بن منیہ کے اجیر کا ایک آدمی سے ہاتھ (کلائی) چبایا، تو اس نے اسے کھینچ لیا، جس سے کاٹنے والے کا سامنے کا دانت گر گیا، مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اس کو رائیگاں قرار دیا، اور فرمایا: ''تو نے چاہا اس کو چباتا رہے، جس طرح اونٹ چباتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✻ تَقْضَم (س): دانتوں کے اطراف سے چبانا۔

[4370] ۲۱۔(۱٦۷۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا)).

[4370] ۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ دانتوں سے چبایا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، تو اس کا سامنے کا ایک دانت یا دونوں ٹوٹ گئے، (گر گئے) تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو مجھے کیا مشورہ یا ہدایت دیتا ہے، یہ مشورہ دیتا ہے کہ میں اسے حکم دوں، وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا اور تو اسے کاٹتا رہتا، جس طرح اونٹ چباتا ہے؟ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں رکھ تاکہ وہ اسے چبائے، پھر اس کو کھینچ لینا۔''

فائدہ :......کوئی آدمی اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ دوسرا آدمی اس کا ہاتھ چبانے لگے، اور وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں چھوڑ دے کہ وہ اسے چباتا رہے، یہ ایک طبعی اور انسانی فطرت ہے، اس لیے اس پر مواخذہ کیسے ہو سکتا ہے، اس طرح آپ ﷺ نے واقعاتی اور نفسیاتی انداز میں اس کو بات سمجھا دی کہ تیرا مطالبہ درست نہیں ہے، اگر تو ہوتا، تو تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیتا۔

مفردات الحدیث ✻ استعدیٰ: نصرت واعانت طلب کی۔

[4371] ۲۲۔(۱٦۷٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ

[4370] اخرجه النسائي في (المجتبى) في القسامة باب: القود من العضة وذكر اختلاف الناقلين لخبر عمران بن حصين ۸/ ۲۸۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸٤۰)

[4371] تقدم تخريجه برقم (٤٣٤٣)

عَـنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)).

[4371] ۔حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اور وہ ایک دوسرے آدمی کا ہاتھ چبا چکا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا، جس کی بناپر (کاٹنے والے) کے دونوں سامنے کے دانت گر گئے تھے تو آپ ﷺ نے اس معاملہ کو رائیگاں قرار دیا، اور فرمایا: ''تو نے چاہا، اس کا ہاتھ چباتے رہنا، جس طرح سانڈھ یا اونٹ چباتا ہے؟''

[4372] ۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُوأُسَامَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ.

[4372] ۔حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جنگ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوا، اور یعلی کہا کرتے تھے، یہ غزوہ میرے نزدیک سب عملوں میں زیادہ وثوق و اعتماد کے لائق ہے، عطاء کہتے ہیں، صفوان نے کہا، یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا، میرا ایک اجیر (نوکر) تھا، اس نے دوسرے انسان سے لڑائی کی، تو ان میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا، (عطاء کہتے ہیں، صفوان نے مجھے بتایا تھا، ان میں سے کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا تھا) جس کا ہاتھ چبایا جا رہا تھا، اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور اس کے سامنے کے دانتوں میں سے ایک دانت نکل گیا، تو وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اس کے ثنیہ کا کوئی تاوان نہ ڈالا۔''

[4373] (. . .)وحَدَّثَنَاه عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4373] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4372] تقدم تخريجه برقم (٤٣٤٣)

[4373] تقدم تخريجه برقم (٤٣٤٣)

٥..... بَاب: إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا

باب ٥: دانتوں اور اس جیسی چیز کا قصاص

[4374] ٢٤-(١٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ)) فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ)) قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ)).

[4374] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ربیع کی بہن، حارثہ کی ماں نے ایک انسان کو زخمی کر ڈالا، تو فریقین مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قصاص، قصاص، یعنی بدلہ دینا ہو گا۔'' تو ربیع کی ماں کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! اس سے کبھی بھی قصاص نہیں لیا جائے گا، تو نبی اکرم ﷺ نے (استعجاب وحیرت سے) فرمایا: ''سبحان اللہ! اے ربیع کی ماں! اللہ کا قانون قصاص ہے۔'' اس نے کہا نہیں، اللہ کی قسم، اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس پر تکرار جاری رہا، حتی کہ دوسرے فریق نے دیت کو قبول کر لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں، اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھائیں، تو اللہ اس کو پوری کر دیتا ہے۔

فوائد:...... ❶ ربیع سے مراد، ربیع بنت نضر بن ضمضم ہیں، جو حضرت انس بن مالک بن نضر کی پھوپھی ہیں، اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں، اور حارثہ سے مراد، حارثہ بن سراقہ ہے، جو غزوہ بدر میں شہید ہو گیا تھا، اور ام الربیع نے، جب آپ نے قصاص کا فیصلہ سنایا کہ اللہ کا قانون، اگر ولی معاف نہ کریں، تو قصاص ہے، جواباً، کہا، اللہ کی قسم، مجھے اللہ تعالی پر اعتماد و بھروسہ ہے، کہ فریق مخالف معافی یا دیت پر راضی ہو جائے گا، اس لیے عملاً قصاص کا واقعہ پیش نہیں آئے گا، اسی بنا پر آپ نے آخر میں فرمایا: ''اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں، اگر وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے، اللہ کی قسم اٹھائیں، تو ان کی قسم پوری کر دیتا ہے، اس لیے یہ اعتراض پیدا نہیں ہو سکتا، کہ آپ ﷺ کے قصاص کے فیصلہ کا ام ربیع نے انکار کیا، اگر اس نے انکار کیا ہوتا، تو آپ اس کی تعریف نہ

[4374] اخرجه النسائي في (المجتبى) في القسامة باب: القصاص في السن برقم (٤٧٦٩) انظر (التحفة) برقم (٣٣٢)

فرماتے، بلکہ غصہ اور ناراضی کا اظہار فرماتے، اس لیے ہر متکلم کے الفاظ کے ظاہری معنی پر اصرار نہیں کرنا چاہیے، یا کسی نیک سیرت اور باکردار، صاحب تقویٰ کے ظاہری قول وفعل پر فوراً، کفر یا گناہ گار ہونے کا فتویٰ نہیں لگانا چاہیے، بلکہ اس کا مقصد اور مراد معلوم کرنے کی کوشش کرنا چاہیے، اور اس کے احوال وظروف کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ کہیں جذباتی طور پر، فرح یا حزن کی شدت کی بنا پر غیر شعوری طور پر یا تعبیر کی کوتاہی کی بنا پر، تو اس سے یہ حرکت سرزد نہیں ہوگی، کیونکہ انسان کے ہر فعل وقول کو اس کی سیرت وکردار اور عمومی رویہ کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

❷ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مردوں اور عورتوں کا باہمی قصاص اور بدلہ جس طرح جان ونفس میں ہے، اس طرح اطراف اور اعضاء وجوارح میں بھی ہے، جان ونفس میں مرد اور عورت کے درمیان قصاص ہے، اس پر ائمہ اربعہ اور جمہور کا اتفاق ہے۔ (المغنی، ج ۱۱، ص ۵۰۰ مسئلہ نمبر ۱۴۳۲)

اطراف واعضاء میں قصاص کے بارے میں اختلاف ہے، ائمہ حجاز مالک، شافعی، اور احمد کے نزدیک یہاں بھی مرد اور عورت میں قصاص جاری ہوگا، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اطراف میں مرد اور عورت میں قصاص نہیں ہے، ایسی صورت میں دیت ہوگی۔ ❸ صحیح مسلم کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے، جنایت یا جرم کا ارتکاب ربیع کی بہن نے کیا تھا، جبکہ بخاری شریف کی روایات سے معلوم ہوتا ہے، زیادتی کا ارتکاب خود ربیع نے کیا تھا، اس طرح صحیح مسلم کی روایت میں زخمی کرنے کا تذکرہ ہے، جبکہ بخاری میں، ثنیہ دانت توڑنے کا ذکر ہے، تیسرا اختلاف یہ ہے، صحیح مسلم کی روایت کی رو سے، قسم ربیع کی ماں نے اٹھائی ہے، اور بخاری کی اکثر روایات کی رو سے، ربیع کے بھائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا، انس بن نضر نے اٹھائی تھی، اس لیے اس تعارض کو دور کرنے میں شارحین میں اختلاف ہے، بعض حضرات کا خیال ہے، یہ دو واقعات ہیں، ایک واقعہ میں ربیع کی بہن نے کسی انسان کو زخمی کیا تھا، اور قسم اس کی ماں نے اٹھائی، دوسرے میں ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑا، اور قسم اس کے بھائی انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے اٹھائی، اور بعض حضرات کے نزدیک واقعہ ایک ہی ہے، زخمی کرنا اور دانت توڑنا، اس میں کوئی تعارض نہیں ہے، اور جرم کا ارتکاب، انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن، ربیع نے کیا تھا۔ راوی کا یہ وہم کہ اس نے اس کو اخت الربیع بنا دیا، اس لیے امام بیہقی نے کہا ہے، اگر یہ دو واقعات نہیں ہیں، تو پھر ثابت کی روایت کو ترجیح ہے، اگرچہ حافظ ابن حجر کا میلان اس طرف ہے کہ واقعات دو ہیں، اور رواقعہ ایک ہونے کی صورت میں قسم اٹھانے والے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ ہیں، صحیح بات یہی ہے کہ صحیح بخاری کی روایت کو ترجیح حاصل ہے اور وہ حمید سے ہے، ثابت سے نہیں ہے، اس لیے امام بیہقی کا ثابت کی روایت کو ترجیح دینا جو مسلم کی روایت ہے، درست نہیں ہے، اور دو واقعات بنانے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے، کیونکہ دونوں واقعات کا راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہے، جو اس خاندان کا چشم وچراغ ہے، اور اس سے بیان کرنے والے دونوں شاگرد ثابت اور حمید بھی ان سے طویل ملازمت رکھنے والے ہیں۔

٦...... بَاب: مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

باب ٦: مسلمان کا خون کب بہانا جائز ہے

[4375] ٢٥-(١٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)).

[4375]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کا خون بہانا جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے، صرف تین صورتوں میں جائز ہے، شادی شدہ ہو کر زنا کرے، کسی دوسرے انسان کو ناجائز قتل کرے، اور اسلام چھوڑ کر، مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

[4376] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4376]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اساتذہ کی تین سندوں سے، اعمش ہی کی مذکورہ بالا سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... اسلام انسان کی پانچ چیزوں کی حفاظت کرتا ہے، اور ان تمام اشیاء اور افعال سے روکتا ہے، جو ان میں خلل اور فساد و بگاڑ کا باعث بنیں، اور ان میں بعض کی حفاظت کی خاطر، وہ لوگ جو ان کی حرمت کو پامال کریں یا ان کے تلف وضیاع کا باعث ہوں، ان کو قتل کرنے کی سزا دیتا ہے، وہ پانچ اصولی اشیاء جن کی اسلام نے

[4375] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الديات باب: قول الله تعالى ﴿ان النفس بالنفس والعين بالعين والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق به فهو كفارة له ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون﴾ برقم (٦٨٧٨) وابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: الحكم فيمن ارتد برقم (٤٣٥٢) والترمذی فی (جامعه) فی الديات باب: ما جاء لا يحل دم امری مسلم الا باحدى ثلاث برقم (١٤٠٢) والنسائی فی (المجتبى) فی تحريم الدم باب: ذكر ما يحل به دم المسلم برقم ٧/ ٩٠ و ٩١ وفی القسامة باب: القود برقم ٨/ ١٣۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الحدود باب: لا يحل دم امری مسلم الا فی ثلاث برقم (٢٥٣٤) انظر (التحفة) برقم (٩٥٦٧)

[4376] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٣٥١)

حفاظت کی ہے، اگرچہ ان کی حفاظت کے مدعی دیگر مذاہب یا انسانی وضعی قوانین بھی ہیں، لیکن ان کے اندر وہ جامعیت اور تاثیر نہیں ہے، جو اسلامی قوانین میں ہے۔ (۱) دین (۲) انسانی جان (۳) مال (۴) نسل یعنی انسانی عزت وناموس (۵) عقل

اسلام چونکہ خالق کائنات اور خالق انسان کا دین یا دستور زندگی ہے، اس لیے جو انسان اس کو قبول کرتا ہے، لیکن پھر اس کا انکار کر دیتا ہے، یا دعویٰ اسلام کے باوجود الحاد و زندقہ اختیار کر کے، ضروریات دین جن کا اسلامی امر ہونا قطعی اور یقینی ہے، ان کا انکار کرتا ہے، وہ مرتد ہے، اسلام کا انکار کر کے (یا ضروریات دین کا انکار کر کے مسلمانوں کے اجماع کو چھوڑ کر) اگر وہ اس پر اصرار کرتا ہے، تو آدمی ہونے کی صورت میں وہ بالاتفاق واجب القتل ہے، اور جمہور کے نزدیک اگر وہ عورت ہے، تب بھی واجب القتل ہے، اور صحیح موقف یہی ہے، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کو قید میں ڈالا جائے گا، اور اس کو اسلام کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کیا جائے گا، وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے یا پھر قید میں مر جائے۔

اس طرح جو انسان زنا کا ارتکاب کرتا ہے، وہ نسل انسانی کی حرمت کو پامال کرتا ہے، اپنے اور دوسرے خاندان کی عزت وناموس کو تباہ کرتا ہے، اس لیے اگر وہ غیر شادی شدہ ہے، تو پھر اس کو سو کوڑے لگائے جائیں گے، اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا، (مزید تفصیل آگے آئے گی) اور اگر شادی شدہ ہے، تو اس کو سنگسار کیا جائے گا، اس پر علمائے امت کا اجماع ہے۔

اس طرح، جان کی حفاظت کے لیے، قاتل کی سزا، قتل رکھی ہے، تاکہ کوئی کسی کو قتل کرنے کی جرأت نہ کرے، آج مسلمانوں نے ان اسلامی سزاؤں کو جو حدود ہیں، اور ان میں تغیر وتبدل کا حق، کسی شخص یا جماعت بلکہ پوری امت کو بھی حاصل نہیں ہے، چونکہ نظر انداز کر دیا ہے، بلکہ ایسے نام نہاد دانشور بھی موجود ہیں، جو ان کو وحشیانہ سزائیں یا ظالمانہ سزائیں قرار دیتے ہیں، اس کا نتیجہ ہے کہ دہشت گردی، قتل و غارت، اغوا، زنا، الحاد وارتداد کا دروازہ چوپٹ کھلا ہے، اور ان کے مرتکب ہر طرف دندناتے پھرتے ہیں، اور انسانی دین، جان و مال اور عزت وناموس کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی ہے، اور یہ چیزیں سرعام نیلام ہو رہی ہیں۔

[4377] ٢٦۔(. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ الْإِسْلَامَ

[4377] تقدم تخريجه برقم (٤٣٥١)

الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ)) شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ ((وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ)).

[4377]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں، جو مسلمان لا الہ الا اللہ کی شہادت و گواہی دیتا ہے، مجھے اللہ کا رسول مانتا ہے، اس کو قتل کرنا جائز نہیں ہے، مگر تین قسم کے افراد کو، اسلام کو چھوڑنے والا، جماعت سے یعنی مسلمانوں سے الگ ہونے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا، اور دوسرے کا قاتل (جان کے بدلے جان)، امام اعمش نے یہی روایت ابراہیم کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی بیان کی ہے۔

[4378] (. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ ((وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ)).

[4378]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں والذی لا الہ غیرہ (جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کے الفاظ نہیں ہیں۔

۷...... بَاب: بَيَانِ إِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

باب ۷: قتل کا آغاز یا طریقہ ایجاد کرنے والے کا گناہ

[4379] ۲۷۔(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)).

[4378] اخرجه النسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: ذكر ما يحل به دم المسلم برقم (٤٠٢٨) وهذا الحديث لم يذكره الامام المزى في (التحفة) وقد نبه عليه الحافظ ابن حجر رحمه الله في (النكت الظراف) برقم (٩٥٦٧)

[4379] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (٣٣٣٥) وفي الديات باب: قول الله تعالى ﴿ومن احياها﴾ برقم (٦٨٦٧) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: اثم من دعاء الى ضلالة او سن سنة سيئة برقم (٧٣٢١) والترمذي في (جامعه) في العلم باب: ما جاء الدال على الخير كفاعله برقم (٢٦٧٣) والنسائي في(المجتبى) في تحريم الدم باب (١١) برقم ٨/ ٨١ و ٨٢۔ وابن ماجه في (سننه) في ←

[4379] ۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی جان ظلم و زیادتی سے قتل نہیں کی جاتی، مگر آدم کے پہلے بیٹے پر اس کا خون بہانے کا ایک حصہ پڑتا ہے، کیونکہ سب سے پہلے قتل کا طریقہ اسی نے جاری کیا تھا۔''

[4380] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيعُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ ((لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أَوَّلَ)).

[4380] ۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے اعمش کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جریر اور عیسیٰ بن یونس کی حدیث میں یہ لفظ ہے ''کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔'' اوّل کا لفظ نہیں ہے کہ یہ کام کرنے والا پہلا فرد ہے۔

فائدہ:...... معروف و مشہور یہ ہے کہ حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا تھا، اگرچہ بعض افراد نے ہابیل کو قاتل ٹھہرایا ہے، تورات سے اکثریت کے قول ہی کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور قرآن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے، اس کا پس منظر محض حسد و عناد ہے کہ ہابیل کی قربانی کیوں قبول ہوئی، میری قربانی کیوں قبول نہیں ہوئی، اس طرح حسد اور عناد کی بنیاد پر قتل کی دھمکی دی، واقعہ کی تفصیل سورہ مائدہ کی آیات میں موجود ہے اور اس حدیث سے یہ اصول اور قاعدہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان برے کام کا آغاز کرتا ہے اور اسے دیکھ کر دوسرے افراد اس جرم و گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں تو اس کو ان سب افراد کے جرم و گناہ میں سے حصہ ملتا ہے، کیونکہ یہ سبب یا باعث بنا ہے، دوسروں کو اس نے یہ راہ دکھائی ہے۔

٨...... بَاب: الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ٨: آخرت میں خون بہانے کا بدلہ اور قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا

[4381] ٢٨-(١٦٧٨) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

الديات باب: التغليظ في قتل مسلم ظلما برقم (٢٦١٦) انظر (التحفة) برقم (٩٥٦٨)

[4380] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٥٥)

[4381] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: القصاص يوم القيامة برقم (٦٥٣٣)

نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)).

[4381]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے درمیان قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ خونوں کے بارے میں ہوگا۔''

[4382] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ ((يُقْضَى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ))

[4382]۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی چار سندوں سے، شعبہ کے واسطہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ شعبہ کے بعض تلامذہ نے يُقْضَى کا لفظ بیان کیا ہے اور بعض نے يُحْكَمُ (دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔)

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حقوق انسانی میں سے سب سے سنگین جرم کسی انسان کا ناحق خون بہانا ہے، جس کو آج مسلمانوں نے انتہائی حقیر اور معمولی سمجھ لیا ہے، اس کی سنگینی کی بنا پر حقوق العباد کے سلسلہ میں سے سب سے پہلے خون بہانے کا معاملہ اللہ کی عدالت میں پیش ہوگا اور حقوق اللہ میں، ایمان کے بعد یعنی عملیات میں سے سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے، جس کو آج تقریباً پچانوے فیصد مسلمان نظرانداز کیے ہوئے ہیں، اس میں ناکام، تمام حقوق اللہ میں ناکام و نامراد تصور ہوگا، اس لیے دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

← وفي الديات باب: قول الله تعالى ﴿ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم﴾ برقم (٦٨٦٤) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الديات باب: الحكم في الدماء برقم (١٣٩٦) وبرقم (١٣٩٧) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠٠٣) وبرقم (٤٠٠٤) وبرقم (٤٠٠٥) وبرقم (٤٠٠٧) موقوفا۔ وابن ماجه في (سننه) في التغليظ في قتل مسلم ظلما برقم (٢٦١٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢٤٦)

[4382] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٥٧)

٩...... بَاب: تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ

باب ۹: خون، عزت وناموس اور اموال کی حرمت بہت شدید ہے

[4383] ٢٩ـ(١٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا)) قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا)) قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا)) قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَإِنَّ دِمَآئَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ)) قَالَ ((مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ)) قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي.

[4383] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: قول النبي ﷺ: رب مبلغ اوعى من سامع برقم (٦٧) وفي باب: ليبلغ العلم الشاهد الغائب برقم (١٠٥) وفي الحج باب: الخطبة ايام منى برقم (١٧٤١) وفي بدء الخلق باب: ما جاء في سبع ارضين وقول الله تعالى ﴿الذي خلق سبع سماوات ومن الارض مثلهن﴾ الى قوله ﴿وان الله قد احاط بكل شئ علما﴾ برقم (٣١٩٧) وفي المغازي باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٦) وفي التفسير باب: ﴿ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله﴾ الى قوله ﴿فلا تظلموا فيهن انفسكم﴾ برقم (٤٦٦٢) وفي الاضاحي باب: من قال: الاضحى يوم النحر برقم (٥٥٥٠)

[4383]۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمانہ گھوم کر اپنی اس حالت کی طرف آ گیا ہے، جس پر اس وقت تھا، جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال کے بارہ (۱۲) ماہ ہیں، جن میں سے چار محترم (عزت و احترام والے) ہیں، تین متواتر ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب مضریوں کا مہینہ جو جمادی ثانی اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا ماہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے خیال کیا، آپ اس ماہ کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا: ''کیا ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے پوچھا، ''تو یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں تو آپ نے سکوت اختیار کیا حتی کہ ہم نے خیال کیا، آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا: ''کیا یہ البلدہ (مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟'' ہم نے کہا، کیوں نہیں! وہی ہے، آپ نے پوچھا، ''تو یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام کوئی اور رکھیں گے، آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ، تمہارے خون، تمہارے اموال، (محمد بن سیرین کہتے ہیں)، میرا خیال ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا: ''تمہاری عزتیں، تمہارے لیے محترم ہیں، جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس ماہ میں محترم ہے اور تم یقیناً اپنے رب سے ملو گے، وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا تو میرے بعد تم کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے، خبردار! موجود، غیر موجود تک پیغام پہنچا دے، ہو سکتا ہے، جن کو بات پہنچائی جائے، ان میں سے بعض سننے والوں میں سے اس کو زیادہ یاد رکھے، پھر آپ نے فرمایا: ''خبردار! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ابن حبیب نے اپنی روایت میں رجب مضر کہا ہے اور ابوبکر کی روایت میں ہے، فلا تَرجعُوا، جبکہ ابن حبیب کی روایت میں فلا ترجِعُنَّ ہے، دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

فوائد: ...... ❶ عربوں میں قدیم دور سے یہ معمول چلا آ رہا تھا کہ وہ سال کے بارہ مہینوں میں سے چار ماہ، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب، محترم مہینے تصور کرتے تھے، ان مہینوں میں لوگ جنگ و جدال اور خون ریزی سے بالکل پرہیز کرتے تھے حتی کہ ان مہینوں میں ان کے باپ کا قاتل بھی سامنے آ جاتا تو اس سے تعرض نہ کرتے تھے، ان مہینوں میں چونکہ ذوالحجہ کے مہینہ میں حج کا اجتماع ہوتا تھا، جس کی تیاری اور اہتمام کے لیے

← وفی الفتن باب: قول النبی ﷺ (لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض) برقم (٧٠٧٨) وفی التوحید قوله الله تعالی ﴿وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة﴾ برقم (٧٤٤٧) انظر (التحفة) برقم (١١٦٨٢)

ذوالقعدہ میں ہی جنگ و جدل سے بیٹھ رہتے تھے اور پھر اس اجتماع حج سے وہ لوگ تجارتی اور ثقافتی فائدے بھی اٹھاتے تھے، بڑے پیمانے پر تجارتی معاملات ہوتے اور ادبی محفلیں جمتیں، اس لیے حج سے واپسی کے بعد محرم کا مہینہ بھی امن وسکون سے گزارتے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے فوائد اور منافع کے لیے آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت سے ہی سال کا آغاز واختتام اشہر حرم سے کیا اور ایک محترم مہینہ سال کے درمیان میں بھی رکھا اور بقول علامہ عبدالقدوس ہاشمی، عرب میں زمانہ یادگار سے قمری سال رائج تھا اور مہینوں کے نام بھی یہی تھے، محرم، صفر، وغیرہ اور دنیا کی تقریباً ہر زبان میں مہینہ کے لیے جو لفظ ہے، وہ اس زبان میں چاند کے لفظ سے مشتق ہے، جیسے ماہ، مہینہ، ماس، مون اور منتھ وغیرہ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ لوگ آغاز میں مہینوں کا شمار چاند ہی سے کرتے تھے اور یہی فطرتی اور الٰہی تقویم ہے، کیونکہ سال میں بارہ مرتبہ چاند کا عروج وزوال ہوتا ہے کہ چاند، انتیس دن یا تیس دنوں کے بعد باریک سا دکھائی دیتا ہے اور پھر اس کے بعد ہر روز بڑھتا رہتا ہے اور جب چاند پورا روشن ہو جاتا ہے تو پھر روز بروز گھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور آخر میں ایک دو دن کے لیے گم ہو جاتا ہے اور پھر دو یا تین دن کے بعد باریک سا نمودار ہو جاتا ہے، اس طرح نیا مہینہ معلوم کرنے کے لیے نہ کسی فلکیاتی حساب کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ کسی رصدگاہ کی، اس کے بعد جب انسانوں نے بڑے بڑے عبادت خانے بنائے، وہاں پروہت مقرر کیے اور ان پروہتوں اور مجاوروں کو نذرانے پیش کیے جانے لگے، سالانہ مذہبی میلے ہونے لگے اور پروہتوں نے لوگوں پر یہ پابندی عائد کر دی کہ وہ اپنی زرعی پیداوار کا ایک حصہ ان کی نذر کریں اور صومعات، کلیساؤں اور بت خانوں پر چڑھاوے چڑھائیں تو آہستہ آہستہ محسوس ہوا، جن قمری مہینوں میں فصل تیار ہوتی تھی، اب تین چار سال کے بعد ان ہی قمری تاریخوں میں فصل تیار نہیں ہو رہی، بلکہ ان کی تیاری میں ایک ماہ کی تاخیر ہو گئی ہے، اس لیے حاجیوں نے قمری تاریخوں میں سوندا اور کبسہ کا طریقہ رائج کیا اور شمسی سال اور قمری سال کو برابر کر دیا، اس کے لیے وہ ہر سال گیارہ دن کا اضافہ کرتے یا تین سال بعد ایک ماہ بڑھا دیتے، رسول اللہ ﷺ کی آمد سے تقریباً سوا تین سو سال پہلے عرب لوگ بت پرستی سے آشنا ہوئے اور یہ مرض تمام دیگر خرابیوں کے ساتھ عرب کے گھر گھر میں پھیل گیا تو اب حج ایک بت پرستی کا میلہ بن گیا، بیت اللہ میں تمام قبائل کے بت رکھ دیئے گئے اور اس میں طرح طرح کی رسومات کا رواج پڑ گیا، قمری مہینے موسموں کا ساتھ نہیں دیتے تھے، جب انہوں نے دیکھا، حج کا وقت سال کے تمام موسموں میں گردش کرتا ہے، کبھی گرمی میں آتا ہے اور کبھی سردی میں، کبھی موسم خریف میں اور کبھی موسم بہار میں اور ان تمام موسموں میں ان کی فصلیں تیار ہوتی ہیں اور نہ جانوروں کے بچے خرید وفروخت کے لیے تیار ہوتے ہیں، اس لیے انہوں نے یہودیوں سے کبیسہ یا لوند کا طریقہ سیکھ کر رائج کر لیا، تاکہ ان کا تجارتی کاروبار متاثر نہ ہو، ظاہر ہے اس سے حج متاثر ہوا اور وہ سال کے مختلف مہینوں میں گردش کرنے لگا، کبھی

ذوالحجہ میں آتا، پھر محرم میں، پھر صفر میں، اس طرح تینتیس (۳۳) سال بعد پھر وہ ذوالحجہ میں آ جاتا، یہ طریقہ حجۃ الوداع تک جاری رہا، اس سال گردش یا دورہ کے بعد دوبارہ حج حقیقۃ ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو جمعہ کے دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا، اب زمانہ پھر صحیح وقت پر آ گیا ہے، آئندہ سے کبیسہ نہیں ہوگا، عرب چار مہینوں کو حرمت والے قرار دیتے تھے، جب حج کے مہینے بدل دیئے گئے تو لازماً حرمت کے یہ چار مہینے بھی متاثر ہوئے اور ان میں بھی تبدیلی کی ضرورت پیش آتی تاکہ حج امن کے ساتھ حرمت کے مہینوں میں ہو سکے، بعض مفسرین نے قرآن مجید کے لفظ ﴿انما النسئی زیادۃ فی الکفر﴾ کا مفہوم یہی لیا ہے اور یہ صحیح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس صورت میں حج کے مہینے متاثر ہوتے تھے، لیکن بعض حضرات نے ایک دوسرا معنی مراد لیا ہے کہ عرب لوگوں کا پیشہ چونکہ جنگ و جدال اور قتل و غارت تھا اور ان کے لیے تین ماہ مسلسل قتل و غارت سے باز رہنا بڑا مشکل تھا، اس لیے بنو کنانہ کا سردار ہر سال منیٰ کے دنوں میں یہ اعلان کر دیتا، اس سال ہم نے محرم کی بجائے صفر کو محترم قرار دیا ہے اور محرم، حلال ماہ شمار ہوگا، جس میں قتل و غارت کی پابندی نہیں، اگلے سال پھر محرم کو محترم ماہ قرار دیتا، اس طرح یہ تقدیم و تاخیر محرم اور صفر کے مہینوں میں ہوتی، ظاہر اس سے حج متاثر نہیں ہوتا تھا، اس لیے اس حدیث کو اس پر محمول کرنا ممکن نہیں ہے، علامہ تقی نے دو اور صورتیں بھی بیان کی ہیں، جو دل کو لگتی نہیں ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، تقویم تاریخی، عبدالقدوس ہاشمی کا مقدمہ ماہ و سال کی داستان اور تکملہ از تقی عثمانی ج ۲ ص ۳۶۱ تا ۳۶۴)

❷ رجب کی نسبت مضر کی طرف اس لیے کی گئی ہے کیونکہ وہ اس کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے نیز جمادی و شعبان کے درمیان ہونے کی قید اس لیے لگائی تاکہ پتہ چل سکے کہ محترم مہینہ مضر والا رجب ہے، ربیعہ والا رمضان نہیں ہے، کیونکہ قبیلہ ربیعہ کے لوگ مضر کے مقابلہ میں رمضان کو حرمت والا مہینہ قرار دیتے تھے۔ ❸ حضور اکرم ﷺ نے تین سوال کیے تھے اور بعد میں جواب بیان کرنے کے بعد کچھ توقف اور سکوت اختیار فرمایا تھا، تاکہ لوگ پوری طرح متوجہ ہو کر اہتمام سے جواب سنیں، پھر بعض لوگوں نے ان سوالوں کا جواب بھی دیا، لیکن اکثریت نے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور یہ سمجھ کر ان تینوں باتوں کا جواب تو معروف و مشہور ہے، ہر کوئی جانتا ہے، کوئی خاص سبب یا وجہ نہیں ہے کہ آپ ان معروف چیزوں کے بارے میں سوال کر رہے ہیں، یہ جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کو ہی بہتر علم ہے۔ ❹ اس ماہ، شہر مکہ اور اس دن کی حرمت و تعظیم ان کے ہاں ایک مسلمہ حقیقت تھی، جو ان کے دلوں میں جاگزیں تھی لیکن انسانی جان، مال اور عزت و ناموس کی حرمت اور احترام ان کے دلوں میں پختہ نہیں تھا، اس لیے مسلمہ حقیقت سے تشبیہ دے کر ان کی حرمت و احترام کو ان پر واضح فرمایا اور کافر و گمراہ نہ ہونا کا مفہوم و معنی کتاب الایمان میں گزر چکا ہے۔ ❺ یکون اوعی لہ: وعی کا معنی حفظ و فہم اور قبول کرنا ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے، دین کی تبلیغ اور نشر و اشاعت ضروری ہے اور بسا اوقات تلامذہ، حفظ و فہم اور قبولیت و عمل میں اساتذہ سے بڑھ جاتے ہیں۔

[4384] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهٖ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ فَقَالَ ((أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا)) قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهٖ فَقَالَ ((أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ)) قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا)) قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ)) قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا)) قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهٖ قَالَ ((أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ)) قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((فَإِنَّ دِمَآئَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلٰى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

[4384]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب وہ دن (قربانی کا دن) آیا، آپ اپنے اونٹ پر بیٹھ گئے اور ایک انسان نے اس کی نکیل پکڑ لی تو آپ ﷺ نے پوچھا، ''کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں حتی کہ ہم نے یہ خیال کیا، آپ اس دن کا نام، اس کے نام کے علاوہ رکھیں گے تو آپ نے فرمایا: ''کیا قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے کہا، ضرور، اے اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا، ''تو یہ مہینہ کون سا ہے؟'' ہم نے کہا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا، ''تو یہ کون سا شہر ہے؟'' حتی کہ ہم نے خیال کیا، آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا: ''کیا البلدہ (مکہ) نہیں ہے؟'' ہم نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تو تمہارے خون، مال اور عزتیں تم پر حرام ہیں، جس طرح یہ دن، تمہارے اس ماہ میں، تمہارے اس شہر میں حرام ہے تو موجود، غیر موجود تک پہنچا دے۔'' راوی کہتے ہیں، پھر آپ دو سرمئی مینڈھوں کی طرف پلٹے اور انہیں ذبح کیا اور بکریوں کے ایک گلے (گروہ) کی طرف پلٹے اور انہیں ہمارے درمیان تقسیم فرمایا۔

[4384] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٥٩) واما الزيادة في آخر الحديث وهو قوله: ثم انكفا الى كبشين۔ اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب (٢١) برقم (١٥٢٠) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: الكبش برقم (٤٤٠١) انظر (التحفة) برقم (١١٦٨٣)

فائدہ: ......ثـم انكفاء: سے آخر تک کا جملہ راوی کا وہم ہے، اس کا تعلق خطبہ عید الاضحیٰ سے ہے، جس کو راوی نے خطبہ حج سے ملا دیا ہے، اس لیے امام بخاری نے یہ ٹکڑا حذف کر دیا ہے، ابن عون کی حدیث میں یہ جملہ موجود ہے، لیکن آگے قرۃ کی روایت میں موجود نہیں ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اشہر حرم کی حرمت اب بھی برقرار ہے، اس لیے اس میں جنگ کا آغاز کرنا یا باہمی قتل وقتال کرنا جائز نہیں ہے، ہاں، اگر دشمن حملہ آور ہو تو مدافعت میں جنگ کرنا درست ہے۔

[4385] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ

أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِخِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ ۔

[4385]۔ امام صاحب ایک دوسرے استاد سے، ابن عون ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ دن آیا، نبی اکرم ﷺ ایک اونٹ پر بیٹھے، اور ایک آدمی نے مہار یا نکیل پکڑی ہوئی تھی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4386] ۳۱۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ)).

[4386]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے قرۃ بن خالد کے واسطے سے محمد بن سیرین سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ اور بقول ابن سیرین عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ سے ایک دوسرا بہتر آدمی حمید بن عبدالرحمٰن، دونوں

[4385] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٣٦٠)
[4386] تقدم تخريجه برقم (٤٣٥٩)

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا، ''یہ کون سا دن ہے؟'' آگے ابن عون کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، لیکن اعراضکم (تمہاری) عزتیں اور ثم انکفأ الی کبشین سے آخر تک کے الفاظ بیان نہیں کیے اور اس حدیث میں یہ ہے، جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس ماہ میں، تمہارے اس شہر میں محترم ہیں، اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے، کیا میں نے پہنچا دیا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، جی ہاں، آپ ﷺ نے کہا، ''اے اللہ! گواہ ہو جا۔''

١٠...... بَاب: صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

باب ۱۰: قتل کا اقرار کرنا صحیح ہے اور مقتول کے وارث کو قصاص کا حق (موقع) دیا جائے گا اور اس سے عفو و درگزر کی درخواست کرنا پسندیدہ عمل ہے

[4387] ٣٢-(١٦٨٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ

عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَقَتَلْتَهُ**)) فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ ((**كَيْفَ قَتَلْتَهُ**)) قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((**هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ**)) قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ ((**فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ**)) قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ ((**دُونَكَ صَاحِبَكَ**)) فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ**)) فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ ((**إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ**)) وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ**)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ لَعَلَّهُ ((قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ)) قَالَ فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ۔

[4387] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الديات باب: الامام يامر بالعفو فى الدم برقم (٤٤٩٩) وبرقم (٤٥٠٠) وبرقم (٤٥٠١) وفى القسامة باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر ←

[4387]۔ علقمہ بن وائل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو ایک تسمہ سے کھینچتے ہوئے لایا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! اس نے میرا بھائی قتل کر ڈالا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''کیا تو نے اسے قتل کیا ہے؟'' تو پہلے آدمی نے کہا اگر یہ اعتراف نہیں کرے گا تو میں اس کے خلاف شہادت پیش کروں گا، قاتل نے کہا، جی ہاں، میں نے اسے قتل کیا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا، ''تو نے اسے کیسے قتل کیا ہے؟'' اس نے کہا، میں اور وہ ایک درخت سے پتے جھاڑ رہے تھے تو اس نے مجھے گالی دے کر غضبناک کر دیا، (اشتعال میں آ کر) میں نے اس کے سر پر کلہاڑی ماردی اور اسے قتل کر ڈالا تو آپ نے اس سے پوچھا، ''کیا تیرے پاس اپنی جان بچانے کے لیے کچھ دینے کے لیے موجود ہے؟'' اس نے کہا، میرے پاس میری لوئی اور کلہاڑی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیری قوم تیرا فدیہ دینے کے لیے تیار ہو جائے گی؟'' اس نے کہا، میری قوم میں میری اتنی عزت و مقام نہیں ہے تو آپ نے اس کا تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا اور فرمایا: ''اپنے مجرم کو لے لو۔'' تو وہ آدمی اسے لے کر چل پڑا جب وہ پشت پھیر کر چل دیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو یہ بھی اس جیسا ہوگا۔'' وارث واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے، ''اگر اس نے قتل کر دیا تو یہ بھی اس جیسا ہے۔'' حالانکہ میں نے اسے آپ کے حکم پر پکڑا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ یہ تیرا اور تیرے ساتھی کا گناہ اٹھائے؟'' اس نے کہا، اے اللہ کے نبی! ایسے ہوگا، آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، یہ ایسے ہی ہے۔'' تو اس نے اس کا تسمہ پھینک دیا اور اسے آزاد کر دیا۔

مفردات الحديث ❶ نِسْعَةٌ: چمڑے کا تسمہ۔ ❷ نَخْتَبِطُ: ہم کیکر کے پتے جھاڑ رہے تھے۔ ❸ قِرْن: سر کا کنارہ یا سر کی چوٹی۔ ❹ بَاءَ بِاثمه: اس کا گناہ اٹھایا یا اس کا گناہ لے کر لوٹا۔

فائدہ: ...... ان قتله فهو مثله: یعنی اگر مقتول کے وارث نے قاتل کو کر دیا تو اس نے اس سے اپنا حق وصول کر لیا، اس نے اس پر کوئی برتری اور عفو کر کے فضل و احسان کا درجہ نہ پایا، اگر معاف کر دے گا تو دنیا میں قابل تعریف اور آخرت میں اجر جزیل کا حقدار ہوگا، لیکن آپ نے ایسے الفاظ استعال کیے ہیں، جن کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے، دونوں برابر ہیں، دونوں نے غلط کام کیا ہے، کیونکہ آپ کا اصل مقصود یہ تھا کہ قاتل نے اشتعال میں آ کر جذبات کی رو میں بہ کر کلہاڑی ماردی، قتل کرنا مقصد نہ تھا تو گویا قاتل کو قتل کرنا موجودہ صورت میں اسی کی طرح جذبات کی رو میں بہنا اور اپنا غصہ نکالنا ہے۔

← علقمة بن وائل فيه برقم (٤٧٣٨) وبرقم (٤٧٣٩) وبرقم (٤٧٤٠) وبرقم (٤٧٤١) وبرقم (٤٧٤٢) وبرقم (٤٧٤٣) وفي آداب القضاة باب: اشارة الحاكم على الخصم بالعفو برقم (٥٤٣٠) انظر (التحفة) برقم (١١٧٦٩)

ان يبوأ بـاثمك واثم صاحبك: یعنی اگر تم معاف کر دو گے تو تمہارا یہ فعل تمہارے لیے اور تمہارے مقتول بھائی کے لیے کفارۂ سیئات بنے گا، تمہارے معاصی معاف ہو جائیں گے یا قاتل تمہارے بھائی کے قتل کے سبب اور تمہیں اس کو قتل کر کے اذیت وتکلیف میں مبتلا کر کے گناہ کا حقدار ہو گیا ہے، اگر اسے قتل کر دو گے تو یہ چیز اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور تمہیں کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں ہو گا، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر قاتل، قتل کا اعتراف و اقرار کرے تو پھر شہادت قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور احناف اور مالکیہ کے نزدیک قتل عمد کی صورت میں اصل سزا، قصاص ہے، دیت صرف اس صورت میں ہے جب قاتل دیت دینے پر رضامند ہو، لیکن شوافع اور حنابلہ کے نزدیک قصاص یا دیت لینے کا اختیار وارث مقتول کو حاصل ہے، اگر وہ دیت کو لینا پسند کرے تو قاضی قاتل کو دیت کی ادائیگی پر مجبور کرے گا، نسائی کی تفصیلی روایت میں ہے کہ آپ نے وارث سے پوچھا تھا، اس کو معاف کرتے ہو، اس نے کہا، نہیں، فرمایا: دیت کے لیے آمادہ ہو، اس نے کہا، نہیں، تب آپ نے پوچھا، قصاص لینا چاہتے ہو، اس نے کہا، ہاں، اس طرح دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے، اصل اختیار وارث کو حاصل ہے، لیکن ظاہر ہے اس میں قاتل سے بھی پوچھا جائے گا، اگر اس کے پاس دیت دینے کا انتظام نہ ہو یا کسی سبب سے وہ ایسا نہ کرنا چاہے تو پھر جبر کرنا تو مشکل ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معاف کرنا اور قصاص لینے سے درگزر کرنا بہتر اور افضل ہے۔

[4388] ٣٣-(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى۔

[4388] ۔ حضرت وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا، جس نے دوسرے آدمی کو قتل کر ڈالا تھا تو آپ ﷺ نے مقتول کے ولی کو اس سے قصاص لینے کا حکم دے دیا، وہ اسے لے کر چلا اور قاتل کی گردن میں ایک تسمہ تھا، جس سے وہ اسے کھینچ رہا تھا، جب وارث نے پشت پھیر لی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔'' تو ایک آدمی نے آ کر وارث آدمی کو

[4388] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٦٣)

رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی تو اس نے اس کو چھوڑ دیا، اسماعیل بن سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے یہ حدیث حبیب بن ابی ثابت کو بتائی تو اس نے کہا، مجھے ابن اشوع نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ولی مقتول سے معاف کرنے کی سفارش کی تھی اور اس نے انکار کر دیا تھا۔

فائدہ :...... آپ ﷺ نے قاتل اور مقتول دونوں کو دوزخی قرار دیا، یہ آپ ﷺ نے بات عمومی انداز میں فرمائی تھی، کیونکہ عام طور پر دونوں فریق ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوتے ہیں اور دونوں اس کے لیے، ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں، لیکن ایک کامیاب ہو جاتا ہے اور دوسرا اپنے عزم وقصد میں ناکام رہتا ہے، اس لیے دونوں اپنے مقصد اور عزم کی بنا پر، سزا کے مستحق ٹھہرتے ہیں، آپ نے یہ بات عمومی انداز میں تعریض وکنایہ کے طور پر فرمائی تھی تاکہ وہ معاف کرنے پر جس کے لیے وہ تیار نہیں تھا، آمادہ ہو جائے اور ایسے ہی ہوا، اس نے آپ ﷺ کی بات سن کر قاتل کو چھوڑ دیا اور ان الفاظ کا مقصد بھی وہی ہے، ان قتلہ فھو مثلہ، لیکن راوی نے، روایت بالمعنی کی بنا پر اس کو یوں تعبیر کر دیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے، جیسا کہ اوپر کی روایت میں گزرا ہے، قاتل نے تو اپنے گناہ کے سبب دوزخ میں جانا تھا اور ولی نے اپنے گناہوں کی سزا میں، لیکن معاف کرنے کی صورت میں ولی کے گناہ، اس معافی کی بنا پر معاف ہو جاتے، اس لیے وہ دوزخ سے بچ جاتا، اس لیے آپ اس کو مختلف طریقوں سے معافی کی ترغیب دے رہے تھے اور آخر کار وہ معاف کرنے کے لیے تیار ہو گیا اور اس نے معاف کر دیا۔

۱۱...... بَاب: دِيَةِ الْجَنِينِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي

باب ۱۱: جنین کی دیت اور قتل خطاء اور قتل شبہ عمد کی دیت مجرم کی عاقلہ پر ہے

[4389] ٣٤۔(١٦٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

[4389]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا، جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ پیدا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے، اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ دیا۔

مفردات الحدیث ❶ جَنِيْن: وہ بچہ جو پیٹ میں ہے، کیونکہ وہ اوجھل ہوتا ہے، اگر زندہ پیدا ہوا تو اس کو وَلَد کہتے ہیں اور مردہ پیدا ہو تو سِقْط کہلاتا ہے اور اس کو جنین بھی کہہ دیتے ہیں، بشرطیکہ وہ بچہ بن چکا ہو۔

[4389] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الكهانة برقم (٥٧٥٩) وفي الديات باب: جنين المراة برقم (٦٩٠٤) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: دية جنين المراة برقم ٨/ ٤٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٤٥)

❷ غُرَّۃ: پیشانی کی سفیدی کو کہتے ہیں، اس لیے اس کا اطلاق اعلیٰ اور عمدہ چیز پر ہو جاتا ہے، لیکن اس حدیث میں اس سے مراد غلام یا لونڈی ہے۔

[4390] ۳۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

[4390]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی ایک عورت کے جنین کا تاوان جو مردہ پیدا ہوا تھا، ایک غُــرّہ یعنی غلام یا لونڈی ٹھہرایا تھا، پھر وہ عورت جس کے خلاف آپ ﷺ نے غُرّہ کا حکم دیا تھا، فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کی اولاد اور اس کے خاوند کو ملے گی اور دیت اس کے عصبات ادا کریں گے۔

فائدہ: ...... یہ لڑنے والی دونوں عورتیں، بنو ہذیل کے دو خاندانوں کی تھیں اور آپس میں سوکنیں تھیں، حمل بن نابغہ کی بیویاں تھیں، ایک نے دوسرے کے پیٹ پر پتھر مارا، پتھر کے بعد خیمے کی چوب (لکڑی) ماری ہے اس لئے آگے پتھر کی بجائے خیمے کی لکڑی مارنے کا ذکر ہے دونوں میں کوئی تضاد نہیں، بعض راویوں نے ایک چیز کا نام اور بعض نے دوسری چیز کا نام لیا۔ جس سے اس کا حمل ساقط ہوگیا تو آپ نے تاوان میں غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا اور یہ تاوان جرم کرنے والی کی عاقلہ یعنی اس کے باپ کی طرف سے اس کے رشتہ داروں پر ڈالا، لیکن جب وہ مری تو اس کی وراثت اس کی عاقلہ کی بجائے، اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند میں تقسیم کی، اس کی عاقلہ کو وارث نہیں ٹھہرایا اور یہ دونوں عورتیں یکے بعد دیگرے فوت ہوگئیں تھیں، اس لیے اگلی روایت کے ساتھ اس کا تعارض نہیں ہے، ان کے ذہن میں یہ خلجان پیدا ہوا کہ دیت ہم دیں، لیکن وارثت میں ہمارے لیے کوئی حصہ نہ ہو۔

[4391] ۳۶۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ

[4390] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفرائض باب: ميراث المراة والزوج والولد وغيره برقم (٦٧٤٠) وفي الديات باب: جنين المراة وان العقل على الوالد وعصبة الوالد لا على الولد برقم (٦٩٠٩) وابو داود في (سننه) في الديات باب: دية الجنين برقم (٤٥٨٨) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: دية جنين المراة برقم (٨/ ٤٧ و ٤٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٢٥)

[4391] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الديات باب: جنين المراة وان العقل على الوالد وعصبة الوالد لا على الولد برقم (٦٩١٠) وابو داود في (سننه) في الديات باب: دية الجنين برقم (٤٥٧٦)

ابا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)) مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ۔

[4391] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل قبیلہ کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ مرگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا تو ان کے ورثاء مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کے پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غُـــرّہ غلام یا لونڈی ہے اور عورت کی دیت اس قاتلہ کے خاندان پر پڑے گی اور اس قاتلہ کی وارث اس کی اولاد اور دوسرے موجود وارث ہیں (یعنی قاتلہ کا خاوند) تو حمل بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا تاوان میں کیسے ادا کروں، جس نے نہ کھایا، نہ پیا اور نہ بولا نہ چیخا؟ یعنی مردہ حالت میں پیدا ہوا، ایسے کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا ساتھی ہے۔'' اس مسجع (قافیہ والی عبارت) بندی کی بنا پر جو اس نے کی۔

[4392] (...) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتْ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ.

[4392] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو عورتیں لڑ پڑیں، آگے مذکورہ بالا واقعہ بیان کیا، لیکن امام صاحب کے اس استاد نے یہ بات بیان نہیں کی کہ آپ ﷺ نے اس کی اولاد اور دوسرے ساتھ موجود وارثوں کو وارث قرار دیا اور یہ کہا ایک کہنے والے نے کہا، ہم دیت کیونکر ادا کریں؟ اور حمل بن مالک کا نام نہیں لیا۔

فائدہ:...... مقتولہ عورت کی دیت اور اس کے جنین کا تاوان آپ نے عاقلہ پر ڈالا، لیکن جب قاتلہ فوت ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا وارث اس کی اولاد اور خاوند کو ٹھہرایا اور یہاں قصاص کی بجائے دیت کی ادائیگی کا حکم دیا، کیونکہ یہ قتل، قتل عمد نہیں تھا، بلکہ شبہ العمد تھا اور قتل خطاء اور قتل شبہ العمد کی حد دیت ہے، قصاص نہیں ہے، یہاں تک کہ قاتلہ کے خاوند نے کہا کہ جنین کی دیت نا قابل فہم ہے، کیونکہ اسے عصبہ ہونے کی وجہ سے دیت ادا کرنا پڑ رہی تھی۔ آپ ﷺ

[4392] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٢٨٤)

نے اس کی قافیہ بندی کو کہانت قرار دیا، کیونکہ اس نے یہ بات آپ ﷺ کے فیصلہ کے بعد کہی تھی اور حق کے مقابلہ میں سجع بندی تصنع اور بناوٹ کے ساتھ کی تھی، اگر قافیہ بندی جائز امور میں بلاتکلف اور بلاتصنع ہو تو وہ ناپسندیدہ نہیں ہے۔

عاقلہ سے مراد، عصبات ہیں اور بقول ابن قدامہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے، کیا باپ اور قاتل یا قاتلہ کی اولاد اس میں داخل ہے یا نہیں، امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس میں قاتل کا باپ، اولاد، بھائی، چچے اور ان کی اولاد سب داخل ہیں، امام احمد کا ایک قول یہی ہے، جسے ابوبکر نے اختیار کیا ہے، المغنی، ج ۱۲، ص ۳۹۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک باپ اور اولاد عاقلہ میں داخل نہیں ہے، امام احمد کا دوسرا قول یہی ہے، المغنی، ج ۱۲، ص ۴۰۔ اگر عاقلہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس کا تحفظ اور دفاع کرتے ہیں، کیونکہ عقل کا معنی بندش و رکاوٹ اور تحفظ ہے تو پھر یہ لوگ اس میں داخل ہونے چاہییں، جاہلیت کے دور میں تحفظ ودفاع، انسان کا خاندان اور قبیلہ ہی کرتا تھا، لیکن آج کل تحفظ مزدوروں کی انجمنیں تاجران کی انجمنیں اور سیاسی جماعتیں فراہم کرتی ہیں اور اگر عدالت خاندان وقبیلہ کے بجائے انجمنوں اور سیاسی جماعتوں کو عاقلہ بنا لے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ کے مطابق کہ انہوں نے جب دفاتر کا نظام رائج کیا تو اہل دیوان کو ایک دوسرے کا عاقلہ ٹھہرایا، اگر قاتل کا تعلق اہل دیوان (کسی محکمہ) سے نہ ہوتا تو اس کے عصبات کو عاقلہ ٹھہراتے، اس کی گنجائش موجود ہے اور قتل کی اکثر ائمہ نے تین قسمیں کی ہیں، اگرچہ تفصیلات میں اختلاف ہے، (۱) قتل عمد کہ قاتل کا مقصد قتل کرنا ہو، (۲) شبہ العمد، جس میں مقصد سرزنش وتوبیخ ہو یا اس کو مارنا پیٹنا ہو اور اس کے لیے ایسا آلہ استعمال کیا ہو، جو عام طور پر قتل کا باعث نہیں بنتا، جیسے ڈنڈا، مکا، چھوٹا پتھر، وغیرہ لیکن چونکہ مار پیٹ عمداً کی ہے، اس لیے اس کو شبہ بالعمد کہتے ہیں، جس میں دیت شدید ہوتی ہے، قتل عمد کی طرح قصاص حد نہیں ہے، یعنی اس سے قصاص نہیں لیا جاسکتا، (۳) قتل خطاء جس میں کسی انسان کو نشانہ بنانا مقصود نہ ہو، شکار پر تیر چلایا یا کسی ایسی جگہ اسلحہ چلایا جہاں کوئی انسان نہ تھا، لیکن غیر شعوری طور پر نشانہ انسان بن گیا ہے، یہاں دیت خفیفہ ہے اور شبہ عمد اور قتل خطاء میں دیت عاقلہ کے ذمہ ہوتی ہے۔

[4393] ۳۷-(۱۶۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ

[4393] اخرجه ابو داود في (سننه) في القديات باب: دية الجنين برقم (٤٥٦٨) وبرقم (٤٥٦٩) والترمذي في (جامعه) في الديات باب: ما جاء في دية الجنين برقم (١٤١١) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: دية جنين المراة برقم ٨/ ٤٩ وفي باب: صفة شبه العمد وعلى من دية الاجنة وشبه العمد وذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابراهيم عن عبيد بن نضيلة عن المغيرة ٨/ ٥٠ و ٨/ ٥١ و ٥١- وابن ماجه في (سننه) في الديات باب: الدية على العاقلة فان لم يكن عاقلة ففي بيت المال برقم (٢٦٣٣) انظر (التحفة) برقم (١١٥١٠)

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ

[4393] ۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو جو حاملہ تھی، خیمہ کی لکڑی (چوب) ماری اور اسے قتل کر ڈالا، ان میں سے ایک بنولحیان سے تعلق رکھتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ پر ڈالی اور اس کے جنین کا تاوان، غلام یا لونڈی قرار دیا تو قاتلہ کے عصبہ میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا ہم ایسے فرد کی دیت بطور تاوان ادا کریں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ چیخا، نہ چلایا، ایسے فرد کا خون رائیگاں ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بدوؤں کی طرح قافیہ بندی کرتے ہو اور ان پر دیت لازم ٹھہرائی۔

[4394] ۳۸۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا ((أَنَدِي مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))

[4394] ۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی چوب (لکڑی) سے قتل کر ڈالا، مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے قاتلہ کے عاقلہ پر دیت ڈالی اور مقتولہ حاملہ تھی تو اس کے جنین کے بدل میں غُــرّہ ڈالا تو اس کے بعض عصبہ نے کہا کہ کیا ہم اس کی دیت ادا کریں، جس نے کھایا نہ پیا اور نہ چیخ کر چلایا، ایسے فرد کا خون رائیگاں ہوتا ہے، (اس کی دیت نہیں ہوتی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بدوؤں کی طرح قافیہ بندی سے کام لے رہا ہے۔''

[4395] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ.

[4395] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے منصور کی سند سے جریر اور مفضل کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4394] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٦٩)

[4395] تقدم تخريجه برقم (٤٣٦٩)

[4396] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمْ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ۔

[4396]۔امام صاحب یہی حدیث اپنے تین اور اساتذہ کی سند سے، واقعہ سمیت بیان کرتے ہیں جس میں یہ لفظ ہے کہ اس کا جنین گرا دیا تو اس کا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں غُرّہ دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت کے ورثاء پر ڈالا اس حدیث میں عورت کی دیت کا ذکر نہیں ہے۔

[4397] ۳۹۔(۱۶۸۳) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْآخَرَانِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ۔

[4397]۔امام اپنے تین اساتذہ سے، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے عورت کے جنین کے بارے میں مشورہ لیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں ایک غُرّہ یعنی غلام یا لونڈی کا فیصلہ صادر فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کوئی اور شخص بھی میرے پاس لاؤ، جو تمہارے ساتھ اس بات کی گواہی دے، حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

مفردات الحدیث ❀ مِلاص: جس کو عام طور پر املاص کہتے ہیں، اس کا معنی، جنین، پیٹ کا بچہ۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ وثوق اور تثبت (تسلی ویقین) حاصل کرنے کے لیے، ایسے مسئلہ کے بارے میں جس کا حکم انہیں معلوم نہ ہوتا اور وہ سمجھتے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود نہیں ہے یا عام لوگوں میں اس کا چرچا نہیں ہے، شاہد طلب فرما لیتے تھے تا کہ لوگ احادیث کے بیان کرنے میں پورے حزم اور احتیاط سے کام لیں، کسی قسم کی غفلت اور کاہلی کا مظاہرہ نہ کریں۔

[4396] تقدم تخریجه برقم (٤٣٦٩)

[4397] اخرجه ابو داود في (سننه) في الديات باب: دية الجنين برقم (٤٥٧٠) وابن ماجه في (سننه) في الديات باب: دية الجنين برقم (٢٦٤٠) انظر (التحفة) برقم (١١٢٣٣)

اس کتاب کے کل ابواب (11) اور (72) احادیث ہیں۔

30

كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

حدیث نمبر 4398 سے 4469 تک

۳۰......كِتَابُ الْحُدُوْدِ

۳۰. حدود کا بیان

۱...... بَاب: حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا

باب ۱: چوری کی حد اور اس کا نصاب

[4398] ۱ ـ(۱٦۸٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

[4398] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زائد پر کاٹتے تھے۔

[4399](. . .)وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

[4399] ـ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے، زہری کی مذکورہ بالا سند سے ہی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4398] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحدود باب: قول الله تعالی ﴿السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما﴾ وفی کم یقطع برقم (٦٧٨٩) وابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: ما یقطع فیه السارق برقم (٤٣٨٣) والترمذی فی (جامعه) فی الحدود باب: ما جاء فی کم تقطع ید السارق برقم (١٤٤٥) والنسائی فی (المجتبی) فی قطع السارق باب: ذکر الاختلاف علی الزهری ٨/ ٧٨ و٨/ ٧٩ـ وابن ماجه فی (سننه) فی الحدود باب: حد السارق برقم (٢٥٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٢٠)

[4399] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٣٧٤)

فوائد :...... ❶ حد لغوی طور پر، بندش اور روکاوٹ کو کہتے ہیں، اس لیے دربان کو جو لوگوں کو اندر نہیں آنے دیتا، حداد کہتے ہیں اور جو چیز دو چیزوں کے درمیان حائل ہو، ان کو آپس میں ملنے نہ دے، اس کو بھی حد کہتے ہیں اور حد کا لفظ بعض دفعہ، گناہ پر بھی بولا جاتا ہے، کیونکہ وہ سزا کا باعث بنتا ہے اور زانی کی سزا کو حد کہتے ہیں، کیونکہ وہ دوبارہ اس جرم کے ارتکاب کے درمیان حائل ہوتی ہے یا اس لیے کہ اس کو شارع نے مقرر کیا ہے، جس میں کمی و بیشی کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ ❷ اس حدیث سے جو متفق علیہ (بخاری و مسلم) ہے سے ثابت ہوتا ہے کہ چوری کا نصاب جس پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا، تاکہ وہ آئندہ اس قبیح حرکت کا ارتکاب نہ کرے اور دوسروں کے لیے سامان عبرت بنے اور لوگوں کا مال دوسروں کی دستبرد سے محفوظ ہو جائے، چوتھائی دینار یا تین درہم ہے، اس سے کم مالیت کی چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ائمہ حجاز امام مالک، شافعی اور احمد کا موقف یہی ہے اور احناف کے نزدیک دس درہم یا ایک دینار ہے اور علامہ تقی نے بلا دلیل اس حدیث کو مضطرب بنانے کی سعی لا حاصل کی ہے، کیونکہ ایک روایت میں ہے، نبی اکرم ﷺ کے دور میں چور کا ہاتھ ڈھال سے کم قیمت کی چیز پر نہیں کاٹا گیا، یہ ڈھال حجفہ ہو جو بغیر لکڑی کے چمڑے کی ڈھال کو کہتے ہیں یا ترس ہو یعنی ڈھال ہو، دوسری روایت میں، حجفہ اور ترس دونوں قیمتی اشیاء ہیں، تیسری روایت وہ ہے جو اوپر مذکورہ ہو چکی ہے، ان روایات میں اضطراب و اختلاف کیا ہے اور نسائی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، مجن ڈھال کی قیمت اس وقت ربع دینار تھی، ان مرفوع روایات کے مقابلہ میں صحابہ کے اقوال کو حجت بنانا، جبکہ یہ بھی ممکن ہو کہ بعد میں ڈھال کی قیمت بڑھ گئی ہے، اس لیے انہوں نے ڈھال کی قیمت بڑھنے کی بنا پر ڈھال کی قیمت کے اعتبار سے یہ کہہ دیا ہو، اعتبار ڈھال کا ہے، جس کی قیمت اب یہ ہے، جیسا کہ موجودہ دور میں ربع دینار یا تین درہم کی قیمت بہت بڑھ چکی ہے اور یہ روایت صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول نہیں ہے، بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے، جیسا کہ آگے آ رہا ہے، جس میں صراحت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی، اس لیے یہ کہنا کہ مجن کی قیمت کا تعین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی طرف سے کیا، حالانکہ ڈھال کی قیمت زیادہ تھی، درست نہیں ہے، جبکہ اس کے مقابلہ میں جو حدیث دس درہم والی پیش کی جاتی ہے، وہ ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے، فتح الباری، ج: ۱۲، ص ۱۲۴۔۱۲۵۔ حافظ ابن حجر نے نصاب کے سلسلہ میں بیس (۲۰) اقوال نقل کیے ہیں، لیکن مرفوع روایت کے مقابلہ میں کسی کا قول حجت نہیں ہے۔

[4400] ۲۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ

[4400] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: قول الله تعالى ﴿السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما﴾ وفي كم يقطع برقم (٦٧٩٠) والنسائي في (المجتبى) في قطع السارق باب: ذكر الاختلاف على الزهري ٨/ ٧٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٥)

لِلْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

[4400] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری کے سوانہیں کاٹا جائے گا۔''

[4401] ۳۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَحَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ
عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ)).

[4401] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ کے سوانہیں کاٹا جائے گا۔''

[4402] ٤۔(. . .) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

[4402] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ فرمان سنا، ''چور کا ہاتھ ربع دینار اور اسے زائد کے سوانہیں کاٹا جائے گا۔''

[4403] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4401] اخرجه النسائي في (المجتبى) في قطع السارق باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد وعبدالله ابن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث ٨/ ٨١ وبرقم ٨/ ٨٢۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٨٩٦)

[4402] اخرجه النسائي في (المجتبى) في قطع السارق باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد وعبدالله ابن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث برقم (٤٩٤٣) وبرقم (٤٩٤٤) وبرقم (٤٩٤٥) موقوفا۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٥١)

[4403] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٧٨)

[4403]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سند سے، یزید بن عبداللہ بن الہاد کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4404] ٥-(١٦٨٥)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ.

[4404]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں چور کا ہاتھ مجن، جحفہ یا ترس کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا گیا، جحفہ اور ترس دونوں قیمتی چیزیں ہیں، (یہ تینوں الفاظ ڈھال کے لیے استعمال ہوتے ہیں)

[4405] (. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ.

[4405]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی تین سندوں سے ہشام کی مذکورہ بالا سند سے ابن نمیر کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں، عبدالرحیم اور اسامہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں اور وہ ان دنوں قیمتی چیز تھیں۔

[4406] ٦-(١٦٩٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[4404] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحدود باب: قول الله تعالی: ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما﴾ وفی كم يقطع برقم (٦٧٩٢) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٨٥)

[4405] طريق عثمان بن ابی شيبة اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحدود باب: قول الله تعالی ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما﴾ وفی كم تقطع برقم (٦٧٩٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٣) وطريق ابی بكر بن ابی شيبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٢٦) وطريق ابی كريب اخرجه البخاری فی الحدود باب: قول الله تعالی ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما﴾ وفی كم يقطع برقم (٦٧٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٤)

[4406] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحدود باب: قول الله تعالی ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما﴾ وفی كم يقطع (٦٧٩٥) وابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: ما يقطع فيه السارق برقم (٤٣٨٥) والنسائی فی (المجتبی) فی قطع السارق باب: القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت يده برقم ٨/ ٨٦۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٣)

[4406] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چور کا ہاتھ ایک ڈھال کے بدلہ میں کاٹا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[4407] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللهِ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِاللهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[4407] ۔امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث اپنے تیرہ اساتذہ کی دس سندوں سے، نافع ہی کی مذکورہ بالا سند سے بیان کیا ہے،فرق صرف اتنا ہے کہ بعض نے قیمت کہا ہے اور بعض نے ثمن کا لفظ استعمال کیا ہے،اس کی قیمت تین درہم تھی

[4407] طریق قتیبة بن سعید اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحدود باب: قول الله تعالی ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما﴾ وفی کم یقطع برقم (٦٧٩٨) والترمذی فی (جامعه) فی الحدود باب: ما جاء فی کم تقطع ید السارق برقم (١٤٤٦) انظر (التحفة) برقم (٨٢٧٨) وطریق زهیر بن حرب اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحدود باب: قول الله تعالی ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما﴾ برقم (٦٧٩٧) انظر (التحفة) برقم (٨١٦٣) وطریق ابن نمیر اخرجه مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٩١) وطریق ابی بکر بن ابی شیبة اخرجه ابو داود فی الحدود باب: حد السارق برقم (٢٥٨٤) انظر (التحفة) برقم (٨٠٦٧) وطریق زهیر بن حرب عن اسماعیل وطریق ابی الربیع وطریق محمد بن رافع وطریق عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی وطریق محمد بن رافع عن عبدالرزاق عن ابن جریج وطریق ابی الطاهر عن ابن وهب۔ اخرجهم ابوداود فی (سننه) فی الحدود باب: ما یقطع فیه السارق برقم (٤٣٨٦) والنسائی فی (المجتبی) فی قطع السارق باب: القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده برقم (٨/ ٧٧) انظر (التحفة) برقم (٧٤٩٦) وبرقم (٧٥٤٥) وبرقم (٧٦٠٠) وبرقم (٧٨٩٦) وبرقم (٨٤٥٩)

[4408] ۷۔(۱٦۸۷)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)).

[4408] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چور پر لعنت بھیجے، ایک انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

[4409] (. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ ((إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً)).

[4409] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے اعمش ہی کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ رسی چوری کرتا ہے اور اگر وہ انڈا چوری کرتا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہاتھ کے مقابلہ میں جو چیز حاصل کی ہے، وہ حقیر اور معمولی ہے، لیکن اس کے عوض ہاتھ جیسی قیمتی چیز گنوا بیٹھا یا یہ مقصد ہے کہ چوری کا آغاز حقیر اور معمولی چیز سے کرتا ہے، پھر بڑی چیز چراتا ہے، جس کی قیمت تین درہم بنتی ہے تو ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، ورنہ بیضہ (انڈا) اگر ایک ہو تو رسی یا رسی معمولی ہو تو رسی پر تو ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا، الا یہ کہ ان دونوں اشیاء سے مراد ان کی جنس ہو کہ جب یہ تین درہم تک پہنچتی ہیں تو ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے یا بیضہ سے مراد خود اور حبل سے مراد کشتی لنگر انداز کرنے کا رسہ ہو۔

۲...... بَاب: قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

باب ۲: چور صاحب مرتبہ ہو یا کم حیثیت، اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور حدود کے نفاذ میں سفارش کرنا منع ہے

[4410] ۸۔(۱٦۸۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

[4408] اخرجه النسائي في (المجتبى) في قطع السارق باب: تعظيم السرقة برقم (٤٨٨٨) وابن ماجه في الحدود باب: حد السارق برقم (٢٥٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٥١٥)

[4409] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٤٨)

[4410] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: (٥٤) برقم (٣٤٧٥) وفي فضل الصحابة باب: ذكر اسامة بن زيد برقم (٣٧٣٢) وفي الحدود باب: اقامة الحدود على ←

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ ((إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ)).

[4410] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت (جس نے چوری کی تھی) کے معاملہ نے فکر مند یا پریشان کیا تو وہ آپس میں کہنے لگے، اس عورت کے مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کر سکتا ہے تو انہوں نے کہا، اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کے محبوب کے سوا کوئی جرأت نہیں کر سکتا، اس تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا، ''کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کی تباہی اسی بنا پر ہوئی کہ جب ان میں سے کوئی صاحب حیثیت معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کم مرتبہ کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! بالفرض اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔'' ابن جریج کی حدیث میں ہے، ''تم سے پہلے لوگ صرف اس لیے تباہ ہوئے۔''

فوائد :...... ❶ چوری کرنے والی عورت بنو مخزوم کی عورت فاطمہ بنت اسود تھی، جو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فوت ہونے والے شہید خاوند ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بھتیجی تھی۔ (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۶۳) اور جاہلیت کے دور میں بھی چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا تھا۔ اس لیے بنو مخزوم جو قریش کا ایک معزز خاندان تھا، بہت پریشان ہوا، کیونکہ وہ جانتے تھے، آپ ﷺ حد قائم کرنے میں کوئی رو رعایت نہیں فرمائیں گے، اس لیے انہوں نے سفارش کی تلاش کے لیے غور و فکر کیا تو ان کا خیال ہوا کہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے بہت محبت کرتے ہیں، شاید اس کی بات قبول

← الشريف والوضيع برقم (٦٧٨٧) وفي باب: كراهية الشفاعة في الحد اذا رفع السلطان برقم (٦٧٨٨) وابو داود في (سننه) في الحدود باب: في الحد يشفع فيه برقم (٤٣٧٣) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في كراهية ان يشفع في الحدود برقم (١٤٣٠) والنسائي في (المجتبى) في قطع السارق باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت ٨/ ٧٣ و ٧٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: الشفاعة في الحدود برقم (٢٥٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٧٨)

کر لیں، لیکن آپ ﷺ نے اس سفارش کو قبول نہ کیا اور پھر سب کے سامنے اس کا سبب بھی بیان فرمایا کہ بنو اسرائیل کی ہلاکت وتباہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ حدود کے قیام میں معزز اور غیر معزز میں فرق کرتے تھے، حالانکہ قانون کی نظر میں سب یکساں ہیں اور مزید زور اور تاکید کے لیے فرمایا دنیا میں محبوب شخصیت اور میری لخت جگر، فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی بالفرض حال یہ حرکت کر بیٹھتی تو میں قانون میں لچک اس کی خاطر بھی پیدا نہ کرتا، یہ واقعہ فتح مکہ کے وقت پیش آیا تھا جبکہ آپ ﷺ کی کوئی لخت جگر فاطمہ کے زندہ نہیں تھی، چوری کا واقعہ بنو مخزوم کی ایک اور عورت ام عمرو بنت سفیان کا بھی ہے جو حجۃ الوداع کے موقعہ پر پیش آیا، اس کا بھی آپ ﷺ نے ہاتھ کاٹ دیا تھا، اس لیے وہ واقعہ الگ ہے۔ ❷ جمہور امت کے نزدیک واقعہ جب عدالت میں پیش ہو جائے تو پھر حد کو روکنے کے لیے سفارش کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر کوئی ایسا آدمی ہو جو عادی مجرم نہ ہو یا لوگوں کو تنگ کرنا اس کی عادت نہ ہو تو اس کے حق میں عدالت میں مقدمہ جانے سے پہلے پہلے سفارش کی جا سکتی ہے۔

[4411] ٩-(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ)) فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَطَبَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا)) قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[4411] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: شهادة القاذف والسارق والزاني برقم (٢٦٤٨) وفي المغازي باب: ٥٣ برقم (٤٣٠٤) وفي الحدود باب: توبة السارق برقم (٦٨٠٠) وابو داود في (سننه) في الحدود باب: في القطع في العارية اذا جحدت برقم (٤٣٩٦) والنسائي في (المجتبى) في قطع السارق باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت برقم ٨/ ٧٤ و ٧٥ وبرقم (٨/ ٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٤)

[4411]۔ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس عورت کے مسئلہ نے پریشان کر ڈالا، جس نے نبی اکرم ﷺ کے دور میں فتح مکہ کے وقت چوری کی تھی تو انہوں نے آپس میں کہا، اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات چیت کر سکتا ہے؟ پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ کے محبوب اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ جرأت کر سکتا ہے؟ اس عورت کو لایا گیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں آپ ﷺ سے گفتگو کی، جس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اللہ کی حدود میں ایک حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟'' اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے درخواست کی، اے اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ سے معافی طلب فرمائیں، جب شام ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کے شایان شان تعریف کی، پھر فرمایا: ''حمد صلوٰۃ کے بعد، تم سے پہلے لوگوں کو اس چیز نے تباہ کیا کہ ان کی عادت تھی جب ان کا کوئی قدر ومنزلت والا چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کم مرتبہ کمزور حیثیت کا مالک چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے اور میں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بالفرض اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔'' پھر آپ نے اس عورت کے بارے میں جس نے چوری کی تھی، یہ فرمان جاری فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بعد میں اس نے صحیح توبہ کر لی اور شادی کر لی اور اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی تھی، میں اس کی ضرورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیتی تھی، (آپ پوری فرما دیتے تھے۔)

[4412] ١٠-(. . .) و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

[4412]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت تھی، جو سامان ضرورت کی چیز عاریتاً لے لیتی اور پھر انکار کر دیتی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا، اس کے خاندان کے لوگ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سفارش کی درخواست کی، انہوں نے اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ: ......بنو مخزوم کی اس عورت کا یہ وتیرہ تھا کہ وہ ضرورت کی چیز مانگ کر لے جاتی اور پھر لے جانے سے

[4412] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: في الحد يشفع فيه برقم (٤٣٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٤٣)

انکار کر دیتی کہ میں تو کوئی چیز مانگ کر نہیں لے گئی تھی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کو چوری کی عادت پڑ گئی تو اس کا ہاتھ چوری کرنے پر کاٹا گیا، لیکن چوری کا پیش خیمہ اور سبب عاریہ تھا، اس لیے یہاں اس کی طرف منسوب کر دیا گیا، اس لیے جمہور امت کے نزدیک عاریتاً لی گئی چیز کا انکار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ہاں امام اسحاق اور ابن حزم کا نظریہ یہ ہے کہ عاریتاً چیز کے انکار پر ہاتھ کاٹ ڈالا جائے گا، امام احمد کا ایک قول یہی ہے، لیکن علامہ ابن قدامہ نے احمد کے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے، جو جمہور کے مطابق ہے۔

[4413] ١١ ـ(١٦٨٩) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ)).

[4413] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پناہ میں آ گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! بالفرض اگر فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔'' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

فائدہ :...... یہ بنو مخزوم کی ایک اور عورت ہے جس کا نام ام عمرو بنت سفیان بن عبد الاسد ہے، جو فاطمہ بنت الاسود کی چچا زاد ہے اس نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رات کو ایک قافلہ والوں کا کپڑوں کا صندوق یا سوٹ کیس چرایا تھا، انہوں نے اس کو پکڑ کر باندھ لیا اور صبح حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پناہ لی، ان کی تہبند میں اپنے ہاتھ چھپا لیے، پھر آپ ﷺ کے حکم سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تہبند سے اس کے ہاتھ نکالے گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی بالفرض یہ حرکت کر لیتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا، پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، تفصیلی واقعہ کے لیے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۲۶۳)

جمہور کے نزدیک ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر نہ ہو تو پھر بایاں کاٹا جائے گا۔

٣...... بَاب: حَدِّ الزِّنٰى

باب ۳: زانی کی حد

[4414] ١٢ ـ(١٦٩٠) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ

[4413] اخرجه البخاري في (صحيحه) في قطع السارق باب: ما يكون حرزا وما لا يكون برقم (٤٩٠٦) انظر (التحفة) برقم (٢٩٤٩)

[4414] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الفضائل باب: عرق النبي ﷺ في البرد وحين ياتيه ←

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)).

[4414] ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے حاصل کر لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے بدکار عورتوں کے لیے سبیل (راہ) بیان کر دی ہے، زانی جوڑا اگر کنوارا ہو تو اس کے لیے سزا سو (۱۰۰) کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اگر زانی، مرد، عورت شادی شدہ ہوں تو سو (۱۰۰) کوڑے اور سنگساری ہے۔''

[4415] (. . .) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4415] ۔امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے، منصور کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4416] ۱۳۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ ((خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ)).

[4416] ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل کی جاتی تو آپ شدت (کرب و تکلیف) محسوس کرتے اور آپ کا چہرہ خاکستری یا سیاہی مائل ہو جاتا، آپ ﷺ پر ایک دن وحی نازل ہونا شروع ہو گئی تو آپ ﷺ اس کیفیت سے دوچار ہوئے تو جب یہ کیفیت چھٹی یا زائل ہوئی، آپ نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے راہ مقرر کر دی ہے، یعنی حکم جاری فرمایا ہے، شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت سے زنا کرے اور غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو شادی شدہ

← الوحی برقم (٦٠١٤) وبرقم (٦٠١٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الحدود باب: الرجم ٧/ ٢٢٦۔ والترمذی فی (جامعه) فی الحدود باب: باب الرجم علی الثیب برقم (١٤٣٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الحدود باب: حد الزنا برقم (٢٥٥٠) انظر (التحفة) برقم (٥٠٨٣)

[4415] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٣٩٠)

[4416] تقدم تخریجه برقم (٤٣٩٠)

جوڑے کے لیے، سو کوڑے اور پھر پتھروں سے مارنا ہے اور غیر شادی شدہ جوڑے کے لیے سو (۱۰۰) کوڑے پھر ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ البِکر: کنوارا، غیر شادی شدہ مرد یا عورت۔ ❷ الثیب: شادی شدہ مرد یا عورت۔ ❸ کُرِبَ: کرب و تکلیف پہنچنا۔ ❹ تَرَبَّدَ: سیاہی مائل ہو جانا، کیونکہ رُبدہ، سفید چیز کا سیاہی کی طرف تبدیل ہونا ہے۔ ❺ السبیل: قرآن مجید میں سورہ نساء آیت نمبر ۱۵ میں بدکار عورت کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا تھا، (انہیں گھروں میں بند رکھو حتیٰ کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی سبیل راہ یعنی نیا حکم جاری فرما دے) اور اس حدیث میں اس سبیل کی تعیین یا وضاحت کر دی گئی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کی ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر وحی قرآن کے سوا حدیث و سنت کی شکل میں بھی اترتی تھی، جس پر آپ قرآن ہی کی طرح عمل کرتے تھے۔

اس وحی میں یہ حکم بیان کیا گیا ہے کہ اگر مرد یا عورت غیر شادی شدہ ہو تو اس کی سزا سو (۱۰۰) کوڑے اور ایک سال کے لیے شہر بدری ہے اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو ان کے لیے سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے، ائمہ میں اس کی تفصیلات میں کچھ اختلاف ہے، غیر شادی شدہ مرد ہو یا عورت، اس کی سزا سو کوڑے ہے، اس پر اتفاق ہے، لیکن جلاوطنی کے بارے میں مندرجہ ذیل نظریات ہیں۔

(۱) مرد اور عورت دونوں کو ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا، جیسا کہ حدیث کا تقاضا ہے، امام شافعی، امام احمد، اسحاق، ابوثور، ابن ابی لیلیٰ، سفیان ثوری، عطاء، طاوس رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا اس پر عمل تھا۔

(۲) امام مالک اور امام اوزاعی کے نزدیک جلاوطنی صرف مرد کے لیے ہے، عورت دوسری جگہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس کو جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

(۳) شہر بدری یہ حد میں داخل نہیں ہے، یہ ایک تعزیری حکم ہے، جو حاکم و قاضی کی صوابدید پر موقوف ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا یہی نظریہ ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے المغنی، ج ۱۲، ص ۳۲۲ تا ۳۲۵، مسئلہ نمبر ۱۵۵۳)

۲۔ شادی شدہ زانی کا حکم: اگر شادی شدہ مرد یا شادہ شدہ عورت زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو خارجیوں کے سوا بالاتفاق اہل سنت کے نزدیک ان کو رجم (سنگسار) کر دیا جائے گا، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کیا رجم سے پہلے سو کوڑے لگائے جائیں گے یا نہیں، امام احمد کا ایک قول یہی ہے کہ پہلے (۱۰۰) کوڑے لگائے جائیں گے، پھر سنگسار کریں گے، جیسا کہ اس روایت میں بیان ہوا ہے، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعب اور ابوذر رضی اللہ عنہم کا یہی نظریہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اس پر عمل کیا تھا، حسن بصری، اسحاق، داود اور ابن المنذر کا قول بھی یہی ہے، لیکن حضرت عمر، عثمان، ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور نخعی، زہری، اوزاعی، مالک، شافعی اور احناف کا موقف یہ ہے اور امام احمد کا دوسرا قول بھی یہی ہے کہ سنگسار کیا جائے گا کوڑے مارنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت

ماعز اور غامدیہ عورت کو کوڑے نہیں لگائے تھے، اس طرح آپ ﷺ نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو جس عورت کی طرف بھیجا تھا تو انہیں فرمایا تھا، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا، کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا، یہ متفق علیہ روایت ہے، (تفصیل کے لیے، دیکھئے المغنی، ج ۱۲، ص ۳۱۳، مسئلہ ۱۵۵۱، الفصل الثانی، فتح الباری، ج ۱۲، ص ۱۴۵)۔

امام شاہ ولی اللہ نے مسوی شرح موطاء ج ۲ ص ۱۳۵ پر لکھا ہے، امام رجم اور کوڑے دونوں سزائیں دینا چاہے تو دے سکتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ رجم پر اکتفا کرے، کیونکہ اصل مقصد تو اس کو عبرت بنانا اور اس کو ختم کرنا ہے، جو رجم سے حاصل ہو جاتا ہے۔'' دو سزائیں جمع ہو جائیں تو ان میں سے ہلکی کو شدید کے اندر جمع کرنا ممکن ہے، اس لیے امام کا موقع و محل یا حالات ظروف کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اگر دونوں حدوں کو جمع کرنا مناسب ہو تو اس پر عمل کرے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں سزاؤں کو جمع کیا، اگر حالات کی روشنی میں سنگسار کرنا کافی ہو تو اس پر اکتفا کرے، جیسا کہ ماعز اور غامدیہ یا عسیف رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں کیا گیا ہے، هذا ما عندی والله اعلم بالصواب

[4417] ١٤ـ(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا ((الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ)) لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً.

[4417] ۔ امام اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے قتادہ کی مذکورہ بالا سند سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس حدیث میں ہے، ''غیر شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور شہر بدر کیا جائے گا اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔'' اس میں ایک سال اور سو (۱۰۰) کا ذکر نہیں ہے۔

۴...... بَابُ رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزِّنَى

باب ٤: زنا کی صورت میں شادی شدہ کو سنگسار کرنا

[4418] ١٥ـ(١٦٩١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ

[4417] تقدم تخریجه برقم (٤٣٩٠)

[4418] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحدود باب: الاعتراف بالزنا برقم (٦٨٢٩) وفی باب: رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت برقم (٦٨٣٠) وابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: فی الرجم برقم (٤٤١٨) والترمذی فی (جامعه) فی الحدود باب: ما جاء فی تحقيق الرجم برقم (٦٤٣٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الحدود باب: الرجم برقم (٢٥٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٠٨)

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ.

[4418] ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی، آپ ﷺ پر جو احکام نازل فرمائے گئے، ان میں آیت رجم بھی تھی، ہم نے اس کو پڑھا، یاد کیا اور سمجھا، رسول اللہ ﷺ نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد سنگسار کیا، مجھے ڈر ہے، ایک طویل مدت گزرنے کے بعد کوئی کہنے والا کہے گا، اللہ کی کتاب میں ہم رجم کا حکم نہیں پاتے تو وہ اس فرض کو چھوڑ کر جو اللہ نے اتارا گمراہ ہو جائیں گے، اللہ کے قانون کی رو سے رجم ایسے زانی کو کرنا جو شدی شدہ ہو برحق ہے، زانی مرد ہو یا عورت، جب شہادت قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر چکا ہو یا وہ اعتراف کر لیں۔

[4419] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4419] ۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے زھری ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ذوالحجہ میں آخری حج سے ۲۳ھ میں واپس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ دیا تو اس میں خلافت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور اس سے پہلے رجم کا مسئلہ بھی بیان کیا اور رجم کا مسئلہ تورات میں بھی موجود تھا، اس کی بنا پر آپ ﷺ نے یہودی مرد اور عورت کو سنگسار کیا تھا، اس کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کا حکم دیا، لیکن یہ حکم قرآن مجید میں نہیں لکھوایا گیا، اس لیے کتاب اللہ سے مراد، اللہ کا قانون ہے، جیسا کہ حدیث عسیف اور حدیث ولاء میں کتاب اللہ سے مراد اللہ کا حکم ہے، جو سنت سے ثابت ہے اور بقول بعض اس سے مراد سورہ مائدہ کی آیت ﴿وکیف یحکمونك وعندھم التوراۃ فیھا حکم اللّٰه﴾ (آیت نمبر ۴۹۔۵۰) ہیں۔ اور بقول بعض اس سے مراد منسوخ التلاوۃ آیت ﴿الشیخ والشیخة

[4419] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٩٣)

اذا زنیا فارجموھما البتة نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم﴾ ہے۔ لیکن یہ آیت چونکہ قرآن نہیں ہے اس لئے اس میں قرآن والی شروط بھی موجود نہیں۔

امام مالک کے نزدیک اگر غیر شادی شدہ عورت حاملہ ہو تو وہ زانیہ تصور کی جائے گی اور اگر وہ اپنا مجبور و مکرہ ہونا ثابت نہ کر سکے تو اس کو سزا دی جائے گی، لیکن امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک سزا کے لیے محض حاملہ ہونا کافی نہیں ہے، جب تک وہ اعتراف نہ کرے یا گواہ قائم نہ ہوں۔

٥...... بَاب مَنْ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَى

باب ٥: جس نے اپنے بارے میں زنا کا اعتراف کرلیا

[4420] ١٦-(. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَبِكَ جُنُونٌ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ أَحْصَنْتَ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

[4420] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں ایک مسلمان آدمی آیا اور آپ ﷺ کو آواز دے کر کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے منہ پھیر لیا، وہ پھر کر آپ ﷺ کے سامنے آ گیا اور آپ سے کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے

[4420] طريق عبدالملك بن شعيب بن الليث بن سعد اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المحاربين باب: لا يرجم المجنون والمجنونة برقم (٦٨١٥) وفی الاحكام باب: من حكم فی المسجد حتى اذا اتى على حد امر ان يخرج فی المسجد فيقام برقم (٧١٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٠٨) وطريق الليث عن عبدالرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المحاربين باب: سوال الامام المقر: هل احصنت؟ برقم (٦٨٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٣١٨٥)

اعراض کیا حتی کہ اس نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی، جب اس نے اپنے بارے میں چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلوایا اور اس سے پوچھا: ''کیا تو دیوانہ ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے پوچھا، ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے کہا، جی ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔''

ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سننے والے نے بتایا، انہوں نے کہا، میں اس کو رجم کرنے والوں میں موجود تھا، ہم نے اسے جنازہ گاہ میں رجم کیا، جب اسے پتھروں نے پریشان کیا، وہ بھاگ کھڑا ہوا، ہم نے اسے حرۃ (پتھریلا علاقہ) میں جا لیا اور اسے رجم کر ڈالا۔

مفردات الحدیث ❶ ثنیٰ ذالك: دہرایا، تکرار کیا۔ ❷ مُصلّٰی: جنازہ گاہ۔ ❸ اذ لقتہ: اسے قلق و اضطراب میں ڈالا۔

[4421] (. . .) قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4421] ۔ یہی روایت، امام لیث، زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4422] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ.

[4422] ۔ یہی روایت امام صاحب امام دارمی کی سند سے زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، امام لیث اور امام دارمی دونوں کی حدیث میں، ابن شہاب، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں۔

[4423] (. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[4421] تقدم

[4422] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: الطلاق في الاغلاق والكره والسكران والمجنون وامرهما والغلط والنسيان في الطلاق والشرك وغيه برقم (٥٢٧١) انظر (التحفة) برقم (١٣١٤٨)

[4423] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: الطلاق في الاغلاق والكره والسكران والمجنون وامرهما والغلط والنسيان في الطلاق والشرك وغيره برقم (٥٢٧٠) وفي ←

[4423] ۔امام صاحب تین اساتذہ کی دوسندوں سے زہری کے واسطہ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے والا آدمی حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ تھے، اس حدیث کی رو سے احناف اور حنابلہ کے نزدیک زنا کی حد قائم کرنے کے لیے، زانی کا چار مرتبہ اعتراف کرنا ضروری ہے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک عسیف (مزدور، اجیر) کے واقعہ کی روشنی میں ایک دفعہ اقرار کرنا ہی کافی ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت انیس کو چار دفعہ اعتراف کروانے کا حکم نہیں دیا تھا، حسن بصری، حماد، ابوثور اور ابن المنذر کا قول بھی یہی ہے۔ (المغنی، ج ۱۲، ص ۳۵۴)

[4424] ۱۷۔(۱۶۹۲) وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَعَلَّكَ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ ((أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ)).

[4424] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، چھوٹا قد، مضبوط جسم، جس پر چادر نہیں ہے، اس نے اپنے بارے میں چار دفعہ زنا کرنے کی شہادت دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تو نے......؟'' (بوس و کنار کیا ہو یا چٹکی لی ہو) اس نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! ذلیل اور کمینے آدمی نے زنا کیا ہے تو آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''خبردار، جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو کوئی فرد پیچھے رہتا ہے اور بکرے کی طرح جنسی آوازیں نکالتا ہے، کسی کو معمولی اور حقیر چیز پیش کرتا ہے، ہاں اللہ کی قسم! اگر ان میں سے کوئی میرے قابو

← الحدود باب: رجم المحسن برقم (٦٨١٤) وفي باب: الرجم بالمصلى برقم (٦٨٢٠) وابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: رجم ماعز بن مالك برقم (٤٤٣٠) والترمذی فی (جامعه) فی الحدود باب: ما جاء فی درك الحد عن المعترف اذا رجع برقم (١٤٢٩) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: ترکی الصلاة علی المرجوم برقم ٤/ ٦٣) انظر (التحفة) برقم (٣١٤٩)

[4424] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: رجم ماعز بن مالك برقم (٤٤٢٢) انظر (التحفة) برقم (٢١٩٦)

میں آ گیا تو میں اس کو سامان عبرت بنا دوں گا۔"

مفردات الحدیث ❶ اغضل: مضبوط تن و توش کا مالک یعنی مستحکم جسم والا۔ ❷ آخر: حقیر، کمینہ۔ ❸ نبیب وہ آواز جو نر بکرا، بکری سے جفتی کرتے وقت نکالتا ہے۔ ❹ الکثبة: تھوڑا سا دودھ یا کوئی معمولی اور حقیر چیز۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مجرم کو اپنے اقرار اور اعتراف سے نکلنے کی راہ سمجھانا جائز ہے، بشرطیکہ وہ عادی مجرم نہ ہو اور اگر حقوق اللہ سے تعلق رکھنے والی حدود کے اقرار سے پھر جاتا ہے اور اس کے خلاف بینہ موجود نہیں ہے تو اس کے رجوع کو بھی مان لیا جائے گا۔ (شرح نووی، مسلم، ج ۲ص ۷۷)

لیکن عادی مجرم کو عبرتناک سزا دینی چاہیے، جیسا کہ آپ کے خطبہ سے ثابت ہو رہا ہے اور آپ ﷺ کے خطبہ سے معلوم ہوتا ہے، حضرت ماعز ان میں داخل نہیں تھے، کیونکہ ان کے بارے میں فرما رہے ہیں، میں ان کو اگر قابو میں آ گئے، عبرت بنا ڈالوں گا اور حضرت ماعز کو نکلنے کی تلقین فرما رہے ہیں اور آگے صریح روایت آ رہی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ، اللہ سے بخشش طلب کرو، توبہ کرلو، بار بار یہ کہا، چوتھی بار پوچھا، دیوانے تو نہیں ہو، شراب تو نہیں پی ہے اور پھر اس کی توبہ کی تعریف فرمائی، جو انہوں نے حد کا تقاضا کر کے عملی صورت میں دیکھی تھی۔

[4425] ۱۸۔(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سمعت

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنٰى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا)) أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

[4425]۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پستہ قد پراگندہ بال، مضبوط بدن آدمی لایا گیا، جو تہبند باندھے ہوئے تھا اور زنا کر چکا تھا، آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ لوٹایا، پھر اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکلتے ہیں، تم میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے اور ان میں سے کسی کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جس پر بھی مجھے قابو دے گا میں اسے عبرت بنا دوں گا یا عبرتناک سزا دوں گا، راوی بیان کرتا ہے میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سنائی تو اس نے کہا، آپ ﷺ نے اسے چار بار لوٹایا تھا۔

[4425] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: رجم ماعز بن مالك برقم (٤٤٢٣) انظر (التحفة) برقم (٢١٨١)

فائدہ :...... حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نوکر کی حیثیت سے رہتے تھے اور حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی مطلقہ لونڈی تھی، جو ان کی بکریاں چراتی تھی، حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے اس سے زنا کر لیا، پھر پشیمان ہو کر حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور وہ دور غربت کا تھا، بعض عورتیں جاہلیت کے دور میں یہ حرکت کرتی تھیں، بعد میں بھی بعض میں یہ عادت قائم رہی، وہ اپنی عادت کی بنا پر معمولی چیز کے عوض اپنی عزت نیلام کر دیتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر حاضری میں، چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ غزوہ میں سب شریک ہونے کی کوشش کرتے تھے، اس لیے بدکار مرد اور عورتوں کو اس کا موقع مل جاتا تھا، اس لیے آپ نے جب ایک تقریب پیدا ہوگئی تو موقعہ کی مناسبت سے ان لوگوں کو متنبہ فرمایا تا کہ وہ اس حرکت سے باز رہیں، وگرنہ عبرتناک سزا کے لیے تیار رہیں، اس سے مراد وہ صحابی نہ تھا جس نے خود کو پیش کیا تھا۔

[4426] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[4426] ۔ امام صاحب یہی روایت، اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، شبابہ نامی راوی کی روایت میں بھی دو دفعہ لوٹانے کا تذکرہ ہے، جبکہ ابو عامر کی روایت میں ہے، دو یا تین دفعہ لوٹایا۔

[4427] ١٩ ۔ (١٦٩٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ ((بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

[4427] ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا،

[4426] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٠٠)

[4427] اخرجه ابوداود في (سننه) في الحدود باب: رجم ماعز بن مالك برقم (٤٤٢٢) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في التلقين في الحد برقم (١٤٢٧) انظر (التحفة) برقم (٥٥١٩)

''کیا تیرے بارے میں مجھ تک جو کچھ پہنچا ہے، ٹھیک ہے، (حقیقت ہے)۔'' اس نے عرض کیا، آپ ﷺ کو میرے بارے میں کیا خبر ملی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے فلاں خاندان کی لونڈی سے زنا کیا ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، اس نے چار مرتبہ اس کی شہادت دی، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ :...... یہ بات ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ ان کو لانے والے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ تھے اور آپ ﷺ نے ان سے کہا بھی تھا، تمہارا اس پر پردہ پوشی کرنا بہتر تھا اور ان کے ساتھ آنے والے، آپ ﷺ کو پورے واقعہ سے آگاہ کر چکے تھے، اس لیے آپ نے حضرت ماعز سے پوچھا اور ان کو اس اعتراف سے منحرف ہونے کی راہ بھی سمجھانے کی کوشش کی، لیکن وہ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کے پکا کرنے کے سبب اپنی بات پر قائم رہے۔

[4428] ٢٠-(١٦٩٤)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ ((أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ)) بِهِ قَالَ فَمَا ((اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ)).

[4428]۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم خاندان کا ایک آدمی جسے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا، میں نے بدکاری کا ارتکاب کیا ہے، اس کی حد مجھ پر لگائیے تو آپ ﷺ نے اسے کئی دفعہ واپس کیا، پھر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا تو انہوں نے کہا، ہمیں اس کے اندر کسی بیماری (دماغی خلل) کا علم نہیں ہے، مگر یہ بات ہے، اس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے، جس کے بارے میں اس کا خیال ہے، وہ حد قائم کیے بغیر معاف نہیں ہوسکتا، وہ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ہمیں اسے مارنے کا حکم دیا، تو ہم اسے بقیع غرقد (مدینہ کا قبرستان) کی طرف لے گئے، ہم نے نہ اس کو باندھا اور نہ

[4428] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: رجم ماعز بن مالك برقم (٤٤٣١) انظر (التحفة) برقم (٤٣١٣)

ہی اس کے لیے گڑھا کھودا، ہم نے اسے ہڈیوں، روڑوں اور ٹھیکریوں سے مارا تو وہ بھاگ کھڑا ہوا اور ہم بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑے حتیٰ کہ وہ حرہ (سیاہ سنگریزے) کے کنارہ پر آ گیا اور ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا تو ہم نے اسے حرہ کے بڑے بڑے پتھروں سے مارا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا، یعنی فوت ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے شام کو خطاب فرمایا اور کہا، ''جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو کوئی آدمی ہماری عورتوں میں پیچھے رہ جاتا ہے اور وہ نر کی طرح آواز نکالتا ہے، مجھ پر لازم ہے، میرے پاس اس فعل کا مرتکب جو آدمی بھی لایا جائے گا، میں اسے عبرتناک سزا دوں گا، پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی نہ برا بھلا کہا، مَدَرَ: ڈھیلے، خزف، ٹھیکرے، عُرْض، کنارہ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، رجم کے لیے پتھر مارنا ضروری نہیں ہے، پتھر، ڈھیلے، ٹھیکرے، ہڈیاں اور ڈنڈے وغیرہ، جن سے انسان قتل کیا جا سکے، سب جائز ہیں، اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے، کیونکہ اس کو عبرتناک سزا دینی ہوتی ہے، فوری طور پر مارنا درست نہیں ہے، ہاں اگر مار مار کر اس کو ادھ موا کر دیا جائے، لیکن اس کی جان نہ نکل رہی ہو تو پھر کوئی بڑا وزنی پتھر مار کر اسے ختم کیا جا سکتا ہے، کیونکہ جلود، بڑے پتھر کو کہتے ہیں۔

[4429] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَـٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا)).

[4429]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے داود کی مذکورہ بالا سند سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ شام کو خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''حمد و صلوٰۃ کے بعد، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب ہم جہاد کے لیے نکلتے ہیں ان میں سے کوئی ایک پیچھے رہ جاتا ہے اور نر بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے۔'' اس میں فی عیالنا (ہماری عورتوں میں) کا لفظ نہیں ہے۔

[4430] (. . .)وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[4429] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٠٣)
[4430] تقدم تخريجه برقم (٤٤٠٣)

[4430] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے، داود کی مذکورہ سند سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کرتے ہیں، ہاں سفیان کی حدیث میں ہے اس نے زنا کا اعتراف تین دفعہ کیا۔

فائدہ :...... واقعات کے بیان میں راویوں میں بعض جزئیات کے بیان میں کچھ اختلاف ہو جاتا ہے، لیکن اصل واقعہ کے بیان میں سب متفق ہوتے ہیں اس لیے وہ جزئی اختلاف کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتا، اس لیے اس حدیث میں کہیں دو دفعہ واپس کرنے کا ذکر ہے کہیں تین اور کسی روایت میں چار دفعہ، صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ نے تین دفعہ اس کو ٹالنے کی کوشش کی، لیکن جب وہ باز نہ آیا تو چوتھی دفعہ اس سے بدکاری کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا اور اس کے بیان کے بعد، اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے چار دفعہ اقرار کرانا مقصود نہ تھا اور رجم کے بعد فوری طور پر آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا نہیں کی تاکہ لوگوں کے اندر اس سے باز رہنے کا جذبہ پیدا ہو اور برا بھی نہیں کہا، کیونکہ اپنے آپ کو حد جھیلنے کے لیے پیش کرنا معمولی کام نہیں ہے، بہت مضبوط ایمان والا ہی یہ کام کرسکتا ہے۔

[4431] ٢٢-(١٦٩٥) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ ((وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ((فِيمَ أُطَهِّرُكَ)) فَقَالَ مِنَ الزِّنٰى فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَبِهِ جُنُونٌ)) فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ ((أَشَرِبَ خَمْرًا)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَزَنَيْتَ)) فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ

[4431] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: رجم ماعز بن مالك برقم (٤٤٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٩٣٤)

مَالِكٍ)) قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ)) قَالَ ثُمَّ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ ((وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ)) فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ آنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا ((حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ)) قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ ((إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا.

[4431]۔ حضرت سلیمان بن بریدہ رحمۃ اللہ اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے (حد لگا کر) پاک کر دیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس، واپس جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو۔'' تو وہ تھوڑی دور واپس چلے گئے، پھر آ کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے پاک کر دیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! جا، اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر۔'' تو وہ پھر تھوڑی دور جا کر واپس آ گئے، پھر آ کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے تو نبی اکرم ﷺ نے پھر اپنے کلمات دہرا دیئے حتی کہ جب وہ چوتھی بار آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟'' تو اس نے جواب دیا زنا سے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ''کیا یہ دیوانہ ہے؟'' تو آپ ﷺ کو بتایا گیا یہ پاگل نہیں ہے تو آپ ﷺ نے پوچھا، ''کیا اس نے شراب پی ہے؟'' تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا اور اس سے شراب کی بو محسوس نہ کی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا واقعی تو نے زنا کیا ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں! تو آپ ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا اور لوگ اس کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے، بعض کہنے لگے وہ تباہ و برباد ہو گیا، اس کے گناہ نے اسے گھیر لیا اور بعض کہنے لگے ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کسی کی توبہ نہیں ہے کہ وہ خود نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ کر کہنے لگا، مجھے پتھر سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ کہتے ہیں دو، تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ دونوں گروہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سلام کہہ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے بخشش طلب کرو۔'' تو لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو معاف فرمائے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے ایسی توبہ کی ہے، اگر ایک امت کے درمیان بانٹ دی جائے تو ان کے لیے کافی ہو جائے۔'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،

پھر آپ ﷺ کے پاس ازدقبیلہ کے خاندان غامد کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! واپس چلی جاؤ، اللہ سے بخشش طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔'' تو اس نے عرض کیا، میں سمجھتی ہوں آپ مجھے بھی ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا کیا معاملہ ہے؟'' اس نے کہا، مجھے زنا سے حمل ٹھہر چکا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا، ''کیا تجھے؟'' اس نے کہا جی ہاں تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم وضع حمل تک ٹھہر جاؤ۔'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو ایک انصاری آدمی نے اس کے نان ونفقہ کی ذمہ داری برداشت کی حتی کہ اس نے بچہ جنا تو وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا غامدیہ عورت کا حمل وضع ہو گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب ہم اس کو اس حالت میں رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچہ کو چھوٹا ہی چھوڑ دیں اور اس کو کوئی دودھ پلانے والا نہ ہو،'' تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اس کو دودھ پلانے کا ذمہ دار میں ہوں، اے اللہ کے نبی ﷺ! تو آپ ﷺ نے اسے رجم کروا دیا۔

نوٹ:...... اس حدیث کی سند میں بقول امام نووی، یحییٰ بن یعلی اور غیلان کے درمیان ایک واسطہ رہ گیا ہے، صحیح سند یہ ہے کہ یحییٰ اور غیلان کے درمیان یحییٰ کے باپ لیلیٰ کا واسطہ ہے، یعنی یحییٰ اپنے باپ لیلیٰ کے واسطہ سے غیلان سے روایت کرتا ہے۔

فوائد:...... ❶ فاستنكهه: اس کے منہ کو سونگھا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو تو محسوس نہیں ہوتی، اس حدیث سے جمہور ائمہ نے یعنی امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام احمد نے یہ استدلال کیا ہے کہ زنا کے بارے میں سکران (نشئی) کے اقرار کا اعتبار نہیں ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک سکران کے اقرار کو معتبر سمجھا جائے گا، لیکن سکر (نشہ) کی حالت میں اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی، لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ ❷ ثم جاء رسول الله ﷺ وهم جلوس: اس حدیث سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ میت کے لیے جہاں لوگ بیٹھتے ہیں، وہاں آنے والا دعا کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے، حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ صحابہ کرام میت کے سوگ کے لیے تین دن بیٹھنے کا اہتمام ہی نہیں کرتے تھے، یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ وہ سوگ کے لیے تین دن مجلس قائم کرتے تھے، یہاں تو صرف اس قدر بات ہے کہ ماعز پر حد قائم کرنے کے بعد، صحابہ کرام دو گروہوں میں بٹ گئے، ایک کے بقول وہ تباہ و برباد ہو گئے اور اپنے گناہ کی بھینٹ چڑھ گئے، دوسرے کے نزدیک انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے کامیابی حاصل کی، لیکن آپ ﷺ نے پہلے دن چونکہ ان کے لیے دعا نہیں کی، اس لیے یہ اختلاف دو تین دن تک قائم رہا، آپ نے یہ اختلاف ختم کرنے کے لیے جہاں وہ عام طور پر بیٹھتے تھے یا مسجد جہاں وہ جمع ہوتے تھے، میں دونوں گروہوں کو بیٹھے دیکھ کر، ان کے لیے بخشش طلب کرنے کے لیے فرمایا اور ان کو توبہ کی فضیلت بھی بیان کیا، تا کہ وہ اختلاف ختم ہو جائے، اس کا سوگ کی مجلس میں دعا کرنے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور نہ ہی

کسی شارح نے یہ معنی کیا ہے کہ وہ مجلس سوگ تھی، اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ آپ ﷺ نے سوگ کی مجلس میں آ کر دعا منگوائی تو اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی محترم اور بزرگ شخصیت اگر آئے تو وہ دعا کروا سکتی ہے، اس سے ہر آنے والے کے لیے فاتحہ پڑھنے کا جواب کیسے نکلا؟ کیا آپ کے بعد بھی مجلس میں کوئی نہیں آیا تھا یا اس مجلس سوگ کے سوا آپ کسی اور مجلس سوگ میں شریک نہیں ہوئے تھے اور کسی مجلس ماتم میں دعا کیوں نہیں کروائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اقتدا میں یہ سلسلہ کیوں جاری نہیں رکھا، احناف تو عمل صحابہ سے صحیح حدیث کو منسوخ ٹھہرا دیتے ہیں۔ ❸ قال رجل من الانصار الیّ رَضاعه، فرجمها: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے غامدیہ عورت کو بچے کو دودھ پلانے کی مدت کے آغاز ہی میں رجم کروایا اور رضاعت انصاری کے ذمہ لگا دی، حالانکہ آگے جو حدیث آ رہی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رجم اس وقت کروایا، جب بچہ مدت رضاعت کے بعد (دودھ چھوڑنے کے بعد) روٹی کھانے لگا تھا، امام نووی نے دوسری روایات کو ترجیح دی ہے اور اس روایت کی تاویل کی ہے کہ یہاں رضاعت سے مراد بچے کی کفالت اور تربیت کا انتظام کرنا ہے، لیکن حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے تھذیب السنن حدیث نمبر ۴۲۷۷، میں آنے والی حدیث کے بارے میں لکھا ہے، اس حدیث میں دو باتیں تمام روایات کے خلاف ہیں، (۱) اقرار اور تردید (لوٹانا) کا کام متعدد مجالس میں ہوا جب کہ باقی تمام احادیث سے ثابت ہوتا ہے یہ ایک ہی مجلس میں ہوا، درمیان میں کسی دن کا فصل یا وقفہ نہیں ہے۔ (۲) اس میں گڑھا کھودنے کا ذکر ہے، حالانکہ گڑھا نہیں کھودا گیا تھا، اس لیے وہ بھاگ کھڑا ہوا اور اس کا راوی بشری بن مہاجر ہے، جس پر بخاری، امام احمد، ابو حاتم، ابن عدی، ابن حبان اور عقیلی نے جرح کی ہے، اگرچہ ابن معین اور عجلی نے اس ثقہ قرار دیا ہے، اس لیے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ روایت صحیح ہو اور رجم مدت رضاعت ہی میں کر دیا گیا ہو اور زھام کا ذکر، بشیر بن مہاجر کا دوسرے دو کلموں کی طرح ایک اور وہم ہو اور امام خطابی نے لکھا ہے یہ دو عورتوں کا الگ الگ واقعہ ہو سکتا ہے، ایک کو وضع حمل کے بعد رجم کیا گیا اور دوسری کو مدت رضاعت کے بعد، امام ابو حنیفہ، مالک اور شافعی کے نزدیک عورت کو وضع حمل کے بعد رجم کر دیا جائے گا اور امام احمد کے نزدیک مدت رضاعت کے بعد، جب بچہ دودھ پینا چھوڑ دے گا۔

[4432] ٢٣-(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا

[4432] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: المراة التي امر النبي ﷺ برجمها من جهينة برقم (٤٤٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٩٤٧)

رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ ((أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا)) فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا ((فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي)) فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ ((اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ ((مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ)) ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

[4432]۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے اوپر ظلم کر چکا ہوں، میں نے زنا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں آپ مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا، جب اگلے دن آیا، وہ پھر آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ نے دوبارہ واپس کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا، ”کیا تم اس کی عقل میں کچھ فتور محسوس کرتے ہو یا اس میں کوئی قابل اعتراض بات پاتے ہو؟“ تو انہوں نے جواب دیا، ہمارے علم میں، اس میں پوری عقل ہے، ہمارے اچھے افراد میں سے ہے، ہماری معلومات یہی ہیں تو وہ سہ بارہ آیا، آپ ﷺ نے ان کی طرف پھر پیغام بھیجا اور اس کے بارے میں پوچھا، اس کی قوم نے آپ کو بتایا، اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے اور نہ اس کی عقل میں فتور ہے تو جب چوتھی بار آیا، اس کے لیے گڑھا کھودا گیا، پھر آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کے پاس ایک غامد قبیلہ کی عورت آئی اور کہنے لگی، اللہ کے رسول! میں زنا کر چکی ہوں تو مجھے پاک کر دیجئے اور آپ نے اسے واپس کر دیا تو جب اگلا دن آیا، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے واپس کیوں

لوٹاتے ہیں، شاید آپ مجھے ماعز کی طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں تو حاملہ ہو چکی ہوں، آپ نے فرمایا: ''اگر تمہیں اصرار ہے تو جاؤ حتی کہ تم بچہ جنو۔'' تو جب اس نے بچہ جنا، وہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور کہا، یہ بچہ میں جن چکی ہوں، آپ نے فرمایا: ''جا اسے دودھ پلا حتی کہ اس کا دودھ چھوٹ جائے۔'' تو جب اس نے اس کا دودھ چھڑوایا، وہ آپ کے پاس بچہ لے کر آئی، اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور کہنے لگی، اے اللہ کے نبی! میں اس کا دودھ چھڑا چکی ہوں اور یہ کھانا کھانے لگ گیا ہے تو آپ نے بچہ ایک مسلمان کے حوالہ کیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے لیے، اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ کے حکم سے لوگوں نے اسے رجم کر دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پتھر لے کر آگے بڑھتے ہیں اور اس کے سر پر مارتے ہیں اور خون حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر پڑتا ہے، وہ اسے برا بھلا کہتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کا اس کو برا بھلا کہنا سن لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رک جاؤ، اے خالد! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے اس قدر سچی توبہ کی ہے، اگر ناجائز طور پر ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرے تو اسے معافی مل جائے۔'' پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا اور نماز پڑھا کر اسے دفن کر دیا۔

فوائد:...... ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم انہیں اپنے بہتر افراد میں شمار کرتی تھی، قوم کی اس صریح شہادت کے باوجود صاحب تدبر قرآن کا، اس کو نہایت بدخصلت غنڈہ قرار دینا اور اس کی مغفرت کے لیے پہلے دن دعا نہ کرنے کو اس کے کٹر منافق ہونے کی شہادت قرار دینا ایک عملی بددیانتی اور خیانت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے دن اس کے لیے دعائے مغفرت کروائی ہے اور اس کی توبہ کی تعریف بھی کی ہے۔

❷ فلما كان الغد: یہاں بھی بشیر بن مہاجر دوسری روایات کی مخالفت کرتے ہیں، باقی روایات سے ثابت ہے واپسی اور اعتراف، ایک ہی مجلس میں ہوا ہے، اس کو اگلے دن قرار دینا وہم ہے۔ ❸ حفر لها الی صدرها: غامدیہ کے لیے اس کے سینہ تک گڑھا کھودا، اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو رجم کرتے وقت گڑھا کھودا جائے گا، گڑھا کھودنے کے بارے میں ائمہ کے مندرجہ ذیل نظریات ہیں، امام نووی لکھتے ہیں، امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک ان حضرات کے مشہور قول کے مطابق مرد اور عورت دونوں میں سے کسی کے لیے گڑھا نہیں کھودا جائے گا، قتادہ، ابوثور، ابویوسف اور امام ابوحنیفہ کے ایک قول کے مطابق دونوں کے لیے گڑھا کھودا جائے گا اور بعض مالکیہ کے نزدیک، ثبوت بینہ کی صورت میں گڑھا کھودا جائے گا اور اقرار کی صورت میں نہیں، شوافع کے نزدیک مرد کے لیے کسی صورت میں گڑھا نہیں کھودا جائے گا اور عورت کے بارے میں تین اقوال ہیں، (۱) پردہ پوش کے لیے سینے تک گڑھا کھودنا مستحب ہے۔ (۲) امام کو اختیار ہے، (۳) زنا، بینہ سے ثابت ہوا ہے تو کھودنا بہتر ہے اور اگر اقرار سے ثابت ہے تو نہیں کھودا جائے گا، علامہ تقی نے لکھا ہے کہ احناف کا مختار موقف یہ ہے کہ عورت

کے لیے گڑھا کھودا جائے گا اور مرد کے لیے نہیں کھودا جائے گا، امام نووی نے جو لکھا ہے وہ احناف کے اکثر کتابوں کے مخالف ہیں، (تکملہ، ج ۲،ص ۴۵۱۔) اس روایت میں ماعز کے لیے گڑھا کھودنے کا مسئلہ بھی راوی کا وہم ہے، اگر گڑھا کھودا ہوتا تو وہ بھاگ کیسے گئے۔ ❹ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۸ھ ماہ صفر میں مسلمان ہو کر مدینہ آئے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ غامدیہ کا واقعہ سورہ نور کے نزول کے بعد پیش آیا ہے کیونکہ سورہ نور ۵ یا ۶ ہجری میں اتری ہے اور جمہور فقہاء کے نزدیک اخبار آحاد سے قرآنی حکم کی تخصیص جائز ہے کیونکہ وہ بیان ہے نسخ نہیں ہے اور احناف کے نزدیک مشہور اور متواتر روایات سے تخصیص جائز ہے اور احادیث رجم معنی متواتر ہیں، امام ابن ہمام اور علامہ آلوسی اور شاہ ولی اللہ نے اس کی تصریح کی ہے اور حدیث ۵۲ صحابہ سے مروی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، تکملہ، ج ۲،ص ۴۲۰، تا ۴۲۳) ❺ لو تَابَهَا صاحبُ مكس: اگر اس قسم کی توبہ ظلماً ٹیکس وصول کرنے والا کرتا تو اس کو بھی معافی مل جاتی، اس سے ثابت ہوتا ہے، ظلماً، چنگی، محصول یا ٹیکس وصول کرنا بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جو تباہی و ہلاکت کا باعث ہے، کیونکہ بے شمار لوگوں سے بار بار وصول کیا جاتا ہے اور اس کو عیش و عشرت کے کاموں میں لٹا دیا جاتا ہے۔ ❻ فَصَلّٰى عليها: بعض حضرات نے اس کو مجہول کا صیغہ بنایا ہے اور اس کی بنا پر امام مالک اور امام احمد کے نزدیک امام اور اصحاب علم وفضل مرجوم کا (جس کو رجم کیا گیا ہے) جنازہ نہیں پڑھیں گے، لیکن عام طور پر اس کو معروف کا صیغہ قرار دیا گیا ہے، اس لیے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک، سب جنازہ میں شریک ہوں گے۔

[4433] ٢٤-(١٦٩٦) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَتْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالَى)).

[4433] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: المراة التي امر النبي ﷺ برجمها من جهينة برقم (٤٤٤٠) وبرقم (٤٤٤١) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: تربص الرجم بالحبلى حتى تضع برقم (١٤٣٥) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الصلاة على المرجوم برقم ٤/ ٧٤-و٨٤- انظر (التحفة) برقم (١٠٨٨١)

[4433] ۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت، جو حاملہ تھی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اے اللہ کے نبی! میں قابل حد جرم کا ارتکاب کر چکی ہوں تو آپ ﷺ مجھ پر حد قائم کریں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: ''اس سے اچھا سلوک کرنا اور جب یہ بچہ جن لے تو اسے میرے پاس لے آنا۔'' اس نے ایسے ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اس کے کپڑے اس پر باندھ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، پھر اس کی نماز جنازہ پڑھانی چاہی، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا، آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے؟ اے اللہ کے نبی ﷺ! حالانکہ یہ زنا کر چکی ہے تو آپ نے جواب دیا: ''اس نے اس قدر عظیم توبہ کی ہے، اگر اہل مدینہ کے ستر افراد کو دی جائے تو ان کے لیے کافی ہو جائے، کیا تو نے اس سے بہتر توبہ پائی ہے کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان قربان کر دی ہے۔''

[4434] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4434] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے یحییٰ بن ابی کثیر کی مذکورہ بالا سند سے ہی بیان کرتے ہیں۔

فوائد :...... ❶ بعض حضرات کے نزدیک یہ غامدیہ عورت ہی کا واقعہ ہے، کیونکہ یہ خاندان قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھتا ہے، لیکن حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ دو الگ الگ واقعات ہیں، اس لیے یہاں عورت کے سرپرست کو یہ کہا گیا ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا، کہیں غیرت میں آ کر اسے تنگ نہ کرنا، کیونکہ خاندان کی بے عزتی کی بنا پر خاندان کے لوگ اس سے برا سلوک کر سکتے تھے، نیز یہاں سرپرست کو کہا گیا ہے کہ وضع حمل کے بعد اس کو لے کر آنا، جو اس بات کی دلیل ہے، اس کا خاندان بچہ کی رضاعت کا انتظام کر سکتا تھا جبکہ غامدیہ عورت کے لیے کسی اور کو بچہ کی تربیت و کفالت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی اور رجم کرتے وقت کپڑے باندھے گئے تاکہ پردہ دری نہ ہو، اس لیے ائمہ کا اتفاق ہے کہ عورت کو بٹھا کر رجم کیا جائے گا اور مرد کو اکثر ائمہ کے نزدیک کھڑا کر کے رجم کیا جائے گا اور امام مالک کے نزدیک بٹھا کر اور بقول بعض امام کو اختیار ہے۔ ❷ امام شافعی اور امام مالک کے ماننے والوں کے ہاں رجم کے وقت امام کا حاضر ہونا ضروری نہیں ہے، ہاں بقول ابن حجر مستحب ہے، فتح الباری، ج ۱۲، ص ۱۵۴۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ پتھر مارنے کا آغاز کرے، امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اگر رجم شہادت سے ثابت ہوا ہے تو ضروری ہے، شاہد (گواہ) رجم کا آغاز کریں اور اگر اقرار سے ثابت ہوا ہے تو امام آغاز کرے، علامہ تقی نے بعض ائمہ احناف سے، استحباب نقل کیا ہے اور خود بھی اس کو اختیار کیا ہے۔ (تکملہ ج ۲، ص ۴۵۷)

[4434] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٠٨)

[4435] ۲۵-(۱۶۹۷/۱۶۹۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قُلْ)) قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)) قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

[4435] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں آپ سے اللہ کے واسطہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے لیے، اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ کریں، اس کے مدمقابل دوسرے فریق نے کہا، جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، جی ہاں، آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بات کر۔'' اس نے کہا، میرا بیٹا اس کے ہاں نوکر تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے بیٹے کو سنگسار کر دیا جائے گا تو میں نے اس کی جان بچانے

[4435] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوكالة باب: الوكالة في الحدود برقم (٢٣١٤) وبرقم (٢٣١٥) وفي الصلح باب: اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود برقم (٢٦٩٥) وبرقم (٢٦٩٦) وفي الشروط باب: الشروط التي لا تحل في الحدود برقم (٢٧٢٤) وبرقم (٢٧٢٥) وفي الايمان والنذور باب: كيف كان يمين النبي ﷺ برقم (٦٦٣٣) وبرقم (٦٦٣٤) وفي الحدود باب: الاعتراف بالزنا برقم (٦٨٢٧) وبرقم (٦٨٢٨) وفي باب: البكران يجلدان وينفيان برقم (٦٨٣١) وفي باب: امر غير الامام باقامة الحد غائبا عنه برقم (٦٨٣٥) وبرقم (٦٨٣٦) وفي باب: هل يأمر الامام رجلا فيضرب الحد غائبا عنه برقم (٦٨٥٩) وبرقم (٦٨٦٠) وفي الاحكام باب: هل يجوز للحاكم ان يبعث رجلا وحده للنظر في الامور برقم (٧١٩٣) وفي اخبار الاحاد باب: ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة←

کے لیے سوبکری اور ایک لونڈی فدیہ کے طور پر اس کو دے دی، بعد میں میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا، میرے بیٹے کو تو صرف سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا اور رجم تو اس کی بیوی کو کیا جائے گا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (قانون) کے مطابق فیصلہ کروں گا، لونڈی اور بکریاں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو سو (۱۰۰) کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے دیس سے نکال دیا جائے گا اور اے انیس! جاؤ، اس کی بیوی کے پاس اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انیس اس کے ہاں گئے تو اس نے اعتراف کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

[4436] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4436]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی تین سندوں سے زہری ہی کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

فوائد:...... ❶ هو افقه منه: بدوی نے آپ ﷺ سے اللہ کا واسطہ دے کر اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنے کا سوال کیا تھا، حالانکہ آپ اللہ کی کتاب ہی کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے، اس لیے اللہ کا واسطہ دینا خلاف ادب وتکریم تھا، لیکن فریق ثانی ادب و احترام سے بات کرنے کی اجازت طلب کی اور پھر پورا واقعہ آپ ﷺ کو سنایا کہ میرا بیٹا اس کا نوکر تھا، اس کے گھر کام کاج کرتا تھا، اس لیے اس کی بیوی کے ساتھ ربط وتعلق کا موقعہ ملا، جس کا یہ نتیجہ نکلا، لیکن آج کل غیر محرموں سے خلط ملط رکھنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا جاتا ہے، جس

← والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٨) وبرقم (٧٢٥٩) وبرقم (٧٢٦٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ برقم (٧٢٧٨) وبرقم (٧٢٧٩) وفي الحدود باب: اذا رمى امرأته او امرأة غيره بالزنا عند الحاكم والناس هل على الحاكم ان يبعث اليها فيسالها عما رميت به برقم (٦٨٤٢) وبرقم (٦٨٤٣) وابو داود في (سننه) في الحدودباب: المرأة التي امر النبي ﷺ برجمها من جهينة برقم (٤٤٤٥) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في الرجم على الثيب برقم (١٤٣٣) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: صون النساء عن مجلس الحكم ٨/ ١١٢ و ١١٣ و ٨/ ١١٣ و ١١٤۔ وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: حد الزنا برقم (٢٥٤٩) انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٥)
[4436] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤١٠)

کا نتیجہ عیاشی و فحاشی، گھر سے بھاگنے یا اغوا کر لینے کی صورت میں نکل رہا ہے، لیکن اس کے باوجود مسلمان عقل کے ناخن نہیں لے رہے۔ ❷ کم علم یا عام لوگوں نے بچے کے والد کو غلط بات بتائی کہ تیرے بچے کو رجم کیا جائے گا اور تم عورت کے خاوند کے ساتھ معاملہ طے کر سکتے ہو، اس لیے اس نے خاوند کو ایک لونڈی اور سو بکری دے کر صلح کر لی، جس سے معلوم ہوا دینی مسائل کم علم یا عوام سے نہیں پوچھنے چاہییں، مسائل بتانا اہل علم کا کام ہے، لیکن آج اس کی پابندی بھی نہیں کی جاتی، جو اردو تراجم دیکھ لیتا ہے، وہ فقیہ اور مجتہد بن بیٹھتا ہے، جس کے نتیجہ میں امت میں انتشار و افتراق بڑھ رہا ہے اور نئے نئے فتاویٰ جاری ہو رہے ہیں، اہل علم چونکہ مسئلہ کی تمام جزئیات اور دلائل سے واقف ہوتے ہیں، اس لیے صحیح جواب دیتے ہیں، اس لیے جب اس نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے صحیح صورت حال سے آگاہ کیا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، شادی شدہ کو رجم کرنا، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اہل علم کے ہاں معروف و مشہور تھا اور آپ کے دور میں بھی اہل علم صحابہ مسائل کے جوابات دیتے تھے۔ ❸ لا قضین بینکما بکتاب اللّٰہ: کہ میں قطعی طور پر اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، سے ثابت ہوتا ہے، سنت ثابتہ یعنی صحیح حدیث کا حکم کتاب اللہ کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنا اسی طرح ضروری ہے، جس طرح قرآن پر عمل کرنا لازم ہے، کیونکہ شادی شدہ کو رجم کرنا اور غیر شادی شدہ کو کوڑوں کے ساتھ سال بھر کے لیے شہر بدر کرنا، قرآن سے صراحتاً ثابت نہیں ہے، لیکن آپ ﷺ اس کو کتاب اللہ کا حکم قرار دے رہے ہیں، گویا جس طرح قرآن کا قانون و حکم کتاب اللہ ہے، اس طرح رسول ﷺ کا قانون و حکم بھی کتاب اللہ ہے۔ ❹ الولیدۃ والغنم رد: لونڈی اور بکریاں تجھے واپس ملیں گی، اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی کتاب یا حکم کے خلاف باہمی رضامندی سے کیا ہوا معاملہ درست تصور نہیں ہوگا، اس کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔ ❺ زنا ایسا جرم ہے، جس کی پردہ پوشی ممکن ہو تو پردہ پوشی کی جائے گی اور خواہ مخواہ تجسس اور اشاعت سے گریز کیا جائے گا، لیکن صورت مذکورہ میں چونکہ یہ پھیل چکا تھا، بیوی کے خاوند اور بچے کے باپ نے اس کا تذکرہ آپ ﷺ کی عدالت میں آنے سے پہلے، عوام اور اہل علم کے ہاں کر دیا تھا اور پھر آپ ﷺ کی مجلس میں بھی دوسروں کی موجودگی میں اس کا ذکر کیا، اس لیے آپ ﷺ نے حضرت انیس بن ضحاک اسلمی رضی اللہ عنہ کو عورت کے پاس بھیجا تاکہ اگر وہ اعتراف کر لے تو اس پر حد جاری کی جا سکے، اگر انکار کر دے تو محض کسی کے اس دعویٰ کی بنا پر کہ میں نے فلاں سے زنا کیا ہے، بلاشہادت یا اقرار اس کی بات کو مان کر کسی پر حد نہ جاری کی جائے گی، اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، عورت کو عدالت میں حاضر ہونا ضروری نہیں ہے، قاضی یا حاکم، خود یا اپنے مقررہ کردہ ولی کو بھیج کر بھی معاملہ کی تحقیق کر سکتا ہے، اور نائب اپنا اختیار استعمال کر کے خود فیصلہ کر سکتا ہے یا قاضی اور حاکم کو آگاہ کر سکتا ہے، آپ ﷺ نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو اعتراف کی صورت میں حد قائم کرنے کی اجازت دی تھی، لیکن انہوں نے اس اختیار کو استعمال نہیں کیا اور آ کر عورت کے اعتراف سے آپ ﷺ کو آگاہ کیا اور آپ نے اسے رجم کر دینے کا حکم دیا۔ ❻ حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ

کا یہ فرمانا کہ اگر عورت اعتراف کر لے تو اس کو رجم کر دینا، اس بات کی دلیل ہے کہ مجرم اگر قاضی یا حاکم کے سامنے جرم کا اعتراف کر لے اور وہاں کوئی اور حاضر نہ ہو تو وہ اس کے اقرار و اعتراف کے مطابق اسے سزا دے سکتا ہے، لیکن جمہور کے نزدیک یہ بات درست نہیں ہے، جب تک وہاں اور گواہ موجود نہ ہوں۔ (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۱۷۴) تا کہ اس پر بدگمانی نہ ہو سکے، الزام تراشی سے بچ جائے۔

٦...... بَاب رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الزِّنٰى

باب ٦: یہود، اہل ذمہ پر زنا کی حد رجم نافذ کرنا

[4437] ٢٦-(١٦٩٩) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ ((مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى)) قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ ((فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)) فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتّٰى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَائَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

[4437] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جو زنا کر چکے تھے، رسول اللہ ﷺ چل پڑے حتی کہ یہودیوں کے ہاں پہنچ گئے اور ان سے پوچھا، ''تم زنا کرنے والے کے لیے تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم ان کا منہ کالا کر دیتے ہیں اور ان کو سواری پر سوار کر دیتے ہیں اور ہم ان کے چہرے ایک دوسرے کے مخالف کر دیتے ہیں، یعنی چہرے ایک دوسرے کی طرف کر دیتے ہیں اور ان کو گھمایا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: ''تورات لاؤ، اگر تم سچ بول رہے ہو۔'' تو وہ تورات لے آئے اور اسے پڑھنے لگے حتی کہ جب رجم کی آیت پر پہنچے تو جو نوجوان پڑھ رہا تھا، اس نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا اور آگے پیچھے سے پڑھ دیا، اس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کیونکہ وہ

[4437] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩١٧)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، حضور اسے ہاتھ اٹھانے کا حکم دیجیے تو اس نے اپنا ہاتھ اٹھالیا تو نیچے سے رجم کی آیت موجود تھی، اس پر رسول اللہ ﷺ ان کے رجم کا حکم دیا اور دونوں کو رجم کر دیا گیا، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت کو پتھروں سے بچا رہا تھا۔

مفردات الحدیث

* احصان کا لغوی معنی، احصان کا اصل معنی منع کرنا ہے، عورت، اسلام، پاکدامنی، حریت اور نکاح سے محصنہ شمار ہوتی ہے، امام ثعلب نے کہا، ہر پاک دامن عورت محصنہ ہے اور ہر شادی شدہ عورت محصنہ ہے، حاملہ عورت کو بھی محصنہ کہتے ہیں، کیونکہ حمل نے اس کو تعلقات سے منع کر دیا، مرد جب شادی شدہ ہو تو وہ محصن ہے، امام زجاج نے کہا ہے مرد کا احصان اس کا شادی شدہ ہونا اور پاکدامن ہونا ہے اور المحصنٰت من النساء کا معنی، شادی شدہ عورتیں ہیں، (تاج العروس، ج ۹، ص ۱۷۹، مطبعہ خیریہ مصر۔)

فائدہ :......زانی جوڑا اہل فدک سے تھا اور وہاں کے لوگوں نے اہل مدینہ کے یہودیوں کے پاس اس مقصد کے لیے بھیجا تھا کہ ان کو آخری نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ، کیونکہ اس کی شریعت میں تخفیف و آسانی ہے، اس لیے اگر وہ رجم سے کم سزا دیں تو قبول کر لینا، ہم اللہ کے حضور کہہ سکیں گے کہ یہ تیرے ایک نبی کا فیصلہ تھا، اس لیے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے کچھ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے، آپ ﷺ کے پاس آئے، اور آپ ﷺ ان کو لے کر ان کی درس گاہ، جہاں وہ تورات پڑھتے تھے چلے گئے اور تورات کو لایا گیا، آپ نے عبد اللہ بن صوریا نامی اس عالم کو کہا، تورات پڑھ، اس نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے ایک بہت بڑے یہودی عالم تھے، ان کی موجودگی میں بھی دھوکہ دہی اور بددیانتی سے کام لینے سے گریز نہیں کیا، اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے یہ قوم کس قدر دھوکہ باز اور بددیانت ہے، یہ واقعہ ۸ھ میں پیش آیا، اس حدیث سے شوافع اور حنابلہ نے استدلال کیا ہے کہ شادی شدہ کو رجم کرنے کے لیے اس کا مسلمان ہونا شرط نہیں ہے، اہل ذمہ (مسلمان حکومت کی کافر رعایا) کو مسلمانوں والی سزا دی جائے گی اور یہی صحیح ہے، کیونکہ پبلک لاء سب کے لیے برابر ہوتا ہے، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک مُحصن ہونے کے لیے اسلام شرط ہے، کافر مُحصِن نہیں ہوتا، اس لیے اس کو رجم نہیں کیا جائے گا اور مسلمان کی بیوی اگر ذمی عورت ہو تو وہ محصن نہیں ہوگا، امام مالک کا بھی یہی قول ہے کہ کافر محصن نہیں، لیکن ان کے نزدیک مسلمان کی بیوی اگر ذمی عورت ہو تو وہ محصن ہوگا۔ (مغنی ج ۱۲، ص ۳۱۷، ۳۱۸)

اور ایک قول کی رو سے امام احمد کے نزدیک بھی ذمہ عورت کا خاوند مسلمان، محصن نہیں ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک شادی شدہ کافر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور امام مالک کے نزدیک تعزیر لگائی جائے گی، کیونکہ کافر پر حد نہیں ہے، احناف کے نزدیک یہودی جوڑے کو رجم کی سزا، تورات کے حکم کی رو سے دی گئی تھی، حالانکہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کو صریح خطاب ہے کہ اگر اہل کتاب آپ ﷺ کے پاس فیصلہ لائیں تو ﴿فاحکم بینھم بما انزل اللہ﴾، ان کے درمیان اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ کیجیے، نیز قرآن کی روشنی میں کافر عورتیں محصنات

ہیں، کیونکہ سورہ نساء میں فرمایا ہے:

﴿والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمانكم﴾ (النساء: ٢٤)

''شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں مگر وہ عورتیں جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں۔'' اور امت کے نزدیک اس آیت میں محصنات سے مراد بالاتفاق شادی شدہ عورتیں ہیں، وہ مسلمان ہوں یا کافر، اس لیے شادی سے انسان مُحْصن (احصان والا) شمار ہوگا، وہ کافر ہو یا مسلمان اور رجم میں وہی احصان مطلوب ہے جو شادی سے حاصل ہوتا ہے، اس لیے علامہ تقی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ حنابلہ اور شوافع کا موقف قوی ہے۔ (تکملہ ج ۲ ص ۴۷۴)

[4438] ٢٧-(. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنٰى يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَّامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتْ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

[4438]۔ عبداللہ بن وهب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اہل علم کی ایک جماعت نے نافع کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سنائی، ان اہل علم میں سے ایک امام مالک بن انس رحمہ اللہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودی جوڑے کو زنا کی سزا دیتے ہوئے رجم کروایا، یہود ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4439] (. . .) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ.

[4439]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہودی اپنے زانی مرد اور عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، آگے عبیداللہ کی حدیث (۲۶) کی طرح روایت بیان کی۔

[4438] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: قول الله تعالى: ﴿يعرفونه كما يعرفون ابنأهم وان فريقا منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون﴾ برقم (٣٦٣٥) وفي الحدود باب: احكام اهل الذمة واحصانهم اذا زنوا ورفعوا الى الامام برقم (٦٨٤١) وابو داود في (سننه) في الحدود باب: في رجم اليهوديين برقم (٤٤٤٦) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: رجم اهل الكتاب برقم (١٤٣٦) انظر (التحفة) برقم (٨٣٢٤)

[4439] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الصلاة على الجنائز بالمصلى والمسجد برقم (١٣٢٩) وفي التفسير باب: ﴿قل فأتوراة فاتلوها ان كنتم صادقين﴾ برقم (٤٥٥٦) ←

[4440] ٢٨ـ(١٧٠٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ ((هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ)) قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَآئِهِمْ فَقَالَ ((أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ)) قَالَ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذَا أَمَاتُوهُ)) فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلٰى قَوْلِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ﴾ [المائدة:٤١] يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ . وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ [المائدة:٤٤] وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ ﴿بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [المائدة:٤٥] وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ ﴿بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [المائدة:٤٧] فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا.

[4440]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی گزارا گیا، جس کو کوڑے لگا کر منہ کالا کیا گیا تھا، آپ ﷺ نے ان کو بلا کر پوچھا،''کیا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی حد موجود ہے؟'' انہوں نے کہا، ہاں تو آپ نے ان کے ایک صاحب علم آدمی کو بلا کر پوچھا گیا:''میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری، کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد یہی پاتے ہو؟'' اس

←وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ والمنبر والقبر برقم (٧٣٣٢) انظر (التحفة) برقم (٨٤٥٨) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: بما يستحلف اهل الكتاب برقم (٢٣٢٧) وفي الحدود باب: رجم اليهودي واليهودية برقم (٢٥٥٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٧١)

[4440] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: رجم اليهوديين برقم (٤٤٧) وبرقم (٤٤٤٨)

نے کہا، نہیں اور اگر آپ ﷺ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو نہ بتاتا، تورات میں رجم کی سزا ہے، لیکن صورت حال یہ پیدا ہوئی، ہمارے معزز اور صاحب مقام لوگ بکثرت اس کے مرتکب ہونے لگے، اس لیے جب ہم کسی عزت دار کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور، کم مرتبہ کو پکڑتے، اس پر حد قائم کر دیتے، پھر ہم نے آپس میں کہا آؤ! ہم کسی ایسی سزا پر متفق ہو جائیں، جو مرتبے والے اور کم مرتبہ دونوں کو دی جا سکے تو ہم نے رجم کی جگہ منہ کالا کرنا اور کوڑے لگانا مقرر کر دیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں پہلا فرد ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا ہے، جبکہ یہ اسے مار چکے ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے رسول! جو لوگ کفر کی طرف جلدی کرتے ہیں، وہ تمہیں غمزدہ نہ کریں، سے لے کر اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو مان لو، (سورہ مائدہ، آیت نمبر ۴۱) وہ کہتے تھے، محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اگر وہ تمہیں منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کا حکم دیں تو قبول کر لو اور اگر تمہیں رجم کا فتویٰ دیں تو اس سے بچو، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی کافر ہیں۔'' مائدہ آیت نمبر ۴۴ اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی ظالم ہیں، آیت ۴۵۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی فاسق ہیں۔'' ۴۷، ساری آیات کافروں کے بارے میں ہیں۔

[4441] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُولِ الْآيَةِ.

[4441] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے اعمش ہی کی مذکورہ سند سے مذکورہ بالا حدیث، صرف یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، آیات کے نزول کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ :...... فتح الباری ج ۱۲، ص ۱۵۷ میں ہے، تحميم الوجه یعنی راکھ سے ملا ہوا گرم پانی ڈالنا، مراد کوئلے سے منہ کالا کرنا ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک زانی کو اپنے احبار کی تجویز کردہ سزا دے کر لے جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے تورات کا حکم پوچھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے، یہ واقعہ اور ہے اور حضرت ابن عمر روایت میں بیان کردہ واقعہ اور ہے، کیونکہ اس میں تو اہل فدک نے جوڑے کو بھیجا ہی اس غرض سے تھا کہ وہ ان کو آپ ﷺ کے پاس لے جائیں اور ان کے آنے کے بعد آپ ان کی درس گاہ میں گئے تھے اور ان سے تورات کا حکم پوچھا تھا اور حضرت عبداللہ بن سلام کے کہنے پر ان کو تورات لانے کے لیے کہا تھا، جیسا کہ بخاری شریف باب

[4441] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤١٥)

الرجم فی البلاط میں ہے، ((قال عبد الله بن سلام، ادعهم يا رسول الله بالتوراة)) اور اس واقعہ میں تورات لانے کا تذکرہ نہیں ہے، بلکہ آپ ﷺ نے اپنے طور پر ان سے پوچھا اور ان کے ایک عالم کے بتانے پر، اس مرد کو رجم کرنے کا حکم دیا اور پہلا رجم ایک یہودی کا ہوا، اس لیے آپ نے فرمایا: ''میں تیرے حکم کو زندہ کرنے والا پہلا فرد ہوں۔''

[4442] ٢٨م-(١٧٠١) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ.

[4442]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلم قبیلہ کے ایک آدمی اور یہود کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کو رجم کروایا۔

[4443] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَامْرَأَةً.

[4443]۔ مصنف یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے، ابن جریج کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں امرأتهُ (اس کی بیوی) کی بجائے امرأةٌ (ایک عورت) ہے۔

[4444] ٢٩-(١٧٠٢) وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَدْرِي.

[4444]۔ ابو اسحاق شیبانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا تھا؟ انہوں نے کہا، ہاں، میں نے پوچھا، سورہ نور کے نزول کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔

[4442] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: رجم اليهوديين برقم (٤٤٥٥) انظر (التحفة) برقم (٢٨١٤)

[4443] تقدم تخريجه برقم (٤٤١٧)

[4444] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحدود باب: رجم المحصن برقم (٦٨١٣) وفی باب: احكام اهل الذمة واحصانهم اذا زنوا ورفعوا الى الامام برقم (٦٨٤) انظر (التحفة) برقم (٥١٦٥)

فائدہ:...... ابو اسحاق رحمہ اللہ کے سوال کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر رجم کا واقعہ سورہ نور کے نزول سے پہلے کا ہے تو پھر رجم سورہ نور سے منسوخ ہو سکتا ہے اور اگر اس کے بعد رجم کیا تو پھر یہ سورہ نور کے حکم پر زیادتی ہے، جو بیان کے حکم میں ہے، نسخ نہیں ہے، لیکن حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، نہیں مجھے معلوم نہیں ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے، بعض دفعہ جلیل القدر صحابی پر (کیونکہ یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے) بعض واضح باتیں بھی پوشیدہ رہ جاتی ہیں، فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۰۶۔ کیونکہ یہودی (مرد وعورت) کو رجم کرنے کا واقعہ ۸ھ میں پیش آیا، جبکہ سورہ نور کا نزول ۵ یا ۶ھ میں واقعہ افک کے سلسلہ میں ہوا اور رجم کے واقعہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جو ۷ھ میں مسلمان ہوئے اور عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ تھے، جو اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ ۸ھ کے بعد مدینہ آئے۔

[4445] ۳۰-(۱۷۰۳) وحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)).

[4445]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے (دلیل مل جائے) تو وہ اس پر حد لگائے اور اس پر سرزنش وتوبیخ نہ کرے، پھر دوبارہ اگر زنا کرے تو اس کو حد لگائے اور اس پر سرزنش یا ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور زنا کی شہادت مل جائے تو اس کو بیچ ڈالے، اگرچہ بالوں کی رسی ہی بدلہ میں ملے۔''

فوائد:...... ❶ تبین زناھا: دلیل سے اس کا زنا سامنے آجائے، بقول احناف، اس کے خلاف شہادت مل جائے، کیونکہ ان کے نزدیک حد صرف امام جاری کر سکتا ہے، لیکن جن کے نزدیک (ائمہ ثلاثہ) آقا، اپنے غلام، لونڈی پر حد نافذ کر سکتا ہے، ان کے نزدیک آقا کو یہ حرکت دیکھ کر، حد نافذ کرنا جائز ہے۔ ❷ فلیجلدھا الحد: آقا اس پر حد نافذ کرے، ائمہ حجاز (مالک، شافعی، احمد) نے اس سے استدلال کیا ہے کہ مالک اپنے مملوک پر حد لگا سکتا ہے، امام شافعی، امام احمد، اسحاق، ابو ثور اور بعض صحابہ مثلاً ابن عمر، ابن مسعود، انس بن مالک رضی اللہ عنہم کے نزدیک مالک، اپنے مملوک پر تمام حدود جاری کر سکتا ہے، لیکن سفیان ثوری اور اوزاعی کے نزدیک

[4445] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع العبد الزاني برقم (٢١٥٢) وفي باب: بيع المدبر برقم (٢٢٣٤) وفي الحدود باب: لا يثرب على الامة اذا زنت ولا ينفى برقم (٦٨٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١١)

صرف حد زنا لگا سکتا ہے اور امام مالک اور لیث کے نزدیک زنا، قذف اور شراب نوشی پر حد لگا سکتا ہے اور احناف کے نزدیک کسی قسم کی حد جاری کرنا، امام کا کام ہے، آقا کوئی حد نہیں لگا سکتا۔ ③ ولا يُثَرِّبُ عليها: جب حد لگا دی ہے تو اس کے بعد اس کو سرزنش و توبیخ یا ملامت کرنا درست نہیں ہے یا محض لعن طعن اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا کافی نہیں ہے، اس کو سزا دینی چاہیے اور لونڈی کی حد، پچاس کوڑے ہیں، کیونکہ غلامی کی خست کی بنا پر لونڈیوں کے لیے یہ حرکت عربوں میں معیوب خیال نہیں کی جاتی تھی اور ان کو آزادوں کی طرح پورا تحفظ اور دفاع حاصل نہیں تھا، اس لیے ان کی عزت و ناموس عدم پردہ کی وجہ سے اور عام خلا ملا کی بنا پر پوری طرح محفوظ نہیں ہوتی، اس لیے ان کی سزا میں تخفیف ملحوظ رکھی گئی ہے۔ ④ زنی فليبعها: جمہور کے نزدیک بیچنا فرض نہیں ہے، استحبابی حکم ہے، کیونکہ ایک آقا کے ہاں اس حرکت کا بار بار ارتکاب اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ہاں اس کی جنسی ضرورت پوری نہیں ہوتی اور وہ اس کی صحیح نگرانی نہیں کر سکتا، دوسرے انسان کو اس عیب سے آگاہ کر کے بیچے گا تاکہ وہ سوچ لے کہ میں اس کی خواہش پوری کر سکتا ہوں یا نہیں یا میں اس پر قابو پا سکتا ہوں یا نہیں، اس طرح پورے غور وفکر اور مکمل بصیرت کے ساتھ وہ یہ سودا کرے گا، مزید براں لونڈی کو بھی پتہ ہوگا، اگر میں نے اب پھر یہ حرکت کی تو مجھے یہاں سے بھی نکال دیا جائے گا اور بار بار آقا تبدیل کرنا کوئی غلام پسند نہیں کرتا، امام ابوثور اور داود ظاہری کے نزدیک، آگے فروخت کرنا فرض ہے۔ ⑤ ولو بحبل من شعر: اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض بیچنا پڑے، مقصد یہ ہے کہ وہ ایسی لونڈی کو گھر سے نکال دے، کہیں اس کا اثر دوسروں پر نہ پڑے، اگرچہ اسے قیمت میں نقصان یا خسارہ ہی برداشت کرنا پڑے۔

[4446] ۳۱۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُوكُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ((ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ)).

[4446] طريق ابى بكر بن ابى شيبة عن ابن عتبة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٥٣) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة عن اسامة اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الحدود باب: فى الامة تزنى ولم تحصن برقم (٤٤٧٠) وطريق هارون بن سعيد الايلى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٤٨) وطريق هناد بن السرى اخرجه ابوداود فى (سننه) فى الحدود باب: فى الامة تزنى ولم تحصن برقم (٤٤٧١) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٩)

[4446] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے یہی روایت سعید مقبری کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ لونڈی کو تین بار تک زنا کرنے پر کوڑے لگائے، پھر چوتھی دفعہ اسے بیچ دے۔''

[4447] ۳۲۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ ((إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ.

[4447] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، اگر لونڈی غیر شادی شدہ ہو تو اس کی سزا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ ڈالو، اگرچہ رسی کے عوض بیچنا پڑے، ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، یہ تیسری دفعہ زنا کرنے کے بعد ہے یا چوتھی دفعہ، قعنبی بیان کرتے ہیں، ابن شہاب نے کہا، ضفیر سے مراد رسی ہے۔

[4448] ۳۳۔(۱۷۰۴)وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ.

[4447] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٠٧)

[4448] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع العبد الزاني برقم (٢١٥٣۔٢١٥٤) وفي باب: بيع المدبر برقم (٢٢٣٢) وبرقم (٢٢٣٣) وفي الحدود باب: اذا زنت الامة برقم (٦٨٣٧۔٦٨٣٨) وفي العتق باب: كراهية التطاول على الرقيق وقوله عبدي او امتي برقم (٢٥٥٥) وبرقم (٢٥٥٦) وابو داود في (سننه) في الحدود باب: في الامة تزني ولم تحصن برقم (٤٤٦٩) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في الرجم على الثيب برقم (١٤٣٣) وابن ماجه (سننه) في الحدود باب: اقامة الحدود على الاماء برقم (٢٥٦٥) انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٦)

[4448] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی سزا کے بارے میں پوچھا گیا؟ اس حدیث میں ابن شہاب کا قول بیان نہیں کیا گیا کہ ضفیر مراد رسی ہے۔

[4449] (. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

[4449] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے زہری کی مذکورہ بالا سند ہی مالک کی حدیث نمبر ۳۲ کی طرح بیان کرتے ہیں اور دونوں کی حدیث میں شک ہے کہ بیع تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ فرمایا۔

فائدہ :...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں، اختلاف کا خلاصہ یہ ہے کہ چوتھی دفعہ کوڑے بیچنے سے پہلے مارے گا یا کوڑے مارے بغیر بیچ دے گا، راجح بات یہی ہے کہ کوڑے مارنے کے بعد بیچے گا، کیونکہ بیچنا سزا کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اور کوڑے چھوڑے نہیں جا سکتے اور یہ تطبیق بھی ہو سکتی ہے کہ بیع تیسری دفعہ کے بعد کر دے گا کیونکہ یہ قطعی اور یقینی چیز ہے اور اکثر شرعی معاملات میں تین کے عدد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ (ج ۱۲، ص ۲۰۲)

۷...... بَاب تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَاءِ

باب ۷: نفاس والی عورت (جو بچہ جن چکی ہے) سے سزا مؤخر کر دی جائے گی

[4450] ۳۴۔(۱۷۰۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((أَحْسَنْتَ)).

[4450] ۔ابو عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے

[4449] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٢٣)

[4450] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في اقامة الحد على الاماء برقم (١٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٠١٧٠)

غلاموں پر حد جاری کرو، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ ﷺ نے مجھے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تو پتہ چلا، اس نے نیا نیا بچہ جنا ہے، مجھے ڈر محسوس ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے مار ڈالوں گا یعنی یہ مر جائے گی، (تو میں نے اس کو کوڑے نہ مارے) میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اچھا کیا۔''

[4451] (. . . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ((اتْرُكْهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ)).

[4451] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے سدی کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ لفظ نہیں، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ اور یہ اضافہ ہے، ''اس کو چھوڑ دے حتی کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔''

فائدہ:...... مملوک غلام ہو یا لونڈی، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، اس کی سزا غیر شادی شدہ آزاد سے آدھی ہے، قرآن مجید میں ہے:

﴿فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء:٢٥)

''اگر وہ لونڈیاں شادی شدہ ہو کر کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر اس سے آدھی سزا ہے، جو آزاد کنواری عورتوں کو دی جاتی ہے۔''

اس آیت میں محصنات سے مراد آزاد کنواری عورتیں ہیں، جیسا کہ اوپر یہ آچکا ہے۔

﴿ومن لم يَسْتَطِع منكم طَولًا ان ينكح المحصنت المؤمنات فمن ما ملكت ايمانكم﴾

اور تم میں سے جو یہ وسعت و فراخی نہ رکھتے ہوں کہ وہ مومنہ آزاد کنواری عورتوں سے شادی کر لیں تو وہ مسلمان لونڈیوں سے نکاح کر لیں، سورۃ نساء، آیت نمبر ۲۵ کا آغاز، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ صراحت کر دی کہ مملوک شادی شدہ ہونے کی قید سے یہ وہم لاحق نہ ہو جائے کہ غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں سزا میں تخفیف ہو گی، چونکہ آزاد کنواری عورت کی حد سو (۱۰۰) کوڑے ہیں، اس لیے مملوک (لونڈیاں، غلام) کی سزا پچاس کوڑے ہو گی اور غلام، لونڈی کی سزا میں تخفیف آقا اور مالک کا لحاظ رکھتے ہوئے کی گئی ہے، کیونکہ رجم کی صورت میں وہ اپنے مملوک سے محروم ہو جاتا۔ فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۰۴ اور اس لیے شوافع کے سوا باقی ائمہ کے نزدیک ان کو شہر بدر نہیں کیا جائے گا۔

[4451] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٢٥)

٨...... بَاب: حَدُّ الْخَمْرِ

باب ٨: شرابی کی حد

[4452] ٣٥-(١٧٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ.

[4452] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو شراب پی چکا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو دو بڑی چھڑیاں چالیس دفعہ ماریں، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کام کیا تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، انہوں نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا، سب سے ہلکی حد اسی (٨٠) کوڑے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم دے دیا۔

فوائد:...... ❶ حضور اکرم ﷺ نے دو شاخیں چالیس دفعہ ماریں، گویا اسی چھڑیاں ماریں، ائمہ ثلاثہ (مالک، شافعی، احمد) اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے، و ما سکر کثیرہ فقلیلہ حرام، اگر زیادہ پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے تو کم بھی حرام ہے، کی رو سے، ہر سکر (نشہ آور چیز) پر کم ہو یا زیادہ حد لگائی جائے گی اور امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک، انگور کے شیرہ کی شراب پینے پر ہر صورت میں حد ہے اور کھجور کی شراب اور انگور سے بنی ہوئی شراب کے سوا دوسری چیزوں مثلاً گندم، جو، مکئی وغیرہ سے بنی ہوئی شراب پینے پر کوئی حد نہیں، خواہ نشہ بھی آ جائے، دیکھئے ہدایہ کی کتاب، الاشربہ اور باقی شرابوں پر اس صورت میں حد ہے، جب اتنی مقدار میں پی جائے جس سے نشہ پیدا ہو، ظاہر ہے، ائمہ ثلاثہ کا موقف حدیث کے مطابق ہے۔ ❷ شراب عربوں کی گھٹی میں رچی بسی تھی، اس لیے شراب کو تدریجاً آہستہ آہستہ حرام قرار دیا گیا ہے اور اس طرح اس کی سزا بھی آہستہ آہستہ زیادہ کی گئی ہے، ابتدا میں موجود لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ آ جاتا، جوتی، ہانڈا، چھڑی، کپڑا، اس سے بلاشمار مارتے، بعض دفعہ دو جوتے چالیس دفعہ مارتے، بعض دفعہ دو چھڑیاں چالیس دفعہ مارتے، اس لیے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شراب نوشی کی حد پر اگر کوڑوں کی صورت میں لگائی جائے تو اس کی تعداد کتنی ہو، متفق نہیں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب بکثرت لوگ مسلمان ہو گئے اور مال و دولت کی

[4452] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: ما جاء في ضرب شارب الخمر برقم (٦٧٧٣) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في السكران برقم (١٤٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٤)

فراوانی ہوگئی، جس کے نتیجہ میں شراب نوشی میں اضافہ ہوگیا تو اب تعیین کی ضرورت پیش آئی، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تا کہ ایک بات پر اتفاق ہو سکے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہلکی حد اسی کوڑوں کا مشورہ دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمارا خیال ہے، اسے اسی کوڑے لگائیں، کیونکہ شرابی، شراب پی کر نشہ میں آ جاتا ہے اور بکواس شروع کر دیتا ہے اور کسی پر افترا باندھتا ہے، (اور افتری وقذف کی حد اسی کوڑے ہیں) موطا امام مالک کتاب الاشربہ ص ۳۵۷، تکملہ ج ۲ ص ۴۹۷، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حد کو نافذ کر دیا۔ گویا عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں نے یہ مشورہ دیا۔

[4453] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4453]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا، آگے حسب سابق روایت ہے۔

[4454] ٣٦-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ.

[4454]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتیوں سے مارا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ سبزہ زاروں (سرسبز و شاداب جگہیں) اور بستیوں کے قریب رہنے لگے، (اور شرابیوں میں اضافہ ہو گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے پوچھا، تمہارا شراب نوشی کی سزا کے بارے میں کیا خیال ہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا خیال ہے آپ رضی اللہ عنہ اسے کم تر حد کے برابر کر دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگوانے شروع کر دیئے۔

مفردات الحدیث ❊ الریف ج ارياف: سرسبز و شاداب علاقہ، جہاں پانی بکثرت ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور

[4453] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٢٨)

[4454] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: ما جاء في ضرب شارب الخمر برقم (٦٧٧٣) وفي باب الضرب بالجريد والنعال برقم (٦٧٧٦) واخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: الحد في الخمر برقم (٤٤٧٩) وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: حد السكران برقم (٢٥٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٢)

میں شام وعراق کے علاقے فتح ہو گئے، جو زرعی علاقے تھے اور وہاں کھجوریں اور انگور عام تھے، ان علاقوں میں شراب آسانی سے میسر تھی، اس لیے شراب نوشی میں اضافہ ہو گیا۔

[4455] (. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4455]۔امام صاحب ایک اور استاد سے ہشام کی مذکورہ بالا سند سے، مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4456] ۳۷۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيفَ وَالْقُرٰى.

[4456]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شراب نوشی کی صورت میں چالیس جوتے اور چھڑیاں مارتے تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن سرسبز و شاداب علاقہ اور بستیوں کا ذکر نہیں ہے۔

[4457] ۳۸۔(۱۷۰۷)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الدَّانَاجِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ

[4455] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٢٩)

[4456] تقدم تخريجه برقم (٤٤٢٩)

[4457] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: الحد في الخمر برقم (٤٤٨٠) وبرقم (٤٤٨١) وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: حد السكران برقم (٢٥٧١) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٨٠)

إِسْمٰعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ.

[4457] ۔امام صاحب چار اساتذہ کی دوسندوں سے ابوساسان حضین بن منذر رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ ان کے سامنے ولید رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھانے کے بعد پوچھا، کیا تمہیں اور نماز پڑھا دوں؟ تو اس کے بارے میں دو آدمیوں نے گواہی دی، ان میں ایک حمران رضی اللہ عنہ تھے، اس نے کہا، اس نے شراب پی ہے۔اور دوسرے نے گواہی دی، میں نے اسے قے کرتے دیکھا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، شراب پی ہے تو قے کی ہے اور کہا، اے علی رضی اللہ عنہ! اٹھیے اور اس کو کوڑے لگائیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، اے حسن! اٹھ اور اسے کوڑے مار تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا، حکومت کی گری اس کے حوالہ کیجئے، جو اس کی ٹھنڈک سے فائدہ اٹھاتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے ناراض ہو کر کہنے لگے، اے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اٹھ اور اس کو کوڑے مار، اس نے کوڑے مارنے شروع کر دیئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گن رہے تھے حتی کہ اس نے چالیس کوڑے پورے کر لیے تو کہنے لگے، رک جا، پھر فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے، ہر طریقہ، رویہ درست ہے اور یہ طریقہ مجھے زیادہ پسند ہے، علی بن حجر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، اسماعیل کہتے ہیں، میں نے داناج سے یہ روایت سنی ہے، لیکن یاد نہیں کر سکا۔

نوٹ:...... علامہ تقی نے تاریخ طبری کی مختلف روایات بیان کی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے، ولید رضی اللہ عنہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پروردہ اور ان کے اخیافی بھائی تھے اور کوفہ میں پانچ سال انتہائی محبوب گورنر رہے تھے، ان کے خلاف سازش کر کے، شراب کی تہمت لگا کر ان کو معزول کروایا گیا اور ان کو شراب نوشی کی حد لگوائی گئی اور علامہ تقی نے بھی ان روایات کی تائید میں قرائن پیش کیے ہیں۔ (دیکھئے، تکملہ ج ۲ ص ۴۸۹ تا ۵۰۱)

فائدہ:...... لم يتقيا حتى شربها: شراب نوشی کے بغیر اس کو قے نہیں ہو سکتی، امام مالک اور امام احمد کے راجح قول کے مطابق، شراب کی قے کی شہادت سے شراب نوشی ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے اس پر حد لازم ہو جاتی ہے، لیکن امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک، شراب کی قے سے حد لازم نہیں ٹھہرتی، کیونکہ ممکن ہے مجبور اور اضطراری حالت میں یا غلط فہمی سے پی ہو، لیکن بقول علامہ تقی مالکیہ اور حنابلہ کا موقف مضبوط ہے، کیونکہ اس کو خلفائے راشدین کے فیصلہ جات کی تائید حاصل ہے، عقلاً بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور آج کل کے بگڑے ہوئے حالات کا تقاضا بھی یہی ہے اس لیے امام نووی سے اس کو ترجیح دی ہے، (تکملہ ج ۲ ص ۵۰۵۔)

ولي حارها مَنْ تَوَلّى قارها: ایک ضرب المثل ہے، جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو کسی چیز کے فوائد اور منافع سے متمتع ہوتا ہے، اس کا اگر کوئی نقصان ہو تو وہ بھی اسے ہی برداشت کرنا چاہیے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ

تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب خلافت کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو یہ سختی اور شدت کا کام جس سے محدود اور اس کے اقارب کے دل میں نفرت پیدا ہوگی، بھی خود ہی سرانجام دیں، حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تکریم و توقیر کرتے ہوئے، انہیں یہ ذمہ داری سونپی تھی، صحیح بخاری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب میں آیا ہے کہ حضرت علی نے اسی کوڑے لگوائے تھے اور تطبیق کی صورت یہ ہے، جیسا کہ بعض روایات میں موجود ہے کہ چالیس کوڑے لگوائے تھے، لیکن اس کے سرے دو تھے، اس لیے جس نے کوڑے کا لحاظ رکھا چالیس کہا اور جس نے کوڑے کے دوسرے سامنے رکھے، اس نے (۸۰) کہا، اس طرح گویا، چالیس کوڑے دہرے مارنا پسندیدہ عمل قرار دیا، اس لیے کُلٌّ سنة کا معنی یہ ہوسکتا ہے، اسی (۸۰ کوڑے اور چالیس دہرے کوڑے، دونوں سنت ہیں اور اسی (۸۰) کوڑے لگانے کا مشورہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی دیا تھا۔ (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۸۵) جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

[4458] ۳۹۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كُنْتُ أُقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

[4458]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر میں کسی کو حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو مجھے دل میں افسوس اور غم نہیں ہوگا، مگر شرابی (کی موت پر) کیونکہ اگر وہ مر جائے گا تو میں اس کی دیت ادا کروں گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد کی قطعی تعیین نہیں کی۔"

[4459] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4459]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے سفیان کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے دور مبارک میں کسی ایک متعینہ چیز سے نہیں مارا جاتا تھا، اس لیے شمار میں بھی کمی وبیشی ہو جاتی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں کوڑوں کی تعیین کر دی گئی اور تعداد

[4458] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: الضرب بالجريد والنعال برقم (٦٧٧٨) وابو داود في الحدود باب: اذا تتابع في شرب الخمر برقم (٤٤٨٦) وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: حد السكران برقم (٢٥٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٥٤)

[4459] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٩٣)

بھی متعین کر دی گئی، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے شرابی کی حد میں شرابی مرنا نہیں چاہیے اگر وہ مر جائے گا تو میں اس کی دیت دوں گا، ائمہ کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی انسان حد لگنے سے مر جائے گا تو اس پر دیت نہیں پڑے گی، لیکن شراب نوشی کی حد میں اختلاف ہے، امام شافعی کا قول ہے اگر حد میں کوڑے استعمال نہ ہوئے تو دیت نہیں ہے، کوڑوں کی حد چالیس سے زائد لگائی گئی تو دیت پڑے گی۔ فتح الباری، ج ۱۲، ص ۸۳، احناف اور مالکیہ کے نزدیک شراب نوشی کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں، ایک قول امام احمد کا بھی یہی ہے، جس کو اکثر حنابلہ نے قبول کیا ہے، امام اوزاعی، اسحاق، شعبی، حسن بصری اور امام شافعی کا ایک قول یہی ہے، لیکن امام شافعی کا مشہور قول یہی ہے کہ شراب نوشی کی حد چالیس کوڑے ہیں اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔ (المغنی، ج ۱۲، ص ۴۹۸ تا ۴۹۹۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۲۵)

۹...... بَاب: قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ

باب ۹: تعزیر کے کوڑوں کی مقدار

[4460] ۴۰۔(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَائَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللّٰهِ)).

[4460]۔ حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''کوئی انسان، اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا دس سے زائد کوڑے نہ مارے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر کی صورت میں دس سے زائد کوڑے نہیں لگائے جا سکتے، امام اسحاق اور لیث کا یہی خیال ہے اور امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد کے ایک قول کے مطابق، اس سے زائد کوڑے تعزیر کی صورت میں لگائے جا سکتے ہیں، لیکن زائد کی مقدار میں اختلاف ہے۔

(۱) امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک، ۳۹ سے زائد کوڑے، آزاد ہو یا غلام نہیں مارے جا سکتے، امام شافعی اور امام

[4460] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: كم التعزير والادب برقم (٦٨٤٨) وبرقم (٦٨٤٩) وبرقم (٦٨٥٠) وابو داود في (سننه) في الحدود باب: في التعزير برقم (٤٤٩١) وبرقم (٤٤٩٢) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: في التعزير برقم (١٤٦٣) وابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: التعزير برقم (٢٦٠١) انظر (التحفة) برقم (١١٧٢٠)

احمد کا ایک قول یہی ہے، امام شافعی کے نزدیک غلام کو انیس (۱۹) سے زائد کوڑے نہیں مارے جا سکتے، ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف کے نزدیک چونکہ کم از کم حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں، اس لیے تعزیر سے اس سے زائد کوڑے نہیں مارے جا سکتے، المغنی، ج ۱۲، ص ۵۲۴۔ فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۲۰۔ اور امام کا ایک قول بقول ابن قدامہ یہ ہے، ہر جرم میں اس کی جنس کی حد کا لحاظ ہے، مثلاً اگر تعزیر وطی کے جرم پر ہے تو سو کوڑوں سے کم ہو گی تاکہ حد زنا سے کم رہے، اگر زنا کے سوا الزام تراشی ہو تو تعزیر اسی (۸۰) سے کم کوڑے ہو گی اور امام مالک کے نزدیک تعزیر کا اختیار امام کو ہے یا اس کے مقرر کردہ قاضی کو، اس لیے وہ جرم کی شدت وضعف کے اعتبار سے جتنی چاہے سزا دے سکتا ہے، حد سے بھی زیادہ تعزیر جاری کر سکتا ہے، ابو ثور اور ابو یوسف کا ایک قول بھی یہی ہے اور ان ائمہ نے جن آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے استدلال کیا ہے، ان میں درحقیقت کسی ایسے کام کا ارتکاب کیا گیا ہے، جس پر حد لگتی ہے، لیکن وہ بینہ یا اقرار سے ثابت نہیں ہو سکا یا مرتکب ناواقف اور جاہل تھا، لیکن قرائن اور آثار سے وہ بات ثابت ہوتی تھی، جو بعض وجوہ کی بنا پر ثابت نہیں ہو سکی اور حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم کے نزدیک، اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی معصیت اور نافرمانی پر تو دس سے زائد کوڑے لگائے جا سکتے ہیں، لیکن شخصی اور انسانی قوانین کے توڑنے پر، دس سے زائد کوڑے نہیں لگائے جا سکتے، مثلاً کوئی انسان، باپ یا استاد کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ تادیب وسرزنش کے لیے، دس سے زائد کوڑے نہیں لگا سکتا یا بقول حافظ ابن حجر، چھوٹے گناہ پر دس سے زائد کوڑے نہیں لگائے جا سکتے اور بڑے گناہ پر اسے دس سے زائد کوڑے لگائے جا سکتے ہیں۔ (فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۲۰)

کیونکہ، حد کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت پر بھی ہوتا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا﴾ (البقرة: ٢٢٩)

''یہ اللہ کی حدود ہیں، ان کو نہ توڑو، یعنی اللہ کا حکم ہے، اس کی نافرمانی نہ کرو۔''

۱۰...... بَاب: الْحُدُوْدِ كَفَّارَاتٌ لِأَهْلِهَا

باب ۱۰: حدود، حد لگنے والے کے لیے کفارہ بنتی ہے

[4461] ٤١-(١٧٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

[4461] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الایمان باب (١١) برقم (١٨) وفی مناقب الانصار باب: وفود الانصار الی النبی ﷺ بمكة وبيعة العقبة برقم (٣٨٩٢) وفی المغازی باب (١٢) الرجم برقم (٣٩٩٩) وفی التفسير باب: اذا جاك المومنات يبايعنك برقم (٤٨٩٤) وفی الحدود باب: الحدود كفارة برقم (٦٧٨٤) وفی باب: توبة السارق برقم (٦٨٠١) وفی الاحكام←

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ ((تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)).

[4461]۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور زنا نہیں کرو گے اور چوری نہیں کرو گے اور اللہ تعالیٰ نے جس جان کو محترم ٹھہرایا ہے، اس کو ناحق قتل نہیں کرو گے تو تم میں سے جو اس بیعت پر وفا کرے گا، اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملے گا اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے اس پر سزا مل گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہوگی اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اس پر اللہ نے پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے معاف کردے اور چاہے اسے سزا دے۔''

[4462] ۴۲۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ ﴿النِّسَاءِ أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾ [الممتحنة:۱۲] الْآيَةَ.

[4462]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے زہری ہی کی مذکورہ بالا سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کی بیعت پر یہ آیت ہمیں سنائی: ''وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔'' (الممتحنۃ، آیت ص ۱۲)

فائدہ:...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جس مجلس کا تذکرہ کیا ہے، اس کا تعلق فتح مکہ کے بعد کی کسی مجلس سے ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اس میں سورۂ ممتحنہ کی آیت کی تلاوت فرمائی، جو فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جس انسان پر دنیا میں حد شرعی جاری کر دی جاتی ہے، وہ اس کے گناہ کا کفارہ بنتی

←باب: بيعة النساء برقم (۷۲۱۳) وفي التوحيد باب: في المشيئة والارادة برقم (۷٤٦٨) والترمذي في (جامعه) باب: ما جاء ان الحدود كفارة لاهلها برقم (۱٤۳۹) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: البيعة على الجهاد برقم ۷/ ۱٤۱ و ۱٤۲ وفي باب البيعة على فراق المشرك برقم ۷/ ۱٤۸) وفي باب: ثواب من وفي بما بايع عليه برقم ۷/ ۱٦۱ و ۱٦۲ وفي الايمان وشرائعه باب البيعة على الاسلام برقم ۸/ ۱۰۸۔ انظر (التحفة) برقم (۵۰۹٤)
[4462] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤۳٦)

ہے، کیونکہ خوش دلی سے حد شرعی قبول کر لینا، عملی توبہ ہے اور توبہ سے ہر قسم کا جرم اور گناہ معاف ہو جاتا ہے اور حد قبول کرنا عملی توبہ ہے، اس کی دلیل حضرت ماعز اور غامدیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جس میں آپ ﷺ نے حد جاری کرنے کے بعد، اس کو توبہ کا نام دیا ہے، اکثر فقہائے امت کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر حدود کفارہ ہیں، لیکن احناف، حدود کو کفارہ نہیں مانتے، ذواجر عبرت کا سامان، آئندہ ارتکاب سے روکنے کا باعث قرار دیتے ہیں اور اس کے لیے دلیل آیت محاربہ کو بناتے ہیں، حالانکہ اس کا سبب نزول عکل اور عرینہ کا واقعہ جو اسلام سے مرتد ہو گئے اور بالاتفاق حد شرک وکفر کا کفارہ نہیں بن سکتی، مولانا محمود الحسن نے تقریر ترمذی میں حد کا کفارہ ہونا تسلیم کیا ہے اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ (فضل الباری، ج۱، ص۳۶۲)

[4463] ٤٢۔(. . .) وحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا ((فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ)).

[4463]۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بھی اس طرح عہد لیا، جس طرح عورتوں سے لیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو ساجھی قرار نہ دیں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں، ایک دوسرے پر بہتان اور الزام تراشی نہ کریں، ''تم میں سے جو اس عہد کا ایفا کرے گا، اس کو اللہ کی طرف سے اجر ملے گا اور جس کسی نے قابل حد گناہ کا ارتکاب کیا اور اس پر حد جاری کر دی گئی ہو تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو گی اور جس کے جرم پر اللہ نے پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے۔''

مفردات الحدیث

❁ **لا يَعْضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا**: عَضهٌ کا معنی ہے، الزام تراشی، بہتان باندھنا، یعنی ہم ایک دوسرے پر افترا نہ باندھیں یا تہمت تراشی نہ کریں۔

[4464] ٤٤۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

[4463] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: الحد كفارة برقم (٢٦٠٣) انظر (التحفة) برقم (٥٠٩٠)

[4464] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: وفود الانصار الى النبي ﷺ ←

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ.

[4464]۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ان فقہاء میں ہوں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور انہوں نے بتایا، ہم نے (بعد میں) آپ ﷺ سے اس پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، زنا نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے اور جس شخص کو اللہ نے قتل کرنا حرام ٹھہرایا ہے، ہم اس کو ناحق قتل نہیں کریں گے، ہم ڈاکہ نہیں ڈالیں گے اور ہم نافرمانی کا کام نہیں کریں گے، ہم نے اگر اس کی پابندی کی تو جنت ملے گی اور اگر ہم نے ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہوگا، ابن رمح نے قضاء ذالك کی جگہ قضاءُ ہُ کہا ہے۔

مفردات الحدیث ٭ نُقَبَاء: نقیب کی جمع ہے، نگران، محافظ اور دیکھ بھال کرنے والا۔ یعنی جن بارہ افراد نے عقبہ کی رات بیعت کی تھی، میں ان میں سے ایک ہوں اور پھر فتح مکہ کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے ان چیزوں پر بھی بیعت کی تھی۔

۱۱...... بَاب: جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ

باب ۱۱: جانور (حیوان)، کان اور کنویں کے سبب زخم رائیگاں ہے، یعنی اس پر تاوان ہے

[4465] ٤٥۔(١٧١٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

← بمكة وبيعة العقبة برقم (٣٨٩٣) وفي الديات باب: قول الله تعالى ﴿ومن احياها﴾ برقم (٦٨٧٣) انظر (التحفة) برقم (٥١٠٠)

[4465] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الديات باب: المعدن جبار والبئر جبار برقم (٦٩١٢) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في العجماء جرحها جبار برقم (١٣٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٢٧)

[4465] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیوان کا زخمی کرنا، رائیگاں ہے اور کنویں سے نقصان کا تاوان نہیں ہے اور کان سے پہنچنے والے نقصان کا ڈنڈ نہیں ہے اور جاہلیت کے دفینہ پر پانچواں حصہ ادا کرنا ہوگا۔''

مفردات الحدیث ❶ العَجْماءُ: اَعْجم کا مونث ہے، چوپایہ، حیوان۔ ❷ جَراحٌ: زخمی کرنا۔ ❸ جَرْحٌ، جُرْحٌ: زخم، مقصد حیوان کا نقصان پہنچانا وہ زخم کی صورت میں ہو یا کسی اور طرح۔ ❹ جُبَارٌ: رائیگاں ہے، اس پر معاوضہ یا تاوان نہیں ہے، الرِکاز: جاہلیت کا دفینہ۔

فوائد:...... ❶ حیوان سے پہنچنے والا نقصان رائیگاں ہے، حیوان اگر کسی کا نقصان کرتا ہے، شخصی طور پر اس کو زخمی کرتا ہے یا اس کا مالی نقصان کرتا ہے، اس کی دو صورتیں ہیں (ا) وہ حیوان گھر سے یا مالک سے بھاگ آیا ہے، اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے، اس صورت میں اگر وہ کسی قسم کا نقصان کرتا ہے تو احناف کے نزدیک اس پر کسی قسم کا تاوان نہیں ہے، دن کا وقت ہو یا رات کا لیکن فقہائے حجاز امام مالک، امام شافعی اور احمد کے نزدیک، اگر وہ کسی کی کھیتی کا نقصان کرتا ہے تو اگر رات کا وقت ہے تو مالک پر تاوان پڑے گا، اگر دن کا وقت ہے تو پھر تاوان نہیں ہے اور امام لیث کے نزدیک مالک کے ذمہ ہر حالت میں تاوان ہے۔ (المغنی، ج ۱۲، ص ۵۴۱)۔ صحیح بات یہ ہے، اگر اس میں مالک کی کوتاہی کا دخل ہے تو تاوان ہے، وگرنہ کسی حالت میں تاوان نہیں ہے۔ ❷ اگر مالک حیوان کے ساتھ ہے یا کوئی اس کے ساتھ ہے تو پھر اگر وہ کسی چیز کو روندتا ہے، وہ مال ہو، شخص ہو یا کھیتی تو سوار اس کا ذمہ دار ہے، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا یہی نظریہ ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک اس پر تاوان نہیں ہے، اگر حیوان، عام راستہ پر جا رہا ہے اور اس کے ساتھ انسان موجود ہے اور جانور اپنے کسی عضو مثلاً ٹانگ، ہاتھ، سر، منہ سے کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ ضامن ہے، اگر حیوان دولتی (ٹانگ) مارتا ہے یا دم مارتا ہے تو ضامن نہیں ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک ہر حالت میں، حیوان کے ساتھ والا ضامن ہے، حیوان کسی عضو سے بھی نقصان پہنچائے اور آج کل کی گاڑیوں کا ڈرائیور، ہر حالت میں ضامن ہے، اگر وہ غفلت اور بے پرواہی سے کام لیتا ہے، لیکن اگر اس کی کوتاہی یا غفلت و بے پرواہی کا دخل نہیں ہے، اچانک کوئی انسان یا حیوان آگے آ گیا ہے، وہ اس کی کوشش کے باوجود، نیچے آ گیا ہے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

البئر جُبار: کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، اگر کنویں کے مالک کا اس نقصان میں دخل نہیں ہے کہ اس نے کنواں اپنی زمین میں کھودا ہے یا بے آباد جگہ میں کھودا ہے اور اس میں کوئی انسان یا حیوان گر جاتا ہے تو مالک اس کا ذمہ دار نہیں ہے، لیکن اگر وہ راستہ میں کنواں کھودتا ہے یا کسی دوسرے کی جگہ میں کنواں کھودتا ہے، یعنی اس کی زیادتی کا دخل ہے تو پھر وہ ذمہ دار ہے، جمہور کا یہی موقف ہے، احناف کا بھی یہی موقف ہے، اس طرح اگر کسی نے کنواں

کھودنے کا کسی کو ٹھیکہ دیا یا اس کے لیے مزدور رکھا اور اس سے کھودنے والے کو نقصان پہنچا تو مالک ذمہ دار نہیں ہے۔

المعدن جبار: کوئی انسان اپنی زمین میں یا بے آباد جگہ میں کان کھودتا ہے اور کوئی شخص اس میں گر کر مر جاتا ہے یا زخمی ہو جاتا ہے تو اس کا مالک ذمہ دار نہیں ہے یا مالک، کان کھودنے کے لیے مزدور رکھتا ہے اور ان کو تمام ضروری ساز و سامان مہیا کر دیتا ہے یا یہ مزدور کی اپنی ذمہ داری ہے پھر کان سے مزدور کو کوئی نقصان پہنچتا ہے یا اس پر گر جاتی ہے تو مالک پر تاوان نہیں ہے، ہاں تبرعا اس کو مزدور کا علاج معالجہ کروانا چاہیے۔

فی الرکاز الخمسُ: جاہلیت کا دفینہ مل جانے کی صورت میں اس کا پانچواں حصہ بیت المال کو دیا جائے گا اور کان (معدن) سے حاصل ہونے والی چیز پر چونکہ، مالک کو محنت و مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور مزدوری ادا کرنی ہوتی ہے، اس لیے وہ رکاز کے حکم میں نہیں ہے، ائمہ حجاز، مالک، شافعی اور احمد کا یہی موقف ہے، لیکن احناف کے نزدیک رکاز کا اطلاق معدن (کان) پر بھی ہوتا ہے، اس لیے اس کا حکم بھی جاہلیت کے دفینہ والا ہے، امام ثوری، اوزاعی اور ابو عبید بن سلام کا بھی یہی موقف ہے اور لغت کی رو سے اس کی گنجائش موجود ہے، لیکن شرعی طور پر یہ رکاز نہیں ہے، لغوی معنی پر شرعی معنی کو ترجیح حاصل ہے۔ ہاں اس پر امام بخاری والا اعتراض صحیح ہے کہ ایک طرف تو معدن کو عام ائمہ کے برخلاف رکاز میں داخل کیا ہے اور دوسری طرف خمس کو ادائیگی سے بچنے کے لیے حیلے نکالے جاتے ہیں اور اس کو پورے مال پر قبضہ کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

[4466] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلَاهُمَا

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

[4466]۔ امام پانچ اساتذہ کی دو سندوں سے (ایک طرف چار ہیں اور دوسری طرف ایک) لیث کی مذکورہ بالا سند ہی سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4466] طريق يحيى بن يحيى اخرجه ابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: ما جاء في الركاز وما فيه برقم (٣٠٨٥) وفي الديات باب: العجماء والمعدن والبئر جبار برقم (٤٥٩٣) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في العجماء جرحها جبار برقم (١٣٧٧) والنسائي في (المجتبى) في الزكاة باب: المعدن ٥/ ٤٥ وفي المعدن۔ وابن ماجه في (سننه) في اللقطة باب: من اصاب ركازا برقم (٢٥٠٩) وفي الديات باب: الجبار برقم (٢٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٣١٢٨) وطريق محمد بن رافع اخريجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: في الركاز الخمس برقم (١٤٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٣٦)

[4467] (. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4467]۔امام صاحب اپنے دواور اساتذہ کی سند سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4468] ٤٦۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

[4468]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنویں کے زخم کا تاوان نہیں، کان کے زخم کا ڈنڈ نہیں ہے، حیوان کے زخم کا معاوضہ نہیں ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔''

[4469] (. . .)و حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا

عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4469]۔امام صاحب تین اساتذہ کی تین سندوں سے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4467] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة باب: المعدن برقم (٢٤٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٥١)

[4468] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٤٦)

[4469] طريق عبدالرحمن بن سلام الجمعي تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٧٦) وطريق عبيدالله بن معاذ وطريق ابن بشار اخرجهما البخاري في (صحيحه) في الديات باب: العجماء جرجها جبار برقم (٦٩١٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٧)


اردو دینی ادب کے نامور ادیب
ابو ضیا محمود احمد غضنفر
کے قلم سے
تراجم احادیث ، انبیاء اکرامؑ ، جلیل القدر صحابہ اکرامؓ، صحابیات طیباتؓ، تابعین عظامؒ کے حالات و واقعات اور کارناموں پر مشتمل دلکش، دلآویز، خوبصورت دینی تحفہ دینے کے لئے بہترین انتخاب
نساء الانبیاء
حیات انبیاء
صحابیات
صحابیات طیبات
پاکستان میں کتاب و سنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ
فون: 042-37321865
موبائل: 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (11) اور (27) احادیث ہیں۔

31

كِتَابُ الأَقْضِيَةِ

فیصلہ جات کا بیان

حدیث نمبر 4470 سے 4497 تک

٣١...... كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

٣١. فیصلہ جات کا بیان

١...... بَاب: الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

باب ١: قسم مدعی علیہ (جس کے خلاف دعویٰ ہے) کے ذمہ ہے

[4470] ١-(١٧١١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

[4470]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کا دعویٰ قبول کر لیا جائے تو بہت سے لوگ دوسرے لوگوں کے خونوں اور مالوں کے خلاف دعویٰ کر بیٹھیں گے، لیکن مدعی علیہ کو قسم اٹھانا ہوگی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی انسان کا قول صرف اس کے دعویٰ کی بنیاد پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے وہ اپنے دعویٰ پر دلیل یعنی گواہ پیش کرے یا مدعی علیہ اس کے دعویٰ کو تسلیم کرے، کیونکہ اگر محض کسی کے دعویٰ کرنے پر اس کا مطالبہ مان لیا جائے اور اس کا حق تسلیم کر لیا جائے تو بہت سے

[4470] أخرجه البخاري في ((صحيحه)) في التفسير باب: ﴿إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمناً قليلا أولئك لا خلاق لهم﴾ برقم (٤٥٥٢) وفي الهن باب: إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه فالبي، نة على المدعي واليمين على المدعى عليه برقم (٢٥١٤) وفي الشهادات باب: اليمين على المدعى عليه في الأموال والحدود برقم (٢٦٦٨). وأبوداود في ((سننه)) في الأضية باب: في اليمين على المدعى عليه برقم (٣٦١٩). والترمذي في ((جامعه)) في الأحكام باب: ماجاء في ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه برقم (١٣٤٢). والنسائي ((المجتبى)) في آداب القضاة باب: عظة الحاكم على اليمين برقم (٨/ ٢٤٨ و ٢٤٩ وابن ماجه في ((سنه)) في الأحكام بابا: البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه برقم (٢٣٢١). انظر ((التحفة)) برقم (٥٧٩٢)

لوگ، دوسروں کی جان اور مال کے خلاف دعویٰ کرنا شروع کر دیں گے اور لوگوں کی جان و مال غیر محفوظ ہو جائے گی، جبکہ مدعی کے پاس جان و مال کی حفاظت کے لیے، شہادت کا ذریعہ موجود ہے۔

اليمين على المدعى عليه: سے جمہور نے استدلال کیا ہے کہ دعویٰ کی صورت میں اگر مدعی، شہادت نہ پیش کر سکے تو مدعی علیہ کو ہر حالت میں قسم اٹھانا ہوگی، جبکہ امام مالک کا موقف یہ ہے کہ مدعی علیہ پر قسم اس صورت میں لازم ہوگی، جب اس کا مدعی (دعویٰ کرنے والا) کے ساتھ اختلاط اور میل ملاپ ہے، وگرنہ اوباش لوگ، شرفاء کو تنگ کرنے کے لیے، ان کے خلاف دعویٰ کریں گے اور ان کو بار بار بلاوجہ قسم اٹھانا ہوگی، گویا دعویٰ کی صحت کے لیے یہ شرط ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ میں کسی قسم کا ربط و تعلق ہوتا کہ اس کو مدعی مانا جا سکے، اگر دعویٰ کی صحت کا قرینہ موجود نہیں ہے تو وہ مدعی کیسے بن سکے گا کہ مدعی علیہ پر قسم پڑے۔

[4471] ٢-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

[4471] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھانے کا فیصلہ، مدعی علیہ کے بارے میں کیا ہے (قسم مدعی علیہ اٹھائے)

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قسم اٹھانا، مدعی علیہ کے ذمہ ہے، اگر وہ قسم اٹھاوے گا تو بری الزمہ ہو جائے گا اور اگر قسم نہیں اٹھائے گا تو مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا اور مدعی علیہ کے قسم سے انکار پر مدعی کو قسم اٹھانے کے لیے نہیں کہا جائے گا، امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا موقف یہی ہے، لیکن امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مدعی علیہ کے قسم سے انکار پر اس کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جائے گا، امام مالک کے نزدیک مالی معاملات میں مدعی کو قسم اٹھانے کے لیے کہا جائے گا، اگر قسم اٹھا لے گا تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا اور امام شافعی کے نزدیک ہر قسم کے دعویٰ میں مدعی کو قسم اٹھانے کے لیے کہا جائے گا، قسم کے بغیر اس کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا، لیکن یہ خیال رہے، حدود کے مسئلہ میں قسم نہیں ہے، باقی دعاوی کے بارے میں، قسم کے بارے میں اختلاف ہے، کیونکہ حقوق دو قسم کے ہیں (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ حقوق العباد میں جو مالی معاملات ہیں یا ان میں مقصود مال ہی ہے، اس میں بالاتفاق قسم ہے اور جو مالی معاملات نہیں ہیں یا مال سے ان کا تعلق نہیں یعنی مال مقصود نہیں ہے، جیسے قصاص، نکاح، رجوع، ایلاء، وغیرھا، امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے

[4471] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٤٤٥)

نزدیک ان میں قسم نہیں ہے، امام احمد کا ایک قول یہی ہے اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک یہاں بھی قسم ہے، لیکن متاخرین احناف نے فتویٰ صاحبین کے مطابق دیا ہے کہ حدود کے سوا ہر دعویٰ میں مدعیٰ علیہ سے قسم لی جا سکتی ہے۔

۲...... بَاب: اَلْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ

باب ۲: ایک شاہد اور اس کی قسم پر فیصلہ کر دیا جائے گا

[4472] ۳۔(۱۷۱۲) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

[4472]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اور گواہ کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مدعی اپنے دعویٰ پر ایک گواہ پیش کر دے اور دوسرے گواہ کی جگہ قسم اٹھاوے تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا، ائمہ حجاز (مالک، شافعی، احمد) اس کے قائل ہیں، خلفائے راشدین اور جمہور کا یہی نظریہ ہے اور حدیث مستقل حجت ہے قرآن مجید، جس مسئلہ کے بارے میں ساکت (خاموش) ہے، وہ اخبار آحاد سے ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ نسخ نہیں ہے، بیان ہے، جیسا کہ خود علامہ تقی نے اس کو قبول کیا ہے اور علامہ عینی سے بھی نقل کیا ہے۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۵۶۴۔۵۶۵)

اس لیے اس حدیث کو قرآن مجید کے معارض اور مخالف قرار دینا محض تقلید کا شاخسانہ ہے، کیونکہ قرآن مجید نے نصاب شہادت میں تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے بیان کی گواہی کا تذکرہ کیا ہے اور تیسری صورت ایک گواہ اور قسم سے خاموش ہے، اس کو حدیث نے بیان کر دیا، اس طرح شاہد اور یمین پر دلالت کرنے والی پانچ احادیث کو ضعیف قرار دینا سینہ زوری ہے، اس لیے علامہ تقی نے تسلیم کیا ہے کہ لا مجالا لانکار ثبوتها، ان کے ثبوت کے انکار کی گنجائش نہیں ہے، تکملہ، ج ۲، ص ۵۶۴۔ اور یہ اخبار آحاد نہیں، بلکہ بقول علامہ تقی احناف کی اصطلاح کی رو سے مشہور ہیں، ص ۵۶۳۔ اور احناف کے اصول کے مطابق خبر مشہور سے قرآنی نص کی تخصیص ہو سکتی ہے، جبکہ جمہور ائمہ کے نزدیک تخصیص بیان ہے، نسخ نہیں ہے اور خبر واحد سے تخصیص جائز ہے، الوجیز، ص ۳۱۹ (الوجیز فی اصول الفقہ) الدکتور عبدالکریم زیدان۔

[4472] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاقضية باب: القضاء باليمين والشاهد برقم (۳۶۰۸) وبرقم (۳۶۰۹) وابن ماجه فی (سننه) فی الاحكام باب: القضاء بالشاهد واليمين برقم (۲۳۷۰) انظر (التحفة) برقم (۶۲۹۹)

٣...... بَاب: اَلْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنِ بِالْحُجَّةِ

باب ۳: حاکم کا فیصلہ اصل حقیقت (صورت واقعی) کو تبدیل نہیں کرسکتا۔ ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنا اور دلیل بہتر انداز سے پیش کرنا

[4473] ٤-(١٧١٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوٍ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)).

[4473]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے پاس جھگڑا لاتے ہو اور ہوسکتا ہے تم میں سے بعض، دوسرے کے مقابلہ میں اپنی دلیل بہتر انداز یا فطانت سے پیش کرے تو میں اس کے حق میں، اس سے سننے کے مطابق فیصلہ کردوں تو جس کو میں نے اس کے بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دلوادی، وہ اس کو نہ لے، کیونکہ میں اس کو اس چیز کی صورت میں آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔

مفردات الحدیث ❶ اَلْحَنَ بحجته: وہ اپنی دلیل کو بہتر طور پر سمجھتا ہو اور زیادہ مؤثر انداز سے پیش کرتا ہو۔ ❷ قطعتُ له من حق اخيه: میں اس کے بھائی کے حق میں سے اس کو کچھ دلوا دوں یا دے دوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، قاضی یا حاکم کا فیصلہ ظاہر کے مطابق ہوتا ہے، یعنی وہ ظاہری طور پر شاہدوں سے جو کچھ سنتا ہے، اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ شاہد جھوٹ بول رہے ہیں،

[4473] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: اثم من خاصم في باطل وهو يعلمه برقم (٢٤٥٨) وفي الشهادات باب: من اقام البينة بعد اليمين برقم (٢٦٨٠): وفي الحيل باب (١٨) برقم (٦٩٦٧) وفي الاحكام باب: موعظة الامام للخصوم برقم (٧١٦٩) وفي باب: من قضى له بحق اخيه فلا ياخذه فان قضاء الحاكم لا يحل حراما ولا يحرم حلالا برقم (٧١٨١) وفي باب: القضاء في كثير المال وقليله برم (٧١٨٥) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: في قضاء القاضي اذا اخطا برقم (٣٥٨٣) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في التشديد على من يقضى له بشئي ليس له ان ياخذه برقم (١٣٣٩) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: الحكم بالظاهر برقم (٨/ ٢٣٣) وفي باب: ما يقطع القضاء برقم ٨/ ٣٤٧۔ وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: قضية الحاكم لا تحل حراما ولا تحرم حلالا برقم (٢٣١٧) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٦)

اس لیے جس مدعی نے اپنا دعویٰ جھوٹے شاہدوں سے ثابت کیا ہے، اس کو چونکہ معلوم ہے کہ میں نے جھوٹے گواہ پیش کیے ہیں اور معاملہ کی اصل حقیقت وہ نہیں ہے جو میں نے گواہوں کے ذریعہ ثابت کی ہے، اس لیے اس کو فیصلہ کو اپنے حق میں استعمال نہیں کرنا چاہیے، جب رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ اصل حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتا، (حالانکہ اللہ آپ ﷺ کو اصل حقیقت سے آگاہ کر سکتا تھا) تاکہ امت کے سامنے یہ حقیقت واضح رہے کہ عدالت میں جھوٹے گواہ قائم کر کے فیصلہ نافذ العمل ہوگا، لیکن آخرت میں یہ انسان مجرم ٹھہرے گا اور سزا کا مستحق ہوگا، جمہور علماء کا نظریہ اس حدیث کے مطابق ہے، یعنی امام مالک، شافعی، احمد، اوزاعی، اسحاق، ابوثور، داود اور ابن الحسن رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر حاکم نے، عقد، فسخ عقد یا طلاق کا فیصلہ، جھوٹے گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر کر دیا تو اس کا فیصلہ ظاہراً اور باطناً (حقیقت واقعہ) دونوں اعتبار سے نافذ العمل ہوگا، مثلاً دو گواہوں کو انہوں نے ایکا کر کے، ایک انسان کے بارے میں یہ گواہی دی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اور قاضی نے گواہی مان کر میاں بیوی میں جدائی ڈال دی تو گواہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم نے جھوٹ بولا ہے، عدت کے گزرنے کے بعد اس سے شادی کر سکتا ہے یا عورت نے جھوٹے گواہ تیار کر کے جھوٹی گواہی دلوائی کہ فلاں مرد نے میرے ساتھ شادی کی ہے اور مجھے آباد نہیں کرتا اور قاضی نے اس نکاح کو تسلیم کر لیا تو وہ عورت اس مرد کے لیے حلال ہوگی؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے اس سے نکاح نہیں کیا تھا تو جھوٹ سے حقیقت تو تبدیل نہیں ہو گی، اس لیے ظاہری اعتبار سے تو یہ فیصلہ نافذ العمل ہوگا، لیکن باطن کے اعتبار سے درست نہیں ہے، اس لیے وہ عورت حقیقت کے اعتبار سے اس کے لیے جائز نہیں ہے، وہ حقیقت کے اعتبار سے زانی ہیں، اگرچہ ظاہر کے اعتبار سے میاں بیوی ہیں اور احناف کا اس کو انشاء قرار دینا، یعنی گویا کہ قاضی نے نکاح کر دیا ہے، درست نہیں ہے، کیونکہ قاضی نے جھوٹی گواہی پر جھوٹے نکاح کو تسلیم کیا ہے، نیا نکاح نہیں کیا، شریعت کا اصل مقصود یہ ہے کہ ایک مسلمان ناجائز حربے استعمال نہ کرے، کیونکہ جب ناجائز حربہ اس کو گناہ اور جرم سے بچا نہیں سکتا اور اس کی اخروی زندگی کی تباہی کا باعث ہے تو اس کو استعمال کیوں کیا جائے اور عجیب بات ہے، احناف خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جھوٹے گواہ قائم کرنا، ایک حرام کام ہے اور وہ اس سے بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے، (تکملہ، ج ۲، ص ۵۷۲) تو پھر یہ باطناً کیسے جاری ہوا، باطناً تب ہی جاری ہو سکتا تھا، جب وہ قاضی کے فیصلہ کی بنا پر آخرت کی سزا سے بچ سکتا ہے جو کہ احناف کے نزدیک بھی ممکن نہیں ہے، اس لیے امام ابو یوسف اور امام محمد کا فتویٰ جمہور کے مطابق ہے اور بعض ائمہ احناف اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ (تکملہ، ج ۲، ص ۵۷۱)

[4474] (. . .) وحَدَّثَناه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4474] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٤٨)

[4474] ۔امام صاحب یہی حدیث دو اور اساتذہ سے ہشام کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4475] ٥۔(. . .)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا)).

[4475] ۔نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کمرہ کے دروازہ پر جھگڑنے والوں کا شور سنا تو آپ ﷺ ان کی طرف نکلے اور فرمایا: ''میں بھی ایک انسان ہوں اور صورت حال یہ ہے، میرے پاس جھگڑنے والے (اپنا جھگڑا) لے کر آتے ہیں اور ممکن ہے، ان میں سے بعض، بعض کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر بیان کرے اور میں سمجھوں یہ سچا ہے، اس لیے اس کے حق میں فیصلہ کردوں تو میں جس کے حق میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کروں تو وہ اس کے لیے آگ ہی کا ٹکڑا ہوگا، اس کو اٹھالے یا چھوڑ دے۔''

مفردات الحدیث ❶ جلبه يا لجبه: شور، آوازوں کا ٹکراؤ۔ ❷ خصم: مفرد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اور یہاں جمع کے معنی میں ہے، جھگڑا کرنے والے۔

فائدہ :......انّما انا بَشَرٌ: میں بھی انسان ہوں اور ایک انسان غیب کا علم نہیں رکھتا اور اشیاء کے باطن سے آگاہ نہیں ہوتا، اس لیے میں ایک قاضی اور حکم کی حیثیت سے عام انسانوں کی طرح ظاہر کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، تاکہ بعد میں آنے والے قاضی اور حاکم کے لیے، میرا یہ فیصلہ نمونہ اور اسوہ بنے کہ وہ اصول شریعت کے مطابق بینہ (شہادت) یا قسم کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند ہے، شہادت اور قسم کی اصل حقیقت کہ وہ سچی ہے یا جھوٹی تک پہنچے کا پابند نہیں ہے، جیسا وہ گواہوں یا قسم کو صحیح سمجھتا ہے، اگرچہ وہ فی الواقع جھوٹی ہے تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کردے گا، اب یہ مدعی اور مدعی علیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ غلط طریقہ نہ اپنائیں، اگر وہ غلط رویہ اختیار کریں گے تو وہ مجرم ہوں گے، قاضی بریٔ الذمہ ہوگا، اس لیے آپ ﷺ نے جھوٹی شہادت اور چرب زبانی سے کام لینے والے کو مخاطب کیا ہے کہ وہ قاضی کے فیصلہ کو جبکہ مدعی اصل حقیقت سے آگاہ ہے، اس لیے جواز کا باعث نہ سمجھ لے، وگرنہ آپ ﷺ تو رسول تھے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اصل حقیقت سے آگاہ کرسکتا تھا اور آپ ﷺ فیصلہ اصل حقیقت اور واقعہ کے مطابق کرسکتے تھے۔

[4475] تقدم تخريجه برقم (٤٤٤٨)

فاحسب انه صادق: یعنی میں چرب لسانی کرنے والے یا اپنی بات اور اپنا مقدمہ مؤثر انداز سے پیش کرنے والے کو سچا سمجھ لوں، اس طرح اس کا تعلق فیصلہ یا مقدمہ سے ہے، باقی رہا آپ ﷺ کے امت کے لیے احکام و فرامین جو آپ نے اپنے اجتہاد سے دیئے، اس سے اس کا تعلق نہیں ہے، کیونکہ وہاں تو اگر جمہور کے مطابق غلطی کے امکان کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی آپ کی فوراً اللہ کی طرف سے تصحیح کر دی جاتی تھی اور مقدمہ میں ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنا خطا یا غلطی نہیں ہے، بلکہ قاضی اور حاکم اس کا پابند ہے اور آپ ﷺ اسوہ ہونے کی حیثیت سے اس اصول کے پابند تھے، اس لیے اللہ کی طرف سے آپ کو حقیقت حال سے آگاہ نہیں کیا جاتا تھا، وگرنہ حاکموں کے لیے فیصلہ کرنا ممکن نہ ہوتا۔

فَلْیحملها اویذرها: اس کو اٹھالے یا چھوڑ دے، اختیار کے لیے نہیں ہے، بلکہ تہدید اور دھمکی کے لیے ہے، جیسا کہ فرمایا: ﴿فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر﴾ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے اور فرمایا: ﴿اعملوا ما شئتم﴾ جو چاہو عمل کرو، مقصد یہ ہے حاضر تو ہمارے سامنے ہی ہونا ہے تو ہم محاسبہ اور باز پرس کر لیں گے۔

[4476] ٦-(. . .) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

[4476]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے زہری کی مذکورہ بالا سند سے یونس کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، ہاں معمر کی حدیث میں ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دروازہ پر جھگڑنے والوں کا شور (لَجبه) سنا، (یعنی اس حدیث میں جَلَبه کی جگہ لَجَبَه ہے معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔)

٤...... بَاب: قَضِيَّةِ هِنْدٍ

باب ٤: ہند رضی اللہ عنہا کا واقعہ

[4477] ٧-(١٧١٤) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[4476] تقدم تخريجه برقم (٤٤٤٨)

[4477] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧١٢١)

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ)).

[4477] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان لالچی ورحریص آدمی ہے، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو، الا یہ کہ میں اسے بتائے یا اس کی علم میں لائے بغیر اس کے مال سے کچھ لے لوں، کیا اس صورت میں مجھ پر گناہ ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے مال سے عرف و دستور کے مطابق اتنا لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کے لیے کافی ہو۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مفتی فریق مخالف کی بات سننے کا پابند نہیں ہے، وہ مسئلہ کا جواب بتا دے گا، جب حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے خاوند کے مال سے جو پورا خرچہ نہیں دیتا ہے، اس قدر لے سکتی ہوں، جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو تو آپ نے حضرت سفیان کو بلائے بغیر، یہ جواب دیا کہ اس دقت کے عرف اور رواج کے مطابق تمہیں جس قدر خرچہ کی ضرورت ہو، تم لے سکتی ہو اور اس مسئلہ کی روشنی میں علماء نے یہ بحث کی ہے کہ قرض خواہ نے مقروض سے اپنا قرضہ لینا ہے لیکن وہ دیتا نہیں ہے اور اس کے ہاتھ میں مقروض کا کچھ مال آ جاتا ہے تو کیا وہ اس سے اپنا حق کاٹ سکتا ہے؟ امام ابن قدامہ نے اس کی مندرجہ ذیل تفصیل بیان کی ہے۔

(۱) اگر مقروض، قرض کا اقرار کرتا ہے اور دینے کے لیے تیار بھی ہے تو ایسی صورت میں قرض خواہ کو بالاتفاق قبضہ میں آنے والے مال سے اپنا حق، اس کی اجازت کے بغیر وصول کرنا جائز نہیں ہے، اگر اپنا حق کاٹ لیا ہے تو اس کو واپس کرنا ہوگا، اگرچہ قبضہ میں آنے والا مال اس کے قرضہ کی جنس سے ہو۔

(۲) اگر مقروض کو قرضہ میں ادائیگی کے سلسلہ میں کوئی رکاوٹ ہو، مثلاً وہ تنگدست اور محتاج ہے یا مہلت چاہتا ہو تو پھر بھی بالاتفاق اس کی اجازت کے بغیر، مقبوضہ مال سے اپنا حق وصول کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) اگر مقروض بلاوجہ یا بلاضرورت قرضہ ادا نہیں کرتا اور قرض خواہ عدالت کے ذریعہ اپنا حق وصول کر سکتا ہے تو پھر بھی اپنے عہد پر، اپنا حق وصول کرنا جائز نہیں ہے۔

(۴) اگر مقروض، قرضہ سے انکار کرتا ہے اور قرض خواہ کے پاس بینہ نہیں ہے اور عدالت کے ذریعہ اپنا حق وصول نہیں کر سکتا تو اس میں ائمہ کا اختلاف ہے، امام شافعی کا نظریہ ہے قبضہ میں آنے والے مال سے، وہ قرضہ کی جنس سے ہو یا نہ ہو، اپنا حق وصول کر سکتا ہے، امام مالک کا ایک قول یہی ہے، امام احمد کا مشہور قول یہ ہے، وہ مقبوضہ مال

سے اپنا حق وصول نہیں کر سکتا، اس کو وہ مال دینا ہوگا اور اپنے قرضہ کا مطالبہ کرنا ہوگا، امام مالک کا دوسرا قول یہی ہے، امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اگر مقبوضہ مال، قرضہ کی جنس سے ہے تو پھر جائز ہے، وگرنہ جائز نہیں ہے، امام مالک کا تیسرا قول یہی ہے۔ (المغنی کتاب الدعاوی والبینات، ج ۱۴، ص ۳۳۹، ۳۴۰)

احناف متاخرین کا فتویٰ امام شافعی کے موقف کے مطابق ہے۔ (تکملہ ج ۲ ص ۵۸۰)

[4478] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4478]۔ امام صاحب نے مختلف اساتذہ کی تین سندوں سے، ہشام کی مذکورہ بالا سند ہی سے یہ روایت بیان کی ہے۔

[4479] ۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ**)).

[4479]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! زمین کی پشت پر کوئی گھرانہ نہ تھا، جس کی ذلت و رسوائی، آپ ﷺ

[4478] طريق محمد بن عبدالله بن نمير وابي كريب عن عبدالله بن نمير وطريق يحيى بن يحيى وطريق محمد بن رافع تفرد بهم مسلم۔ انظر التحفة (١٦٩٦٠) وبرقم (١٦٩٩٣) وبرقم (١٧٠٣٦) وطريق محمد بن عبدالله بن نمير وابي كريب عن وكيع اخرجه النسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: قضاء الحاكم على الغائب اذا عرفه برقم (٥٤٣٥) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: ما للمراة من مال زوجها برقم (٢٢٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٦١)

[4479] اخرجه ابو داود في (سننه) في البيوع باب: في الرجل ياخذ حقه من تحت يده برقم (٣٥٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣٣)

کے اہل خانہ کی ذلت سے زیادہ محبوب ہو اور اب روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی گھرانہ کی عزت مجھے محبوب نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس میں اور اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔'' پھر اس نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا، اس صورت میں کہ میں اس کا مال اس کے عیال (اہل خانہ) پر اس کی اجازت کے بغیر خرچ کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اس صورت میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان پر دستور کے مطابق خرچ کرو۔''

مفردات الحدیث ☆ **اَیْضاً: امام ابن تین نے اس کا یہ معنی کیا ہے کہ مجھے بھی اب تجھ سے محبت ہے، لیکن اکثر علماء نے یہ معنی کیا ہے کہ تیرا ایمان دن بدن مستحکم ہوگا اور اس کے مطابق، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں اضافہ ہوگا اور بغض ونفرت سے واپسی ہوگی، کیونکہ آض اَیْضًا کا اصل معنی رجوع اور واپسی ہے۔**

[4480] ٩-(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)) ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَهَا ((لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ)).

[4480] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی خاندان نہ تھا، جس کی ذلت و رسوائی آپ ﷺ کے اہل خانہ کی ذلت سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہو اور اب کوئی گھرانہ ایسا نہیں ہے، جس کی عزت، آپ کے اہل خانہ کی عزت سے زیادہ مجھے محبوب ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں اور اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔'' پھر کہنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے تو کیا مجھ پر اس میں گناہ ہے کہ میں اس کے مال سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر خرچہ دستور کے مطابق ہو یا خرچ رسم ورواج کے مطابق کرو۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوی اور بچوں کا نفقہ (خرچہ) اپنے دور کے دستور کے مطابق

[4480] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٦١٧)

خاوند کے ذمہ ہے اور ائمہ حجاز کے نزدیک، عورت اگر اپنے ماں باپ کے گھر کام کاج نہ کرتی ہو یا بیماری وغیرہ سے کر نہ سکتی ہو تو پھر خادمہ مہیا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے اور احناف کے نزدیک یہ اس صورت میں ہے، جب خاوند مالدار ہو اور بقول بعض اس کا مقصد یہ ہے، اگر عورت کے ساتھ اس کی لونڈی، خدمت کے لیے آئی ہے تو اس کا نفقہ خاوند کے ذمہ ہوگا، یہ مقصد نہیں ہے کہ اجرت پر اس کے لیے خادمہ رکھی جائے گی۔

۵...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ وَ إِضَاعَةُ الْمَالُ

باب ۵: بلا ضرورت بکثرت سوال کرنا، دوسروں کو نہ دینا اور ان سے مانگنا، یعنی اپنا فرض اور ذمہ داری ادا نہ کرنا اور ناجائز مطالبہ کرنا منع ہے

[4481] ۱۰۔(۱۷۱۵) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ)).

[4481]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تمہاری تین باتوں کو ناپسند فرماتا ہے، وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن، دین) کو مضبوطی سے پکڑو اور گروہ گروہ نہ بنو اور تمہارے لیے ناپسند کرتا ہے، بلا مقصد، قیل وقال (بحث وتمحیص) کرو، بکثرت سوال کرو اور مال ضائع کرو۔''

فائدہ:...... ان تعتصموا بحبل الله جميعاً: سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو، یعنی دین کی پابندی پورے استحکام و مضبوطی کے ساتھ، وحدت و یگانت کی صورت میں اختیار کرو، ولا تفرقوا، فرقوں اور گروہوں میں تقسیم نہ ہو، اس سے ثابت ہوتا ہے، مسائل میں اختلاف کے باوجود، ان کی بنیاد پر گروہ بندی اور فرقہ سازی درست نہیں ہے، اللہ کو مسلمانوں کی وحدت و یگانت ہی پسند ہے۔

قِيلَ وقَالَ: دونوں فعل ماضی کے صیغے بھی بن سکتے ہیں اور مصدر بھی، مقصد یہ ہے کہ بلا مقصد، فضول بحث و مباحثہ کرنا یا بلا ضرورت دینی مسائل میں بلا تحقیق و احتیاط مختلف اقوال نقل کرنا یا محض اپنی دھونس اور علمی رعب جمانے کے لیے بلا تحقیق، بحث و مناظرہ کرنا درست نہیں ہے۔

[4481] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۰۷)

كثـرة السـوال: بلا حاجت وضرورت، محض مال میں اضافہ کرنے کے لیے لوگوں سے مانگنا یا ایسے مسائل پوچھنا جو ابھی پیش نہیں آئے اور نہ آنے کا فی الوقت امکان ہے یا ان میں کسی قسم کا اشکال اور پیچیدگی ہے، مسائل برزخ اور آخرت کے امور کی حقیقت و کیفیت کے بارے میں سوال کرنا یا ایسے سوال کرنا جو انسان کو شک اور حیرت میں ڈالنے والے ہیں، مثلاً اللہ نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

اضاعة المال: یعنی اسراف وتبذیر کرنا یا غیر شرعی کاموں پر مال خرچ کرنا۔

[4482] ١١ـ(. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا.

[4482] ـ امام صاحب ایک اور استاد سے سہیل کی مذکورہ بالا سند سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں استاد نے یکرہ کی جگہ یَسْخَطُ کہا اور ولا تفرقوا کا تذکرہ نہیں کیا۔

[4483] ١٢ـ(٥٩٣) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَـنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)).

[4473] ـ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بچیوں کو زندہ درگور کرنا اور حقوق ادا نہ کرنا اور ناحق مطالبہ کرنا حرام ٹھہرایا ہے اور تمہاری تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے، قیل وقال، کثرت سوال اور مال کا ضیاع۔''

[4484] (. . .) وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَـنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

[4482] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٤)

[4483] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الزكاة باب: قول الله تعالى: ﴿لا يسألون الناس الحافا﴾ برقم (١٤٧٧) وفی الاستقراض باب: ما ينهى عن اضاعة المال وقول الله تعالى ﴿والله لا يحب الفساد﴾ برقم (٢٤٠٨) وفی الادب باب: عقوق الوالدين من الكبائر برقم (٥٩٧٥) انظر (التحفة) برقم (١١٥٣٦)

[4484] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٤٥٨)

[4484] ۔امام صاحب سے یہی روایت ایک اور استاد کی سند سے، منصور کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے، یہ نہیں کہا، اللہ نے تم پر حرام ٹھہرایا ہے۔

فائدہ :...... منعا وھات: مَنَعَ مَنْعا: مصدر ہے، جس کا معنی ہے کہ دوسروں کے حقوق ادا نہ کرنا، ان کو جو چیز دینے کا حکم ہے، وہ روکنا اور ھاتِ ، اگر اسم فعل ہو تو اَعْطِ کے معنی میں ہوگا، یعنی دو اور آتـیٰ اِیتاءٌ سے، امر کا صیغہ ہو تو معنی ہوگا لاؤ، کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو ھاء سے بدل دیا گیا ہے اور مقصود دوسروں سے اس چیز کا مطالبہ کرنا ہے جس کا یہ حقدار نہیں ہے، یہ مقصد بھی ہو سکتا ہے، اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تو تیار نہیں ہے، لیکن حقوق کا مطالبہ کرتا ہے، حالانکہ جب ذمہ داری پوری نہیں کی تو حق کے مطالبہ کا استحقاق کیسے پیدا ہو گیا۔

[4485] ۱۳۔(...)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ

عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

[4485] ۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی، سیکرٹری) بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجو جو تم نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے ان کی طرف لکھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے، قیل وقال، مال کا ضیاع اور بکثرت سوال کرنا۔''

[4486] ۱۵۔(۱۷۱۶)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ الثَّقَفِيُّ

عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ.

[4486] ۔حضرت ورّاد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا، سلامت رہو، اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی، بچیوں

[4485] تقدم تخريجه برقم (٤٤٥٨)
[4486] تقدم تخريجه برقم (٤٤٥٨)

کو زندہ دفن کرنا، دوسروں کا حق رد کرنا اور ان سے ناجائز مطالبہ کرنا حرام قرار دیا ہے اور تین چیزوں سے روکا ہے، فضول بحث و مباحثہ، بکثرت مانگنا اور مال ضائع کرنا۔''

فائدہ :...... والدین کی نافرمانی بالاتفاق کبیرہ گناہ ہے، لیکن بعض جگہ صرف ماؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بعض جگہ والد کا اور ماں باپ کی نافرمانی اس صورت میں گناہ کبیرہ ہے، جب ان کی بات خلاف شریعت نہ ہو، کیونکہ یہ اصول ہے لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، مخلوق کی خاطر، خالق کی نافرمانی کرنا جائز نہیں ہے، لیکن رویہ ہر صورت میں ان کے ساتھ نرمی اور ملائمت کا ہوگا۔

٦...... بَاب: بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

باب ٦: حاکم اگر محنت و کوشش سے کام کرے تو اسے اجر ملے گا، فیصلہ صحیح ہو یا غلط۔

[4487] ١٥-(١٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

[4487]- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب حاکم فیصلہ محنت و کوشش سے کرے، پھر فیصلہ صحیح ہو تو اسے دوہرا اجر ملے گا اور جب محنت و کوشش سے فیصلہ کرے، پھر غلطی کر جائے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔''

مفردات الحدیث

✵ اجتهد: اپنی پوری صلاحیت و استعداد صرف کر دے کہ پیش آمدہ مسئلہ میں حق و صواب تک رسائی حاصل کر لے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور یہ اتفاقی بات ہے کہ اگر صاحب استعداد و صلاحیت، جو فیصلہ کرنے کا اہل ہے، اگر اپنی پوری صلاحیت صرف کر کے، مکمل دیانت کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور فیصلہ صحیح کرتا ہے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں، ایک اس کے اجتہاد اور محنت و کوشش پر اور دوسرا صحیح فیصلہ پر ہونے پر اور اگر غلط فیصلہ کرتا ہے تو اس کو اس کے اجتہاد کے سبب ایک اجر ملتا ہے، لیکن اگر وہ اہل نہیں ہے تو ہر صورت میں مجرم اور گناہ گار

[4487] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: اجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب او اخطا برقم (٧٣٥٢) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: في القاضي يخطى برقم (٣٥٧٤) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: الحاكم يجتهد برقم (٢٣١٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٤٨)

ہے، یہی صورت حال مجتہد کی ہے کہ اس کا اجتہاد صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی، اس لیے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مختلف فیہ مسائل میں حق صرف ایک ہے، جس نے اس کو پا لیا ہے، وہ حق پر ہے اور جو اس سے چوک گیا، اس کا موقف غلط ہے، اس لیے ہر قول درست نہیں ہے اور نہ ہر قول غلط ہے، حق بہر حال اللہ کے ہاں معین ہے، ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، التقریر والتحبیر علامہ ابن امیر الحاج ج ۳ ص ۳۰۶)

[4488] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ أَبَابَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[4488]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے عبدالعزیز بن محمد کی مذکورہ بالا سند سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں، جس کے آخر میں یہ ہے کہ یزید بن عبداللہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو سنائی تو اس نے مجھے اس طرح حدیث ابوسلمہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنائی۔

[4489] (. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[4489]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

٧...... بَاب: كَرَاهَةِ قَضَآءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

باب ۷: قاضی کو غصہ کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

[4490] ١٦-(١٧١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

[4488] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٦٢)

[4489] تقدم تخريجه برقم (٤٤٦٢)

[4490] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: هل يقضي القاضي او يفتي وهو غضبان برقم (٧١٥٨) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: القاضي يقضي وهو غضبان برقم (٣٥٨٩) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء لا يقضي القاضي وهو غضبان برقم (١٣٣٤) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: ذكر ما ينبغي للحاكم ان يجتنبه برقم ٨/ ٢٣٧) و ٢٣٨ وفي باب: النهي عن ان يقضي في قضاء بقضاين برقم ٨/ ٢٤٦ و ←

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)).

[4490]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبد الرحمٰن رحمہ اللہ سے بجستان کے قاضی عبید اللہ بن ابی بکرہ کو لکھوایا کہ دو فریقوں کے درمیان فیصلہ غصہ کی حالت میں نہ کرنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، ''تم میں سے کوئی دو فریقوں کے درمیان، غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔''

فائدہ:...... امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ قاضی کو اس حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے، جس میں وہ صحیح غور وفکر نہ کر سکے اور اس کا مزاج اعتدال پر قائم نہ رہ سکے، مثلاً اس کو بہت زیادہ بھوک ستا رہی ہو یا پیٹ انتہائی بھرا ہو، پیاس کا غلبہ ہو، بہت زیادہ غم وحزن ہو یا بہت زیادہ خوش ہو یا اس کا دل ودماغ کسی اور مسئلہ میں الجھا ہوا ہو اور حالت غضب کی تخصیص، بقول حافظ ابن حجر اس لیے کی ہے کہ وہ نفس پر غلبہ پا لیتا ہے، جس کی وجہ سے اس کا مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے، اس لیے وہ حق سے تجاوز کر سکتا ہے۔

[4491] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[4491]۔ امام صاحب چھ مزید سندوں سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، جو مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

٨...... بَاب: نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ

باب ٨: احکام باطلہ کو کالعدم ٹھہرانا اور نئے نکالے گئے امور (بدعات) کو رد کرنا

[4492] ١٧-(١٧١٨) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

← ٢٤٧- وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: لا يحكم الحاكم وهو غضبان برقم (٢٣١٦) انظر (التحفة) برقم (١١٦٧٦)

[4491] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٦٥)

[4492] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلح باب: اذا اصطلحوا على صلح جور ←

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)).

[4492] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے دین میں ایسی بات نکالی، جس کی اس میں دلیل نہیں ہے، وہ مردود ہے۔''

فائدہ :...... حافظ ابن حجر نے لکھا ہے، یہ حدیث اسلام کے اصول اور قواعد میں شمار ہوتی ہے، کیونکہ اس کا معنی یہ ہے، جو شخص دین میں ایسے کام کو گھڑے جس کی اصول دین میں کوئی دلیل نہ ہو، وہ قابل اعتبار نہیں ہے اور علامہ عینی لکھتے ہیں، جو اگر کتاب وسنت میں نہ پایا جائے، وہ دین میں گھڑ لینا بدعت ہے۔

[4493] ۱۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِنَ فَأَوْصٰى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذٰلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي

عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

[4493] ۔ سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے اس انسان کے بارے میں پوچھا، جس کے تین مکان ہیں تو اس نے ہر مکان میں سے تہائی حصہ کے بارے میں وصیت کی، انہوں نے جواب دیا، اس کی وصیت کو ایک مکان میں جمع کر دیا جائے گا، پھر مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسا عمل کیا، جو ہمارے دین میں نہیں ہے، وہ مردود ہے۔''

فائدہ :...... اس دور میں گھر، ایک قسم یا ایک انداز اور شکل کے ہوتے تھے، اس لیے جب ایک تہائی کی وصیت کی اجازت دی گئی ہے تو وہ ایک گھر کے بارے میں ہونی چاہیے تھی تاکہ وارثوں کو ہر گھر سے ایک تہائی دینے کی زحمت اور پریشانی نہ اٹھانی پڑے، کیونکہ ایک جیسے گھروں میں ایک کا دینا، لینے یا دینے والے میں سے کسی کے لیے بھی پریشانی کا باعث نہیں ہے اور دین میں جرح وتنگی نہیں ہے، اس لیے انہوں نے حدیث سنائی کہ آپ ﷺ کے عمل کو دیکھنا چاہیے، اس حدیث سے مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت ہوگئی کہ جو کام رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا، حالانکہ اس کا سبب موجود تھا اور رکاوٹ بھی نہ تھی، اس کو دین قرار دینا، بدعت ہے، اس لیے آج کل کی تمام

←فالصلح مردود برقم (٢٦٩٧) ٥١٣ وابو داود فى (سننه) فى السنة باب: فى لزوم السنة برقم (٤٦٠٦) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه برقم (١٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٥٥)

[4493] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٤٦٧)

بدعات، جو دین کے نام سے کی جارہی ہیں، ان کی دین میں کوئی سند نہیں ہے، کیونکہ، ان کے اسباب موجود تھے اور موانعات موجود نہ تھے، اس کے باوجود آپ نے نہیں کیے، آپ کے دور میں لوگ مرتے تھے اور ان کو ابدائے ثواب کی ضرورت تھی، لیکن اس کے باوجود، آپ ﷺ نے فاتحہ، چہلم اور عرس وغیرہ نہیں کیے صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھا، نہ اذان میں انگوٹھے چومے اور نہ صلاۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوئے، نہ محفل میلاد کا انعقاد کیا اور نہ یہ کام خیر القرون میں کیے گئے اور نہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے وعظ کو دین بنایا، یعنی اپنی اور ساتھیوں کی سہولت کے لیے یہ دن مقرر کیا، لیکن کسی کو اس کی دعوت نہیں دی کہ تم بھی یہ کام جمعرات ہی کو کیا کرے، دین تو تبھی بنتا ہے، اگر اس کو شخصی وانفرادی کی بجائے اجتماعی اور عمومی بنایا جاتا اور سب کو اس کی دعوت دی جاتی اور اس تعیین کو کار ثواب قرار دیا جاتا، اس لیے سوئم، گیارھویں، بارھویں اور چہلم وغیرہ کی دعوت دینا اور اس کو عمومی اور اجتماعی رنگ دینا بدعت ہے، اگر اس تعیین کو لازم اور ضروری نہیں سمجھا جاتا، تو پھر اس کی پابندی کیوں کی جاتی ہے اور اس کی دعوت کیوں دی جاتی ہے اور اس کو ایک مخصوص شکل کیوں دی گئی ہے۔

٩...... بَاب: بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُوْدِ

باب ٩: بہترین گواہ کا بیان

[4494] ١٩ـ(١٧١٩) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا.

[4494]۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتلاؤں وہ جو اپنی گواہی اس کی درخواست سے پہلے ہی دے دیتا ہے۔''

فائدہ:...... امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کوئی انسان، کسی دوسرے کے حق کا گواہ ہے لیکن دوسرے کو اس بات کا علم نہیں ہے تو وہ اس کو جا کر اپنی گواہی سے آگاہ کر دے کہ میں تیرے حق میں گواہی دے سکتا ہوں اور بقول بعض اس کا معنی یہ ہے کہ انسان کے پاس جو شہادت ہے، وہ اس شہادت کو کسی طالب کی طلب کے بغیر

[4494] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الشهادات باب: ما جاء في الشهداء ايهم خير برقم (٢٢٩٥) وبرقم (٢٢٩٦) وبرقم (٢٢٩٧) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: في الشهادات برقم (٣٥٩٦) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: الرجل عنده الشهادة لا يعلم بها صاحبها برقم (٢٣٦٤) انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٤)

اپنے طور پر محض اجر وثواب کی خاطر دے گویا وہ خود بھی مدعی ہے اور شاہد بھی، اس کو شہادت حسبہ کہا جاتا ہے اور اس کا تعلق خالص حقوق اللہ سے ہے، جیسے زنا یا شراب کی حد، آزادی، وصیت ووقف وغیرہ کے سلسلہ میں گواہی دینا۔

١٠...... بَاب: بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ

باب ١٠: اجتہاد کرنے والوں کے اختلاف کا بیان

[4495] ٢٠-(١٧٢٠)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ)).

[4495] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ دو عورتیں اپنے بیٹوں کے ساتھ جا رہی تھیں، بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بچے کو لے گیا تو اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا، بھیڑیا تو تیرا بچہ ہی لے گیا ہے، اس نے جواباً کہا، تیرے بچے (بیٹے) کو ہی لے کر گیا ہے، تو وہ دونوں فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں، انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو وہ نکل کر حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے پاس آئیں اور انہیں بتایا (فیصلہ سے آگاہ کیا) تو انہوں نے کہا، چھری لاؤ میں دونوں کو آدھا آدھا دے دیتا ہوں تو چھوٹی بول اٹھی، نہیں، اللہ آپ پر رحم فرمائے وہ اس کا بیٹا ہے تو سلیمان علیہ السلام نے فیصلہ چھوٹی کے حق میں کر دیا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم، میں نے سکّین کا لفظ اسی دن سنا تھا، ہم تو اسے مُدْیہ ہی کہتے تھے۔

[4496] (...)و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرْقَاءَ.

[4496] ۔امام صاحب مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے، ابو الزناد کی مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں۔

[4495] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٢٨)

[4496] طريق سويد بن سعيد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩١٢) وطريق امية بن بسطام اخريجه النسائي في (المجتبى) في آداب القضاة ، برقم (٥٤١٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٦٧)

فائدہ:...... حضرت داود علیہ السلام کے پاس، جب دونوں عورتیں مقدمہ لائیں تو ان میں سے کسی کے پاس شہادت یا دلیل نہ تھی تو اب فیصلہ قرائن و آثار کی روشنی میں ہوسکتا تھا تو حضرت داود علیہ السلام کی نظر کسی ایسے قرینہ پر پڑی جو بڑی کے حق میں جاتا تھا، مثلاً بچہ بڑی کے پاس تھا اور چھوٹی کے پاس شہادت نہ تھی یا بچہ کی رنگت وشکل وشباہت بڑی سے ملتی جلتی تھی یا بڑی کا انداز و اسلوب اور ھیئت مثلاً اس کا مطمئن وخوش وخرم ہونا اور انتہائی پر اعتماد ہونا، اس کے حق میں جاتا تھا، جبکہ چھوٹی پژمردہ اور پریشان تھی، اس لیے حضرت داود علیہ السلام نے فیصلہ اس کے حق میں کر دیا، جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے یہ ماجرا اور فیصلہ آیا تو انہوں نے ایک نفسیاتی طریقہ اختیار کیا کہ میں بچہ دونوں میں تقسیم کر دیتا ہوں، جس پر بڑی راضی ہوگئی کہ اگر میرا بچہ نہیں رہا تو یہ بھی محروم ہو جائے اور اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر سکے تو اس نفسیاتی اور واقعاتی قرینہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھانپ لیا کہ بچہ چھوٹی کا ہے اور بڑی نے بھی اعتراض نہ کیا کہ بڑی عدالت سے فیصلہ میرے حق میں ہوگیا ہے، آپ اس کو تبدیل کرنے کے مجاز کیسے ہو گئے، اس طرح گویا اس نے بچہ کے چھوٹی کے ہونے کا اقرار و اعتراف کرلیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ صورت حال اپنے باپ کے سامنے رکھی تو انہوں نے اپنا فیصلہ تبدیل کر کے بیٹے کے فیصلہ کی توثیق کر دی، وگرنہ بڑی عدالت کا فیصلہ چھوٹی عدالت بدلنے کی مجاز نہیں ہے، بہرحال اس سے اصل مقصود یہ ہے کہ اہل صلاحیت واستعداد ور اہل علم کے فہم میں اختلاف ہوسکتا، جیسا کہ خود قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا﴾ (الانبیاء: ۷۹) ہم نے فیصلہ کی صورت حال سلیمان کو سمجھا دی اور ہم نے دونوں کو حکمت وعلم سے نوازا تھا، فہم کے اختلاف کی بنا پر فیصلہ اور مسائل میں اختلاف ہوسکتا ہے، لیکن حق بات بہرحال ایک ہوگی، اس لیے اگر تبادلہ خیال سے دوسرے کی بات کی درستگی واضح ہو جائے تو اس کو خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے اور یہ عظمت کی دلیل ہے، اس میں توہین وتخفیف کا کوئی پہلو نہیں ہے اور نہ کسر شان کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی تعریف کی ہے، اس لیے ائمہ کے اختلاف کی بنا پر، ان کی تکریم وتوقیر میں کمی کرنا اور ان پر زبان طعن دراز کرنا، درست نہیں ہے، لیکن بات اس کی مانی جائے گی جس کی بات قرآن وسنت کے مطابق یا اس سے قریب تر ہے اور اس سے کسی امام کی گستاخی یا بے ادبی لازم نہیں آتی، بلکہ گستاخی اور سوء ادبی یہ ہے کہ امام کے قول کی تاویل کی بجائے احادیث کو تاویل کا نشانہ بنایا جائے، گویا کہ امام واجب الاتباع ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم واجب الاتباع نہیں ہے۔

١١...... بَابُ: اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

باب ۱۱: حاکم کا دو فریقوں میں صلح کرا دینا پسندیدہ عمل ہے

[**4497**] ٢١ـ(١٧٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ

[**4497**] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: (٥٤) وبرقم (٣٤٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٥)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا)).

[4497] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہمام بن منبہ بہت سی روایات بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک انسان نے دوسرے انسان سے اس کی جاگیر (زمین) خریدی تو جس آدمی نے جائیداد (زمین) خریدی تھی، اسے اس کی زمین سے ایک گھڑا ملا، جس میں سونا تھا تو زمین خریدنے والے نے مالک سے کہا، مجھ سے اپنا سونا لے لیجئے، کیونکہ میں نے تم سے صرف زمین خریدی ہے، تجھ سے سونا نہیں خریدا تو زمین بیچنے والے نے کہا، میں نے تمہیں زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب ہی بیچ دیا ہے تو انہوں نے ایک آدمی کو فیصل مان لیا تو جس کے پاس دونوں مقدمہ لے کر گئے تھے، اس نے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا میرا بیٹا ہے اور دوسرے نے کہا میری بیٹی ہے، فیصلہ کرنے والے نے کہا، بچے کی بچی سے شادی کر دو اور اپنے اوپر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کر دو۔''

فائدہ:...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا خیال ہے، جس آدمی کو فیصل تسلیم کیا گیا ہے وہ حضرت داؤد علیہ السلام تھے جیسا کہ وھب بن منبہ نے بیان کیا ہے اور اختلاف کا سبب یہ ہے خریدار یہ سمجھتا تھا کہ میں نے صرف زمین خریدی ہے اور ایسی صورت میں زمین کا دفینہ مالک کا ہی ہوتا ہے اور فروخت کرنے والا یہ سمجھتا تھا کہ میں نے زمین بیچ دی ہے تو اس کے ساتھ ہی اس میں جو کچھ ہے وہ بھی دے دیا ہے اور اس صورت میں مالک خریدار ہوتا ہے، اس لیے باہمی اختلاف ہو گیا اور جس کو انہوں نے فیصلہ کے لیے حکم تسلیم کیا تھا، اس نے ان کے ورع اور تقویٰ کو دیکھ کر یہی مناسب خیال کیا کہ اس سے دونوں کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے، اس لیے اس کو ان کی اولاد کی شادی پر خرچ اور دونوں کو اس سے فائدہ اٹھانے اور صدقہ کرنے کی تلقین کی، اس سے ائمہ حجاز امام مالک، شافعی اور احمد نے یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ اگر فریقین، حکومتی عدالت کے پاس مقدمہ لے جانے کی بجائے، اگر کسی دوسرے انسان کو حکم مان لیں تو اس کا فیصلہ نافذ العمل ہوگا اور حکومتی قاضی اس کو توڑنے کا مجاز نہیں ہوگا، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک، قاضی کی توثیق ضروری ہے۔ (تکملہ ج ۲ ص ۶۰۳) لیکن امام ابن قدامہ نے لکھا ہے، اگر دو انسان کسی کو صحیح حکم تسلیم کرتے ہیں اور وہ اس کی اہلیت رکھتا ہے تو اس کا فیصلہ نافذ العمل ہوگا، امام ابوحنیفہ کا موقف بھی یہی ہے اور امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ وہ مطمئن ہوں تو نافذ ہوگا، وگرنہ نہیں، المغنی، ج ۱۴، ص ۹۲۔

اس کتاب کے کل ابواب (05) اور (20) احادیث ہیں۔

32

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی اشیاء کا بیان

حدیث نمبر 4498 سے 4518 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۲......كِتَابُ اللُّقَطَةِ

۳۲. گری پڑی اشیاء کا بیان

[4498] ١-(١٧٢٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا)) قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ ((لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)) قَالَ يَحْيٰى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا۔

[4498] ۔حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور بندھن کی شناخت

[4498] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: الغضب في الموعظة والتعليم اذا راى ما يكره برقم (٩١) وفي المساقاة باب: شرب الناس وسقى الدواب من الانهار برقم (٢٣٧٢) وفي اللقطة باب: ضالة الابل برقم (٢٤٢٧) وفي باب: اذا لم يوجد صاحب اللقطة بعد سنة فهي لمن وجدها برقم (٢٤٢٩) وفي باب: اذا جاء صاحب اللقطة بعد سنة ردها عليه لانها وديعة عنده برقم (٢٤٣٦) وفي باب: من عرف اللقطة ولم يدفعها الى السلطان برقم (٢٤٣٨) وفي الطلاق باب: حكم المفقود في اهله وماله برقم (٥٢٩٢) وفي الادب باب: ما يجوز من الغضب والشدة لامر الله تعالى وقال الله تعالى: ﴿وجاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم﴾ برقم (٦١١٢) وابو داود في (سننه) في اللقطة باب: التعريف باللقطة برقم (١٧٠٤) وبرقم (١٧٠٥) وبرقم (١٧٠٧) وبرقم (١٧٠٨) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في اللقطة وضالة الابل والغنم برقم (١٣٧٢) وابن ماجه في (سننه) في اللقطة باب: ضالة الابل والبقر والغنم برقم (٢٥٠٤) انظر (التحفة) برقم (٣٧٦٣)

کر لے، پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کر، اگر اس کا مالک آ جائے، (تو اس کو دے دے) وگرنہ اس سے فائدہ اٹھا۔'' تو اس نے پوچھا، گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پکڑ لو گے یا تمہارا کوئی مسلمان بھائی پکڑ لے گا یا پھر بھیڑیے کا لقمہ بنے گی۔'' اس نے سوال کیا تو گم شدہ اونٹ؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ تیرا کیا تعلق؟ اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور جوتا موجود ہے، پانی پر پہنچتا ہے اور درخت کے پتے کھاتا ہے حتی کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔'' راوی یحیٰی کا خیال ہے، میں نے امام مالک کے سامنے عفاصها کی قراءت کی ہے۔

مفردات الحديث

❶ لُقَطه: اہل لغت اور محدثین کے ہاں مشہور یہی ہے کہ (قاف) پر زبر ہے، لیکن عام طور پر اس کو ساکن پڑھا جاتا ہے، گری پڑی چیز۔ ❷ عِفَاص: وہ برتن یا تھیلی جس میں رقم رکھی جاتی ہے، وِکا، سررشتہ، باندھنے کی ڈوری۔ ❸ فشانك بها: پھر اپنی مرضی کرو، جیسے چاہو کرو، مقصد ہے، استعمال کر سکتے ہو جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔ ❹ لك أو لاخيك: یعنی تم اس کو پکڑ سکتے ہو کیونکہ بکری کمزور جانور ہے، اپنا دفاع اور تحفظ نہیں کر سکتا، اس لیے محافظ کا محتاج ہے وگرنہ کوئی دوسرا پکڑے گا۔ ❺ ضالة: گم شدہ جانور کو کہتے ہیں، گم شدہ یا گرے پڑے سامان کو لُقطه کہیں گے، ضاله نہیں کہیں گے۔ ❻ مالك ولها، تیرا اس سے تعلق نہیں، وہ اپنا تحفظ اور دفاع کر سکتا ہے اور محافظ کے بغیر چر چگ سکتا ہے، اس کے پیٹ میں چند دن کی پیاس بجھانے کے لیے پانی جمع ہوتا ہے، جس کو اس کے سقا مشکیزہ کا نام دیا گیا ہے یا وہ خود بخود پانی کے گھاٹ پر پہنچ سکتا ہے اور اپنے پاؤں کی قوت یا بل بوتے پر طویل فاصلہ طے کر سکتا ہے، بھیڑیے وغیرہ کا خطرہ نہیں ہے، اس لیے تجھے پکڑنے کی ضرورت نہیں، مالک خود اس کو تلاش کر لے گا۔

[4499] ٢-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ ((عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَآؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)).

[4499]۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گری پڑی چیز

[4499] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٧٣)

کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ایک سال تک تشہیر کرو، پھر اس کے بندھن اور تھیلی کی پہچان کر لے، پھر اس کو خرچ کر لے پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو اپنی طرف سے دے دے۔'' اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! تو گم شدہ بکری؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پکڑ لے، کیونکہ وہ تیرے قابو میں آئے گی یا تمہارا بھائی پکڑ لے گا یا پھر بھیڑیے کا لقمہ بنے گا، اس نے کہا، اللہ کے رسول! تو گم شدہ اونٹ؟ تو رسول اللہ ﷺ غصہ میں آ گئے حتی کہ آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اس سے کیا واسطہ؟ اس کا جوتا، اس کا مشکیزہ اس کے پاس ہے حتی کہ اس کا مالک اس کو پالے گا۔''

فائدہ:...... عَرِّفْهَا سنة تعریف وتشہیر ایسی جگہوں پر ہوگی اور جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں اور اس حدیث سے جمہور نے یہ استدلال کیا ہے کہ تشہیر، ایک سال تک کرنا ضروری ہے، لیکن اگر ملنے والی چیز معمولی ہو جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور مالک کو اس کی پروا نہیں ہوتی، اس کی تشہیر کی ضرورت نہیں ہے، اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے بقول ابن قدامہ اس پر اتفاق ہے، امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جتنی چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا، اس کی تشہیر لازم نہیں ہے، امام مالک کے نزدیک، اس کی مقدار چوتھائی دینار ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دس درہم، المغنی، ج ۸ ص ۲۹۶۔ اور ایسی چیز جس کی مالک کو تلاش اور جستجو رہتی ہے، اس کی تشہیر ضروری ہے اور سال کے بعد اگر مالک نہ آئے تو اس چیز کی پوری شناخت کے بعد اس کو اٹھانے والا اگر چاہے تو خرچ کر سکتا ہے، جو رکھنے کے قابل ہو بعد میں اگر مالک آ جائے تو اس کو اس کی چیز مہیا کرنی ہوگی اور اس سے ثابت ہوتا ہے، ایسا سامان ہی رکھا جا سکتا، اٹھانے والا امیر ہے یا محتاج ہے، اس میں حدیث کی رو سے کوئی فرق نہیں ہے، امام احمد، شافعی، اسحاق، شعبی، نخعی، عکرمہ اور طاؤس وغیرہم کا یہی نظریہ ہے، حضرت علی، عمر، عائشہ، ابن مسعود، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہی منقول ہے، لیکن امام مالک، امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ صدقہ کر دے اور اگر بعد میں مالک آ جائے تو اس کو بتا دے، اگر وہ صدقہ کرنے پر راضی ہو جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ اس کی جگہ اس کو تاوان ادا کرے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر فقیر ہے تو پھر وہ استعمال کر سکتا ہے۔ (المغنی، ج ۸، ص ۲۹۹)

فغضب رسول اللهﷺ: آپ ﷺ کی ناراضی کا سبب یا تو یہ ہے کہ اس نے عقل و دانش سے کام نہیں لیا کہ وہی چیز پکڑی جا سکتی ہے، جس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے اور اس دور میں اونٹ ایسا حیوان تھا، جس کے ضیاع کا خطرہ نہیں تھا، لیکن آج کل اس کا بھی خطرہ ہے کہ کہیں ایسے لوگوں کے ہاتھ نہ آ جائے جو اس کو ہڑپ کر لیں یا ناراضی کا سبب یہ ہے کہ اس دور میں اونٹ کی گم شدگی کا احتمال نہیں تھا، اس لیے اس کا سوال بے موقع اور بے محل تھا۔

[4500] ٣۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

[4500] تقدم تخريجه برقم (٤٤٧٣)

وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ

أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ ((فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا)).

[4500] ۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے، ربیعہ کی مذکورہ بالا سند سے، امام مالک، (حدیث نمبر: ۴۴۹۸) کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور میں بھی اس کے ساتھ تھا تو اس نے آپ ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا اور عمرو کی حدیث میں یہ ہے، ''تو جب اس کا طالب نہ آئے تو اس کو خرچ کر لے۔''

[4501] ٤ ۔ (. . .) وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ((فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ)).

[4501] ۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے حدیث نمبر ۴۴۹۹ کی طرح بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے، آپ کا چہرہ اور پیشانی سرخ ہوگئی اور ناراض ہو گئے اور اس قول کے بعد کہ پھر ایک سال تک تشہیر کر، یہ اضافہ ہے، ''اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت ہوگی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگر اٹھانے والا اس کو استعمال نہیں کرتا تو وہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگی، اگر اس کی کوتاہی اور غفلت کے بغیر ضائع ہوگئی تو وہ ذمہ دار نہیں ہوگا، اگر کوتاہی کی تو ضامن ہوگا، یعنی تاوان پڑے گا یا یہ معنی ہوگا تو اس کو امانت سمجھ کہ میں نے اسے ادا کرنا ہے، خرچ کر دے گا تو ادائیگی نیت سے کرو گے۔

[4502] ٥ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ

زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ

[4501] تقدم تخريجه برقم (٤٤٧٣)
[4502] تقدم تخريجه برقم (٤٤٧٣)

اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ ((اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا)) وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)).

[4502] ۔حضرت زید بن جہنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ میں سونا، چاندی گری ہوئی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے تسمہ اور تھیلی کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اعلان کرو، اگر تم مالک کو نہ جان سکو تو اس کو خرچ کر لو اور وہ مال تیرے پاس امانت ہوگا، اگر اس کا مانگنے والا کبھی بھی آ گیا تو تمہیں اسے ادا کرنا ہوگا'' اور آپ ﷺ سے سائل نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اس سے کیا تعلق؟ اسے رہنے دے، کیونکہ اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، پانی پر پہنچ جاتا ہے، درختوں سے کھا لیتا ہے حتی کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے۔'' اور اس نے آپ ﷺ سے بکری کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پکڑ لو، کیونکہ وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

[4503] ٦-(. . .)وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ الرَّأْيِ بْنُ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ ((فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ)).

[4503] ۔حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا، ربیعہ اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ناراض ہو گئے حتی کہ آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو گئے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، جس میں یہ اضافہ ہے، ''اگر اس کا مالک آ جائے اور اس کی تھیلی، اس کی گنتی، اس کا بندھن پہچان لے تو اسے اس کو دے دے، ورنہ وہ تیری چیز ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اگر کوئی آدمی آ کر گمشدہ چیز کی درست علامات بتا دے تو وہ اس کے حوالہ کر دی جائے گی، اس سے شہادت طلب نہیں کی جائے گی اور اس کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہیں ہوا

[4503] تقدم تخريجه برقم (٤٤٧٣)

جائے گا۔ امام مالک اور امام احمد کا یہی موقف ہے، لیکن احناف اور شوافع کے نزدیک اگر اٹھانے والا، علامات بتانے سے مطمئن ہو جائے اور وہ اس کو سچا خیال کرے تو وہ دے سکتا ہے، وگرنہ لازم اس صورت میں ہے جب اس کی ملکیت کا ثبوت پیش کرے۔ (المغنی ج ۸ ص ۳۰۹)

[4504] ۷۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ ((فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)).

[4504]۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال تشہیر کرو، اگر اس کو پہچانا نہ جا سکے تو تم اس کی تھیلی اور بندھن کی شناخت کر کے اس کو استعمال کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کی امانت اسے ادا کر دو۔''

[4505] ۸۔(. . .) عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا)).

[4505]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں، ضحاک بن عثمان کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں اس میں ہے، ''اگر اس کی شناخت ہو گئی تو اسے دے دو، وگرنہ اس کی تھیلی، اس کا بندھن اور اس کی تعداد کو پہچان لو۔''

[4506] ۹۔(۱۷۲۳) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَا لِي دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلٰكِنِّي

[4504] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللقطة باب: التعريف باللقطة برقم (۱۷۰۶) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في اللقطة وضالة الابل والغنم برقم (۱۳۷۳) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: اللقطةبرقم (۲۵۰۷) انظر (التحفة) برقم (۳۷٤۸)

[4505] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٧٩)

[4506] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللقطة باب: اذا اخبره رب اللقطة بالعلامة دفع اليه برقم (۲٤۲٦) وفي باب: هل ياخذ اللقطة ولا يدعها تضيع حتى لا ياخذها من لا يستحق برقم (۲٤۳۷) وابو داود في (سننه) في اللقطة باب: التعريف باللقطة برقم (۱۷۰۱) وبرقم (۱۷۰۲)←

أُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي أَنِّي حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((عَرِّفْهَا حَوْلًا)) قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ ((عَرِّفْهَا حَوْلًا)) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ ((عَرِّفْهَا حَوْلًا)) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ((وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا)) فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ

[4506] ۔حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ ایک جنگ کے لیے نکلے تو مجھے ایک کوڑا ملا تو میں نے اسے اٹھا لیا، میرے دونوں ساتھیوں نے کہا اسے چھوڑ دو، میں نے کہا نہیں، ہاں میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آ گیا تو ٹھیک، وگرنہ میں اس سے فائدہ اٹھاؤں گا، اس طرح میں نے ان کی بات نہ مانی تو جب ہم جنگ سے واپس آئے تو میں تقدیر کے فیصلہ سے حج کے لیے نکلا اور میں مدینہ حاضر ہوا اور میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوگئی تو میں نے انہیں کوڑے کا ماجرہ سنایا اور دونوں ساتھیوں کی بات بتائی تو انہوں نے کہا، مجھے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک تھیلی ملی، جس میں سو دینار تھے اور میں وہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' تو میں نے اس کی تشہیر کی اور مجھے اس کو پہچاننے والا نہ ملا، پھر میں اس کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' تو میں نے اس کی تشہیر کی اور مجھے اس کی شناخت کرنے والا نہ ملا، پھر میں اسے لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' تو میں نے اس کی تشہیر کی اور مجھے اس کی شناخت کرنے والا نہ ملا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تعداد، اس کی تھیلی اور اس کا بندھن یاد کرلو، اگر اس کا مالک آ گیا تو ٹھیک، وگرنہ اس سے فائدہ اٹھا لینا۔'' تو میں نے اس سے فائدہ اٹھایا، شعبہ کہتے ہیں، میں اس کے بعد اپنے استاد سلمہ بن کہیل کو مکہ مکرمہ ملا تو انہوں نے کہا، مجھے یاد نہیں، سوید نے تین سال کہا تھا یا ایک سال۔''

← وبرقم (١٧٠٣) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في اللقطة وضالة الابل والغنم برقم (١٣٧٤) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: اللقطة برقم (٢٥٠٦) انظر (التحفة) برقم (٢٨)

[4507] (. . .) وحَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِی سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَّفَهَا عَامًا وَاحِدًا.

[4507]۔ حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ نے، لوگوں کو بتایا ان میں سلمہ بن کہیل بھی تھے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا تو مجھے کوڑا ملا اور مذکورہ بالا حدیث فاستمتعت بها، میں نے اس سے فائدہ اٹھایا تک بیان کی، شعبہ کہتے ہیں میں نے استاد کو دس سال بعد کہتے ہوئے سنا، اس کی ایک سال تک تشہیر کر۔

[4508] ۱۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ ((فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا)).

[4508]۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی سندوں سے سلمہ بن کہیل کی مذکورہ بالا سند سے شعبہ ہی کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور سب کی حدیث میں تین سال کا ذکر ہے، مگر حماد بن سلمہ کی حدیث میں ہے دو یا تین سال اور سفیان، زید بن ابی انیسہ اور حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے، ''اگر تمہارے پاس ایسا آدمی آئے جو تمہیں ان کی تعداد، ان کی تھیلی اور ان کے بندھن کے بارے میں بتا دے تو اسے دے دو۔'' اور سفیان نے وکیع کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے، ''وگرنہ تمہارے مال کے حکم میں ہے۔'' اور ابن نمیر کی روایت میں ہے، ''وگرنہ تو اس سے فائدہ اٹھا لے۔''

فائدہ:...... عام روایات میں تشہیر کے لیے ایک سال کی تشہیر کی تعیین ہے اور اس روایت میں ایک، دو، تین سال

[4507] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٨١)
[4508] تقدم تخريجه برقم (٤٤٨١)

میں شک ہے، اس لیے قطعی اور یقینی ایک سال ہے، اس لیے ایک سال تشہیر تو لازم ہے، لیکن ایک سے زائد سال کی تشہیر میں مال کی مالیت اور قدر و قیمت کے اعتبار سے اگر وہ یہ سمجھے کہ خرچ کرنے کے بعد، اس کی ادائیگی مشکل ہوگی تو ایک سے زائد سال تشہیر کر سکتا ہے اور جب یہ سمجھے کہ اب اس کا مالک اس کو بھلا چکا ہے تو پھر استعمال کر لے، بہر حال اگر کبھی اس کا مالک مل بھی جائے تو اس کی اس کی امانت ادا کرنی ہوگی، اگر اپنے اوپر خرچ کر لی ہے اور اگر صدقہ کر دی ہے تو پھر اسے آگاہ کرنا ہوگا، اگر وہ تسلیم کر لے تو ٹھیک ہے، وگرنہ ادا کرنا ہوگا، آج کل اخبارات گمشدہ چیز کا مفت اعلان کر دیتے ہیں، اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

١...... بَاب فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ

باب ١: حاجیوں کی گری پڑی چیز کا حکم

[4509] ١١-(١٧٢٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ.

[4509]۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجیوں کی گری پڑی چیز نہیں اٹھانی چاہیے، تاکہ وہ خود اٹھا سکیں، کیونکہ عام طور پر حاجی وہ اشیاء ساتھ لے جاتے ہیں جن کی انہیں ضرورت ہوتی ہے، اس لیے ان کو اپنی گمشدہ چیز کا جلد ہی احساس ہو جاتا ہے اور آج کل تو حرم میں اس کے لیے ایک محکمہ بنا دیا گیا ہے جس کے پاس گمشدہ چیز جمع کرائی جا سکتی ہے اور لوگ اس کی طرف مراجعت بھی کرتے ہیں، لیکن اگر ایسی جگہ ملے، جہاں اگر نہ اٹھائی جائے تو اس کے ضائع ہونے کا احتمال ہوتا ہے تو پھر اس کی تشہیر کی نیت سے اٹھا لینا چاہیے، ملکیت کی نیت سے نہیں کہ معلوم نہیں اس کا مالک کس ملک کا ہوگا اور اب پھر کبھی حج کے لیے آ بھی سکے گا یا نہیں اور تشہیر کے بعد اس کا میرے پاس آنا ممکن ہوگا یا نہیں، بلکہ تشہیر ہی کی نیت سے اٹھائے، امام شافعی کی رائے کے مطابق تو اس کی تشہیر ہمیشہ کرنا ہوگی، اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا، امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے، لیکن مشہور قول کی رو سے ان کے نزدیک، حل اور حرم (مکہ، غیر مکہ) میں کوئی فرق نہیں ہے، امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا موقف یہی ہے، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی منقول ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے، المغنی ج ٨، ص ٣١٥-٣١٦۔

[4509] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللقطة باب: التعريف باللقطة برقم (١٧١٩) انظر (التحفة) برقم (٩٧٠٥)

بہر حال بہتر یہی ہے کہ اٹھا کر گمشدگی کا اعلان اور حفاظت کرنے والے محکمہ کے سپرد کر دے اور جہاز میں ملے تو فوراً تشہیر کر دے۔

[4510] ١٢-(١٧٢٥) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا)).

[4510]۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے گمشدہ حیوان کو رکھ لیا، وہ گم کردہ راہ ہے، جب تک اس کی تشہیر نہیں کرتا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، گمشدہ چیز کو ملکیت بنانے کے لیے اٹھانا جائز نہیں ہے اور اگر یہاں ضالہ سے مراد گمشدہ اونٹ ہے، تو چونکہ اس کی ملکیت کسی صورت میں جائز نہیں ہے، اگر خطرہ نہیں تو اس کو پکڑا ہی نہیں جا سکتا اور اگر خطرہ ہو تو صرف حفاظت اور تشہیر کے لیے پکڑا جا سکتا ہے، اس لیے اس کی ہمیشہ تشہیر نہ کرنا، راہ راست سے ہٹنا ہے۔

٢...... بَاب: تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا

باب ٢: مالک کی اجازت کے بغیر حیوان کا دودھ دوہنا حرام ہے

[4511] ١٣-(١٧٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ)).

[4511]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز دوسرے کا مویشی اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے کمرہ (گودام) میں آ کر کوئی اس کا خزانہ توڑ کر اس کا غلہ نقل کر لے، (لے جائے)؟ لوگوں کے مویشی بھی اپنے تھنوں میں ان کی

[4510] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٢)

[4511] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللقطة باب: لا تحتلب ما شية احد بغير اذنه برقم (٢٤٣٥) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: فيمن قال لا يحلب برقم (٢٦٢٣) انظر (التحفة) برقم (٨٣٥٦)

خوراک محفوظ کرتے ہیں، اس لیے کوئی کسی کا حیوان اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔''

مفردات الحدیث ❶ مَحْشَرُبه: کمرہ یا غلہ کا گودام۔ ❷ خزانه: غلہ محفوظ کرنے کی جگہ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا حیوان دوہنا جائز نہیں ہے تو جب دودھ دوہنے کی اجازت نہیں تو پھر کسی اور چیز کے بلا اجازت لے لینے کی گنجائش کیسے نکل سکتی ہے، جمہور کا یہی موقف ہے، ہاں اگر کوئی مسافر ہے یا لاچار اور مجبور ہے تو وہ مالک کو آواز دے تاکہ اس سے اجازت لے سکے، اگر مالک نہ مل سکے تو پھر ضرورت کے بقدر پی لے یا اگر عرف وعادت کی رو سے، مسافر اور دوسروں کو دودھ پینے کی اجازت ہو تو وہ آواز دے کر پی لے، کیونکہ عرب میں عام طور پر بکریاں ہوتی ہیں یا اونٹ جن کی کسی وقت بھی دوھیا جاسکتا ہے۔ مقصود یہ ہے باہر جنگل میں چرنے والا ریوڑ وہ گمشدہ نہیں ہے کہ اس کو اپنی مرضی سے استعمال کر لے۔

[4512] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَيُنْتَثَلَ)) إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ)) كَرِوَايَةِ مَالِكٍ.

[4512] ۔ امام صاحب نے اپنے مختلف اساتذہ کی سات سندوں سے، حضرت نافع رحمہ اللہ کے واسطہ سے ہی مذکورہ بالا حدیث بیان کی، جس میں فرق یہ ہے کہ امام مالک نے مذکورہ بالا حدیث میں، ینتقل کا لفظ استعمال کیا ہے اور لیث نے بھی یہی لفظ بیان کیا ہے، باقی راویوں نے فَيُنْتَثَلَ بیان کیا ہے اور انتثال کا معنی بکھیرنا ہے، یعنی اس کا غلہ بکھیر کر ضائع کر دیا جائے۔

[4512] طريق قتيبة ومحمد بن رمح اخرجه ابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: النهي ان يصيب منها شيئا الا باذن صاحبها برقم (٢٣٠٢) انظر (التحفة) برقم (٨٣٠٠) وطريق ابي بكر بن ابي شيبة وطريق ابن نمير وطريق ابي الربيع وطريق زهير بن حرب وطريق ابن ابي عمر وطريق محمد بن رافع تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٠٢) وبرقم (٧٥٦٥) وبرقم (٧٩٩٣) وبرقم (٨٠٧٤) وبرقم (٨٤٩٥)

٣...... بَاب: الضِّيَافَةِ وَنَحْوِهَا

باب ۳: مہمان نوازی وغیرہ

[4513] ١٤-(٤٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)) قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)).

[4513]۔ حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ گفتگو فرمائی تو میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی خاطر و مدارت کر کے اس کا احترام کرے۔'' صحابہ نے پوچھا، اس کا جائزہ (خاطر مدارات) کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن، رات اور مہمانی تین دن ہے اور اس سے زائد دن اس پر صدقہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کرے یا خاموشی اختیار کرے۔''

مفردات الحديث ✻ الجائزة: عطیہ و تحفہ، یعنی ایک دن رات اپنی وسعت، مقدرت کے مطابق اس کے لیے اچھا کھانا پینا تیار کرے اور دوسرے، تیسرے دن جو گھر میں پکتا ہے، وہ پیش کرے، اس کے بعد مرضی ہے، اس کی مہمان نوازی کرے یا نہ کرے۔

[4514] ١٥-(...)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ ((يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ)).

[4514]۔ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضیافت (مہمان نوازی)

[4513] تقدم تخريجه في الايمان باب: الحث على اكرام الجار والضيف ولزوم الصمت الا عن الخير وكون ذلك كله من الايمان برقم (١٧٤)

[4514] تقدم تخريجه في الايمان باب: الحث على اكرام الجار والضيف ولزوم الصمت الا عن الخير وكون ذلك كله من الايمان برقم (١٧٤)

تین دن اور خاطر مدارات ایک دن رات ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پاس اتنے دن ٹھہرے کہ اس کو گناہ گار کر دے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کو گناہ گار کیسے کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے پاس ٹھہر گیا ہے، حالانکہ اس کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہیں ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی کے ہاں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا درست نہیں ہے، کیونکہ ممکن ہے اس کے پاس گنجائش نہ ہو کہ وہ اس کی مہمان نوازی کر سکے، کیونکہ اس کے پاس اس کی استطاعت نہیں یا اس کے معمولات میں خلل اندازی ہو سکتی ہے یا وہ مہمان کو وقت نہیں دے سکتا، اس لیے کراہت سے اس کی مہمان نوازی کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے کہ یہ جاتا ہی نہیں ہے، لیکن اگر خود میزبان، زیادہ ٹھہرنے پر اصرار کرتا ہے یا مہمان جانتا ہے، میرا قیام ان کے لیے تنگی یا پریشانی کا باعث نہیں ہے، بلکہ مسرت و شادمانی کا سبب ہے تو وہ زیادہ دیر ٹھہر سکتا ہے، لیکن آج کل کے حالات کا تقاضا ہے کہ وہ کسی کے ہاں زیادہ دیر نہ ٹھہرے، الا یہ کہ وہ خود تقاضا کریں اور خوش دلی سے اصرار کریں۔

[4515] ١٦-(. . .) و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ

شُرَيْحَ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ ((وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ)) مَا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[4515] - حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا، جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو فرمائی، آگے لیث کی حدیث نمبر ا کی طرح بیان کیا اور اس میں وکیع کی حدیث نمبر ۲ کی طرح یہ بیان کیا، ''تم میں سے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ہاں اس قدر ٹھہرے کہ اس کو گناہ گار کر دے۔''

[4516] ١٧-(١٧٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ

[4515] تقدم تخريجه في الايمان باب: الحث على اكرام الجار والضيف ولزوم الصمت الا عن الخير وكون ذلك كله من الايمان برقم (١٧٤)

[4516] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: قصاص المظلوم اذا وجد مال ظالمه برقم (٢٤٦١) وفي الادب باب: اكرام الضيف خدمته اياه بنفسه برقم (٦١٣٧) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: ما جاء في الضيافة برقم (٣٧٥٢) والترمذي في (جامعه)←

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ)).

[4516] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں میں جا کر ٹھہرتے ہیں، جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اگر تم کسی قوم میں ٹھہرو اور وہ تمہارے لیے وہ چیز مہیا کریں جو مہمان کو ملنی چاہیے تو اس کو قبول کرلو، اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا مناسب حق، جو انہیں دینا چاہیے تھا چھین لو۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اسلامی حکومت کوئی دستہ یا پارٹی کہیں بھیجتی ہے تو اس علاقہ کے لوگوں کو ان کی مہمان نوازی کرنی چاہیے، لیکن امام احمد نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ جس علاقہ میں مہمان کو قیمتاً کھانا نہ مل سکتا ہو، کیونکہ وہاں کوئی ہوٹل نہیں ہے تو وہاں لوگوں پر مہمان نوازی فرض ہے اور امام لیث کے نزدیک ہر جگہ کے لوگوں پر فرض ہے، لیکن جمہور کے نزدیک مہمان نوازی سنت مؤکدہ ہے، فرض نہیں ہے، اس لیے اس کو جبراً وصول نہیں کیا جا سکتا، الا یہ کہ مہمان لاچار ہو اور بھوک ستا رہی ہو، صحیح بات تو یہ ہے اس کا تعلق، اسلامی حکومت کے کارندوں سے تھا کیونکہ وقت وسائل اتنے عام نہیں تھے، حکومت ہر جگہ ان کے لیے کھانے اور رہائش کا انتظام کرسکتی، لیکن اب حکومت اس کا انتظام کرتی ہے، انہیں اس کے لیے رقم مہیا کرتی ہے، اس لیے اب جائز نہیں، وگرنہ ایک دو مہمان کسی سے اپنا حق زبردستی وصول کرنے کی استطاعت کہاں رکھتے ہیں۔

۴...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ

باب ٤: ضرورت سے زائد مال سے ہمدردی اور خیر خواہی کرنا پسندیدہ طرز عمل ہے

[4517] ١٨۔(١٧٢٨)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ)).

← فى السير باب: ما يحل من اموال اهل الذمة برقم (١٥٨٩) ٥٢٧ وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: حق الضيف برقم (٣٦٧٦) انظر (التحفة) برقم (٩٩٥٤)

[4517] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الزكاة باب: فى حقوق المال برقم (١٦٦٣) انظر (التحفة) برقم (٤٣١٠)

[4517] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، اس دوران اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور اپنی نظر دائیں بائیں دوڑانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس ضرورت سے زائد سواری کا اونٹ ہو تو وہ اس کے ذریعہ اس کی خیر خواہی کرے، جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس ضرورت سے زائد توشہ ہو، وہ اس کے ساتھ اس سے حسن سلوک کرے، جس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی بہت سی اقسام کا ذکر کیا حتی کہ ہم نے یہ سمجھا، ہم میں سے کسی کا فالتو چیز پر حق نہیں ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ **فضل**: ضرورت سے زائد، فالتو۔ ❷ **فليعد به**: ضرورت مند پر اس کے ساتھ احسان کرے، ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار کرے۔

فائدہ :...... ایک انسان اونٹنی پر آیا جو تھکی ہاری ہوئی تھی، اس لیے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر دائیں بائیں دیکھنے لگا اور اونٹنی بھی دائیں بائیں پھیری تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے سواری کا انتظام فرما دیں، اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فالتو چیز سے ہمدردی اور خیر خواہی کرنے کی تلقین کی اور بعض حضرات نے یہ معنی کیا ہے کہ وہ فخر و مباہات کے اظہار کے لیے اونٹنی دائیں بائیں گھمانے لگا تاکہ یہ بات جتلا سکے، میرے پاس بہت سی سواریاں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنانے کے لیے ساتھیوں کو خیر خواہی اور ہمدردی کرنے کی تلقین کی تاکہ وہ ضرورت سے زائد سواریوں کے ذریعہ ضرورت مندوں پر احسان کرے۔

٥...... بَاب :اِسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا

باب ٥: اگر زاد راہ کم ہو جائے تو اس کو باہمی طور پر ملا کر ہمدردی کرنا پسندیدہ طرز عمل ہے

[4518] ١٩ ـ(١٧٢٩)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لأَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَهَلْ مِنْ

[4518] تقدم

وَضُوءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَرِغَ الْوَضُوءُ

[4518]۔ ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم تنگی اور مشقت سے دوچار ہو گئے، جس کی وجہ سے ہم نے اپنی بعض سواریوں کو نحر کرنے کا ارادہ کر لیا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اپنے توشے دان جمع کر لیے اور اس کے لیے چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا اور لوگوں کا زادِ راہ چمڑے کے دسترخوان پر جمع ہو گیا، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اوپر اٹھا تا کہ اس کی مقدار کا اندازہ لگاؤں تو میرے اندازے کے مطابق وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا اور ہم چودہ سو افراد تھے، ہم سب نے اس سے سیر ہو کر کھایا، پھر ہم نے اپنی تھیلیاں بھر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، ''کیا کچھ پانی ہے؟'' تو ایک آدمی اپنا لوٹا لایا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا اور اسے ایک پیالہ میں ڈال دیا تو ہم سب نے اس سے وضو کیا اور ہم اسے خوب استعمال کر رہے تھے چودہ سو آدمی اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور کہنے لگے کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کا پانی ختم ہو چکا ہے۔''

مفردات الحدیث ① جَهْد: تنگی و مشقت، مراد بھوک ہے۔ ② مزاودنا: مِزْوَدٌ کی جمع ہے، توشہ دان جس میں زادِ راہ رکھا جاتا ہے۔ ③ نِطَعْ: چمڑے کا دسترخوان۔ ④ حَزَرَ: اندازہ۔ ⑤ تَطَاوَلْتُ: میں اوپر کو اٹھا، گردن اونچی کی۔ ⑥ رَبْضَة: بیٹھنے کی جگہ۔ ⑦ جُرُب: جِرَابٌ کی جمع ہے، چمڑے کا توشہ دان یا تھیلی۔ ⑧ نُطْفَةٌ: تھوڑا سا۔ ⑨ نُدَغْفِقُهُ: ہم اسے بے تحاشا استعمال کر رہے تھے۔

فائدہ :...... بعض حضرات کے نزدیک یہ واقعہ غزوہ تبوک میں پیش آیا، جس میں آپ ﷺ کے دو معجزوں کا اظہار ہوا۔ (۱) تھوڑے سے طعام میں اتنی برکت پیدا ہوئی کہ چودہ سو (۱۴۰۰) کے لشکر نے پیٹ بھر کر کھا لیا اور پھر اس سے اپنے توشہ دان بھر لیے (۲) تھوڑا سا پانی چودہ سو کے پینے اور وضو کرنے کے لیے کافی ہو گیا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا، اگر کھانے پینے کی اشیاء کم ہیں تو ان سب کو جمع کر لینا چاہیے اور ہر شخص اپنے ساتھی کو اپنے کھانے میں شریک کر لے اور دل میں یہ خیال نہ لائے، میں کم کھاتا ہوں یہ زیادہ کھاتا ہے۔ اگر اس طرح ایثار و قربانی کا مظاہرہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی برکت نازل فرماتا ہے۔

لُقَطْ کی عام روایات کو کتاب کے تحت بیان کیا ہے اور لقطة الحاج سے باب کا آغاز کیا ہے۔

اس کتاب کے کل ابواب (51) اور (182) احادیث ہیں۔

33

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

کتاب الجہاد اور سیر کا بیان

حدیث نمبر 4519 سے 4700 تک

٣٣......كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

٣٣. کتاب الجہاد اور سِیَر کا بیان

جِهَـاد: جَهْدٌ، مشقت وتکان یا جُهْد، وسعت وطاقت سے مشتق ہے اور یہ دونوں لفظ وسعت وطاقت کے معنی میں بھی مستعمل ہیں، کیونکہ ہر فریق اپنی طاقت کو صرف کرتا ہے، اس لیے صاحب لسان العرب نے جِهَاد کا معنی کیا ہے، المبالغة واستفراغ الوسع في الحرب او اللسان و ما اطاق من شئى، جنگ، زبانی دفاع یا کسی بھی ذمہ داری میں مبالغہ اور آخری حد تک اپنی قوت وطاقت نچوڑ دینا اور دینی اصطلاح کی رو سے معنی ہے، اسلام کی حمایت ونصرت اور اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے لڑنا۔ (ارشاد الساری، ج ۵، ص ۳۱)

اور بقول حافظ ابن حجر، يطلق ايضاً على مجاهدة النفس والشيطان والفساق، نفس، شیطان اور نافرمانوں سے مقابلہ کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فتح الباری، ج ۶، ص ۵۔ اور سِيَـر، سيرة کی جمع ہے، چونکہ جہاد کے مسائل، غزوات میں آپ ﷺ کے طور طریقہ اور حالات سے ماخوذ ہیں، اس لیے ان کو سِیَر سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

١......بَاب جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

باب ۱: وہ کافر جن تک اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے، ان پر ان کو پہلے سے حملہ سے آگاہ کیے بغیر حملہ کرنا درست ہے (یعنی اقدامی انداز جائز ہے، جہاد محض دفاعی نہیں ہے)

[4519] ١ـ(١٧٣٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا

[4519] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: من ملك من العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية برقم (٢٥٤١) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في دعاء المشركين برقم (٢٦٣٣) انظر (التحفة) برقم (٧٧٤٤)

كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَاَنْعَامُهُمْ تَسْقِي عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ

[4519] ۔ ابن عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نافع رحمہ اللہ کو یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا، جنگ کا آغاز کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے مجھے جواب لکھا، دعوت کا سلسلہ آغاز اسلام میں تھا، نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ اس حال میں کیا کہ وہ اس سے بے خبر اور غافل تھے اور ان کے مویشی چشمہ پر پانی پی رہے تھے، آپ ﷺ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا اور جو جنگ کے قابل نہیں تھے، (عورتیں، بچے، بوڑھے) ان کو قیدی بنا لیا اور یحییٰ بن یحییٰ (مصنف کے استاد) کہتے ہیں، میرے خیال میں یا یقینی طور پر حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا آپ کے ہاتھ لگیں، نافع کہتے ہیں، یہ حدیث مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنائی اور وہ اس لشکر میں موجود تھے۔

[4519] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ

[4520] ۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث ایک اور استاد سے، ابن عون کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں اور اس نے بلا شک وشبہ یہ کہا ہے کہ جویریہ بنت حارث آپ کے ہاتھ لگیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جن لوگوں تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے، جنگ کا آغاز کرنے سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دینا ضروری نہیں ہے، اقدامی حملہ پہلے ہو سکتا ہے، جمہور کا یہی موقف ہے، اگرچہ امام مالک، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نزدیک، ہر حالت میں لڑائی سے پہلے دعوت دینا ضروری ہے اور بقول بعض کسی صورت میں بھی دعوت دینے کی ضرورت نہیں، لیکن یہ دونوں موقف درست نہیں (نووی)، آغاز اسلام میں چونکہ اسلام کی دعوت پھیلی نہیں تھی، اس لیے اس وقت اسلام کی دعوت دینا ضروری تھا اور جب اسلام کا پیغام عام ہو گیا، سب تک دعوت پہنچ گئی تو اب دوبارہ دعوت دینا ضروری نہیں ہے، اس لیے آپ نے بنو مصطلق پر اچانک حملہ کیا تھا اور ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اس حملہ میں آپ ﷺ کے ہاتھ لگی تھیں، اس سے معلوم ہوا دشمن کی طرف پیش قدمی کرنا جائز ہے۔

[4520] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٩٤)

٢...... بَاب: تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

باب ۲: امام جنگ کے لیے بھیجے جانے والے دستوں پر امیر مقرر کرے گا اور انہیں آداب جنگ کی تلقین کرے گا

[4521] ٢-(١٧٣١) عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً

[4521]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں سفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث لکھوائی۔

[4522] ٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً ح وحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ ((اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ

[4521] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في دعاء المشركين برقم (١٦١٢) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في وصيته ﷺ في القتال برقم (١٦١٧) وبرقم (١٦١٧) وفي الديات باب: ما جاء في النهي عن المثلة برقم (١٤٠٨) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: وصية الامام برقم (٢٨٥٨) انظر (التحفة) برقم (١٩٢٩)

[4522] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٤٩٦)

وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا)) قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

[4522] ۔سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو لشکر یا دستہ کا امیر مقرر کرتے تو اسے اس کی ذات کے سلسلہ میں اللہ کی حدود کی پابندی اور مسلمان ساتھیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین فرماتے، پھر فرماتے، ''اللہ کا نام لے کر، اللہ کے راستہ میں نکلو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے لڑائی کرو، جنگ کرو اور خیانت نہ کرو اور غدر (بدعہدی) سے باز رہو، کسی کے اعضاء نہ کاٹو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا مشرک دشمن سے مقابلہ ہو تو انہیں تین باتوں (خوبیوں) کی دعوت دو، سب سے پہلے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دو، اگر تمہاری بات مان لیں تو ان سے اس کو قبول کرلو اور لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ پھر انہیں اپنے علاقہ سے ہجرت کر کے مہاجروں کے علاقہ میں آنے کی دعوت دو اور انہیں بتا دو، اگر انہوں نے ایسا کرلیا (ہجرت کر لی) تو انہیں مہاجروں والے حقوق حاصل ہوں گے، اور ان پر مہاجروں والی ذمہ داریاں ہوں گی، اگر وہ اپنے علاقہ کے چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوں تو انہیں بتا دو کہ وہ بدوی (جنگلی) مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر اللہ کا وہ حکم جاری ہوگا، جو دوسرے مسلمانوں پر نافذ ہوگا اور انہیں غنیمت اور فے سے کچھ نہیں ملے گا، الا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ دینے کا سوال کرو، اگر وہ تیری اس بات کو قبول کر لیں تو ان سے اس کو قبول کرلو اور ان سے جنگ کرنے سے باز رہو اور اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے طالب مدد ہو کر ان سے جنگ لڑو اور جب کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کا عہد و پیماں مانگیں تو انہیں نہ اللہ کا عہد دو اور نہ اس کے رسول کا عہد دو، لیکن انہیں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا عہد دو، کیونکہ اگر تم اپنے عہد اور اپنے ساتھیوں کے عہد کو توڑو یہ اس سے ہلکا ہے کہ تم اللہ کا عہد توڑو اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرلو اور وہ تم سے یہ چاہیں کہ انہیں اللہ کے حکم پر اترنے دو تو انہیں اللہ کے حکم پر اترنے کی اجازت نہ دو، لیکن اپنے حکم پر اترنے دو، کیونکہ

تمہیں معلوم نہیں، تم ان کے بارے میں اللہ کے حکم تک رسائی پاتے ہو یا نہیں؟ عبدالرحمٰن نے کہا، یہی یا اس کی طرح اور یحییٰ بن آدم سے اسحاق اپنی روایت میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے بیان کی، یحییٰ کہتے ہیں، یعنی علقمہ نے ابن حیان سے بیان کی تو اس نے کہا، مجھے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم معنی روایت سنائی۔

[4523] ٤۔(. . .)وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بريدة رضی اللہ عنہ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِيرًا اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُفْيَانَ

[4523]۔امام صاحب اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر یا دستہ کو بھیجتے تو اسے بلا کر تلقین کرتے، آگے سفیان کے ہم معنی روایت ہے۔

[4524] ٥۔(. . .)حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا

[4524]۔ایک اور استاد سے امام صاحب شعبہ کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحديث ❶ سَرِيه ج سرايا: لشکر کی پارٹی، شب خون مارنے کے لیے۔ ❷ لَا تَغُلُّوا: غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ ❸ لَا تَغْدِرُوا: عہد شکنی نہ کرو۔ ❹ لَا تَمْثُلُوا: شکل وصورت نہ بگاڑو، یعنی دشمن کے اعضاء (ہاتھ، کان، ناک وغیرہ) نہ کاٹو۔

فائدہ:...... اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے اور جہاد کا مقصد اور غایت، اس دنیا کے خالق اور مالک کی حکمرانی قائم کرنا ہے اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلانا ہے تاکہ دنیا سے ظلم وستم اور دنگا وفساد کو ختم کیا جا سکے، اس لیے اس نے جہاد کے لیے بھی کچھ اصول اور آداب مقرر کئے ہیں، جن کی پابندی ضروری ہے، اس نے کسی ایسے فرد کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جو جنگ کے قابل نہیں ہے یا جنگ میں حصہ دار نہیں ہے اور قتل کی صورت میں بھی اس کی شکل وصورت کو بگاڑنے اور مسخ کرنے کی اجازت نہیں ہے اور آغاز اسلام میں جب مہاجرین کی مدینہ میں تعداد کم تھی، اس وقت مسلمانوں والے حقوق حاصل کرنے کے لیے، مدینہ کی طرف ہجرت فرض تھی، لیکن اب مسلمان ہونے کے لیے ہجرت ضروری نہیں ہے۔

[4523] تقدم تخريجه برقم (٤٤٩٦)

[4524] تقدم تخريجه برقم (٤٤٩٦)

فَسَلُهُم الجزية: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ہر قسم کے کافروں سے جزیہ لینا درست ہے عربی ہوں یا عجمی، اہل کتاب ہوں یا مشرک، امام ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ کافروں کی تین اقسام ہیں،

(۱) اہل کتاب، یہود اور نصاریٰ (عیسائی) جو توراۃ اور انجیل پر ایمان رکھتے ہیں، ان سے جزیہ قبول کیا جائے گا اور وہ اپنے دین پر قائم رہیں گے۔ (۲) جو اہل کتاب کے مشابہ ہیں، یہ مجوس (آگ پرست) ہیں، جزیہ کی قبولیت میں وہ اہل کتب کے حکم میں ہیں، اہل علم میں بھی ان سے جزیہ قبول کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (۳) ان دونوں قسموں کے علاوہ جو مشرک ہیں، ان سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا، امام احمد اور شافعی کے یہی موقف ہے اور امام احمد کا ایک قول یہ ہے کہ عرب مشرکوں کے سوا تمام کافروں سے جزیہ قبول کیا جائے گا، امام ابو حنیفہ کا موقف یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک، مشرکین قریش کے سوا تمام کافروں سے جزیہ قبول کیا جائے گا۔ (المغنی، ج ۱۳، ص ۳۱۔۳۲)

اور اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے، لیکن دوسرے دلائل کی رو سے امام شافعی اور امام احمد کا موقف درست معلوم ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، المغنی، ج ۱۳، ۳۲۔۳۳)

لا تَجعَلْ لهم ذمة الله والذمة نبيّه: اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے عہد و پیمان نہ دو، کیونکہ بعض دفعہ کسی جنگی مصلحت کے تحت، اس کو توڑنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے تو ایسی صورت میں اللہ اور رسول کی طرف سے عہد و پیمان دے کر اس کو توڑنا بہت مشکل ہے۔

۳...... بَابُ: فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ

باب ۳: آسانی اور سہولت پیدا کرنے کا حکم ہے اور نفرت دلانے سے روکا گیا ہے

[4525] ٦-(١٧٣٢) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِي بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ ((بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا))

[4525]۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے ساتھیوں میں کسی کو اپنے کسی کام کے لیے بھیجتے تو فرماتے، ''بشارت دو، نفرت نہ دلاؤ اور آسانی اور سہولت پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو۔''

[4525] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في كراهية المراء برقم (٤٨٣٥) انظر (التحفة) برقم (٩٠٦٩)

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے فضل و کرم، نیک عمل پر عظیم اجر و ثواب اور اللہ تعالیٰ کو وسیع رحمت کے ذریعہ دین پر عمل پیرا ہونے کا شوق اور رغبت دلانا چاہیے اور ہر وقت، اس کے غضب و مواخذہ اور جہنم کی دھمکی نہیں سنانی چاہیے، یعنی ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیے کہ لوگوں کے دل میں ایمان کی محبت پیدا ہو، دین سے بیزاری اور نفرت پیدا نہ ہو کہ اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہو، اس لیے دعوت و تبلیغ میں تدریج اور اہم بالا اہم کو ملحوظ رکھ کر گناہوں سے باز رکھنے کی نرمی اور پیار کے ساتھ کوشش کرنا چاہیے، آغاز اور ابتدا میں ہی اگر نفرت پیدا ہوگئی تو پھر رخ پھیرنا مشکل ہوگا، اس لیے بچوں اور اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والوں پر ابتدا ہی میں سختی کرنا، اسلام کے مزاج کے منافی ہے، آہستہ آہستہ تدریج کے ساتھ ان کے اندر ایمان اور عمل صالح کی محبت کو راسخ کریں، تاکہ وہ خود بخود برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں، یہ معنی نہیں ہے کہ ان کو کسی حال میں بھی اللہ کے غضب اور پکڑ سے ڈرانا نہیں چاہیے، کیونکہ قرآن کے اندر، خود جنت کے ساتھ دوزخ کا تذکرہ، وعدہ کے ساتھ وعید کا ذکر ہے، عمل صالح کی ترغیب کے ساتھ برائیوں پر مواخذہ کو بیان کیا گیا ہے، مقصد یہ ہے کہ دین کو نفرت انگیز طریقہ سے نہ بیان کرو، اس طرح بیان کرو کہ لوگ راغب ہوں۔

[4526] ٧-(١٧٣٣)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا ((تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا))

[4526]۔ سعید بن ابی بردہ، اپنے باپ سے واسطہ سے اپنے دادا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''آسانی پیدا کرنا اور تنگی پیدا نہ کرنا اور بشارت دینا اور نفرت پیدا نہ کرنا، باہمی اتفاق رکھنا آپس میں اختلاف نہ کرنا۔''

[4526] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: بعث ابي موسى ومعاذ الى اليمن قبل حجة الوداع برقم (٤٣٤٣) وبرقم (٤٣٤٤) وبرقم (٤٣٤٥) وفي الجهاد باب: ما يكره من التنازع والاختلاف في الحرب وعقوبة من عصى امامه برقم (٣٠٣٨) وفي الادب باب: قول النبي ﷺ: (يسروا ولا تعسروا) برقم (٦١٢٤) وفي الاحكام باب: امر الوالي اذا وجه اميرين الى موضع ان يتطوعا ولا يتعاصيا برقم (٢١٧٢) واخرجه مسلم في الاشربة باب: بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام برقم (٥١٨٢) وبرقم (٥١٨٣) وبرقم (٥١٨٤) وابو داود في (سننه) في الحدود باب: الحكم فيمن ارتد برقم (٤٣٥٦) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: تحريم كل شراب اسكر برقم ٨/ ٢٩٨۔ وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: كل مسكر حرام برقم (٣٣٩١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٨٦)

فائدہ:...... سہولت وآسانی بشارت کا باعث بنتی ہے اور دقت وتنگی ونفرت پیدا کرتی ہے اور باہمی اتفاق واتحاد لوگوں کو قریب کرتا ہے اور باہمی اختلاف انتشار لوگوں کو دور کرتا ہے، اس لیے آپ ﷺ نے ان دونوں جلیل القدر، صحابہ کو دین کی دعوت وتبلیغ وراس کے مطابق لوگوں کے فیصلہ کرنے کی خاطر بھیجا تو ان کو تلقین فرمائی ہے کہ جاتے ہی مشکل اور دقت طلب کاموں کی دعوت نہ دینا، ور باہمی اتفاق واتحاد سے رہنا، تاکہ تمہارے اختلاف سے لوگوں کے ذہنوں میں انتشار پیدا نہ ہو یا وہ اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

[4527] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ((وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا))

[4527]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن زید بن ابی انیسہ کی روایت میں یہ قول نہیں ہے، ''باہمی اتفاق سے رہنا، اختلاف نہ کرنا۔''

[4528] ۸۔(۱۷۳۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا))

[4528]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو، تسکین واطمینان دلاؤ اور نفرت پیدا نہ کرو۔''

۴...... بَاب: تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

باب ٤: عہد شکنی یا بدعہدی حرام ہے

[4529] ۹۔(۱۷۳۵) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنِي

[4527] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٠١)

[4528] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: ما كان النبي ﷺ يتخوله بالموعظة والعلم كي لا ينفروا برقم (٦٩) وفي الادب باب: قول النبي ﷺ (يسروا ولا تعسروا) برقم (٦١٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٤)

[4529] طريق ابي بكر بن ابي شيبة وطريق محمد بن عبدالله بن نمير تفرد بهما مسلم۔ انظر ←

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ السَّرْخَسِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ فَقِيلَ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ))

[4529] ۔ امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کو پہلے، پچھلے تمام انسانوں کو جمع کرے گا تو ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا، یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ غادر: عہد شکن، بے وفا۔ ❷ رأية: بڑا جھنڈا، جو سپہ سالار کے پاس ہوتا ہے۔

فائدہ:...... عربوں کا یہ دستور تھا کہ وہ عہد شکنی کے تشہیر کے لیے، بازاروں میں سیاہ جھنڈے گاڑتے تھے تاکہ تمام لوگ اس کی مذمت اور برائی بیان کریں، اس لیے ان کی عادت وعرف کو ملحوظ رکھتے ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عہد شکن کے ساتھ قیامت کے دن بھی یہی سلوک ہوگا کہ تمام انسانوں میں اس کی عہد شکنی کی تشہیر کی جائے گی، خصوصاً امیر لشکر یا امیر المؤمنین، حکمران کی عہد شکنی کی حرمت زیادہ شدید ہے، کیونکہ اس کی عہد شکنی کا نقصان، سب سے زیادہ ہوتا ہے اور اسے عہد شکنی کی ضرورت بھی نہیں ہوتی، بلکہ وہ ایفائے عہد پر زیادہ قادر ہوتا ہے، اس لیے اس کو اپنے عہدہ اور منصب یا ذمہ داری کو پوری دیانت وامانت کے ساتھ پورا کرنا چاہیے اور رعایا کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے، اس طرح عوام اور رعایا کو بھی، امیر کے ساتھ وفا کرنا چاہیے اور بلاوجہ اس کے خلاف شورش برپا کرنے اور بغاوت وسرکشی اختیار کرنے سے باز رہنا چاہیے، کیونکہ دونوں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنی اپنی ذمہ داریوں کے پورا کرنے کے سلسلہ میں اللہ کے ہاں جواب دہ ہیں، اس لیے اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اہل مدینہ نے یزید کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو انہوں نے اپنی اولاد اور خدم وحشم کو جمع کر کے فرمایا تھا کہ تم میں سے جو بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ ہم یزید کی بیعت کر چکے ہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی عہد شکنی نہیں ہے کہ جس کی بیعت کی ہے اس کے خلاف جنگ لڑی جائے۔

[4530] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ

← (التحفة) برقم (٧٨٦٢) وبرقم (٧٩٩٦) وبرقم (٨١٠٠) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما يدعى الناس بآبائهم برقم (٦١٧٧) انظر (التحفة) برقم (٨١٦٦)
[4530] اخرجه الترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء ان لكل غادر لواء يوم القيامة برقم (١٥٨١) انظر (التحفة) برقم (٧٦٩٠)

عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[4530] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے، نافع ہی کی مذکورہ سند سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4531] ١٠ ۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))

[4531] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا گاڑے گا اور کہا جائے گا، خبردار، یہ فلاں کی عہد شکنی ہے، (یعنی اس کی علامت ونشانی ہے۔)

[4532] ١١ ۔(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[4532] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔''

[4533] ١٢ ۔(١٧٣٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))

[4533] ۔حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔''

[4531] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٣٣)

[4532] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٠٧) وبرقم (٧٠٠٦)

[4533] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجزية والموادعة باب: اثم الغادر للبر والفاجر برقم (٣١٨٦) وبرقم (٣١٨٧) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: الوفاء بالبيعة برقم (٢٨٧٢) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٠)

[4534] (. . .) و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ جَمِيعًا

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ((يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))

[4534]۔ امام صاحب یہی حدیث دو اور اساتذہ سے، شعبہ کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن عبد الرحمٰن کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں، ''کہا جائے گا، یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔''

[4535] ۱۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ))

[4535]۔ حضرت عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے پاس جھنڈا ہوگا، جس سے اسے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا، یہ فلاں کی عہد شکنی (کی علامت) ہے۔''

[4536] ۱۴۔(۱۷۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ))

[4536]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے پاس قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، جس سے وہ پہچانا جائے گا۔''

[4537] ۱۵۔(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[4537]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن اس کی سرین پر جھنڈا ہوگا۔''

[4534] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٠٨)

[4535] تقدم تخريجه برقم (٤٥٠٨)

[4536] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجزية والموالاة باب: اثم الغادر للبر والفاجر برقم (٣١٨٦) وبرقم (٣١٨٧) انظر (التحفة) برقم (٤٤٠)

[4537] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣١٢)

فائدہ......عزت وشرف کی علامت ونشانی سامنے پیشانی پر ہوتی ہے، یہاں رسوائی اور ذلت کے لیے جھنڈا اس کی سرین کے پاس ہوگا۔

[4538] ١٦-(...)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ))

[4538] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے جھنڈا ہوگا، جو اس کی عہد شکنی کے بقدر بلند کیا جائے گا اور خبردار! منتظم اعلیٰ (حکمران) سے بڑھ کر کوئی عہد شکن نہیں ہے۔''

٥...... بَاب: جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

باب ٥: لڑائی میں چال یا تدبیر اختیار کرنا جائز ہے

[4539] ١٧-(١٧٣٩)وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَزُهَيْرٍ قَالَ عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْحَرْبُ خَدْعَةٌ))

[4539] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی ایک چال یا تدبیر ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ خَدْعَةٌ، خُدْعَةٌ، خُدَعَة، خَدَعَةٌ، خِدْعَة: پہلی تین صفات مشہور ہیں، ہر ایک کا معنی یہ ہے۔ ❷ خَدْعَة: لڑائی ایک ہی چال ہے، جو وہ چال چل گیا کامیاب ہوگیا۔ ❸ خُدْعَة: لڑائی، ایک حیلہ اور چال ہے، ہر فریق اس کو چلنے کی کوشش کرتا ہے گویا یہ مجسمہ حیلہ اور چال ہے۔ ❹ خُدَعَة: یہ ایک بہت بڑا حیلہ اور تدبیر ہے، جس میں لوگ پھنس جاتے ہیں، مختلف آرزوؤں اور تمناؤں کا شکار ہوتے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ وہ پوری ہوں۔ ❺ خَدَعَة: یہ خَادِع کی جمع ہے، یعنی لڑائی چالباز اور حیلہ جو ہے، ہر فریق دوسرے سے

[4538] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٣٨٢)

[4539] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرب خدعة برقم (٣٠٣٠) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: المكر في الحرب برقم (٢٦٣٦) والترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في الرخصة في الكذب والخديعة في الحرب برقم (١٦٧٥) انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٣)

حیلہ کرتا ہے۔ ⑥ خِدعة: یہ ایک مخصوص قسم کی چال اور حیلہ ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑائی میں حیلہ، چال اور تدبیر پر انحصار ہے، جو بہتر چال چل گیا اس نے بہتر تدبیر اختیار کر لی، اس کو کامیابی نصیب ہو گی، اس لیے اس میں آغاز اور ابتدا میں انجام یا نتیجہ کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے، آغاز میں ایک فریق غالب آ رہا ہوتا ہے، لیکن انتہاء میں دوسرا فریق غالب آ جاتا ہے اور اس سے بعض ائمہ نے جنگ میں جھوٹ بولنے کو جائز قرار دیا ہے اور بعض نے کہا، جھوٹ سے مراد تعریض اور کنایہ ہے، کیونکہ کذب کا لفظ تعریض و کنایہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن کہیں گے، میں نے تین دفعہ جھوٹ یعنی تعریض و کنایہ سے کام لیا اور صحیح یہی معلوم ہوتا ہے، جہاں تک ممکن ہو جھوٹ سے احتراز کرنا چاہیے اور ضرورت پڑنے پر تعریض اور کنایہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے، الا یہ کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہے، پھر توریہ اور تعریض کی جگہ جھوٹ سے کام لیا جا سکتا ہے، مثلاً کسی مسلمان کی زندگی یا اس کا مال جھوٹ بولے بغیر بچ نہ سکتا ہو تو جان و مال بچانے کے لیے اس کی گنجائش ہے۔

[4540] ١٨ـ(١٧٤٠) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْحَرْبُ خَدْعَةٌ))

[4540]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ سراسر تدبیر ہے یا دھوکہ اور چال ہے۔“

٦ ...... بَاب: كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب ٦: دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنا درست نہیں ہے اور اگر مقابلہ ہو جائے تو صبر و ثبات سے کام لینا ہو گا

[4541] ١٩ـ(١٧٤١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا))

[4540] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرب خدعة برقم (٣٠٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٧٦)

[4541] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: لا تمنوا لقاء العدو برقم (٣٠٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٤)

[4541] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دشمن سے ٹکراؤ یا مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور جب اس سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔''

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے، بلکہ اہمیت اور وزن دینا چاہیے، تاکہ صحیح تیاری ہو سکے اور جب جنگ کے بغیر کام چل سکتا ہو تو محض اپنی طاقت کے بھروسہ پر، اپنی قوت بازو پر اعتماد کرتے ہوئے، اپنے آپ کو بہت کچھ خیال کرتے ہوئے، دشمن سے ٹکراؤ کی خواہش اور آرزو نہیں کرنی چاہیے، ہاں اگر لڑائی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو ظاہری اسباب اور وسائل سے کام لیتے ہوئے، اللہ کی نصرت وحمایت کے حصول کی دعا کرتے ہوئے مقابلہ میں جم جانا چاہیے اور مقابلہ سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

[4542] ٢٠۔(١٧٤٢)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))

[4542] ۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ خوارج سے جنگ کے لیے نکلا آگاہی کے لیے یہ خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات دشمن کے مقابلہ کے لیے نکلتے تو سورج ڈھلنے کا انتظار فرماتے، جب سورج ڈھل جاتا تو یہ خطاب فرماتے، ''اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی درخواست کرو اور جب دشمن سے ٹکراؤ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور یقین کر لو، جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! اے کتاب کے اتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست سے دوچار کرنے والے، ان کو شکست دے اور ہمیں ان کے خلاف مدد دے۔''

[4542] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الجنة تحت بارقة السيوف برقم (٢٨١٨) وفي باب: الصبر عند القتال برقم (٢٨٣٣) وفي باب: كان النبي صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم يقاتل اول النهار اخر القتال حتى تزول الشمس برقم (٢٩٦٥) وبرقم (٢٩٦٦) وفي باب: لا تمنوا لقاء العدو برقم (٣٠٢٤) وفي التمني باب: كراهية تمني لقاء العدو برقم (٧٢٣٥) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في كراهية تمني لقاء العدو برقم (٢٦٢١) انظر (التحفة) برقم (٥١٦١)

فائدہ:...... دشمن سے مقابلہ کی صورت میں، رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ جنگ کا آغاز صبح کی نماز کے بعد فرماتے تھے، کیونکہ صبح کی نماز میں پیچھے رہنے والے مسلمان دعائے قنوت نازلہ کے ذریعہ مسلمانوں کی فتح و نصرت اور دشمن کی ہزیمت، مغلوبیت کی اللہ کے حضور درخواست کرتے ہیں اور صبح کے وقت انسان تازہ دم اور چاک و چوبند ہوتا ہے، اگر لڑائی کا آغاز صبح کو نہ ہوسکتا تو پھر آپ ﷺ زوال کا انتظار فرماتے، تاکہ مسلمان نماز ظہر میں قنوت نازلہ کرلیں اور ہوا کے چلنے سے دھوپ کی حدت وتپش میں کمی آ جائے اور مسلمان پوری دلجمعی کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو جائیں۔

الجنة تحت ظلال السيوف: اس میں انتہائی اختصار کے ساتھ، انتہائی موثر انداز میں، جہاد کا ثواب بیان کر کے، اتحاد و اتفاق کی فضاء میں اپنے دور کا اسلحہ استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور آخر میں دعا کے ذریعہ اللہ کی نصرت وحمایت کے اسباب کے حصول کے ذریعہ مجاہدوں کے حوصلہ کو بڑھایا ہے کہ وہ کتاب اتارنے والا ہے، جس میں مسلمانوں کی نصرت کا وعدہ ہے کہ وہ بادلوں کو چلانے والا ہے کہ وہ قدرت کاملہ کا مالک ہے، کائنات کے ظاہری اسباب سے جو چاہے کام لے سکتا ہے اور ان کے ذریعہ دشمن کو ہزیمت سے دوچار کرسکتا ہے۔

٧...... بَاب: اسْتِحْبَابِ الدُّعَآءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب ٧: دشمن سے مقابلہ کے وقت نصرت (فتح) کے حصول کی دعا کرنا بہترین رویہ ہے

[4543] ٢١۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ ((اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ))

[4543]۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف گروہوں کے اجتماع کے وقت ان کے خلاف یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، گروہوں (احزاب) کو شکست دے، اے اللہ! ان کو شکست دے، ان کے قدم اکھاڑ دے۔''

[4544] ٢٢۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي

[4543] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة برقم (٢٩٣٣) وفي المغازي باب: غزوة الخندق برقم (٤١١٥) وفي الدعوات باب: الدعاء على المشركين برقم (٦٣٩٢) وفي التوحيد باب: قول الله تعالى ﴿انزله بعلمه والملائكة يشهدون﴾ برقم (٧٤٨٩)

[4544] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥١٨)

خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ اَبِی اَوْفٰی یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ خَالِدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ ((هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ))

[4544] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں ھازم الاحزاب (پارٹیوں کو شکست دینے والے) ہے اور اللھم کا لفظ نہیں ہے۔

[4545] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ جَمِیعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ اِسْمٰعِیلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ فِی رِوَایَتِهٖ ((مُجْرِیَ السَّحَابِ))

[4545] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں اور ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس لفظ کا اضافہ ہے، اے بادلوں کو چلانے والے۔''

[4546] ۲۳۔(۱۷۴۳)وحَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ))

[4546] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے دن یہ فرما رہے تھے ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہ کی جائے۔'' (تو مسلمانوں کو شکست دے دے)

فائدہ :......ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، فتح وشکست اللہ کے قبضہ میں ہے، اس کی نصرت وحمایت اور توفیق وتائید کے بغیر مسلمان محض ہتھیاروں کے بل بوتہ پر فتح نہیں پا سکتے کیونکہ مادی اور ظاہری اسباب عام طور پر دشمن کے پاس زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے ان میں ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا، دشمن کے مقابلہ کی واحد صورت اللہ کی نصرت وحمایت ہے، جو ایمان اور عمل صالح کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے، جس سے بدقسمتی سے مسلمان آج بحیثیت مجموعی محروم ہیں، اللہ ان کے ایمان کو مضبوط کرے اور عمل صالح کی توفیق سے نوازے، آمین۔

۸...... بَاب: تَحْرِیمِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ

باب ۸: جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام (ناجائز) ہے

[4547] ۲٤۔(۱۷٤٤)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ ح و حَدَّثَنَا

[4545] تقدم تخریجه برقم (٤٥١٨)
[4546] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٠)
[4547] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: قتل الصبیان فی الحرب برقم (٣٠١٤)←

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَاَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

[4547] ۔حضرت عبداللہ (ابن عمر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک عورت قتل کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو برا یا ناپسندیدہ قرار دیا۔

[4548] ٢٥۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

[4548] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کسی غزوہ (جنگ، لڑائی) میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

فائدہ :...... یہ اسلام کی خصوصیات اور امتیازات میں سے ہے کہ جس دور میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھی قتل و غارت کا نشانہ بنایا جاتا تھا، اس دور میں ان کے قتل کرنے سے منع قرار دیا، بشرطیکہ وہ براہ راست جنگ میں ملوث نہ ہوں، اس پر تمام ائمہ اور فقہاء کا اتفاق ہے۔

٩...... بَاب: جَوَازِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب ٩: شب خون میں بلاقصد و ارادہ، عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا جائز ہے

[4549] ٢٦۔(١٧٤٥) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

← وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في قتل النساء برقم (٢٦٦٨) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان برقم (١٥٦٩) انظر (التحفة) برقم (٨٢٦٨)

[4548] طريق ابي بكر بن ابي شيبة عن محمد بن بشير تفرد به مسلم۔ انظر التحفة برقم (٨١٠١) وطريق ابي بكر بن ابي شيبة عن اسامة اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: قتل النساء في الحرب برقم (٣٠١٥) انظر (التحفة) برقم (٧٨٣٠)

[4549] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: اهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذراري برقم (٣٠١٢) واخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في قتل النساء ←

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

[4549] ۔حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے مشرکوں کے عورتوں اور بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان پر شب خون مارا جا سکتا ہے اور اس میں مسلمان ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ انہیں میں سے ہیں۔''

مفردات الحدیث ✲ ذراری: یہ ذریۃ کی جمع ہے، جس کا معنی ہے، نسل انسانی مذکر ہو یا مؤنث۔

یبیتون: ان پر رات کو اچانک حملہ کیا جاتا ہے، شب خون مارا جاتا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر جنگ کرنے والوں اور جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کے درمیان، امتیاز نہ ہو سکے اور ان کو الگ الگ کرنا ممکن نہ ہو جس طرح شب خون مارتے وقت ہوتا ہے تو پھر بلا قصد اور بلا ارادہ اگر ان کو قتل کر دیا جائے، جان بوجھ کر ان کو نشانہ نہ بنایا جائے تو پھر عورتوں اور بچوں کے قتل میں کوئی حرج نہیں ہے اور دنیاوی معاملات میں مشرکوں کے بچوں کا حکم بھی جب تک وہ اپنے والدین کے ساتھ ہیں، انہیں والا ہے، اگر مشرکین کسی قلعہ میں بند ہوں اور ان کے ساتھ ان کے بچے ہوں یا مسلمان قیدی ہوں تو اس صورت میں جمہور فقہاء کا یہ قول ہے، اگر اس کے بغیر قلعہ ختم کرنا ممکن نہ ہو تو ان کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن امام مالک اور اوزاعی کے نزدیک ایسی صورت میں تیراندازی کرنا یا منجنیق (یا آج کل کے جدید اسلحہ) سے قلعہ پر پتھر پھینکنا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے مسلمان بھی نشانہ بنیں گے، حتی الوسع مسلمان قیدیوں کو بچانے کی کوشش کی جائے، اگر اس کے بغیر قلعہ فتح کرنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کی صورت میں غیر ارادی اور غیر شعوری طور پر اگر وہ نشانہ بن جائیں تو اس کی گنجائش ہے۔

[4550] ۲۷۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

← برقم (٢٦٧٢) والترمذي في (جامعه) في السير باب: النهي عن قتل النساء برقم (١٥٧٠) وابن ماجه في سننه في الجهاد باب: الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان برقم (٢٨٣٩) انظر (التحفة) برقم (٤٩٣٩)

[4550] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٢٤)

[4550] ۔حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم شب خون میں مشرکوں کے بچوں کو قتل کر ڈالتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ انہیں میں سے ہیں۔''

[4551] ۲۸۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ))

[4551] ۔حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا، اگر شہسوار یا گھڑ سوار دستہ رات کو حملہ کرے اور مشرکوں کے بیٹوں کو قتل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے آباء کے حکم میں ہیں۔''

۱۰...... بَاب: جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا

باب ۱۰: کافروں کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا (جنگی ضرورت کے تحت) جائز ہے

[4552] ۲۹۔(۱۷۴۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ((مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ)) [الحشر:۵]

[4552] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جو بویرہ نامی نخلستان میں تھے، جلوائے اور کٹوا دیئے، قتیبہ اور ابن رمح کی روایت میں یہ اضافہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ

[4551] تقدم تخريجه برقم (٤٥٢٤)

[4552] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث بني النضير ومخرج رسول الله ﷺ في دية الرجلين وما ارادوا من الغدر برسول الله ﷺ برقم (٤٠٣١) وفي التفسير باب: ﴿ما قطعتم من لينة﴾ برقم (٤٠٣١) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الحرق في بلاد العدو برقم (٢٦١٥) والترمذي في (جامعه) في السير باب: التحريق والتخريب برقم (١٥٥٢) وفي التفسير باب: ومن سورة الحشر برقم (٣٣٠٢) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: التحريق بارض العدو برقم (٢٨٤٤) انظر (التحفة) برقم (٨٢٦٧)

آیت اتاری، جو کھجوریں تم نے کاٹیں یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا، تا کہ فاسقوں کو رسوا کرے۔

فائدہ :...... یہودی قبائل جو مدینہ میں رہتے تھے وہ تین تھے، بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع، ان قبائل کا حضور اکرم ﷺ سے معاہدہ تھا کہ وہ آپ سے جنگ نہیں لڑیں گے اور نہ آپ ﷺ کے دشمن کا تعاون کریں گے، سب سے پہلے بنو قینقاع نے عہد شکنی کی اور ان کو عبداللہ بن ابی کی سفارش پر چھوڑ دیا گیا اور ان کو جنگ بدر کے بعد شوال میں، مدینہ سے نکال دیا گیا، ان کے بعد بنو نضیر جن کا لیڈر حی بن اخطب نے بدعہدی کی اور رسول اللہ ﷺ کے قتل کرنے کی سازش تیار کی، آپ ﷺ نے ان پر حملہ کیا تو وہ قلعہ بند ہو گئے اور آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا اور وہ قلعہ کی فصیل سے تیر اور پتھر برسانے لگے اور کھجور کے باغات ان کے لیے سپر کا کام دے رہے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان درختوں کو کاٹ کر جلا دیا جائے، اس سے معلوم ہوا، جنگی حکمت اور جنگی ضرورت و مصلحت کے تحت دشمن کے درختوں کو کاٹ کر جلانا اور کاٹنا جائز ہے، ائمہ اربعہ اور فقہائے اسلام کی اکثریت کا یہی نظریہ ہے، البتہ بلا ضرورت و مصلحت محض کھیل و تماشے کے طور پر یہ کام درست نہیں ہے، نہ بگاڑ و فساد کی نیت سے ان کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔

[4553] ٣٠ـ(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ فی ذالك نزلت ما قطعتم من لينة او تركتموها الاية

[4553] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت کٹوائے اور جلوائے، اس واقعہ کی طرف، حضرت حسان رضی اللہ عنہ اشارہ کرتے ہیں، بنو لوی (قریش) کے سرداروں کے نزدیک، بویرہ میں پھیلنے والی آگ کی کوئی وقعت نہیں، ایک معمولی بات ہے (اس لیے مدد کو نہیں آئے) اور اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت اتری، جن کھجور کے درختوں کو تم نے کاٹا یا ان کے تنوں پر کھڑے رہنے دیا۔ الآیہ

[4554] ٣١ـ(. . .)وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

[4553] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: حرق الدور والنخيل برقم (٣٠٢١) انظر (التحفة) برقم (٨٤٥٧)

[4554] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: التحريق بارض العدو برقم (٢٨٤٥) انظر (التحفة) برقم (٨٠٦٠)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

[4554] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی کھجوریں جلوا دیں۔

۱۱...... بَاب: تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

باب ۱۱: غنیمتیں صرف اس امت کے لیے حلال قرار دی گئیں

[4555] ۳۲۔(۱۷۴۷)وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا))

[4555] ۔ہمام بن منبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بہت سی روایات سنائیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ایک نبی نے غزوہ (جنگ) کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے فرمایا: کوئی ایسا آدمی میرے ساتھ نہ جائے، جس نے کسی عورت سے شادی کی ہے اور اب وہ اس کی رخصتی چاہتا ہے اور ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی اور نہ وہ انسان جائے، جس نے ایک عمارت بنوائی ہے، اور ابھی

[4555] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: قول النبي ﷺ: (احلت لكم الغنائم) برقم (۳۱۲۴) وفي النكاح باب: من احب البناء قبل الغزو برقم (۵۱۵۷) انظر (التحفة) برقم (۱۴۶۷۷) وطريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۸۰)

تک اس پر چھتیں نہیں ڈالیں اور نہ وہ انسان میرے پیچھے نکلے، جس نے بکری یا گابھن اونٹنیاں خریدی ہیں اور وہ ان کی پیدائش کا منتظر ہے، تو وہ جہاد کے لیے نکلا اور نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب لشکر کو ایک بستی کے قریب کیا تو سورج سے مخاطب ہوئے تو حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں، اے اللہ! اس کو میرے لیے کچھ وقت (اپنی طبعی رفتار سے) روک دے تو ان کی خاطر اس کو روک دیا گیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی تو فوجیوں نے تمام غنیمت جمع کی اور آگ اس کے کھانے کے لیے آئی، لیکن اسے کھانے سے باز رہی تو نبی نے فرمایا، تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے تو ہر قبیلہ کا ایک فرد (سردار) میری بیعت کرے تو انہوں نے ان سے بیعت کی، جس سے ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، اس پر انہوں نے فرمایا: ''خیانت تمہارے قبیلہ کے کسی فرد نے کی ہے، اس لیے تیرا قبیلہ میری بیعت کرے، اس نے ان کی بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ چمٹ گئے، نبی نے فرمایا، خیانت تم میں ہے یا تم نے خیانت کی ہے تو انہوں نے گائے کے سر کے برابر سونا لا کر پیش کیا اور اسے میدان میں پڑے ہوئے مال میں رکھ دیا، آگ آگے بڑھی اور اس غنیمت کو کھا گئی تو غنیمتیں ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال قرار نہیں دی گئیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارا ضعف اور عجز دیکھا تو انہیں ہمارے لیے حلال پاک قرار دیا۔''

مفردات الحدیث ❶ **مَلَكَ بُضْعَ امرأةٍ:** ایک عورت سے شادی کی اور اس سے تعلقات کا جواز پیدا ہوا ہے۔ ❷ **ولَمَّا يبن:** تعلقات کے قیام کا جواز پیدا ہوا ہے، لیکن ابھی تک اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ❸ **سُقُفٌ:** سَقفٌ کی جمع ہے، چھت، خَلِفَات، خَلِفَة کی جمع ہے، گابھن، حاملہ۔

فائدہ:...... یہ نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے، جو جمعہ کے دن، عصر کے وقت جبکہ سورج کے غروب میں تھوڑا سا وقت باقی تھا، لشکر لے کر اریحا نامی بستی کے قریب پہنچے اور انہوں نے سورج کو مخاطب کیا اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس کی رفتار سست کر دی جائے یا اس کو روک لیا جائے، تاکہ میں سورج کے غروب سے پہلے پہلے اس بستی کو فتح کر لوں تو اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ ان کے لیے سورج کی رفتار سست کر دی یا رفتار کو روک لیا، پہلی امتوں کے لیے غنیمت کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں تھا، اس کو یکجا کر دیا جاتا، آسمان سے آگ اترتی تھی اور اسے کھا جاتی تھی۔

اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ذمہ داری اس کے سپرد کرنی چاہیے، جو اس کو فارغ البال ہو کر ادا کر سکے، اس کا دل کسی اور کام میں اٹکا ہوا نہ ہو، کیونکہ وہ اس صورت میں پوری توجہ اور ہمت کام میں نہیں لا سکے گا، اس لیے کام صحیح طور پر انجام نہیں پا سکے گا۔

نوٹ:...... سورج کو روکنے کا واقعہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی نماز کا وقت نکل رہا تھا، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے تو سورج کو واپس لایا گیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز

پڑھ لی تو غروب ہو گیا، سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، اگر کسی وجہ سے رہ گئی تھی تو جب حضور اکرم ﷺ ان کی ران پر سر رکھ کر سونا چاہتے تھے تو انہوں نے آپ کو یہ نہ بتایا کہ میں نے ابھی نماز پڑھنی ہے، پھر اگر مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو ایک رکعت کا وقت بھی باقی ہو تو نماز پڑھی جا سکتی ہے، غروب کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے، جیسا کہ غزوۂ خندق میں حضور اکرم ﷺ کے دستہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورج کے غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی، آپ کے لیے سورج کو واپس کیوں نہیں لایا گیا اور حضور کا فرمان ہے کہ سورج صرف حضرت یوشع بن نون کے لیے روکا گیا، کسی اور انسان کے لیے نہیں روکا گیا، اس لیے اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے، کچھ ائمہ اس کو موضوع قرار دیتے ہیں اور کچھ صحیح، لیکن اگر صحیح سند سے ثابت ہو جائے تو یہ حضور اکرم ﷺ کی دعاء کے نتیجہ میں آپ ﷺ کا معجزہ ہوگا اور معجزہ اللہ کا فعل ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، سوال صرف صحت سند کا ہے۔

۱۲...... بَاب: الْأَنْفَالِ

باب ۱۲: غنیمتوں کا بیان

[4556] ۳۳۔(۱۷۴۸) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَبْ لِي هٰذَا فَأَبٰى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ۔[انفال:۱]

[4556]۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے، مصعب بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے خمس میں سے ایک تلوار اٹھالی اور اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے اور عرض کیا، یہ مجھے ہبہ فرما دیں، آپ ﷺ نے انکار کر دیا تو یہ آیت اتری، آپ سے لوگ انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ فرما دیں، انفال اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

فوائد:...... ❶ انفال: یہ نفل کی جمع ہے، جس کا معنی ہے، زائد یا اضافہ، لیکن یہاں کیا مراد ہے، اس میں علماء کا مندرجہ ذیل اختلاف ہے۔

(۱) انفال سے مراد، غنیمتیں ہیں کہ اس میں تصرف کا حق اللہ نے رسول کو دیا ہے، اس مفہوم کی صورت میں یہ آیت منسوخ ہوگی کیونکہ بعد میں غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے لیے مقرر کر دیئے گئے اور پانچواں حصہ رسول ﷺ کی رائے پر چھوڑ دیا گیا۔

[4556] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی النفل برقم (۲۷۴۰) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة الانفال برقم (۳۰۷۹) وفی باب: ومن سورة العنكبوت برقم (۳۱۸۹) انظر (التحفة) برقم (۳۹۳۰)

(۲) نفال سے مراد خمس پانچواں حصہ ہے، پورا مال غنیمت مراد نہیں ہے، اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہیں ہوگی۔
(۳) انفال سے مراد فے ہے، یعنی وہ مال جو مسلمان کو کافروں سے بلا جنگ و جدال ملتا ہے، اس میں نبی جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے۔
(۴) انفال سے مراد وہ عطیہ اور انعام ہے، جو امام کسی کو حسن کارکردگی پر عنایت فرماتا ہے۔
(۵) انفال سے مراد وہ عطیہ اور انعام ہے، جو امام کسی دستہ کو بڑے لشکر سے جب الگ کسی مہم پر بھیجتا ہے تو اسے عام لشکر سے اضافی طور پر دیتا ہے۔

❷ حضرت سعد نے غنیمت میں سے ایک تلوار لی، اس کو خمس سے تعبیر اس لیے کیا کہ جنگ بدر کے بعد، جب غنیمت کی تقسیم کے سلسلہ میں اختلاف پیدا ہوا اور قرآن مجید میں اس کے بارے میں احکام نازل کیے گئے تو مجاہد کو عطیہ اور انعام میں دی گئی چیز کو خمس میں سے شمار کیا گیا تو چونکہ ابھی احکام نازل نہیں ہوئے، اس لیے آیت انفال کے ذریعہ جب آپ ﷺ کو اختیار دے دیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ تلوار حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عنایت فرما دی۔

[4557] ٣٤-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِّلْنِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((ضَعْهُ)) فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ أَؤُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ

[4557]۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیات اتریں، میں نے ایک تلوار لی اور اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ مجھے عطیہ عنایت فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' تو وہ عرض کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''جہاں سے لیا ہے، وہیں اسے رکھ دو۔'' وہ پھر عرض گذار ہوئے، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ مجھے بطور انعام دے دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' تو اس نے اٹھ کر گذارش کی، اے اللہ کے رسول! مجھے بطور انعام عنایت فرمائیں، کیا مجھے ان لوگوں کی طرح قرار دیا جائے جنھوں نے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''اسے وہیں رکھ دو، جہاں سے اسے اٹھایا ہے۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی، آپ

[4557] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٥٣١)

سے یہ لوگ انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے، انفال، اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

فوائد: ...... ❶ وہ چار آیات جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں اتری ہیں، وہ امام صاحب آگے کتاب الفضائل میں بیان کر دیں گے، یعنی بر الوالدین ماں باپ کے ساتھ ایفاء اور حسن سلوک، حرمت شراب، و لا تطرد الذین یدعون ربهم، جو لوگ اپنے رب کو پکارتے ہیں، انہیں مت دھتکاریے اور آیت انفال۔

❷ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں قابل قدر حصہ لیا تھا، کفار قریش کے بڑے جنگ جو سعید بن العاص کو قتل کیا تھا، اس لیے وہ سمجھتے تھے اس کی تلوار پر میرا حق ہے، مزید برآں ان کے بھائی عمیر بھی قتل ہو گئے تھے، اس لیے بڑے پریشان تھے اور اس کے ایمان لانے کے خواہش مند تھے، اس لیے تلوار لینے پر بہت اصرار کیا۔

[4558] ٣٥-(١٧٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا

[4558]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا، میں بھی اس میں شامل تھا تو انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے تو ان کا عمومی حصہ بارہ یا گیارہ اونٹ تھے اور اس دستہ کو ایک ایک اونٹ بطور عطیہ دیا گیا۔

[4559] ٣٦-(...) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا سِوَى ذٰلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4559]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف روانہ کیا، ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں شریک تھے، اور ان کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ بطور انعام ایک اونٹ ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں کوئی تبدیلی نہ فرمائی۔

[4558] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين ما سال هوازن النبي ﷺ برضاعه فيهم فتحلل من المسلمين برقم (٣١٣١) وبرقم (٣١٣٢) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: نفل السرية تخرج من العسكر برقم (٢٧٤٤) انظر (التحفة) برقم (٨٣٥٧)

[4559] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في نفل السرية تخرج من العسكر برقم (٢٧٤٤) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٣)

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگر بڑے لشکر سے الگ کر کے کوئی دستہ کسی مہم پر روانہ کیا جائے اور وہ دستہ کامیاب ہو کر غنیمت کا مال حاصل کر لے تو وہ تمام لشکر کا شمار ہو گا کیونکہ وہ دستہ کی پشت پر تھا اور دشمن پر اس کا بھی رعب و دبدبہ تھا، لیکن اس دستہ کو اس غنیمت میں کچھ زائد حصہ ان کی حوصلہ افزائی کے لیے دیا جائے گا، اس لیے امیر دستہ نے جو ہر آدمی کو ایک اونٹ دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا، اس لیے حدیث تقریری کے طور پر اس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی گئی کہ آپ ﷺ نے دیا تھا، لیکن اس مسئلہ میں اختلاف ہے وہ زائد حصہ اصل غنیمت میں سے دیا جائے گا یا مجاہدین کے چار حصوں سے یا خمس کے پانچواں حصہ میں سے، شوافع کا راجح مسلک یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس سے دیا جائے گا اور احناف کا موقف یہ ہے کہ اگر امیر نے انعام کا اعلان غنیمت کے حصول سے پہلے کیا ہے تو وہ مجاہدوں کے چار حصوں سے دیا جائے گا اور اگر پہلے اعلان نہیں کیا تو پھر خمس سے دیا جائے گا، امام مالک کے نزدیک خمس سے دیا جائے گا اور امام احمد کے نزدیک اصل غنیمت سے، حسن بصری، اوزاعی اور ابوثور کا بھی یہی نظریہ ہے۔

[4560] ۳۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا

[4560]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا، میں بھی اس کے ساتھ نکلا اور ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں غنیمت میں حاصل ہوئیں، اس لیے ہمارا عمومی حصہ بارہ بارہ اونٹ بنے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بطور انعام ایک ایک اونٹ دیا۔

[4561] (. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[4561]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے عبید اللہ کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4562] (. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

[4560] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۰۲۲) وبرقم (۸۰۷۵)

[4561] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی نفل السرية تخرج من العسكر برقم (۲۷٤٥) انظر (التحفة) برقم (۸۱۷۵)

[4562] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۷٤۸)

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفَلِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ

عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[4562]۔ امام صاحب یہی حدیث مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ابن عون کہتے ہیں، میں نے نافع کو خط لکھ کر زائد حصہ (انعام) کے بارے میں سوال کیا تو اس نے مجھے لکھا، ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک دستہ میں شریک تھے اور اساتذہ سے بھی نافع کی مذکورہ سند سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[4563] ۳۸۔(۱۷۵۰) و حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفَلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ

[4563]۔ حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں ہمارے حصہ سے الگ جس میں سے انعام دیا تو مجھے بھی ایک شارف یعنی عمر رسیدہ اونٹنی ملی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام (نفل) خمس میں سے دیا جائے گا۔

[4564] ۳۹۔(...) وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ

[4564]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ کو نفل (زائد حصہ) دیا، جیسا کہ مذکورہ بالا ابن رجاء کی روایت میں ہے۔

[4565] ۴۰۔(...) و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

[4563] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۰۵)
[4564] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۰۵)
[4565] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: ومن الدليل على ان الخمس ←

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ

[4565] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن دستوں کو بھیجتے، ان کو خصوصی طور پر انہیں کے لیے عطیہ دیتے، جو عام لشکر کے حصہ سے زائد ہوتا، لیکن خمس تمام مالوں میں واجب تھا۔

فائدہ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، نفل غنیمت سے پانچواں حصہ نکالنے کے بعد دیا جاتا ہے، پہلے تمام غنیمت سے پانچواں حصہ الگ کرلیا جاتا ہے، پھر خمس دیا جاتا ہے، وہ اصل غنیمت کے مجاہدوں کے حصہ سے ہو یا خمس میں سے ہو۔

۱۳......بَاب: اِسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ

باب ۱۳: مقتول کے سلب (جو کچھ مقتول کے پاس ہے) کا حقدار اس کا قاتل ہے

[4566] ۴۱۔(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ

عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِاَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ

[4566] ۔ابو محمد انصاری، جو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین ہیں، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے تیسرے نمبر پر آنے والی حدیث بیان کرتے ہیں۔

←لنوائب المسلمين ما سال هوازن النبي ﷺ برضاعه فيهم فتحلل من المسلمين برقم (٣١٣٥) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في نفل السرية تخرج من العسكر برقم (٢٧٤٦) انظر (التحفة) برقم (٦٨٨٠)

[4566] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع السلاح في الفتنة وغيرها برقم (٢١٠٠) وفي فرض الخمس باب: من لم يخمس الاسلاب برقم (٣١٤٢) وفي المغازي باب: قول الله تعالى: ﴿ويوم حنين اذ اعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئا وضاقت عليكم الارض بما رحبت ثم وليتم مدبرين ثم انزل الله سكينته﴾ الى قوله ﴿غفور رحيم﴾ برقم (٤٣٢١) وفي الاحكام باب: الشهادة تكون عند الحكم في ولايته القضاء او قبل ذلك للخصم برقم (٧١٧٠) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في السلب يعطى القاتل برقم (٢٧١٧) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في من قتل قتيلا فله سلبه برقم (١٥٦٢) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: المبارزة والسلب برقم (٢٨٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٢)

[4567] (. . .) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

[4567]۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور آگے مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

[4568] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ)) قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ)) فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسُدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ

[4568]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، تو جب

[4567] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٥٤١)

[4568] تقدم تخريجه برقم (٤٥٤١)

دشمن کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے (پھر حملہ کیا) تو میں نے ایک مشرک آدمی کو دیکھا، وہ ایک مسلمان پر غلبہ پا رہا ہے تو میں اس کی طرف گھوم گیا حتی کہ اس کے پیچھے سے آ گیا اور اس کے شانہ کے پٹھے پر تلوار ماری اور وہ میری طرف بڑھا اور مجھے اس قدر زور سے بھینچا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، پھر اسے موت نے آ لیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ کو یہی منظور ہے، پھر لوگ واپس پلٹے، (دشمن کے مقابلہ میں آئے اور جنگ کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کو قتل کیا ہے اور اس پر شہادت موجود ہے تو مقتول سے چھینا ہوا مال اس (قاتل) کو ملے گا۔'' تو میں کھڑا ہو گیا، پھر میں نے سوچا، میرے حق میں گواہی کون دے گا؟ اس لیے میں بیٹھ گیا، پھر آپ نے اپنی بات دہرائی تو میں کھڑا ہو گیا، پھر میں نے اپنے آپ سے پوچھا، میرے حق میں گواہی کون دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بات فرمائی، تیسری مرتبہ تو میں کھڑا ہوا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا معاملہ ہے؟ اے ابو قتادہ'' تو میں نے آپ کو مکمل واقعہ سنا دیا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے، اس مقتول سے چھینا ہوا مال میرے پاس ہے تو اس کو اس کے حق کے سلسلہ میں راضی کر دیں کہ یہ مجھے بخوشی دے دے۔'' اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! ایسی صورت میں، آپ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کی طرف اس لیے رخ نہ فرمائیں گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے اور آپ اس کی سلب تجھے دے دیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر نے سچ کہا، سلب اسے دے دو۔'' تو اس نے سلب مجھے دے دی تو میں نے وہ زرہ فروخت کر کے اس کے عوض بنو سلمہ میں ایک باغ خرید لیا اور وہ سب سے پہلا مال تھا، جو میں نے اسلام کے دور میں حاصل کیا اور لیث کی حدیث میں یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہرگز نہیں، آپ وہ مال قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے کہ اس کی خاطر اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں اور لیث کی حدیث میں ہے، وہ پہلا مال تھا، جو میں نے سمیٹا۔

مفردات الحدیث

❶ جَوْلَةٌ: گردش اور گھومنا یعنی شکست کھا گئے، یہ وہ دستہ تھا، جس میں آپ اور آپ کے محافظ نہ تھے۔ ❷ عَلا رجلاً: ایک آدمی پر غلبہ پایا، اس کے قتل کے درپے ہوا۔ ❸ علىٰ حبل عاتقه: اس کے شانہ کے پٹھے پر تلوار ماری اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ❹ لا ها الله اذاً: یعنی لا واللهِ اِذَن، نہیں، اللہ کی قسم، ایسی صورت میں یہ نہیں ہوگا۔ ❺ مَخْرَف: باغ۔ ❻ تَاَثَّلْتُهُ: اس کو سمیٹا، حاصل کیا۔ ❼ اُضَيْبِعْ: ضَبعٌ کی تصغیر ہے، لومڑی، جو بزدلی اور کمزوری میں معروف ہے اور گر اُصَيْبِغ ہو تو گرگٹ کو کہتے ہیں یا ایک کمزور قسم کی انگوری کو کہتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جس آدمی کو قتل کیا، وہ مسلمان کی گھات میں تھا اور مسلمان ایک دوسرے شخص سے لڑ رہا تھا، روایت کے اختصار کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا ہے، شاید مسلمان کے مدمقابل مشرک کو مارا، بخاری کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے، اس طرح وہ کلمات جو یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں، بخاری شریف میں اس کے برعکس یہ ہے کہ ابوقتادہ نے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، امر اللہ، اللہ کی مشیت نافذ ہوتی ہے اور آخر میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دو گواہ عبداللہ بن قیس اور اسود بن خزاعی رضی اللہ عنہ مل گئے تھے، لیکن سلب اٹھانے والے نے خود ہی اقرار کر لیا۔ تکملہ ج ۳، ص ۵۹۔ اور حضرت ابوقتادہ کی حمایت کرنے والے اور اس کو شیر قرار دینے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس معاملہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی، مقتول کی سلب (جو کچھ اسلحہ، سواری اور لباس وغیرہ مقتول کے پاس تھا) وہ ہر صورت میں قاتل کو ملے گا، اس حدیث کا یہی تقاضا ہے اور امام شافعی، امام لیث، احمد، اوزاعی، اسحاق، ابوعبید، ابوثور کا یہی نظریہ ہے، لیکن امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک سلب سے پانچواں حصہ نہیں لیا جائے گا، جبکہ اوزاعی کے نزدیک پانچواں حصہ نکالنے کے بعد، سلب قاتل کو ملے گی اور امام اسحاق کے نزدیک امیر کو اختیار ہے، اگر وہ سلب کو زیادہ خیال کرے تو خمس لے سکتا ہے۔ (المغنی ج ۱۳، ص ۶۹)

امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اور ایک قول کی رو سے امام احمد کے نزدیک، سلب قاتل کو بطور عطیہ اور انعام ملے گی، امام ابوحنیفہ اس صورت میں جب امیر نے غنیمت کے حصول سے پہلے یہ اعلان کر دیا ہے کہ قاتل کو سلب ملے گی اور امام مالک کے نزدیک، امام غنیمت کے حاصل کرنے کے بعد، بطور نفل (زائد حصہ) دے گا۔ المغنی ج ۱۳، ص ۷۰۔۷۱۔ صحیح نظریہ یہی ہے کہ سلب مکمل طور پر قاتل کا حق ہے۔ (زاد المعاد، ج ۳، ص ۴۳۲)

[4569] ٤٢-(١٧٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي

[4569] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: من لم يخمس الاسلاب برقم (٣١٤١) وفي المغازي باب: قتل ابي جهل برقم (٣٩٦٤) وفي باب: (١٠) برقم (٣٩٨٨) انظر (التحفة) برقم (٩٧٠٩)

بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ ((هَلْ مَسَحْتُمَا)) سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ

[4569]۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ بدر کے موقع پر صف میں کھڑا ہوا تھا، اس اثناء میں میں نے اپنے دائیں اور بائیں دیکھا تو میں دو نوعمر انصاری لڑکوں کے درمیان تھا، میں نے آرزو کی، اے کاش، میں ان سے زورآور، طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا تو ان میں سے ایک نے مجھے دبایا، (کچوکا لگایا) اور پوچھا، اے چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں اور تجھے اس سے کیا کام ہے؟ اے میرے بھتیجے، اس نے جواب دیا، مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے اور اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر میں نے اسے دیکھ لیا، تو میں اس سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا، جب تک ہم میں سے وہ مر نہ جائے، جس کی موت پہلے آنی ہے تو مجھے اس کی اس بات سے حیرت ہوئی، اتنے میں مجھے دوسرے نے دبایا اور پہلے والی بات کہی، تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ میں نے ابوجہل کو لوگوں میں گھومتے پھرتے دیکھا تو میں نے کہا، کیا دیکھ رہے ہو؟ یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم دونوں پوچھ رہے تھے تو وہ دونوں اس پر جھپٹے اور اپنی اپنی تلوار سے اسے نشانہ بنایا حتی کہ اسے قتل کر دیا، (قریب الموت کر دیا) پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کی طرف پلٹے اور آپ کو اطلاع دی، آپ ﷺ نے پوچھا ''تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟'' تو ان میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے تو آپ نے پوچھا ''کیا تم اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟'' ان دونوں نے کہا، جی نہیں تو آپ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا اور فرمایا: ''دونوں نے قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔'' اور آپ نے اس کی سلب کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں دیا، (اور وہ دونوں معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے)

فائدہ:...... ابوجہل کو ضرب کاری لگانے والے، حضرت معاذ بن عمرو بن جموح تھے اور دوسری چوٹ لگانے والے معاذ بن عفراء تھے اور تیسری چوٹ معوذ بن عفراء نے لگائی اور ابھی اس میں زندگی کی رمق باقی تھی کہ اس کی گردن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تن سے جدا کر دی اور اسے سلب سمیت لا کر رسول اللہ ﷺ کے

سامنے حاضر کر دیا اور جب تمام واقعہ آپ ﷺ کے سامنے آیا تو آپ نے تلواریں دیکھ کر سلب کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموع کے حق میں کیا، کیونکہ ضرب کاری، جس کی وجہ سے، وہ زندہ رہنے کے قابل نہیں رہا تھا، اس نے لگائی تھی، اگرچہ بعد میں اس کو ختم کرنے میں دوسروں نے بھی حصہ لیا۔

[4570] ٤٣-(١٧٥٣)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ادْفَعْهُ إِلَيْهِ)) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ ((لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ))

[4570]۔حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حمیری آدمی نے دشمن کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کی سلب لینی چاہی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو ان کے امیر تھے، نے اسے روک دیا، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے خالد سے پوچھا، ''تو نے اسے سلب دینے سے کیوں انکار کیا؟'' اس نے کہا، میں نے اسے زیادہ محسوس کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے حوالہ کر دو۔'' اس کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ، حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو اس نے ان (خالد) کی چادر کھینچ لی، پھر کہا، کیا میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جو کچھ کہا تھا، وہ پورا کر دیا؟ اس بات کو رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور آپ ناراض ہو گئے اور فرمایا: ''اسے نہ دو، اے خالد، اسے نہ دو، اے خالد۔'' کیا تم میری خاطر، میرے امیروں پر طعن کرنے سے باز نہیں رہو گے؟'' بس تمہاری مثال اور ان کی مثال اس آدمی کی ہے، جس کو اونٹوں کا یا بکریوں کا چرواہا مقرر کیا گیا، اس نے ان کو چرایا، پھر اس نے ان کو پانی پلانے کے وقت کا

[4570] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الامام يمنع القاتل السلب ان راى والفرس والسلاح من السلب برقم (٢٧١٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٠٢)

انتظار کیا اور انہیں حوض پر لے گیا، انہوں نے اسے پینا شروع کیا اور اس کا صاف صاف پانی پی لیا اور اس کا گدلا پانی چھوڑ دیا تو گھاٹ کا خالص پانی تمہارے لیے ہے اور گدلا ان کے لیے ہے۔

فائدہ :...... یہ واقعہ جنگ موتہ کا ہے کہ حمیری آدمی نے ایک رومی شاہسوار کو قتل کر ڈالا اور اس کی سلب لے لی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو زیادہ خیال کرتے ہوئے، سلب واپس لے لی تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد کو کہا کہ حضور ﷺ کا فیصلہ یہی ہے کہ سلب قاتل کو ملے گی، اس لیے آپ سلب واپس کر دیں وگرنہ میں یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ لیکن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سلب زیادہ خیال کرتے ہوئے واپس کرنے سے انکار کر دیا تو واپسی پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا، آپ ﷺ نے حضرت خالد کو سلب دے دینے کا حکم دیا تو حضرت عوف نے خالد پر طنز کی کہ کیوں میں نے جو کچھ کہا تھا، اس کو پورا کر دکھایا یا نہ، اس پر آپ ﷺ ناراض ہو گئے، کیونکہ امراء پر طنز و طعن کرنا، ان کی اطاعت اور توقیر و تکریم کے منافی ہے، اس سے ان کی بے وقعتی اور بے وقاری لازم آتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے خالد کو سلب روک دینے کا حکم دے دیا، حالانکہ آپ دینے کا فیصلہ دے چکے تھے تاکہ امیر کا وقار بحال ہو اور اس پر طعن و تشنیع کا دروازہ بند ہو سکے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میرے امراء پر طعن سے باز نہیں رہو گے:'' پھر ایک تمثیل کے ذریعے یہ بات سمجھائی کہ تمہارے لیے تو غنیمت میں خالص حصہ ہے، جس کے لیے تمہیں کوئی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی، لیکن تمام غنیمت کو جمع کرنا اور لشکر کی حفاظت کرنا، ان کا دفاع کرنا، ان کے اختلافات کو دور کرنا اور غنیمت کو لشکر میں تقسیم کرنا یہ تمام امور، امیر کے ذمہ ہیں، اس کی خاطر اسے محنت و مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے تو کیا تم ان کی کسی لغزش پر طعن و تشنیع کرنے سے باز نہیں رہ سکتے اور اگر کسی مصلحت کے تحت، سلب قاتل کو نہ ملے تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ سلب قاتل کا حق نہیں ہے، اگر یہ امام کی مرضی پر موقوف ہوتا ہو آپ پہلے خالد کو سلب دینے کا حکم کیوں دیتے۔

[4571] ٤٤-(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ

[4571] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٤٥)

[4571]۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ موتہ میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ نکلا اور یمن سے مدد کے لیے آنے والا ایک آدمی میرا رفیق سفر بنا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، اے خالد رضی اللہ عنہ! کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلب قاتل کو دینے کا فیصلہ دیا ہے؟ اس نے کہا، کیوں نہیں، لیکن میں اس کو زیادہ خیال کرتا ہوں۔

[4572] ٤٥۔(١٧٥٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي

أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتٰى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ

[4572]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن سے جنگ لڑی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھا رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی سرخ اونٹ پر آیا اور اس نے اسے بٹھا دیا اور اپنی کمر سے اس کے لیے تسمہ نکال کر اس کے ساتھ اونٹ کو باندھ دیا، پھر لوگوں کے ساتھ صبح کا کھانا کھانے کے لیے آگے بڑھا اور جائزہ لینے لگا، ہم میں کمزور لوگ تھے یا کمزوری تھی اور سواریوں کی کمی تھی اور ہم میں سے بعض لوگ پیدل تھے، پھر اپنے اونٹ کے پاس آیا، اس کا تسمہ کھولا، پھر اسے بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا اور اسے اٹھایا اور اونٹ اسے لے کر دوڑ پڑا، ایک آدمی نے خاکستری اونٹنی پر اس کا تعاقب کیا

[4572] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی الجاسوس المستامن برقم (٢٦٥٤) انظر (التحفة) برقم (٤٥١٧)

اور میں اونٹنی کی سرین تک پہنچا، پھر آگے بڑھ گیا حتی کہ اونٹ کی سرین تک جا پہنچا، پھر آگے بڑھا حتی کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اس کو بٹھا لیا تو جب اس نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا میں نے اپنی تلوار سونت لی اور اس آدمی کی گردن (سر) اڑا دی تو وہ گر پڑا، پھر میں اونٹ کو کھینچ لایا، اس کا پالان اور اسلحہ اس پر تھا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ میرا استقبال کیا اور پوچھا، ''اس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے۔'' لوگوں نے کہا، ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تمام سلب اس کی ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جاسوس کو قتل کرنا درست ہے، اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے اور مسلمان جاسوس، کو امام ابوحنیفہ، شافعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کے سوا امام جو چاہے سزا دے سکتا ہے، امام مالک کے نزدیک امام کا اختیار ہے، وقت کے مطابق جو چاہے کرے اور بعض مالکیہ کا خیال ہے، اس کو قتل کر دیا جائے۔

۱۴...... بَاب: التَّنفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَسَارَى

باب ۱٤: نفل (عطیہ وانعام) دینا اور مسلمانوں کے فدیہ کے طور پر قیدی دینا

[4573] ٤٦-(١٧٥٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ حدثني ابي

قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُوبَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[4573] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: الرخصة في المدركين يفرق بينهم برقم (٢٦٩٧) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: فداء الاسارى برقم (٢٨٤٦) انظر (التحفة) برقم (٤٥١٥)

اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا اُسِرُوا بِمَكَّةَ

[4573] ۔حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بنوفزارہ سے جنگ کرنے کے لیے نکلے، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا، جب ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی کی مسافت رہ گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا، پھر انہوں نے سخت حملہ کیا اور پانی پر پہنچ گئے، اس پر قابل قتل لوگوں کو قتل کیا اور (دوسروں کو) قیدی بنایا اور میں ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا، جس میں ان کے بیوی بچے تھے تو مجھے خطرہ پیدا ہوا، وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے، اس لیے میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان تیر پھینکا، جب انہوں نے تیر دیکھا تو ٹھہر گئے اور میں ان کو ہانک لایا، ان میں بنوفزارہ کی ایک عورت تھی، جو پرانی پوستین (چمڑے کی قمیص) اوڑھے ہوئے تھی، اس کے ساتھ اس کی انتہائی خوبصورت بیٹی تھی، میں نے ان کو ہانکا حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا تو ابوبکر نے انعام کے طور پر اس کی بیٹی مجھے دے دی تو ہم مدینہ پہنچ گئے، لیکن میں نے اس کا ابھی تک کپڑا نہیں اٹھایا تھا تو بازار میں مجھے رسول اللہ ﷺ مل گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔'' تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! مجھے یہ بہت پسند ہے اور میں نے اس سے تعلقات بھی قائم نہیں کیے، پھر اگلے دن رسول اللہ ﷺ پھر مجھے بازار میں مل گئے اور آپ نے مجھے فرمایا: ''اے سلمہ! عورت مجھے ہبہ کر دو، تم کتنے اچھے ہو۔'' تو میں نے عرض کیا، یہ آپ کی ہے، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کا کپڑا ابھی نہیں اٹھایا تو آپ نے اسے مکہ والوں کے ہاں، کچھ مسلمان لوگوں کے فدیہ کے طور پر بھیج دیا، جو مکہ میں قیدی بنا لیے گئے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ شَنَّ الغارة: ان پر زوردار ہر طرف سے حملہ کیا۔ عُنُق: جماعت۔ ❷ قشع: پرانی پوستین (چمڑے کی قمیص)۔ ❸ ما كشفتُ لها ثوبًا: یعنی میں اس سے لطف اندوز نہیں ہوا یا اس سے تعلقات قائم نہیں کیے۔ ❹ لِلّٰه ابوك: جب بیٹا قابل تعریف کام کرے تو تعریف وتوصیف کے لیے یہ کلمہ استعمال کرتے ہیں۔

فائدہ:...... بنوفزارہ سے اس جنگ کے امیر لشکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، لیکن حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی اس علاقہ سے آشنا ہونے کی بنا پر بطور امیر ساتھ تھے، اس لیے اس کو غزوہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بھی تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ غزوہ ۶ھ میں پیش آیا اور اس کے قیدیوں سے ایک خوبصورت لڑکی بطور انعام حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے مسلمانوں کے مفاد اور بہتری کے لیے اسے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے مانگ لیا تاکہ اس کو مسلمان قیدیوں کے فدیہ کے طور پر دے کر ان کو چھڑایا جا سکے، جس سے معلوم ہوا مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے لیے بطور فدیہ کافر قیدی دینا جائز ہے اور بالغ بیٹی کو ماں سے الگ کرنا جائز ہے اور یہ اتفاقی اجماعی مسئلہ ہے اور یہ لڑکی اہل مکہ کو دی گئی اور وہاں حزن بن ابی وهب کے ہاتھ لگی، کیونکہ وہ اس وقت کافر تھا، فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوا۔

۱۵...... بَاب: حُكْمِ الْفَيْءِ

باب ۱۵: فے کا حکم

[4574] ٤٧ ـ (١٧٥٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ))

[4574]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بستی میں جاؤ اور اس میں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہوگا اور جس بستی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا پانچواں حصہ، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے، پھر وہ باقی مال تمہارا ہے۔

مفردات الحدیث ❊ **فئی**: واپس آنے اور لوٹنے کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿**ما افاء الله علی رسوله**﴾: جو اموال اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی طرف پلٹا دیے اور اصطلاح کی رو سے اس مال کو کہتے ہیں، جو کافروں سے جنگ کیے بغیر حاصل ہو جائے۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جس بستی پر مسلمان چڑھائی کیے بغیر کافروں پر غالب آ جائیں اور وہ صلح و صفائی سے مال حوالہ کر دیں تو وہ مال فئی ہوگا، جو سارے کا سارا بیت المال میں جائے گا اور مسلمانوں کے مفادات میں استعمال ہوگا، اس کو غنیمت کی طرح مجاہدوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا، لیکن جس بستی کے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ برسر پیکار ہوں گے اور مسلمان ان پر بزور بازو، جنگ کے ذریعہ غالب آئیں گے اور ان سے مال حاصل ہوگا تو وہ غنیمت کا مال شمار ہوگا، اس سے پانچواں حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔

[4575] ٤٨ ـ (١٧٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ

[4574] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: فی ایقاف ارض السواد وارض العنوة برقم (٣٠٣٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٢٠)

[4575] اخرجه البخاری فی صحيحه فی الجهاد والسير باب: المجن ومن يترس بترس صاحبه برقم (٢٩٠٢) وفی التفسير باب: قول الله تعالى ﴿وما افاء الله على رسوله﴾ برقم (٤٨٨٥) وابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: فی صفايا رسول الله ﷺ من ←

اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ

عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِيرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُولِهٖ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِیِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِیَ يَجْعَلُهُ فِی الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِی سَبِيلِ اللّٰهِ

[4575]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بنو نضیر کے اموال، ان اموال میں سے تھے، جو اللہ نے اپنے رسول کی طرف لوٹائے تھے، مسلمانوں نے ان کی خاطر اپنے گھوڑے دوڑائے، نہ اونٹ، اس لیے وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے خاص تھے تو آپ اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچہ دیتے تھے اور باقی مال کو جنگی سواریوں اور اسلحہ پر جہاد کی تیاری و اہتمام کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔

[4576] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4576]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے، زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فے کا مال امیر کے تصرف میں ہوتا ہے اور وہ اسے مسلمانوں کے مفادات کے حصول کے لیے خرچ کرتا ہے اور اس سے جنگی ساز و سامان خرید سکتا ہے اور اس سے خمس نہیں نکالا جاتا۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سال بھر کا نفقہ رکھ لینا توکل کے منافی نہیں ہے، جمہور کا یہی موقف ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک فئی سے بھی خمس نکالا جائے گا اور وہ خمس کے حقداروں میں تقسیم ہوگا، باقی مال امام کے اختیار میں ہوگا، جہاں مناسب سمجھے گا، خرچ کرے گا، اپنے گھر کے لیے نان و نفقہ بھی رکھ سکے گا۔

[4577] ٤٩۔(. . .)وحَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِیُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ

←الاموال برقم (٢٩٦٥) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: فی الفی برقم (١٧١٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٣١)

[4576] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٥٥٠)

[4577] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فرض الخمس باب: فرض الخمس برقم (٣٠٩٤) وفی المغازی باب: حديث بنی النضير ومخرج رسول الله ﷺ فی دية الرجلين وما ارادوا من الغدر برسول الله ﷺ برقم (٤٠٣٣) وفی النفقات باب: حبس الرجل قوت سنة علی اهله وكيف نفقات العيال برقم (٥٣٥٨) وفی الفرائض باب: قول النبی ﷺ: (لا نورث ما تركناه صدقة) برقم (٦٧٢٨) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من التعمق والتنازع←

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ**)) قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ [**الحشر: ٧**] مَا أَدْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ

← والغلو في الدين والبدع برقم (٧٣٠٥) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: في صفايا رسول الله ﷺ من الاموال برقم (٢٩٦٣) وبرقم (٢٩٦٤) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في تركة رسول الله ﷺ برقم (١٦١٠) والنسائي في (المجتبى) في قسم الفي باب: (١) برقم ٧/ ١٣٦ ـ انظر (التحفة) برقم (١٠٦٣٢) وبرقم (١٠٦٣٣)

مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهٰذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ أَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ

[4577]۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام ارسال کیا تو میں دن چڑھنے کے بعد ان کے پاس آیا تو میں نے انہیں اپنے گھر میں چارپائی کے بان پر چمڑے کے تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے پایا تو انہوں نے مجھے کہا، اے مال یعنی اے مالک رضی اللہ عنہ، تیری قوم کے کچھ لوگ تیزی سے آئے تھے میں نے انہیں تھوڑا سا عطیہ دینے کا حکم دیا ہے تو وہ لے لو اور ان میں بانٹ دو، میں نے کہا، اے کاش، آپ رضی اللہ عنہ کسی اور کو حکم دیتے! انہوں نے کہا، اے مال، اسے لے لو،، اتنے میں (ان کا غلام) یرفا آ گیا اور کہنے لگا، اے امیر المؤمنین! کیا آپ عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم کو اجازت دینے کے لیے تیار ہیں؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں تو اس نے انہیں اجازت دے دی، وہ اندر آ گئے، پھر غلام دوبارہ آ کر کہنے لگا کیا آپ عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو اجازت دینے پر رضا مند ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں تو اس نے ان دونوں کو اجازت دے دی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے آ کر کہا، اے امیر المؤمنین، آپ میرے اور اس جھوٹے گناہ گار، عہد شکن اور خائن کا فیصلہ کر دیں، باقی صحابہ نے بھی ان کی تائید کی کہ اے امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ان کو راحت بخشیے، حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے (عباس، علی رضی اللہ عنہما نے) انہیں آگے بھیجا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ذرا ٹھہر جاؤ، میں تم سے اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا ہم نے جو کچھ چھوڑا صدقہ ہو گا؟'' سب نے کہا، جی ہاں، پھر وہ حضرت عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا، میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس کی اجازت سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا، جو کچھ ہم نے

چھوڑا، وہ صدقہ ہوگا۔'' دونوں نے کہا، ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ عزت و جلال والے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چیز خاص کی تھی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے لیے خاص نہیں کی گئی تھی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ نے بستیوں والوں کی طرف سے اپنے رسول کی طرف جو کچھ لوٹایا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے، حشر، آیت نمبر ۷۔ حضرت مالک کہتے ہیں، میں نہیں جانتا، انہوں نے اس سے پہلے اور بعد والی آیت پڑھی یا نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بنونضیر کے اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے درمیان تقسیم کر دیئے، اللہ کی قسم! نہ اپنے آپ کو تم پر ترجیح دی اور نہ ہی تمہیں چھوڑ کے خود وہ مال لیا حتی کہ یہ مال باقی رہ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، پھر جو بچ جاتا، اس کو بیت المال کے مال کی طرح استعمال کرتے پھر پوچھا، میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس کی اجازت سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، پھر عباس اور علی رضی اللہ عنہ کو بھی وہی قسم دی، جو ان چاروں کو دی تھی (اور پوچھا) کیا تم دونوں یہ بات جانتے ہو؟ دونوں نے کہا، ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں تو تم دونوں آئے، تم اپنے بھتیجے کی وراثت سے حصہ مانگتے تھے اور یہ اپنی بیوی کی باپ کے مال سے میراث چاہتے تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ''ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا، جو کچھ ہم نے چھوڑا صدقہ ہوگا' تو تم دونوں نے اسے جھوٹا، حق تلفی کرنے والا، عہد شکن اور خائن خیال کیا، اللہ جانتا ہے، وہ یقیناً سچے، وفا کیش، راست رو اور حق کی اتباع کرنے والے تھے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہوں تو تم نے مجھے جھوٹا، حق تلفی کرنے والا، عہد شکن اور خیانت کرنے والا تصور کیا اور اللہ جانتا ہے، میں بے شک سچا، وفادار، راست رو اور حق کا پیروکار ہوں، تو میں اس مال کا منتظم بنا، پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تمہاری دونوں کی رائے ایک تھی اور تمہارا مطالبہ ایک تھا تو تم دونوں نے کہا، یہ مال ہمارے سپرد کر دو، اس پر میں نے کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس شرط پر دے دیتا ہوں کہ تم اس میں وہ لائحہ عمل اپناؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وطیرہ تھا تو تم نے اس شرط پر مال لے لیا، پوچھا، کیا ایسے ہی تھا؟ دونوں نے کہا، ہاں، کہا، پھر تم دونوں میرے پاس اس لیے آئے ہو کہ میں تمہارے درمیان کوئی اور فیصلہ کر دوں، نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہارے درمیان قیامت کے برپا ہونے تک اس کے سوا فیصلہ نہیں کر سکتا تو اگر تم اس طرز عمل سے بے بس ہو گئے ہو تو مال میرے حوالہ کر دو۔

مفردات الحدیث ❶ **تعالی النهار:** سورج بلند ہو گیا، دن چڑھ آیا۔ ❷ **مفضیا الی رماله:** ان کے اور چارپائی کے بان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی، یعنی بستر کے بغیر کھجور کے بان پر تشریف فرما تھے۔ ❸ **دف اهل ابیات:** کچھ گھرانے تیزی اور سرعت کے ساتھ یا سہولت و آسانی کے ساتھ چل کر آئے، یہ ان کی قوم بنو نصر بن معاویہ کے گھرانے تھے، جو کسی مصیبت کی وجہ سے مدینہ آئے۔ ❹ **رضخ:** تھوڑا سا عطیہ۔ ❺ **اِرْ خهم:**

انہیں اختلاف اور جھگڑے سے، راحت بخشے، اِتَّئِدا، صبر و تحمل سے کام لو۔ ❻ انشدكم بالله: اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں۔ ❼ لا نُوَرِّثُ: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا یا ہم کسی کو وارث نہیں ٹھہرائیں گے۔

فائدہ:...... حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے بڑے ہونے کی حیثیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کو اپنے تصور میں درست خیال نہ کرتے ہوئے، اختلاف و مخاصمت کی بنا پر غصہ کی حالت میں سخت الفاظ سے یاد کیا اور ظاہر ہے، اختلاف اور جھگڑے کے وقت غیظ و غضب کی حالت میں جو کچھ کہا جاتا ہے، وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتا، مثلاً باپ غصہ کی حالت میں اپنی اولاد کے لیے بہت ہی نامناسب الفاظ کہہ دیتا ہے حتی کہ اس کو حرام زادہ قرار دے دیتا ہے تو کوئی بھی اس کو حقیقت پر محمول نہیں کرتا، اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں کے طرز عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور مجھے ایسا ایسا قرار دیتے ہو، حالانکہ انہوں نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا، مقصد یہ تھا کہ تمہارا رویہ ایسا رہا گویا کہ ہم تمہارے نزدیک ایسے ایسے تھے، جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے کہ ہم نے تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور لائحہ عمل کی پابندی کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ کے بعد آپ کے مال کو آپ کے ورثاء میں تقسیم نہیں اور تم سب اس کا اقرار اور اعتراف کرتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث نہیں بن سکتا، کیونکہ تمام امت رسول کا خاندان ہے، اس لیے اس کی میراث میں سب کا حصہ ہے اور وہ سب کے مفاد میں خرچ ہوگی۔

[4578] ٥٠-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

[4578]۔ حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا اور میرے آنے پر کہا، واقعہ یہ ہے کہ تیری قوم کے کچھ گھرانے آئے تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ اسے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ کرتے تھے اور بسا اوقات معمر نے یہ کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے گھر والوں کے لیے سال بھر کی خوراک روک لیتے تھے یا جمع کر لیتے تھے، پھر جو کچھ باقی بچ رہتا، اس کو اللہ کے مال کی طرح قرار دیتے۔

[4578] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٥٢)

١٦......بَاب: قَوْلِ النَّبِيِّ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

باب ١٦: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہوگا

[4579] ٥١ـ(١٧٥٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ))

[4579] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو نبی اکرم ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا، وہ ان سے نبی اکرم ﷺ کے ترکہ سے اپنا حصہ مانگتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا، کیا رسول اللہ ﷺ یہ نہیں فرما چکے ہیں: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنایا جائے گا، ہم نے جو کچھ چھوڑا تو وہ صدقہ ہوگا؟''

[4580] ٥٢ـ(١٧٥٩)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ)) وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ

[4579] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفرائض باب: قول النبي ﷺ (لا نورث ما تركناه صدقة) برقم (٦٧٣٠) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: في صفايا رسول الله ﷺ من الاموال برقم (٢٩٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٩٢)

[4580] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ برقم (٣٧١١) وبرقم (٣٧١٢) وفي المغازي باب: حديث بني النضير ومخرج رسول الله ﷺ في دية الرجلين وما ارادوا من الغدر برسول الله ﷺ برقم (٤٠٣٥) وبرقم (٤٠٣٦) وفي باب غزوة خيبر برقم (٤٢٤٠) وبرقم (٤٢٤١) والفرائض باب: قول النبي ﷺ: (لا نورث ما تركناه

فَاطِمَةُ عَلَى اَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَّفْعَلُوا بِي اِنِّي وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَاَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُو بَكْرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِي بَكْرٍ وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِي بَكْرٍ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا اَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ

[4580]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، ان سے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے اپنا حصہ مانگا، جو اللہ نے آپ ﷺ کی طرف

← صدقة) برقم (٦٧٢٥) وبرقم (٦٧٢٦) وابو داود فى (سننه) فى الخراج والامارة والفى باب:فى صفايا رسول الله ﷺ من الاموال برقم (٢٩٦٨) وبرقم (٢٩٦٩) وبرقم (٢٩٧٠) والنسائى فى (المجتبى) فى قسم الفى باب (١) برقم (١) ٧/ ١٣٢۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٣٠)

مدینہ اور فدک میں لوٹایا تھا اور خیبر کے خمس سے جو بچا تھا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہو گا، ہم نے جو کچھ چھوڑا صدقہ ہو گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (خاندان) اس مال سے کھاتا رہے گا اور میں اللہ کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا، جس پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا، میں اس میں وہی لائحہ عمل اختیار کروں گا، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل پیرا تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بطور وراثت کچھ دینے سے انکار کر دیا، اس معاملہ پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ناراض ہوگئیں اور ان سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور ان سے اپنی وفات تک گفتگو نہیں کی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں، انہیں ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیے بغیر رات کو دفن کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگوں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ توجہ تھی، (وہ انہیں کچھ اہمیت دیتے تھے) تو جب وہ وفات پا گئیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے چہروں میں تبدیلی محسوس کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کی خواہش کی اور انہوں نے ان مہینوں میں بیعت نہیں کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور ہمارے پاس آپ کے ساتھ کوئی اور نہ آئے، وہ حضرت عمر بن خطاب کی آمد کو پسند نہیں کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ کی قسم! آپ ان کے پاس اکیلے نہ جائیں، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا سلوک کر سکتے ہیں، یعنی کسی ناگوار سلوک کا خطرہ نہیں ہے، میں اللہ کی قسم! ان کے پاس ضرور جاؤں گا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت (خطبہ) پڑھا اور پھر کہا کہ ہم اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی فضیلت کے معترف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو (خلافت) دی ہے، ہم اس کو بھی پہچانتے ہیں اور جو اچھائی اور خیر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت کی ہے، ہم اس پر آپ سے حسد نہیں کرتے، لیکن بات یہ ہے کہ آپ نے ہمارے مشورہ کے بغیر خود ہی اس خلافت کا فیصلہ کر لیا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری کی بنا پر (مشورہ میں) اپنا حق سمجھتے تھے، اس طرح وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہے حتی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی کہا، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کا پاس، لحاظ، مجھے اپنی رشتہ داری سے، صلہ رحمی کرنے سے زیادہ عزیز ہے، رہا وہ اختلاف جو میرے اور آپ کے درمیان ان اموال کی بنا پر پیدا ہوگیا ہے تو میں نے حق کو ملحوظ رکھنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میں نے کوئی ایسا کام نہیں، چھوڑا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کرتے دیکھا ہے، میں نے ایسے ہی کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر سے کہا، آج سہ پہر ہم آپ سے بیعت کریں گے، تو جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھا دی، وہ منبر پر چڑھ گئے، تشہد یعنی کلمہ شہادت پڑھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام

و مرتبہ بیان کیا اور بیعت سے پیچھے رہنے کی بات کی اور ان کا وہ عذر بیان کیا جو انہوں نے پیش کیا تھا، پھر استغفار کیا، (اور منبر سے اتر آئے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور ابوبکر سے حق کی عظمت کو بیان کیا اور بتایا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے، اس پر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نے آمادہ نہیں کیا اور نہ اس فضیلت سے انکار نے جو اللہ نے اسے بخشی ہے، لیکن بات یہ ہے کہ ہم اس معاملہ (خلافت) میں اپنا حصہ سمجھتے تھے اور ہمیں اس میں مشورہ دینے سے محروم رکھا گیا، اس وجہ سے ہم نے ناراضی محسوس کی، اس سے مسلمان خوش ہو گئے اور کہنے لگے، آپ نے درست کہا اور جب وہ معروف بات کی طرف لوٹ آئے تو مسلمان حضرت علی کے زیادہ قریب ہو گئے۔

مفردات الحدیث ❊ ارسلت الی ابی بکر: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں خود ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور اپنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ اموال میں سے جو مندرجہ ذیل ہیں میں حصہ طلب کیا۔

(۱) اموال مدینہ: بنونضیر کے باغات، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فئی میں حاصل ہوئے تھے، آپ نے ان کا اکثر حصہ مہاجروں میں تقسیم کر دیا، اور انصار نے جو مال مہاجروں کو دیئے تھے، وہ ان کو واپس کر دیئے گئے اور بنونضیر کے باغات سے دو ضرورت مند انصاریوں کو بھی حصہ دیا گیا اور باقی حصہ فئی کے مال کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا۔

(۲) فَدَك: یہ مدینہ سے تین مراحل اور خیبر سے دو دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ تھا، وہاں یہودی آباد تھے، جب خیبر فتح ہو گیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیش کش کی کہ انہیں کچھ نہ کہا جائے اور وہ یہ علاقہ خالی کرنے کے لیے تیار ہیں تو آپ نے اہل خیبر کے معاملہ کے مطابق، فدک کی نصف پیداوار دینے پر، ان کی مصالحت کی پیش کش قبول کر لی، اس طرح چونکہ مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے، اس لیے یہ مال فئی ٹھہرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرف و اختیار میں آ گیا۔

(۳) خمس خیبر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اس شرط پر یہود کے پاس رہنے دی کہ ساری کھیتی اور تمام پھلوں کی پیداوار کا آدھا حصہ یہود کو دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک مرضی ہو گی، آپ یہود کو اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے، پھر خیبر کی تقسیم اس طرح کی گئی کہ اسے چھتیس (۳۶) حصوں میں تقسیم کیا گیا، ہر حصہ ایک سو حصہ پر مشتمل تھا، اس طرح کل حصے، چھتیس سو (۳۶۰۰) ہوئے، ان میں سے نصف یعنی اٹھارہ سو (۱۸۰۰) حصے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات اور حوادث کے لیے الگ کر لیے اور اٹھارہ سو حصے مسلمانوں میں اس لیے تقسیم کیے گئے کہ وہ اہل حدیبیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ اور انعام تھا، اہل حدیبیہ کی تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) تھی، جو خیبر آئے وہ اپنے ساتھ دو سو (۲۰۰) گھوڑے لائے تھے اور گھوڑ سوار کو تین حصے ملتے ہیں، اس طرح دو سو (۲۰۰) سواروں کو چھ سو حصے آئے اور باقی بارہ سو پیدل حضرات کو ۱۲ سو حصے آئے، تفصیل کے لیے سیرۃ ابن ہشام مع الروض الانف للسهيلي، ج ٢ ص ٢٤٦ اور الرحیق المختوم، غزوہ خیبر دیکھیں۔

(۴) انما یاکل آل محمد فی هذا المال: آل محمد ﷺ اس مال سے کھائے گا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی قرابت کو ان منافع سے محروم نہیں کیا جو انہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں حاصل تھے، صرف بطور وراثت مال دینے سے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق انکار کیا اور اگر ان اموال کا نظم ونسق حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا جاتا، جس کے وہ خواہش مند تھے تو اس میں وراثت والی صورت حال پیدا ہو جاتی، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ اموال حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تولیت میں دیئے تھے تو ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور معاملہ دور تک جا پہنچا۔

عمر بن شبہ تاریخ مدینہ میں لکھتے ہیں، فلم تکلمه فی ذالك المال حتی ماتت: وہ اس کے بارے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وفات تک گفتگو نہیں کی، سنن ابی داود کی حدیث نمبر ۲۹۷۳ ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، فانت و ما سمعت: تو اپنے سنے ہوئے پر عمل کرنے میں آزاد ہے، اس لیے ابن کثیر لکھتے ہیں، انها سلمت له ما قال: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول تسلیم کر لیا، (البدایة والنهایة، ج ۵، ص ۲۸۹) الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۵۶۔ ان فاطمة لم تمت الا راضية عن ابی بكر، عمدة القاری ج ۱۵، ص ۲۰۔

(۵) فغضبت فاطمه ووجدت، فهجرته: یہ امام زہری کا اپنا تصور یا خیال ہے جو کئی روایات کے منافی ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے، تکملہ ج ۳، ص ۹۲ تا ۹۶

باقر مجلسی جلاء العیون ص ۱۷۲ پر لکھتے ہیں، بوصیت العمل نموده خود متوجه تیمارداری بود اسماء بنت عمیس آن حضرت را وریں امور معونت می کرد، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تلقین وتاکید پر عمل کرتے ہوئے بذات خود ان کی تیمارداری پر توجہ دی اور اس سلسلہ میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے ان سے تعاون کیا، مصنف عبدالرزاق ج ۳، ص ۴۱۰، پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا۔

(۶) ولم یؤذن بها ابا بکر: یہ بھی زہری کا خیال ہے اور اس کے خلاف روایات موجود ہیں، کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کرتی رہی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ، وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دینے میں شریک تھیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تکملہ ج ۳، ص ۱۰۱، ۱۰۲۔

(۷) اصلیٰ علیها علیؓ: یہ بھی زہری کا خیال ہے اور کئی مرسل روایات اس کے خلاف موجود ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ تکملہ، ج ۳، ص ۱۰۳۔

ابو نعیم رحمہ اللہ حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۹۶ پر لکھتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کبر ابو بکر علی فاطمه اربعًا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

(۸) وم یکن بایع تلك الاشهر: انھوں نے چھ ماہ بیعت نہیں کی، یہ بھی زہری کا کلام ہے، تکملہ ج ۳، ص ۱۰۶۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو تین دن کے اندر بیعت کر لی تھی۔ تکملہ، ج ۳ ص ۱۰۷ تا ۱۰۹۔ تفصیل کے لیے دیکھیے صدیق اکبر بحث حضرت علی کی بیعت ص ۸۹ تا ۱۰۳

چھ ماہ کے بعد تجدید بیعت کی تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں وہ مشغولیت کی بنا پر اجتماعی امور میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔

☆ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں، اس واقعہ کا ایک اہم اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی دن بیعت کی ہے یا وفات کے دوسرے دن اور یہی حقیقت امر ہے، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہیں چھوڑا اور کسی نماز میں بھی غیر حاضر نہیں رہے، البدایہ والنہایہ ج ۵، ص ۲۴۹۔

مولانا علی میاں لکھتے ہیں، ابن کثیر اور دوسرے اہل علم کا رجحان اس طرف ہے کہ دوسری بیعت پہلی بیعت کی توثیق و تجدید تھی، اس سلسلہ میں صحیحین اور ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں متعدد روایتیں ہیں، دیکھئے، البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۴۶۔

(۹) لم ننفس عَلَيْكَ: ہمیں آپ سے حسد و کینہ نہیں ہے۔

(۱۰) كان المسلمون الى عَلِيّ قريبا: مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل سے بہت خوش ہوئے اور ان کے پہلے سے زیادہ قریب ہو گئے۔

فائدہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آنے کی دعوت دی اور کہا، آپ کے ساتھ کوئی اور نہ آئے، کیونکہ خلیفہ ابو بکر تھے اور وہ ان سے علیحدگی میں اپنا شکوہ و شکایت بیان کرنا چاہتے اور حضرت ابو بکر چونکہ نہایت نرم دل، بردبار متحمل اور رقیق القلب تھے، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے، وہ تمام شکوہ شکایت تحمل اور متانت سے سن لیں گے، اگر ان کے ساتھ کوئی اور آ گیا، خاص کر عمر رضی اللہ عنہ آ گئے تو چونکہ وہ ذرا سخت مزاج کے تھے اور اصول پسند تھے، شاید وہ ہمارا شکوہ و شکایت پوری طرح نہیں سن سکیں یا اس پر کسی رد عمل کا اظہار کریں، اس طرح باہمی اعتماد کی فضا قائم نہ رہ سکے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اکیلے جانے سے اس لیے روکا کہ شاید وہ اپنی نرم مزاجی کی وجہ سے بات کرنے میں زیادہ لچک اور نرمی اختیار کریں یا ان کو اگر کوئی سخت بات کہی جائے تو وہ اس کا جواب نہ دیں، اس طرح خلیفہ کا وقار مجروح ہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے، اب اتنا عرصہ ہو گیا ہے، وہ آغاز کا رنج اور غصہ زائل ہو چکا ہے، اس لیے ان سے کسی قسم کے غلط سلوک کا خطرہ نہیں ہے اور ان کی رائے کے عین مطابق اعتماد کی فضا میں بات چیت ہوئی، شکوہ و شکایت نہیں سنائے گئے اور افہام و تفہیم سے مسئلہ حل ہو گیا اور انہوں نے تجدید بیعت کر کے، بعد میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور بعد و دوری کی فضا بالکل ختم ہو گئی۔

[4581] ۵۳-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ

[4581] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٥٥)

حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُو بَكْرٍ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا اِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ

[4581] ۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس، رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے اپنا حصہ کا مطالبہ کرنے کے لیے آئے، وہ دونوں آپ ﷺ کی فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ معمر کہتے ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر کے عظیم حق کو بیان کیا، ان کی فضیلت کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے، آپ نے درست کیا اور آپ نے اچھا کام کیا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ معروف بات کے قریب ہوئے تو لوگ ان کے قریب آ گئے۔

[4582] ٥٤۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَاَبَى اَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلْتُ بِهِ اِنِّي اَخْشَى اِنْ

[4582] تقدم تخريجه برقم (٤٥٥٥)

تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ اَنْ اَزِيغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَاَمْرُهُمَا اِلَى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ

[4582] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لوٹائے ہوئے مال سے جو کچھ چھوڑ گئے ہیں، اس سے ان کا حصہ انہیں دیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا'' ہم نے جو کچھ چھوڑا، صدقہ ہوگا۔'' وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس مال سے اپنا حصہ مانگتی تھیں، جو آپ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ میں اپنے صدقہ کی صورت میں چھوڑا تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دینے سے انکار کیا اور کہا، میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا، جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کرتے تھے، مگر میں اس پر عمل کروں گا، کیونکہ میں ڈرتا ہوں، اگر میں نے آپ کے کسی عمل کو چھوڑ دیا تو میں راہ راست سے کجی اختیار کروں گا، رہا آپ کا مدینہ والا صدقہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ کر دیا تھا اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلبہ حاصل کر لیا تھا، رہا خیبر اور فدک والا حصہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو روک لیا اور کہا، یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ صدقہ ہے، جو آپ ﷺ پیش آمدہ حقوق اور اپنے حوادثات پر خرچ کرتے تھے اور یہ دونوں معاملات حکمران کی ذمہ داری ہیں اور وہ دونوں آج تک اس حالت پر برقرار ہیں۔

فائدہ :...... جب مدینہ والے صدقات کا انتظام کے سلسلہ میں حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما میں اختلاف رونما ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دونوں میں تقسیم کرنے سے انکار کر دیا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے قدم پیچھے ہٹا لیا اور آہستہ آہستہ ان صدقات کی تولیت وانتظام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چلا گیا، لیکن فدک اور خیبر والا حصہ، خلیفہ کے کنٹرول میں رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسے اپنے دور حکومت میں اپنی اولاد کو نہیں دیا، کیونکہ اس کو مسلمانوں کے مفادات اور حکومت وریاست کی ضروریات پر خرچ کیا جاتا تھا، بس یہی اس کے حقدار تھے۔

[4583] ٥٥۔(١٧٦٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

[4583] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: نفقة القيم للوقف برقم (٢٧٧٦) وفي فرض الخمس ، برقم (٣٠٩٦) وفي الفرائض، برقم (٦٧٢٩) واخرجه ابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفيء، برقم (٢٩٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠٥)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ))

[4583] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے وارث ایک دینار بھی تقسیم نہیں کریں گے، میں نے جو کچھ چھوڑا ہے، وہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے کام کے نگران (خلیفہ یا صدقات کی نگرانی کرنے والے) کی ضروریات کے پورا کرنے کے بعد صدقہ ہوگا۔''

[4584] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4584] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4585] ٥٦۔(١٧٦١) وحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))

[4585] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنایا جائے گا، ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہوگا۔'' حضرت ابو بکر، حضرت فاطمہ اور حضرت علی وعباس کے تنازع کی اصل حقیقت کی تفصیل کے لیے دیکھیے، رحماء بینھم اول صدیقی ص ١٠٥ تا ١٦٨۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ کس نے پڑھا دیکھیے صفحہ ١٨٣ تا ١٨٩ مصنف مولانا محمد نافع رحمہ اللہ۔

١٧...... بَاب: كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ

باب ١٧: جنگ میں حاضر لوگوں میں غنیمت تقسیم کرنے کی صورت وکیفیت

[4586] ٥٧۔(١٧٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا

[4584] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٤)

[4585] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٦٢)

[4586] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی السیر باب: فی سهم الخیل برقم (١٥٥٤) انظر (التحفة) برقم (٧٩٠٧)

[4586]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت میں سے گھوڑے کو دو حصے دیئے اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

[4587] (. . .)و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ

[4587]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں فی الفضل کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کو دو حصے ملیں گے اور آدمی کو ایک حصہ، اس طرح، گھڑسوار کے تین حصے ہوں گے، ایک اپنا اور دو گھوڑے کے اور جن حدیثوں میں یہ ہے کہ فارس (گھڑسوار) کو دو حصے ہیں اور پیدل کا ایک حصہ، ان کا معنی یہ ہے کہ وہ ایک اپنا حصہ لے گا اور ایک گھوڑے کا حصہ لے گا اور گھوڑے کا حصہ دوگنا ہے، اس طرح حضرت ابن عمر کی دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے اور جمہور کا یہی موقف ہے، جس میں ائمہ حجاز (مالک، شافعی، احمد) صاحبین (ابو یوسف، محمد) داخل ہیں، تفصیل کے لیے دیکھیے المغنی، ج ۱۳، ص ۸۵۔ مسئلہ نمبر ۱۶۴۳۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک گھوڑ سوار کو دو حصے ملیں گے، ایک اپنا اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑے کو بھی ایک ہی حصہ ملے گا، دو نہیں ملیں گے۔

غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں، حاصل بحث یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کا نظریہ بہت قوی ہے، کیونکہ انہوں نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان کی اسانید بلاشبہ ان احادیث کی اسانید سے زیادہ قوی ہیں، جن سے امام ابوحنیفہ نے استدلال کیا ہے، شرح صحیح مسلم، ج ۵، ص ۴۶۵۔

۱۸......بَاب: الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ

باب ۱۸: غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ امداد اور غنیمت کا مباح ہونا

[4588] ۵۸-(۱۷۶۳)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

[4587] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۹۷)

[4588] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في فداء الاسير بالمال برقم (۲۶۹۰) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الانفال برقم (۳۱۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۹۶)

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي ا بُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ ((**اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ**)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ [الانفال: ۹] فَأَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((**صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا**)) يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ((**مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى**)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرٰى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ**)) قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأٰى أَبُوبَكْرٍ وَلٰكِنِّي أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ

تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ)) قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلٰى قَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا [الانفال: ٦٧] فَأَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ

[4588] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن آیا، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کو دیکھا، وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) تھے اور آپ ﷺ کے ساتھی ۳۱۹ تین سو انیس آدمی تھے تو رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور بلند آواز سے اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے،''اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے، اس کو پورا فرما، اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے، وہ عطا فرما، اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' آپ مسلسل، دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے، قبلہ کی طرف منہ کر کے، بلند آواز سے اپنے رب کو پکارتے رہے حتی کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر پڑی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ کی چادر اٹھا کر، آپ کے کندھوں پر ڈال دی، پھر آپ کو آپ سے پیچھے سے چمٹ گئے اور کہا، اے اللہ کے نبی! آپ کا اپنے رب سے مانگنا کافی ہے، کیونکہ وہ یقیناً آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری،''جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا:''میں تمہاری لگاتار آنے والے ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا۔'' انفال آیت نمبر ۹۔

تو اللہ نے آپ کی فرشتوں سے مدد فرمائی، ابو زمیل بیان کرتے ہیں، مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اس دوران کہ ایک مسلمان مرد، اس دن اپنے آگے ایک کافر انسان کے پیچھے بھاگ رہا تھا، اچانک اس نے اپنے اوپر کوڑا پڑنے کی آواز سنی اور گھوڑا سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا، حیزوم آگے بڑھ تو اس نے اپنے آگے والے مشرک کو دیکھا، وہ چت گر پڑا تو اس نے اس کا جائزہ لیا اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا، جس طرح کوڑے کی چوٹ سے ہوتا ہے اور اس کا پورا جسم نیلا ہوگیا تو انصاری نے آکر یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا:''تو نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان کی مدد تھی۔'' تو مسلمانوں نے اس دن ستر (۷۰) مشرکوں کو قتل کیا اور ستر (۷۰) کو قیدی بنایا۔

ابو زمیل کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا تو جب مسلمانوں نے قیدیوں کو گرفتار کر لیا، رسول اللہ ﷺ

نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، "تمھاری ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟" تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے چچا زاد اور خاندان کے افراد ہیں، میری رائے ہے آپ ان سے فدیہ لے لیں، جو ہمارے لیے کافروں کے خلاف قوت کا سبب ہوگا اور ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام کی توفیق (ہدایت) دے دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، "تیرا نظریہ کیا ہے؟ اے خطاب کے بیٹے۔" میں نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! میری رائے ابوبکر والی رائے نہیں ہے، لیکن میری رائے ہے، آپ ان کو ہمارے قابو میں دیں تاکہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں تو آپ عقیل علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کریں، تاکہ وہ اس کی گردن مار دے اور فلاں (عمر کا رشتہ دار) میرے حوالہ کریں، تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں، کیونکہ یہ لوگ کفر کے امام اور اس کے سرغنے ہیں، (ان کے مارنے سے کفر کا زور ٹوٹ جائے گا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات کو پسند کیا اور میری بات کو پسند نہیں فرمایا تو جب اگلا دن آیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے رو رہے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتائیے آپ اور آپ کا ساتھی کس وجہ سے رو رہے ہیں، اگر مجھے رونا آیا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو میں آپ دونوں کے رونے کے باعث رونی صورت بنا لوں گا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اس پیشکش پر رو رہا ہوں جو تیرے ساتھیوں نے، ان سے فدیہ لینے کے بارے میں مجھ پر پیش کی، مجھ پر ان لوگوں کا عذاب اس درخت سے بھی قریب تر پیش کیا گیا ہے، (وہ درخت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھا) اور اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی، "نبی کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ ان لوگوں کا زمین پر خون بہائے بغیر قیدی بناتا سے لے کر تو تم جو غنیمت تمھیں حاصل ہوئی ہے، حلال اور پاک سمجھ کر کھاؤ۔" (الانفال، آیت نمبر ۶۷۔ ۶۹) اس طرح اللہ نے ان کے لیے غنیمت حلال قرار دے دی۔

مفردات الحديث

❶ يَهْتِفُ بِربه: بلند آواز سے، اللہ سے دعا کرنے لگے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گریہ وزاری اور دعا کو دیکھ کر مسلمان مطمئن ہو جائیں اور ان کے دل تقویت حاصل کر لیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب آپ کی یہ کیفیت دیکھی تو انہیں اطمینان ہو گیا کہ اللہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا اور اپنا وعدہ جلد پورا فرمائے گا، اس لیے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! كفاك منا شدتك: آپ نے بلند آواز (نشید) سے جو دعا فرمائی ہے، وہ کافی ہے، اس لیے آپ بس کریں، خطم انفه: اس کی ناک پر نشان پڑ گیا۔ ❷ صناديد: صنديد کی جمع ہے، لیڈر، سردار۔ ❸ هَوِىَ: پسند کیا۔ بتاكيتُ: میں رونے والی صورت بنا لوں گا، تاکہ آپ کی موافقت ہو سکے۔

❹ يُثْخِنَ فى الارض: زمین میں خون بہائے۔

فائدہ: ......غزوۂ بدر ۱۷ رمضان المبارک جمعہ کے دن پیش آیا اور یہ مسلمانوں کی کافروں سے باضابطہ پہلی جنگ

تھی، جس میں ہر اعتبار سے ظاہری وسائل کے لحاظ سے مسلمان کم تر تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اور ان کے اطمینان قلب کے لیے ایک ہزار فرشتے نازل فرمانے کی بشارت فرمائی، تاکہ وہ ظاہری وسائل و اسباب میں فائق ہونے سے خوش ہو کر پوری جرأت و بسالت سے جنگ میں حصہ لیں، وگرنہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے بغیر بھی ان کو فتح یاب کر سکتا تھا، لیکن اس کی نصرت و مدد اسباب کے پردے میں آتی ہے، اس لیے ایک فرشتہ کی بجائے، جو ان کی تباہی کے لیے کافی تھا، ہزار فرشتے بھیجے اور ان میں سے بعض نے باقاعدہ جنگ میں بھی حصہ لیا ہے، جیسا کہ اس صحیح حدیث سے ثابت ہو رہا ہے، جمہور کا یہی موقف ہے، جب مسلمان فتح یاب ہو گئے اور ستر (۷۰) مشرک قید کر لیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے دو صورتیں پیش کیں، ان کو قتل کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے، لیکن اس صورت میں آئندہ سال اتنے ہی مسلمان شہید ہوں گے، ان دو صورتوں میں ایک کا انتخاب دراصل مسلمانوں کا امتحان تھا کہ وہ اپنی رائے سے کس کو اختیار کرتے ہیں، جیسا کہ ازواج مطہرات کے امتحان و آزمائش کے لیے انہیں دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی آپ ﷺ نے آزادی دی تھی، جس کی تفصیل سورہ احزاب کی آیت، ان كنتن تردن الحيوة الدنيا۔ الايه۔ میں ہے یا آپ ﷺ کے سامنے واقعہ معراج میں دودھ اور شراب اور شہد پیش کیا گیا تھا تو آپ نے صحابہ سے رائے لی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی طبعی نرم دلی اور شفقت کی بنا پر یہ رائے دی کہ یہ قیدی اپنے بھائی بند ہیں، آپ ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیں، اس نرم سلوک اور احسان کی بنا پر ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لیے ہدایت کا راستہ کھول دے اور یہ لوگ اور ان کے اتباع اولاد مسلمان ہو کر ہمارے دست و بازو بنیں اور فدیہ کے مال سے ہم اپنی جنگی ضرورتیں پوری کر لیں گے، عام صحابہ نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی طبعی رحم دلی اور شفقت و صلہ رحمی کی خاطر اس رائے کو پسند کیا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رائے سے اختلاف کرتے ہوئے اپنی رائے پیش کی کہ یہ قیدی کفر کے امام اور کافروں کے لیڈر ہیں، ان کو ختم کر دیا جائے تو کفر و شرک کا زور ٹوٹ جائے گا، تمام مشرکوں پر رعب و دبدبہ قائم ہو جائے گا اور ہم کفر و شرک اور ان لوگوں سے انتہائی نفرت و بغض کا اظہار کرنے کی خاطر، اپنے اپنے عزیز و اقارب کو اپنے ہاتھوں سے قتل کریں اور حضرت سعد بن معاذ نے بھی ان کی تائید کی، لیکن فدیہ والوں کی رائے پر عمل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اس کو ﴿تريدون عرض الدنيا﴾ تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو سے تعبیر کیا، یہ غلطی بظاہر ایسی تھی کہ اس پر مواخذہ ہوتا اور سخت سزا ملتی اور وہ عذاب آپ ﷺ کو دکھایا بھی گیا، لیکن اس بنا پر یہ عذاب روک دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اجتہادی غلطی پر سزا نہیں دیتا، آیت میں آمدہ تہدید و عتاب کی بنا پر مسلمان ڈر گئے اور مال غنیمت سے احتراز کرنے لگے، اس لیے مال غنیمت کے حلال و طیب ہونے کا اعلان کر دیا گیا، (تفصیل کے لیے اس آیت کی تفسیر، حاشیہ عثمانی میں دیکھیے)

١٩...... بَاب: رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ

باب ١٩: قیدی کو باندھنے اور قید کرنے اور اس پر احسان کرنے کا جواز

[4589] ٥٩-(١٧٦٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ **((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ))** فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ **((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ))** قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ))** قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[4589] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ سوار دستہ نجد کی طرف بھیجا تو وہ دستہ

[4589] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: الاغتسال اذا اسلم وربط الاسير ايضا في المسجد برقم (٤٦٢) وفي باب: دخول المشرك المسجد برقم (٤٦٩) وفي الخصومات باب: التوثق ممن تخشى معرته برقم (٢٤٢٢) وفي باب: الربط والحبس في الحرم برقم (٢٤٢٣) وفي المغازي باب: وفد بني حنيفة برقم (٤٣٧٢) والنسائي في ←

بنو حنیفہ کے ثمامہ بن اثال نامی آدمی کو پکڑ لایا جو اہل یمامہ کا سردار تھا تو اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''تیرا کیا خیال ہے، اے ثمامہ!'' تو اس نے کہا، اے محمد! میرا خیال اچھا ہے، (کیونکہ آپ ﷺ کسی کے ساتھ برا سلوک نہیں کرتے)۔ اگر آپ قتل کریں گے تو ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے، اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان کریں گے اور اگر آپ ﷺ کو مال مطلوب ہے تو جتنا چاہیے لے لیجئے تو رسول اللہ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے حتی کہ اگلے دن کے بعد آئے اور پوچھا، ''تیرا کیا تصور ہے؟ اے ثمامہ۔'' اس نے کہا، جو میں آپ کو کہہ چکا ہوں، اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان فرمائیں گے اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایک صاحب خون کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ لیں، آپ کو دے دیا جائے گا تو آپ اسے چھوڑ کر چلے گئے حتی کہ اگلا دن آ گیا تو آپ نے پوچھا، ''تیرا کیا گمان ہے؟ اے ثمامہ۔'' تو اس نے کہا، میں نے اپنا نظریہ آپ کو بتا دیا ہے، اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار انسان پر احسان ہوگا اور اگر آپ قتل کریں گے تو آپ ایک خون کے مالک کو قتل کریں گے۔'' اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو مانگئے، جو آپ چاہیں، مل جائے گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثمامہ کو آزاد کر دو۔'' تو وہ مسجد کے قریبی نخلستان میں چلا گیا اور غسل کیا، پھر مسجد میں داخل ہو کر کہنے لگا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں، اے محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ (شخص) مجھے آپ کے چہرہ (شخصیت) سے زیادہ مبغوض نہ تھا اور اب آپ ﷺ کا چہرہ تمام چہروں سے مجھے زیادہ محبوب ہے، اللہ کی قسم! کوئی دین، مجھے آپ کے دن سے زیادہ ناپسندیدہ نہ تھا اور اب آپ کا دین، تمام دینوں سے مجھے زیادہ پسند ہے، اللہ کی قسم! کوئی شہر میرے نزدیک آپ کے شہر سے زیادہ قابل نفرت نہ تھا اور اب آپ کا علاقہ (شہر) مجھے تمام شہروں سے زیادہ پسند ہے اور آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت پکڑا جبکہ میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا تو آپ کا کیا خیال ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے (قبولیت کی) بشارت سنائی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا، جب وہ مکہ آیا تو کسی نے اس سے پوچھا، کیا بے دین ہو گئے ہو؟ اس نے کہا، نہیں، لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں اور نہیں، اللہ کی قسم! تمہارے پاس ثمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا، جب تک رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

مفردات الحدیث ❶ **ما ذا عندك؟ يا ثمامه:** اے ثمامہ، تیرے خیال میں ہم تیرے ساتھ کیا سلوک

← (المجتبی) في الطهارة باب: تقديم غسل الكافر اذا اراد ان يسلم برقم ١/ ١٠٩ و ١١٠۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٠٠٧)

کریں گے۔ ❷ ان تقتل، تقتل ذا دم: اگر قتل کرو گے تو ایک قدر و قیمت اور صاحب حیثیت کا خون بہاؤ گے، جس کے خون کا بدلہ لیا جائے اور اس کا خون، اس کے دشمن کے لیے تشفی بخش ہے یا وہ اپنے فعل و حرکت کی بنا پر قتل کا مستحق ہے، اس لیے آپ ﷺ قتل کر کے کسی جرم کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، قیدی کو مسجد میں باندھنا اور قید کرنا جائز ہے اور ضرورت یا کسی مقصد کے تحت کسی کافر کو مسجد میں لایا جا سکتا ہے، آپ ﷺ نے ایک کافر کو تین دن تک مسجد میں باندھے رکھا تاکہ وہ مسلمانوں کی سیرت و کردار اور ان کے پیغام سے آگاہ ہو اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام لانے کے لیے غسل کی ضرورت ہے، امام مالک، امام احمد کے نزدیک، یہ فرض ہے احناف کے نزدیک مستحب ہے اور شوافع کے نزدیک اگر کافر جنبی ہوا ہو تو واجب ہے، ورنہ لازم نہیں ہے، مستحب ہے۔

[4590] ٦٠-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ
اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ

[4590]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھڑ سوار سرزمین نجد کی طرف روانہ کیے اور وہ ثمامہ بن اثال حنفی نامی انسان کو پکڑ لائے، جو اہل یمامہ کا سردار تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف یہ فرق ہے کہ یہاں ان تقتل کی جگہ ان تقتلنی ہے کہ اگر آپ مجھے قتل کریں گے۔

٢٠...... بَاب :اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ

باب ٢٠: یہود کو حجاز کی سرزمین سے جلاوطن کرنا

[4591] ٦١-(١٧٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

[4590] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٧٣)

[4591] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجزية والموادعة باب: اخراج اليهود من جزيرة العرب برقم (٣١٦٨) وفي الاكراه باب: بيع المكره ونحوه في الحق وغيره برقم (٦٩٤٤) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: (وكان الانسان اكثر شئى جدلا) برقم (٧٣٤٨) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: كيف كان اخراج اليهود من المدينة برقم (٣٠٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٠)

((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ))

[4591]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں تھے کہ اس دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کی طرف چلو۔'' تو ہم آپ کے ساتھ چل پڑے حتی کہ ان کے پاس پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر ان سے بلند آواز سے فرمایا: ''اے یہودیوں کی جماعت! اسلام لے آؤ، سلامت رہو گے۔'' انہوں نے جواب دیا، اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''یہی میں چاہتا ہوں، اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔'' تو انہوں نے جواب دیا، اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہی میرا مقصد ہے۔'' تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جان لو، یہ زمین تو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور میں تم کو اس سرزمین سے نکالنا چاہتا ہوں تو جسے اپنے مال کے عوض کچھ ملتا ہو، وہ اسے بیچ دے، وگرنہ جان لو، یہ زمین تو اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ **قد بلغت**: آپ کا کام پیغام پہنچانا اور اسلام کی دعوت دینا ہے، وہ آپ نے دے دی ہے، ماننا یا نہ ماننا ہمارا کام ہے۔ ❷ **ذالك ارید**: میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم اس کا اعتراف کرلو کہ تم تک پیغام پہنچ گیا ہے۔

فائدہ :...... جنگ بنوقریظہ تک جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے اور مدینہ آنے سے پہلے کا واقعہ ہے، تمام یہودی قبائل، بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ کو ان کی عہد شکنی کی بنا پر مدینہ سے نکالا جا چکا تھا، لیکن ان کے بعض چھوٹے خاندان پیچھے رہ گئے، جو تعلیم و تعلم میں مشغول تھے، اب آپ نے ان کو بھی مدینہ سے نکالنا چاہا تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دی اور ان کے انکار پر کہا، اب تمہارے یہاں سے نکلنے کا وقت آ گیا، لہٰذا اپنا مال، اسباب بیچ کر یہاں کی زمین خالی کردو اور یہاں سے چلے جاؤ۔

[4592] ٦٢۔(١٧٦٦) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

[4592] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث بني النضير ومخرج رسول الله ﷺ اليهم في دية الرجلين وما ارادوا من الغدر برسول الله ﷺ برقم (٤٠٢٨) وابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفي باب: في خبر النضير برقم (٣٠٠٥) انظر (التحفة) برقم (٨٤٥٥)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ یَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآئَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوا وَاَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ

[4592]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کو نکال دیا اور احسان کرتے ہوئے بنو قریظہ کو رہنے دیا حتی کہ اس کے بعد قریظہ نے بھی جنگ لڑی تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچیوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر ان میں سے بعض رسول اللہ ﷺ سے آ ملے تو آپ نے ان کو پناہ دی اور وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے یہودیوں، بنو قینقاع، جو عبداللہ بن سلام کی قوم ہے اور بنو حارثہ کے یہودیوں اور مدینہ کے ہر یہودی خاندان کو نکال دیا۔

فائدہ:...... بنو نضیر کی جلاوطنی کا واقعہ گزر چکا ہے، بنو قریظہ کا ذکر اگلے باب میں آ رہا ہے اور بنو قینقاع کا واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر کے بعد ایک عرب عورت سامان تجارت لے کر بازار میں آئی اور ایک زرگر کے پاس بیٹھ گئی، یہودیوں نے اس سے کہا، اپنا منہ ننگا کرو، اس نے انکار کر دیا، اس پر اس سونار نے، اس کے کپڑے کا نچلا کنارہ پچھلی طرف باندھ دیا اور اس عورت کو پتہ نہ چلا، جب وہ اٹھی تو بے پردہ ہو گئی تو وہ ہنسنے لگے، وہ چیخنے چلانے لگی، جسے سن کر ایک مسلمان نے اس زرگر پر حملہ کر کے اس کو قتل کر ڈالا، جواباً یہودیوں نے مسلمان پر حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا، اس کے بعد مقتول مسلمان کے ورثاء نے شور مچایا، اس طرح مسلمانوں اور بنو قینقاع کے درمیان جنگ شروع ہو گئی، اور آپ نے شوال ۲ھ کے آخری پندرہ دنوں میں ان کا محاصرہ کر لیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، چنانچہ انہوں نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیئے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی جان و مال اور آل و اولاد اور عورتوں کے بارے میں جو فیصلہ کریں گے، انہیں منظور ہوگا، اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم سے ان سب کو باندھ لیا گیا، لیکن بالآخر عبداللہ بن ابی منافق کے انتہائی سخت اور بے جا اصرار پر آپ نے انہیں چھوڑ دیا اور انہیں مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا، (تفصیل کے لیے الرحیق المختوم دیکھئے)

[4593] (. . .) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ

[4593] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٦٧)

[4593] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا حدیث زیادہ مفصل اور کامل ہے۔

٢١...... بَاب: إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

باب ٢١: یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکالنا

[4594] ٦٣-(١٧٦٧)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا))

[4594] ۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے ضرور نکال دوں گا حتی کہ صرف مسلمانوں کو اس میں رہنے دوں گا۔''

[4595] (...)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4595] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے ابوزبیر کے واسطہ سے ہی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

٢٢...... بَاب: جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ

باب ٢٢: عہد شکنی کرنے والوں سے جنگ کرنا جائز ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل حاکم کے حکم پر، جو فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، پر اتارنا جائز ہے

[4596] ٦٤-(١٧٦٨)و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ

[4594] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الخراج والامارة والفى باب: فى اخراج اليهود من جزيرة العرب برقم (٣٠٣٠) وبرقم (٣٠٣١) والترمذى فى (جامعه) فى السير باب: ما جاء فى اخراج العرب واليهود من جزيرة العرب برقم (١٦٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٤١٩)

[4595] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٥٦٩)

[4596] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: اذا نزل العدو على حكم رجل ←

مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاأُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ)) اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَرُبَّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ))

[4596] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوقریظہ حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے قلعہ سے اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو منگوایا، وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے تو جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے استقبال کے لیے آگے بڑھو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے تیرے فیصلہ پر ہتھیار ڈالے ہیں۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ان کے قابل جنگ افراد کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں، بچوں کو قیدی بنا لیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔'' اور بسا اوقات آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے شاہی فیصلہ دیا ہے۔'' اور ابن المثنیٰ کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے کہا، ''تو نے شاہی فیصلہ دیا ہے۔''

فائدہ :...... بنوقریظہ نے جب عہد شکنی کرتے ہوئے، مشرکین کا ساتھ دیا تو جنگ احزاب کے خاتمہ کے بعد آپ ﷺ نے حضرت جبریل کے کہنے پر بنوقریظہ کا محاصرہ کر لیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ حوصلہ ہار بیٹھے، حالانکہ ان کے پاس خوردونوش کا وافر سامان موجود تھا، پانی کے چشمے اور کنویں تھے، مضبوط اور محفوظ قلعے تھے، جبکہ مسلمان میدان میں انتہائی سخت سردی میں، بھوک کی سختیاں سہہ رہے تھے اور جنگ خندق کی مسلسل جنگی مصروفیات کی بنا پر تھکان سے چور چور تھے، بنوقریظہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالہ کر دیا کہ آپ جو مناسب سمجھیں، وہ فیصلہ فرمائیں، قبیلہ اوس کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے بنوقینقاع

← برقم (٣٠٤٣) وفی مناقب الانصار باب: مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه برقم (٣٨٠٤) وفی المغازی باب: مرجع النبی ﷺ من الاحزاب ومخرجه الی بنی قریظة ومحاصرته اباهم برقم (١٤٢١) وفی الاستئذان باب: قول النبی ﷺ (قوموا الی سیدکم) برقم (٦٢٦٢) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی القیام برقم (٥٢١٥) وبرقم (٥٢١٦) انظر (التحفة) برقم (٣٩٦٠)

کے ساتھ جو سلوک فرمایا تھا، وہ آپ کو یاد ہے، بنو قینقاع، ہمارے خزرجی بھائیوں کے حلیف تھے اور یہ لوگ ہمارے حلیف ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا آپ لوگ اس پر راضی ہیں کہ ان کے متعلق آپ ہی کا ایک فرد فیصلہ کرے؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو یہ معاملہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سپرد ہے، اوس کے لوگوں نے کہا، ہم اس پر راضی ہیں، اس کے بعد آپ نے حضرت سعد کو بلا بھیجا، کیونکہ وہ جنگ خندق کے دوران بازو کی رگ کٹنے کی وجہ سے لشکر کے ساتھ نہیں آئے تھے، جب وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے تو آپ نے انصار کو ان کے استقبال کا حکم دیا تو ان کے قبیلے کے لوگوں نے انہیں دونوں جانب سے گھیر لیا اور کہنے لگے، سعد اپنے حلیفوں کے بارے میں احسان اور بھلائی سے کام لیجئے گا، اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں وہ عادلانہ اور منصفانہ فیصلہ دیا، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے بارے میں وہ فیصلہ دیا ہے، جو بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔''

مجلس میں آنے والے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اہل خیر اور اہل فضل کی تعظیم و اکرام کے لیے آگے بڑھ کر استقبال کرنا جائز ہے، علامہ طیبی اس کا معنی کرتے ہیں، قوموا وامشوا الیه تلقیا واکراما، کھڑے ہو اور ان کے اکرام اور ملاقات کے لیے ان کی طرف جاؤ، اس لیے اس حدیث سے یہ استدلال کرنا درست نہیں ہے کہ آنے والے کے لیے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر تعظیم و اکرام کرنا جائز ہے، جبکہ آپ ﷺ نے صراحتاً یہ حکم دیا ہے کہ لا تقوموا کما تقوم الاعاجم علی ملوکهم، جس طرح عجمی اپنے بادشاہوں کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، ان کی طرح تم نہ کھڑے ہوں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی آمد پر جب حضرت عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے تو انہوں نے انہیں بیٹھنے کے لیے کہا اور فرمایا: ''میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے جو انسان اس سے خوش ہو کر کہ لوگ اس کے سامنے سیدھے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، فتح الباری، ج ۱۱، کتاب الاستئذان اور حضور اکرم ﷺ کی آمد پر صحابہ کرام کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کو یہ انداز پسند نہ تھا۔ (ترمذی) تفصیل کے لیے دیکھیے تکملہ فتح الملہم ج ۳ ص ۱۲۶۔۱۲۷ از فتح الباری ج ۱۱، استئذان الفتح

[4597] (. . .) و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ))

[4597] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٧١)

[4597]۔ امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے بھی یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں قضیت کی بجائے حَكَمْتَ کا لفظ ہے، لقد حکمت فیهم بحکم الله کہا یا لقد حکمت بحکم الملك، مقصد

دونوں جملوں کا ایک ہی ہے، اللہ کا ان کے بارے میں یہ فیصلہ ہے، جو تو نے کیا ہے۔

[4598] ٦٥-(١٧٦٩) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ

[4598]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جنگ خندق کے دن زخمی ہو گئے، انہیں ابن عرقہ نامی قریشی نے تیر مارا تھا، جوان کے بازو کی رگ میں لگا، (جس کو رگ حیات کہتے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں اور جب رسول اللہ ﷺ جنگ خندق سے واپس لوٹے، ہتھیار اتار دیے اور غسل فرمالیا تو آپ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے، وہ اپنے سر سے گرد و غبار جھاڑ رہے تھے اور کہنے لگے، آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! ہم نے تو ہتھیار نہیں اتارے ہیں، ان کی طرف جائیے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کدھر جاؤں۔'' تو اس نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے جنگ کی (محاصرہ کر لیا) تو رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر قلعہ سے اتر آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، حضرت سعد نے کہا، میرا ان کے بارے میں یہ

[4598] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصلاة باب: الخيمة فی المسجد للمرضى وغيرهم برقم (٤٦٣) وفی مناقب الانصار باب: هجرة النبی ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٠١) وفی المغازی باب: مرجع النبی ﷺ من الاحزاب ومخرجه الى بنی قريظة ومحاصرته اياهم برقم (٤١١٧) وفی باب: مرجع النبی ﷺ من الاحزاب ومخرجه الى بنی قريظة ومحاصرته اياهم برقم (٤١٢٢) وابو داود فی (سننه) فی الجنائز باب: العيادة مرارا برقم (٣١٠١) والنسائی فی (المجتبى) فی المساجد باب: ضرب الخباء فی المساجد برقم ٢/ ٤٥- انظر (التحفة) برقم (١٦٩٧٨)

فیصلہ ہے کہ ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں، عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔

[4599] ٦٦۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

[4599]۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کا فیصلہ کیا ہے۔''

[4600] ٦٧۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا

[4600]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، جبکہ ان کا زخم ٹھیک ہو رہا تھا، اے اللہ! تو خوب جانتا ہے، مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز (محبوب) نہیں ہے کہ میں تیری خاطر ان لوگوں سے لڑوں، جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا ہے اور اسے وطن سے نکال دیا ہے، اے اللہ! اگر قریش سے جنگ کا ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو مجھے باقی رکھ تا کہ میں تیری خاطر ان سے جنگ لڑوں، اے اللہ! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو اگر واقعی تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو تو زخم کو جاری کر دے اور اس کو میری موت کا سبب بنا دے تو وہ زخم ان کی ہنسلی سے بہنے لگا تو انہیں (ساتھ

[4599] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٧٣)
[4600] تقدم تخريجه برقم (٤٥٧٣)

کے خیمہ والوں) خوف زدہ نہ کیا، مسجد میں ان کے ساتھ بنوغفار کا بھی ایک خیمہ تھا، مگر اس چیز نے کہ خون ان کی طرف بہتا آ رہا ہے تو انہوں نے پوچھا، اے خیمہ والو، تمہاری طرف سے ہماری طرف کیا چیز آ رہی ہے، دیکھا تو حضرت سعد کا زخم بہہ رہا تھا اور وہ اس سے فوت ہو گئے۔

مفردات الحدیث ❶ تَحَجَّر كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ: زخم ٹھیک ہونے کے لیے خشک ہونے لگا، چونکہ ان کی خواہش اسی زخم سے شہادت حاصل کرنے کی تھی، جب زخم ٹھیک ہونے لگا تو انہوں نے یہ دعا کی اور موت کی دعا کسی مصیبت اور تنگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے منع ہے، شہادت کی آرزو اور تمنا کرنا ممنوع نہیں ہے۔ ❷ يَغِذُّ دماً: اس سے خون بہہ رہا تھا، اگر يَغْذُو ہو تو پھر بھی یہی معنی ہوگا۔

[4601] ٦٨-(. . .) و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

[4601] ۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے، اس رات زخم بہنے لگا اور وہ مسلسل بہتا رہا حتی کہ وہ وفات پا گئے اور اس وقت ایک کافر شاعر (جبل بن جوال ثعلبی) نے یہ شعر کہے:

[4601] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧١٥٧)

اے سعد! سعد بن معاذ سنو، قریظہ اور نضیر نے کیا کیا، تمہاری زندگی کی قسم! سعد بن معاذ جس صبح ان لوگوں نے مصائب برداشت کیے، وہ بہت صابر تھے، تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی جبکہ قوم خزرج کی ہانڈی گرم ہے اور جوش مار رہی ہے، معزز شخص ابوحباب نے کہا تھا، بنوقینقاع ٹھہرے رہو، مت جاؤ، حالانکہ بنوقریظہ اپنے علاقہ میں جمے ہوئے تھے، جس طرح میطان پہاڑ کے پتھر بھاری ہیں۔

فائدہ:...... حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے چونکہ اپنے حلیفوں کی رعایت کرتے ہوئے انہیں امن وسکون کے ساتھ، بنوقینقاع کی طرح نکلنے کا موقعہ فراہم نہیں کیا، جبکہ ابوحباب عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے حلیفوں کو بے جا تحفظ فراہم کرکے نکلنے کا موقع دیا، اس لیے یہ کافر شاعر جو بعد میں مسلمان ہو گیا، حضرت سعد کی مذمت کرتا ہے تو نے اپنے حلیفوں کو جو مضبوط اور مستحکم قلعوں کے مالک تھے، تحفظ فراہم نہیں کیا، اپنے آپ کو مضبوط حلیفوں کی نصرت وحمایت سے محروم کرلیا اور اپنی ہانڈی خالی کرلی، جبکہ خزرج کے سردار، عبداللہ بن ابی نے اپنے حلیفوں کو بچا کر ان کی نصرت وحمایت برقرار رکھی، اس لیے ان کی ہنڈیا گرم ہے، یعنی حلیفوں کی نصرت ومدد حاصل ہے۔

۲۳......بَاب : الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ اَهَمِّ الْاَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ

باب ۲۳: لڑائی کے لیے جلدی کرنا اور دو متضاد کاموں میں سے اہم کو مقدم کرنا

[4602] ٦٩-(١٧٧٠) وحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَادٰى فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ ((اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ)) فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ

[4602]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ جنگ احزاب سے لوٹے تو آپ ﷺ نے ہم میں اعلان کروایا، کوئی انسان بنوقریظہ کے ہاں پہنچنے سے پہلے نماز نہ پڑھے، تو کچھ لوگ نماز کا

[4602] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الخوف باب: صلاة الطالب والمطلوب راكبا وايماء برقم (٩٤٦) وفي المغازي باب: مرجع النبي ﷺ من الاحزاب ومخرجه الى بني قريظة ومحاصرته اياهم برقم (٤١١٩) انظر (التحفة) برقم (٧٦١٥)

وقت نکلنے سے ڈر گئے تو انہوں نے بنو قریظہ کے ہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور دوسرے صحابہ نے کہا، ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے، جہاں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پڑھنے کا حکم دیا ہے، اگرچہ وقت نکل ہی جائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کسی ایک فریق کو بھی ملامت نہ کی۔

فائدہ:...... جس نماز کا آپ ﷺ نے بنو قریظہ کے ہاں پڑھنے کا حکم دیا تھا، اس کی تعیین میں اختلاف ہے، امام بخاری کی روایت میں عصر ہے اور یہاں مسلم میں ظہر، اس لیے بعض حضرات کا خیال ہے کہ کچھ لوگوں نے ابھی نماز ظہر پڑھنی تھی یا وہ جلد تیار ہو گئے تو آپ ﷺ نے انہیں نماز ظہر بنو قریظہ کے ہاں پڑھنے کا حکم دیا اور کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھی تو آپ نے انہیں نماز عصر وہاں پڑھنے کا حکم دیا اور جب یہ حضرات چل دیے تو راستہ میں نماز کا وقت ہو گیا، اس لیے کچھ صحابہ نے کہا، ہمیں یہیں نماز پڑھ لینی چاہیے، بنو قریظہ کے ہاں پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت نکل جائے گا، نماز اپنے وقت پر پڑھنے کا حکم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ تم بلا تاخیر جلدی وہاں پہنچو، کسی اور کام کی طرف توجہ نہ دو، آپ ﷺ کا یہ مقصد نہیں تھا کہ اگر راستہ میں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز نہ پڑھنا، اس لیے ان لوگوں نے نماز پڑھ لی، لیکن دوسرے صحابہ نے کہا، چونکہ آپ کا صحیح فرمان ہے کہ نماز بنو قریظہ جا کر پڑھنا، اس لیے ہم تو بنو قریظہ میں جا کر نماز پڑیں گے، چاہے وقت نکل ہی جائے، اس لیے انہوں نے بنو قریظہ جا کر نماز پڑھی، آپ کو اس سے مطلع کیا گیا تو آپ ﷺ نے کسی فریق کو سرزنش یا ملامت نہ کی، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں نیک نیتی سے اختلاف کیا جائے اور اس میں اجتہاد کی گنجائش ہو تو کوئی فریق بھی قابل مواخذہ نہیں ہے، اگرچہ رائے ایک ہی کی صحیح ہے کیونکہ دونوں نے اپنی رائے کی بنیاد پر کسی دلیل و حجت کو بنایا ہے۔ پہلے گروہ نے تیز رفتاری بھی اختیار کی اور نماز کے وقت کی پابندی بھی کی اور دوسرے گروہ نے آپ الفاظ کے ظاہر کو ملحوظ رکھا۔"

٢٤...... بَاب: رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ

باب ٢٤: جب مہاجر فتوحات کی بنا پر انصار کے درختوں اور پیداوار سے مستغنی ہو گئے تو انہوں نے ان کے عطیات واپس کر دیے

[4603] ٧٠-(١٧٧١) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[4603] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: فضل المنیحة برقم (٢٦٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٧)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلَى اَنْ اَعْطَوْهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى اُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ كَانَ اَخًا لِاَنَسٍ لِاُمِّهِ وَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى اُمِّي عِذَاقَهَا وَاَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اُمِّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوهُ فَكَانَتْ اُمُّ اَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ

[4603] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین، مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو ان کے پاس کچھ نہ تھا اور انصار زمین اور جائیداد کے مالک تھے تو انصار نے انہیں اس شرط پر حصہ دار بنا لیا کہ مہاجر کام کاج کریں گے اور انصار کو محنت و مشقت سے بے نیاز کر دیں گے اور انصار کو ہر سال پیداوار کا آدھا حصہ دیں گے اور حضرت انس بن مالک کی والدہ جنہیں ام سلیم کے نام سے پکارا جاتا تھا اور عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی بھی والدہ تھی، جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ کھجور کے درخت دیئے اور آپ ﷺ نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ لونڈی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن کو عنایت فرما دیئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ پلٹے تو مہاجروں نے انصار کے وہ عطیات واپس کر دیئے جو انہوں نے انہیں پھلوں کی صورت میں دیئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے میری والدہ کو بھی ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے اور آپ ﷺ نے ان کی جگہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اپنے باغ سے درخت دے دیئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کی صورت حال یہ ہے کہ وہ اسامہ بن زید کی والدہ ہیں، جو عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھی اور

حبشہ کی باشندہ تھی تو جب حضرت آمنہ کے ہاں، اپنے باپ کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو وہ آپ ﷺ کی پرورش کرتی تھی۔ جب آپ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا، پھر اس کی شادی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کر دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ ماہ بعد وفات پا گئی۔

مفردات الحدیث ❶ عِذَاق: عَذْق کی جمع ہے، جس طرح حَبْل کی جمع حِبَال ہے، مراد کھجور کے درختوں کا پھل آپ کو بطور عطیہ دینا ہے۔ ❷ مَنَائح: منیحة کی جمع ہے، فائدہ اٹھانے کے لیے کسی کو کوئی چیز دے دینا کہ وہ جب اس سے بے نیاز ہو جائے تو واپس کر دے گا۔ ❸ وَصِيفَة: لونڈی، باندی۔

[4604] ۷۱-(...)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِيشَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِالْاَعْلَى اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ اَهْلِي اَمَرُونِي اَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَسْاَلَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَا اُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيبًا مِّنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهِ

[4604]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی آدمی اپنی زمین سے کچھ کھجوروں کے درخت نبی اکرم ﷺ کو پیش کر دیتا حتی کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے علاقے فتح کر لیے گئے تو اس کے بعد آپ ﷺ اس آدمی کو جو اس نے آپ کو دیا، اس کو واپس کرنے لگے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے گھر والوں نے مجھے کہا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے درخواست کروں کہ میرے گھر والوں نے آپ کو جو درخت دیے

[4604] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: كيف كان النبي ﷺ يقسم قريظة والنضير وما اعطى من ذلك من نوائبه برقم (٣١٢٨) وفي المغازي باب: حديث بني النضير ومخرج رسول الله ﷺ في دية الرجلين وما ارادوا من الغدر برسول الله ﷺ برقم (٤٠٣٠) وفي باب مرجع النبي ﷺ من الاحزاب ومخرجه الى بني قريظة ومحاصرته اياهم برقم (٤١٢٠) انظر (التحفة) برقم (٨٧٧)

تھے، وہ سب یا ان میں سے بعض واپس کر دیں اور نبی اکرم ﷺ وہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے چکے تھے، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ درخت مجھے دے دیئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آ کر میرے گلے میں کپڑا ڈال لیا اور کہا، اللہ کی قسم! آپ وہ درخت تمہیں نہیں دے سکتے، جبکہ وہ مجھے دے چکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ایمن! اسے چھوڑ دے، میں تمہیں اتنے اتنے درخت دیتا ہوں۔'' اور وہ کہتی رہی ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، آپ فرماتے، اتنے لے لو حتی کہ آپ نے اسے اس سے دس گنا یا اس سے دس گنا کے قریب درخت دیئے۔

فائدہ ...... مہاجرین، جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے، تو ان کے مکانات اور جائیدادیں مکہ مکرمہ میں رہ گئیں تھی، اس لیے انصار نے انہیں مکانات فراہم کیے اور انہیں اپنی زمینوں میں شریک کرنے کی پیش کش کی، جس کو مہاجرین نے مزارعت بٹائی یا مساقات (باغبانی) کی صورت میں قبول کیا، لیکن کچھ لوگوں کو کھجوروں کے درختوں کا پھل ان کی ضرورت کے تحت ملیحہ کی صورت میں دیا گیا اور جب بنو قریظہ کے علاقے فتح ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان کی جائیدادیں اور باغات مہاجرین میں تقسیم کر دیئے، حضرت ام ایمن نے یہ خیال کیا کہ مجھے تو درخت رسول اللہ ﷺ نے عنایت فرمائے ہیں، اس لیے یہ میرے ہیں، حالانکہ ان کو پھلوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے دیئے گئے تھے، چونکہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے بچپن میں آپ کی پرورش و پرداخت کی تھی، اس لیے آپ نے اس کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کا ناز برداشت کیا اور ان کو راضی کر کے، درخت واپس دلوائے۔

٢٥...... بَاب: جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

باب ٢٥: دار الحرب میں، غنیمت کے طعام میں سے کھانا کھانا جائز ہے

[4605] ٧٢-(١٧٧٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا

[4605] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: ما يصيب من الطعام في ارض الحرب برقم (٣١٥٣) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢١٤) وفي الذبائح والصيد باب: ذبائح اهل الكتاب وشحومها من اهل الحرب وغيرهم برقم (٥٥٠٨) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في اباحة الطعام في ارض العدو برقم (٢٧٠٢) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: ذبائح اليهود برقم (٤٤٧) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٦)

[4605] ۔حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے ایک چمڑے کی تھیلی ملی جس میں چربی تھی تو میں نے اس کو اپنے پاس رکھ لیا اور جی میں کہا، آج میں اس میں کسی کو کچھ نہیں دوں گا، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔

[4606] ۷۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

[4606] ۔حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن ہماری طرف ایک چمڑے کی تھیلی پھینکی گئی، جس میں خوراک اور چربی تھی، میں اس کو اٹھانے کے لیے جھپٹا میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو میں آپ سے شرما گیا۔

(. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ

امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جس میں چربی والی تھیلی کا ذکر ہے اور طعام کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دارالحرب میں، میدان جنگ سے اٹھائی ہوئی خوراک کا کھانا جائز ہے، لیکن اس کو دارالسلام میں ساتھ لانا جائز نہیں ہے، جمہور کے نزدیک کھانے کی چیز کے استعمال کے لیے امام سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، لیکن امام زہری کے نزدیک اجازت لینا ضروری ہے، اس طرح دارالحرب میں سواریوں کا اور لباس کا استعمال جائز ہے، جنگی اسلحہ بھی استعمال ہوسکتا ہے، لیکن ان کو ملکیت میں نہیں لیا جا سکتا اور اوزاعی کے سوا کسی کے نزدیک اس کے لیے امام سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔

۲۶...... بَاب: كِتَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

باب ۲۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرقل کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے نامہ یا مکتوب

[4607] ۷٤۔(۱۷۷۳)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ

[4606] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٨٠)

[4607] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الوحي باب (٦١) برقم (٧) وفي الايمان←

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ

← باب:٣٨ برقم ٥١ وفي الشهادات باب: من أمر بإنجاز الوعد برقم (٢٦٨١) وفي الجهاد والسير باب: قول الله عزوجل ﴿قل هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين﴾ برقم (٢٨٠٤) وفي باب: دعاء النبي ﷺ الناس الى الاسلام والنبوة وان لا يتخذ بعضهم بعضا اربابا من دون الله برقم (٢٩٤١) وفي باب: قول النبي ﷺ (نصرت بالرعب مسيرة شهر) برقم (٢٩٧٨) وفي الجزية والموادعة باب: فضل الوفاء بالعهد برقم (٣١٧٤) وفي التفسير باب: ﴿قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله﴾ برقم (٤٥٥٣) وفي الادب باب: صلة المراة امها ولها زوج برقم (٥٩٨٠) وفي الاستئذان باب: كيف يكتب الى اهل الكتاب برقم (٦٢٦٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: كيف يكتب الى الذمي برقم (٥١٣٦) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في كيف يكتب لاهل الشرك برقم (٢٧١٨) انظر (التحفة) برقم (٤٨٥٠)

نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ اِنِّي سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ اَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْاِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ **((فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيسِيِّينَ))** وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَاِنْ

تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَآئَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَاَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

[4607] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو سفیان نے روبرو بتایا کہ میں اس معاہدہ کے دوران جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہوا تھا، گیا، میں شام میں ہی تھا کہ شاہ روم کے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب لایا گیا اور لانے والے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے، اس نے اسے بصریٰ کے حاکم کے حوالہ کیا اور بصریٰ کے حاکم نے وہ ہرقل کو دے دیا تو ہرقل نے پوچھا، کیا ادھر اس آدمی کی قوم کا کوئی فرد موجود ہے، جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا، جی ہاں تو مجھے قریش کے کچھ افراد کے ساتھ بلایا گیا تو ہم ہرقل کے پاس پہنچے، اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا، تم میں سے زیادہ قریبی اس انسان کا رشتہ دار کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیان نے بتایا، میں نے کہا، میں ہوں تو درباریوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا، پھر اس نے اپنی ترجمانی کرنے والے کو بلایا اور اسے کہا، ان قریشیوں کو کہہ دے، میں اس (ابوسفیان) سے اس انسان کے بارے میں سوال کرنے والا ہوں، جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے تو اگر یہ جھوٹ بولے تو اسے جھٹلا دینا، ابوسفیان نے بتایا، اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ میرا جھوٹ نقل کیا جائے گا تو میں جھوٹ بولتا، پھر اس نے اپنے مترجم سے کہا، اس سے پوچھو، تم میں اس کا خاندان کیسا ہے؟ میں نے کہا، وہ ہم میں اچھے حسب والا ہے، اس نے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے پوچھا، کیا اس کے اس دعویٰ سے پہلے تم اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کرتے تھے؟ میں نے کہا، جی نہیں، اس نے پوچھا، اس کے پیروکار کون ہیں؟ بڑے لوگ یا ماتحت لوگ؟ (یعنی اعلیٰ طبقہ یا ادنیٰ طبقہ) میں نے کہا، بلکہ فروتر طبقہ (کمزور لوگ) اس نے پوچھا، کیا وہ لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا، جی نہیں، گھٹ نہیں رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں، اس نے پوچھا، کیا ان میں سے کوئی دین سے ناراض ہو کر پیچھے بھی ہٹتا ہے جبکہ وہ پہلے دین کو قبول کر چکا ہو؟ میں نے کہا، نہیں، اس نے پوچھا تو کیا تم نے اس سے جنگ لڑی ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں، (لڑی ہے) اس نے پوچھا تو اس سے جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا، ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح ہے، وہ ہمیں نقصان پہنچاتا ہے، ہم اس کو نقصان پہنچاتے ہیں، اس نے پوچھا، کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ میں نے کہا، جی نہیں اور ہمارا اس کے ساتھ صلح کا معاہدہ ہوا ہے، ہم نہیں

جانتے، وہ اس کا کیا حشر کرتا ہے، ابوسفیان نے کہا، اللہ کی قسم! میں اس کے سوا کوئی عیب لگانے والا بول نہ بول سکا، اس نے پوچھا، کیا اس سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا، جی نہیں، اس نے اپنے مترجم سے کہا، اس سے کہہ دو، میں نے تجھ سے اس کے خاندان کے بارے میں سوال کیا تو نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور رسولوں کے بارے میں اللہ کی سنت یہی ہے کہ وہ اپنی قوم کے بہترین نسب کے مالک ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے سوال کیا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ تو نے کہا، جی نہیں، میں نے سوچ لیا، اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں خیال کر لیتا، ایک آدمی ہے، جو اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہی کا طالب ہے اور میں نے تجھ سے اس کے پیروکاروں کے بارے میں پوچھا، کیا وہ زیر دست کمزور لوگ ہیں یا صاحب حیثیت، سردار ہیں؟ تو نے کہا، (جی نہیں) وہ تو کمتر حیثیت کے لوگ ہیں (میں نے سوچ لیا) رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں اور میں نے تم سے سوال کیا، اس نے جو دعویٰ کیا ہے، اس سے پہلے تم اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کرتے تھے؟ تو تو نے کہا کہ نہیں تو میں نے خوب جان لیا، یہ ممکن نہیں ہے کہ جو لوگوں کی طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرے، پھر اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے لگے اور میں نے تم سے سوال کیا کیا ان میں سے کوئی ایک اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد دین کو ناپسند کرتے ہوئے واپس لوٹ آتا ہے تو تو نے کہا، جی نہیں، ایمان کی صورت یہی ہے، جب وہ دلوں میں رچ بس جاتا ہے یا ان میں اتر جاتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا، کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ تو تو نے کہا، وہ بڑھ رہے ہیں، ایمان کی حالت یہی ہے حتی کہ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے اور میں نے تم سے سوال کیا، کیا تم نے اس سے جنگ لڑی ہے؟ تو تو نے کہا، تم نے ان سے جنگ لڑی ہے اور لڑائی تمہارے درمیان ڈولوں کی طرح تقسیم ہوتی ہے، وہ تمہیں نقصان پہنچاتا ہے اور تم اسے نقصان پہنچاتے ہو، رسولوں کی یہی صورت ہے، انہیں آزمایا جاتا ہے، پھر انجام ان کے حق میں ہوتا ہے اور میں نے تم سے سوال کیا، کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تو نے کہا، وہ عہد شکنی نہیں کرتا، رسولوں کی صورت یہ ہے، وہ عہد شکنی نہیں کرتے اور میں نے تم سے سوال کیا، کیا، اس سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے؟ تو تو نے کہا، نہیں تو میں نے کہا (دل میں) اگر یہ دعویٰ اس سے پہلے کسی نے کیا ہوتا تو میں سوچ لیتا، ایک آدمی ہے ایسی بات کی اقتدا کر رہا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے، پھر اس نے پوچھا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا، وہ ہمیں نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کی تلقین کرتا ہے، اس نے کہا، اگر جو کچھ تو اس کے بارے میں کہتا ہے، سچ ہے تو وہ یقیناً نبی ہے اور میں خوب جانتا ہوں وہ ظاہر ہونے والا ہے، لیکن میں اسے تم (عربوں) میں سے گمان نہیں کرتا تھا اور اگر میں جان لوں کہ میں اس تک پہنچ جاؤں گا تو میں

اس کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو میں ان کے قدم دھوتا اور اس کا اقتدار یقیناً یہاں تک پہنچ کر رہے گا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا نامہ منگوایا اور اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا، ''اللہ کے نام سے جو انتہائی مہربان اور بار بار رحم فرمانے والا ہے، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، رومیوں کے بڑے ہرقل کے نام، سلامتی اس کے لیے ہے جس نے ہدایت کو اختیار کیا، اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، مسلمان ہو جاؤ، بچ جاؤ گے اور مسلمان ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر دے گا اور گر تم نے اعراض کیا تو کسانوں کا گناہ بھی تیرے ذمہ ہے اور اے اہل کتاب ایسے بول کی طرف لوٹ آؤ، جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترکہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں گے، اگر ہم اعراض کریں تو تم کہہ دو، گواہ ہو جاؤ، ہم تو مسلمان ہیں۔'' آل عمران، آیت نمبر ۶۴۔

جب وہ مکتوب پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے سامنے آوازیں بلند ہوئیں اور شور بڑھ گیا اور اس نے ہمارے بارے میں حکم دیا اور ہمیں نکال دیا گیا، ابوسفیان نے بتایا، جب ہم نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ بہت بڑھ گیا ہے، صورت حال یہ ہے، اس سے تو رومی بادشاہ بھی خوف کھاتا ہے، اس کے بعد مجھے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یقین رہا کہ آپ کا دین غالب آ کر رہے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا۔

مفردات الحدیث ❶ **في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله ﷺ**: اس سے مراد وہ عرصہ ہے، جس میں قریش مکہ نے حدیبیہ کے مقام پر ۶ھ میں دس سال تک لڑائی نہ کرنے کی صلح کی تھی۔ ❷ **هِرَقْل**: مشہور قول کے مطابق، ھاء پر زیر ہے اور را پر زبر، قاف ساکن ہے، اگرچہ ایک قول کے مطابق را ساکن ہے اور قاف پر زیر ہے، یعنی ھِرْقِل اور یہ روم کے بادشاہ کا نام ہے۔ ❸ **تَرْجُمان**: امام نووی کے نزدیک تاء پر زبر اور جیم پر پیش پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ دونوں پر زیر اور دونوں پر پیش پڑھنا بھی درست ہے، ترجمہ کرنے والا، مترجم، ایک زبان کو دوسری زبان میں منتقل کرنے والا۔'' ❹ **لولا مخافة ان يُؤثر عَلَى الكذب**: اگر اندیشہ نہ ہوتا کہ میری طرف سے جھوٹ نقل کیا جائے گا، جس سے معلوم ہوتا ہے، اسے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ اسے وہاں جھوٹا قرار دیں، لیکن وہ یہ سمجھتا تھا کہ میں جو یہاں جھوٹی بات کہوں گا مکہ جا کر وہ اسے نقل کریں گے تو لوگ مجھے جھوٹا قرار دیں گے، اس طرح وہ جھوٹ بولنا اپنے مقام و مرتبہ کے مناسب نہیں سمجھتا تھا، جبکہ اب صورت حال یہ ہے کہ مسلمان لیڈروں کا اوڑھنا بچھونا ہی جھوٹ ہے اور اس کے بغیر ان کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ ❺ **اشراف**: شریف کی جمع ہے، مراد عمومی اور غالب صورت ہے، کہ عام طور پر اہل نخوت اور چوہدری لوگ ابتداً انبیاء کی مخالفت کرتے ہیں، اگرچہ کچھ

ان کا ساتھ بھی دیتے ہیں۔ ⑥ سَخطة لہٗ: دین کے کسی عیب یا نقص سے ناراض ہو کر مرتد ہونا، کیونکہ کسی اور سبب سے الگ ہونا ناممکن ہے۔ ⑦ تکون الحرب بيننا و بينه سجالاً: کہ ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی کا اسلوب ڈول کھینچنے کا ہے، کبھی وہ غالب آتا ہے، کبھی ہم، کیونکہ اس وقت تین عظیم جنگیں ہو چکی تھیں، بدر، احد اور خندق، بدر میں مسلمان غالب، احد میں بظاہر وہ غالب، اگرچہ انجام کے اعتبار سے مسلمان فاتح تھے اور خندق میں کافر حملہ آور ہوئے تھے، لیکن ناکام لوٹے تھے۔ ⑧ مَا امكَنَنِي من كلمة: کہ مجھے کہیں ایسا موقعہ نہیں ملا، جس میں آپ ﷺ کی طرف کوئی عیب اور کمزوری منسوب کر سکوں، لیکن یہاں چونکہ معاہدہ کا تعلق آئندہ زمانہ سے تھا، اس لیے میں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ عہد شکنی نہیں کرے گا، اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور ان کے مکان رفیع کو گرانے کی کوشش کی، لیکن ہرقل نے اس کی اس بات کی کوئی اہمیت نہیں دی، اس لیے اپنے تبصرہ میں کہا، تیرا خیال اور قول یہ ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا۔ ⑨ اذا خالط بَشَاشَةَ القلوب: جب وہ دل کے انشراح اور فرحت میں اتر جاتا ہے، اس میں گھر بنا لیتا ہے تو وہ نکلتا نہیں ہے اور کوئی انسان ایمان سے پھر کر ارتداد اختیار نہیں کرتا۔ ⑩ ان يكن ما تقول حَقًّا: اگر تمہاری یہ باتیں سچی ہیں تو پھر یہ زمین جہاں میں کھڑا ہوں، وہ بھی ان کے اقتدار اور حکومت میں آ جائے گی۔

ہرقل نے انتہائی بصیرت اور زیرکی سے ابوسفیان سے آپ ﷺ کے بارے میں انتہائی جچے تلے اور بنیادی سوالات کیے اور اس کے جوابات کی روشنی میں، صحیح صحیح نتائج اخذ کیے اور اسے یقین ہو گیا کہ آپ واقعی نبی ہیں اور چونکہ وہ تورات و انجیل کا ماہر تھا اور علم نجوم سے آگاہ تھا، اس لیے اس کو پتہ چل چکا تھا کہ آخری نبی پیدا ہونے والا ہے اور آپ کی علامات سے اس کو آپ کے نبی ہونے کا یقین ہو گیا، اس لیے اس نے آپ سے انتہائی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا، لیکن اقتدار کی ہوس اور خواہش نے اسے اندھا کر دیا اور آپ کے اس جملہ اَسْلِم تَسْلَم سے وہ یہ صحیح نتیجہ نہ نکال سکا کہ مسلمان ہونے کے بعد میری حکومت برقرار رہے گی، اس لیے مسلمان نہ ہوا بلکہ جنگ موتہ ۸ھ میں مسلمانوں کے خلاف میدان مقابلہ میں آیا اور آپ نے یہاں سے اسے دوبارہ خط لکھا، لیکن اس نے پھر بھی اپنے اسلام کا اظہار کیا، آپ کے جواب میں، اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کیا، لیکن مسلمانوں کے مقابلہ سے پیچھے نہ ہٹا اور اپنی قوم کے سامنے اسلام کا اظہار نہ کیا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے جھوٹ لکھا ہے، وہ عیسائیت پر قائم ہے۔''

فائدہ :...... آپ نے ہرقل کے نام کو خط لکھا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کافر کو بھی خط لکھا جائے تو اس کا آغاز بسم اللہ سے کیا جائے گا، پھر لکھنے والا اپنا نام شروع میں لکھ دے گا کہ تاکہ مکتوب الیہ کو پتہ چل جائے لکھنے والا کون ہے اور اس کے مطابق خط کو اہمیت دے، نیز مکتوب الیہ کے لیے، اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق مناسب تعظیمی القاب لکھے جائیں گے، تاکہ وہ شروع ہی سے نفرت و غضب کا شکار نہ ہو جائے، اس لیے آپ نے ہرقل

کے لیے عظیم الروم کے الفاظ استعمال کیے اور اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر کو سلام کہنے میں پہل نہیں کی جائے گی، اکثر علماء کا یہی قول ہے اور صحیح احادیث سے اس کا تائید ہوتی ہے، بلکہ بعض علماء کا خیال تو یہ ہے کہ بدعتی اور فاسق و فاجر کو بھی سلام نہیں کہا جائے گا اور آپ نے اَسْلِمْ تَسْلَمْ کے الفاظ کے ذریعہ انتہائی بلیغ اور مؤثر انداز میں انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ ہر قسم کی دنیوی اور اخروی سلامتی کی ضمانت دے دی تھی اور پوری قوم کے اجر و ثواب کے سمیٹنے کا شوق اور ترغیب دلائی تھی، اگر تم مسلمان ہو گئے تو تمہاری رعایا بھی تمہارے سبب مسلمان ہو جائے گی اور تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا، اگر تم مسلمان نہ ہوئے تو تمہارے ڈر اور خوف کی وجہ سے تمہاری کمزور رعایا جن کی اکثریت کاشتکاروں اور کسانوں پر مشتمل ہے، وہ مسلمان نہیں ہوگی اور ان کا وبال بھی تم پر پڑے گا اور آپ ﷺ نے خط میں اس کی طرف ایک آیت لکھی جس کے بارے میں دو نظریات ہیں۔(۱) آپ نے یہ عبارت اپنے کلام کے طور پر لکھی، کیونکہ یہ خط آپ نے ۷ھ میں لکھا جبکہ یہ آیت وفد نجران کی آمد پر ۹ھ میں اتری، گویا آپ کے الفاظ آنے والی آیت کے موافق نکلے، (۲) یہ آیت وفد نجران کی آمد سے پہلے اتر چکی تھی اور آپ ﷺ نے وفد کی آمد پر ان کو پڑھ کر سنائی، اس صورت میں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافر کو بھی دعوت و تبلیغ کے لیے خط میں آیات قرآن لکھی جا سکتی ہیں۔

ابن ابی کبشہ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کو اس نام سے تعبیر کرنے کی مختلف وجوہ بیان کی جاتی ہیں،
(۱) ابو کبشہ آپ کے نانا یا دادا کا نام تھا اور عربوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی کی تحقیر کرنا چاہتے تو اسے اس کے کسی غیر معروف دادے یا نانے کی طرف منسوب کرتے۔(۲) آپ کے رضاعی باپ حارث کی بیٹی کبشہ تھی، اس لیے اسے ابو کبشہ کہا جاتا تھا۔(۳) ابو کبشہ آپ کی رضاعی ماں حلیمہ کے باپ کی کنیت تھی (۴) ابو کبشہ نامی ایک بت پرست شخص تھا، جس نے اپنی قوم کے دین بت پرستی کو چھوڑ کر شعریٰ ستارہ کی پرستش شروع کر دی تھی تو گویا آپ ﷺ نے اس کی طرح اپنی قوم کا دین چھوڑ دیا، بہرحال ابوسفیان جو اس وقت کافر تھا، اس نے آپ کی نسبت آپ کے معروف اور مشہور دادے عبدالمطلب کی بجائے کسی ایسی شخصیت کی طرف کی جو گمنام اور غیر معروف تھا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے اپنی توفیق سے ابوسفیان کو نوازا، اس کے دل میں اسلام داخل کر دیا اور اسے مسلمان ہو جانے کی توفیق عنایت فرمائی اور وہ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہو گیا۔

[4608] (. . .) و حَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ

[4608] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٨٣)

جُنُودَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلَى اِيلِيَآءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ اِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ

[4608]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے ابن شہاب کے اس واسطہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ قیصر شام روم سے جب اللہ تعالیٰ نے ایرانی افواج کو شکست دلوا دی تو وہ اللہ کی اس نعمت و احسان کے شکرانہ کے طور پر حمص سے چل کر ایلیاء (بیت المقدس) آیا اور اس حدیث میں ہے، (محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے) اور اس میں ہے، ((الاریسین)) کاشتکاروں کا گناہ اور دعایہ کی جگہ داعیة الاسلام، اسلام کی طرف بلانے والا کلمہ۔

مفردات الحدیث ❶ مَلِكُ بنی الاصفر: رومیوں کے جدامجد، روم بن عیص نے، ایک حبشی شہزادی سے شادی کر لی تھی، جس کی وجہ سے اس کی اولاد گندمی رنگ کی تھی یا اس کی دادی حضرت سارۃ علیہا السلام نے اسے سونا پہنایا تھا، اس لیے اس کی اولاد کو بنوالاصفر کا نام دیا گیا۔ ❷ اثم الیریسیین: اریسیین اور یریسیین کا معنی ایک ہی ہے، جس کا معنی کاشتکار، کسان ہے، جیسا کہ بعض روایات میں اکّارین کا لفظ آیا ہے اور ایک مرسل روایت میں اثم الفلاحین آیا ہے، بعض نے اس کا معنی خدم وحشم، نوکر چاکر کیا ہے، بعض کے بقول عبداللہ بن اریس کے پیروکار مراد ہیں اور بقول بعض، رؤسا اور شہزادے ہیں، جو لوگوں کو غلط راہوں پر چلاتے ہیں، لیکن صحیح معنی پہلا ہی ہے۔ ❸ دِعَايَة اور داعية: دونوں کا معنی وحدت ہے یا داعیۃ سے مراد کلمة داعية ہے، یعنی کلمہ توحید۔ ❹ شُكرا لما ابلاه الله: اللہ نے اس پر جو نعمت و احسان فرمایا، اسے اپنے دشمن ایرانیوں پر غلبہ دیا، جنہوں نے اس کی سلطنت کو تباہ و برباد کر ڈالا تھا اور اسے اپنے دارالسلطنت قسطنطنیہ میں محصور کر ڈالا تھا۔

٢٧...... بَاب: كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب ۲۷: رسول اللہ نے کافر بادشاہوں کو اسلام کی دعوت کے سلسلہ میں خطوط لکھے

[4609] ٧٥۔(١٧٧٤) حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

[4609]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر صاحب اقتدار کی

[4609] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: في مكاتبة المشركين برقم (٢٧١٦) انظر (التحفة) برقم (١١٧٩)

طرف خط لکھ کر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور یہ وہ نجاشی نہیں ہے، جس کی نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

[4610] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

[4610]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے اوپر والی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں آخری فقرہ، یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

[4611] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

[4611]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں بھی آخری جملہ کہ یہ وہ نجاشی نہیں ہے، جس کی آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... اس دور میں مختلف ملکوں کے بادشاہوں کے القاب مختلف ہوتے تھے، ایرانیوں کے بادشاہ کو کسریٰ، روم کے بادشاہ کو قیصر، حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی، ترکوں کے بادشاہ کو خاقان، قبطیوں کے بادشاہ کو فرعون، حمیروں کے بادشاہ کو تبع، ہندوستان کے بادشاہ کو راجہ، انگریزوں کے بادشاہ کو جارج یا ایڈورڈ کہتے تھے اور آپ ﷺ نے اپنے قرب و جوار کے بادشاہوں اور حکمرانوں کو خطوط لکھے تھے۔

۲۸...... بَاب: فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ

باب ۲۸: غزوہ حنین

[4612] ٧٦-(١٧٧٥) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي

[4610] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٨٥)
[4611] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٦٤)
[4612] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٥١٣٤)

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ))** فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ))** قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ **((انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ))** قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا

[4612] ۔حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر تھا، میں اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبد المطلب آپ کے ساتھ ساتھ رہے، آپ سے جدا نہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے، جو آپ کے فروہ بن نفاثہ جذامی نے تحفہ کے طور پر پیش کی تھی، تو جب مسلمانوں اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی، مسلمان پیٹھ پھیر کر لوٹ آئے تو رسول اللہ ﷺ اپنی خچر کو کافروں کی طرف ایڑ لگانے لگے، حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا، تاکہ وہ تیز نہ بھاگے اور ابو سفیان رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عباس! اصحاب سمرہ کو آواز دو، عباس رضی اللہ عنہما جو بہت بلند آواز تھے، بیان کرتے ہیں، میں نے بلند آواز سے کہا، بیعت رضوان کرنے والے کہاں ہیں؟ تو اللہ کی قسم! میری آواز سن کر، وہ اس طرح مڑے جس

طرح گائے اپنے بچوں کی طرف مڑتی ہے یا پلٹتی ہے، انہوں نے کہا، ہاں، حاضر ہیں، ہاں حاضر ہیں! اور وہ دشمن (کافروں) سے ٹکرا گئے اور انصار کو یہ کہتے ہوئے بلانے لگے، اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر صرف بنو حارث بن خزرج کو آواز دینے لگے، اے حارث بن خزرج کی اولاد، اے حارث بن خزرج کے بیٹو! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی خچر پر گردن اٹھاتے ہوئے، ان کی لڑائی پر نظر ڈالی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت لڑائی کا تنور گرم ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکر اٹھا کر کافروں کے چہروں پر مارے اور پھر فرمایا: ''ہزیمت سے دوچار، محمد کے رب کی قسم!'' عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں دیکھنے لگا تو میرے خیال میں، لڑائی کا انداز برقرار تھا اور اللہ کی قسم، جوں ہی آپ ﷺ نے کنکر ان پر پھینکے تو ان کی تیزی مسلسل گھٹنے لگی اور ان کا معاملہ الٹنے لگا۔

مفردات الحدیث ❶ **فولّی المسلمون مُدبرین**: بنو ہوازن کمین گاہوں میں چھپے ہوئے تھے، انہوں نے اچانک اس زور سے حملہ کیا کہ ان کے سامنے آنے والے مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کا دستہ مقابلہ میں رہا اور پیچھے والا دستہ، آپ ﷺ تک نہ پہنچ سکا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ اکیلے ہی تیزی سے خچر سے اتر کر، دشمن کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ❷ **اصحابُ الشجرة**: وہ لوگ جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے، حدیبیہ کے موقعہ پر آپ ﷺ سے بیعت رضوان کی تھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز بہت گرجدار اور بلند تھی۔ ❸ **لکأنّهم عطفتهم عطفة البقر علی اولادها**: جس طرح گائے، اپنے چھوٹے بچے کی آواز سن کر فوری طور پر اس کی طرف پلٹتی ہے، اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر فوراً پلٹے حتی کہ وہ اونٹوں سے چھلانگیں لگا کر آواز کی طرف دوڑ پڑے۔ ❹ **هذا حین حمی الوطیس**: وطیس تنور کو کہتے ہیں اور یہ محاورہ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب لڑائی انتہائی شدید ہو جائے۔ ❺ **اری حدهم کلیلا**: ان کی قوت و طاقت کمزور پڑ رہی ہے۔

فائدہ:...... جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے نوازا تو عرب قبائل ششدر رہ گئے اور ان میں سے اکثر قبائل نے سپر ڈال دی، لیکن چند قبائل نے اس کو اپنی عزت نفس اور خودی کے خلاف سمجھا اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے، ان میں سرفہرست ہوازن اور ثقیف تھے، ان کے ساتھ نصر، جشم، سعد بن بکر کے قبائل اور بنو ہلال کے کچھ لوگ شریک ہو گئے ان سب قبائل کا تعلق قیس عیلان سے تھا، رسول اللہ ﷺ کو دشمن کی روانگی کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دے کر روانہ کیا کہ لوگوں کے درمیان گھس کر ان میں ٹھہریں اور ان کے حالات کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگا کر آئیں اور آپ ﷺ کو اطلاع دیں، جنہوں نے تمام حالات معلوم کر کے آ کر آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے شوال ۸ھ کو مکہ سے حنین کا رخ کیا، بارہ ہزار فوج آپ کے ہم رکاب تھی، دس ہزار (۱۰۰۰۰) آپ کے وہ ساتھی جو فتح مکہ کے لیے آپ کے ساتھ آئے تھے اور دو

ہزار مکہ کے باشندے، جن میں اکثریت نومسلموں کی تھی، اسلامی لشکر ۱۰ شوال کو حنین پہنچا اور وہ دشمن کے وجود سے قطعی بے خبر تھے، اس کے اچانک حملہ سے اگلے دستہ کے مسلمان سنبھل نہ سکے، اس لیے بھاگ کھڑے ہوئے، اس شدید بھگدڑ کے باوجود آپ کا رخ کفار کی طرف تھا اور پیش قدمی کے لیے اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے تھے، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی آواز پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انتہائی سرعت سے واپس پلٹے، تفصیلات کے لیے الرحیق المختوم میں غزوہ حنین پڑھیے۔

[4613] ۷۷۔(. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ ((انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ

[4613]۔ یہی روایت امام اپنے تین اور اساتذہ سے، زہری کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں تھوڑا سا لفظی فرق ہے کہ اس میں خچر کا تحفہ دینے والے کا نام فروہ بن نعامہ جذامی رضی اللہ عنہ ہے اور تهزموا ورب محمد کی جگہ انهزموا، ورب الكعبة ہے، اور یہ اضافہ ہے، اللہ تعالیٰ نے شکست دے دی اور گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ان کے پیچھے اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے ہیں۔

[4614] (. . .)و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ ابْنُ الْعَبَّاسِ عن ابيه رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ

[4614]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں حنین کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن یونس اور معمر کی مذکورہ بالا روایت، اس سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

[4615] ۷۸۔(۱۷۷٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ

[4613] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥١٣٤)

[4614] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥١٣٤)

[4615] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: من صف اصحابه عند الهزيمة ونزل عن دابته فاستنصر برقم (٢٩٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٨)

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ یَا اَبَا عُمَارَةَ اَفَرَرْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰـكِـنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَیْسَ عَلَیْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِیْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا یَكَادُ یَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِی نَـصْـرٍ فَـرَشَـقُـوهُـمْ رَشْقًا مَا یَكَادُونَ یُخْطِئُونَ فَاَقْبَلُوا هُنَاكَ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـلَـی بَـغْلَتِهِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُو سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ یَقُودُ بِهٖ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ ((اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ))

[4615] ۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوعمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ کھڑے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے پشت نہیں دکھائی، لیکن آپ ﷺ کے نوجوان ساتھی اور جلد باز، نہتے، جن کے پاس دفاعی اسلحہ نہ تھا یا زیادہ اسلحہ نہ تھا، آگے بڑھے اور انتہائی ماہر تیر انداز لوگوں سے، جن کا کوئی تیر نشانہ سے چوکتا نہیں تھا یعنی ہوازن اور بنو نصر سے بھڑ گئے اور انہوں نے یکبار اس طرح ان پر تیر پھینکے کہ ان کا کوئی تیر نشانہ سے چوکتا نہ تھا تو یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے اور رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کو آگے سے پکڑے ہوئے تھے، آپ ﷺ اس سے اترے اللہ تعالیٰ سے نصرت (مدد) طلب کی اور فرمایا: ''میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے ان آنے والوں کی صف بندی کی۔

مفردات الحدیث ❶ أَخِفّائهم: خفیف کی جمع ہے، جلد باز، جوشیلے۔ ❷ حُسَّر، حاسر کی جمع ہے، ننگے سر مراد ہے، جن کے پاس دفاعی اسلحہ نہ تھا۔ ❸ رَشَـقُـوهـم رَشْـقًـا: انہوں نے انتہائی زور سے تیر اندازی کی۔

فائدہ: ...... چونکہ جنگ حنین میں سب لوگ نہیں بھاگے تھے، خاص طور پر لشکر کا سپہ سالار، دشمن کے مقابلہ میں ڈٹا ہوا، آگے بڑھ رہا تھا، اس لیے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے، بعض صحابہ کے بھاگنے کو کوئی اہمیت نہیں دی کیونکہ وہ بھی آواز سن کر آپ ﷺ کی طرف پلٹ آئے تھے اور آپ ﷺ نے اپنی نسبت، والد کے بجائے عبدالمطلب کی طرف کی، کیونکہ وہ معروف و مشہور شخصیت تھی اور لوگوں میں یہ بات پھیلی ہوئی تھی کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ایک نبی ہوگا، جو غالب آئے گا، اور ایک عظیم مقام و مرتبہ کا حامل ہوگا، اس طرح آپ نے ان کو یاد دلایا، میں وہی ہوں، اس لیے غالب آ کر رہوں گا، میدان سے بھاگنے والا نہیں ہوں۔

[4616] ۷۹۔(. . .)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّیْصِیُّ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ زَكَرِیَّآءَ

[4616] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۳)

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی الْبَرَآءِ فَقَالَ اَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ مَا وَلّٰی وَلٰكِنَّهٗ انْطَلَقَ اَخِفَّآءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰی هٰذَا الْحَیِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِّنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَآءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِی بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِی يُحَاذِی بِهٖ يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4616]۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا، کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ اے ابو عمارۃ رضی اللہ عنہ تو انہوں نے جواب دیا، میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، آپ نے پیٹھ نہیں دکھائی، لیکن کچھ جلد باز لوگ، غیر مسلح اس ہوازن قبیلہ کی طرف چلے اور وہ تیر انداز لوگ تھے تو انہوں نے ان پر تیروں کی باڑھ اس طرح ماری گویا وہ ٹڈی دل ہے تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف آ گئے اور ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ کا خچر آگے سے پکڑے ہوئے تھا، آپ اترے، دعا کی، مدد چاہی اور فرمانے لگے، ''میں نبی ہوں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں، اے اللہ! اپنی مدد اتار'' حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب جنگ انتہائی شدت اختیار کر لیتی تو ہم آپ ﷺ کی اوٹ لیتے اور ہم میں سے بہادر شخص وہ تھا، جو نبی اکرم ﷺ کے برابر کھڑا ہوتا۔

مفردات الحدیث ❶ رِجْل جَراد: ٹڈی دل، ٹڈیوں کی جماعت ولشکر۔ ❷ انکشفوا: بکھر گئے یا شکست کھا گئے۔ ❸ اِحمَرَّ البَاْسُ: لڑائی سرخ ہو گئی، یعنی زور پکڑ گئی، شدت اختیار کر گئی۔

[4617] ۸۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَآءُ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَاَكْبَبْنَا عَلَی الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا

[4617] تقدم

وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ))

[4617]۔ابو اسحاق رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ایک قیسی آدمی نے سوال کیا، کیا تم حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے اور ہوازن کے لوگ ماہر تیر انداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ شکست کھا گئے اور ہم غنیمتوں پر ٹوٹ پڑے، انہوں نے ہمارا استقبال تیروں سے کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سفید خچر پر دیکھا اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کے لگام کو تھامے ہوئے تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ''میں نبی ہوں، جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بھگدڑ اس وقت مچی جب وہ غنیمت سمیٹنے میں مشغول ہو گئے، حالانکہ یہ صورت حال نہیں ہے، بھگدڑ پہلے مچی ہے، پھر صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور دشمن پر حملہ کیا، جس سے دشمن شکست کھا کر تتر بتر ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کا تعاقب کیا، جیسا کہ تفصیلی روایات میں آیا ہے۔

[4618] (. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهَؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا

[4618]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا، اے ابو عمارہ! آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، یہ روایت اوپر کے راویوں سے کم ہے اور ان کی حدیث زیادہ تام ہے۔

[4619] ٨١-(١٧٧٧) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ

[4618] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: بغلة النبي صلی اللہ علیہ وسلم البيضاء برقم (٢٨٧٤) وفي المغازي باب: قول الله تعالى: ﴿ويوم حنين اذا اعجبتكم كثرتكم فلم تغن نكم من الله شيئا وضاقت عليكم الارض بما رحبت ثم وليتم مدبرين﴾ الى قوله (غفور رحيم) برقم (٤٣١٥) والترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في الثبات عند القتال برقم (١٦٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٤٨)

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

[4619] ۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ حنین لڑی تو جب ہم دشمن کے مقابلہ میں آئے، میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا، دشمن کا ایک آدمی میرے سامنے آیا تو میں نے اس پر تیر پھینکا اور وہ مجھ سے چھپ گیا، مجھے پتہ نہیں چلا، اس نے کیا کیا، میں نے دشمن لوگوں پر نظر دوڑائی تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ چکے تھے تو ان کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں سے ٹکراؤ ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھی پشت دکھا گئے اور میں شکست خوردہ لوٹا، میرے اوپر دو چادریں تھیں، ایک تہبند تھی اور دوسری میں اوڑھے ہوئے تھا، میری تہبند (عجلت میں) کھل گئی تو میں نے دونوں کو اکٹھا کر لیا اور میں شکست خوردہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ اپنے مٹیالے سفید رنگ خچر پر سوار تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن اکوع گھبراہٹ سے دوچار ہوا ہے۔'' جب دشمن نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ اپنے خچر سے اتر آئے، پھر زمین کی مٹی سے ایک مٹھی بھری، پھر اسے دشمن کے چہروں کی طرف پھینکا اور فرمایا: ''چہرے بگڑ گئے (شکست سے رنگ اڑ گئے)'' تو ان میں سے کوئی اللہ کا پیدا کردہ انسان نہیں تھا، جس کی دونوں آنکھیں مٹی سے نہ بھر گئی ہوں، اس ایک مٹھی سے تو وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیں۔

مفردات الحدیث ❶ **استطلق ازاری**: بھاگتے ہوئے تہبند کھل گیا، (جس کو میں نے اوپر کی چادر کے

[4619] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٣)

ساتھ پکڑ لیا، کیونکہ باندھنے کا موقع نہ تھا۔ ❷ مُنْهَزِمًا: مررتُ کے فاعل سے حال ہے کہ میں شکست خوردہ گزرا، رسول اللہ ﷺ مفعول سے حال نہیں ہے کہ یہ کہا جا سکے آپ ﷺ شکست کھا گئے تھے۔ ❸ شاهت الوجوه: آپ ﷺ کی دعا کی نتیجہ میں شکست سے ان کے منہ لٹک گئے، کیونکہ ناکام ہو کر وہ قیدی بن چکے تھے۔

۲۹...... بَاب: غَزْوَةِ الطَّآئِفِ

باب ۲۹: غزوۂ طائف

[4620] ۸۲۔(۱۷۷۸)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْاَعْمَى

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الطَّآئِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُونَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4620]۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس لوٹ جائیں گے۔'' آپ ﷺ کے ساتھیوں نے کہا، ہم اسے فتح کیے بغیر لوٹ جائیں گے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل جنگ کے لیے نکلو۔'' وہ اس کے لیے نکلے اور انہیں زخم لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کل واپس چلیں گے۔'' تو اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

نوٹ:...... مسلم میں یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے، جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی ہے، جیسا کہ بخاری میں مروی ہے۔

فائدہ:...... اہل طائف نے غزوہ حنین کے بعد بھاگ کر اپنے قلعہ میں پناہ لی، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے حنین سے فارغ ہو کر اور جعرانہ میں مال غنیمت جمع فرما کر ماہ شوال ۸ھ میں طائف کا رخ کیا اور وہ وہاں پہنچ کر قلعہ کا محاصرہ کیا، ان لوگوں نے سال بھر کا سامان خورونوش جمع کر لیا تھا اور مسلمانوں پر اس شدت سے تیراندازی کی کہ معلوم ہوتا تھا ٹڈی دل چھایا ہوا ہے، مسلمانوں نے اس قلعہ کو فتح کرنے کے لیے پہلی دفعہ منجنیق سے دبابہ کو استعمال

[4620] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان برقم (٤٣٢٥) وفی الادب باب: التبسم والضحك برقم (٦٠٨٦) وفی التوحيد باب: فی المشيئة ولارادة برقم (٧٤٨٠) انظر (التحفة) برقم (٧٠٤٣)

کیا، لیکن قلعہ قابو ہوتا نظر نہ آیا تو آپ ﷺ نے واپسی کا اعلان فرما دیا، لیکن یہ اعلان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزرا کہ طائف فتح کیے بغیر کیوں واپس ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو کل لڑائی کے لیے نکلو، دوسرے دن جب لڑائی کے لیے نکلے تو زخموں کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا تو اس کے بعد آپ نے پھر فرمایا، ہم ان شاء اللہ کل واپس ہوں گے، اس پر لوگوں میں مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے بے چون و چرا رخت سفر باندھنا شروع کر دیا، یہ کیفیت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے کہ کل جو لوگ کوچ کے لیے تیار نہیں، آج زخم کھا کر کس طرح جلدی واپسی کے لیے تیار ہو گئے ہیں، تفصیل کے لیے الرحیق المختوم دیکھیے۔

٣٠...... بَاب: غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب ٣٠: غزوۂ بدر

[4621] ٨٣ـ(١٧٧٩)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُونَهُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِاَبِي سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُو سُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوهُ فَسَاَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِاَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4621] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥١)

[4621]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان کی آمد کی خبر ملی تو آپ نے مشورہ فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اس پر توجہ نہ دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی، آپ نے اس سے بھی بے رخی برتی، اس پر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، آپ ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر آپ ہمیں گھوڑے سمندر میں ڈالنے کا حکم دیں تو ہم اس میں ڈال دیں گے اور اگر آپ ان کو برک غماد تک بھگانے کا حکم دیں تو ہم یہ کام کریں گے، تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا، وہ چل پڑے حتی کہ بدر میں جا پہنچے اور وہاں ان کے پاس قریش کے پانی ڈھونے والے اونٹ آئے، ان میں بنو حجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا، لوگوں نے اسے پکڑ لیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے تو وہ کہنے لگا، مجھے ابوسفیان کا تو کوئی پتہ نہیں ہے، لیکن ادھر ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو وہ اسے مارتے تو وہ کہتا اچھا میں تمہیں بتاتا ہوں، ادھر ابوسفیان ہے تو جب اسے چھوڑ دیتے اور پوچھتے تو وہ کہتا، مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے، لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف لوگوں کے ساتھ موجود ہیں تو جب وہ یہ کہتا، تو پھر اسے مارتے اور رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی، سلام پھیر دیا اور فرمایا، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب وہ تمہیں سچا بتاتا ہے تو تم اسے پیٹتے ہو اور جب وہ تمہیں جھوٹ بتاتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس جگہ فلاں کافر ڈھیر ہوگا۔'' اور اپنے ہاتھ زمین پر یہاں یہاں رکھ رہے تھے تو آپ (رسول اللہ ﷺ) کے ہاتھ کی جگہ سے ان میں سے کوئی دور نہیں ہوا۔''

مفردات الحديث

❶ **لو امرتنا ان نخيضها البحر:** اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں، یعنی سمندر میں کود جائیں تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ ❷ **لو امرتنا ان نضرب اكبادها الى برك الغماد:** اگر آپ ﷺ ہمیں انہیں دور تک بھگانے کا حکم دیں، (کیونکہ برک الغماد مدینہ سے بہت دور کے فاصلہ پر مکہ سے بہت آگے واقع ہے) تو ہم یہ کام کرنے کے لیے تیار ہیں، یعنی ہم آپ ﷺ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کریں گے، آپ ہمارے بارے میں اس سے بے خوف ہو جائیں تو ہم آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔

❸ **روايا:** راويه کی جمع ہے، ان اونٹوں کو کہتے ہیں جن پر پانی پینے کے لیے ڈھویا جاتا ہے۔ ❹ **فما ماط:** دور نہیں ہوا، جس جگہ آپ ﷺ نے نشان لگایا وہیں ڈھیرا ہوا اور آپ ﷺ کی پیش گوئی سچ ہوئی۔

فائدہ:...... ابوسفیان کی سرکردگی میں اہل مکہ کا ایک تجارتی قافلہ شام کی طرف گیا، جس میں ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار کی مالیت کا ساز وسامان تھا، یہ جاتے وقت نکل گیا تھا، واپسی پر اہل مدینہ کے لیے زریں موقع تھا

کہ وہ اہل مکہ کو اس مال فراواں سے محروم کر کے زبردست فوجی سیاسی اور اقتصادی مار ماریں، اس لیے مسلمانوں میں، رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا کہ قریش کا قافلہ مال و دولت سے مالا مال چلا آ رہا ہے، اس کے لیے نکل پڑو ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بطور غنیمت تمہارے حوالے کر دے، چونکہ مدینہ سے نکلتے وقت یہ خیال نہ تھا کہ قافلہ کی بجائے لشکر قریش سے ٹکر ہو جائے گی، اس لیے آپ نے تمام صحابہ کے لیے نکلنا لازم نہ ٹھہرایا اور نکلتے وقت لوگوں نے اس کے لیے کوئی خاص اہتمام نہ کیا اور نہ مکمل تیاری کی، مسلمانوں کے لشکر کی تعداد صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) یا تین سو چودہ (۳۱۴) یا تین سو سترہ (۳۱۷) تھی۔ صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ (۷۰) اونٹ تھے، ابوسفیان کو بھی پتہ چل گیا کہ مسلمان میرے قافلہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو اس نے فوراً ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دے کر مکہ بھیجا کہ وہاں جا کر قافلے کی حفاظت کے لیے قریش کو دعوت عام دے اور خود ابوسفیان نے حکمت عملی سے کام لے کر قافلہ کو بچا لیا اور اہل مکہ کو واپس ہو جانے کا پیغام بھیج دیا، لیکن ابوجہل واپسی کے لیے آمادہ نہ ہوا، اور لشکر مکہ نے اپنا سفر جاری رکھا، وادی زفران پہنچ کر آپ کو مکی لشکر کی آمد کا علم ہوا اور پتہ چلا خون ریز جنگ یقینی ہو چکی ہے، حالات کی اس اچانک اور پرخطر تبدیلی کے پیش نظر آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا، مہاجرین کی تعداد چونکہ کم تھی، اس لیے آپ نے مہاجرین کمانڈروں کی رائے کی بجائے، انصار کی رائے معلوم کرنا چاہی، کیونکہ ان کی تعداد زیادہ تھی اور بیعت عقبہ کی رو سے ان کے لیے یہ لازم نہ تھا کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کریں، آپ کا مقصد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھانپ لیا اور پرزور تقریر کی، صحیح مسلم میں تقریر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، یہ راوی کا وہم ہے اور مشورہ بھی مدینہ میں نہیں ہوا، کیونکہ وہاں تو صرف قافلہ کے لیے نکلے تھے، جس کی تعداد کل چالیس (۴۰) افراد تھی، تفصیل کے لیے الرحیق المختوم میں غزوہ بدر الکبریٰ پڑھیے۔

۳۱...... بَاب: فَتْحِ مَكَّةَ

باب ۳۱: فتح مکہ

[4622] ۸۴-(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ رَبَاحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَدْعُونَا اِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ اَلَا اَصْنَعُ

[4622] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۶۱)

طَعَامًا فَادْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ ((أَبُو هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ)) زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ ((اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ)) قَالَ فَأَطَافُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ ((حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُاللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ

الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ۔

[4622] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بہت سے وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے ٹھکانے پر ساتھیوں کو بکثرت بلاتے تھے، عبداللہ بن رباح کہتے ہیں، میں نے دل میں کہا، میں کھانا کیوں نہ تیار کروں اور ساتھیوں کو اپنے ٹھکانہ پر بلاؤں تو میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا، پھر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شام کو ملا اور کہا آج رات دعوت میرے ہاں ہوگی تو انہوں نے کہا، تم مجھ سے سبقت لے گئے ہو، میں نے کہا، جی ہاں، میں نے ساتھیوں کو بلایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے گروہ انصار، کیا میں تمہیں تمہارے کارناموں سے ایک کارنامہ نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے فتح مکہ کا ذکر چھیڑ دیا اور کہنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے حتی کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو آپ نے ایک جانب کے دستہ پر زبیر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسری جانب کے دستہ پر خالد رضی اللہ عنہ مقرر کیا اور پیدل دستہ پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، انہوں نے وادی کے اندر پناہ لی اور ایک دستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا، ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس صرف انصاری آئیں'' شیبان کے سوا نے یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا: ''میرے لیے انصار کو آواز دو۔'' تو انہوں نے آپ کو گھیر لیا اور قریش نے بھی مختلف قبائل کے دستوں کو جمع کر لیا اور اپنے تابع لوگوں کو جمع کر لیا اور سوچا، ہم ان لوگوں کو آگے بڑھاتے ہیں، اگر ان کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی، ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر ان کو نقصان پہنچا تو ہم ان لوگوں (مسلمانوں) کا مطالبہ مان لیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قریش کے مختلف قبائل کے دستوں اور ان کے پیروکاروں کو دیکھ رہے ہو۔'' پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر ارشاد فرمایا، (کہ ان کو مار ڈالو) پھر فرمایا: ''حتی کہ تم آ کر مجھے صفا پر ملو۔'' تو ہم چل پڑے اور ہم میں سے جو شخص کسی کو قتل کرنا چاہتا، اس کو قتل کر ڈالتا اور ان میں سے کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا، (اپنی مدافعت میں کوئی اسلحہ ہم پر نہیں چھوڑتا تھا) اتنے میں ابوسفیان آ گیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کی جمعیت ختم کی جا رہی ہے، آج کے بعد کوئی قریشی نہیں باقی رہے گا، پھر آپ نے فرمایا: ''جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا، اس کو امان ہے۔'' تو انصار ایک دوسرے کو کہنے لگے، ہاں اس آدمی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی بستی کی محبت اور اپنے خاندان پر شفقت غالب آ گئی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور جب آپ پر وحی آتی تو ہم پر یہ حالت پوشیدہ نہ رہتی تو جب

وحی آتی تو کوئی بھی آپ کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھتا تھا، حتی کہ وحی پوری ہو جاتی تو جب وحی کی آمدن بند ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے گروہ'' انہوں نے کہا، ہم حاضر ہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ''تم نے کہا ہے کہ اس آدمی پر اپنے شہر کی محبت غالب آ گئی ہے۔'' انہوں نے جواب دیا، ایسے ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، میری زندگی، تمہارے پاس گزرے گی اور مجھے موت تمہارے ہاں آئے گی۔'' وہ آپ کی طرف روتے ہوئے بڑھے اور کہہ رہے تھے، اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ کہا، وہ اللہ اور اس کے رسول کی حرص و رغبت کی خاطر کہا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کا رسول تمہیں سچا گردانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ابوسفیان کے گھر کی طرف بڑھے اور کچھ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے حتی کہ حجر اسود کی طرف بڑھے، اسے بوسہ دیا، پھر طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس آئے، جو بیت اللہ کے پہلو میں تھا، لوگ اس کی عبادت کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک قوس تھی اور آپ نے قوس ایک طرف پکڑی ہوئی تھی تو جب آپ بت کے پاس پہنچے تو اس کی آنکھ میں اس کو چبھونے لگے اور فرما رہے تھے، ''حق آ گیا، باطل مٹ گیا۔'' جب آپ طواف سے فارغ ہوئے، صفا پر پہنچے اور اس کے اوپر چڑھ گئے حتی کہ بیت اللہ پر نظر ڈالی اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اللہ کی حمد و بیان کرنے لگے اور جو چاہا وہ دعا مانگنے لگے۔

مفردات الحدیث

❊ ❶ وفدتُ وُفُود الی معاویة رضی اللہ عنہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس، شام میں بہت سے وفد پہنچے اور مسافر ہونے کی بنا پر، اپنے ٹھکانہ پر ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتے اور اس میں ایک دوسرے سے منافست و مسابقت کرتے۔ ❷ الا اعلمکم: (کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں) کھانا ابھی تیار نہیں ہوا تھا، اس کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ عبد اللہ بن رباح رضی اللہ عنہ کی درخواست پر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انصار کے ایک کارنامے کا ذکر چھیڑ دیا۔ ❸ إحدی المجنّبتین: لشکر کے دو جانب۔ ❹ میمنة و میسرة (دایاں، بایاں) جن کے درمیان قلب ہوتا ہے۔ علی الحُسر، جن کے پاس زرعہ نہ تھی، مراد پیدل دستہ ہے۔ ❺ اِهْتِف لی الانصار: آپ ﷺ نے انصار پر اعتماد کرتے ہوئے، ان کے مقام و مرتبہ کی رفعت و بلندی کا اظہار کرنے کے لیے، ان کو آواز دلوائی۔ وبَشّتْ جمع کر لیا، اکٹھا کر لیا۔ ❻ الاوباش: وَبْش کی جمع ہے، مختلف قبائل کی ٹولیاں۔ ❼ نقدّم هؤلاء: ہم مسلمانوں سے جنگ کے لیے مختلف قبائل کے ان دستوں کو آگے کریں تاکہ اگر یہ مسلمانوں کے سامنے ڈٹ جائیں تو ہم آگے بڑھ کر ان کو کامیاب کریں اور اگر یہ لوگ شکست کھا جائیں تو ہم مسلمانوں کا مطالبہ قبول کر لیں، ❽ ثم قال بیدیه: آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے، کافروں کے اتحاد و

اجتماع کا اشارہ کر کے، صبر واستقلال اور ثابت قدم رہنے کی تلقین کی، یہ اشارہ کیا ان کو پیس کر رکھ دو، تا کہ یہ آئندہ سر نہ اٹھا سکیں۔ ⑨ وما احد منهم يُوَجّه الينا شيئاً: ان میں سے کوئی ایک اپنے دفاع کے لیے اپنا اسلحہ استعمال نہ کر سکا، ان میں سے کوئی ایک اسلحہ کا رخ ہماری طرف نہ کر سکا۔ ⑩ اُبِيحَت خضراء: قریش و عرب جماعت کو خضرا اور سواد سے تعبیر کرتے ہیں، مقصد یہ تھا کہ قریش کی جماعت کو تہ تیغ کر دیا جائے گا اور وہ بچ نہیں سکیں گے۔ ⑪ اما الرجل فادركتهُ رغبة في قريته ورأفة في عشيرته: انصار نے جب یہ دیکھا کہ آپ نے اہل مکہ کو امان دے دی ہے اور ان کو قتل کرنے سے روک دیا ہے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ اب آپ ہمیشہ کے لیے اپنے شہر مکہ میں، اپنے قبیلہ وخاندان قریش کے ساتھ اقامت اختیار کر لیں گے اور ہم آپ کی رفاقت کی سعادت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جائیں گے، اس لیے آپ نے فرمایا: المحيا محياكم، والممات مماتكم: اب زندگی اور موت تمہارے ہاں ہی ہے۔ ⑫ ثم طاف بالبيت: آپ ﷺ مکہ میں بلا احرام داخل ہوئے تھے، جس سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان کی حج یا عمرہ کی نیت نہ ہو تو وہ بلا احرام مکہ میں داخل ہو سکتا ہے، شوافع اور حنابلہ کا یہی موقف ہے، لیکن احناف اور مالکیہ کے نزدیک احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل نہیں ہوا جا سکتا اور فتح مکہ کے وقت احرام کے بغیر داخلہ، فتح مکہ سے خاص ہے، فتح کے بعد آپ ﷺ نے طواف اور سعی کر کے عمرہ کیا۔ ⑬ سِيَةُ القوس: کمان کا مڑا ہوا ایک کونہ یا طرف، اس سے آپ نے ان کے بت کی آنکھوں میں کچوکے لگائے، تا کہ پتہ چل سکے جو اپنا دفاع نہیں کر سکتا، وہ دوسروں کے نفع ونقصان کا مالک کیسے بن سکتا ہے؟ اور اس سے ان کی تذلیل اور رسوائی بھی ہو کہ اب یہ لوگ اپنے معبود کو بھی بچا نہیں سکتے۔

فائدہ:...... جب شعبان ۸ھ میں بنو بکر نے بدعہدی کرتے ہوئے، رات کی تاریکی میں بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا تو قریش نے اس حملہ میں ہتھیاروں سے ان کی مدد کی حتی کہ رات کی تاریکی کی آڑ میں ان کے کچھ آدمی جنگ میں شریک بھی ہوئے، بنو خزاعہ کے شاعر نے انتہائی مؤثر اور فصیح وبلیغ اشعار میں آپ سے مدد کی درخواست کی، ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو رسول اللہ ﷺ نے دس ہزار (۱۰۰۰۰) ساتھیوں کے ساتھ مکہ کا رخ کیا، ذی طویٰ میں آپ ﷺ نے لشکر کی ترتیب وتقسیم فرمائی، خالد بن ولید کو اپنے داہنے پہلو پر رکھا اور انہیں حکم دیا کہ وہ مکہ کے زیریں حصے سے اس میں داخل ہوں اور اگر قریش میں سے کوئی سامنے آئے تو اسے کاٹ کر رکھ دیں، یہاں تک کہ صفا پر آپ ﷺ سے آ ملیں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بائیں پہلو پر رکھا اور انہیں حکم دیا کہ مکے میں بالائی حصہ سے داخل ہوں اور حجون میں آپ کا جھنڈا گاڑ کر آپ کی آمد تک وہیں ٹھہرے رہیں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیادہ پر مقرر کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ بطن وادی کا راستہ اختیار کریں، یہاں تک کہ مکہ میں آپ کے آگے اتریں، ان ہدایات کے بعد تمام دستے اپنے اپنے مقررہ راستوں پر چل پڑے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کے سامنے جو مشرک بھی آیا، اسے قتل کر ڈالا گیا، خندمہ پہنچ کر ان کی مڈبھیڑ قریش کے اوباشوں سے ہوئی، معمولی سی

چھڑپ میں بارہ (۱۲) مشرک کٹ گئے اور اس کے بعد مشرکین میں بھگدڑ مچ گئی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ مکہ کے گلی کوچوں کو روندتے ہوئے، کوہ صفا پر رسول اللہ ﷺ سے جا ملے، تفصیل کے لیے دیکھئے، غزوہ فتح مکہ، الرحیق المختوم۔

[4623] ٨٥-(. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى ((احْصُدُوهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَمَا اسْمِي إِذًا كَلَّا إِنِّي عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُولُهُ))

[4623]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے ایک اور استاد سے، سلیمان بن مغیرہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے ایک کو دوسرے پر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ان کو تلوار سے کاٹ کر رکھ دو۔'' اور اس حدیث میں یہ ہے، انصار نے کہا، ہم نے یہ کہا ہے، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

مفردات الحدیث ❊ **فما اسمي اذن**: تم نے جس اندیشہ کا اظہار کیا ہے، اس پر عمل کرتے ہوئے اگر میں مکہ کو وطن بنا لوں اور تم سے الگ ہو جاؤں اور تمہارے ہاں ٹھہرنے کا عہد توڑ دوں تو میرا نام کیا ہوگا، کیا میرا یہ کام قابل تعریف ہوگا؟ اس لیے تمہارا اندیشہ بے جا ہے۔

[4624] ٨٦-(. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ)) رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا ((أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ)) فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا ((مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ)) قَالُوا نَعَمْ قَالَ

[4623] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٦١)

[4624] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٦١)

((انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا)) وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ ((مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا)) قَالَ ((فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ)) قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ)) أَلَا ((فَمَا اسْمِي إِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ))

[4624] ۔ عبد اللہ بن رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہمراہ تھے اور ہم میں سے ہر ایک ایک دن اپنے ساتھیوں کے لیے کھانا تیار کرتا تھا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے تو سارے ساتھی میرے ٹھکانہ پر آ گئے، ابھی ہمارا کھانا پکا نہیں تھا تو میں نے کہا، اے ابو ہریرہ! کاش ہمارا کھانا پکنے تک آپ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں باتیں سنائیں تو انہوں نے کہا، ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے دائیں پہلو پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور بائیں پہلو پر زبیر رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا اور پیدل دستہ اور بطن وادی پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو متعین کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میرے پاس انصار کو بلاؤ۔“ تو میں نے ان کو آواز دی اور وہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے فرمایا: ”اے انصار کی جماعت! کیا تم قریش کے اوباش (کمینوں، ذلیلوں) کو دیکھ رہے ہو؟“ انہوں نے جواب دیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”دیکھ لو، کل جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کو کھیتی کی طرح کاٹ کر رکھ دینا۔“ اور آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا: ”(خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو) تمہارے ساتھ ملاقات کا وعدہ کوہ صفا پر ہے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس دن جو بھی ان کے سامنے آیا، اسے انہوں نے سلا دیا، رسول اللہ ﷺ صفا پر چڑھ گئے اور انصار نے آ کر آپ کو گھیر لیا اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! قریش کی جماعت تباہ و برباد کر دی گئی، آج کے بعد کوئی قریشی نہیں بچے گا، ابو سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا، اسے امان ہوگا اور جو ہتھیار ڈال دے گا، وہ بھی محفوظ ہوگا اور جو اپنا دروازہ بند کرلے گا، اسے بھی امن حاصل ہے۔" اس پر انصار نے کہا، ہاں اس آدمی پر اپنے قبیلہ کی شفقت غالب آ گئی ہے اور اپنی بستی (وطن) کی محبت غالب آ گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی، آپ نے فرمایا: "تم نے کہا ہے، ہاں اس آدمی پر اپنے خاندان سے پیار اور اپنی بستی کا شوق غالب آ گیا ہے، خبردار! تب میرا نام کیا ہوگا (تین دفعہ فرمایا) میں محمد، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، زندگی اور موت تمہارے ہاں ہی ہوگی، یعنی میری زندگی تمہاری زندگی اور میری موت تمہاری موت ہے۔" انصار نے کہا، اللہ کی قسم! ہم نے محض اللہ اور اس کے رسول کی حرص و رغبت کی بنا پر کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں، (معذور سمجھتے ہیں)"

مفردات الحديث ❶ **البياذقة**: پیدل دستہ۔ ❷ **فما اشرف يومئذٍ لهم الا انا موه**: جو بھی اس دن ان کے سامنے آیا، اسے انہوں نے ڈھیر کر دیا، اس سے جمہور ابوحنیفہ، مالک اور احمد ﷫ نے یہ کہا ہے کہ مکہ بزور بازو فتح ہوا ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک مکہ صلح کے نتیجہ میں فتح ہوا ہے۔ ❸ **اُبِيدت خضراء قريش**: قریش کی جماعت تباہ و برباد کر دی جا رہی ہے، ان سے کوئی بچ نہیں سکے گا، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مکہ قوت و طاقت کے بل بوتہ پر فتح ہوا ہے۔

٣٢...... بَاب: إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب ٣٢: کعبہ کے اردگرد سے بتوں کو ہٹانا

[4625] ٨٧-(١٧٨١) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا [الاسراء: ٨١] جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ [سباء: ٤٩] زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ

[4625] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: هل تكسر الدنان التي فيها الخمر او تخرق الزقاق برقم (٢٤٧٨) والمغازي باب: اين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح برقم (٤٢٨٧) وفي التفسير باب: ﴿وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا﴾ برقم (٤٧٢٠) ←

[4625]۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے، آپ اپنے ہاتھ کی چھڑی سے انہیں کچوکا لگانے لگے اور فرمانے لگے حق آ گیا، باطل مٹ گیا، باطل مٹنے ہی والا ہے، اسراء، آیت نمبر ۸۱۔

حق آ گیا اور باطل نہ کسی چیز کا آغاز کرتا ہے اور نہ اس کا اعادہ کرتا ہے، سبا، آیت نمبر ۴۹

ابن ابی عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، فتح مکہ کے دن (داخل ہوئے)

مفردات الحدیث ❶ نُصُبٌ یا نُصْبٌ: اس کی جمع انصاب ہے، بت جن کو اللہ کو چھوڑ کر پوجا جاتا ہے۔

❷ ذَهَقَ الباطل: باطل تباہ و برباد ہوا، مٹ گیا، ماند پڑ گیا۔ ❸ ما يُبدئ الباطل وما يُعيد: بقول زمخشری: لا يبدئ ولا يعيد کا جملہ اس وقت استعمال کرتے ہیں، جب کوئی چیز مٹ جائے یا ختم ہو جائے، اس لیے معنی ہوا حق آ گیا اور اس کی آمد پر یہ باطل مٹ گیا۔

فائدہ:...... فاکہی اور طبرانی کی روایت سے ثابت ہوتا ہے، آپ ﷺ جس بت کے سامنے گئے وہ زمین میں مضبوط طور پر پیوست ہونے کے باوجود اپنی گدی کے بل گر گیا۔

[4626] (. . .) وَحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرْ الْآيَةَ الْأُخْرٰى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا

[4626]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اساتذہ سے، ابو نجیح ہی کی سند سے، سورہ اسراء کی آیت تک بیان کرتے ہیں اور سورہ سباء کی آیت بیان نہیں کرتے اور نُصُبًا کی بجائے صَنَمًا (بت) کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

۳۳...... بَاب: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

باب ۳۳: فتح مکہ کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا

[4627] ۸۸۔(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

←والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة بنی اسرائیل برقم (٣١٣٨) انظر (التحفة) برقم (٩٣٣٤)

[4626] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٠١)

[4627] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٢٩٠)

عَنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[4627] ۔عبداللہ بن مطیع اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح کے دن فرمایا: ''آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ:...... فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ تمام قریشی مسلمان ہو جائیں گے اور قیامت تک کسی قریشی کو مرتد ہونے کی بنا پر باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

[4628] ۸۹۔(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا

عَنْ زَكَرِيَّاءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُطِيعًا

[4628] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے زکریا کی مذکورہ بالا سند ہی سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے، قریش کے عاصی نامی لوگوں میں سے، مطیع کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا، اس کا نام بھی العاصی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام مطیع رکھا۔

فائدہ:...... عُصَاة: العاص کی جمع ہے اور یہ علم ہے، صفت نہیں ہے، اس نام کے لوگ، عاص بن اسود کے سوا مسلمان نہ تھے، ابو جندل مسلمان ہو چکا تھا اور اس کا نام بھی العاص تھا، لیکن وہ اسی کنیت سے مشہور تھا، اپنے نام سے معروف نہ تھا، اس لیے اس کو مستثنیٰ نہیں کیا، عاص بن اسود کا نام آپ ﷺ نے مطیع بن اسود رکھا اور العاص کے نام سے یہ اشخاص معروف تھے، عاص بن وائل سہمی، عاص بن ہشام ابو البختری، عاص بن سعید، عاص بن امیہ، عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن منبہ بن حجاج، ان میں سے کسی نے بھی فتح مکہ تک اسلام قبول نہیں کیا تھا، اکثر اس سے پہلے ہی کفر پر مر گئے تھے۔

۳۴...... بَاب: صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ فِي الْحُدَيْبِيَةِ

باب ۳٤: مقام حدیبیہ پر صلح حدیبیہ

[4629] ۹۰۔(۱۷۸۳)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

[4628] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۹۰)

[4629] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلح، برقم (۲٦۹۸) وابو داود في (سننه) في المناسك، برقم (۱۸۳۲) انظر (التحفة) برقم (۱۸۷۱)

الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا ((مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)) فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللّٰهِ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِي اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِي اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ

[4629] ۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن نبی اکرم ﷺ اور مشرکوں کے درمیان صلح نامہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا، انہوں نے تحریر کیا، (یہ وہ معاہدہ ہے، جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا) مشرکوں نے کہا، رسول اللہ نہ لکھو، کیونکہ اگر ہم آپ ﷺ کے رسول ہونے کا یقین کر لیں تو آپ ﷺ سے لڑائی نہ لڑیں تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اس لفظ کو مٹا دو۔'' تو انہوں نے کہا، میں اس کو مٹا نہیں سکتا تو اسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور ان کی شرطوں میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن ٹھہر سکیں گے اور اس میں مسلح ہو کر داخل نہیں ہوں گے، مگر اسلحہ، غلاف میں رکھ کر لا سکتے ہیں، شعبہ نے ابو اسحاق سے پوچھا، مجلبان السلاح کا کیا معنی؟ اس نے جواب دیا، تلوار میان میں ہو۔

[4630] ۹۱۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ ((مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ ((هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ))

[4630] ۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ سے صلح کی تو ان کے درمیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی، اس میں لکھا، محمد رسول اللہ، پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی اور اس میں یہ بیان نہیں کیا، هذا ما کاتب علیه، جس پر معاہدہ کیا ہے۔

[4631] ۹۲۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا

[4630] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٠٥)

[4631] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣٢)

عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اُكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرِنِي مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ

[4631] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ سے روک دیئے گئے، اہل مکہ نے آپ سے اس شرط پر صلح کی کہ آپ ﷺ اس میں داخل ہو کر صرف تین دن ٹھہر سکیں گے اور آپ اس میں اسلحہ کو غلاف میں بند کر کے داخل ہوں گے، تلوار میان میں ہوگی اور اپنے ساتھ اس کے کسی باشندے کو لے کر نہیں جائیں گے اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایسے فرد کو نہیں روکیں گے جو وہاں ٹھہرنا چاہے، آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''ہمارے درمیان شرطیں لکھو، ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ وہ شرطیں ہیں جن پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کا فیصلہ کیا ہے۔'' تو آپ سے مشرکوں نے کہا، اگر ہم یقین کر لیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی کر لیں، لیکن یہ لکھو، محمد بن عبداللہ، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! میں اس کو نہیں مٹا سکتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس لفظ کی جگہ دکھاؤ۔'' تو انہوں نے اس کی جگہ دکھائی تو آپ نے اسے مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا اور مکہ میں تین دن ٹھہرے، تو جب تیسرا دن آیا، مشرکوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا، یہ آپ کے ساتھی کی شرط کے مطابق آخری دن ہے، انہیں کہیے کہ وہ چلے جائیں، انہوں نے آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' آپ ﷺ مکہ سے چل دیئے، ابن خباب کی روایت میں تابعناك کی جگہ بایعنك (آپ سے بیعت کر لیتے) ہے۔

فائدہ:...... کتب ''ابن عبداللہ'' سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ یہ لفظ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا، لیکن جمہور کے نزدیک لکھنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے

آپ ﷺ کے حکم سے لکھا، اس لیے آپ کی طرف نسبت کی گئی ہے اور اگر آپ نے یہ لفظ معجزاتی طور پر خود بھی لکھ دیا ہو تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے لکھنا پڑھنا جان لیا تھا، کیونکہ ایک لفظ لکھنے والے کو کاتب نہیں کہتے اور آپ نے صلح کے معاہدہ کے مطابق اگلے سال ۷ھ میں عمرہ کیا اور اس میں تین دن مکہ میں ٹھہرے اور یہ عمرہ صلح کے نتیجہ میں ہوا، اس لیے اس کو عام القاضاۃ، عمرۃ القضیۃ اور عمرۃ القضاء کا نام دیا گیا، یہ نہیں کہ آپ نے رہ جانے والے عمرہ کی قضائی دی تھی، اس لیے عمرۃ القضاء کہلایا۔

[4632] ۹۳-(۱۷۸٤)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ ((اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)) قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِاسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ ((اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ)) قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ)) فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ ((نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا))

[4632]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی اکرم ﷺ سے مصالحت کی، ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔'' سہیل نے کہا، رہا بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے، لیکن وہ لکھ جو ہم جانتے ہیں، ''باسمك اللهم'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو، محمد رسول اللہ کی طرف سے۔'' انہوں نے کہا، اگر ہم یقین کر لیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی اختیار کر لیں، لیکن اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لکھ، محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔'' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ شرط بھی کی کہ تم میں سے جو ہمارے پاس آ جائے گا ہم اسے تمہیں نہیں لوٹائیں گے اور جو ہم میں سے تمہارے پاس آ جائے گا، تمہیں اسے ہماری طرف لوٹانا ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم یہ شرط لکھ (مان) لیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' واقعہ یہ ہے کہ ہم میں سے جو ان سے جا ملے تو اللہ اسے دور ہی رکھے اور ان میں سے جو ہمارے ساتھ آ ملے گا،

[4632] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳۵۲)

اللہ تعالیٰ یقیناً اس کے لیے کشادگی اور کوئی نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا۔‘‘

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے صلح کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اجتماعی اور دینی مفادات کے حصول کی خاطر بظاہر دب کر صلح کی اور ان کی ہر شرط کو مان لیا، کیونکہ محمد بن عبداللہ لکھنے سے آپ ﷺ کی رسالت کا انکار لازم نہیں آتا تھا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ بسمك اللهم لکھنے سے اللہ تعالیٰ کی الوہیت پھر بھی ثابت ہو رہی ہے، جو اصل مقصود ہے، اس طرح ان کا مطالبہ ماننے میں کوئی شرعی اور دینی خرابی نہیں تھی اور ان میں سے مسلمان ہونے والوں کو ان کے سپرد کرنا، بظاہر ان کو ظلم و ستم کے حوالہ کرنا تھا، لیکن اس کی حکمت آپ ﷺ نے خود بتا دی کہ اللہ یقیناً ان کے لیے کشادگی اور نکلنے کی صورت پیدا کرے گا اور آپ ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور اس صلح کے نتیجہ میں کافر کثیر تعداد میں مسلمان ہوئے، کیونکہ ان کو مسلمانوں کے ساتھ ملنے جلنے کا موقع ملا، اسلامی تعلیمات سے وہ روشناس ہوئے، وہ نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کے اخلاق و کردار سے آگاہ ہوئے، ان کو آپ ﷺ کے حالات اور معجزات کو سننے کا موقع ملا اور اس کے نتیجہ میں فتح مکہ کا راستہ ہموار ہوا اور فتح مکہ کے دن تمام مشرکین مکہ مسلمان ہو گئے، باقی رہا یہ مسئلہ کہ جب آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو تو انہوں نے آپ کی توقیر و تکریم کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ عرض کیا کہ میرے لیے یہ لفظ مٹانا ممکن نہیں، جیسا کہ آپ نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، جب میں نے تمہیں نماز پڑھاتے رہنے کا حکم دیا تھا تو پھر تم پیچھے کیوں ہٹ گئے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ابوقحافہ کے بیٹے کے لیے آپ کی موجودگی میں نماز پڑھانا ممکن نہیں ہے، اس لیے آپ نے دوبارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم نہیں دیا کہ نہیں تم ضرور اس کو مٹاؤ، وگرنہ آپ ﷺ الامر فوق الادب کے تحت آپ کے وجوبی حکم کا انکار نہ کر سکتے، یہی صورت حال واقعہ قرطاس میں پیش آئی، حضرت عمر اور دوسرے صحابہ نے، بیماری کی حالت میں آپ کو لکھوانے کی تکلیف دینا، آپ کی تعظیم و توقیر کے منافی سمجھا اور آپ نے دوبارہ اس پر اصرار نہ کیا، وگرنہ ان کے لیے آپ کے حکم کی مخالفت ممکن نہ تھی۔

[4633] ٩٤-(١٧٨٥) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ

[4633] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجزية والموادعة باب (١٨) برقم (٣١٨١) وبرقم (٣١٨٢) وفی المغازی باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٨٩) وفی التفسير باب: ﴿اذا يبايعونك تحت الشجرة﴾ برقم (٤٨٤٤) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يذكر من ذم الرای وتكلف القياس برقم (٧٣٠٨) انظر (التحفة) برقم (٤٦٦١)

الَّـذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْـنَ الْـمُشْـرِكِينَ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَـقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَـا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَـرْجِـعُ وَلَـمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُـضَيِّـعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتٰى اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ ((بَلٰى)) قَـالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ ((بَلٰى)) قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ((يَـا ابْـنَ الْـخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا)) قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَـلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِـالْـفَتْـحِ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ فَاَقْرَاَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْ فَتْحٌ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ

[4633] ۔ ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے، اے لوگو! اپنی سوچ کو متہم قرار دو، اپنے آپ کو قصوروار خیال کرو، ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اگر ہم جنگ ضروری سمجھتے تو ضرور لڑتے اور یہ اس صلح کی بات ہے، جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں کے درمیان ہوئی، حضرت عمر بن خطاب حاضر ہو کر عرض کرنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں، آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں،'' انہوں نے کہا تو پھر اپنے دین میں ہم دباؤ کیوں قبول کریں اور اس حال میں لوٹ جائیں کہ ابھی اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ چل دیے اور غصہ پر قابو نہ پا سکے (غصہ کی وجہ سے رک نہ سکے) اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا، اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکر نے کہا، کیوں نہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہوں گے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیوں نہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر ہم اپنے دین میں خست اور کوتاہی کیوں قبول کریں؟ اور اس حال میں کیوں واپس لوٹیں کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے خطاب کے بیٹے؟ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا، حضرت سہل کہتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ پر فتح کی بشارت کے سلسلہ میں قرآن اترا تو آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں قرآن پڑھایا تو انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے

فرمایا: ''ہاں'' اور وہ خوش خوش مطمئن ہو کر لوٹ آئے۔

مفردات الحدیث ✲ قام سهل بن حنيف يوم صفين: حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صفین کے مقام پر جنگ چھڑی اور وہ انتہائی شدت اختیار کر گئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کو حکم ماننے کا پیغام بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اس کو قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے تو خوارج نے جنگ جاری رکھنے پر اصرار کیا تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ لوگوں کو صلح پر آمادہ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے، صلح کا نتیجہ ہر صورت میں بہتر نکلتا ہے، اگرچہ وہ بظاہر پسندیدہ عمل نظر نہیں آتا، دیکھئے صلح حدیبیہ کے وقت، مسلمانوں کے جذبات و احساسات، اس صلح کے مخالف تھے حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں بڑے زور دار انداز میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی، پھر اپنے ساتھ ملانے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی مکالمہ کیا اور صلح کی شرطوں کی قبولیت کو دین میں خست دباؤ اور کوتاہی کو قبول کرنا قرار دیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں، اس کی رہنمائی میں بات کرتا ہوں۔'' اس لیے اس کی مرضی اور منشا کی مخالفت نہیں کر سکتا اور یہ صلح ہمارے حق میں جائے گی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تائید کی اور پھر اس سلسلہ میں قرآن مجید کا نزول ہوا اور سورہ فتح میں اس صلح کو فتح کا نام دیا گیا اور بعد میں واقعات نے اس کی تصدیق کی، اس لیے اتهموا انفسكم، تم جنگ کے جاری رکھنے کے اصرار کے سلسلہ میں اپنے آپ کو قصور وار سمجھو، تمہاری یہ رائے اور سوچ ناقص ہے کہ صلح کی بجائے جنگ جاری رہنی چاہیے، صلح کا نتیجہ ہی بہتر ہوتا ہے۔

[4634] ۹۵-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّينَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَاْيَكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ اَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّي اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا اِلَى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلَى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلَى اَمْرٍ قَطُّ

[4634]۔ حضرت شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو صفین کے موقعہ پر یہ کہتے سنا، اے لوگو! اپنی سوچ پر الزام عائد کرو، اللہ کی قسم! میں نے ابو جندل کے دن اپنے آپ کو اس حال میں پایا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کا حکم رد کر سکتا ہوتا تو ضرور رد کر دیتا، اللہ کی قسم! ہم نے جب بھی کسی معاملہ کے سلسلہ میں تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو وہ آسانی کے ساتھ ہمیں اچھی اور بہترین نتیجہ کی طرف لے گئیں، مگر

[4634] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٠٩)

تمہارا یہ معاملہ (تلواروں سے حل نہیں ہو رہا) ابن نمیر کی روایت میں الیٰ امر قط کے الفاظ نہیں ہیں۔

مفردات الحدیث ✽ لقد رایتنی یوم ابی جندل: اس میں حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے باپ کے قید خانہ سے، بیڑیوں میں جکڑا ہوا، ظلم و ستم سے نجات پانے کے لیے بھاگ کر بڑی تکلیف سے مسلمانوں کے پاس پہنچا اور جب اس کے باپ نے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا اور آپ ﷺ نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اس کا باپ، اس کو مسلمانوں کے پاس چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا، تم اسے میری خاطر ہی چھوڑ دو، اس نے کہا، میں آپ ﷺ کی خاطر بھی نہیں چھوڑ سکتا حتی کہ اس نے ابو جندل کے چہرے پر چانٹا رسید کیا اور اس کو واپس لے جانے کے لیے کرتے کا گلہ پکڑ کر گھسیٹنے لگا اور حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ زور زور سے چلا کر کہنے لگے، اے مسلمانو! کیا میں مشرکین کی طرف واپس کیا جاؤں گا کہ وہ مجھے میرے دین سے برگشتہ کریں، اس کے باوجود صلح کی خاطر، رسول اللہ ﷺ ابو جندل کو واپس کرنے پر تیار ہو گئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو رد نہ کر سکے اور ہم نے جب بھی کندھوں پر تلوار رکھی اور لڑائی لڑی تو اس سے ہمارے لیے آسانی اور سہولت کا راستہ کھلا اور بہتر نتائج برآمد ہوئے، مگر اس باہمی جنگ کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا، اس لیے صلح پر آمادہ ہونا بہتر ہے، اگر کافروں سے بظاہر دب کر صلح کرنا بہترین نتائج پیدا کرتا ہے تو مسلمانوں کی باہمی جنگ کو ختم کرنے کے لیے صلح کے نتائج کیوں بہترین برآمد نہیں ہوں گے، اس لیے جنگ پر اصرار چھوڑ دو، صلح کے لیے تیار ہو جاؤ۔

[4635] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح وحَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا اِلَى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا

[4635]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے اعمش ہی کی سند مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور ان کی حدیث میں یہ لفظ ہیں، الی امر یُفْظِعنا: ایسا معاملہ جو ہمارے لیے خوفناک ہوتا (اور ہمارے لیے انتہائی ناگواری کا باعث بنتا)

[4636] ٩٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِي حَصِينٍ

عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَاْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ

[4635] تقدم تخريجه برقم (٤٦٠٩)

[4636] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٠٩)

فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ

[4636] ۔حضرت ابو وائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین کے موقعہ پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سنا، دین کے سلسلہ میں اپنی سوچ اور رائے کو ناقص سمجھو، میں نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کے دن اپنے آپ کو اس کیفیت میں پایا کہ اگر میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی بات کورد کرنا ممکن ہوتا (تو میں ضرور کر دیتا) تمہاری رائے تو ایسی ہے کہ ہم جب بھی کوئی کنارہ حل کرتے ہیں، (کسی مشکل کا حل نکالتے ہیں) تو ہمارے خلاف کوئی اور سوراخ جاری ہو جاتا ہے۔

نوٹ:...... ما فتحنا منه: کسی راوی کا وہم ہے، صحیح لفظ ماسَدَدْنَا ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے، کیونکہ انفجار کے مقابلہ میں سد ہے کہ جب ہم کوئی سوراخ بند کرتے ہیں تو دوسرا سوراخ کھل جاتا ہے، مقصد یہ ہے ماضی میں تلواریں مسلمانوں کے لیے سہولت و آسانی اور خیر کا باعث بنتی تھیں، لیکن مسلمانوں کی باہمی جنگ میں تلواروں کے نتیجہ میں خرابی اور بگاڑ ہی بڑھ رہا ہے۔

[4637] ۹۷۔(۱۷۸۶) وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ

عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ فَوْزًا عَظِيمًا [الفتح:۱] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا))

[4637] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حدیبیہ سے واپسی پر سورہ فتح کی پانچ ابتدائی آیات ﴿انا فتحنا لك فتحا مبينا﴾ سے لے کر فوزا عظیما تک اتریں اور مسلمانوں پر غم وحزن اور ملال طاری تھا اور آپ ﷺ نے حدیبیہ میں قربانی کا اونٹ ذبح کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر ایسی آیت اتری، جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔''

فائدہ :...... ان آیات میں سے پہلی آیت میں، آپ ﷺ کے لیے فتح، مغفرت عامہ، اتمام نعمت، صراط مستقیم کی ہدایت اور نصر عزیز کی بشارت دی گئی ہے، اس لیے آپ ﷺ نے اسے تمام دنیا سے محبوب قرار دیا۔

مفردات الحدیث ☆ الکآبة: غم وحزن کی وجہ پژمردگی طاری ہونا، حوصلہ ٹوٹ جانا۔

[4637] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۰۸)

[4638] (. . .)وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضرِ التَّيمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ

[4638]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے، مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... بعض حضرات نے ان احادیث سے جن میں کتب کا لفظ آیا ہے، مثلاً ((كَتَبَ الى قيصر والى كسرىٰ كَتَبَ الىٰ اهل اليمن ، كتب النبى ﷺ وغیرہ الفاظ سے یہ استدلال کیا ہے کہ یہ تمام خطوط آپ ﷺ نے بذات خود لکھے تھے، لہٰذا آپ لکھنا جانتے تھے، حالانکہ آپ کے خطوط لکھنے کے لیے، حضرت زید بن ثابت اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مقرر تھے اور آپ کے حکم سے لکھتے تھے اور جو آپ چاہتے، وہی لکھتے تھے، اس لیے، لکھنے کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے اور یہ معروف طریقہ ہے کہ نسبت آمر (حکم دینے والا) کی طرف کی جاتی ہے، مثلاً ابوشاہ لیثی نے کہا تھا ((اُكْتُب لى يا رسول الله)) اے اللہ کے رسول! مجھے لکھ دیجئے، یعنی لکھوا دیجئے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ((اكتبوا لابى شاه)) ابوشاہ کو لکھ دو۔

٣٥...... بَاب: الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب ٣٥: عہد کو پورا کرنا

[4639] ٩٨۔(١٧٨٧)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ ((انْصَرِفَا نَفِي)) لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

[4639]۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے جنگ بدر میں شرکت سے صرف اس چیز نے روکا کہ میں اور میرا باپ حُسَیل (یمان کا نام ہے) دونوں نکلے تو ہمیں کافر قریشیوں نے پکڑ لیا اور کہنے لگے، تم

[4638] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٦) وبرقم (١٢٣٢) وبرقم (١٣٠٣) وبرقم (١٤١٨)

[4639] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٥٩)

محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ تو ہم نے کہا، ہم اس کے پاس نہیں جانا چاہتے، ہم تو صرف مدینہ جانا چاہتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ کے نام پر عہد اور پیمان لیا کہ ہم مدینہ کی طرف لوٹ جائیں گے اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ نہیں لیں گے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''واپس چلے جاؤ، ہم ان سے کیا ہوا عہد پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار سے کیا گیا عہد و پیمان پورا کیا جائے گا اور کافروں کو یہ طعنہ دینے کا موقعہ نہیں دیا جائے گا کہ مسلمان عہد توڑتے ہیں، اگرچہ اس عہد کی پابندی ضروری نہیں ہے، کیونکہ امام کے ساتھ مل کر کافروں سے جہاد کرنا دینی فریضہ ہے، اس لیے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ اگر مسلمان قیدی کافروں سے عہد کر لے، میں بھاگوں گا نہیں تو اس پر اس عہد کی پابندی ضروری نہیں ہے، اسے اگر بھاگنے کا موقعہ ملے تو وہ بھاگ سکتا ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک حدیث کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ عہد کی پابندی ضروری ہے، ہاں اگر وہ اس سے جبراً قسم لیں کہ وہ بھاگے گا نہیں تو جبر کی بنا پر اس قسم کا اعتبار نہیں ہے۔

٣٦...... بَاب: غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ

باب ٣٦: غزوۂ احزاب (جنگ خندق)

[4640] ٩٩-(١٧٨٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ ((قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ اذْهَبْ

[4640] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٩٠)

((فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ ((يَا نَوْمَانُ))

[4640]۔ ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ایک آدمی نے کہا، اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پا لیتا تو آپ ﷺ کی معیت میں جنگ میں شریک ہوتا اور خوب جوہر دکھاتا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو یہ کام کرتا؟ واقعہ یہ ہے، ہم نے اپنے آپ کو احزاب کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ سخت ہوا اور سردی سے ہم دوچار تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے دشمن کے حالات معلوم کر کے بتائے، اللہ قیامت کے دن اسے میری رفاقت نصیب کرے گا؟'' تو ہم سب خاموش ہو گئے، ہم میں سے کسی نے آپ کو جواب نہ دیا، آپ نے پھر فرمایا: ''کیا کوئی آدمی ہے، جو ہمیں دشمن کے بارے میں معلومات فراہم کرے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ عنایت فرمائے گا؟'' تو ہم خاموش ہو گئے اور ہم میں سے کسی نے آپ کو جواب نہ دیا، پھر آپ نے تیسری بار فرمایا، ''کیا کوئی مرد ہے، جو ہمارے پاس ان لوگوں کے حالات معلوم کر کے لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میری معیت نصیب کرے گا؟'' تو ہم خاموش ہو گئے اور ہم میں سے کسی نے آپ کو جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا: ''اے حذیفہ، ہمیں ان لوگوں کے بارے میں معلومات پہنچاؤ۔'' تو میرے لیے جانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کیونکہ آپ ﷺ نے میرا نام لے کر کہا کہ میں اٹھوں، آپ نے فرمایا: ''جاؤ، میرے پاس ان کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آؤ اور انہیں میرے خلاف نہ بھڑکانا۔'' تو جب میں آپ کے پاس سے چل پڑا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں حمام میں چل رہا ہوں حتی کہ میں ان کے پاس پہنچ گیا تو میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ وہ آگ سے اپنی پشت تاپ رہا ہے تو میں نے کمان کے درمیان تیر رکھ لیا اور اس کو نشانہ بنانا چاہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا، ''انہیں میرے خلاف نہ بھڑکانا۔'' اگر میں اس پر تیر پھینکتا تو وہ نشانہ پر لگتا تو میں واپس لوٹا اور مجھے یوں لگ رہا تھا، جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں تو جب میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ کو ان لوگوں کے حالات سے آگاہ کر کے فارغ ہوا تو مجھے سردی لگنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چادر (کمبلی) کا زائد حصہ پہنایا، (مجھ پر ڈال دیا)

جس میں آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو میں صبح تک سویا رہا تو جب صبح ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ''اٹھ، اے سوتڑ۔''

مفردات الحدیث ❶ انت کنت تفعل ذالك: یہ استفہام انکاری ہے کہ تو سمجھتا ہے، میں اگر آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تو آپ کی خوب مدد کرتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ جوہر دکھاتا جو ناممکن بات ہے۔ ❷ قُرٌّ: شدید سردی۔ ❸ فلم یجبه احدٌ: یعنی انتہائی جانثار اور فدا کار صحابہ، جنگ خندق کے حالات سے اس قدر تھک اور ہار گئے کہ اس عظیم بشارت کو بار بار سن کر بھی جانے کے لیے تیار نہ ہوئے، حالانکہ وہ آپ ﷺ کی نصرت و حمایت میں ہر قسم کے خطرات اور مصائب میں کود جانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے تو تو آپ ﷺ کی کیا مدد کرتا۔ ❹ لَا تَذْعَرهم عَلَيَّ: انہیں میرے خلاف نہ بھڑکانا کہ تم کچھ چھیڑ خانی کرو اور وہ تمہارے پیچھے لگ جائیں۔ ❺ کانما امشی فی حَمّام: لوگ سردی میں ٹھٹھر رہے تھے، لیکن میں تیز ہوا اور سردی کی ٹھنڈک سے محفوظ گرمی میں چل رہا تھا اور یہ آپ کے حکم کے امتثال اور آپ ﷺ کی دعا کا نتیجہ تھا کہ جب تک وہ آپ کے کام میں مصروف رہے، انہیں سردی محسوس نہیں ہوئی اور جب اس کام سے فارغ ہو گئے تو انہیں سردی لگنے لگی۔ نومان: سوتڑ، بہت سونے والا، یہ بات آپ ﷺ نے دل لگی کرتے ہوئے فرمائی۔

فائدہ:...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق، مشرکین مکہ کے درمیان جا گھسے اور جنود اللہ نے ان کا برا حشر کر رکھا تھا، ان کی ہانڈیاں الٹ دیں، خیمے اکھاڑ دیئے، آگ بے قرار ہو رہی تھی تو ابوسفیان نے اٹھ کر کہا، اے قریش کی جماعت، ہر انسان اپنے اردگرد دیکھ لے؟ اپنے ساتھی کو پہچان لے (کہ کہیں مسلمانوں کا جاسوس موجود نہ ہو) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اپنے ساتھ والے کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا، میں فلاں بن فلاں ہوں، (اپنا نام بتایا) پھر ابوسفیان نے کہا، اے قریش کے لوگو! اللہ کی قسم! اب یہاں رہنا تمہارے لیے ممکن نہیں ہے، گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو رہے ہیں، بنو قریظہ نے ہمارے ساتھ بدعہدی کی ہے اور ان کی طرف سے ناپسندیدہ باتیں ہم تک پہنچ رہی ہیں اور تیز ہوا نے ہمارا جو حشر کیا ہے، وہ تمہارے سامنے ہے، کوچ کرو، میں تو چل رہا ہوں، پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس گیا، جو بندھا ہوا تھا، اس پر بیٹھ کر اس کو ایڑھ لگائی تو وہ تین پاؤں پر اچھل پڑا، اللہ کی قسم! اس نے کھڑے اونٹ کا زانو بند کھولا اور اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ تلقین نہ ہوتی کہ میرے پاس واپس آنے تک کوئی حرکت نہ کرنا تو میں اسے قتل کر ڈالتا، پھر میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا اور آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ پر ازواج مطہرات میں سے کسی کی چادر تھی، غزوہ خندق شوال ۵ ھ میں پیش آیا اور مشرکین نے تقریباً ایک ماہ تک رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا محاصرہ جاری رکھا، جس کا آغاز شوال سے ہوا اور خاتمہ ذی قعدہ میں۔ تفصیلات کے لیے، الرحیق المختوم دیکھئے۔

۳۷...... بَاب: غَزْوَةِ أُحُدٍ

باب ۳۷: غزوۂ احد

[4641] ۱۰۰-(۱۷۸۹)وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ)) رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ ((مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا))

[4641]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، جنگ احد کے دن سات انصاریوں اور دو قریشیوں کے ساتھ الگ کر دیے گئے تو جب دشمن نے آپ کو گھیر لیا، آپ ﷺ نے فرمایا، ان کو ہمارے پاس سے کون ہٹائے گا، اس کو جنت ملے گی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا؟'' تو ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑ کر شہید ہو گیا، پھر انہوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو ہم سے کون دور ہٹائے گا، اسے جنت ملے گی یا وہ میرا جنت میں ساتھی ہوگا؟'' تو انصار میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا، اسی طرح یہی صورت حال جاری رہی حتی کہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے، پھر آپ نے اپنے قریشی ساتھیوں سے کہا: ہم نے انصار ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔'' (کیونکہ قریشیوں میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا تھا۔)

مفردات الحدیث ✽ مَا انصفنا اصحَابَنَا: اگر اصحابنا مفعول بہ ہو تو معنی ہوگا، قریشیوں نے، انصار سے انصاف نہیں کیا کہ وہ ایک ایک کر کے نکلتے رہے اور شہید ہوتے رہے، لیکن دونوں قریشیوں میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا اور اگر اصحابُنا، فاعل ہو تو معنی ہوگا، ہم سے الگ ہونے والے، بھاگنے والے ساتھیوں نے انصاف نہیں کیا اور ہمیں دشمن کے درمیان چھوڑ گئے۔

[4642] ۱۰۱-(۱۷۹۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا

[4641] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳۳۷)

[4642] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: لبس البيضة برقم (۲۹۱۱) وفي المغازي باب: ما اصاب النبي ﷺ من الجراح يوم احد برقم (۴۰۷۵) وفي الطب باب: حرق الحصير يسد به الدم برقم (۵۷۲۲) انظر (التحفة) برقم (۴۷۱۴)

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

[4642]۔ ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ زخمی ہو گیا تھا اور آپ کا ایک رباعی دانت توڑ ڈالا گیا اور آپ کے سر پر خود توڑ دی گئی، رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ڈھال سے اس پر پانی ڈال رہے تھے تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے تو خون زیادہ نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا حتی کہ وہ راکھ بن گیا تو اسے زخم پر لگایا تو خون رک گیا۔

مفردات الحدیث ❶ هُشِمَتِ الْبيضة: خود کو توڑ دیا گیا۔ ❷ يسكب عليها بالمجن: وہ خود سے زخم پر پانی ڈال رہے تھے۔

[4643] ۱۰۲۔(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَمَ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ

[4643]۔ ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کے بارے میں سوال کیا گیا، میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا، سنو! اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں، کون رسول اللہ ﷺ کا زخم دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا اور آپ ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان

[4643] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: المجن ومن يترس بترس صاحبه برقم (٢٩٠٣) وفی المغازی باب: ما اصاب النبی ﷺ من الجراح يوم احد برقم (٤٠٧٥) وفی الطب باب: حرق الحصير يسد به الدم برقم (٥٧٢٢) انظر (التحفة) برقم (٤٧٨١)

کی، ہاں یہ اضافہ ہے، آپ کا چہرہ زخمی کر دیا گیا اور هُشِمَتِ کی جگہ كُسِرَتْ ہے۔

[4644] ١٠٣۔(. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ

[4644]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے ابو حازم کی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہیں اور ابن ابی حلال کی روایت میں ہے آپ کا چہرہ زخمی کر دیا گیا اور ''جرح'' کا لفظ تھا یہاں ''اصیب'' جن کا معنی ایک ہی ہے۔

فائدہ:...... جنگ احد میں جب مسلمانوں نے شاندار فتح حاصل کر لی تو جبل رماة پر آپ ﷺ نے جن تیر اندازوں کو متعین فرمایا تھا، انہوں نے ایک خوفناک غلطی کا ارتکاب کیا، آپ ﷺ نے انہیں ہر حال میں اپنے پہاڑی مورچے پر ڈٹے رہنے کی سخت تاکید فرمائی، لیکن ان تاکیدی احکامات کے باوجود جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان دشمن کا مال غنیمت لوٹ رہے ہیں تو وہ بھی اس کی لالچ میں، اپنے مورچہ کو چھوڑنے کے لیے تیار ہو گئے ان کے کمانڈر نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے احکامات یاد دلائے، لیکن ان کی غالب اکثریت نے ان کی بات کو اہمیت نہیں دی، پچاس میں سے چالیس تیر اندازوں نے اپنے مورچے چھوڑ دیئے اور مال غنیمت سمیٹنے کے لیے عام لشکر کے ساتھ آ ملے، خالد بن ولید نے اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھایا، چند لمحوں میں حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہ جانے والے چند ساتھیوں کا صفایا کر کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے، ان کے شہسواروں نے ایک نعرہ بلند کیا، جس سے مشرکین کا شکست خوردہ لشکر دوبارہ جمع ہو گیا، اب مسلمان آگے اور پیچھے سے گھیرے

[4644] طريق ابي بكر بن ابي شيبة اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطهارة باب: غسل المراة اباها الدم عن وجهه برقم (٢٤٣) وفي الجهاد والسير باب: دواء الجراح باحراق الحصير برقم (٣٠٣٧) وفي النكاح باب: ﴿ولا يبدين زينتهن الا لبعولتهن﴾ الى قوله ﴿لم يظهروا على عورات النساء﴾ برقم (٥٢٤٨) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: التداوي بالرماد برقم (٢٠٨٥) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: دواء الجراحة برقم (٣٤٦٤) انظر (التحفة) برقم (٤٦٨٨) وطريق عمور بن سداد العامري وطريق محمد بن سهل التميمي تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٨٠) وبرقم (٤٧٦٨)

میں آ گئے، اس وقت رسول اللہ ﷺ صرف نو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیچھے تشریف فرما تھے، آزمائش کے اس نازک ترین لمحہ میں آپ ﷺ نے جان بچا کر بھاگنے کی بجائے، اپنی جان خطرہ میں ڈال کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بچانے کا فیصلہ کیا اور نہایت بلند آواز سے صحابہ کو پکارا، اللہ کے بندو! ادھر آؤ، مشرکوں کو پتہ چل گیا کہ آپ ﷺ ادھر ہیں، لہٰذا ان کا دستہ مسلمانوں سے پہلے آنے تک پہنچ گیا، اس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ مشرکوں نے آپ ﷺ پر پورا بوجھ ڈال دیا اور چاہا کہ آپ کا کام تمام کر دیں، اس حملہ میں عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کو پتھر مارا، جس سے آپ پہلو کے بل گر گئے اور آپ کا داہنا نچلا رباعی دانت ٹوٹ گیا اور آپ کا نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا، عبداللہ بن قمیہ نے ایک زوردار تلوار ماری، جو آنکھ سے نیچے کی ابھری ہوئی ہڈی پر لگی، اس کی وجہ سے خود کی دو کڑیاں آپ کے چہرہ انور کے اندر گھس گئیں، اس نے کہا، لیجیے! میں قمیہ (توڑنے والا) کا بیٹا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے فرمایا، "اللہ تجھے توڑ ڈالے۔" جنگ احد کی تفصیلات سیرت کی کتابوں میں دیکھیں۔

[4645] ١٠٤ـ(١٧٩١)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ـ[ال عمران: ١٢٨]

[4645] ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا ایک رباعی دانت توڑ ڈالا گیا اور آپ ﷺ کے سر پر زخم لگایا گیا تو آپ ﷺ اس سے خون صاف کرنے لگے اور فرماتے تھے، ''وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے، جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر ڈالا اور اس کا رباعی دانت توڑ ڈالا، حالانکہ وہ انھیں اللہ کی طرف بلاتا ہے؟'' تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''اس معاملہ میں تیرا کوئی اختیار نہیں ہے۔'' (آل عمران، آیت نمبر ١٢٨۔)

[4646] ١٠٥ـ(١٧٩٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ))

[4645] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٥٣)

[4646] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) وبرقم (٣٤٧٧) وفي استتابة المرتدين باب (٥) برقم (٦٩٢٩) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: الصبر على البلاء برقم (٤٠٢٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦٠)

[4646] ۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ نقل کر رہے ہیں، اس کی قوم نے اسے مارا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے ہیں: ''اے رب میری قوم کو بخش دے، کیونکہ انہیں علم نہیں ہے۔''

[4647] حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ

[4647] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے اعمش ہی کی مذکورہ بالا سند سے روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں، وہ اپنی پیشانی سے خون صاف کر رہا ہے۔

مفردات الحدیث ❋ يَسْلُتُ، يَمْسَحُ، يَنْضَحُ: تینوں الفاظ کا مفہوم صاف کرنا اور پونچھنا ہے۔

٣٨...... بَاب: اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۸: جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیں، اس پر اللہ کی غضب کی شدت کا بیان

[4648] ١٠٦-(١٧٩٣)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هٰذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ اِلَى رَبَاعِيَتِهِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

[4648] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا غصہ اس قوم پر انتہائی سخت ہوگا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ سلوک کیا'' اور آپ اس وقت اپنے رباعی دانت کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا غصہ اس شخص پر انتہائی سخت ہوتا ہے، جسے اللہ کا رسول، اللہ کی راہ میں قتل کر ڈالے۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو تنگ کرنا، اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کو

[4647] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٢٢)

[4648] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: ما اصاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم من الجراح يوم احد برقم (٤٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٧)

دعوت دیتا ہے اور جس کے خلاف وہ ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہوں، وہ انتہائی بدبخت ہوتا ہے۔

٣٩...... بَاب: مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ اَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

باب ٣٩: وہ تکالیف جو رسول اللہ ﷺ کو مشرکوں اور منافقوں کی طرف سے پہنچیں

[4649] ١٠٧-(١٧٩٤) وحَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِى ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُو جَهْلٍ وَاَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ اَيُّكُمْ يَقُومُ اِلَى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَاَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ حَتّٰى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا اِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

[4649] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوضوء باب: اذا القى على ظهر المصلى قذر اوجيفة لم تفسد صلاته برقم (٢٤٠) وفى الصلاة باب: المراة تطرح عن المصلى شيئا من الاذى برقم (٥٢٠) وفى الجهاد والسير باب: الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة برقم (٢٩٣٤) وفى الجزية والموادعة باب: طرح جنين المشركين فى البئر ولا يوخذ لهم ثمن برقم (٣١٨٥) وفى مناقب الانصار باب: ما لقى النبى ﷺ واصحابه من المشركين بمكة برقم (٣٨٥٤) وفى المغازى باب: دعاء النبى ﷺ على كفار قريش برقم (٣٩٦٠) والنسائى فى (المجتبى) فى الطهارة باب: فرث ما يوكل لحمه ويصيب الثوب برقم (٣٠٦) انظر (التحفة) برقم (٩٤٨٤)

[4649] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور گزشتہ کل ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی تو ابو جہل نے کہا تم میں سے کون، بنوفلاں کی اونٹنی کی بچہ دانی اٹھا لائے گا اور جب محمد سجدہ کرے گا تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے گا؟ تو سب سے بدبخت شخص اٹھا اور اسے اٹھا لایا، پھر جب نبی اکرم ﷺ سجدہ میں گئے، اسے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا اور وہ ایک دوسرے کو ہنسانے لگے اور ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو کر ایک دوسرے پر گرنے لگے، حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا یہ منظر دیکھ رہا تھا، اگر مجھے تحفظ اور پناہ حاصل ہوتی تو میں اسے آپ ﷺ کی پشت سے پھینک دیتا، نبی اکرم ﷺ سجدہ میں پڑے ہوئے تھے، اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے حتی کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع دی، وہ آئیں جبکہ وہ ایک نوخیز بچی تھیں اور انہوں نے آپ سے اسے پھینک دیا، پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہنے لگیں تو جب نبی اکرم ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے بلند آواز سے ان کے خلاف دعا کی اور آپ ﷺ جب دعا فرماتے تو تین دفعہ دعا فرماتے اور جب مانگتے تو تین دفعہ مانگتے، پھر آپ نے فرمایا، ''اے اللہ! قریش کا مؤاخذہ فرما۔'' تین دفعہ فرمایا تو جب انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی بند ہو گئی اور آپ ﷺ کی دعا سے خوف زدہ ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو جہل بن ہشام کو پکڑ، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ، راوی کہتے ہیں، استاد نے ساتویں کا نام لیا، مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا، میں نے ان لوگوں کو جن کے آپ ﷺ نے نام لیے تھے، بدر کے دن گرے ہوئے دیکھا، پھر انہیں کھینچ کر، بدر کے کچے کنویں میں پھینک دیا گیا، ابو اسحاق کہتے ہیں، اس حدیث میں ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے، (کیونکہ وہ ولید بن عتبہ تھا)

مفردات الحدیث

❶ سَلَا جَزُوْرٍ: بچہ دانی، جھلی۔ ❷ اشقى القوم: قوم کا سب سے بدبخت آدمی، یہ عقبہ بن ابی معیط تھا۔ ❸ مَنَعَةً: مجھے پشت پناہی کی بنا پر قوت و طاقت حاصل ہوتی کیونکہ مکہ میں ان کا خاندان موجود نہیں تھا، جو ان کی پشت پر ہوتا، اگر اس کو مانع کی جمع بنائیں تو معنی ہوگا، اگر میرے حامی اور دفاع کرنے والے ہوتے۔ ❹ ذکر السابع: عمرو بن میمون نے ساتویں عمارۃ بن ولید کا نام لیا تھا لیکن ابو اسحاق کو یاد نہیں رہا اور یہ ساتواں جنگ بدر میں شریک نہیں تھا اور القلیل کالمعدوم کے تحت اس کو نظر انداز کر دیا گیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نمازی پر نجاست ڈال دی جائے اور اسے اس کا پتہ نہ ہو کہ مجھ پر کیا ڈالا گیا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی، نیز یہ واقعہ مکی زندگی میں پیش آیا، جہاں ابھی احکام کی تفصیلات کا نزول نہیں ہوا تھا، اس لیے اس کی نجاست معلوم نہ تھی۔

[4650] ۱۰۸ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَآءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهُ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ)) قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

[4650]۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ ﷺ کے اردگرد کچھ قریشی لوگ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی بچہ دانی اٹھا لایا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر پھینک دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر نہ اٹھایا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے اسے آپ ﷺ کی پشت سے اٹھایا اور یہ حرکت کرنے والوں کو بددعا دی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ، قریش کی جمعیت پر گرفت فرما، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف (شعبہ کو شک ہے) پر گرفت فرما۔'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے ان کو بدر کے دن مقتول دیکھا اور انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، مگر امیہ یا ابی کے جوڑ الگ الگ ہو گئے تو اسے کنویں میں نہ ڈالا گیا۔

نوٹ:...... صحیح بات یہ ہے کہ بدر میں مرنے والا امیہ بن خلف تھا جیسا کہ دوسری روایات سے ثابت ہے۔

مفردات الحدیث ✲ **تَقَطَّعَتْ او صاله:** اس کے جوڑ الگ الگ ہو گئے۔

[4651] ۱۰۹ـ(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا)) وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ

[4651]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد ابو اسحاق کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں،

[4650] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٢٥)

[4651] تقدم تخريجه برقم (٤٦٢٥)

اس میں یہ اضافہ ہے آپ ﷺ تین دفعہ دعا کرنا پسند فرماتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! قریش کی گرفت فرما، اے اللہ! قریش کا مواخذہ فرما، اے اللہ! تو قریش کو پکڑ۔'' تین دفعہ کہا، آپ نے ان میں ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف کا ذکر کیا، راوی نے شک کا اظہار نہیں کیا۔ (کہ امیہ یا ابی) اور ابو اسحاق نے کہا میں ساتویں کا نام بھول گیا۔

[4652] ۱۱۰-(...) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا

[4652]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے قریش کے چھ افراد کے خلاف دعا کی، ان میں ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط داخل ہیں، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بدر کے میدان میں گرے پڑے دیکھا، سورج کی تپش نے ان کے رنگ بدل ڈالے تھے اور وہ سخت گرم دن تھا۔

[4653] ۱۱۱-(۱۷۹۵) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ ((**لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي**

[4652] تقدم تخريجه برقم (٤٦٢٥)

[4653] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذا قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٣١) وفي التوحيد باب: (وكان الله سميعا بصيرا) برقم (٧٣٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٠)

مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

[4653] ۔حضور اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ پر احد کے دن سے زیادہ سخت دن گزرا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تیری قوم کی طرف سے بہت تکالیف پہنچی اور سب سے زیادہ تکلیف عقبہ کے دن پہنچی، جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا، (اس کو اسلام کی دعوت دی) تو اس نے میری خواہش کے مطابق، میری بات قبول نہ کی اور میں رنجیدہ حالت میں، اپنے سامنے والے رخ پر چل پڑا اور قرن ثعالب پر پہنچ کر میں اپنے آپ میں آیا (غم کی حالت سے نکلا) اور میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے اچانک ایک بادل کو اپنے اوپر سایہ کیے ہوئے پایا، میں نے دیکھا تو اس میں جبریل علیہ السلام تھے تو اس نے مجھے آواز دی اور کہا، اللہ عزوجل نے تیری قوم نے تجھے جو کچھ کہا سن لیا اور جو انہوں نے تمہیں جواب دیا (وہ سن لیا) اور اس نے آپ کے پاس پہاڑوں کا منتظر فرشتہ بھیجا ہے، تاکہ آپ اسے جو چاہیں، ان کے بارے میں حکم دیں، آپ نے فرمایا تو مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے آواز دی اور مجھے سلام کہا، پھر کہا، اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کا تجھے جواب سن لیا ہے اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تیرے رب نے تیرے پاس اس لیے بھیجا کہ آپ مجھے ان کے بارے میں اپنا حکم فرمائیں تو آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دونوں پہاڑوں کو ملا دوں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا، ”بلکہ میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا، جو صرف اللہ کی بندگی کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔“

مفردات الحدیث ❶ یوم العقبۃ: اس سے مراد عقبۂ طائف ہے، کیونکہ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابوطالب کی وفات کے بعد دس (۱۰) نبوت، شوال میں، بنوثقیف کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دینے طائف گئے، لیکن انہوں نے آپ ﷺ سے بدترین سلوک کیا، اوباش لوگ آپ کے پیچھے لگا دیے۔ ❷ فلم استفق: میں اپنے آپ میں نہیں آیا، مجھے افاقہ نہیں ہوا۔ ❸ قرن الثعالب: یہی قرن منازل ہے، جو اہل نجد کا میقات ہے اور مکہ سے ایک دن رات کے فاصلہ پر ہے۔ ❹ اطبق علیھم الاخشبین: اخشبان سے مراد شارحین نے مکہ کے دو پہاڑ ابو قبیس، قعیقعان لیے ہیں، جو مکہ کے شمال وجنوب میں واقع ہیں اور اس وقت مکہ کی آبادی ان دونوں کے درمیان واقع تھی، لیکن سوال یہ ہے کہ سنگین ترین سلوک جو آپ ﷺ سے اہل

طائف نے کیا اور انہیں کے اس بدترین سلوک کے بعد پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ میں ان کو دو پہاڑوں میں پیس کر رکھ دوں تو میں آپ کی خواہش کے مطابق ان کو پیس کر رکھ دوں گا تو پھر اہل مکہ کو مراد لینا کیوں کر درست ہوسکتا ہے، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ اخشبان مکہ کے دو پہاڑوں کو ان کی مضبوطی اور صلابت کی وجہ سے کہا گیا ہے، اس لیے مراد یہ ہے کہ مکہ کے ان مضبوط و مستحکم پہاڑوں جیسے پہاڑوں میں، اہل طائف کو پیش کر رکھ دوں یا مکہ کے ان دو پہاڑوں کو وہاں لے جا کر ان میں پیس دوں، کیونکہ پہاڑوں کے فرشتہ کے لیے ان پہاڑوں کا وہاں لے جانا مشکل نہ تھا یا پھر یہ مراد لیا جائے کہ بنو ثقیف نے آپ ﷺ سے یہ بدسلوکی صرف اس لیے کیا کہ آپ کی قوم اہل مکہ نے آپ کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا، اگر وہ قبول کرتے تو آپ ﷺ کو ان مصائب سے دوچار نہ ہونا پڑتا، اس لیے اس کا اصل سبب وہ تھے، اس لیے فرشتہ نے کہا کہ آپ ﷺ حکم دیں تو میں اہل مکہ کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس ڈالوں۔''

[4654] ۱۱۲-(۱۷۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ ((هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ))

[4654]۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی کسی جنگ میں انگلی زخمی ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک انگلی ہی تو ہے، جو زخمی ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف پہنچی ہے، وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

[4655] ۱۱۳-(...) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ

[4655]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، اسود بن قیس ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غار میں تھے تو آپ ﷺ کی انگلی پتھر سے زخمی ہوگئی۔

مفردات الحدیث

❀ غـار: سے مراد بعض کے نزدیک لشکر اور جماعت ہے اور بعض کے نزدیک پہاڑ کی غار، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ایک جنگ میں آپ ﷺ پہاڑ کی غار میں تھے، نماز کے لیے نکلے تو پتھر لگنے سے انگلی زخمی ہوگئی، اس لیے روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے اور غار کا معنی لشکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رہا یہ مسئلہ کہ آپ ﷺ

[4654] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: من ينكب في سبيل الله برقم (٢٨٠٢) وفي الادب باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه برقم (٦١٤٦) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الضحى برقم (٣٣٤٥) انظر (التحفة) برقم (٣٢٥٥)

[4655] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٣٠)

نے یہ شعر کہا ہے تو اس کا بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ رجز ہے، شعر نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے، جس کلام کو قصد اور ارادہ سے موزوں اور مقفی کیا جائے، وہ شعر ہوتا ہے اور جو کلام غیر ارادی طور پر موزوں ہو جائے، اس کو شعر نہیں کہا جاتا اور بقول بعض یہ شعر آپ ﷺ کا نہیں ہے، بلکہ عبداللہ بن رواحہ کا شعر ہے، جس کا آپ ﷺ نے تمثیل کیا ہے اور آپ دوسروں کے اشعار پڑھ دیتے تھے۔

[4656] ۱۱۴۔(۱۷۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبَ يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى [الضحىٰ: ۱۔۳]

[4656]۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کر دی تو مشرکین کہنے لگے، محمد کو چھوڑ دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں، شاہد ہے روز روشن اور رات جب چھا جائے، تمہارے رب نے تمہیں نہ چھوڑا ہے اور نہ وہ ناراض ہوا ہے۔

[4657] ۱۱۵۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

[4657]۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں قیام نہ کر سکے تو ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی، اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، میں اسے دو تین رات سے تیرے قریب آتا نہیں دیکھ رہی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں، قسم ہے روز روشن کی اور قسم ہے رات کی، جب وہ چھا جائے، تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑ ہے اور نہ ناراض ہوا ہے۔

[4656] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التهجد باب: ترك القيام للمريض برقم (۱۱۲۵) وفي فضائل القرآن باب: كيف نزل الوحي واول ما نزل برقم (۴۹۸۳) وفي التفسير باب: ﴿ما ودعك ربك وما قلى﴾ برقم (۴۹۵۰) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الضحى برقم (۳۳۴۵) انظر (التحفة) برقم (۳۲۴۹)

[4657] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۴۶۳۲)

فائدہ:...... یہ آنے والی عورت آپ کے چچا کی بیوی ام جمیل بنت حرب تھی اور اس نے مشرکوں کی ہم نوائی کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔ ان دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، یا مشرک بھی اس کی اس بات پر خوش تھے اس لئے ان کی طرف نسبت کر دی گئی۔

[4658] (...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

[4658]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی دو سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۴۰...... بَاب: فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللّٰهِ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ

باب ۴۰: نبی اکرم ﷺ کا دعا فرمانا اور منافقوں کی تکلیفات پر صبر کرنا

[4659] ۱۱۶۔(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ

أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ

[4658] تقدم تخريجه برقم (٤٦٣٢)

[4659] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: الردف على الحمار برقم (٢٩٨٧) وفي التفسير باب: ﴿لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين اشركوا اذى كثيرا﴾ برقم (٤٥٦٦) وفي المرضى باب: عيادة المريض راكبا وماشيا وردفا على الحمار برقم (٥٦٦٣) وفي اللباس باب: الارتداف على الدابة برقم (٥٩٦٤) وفي الادب باب: كنية المشرك برقم (٩٢٠٧) وفي الاستئذان باب: التسليم في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين برقم (٦٢٥٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٥)

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَائَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ ((أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ

[4659] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر کاٹھی تھی اور اس کے نیچے فدک علاقہ کی چادر تھی اور آپ ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنا چاہتے تھے اور یہ واقعہ بدر سے پہلا کا قصہ ہے حتی کہ آپ ایک مجلس سے گزرے، جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہود ملے جلے تھے، ان میں عبداللہ بن ابی بھی تھے اور مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جب مجلس پر جانور کی گردوغبار پڑی، عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی، پھر کہا، ہم پر گردوغبار نہ اڑاو، نبی اکرم ﷺ نے اہل مجلس کو سلام کہا، پھر وہاں رک کر سواری سے اتر آئے، انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن مجید سنایا تو عبداللہ بن ابی نے کہا، اے انسان! اس سے بہتر کوئی چیز نہیں، اگر آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، حق ہے تو آپ ہماری مجالس میں ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اور اپنے گھر لوٹ جائیے تو ہم میں سے جو آپ کے پاس آ جائے، اسے اپنی بات سنائیے، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ہماری مجالس میں آپ تشریف لائیں، کیونکہ آپ کی آمد ہمیں محبوب ہے تو مسلمان، مشرک اور یہود ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتی کہ انہوں نے ایک دوسرے پر حملہ آور ہونا چاہا اور آپ انہیں مسلسل ٹھنڈا کرتے رہے، پھر اپنی سواری پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: ''اے سعد! ابوحباب نے جو کچھ کہا تو نے سن لیا ہے؟ ابوحباب سے مراد عبداللہ بن ابی تھا، اس نے یہ یہ کہا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، اس کو معاف فرمایئے، اے اللہ کے رسول! اور درگذر فرمایئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ بخشا ہے، بخش دیا ہے، اس شہر کے لوگ اس بات پر متفق ہوئے تھے کہ اس کو تاج پہنائیں اور اس کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں تو جب اللہ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو عنایت فرمایا ہے، اس کو رد کر دیا تو وہ اس سے غضبناک ہو گیا، جو کچھ آپ نے دیکھا، اس حسد نے اس کا یہ حشر کیا ہے تو آپ نے اس سے درگزر فرمایا۔

[4660] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ

[4660]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے زہری کی مذکورہ سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، یہ اس وقت کی بات ہے، جب اس نے مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کیا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **إکاف:** گدھے کی کاٹھی، **عَجاجة الدابة:** جانور کے پاؤں کے سبب اٹھنے والا گردوغبار۔ ❷ **سَلَّمَ علیهم:** اس مشترکہ مجلس کو سلام کیا، جس سے معلوم ہوا، مسلمانوں اور کافروں کی مشترکہ مجلس کے حاضرین کو مسلمانوں کی نیت کرتے ہوئے سلام کہنا درست ہے۔ ❸ **لا أحسن من هذا الخ:** آپ جو کچھ کہتے ہیں، اگر حق ہے تو پھر اس سے بہتر کوئی بات نہیں، گویا دبے الفاظ میں اس کے حق ہونے کا انکار کیا۔ ❹ **ان يَتَواثبوا:** ایک دوسرے پر پل پڑیں، ایک دوسرے پر حملہ کر دیں۔ ❺ **ابو حباب:** آپ ﷺ نے اس کے تحقیر آمیز لب ولہجہ کے باوجود اس کو قابل احترام انداز میں یاد کیا۔ ❻ **يُعَصِّبُوه بالعصابة:** اسے سرداری کی پگڑی باندھ دیں، شہر والوں کا رئیس تسلیم کر لیں۔ ❼ **شَرِق بذالك:** غصہ حلق میں پھنس گیا ہے، حسد سے جل بھن گیا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، داعی حق کو مخالفوں کے تحقیر آمیز اور شرمناک سلوک پر بھی صبر و تحمل اور برداشت سے کام لیتے ہوئے ان سے درگذر کرنا چاہیے اور جواباً انہیں جیسا اسلوب ولب ولہجہ نہیں اپنانا چاہیے، اینٹ کا جواب پتھر سے دینا تو بہت دور کی بات ہے، اینٹ کا جواب اینٹ سے بھی نہیں دینا چاہیے، نیز مخالفت کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے، ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

[4661] ۱۱۷ - (۱۷۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِّنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔ [الحجرات: ۹]

[4660] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٣٥)

[4661] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلح باب: ما جاء في الاصلاح بين الناس برقم (٢٦٩١) انظر (التحفة) برقم (٨٧٦)

[4661] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی گئی، اے کاش! آپ عبداللہ بن ابی کے پاس جائیں، (اس کو اسلام کی دعوت دیں) تو آپ گدھے پر سوار ہو کر اس کی طرف چل پڑے اور مسلمان بھی چل پڑے، وہ زمین شوریلی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے، وہ کہنے لگا، مجھ سے دور ہو جائیے، اللہ کی قسم، مجھے تیرے گدھے کی بو نے اذیت پہنچائی ہے تو ایک انصاری آدمی نے کہا، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی بو تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے، اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک آدمی اس کی خاطر غصہ میں آ گیا، اس طرح ہر آدمی کے ساتھی، اس کی خاطر غصے میں آ گئے اور وہ ایک دوسرے کو کھجور کی چھڑیوں، ہاتھوں اور جوتیوں سے مارنے لگے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے، ''اگر مومنوں کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح صفائی کرا دو۔'' (الحجرات، آیت نمبر ۹)۔

فائدہ :...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جو واقعہ بیان کیا ہے، اس میں اصل مقصود حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت تھی اور راستہ میں گزر عبداللہ بن ابی کے پاس سے ہوا، یہاں اصل مقصود، عبداللہ بن ابی کو دعوت اسلام دینا تھا، کیونکہ وہ خزرج کا سردار تھا اور اس کا اپنے قبیلہ پر اثر تھا، اس کے ایمان لانے کی صورت میں پورا قبیلہ مسلمان ہو جاتا اور اس واقعہ میں وہاں یہود اور مشرک موجود نہ تھے، عبداللہ بن ابی کے قبیلہ کے لوگ ہی تھے اور جو مسلمان تھے، لیکن اس کے تمرد کی بنا پر، جب ایک مسلمان نے اس کی بدکلامی کا جواب دیا تو خاندانی غیرت کی بنا پر، اس کے خاندان کا ایک مسلمان آدمی بھڑک اٹھا، اس طرح باہمی اسلام کے نام لیواؤں میں جوتوں اور مکوں کا تبادلہ شروع ہو گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ سورۃ حجرات کی آیت نمبر ۹ اس سلسلہ میں اتری، اس کا مقصد یہ ہے، اس واقعہ پر بھی یہ آیت صادق آتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نزلت کذا کا لفظ اس صورت میں بھی استعمال کر لیتے تھے، جب آیت کسی اور وقت اتری ہوتی، لیکن وہ دوسرے واقعہ پر بھی چسپاں ہوتی، کیونکہ سورہ حجرات کا نزول تو بہت بعد میں ہوا ہے، جب کہ وفود کی آمد شروع ہو گئی تھی اور وفود کی عام آمد فتح مکہ کے بعد شروع ہوئی، الا یہ کہ یہ مان لیا جائے اس کا نزول بہت پہلے ہو گیا تھا۔

۴۱...... بَاب: قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

باب ٤١: ابوجہل کا قتل

[4662] ١٨-(١٨٠٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا

[4662] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: قتل ابي جهل برقم (٣٩٦٢) وبرقم (٣٩٦٣) وفي باب (١٢) برقم (٤٠٢٠) انظر (التحفة) برقم (٨٧٨)

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ آنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي

[4662] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہمیں یہ دیکھ کر بتائے گا کہ ابوجہل کا کیا بنا؟'' تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ چل پڑے اور اسے اس حال میں دیکھا کہ اسے عفراء کے دو بیٹوں نے تلوار مار کر زمین پر گرا دیا ہے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر پوچھا، کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ تو اس نے جواب دیا، کیا اس آدمی سے بڑا بھی تم نے قتل کیا ہے، یا اس کی قوم نے قتل کیا ہے؟ ابومجلز کہتے ہیں، ابوجہل نے کہا، اے کاش مجھے ایک کسان کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

مفردات الحدیث ❶ حتی بَرَكَ: حتیٰ کہ وہ گر گیا، بعض نسخوں میں ہے۔ حتی بَرَدَ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یعنی اس کو اتنا گہرا زخم لگ چکا تھا کہ اب اس کا زندہ رہنا ممکن نہ تھا، آخری سانسوں پر تھا۔ ❷ هَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ: امام نووی نے معنی کیا ہے، تمہارا مجھے قتل کرنا میرے لیے عار و ننگ کا باعث نہیں ہے، یعنی لڑ کر مرنا شرم و عار کا باعث نہیں ہے۔ ❸ فلو غیر اکَّارٍ قَتَلَنِي: اے کاش مجھے ایک کسان کے علاوہ کوئی قتل کرتا۔ معاذ اور معوذ دونوں انصاری تھے اور انصار کاشت کار لوگ تھے، جن کو عرب حقیر اور کم حیثیت خیال کرتے تھے، اس لیے اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اے کاش مجھے میرے ہم پلہ قریشی قتل کرتے۔

فیصلہ کن وار کرنے والے تو حضرت معاذ بن عمرو بن جموح تھے، لیکن اس پر وار کرنے میں معاذ اور معوذ دونوں بھائی ٹھیک تھے اور سر کاٹ کر لانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے سلب معاذ بن عمرو بن جموح کو دی تھی۔

[4663] (...) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمٰعِيلُ

[4663] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو میرے لیے یہ معلوم کرے گا کہ ابوجہل کا کیا کیا؟ ابن علیہ کی طرح حدیث بیان کی اور ابومجلز کا قول نقل کیا۔

[4663] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (٤٦٣٨)

۴۲...... بَاب: قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ

باب ۴۲: یہود کے سرغنہ کعب بن اشرف کا قتل

[4664] ۱۱۹ ـ (۱۸۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)) فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ ائْذَنْ لِي فَلَأَقُلْ قَالَ ((قُلْ)) فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَائَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَائَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلٰى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ

[4664]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف سے کون نمٹے گا؟

[4664] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرهن باب: رهن السلاح برقم (۲۵۱۰) وفي الجهاد والسير باب: الكذب في الحرب برقم (۳۰۳۱) وفي باب الفتك باهل الحرب برقم (۳۰۳۲) وفي المغازي باب: قتل كعب بن الاشرف برقم (۴۰۳۷) وابو داود في (سننه) في الجهاد والسير باب: في العدو يوتى على غرة ويتشبه بهم برقم (۲۷۶۸) انظر (التحفة) برقم (۲۵۲۴)

کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔'' تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے عرض کیا، تو آپ مجھے کچھ کہنے کی اجازت عنایت فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''کہہ سکتے ہو۔'' تو وہ کعب کے پاس آئے اور اس سے ادھر ادھر کی باتیں کیں، اپنی فرضی کشیدگی کا تذکرہ کیا۔ یا کعب سے اپنے رابطہ کا تذکرہ کیا اور کہا اس آدمی نے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ طلب کیا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے، تو جب اس نے یہ سنا، کہنے لگا، واللہ تم ابھی اور اکتاؤ گے، حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا، اب ہم اس کے پیروکار بن چکے ہیں اور ہم اس کو چھوڑنا ناپسند کرتے ہیں، حتیٰ کہ یہ دیکھ لیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے اور کہا، میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے کچھ قرض دے، تو اس نے کہا، تو تم میرے پاس کیا رہن رکھو گے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا، آپ کیا چاہتے ہیں، اس نے کہا، اپنی عورتوں کو میرے پاس رہن رکھ دو، انہوں نے کہا، آپ عرب کے سب سے خوبصورت انسان ہیں، تو کیا ہم آپ کے پاس اپنی عورتیں رہن رکھ دیں؟ اس نے، ان سے کہا، تم میرے پاس اپنے بیٹوں کو رہن رکھ دو، انہوں نے کہا، ہمارے بیٹوں کو گالی دی جائے گی، انہیں کہا جائے گا، تمہیں کھجور کے دو وسق کے عوض رکھ دیا گیا تھا، لیکن ہم تمہارے پاس زرہ یعنی ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں۔ اس نے کہا، ہاں، حضرت محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ اس کے پاس حارث، ابوعبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا، تو وہ رات کو آئے اور اسے بلایا، تو وہ ان کی طرف (قلعہ سے) نیچے اترا، سفیان کہتے ہیں، عمرو کے دوسرے راوی نے کہا، اس کی بیوی نے اسے کہا، میں ایسی آواز سن رہی ہوں، گویا وہ خون بہانے والے کی آواز ہے، اس نے کہا، یہ تو بس محمد بن مسلمہ، اس کا رضاعی بھائی اور ابونائلہ ہے، معزز آدمی کو اگر رات کو بھی نیزہ بازی کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا، جب وہ آجائے گا، میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا، تو جب میں اس کو قابو کر لوں، تو تم اپنا کام کر ڈالنا، تو جب وہ اترا، تو وہ چادر اوڑھے ہوئے تھا، انہوں نے کہا، ہمیں آپ سے خوشبو کی مہک آ رہی ہے، اس نے کہا، ہاں، میری بیوی فلاں ہے جو عرب عورتوں میں سے سب سے زیادہ عطر سازی کی ماہر ہے، محمد بن مسلمہ نے کہا، کیا آپ مجھے خوشبو سونگھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ اس نے کہا، ہاں، تو سونگھیے، تو انہوں نے سر پکڑ کر سونگھا، پھر کہا، کیا آپ دوبارہ سونگھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ تو اس کا سر مضبوطی سے قابو کر لیا، پھر کہا، اپنا کام کر گزرو، تو ساتھیوں نے اسے قتل کر ڈالا۔

فوائد:...... ❶ کعب بن اشرف، قبیلہ طے کی شاخ بنونبہان سے تعلق رکھتا تھا، اس لیے عربی النسل تھا، اس کے باپ اشرف نے کسی کو قتل کر ڈالا، اس لیے بھاگ کر مدینہ آ گیا اور بنونضیر سے دوستانہ قائم کر لیا اور ابوالحقیق یہودی کی بیٹی عقیلہ سے شادی کر لی، جس سے کعب پیدا ہوا، واقعۂ بدر کے بعد اس نے مسلمانوں کی ہجو شروع کر دی اور

دشمنان اسلام کی مدح سرائی کرنے لگا، پھر مشرکین کی غیرت بھڑکانے، ان کی آتش انتقام تیز کرنے اور انہیں مسلمانوں کے خلاف آمادہ جنگ کرنے کے لیے اشعار کہہ کہہ کر ان سرداران قریش کا نوحہ و ماتم کرنے لگا، جنہیں جنگ بدر میں قتل کرنے کے بعد کنویں میں پھینک دیا گیا تھا، پھر صحابہ کرام کی عورتوں کے بارے میں واہیات شعر کہنے لگا اور اپنی زبان درازی اور بدگوئی کے ذریعہ مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچائی، ان حالات سے تنگ آ کر آپ نے اس کا کام تمام کرنے کا فیصلہ کیا۔ ❷ رضیعہ اور ابو نائلہ کے درمیان واو وہم ہے کیونکہ رضیع سے مراد ابو نائلہ ہی ہے۔ ابو نائلہ، محمد بن مسلمہ اور کعب بن اشرف تینوں رضاعی بھائی تھے، اس کے باوجود کینہ خصلت اور مسلمانوں کا دشمن محمد بن مسلمہ بیوی اور بیٹا گروی رکھنے کا مطالبہ کرتا ہے، اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس قدر موذی انسان تھا، جو صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ سب مسلمانوں اور دین کا دشمن تھا، اس لیے ایسے موذی انسان کا قتل کروانا سب کو آرام اور سکون پہنچانا ہے۔ تفصیل کے لیے الرحیق المختوم دیکھئے۔

٤٣...... بَاب: غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب ٤٣: غزوۂ خیبر

[4665] ١٢٠-(١٣٦٥) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسَ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً

[4665]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا رخ کیا، تو ہم نے اس کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہو گئے، میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری خیبر کی گلیوں میں دوڑائی اور میرا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کے گھٹنے کو مس کر

[4665] تقدم تخريجه في النكاح باب: فضيلة اعتاق امته ثم يتزوجها برقم (٣٤٨٢)

رہا تھا، نبی اکرم ﷺ کی ران سے تہہ بند ہٹ گئی اور میں رسول اللہ ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا، تو جب آپ بستی میں داخل ہوئے، آپ نے فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے، خیبر تباہ و برباد ہو گیا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں، تو ان لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے، جنہیں عذاب سے آگاہ کیا جا چکا ہے، آپ نے یہ جملہ تین دفعہ فرمایا اور لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکل کھڑے ہوئے تھے، اس لیے کہتے تھے، محمد، (آگئے) عبدالعزیز بیان کرتے ہیں، بعض ہمارے ساتھیوں نے کہا اور لشکر یا لشکر کے ساتھ، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے اسے بزور بازو فتح کیا۔

مفردات الحدیث ❶ **الخمیس:** لشکر کو کہتے ہیں، کیونکہ وہ پانچ دستوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مقدمہ (اگلا دستہ) ساقہ (پچھلا دستہ) قلب (درمیانی دستہ) میمنة (دایاں بازو دستہ) میسرة (بایاں دستہ) ❷ **غَنْوۃ:** قہر و جبر سے، زقاق ج ازقہ، گلی کوچہ۔

فائدہ :...... آپ نے محرم ۷ھ کے آخری ایام میں خیبر کا رخ کیا تھا اور خیبر آٹھ مضبوط اور مستحکم قلعوں پر مشتمل تھا، ان کے علاوہ مزید قلعے اور گڑھیاں بھی تھیں، اگرچہ وہ چھوٹی تھیں اور قوت و حفاظت میں ان قلعوں کے ہم پلہ نہ تھیں، خیبر کی آبادی دو منطقوں میں بٹی ہوئی تھی، ایک منطقے میں پانچ قطعے تھے اور دوسرے میں تین، لڑائی پہلے منطقے میں ہوئی، دوسرے منطقے کے تینوں قلعے لڑنے والوں کی کثرت کے باوجود جنگ کے بغیر ہی مسلمانوں کے حوالے کر دیئے گئے، تو جن ائمہ نے پہلے منطقہ کا لحاظ رکھا، انہوں نے کہا، خیبر بزور قوت، جبراً فتح ہوا ہے اور جنہوں نے دوسرے منطقے کا لحاظ کیا، انہوں نے کہا، صلح سے فتح ہوا ہے اور غزوہ خیبر میں صرف وہ چودہ سو (۱۴۰۰) صحابہ شریک ہوئے تھے، جنہوں نے حدیبیہ میں درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور معرکہ کا آغاز قلعہ ناعم پر حملہ سے ہوا تھا، کیونکہ یہ یہود کی پہلی دفاعی لائن کی حیثیت رکھتا تھا اور اس میں مرحب نامی شہ زور اور جانباز یہودی موجود تھا، جسے ایک ہزار مردوں کے برابر مانا جاتا تھا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے، الرحیق المختوم۔

[4666] ۱۲۱-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ فَهَزَمَهُمْ)) اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

[4666] - حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خیبر کے دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم

[4666] تقدم تخريجه في النكاح باب: فضيلة اعتاق امته ثم يتزوجها برقم (٣٤٨٥)

رسول اللہ ﷺ کے قدم کو مس کر رہا تھا اور ہم ان کے پاس سورج طلوع ہونے کے بعد پہنچے اور انہوں نے اپنے مویشیوں کو نکال لیا تھا اور خود اپنے کلہاڑے ٹوکریاں اور رسیاں لے کر نکل رہے تھے، تو انہوں نے کہا، محمد، لشکر سمیت آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیبر تباہ ہوا، ہم جب کسی قوم کے درمیان میں اترتے ہیں، تو ان ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو شکست سے دوچار کر دیا۔

مفردات الحديث ❊ فُؤوس: فَاس کی جمع ہے، کلہاڑا، تیشہ، مکاتل، مِکتَل کی جمع ہے۔ مرور: مَرّ کی جمع ہے۔ مقصود یہ ہے وہ کھیتی باڑی کے لیے نکلے، انہیں مسلمانوں کی فوج کی آمد کا علم ہی نہ ہو سکا۔

[4667] ۱۲۲۔(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ ((إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ))

[4667]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ خیبر پہنچے، فرمایا: ''ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں، تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔''

[4668] ۱۲۳۔(۱۸۰۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَآءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هٰذَا السَّآئِقُ)) قَالُوا عَامِرٌ قَالَ ((يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ))

[4667] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٨٦)

[4668] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: هل تكسر الدنان التي فيها خمر او ←

قَالَ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَآءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ)) فَقَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ اَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ اَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ اَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَاَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي زَعَمُوا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَاَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا

[4668] ۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کے لیے نکلے، تو ہم رات بھر چلتے رہے، تو لوگوں میں سے کسی آدمی نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ ہمیں اپنے جنگی اشعار نہیں سنائیں گے اور عامر رضی اللہ عنہ ایک شاعر انسان تھے، تو وہ اتر کر لوگوں کے اونٹوں کے لیے حدی خوانی کرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے، اے اللہ اگر تیری توفیق شامل حال نہ ہوتی تو ہم راہ یاب نہ ہوتے، نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے ۔ بخش دے ہم تجھ پر نثار، جو گناہ ہم نے کیے اور اگر مڈبھیڑ ہو تو ہمارے قدم جما دے۔ ہم پر سکینت نازل فرما، ہمیں جب بلایا جاتا ہے تو ہم آجاتے ہیں اور چیخ کے ذریعے بلا کر انہوں نے ہمارے خلاف مدد طلب کی ہے۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ حدی خوانی کے ذریعہ اونٹوں کو ہانکنے والا کون ہے؟'' صحابہ کرام نے کہا،

← تخرق الزقاق؟ برقم (٤٤٧٧) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤١٩٦) وفي الذبائح والصيد باب: آنية المجوس والميتة برقم (٥٤٩٧) وفي الادب باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه برقم (٦١٤٦) وفي الدعوات باب: قول الله تعالى ﴿وصل عليهم﴾ برقم (٦٣٣١) وفي الديات باب: اذا قتل نفسه خطا فلا دية له برقم (٦٨٩١) ومسلم في (صحيحه) في صيد الذبائح باب: تحريم اكل لحم الحمر الانسية برقم (٤٩٩٣) وبرقم (٤٩٩٤) وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: لحوم الحمر الوحشية برقم (٣١٩٥) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٢)

عامر ہے، آپ نے فرمایا، ''اللہ اس پر رحم فرمائے؛'' تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اس کے لیے شہادت لازم ہوگئی، اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں اس سے کیوں فائدہ اٹھانے نہیں دیا۔

تو ہم خیبر پہنچے اور ان کا محاصرہ کرلیا، حتیٰ کہ ہم سخت بھوک سے دوچار ہوگئے، پھر آپ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے فتح کر دیا۔'' تو جب لوگوں نے اس دن کی شام کی، جس دن وہ فتح ہوا تھا، لوگوں نے بہت آگیں روشن کیں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ آگ کس لیے ہیں؟ انہیں کس چیز کے پکانے کے لیے جلایا گیا ہے۔'' تو صحابہ کرام نے کہا، گوشت کے لیے، آپ نے پوچھا، ''کون سا گوشت'' لوگوں نے جواب دیا، گھریلو گدھوں کا گوشت، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہانڈیاں الٹ دو اور انہیں توڑ دو۔'' تو ایک آدمی نے عرض کیا، یا انہیں انڈیل کر انہیں دھوئیں، آپ نے فرمایا: ''یا اس طرح کرلو۔'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب صحابہ کرام نے صف بندی کی، تو عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، تو انہوں نے مارنے کے لیے ایک یہودی کی پنڈلی کو نشانہ بنایا، تو تلوار کی دھار لوٹ کر عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر لگی اور وہ اس سے شہید ہوگئے، تو جب صحابہ کرام واپس لوٹے، تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی عبید کا ہاتھ پکڑے ہوئے، انہیں بتایا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے چپ چاپ دیکھا، فرمایا، ''تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے آپ سے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان! لوگوں کا خیال ہے، عامر رضی اللہ عنہ کے اعمال رائیگاں گئے، آپ نے پوچھا، ''کس نے یہ بات کہی ہے؟'' میں نے کہا، فلاں، فلاں اور اسید بن حضیر انصاری نے، آپ نے فرمایا: ''جس نے بھی یہ بات کہی ہے خطا کی ہے، اس کے لیے دو اجر ہیں۔'' آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا لیا اور فرمایا وہ انتہائی کوشش کرنے والا مجاہد ہے، عرب کی سرزمین میں اس جیسا کم ہی عربی چلا ہے۔'' قتیبہ نے دو لفظوں میں محمد بن عباد کی مخالفت کی ہے، ابن عباد کی روایت میں ہے، القِ سکینۃً عَلَینا اور قوم پر سکینت ڈال دی۔

مفردات الحدیث ❶ هنیهاتك: هنیهة کی جمع ہے اور هُنَیهة، هَنَة کی تصغیر ہے، ہر چیز پر اس کا اطلاق ہوجاتا ہے اور یہاں رزمیہ گیت مراد ہیں۔ ❷ فداء لك: اللہ تعالیٰ پر فنا نہیں ہے، اس لیے اس کے بچانے کے لیے کوئی اس پر قربان نہیں ہوسکتا، اس لیے یہاں مراد اس کا دین یا اس کا نبی ہے اور محض محبت اور تعظیم مقصود ہے۔ ❸ ما اقتفینا: جن گناہوں کے ہم پیچھے چلے، ان کا ارتکاب کیا۔ ❹ اذا صیح بنا اتینا: جب ہمیں لڑائی یا حق کے لیے بلایا جاتا ہے، یا ہم سے مدد طلب کی جاتی ہے، ہم پہنچ جاتے ہیں۔ ❺ بالصیاح عوّلوا علینا: انہوں نے ہمیں مدد کے لیے بلا کر ہم پر اعتماد کیا ہے، کیونکہ تعویل کا معنی ہے، اعتماد کرنا یا عولت علی فلان یا بفلان کا معنی ہوتا ہے۔ اس سے میں نے مدد طلب کی۔ ❻ فقال رجل من القوم وَجَبَت: جب جنگ کے موقع پر کسی انسان کو یرحمه اللّٰه کی دعا دیتے، تو اس کا یہ مطلب ہوتا، یہ انسان اس جنگ میں

شہید ہو جائے گا۔ اس لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے۔ ❼ مخمصة شديدة: شدید ترین بھوک۔ ❽ الحُمُر الانسية: گھریلو یا پالتو گدھے، جو انسان سے مانوس ہوتے ہیں، کیونکہ جنگلی گدھا، نیل گائے، حلال ہے۔ ❾ كذب من قال: جو یہ سمجھتا ہے یہ خودکشی ہے، اس لیے عمل رائیگاں گئے، وہ غلطی پر ہے، کیونکہ اس کے لیے جہاد اور شہادت دونوں کا اجر وثواب ہے۔ ❿ جاهِدٌ مُجاهِدٌ: اس نے زندگی بھر علم وعمل اور اطاعت الٰہی کے لیے کوشش کی اور اب اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یا خوب محنت وکوشش سے جہاد کیا۔

نوٹ:...... حضرت عامر بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع جو درحقیقت سلمہ بن عمرو بن اکوع ہیں، کے چچا ہیں، اس لیے لوگوں کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئے اور نبی اکرم سلمہ بن اکوع کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

[4669] ١٢٤ـ(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ ۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صَدَقْتَ)) ۔

وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ هٰذَا)) قُلْتُ قَالَهُ أَخِي فَقَالَ

[4669] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الرجل يموت بسلاحه برقم (٢٥٣٨) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل في سبيل الله فارتد على سيفه فقتله برقم (٣١٥٠) انظر (التحفة) برقم (٤٥٣٢)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابنا سلمة ابن الاكوع فحدثني عن ابيه مثل ذلك غير انه قال حين قلت ان ناسا يهابون الصلوة عليه فقال رسول الله ﷺ كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتين واشار اصبعيه۔

[4669]۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خیبر کا دن تھا، تو میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر بڑی شدید جنگ لڑی اور اس کی تلوار پلٹ کر اسے لگی اور اسے قتل کر ڈالا، تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے اس سلسلہ میں نکتہ چینی کی اور اس کی شہادت میں شک کیا، یہ آدمی اپنے ہی اسلحہ سے فوت ہوا ہے اور اس کے بعض معاملہ میں (شہادت میں) شک کیا، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس لوٹے، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے رجزیہ اشعار سنانے کی اجازت دیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے، جو کہنا چاہتے ہو اس کو سوچ سمجھ لو، میں نے کہا، اللہ کی قسم! اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی، ہم راہ یاب نہ ہوتے، نہ صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تو نے سچ کہا) اور ہم پر سکینت نازل فرما اور مڈ بھیڑ کی صورت میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ مشرکوں نے یقیناً ہم پر زیادتی کی ہے۔

تو جب میں نے رجزیہ کلام ختم کیا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ کلام کس کا ہے؟'' میں نے جواب دیا، میرے بھائی نے کہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے خوف محسوس کرتے ہیں، کہتے ہیں، ایسا آدمی ہے، جو اپنے اسلحہ سے فوت ہوا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انتہائی کوشش سے جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا ہے۔'' ابن شہاب کہتے ہیں، پھر میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے پوچھا، تو اس نے اپنے آپ باپ سے مجھے اس طرح روایت سنائی، صرف یہ فرق تھا کہ اس نے کہا، جب میں نے یہ کہا، کچھ لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے ہیبت کھاتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے غلط کہا، وہ انتہائی کوشش سے جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا، اس لیے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔'' اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔

نوٹ:...... ابن وہب اس سند کو یوں بیان کرتے تھے، اخبرنی عبد الرحمٰن و عبد اللّٰه بن کعب، لیکن دوسرے اس طرح بیان کرتے ہیں، اخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللّٰه بن کعب بن مالك اور امام مسلم کے نزدیک یہی صحیح ہے، اس لیے انہوں نے ابن وہب کا قول نقل نہیں کیا۔

فوائد :...... ❶ عامر بن اکوع، ایک لحاظ سے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں، تو دوسرے لحاظ سے ان کے اخیافی بھائی ہیں، کہ جاہلیت کے رواج کے مطابق، اکوع نے عامر کی والدہ کو جوان کے باپ کی بیوی ہے، لیکن اس کی ماں نہیں ہے، اپنے گھر ڈال لیا تھا، تکملہ ج ۳ ص ۲۲۵۔ ❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر نشانہ خطا ہوکر اپنے آپ کو لگ جائے اور انسان اس سے فوت ہو جائے، تو وہ خودکشی شمار نہیں ہوگا، یہ اشعار ہی آپ نے عامر سے سنے تھے، اب سلمہ رضی اللہ عنہ نے پڑھے، اس لیے آپ نے پوچھا، یہ رجزیہ کلام کس کا ہے۔

۴۳...... بَاب: غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

باب ۴۳: غزوۂ احزاب جسے غزوۂ خندق بھی کہا جاتا ہے۔

[4670] ۱۲۵ ـ(۱۸۰۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ))

[4670]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی منتقل کر رہے تھے، جبکہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے، ''اللہ کی قسم! (اے اللہ) اگر تو نہ ہوتا، تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

سوائے اللہ ہم پر سکینت نازل فرما...... ان لوگوں نے ہمارا دین قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، (پاکستانی نسخہ کے مطابق، وہ لوگ ہم پر چڑھ دوڑے ہیں) اور کبھی آپ یوں فرماتے، اس جمعیت یا سرداروں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے، جب وہ ہمیں دین سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں، ہم انکار کر دیتے ہیں، ان الفاظ کو آپ بلند آواز سے کہتے۔

[4671] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[4670] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: حفر الخندق برقم (٢٨٣٦) وبرقم (٢٨٣٧) وفي المغازي باب: غزوة الخندق برقم (٤١٠٤) وفي التمني باب قول الرجل: لولا الله ما اهتدينا برقم (٧٢٣٦) انظر (التحفة) برقم (١٨٧٥)

[4671] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٤٦)

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ ((اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا))

[4671]۔امام صاحب ایک دوسرے استاد کی سند سے نقل کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے، اس میں قد ابوا کی جگہ قد بغوا علینا کہا (انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے)۔

[4672] ١٢٦۔(١٨٠٤)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى اَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ))

[4672]۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے، جبکہ ہم خندق کھود کر اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، اس لیے تو مہاجرین اور انصار کو معاف فرما دے۔

[4673] ١٢٧۔(١٨٠٥)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))

[4673]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

[4674] ١٢٨۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

[4672] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: دعاء النبي ﷺ (اصلح الانصار والمهاجرة) برقم (٣٧٩٧) انظر (التحفة) برقم (٤٧٠٨)

[4673] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: دعاء النبي ﷺ (اصلح الانصار والمهاجرة) برقم (٣٧٩٥) وفي الرقاق باب: ما جاء في الرقاق وان لا عيش الا عيش الآخرة برقم (٦٤١٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٥)

[4674] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: دعاء النبي ﷺ (اصلح الانصار والمهاجره) برقم (٣٧٩٥) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في مناقب ابي موسى الاشعري رضي الله عنه برقم (٣٨٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٦)

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ))

[4674] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے، ''اے اللہ! زندگی، آخرت ہی کی زندگی ہے، شعبہ نے کہا، یا یوں کہا، ''اے اللہ! زندگی نہیں، مگر آخرت کی زندگی، سو تو انصار اور مہاجرین کو عزت سے نواز۔

[4675] ۱۲۹۔(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ ((اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ فَانْصُرْ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ))

[4675] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی معیت میں یہ رجز پڑھتے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو بس آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجروں کی نصرت فرما۔'' اور شیبہ کی روایت میں فانصر کی جگہ ہے فاغفر، معاف فرما۔

[4676] ۱۳۰۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِينَا اَبَدًا اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ))

[4676] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کے صحابہ خندق کے دن کہہ رہے تھے، ہم نے محمد ﷺ سے اسلام پر تاحیات بیعت کی ہے، حماد کو شک ہے، کہ شاید علی الاسلام کی جگہ علی الجهاد ہے اور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے، ''اے اللہ، خیر تو صرف آخرت کی خیر ہے، سو تو انصار اور مہاجروں کی مغفرت فرما۔''

فائدہ :...... مدینہ کے شمال کے علاوہ باقی اطراف لاوے کی چٹانوں، پہاڑوں اور باغات سے گھرے ہوئے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہر اور تجربہ کار کمانڈر کی حیثیت سے خندق صرف شمال کی جانب کھدوائی کہ بڑا لشکر صرف ادھر ہی سے حملہ آور ہو سکتا ہے، آپ نے ہر دس آدمیوں کو چالیس ہاتھ خندق کھودنے کا کام سونپا اور

[4675] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۰)
[4676] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۴)

مسلمانوں نے پوری محنت اور دلجمعی سے خندق کھودنی شروع کر دی، رسول اللہ ﷺ اس کام کی ترغیب بھی دیتے اور عملاً بھی اس میں پوری طرح شریک بھی رہتے تھے۔

۴۴...... بَاب: غَزْوَةِ ذِی قَرَدٍ وَغَيْرِهَا

باب ٤٤: غزوہ ذی قرد وغیرہا

[4677] ۱۳۱ ـ(۱۸۰٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى أَدْرَكْتُهُمْ بِذِي قَرَدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

[4677]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ابھی صبح کی اذان نہیں ہوئی تھی، میں نکلا اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں ذی قرد مقام پر چرتی تھیں، مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا اور اس نے بتایا، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں، تو میں نے پوچھا، انہیں کس نے پکڑا ہے؟ اس نے کہا، غطفان نے، تو میں نے تین دفعہ چلا کر کہا، مدد کے لیے پہنچو، (ہائے صبح کا حملہ) اس طرح میں نے اپنی آواز تمام اہل مدینہ کو سنا دی (جو دو حروں کے درمیان واقع ہے) پھر میں سرپٹ دوڑا، حتیٰ کہ میں نے انہیں ذوقرد مقام پر جا لیا اور وہ وہاں پانی پی رہے تھے، میں ان پر اپنے تیر پھینکنے لگا اور میں خوب تیرانداز تھا اور میں کہہ رہا

[4677] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: من راى العدو فنادى باعلى صوته: يا صباحاه حتى يسمع الناس برقم (٣٠٤١) وفي المغازي باب: غزوة ذات القرد برقم (٤١٩٤) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٠)

تھا، میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج پتہ چلے گا، کون جنگ کا ماہر ہے، یا کس نے شریف ماں کا دودھ پیا ہے، یا کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، میں رجز کہہ رہا تھا۔حتیٰ کہ میں نے ان سے تمام اونٹنیاں چھڑوا لیں اور ان سے تیس (۳۰) چادریں چھین لیں، نبی اکرم ﷺ اور لوگ بھی پہنچ گئے،تو میں نے کہا، اے اللہ کے نبی! میں نے ان کو پانی پینے سے ہٹا دیا ہے اور وہ پیاسے ہیں، ابھی ان کے تعاقب میں دستہ روانہ فرمایئے، آپ نے فرمایا: ''اے اکوع کے بیٹے، تم قابو پا گئے،تو اب ذرا نرمی برتو۔'' پھر ہم واپس آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھالیا،حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

مفردات الحدیث ❶ قبلَ ان یُؤذن بالاولیٰ: ابھی صبح کی اذان نہیں ہوئی تھی۔ ❷ لِقَاح:لِقحَة کی جمع ہے، دودھ دینے والی اونٹنیاں، جن کی تعداد بیس تھی،حضرت ابوذر کا بیٹا اور اس کی بیوی ان کے نگران تھے، یا صباحاه: حملہ عام طور پر صبح کے وقت ہوتا تھا، اس لیے لوگوں کو اس سے آگاہ کرنے کے لیے یہ کلمہ استعمال ہوتا تھا، تا کہ وہ مقابلہ کے لیے تیار ہو جائیں۔ ❸ اندفعت علی وجهي: ادھر ادھر دیکھے بغیر سیدھا سرپٹ دوڑا۔ ❹ الیوم یوم الرّضّع: دونوں پر رفع یا پہلے پر نصب اور دوسرے پر رفع ہے) رُضّع، راضِعٌ کی جمع ہے، کمینے کو کہتے ہیں، اس لیے مراد ہے، آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے اور بقول بعض آج پتہ چلے گا، کس نے شریف ماں کا دودھ پیا ہے اور کس کی ماں کمینی تھی، یا آج پتہ چلے گا، کس نے بچپن سے ہی لڑائیوں میں زندگی گزاری ہے اور ان میں مہارت حاصل کی ہے۔ ❺ حمیتُ القوم الماء: لوگوں کو میں نے پانی سے منع کر رکھا ہے، فاسْجِحْ :نرمی اور سہولت اختیار کر۔

فائدہ: ...... یہ غزوہ جنگ خیبر سے صرف تین دن پہلے پیش آیا، تفصیل کے لیے الرحیق المختوم دیکھئے۔

[4678] ١٣٢ ـ(١٨٠٧)اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَهٰذَا حَدِيثُهُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بن سَلَمَةَ حدثني ابِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ

[4678] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٥)

فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰی اِذَا كَانَ فِیْ وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ ((بَايِعْ يَا سَلَمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ ((وَاَيْضًا)) قَالَ وَرَآنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَزِلًا يَعْنِی لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَجَفَةً اَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰی اِذَا كَانَ فِیْ آخِرِ النَّاسِ قَالَ ((اَلَا تُبَايِعُنِی يَا سَلَمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِ النَّاسِ وَفِیْ اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ ((وَاَيْضًا)) قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِی ((يَا سَلَمَةُ اَيْنَ)) حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِی ((اَعْطَيْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقِيَنِی عَمِّی عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهُ اِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((اِنَّكَ كَالَّذِی قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِی حَبِيبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی)) ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتّٰی مَشٰی بَعْضُنَا فِیْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَسْقِی فَرَسَهُ وَاَحُسُّهُ وَاَخْدُمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ اَهْلِی وَمَالِی مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِیْ اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِی اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِیْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلٰی شَجَرَةٍ اُخْرٰی وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِی يَالِلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِی ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰی اُولٰئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِیْ يَدِی قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِی كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَاْسَهُ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِی فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَاءَ عَمِّی عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِیْ سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ)) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِی كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ اِلَی الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِی لَحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هٰذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِينَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ

الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَاَخَذْتُ بِعِنَانِ الْاَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ يَا اَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُونَكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ ((قَالَ يَا سَلَمَةُ اِنْ كُنْتَ)) تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ وَلَحِقَ اَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُو عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَا اَرٰى وَرَائِي مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا اِلَيَّ اَعْدُو وَرَائَهُمْ فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي اَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَاَعْدُو فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ اَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ اَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَاَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوقُهُمَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّاْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاْتُهُمْ عَنْهُ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الْاِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَاِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْاِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَاِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلِّنِي فَاَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ ((يَا سَلَمَةُ اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا)) قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي اَكْرَمَكَ فَقَالَ ((اِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي اَرْضِ غَطَفَانَ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَاَوْا غُبَارًا فَقَالُوا اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ)) قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ

اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَآءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ اَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ اَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا اَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهُ قَالَ فَاَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ قَالَ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ هٰذَا))** قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ **((غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ))** قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُونَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ قَالَ ذٰلِكَ))** قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ قَالَ **((كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))** ثُمَّ اَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ **((لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ))** قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ اَقُودُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ

وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ.

وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا

[4678] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے حدیث بیان کرتے ہیں، یہ الفاظ عبداللہ الدارمی کے ہیں کہ ایاس بن سلمہ، اپنے باپ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خیبر پہنچے اور ہماری تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) تھی اور جب حدیبیہ کا چشمہ پچاس بکریوں کو بھی سیراب نہیں آ سکتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ نے دعا فرمائی، یا اس میں اپنا لب مبارک ڈالا، تو وہ جوش مار اٹھا، (پانی بلند ہوگیا) ہم نے خود بھی پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے دامن میں بیٹھ کر ہمیں بیعت کرنے کے لیے بلایا، تو میں نے آپ سے لوگوں کے آغاز میں بیعت کر لی، پھر لوگ مسلسل بیعت کرتے رہے، حتیٰ کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی، آپ نے فرمایا: ''اے سلمہ! بیعت کرو۔'' میں نے عرض کیا، میں تو آپ سے بیعت کر چکا ہوں، اے اللہ کے رسول! لوگوں کے آغاز میں، آپ نے فرمایا، ''دوبارہ کرو۔'' آپ نے مجھے عَزِل یعنی غیر مسلح دیکھا، تو آپ نے مجھے ایک ڈھال عطا فرمائی، پھر آپ بیعت لینے لگے، حتیٰ کہ جب آپ لوگوں کے آخر میں پہنچے، (سب سے بیعت لے لی) آپ نے فرمایا: ''کیا تو میری بیعت نہیں کرے گا! اے سلمہ۔'' میں نے کہا، میں تو آپ کی بیعت کر چکا ہوں، اے اللہ کے رسول! لوگوں کے آغاز میں اور لوگوں کے درمیان، آپ نے فرمایا، ''پھر بیعت کرو۔'' تو میں نے آپ سے تیسری دفعہ بیعت کی، پھر آپ نے مجھے فرمایا، ''اے سلمہ! میں نے تجھے حَجَفه یا دَرقه ڈھال دی تھی، وہ کہاں ہے؟'' میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے میرے چچا عامر غیر مسلح ملے، تو وہ میں نے انہیں دے دی، تو آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہنس پڑے اور فرمایا: ''تو اس پہلے انسان کی طرح ہے جس نے کہا تھا، اے اللہ مجھے ایسا دوست دے، جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔'' پھر مشرکوں نے ہمارے ساتھ صلح کے لیے مراسلت کی تھی، حتیٰ کہ ہم ایک دوسرے

کے پاس گئے اور ہم نے صلح کر لی اور میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کا خادم تھا، میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا، اس کو کھرا کرتا اور ان کی خدمت کرتا تھا اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا تھا اور میں نے اپنا اہل و مال اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے چھوڑ دیا تھا، تو جب ہماری اور اہل مکہ کی صلح ہو گئی اور ہم ایک دوسرے سے ملنے جلنے لگے، میں ایک درخت کے پاس گیا اور اس کے نیچے کے کانٹوں کو صاف کیا اور اس کے دامن میں لیٹ گیا، تو میرے پاس اہل مکہ میں سے چار مشرک آ گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ پر طعن و تشنیع کرنے لگے، تو میں نے ان سے نفرت کی اور میں دوسرے درخت کی طرف پھر گیا، اور انہوں نے اسلحہ لٹکایا اور وہ لیٹ گئے، وہ اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ اچانک وادی کے نشیب سے کسی آواز دینے والے نے آواز دی، اے مہاجرو! ابن زنیم کو قتل کر دیا گیا ہے، تو میں نے اپنی تلوار سونتی، پھر میں نے ان چاروں پر حملہ کر دیا، اور وہ سوئے ہوئے تھے اور میں نے ان کا اسلحہ قبضہ میں لے لیا اور اسے جمع کر کے اپنے ہاتھ میں لے لیا، پھر میں نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو عزت بخشی، تم میں سے جو بھی اپنا سر اٹھائے گا، میں اس کا وہ حصہ اڑا دوں گا، جس میں اس کے دونوں آنکھیں ہیں (سر قلم کر دوں گا) پھر انہیں ہانک کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور میرے چچا عامر عبلات کے مکرز نامی آدمی کو ایک جھل ڈالے گھوڑے پر سوار ہو کر ستر مشرکوں کے ساتھ کھینچ لائے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر نظر دوڑائی اور فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو، تاکہ عہد شکنی کے گناہ کا آغاز اور تکرار انہیں کی طرف سے ہو۔'' اس طرح رسول اللہ ﷺ نے نہیں معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سورۃ فتح کی آیت نمبر ۲۴ مکمل اتاری، ''وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں تم سے ان کے ہاتھ روک لیے، اور تمھارے ہاتھ ان سے روک لیے، اس کے بعد کہ وہ تمہیں ان پر غالب کر چکا تھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے، اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔'' پھر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر چل دیئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، ہمارے اور بنولحیان کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا اور وہ مشرک تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی، جو اس رات کو پہاڑ پر چڑھ کر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا پہرہ دے، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اس رات اس پر دو یا تین دفعہ چڑھا، پھر ہم مدینہ لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواریوں کو اپنے غلام رباح کے ساتھ روانہ کر دیا اور میں بھی حضرت طلحہ کے گھوڑے پر اس کے ساتھ نکلا کہ میں بتدریج اسے سواریوں کے ساتھ آہستہ آہستہ پانی اور چراگاہ میں لانا چاہتا تھا، جب ہم صبح اٹھے، تو اچانک عبد الرحمٰن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کی سواریوں پر حملہ کر دیا اور انہیں ہانک لے گیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر ڈالا، تو میں نے کہا، اے رباح! یہ گھوڑا لو اور اسے طلحہ بن عبید اللہ کو پہنچا دو اور رسول اللہ ﷺ کو بتا دینا کہ مشرکوں نے آپ کے چرنے والے اونٹوں کو پر حملہ کیا ہے

اور سب کو ہانک کر لے گیا ہے، پھر میں نے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہو کر، مدینہ کی طرف رخ کر کے، تین دفعہ آواز دی، یا صباحاہ، پھر میں ان لوگوں کے پیچھے، انہیں تیر مارتے ہوئے نکلا اور میں یہ رجز کہہ رہا تھا، میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی موت کا دن ہے، میں ان میں سے ایک آدمی تک پہنچتا، اس کے پالان پر تیر مارتا، حتیٰ کہ تیر کا پھالا اس کے کندھے تک جا پہنچتا اور میں کہتا، یہ لیجئے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے اور اللہ کی قسم! میں مسلسل ان پر تیر برساتا اور انہیں زخمی کرتا رہا، جب کوئی شہسوار میری طرف پلٹتا، تو میں کسی درخت کے پاس آ کر اس کے دامن میں بیٹھ جاتا، پھر اسے تیر مارتا اور اسے زخمی کر دیتا، حتیٰ کہ یہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستہ پر پہنچ کر اس کے تنگ راستہ میں داخل ہو گئے، میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور ان پر پتھر گرانے لگا، اس طرح میں نے مسلسل ان کا پیچھے کیے رکھا، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی جتنی بھی سواریاں تھیں، میں ان سب کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا اور ان لوگوں نے ان سب کو میرے لیے چھوڑ دیا، پھر میں نے ان پر تیر برساتے ہوئے ان کا تعاقب جاری رکھا، حتیٰ کہ انہوں نے بوجھ کم کرنے کے لیے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس سے زیادہ نیزے پھینک دیئے اور وہ جو کچھ بھی پھینکتے، میں بطور علامت ان پر پتھر رکھ دیتا، تاکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی اسے پہچان لیں، حتیٰ کہ وہ گھاٹی کے ایک تنگ موڑ پر پہنچ گئے، تو اچانک ان کے پاس فلاں بن بدر فزاری پہنچ گیا اور وہ بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھانے لگے اور میں پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھ گیا، فزاری نے پوچھا، میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا، اس نے ہمیں بہت تکلیف میں ڈال رکھا ہے، اللہ کی قسم! اس نے منہ اندھیرے سے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا، ہم پر تیر برسا رہا ہے، حتیٰ کہ اس نے ہم سے ہر چیز چھین لی ہے، اس نے کہا، تم میں سے چار افراد اس کی طرف جائیں، تو ان میں سے چار، پہاڑ میں میری طرف چڑھنے لگے، تو جب میرے لیے ان سے گفتگو کرنا ممکن ہو گیا، میں نے کہا، کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا، نہیں، تو کون ہے؟ میں نے کہا، میں سلمہ بن اکوع ہوں، اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو عزت بخشی ہے، میں تم سے جس کا بھی تعاقب کروں گا، اس کو جا لوں گا اور تم میں سے کوئی آدمی بھی میرا تعاقب کر کے مجھے پہنچ نہیں سکے گا، ان میں سے ایک نے کہا، میرا یہی خیال ہے، تو وہ لوٹ گئے، میں اپنی جگہ ہی پر تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو درختوں کے درمیان آتے ہوئے دیکھ لیا اور ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھا، اس کے پیچھے ابو قتادہ انصاری اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی تھا، تو میں نے اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور وہ لوگ پشت پھیر کر بھاگنے لگے، میں نے کہا، اے اخرم، ان سے بچ کر رہنا (احتیاط کرنا) کہیں تمہیں کاٹ نہ دیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی آملیں، انہوں نے (اخرم) نے یہ کہا، اے سلمہ! اگر تمہارا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اور تمہیں

معلوم ہے، جنت حق ہے اور آگ حق ہے، تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو، تو میں نے اسے چھوڑ دیا، اس کا اور عبدالرحمٰن کا مقابلہ ہوا اور اس نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور عبدالرحمٰن نے نیزہ مار کر حضرت اخرم کو شہید کر ڈالا، وہ ان کے گھوڑے پر جا بیٹھا اور رسول اللہ ﷺ کا سوار ابو قتادہ عبدالرحمٰن کو جا ملا اور اسے نیزہ مار کر قتل کر ڈالا اور اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو عزت بخشی، میں پیدل دوڑ کر ان کا تعاقب کرتا رہا، حتیٰ کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں سے کوئی اپنے پیچھے نظر نہیں آ رہا تھا اور نہ ان کی کچھ گرد و غبار دکھائی دیتی تھی، حتیٰ کہ غروب شمس سے پہلے وہ پانی کی ایک گھاٹی کی طرف جسے ذوقرد کہا جاتا ہے، بڑھے، تاکہ اس سے پانی پئیں، کیونکہ وہ پیاسے تھے، تو انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھ لیا اور میں نے انہیں وہاں سے بھگا دیا، یعنی ان کو اس سے ہٹا دیا اور وہ اس سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے اور وہ دوڑتے ہوئے ایک ثنیہ (گھاٹی) سے نکلے اور میں دوڑ کر ایک آدمی تک پہنچ گیا اور اس کے کندھے کے پٹھے پر تیر مارا اور میں نے کہا، لیجئے! اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، اس نے کہا، ہائے اس کی ماں اسے گم پائے، صبح سے تو اکوع ہی ہمارے پیچھے ہے، میں نے کہا، ہاں، اے اپنی جان کے دشمن! صبح سے اکوع ہی تمہارے تعاقب میں ہے اور انہوں نے دو گھوڑے گھاٹی پر چھوڑ دیئے اور میں انہیں ہانک کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آیا اور مجھے عامر ملے، ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا، جس میں تھوڑا سا دودھ تھا اور دوسرے مشکیزہ میں پانی تھا، میں نے وضو کیا اور دودھ پیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ اس پانی پر تھے، جس سے میں نے انہیں بھگایا تھا اور رسول اللہ ﷺ ان اونٹوں کو پکڑ چکے تھے اور ہر اس چیز کو جس کو میں نے مشرکوں سے چھڑایا تھا اور ہر نیزہ کو اور ہر چادر کو اور بلال ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو نحر کر چکے تھے، جن کو میں نے ان لوگوں سے چھڑایا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان سے کچھ حصہ بھون رہے تھے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے، میں صحابہ کرام میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور ان لوگوں کا تعاقب کروں اور ان میں سے کسی کو بھی خبر دینے کے لیے زندہ نہ رہنے دوں، رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، حتیٰ کہ آگ کی روشنی میں آپ کے نوکدار دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا: ''اے سلمہ! کیا تم یہ سمجھتے ہو یہ کر گزرو گے؟'' میں نے کہا، جی ہاں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت بخشی، آپ نے فرمایا: ''اس وقت سرزمین غطفان میں ان کی مہمان نوازی ہو رہی ہے۔'' تو ایک غطفانی آدمی آیا اور اس نے کہا، فلاں آدمی نے ان کے لیے اونٹ نحر کیا تھا، تو جب انہوں نے اس کا چمڑا اتارا، انہوں نے گرد و غبار دیکھا، تو کہنے لگے، مسلمان لوگ آ گئے، تو نکل کر بھاگ کھڑے ہوئے، جب صبح ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج ہمارا بہترین گھڑ سوار ابو قتادہ ہے

اور بہترین پیادہ سلمہ ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیئے، ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیدل کا، آپ نے میرے لیے دونوں کو جمع کر دیا، تم مدینہ کی طرح واپسی میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے عضباء اونٹنی پر بٹھا لیا، اس اثناء میں کہ ہم چل رہے تھے، ایک انصاری آدمی کہا دوڑ میں کوئی اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا، وہ کہنے لگا، کیا کوئی مدینہ تک دوڑ میں مقابلہ کرے گا،؟ کیا کوئی دوڑ میں مقابلہ کرے گا؟ وہ ان الفاظ کا تکرار کرنے لگا، جب میں نے اس کی بات سنی، میں نے کہا، کیا تم کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ نہیں کرتے، کسی معزز سے ہیبت نہیں کھاتے؟ اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کا لحاظ نہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ قربان، مجھے اجازت دیجئے، میں اس آدمی کا دوڑ میں مقابلہ کروں؟ آپ نے فرمایا: "تیری مرضی ہے۔" میں نے کہا، چلو، میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے (رکاب سے نکالنے کے لیے) اپنے پاؤں موڑے، پھر چھلانگ لگائی اور دوڑ پڑا، میں نے ایک دو ٹیلے اپنے آپ کو اس سے آگے نکلنے سے روکے رکھا، میں اپنے آپ کو سانس اکھڑنے سے بچاتا تھا، پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اپنے آپ کو اس سے ایک دو ٹیلے روکے رکھا، پھر میں نے اپنی رفتار تیز کی حتیٰ کہ اس کو جا ملا اور اس کے کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا اور میں نے کہا، تم پیچھے رہ جاؤ گے، اللہ کی قسم! اس نے کہا، میرا بھی یہی خیال ہے، (تم آگے نکل جاؤ گے) اور میں اس سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، حضرت سلمہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! ہم تین ہی راتیں ٹھہرے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خیبر کی طرف چل پڑے اور میرے چچا عامر، لوگوں کو رجز سنانے لگے، اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا، ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز ادا کرتے اور ہم تیرے فضل و کرم سے بے نیاز نہیں ہو سکتے، اگر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو جائے، تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکینت نازل فرما۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" اس نے کہا، عامر ہوں، آپ نے فرمایا: "تیرا رب تجھے بخش دے۔" اور رسول اللہ ﷺ جس انسان کے لیے بھی خصوصی مغفرت طلب کرتے، وہ شہید ہو جاتا، تو حضرت عمر بن خطاب نے اپنے اونٹ سے آواز دی، اے اللہ کے نبی! آپ نے ہمیں عامر سے مستفید کیوں نہیں ہونے دیا؟ (آپ نے اس کی شہادت کی دعا فرما دی ہے) تو جب ہم خیبر پہنچے، ان کا سردار مرحب تلوار گھماتا ہوا یہ رجز کہتا ہوا نکلا: خیبر کو خوب معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار پوش، تجربہ کار، بہادر، جب جنگ و پیکار شعلہ زن ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرا چچا عامر اس کے سامنے یہ کہتا ہوا آیا۔ خیبر کو خوب معلوم ہے، میں عامر ہوں، ہتھیاروں سے لیس، بہادر، جنگجو، (لڑائیوں میں گھس جانے والا) پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا اور مرحب کی تلوار، عامر کی ڈھال پر جا لگی اور عامر اس کو نیچے سے مارنے لگے اور ان کی تلوار (چھوٹا ہونے کی بنا پر) واپس انہیں ہی آ لگی اور ان کی

بڑی شریان کٹ گئی، جس سے وہ فوت ہو گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ساتھی کہہ رہے تھے، عامر کے عمل رائیگاں گئے، اس نے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا، تو میں روتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! عامر کے عمل ضائع ہو گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ''یہ کس نے کہا؟'' میں نے کہا، آپ کے کچھ ساتھی لوگوں نے، آپ نے فرمایا: ''جس نے کہا، غلط کہا، بلکہ اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔'' پھر آپ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، جبکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں اور آپ نے فرمایا: ''میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا اس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔'' تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں آگے سے پکڑ کر لایا، کیونکہ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، حتیٰ کہ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا، آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا، وہ تندرست ہو گئے اور آپ نے انہیں جھنڈا دے دیا، مرحب یہ کہتا ہوا نمودار ہوا۔ خیبر کو خوب معلوم ہے، میں مرحب ہوں، ہتھیاروں سے لیس، دلیر، آزمودہ کار، جب حرب و پیکار شعلہ زن آگے بڑھتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں وہ ہوں، میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے، جنگلوں کے شیر کی طرح خوفناک ڈراؤنا، میں انہیں صاع کے بدلے میں بڑا ناپ دیتا ہوں، یعنی دشمن کو بہت جلد موت کے گھاٹ اتارتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر تلوار ماری اور اسے قتل کر ڈالا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

امام مسلم کے شاگرد ابراہیم، اپنی عالی سند سے یہی روایت مکمل طور پر بیان کرتے ہیں۔

امام صاحب ایک اور استاد سے، عکرمہ بن عمار کی مذکورہ بالا سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ عليها خمسون شاة لا ترويها: حدیبیہ کا پانی اتنا کم تھا، کہ اس سے پچاس بکریاں بھی سیراب نہیں ہوتی تھیں۔ ❷ جبا الرَّكِيَّة: جَبًا: اس مٹی کو کہتے ہیں، جو کنواں کھود کر باہر نکالتے ہیں اور کنویں کے اردگرد پھیلا دیتے ہیں، جَاشَتْ: کنویں کا پانی جوش مارنے لگا اور بلند ہو گیا، یہ حدیبیہ میں آپ کے پہلے معجزے کا اظہار تھا، کہ آپ نے اس کے کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس کا پانی چودہ سو (۱۴۰۰) افراد اور ان کے سواریوں کے لیے کافی ہو گیا، حالانکہ وہ پچاس بکریوں کو بھی سیراب نہیں کر سکتا تھا۔ ❸ بايعةُ الثالثة: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی جرأت و شجاعت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے، ان سے تین دفعہ بیعت لی، جس کا ظہور تین قریبی غزوات، حدیبیہ، ذوقرد اور فتح خیبر میں ہوا۔ عَزِلًا: غیر مسلح، بلا ہتھیار۔ حَجَفَةٌ أَوْ دَرَقَةٌ: دونوں کا معنی ڈھال ہے۔ ❹ أبغني: اگر یہ بَغَايه سے تو معنی ہوگا، میرے لیے تلاش کیجئے اور اگر إِبغَاء سے ہو تو معنی ہوگا، طلب و جستجو میں میری مدد کیجئے۔ ❺ مراسلونا: ہمارے ساتھ مراسلت کی، پیغاموں کا تبادلہ کیا، كنتُ تَبِيعًا: میں پیچھے پیچھے چلتا تھا، یعنی ان کا خدمت گزار تھا۔ أَحَسُّهُ: میں گھوڑے کی پشت پر کھرا کرتا تھا۔

6 کسحتُ شوکہا: (آرام کے لیے) درخت کے نیچے سے کانٹوں کو میں نے صاف کیا۔ 7 فاخترطت سیفی: (جنگ کے خطرہ کے پیش نظر) میں نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی۔ 8 جعلتهٗ ضِغثاً في يدي: میں نے (چاروں مشرکوں کے اسلحہ کو) تنکوں یا لکڑیوں کے گٹھا کی طرح ہاتھ میں لے لیا۔ 9 عَبَــلات: یہ قریش کا ایک خاندان ہے، جو اپنی ماں عَبَلَہ کی طرف منسوب ہے اور ان کو امیہ صغریٰ بھی کہا جاتا تھا، فَرَسٌ مُجَفَّفٌ: گھوڑا جس کو اسلحہ کی زد سے بچانے کے لیے اس پر جھل یا آتھر ڈالتے ہیں، لیکن لهم بدأ الفجور ثناه: نقض عہد کا آغاز اور اعادہ انہیں کی طرف سے ہوں، کہ وہ ابن زنیم کو شہید کر کے، مسلمانوں پر پتھر اور تیر پھینک کر نقض عہد کا آغاز کر چکے ہیں۔ 10 اَصُكُ صَكًا: کا اصل معنی تھپڑ مارنا ہوتا ہے، لیکن یہاں تیر پھینکنا مراد ہے۔ 11 آرام: اِرَمٌ کی جمع ہے، علامتی پتھر، جو نشانی اور علامت کے طور پر رکھا یا گاڑا جاتا ہے۔ 12 قَرْن: الگ تھلگ پہاڑی، کَرَأْسِ قَرْنٍ پہاڑی کی چوٹی، متضایق، تنگ جگہ، ماهذا الذي أرىٰ: مراد ہے، من هذا، تحقیر کے لیے ما کہا، یہ کون ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ 13 البَرْحُ: مشقت وشدت، امكنوني من الكلام: میرے اس قدر قریب ہو گئے، کہ میرے لیے ان کو اپنی بات سنانا ممکن ہو گیا، لا يقتطعوك: تمہیں تیرے ساتھیوں سے الگ تھلگ نہ کر لیں، تم اکیلے ان کے قابو میں نہ آ جاؤ۔ 14 حَلَّيْتُهم عنه: میں نے انہیں اس سے ہٹا دیا، دور کر دیا۔ 15 نُغضٌ: پتھر، اكوعُهُ بكرةَ: کیا وہ اکوع ہی صبح سے ہمارے تعاقب میں ہے۔ 16 اَرْدَوا فَرَسَيْن: خوف اور ڈر کے مارے دو گھوڑے چھوڑ گئے۔ 17 سطيحة: مشکیزہ۔ 18 مَذْقَة: تھوڑا سا۔ 19 يُقْرَون: ان کی مہمان نوازی کا اہتمام ہو رہا ہے، یہ آپ کی پیشین گوئی تھی، کہ ان کی مہمان نوازی کا اہتمام غطفان کر رہے ہیں۔ 20 لا يُسْبَق شَدًّا: دوڑ میں کوئی اس سے سبقت نہیں لے جا سکتا تھا۔ 21 رَبَطْتُ عليه: میں نے اپنے آپ کو روکے رکھا، آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی، طفرت: میں کود گیا۔ 22 استبقي نفسي: میں شروع میں بھاگ کر اپنا سانس اکھیڑنا نہیں چاہتا، آہستہ آہستہ رفتار تیز کرنا چاہتا تھا، تاکہ سانس نہ پھولے۔ 23 شاكي السلاح: مسلح، ہتھیار بند۔ 24 تَلَهَّبَ: شعلہ بھڑکنا۔ 25 بَطَل: بہادر، دلیر۔ 26 مُجرَّبٌ: تجربہ کار۔ 27 مُغَامِرٌ: شدائد میں کود جانے والا۔ 28 يَسْفِلُ له: نیچے سے نشانہ لینے لگا۔ 29 اَكْحَل: رگ حیات، بازو کی رگ۔ 30 حَيدر: شیر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے بیٹے کا نام حیدر رکھا تھا، کیونکہ ان کے نانا کا نام اسد تھا، ابو طالب نے نام علی رکھا اور مرحب نے خواب دیکھا تھا، کہ مجھے ایک شیر قتل کر رہا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے یاد دلایا، وہ شیر میں ہی ہوں۔

اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کا ظہور ہوا کہ آپ کے لعاب دہن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دکھتی آنکھیں فوراً ٹھیک ہو گئیں اور آپ کی یہ پیشین گوئی بھی پوری ہوئی کہ میں جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھوں، اللہ تعالیٰ خیبر فتح کروائے گا اور صحیح حدیث کی رو سے مرحب کو حضرت علی نے قتل کیا ہے، حضرت محمد بن مسلمہ نے قتل نہیں کیا، جیسا کہ ابن اسحاق کا دعویٰ ہے، محدثین اور سیرت نگاروں کی اکثریت کے بقول، مرحب کو حضرت علی ہی نے جہنم رسید کیا، اس لیے واقدی کا یہ قول درست نہیں ہے کہ آپ نے مرحب کی سلب حضرت محمد بن مسلمہ کو دی۔

31 السَّــنْدر: کھلا پیمانہ، کہ میں ان کو خوب موت کے گھاٹ اتاروں گا، یا سندر کا معنی عجلت ہے، کہ میں فوراً دشمن کو قتل کر دیتا ہوں۔

فائدہ ...... ذوقرد، مدینہ سے بارہ (۱۲) میل یا ایک دن کی مسافت پر، ایک چشمہ ہے، جہاں حضور اکرم ﷺ کی دودھیاری اونٹنیاں چرتی تھیں، صلح حدیبیہ سے واپسی پر آپ نے اپنے غلام رباح کی نگرانی میں اور سواریاں وہاں بھیجیں، وہاں حضرت ابوذر کے بیٹے اور ان کی بیوی موجود تھے اور حضرت رباح رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بھی حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے گھوڑے پر تھے، ابھی وہ راستہ میں ہی تھے، کہ انہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام نے یہ اطلاع دی کہ حضور اکرم ﷺ کی دودھیاری اونٹنیوں پر حملہ ہو گیا ہے، تو حضرت سلمہ بن اکوع نے گھوڑا حضرت رباح کے حوالہ کیا اور خود، ان حملہ آوروں کے تعاقب میں دوڑ پڑے، واقعہ کی تفصیل حدیث میں موجود ہے۔

۴۵...... بَاب: قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْآيَةَ

باب ٤٥: قول الله تعالیٰ وهو الذی کف ایدیهم عنکم الایة کی تفسیر

[4679] ۱۳۳ ـ(۱۸۰۸) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهِ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ [الفتح: ٢٤]

[4679] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ سے اَسّی آدمی مسلح ہو کر جبل تنعیم سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اترے، وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کی بے خبری میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے ان کو لڑائی کے بغیر ہی پکڑ لیا اور انہیں زندہ چھوڑ دیا، تو اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح کی یہ آیت اتاری ''وہ وہی ذات ہے، جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا، مکہ کے اندر، اس کے بعد کہ وہ تمہیں ان پر غلبہ دے چکا تھا۔ (آیت نمبر ۲۴)

[4679] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی المن علی السیر بغیر فداء برقم (٦٨٨٨) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة الفتح برقم (٣٢٦٤) انظر (التحفة) برقم (٣٠٩)

مفردات الحدیث ❶ متسلحين، مُسَلَّح: ہتھیاروں سے لیس، غِرّۃ: غفلت و بے خبری۔ ❷ سلمًا: بقول قاضی عیاض، اس کا معنی ہے، ان کو قیدی بنا لیا اور بقول خطابی، انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ❸ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ: انہوں نے تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دیئے، تمہارے مطیع ہو گئے، کیونکہ وہ مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ ❹ فاستحیاهم: آپ نے ان کو زندہ رکھا، یعنی آپ نے ان کو معاف کر دیا۔ تاکہ صلح ہو سکے اور آغاز ہی میں ختم نہ ہو جائے۔

فائدہ :...... حدیبیہ میں قیام کے دوران جبل تنعیم سے ہتھیار بند مکہ کے اسی (۸۰) جوانوں کا ایک دستہ آپ اور مسلمانوں کے خلاف چھیڑ چھاڑ کے لیے اترا، مسلمانوں نے ان سب کو زندہ گرفتار کر لیا، (مسلمانوں کے گرفتار کرنے کو آپ کا گرفتار کرنا قرار دیا گیا ہے، یہی حال کَتَبَ کا ہے، کہ آپ کے حکم سے لکھا گیا، اس لیے مختلف احادیث میں لکھنے کی نسبت آپ کی طرف کر دی گئی) آپ ﷺ چونکہ صلح چاہتے تھے، اس لیے آپ نے سب کو رہا کرنے کا حکم دیا، تو یہ آیت اتری۔

۴۶...... بَاب: غَزْوَةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب ٤٦: عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا

[4680] ۱۳٤ ـ (۱۸۰۹) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا اَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّي اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ))

[4680]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر لیا، جو اس کے پاس تھا، تو اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ام سلیم ہیں، اس کے پاس خنجر ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''یہ خنجر کس لیے ہے، کیسا ہے؟'' اس نے جواب دیا، میں نے اس لیے پکڑا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا، تو میں اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی، رسول اللہ ﷺ

[4680] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۵)

ہنسنے لگے، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہمارے سوا جو طلقاء ہیں انہیں قتل کر دیجئے، وہ آپ کے ساتھ ہوتے ہوئے شکست کھا کر پیچھے بھاگ گئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کافی ہو گیا اور اس نے احسان فرمایا: (ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا)

مفردات الحديث ❶ خَنْجَر: دو دھاری چھرا۔ ❷ بقرتُ به بَطْنَهٗ: میں اس سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ ❸ مِنْ بَعْدِنا: ہمارے سوا، ہمارے علاوہ۔ ❹ طُلَقَاء: اہل مکہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے احسان کرتے ہوئے قید و بند سے آزاد کر دیا تھا اور ابھی تک ان کا اسلام کمزور تھا، اس لیے وہ جنگ حنین میں شکست کھا گئے تھے، اس لیے ام سلیم نے کہا، انہیں قتل کر دیں، لیکن آپ نے فرمایا: ان اللّٰه قد كفى واحسن: اللہ ہمارے لیے کافی ہوا اور اس شکست سے ہمارا نقصان نہیں ہوا اور انجام ہمارے حق میں رہا۔

[4681] (...) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ

[4681]۔ مذکورہ روایت، امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں ام سلیم کا واقعہ ہے۔

[4682] ۱۳۵۔(۱۸۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى

[4682]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں ام سلیم کو ساتھ لے جاتے اور اس کے ساتھ کچھ انصاری عورتیں ہوتیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج معالجہ کرتیں۔

فائدہ: ......جنگی ضرورت کے تحت بڑی عورتوں کو ساتھ لیا جا سکتا ہے، وہ پردہ کے ساتھ ان کے لیے کھانا تیار کر سکتی ہیں، پانی پلا سکتی ہیں اور اپنے شوہروں اور محرموں کی تیمارداری اور زخموں کا علاج کر سکتی ہیں، ضرورت پڑنے پر جسم مس کیے بغیر غیر محرم کا علاج بھی کر سکتی ہیں، لیکن اس قسم کی حدیثوں سے عورتوں کا مردوں کے ساتھ زندگی کے تمام شعبوں میں حصہ لینا، یعنی ان کو اسمبلیوں کی ممبر بنانا، وزیر یا مشیر بنانا اور ان کا سماجی سرگرمیوں کے لیے شمع محفل بننا اور اس کے لیے بھاگ دوڑ کرنا، ائیر ہوسٹس اور نرس بن کر مسلمانوں اور مریضوں کا دل بہلانا، نجی اور

[4681] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩)

[4682] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في النساء يغزون برقم (٢٥٣) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في خروج النساء في الحرب برقم (١٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (٢٦١)

سرکاری دفاتر میں اجنبی مردوں کے ساتھ کام کرنا، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا، سیکرٹری اور استقبالیہ کے فرائض انجام دینا، جدید تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی ممالک میں جانا اور نیشنل کونسل، آرٹ کونسل، ریڈیو، ٹی وی اور فلم اسٹوڈیو میں کام کرنا یہ کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟ جبکہ شرعی رو سے عورت کا پورا جسم عورت ہے، جس کا اجنبیوں سے ڈھانپنا ضروری ہے، کیونکہ حجاب اور ستر میں فرق ہے، حجاب کا تعلق پورے جسم سے ہے، جیسا کہ سورہ احزاب کی آیات سے ثابت ہوتا ہے اور ستر کا تعلق، ہاتھ اور چہرے کے علاوہ جسم سے ہے، جیسا کہ سورہ نور کی آیات سے معلوم ہوتا ہے، اس لیے عورت گھر میں، چہرے اور ہاتھ ننگے رکھے گی، لیکن جب باہر نکلے گی تو ان کو بھی ڈھانپ لے گی۔ (اس کے لیے مولانا احسن اصلاحی کا پمفلٹ ستر اور حجاب قابل دید ہے۔)

[4683] ۱۳۶ ـ(۱۸۱۱)حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ اَبُومَعْمَرٍ الْمِنقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَىِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِاَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِبْكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَىْ اَبِي طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا مِّنَ النُّعَاسِ

[4683]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن کچھ لوگوں نے شکست کھائی اور رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ڈھال سے اوٹ کیے ہوئے تھے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

[4683] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: غزو النساء وقتالهن مع الرجال برقم (۱۸۸۰) وفي مناقب الانصار باب: مناقب ابي طلحة رضي الله عنه برقم (۳۸۱۱) وفي المغازي باب: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (۴۰۶۴) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۱)

بہت سخت تیر انداز تھے۔ اور انہوں نے جنگ احد میں دو یا تین کمانیں توڑیں، کوئی آدمی گزرتا جس کے پاس تیروں کا ترکش ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے، اسے ابوطلحہ کے آگے پھیلا دو اور رسول اللہ ﷺ دشمنوں کو دیکھنے کے لیے گردن اٹھا کر جھانکتے، تو ابوطلحہ عرض کرتے، اے اللہ کے نبی! آپ نہ جھانکیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان، کہیں دشمن کا تیر آپ کو نہ لگ جائے، میرا سینہ، آپ کے سینہ کے لیے سپر ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا، دونوں نے کپڑے اوپر کیے ہوئے تھے۔ میں ان کی پنڈلیوں کے پازیب دیکھ رہا تھا، وہ اپنی پشتوں پر مشکیں اٹھا کر لاتی تھیں اور انہیں مسلمانوں کے موہنوں میں خالی کرتی تھیں (انہیں پانی پلاتی تھیں) پھر واپس چلی جاتیں اور انہیں بھر لاتیں، پھر آ کر مسلمانوں کے منہ میں خالی کرتیں، یعنی انہیں پانی پلاتیں، اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ اونگھ کی وجہ سے تلوار گر گئی۔

مفردات الحدیث

❶ مُجَوِّب علیہ: آپ کو اوٹ کیے ہوئے تھے، لوگوں سے بچائے ہوئے تھے۔ ❷ شدیدُ النزع: زبردست تیر انداز تھے، بڑے زور سے تیر پھینکتے تھے۔ ❸ الجعبہ: ترکش، جس میں تیر ہوتے ہیں۔ ❹ انثرھا: ترکش سے تیر ابوطلحہ کے سامنے نکال کر رکھ دیجیے، تاکہ وہ ان کو دشمن پر چلا سکیں۔ ❺ نحری دون نحرك: میرا سینہ آپ کے لیے ڈھال ہے، میں اپنے آپ کو آپ پر قربان کرتا ہوں، خَدَم، خَدَمة کی جمع ہے، ❻ خلخال: پازیب۔ ❼ سُوق: پنڈلی۔

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پازیب دیکھنے کا واقعہ جنگ احد کا ہے، اس وقت تک حجاب کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے، اس لیے عورتوں کو دیکھنا حرام نہیں تھا، نیز حضرت انس رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے، آپ کے گھر آمد و رفت ہر وقت رہتی تھی اور ام سلیم ان کی والدہ تھیں، اس لیے انہیں ان پر نظر جانے کی ضرورت نہ تھی، اچانک ان کے پازیب پر نظر پڑ گئی، علاوہ ازیں حالت امن کو حالت جنگ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

۴۸...... بَاب: اَلنِّسَآءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ

باب ٤٨: جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو کچھ عطیہ دیا جائے گا، باقاعدہ حصہ نہیں ملے گا اور اہل حرب (دشمن) کے بچوں کو قتل کرنا ممنوع ہے

[4684] ۱۳۷-(۱۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

[4684] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في المراة والعبد يحذيان في الغنيمة برقم (۲۷۲۷) وبرقم (۲۷۲۸) وفي الخراج والامارة والفيء باب: في بيان مواضع قسم الخمس ←

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي مَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَاِنَّهُ لَضَعِيفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَاِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ

[4684] - یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نامی خارجی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے پانچ خصائل کے بارے میں سوال کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر کتمان علم کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، نجدہ نے انہیں لکھا، حمد وصلوٰۃ کے بعد! مجھے بتائیے کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں لے جاتے تھے؟ اور کیا انہیں غنیمت سے مقرر حصہ دیتے تھے؟ اور کیا بچوں کو قتل کرتے تھے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی؟ اور غنیمت کا خمس (پانچواں حصہ) کس کا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خط لکھا، تو نے خط لکھ کر مجھ سے پوچھا ہے، کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو شریک کرتے تھے؟ آپ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے اور وہ زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور غنیمت سے کچھ عطیہ دیا جاتا تھا، لیکن رہا مقررہ حصہ، تو وہ ان کو نہیں دیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے (بچوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتے تھے) اس لیے تو بچوں کو قتل نہ کر اور تو نے خط کے ذریعہ مجھ سے پوچھا ہے، یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی؟ تو مجھے اپنی عمر کی قسم، انسان کی ڈاڑھی نکل آتی ہے اور اس کے باوجود، وہ اپنا حق لینے میں کمزور ہوتا ہے اور اپنی طرف سے ان کا حق دینے میں کمزور ہوتا ہے (یعنی اسے لینے، دینے کا سلیقہ نہیں ہوتا) تو جب وہ اپنا حق لینے میں لوگوں کی طرح صلاحیت کا اظہار کرے اور اس میں شعور و ادراک پیدا ہو جائے تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی اور تو نے مجھ سے خط کے ذریعے پوچھا ہے، خمس کس کا

← وقسم ذی القربی برقم (٢٩٨٢) والترمذی فی السیر باب: من یعطی الفیء برقم (١٥٥٦) انظر (التحفة) برقم (٦٥٥٧)

ہے؟ تو ہم کہتے ہیں، وہ ہمارا ہے اور ہماری قوم (بنوامیہ) نے ہمیں دینے سے انکار کر دیا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ يُحْذَيْنَ: انہیں کچھ عطیہ دیا جائے گا۔ ❷ متی ینقض یتم الیتیم: یتیم کب یتیم کے حکم میں نہیں ہوگا۔ ❸ انه لضعیف الاخذ: اسے بالغ ہونے کے باوجود لین دین کا سلیقہ نہیں ہوتا، وہ حقوق وفرائض کی سوجھ بوجھ نہیں رکھتا۔ ❹ فاذا اخذ لنفسه من صالح ما یاخذ الناس: جب وہ لوگوں سے معاملہ کرنے میں سوجھ بوجھ دکھائے، جس طرح لوگ اچھی طرح اپنا حق لیتے ہیں۔

فائدہ :...... نجدہ خارجی نے خط کے ذریعے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے چند باتوں کے بارے میں سوال کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دین میں ان کے غلو اور انتہا پسندی کی بنا پر اس کو جواب لکھنا پسند نہیں کرتے تھے، لیکن کتمان علم کی وعید سے ڈر کر اس کا جواب دینے پر آمادہ ہو گئے، عورتوں کے جہاد میں شریک ہونے اور غنیمت میں حصہ ہونے کے بارے میں جواب دیا، کہ وہ علاج معالجہ وغیرہ کی ضرورت کے لیے جا سکتی ہیں، لیکن انہیں غنیمت میں سے مجاہدوں والا حصہ نہیں ملے گا، ہاں انہیں کچھ عطیہ کے طور پر دیا جائے گا، جمہور فقہاء، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد وغیرہم کا یہی موقف ہے، امام مالک کے نزدیک عورتوں کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا اور غلاموں کا بھی یہی حکم ہے، اس طرح جو بچے جنگ میں شریک نہ ہوں، انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور بلوغ کے بعد یتیمی کا حکم اس حدیث میں اس وقت ختم ہوگا جب اس کے اندر عقل وشعور پیدا ہو جائے، اسے لین دین کا سلیقہ اور سوجھ بوجھ حاصل ہو جائے، ائمہ حجاز (امام مالک، امام شافعی، امام احمد) اور صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد) کا بھی یہی موقف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک پچیس سال کا ہو جائے، تو اس کا مال اس کے حوالہ کر دیا جائے گا اور یہ سمجھا جائے گا، اس میں سلیقہ اور عقل وشعور پیدا ہو گیا ہے اور وہ لوگوں سے صحیح طریقہ سے لین دین کر سکتا ہے، حالانکہ قرآن مجید نے آنستم منهم رشدا، رشد وسلیقہ نظر آئے، کی قید لگائی ہے، کسی عمر کا تعین نہیں کیا، اسی طرح نجدہ نے غنیمت کے خمس کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، ہماری قوم کے گھرانوں نے ہمیں یہ نہیں دیا، جبکہ میرا موقف یہ ہے کہ یہ آپ کے ذالقربی کا حق ہے، امام شافعی کا موقف بھی یہی ہے کہ غنیمت کے خمس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور پانچواں حصہ، بنو ہاشم اور بنو مطلب میں بلا امتیاز غنی اور فقیر میں تقسیم ہوگا، مرد وعورت کو ملے گا، امام احمد کا موقف بھی یہی ہے، لیکن احناف کے نزدیک غنیمت کا خمس، تین حصوں میں تقسیم ہوگا (۱) یتامی (۲) مساکین (۳) اور مسافروں کو ملے گا اور فقراء میں ذوالقربیٰ فقراء بھی داخل ہیں، لیکن مالداروں کو نہیں ملے گا اور أبی علینا قومنا سے مراد احناف کے نزدیک خلفائے راشدین ہیں اور شوافع کے نزدیک یزید بن معاویہ اور بعد کے خلفاء مراد ہیں۔

[4685] ۱۳۸-(...) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ

[4685] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٦١)

اِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ اِسْحٰقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ

[4685] ۔ یزید بن ہرمز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو چند باتوں کے بارے میں سوال لکھ بھیجا، جیسا کہ اوپر کی حدیث میں سلیمان بن بلال نے بیان کیا ہے، لیکن اس حدیث میں حاتم نے بیان کیا ہے، رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، تو بھی قتل نہ کر، الا یہ کہ تجھے بھی بچے کے بارے میں خضر علیہ السلام کی طرح اس بات کا علم ہو جائے، جس کے باعث انہوں نے بچے کو قتل کیا تھا اور اسحاق نے حاتم سے یہ اضافہ کیا ہے اور تو مؤمن کا امتیاز کر لے، تو کافر کو قتل کر دینا اور مومن کو چھوڑ دینا۔

مفردات الحدیث ❊ **الا ان تكون تعلم ما علم الخضر: حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے بتا دیا گیا تھا کہ یہ بچہ کافر ہو گا اور والدین کے لیے بھی فتنہ کا باعث بنے گا، اس طرح اگر تم کافر اور مومن کے درمیان امتیاز کر سکو اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے آگاہ کر دے، تو تم کافر بننے والے بچوں کو قتل کر سکتے ہو اور اگر یہ امتیاز تیرے لیے ممکن نہیں ہے، تو پھر تیرے لیے بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔**

[4686] ۱۳۹۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْلَا اَنْ يَقَعَ فِي اُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اكْتُبْ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَاِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَاِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي

[4686] تقدم تخريجه برقم (٤٦٦١)

عَنْ ذَوِی الْقُرْبٰی مَنْ هُمْ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰی ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا

[4686] ۔ یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ نجدہ بن عامر حروری نے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھ کر اس غلام اور اس عورت کے بارے میں پوچھا، جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں، کیا ان کو حصہ دیا جائے گا؟ اور بچوں کے قتل کا کیا حکم ہے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی؟ اور ذوالقربیٰ سے مراد کون ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یزید کو کہا، اسے خط لکھو اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ وہ حماقت میں مبتلا ہو جائے گا، تو میں اسے خط کا جواب نہ دیتا، لکھو! تو نے مجھ سے یہ لکھ کر پوچھا ہے کہ عورت اور غلام، غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہیں، کیا انہیں بھی کچھ دیا جائے گا؟ اور واقعہ یہ ہے، ان کے لیے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے، ہاں انہیں کچھ عطیہ دیا جا سکتا ہے اور تو نے مجھ سے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھا ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل نہیں کیا، اس لیے تو بھی انہیں قتل نہ کر، الا یہ کہ تو ان کے بارے میں جان لے، جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (خضر) نے اس بچے کے بارے میں جان لیا تھا، جسے اس نے قتل کیا تھا۔ اور تو نے مجھ سے یتیم کے بارے میں سوال کیا ہے کہ اس سے یتیم کا نام کب ختم ہوگا؟ اور صورت حال یہ ہے اس سے یتیم کا نام ختم نہیں ہوگا، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے اور اس سے رشد (سوجھ، بوجھ، سلیقہ) معلوم ہو جائے اور تو نے لکھ کر ذوالقربیٰ کے بارے میں پوچھا ہے، وہ کون ہیں؟ اور ہمارا نظریہ یہ ہے کہ وہ ہم ہیں، لیکن ہماری قوم نے ہماری بات کو تسلیم نہیں کیا۔

[4687] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ

[4687] ۔ یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4688] ۱٤٠۔(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ

[4687] تقدم تخريجه برقم (٤٦٦١)

[4688] تقدم تخريجه برقم (٤٦٦١)

إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرٰى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ

[4688]۔ یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، جب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا خط پڑھا اور جب اس کا جواب لکھا، میں بھی موجود تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ میں اس کو گندگی بدبو میں گرفتار ہونے سے باز رکھ سکوں گا، تو میں اسے جواب نہ لکھتا، اس کی آنکھوں کو آسودگی نصیب نہ ہو، اسے لکھ، تو نے، ذوالقربی کے حصہ بارے میں پوچھا ہے، جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے، کہ وہ کون ہیں؟ اور ہم سمجھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار، وہ ہم ہیں، لیکن ہماری قوم نے ہماری بات تسلیم نہیں کی اور تو نے یتیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوگی؟ اور واقعہ یہ ہے جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائے گا اور اس سے سوجھ بوجھ (عقل وشعور اور سلیقہ) معلوم ہو اور اس کا مال اسے دے دیا جائے گا، تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی اور تو نے دریافت کیا ہے، کیا رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ ان میں سے کسی کو قتل نہیں کرتے تھے اور تو بھی ان میں سے کسی کو قتل نہ کر، الا کہ تو ان میں وہ بات جان لے، جو خضر علیہ السلام نے اس بچے کے بارے میں جان لی تھی، جسے انہوں نے قتل کیا تھا اور تو نے عورت اور غلام کے بارے میں سوال کیا ہے، کیا ان کے لیے مقررہ حصہ تھا؟ جبکہ جنگ میں شریک ہوتے تھے؟ تو ان کے لیے متعین حصہ نہ تھا، الا یہ کہ مسلمانوں کی غنیموں سے ان کو کچھ عطیہ دے دیا جاتا۔

مفردات الحدیث ❶ **لو لا ان اردّهٗ عن نتن یقع فیه**: اگر میں یہ خیال نہ کرتا کہ میں اسے ناپسندیدہ امور اور کاموں سے باز رکھ سکوں گا (یعنی میرے جواب سے وہ حماقت میں مبتلا ہو کر ناپسندیدہ کاموں کا ارتکاب کرنے سے باز رہے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا۔ ❷ **لا نعمة عين**: اس کی آنکھوں کو مسرت حاصل نہ ہو، یعنی میں نے

اس کی آنکھوں کو مسرت بخشنے کے لیے جواب نہیں لکھوایا، میرا مقصد صرف اس کو ناپسندیدہ کاموں سے روکنا ہے۔

[4689] ١٤١۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ

[4689]۔ یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا، آگے حدیث کا کچھ حصہ ہے، پورا واقعہ بیان نہیں کیا گیا، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثوں میں مکمل واقعہ بیان کیا ہے۔

[4690] ١٤٢۔(١٨١٢)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى

[4690]۔ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی ہے، میں ان کے خیموں میں پیچھے رہتی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کی بیمار پرسی کرتی۔

[4691] (. . .)وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4691]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے ہشام بن حسان کی مذکورہ سند سے اس طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

٤٨...... بَاب: عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٤٨: نبی اکرم ﷺ کے غزوات کی تعداد

[4692] ١٤٣۔(١٢٥٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[4689] تقدم تخريجه برقم (٤٦٦١)

[4690] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين برقم (٢٨٥٦) انظر (التحفة) برقم (١٨١٣٧)

[4691] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٦٧)

عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِ الْعُشَيْرِ

[4692]۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن یزید، لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانے کے لیے نکلے، تو دو رکعتیں پڑھ کر بارش کے لیے دعا مانگی، اس دن میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی کے سوا اور کوئی نہ تھا، یا میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی تھا، تو میں نے ان سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے جواب دیا، انیس (۱۹) میں، میں نے پوچھا، تو نے آپ کے ساتھ کتنے غزوات میں حصہ لیا؟ انہوں نے جواب دیا، سترہ (۱۷) میں، میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، ذات العسیر یا ذات العشیر۔

فائدہ:...... غزوہ سے مراد وہ جنگ ہے، جس میں آپ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ان کی تعداد میں اختلاف ہے، جس کی وجہ یہ ہے، بعض نے معمولی غزوات کو نظر انداز کر دیا، یا قریبی غزوات کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا، جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے پہلا غزوہ ذات العسیر یا ذات العشیر کو قرار دیا ہے حالانکہ اس سے پہلے غزوۂ ابوا یا ودان، غزوۂ بواط اور غزوۂ تعاقب کرز بن جابر فہری ہو چکے تھے اور غزوۂ ذات العسیر چوتھا غزوہ تھا، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحاق اور محمد بن سعد وغیرہم نے غزوات کی تفصیل تعداد ستائیس (۲۷) لکھی ہے، جن میں نو غزوات میں جنگ میں حصہ لیا اور غزوہ احزاب اور غزوہ بنی قریظہ کو ایک شمار کریں تو تعداد آٹھ ہو گی، صحیح تعداد یہ ہے، بعض نے تعداد انیس (۱۹)، اکیس (۲۱)، بائیس (۲۲)، چوبیس (۲۴)، پچیس (۲۵) اور چھبیس (۲۶) بھی لکھی ہے۔

[4693] ۱٤٤۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

[4692] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستسقاء باب: الدعاء في الاستسقاء قائما برقم (١٠٢٣) انظر (التحفة) برقم (٩٦٧٢) وفي الحج باب: عدد عمر النبي ﷺ وزمانهن برقم (٣٠٢٥)

[4693] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٦٩)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ

[4693] ۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں شرکت کی تھی اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج، حجۃ الوداع کیا، اس کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا۔

[4694] ۱۴۵۔(۱۸۱۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ

[4694] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انیس (۱۹) غزوات میں شرکت کی، جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک نہیں ہوا کیونکہ میرے باپ عبداللہ، احد کے دن شہید ہو گئے، تو میں کسی غزوہ میں کبھی رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہ رہا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے نزدیک پہلا غزوہ، غزوۂ بدر تھا، اس لیے ان کے بقول غزوات کی تعداد اکیس (۲۱) ہوئی۔

[4695] ۱۴۶۔(۱۸۱۴) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

[4695]۔عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں شرکت کی اور ان میں سے آٹھ میں جنگ لڑی، ابوبکر کی روایت میں مِنْهُنَّ (ان میں سے) کا ذکر نہیں ہے اور عن عبد اللہ کی بجائے حدثنی عبد اللہ ہے۔

[4694] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۱۳)
[4695] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۶۳)

فائدہ :...... آپ ﷺ نے، بدر، احد، مریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، مکہ، حنین اور طائف کے غزوات میں جنگ میں حصہ لیا، حضرت بریدہ نے خندق اور قریظہ کو یا حنین اور طائف کو ایک شمار کیا، اس لیے تعداد آٹھ بتائی، اس طرح قریبی غزوات کو ایک شمار کرنے سے تعداد غزوات کم ہو جاتی ہے۔

[4696] ۱٤٧ ـ(. . .)و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً

[4696] ۔ ابن بریدہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ (۱۶) غزوات میں شرکت کی۔

[4697] ۱٤٧ ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ

سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوبَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

[4697] ۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی اور جو سرایا (دستہ) آپ نے بھیجے، ان میں سے نو (۹) کے ساتھ میں نکلا، ایک دفعہ ہمارے امیر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور ایک دفعہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے۔

[4698] ۱٤٨ ـ(۱۸۱٥)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ حَاتِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ

[4698] ۔ امام صاحب مذکورہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں دونوں جگہ تعداد سات ہے۔

فائدہ :...... سرایا اور بعوث جن میں حضور اکرم ﷺ خود شریک نہیں ہوئے، ان کی تعداد، محمد بن سعد نے طبقات الکبری کی ج ۲ میں تعداد چھپن (۵۶) لکھی ہے اور بقول بعض ان کی تعداد، ۳۵، ۳۶، ۳۸، ۴۷، ۴۸، ۵۲، ۶۰، ۷۰ ہے، یہاں بھی وجہ اختلاف مذکورہ بالا ہے۔

[4696] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: كم غزا النبي ﷺ برقم (٤٤٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٩٩٥)

[4697] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: بعث النبي ﷺ اسامة بن زيد الى الحرقات من جهينة برقم (٤٢٧٠) وبرقم (٤٢٧١) وبرقم (٤٢٧٢) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٤)

[4698] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٧٤)

۴۹...... بَاب :غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

باب ۴۹: غزوۂ ذات الرقاع

[4699] ۱۴۹-(۱۸۱۶)حَدَّثَنَا اَبُوعَامِرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِی عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِی فَکُنَّا نَلُفُّ عَلَی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّیَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا کُنَّا نُعَصِّبُ عَلَی اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُو مُوسٰی بِهٰذَا الْحَدِیثِ ثُمَّ کَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ کَاَنَّهُ کَرِهَ اَنْ یَکُونَ شَیْئًا مِنْ عَمَلِهِ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَزَادَنِی غَیْرُ بُرَیْدٍ وَاللّٰهُ یُجْزِی بِهِ

[4699] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے، ہم چھ افراد کے لیے ایک اونٹ تھا، جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے، اس لیے ہمارے پاؤں (ننگے ہونے کی وجہ سے) زخمی ہو گئے، میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر گئے، اس لیے ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹے، اس لیے اس کا نام غزوۂ ذات الرقاع کہا گیا، کیونکہ ہم اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے ہوئے تھے، ابو بردہ کہتے ہیں، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی، پھر اس کے بیان کرنے کو ناپسند کیا، گویا کہ وہ اپنے کسی عمل کا اظہار کرنا ناپسند کرتے تھے، ابو اسامہ کہتے ہیں، بریدہ کے علاوہ کسی نے مجھے یہ اضافہ سنایا اور اللہ انہیں اس کا صلہ دے گا۔

مفردات الحدیث ❶ نعتقبهٗ: ہم اس پر یکے بعد دیگرے سوار ہوتے، کیونکہ سب کا یک بار بیٹھنا ممکن نہ تھا۔ ❷ نَقِبَتْ: زخمی ہو گئے۔ ❸ خِرَقٌ: خرقه کی جمع ہے، چیتھڑے، کپڑوں کے ٹکڑے۔ ❹ نعصب یا نُعَصِّبُ: ہم باندھتے تھے۔

فائدہ ......غزوہ ذات الرقاع کہ وجہ تسمیہ یہی صحیح ہے، جو خود راوی نے بیان کی ہے، کیونکہ رقاع، رقعة کی جمع ہے، جس کا معنی ٹکڑا یا پیوند ہے، بقول بعض اس کا سبب وہاں ایک رنگ برنگ پہاڑ تھا، یا اس نام کا درخت تھا، یا جھنڈوں کو پیوند لگے ہوئے تھے۔

[4699] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة ذات الرقاع برقم (٤١٢٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٦٠)

٥٠...... بَاب: كَرَاهَةِ الِاسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ

باب ٥٠: غزوہ میں کافر سے مدد طلب کرنا درست نہیں ہے

[4700] ١٥٠ ـ(١٨١٧)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ ((أَوَّلَ)) مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ))

[4700] ـحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے، جب آپ حرّۃ الوبرہ نامی مقام پر پہنچے، تو آپ کو ایک آدمی ملا، جس کی جرأت اور شجاعت و دلیری کا چرچا تھا، تو اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھی خوش ہو گئے، جب وہ آپ کو ملا، تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، میں اس لیے آیا ہوں تا کہ آپ کا ساتھ دوں اور آپ کو جو کچھ ملے، اس سے حصہ لوں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا، ''واپس چلا جا، میں مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر وہ چلا گیا، یا آپ چلتے رہے، حتی کہ ہم شجرہ جگہ پر پہنچ گئے، وہ آدمی آپ کو ملا اور اس نے آپ سے وہی بات کہی، جو پہلی دفعہ کہی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی

[4700] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في المشرك يسهم له برقم (٢٧٣٢) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في اهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم برقم (١٥٥٨) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: الاستعانة بالمشركين برقم (٢٨٣٢) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٥٨)

اسے پہلی ہی بات کہی، فرمایا: ''لوٹ جا، میں ہرگز مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔'' پھر وہ لوٹ آیا اور آپ کو بیداء کے مقام پر ملا اور آپ نے اسے پہلی دفعہ والی بات کہی۔ ''تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو چل۔''

فائدہ :...... ائمہ اربعہ کے نزدیک اگر کافر مسلمانوں کے امیر کے احکام و ہدایات کی پابندی کرے اور مسلمانوں کے بارے میں اس کی رائے اچھی ہو، اور اس سے اس کی جنگی مہارت کی وجہ سے مدد لینے کی ضرورت ہو اور وہ خود خواہش کا اظہار کرے تو اس سے مدد لینا جائز ہے، لیکن اس کو غنیمت میں سے مقررہ حصہ نہیں ملے گا، لیکن بطور عطیہ اور انعام اس کو کچھ دیا جائے گا۔ اور اگر اس سے مد (لینے کی ضرورت نہ ہو، یا اس کے بارے میں خطرہ ہو کہ وہ فساد و خرابی کا باعث بنے گا، تو پھر اس سے مدد نہیں لی جائے گی اور یہاں آپ نے انکار اس لیے فرمایا، کہ آپ نے فراست نبوت سے یہ بھانپ لیا تھا، وہ مسلمان ہو جائے گا، یا یہ پہلی جنگ تھی اور آپ اس کی مدد کی ضرورت محسوس نہیں فرماتے تھے، کیونکہ آپ مدینہ سے قافلہ پر حملہ کرنے کے لیے نکلے تھے، ابھی لشکر سے مڈبھیڑ کا علم نہیں ہوا تھا۔

☆......☆......☆


گلدستہ سیرت النبی
سیرت النبی ﷺ پر ادارے کی دیگر نئی کتب
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street, Urdu Bazar, Lahore-Pakistan
E-Mail: nomania2000@gmail.com
9789695453350

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

(حدیث 4701 تا [illegible])

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اُردو)

NOMANI

نام کتاب

تحفۃ المسلم

جلد ششم

شرح صحیح مسلم (اردو)

ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن وردین بن کرشاذ القشیری النیسابوری

ترجمہ و فوائد ... مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد
تخریج الحدیث: محمد عدنان درویش
تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری

مقدمہ ... صلاح الدین علی عبدالموجود
ترقیم حدیث: فواد عبدالباقی

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء
مطبع: علی آصف پرنٹرز لاہور
ناشر: نعمانی کتب خانہ

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865
E-Mail nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اُردُو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن دَرْوِین بن کرشاد القشیری النیشاپوری

جلد ششم

کتاب الامارۃ، کتاب الالفاظ (احادیث 4701 سے 5884)

ترجمہ و فوائد مع شرح مفردات

مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی
حافظ عبدالسلام بن محمد

تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش

تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری

تحقیق و تخریج صلاح الدین علی عبد الموجود

ترقیم الاحادیث فواد عبد الباقی

نُعمانی کُتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

(جلد ششم)

تحفة المسلم اردو شرح صحیح مسلم جلد ششم

اس کتاب کے کل ابواب (56) اور (271) احادیث ہیں۔

34

كِتَابُ الْإِمَارَةِ

امور حکومت کا بیان

حدیث نمبر 4701 سے 4971 تک

۳۴...... كِتَابُ الْإِمَارَةِ

۳٤. امورحکومت کا بیان

١...... بَاب: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ

باب۱: لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت کے حقدار قریش ہیں

[4701] ١ ـ(١٨١٨)حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ و قَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ))

[4701] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حکومت اور اقتدار کے معاملہ میں لوگ قریش کے تابع ہیں، مسلمان لوگ، مسلمان قریشیوں اور کافر لوگ کافر قریشیوں کے۔

فائدہ:......اس حدیث اور اس باب کی دوسری حدیث سے یہ بات بالکل واضح طور پر ثابت ہوتی ہے، کہ خلافت قریش کے ساتھ مختص ہے، قریش جاہلیت اور کفر کے دور میں بھی لوگوں کے سردار تھے، حتیٰ کہ اسلام لانے میں بھی لوگ ان کے منتظر تھے، جب مکہ فتح ہوگیا اور قریش مسلمان ہو گئے، تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے اور مسلمانوں میں حقیقی خلافت، جس میں اسلام کو غلبہ تھا اور مسلمانوں کو عزت و احترام حاصل تھا اور تمام مسلمان ایک

[4701] طريق عبدالله بن مسلمة بن قعنب اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: قول الله تعالى ﴿يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم﴾ برقم (٣٤٩٥) ومسلم فى (صحيحه) فى فضائل الصحابة باب: خيار الناس برقم (٦٤٠٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٨)

خلیفہ کی رعایا تھے، اس وقت تک قائم رہی جب تک خلیفہ قریشی تھا اور جب قریش کے پاس حقیقی خلافت نہ رہی، محض نام کی خلافت رہی یا ان سے خلافت نکل گئی، تو حقیقی خلافت والی برکات و خیرات بھی ختم ہوگئیں اور مسلمانوں کی بے شمار کمزور حکومتیں قائم ہوگئیں اور ان کی عزت و وقار ملیا میٹ ہوگیا، جس کا آج ہم کھلی آنکھوں مشاہدہ کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے متحد ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی اور اسلام کے نام سے غیر اسلامی امور رواج پذیر ہیں اور ہر جگہ اقتدار کے سلسلہ میں رسہ کشی ہے، اگر دینی تقاضا پر عمل پیرا ہوتے مسلمان قریشی کو حقیقی خلیفہ بناتے تو مسلمان اس حالت زار میں گرفتار نہ ہوتے، اس لیے امام نووی، قاضی عیاض وغیرہما نے خلیفہ کے قریشی ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور اگر آج اس بات کو نظر انداز کیا گیا ہے، تو یہ اس طرح جس طرح دوسری دینی باتوں کو نظر انداز کر دیا ہے، حتیٰ کہ نماز جیسی بنیادی عبادت جس پر کفر اور اسلام کا مدار ہے، اس کی بھی اہمیت نہیں رہی ہے۔

[4702] ٢-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ))

[4702]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو احادیث ہمام بن منبہ کو سنائیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ خلافت و امارت کے معاملہ میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان، قریش مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر لوگ، ان کے کافروں کے تابع رہے ہیں۔“

[4703] ٣-(١٨١٩) و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ))

[4703]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ (عرب) خیر و شر میں قریش کے تابع ہیں۔“

فائدہ :...... خیر و شر سے مراد اسلام اور جاہلیت و کفر ہے کہ جاہلیت میں بھی لوگ ان کو قائد تسلیم کرتے تھے اور اب اسلام میں بھی قائد وہی ہیں۔

[4702] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٧)
[4703] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٢)

[4704] ٤-(١٨٢٠)و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ))

[4704] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس خلافت و امارت کے اہل قریش ہی رہیں گے، خواہ وہ لوگوں میں صرف دو ہی رہ جائیں۔''

[4705] ٥-(١٨٢١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ)) قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

[4705] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنے باپ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''خلافت حقیقی اور اسلام کی قوت ختم نہیں ہوگی، حتیٰ کہ مسلمانوں کے بارہ خلیفہ پیدا ہو جائیں۔'' پھر آپ نے آہستہ کلام کی جو مجھ سے پوشیدہ رہی، تو میں نے اپنے والد سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے، اس نے کہا، آپ نے فرمایا: ''سب قریش سے ہوں گے۔''

فائدہ:......اس حدیث کا مفہوم آنے والی روایات کی روشنی میں یہ ہے، کہ بارہ خلفاء تک دین غالب رہے گا، مسلمانوں کو بھی شان و شوکت اور غلبہ حاصل ہوگا، اس کے بعد اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کی قوت و طاقت میں کمی شروع ہو جائے گی اور حقیقی خلافت ختم ہو جائے گی، اگرچہ خلافت کے نام سے ملوک و سلاطین موجود رہیں گے۔

[4706] ٦-(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ

[4704] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: مناقب قريش برقم (٣٥٠١) وفي الاحكام باب: الامراء من قريش برقم (٧١٤٠) انظر (التحفة) برقم (٧٤٢٠)

[4705] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٣٣)

[4706] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: الاستخلاف برقم (٧٢٢٢) وبرقم (٧٢٢٣) انظر (التحفة) برقم (٢٢٠٥)

اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا))ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

[4706]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:''لوگوں کا معاملہ درست نہج پر رہے گا، جب تک بارہ آدمی حکمران رہیں گے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک بات آہستہ سے کہی، جو مجھ سے مخفی رہی،تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا، آپ نے فرمایا:''سب قریشی ہوں گے۔''

[4707] (. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا))

[4707]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے،''لوگوں کا معاملہ صحیح نہج پر جاری رہے گا۔''

[4708] ۷۔(. . .)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ))

[4708] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اسلام غالب رہے گا، جب تک بارہ خلیفہ رہیں گے۔'' پھر آپ نے ایک بات فرمائی جو میں سمجھ نہ سکا،تو میں نے اپنے والد سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا، آپ نے فرمایا:''سب قریشی ہوں گے۔''

[4709] ۸۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ)) لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ))

[4709]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''خلافت کا معاملہ یا دین غالب رہے گا، یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہو جائیں گے۔'' پھر آپ نے کوئی بات کہی، جو میں سمجھ نہ سکا،تو میں نے

[4707] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۲۰۰)
[4708] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱٤۸)
[4709] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المهدی باب (۱) برقم (٤۲۸۰) انظر (التحفة) برقم (۲۲۰۳)

اپنے باپ سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے جواب دیا، آپ نے فرمایا: ''سب قریش سے ہوں گے۔''

[4710] ٩-(. . . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعِي أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((**لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً**)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((**كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ**))

[4710] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''یہ دین غالب اور محفوظ رہے گا، یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہو جائیں گے۔'' اور آپ نے ایک بات کہی، جو لوگوں (کے شور) نے مجھے سننے نہیں دی، تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا، آپ نے فرمایا: ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

مفردات الحدیث ❶ **منیع**: قوت وزور والا، محفوظ۔ ❷ **صَمَّنِيهَا الناس**: لوگوں نے مجھے اس سے بہرہ کر دیا، یعنی لوگوں کے شور کی وجہ سے میں اسے سن نہ سکا۔

[4711] ١٠-(١٨٢٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ ((**لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ**))

[4711] ۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا، مجھے کوئی ایسی بات بتائیے، جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انہوں نے مجھ لکھ بھیجا،

[4710] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٨٦)

[4711] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الفضائل باب: اثبات حوض نبينا وصفاته برقم (٥٩٥٨) انظر (التحفة) برقم (٢٢٠٢)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کی شام جس دن آپ نے (ماعز) اسلمی کو رجم کروایا، سنا، آپ فرما رہے تھے، ''دین قیامت تک قائم رہے گا یا تم پر بارہ (۱۲) خلیفے حکمران ہوں گے سب قریش سے ہوں گے۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا، ''مسلمانوں کا ایک دستہ، کسریٰ یا آل کسریٰ کے گھر سفید محل کو فتح کرے گی۔'' اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا: ''قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے، ان سے بچ کر رہنا۔'' اور میں نے آپ سے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی مال و دولت سے نوازے، تو سب سے پہلے اسے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے،'' اور میں نے آپ سے سنا: ''میں حوض پر پیش رو ہوں گا۔''

[4712] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ

[4712]۔ حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن سمرہ عدوی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں وہ حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، آگے مذکورہ بالا حاتم کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

فوائد: ...... ❶ وہ بارہ خلفاء کون ہیں جن کی نشان دہی اس حدیث میں کی گئی ہے، اس کے بارے میں علماء میں بہت اختلاف ہے، (لامع الداری علی جامع البخاری ج ۱۰) کے حاشیہ میں بارہ (۱۲) قول نقل کیے گئے ہیں، لیکن اس حدیث میں جو ان کی مختلف صفات آئی ہیں کہ ان کے دور میں خلافت غالب ہوگی، اسلام قوی اور متحد ہو گا، لوگ اس پر عمل پیرا ہوں گے اور لوگ عمومی طور پر ان پر متفق ہوں گے، اس کی رو سے حافظ ابن حجر نے قاضی عیاض کے قول کو ترجیح دی ہے، حافظ ابن تیمیہ کا منہاج السنہ میں رجحان اسی طرف ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں، (۱) حضرت ابوبکر، (۲) حضرت عمر، (۳) حضرت عثمان، (۴) حضرت علی، (۵) حضرت معاویہ، (۶) یزید بن معاویہ، (۷) عبدالملک بن مروان، (۸) ولید بن عبدالملک، (۹) سلیمان بن عبدالملک، (۱۰) عمر بن عبدالعزیز، (۱۱) یزید بن عبدالملک اور (۱۲) ولید بن یزید بن عبدالملک، نے چار سال حکومت کی، اگر ہشام بن عبدالملک کو شمار کریں، تو پھر ولید بن یزید بن عبدالملک شمار نہیں ہوگا، کیونکہ چار سال بعد اس کو قتل کر ڈالا گیا تھا اور اس کے دور میں فتنے عام ہو گئے تھے، اس کے بعد لوگ کسی خلیفہ پر متفق نہیں ہوئے، حافظ ابن حجر نے معلوم نہیں معلوم نہیں صاحب الامع نے حافظ ابن حجر کے کس قول سے عمر بن عبدالعزیز کو خارج کرنا معلوم کیا ہے، حالانکہ حافظ ابن حجر

[4712] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٨٨)

نے عمر بن عبدالعزیز کو شمار کیا ہے، حافظ صاحب لکھتے ہیں لـم مات یزید وقع الاختلاف الی ان اجتمعوا الی عبدالملك بن مروان بعد قتل ابن الزبیر ثم اجتمعوا علی اولاده الاربعة الولید ثم سلیمان ثم یـزیـد ثـم هشـام و تـخلل بین سلیمان ویزید عمر بن عبدالعزیز فهولاء سبعة بعد الخلفاء الـراشدین والثاني عشر هو الولید بن یزید بن عبدالملك ،حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کیوں نکال دیا اور ولید بن یزید کو داخل کر دیا، حالانکہ اس کو نکالا جائے گا اور ابن حجر ہیثمی مکی نے الصواعق المحرقہ میں هشام بن عبدالملک کو شمار نہیں کیا، اس کی جگہ ولید بن یزید بن عبدالملک کو شمار کیا ہے۔ ❷ آپ نے کسریٰ کے محل کو بیت الابیض، سفید گھر سے موسوم کیا جاتا تھا، کے فتح کرنے کی پیش گوئی فرمائی تھی، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پوری ہوئی اور یہ شرف حضرت سعد بن ابی وقاص کو حاصل ہوا۔ ❸ اذا اعـطا اللّٰه احد کم خیراً: میں اگر خیر سے مراد مال و دولت ہو تو معنی ہوگا، پہلے اپنے اوپر اور گھر والوں پر آسانی اور فراوانی کرے اور اگر اس سے مراد، علم دین ہو،، تو معنی ہوگا، دعوت و تبلیغ کا آغاز اپنے گھر سے کرے۔ عامری یعنی عار بن صعصعہ کی اولاد ہے۔ ❹ انـا الـفـرَطُ عـلـی الحوض: کہ میں پہلے پہنچ کر تمہارا حوض کوثر پر منتظر ہوں گا۔

نوٹ:...... حضرت ابن سمرہ کو عدوی قرار دینا درست نہیں ہے، وہ تو عاوی تھے۔

٢...... بَاب: اِلاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ

باب ۲: جانشین مقرر کرنا یا نہ کرنا

[4713] ١١ - (١٨٢٣) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ اَبِی حِينَ اُصِيبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّی مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِی فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّی يَعْنِی اَبَا بَكْرٍ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ

[4713]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب میرے باپ زخمی ہوئے، تو میں حاضر تھا، لوگوں نے ان

[4713] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاحکام باب: الاستخلاف برقم (٧٢١٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٤٣)

کی تعریف کی اور کہا، اللہ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے، انہوں نے کہا، میں اللہ کی نعمتوں کا امیدوار ہوں اوراس کے عذاب سے ڈرتا ہوں، لوگوں نے کہا، آپ خلیفہ مقرر فرما دیں، انہوں نے کہا، کیا میں تمہارا ذمہ زندگی اور موت دونوں صورتوں میں اٹھاؤں؟ میری تمنا ہے، کہ مجھے خلافت سے برابر برابر چھٹکارا مل جائے، نہ مجھ سے مؤاخذہ ہو اور نہ مجھے اجر وثواب ملے، اگر میں کسی کو خلیفہ بنا دوں، تو مجھ سے بہتر شخصیت یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ جانشین بنا چکے ہیں اور اگر میں تمہیں بغیر جانشین کے رہنے دوں، تو تمھیں اس طرح مجھ سے بہتر شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ چکے ہیں۔

مفردات الحدیث

❶ راغب وراهب: اس کی تشریح میں اختلاف ہے، بقول بعض معنی یہ ہے، میں تعریف کا خواہاں نہیں، میں تو اگلی دنیا میں اللہ کی رحمتوں اور اس کی نعمتوں کا امیدوار اور خواہش مند ہوں اور اس کے عذاب سے لرزاں ہوں اور بقول بعض، لوگ میری تعریف، میرے تقرب کے حصول کے لیے یا مجھ سے ڈر کر کہہ رہے ہیں، یا ان میں سے بعض خلافت کے خواہاں ہیں اور بعض اس سے ڈر رہے ہیں، اگر میں خواہاں کو خلیفہ بناؤں تو وہ اللہ کی توفیق واعانت سے محروم ہو گیا اور ڈرنے والے کا بتاؤں، تو شاید، اس ذمہ داری کو ادا نہ کر سکے۔ ❷ أَتَحَمَّلُ امر کم حیّاً و میّتاً: میں نے زندگی میں خلافت کی ذمہ داری کو اٹھائی ہے، تو کیا اب مرتے وقت خلیفہ مقرر کر کے، میں پھر اس ذمہ دار کو اٹھاؤں، کہ خلیفہ کے بارے میں مجھ سے سوال ہو، کیسا آدمی خلیفہ مقرر کیا تھا۔

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانشین کے بارے میں، جس رائے کا اظہار فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، خلیفہ حالات وظروف کے پیش نظر، اگر اپنا جانشین مقرر کر دے، بشرطیکہ وہ اس کے خاندان سے نہ ہو، تو اس کے لیے اہل حل وعقد سے مشورہ لینے کا پابند نہیں ہے، اگرچہ بقول اہل بصرہ، اہل حل وعقد، اس کے تقرر کے پابند نہیں ہیں، اگر اس کو مناسب خیال نہ کریں، تو وہ اس کی بیعت سے انکار کر سکتے ہیں اور آج کل کے ظروف وحالات کا تقاضا یہی ہے، اس مسئلہ کو اہل حل وعقد پر چھوڑ دیا جائے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے تقرر کو، (خود انتخاب کرنے کی بجائے) اس مسئلہ کو اہل حل عقد کی ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا، لیکن آج کل کے بے دینی کے سیلاب میں یہ بھی ممکن نہیں رہا ہے، کیونکہ آج کل کافرانہ سیاست کا غلبہ ہے، جس کی رو سے اقتدار رسہ کشی کا نام ہے اور مال ودولت کا کھیل ہے۔

[4714] ١٢-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ إِسْحٰقُ وَعَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ

[4714] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: فی الخليفة يستخلف برقم (٢٩٣٩) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن، برقم (٢٢٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٢١)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّي اُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِي جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي اِبِلٍ اَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَآءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهُ وَاِنِّي لَئِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ

[4714] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، تو انہوں نے کہا، کیا تمہیں معلوم ہے، تمہارے باپ کسی کو جانشین مقرر نہیں کر رہے؟ میں نے کہا، وہ ایسا نہیں کریں گے، انہوں نے کہا، وہ ایسا ہی کریں گے، تو میں نے قسم اٹھائی، کہ میں اس مسئلہ میں ان سے گفتگو کروں گا، لیکن میں خاموش رہا، حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور میں نے ان سے گفتگو نہ کی اور قسم اٹھانے کے باعث مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا، گویا کہ میں پہاڑ اٹھائے ہوئے ہوں، حتیٰ کہ میں واپس آ کر ان کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے لوگوں کا حال دریافت کیا اور میں نے انہیں آگاہ کیا، میں نے ان سے پوچھا، میں نے لوگوں سے ایک بات سنی ہے اور میں نے قسم اٹھائی ہے، کہ وہ میں آپ کو بتاؤں گا، لوگوں کا خیال ہے، آپ خلیفہ مقرر نہیں کر رہے اور صورت حال یہ ہے، اگر آپ کے اونٹوں کا کوئی چرواہا ہو یا آپ کی بکریوں کا چرواہا ہو، پھر وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آ جائے اور آپ کی رائے میں اس نے ان کو ضائع کر دیا ہوگا، تو لوگوں کی نگرانی کا معاملہ تو بڑا سنگین ہے اور انہوں نے میری موافقت کی اور کچھ دیر کے لیے اپنا سر جھکا لیا، پھر اسے اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا، اللہ عزوجل اپنے دین کا محافظ ہے، وہ حفاظت کرے گا اور اگر میں خلیفہ نہ بناؤں، تو رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں بنایا تھا اور اگر خلیفہ مقرر کروں تو ابوبکر خلیفہ بنا چکے ہیں، اللہ کی قسم! جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کا ذکر کیا، تو مجھے یقین ہوگیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیں گے اور وہ خلیفہ مقرر نہیں کریں گے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا، حضرت ابو بکر کی خلافت کی صورتحال ان کے فضائل میں آئے گی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس کو امت کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا، اس لیے امت کے اہل حل وعقد، اپنے حالات اور ظروف کے مطابق اس کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں، کسی ایک طریقہ کی پابندی لازم نہیں ہے۔ اور اس لیے فقہائے امت نے اس کے لیے کسی طریقہ کی تعیین نہیں کی ہے اور نہ کسی ایک طریقہ پر خیر القرون میں عمل رہا ہے۔

٣...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب ۳: امارت کو طلب کرنا اور اس کا آرزومند ہونا ممنوع ہے

[4715] ١٣-(١٦٥٢)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلْ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا))

[4715]۔حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! امارت کا سوال نہ کرنا، کیونکہ اگر وہ تمہیں طلب کرنے کی بنا پر دی گئی، تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور تمہیں وہ بلا طلب ملی، تمہاری اعانت کی جائے گی۔''

[4716] (...)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

[4716]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی اسانید سے، جریر کی حدیث کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی عہدہ اور منصب کی طلب کرنا اور اس کے لیے بھاگ دوڑ کرنا جائز نہیں ہے، خاص کر آج کل جو جمہوریت کے نام سے ڈرامہ رچایا جاتا ہے، کہ ہر حلقہ انتخاب میں بے شمار امیدوار

[4715] تقدم تخريجه في الايمان باب: ندب من حلف يمينا فراى غيرها خيرا منها ان ياتي الذي هو خير ويكفر عن يمينه برقم (٤٢٥٧)

[4716] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٢٩٢)

کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی کامیابی کے لیے، بے شمار رقم خرچ کر کے، دھونس، دھاندلی، جعل سازی اور مخالف امیدوار کی کردار کشی تک کا ہر حربہ استعمال کرتے ہیں اور اس کے لیے نامعقول اور جھوٹے وعدے کرتے ہیں، ووٹ خریدتے ہیں، دوسروں کے ایجنٹوں کو اغوا کرتے ہیں، اس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور پھر عجیب بات ہے ایک چپڑاسی اور کلرک کے انتخاب کے لیے تو کوئی نہ کوئی اہلیت شرط ہے، لیکن صوبائی اسمبلی اور سینٹ کی ممبری کے لیے کسی قسم کی اہلیت واستعداد کا ہونا ضروری نہیں ہے، اس کے لیے بس مال و دولت، جھوٹ، دغا، فریب، دہشت گرد اور بد دیانت ہونا کافی ہے اور حضور اکرم ﷺ کا صریح فرمان ہے، کہ عہدہ اور منصب کا طالب اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اعانت سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی کام کی صحت کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت بنیادی شرط ہے۔

[4717] ١٤ ـ (١٨٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ))

[4717] ۔حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، کہ میں اور میرے دو چچا زاد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جو امور آپ کے سپرد کیے ہیں، ان میں سے کوئی ایک ہمارے سپرد فرما دیں اور دوسرے نے بھی یہی بات کہی، تو آپ نے فرمایا، ''ہم، (اللہ کی قسم)! یہ کام (عہدہ ومنصب) کسی ایسے فرد کے سپرد نہیں کرتے (اس کو والی مقرر نہیں کرتے) جو اس کا طالب ہو یا اس کا حریص ہو۔''

[4718] ١٥ ـ (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ

[4717] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: ما يكره من الحرص على الامارة برقم (٧١٤٩) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٤)

[4718] اخرجه البخاري في (صحيحه) في استتابة المرتدين والمعاندين وقتلهم باب: حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم برقم (٦٩٢٣) وفي الاجارة باب: استئجار الرجل الصالح برقم (٢٢٦١) وفي الاحكام باب: الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الامام الذي فوقه برقم (٧١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٧١٥٧) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: في طلب القضاء والتسرع اليه برقم (٣٥٧٩) وفي الحدود باب: الحكم فيمن ارتد برقم (٤٣٤٥) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: هل يستاك الامام بحضرة رعيته برقم ١ / ٩ و ١٠ ـ انظر (التحفة) برقم (٩٠٨٣)

أَبُوْ مُوسَى اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ ((مَا تَقُولُ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ ((لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَاَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهُ دِيْنَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ اِجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُومُ وَاَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا اَرْجُو فِي قَوْمَتِي

[4718] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی طرف گیا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی تھے، ان میں سے ایک میری دائیں طرف اور دوسرا میری بائیں جانب تھا، دونوں نے عہدہ کا سوال کیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، مجھے ان دونوں نے اپنے دل کی بات سے باخبر نہیں کیا تھا اور نہ میں نے جانا کہ یہ دونوں عہدہ کے طالب ہیں اور میں گویا کہ آپ کی مسواک آپ کے ہونٹ تلے دیکھ رہا ہوں اور وہ سکڑ چکا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''ہم ہرگز اپنا عمل (عہدہ ومنصب) اس کے سپرد نہیں کریں گے، نہیں کرتے ہیں، جو اس کا خواہشمند ہوں، لیکن، تو اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس جا،'' تو آپ نے اسے یمن کا عامل مقرر فرمایا، پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، تو جب حضرت معاذ، ان کے پاس پہنچے، حضرت ابوموسیٰ نے کہا، اتریئے اور انہیں تکیہ پیش کیا اور ان کے پاس ایک آدمی جکڑا ہوا موجود تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ کون ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ یہودی تھا اور مسلمان ہو گیا، پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا ہے اور یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ بیٹھیں، ہم آپ کی بات پر عمل کرتے ہیں، انہوں نے تین دفعہ کہا، جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، پھر دونوں نے باہمی رات کے قیام

کے بارے میں گفتگو کی، تو ان میں سے ایک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، رہا میں، تو میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور اپنی نیند میں بھی اس اجر کی امید رکھتا ہوں، جس کی امید اپنے قیام میں رکھتا ہوں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ مرتد کی سزا قتل ہے اور اس حد کو نافذ کرنا، اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے اور اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے، تفصیل کتاب القسامة والمحاربین میں گزر چکی ہے۔
اور اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے، اگر انسان رات کو اس نیت سے سوتا ہے، تاکہ قیام اللیل کے لیے قوت اور چوکسی حاصل کر سکے اور اطمینان قلبی کے ساتھ کھڑا ہو سکے، تو یہ سونا بھی اجر وثواب کا باعث ہے۔

۴...... بَاب: كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَة

باب ٤: مجبوری کے بغیر امیر بننا ناپسندیدہ عمل ہے

[4719] ١٦ـ(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا))

[4719] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا کوئی کام میرے سپرد نہیں فرمائیں گے؟ (مجھے کوئی منصب عنایت نہیں فرمائیں گے) تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا پھر فرمایا، ''اے ابوذر! تو ضعیف (کمزور) ہے اور یہ ایک امانت (ذمہ داری) ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا باعث بنے گی، مگر جس نے اس کے حق کا پاس کرتے ہوئے لیا اور اس کے سبب اس کی جو ذمہ داری ہے، اس کو پورا کیا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کہ انسان کو کس قسم کا عہدہ اور ذمہ داری قبول کرنے سے بچنا چاہیے، خصوصاً اس صورت میں جب وہ اس منصب کی ذمہ داریوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کا اہل نہ ہو، وگرنہ یہ عہدہ اس کے لیے قیامت کے دن ذلت وندامت کا باعث بنے گا، لیکن اگر وہ منصب کا اہل ہو اور اس کی ذمہ داریوں سے خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ براء ہو سکتا ہو اور عدل وانصاف کے تقاضے پورے کر سکتا ہو تو پھر یہ اس کے لیے رفعت وفضل کا باعث ہوگا، جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

[4719] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٦١)

[4720] ۱۷۔(۱۸۲۶)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِءِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ))

[4720]۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں تمہیں کمزور دیکھ رہا ہوں اور میں تیرے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا نگران بننا۔''

۵...... بَاب: فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ

باب ۵: عادل امام کی فضیلت اور ظالم کی سزا اور رعایا کے ساتھ نرمی برتنے کی تحریض (ترغیب) اور ان کو مشقت میں ڈالنے سے منع کرنا

[4721] ۱۸۔(۱۸۲۷)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوبَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا))

[4721]۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدل وانصاف کرنے والے حکمران اللہ کے ہاں، رحمٰن عزوجل کے دائیں طرف، نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اہل وعیال اور اپنی رعایا کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے اہل وعیال اور دوسری رعایا کے سلسلہ میں عدل وانصاف

[4720] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الوصایا باب: ما جاء فی الدخول فی الوصایا برقم (۲۸٦۸) والنسائی فی (المجتبی) فی الوصایا ، برقم ٦/ ۲۵۵۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۱۹)

[4721] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی آداب القضاة باب فضل الحاکم العادل فی حکمه برقم ۸/ ۲۲۱۔ انظر (التحفة) برقم (۸۸۹۸)

سے کام لیتے ہیں، انہیں قیامت کے دن یہ اعزاز حاصل ہوگا، کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی دائیں طرف اور اس کے دونوں ہاتھ، ہی خیر و برکت والے ہیں، کیونکہ اس کی شان و مقام کے مناسب ہیں، نور کے منبر ملیں گے، جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے۔

[4722] ۱۹ـ(۱۸۲۸)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخِي أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ))

[4722]۔عبد الرحمٰن بن شمامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کی خاطر حاضر ہوا، تو انہوں نے پوچھا، تم کہاں سے ہو، (کن لوگوں سے ہو)؟ میں نے عرض کیا، میں اہل مصر سے ہوں، انہوں نے پوچھا، تمہارا امیر، تمہارے اس غزوہ میں تمہارے حق میں کیسا تھا؟ تو اس نے کہا، ہم نے اس میں کوئی ناپسندیدہ، ناگوار بات نہیں دیکھی، صورت حال یہ تھی، جب ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تھا، تو وہ اونٹ دے دیتا تھا، اگر غلام مرتا تھا، تو غلام دیتا تھا اور جب وہ خرچ کا محتاج ہوتا تھا تو اسے خرچ دیتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہاں، اس نے میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے ساتھ جو سلوک کیا، وہ مجھے اس حدیث کے بیان کرنے سے نہیں روکتا، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اس گھر میں سنی، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ، جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی اور حاکم بنا پھر ان کو مشقت میں ڈالا (ان سے سختی کی) تو اس پر سختی فرمانا اور جو میری امت کے کسی کام کا والی بنا اور ان سے نرمی برتی، تو اس نے نرمی کا سلوک فرمانا۔''

[4723] (. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[4723]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4722] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۰۲)

[4723] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٦٩٩)

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی عداوت و دشمنی کی بنا پر یا نامناسب مسئلوں سے اشتعال میں آ کر کسی کے فضل و کمال یا خوبی کے اعتراف سے بخل سے کام نہیں لینا چاہیے، حضرت محمد بن ابی بکر کو قتل کر دیا گیا تھا اور کس طرح قتل کیا گیا، اس میں اختلاف ہے، ایک قول ہے، میدان جنگ میں قتل کیے گئے، دوسرا قول ہے، وہ حضرت عمرو بن عاص سے شکست کھا کر، ایک ویرانے میں مردہ گدھے کے پیٹ میں جا چھپے اور اس میں ان کو جلا دیا گیا، تیسرا قول ہے، انہیں میدان جنگ میں قتل کر کے بعد مردہ گدھے کے پیٹ میں رکھ کر جلا دیا گیا، چوتھا قول ہے، انہیں حضرت عمرو بن عاص کے پاس لایا گیا، انہوں نے قتل کروایا، کیونکہ وہ قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، تفصیل کے لیے الاستیعاب علی هامش الاصابة ج ۳ ص ۳۴۹۔ ۳۴۸، مطبعہ دار الفکر بیروت دیکھیے۔

[4724] ۲۰۔(۱۸۲۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

[4724]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! تم سے ہر انسان نگران اور ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر انسان سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، تو وہ حاکم جو سب انسانوں پر مقرر ہے، وہ نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور انسان اپنے اہل بیت کا نگران ہے اور اسے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، خبردار، تم میں سے ہر انسان نگران ہے اور تم میں سے ہر انسان سے، اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔

[4725] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

[4724] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجهاد باب: ما جاء فى الامام برقم (۱۷۰۵) انظر (التحفة) برقم (۸۲۹۵)

[4725] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۷۰۸) وبرقم (۷۸۸۵) وبرقم (۷۸۹٤) وبرقم (۸۰۹۹) الا حديث عبدالله بن سعيد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى العتق باب: كراهية التطاول على الرقيق وقوله: عبدى او امتى برقم (۲۵۵٤) انظر (التحفة) برقم (۸۱٦۷)

ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

[4725]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث اپنے نو (۹) اساتذہ کی آٹھ سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[4726] (. . .) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

[4726]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4727] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

[4727]۔ امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، چار عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اور ایک زہری کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ''انسان اپنے باپ کے مال کا نگران اور محافظ ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔''

[4726] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٩٩٤)

[4727] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: قول الله تعالى ﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول و اولي الامر منكم﴾ برقم (٧١٣٨) انظر (التحفة) برقم ←

[4728] (. . .)وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى

[4728]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت کی ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ہر انسان نگران اور محافظ ہے، کسی کا دائرہ کار بہت وسیع ہے، اس لیے اس کی ذمہ داریاں بھی وسیع ہیں اور کسی کا دائرہ محدود ہے، اس لیے اس کی ذمہ داریاں بھی محدود ہیں اور ہر ایک سے اس کی حیثیت اور مقام و مرتبہ کے مناسب سوال ہوگا، ایک انسان ایک ملک کا حاکم ہے اور ایک صرف اپنے اعضاء و جوارح کا نگران ہے، ابھی اس کے ذمہ کوئی اور کام نہیں ہے، صرف اپنے والدین اور اپنے عزیز و اقارب سے سلوک کے بارے میں مسئول ہے، اس اعتبار سے کوئی ایک بالغ مرد یا عورت مسئولیت سے خالی نہیں ہے، ہر ایک جواب دہ ہے، اس لیے ہر انسان کو ابھی سے تیار رہنا چاہیے اور سوچ لینا چاہیے، اس نے اپنے فرائض کی ادائیگی کہاں تک شرعی حدود اور ان کے لوازمات کی پابندی کیساتھ کی ہے اور کہاں شرعی حدود و ضوابط کو پامال کیا ہے۔

[4729] ٢١۔(١٤٢)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))

[4729]۔حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں، عبیداللہ بن زیاد ان کی بیمار پرسی کے لیے گیا، تو وہ فرمانے لگے، میں تمہیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں زندہ رہوں گا، تو میں تمہیں نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس بندے کو بھی اللہ تعالیٰ، کسی رعایا کا نگران اور محافظ بناتا ہے اور وہ جس دن مرتا ہے، اس حال میں مرتا ہے کہ وہ اپنے رعایا کے ساتھ دھوکے باز اور خائن ہوتا ہے، تو اللہ اس کے لیے جنت حرام ٹھہراتا ہے۔''

← (٧١٢٩) وطريق حرملة بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: الجمعة في القرى والمدن برقم (٨٩٣) وفي الوصايا باب: تاويل قوله تعالى ﴿من بعد وصية يوصى بها او دين﴾ برقم (٢٧٥١) انظر (التحفة) برقم (٦٩٥٤)

[4729] تقدم تخريجه في الايمان باب: استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار برقم (٣٦١)

فائدہ :...... عبیداللہ بن زیاد، نہایت سخت گیر گورنر تھا اور اس کو وعظ و تبلیغ کرنا بے کار تھا، یہ چیز بھی اس کی سخت گیری میں اضافہ کا باعث بنتی تھی، اس لیے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری مرحلہ میں محض کتمان علم سے ڈرتے ہوئے تبلیغ کا فریضہ ادا کیا، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، اس کو کچھ کہنا لا حاصل ہے، بلکہ اپنے آپ کو بلاضرورت اس کے غیظ و غضب کا نشانہ بنانا ہے اور موت کے وقت، اس کی بد دماغی کا خطرہ نہ تھا۔

[4730] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ أَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ

[4730]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ابن زیاد ان کے پاس گیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے، ابن زیاد نے کہا، آپ نے آج سے پہلے یہ حدیث مجھے کیوں نہیں سنائی؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے بیان نہیں کی، یا میں تمہیں سنانا نہیں چاہتا تھا۔

[4731] ۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ))

[4731]۔ ابو ملیح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ عبیداللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کے پاس گیا، تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں تمہیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں، اگر میں موت کی کیفیت سے دو چار نہ ہوتا، تو تمہیں نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو امیر بھی مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے، پھر وہ ان کے نفع کے لیے کوشش نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں کرتا، تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[4730] تقدم تخريجه في الايمان باب: استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار برقم (٣٦١)

[4731] تقدم تخريجه في الايمان باب: استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار برقم (٣٦٤)

[4732] (. . .) وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ

[4732]۔ سوادہ بن ابی الاسود رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، تو عبیداللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے گیا، آگے حسن بصری کی طرح، حضرت معقل رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو امیر اپنی رعایا کے امور و معاملات خیر خواہی اور ان کی بھلائی کے جذبہ سے سرشار ہو کر محنت اور کوشش سے سرانجام نہیں دیتا، بلکہ دھوکہ دہی اور خیانت سے کام لیتا ہے، تو یہ اتنا سنگین جرم ہے، جو اس کے لیے جنت سے محرومی کا باعث بنتا ہے، اس لیے وہ اپنی رعایا کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا، اگرچہ اپنے ایمان کی برکت سے سزا بھگت کر، اگر اس کے دوسرے اعمال اس کی معافی کا باعث نہ بنے، جنت میں داخل ہوگا۔

[4733] ۲۳۔(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ)) فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ

[4733]۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے ہیں، عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور کہا، اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''بدترین، ذلیل (نگران) سخت گیر ہے تو ان میں سے ہونے سے بچاؤ کر۔'' تو اس نے جواب دیا، بیٹھیے، تو تو بس محمد ﷺ کے ساتھیوں کا چھان بورا ہے، تو حضرت عائذ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ان میں چھان بورا بھی تھا؟ چھان بورا تو ان کے بعد اور دوسروں میں پیدا ہوا۔

مفردات الحدیث ❶ **حُطَمة**: بہت زیادہ توڑنے پھوڑنے والا، جو رعایا کے ساتھ نرمی کی بجائے سختی اور شدت سے پیش آئے اور ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے۔ ❷ **نُخاله**: چھان بورا، یعنی تو صحابہ میں سے کوئی مقام و

[4732] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٤۷۵)
[4733] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۰۵۹)

مرتبہ نہیں رکھتا، محض نکما اور ردی ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں، اس طرح ابن زیاد نے ان سے انتہائی ناشائستہ اور گستاخانہ انداز اختیار کیا، تو انہوں نے انتہائی وقار اور متانت کے ساتھ بے باکانہ انداز میں پوچھا، کہ کیا، وہ لوگ جو تمام انسانوں میں برگزیدہ اور پسندیدہ تھے اور پوری امت کے پیشوا اور رہنما تھے، جو بعد والے لوگوں کے لیے قدوہ اور نمونہ تھے، ان میں کوئی نکما اور حقیر ہوسکتا ہے؟" یہ جنس تو بعد والے لوگوں میں پیدا ہوئی ہے، اس لیے تم اپنا خیال کرو۔"

٦...... بَاب: غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُول

باب ٦: خیانت کی حرمت کی شدت و ناگواری

[4734] ٢٤ـ(١٨٣١) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ))

[4734]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، تو آپ نے غنیمت میں خیانت کی سنگینی کا ذکر کیا اور اس کے معاملہ کو انتہائی سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو، جو بلبلا رہا ہو، وہ کہے، اے اللہ کے رسول! میری فریاد رسی کیجیے، تو میں جواب دوں گا، میرے اختیار میں تیرے لیے کچھ نہیں، میں تمہیں پیغام پہنچا چکا ہوں، میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، وہ قیامت

[4734] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: الغلول برقم (٣٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٣١)

کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو، جو ہنہنا رہا ہو اور وہ کہے گا، اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمایئے، تو میں کہوں گا، میرے بس میں تیرے لیے کچھ نہیں ہے، میں تمہیں پیغام پہنچا چکا ہوں، میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی انسان ہو، وہ چلا رہا ہو، وہ کہے گا، یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمایئے، میں کہوں گا، میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تمہیں مسئلہ بتا چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، وہ قیامت کے دن آئے، اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوں اور وہ بھی حرکت کر رہے ہوں، وہ کہے گا، یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے، میں کہوں گا، میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تمہیں پیغام دے چکا ہوں، میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں، کہ اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہو، وہ کہے گا، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیں، میں کہوں گا، میں تمہیں آگاہ کر چکا ہوں۔''

مفردات الحدیث ❶ لَا اُلْفِيَنَّ: میں کسی کو ہرگز نہ پاؤں۔ یا لا أَلْقِيَنَّ: میری ہرگز ملاقات نہ ہو۔ ❷ رُغَا: اونٹ کی آواز، جس کو بلبلانا کہتے ہیں۔ ❸ حَمْحَمَة: چارہ دیکھ کر گھوڑے کی آواز، جس کو ہنہنانے سے تعبیر کرتے ہیں۔ ❹ ثُغَاءٌ: بکری کی آواز، جسے منمنانے یا ممیانے کا نام دیا جاتا ہے۔ ❺ رِقَاع: رُقْعَة کی جمع ہے، کپڑے کے ٹکڑے، یہاں مراد کپڑے ہیں، جو تخفق ہل رہے ہوں گے۔ ❻ صَامِتٌ: سونا چاندی، ناطق حیوانات کے مقابلہ میں آتا ہے۔ ❼ صِيَاحٌ: چیخنا، چلانا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام امور کی نشان دہی فرمادی ہے، جس کی انسان نے پابندی کرنی ہے، اس لیے اگر وہ کسی شرعی حکم کی مخالفت کرے گا، تو اسے اس کی سزا ملے گی، حضور اکرم ﷺ آغاز میں ایسے کسی انسان کی سفارش نہیں فرمائیں گے، جس نے مالی خیانت کی ہوگی یا کسی کا ناجائز خون بہایا ہوگا اور مال غنیمت میں کسی قسم کی خیانت انتہائی سنگین ہے اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر ائمہ کا اتفاق ہے، حتیٰ کہ بعض ائمہ کے نزدیک اس کا تمام مال جلا دیا جائے گا، لیکن جمہور ائمہ، امام مالک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا مال جلایا نہیں جائے گا، امام اپنی صوابدید کے مطابق اس کو سزا دے گا، اس لیے اگر کسی نے کسی کا مال کسی ناجائز طریقہ سے لیا ہے، تو اسے توبہ کر کے پشیمانی اور ندامت کا اظہار کرتے ہوئے، اس کے مالک یا اس کے ورثاء کو واپس کر دینا چاہیے، یہ ممکن نہ ہو، تو اس کی طرف سے صدقہ کر دینا چاہیے، اگر حکومت کا مال کھایا ہے، تو کسی قومی فنڈ میں سے جمع کرادے۔''

[4735] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي

[4735] طريق ابى بكر بن ابى شيبة تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧١١) وطريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩١٣)

حَيَّانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ

[4735]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[4736] ۲۵۔(. . .)و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ

[4736]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کا ذکر فرمایا اور اسے انتہائی سنگین قرار دیا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، حماد کہتے ہیں، بعد میں میں نے یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سنی، تو اس نے اس طرح سنائی کہ ہمیں اس سے (یحییٰ سے) ایوب نے سنائی تھی۔

[4736] تقدم تخريجه برقم (٤٧١١)

[4737] (. . .)و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[4737]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

۷...... بَاب: تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب ۷: سرکاری کارندوں کا تحفہ تحائف لینا ناجائز ہے

[4738] ۲۶۔(۱۸۳۲)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

[4737] تقدم تخريجه برقم (٤٧١١)

[4738] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجمعة باب: من قال فی الخطبة بعد الثناء: اما بعد برقم (٩٢٥) وفی الزكاة باب: قول الله تعالى ﴿والعاملين عليها﴾ برقم (١٥٠٠) وفی الهبة باب: من لم يقبل الهدية لعلة برقم (٢٥٩٧) وفی الايمان والنذور باب: كيف كانت يمين النبی ﷺ برقم (٦٦٣٦) وفی الحيل باب: احتيال العامل يهدى له برقم (٦٩٧٩) وفی الاحكام باب: هدايا العمال برقم (٧١٧٤) وفی باب: محاسبة الامام عماله برقم (٧١٩٧) وابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: فی هدايا العمال برقم (٢٩٤٦) انظر (التحفة) برقم (١١٨٩٥)

عَنْ اَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِي اُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ ((مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِي اَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ اَوْ فِي بَيْتِ اُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهٖ بَعِيرٌ لَهُ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

[4738]۔حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے اسد قبیلہ کے ایک ابن لتبیہ نامی انسان کو صدقہ کی وصولی کے لیے عامل مقرر فرمایا، تو جب وہ (صدقہ وصول کر کے) واپس آیا، کہنے لگا، یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا مال ہے جو مجھے تحفہ ملا ہے، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور فرمایا: ''جس کارندے کو میں بھیجتا ہوں، اس کو کیا ہوا ہے کہ وہ کہتا ہے، یہ تمہارا حصہ ہے اور یہ مجھے تحفہ میں دیا گیا ہے، وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں بیٹھا نہیں رہا، تاکہ دیکھتا کیا اسے تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، تم میں سے کوئی صدقہ کے مال سے کچھ نہیں لے گا، مگر اس قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر اونٹ ہے تو وہ بلبلا رہا ہوگا اور اگر گائے ہے، وہ ڈکار رہی ہوگی، بکری ہوئی تو ممیا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے، حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کا مٹیالہ رنگ دیکھا، پھر آپ نے فرمایا، ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔'' دو دفعہ فرمایا۔

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ نے ازد قبیلہ جسے بنو اسد کہتے ہیں، کے ایک فرد کو یمن، بنو سلیم کے صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا، تو اس نے واپس آ کر کچھ مال کے بارے میں ہدیہ ہونے کا دعویٰ کیا، تو آپ نے تمام کارندوں کو تنبیہ کرنے کے لیے بڑے غصہ سے منبر پر چڑھ کر فرمایا ہدیہ اور تحفہ وہ ہے، جو حکومتی عہدہ اور منصب حاصل ہونے سے پہلے گھر بیٹھے بٹھائے ملے، لیکن جو ہدیہ یا تحفہ عہدہ اور منصب کے حصول کے بعد ملتا ہے، وہ تحفہ اور عطیہ نہیں ہے، وہ تو صرف اس کے عہدہ اور منصب سے فائدہ اٹھانے کے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے اور اس کے دل میں اپنے لیے نرم گوشہ پیدا کرنے کے لیے بطور رشوت دیا گیا ہے، کہ بوقت ضرورت کام آئے یا وہ ان سے آسانی اور سہولت سے پیش آئے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عاملوں کا وقتاً فوقتاً محاسبہ فرماتے رہتے اور جس کے بارے میں یہ محسوس فرماتے، اس نے اپنے عہدہ اور منصب سے فائدہ اٹھایا ہے، اور اپنے مشاہرہ کے مقابلہ میں زیادہ

مال جمع کر لیا ہے، تو وہ اس سے زائد مال وصول کر لیتے، بعض دفعہ اس کا سارا یا آدھا مال لے لیتے، لیکن آج کل، حکومت کے تمام لوگ مال بنانے میں مشغول ہیں، تو ایسی حکومت ملازموں کا محاسبہ کیسے کرے، اس لیے رشوت کا بازار بھی گرم ہے اور اس کے سوا مال ہڑپ کرنے کے اور بھی ذرائع نکال لیے گئے ہیں، جس کی بنیاد پر تمام رعایا مال بنانے کے چکر میں مشغول ہے اور س کے لیے انتہائی گھناؤنے ذرائع اختیار کیے جا رہے ہیں، سود، رشوت، ملاوٹ، ڈاکہ، اغوا، کمیشن، قبضہ سب اس کے شاخسانے ہیں۔

[4739] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْكَ أَمْ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ

[4739]۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ازد قبیلہ کے ابن لُتبیہ نامی آدمی کو صدقہ کی وصولی پر مقرر کیا، تو اس نے مال لا کر نبی اکرم ﷺ کے حوالہ کیا اور کہنے لگا، یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ میں دیا گیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا، ''تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر کیوں بیٹھا نہیں رہا، پھر دیکھتا، کیا تجھے تحفہ بھیجا جاتا ہے، یا نہیں؟'' پھر نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4740] ۲۷۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى

[4739] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧١٥)

[4740] تقدم تخريجه برقم (٤٧١٥)

يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَاعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُوِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ)) اُذُنِي

[4740] ۔حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ابن اتبیہ نامی ازدی آدمی کو بنوسلیم کے صدقات کی وصولی کے لیے مقرر فرمایا، جب وہ واپس آیا، تو آپ نے اس سے حساب مانگا، اس نے کہا، یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے باپ اور اپنی ماں کے گھر کیوں بیٹھا نہیں رہا، تاکہ تیرا ہدیہ تجھے پہنچتا، اگر تو اس معاملہ میں سچا ہے؟'' پھر آپ نے ہمیں خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد، میں تم ہی سے کسی کو اس کام کے لیے عامل بناتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے، تو وہ آ کر کہتا ہے، یہ تمہارا مال ہے اور یہ تحفہ ہے، جو مجھے دیا گیا ہے، تو وہ اپنے باپ اور ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا، تاکہ اس کا تحفہ اس کو ملتا، اگر وہ سچا ہے، اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مال سے ناجائز طریقہ سے کچھ نہیں لے گا، مگر وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو اسے اٹھائے ہوئے ملے گا، میں تم سے اس کو ضرور پہچان لوں گا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا، کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا، وہ گائے اٹھائے ہوئے ہوگا جو ڈکار رہی ہوگی، یا بکری ہوگی، جو ممنا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟'' حضرت ابوحمید بیان کرتے ہیں، میری آنکھوں نے (آپ کو) دیکھا اور میرے کانوں نے (آپ کی) بات سنی۔

[4741] ۲۸۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي

[4741] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی تین سندوں سے، ہشام کی مذکورہ بالا روایت سے حدیث بیان کرتے ہیں، عبدہ اور ابن نمیر، ابو اسامہ کی طرح بیان کرتے ہیں، جب وہ آیا تو آپ نے اس کا محاسبہ فرمایا، ابن نمیر کی روایت میں ہے، ''خوب جان لو، اللہ کی قسم! اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس سے کچھ بھی لے گا۔'' اور سفیان کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور زید بن ثابت سے پوچھ لو، کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

[4741] تقدم تخريجه برقم (٤٧١٥)

[4742] ۲۹۔(. . .)وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي

[4742]۔عروہ بن زبیر ابو حمید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ کی وصولی کے لیے مقرر کیا، وہ بہت کچھ مال مویشی لے کر آیا اور کہنے لگا، یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ابو حمید ساعدی سے پوچھا، کیا آپ نے اسے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے کہا، آپ کے منہ سے میرے کانوں تک پہنچی۔

مفردات الحدیث

☆ **سواد کثیر**: بہت سی اشیاء اور حیوانات، کیونکہ سواد کا لفظ ہر شخصیت وذات پر بولا جاتا ہے۔

نوٹ:...... بیروت کے نسخہ میں، عروہ بن زبیر کے بعد عن ابی حمید الساعدی نہیں ہے، جبکہ پاکستانی نسخہ میں یہ اضافہ ہے اور عروہ کا ابو حمید ساعدی سے سوال بھی، اس کے ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔

[4743] ۳۰۔(۱۸۳۳)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ **((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي))** بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ **((وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى))**

[4743]۔حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ”ہم نے تم سے جس شخص کو کسی عمل کا عامل مقرر کیا اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بڑی چھوٹی چیز چھپائی، وہ خیانت ہوگی، وہ اسے قیامت کے دن لے کر حاضر ہوگا۔“ تو ایک سیاہ انصاری آدمی آپ کے پاس آ

[4742] تقدم تخريجه برقم (٤٧١٥)

[4743] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاقضية ، برقم (٣٥٨١) انظر (التحفة) برقم (٩٨٨٠)

کر کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھ سے اپنا عمل واپس لے لیں، آپ نے پوچھا، ''تمھیں کیا ہوا؟'' اس نے عرض کیا، میں نے آپ کو اس طرح فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں اب بھی یہی کہتا ہوں، ہم نے تم میں جس کو بھی کسی عمل کا ذمہ دار بنایا ہے، وہ اس کا کم یا زیادہ سب کو کچھ لائے، پھر اسے جو دیا جائے، وہ لے لے اور جس سے اسے روک دیا جائے، اس سے رک جائے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حکومت کا ملازم یا کارندہ صرف وہی مشاہرہ یا مراعات لے سکتا ہے، جو حکومت نے خود دے دی ہیں، اس سے زائد اگر وہ لیتا ہے، تو اس کا محاسبہ ہوگا حتی کہ مخیط، سوئی یا اس سے کم و بیش ناجائز فائدہ اٹھانا بھی خیانت ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن جواب دینا ہوگا، لیکن آج مسلمان حکمرانوں اور ان کے کارندوں یا ملازموں کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے کس قدر ناجائز مفادات اٹھا رہے ہیں اور انہیں ایک دن دربار الٰہی میں پیش ہو کر اس کا حساب و کتاب دینا ہوگا، یہی حال ان لوگوں کا ہے، جو قومی اور اجتماعی کاموں کے نام پر مال و دولت اکٹھی کرتے ہیں، پھر اس کو شیر مادر سمجھ کر بغیر ڈکار لیے ہضم کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو احساس مسئولیت سے نوازے اور ان حرکات سے بچنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

[4744] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَنْ إِسْمٰعِيلُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[4744]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4745] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[4745]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

٨...... بَاب: وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

باب ٨: امراء (حکمرانوں) کی اطاعت، ان کاموں میں لازم ہے، جو گناہ نہیں اور گناہ کے کاموں میں اطاعت کرنا حرام ہے

[4746] ٣١-(١٨٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا

[4744] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٢٠)

[4745] تقدم تخريجه برقم (٤٧٢٠)

[4746] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى ←

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

[4746] ۔ ابن جریج رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی نساء، آیت نمبر ۵۹۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، نبی اکرم ﷺ نے انھیں ایک دستہ کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن خدافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا، وہ کسی بات پر ان سے ناراض ہو گئے، پھر ان کو لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ لگانے کا حکم دیا، پھر جب آگ روشن ہو گئی، تو انہیں کہنے لگے، اس میں کود جاؤ، وہ اس سلسلہ میں پس و پیش کرنے لگے، اتنے میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور اس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، واقعہ کی تفصیل آخر میں آ رہی ہے آپ نے فرمایا، اگر یہ لوگ داخل ہو جاتے، تو قیامت تک اس آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے، اس لیے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ امراء اور حکمرانوں کی اطاعت صرف جائز کاموں میں لازم ہے، اگر وہ غلط یا ناجائز کام کا حکم دیں، تو ان کی بات نہیں مانی جائے گی، اگر کوئی ان کی غلط بات مانے گا، تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا ہو گا، آج اگر حکومت کے ملازمین اس حقیقت کو سامنے رکھیں اور حکمرانوں اور ان کے منظور نظر لوگوں کے ناجائز کام کرنے سے انکار کر دیں، تو ہمارے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں، چونکہ ہم نے دین اور اس کی ہدایات و تعلیمات کو نظر انداز کیا ہوا ہے، اس لیے کسی ملازم کو اس کا احساس نہیں کہ ایک دن اس غلط کام کرنے کا خمیازہ مجھے ہی بھگتنا ہو گا اور ان حکمرانوں سے کوئی میرے کام نہیں آ سکے گا، اس لیے حکمرانوں کو غلط احکام دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی، وہ ہر قسم کے غلط کام حکومتی ملازموں سے کرواتے ہیں اور وہ اپنے مفادات کی خاطر یہ کام بخوشی کرتے ہیں، الا ماشاء اللہ۔ اور اس واقعہ میں اصل مطلوب آیت کا آخری ٹکڑا ہے، کہ اگر کسی مسئلہ میں تمہارے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے، تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ، یعنی کسی چیز کے جواز اور عدم جواز میں حرف آخر کتاب و سنت کی تعلیم و ہدایت ہے، اس کی پابندی حکومت اور اس کے ملازمین دونوں کے لیے لازمی اور قطعی ہے۔

← الامر منكم﴾ برقم (٤٥٨٤) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی الطاعة برقم (٢٦٢٤) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی الرجل یبعث وحده سرية برقم (١٧٦٢) والنسائی فی (المجتبى) فی البيعة باب: قوله تعالى ﴿واولى الامر﴾ برقم ١/ ٨٤۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٥١)

[4747] ۳۲۔(۱۸۳۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعْ الْاَمِيرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

[4747]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرتا ہے، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو میرے امیر کی اطاعت کرے گا، تو اس نے میری اطاعت کی اور جو میرے امیر کی نافرمانی کرے گا، اس نے میری نافرمانی کی۔''

فائدہ:......رسول، اللہ کا نمائندہ اور اس کا پیغام رساں ہوتا ہے، اس لیے اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت جیسا کہ قرآن مجید میں ہے، ﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰه﴾ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے، اس نے اللہ کی اطاعت کی، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے، لہٰذا رسول کی اطاعت اس کے حکم کی تعمیل ہے، اسی طرح رسول اللہ کا مقرر کردہ امیر آپ ہی کی بات کا حکم دیتا ہے اور آپ نے اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اس لیے اس کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے، اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے، جس طرح رسول، اللہ کی منشاء اور رضا کے بغیر کوئی حکم نہیں دیتا، اس طرح امراء اور حکام بھی کتاب وسنت کو نظر انداز کر کے اپنی طرف سے کوئی حکم جاری نہیں کر سکتے، اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ اپنے مقام اور حیثیت سے تجاوز کرتے ہیں، اس لیے ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔

[4748] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

[4748]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ جملہ نہیں ہے، ''اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے، وہ میرا نافرمان ہے۔''

[4749] ۳۳۔(. . .)و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

[4747] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۹۵)

[4748] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۸۶)

[4749] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: قوله تعالى ﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم﴾ برقم (۷۱۳۷) انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۹۱)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((مَنْ اَطَاعَنِی فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیرِی فَقَدْ اَطَاعَنِی وَمَنْ عَصٰی اَمِیرِی فَقَدْ عَصَانِی))

[4749] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، تو اس نے یقیناً میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، تو اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔“

[4750] (. . .)و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ

اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً

[4750] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4751] (. . .)و حَدَّثَنِی اَبُو کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِی عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو هُرَیْرَةَ مِنْ فِیهِ اِلٰی فِیَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَآءٍ سَمِعَ اَبَاعَلْقَمَةَ سَمِعَ

اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیثِهِمْ

[4751] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی تین سندوں سے حضرت ابو ہریرہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4752] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیثِهِمْ

[4752] ۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا استادوں کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

[4753] ٣٤۔(. . .)و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَیْوَةَ اَنَّ اَبَا یُونُسَ مَوْلٰی اَبِی هُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ

[4750] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: الترغیب فی طاعة الامام برقم ٧/ ١٥٤ انظر (التحفة) برقم (١٥١٣٨)

[4751] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاستعاذةباب: الاستعاذة من فتنة المحیا برقم ٨/ ٢٧٦۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٤٩)

[4752] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٨)

[4753] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٧٠)

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ ((مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيرَ)) وَلَمْ يَقُلْ ((اَمِيرِى)) وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

[4753] ۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا، ''جس نے امیر کی اطاعت کی،'' یہ نہیں کہا،''میرے امیر کی۔'' ھمام کی روایت بھی اس طرح ہے۔

[4754] ۳۵۔(۱۸۳۶) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ))**

[4754] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مخاطب، تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے اپنی تنگی اور آسانی میں، طبیعت کی نشاط کے وقت اور ناگواری کے وقت، چاہے تم پر کسی کو ترجیح ہی دی جائے۔

مفردات الحدیث ❶ عُسر: تنگی اور مشقت۔ ❷ یُسر: آسانی اور سہولت۔ ❸ مَنشط: تمہاری نشاط اور خوشی کا باعث ہو یا۔ ❹ مَکرہٗ: کراہت و ناپسندیدگی۔ ❺ اَثَرَۃٌ، اُثْرَۃٌ، اِثْرَۃ، ترجیح اور ایثار۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر امیر جائز کام کا حکم دے، تو ہر قسم کے حالات میں اس کی اطاعت کرنا لازم ہے، یہ نہیں کام اگر اپنی مرضی کے مطابق ہوا یا آسان اور سہل ہوا یا اپنے مفاد میں ہوا تو مان لیا، وگرنہ ٹال مٹول سے کام لیا یا مخالفت شروع کر دی اور اس پر اعتراض کرنا شروع کر دیئے۔

[4755] ۳۶۔(۱۸۳۷) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيلِي اَوْصَانِي اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ

[4755] ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے میرے خلیل (رسول اللہ ﷺ) نے تلقین فرمائی، کہ میں سنوں اور اطاعت کروں خواہ امیر اعضاء کٹا غلام ہو۔''

[4754] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى البيعة باب: البيعة على النصح لكل مسلم برقم ۷/ ۱۴۰۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۳۰)

[4755] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۵۶)

مفردات الحدیث ❊ **مُجَدَّعُ الاطراف:** جس کے اعضاء کاٹ دیئے گئے ہوں، مقصود ہے، ایک حقیر اور بدصورت غلام بھی اگر حاکم ہوا اور صحیح کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت بھی واجب ہے۔

[4756] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ

[4756]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں عبداً کے بعد حبشیا کا اضافہ ہے کہ وہ غلام حبشی ہی کیوں نہ ہو۔

[4757] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ

[4757]۔ ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، وہ اعضاء بریدہ غلام ہی کیوں نہ ہو۔

[4758] ۳۷۔(۱۸۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ ((**وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا**))

[4758]۔ یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی دادی (ام الحصین) سے سنا، اس نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا: ''اور اگر تم پر ایسا غلام مقرر کر دیا جائے جو تمہیں اللہ کے قانون کے مطابق چلائے، تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔''

[4759] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**عَبْدًا حَبَشِيًّا**))

[4759]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں (حبشی غلام) کہا ہے۔

[4760] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

[4756] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧٣٢)

[4757] تقدم تخريجه برقم (٤٧٣٢)

[4758] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى البيعة باب: الحض على طاعة الامام برقم (٤٢٠٣) وابن ماجه فى (سننه) فى الجهاد باب: طاعة الامام برقم (٢٨٦١) انظر (التحفة) برقم (١٨٣١١)

[4759] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧٣٥)

[4760] تقدم تخريجه برقم (٤٧٣٥)

شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا))

[4760]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا: ''ناک کٹا حبشی غلام۔''

[4761] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ

[4761]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ''نکٹہ حبشی'' نہیں ہے اور یہ اضافہ ہے، اس نے آپ سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

[4762] (. . .) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا))

[4762]۔ یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی ام الحصین سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، رسول اللہ ﷺ نے بہت ساری باتیں بیان فرمائیں، پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''اگر تم پر نکٹا غلام امیر بنا دیا جائے، میرے خیال میں اس نے کہا، سیاہ، وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق چلائے، تو اس کی بات سنو اور مانو۔''

[4763] ۳۸۔(۱۸۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ))

[4763]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سنے اور مانے، بات پسند ہو یا ناپسند، الا یہ کہ نافرمانی کا حکم دیا جائے، اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سنے اور نہ مانے۔''

[4761] تقدم تخريجه برقم (٤٧٣٥)

[4762] تقدم تخريجه برقم (٤٧٣٥)

[4763] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجهاد باب: ما جاء لا طاعة لمملوك فى معصية الخالق برقم (١٧٠٧) وابن ماجه فى (سننه) فى الجهاد، برقم (٢٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٨٠٨٩)

[4764] (. . .)وحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه

[4764]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4765] ۳۹۔(۱۸۴۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ اِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ اَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ))

[4765]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر کیا، اس نے آگ روشن کروائی اور کہا، اس میں داخل ہو جاؤ، تو کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونا چاہا اور دوسروں نے کہا، ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں (اسلام قبول کیا ہے) تو اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا، تو آپ نے ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے داخل ہونا چاہا تھا، فرمایا: ''اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو مسلسل قیامت تک اس میں رہتے۔'' اور دوسروں کے بارے میں اچھے کلمات فرمائے، (ان کی تحسین کی) اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں اطاعت نہیں ہوگی، اطاعت تو بس معروف میں ہے۔''

[4766] ۴۰۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ

[4764] طريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب:۔ السمع والطاعة للامام برقم (٢٩٥٥) وفي الاحكام باب: السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية برقم (٧١٤٤) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الطاعة برقم (٢٦٢٦) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٠) وطريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٩٥)

[4765] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: سرية عبدالله بن حذافة السهمي وعلقمة بن مجزز والمدلجي (٤٣٤٠) وفي الاحكام باب: السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية برقم (٧١٤٥) وفي اخبار الآحاد باب: ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٧) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الطاعة برقم (٢٦٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦٨)

[4766] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٤٢)

وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((**لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ**))

[4766] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اور ان پر ایک انصاری آدمی کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں اس کی بات سننے اور ماننے کا حکم دیا، تو انہوں نے اسے کسی وجہ سے ناراض کر ڈالا، تو اس نے کہا، میرے لیے لکڑیاں جمع کرو، انہوں نے لکڑیاں جمع کر دیں، پھر کہا، آگ روشن کرو، انہوں نے آگ جلائی، پھر کہا، کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میری بات سننے اور ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں، اس نے کہا، تو اس میں داخل ہو جاؤ، تو وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور کہنے لگے، ہم آگ ہی سے تو بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے ہیں، وہ اس طرح پس و پیش میں تھے اور اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھ گئی، جب وہ واپس آئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے، تو اس سے نہ نکلتے، اطاعت تو بس معروف میں ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث میں عبداللہ بن حذافہ سہمی کو دین کا معاون اور مددگار ہونے کی حیثیت سے انصاری قرار دیا گیا ہے، یا یہ واقعہ الگ ہے اور حضرت عبداللہ بن حذافہ کا واقعہ علیحدہ ہے، جو سنن ابن ماجہ میں ابواب الجہاد حدیث نمبر ۲۸۹۳ میں بیان کیا گیا ہے، حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر، حضرت علقمہ بن مجزز کی سرکردگی میں بھیجا تھا، اس کا ایک دستہ ان سے اجازت لے کر الگ ہو گیا، جس کا امیر انہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کو بنا دیا، میں بھی اس دستہ میں تھا، راستہ میں ان لوگوں نے تاپنے کے لیے یا کوئی چیز پکانے کے لیے آگ جلائی، تو حضرت عبداللہ، جن کی طبیعت میں مزاح تھا، کہنے لگے، کیا تم میری بات سننے اور ماننے کے پابند ہو، ساتھیوں نے کہا، کیوں نہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں جو کچھ کہوں گا، کرو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا تمہیں تاکیدی حکم ہے کہ اس آگ میں چھلانگیں لگا دو، تو کچھ لوگ کھڑے ہو گئے، اور اس کے لیے تیاری کرنے لگے، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یہ کود جائیں گے، تو کہا، رک جاؤ، میں تو تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا، واپس آ کر ہم نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ

سے کیا، تو آپ نے فرمایا: ”جو امیر تمہیں نافرمانی کا حکم دے، اس کی بات نہ مانو۔

[4767] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

[4767]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4768] ٤١۔(١٧٠٩) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

[4768]۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے تنگی اور آسانی میں، خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں بھی سننے اور ماننے پر بیعت کی اور اس پر بیعت کی، کہ ہم اہل اقتدار کے ساتھ رسہ کشی نہیں کریں گے، (اقتدار چھیننے کی کوشش نہیں کریں گے) اور ہم ہر حالت میں جہاں بھی ہوں گے، حق بات کہیں گے اور اللہ کے دین کے سلسلہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

[4769] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[4769]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4767] تقدم تخريجه برقم (٤٧٤٢)

[4768] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: كيف يبايع الامام الناس برقم (٧١٩٩) وبرقم (٧٢٠٠) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: البيعة على السمع والطاعة برقم (٤١٦٠) وبرقم (٤١٦١) وفي باب: البيعة على ان لا ننازع الامر اهله برقم (٤١٦٢) وفي باب: البيعة على القول بالحق برقم (٤١٦٣) وفي باب: البيعة على القول بالعدل برقم (٤١٦٤) وفي باب: البيعة على الاثر برقم (٤١٦٥) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: البيعة برقم (٢٨٦٦) انظر (التحفة) برقم (٥١١٨)

[4769] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٤٥)

[4770] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ

[4770] امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4771] ٤٢ ـ (. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ ((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ))

[4771] ـ حضرت جنادہ بن ابی امیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جبکہ وہ بیمار تھے، ہم نے عرض کیا، ہمیں آپ...... اللہ آپ کو صحت عطا فرمائے...... کوئی ایسی حدیث سنائیں، جو ہمارے لیے سودمند ہو اور آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے ہم سے جو عہد لیا، اس میں ہماری یہ بیعت تھی، کہ ہم سنیں گے، مانیں گے، ہمیں پسند ہو یا ناپسند، ہمارے لیے مشکل ہو یا آسانی اور ہم پر ترجیح دی گئی ہو اور ہم اہل اقتدار سے چھینا جھپٹی نہیں کریں گے، آپ نے فرمایا: ''الا یہ کہ تم کھلا کھلا کفر دیکھو، جس کے بارے میں تمہارے پاس صریح دلیل ہو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی حکومت کے خلاف اس وقت تک خروج جائز نہیں ہے جب تک وہ کھلم کھلا کفر کا ارتکاب نہ کرے، ہاں اگر وہ کھلم کھلا کفر کرے، تو پھر اس کے خلاف خروج جائز ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے، اگر اس کے نتیجہ خیز ہونے کا امکان ہو، صرف فتنہ و فساد اور خونریزی نہ ہو، جس کا نتیجہ پہلے سے بھی زیادہ بگاڑ اور فساد پیدا ہو، جیسا کہ آج کل جمہوری حکومتوں میں اقتدار کی رسہ کشی خون خرابہ تک پہنچتی ہے،

[4770] تقدم تخريجه برقم (٤٧٤٥)

[4771] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: قول النبي ﷺ (سترون بعدي امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٥) انظر (التحفة) برقم (٥٠٧٧)

لیکن حالات پہلے سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں، کیونکہ آج کل ہر پارٹی اقتدار کی ہوس میں مبتلا ہے، اسلام کے ساتھ کوئی بھی مخلص نہیں ہے، ہاں، اگر شرعی اصول وضوابط کے مطابق تمام لوگ معروف کے پابند ہوں اور معصیت میں حکمرانوں کی بات نہ مانیں، تمام عوام اور حکومت کے ہر قسم کے محکمے، عدالت، انتظامیہ، فوج اور مقننہ، خود اسلام کے پابند ہوں اور حکومت کے غیر اسلامی احکامات ماننے سے انکار کر دیں، تو حکومت خود بخود غیر اسلامی احکام ختم کرے، اسلامی شریعت نافذ کرنے پر مجبور ہو جائے گی، لیکن اس کے بغیر آج کل حکومت کے خلاف جو ہڑتالیں اور مظاہرے کیے جاتے ہیں، سڑکیں بلاک کی جاتی ہیں اور قومی املاک کو نذر آتش کیا جاتا ہے، لوگوں کی املاک میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے، جس میں انسانی جانوں کا بھی بعض دفعہ ضیاع ہوتا ہے، یہ اجتماعی ہڑتالیں اور بے ثمر مظاہرے، شرعی نقطہ نظر سے، خلاف اسلام ہیں، اس لیے ان کے نتیجہ میں سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا، تاریخ کا تسلسل اور خاص کر ہماری ملکی تاریخ اس کا بین ثبوت ہے کہ حکمرانوں کے خلاف خروج و بغاوت کسی صورت میں بھی امت کے لیے یا اسلام کے لیے خیر کا باعث ثابت نہیں ہوئی، حالات پہلے سے بھی زیادہ ہی خراب ہوئے ہیں۔

٩...... بَاب :الْإِمَامُ جُنَّةٌ

باب ٩: امام ڈھال ہے، (اس کی نگرانی میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے)

[4772] ٤٣-(١٨٤١) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَّأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

[4772]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''امام تو ڈھال ہے، اس کی سرپرستی اور نگرانی میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے گا اور عدل سے کام لے گا، تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اگر اس کے سوا حکم دے گا، تو اس کا گناہ اس پر ہو گا۔''

مفردات الحدیث ❶ جُنَّة: ڈھال، سپر۔ ❷ يُقَاتَل مِن وراثه: اس کی پشت پناہی اور سرپرستی میں جنگ لڑی جاتی ہے۔ ❸ يُتَّقٰى به: اس کے ذریعہ ظلم وستم سے امان اور بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے۔

[4772] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣٠)

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم اعلیٰ اور امام اپنی رعایا کے مفادات کا محافظ و نگران ہے، ان کو ہر قسم کے بیرونی اور اندرونی خطرات اور نقصانات سے بچاتا ہے، دشمن کے حملہ سے بچاؤ اور حفاظت کی تدبیر اور انتظام کرتا ہے اور دفاعی انتظامات کرتا ہے، سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور اندرونی فتنہ و فساد اور لوگوں کو ایک دوسرے کے ظلم و ستم سے بچاتا ہے، اس کی ہیبت و دبدبہ کی بنا پر لوگ ایک دوسرے پر ظلم نہیں ڈھاتے اور اس کا کام یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی حدود کی پابندی کا حکم دے اور عدل و انصاف سے کام لے تاکہ وہ اللہ کے ہاں سرخرو ہو اور ثواب حاصل کرے، اگر وہ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، خود اسلامی حدود کو توڑتا ہے اور ظلم و ستم سے کام لیتا ہے، تو اس سے اس کا مواخذہ ہوگا، لیکن اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جائے گی۔

١٠......بَاب: وُجُوبِ الْوَفَآءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَآءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ

باب ١٠: اس خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنا واجب ہے، جس کی سب سے پہلے بیعت کی ہے

[4773] ٤٤-(١٨٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ))

[4773]۔ ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانچ سال رہا، میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنی، آپ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کے معاملات کی نگہداشت انبیاء کرتے تھے، جب ایک نبی فوت ہو جاتا، تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بنتا اور صورت حال یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلے کی بیعت کو پورا کرو اور ان کو ان کا حق دو (ان کی معروف میں اطاعت کرو) اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جن لوگوں کا نگران بنایا ہے، ان کے متعلق وہ خود ان سے پوچھے گا۔''

مفردات الحدیث

❊ تسوسهم الانبياء: ان کے معاملات کی نگہداشت اور نگرانی انبیاء کرتے تھے اور ان کے مفادات کے محافظ بھی تھے۔

[4773] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بني اسرائيل برقم (٣٤٥٥) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: الوفاء بالبيعة برقم (٢٨٧١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤١٧)

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، انسانوں کے دینی معاملات کی طرح، ان کے دنیوی معاملات کے نگران اور محافظ بھی انبیاء ہوتے تھے، دین اور دنیا میں امتیاز نہ تھا، لیکن چونکہ آپ سے پہلے انبیاء کا سلسلہ جاری تھا، اس لیے ایک نبی کی وفات کے بعد لوگوں کے دینی اور دنیوی امور کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لیے اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، کیونکہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی ہے، اس لیے آپ کے بعد خلفاء کا سلسلہ شروع ہوا، جب ایک خلیفہ کے بعد (کیونکہ وہ فوت ہو گیا ہے) دوسرے کی بیعت کر لی جائے، تو اس کے بعد کسی اور خلیفہ کی بیعت نہیں کی جا سکتی، جس سے معلوم ہوتا ہے، مسلمانوں کا ایک ہی خلیفہ ہونا چاہیے اور پھر معروف میں اس کی اطاعت کرنی چاہیے، اگر وہ کسی ایسی بات کا حکم دے، جو رعایا کی طبیعت کے خلاف ہے، یا کسی کی ذاتی رائے کے خلاف ہے، تو اپنی طبیعت اور رائے کو نظر انداز کرنا ضروری ہے، جبکہ حاکم کی بات شریعت کے خلاف نہ ہو اور اگر حاکم رعایا کے حقوق ادا نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ خود اس سے باز پرس کرے گا، رعایا کو اس کے خلاف محاذ قائم نہیں کرنا چاہیے، لیکن آج ہماری بدقسمتی ہے کہ ہر ایک حقوق کا مطالبہ کرتا ہے، اپنے فرائض کی ادائیگی پر تیار نہیں ہے، اس لیے مختلف طبقات میں طبقاتی جنگ جاری رہتی ہے۔

[4774] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4774]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4775] ٤٥۔(١٨٤٣) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي اَثَرَةٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا))** قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ **((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ))**

[4774] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٥٠)

[4775] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٠٣) وفي الفتن باب: قول النبي ﷺ: (سترون بعدي امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٢) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: في الاثرة وما جاء فيه برقم (٢١٩٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٢٩)

[4775] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد امراء اپنے آپ کو ترجیح دیں گے اور منکر و ناپسندیدہ باتوں کا ظہور ہوگا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم میں سے جو ان حالات سے دوچار ہو، آپ اس کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنا اور اپنے حقوق کی درخواست اللہ سے کرنا، یعنی اللہ سے دعا کرنا، کہ وہ حکمرانوں کو تمہارے حقوق ادا کرنے کی توفیق اور ہمت دے، یا ان کو تبدیل کر دے۔''

فائدہ :...... اس حدیث میں بھی آپ نے رعایا کو اپنے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی ہے، اگر وہ حکمران ان کے مفادات بھی خود لوٹ رہے ہوں تو ان کے حق میں یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو رعایا کے حقوق ادا کرنے کی ہمت دے اور رعایا کو ان کے شر و فساد سے بچائے۔

[4776] ٤٦-(١٨٤٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَائَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنْ

[4776] اخرجه ابو داود في (سننه) في الفتن والملاحم باب: ذكر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٤٨) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: ذكر ما على من بايع الامام واعطاه صفقة يده وثمرة قلبه برقم ٧/ ١٥٢) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ما يكون من الفتن برقم (٣٩٥٦) انظر (التحفة) برقم (٨٨٨١)

اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

[4776] ۔عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں پہنچا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے، میں بھی لوگوں میں آ کر ان کے قریب بیٹھ گیا، تو انہوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے بتایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، تو ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، تو ہم میں سے کچھ اپنا خیمہ درست کرنے لگے، اور ہم سے کچھ تیر اندازی میں مشغول ہو گئے اور بعض اپنے چرنے والے مویشیوں کے ساتھ ٹھہر گئے، اچانک رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی، نماز تیار ہے، آ جاؤ، تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، مجھ سے پہلے ہر نبی پر لازم تھا، کہ وہ اپنی امت کی رہنمائی ہر اس خیر کی طرف کرے، جو ان کے حق میں جانتا ہو یعنی اپنے علم کے مطابق ہر خیر سے انہیں آگاہ کرے اور ان کو ہر اس شر سے ڈرائے، جو ان کے بارے میں جانتا ہو اور تمہاری اس امت کے پہلے لوگوں میں سلامتی ہے اور اس کے بعد والے لوگوں کو مصائب میں مبتلا ہونا پڑے گا اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے اور ایسی آزمائشیں آئیں گی جو ایک دوسرے کو ہلکا بنا دیں گی، ایک فتنہ ظاہر ہوگا تو مومن کہے گا، یہ مجھے تباہ کر دے گا، جب وہ دور ہو جائے گا، (چھٹ جائے گا) اور فتنہ آئے گا اور مومن کہے گا، یہ تو ہلاک کر کے ہی چھوڑے گا، تو جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے، کہ اسے آگ سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے، تو اسے اس کی موت اسی حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے، جو سلوک ان سے اپنے بارے میں چاہتا ہے اور جس نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا اور اپنے دل سے اس سے محبت کی، تو جہاں تک اس سے ہو سکے، وہ اس کی اطاعت کرے اور اگر وہ دوسرا شخص اس کے مقابلہ میں آ کھڑا ہو، تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔'' تو میں ان کے قریب ہوا اور ان سے پوچھا، میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کر کے کہا، میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا، تو میں نے ان سے کہا، یہ تیرا چچا زاد معاویہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مال

کو ناجائز طریقہ سے کھائیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ، الا یہ کہ تمہاری رضا مندی سے باہمی تجارت (لین دین) ہو اور اپنے آپ کو (ایک دوسرے کو) قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔" (نساء، آیت نمبر ۲۹)۔
تو وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہنے لگے، اللہ کی اطاعت کی صورت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی کی صورت میں ان کی نافرمانی کرو۔

مفردات الحدیث ❶ **يَصْلُحُ خِبَاءَ ة**: اپنے خیمہ کو درست کرنے لگا۔ ❷ **فينتضل**: تیراندازی کرنے لگا۔ ❸ **جَشْر**: ان مویشیوں کو کہتے ہیں، جو چراگاہ میں چرتے ہیں اور وہیں رات گزارتے ہیں۔ ❹ **الصلوٰة جامعةٌ**: سلف نے اگر کسی اہم کام کے لیے لوگوں کو جمع کرنا ہوتا، تو وہ ان کلمات کے ذریعہ لوگوں کو بلاتے، لیکن ا سے مراد صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان تھویب نہیں، دوبارہ حیّ علی الصلوٰة ، حیّ الصلوٰة، کہنے پر استدلال کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ نماز کے لیے تھویب رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے، جبکہ دینی امور میں صلاح ومشورہ کرنے کے لیے الصلوٰة جامعة کے ذریعہ لوگوں کو اکٹھا کرنا ثابت ہے، کیونکہ جن لوگوں نے نماز کے لیے آنا ہے، ان کے لیے آذان کافی ہے، جنہوں نے نہیں آنا، تشہد کے کلمات یا آج کل الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله کے کلمات، ان کو مسجد میں نہیں لا سکتے، اس لیے یہ کلمات لاحاصل ہیں۔ ❺ **جَعَلَ عافيتها في اوّلها**: آپ کی پیش گوئی کے مطابق امت کا ابتدائی طبقہ دین پر قائم رہا اور اس کو کوئی چیز دین پر عمل پیرا ہونے سے نہ روک سکی، یہی معنی ہے کہ امت کی عافیت وسلامتی اس کے پہلے طبقہ میں ہے، اس لیے پہلی تین قرون کو خیر القرون قرار دیا گیا، کیونکہ مجموعی طور پر وہ دین پر قائم رہے۔ ❻ **يرقق بعضها بَعْضًا**: بعد والے فتنہ کے مقابلہ میں پہلا فتنہ ہلکا اور کم نقصان دہ محسوس ہوتا تھا۔ ❼ **وليأت الى الناس الذى يحب ان يؤتى اليه**: لوگوں سے وہ رویہ اور طرز عمل اختیار کرے، جو ان سے اپنے لیے پسند کرتا ہے، یعنی جس طرح دوسروں سے ہمدردی اور خیر خواہی اور اچھے طرز عمل کا خواہاں ہے، اس طرح ان کے ساتھ، ہمدردی و خیر خواہی کا رویہ اختیار کرے، اگر آج ہمارا اس جامع نصیحت پر عمل ہو جائے، تو ہمارے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں، اور ہم بے شمار مشکلات ومصائب سے چھٹکارا حاصل کرلیں۔ ❽ **اعطاه صفقة يده وثمرة قلبه**: بیعت کے لیے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا ہے اور دل کی گہرائی سے تسلیم کیا ہے۔ ❾ **فاضربوا عُنُقَ الآخر**: دوسرے خلیفہ کی گردن ماردو، اسے قتل کردو۔ ❿ **هذا ابن عمك معاوية**: کہ تمہارے بقول پہلے خلیفہ کے بعد خلافت کا مدعی قابل قتل ہے، تو پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بن چکے ہیں، تو پھر معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ کیوں لڑ رہے ہیں، اس طرح اپنے لشکر اور حواریوں پر جو مال خرچ کر رہے ہیں، وہ ناجائز طریقہ سے مال

کھاتا ہے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے، یہ اس سائل کا دعویٰ ہے، حالانکہ حضرت معاویہ نے خلافت کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ قاتلین عثمان کو اپنے حوالہ کرنے کی استدعا کی تھی اور قاتلین عثمان کی سازشوں کے نتیجہ میں اپنا دفاع کرنے کے لیے جنگ لڑنی پڑی تھی، اس لیے وہ اپنے اجتہاد اور اپنی رائے کی روشنی میں اس لڑائی کو صحیح سمجھتے تھے اور اس کے لیے مال خرچ کرنا، وہ ناجائز طریقہ سے مال کھانا قرار نہیں دیا جا سکتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھوا کر، ملک کے اکناف و اطراف میں نشر کر دیا تھا، جس میں لکھا، ہمارا اور اہل شام کا مقابلہ ہوا اور یہ کھلی حقیقت ہے، ہمارا رب ایک ہے، ہمارا نبی ایک ہے، اسلام کے بارے میں ہماری وحدت یکساں ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے اور اس کے رسول ﷺ کی تصدیق کرنے میں، ہم ان سے بڑھ کر نہیں ہیں اور نہ وہ ہم پر اس میں فائق ہیں، ہمارا معاملہ یکساں ہے، مگر خون عثمان میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہو گیا ہے اور ہم اس سے بریٔ الذمہ ہیں۔ (نہج البلاغۃ ج ۲، ص ۱۱۴۔ مع حواشی امام عبدہ، بحوالہ رحماء بینھم ج ۴ ص ۱۸۳۔ یہی بات درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ ص ۳۴۴ میں موجود ہے)

اس لیے جب شاہ روم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملانے کی خواہش کی، کیونکہ ان کا اقتدار روی سلطنت کے لیے خطرہ بن چکا تھا اور شامی فوجیں اس کی افواج کو مغلوب کر کے ذلیل کر چکی تھیں، تو وہ ایک بڑی فوج کے ساتھ ایک قریبی علاقہ میں آیا اور حضرت معاویہ کو تعاون کی پیش کش کی، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے خط لکھا:

اللہ کی قسم! اگر تو نہ رکا اور اے لعین، تو اگر اپنے ملک واپس نہ گیا، تو میں اور میرے چچا زاد دونوں آپس میں مل جائیں گے اور تجھے تیرے تمام قلمرو سے خارج کر دیں گے۔ (البدایۃ والنھایۃ ج ۸ ص ۱۱۹)۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے سائل کو حضرت معاویہ کی اطاعت کا حکم اس لیے دیا، کیونکہ ۴۰ھ میں حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما میں صلح ہو گئی تھی اور دونوں نے فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں واپس بلا لی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام کا علاقہ حضرت معاویہ کے حوالہ کر دیا تھا، البدایۃ والنھایۃ، ج ۷، ص ۳۲۲۔ تاریخ طبری، ج ۶، ص ۸۱، سن ۴۰ھ

[4777] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4777]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اساتذہ سے اعمش کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4777] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٥٣)

[4778] ٤٧۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

[4778]۔عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کعبہ کے پاس بیٹھی دیکھی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

١١...... بَاب: الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ

باب ١١: حاکموں کے ظلم اور اپنے آپ کو ترجیح دینے پر صبر کرنے کا حکم

[4779] ٤٨۔(١٨٤٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

[4779]۔حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو علیحدگی میں عرض کیا، کیا آپ مجھے فلاں کی طرح عامل نہیں بنائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ”تم میرے بعد ترجیح سے دوچار ہو گے، تو اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھے حوض کوثر پر ملو۔“

فائدہ:...... آپ کے فرمان اور پیش گوئی کے مطابق، آپ کے بعد انصار کو عہدوں اور مناصب سے دور رکھا گیا۔

[4780] (. . .)و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ

[4778] تقدم تخريجه برقم (٤٧٥٣)

[4779] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: قول النبي ﷺ للانصار (اصبروا حتى على الحوض) برقم (٣٧٩٢) وفي الفتن باب: قول النبي ﷺ: (سترون بعدي امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٧) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: في الاثرة وما جاء فيه برقم (٢١٨٩) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة، برقم ٨/ ٢٢٤ و ٢٢٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨)

[4780] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٥٦)

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

[4780]۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں ملاقات کی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4781] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4781]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں بات کی۔

۱۲...... بَاب: فِي طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوا الْحُقُوقَ

باب ۱۲: امراء کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ حقوق سے محروم رکھیں

[4782] ۴۹۔(۱۸۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ ((اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ))

[4782]۔ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے باپ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کہ اے نبی اللہ! بتایئے، اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں، جو ہم سے اپنے حقوق کی ادائیگی کا مطالبہ کریں اور ہمیں ہمارے حقوق سے محروم رکھیں، تو آپ اس صورت میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر سوال کیا، تو آپ نے اس سے بے رخی اختیار کی، پھر اس نے آپ سے دوسری یا تیسری بار سوال کیا، تو اسے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا اور آپ نے فرمایا: ''سنو اور مانو، کیونکہ ان کا باران پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔''

[4781] تقدم تخريجه برقم (٤٧٥٦)

[4782] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الافتن باب: ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم برقم (٢١٩٩) انظر (التحفة) برقم (١١٧٧٢)

فائدہ: ......اگر حکمران اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اپنی رعایا کے حقوق ادا نہیں کرتے تو اس کا وبال اور گناہ ان پر ہوگا اور اگر تم اپنے فرائض (سننا اور ماننا) ادا نہیں کرتے، تو اس کا وبال تم پر پڑے گا، اس لیے تمہیں اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے اور وہ چونکہ اس کی اجازت چاہتا تھا، کیونکہ اس کے سوال کا انداز اور لب ولہجہ اس پر دلالت کرتا تھا، اس لیے آپ نے اس سے اعراض فرمایا۔

[4783] ٥٠ـ(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُم))

[4783] ـ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں ہے کہ اسے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور مانو، کیونکہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔''

١٣...... بَاب: وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

باب ۱۳: فتنوں کے ظہور کے وقت خصوصی اور عام حالات میں عمومی طور پر مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا ضروری ہے اور امراء کی اطاعت سے نکلنا اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا، ناجائز ہے

[4784] ٥١ـ(١٨٤٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيهِ)) دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ

[4783] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٧٥٩)

[4784] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: علامات النبوة فى الاسلام برقم (٣٦٠٦) وفى الفتن باب: كيف الامر اذا لم تكن جماعة برقم (٧٠٨٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٧٩) انظر (التحفة) برقم (٣٣٦٢)

هَذْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((نَعَمْ)) ((قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ))

[4784] ۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں اس خوف سے سوال کرتا تھا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں، تو میں نے آپ سے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، تو اللہ ہمارے پاس (اسلام کی صورت میں) یہ خیر لے آیا، تو کیا اس خیر کے بعد شر (بے دینی) ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو میں نے پوچھا، کیا اس شر (بے دینی) کے بعد خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا ''ہاں'' اس میں کدورت ہوگی'' پھر میں نے پوچھا: اس میں کدورت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت (طریقہ) کے سوا راہ اختیار کریں گے اور میری سیرت کے سوا طرز عمل اپنائیں گے، ان میں معروف ومنکر دونوں پاؤ گے۔'' میں نے پوچھا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے، جو ان کی اس دعوت کو قبول کر لیں گے، تو وہ انہیں اس جہنم میں پھینک دیں گے۔'' تو میں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں ان کی صفت بتایئے، آپ نے فرمایا: ''وہ لوگ ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری بولی بولیں گے۔'' میں نے کہا، یا رسول اللہ! اگر یہ دور مجھے پالے تو آپ کے خیال میں میں کیا کروں آپ نے فرمایا: ''تو مسلمانوں کی جمعیت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا۔'' میں نے عرض کیا، اگر ان کی جمعیت اور امام نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ان تمام فرقوں سے الگ رہو، اگرچہ تمہیں کسی درخت کے تنے کو چبانا پڑے، حتیٰ کہ تمہیں موت آئے اور تم اسی حالت پر ہو۔''

مفردات الحدیث ❀ ① **فهل بعد هذا الخير من شر:** کیا اسلام کی صورت میں جو خیر اور امن وسلامتی ہوئی ہے، اس کے بعد شر فتنہ وفساد ہوگا، اس سے مراد وہ فتنہ وفساد ہے، جو حضرت عثمان کی شہادت کے بعد رونما ہوا اور مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور شر کے بعد خیر، حضرت علی اور معاویہ اور حسن و معاویہ کی صلح اور حضرت معاویہ پر اتفاق ہے اور اس میں دَخَن کدورت یہ تھی کہ پہلے جیسا باہمی اتحاد واتفاق اور پیار ومحبت نہ رہا تھا، جیسا کہ حدیث میں ہے ''لا ترجع قلوب قوم علی ما کانت علیه'' لوگوں کے دل پہلی حالت کی طرف نہیں آئیں گے اور بعض بدعتی فرقوں شیعہ اور خوارج کا ظہور ہو گیا تھا اور بعض امراء ایسے تھے، جن میں بعض

قابل اعتراض اور منکر باتیں پیدا ہوگئی تھیں، اس آمیزش والی خیر کے بعد، بدعتی فرقوں کی بدعتوں کو فروغ ملا اور بعض سلاطین و خلفاء نے ان کی سرپرستی کی، تو یہ لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ان بدعتوں کی دعوت دیتے تھے، اوران کا پرچار کرتے تھے، لیکن وہ تھے، من جلدتنا: وہ اسلام کے نام لیوا اور مسلمانوں میں سے تھے اور مسلمانوں والی بولی بولتے تھے، اپنے آپ کو اسلام کے داعی قرار دیتے تھے۔ ❷ تلزم جماعة المسلمين و امامهم: جس امیر اور امام کی امارت و امامت پر مسلمانوں کی اکثریت جمع ہوگئی ہے، اس کی امارت اور امامت کو مان کر مسلمانوں کی جمعیت سے وابستہ رہنا، اس کے خلاف علم بغاوت بلند نہ کرنا یا تحریک نہ چلانا اور اگر مسلمان کسی کی امامت یا امارت پر جمع نہ ہوں، ہر ایک اپنا اپنا الگ راگ الاپے اور الگ الگ ڈفلی بجائے اور طوائف الملوکی ہو، تو پھر کسی گروہ کا ساتھ نہ دینا، سب سے الگ تھلگ ہو جانا۔ ❸ ولو ان تعض علی اصل شجرة: اگر امام بیضاوی کے بقول، زمین میں کوئی ایسا خلیفہ نہ رہے، جس پر لوگ جمع ہوں تو پھر الگ تھلگ رہنا اور اس کی خاطر جنگل میں رہنا پڑے، تو اس سے بھی گریز نہ کرنا، بلکہ ہر قسم کے مصائب و مشکلات برداشت کرنا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جماعت المسلمین کے نام سے جو ڈرامہ رچایا گیا ہے، اس کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ اس حدیث میں وہ امام مراد ہے، جس کو اختیار و اقتدار حاصل ہو، اس لیے حافظ ابن حجر نے معنی کیا، ہے، هو كناية عن لزوم جماعة المسلمين وطاعة سلاطينهم ولو عصوا؛ اس حدیث سے مراد مسلمانوں کی جمعیت سے وابستہ رہنا اور ان کے سلاطین کی اطاعت کرنا ہے، اگرچہ وہ معصیت کے بھی مرتکب ہوں اور امام بیضاوی نے و امام کا معنی کیا ہے، اذا لم يكن فی الارض خليفه، اگر زمین میں کوئی خلیفہ نہ ہو، تکملہ ج ۳ ص ۳۴۳، صحیح مسلم، ج ۲، مع نووی، ص ۱۲۷۔

[4785] ۵۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ قَالَ

أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ ((يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي

[4785] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۳۸۵)

جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْاَمِيرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ))

[4785] ۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، یا رسول اللہ! ہم شر میں مبتلا تھے، تو اللہ خیر لے آیا اور ہم اس سے وابستہ ہیں، تو کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا، کیا اس شر کے بعد بھی خیر کا دور ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے دریافت کیا، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا، کیا کیفیت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے امام ہوں گے، جو میری ہدایت سے رہنمائی حاصل نہیں کریں گے، اور نہ میرا طریقہ اپنائیں گے اور ان میں ایسے افراد پیدا ہوں گے، جن کے دل، شیطانوں کے دل ہوں گے اور بدن انسانوں کے ہوں گے۔'' میں نے پوچھا، اگر میں ان کو پا لوں، تو اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سننا اور امیر کی اطاعت کرنا، اگرچہ تیری پشت پر مار پڑے اور تیرا مال چھین لیا جائے، سن اور مان۔''

مفردات الحديث ✲ **جثمان:** جثة، بدن وجسم۔

[4786] ٥٣-(١٨٤٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُو اِلَى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى اُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ))

[4786] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (حاکم) کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے الگ ہو گیا اور اسی حالت پر مر گیا، تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو اندھیرے میں کسی جھنڈے تلے لڑا، محض عصبیت کی بنا پر غضبناک ہوتا ہے، یا عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنا پر مدد کرتا ہے اور قتل کر دیا جاتا ہے، تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو میری امت کے خلاف نکلتا ہے، نیک اور بد ہر

[4786] اخرجه النسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية برقم ٧/ ١٢٣ ۔ وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العصبية برقم (٣٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٠٢)

ایک کو مارتا ہے اور مومن سے بھی احتراز نہیں کرتا اور نہ کسی سے کیا ہوا عہد پورا کرتا ہے، تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور میں اس سے بری ہوں۔''

[4787] (. . .) وحَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا))

[4787]۔ امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں لا یتحاش ہے لا یتحاشی نہیں ہے، کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

مفردات الحدیث ❶ **عُمِّيَّة**: اندھا معاملہ جس کی حقیقت واضح نہیں ہے۔ ❷ **عَصَبِيَّة**: حق اور سچ کی بجائے محض خاندانی، قومی، لسانی یا صوبائی تعصب پر کاروائی کرتا ہے۔ ❸ **فقتلته جاهلية**: فِعْلَه کا وزن ہیت یا حالت پر دلالت کرتا ہے، یعنی جس طرح جاہلیت میں لوگ عصبیت پر لڑتے مرتے تھے، حق اور سچ کو نہیں دیکھتے تھے، اس طرح یہ اس جاہلیت کے دور کی ہیئت پر لڑتا ہے۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے واضح ہوتا ہے، محض اپنے مال اور جان کے تحفظ کے لیے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا، محض لسانی، قومی، قبائلی اور صوبائی تعصب کی بنا پر حکمرانوں کے خلاف خروج کرنا یا بلاسوچے سمجھے ہر ایک کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا اور ہر ایک کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنانا جائز نہیں ہے اور آج بدقسمتی سے یہی سب کچھ ہو رہا ہے۔

[4788] ٥٤۔(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ)) لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ ((خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي))

[4788]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو امام کی اطاعت نہیں کرتا، (اور یہاں تک) جماعت سے جدا ہو جاتا ہے، پھر مر جاتا ہے، تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو اندھے جھنڈے تلے قتل کر دیا جاتا ہے، عصبیت کی خاطر غصہ میں آتا ہے اور عصبیت کی بنا پر جنگ کرتا ہے، تو اس کا میرے ساتھ

[4787] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٦٣)

[4788] تقدم تخريجه برقم (٤٧٦٣)

کوئی تعلق نہیں اور میری امت کا جو شخص میری امت کے خلاف کھڑا ہوتا ہے اور اس کے نیک و بد ہر ایک کو قتل کرتا ہے، امت کے مومن فرد سے بھی پرہیز نہیں کرتا اور جس سے عہد کیا ہے، اس کو بھی پورا نہیں کرتا، تو وہ مجھ سے نہیں۔''

[4789] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمِ

[4789]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ ابن مثنیٰ اور ابن بشار سے روایت کرتے ہیں، ابن المثنیٰ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں ہے، لیکن ابن بشار نے دوسروں کی طرح کہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مفردات الحدیث ❀ ① **مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً**: جس طرح اہل جاہلیت کسی امام کو تسلیم نہیں کرتے تھے، ہر قبیلہ اپنی جگہ خود مختار تھا، اس طرح امام کی اطاعت سے نکل کر مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والا انسان جاہلیت کی موت مرتا ہے کہ اس نے کسی کے اقتدار و اختیار کو تسلیم نہیں کیا، ان حدیثوں سے یہ بات واضح ہے کہ امام سے مراد صاحب اقتدار و اختیار ہے، آج کل کے ہر امام اور امیر کو یہ مقام حاصل نہیں ہے، وگرنہ بعد میں جماعت بنانے والا واجب القتل ٹھہرے گا۔ ② **لا يتحاش يا لا يتاحشى**: اس سے پرہیز اور صرف نظر نہیں کرتا، اس کو قتل کرنے کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ ③ **ليس مني**: وہ مجھ سے نہیں، میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، کیونکہ اس نے میرا طریقہ اور میری راہ کو چھوڑ دیا۔

[4790] ٥٥۔(١٨٤٩) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

[4790]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار چیز دیکھتا ہے، وہ صبر سے کام لے (بغاوت نہ کرے) کیونکہ جو شخص ایک بالشت بھر جماعت سے الگ ہوتا ہے اور مر جاتا ہے، تو اس کی موت جاہلیت کے انداز کی ہے۔''

[4789] تقدم تخريجه برقم (٤٧٦٣)

[4790] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب قول النبي ﷺ (سترون بعدي امورا تنكرونها) برقم (٧٠٥٣) وبرقم (٧٠٥٤) وفي الاحكام باب: السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية برقم (٧١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٦٣١٩)

[4791] ٥٦-(. . .)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

[4791] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے امیر کی کسی بات کو ناپسند کیا، وہ اس (ناگواری) کو برداشت کرے، (اطاعت نہ چھوڑے) کیونکہ جو انسان بھی سلطان (اقتدار وحکومت) سے ایک بالشت بھر نکلتا ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے، تو وہ جاہلیت کے دور کی موت مرتا ہے۔''

[4792] ٥٧-(١٨٥٠)حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ))

[4792] ۔حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اندھے جھنڈے تلے قتل کر دیا جاتا ہے، تعصب کی دعوت دیتا ہے، یا تعصب کی بنا پر مدد کرتا ہے، تو اس کی موت جاہلیت کے زمانہ کی موت ہے۔''

[4793] ٥٨-(١٨٥١)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِاَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّي لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

[4791] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٦٧)

[4792] اخرجه النسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية برقم (٤١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦٧)

[4793] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٦٤)

[4793] ۔ نافع رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، یزید بن معاویہ کے دور میں، جب حرہ کا واقعہ پیش آیا، جیسے بھی ہوا، عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے، تو اس نے کہا، ابو عبدالرحمٰن کے لیے تکیہ رکھو، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، میں تیرے پاس بیٹھنے کے لیے نہیں آیا، میں تو تمہیں وہ حدیث سنانے آیا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے اطاعت سے ہاتھ نکالا، وہ قیامت کے دن اللہ کو اس حال میں ملے گا، کہ اس کے پاس (عذر کے لیے) کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو اس حال میں مرے گا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں ہوگی، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[4794] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

[4794] ۔ امام صاحب یہ حدیث اپنے ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4795] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[4795] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث ابن عمر ہی سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... البدایة والنهایة کی روشنی میں واقعہ حرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ کے کچھ افراد نے یزید بن معاویہ کی خلافت سے علیحدگی کا ارادہ کیا، تو یزید کے گورنر نے اہل مدینہ کے بہت سے معزز افراد کو یزید کے پاس بھیجا، اس نے ان کی انتہائی تعظیم و تکریم کی اور ان کو خوب تحفہ و تحائف سے نوازا، لیکن جب یہ وفد واپس آیا، تو انہوں نے یزید کو بہت برا بھلا کہا اور اس پر بہت سے الزامات لگائے اور اس کی خلافت سے انکار کا اظہار کیا، جب یزید کو پتہ چلا تو اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، کہ وہ انہیں اس کام کے برے انجام سے ڈرائیں اور انہیں دوسرے لوگوں کی طرح سمع و اطاعت پر قائم رہنے کی تلقین کریں، حضرت نعمان نے آ کر انہیں، اس فتنہ کے انجام بد سے آگاہ کیا اور بتایا، اہل شام کا مقابلہ کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے، لیکن اہل مدینہ نے اس کی بات نہ مانی، بلکہ قریش، عبداللہ بن مطیع کی سرکردگی میں اور انصار عبداللہ بن حنظلہ کی سرکردگی میں جمع ہو گئے اور اس بات

[4794] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٠٧)

[4795] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٤٧)

پر اتفاق کر لیا، یزید کے عامل اور بنوامیہ کو مدینہ سے نکال دیا جائے، بنوامیہ، سب مروان بن حکم کے احاطہ میں جمع ہو گئے، حضرت زین العابدین اور عبداللہ بن عمر نے لوگوں کو اس سے روکا اور عبدالمطلب کی اولاد نے بھی اہل مدینہ کا ساتھ نہ دیا، بلکہ حضرت محمد بن حنیفہ نے تمام الزامات کی پرزور انداز میں تردید کی اور ان کو مناظرہ کی دعوت دی، لیکن لوگ باز نہ آئے اور بنوامیہ کا محاصرہ کر لیا، بنوامیہ نے یزید کو لکھا، ہمیں گھیر لیا گیا ہے اور ہماری توہین وتذلیل کی جارہی ہے اور ہم بھوکے پیاسے محاصرہ میں آئے ہوئے ہیں تو یزید نے ۶۳ھ میں ایک بہت بڑا لشکر مسلم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں روانہ کیا اور اسے کہا، تین دن تک انہیں اس کام سے باز آنے کی دعوت دینا، اگر وہ اطاعت قبول کر لیں، تو انہیں کچھ نہ کہنا، اگر وہ لڑائی پر اصرار کریں تو پھر اللہ کا نام لے کر ان سے جنگ کرنا، مسلم بن عقبہ نے مدینہ کے مشرقی جانب کے حرہ میں آ کر پڑاؤ کیا اور تین دن تک ان کو اطاعت کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جنگ پر اصرار کیا، تو دونوں فریقوں میں گھمسان کا رن پڑا، بہت سے شرفاء کام آئے اور اہل مدینہ شکست کھا گئے اور مدینہ کی حرمت پامال ہوئی، فوج نے ان کے اموال کو لوٹ لیا۔ (البدایہ والنہایۃ ج ۸، ص ۲۱۶ تا ۲۲۰)۔

بہر حال جس قسم کے الزامات یزید پر لگائے جاتے ہیں، اگر ان میں حقیقت ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر کبھی اس کی حمایت نہ کرتے اور اپنے اہل وعیال اور اپنے متعلقین کو اس کی اطاعت پر قائم رہنے کی تلقین نہ کرتے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو قطع تعلق کی دھمکی نہ دیتے، اس طرح حضرت محمد بن حنیفہ، اس پر لگائے گئے الزامات کی تردید کے لیے مباحثہ ومناظرہ نہ کرتے اور حضرت زین العابدین، اس کے لشکر کی حمایت نہ فرماتے۔

١٤...... بَاب: حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِع

باب ١٤: مسلمانوں کے اتحاد واتفاق اور جمعیت میں تفریق پیدا کرنے والا حکم

[4796] ٥٩۔(١٨٥٢)حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ))

[4796]۔ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''واقعہ یہ ہے

[4796] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في قتل الخوارج برقم (٤٧٦٢) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: قتل من فارق الجماعة برقم ٧/ ٩٢ و ٩٣- انظر (التحفة) برقم (٩٨٩٦)

کہ یقیناً ناپسندیدہ امور اور فتنوں کا ظہور ہوگا، تو جو انسان اس امت کے اتحاد و وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کرے، تلوار سے اس کی گردن اڑا دینا، خواہ وہ کسی درجہ کا مالک ہو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امت کی وحدت و یگانت کا معاملہ انتہائی اہم ہے، اس کو برقرار رکھنے کے لیے ظالم و فاسق حکمران کو برداشت کیا جائے گا اور امت میں تفریق پیدا کرنا اتنا سنگین اور ناقابل معافی جرم ہے کہ اگر کوئی بہت بڑی حیثیت اور مقام و مرتبہ والا بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا، تو اس کو باز رکھنے کے لیے اگر اس کو قتل بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

مفردات الحدیث ❶ **هَنَات و هنات**: هَنَة کی جمع ہے، ہر ناپسندیدہ اور مکروہ کام پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ❷ **کائنا من کان**: کتنے ہی جاہ و مرتبہ اور شہرت کا مالک ہو، اس کو اڑا دو۔

[4797] (. . .) وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنِی حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ

عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِی حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَاقْتُلُوهُ))

[4797]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی چار سندوں سے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف یہ فرق ہے کہ یہ اساتذہ فاضربوہ کی جگہ فاقتلوہ اسے قتل کر دو کہتے ہیں۔

[4798] ۶۰۔(. . .) وحَدَّثَنِی عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِی يَعْفُورٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُرِيدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ))

[4798]۔ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جو انسان تمہارے پاس آئے، جبکہ تم ایک دوسرے آدمی (امیر) پر متفق ہو اور وہ تم میں اختلاف پیدا کرنا چاہے، تمہارے اتحاد کی لاٹھی (قوت) کو توڑنا چاہے، یا تمہاری جمعیت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کر دو۔''

مفردات الحدیث ❶ **امرکم جمیع**: تم ایک امیر پر متفق اور متحد رہو۔ ❷ **یشق عصاکم**: تمہاری

[4797] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧٧٣)
[4798] تقدم تخریجه برقم (٤٧٧٣)

جمعیت جو لاٹھی کی طرح تمہاری قوت و طاقت کا نشان ہے، اس کو لاٹھی کی طرح توڑ کر، تمہاری قوت و حشمت کو ختم کرنا چاہے اس کو برداشت نہ کرو۔

۱۵...... بَاب :إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

باب ۱۵: جب دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے

[4799] ۶۱-(۱۸۵۳)وحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا))

[4799] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے، تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جب ایک خلیفہ کی بیعت پر لوگ عام طور پر متفق ہو گئے ہیں، پھر دوسرا اپنی خلافت کے لیے بیعت لیتا ہے اور روکنے کے باوجود باز نہیں آتا اور اس کے قتل کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا، تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، کیونکہ اس کے بغیر ملت اسلامیہ کی وحدت و یگانت برقرار نہیں رہ سکتی اور اس کو انتشار و افتراق سے محفوظ نہیں کیا جا سکتا، لیکن آج دین اور سیاست کے نام پر، اپنے مفادات کے لیے، اقتدار پسند افراد نے لوگوں کو دینی اور سیاسی گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم کر دیا ہے اور پھر تقسیم در تقسیم کا منحوس چکر چل نکلا ہے، جس کی بنا پر امت میں وحدت و یگانت پیدا کرنا جوئے شیر لانا بن گیا ہے، کیونکہ جمہوریت کے نام پر انتخاب کی جس دیوی کی قصیدہ خوانی کی جاتی ہے، اس نے آج تک انتشار کے سوا کچھ نہیں دیا۔

۱۶...... بَاب :وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب ۱۶: امراء کی خلاف شریعت باتوں کا انکار ضروری ہے، لیکن جب تک وہ نماز کے پابند رہیں اور اس طرح دوسرے فرائض کا اہتمام کریں، ان سے جنگ کرنا جائز نہیں ہے۔

[4800] ۶۲-(۱۸۵۴)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

[4799] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٧)

[4800] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی قتل الخوارج برقم (٤٧٦٠) وبرقم (٤٧٦١)←

قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا))

[4800] ۔حضرت ام سلمہ ﷞ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ایسے حکمران ہوں گے، وہ معروف اور منکر، اچھے برے دونوں قسم کے کام کریں گے، جس نے (اچھے برے کی) شناخت کر لی، وہ بری ہوگیا اور جس نے منکر کا انکار کیا، وہ (گناہ سے) سلامت رہا، لیکن جس نے برے کاموں پر رضامندی کا اظہار کیا اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہ رہا) صحابہ کرام نے پوچھا، کیا ہم ان سے جنگ نہ لڑیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔''

[4801] ٦٣ـ(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَا صَلَّوْا)) أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ

[4801] ۔نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ ﷞ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، تم پر ایسے حکمران مقرر کیے جائیں گے، ان کی کچھ باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور کچھ کو برا خیال کرو گے، تو جس نے ان کی بری باتوں کو ناپسند سمجھا تو وہ (مواخذہ سے) بری ہوگیا اور جس نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا، وہ (گناہ سے) سلامت رہا، لیکن جو ان پر راضی ہوگیا اور ان کو مانا (وہ بری اور سلامت نہ رہا) صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے جنگ نہ لڑیں؟ آپ نے فرمایا، ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔'' برا جاننے سے مراد دل سے برا جاننا ہے اور انکار سے مراد دل سے انکار ہے۔

[4802] ٦٤ـ(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ

← والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: (٧٨) برقم (٢٢٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٨٦٦)

[4801] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٧٧)

[4802] تقدم تخريجه برقم (٤٧٧٧)

زِيَادٍ وَهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ))

[4802] ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے مذکورہ روایت اس فرق کے ساتھ ہے، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے انکار کیا، وہ بری ہوگیا اور جس نے مکروہ جانا سلامت رہا۔''

[4803] (. . .)وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ))

[4803] ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، (لیکن جو راضی ہوگیا اور پیروی کی)

فائدہ :...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر حاکم خلاف شریعت کوئی حکم جاری کرے تو اس کو مسترد کرنا چاہیے، اگر اس کو روکنا ممکن ہو تو لوگ مل کر رد کریں، وگرنہ زبان سے اس کا انکار کریں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے اس کو بدلنے کی تدابیر سوچیں اور اس کو ناپسندیدہ تصور کریں اور کسی صورت میں اس کام کو قبول نہ کریں، اس صورت میں، وہ مؤاخذہ اور عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے اور گناہ سے بھی بچ جائیں گے۔ لیکن اگر وہ ان کاموں پر راضی ہو جائیں گے اور ان کو مان لیں گے، تو گناہ کے مرتکب ہوں گے، مواخذہ اور عذاب سے بچ نہیں سکیں گے، لیکن جب حاکم اسلام کے بنیادی ارکان کی پابندی کریں، تو ان کے خلاف بغاوت نہیں کریں گے، لیکن آج بدقسمتی سے، دنیوی مفادات کو بنیاد بنا کر حکمرانوں کے خلاف تحریکیں چلائی جاتی ہیں اور دین کے بنیادی ارکان کو لائق اعتناء نہیں سمجھا جاتا، عوام ہر اس حکمران کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں جو ان کے دنیوی مفادات کا محافظ ہو چاہے وہ پانچوں عیوب سے متصف ہو، اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی بیگانہ ہو، فالی اللّٰہ مشتکی۔

١٧...... بَاب: خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ

باب ١٧: اچھے اور برے حکمران

[4804] ٦٥-(١٨٥٥)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

[4803] تقدم تخريجه برقم (٤٧٧٧)

[4804] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٩١٥)

الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَزِیدَ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَیْقِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُحِبُّونَهُمْ وَیُحِبُّونَكُمْ وَیُصَلُّونَ عَلَیْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَیْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُبْغِضُونَهُمْ وَیُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ)) وَیَلْعَنُونَكُمْ قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّیْفِ فَقَالَ ((لَا مَا اَقَامُوا فِیكُمُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَیْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ))

[4804]۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں، جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں، تم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہو وہ تمہارے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں، تم ایک دوسرے کی نماز جنازہ میں شریک ہو اور تمہارے شریر (برے) یعنی بدترین حکمران وہ ہیں، جن کو تم مبغوض سمجھتے ہو اور وہ تم سے بغض ونفرت رکھتے ہوں، تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں،'' ہم (صحابہ) نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان کی بیعت کا قلادہ اتار نہ دیں، (ان کی بیعت کو توڑ نہ دیں) اور ان کے خلاف تلوار اٹھالیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تمہارے اندر نماز کا اہتمام کریں اور جب تم اپنے حکمرانوں کے اندر ناپسندیدہ چیز دیکھو، تو خود اس کے ارتکاب کو ناپسند سمجھو، لیکن اطاعت سے دست بردار نہ ہو۔''

[4805] ٦٦۔(. . .)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَیْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ اَخْبَرَنِی مَوْلٰی بَنِی فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَیْقُ بْنُ حَیَّانَ اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیَّ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ((خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُحِبُّونَهُمْ وَیُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّونَ عَلَیْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُبْغِضُونَهُمْ وَیُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَیَلْعَنُونَكُمْ)) قَالُوا قُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ((لَا مَا اَقَامُوا فِیكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوا فِیكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وَلِیَ عَلَیْهِ وَالٍ فَرَآهُ یَاْتِی شَیْئًا مِّنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ فَلْیَكْرَهْ مَا یَاْتِی مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ یَعْنِی لِرُزَیْقٍ حِینَ حَدَّثَنِی بِهٰذَا الْحَدِیثِ آللّٰهِ یَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((فَجَثَا عَلٰی رُكْبَتَیْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ))

[4805] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٩١٥)

فَقَالَ ((اِی وَاللّٰهِ)) الَّذِی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[4805] ۔حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''تمہارے بہترین امام (حکمران) وہ ہیں، جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں اور تمہارے بدترین یا برے حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت برساتے ہیں۔'' تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اس حالت میں ان کی بیعت کو توڑ نہ دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تمہارے اندر نماز کا اہتمام کریں، نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز کا اہتمام اور بندوبست کریں، خبردار جس پر کوئی حکمران بنا اور اس نے اسے اللہ کی کسی نافرمانی کا ارتکاب کرتے دیکھا، تو وہ جس معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اس کو برا سمجھے اور ہرگز اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔'' ابن جابر بیان کرتے ہیں، جب رزیق نے مجھے یہ حدیث سنائی، تو میں نے پوچھا، اے ابو القاسم! تمہیں اللہ کی قسم! کیا تمہیں انہوں نے یہ حدیث سنائی، یا تو نے مسلم بن قرظہ سے حدیث سنی اور انہوں نے کہا، میں نے عوف رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، تو وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگے، ہاں، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے، میں نے مسلم بن قرظہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[4806] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ رُزَيْقٌ مَوْلٰى بَنِي فَزَارَةَ قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[4806] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

اور امام صاحب فرماتے ہیں،، یہی روایت معاویہ بن صالح نے بھی اپنی سند سے بیان کی ہے۔

فائدہ :......اس حدیث میں دو قسم کے حکمرانوں کی نشان دہی کی گئی ہے، ایک وہ حکمران جو اپنی رعایا کے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں، ان کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں اور ان کی مشکلات کو حل کرتے ہیں، اس لیے لوگ ان سے

[4806] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۱۵)

پیار و محبت کرتے ہیں، ان کے حق میں دعائیں کرتے ہیں اور ان کی موت کے بعد بھی ان کے جنازہ میں شرکت کرتے ہیں، دوسرے وہ حکمران جو اپنے مفادات کے اسیر ہیں، لوگوں کے مفادات اور مشکلات کا انہیں کوئی احساس نہیں ہے، اپنے سوا کسی سے انہیں ہمدردی نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنے سوا کسی کے خیر خواہ ہیں، یہ درحقیقت اپنے ہی دشمن ہیں، لوگوں کی بد دعائیں لیتے ہیں، ان کے غیظ و غضب اور نفرت و کراہت کا نشانہ بنتے ہیں، ان کے مرنے پر کوئی ان کے لیے آنسو نہیں بہاتا، اس طرح ایک دوسرے انداز سے حکمرانوں کو اپنی رعایا کی ہمدردی اور خیر خواہی پر ابھارا گیا ہے، تاکہ وہ ان کی نیک دعائیں لیں اور ان کی محبت و مودت کا مرکز بنیں، ان کی قہر آلود آنکھوں کا نشانہ نہ بنیں۔

۱۸...... بَاب: اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ

باب ۱۸: لڑائی کا قصد کرتے وقت امام کے لیے یہ بہتر ہے، کہ وہ لشکر سے (ثابت قدمی کی) بیعت لے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا ذکر خیر

[4807] ٦٧-(١٨٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ

[4807]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو (۱۴۰۰) افراد تھے، تو ہم نے آپ کی بیعت ایک کیکر کے درخت کے نیچے کی، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم نے بیعت اس شرط پر کی تھی کہ میدان سے بھاگیں گے نہیں اور ہم نے آپ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

[4808] ٦٨-(...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جابر رضی اللہ عنہ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ

[4807] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٩٢٣)

[4808] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی السير باب: ما جاء فی بيعة النبی ﷺ برقم (١٥٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی البيعة باب: البيعة على ان لا نغدر برقم ٧/ ١٤١- انظر (التحفة) برقم (٢٧٦٣)

[4808] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، ہم نے آپ سے صرف اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

[4809] ٦٩۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي

ابـو الـزُّبَيْـرِ سَـمِـعَ جَـابِـرًا يَسْاَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَـايَـعْـنَـاهُ وَعُـمَرُ آخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اِخْتَبَاَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهٖ

[4809] ۔ابوزبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، حدیبیہ کے دن صحابہ کرام کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا، ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے، تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے نیچے آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے تھے اور یہ کیکر کا درخت تھا، جد بن قیس انصاری کے سوا ہم نے آپ سے بیعت کی، وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا تھا۔

نوٹ:...... جد بن قیس انصاری اپنے قبیلہ بنو مسلمہ کا سردار تھا، لیکن اس کا اہل نہیں تھا، اس لیے آپ نے اس کی جگہ حضرت بشر بن براء بن معرور کو سردار مقرر کر دیا، جس سے وہ جل بھن گیا اور منافقت اختیار کی۔

[4810] ٧٠۔(. . .)وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي

ابـو الـزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَسْاَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِـذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ صَـلّٰـى بِهَـا وَلَـمْ يُبَـايِـعْ عِـنْـدَ شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ

[4810] ۔ابوزبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، نہیں، لیکن وہاں نماز پڑھی تھی اور حدیبیہ کے درخت کے سوا آپ نے کسی درخت کے پاس بیعت نہیں لی اور ابن جریج بیان کرتے ہیں اور مجھے ابوزبیر رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حدیبیہ کے کنواں پر دعا کی تھی۔

فائدہ:......صحابہ کرام جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے، تو انہیں پیاس محسوس ہوئی اور وہاں کے کنویں میں بہت کم

[4809] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٤)

[4810] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٣)

پانی تھا، اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، تو اس میں پانی جوش مارنے لگا، لوگوں نے خود بھی پیا اور سواریوں کو بھی پلایا، جیسا کہ کتاب الجہاد والسیر کی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت نمبر۱۳۲ میں گزر چکا ہے۔

[4811] ۷۱۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَإِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ و قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ))

[4811]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو (۱۴۰۰) افراد تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تم روئے زمین کے تمام افراد سے بہترین ہو یا روئے زمین کے بہترین افراد ہو۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر مجھے نظر آتا ہوتا تو میں تمہیں درخت کی جگہ دکھاتا۔

فائدہ:......اس حدیث سے بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، حالانکہ اس وقت ان کے سوا بھی مسلمان موجود تھے۔

[4812] ۷۲۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ

[4812]۔سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اصحاب شجرہ کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے بتایا، اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے، تو ہمارے لیے پانی کافی ہوتا، ہم پندرہ سو تھے۔

[4813] ۷۳۔(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح و

[4811] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٥٤) وفي التفسير باب: ﴿اذ يبايعونك تحت الشجرة﴾ برقم (٤٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (٥٨٢٨)

[4812] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٧٦) وفي المغازي باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٥٢) وفي الاشربة باب: شرب البركة والماء المبارك برقم (٥٦٣٩) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: الوضوء من الاناء ١/ ٦٠۔ انظر (التحفة) برقم (٢٢٤٢)

[4813] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٨٩)

حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

[4813]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمارے لیے پانی کافی ہوتا، ہم پندرہ سو تھے۔

[4814] ۷۴۔(. . .) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي

عَنْ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ

[4814]۔سالم بن ابی الجعد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس دن آپ کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، چودہ سو (۱۴۰۰)۔

[4815] ۷۵۔(۱۸۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِي

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ

[4815]۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اصحاب شجرہ، تیرہ سو (۱۳۰۰) تھے، (میرا قبیلہ) اسلم، مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھا۔

فائدہ:...... بیعت رضوان یا اصحاب شجرہ کی تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) تھی، جیسا کہ خیبر کے حصوں کی تقسیم سے معلوم ہوتا ہے، لیکن چونکہ ان کو گنا نہیں گیا تھا، اس لیے اندازہ لگاتے ہوئے، عام طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے چودہ سو کہا اور بعض دفعہ پندرہ سو کہہ دیا اور حضرت عبداللہ نے اپنے اندازہ کے مطابق تیرہ سو کہہ دیا، یہ اپنے اپنے اندازے کا اختلاف ہے، کیونکہ اندازے میں کمی وبیشی ہو جاتی ہے۔

[4816] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4816]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4814] تقدم تخريجه برقم (٤٧٨٩)

[4815] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٥٣) وبرقم (٤١٥٥) انظر (التحفة) برقم (٥١٧٧)

[4816] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٧٩٢)

[4817] ٧٦-(١٨٥٨)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ

[4817]۔حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے شجرہ کے دن اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں اور میں درخت کی شاخوں سے ایک شاخ آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے ہوں، اور ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے، ہم نے آپ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، لیکن آپ سے یہ بیعت کی تھی، کہ ہم راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔

[4818] (. . .)و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[4818]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4819] ٧٧-(١٨٥٩)وحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ

[4819]۔سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میرا باپ ان لوگوں میں سے ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے پاس بیعت کی تھی، اس نے بتایا، ہم اگلے سال حج کے لیے گئے، تو ہم سے اس کی جگہ اوجھل ہوگئی اور اب اگر تم لوگوں کو معلوم ہوگئی، تو تم (شرکاء بیعت سے بھی) زیادہ جانتے ہو۔

[4820] ٧٨-(. . .)و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

[4817] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٤٧١)

[4818] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٤٧١)

[4819] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٦٢) وبرقم (٤١٦٣) وبرقم (٤١٦٤) وبرقم (٤١٦٥) انظر (التحفة) برقم (١١٢٨٢)

[4820] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٧٩٥)

[4820] ۔حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شجرہ والے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، لیکن اگلے سال اس کی جگہ بھول گئے، یا اسے بھول گئے۔

[4821] ۷۹۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا

[4821] ۔حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، میں نے اس درخت کو دیکھا، پھر بعد میں اس کے پاس آیا تو اسے پہچان نہ سکا۔

فائدہ:......علماء نے لکھا ہے چونکہ اس درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی اور خیر و برکت اور سکینہ کا نزول ہوا تھا، اگر یہ درخت متعین اور معلوم رہتا تو یہ خدشہ تھا کہ لوگ آہستہ آہستہ اس کی تعظیم و تکریم میں غلو کرتے کرتے اس کی عبادت کرنے لگ جاتے پھر اس کو نافع اور ضار خیال کرتے ہوئے میلہ گاہ بنا لیتے جیسا کہ بخاری شریف کی اس روایت سے اس کی تصدیق ہوتی ہے، طارق بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حج کے لیے گیا اور کچھ لوگوں کو ایک جگہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا، یہ کون سی مسجد ہے؟ انہوں نے کہا، یہ وہ درخت ہے، جس کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کی تھی، اس پر حضرت سعید بن المسیب نے بتایا، میرا باپ اس بیعت میں شریک تھا، اس کو تو اگلے سال ہی اس درخت کا پتہ نہ چل سکا، تو ان لوگوں کو کیسے پتہ چل گیا، گویا لوگوں نے ایک درخت کو وہ درخت سمجھ کر مسجد بنا لیا، اس طرح خطرہ پیدا ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو کٹوا دیا، تا کہ اس سے شرک و بدعت کا دروازہ نہ کھل جائے۔

[4822] ۸۰۔(۱۸۶۰) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

[4822] ۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، موت پر۔

[4821] تقدم تخریجه برقم (٤٧٩٥)

[4822] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: البيعة في الحرب ان لا يفروا برقم (٢٩٦٠) وفي المغازي باب: غزوة الحديبية برقم (٤١٦٩) وفي الاحكام باب: كيف يبايع الامام الناس برقم (٧٢٠٦) والترمذي في (جامعه) في السير باب: في بيعة النبي ﷺ برقم ←

[4823] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ

[4823]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4824] ۸۱۔(۱۸۶۱) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[4824]۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا، یہ حنظلہ کا بیٹا لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، تو انہوں نے پوچھا، کس چیز پر؟ اس نے کہا، موت پر، انہوں نے کہا، میں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

فائدہ: ...... بیعت رضوان اس شرط پر لی گئی تھی، کہ کوئی راہ فرار اختیار نہیں کرے گا اور اس کا مقصد یہی تھا، ہم جان قربان کردیں گے، لیکن بھاگیں گے نہیں، اس لیے بعض صحابہ کرام نے الفاظ کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا، ہم نے موت پر نہیں، فرار نہ اختیار کرنے پر بیعت کی تھی، لیکن بعض نے انجام یا نتیجہ اور مقصد کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کہا، کہ ہم نے موت پر بیعت کی تھی کیونکہ جب مقابلہ میں ڈٹ جانا ہے اور ہر قسم کے حالات پر صبر کرنا ہے، تو اس کا انجام موت بھی ہو سکتا ہے۔

۱۹...... بَاب: تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ

باب ۱۹: مہاجر کے لیے اپنے وطن میں دوبارہ اقامت اختیار کرنا منع ہے

[4825] ۸۲۔(۱۸۶۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ

←(۱۵۹۲) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: البیعة علی الموت ۷/ ۱٤۱ انظر (التحفة) برقم (٤٥٣٦)

[4823] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٧٨٩)

[4824] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: البیعة فی الحرب ان لا یفروا برقم (۲۹۵۹) وفی المغازی باب: غزوة الحدیبیة برقم (٤١٦٧) انظر (التحفة) برقم (٥٣٠٢)

[4825] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن، برقم (۷۰۸۷) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة باب: المرتد اعرابیا بعد الهجرة ۷/ ۱۵۲۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٣٩)

[4825] ۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کے پاس گئے، تو اس نے کہا، اے اکوع کے بیٹے! آپ الٹے پاؤں لوٹ گئے ہیں؟ دوبارہ بدویت اختیار کر لی ہے، ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، نہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

فائدہ :......امت مسلمہ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے، کہ مہاجر کا اپنی جائے ہجرت کو چھوڑ کر واپس اپنے وطن آنا یا جنگلوں اور دیہات میں جا رہنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض وجوہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلہ کے لوگوں کو فرمایا، تم جہاں بھی رہو مہاجر ہو اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی طور پر بھی اجازت لی تھی۔

٢٠...... بَاب: الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب ٢٠: فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور نیکی پر بیعت لینا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے کا مفہوم بیان کرنا

[4826] ٨٣-(١٨٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودِ السُّلَمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ))

[4826] ۔حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے لیے بیعت کرنے کی خاطر حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''ہجرت، اصحاب ہجرت کو مل چکی ہے، لیکن اب اسلام، جہاد اور نیکی کے کام کے لیے بیعت ہو سکتی ہے۔

فائدہ :......جس ہجرت میں فضیلت تھی اور جو مقصود اور لازمی تھی، وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آ آباد ہونا تھا، تاکہ مسلمانوں کی قوت ایک جگہ مجتمع ہو جائے اور مشرکین مکہ پر غلبہ حاصل کر لیا جائے، اب جب مکہ دارالاسلام بن

[4826] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: البيعة فی الحرب ان لا يفروا برقم (٢٩٦٢) وبرقم (٢٩٦٣) وفی باب: لا هجرة بعد الفتح برقم (٣٠٧٨) برقم (٣٠٧٩) وفی المغازی باب (٥٣) وبرقم (٤٣٠٥) وبرقم (٤٣٠٦) وبرقم (٤٣٠٧) وبرقم (٤٣٠٨) انظر (التحفة) برقم (١١٢١٠)

گیا ہے، تو مدینہ کی طرف ہجرت کرنا، امتیاز اور شرف کا باعث نہیں رہا، کیونکہ مکہ فتح ہو چکا اور اسلام کو غلبہ اور قوت وشوکت حاصل ہو گئی، اس لیے اس ہجرت کا شرف اور امتیاز مہاجرین کو حاصل ہو چکا ہے، اس لیے اب اگر کوئی ایسے علاقہ میں رہتا ہے، جہاں دین کا اظہار اور اس کے فرائض و واجبات کو ادا کرنا ممکن نہیں ہے اور وہ ہجرت کر سکتا ہے، تو اس کو ہجرت کرنا چاہیے، لیکن اگر اسلام کا اظہار اور فرائض و واجبات کی ادائیگی پر کوئی قدغن نہیں ہے یا ہجرت کرنا ممکن نہیں ہے، تو اس کے لیے ہجرت کرنا ضروری نہیں ہے۔

[4827] ٨٤-(. . .)وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

[4827]۔حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی ابو معبد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، اس سے ہجرت پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا ''ہجرت مہاجرین کے لیے گزر چکی ہے۔'' میں نے پوچھا، آپ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام، جہاد اور خیر پر۔'' ابو عثمان کہتے ہیں، میں ابو معبد کو ملا اور اسے مجاشع کی بات بتائی، تو اس نے کہا، اس نے سچ بتایا۔

[4828] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ

عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبَدٍ

[4828]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں اس کے بھائی سے ملا، تو اس نے کہا، مجاشع نے سچ کہا، ابو معبد کا نام نہیں لیا۔

[4829] ٨٥-(١٣٥٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ

[4827] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٠٢)

[4828] تقدم تخريجه برقم (٤٨٠٢)

[4829] تقدم تخريجه في الحج باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا المنشد على الدوام برقم (٣٢٨٩)

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))

[4829] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نکلنے کے لیے (جہاد کے لیے) کہا جائے تو نکل کھڑے ہو۔''

فائدہ:...... فتح مکہ کے بعد اسلام کے غلبہ کی بنا پر، مکہ یا دوسری جگہوں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اسلام کے غلبہ واقتدار کی بنا پر اب مسلمان اپنی اپنی جگہ، اپنے اپنے قبائل میں رہ کر دین پر کھلے بند عمل کر سکتے ہیں، لیکن جہاد کے لیے نکلنے کی ضرورت باقی ہے اور نیک نیت کے ذریعہ بھی انسان ثواب حاصل کر سکتا ہے، اب جس علاقہ پر دشمن چڑھائی کرے، اس ملک کے تمام مسلمانوں پر جہاد کرنا فرض عین ہے، عذر والوں کے سوا کوئی مسلمان اس سے مستثنیٰ نہیں ہے، لیکن اگر دوسرے مسلمان ملک پر یا مسلمانوں پر حملہ ہو اور وہ خود اپنا دفاع نہ کر سکتے ہوں، تو پھر ان کا دفاع کرنا فرض کفایہ ہے، اگر کوئی بھی ان کی مدد نہیں کرے گا، تو سب گناہ گار ہوں گے، اگر بقدر ضرورت ان کی مدد کا انتظام کریں گے، تو گناہ سے بچ جائیں گے، شرح السنۃ ج ١ ص ٣٧٤۔

[4830] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى

عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4830] ۔ امام یہی روایت اپنے کئی اور اساتذہ کی سندوں سے بھی، منصور کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4831] ٨٦ ـ (١٨٦٤) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))

[4830] تقدم تخريجه في الحج باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا المنشد على الدوام برقم (٣٢٨٩)

[4831] تفرد به مسلم ـ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٧٩)

[4831] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ”فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت (خیر) ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے دعوت دی جائے، تو نکل کھڑے ہو۔“

[4832] ٨٧۔(١٨٦٥)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ((فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا))

[4832] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، ”تم پر افسوس! ہجرت کا معاملہ بہت مشکل ہے، (ہر ایک کے بس کا کام نہیں) کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟“ اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے پوچھا، ”کیا ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟“ اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”سمندروں سے پار رہ کر عمل کرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (کے بدلہ میں) کوئی کمی نہیں فرمائے گا۔“

فائدہ :...... چونکہ فتح کے بعد ہجرت لازم نہیں رہی تھی، اس لیے آپ نے اسے یہ بات فرمائی، یا اس لیے ہجرت فتح مکہ سے قبل مکہ والوں کے لیے یا ان لوگوں کے لیے فرض تھی، جو اپنے قبائل میں رہ کر اسلامی احکامات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے تھے اور یہ اپنے علاقہ اور اپنی قوم میں رہ کر اسلامی زندگی گزار سکتا تھا اور ہجرت کی پابندیاں سہنا اس کے لیے مشکل تھا۔اس لیے آپ نے اس کی ہجرت کی اجازت نہ دی۔

[4833] (. . .)وحَدَّثَنَاه عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

[4832] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: زكاة الابل برقم (١٤٥٢) وفي فضل المنيحة برقم (٢٦٣٣) وفي مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٢٣) وفي الادب باب: ما جاء في قول الرجل: ويلك برقم (٦١٦٥) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما جاء في الهجرة ومسكن البدو برقم (٢٤٧٧) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: شان الهجرة ٧/ ١٤٣ و ١٤٤ ـ انظر (التحفة) برقم (٤١٥٣)

[4833] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٠٩)

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ ((قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ نَعَمْ

[4833]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا۔'' اور یہ اضافہ ہے، آپ نے پوچھا، ''کیا گھاٹ پر لے جانے کے دن محتاجوں کو ان کا دودھ دیتے ہو۔'' اس نے کہا، جی ہاں۔

۲۱...... بَابٌ: كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب ۲۱: عورتوں کی بیعت کی صورت

[4834] ۸۸۔(۱۸۶۶) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ [الممتحنة:۱۲] اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ)) رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهٗ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَآءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ ((قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا))

[4834]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مومن عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے پہنچتیں، تو آپ اس آیت کی بنا پر ان کا امتحان لیتے تھے، ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں (بیعت کے لیے) آئیں، وہ اس شرط پر بیعت کریں، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی،

[4834] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: اذا اسلمت المشركة او النصرانية تحت الذمي او الحربي برقم (۵۲۸۸) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: بيعة النساء برقم (۲۸۷۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۶۹۷)

نہ وہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی، آیت نمبر ۱۲، سورہ ممتحنہ، تو جو مومن عورت ان باتوں کا اقرار کر لیتی، وہ امتحان کا اقرار کر لیتی (بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ ﷺ جب وہ اپنی زبان سے ان باتوں کا اقرار کر لیتیں، رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے، ''چلی جاؤ، میں نے تمہاری بیعت لے لی ہے۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا، ہاں آپ ان سے زبانی کلامی بیعت لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی عورتوں سے اس کے سوا اقرار نہیں لیا، جس کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی کو نہیں لگی اور آپ جب ان سے عہد لیتے تو ان سے زبانی فرماتے، ''میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔''

[4835] ٨٩۔(. . .)وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ ((اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ))

[4835]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عورتوں کی بیعت کے بارے میں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کو نہیں لگا، مگر ان سے عہد لیتے تھے، تو جب آپ اس سے زبانی عہد لیتے تھے، وہ جب عہد دے دیتی تھی تو آپ فرماتے، جا، میں نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔''

فائدہ :...... صلح حدیبیہ کے بعد، جب مسلمان عورتوں کے لیے، مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچنے کا راستہ کھلا، کیونکہ وہ واپسی کے معاہدے میں داخل نہ تھیں، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو مستثنیٰ کرنے کا حکم دیا اور کافروں نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا، ان کے ایمان کا جائزہ لیں، کہ کیا وہ واقعی صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کر کے آئی ہیں، یا اس کا پس منظر خاوند سے نفرت، کسی سے عشق یا دنیا کی لالچ ہے، اگر وہ ایمان میں پختہ اور مضبوط ہیں، ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہے، تو ان کو بیعت کر لیں اور بیعت کی شروط بھی بیان کر دی گئیں جو عورت ان شروط کا اقرار کر لیتی، وہ امتحان میں کامیاب ٹھہر جاتی اور آپ اس سے، ہاتھ میں ہاتھ لیے بغیر زبانی کلامی بیعت لے لیتے اور اسے جانے کا حکم دیتے، اگر رسول اللہ، غیر محرم عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے، تو امتیوں کو اس کی اجازت کیسے مل سکتی ہے۔

[4835] اخرجه ابو داود في (سننه) في الامارة والفي باب: ما جاء في البيعة برقم (٢٩٤١) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٠٠)

٢٢...... بَاب: الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب ٢٢: حسب استطاعت سننے اور ماننے کی بیعت

[4836] ٩٠-(١٨٦٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ

[4836]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور ماننے پر بیعت کرتے تھے، آپ ہمیں فرماتے تھے، ''تمہاری استطاعت کی حد تک۔''

فائدہ: ...... اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور الفت کا اظہار ہوتا ہے، کہ آپ بیعت لیتے وقت خود یہ تلقین فرماتے کہ یوں کہو، ''اپنی استطاعت کی حد تک۔'' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو کسی چیز کا التزام اور پابندی اپنی قدرت اور طاقت کے دائرہ میں رہتے ہوئے کرنا چاہیے اور کسی ایسی چیز کے الزام کو قبول نہیں کرنا چاہیے، جو اپنی قدرت اور وسعت سے باہر ہو۔

٢٣...... بَاب بَيَان سِنِّ الْبُلُوغِ

باب ٢٣: بلوغت کی عمر کا بیان

[4837]٩١-(١٨٦٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ

[4836] اخرجه الترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في بيعة النبيّ برقم (١٥٩٣) والنسائي في (المجتبى) في البيعة باب: البيعة فيما لا يستطيع الانسان ٧/ ١٥٢ - انظر (التحفة) برقم (٧١٢٧)

[4837] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الحدود باب: من لا يجب عليه الحد برقم (٢٥٤٣) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥٥)

[4837]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں لڑائی کے لیے میرا جائزہ لیا، جبکہ میں چودہ سال کا تھا تو مجھے شرکت کی اجازت نہ دی اور خندق کے دن میرا جائزہ لیا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی، تو مجھے شرکت کی اجازت دے دی، حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ خلیفہ تھے، تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی، اس پر انہوں نے کہا، یہ چھوٹے اور بڑے میں حد فاصل ہے، پھر انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھ بھیجا، کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو جائے، اس کا بیت المال میں حصہ مقرر کرو اور جو اس سے کم عمر کا ہو اس کو بچوں میں شمار کرو۔

[4838] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي

[4838]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں چودہ سال کا تھا، تو آپ نے مجھے چھوٹا خیال فرمایا۔

فائدہ: ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنگ احد میں، چودھویں برس میں داخل ہو چکے تھے اور جنگ خندق میں پندرہ سے تجاوز کر چکے تھے، اس لیے پہلی جگہ، کمی کو پورا کر کے چودہ کہا اور دوسری جگہ زائد کو نظر انداز کر کے پندرہ کہہ دیا۔ امام شافعی، احمد اور صاحبین نے اس حدیث کی بنا پر پندرہ سال کو سن بلوغت قرار دیا ہے اور امام ابوحنیفہ نے لڑکے کے لیے ۱۸ یا ۱۹ سال اور لڑکی کے لیے سترہ (۱۷) کو سن بلوغت قرار دیا ہے، اگر اس سے پہلے لڑکے کو احتلام اور لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو وہ بالاتفاق بالغ شمار ہوں گے، بعض دفعہ زیر ناف بالوں کو بھی بلوغت کی علامت قرار دیا گیا ہے، امام احمد کا یہی قول ہے، امام مالک اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے۔ بقول علامہ تقی مفتی یہ قول صاحبین کا ہے۔ (تکملہ ج ۳ ص ۳۸۲)

[4838] طريق ابى بكر بن ابى شيبة عن عبدالله بن ادريس اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الحدود باب: فى الغلام يصيب الحد برقم (٤٤٠٧) انظر (التحفة) ب رقم (٧٩٢٣) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة عن عبدالرحيم بن سليمان تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٢١) وطريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٤٠)

۲۴...... بَاب النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلَى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِاَيْدِيهِمْ

باب ۲٤ : جب کافروں کے ہاتھ لگنے کا خطرہ ہوتو قرآن کا نسخہ دشمن کے سرزمین میں لے جانا ممنوع ہے

[4839] ۹۲۔(۱۸٦۹)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ

[4839]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی سرزمین میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا ہے۔

[4840] ۹۳۔(. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

[4840]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ دشمن کی سرزمین کی طرف قرآن مجید لے جانے سے منع فرماتے تھے، مبادا وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

[4841] ۹٤۔(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ**)) قَالَ اَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ

[4841]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قرآن مجید کے ساتھ سفر نہ کرو، کیونکہ میں اس سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔'' ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں، وہ دشمن کے ہاتھ لگ گیا اور انہوں نے اس کے ذریعہ تمہارے ساتھ بحث مباحثہ شروع کر دیا۔

[4839] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: كراهية السفر بالمصاحف الى ارض العدو برقم (۲۹۹۰) وابو داود فى (سننه) فى الجهاد باب: فى المصاحف يسافر بها الى ارض العدو برقم (۲٦۱۰) وابن ماجه فى (سننه) فى الجهاد باب: النهى ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو برقم (۲۸۷۹) انظر (التحفة) برقم (۸۳٤۷)

[4840] اخرجه ابن ماجه فى (سننه)فى الجهاد باب: النهى ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو برقم (۲۸۸۰) انظر (التحفة) برقم (۸۲۸٦)

[4841] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۷۵٦٦)

[4842] (. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ((مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ))

[4842]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، ابن علیہ اور ثقفی کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''کیونکہ میں ڈرتا ہوں۔'' سفیان اور ضحاک کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''مبادا وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر قرآن مجید کے کافر کے ہاتھ لگنے سے یہ خطرہ ہو کہ وہ اس کی توہین کریں گے، یا اس کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کریں گے، تو پھر ان کے ہاتھ لگنے سے بچانا چاہیے اور اگر یہ خطرہ نہ ہو، بلکہ یہ امید ہو کہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے، اس سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف راغب ہوں گے، اسلام سے ان کی دشمنی کم ہو گی یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، تو پھر ان کو دینے یا ان کے پاس چلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔''

۲۵...... بَاب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا

باب ۲۵: گھڑ دوڑ میں مقابلہ اور ان کی تضمیر (ٹریننگ)

[4843] ۹۵۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

[4843]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کا حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کا مقابلہ کروایا اور غیر تضمیر شدہ کا، ثنیہ سے مسجد زریق تک مقابلہ کروایا، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

[4842] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٥٦٦) وبرقم (٧٧٠٩)

[4843] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: هل يقال مسجد بني فلان برقم (٤٢٠) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في السبق برقم (٢٥٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الخيل باب: اضمار الخيل للسبق ٦/ ٢٢٦۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٤٠)

مفردات الحدیث ❀ اُضْـــمِـرَت: تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کو پہلے خوب کھلا پلا کر موٹا تازہ کرتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ چارہ کم کرتے رہتے ہیں اور اس کو جھل پہنا کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دیتے ہیں، تا کہ اس کو خوب پسینہ آ کر خشک ہو، اس کا گوشت کم ہو، تا کہ وہ زیادہ تیز دوڑ سکے۔

نوٹ:...... حفیاء سے ثنیۃ الوداع کا فاصلہ چھ سات میل تھا اور ثنیۃ اور مسجد زریق کا فاصلہ ایک میل تھا۔

فائدہ:...... بلا معاوضہ یا بلا شرط گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا بالاتفاق جائز ہے، اس طرح اگر کسی ایک پارٹی یا حکومت کی طرف سے اول آنے والے یا تمام شرکاء کے لیے کوئی انعام مقرر ہو تو پھر بھی بالاتفاق جائز ہے، اس طرح اگر رقم ایک طرف سے مقرر ہو، تو پھر بھی بالاتفاق جائز ہے، لیکن اگر جانبین سے شرط ہو تو یہ جوا ہے، جو بالاتفاق ناجائز ہے، اس طرح اگر دو گھوڑے دوڑانے والے، اپنی اپنی طرف سے رقم مقرر کر لیں اور تیسرے گھوڑے کو جو آگے نکل جانے کا احتمال رکھتا ہو، آگے یا پیچھے رہنا یقینی نہ ہو، شریک کر لیں تو پھر بھی مالکیہ کے سوا باقی ائمہ کے نزدیک جائز ہے، لیکن مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی جائز نہیں ہے، (المغنی، ج ۱۲، ص ۴۱۳)۔

[4844] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ

[4844] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٤۸۸) وبرقم (۷۵۰۰) وبرقم (۷۵٦۹) وبرقم (۷۸٦) وبرقم (۸۲۰٤) وبرقم (۸٤٦۷) الا حديث يحيى بن يحيى اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: اضمار الخيل للسبق برقم (۲۸۹٦) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبی ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع على الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبی ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبی ﷺ ←

[4844]۔ امام صاحب نے اپنے بہت سارے اساتذہ کی نو (۹) سندوں سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے، حماد اور ابن علیہ، ایوب سے یہ اضافہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا، میں سب سے آگے آیا اور مجھے گھوڑا لے کر مسجد میں کود گیا۔

مفردات الحدیث ✲ طفّف: چڑھ گیا، کود گیا۔

۲۶...... بَاب الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب ۲۶: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے

[4845] ۹۶-(۱۸۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

[4845] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے۔''

فائدہ :...... اس باب کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے، دین اور مسلمانوں کے دشمنوں سے جنگ لڑنے کے لیے انفرادی طور پر سامان حرب رکھنا خیر و برکت اور اجر و غنیمت کا باعث ہے، نیز قیامت تک گھوڑے جنگی ضروریات کے لیے استعمال ہوتے رہیں گے اور ان میں خیر و برکت جہاد میں استعمال ہونے کی وجہ سے ہے، اگر یہ فخر و ریا کے لیے رکھے جائیں تو نحوست اور نقصان کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

[4846] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

← والمنبر والقبر برقم (۷۳۳٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الخیل باب: غایة السبق للتی لم تضمر ٦/ ۲۲۵ و ۲۲٦۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۸۰) وطریق ابن نمیر اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: السبق والرهان برقم (۲۸۷۷) انظر (التحفة) برقم (۷۹۵٦)

[4845] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: الخیل معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیامة برقم (۲۸٤۹)

[4846] طریق قتیبة وابن رمح اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الخیل باب: فتل ناصیة ←

[4846]۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4847] ۹۷۔(۱۸۷۲)وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((**الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ**))

[4847]۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو (بٹ) رہے تھے اور فرما رہے تھے، ''گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر یعنی اجر و غنیمت باندھی گئی ہے۔''

[4848] (. . .)وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4848]۔امام صاحب دو اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4849] ۹۸۔(۱۸۷۳)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا ((**الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ**))

[4849]۔حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر، اجر و غنیمت باندھ دی گئی ہے۔''

← الفرس برقم (۳۵۷۵) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: ارتباط الخيل في سبيل الله برقم (۲۷۸۷) انظر (التحفة) برقم (۸۲۸۷) وطريق عبيدالله بن سعيد اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب (۲۸) وبرقم (۳٦٤٤) انظر (التحفة) برقم (۸۱٦۸) وطريق على بن مسهر ابن نمير وطريق هارون بن سعيد الايلي تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٤۸۵) وبرقم (۷۹۷۱) وبرقم (۸۰۷٦)

[4847] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الخيل باب: فتل ناصية الفرس برقم (۳۵۷٤) انظر (التحفة) برقم (۳۲۳۸)

[4848] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٢٤)

[4849] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الخيل معقود في نواصيها ←

[4850] ۹۹۔(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ ((الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[4850]۔حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر گھوڑوں کی پیشانیوں میں بندھی ہوئی ہے۔'' آپ سے سوال کیا گیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''قیامت تک اجر وغنیمت ہے۔''

فائدہ: ...... ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے، جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور جدید ترین جنگی سواریوں کے باوجود گھوڑوں کی ضرورت برقرار رہے گی، جیسا کہ آج تک پہاڑوں اور جنگلوں میں یہ کام دے رہے ہیں۔

[4851] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ

[4851]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن عروہ بارقی کی بجائے عروہ بن جعد کہتے ہیں۔

[4852] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

[4852]۔امام صاحب اپنے کئی اساتذہ کی دو سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں اجر وغنیمت کا ذکر نہیں ہے، عروہ بارقی کے نبی اکرم ﷺ سے سماع کا ذکر سفیان کی روایت میں ہے۔

←الخير الى يوم القيامة برقم (٢٨٥٠) وفي باب: الجهاد ماض مع البر والفاجر برقم (٢٨٥٢) وفي فرض الخمس باب: قول النبي ﷺ: (احلت لكم الغنائم) برقم (٣١١٩) وفي المناقب باب (٢٨) برقم (٣٦٤٣) والترمذي في (جامعه) في الجهاد، برقم (١٦٩٤) والنسائي في (المجتبى) في الخيل باب: فتل ناصية الفرس ٦/ ٢٢٢۔ وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: اتخاذ الماشية برقم (٢٣٠٥) وفي الجهاد، برقم (٢٧٨٦) انظر (التحفة) برقم (٩٨٩٧)

[4850] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٢٦)

[4851] تقدم تخريجه برقم (٤٨٢٦)

[4852] تقدم تخريجه برقم (٤٨٢٦)

[4853] (. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ))

[4853]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اجر وغنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

[4854] ۱۰۰۔(۱۸۷۴) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ))

[4854]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "برکت گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔"

[4855] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[4855]۔امام صاحب دو اساتذہ کی دو سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۷...... بَاب: مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

باب ۲۷: گھوڑوں کی ناپسندیدہ عادات

[4856] ۱۰۱۔(۱۸۷۵) وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

[4853] تقدم تخريجه برقم (٤٨٢٦)

[4854] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الخيل معقود في نواصيها الخير الى يوم القيامة برقم (٢٨٥١) وفي المناقب باب (٢٨) برقم (٣٦١٥) والنسائي في (المجتبى) في الخيل باب: بركة الخيل برقم ٦/ ٢٥٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥)

[4855] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٣١)

[4856] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما يكره من الخيل برقم (٢٥٤٧) والترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء ما يكره من الخيل برقم (١٦٩٨) والنسائي في (المجتبى) في ←

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

[4856] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گھوڑے میں شِکال کو رسول اللہ ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔ (کیونکہ یہ نجیب عمدہ نہیں ہوتا)

مفردات الحدیث ❀ **شِکال:** کی تفسیر اگلی روایت میں آ رہی ہے، اس کے علاوہ بقول ابن درید، ایک طرف کا ہاتھ پاؤں سفید ہو تو وہ گھوڑا اشکال ہے اور بقول ابوعبید اور جمہور اہل لغت، جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک آزاد ہو اور کبھی اس کے برعکس تین آزاد اور ایک پاؤں سفید ہو'' اور اس کی تفسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔

[4857] ۱۰۲۔(. . . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيعًا

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى

[4857] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، عبد الرزاق کی روایت میں یہ اضافہ ہے، شِکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں ہو۔

[4858] (. . . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ

[4858]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن ابن وہب کی روایت میں عبد اللہ بن یزید کی نسبت نخعی کا ذکر نہیں ہے۔

← الخيل باب: الشكال في الخيل ٦/ ٢١٩۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: ارتباط الخيل في سبيل الله برقم (٢٧٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩٠)

[4857] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٣٣)

[4858] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الخيل باب: الشكال في الخيل ٦/ ٢١٩۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩٤)

۲۸...... بَاب: فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ۲۸: جہاد اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

[4859] ۱۰۳ـ(۱۸۷۶) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ))

[4859]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں نکلنے والے کو ضمانت دی، جبکہ صرف اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے، اس پر یقین رکھتے ہوئے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے، وہ میری ضمانت میں ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، یا اپنے جس گھر سے نکلا، اس میں اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، جو زخم بھی اللہ کی راہ میں لگے گا، قیامت کے دن وہ زخم اس حالت میں آئے گا، جس میں وہ لگتے وقت تھا، اس کا رنگ خون والا رنگ ہوگا اور مہک کستوری کی طرح ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ مسلمانوں کے لیے دشواری ہوگی، تو میں کسی دستہ سے کبھی پیچھے نہ بیٹھتا، جب وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ میں ان سب کو سواری مہیا کروں اور ان کے پاس اپنے طور پر سواری حاصل کرنے کی مقدرت نہیں اور مجھ سے پیچھے رہنا ان کے لیے دشواری کا باعث ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، میں چاہتا ہوں، میں اللہ کی راہ میں جنگ لڑتے شہید ہو جاؤں (پھر زندگی ملے) پھر غزوہ میں حصہ لیتے شہید ہو جاؤں (پھر زندگی ملے) پھر جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں۔‘‘

[4859] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: الجهاد من الايمان برقم (۳۶) ←

مفردات الحدیث ❶ تضمّن اللّٰه اور تکفل اللّٰه کا معنی ہے کہ اللہ اس کا ضامن اور کفیل ہے۔

❷ فهوَ عليّ ضامِن: وہ میری ذمہ داری اور ضمان میں ہے۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان جہاد میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے، رسول نے جو جہاد کے فضائل بتائے ہیں، ان کو دل کی گہرائی سے تسلیم کرتے ہوئے نکلتا ہے، تو شہادت کی صورت میں وہ جنتی ٹھہرتا ہے اور واپسی کی صورت میں محض اجر یا غنیمت دونوں سے حصہ پاتا ہے اور اگر اسے زخم لگتا ہے، تو وہ قیامت کے دن زخمی حالت میں اٹھے گا، اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوں، جس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی اور شہادت اس قدر بلند مرتبہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بار بار حاصل ہونے کی تمنا اور آرزو کی، حالانکہ دنیوی مشکلات اور مصائب سے گھبرا کر موت کی خواہش کرنا جائز نہیں ہے، مقصد یہ ہے کہ شہادت کی آرزو کی صورت میں انسان اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے دین کی سربلندی اور دشمن سے مسلمانوں کے دفاع اور تحفظ کا باعث بنتا ہے، دشمن کی کامیابی کا خواہاں نہیں ہوتا ہے۔

[4860] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[4860]۔ یہی روایت مصنف اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4861] ١٠٤۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ))

[4861]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ذمہ اٹھایا ہے کہ جو اس کی راہ میں جہاد کرے گا، اسے اس کے گھر سے صرف اس کی راہ میں جہاد اور اس کے وعدوں کی تصدیق میں نکالے گی، تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، یا اس کے اس گھر میں جس سے وہ نکلا تھا اجر یا غنیمت سمیت واپس لائے گا۔''

← والنسائي في (المجتبى) في الايمان باب: الجهاد ٨/ ١١٩۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: فضل الجهاد في سبيل الله برقم (٢٧٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠١)

[4860] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٩٤)

[4861] تقدم

[4862] ١٠٥ ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ))

[4862] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا، کہ اس کا زخم بہہ رہا ہوگا، رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو، کستوری کی طرح ہوگی۔

مفردات الحدیث

✻ **يَثْعَبُ**: تیزی سے بہہ رہا ہوگا، جیسا کہ دوسری روایت میں ہے۔ **يتفجر**: پھوٹ رہا ہوگا۔

[4863] ١٠٦ ـ(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا

حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي))

[4863] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے، قیامت کے دن، وہ اس حالت میں ہوگا، جس حالت میں لگا تھا، اس سے خون پھوٹ رہا ہوگا، رنگ خون کا رنگ ہوگا اور مہک کستوری والی مہک ہوگی۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ مسلمانوں کو دشواری میں مبتلا کروں گا تو میں کسی لیے دستہ سے پیچھے نہ بیٹھتا، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں انہیں سوار کروں اور ان کے پاس اپنے طور پر وسعت نہیں ہے کہ وہ میرے پیچھے روانہ ہو پڑیں اور ان کے نفوس ان کو گوارا نہیں کرتے، کہ وہ میرے پیچھے رہ جائیں۔''

[4862] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من كلم في سبيل الله عزوجل برقم (٣١٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٩٠)

[4863] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٥) وبرقم (١٤٧٧٩)

[4864] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ بِمِثْلِ حَدِیثِهِمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّی اُقْتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیَا)) بِمِثْلِ حَدِیثِ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ

[4864]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر مجھے خطرہ نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو مشقت میں ڈالوں گا، تو میں کسی دستہ سے پیچھے نہ رہتا۔“ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور اس سند سے یہ منقول ہے، آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں، میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔“ جیسا کہ اوپر ابوزرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر آئے ہیں۔

[4865] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ یَعْنِی الثَّقَفِیَّ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ كُلُّهُمْ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِیَّةٍ)) نَحْوَ حَدِیثِهِمْ

[4865]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا خطرہ نہ ہوتا، تو میں پسند کرتا کہ میں کسی دستہ سے پیچھے نہ رہوں۔“ جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

[4866] ۱۰۷۔(. . .)حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیهِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِی سَبِیلِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِیلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

[4866]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ذمہ

[4864] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۱۲) وبرقم (۱۳۷۱۳)

[4865] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: الجعائل والحمائل فی السبیل برقم (۲۹۷۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: تمنی القتل فی سبیل الله تعالی ۸/ ۱۵٦۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۸۵)

[4866] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٦۱۱)

لیا ہے، جو اس کی راہ میں نکلتا ہے۔“ اس سے لے کر یہاں تک بیان کیا، ”میں کسی ایسے دستہ سے پیچھے نہ بیٹھتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا۔“

۲۹...... بَاب: فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۲۹: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

[4867] ۱۰۸۔(۱۸۷۷)وحَدَّثَنَا اَبُوبكرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْد

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهِيدُ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

[4867]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی انسان نہیں ہے، جو فوت ہو اور اس کے ہاں اچھا مقام ہو کہ اسے دنیا میں واپس آنا پسند ہو، اگرچہ اسے دنیا و مافیھا مل جائے مگر شہید، تو وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا میں لوٹ آئے اور اسے دوبارہ شہادت ملے کیونکہ اسے شہادت کی فضیلت نظر آ رہی ہوتی ہے۔

فائدہ:......شہید کو اس لیے یہ مقام ملا ہے کہ اس کی روح جنت میں حاضر ہوتی ہے، جبکہ عام مسلمانوں کی ارواح وہاں قیامت کو پہنچیں گی، اللہ اور اس کے فرشتے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور وہ روح نکلتے ہی اپنی عزت اور اجر و ثواب کا مشاہدہ کر لیتے ہیں، موت کے وقت فرشتے ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور ان کی روح لے جاتے ہیں، ان کی ظاہری حالت ان کے ایمان اور خاتمہ بالخیر کی گواہ ہے۔

[4868] ۱۰۹۔(...)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ))

[4867] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٥)

[4868] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: تمنى المجاهد ان يرجع الى ←

[4868] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان بھی جنت میں داخل ہوتا ہے، وہ دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا، اگرچہ اس کو روئے زمین کی ہر چیز دے دی جائے، مگر شہید وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹے اور دس دفعہ شہید ہو، اس عزت و احترام کی بنا پر جو اسے حاصل ہے۔''

[4869] ۱۱۰-(۱۸۷۸)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ ((الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى))

[4869] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سی چیز اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارے بس میں نہیں ہے۔'' تو صحابہ کرام دوبارہ یا سہ بارہ آپ کے سامنے سوال کا اعادہ کیا، آپ ہر دفعہ یہی فرماتے، ''وہ تمہارے بس میں نہیں ہے۔'' تیسری مرتبہ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال، اس انسان کی طرح ہے، جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے، رات کو قیام کرتا ہے (زندگی میں) اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل پیرا ہے، روزے اور نماز سے تھکتا نہیں ہے، سستی نہیں کرتا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔''

فائدہ:...... انسان کے لیے یہ بہت مشکل کام ہے کہ وہ ہمیشہ دن بھر روزہ رکھے، رات کو قیام کرے اور اپنی پوری زندگی ہر قسم کے گرم و سرد اچھے، برے حالات فرمانبردارانہ گزارے اور اس میں کسی قسم کی سستی اور کاہلی نہ دکھائے، لیکن اخلاص کے ساتھ جہاد میں رہنے سے، اس کو یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے، اگرچہ وہاں ہر وقت اور ہر حالت میں جنگ نہیں ہو رہی ہوتی۔

[4870] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

← الدنيا برقم (۲۸۱۷) والترمذى فى (جامعه) فى فضائل الجهاد باب: فى ثواب الشهيد برقم (۱۶۶۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۲)

[4869] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۳۴)

[4870] طريق قتيبة اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجهاد باب: ماجاء فى فضل الجهاد برقم (۱۶۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۹۱) وطريق زهير بن حرب وطريق ابى بكر بن ابى شيبة تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۱۳) وبرقم (۱۲۸۰۰)

حَـدَّثَـنَـا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[4870]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4871] ۱۱۱۔(۱۸۷۹)حَـدَّثَـنِـي حَسَـنُ بْـنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي

الـنُّـعْـمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَـعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِـمَّـا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَـوْمُ الْـجُمُعَةِ وَلٰكِنْ اِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَاَنْزَلَ الـلّٰـهُ عَـزَّوَجَـلَّ اَجَـعَـلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ [التوبة: ۱۹] اَلْآيَةَ اِلَى آخِرِهَا

[4871]۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی نے کہا، مجھے اسلام لانے کے بعد حاجیوں کو پانی پلانے کے سوا کوئی عمل نہ کروں تو کوئی پرواہ نہیں ہے، دوسرے شخص نے کہا، اگر میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کی آبادی کے سوا کوئی عمل نہ کروں تو کوئی پرواہ نہیں ہے، تیسرے نے کہا، جو کچھ تم نے کہا، جہاد اس سے افضل ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور یہ جمعہ کا دن تھا، لیکن جب میں جمعہ پڑھ لوں گا، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جس میں تم اختلاف کر رہے ہو، اس کے بارے میں دریافت کروں گا، تو آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنایا، ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا، اس شخص کے عمل کے برابر قرار دیا ہے، جو اللہ اور آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، آخر تک توبہ آیت نمبر ۱۹۔

فائدہ:...... وہ آیت مبارکہ جو پہلے نازل ہو چکی ہوتی اور اس سے کسی واقعہ کے لیے استدلال کیا جاتا، تو صحابہ کرام اس کو بھی نزول سے تعبیر کر دیتے تھے، کیونکہ یہ آیت تو مشرکین کے بارے میں اتری تھی۔

[4871] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦٤۱)

[4872] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي
النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ

[4872] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٣٠...... بَاب: فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب ٣٠: صبح یا شام اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

[4873] ١١٢ ـ (١٨٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))**

[4873] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

فائدہ:...... دنیا و مافیہا کا کسی کو مل جانا دنیا میں ممکن نہیں ہے، اس کے عہدے اور مناصب، اس کا مال و دولت، اس کی کوٹھیاں اور بنگلے، دنیا کی ہر قسم کی آسائشیں اور سہولتیں، تمام انسانوں میں تقسیم ہیں، لیکن اگر کوئی ایمان دار انسان خلوص نیت سے صبح و شام کے اوقات میں سے کوئی وقت اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا ہے تو یہ اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، یا دنیا و مافیہا خرچ کر کے پھر بھی اتنا اجر و ثواب حاصل نہیں ہو سکتا۔

[4874] ١١٣ ـ (١٨٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ **((وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))**

[4874] ۔حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کا وقت جو انسان اللہ کی راہ میں نکلتا ہے، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

[4872] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦٤١)

[4873] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٦)

[4874] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: مثل الدنيا في الآخرة برقم (٦٤١٥) انظر (التحفة) برقم (٤٧١٦)

[4875] ١١٤ ـ(. . .)وحدثنا ابوبكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب قالا حدثنا وكيع عن سفيان عن ابي حازم

عن سهل بن سعد الساعدي عن النبي ﷺ قال ((غدوة او روحة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها))

[4875] ۔حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ”اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

[4876] ١١٤ م ـ(١٨٨٢)حدثنا ابن ابي عمر حدثنا مروان بن معاوية عن يحيى بن سعيد عن ذكوان ابي صالح

عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ((لولا ان رجالا من امتي)) وساق الحديث وقال فيه ((ولروحة في سبيل الله او غدوة خير من الدنيا وما فيها))

[4876] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ میری امت کے لوگ،“ آگے فضل الجہاد والی ابو ہریرہ کی روایت بیان کی، اس میں یہ ہے، ”بلاشبہ، اللہ کی راہ میں شام کو نکلنا یا صبح کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

[4877] ١١٥ ـ(١٨٨٣)وحدثنا ابوبكر بن ابي شيبة واسحق بن ابراهيم وزهير بن حرب واللفظ لابي بكر واسحق قال اسحق اخبرنا و قال الآخران حدثنا المقرء عبد الله بن يزيد عن سعيد بن ابي ايوب حدثني شرحبيل بن شريك المعافري عن ابي عبد الرحمن الحبلي قال سمعت ابا ايوب يقول قال رسول الله ﷺ ((غدوة في سبيل الله او روحة خير مما طلعت عليه الشمس وغربت))

[4877] ۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔“

[4875] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الغدوة والروحة في سبيل الله برقم (٢٧٩٤) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: فضل غدوة في سبيل الله عزوجل ٨/ ١٤٧ ـ انظر (التحفة) برقم (٤٦٨٢)

[4876] تقدم تخريجه في الامارة باب: فضل الجهاد والخروج في سبيل الله برقم (٤٨٤٢)

[4877] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: فضل الروحة في سبيل الله عزوجل برقم (٣١١٩) انظر (التحفة) برقم (٣٤٦٦)

فائدہ ....جن چیزوں پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے، سے مراد دنیا و مافیہا ہے۔

[4878] (. . .) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِی اَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِی شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ

اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِیَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَآءً

[4878] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۱...... بَاب: بَيَانِ مَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

باب ۳۱: اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجاہد کے لیے جو مراتب رکھے ہیں ان کا بیان

[4879] ۱۱۶۔(۱۸۸۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی اَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ

عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))** فَعَجِبَ لَهَا اَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ **((وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ))** قَالَ وَمَا هِیَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ **((الْجِهَادُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ))**

[4879] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوسعید، جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے ضابطہ حیات ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' ابوسعید کو یہ بات بہت اچھی لگی، تو اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے دوبارہ سنایئے، آپ نے ایسے کیا، پھر فرمایا: ''ایک اور خصلت ہے، اس سے بندے کے جنت میں سو درجے بلند کیے جاتے ہیں، دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر فاصلہ ہے۔'' ابوسعید نے پوچھا، وہ کون سی خصلت ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد۔''

[4878] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٨٥٤)

[4879] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی الجهاد باب: درجة المجاهد فی سبيل الله عزوجل برقم (٣١٣١) انظر (التحفة) برقم (٤١١٢)

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جنت میں تو انسان جہاد کے بغیر بھی چلا جائے گا، لیکن وہ مراتب و درجات جو انتہائی بلند و بالا اور اشرف ہیں، ان سے محروم ہو جائے گا اور ان نعمتوں سے محروم رہے گا، جن کا تصور بھی انسان اس دنیا میں نہیں کر سکتا۔

٣٢...... بَاب: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ اِلَّا الدَّيْنَ

باب ٣٢: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، اس کی قرض کے سوا تمام خطائیں قصور معاف ہو جاتے ہیں۔

[4880] ١١٧ ـ(١٨٨٥)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ ((اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْاِيمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي ذٰلِكَ))

[4880] ۔حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ان کے درمیان وعظ کے لیے کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا، ''اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان سب سے بہتر عمل ہیں۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا، یا رسول اللہ! مجھے بتائیے، اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، تو کیا مجھے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاں، اگر تو اللہ کی راہ میں، صابر اور ثواب کی نیت کرتے ہوئے، سامنے منہ کر کے، پشت دکھا کے نہیں، قتل ہو گیا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تو نے کیا کہا؟'' اس نے کہا، بتائیے، اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، تو کیا مجھے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جبکہ تو صبر کرنے والا، رضائے الٰہی کا طالب، آگے بڑھنے والا، نہ کہ پشت دکھانے والا ہو، بشرطیکہ تجھ پر قرضہ نہ ہو، کیونکہ جبریل نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے۔''

[4880] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء فيمن يستشهد وعليه دين برقم (١٧١٢) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل في سبيل الله تعالى وعليه دين ٨/ ١٥٨ و ٨/ ١٥٩ ـ انظر (التحفة) برقم (١٢٠٩٨)

فائدہ:...... ایمان باللہ دین کی بنیاد اور اساس ہے، اس کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے اور ارکان خمسہ میں سے یہ اساس ہے اور جہاد اگرچہ ارکان خمسہ میں داخل نہیں ہے، لیکن یہ ان کا محافظ ہے اور دین کی اقامت اس کے بغیر ممکن نہیں ہے، لیکن حقوق العباد کا مارنا اتنا سنگین جرم ہے، کہ جہاد جیسی عظیم چیز بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتی، لیکن آج لوگوں کا پیسہ کھانا اور ان کے حقوق پامال کرنا حقیر عمل سمجھا جاتا ہے اور لوگوں کے مال و جائیداد ہڑپ کرنے کے لیے قبضہ گروپ دندناتے پھرتے ہیں، کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے، نیز اگر مال کا ہڑپ کرنا معاف نہیں ہوسکتا، تو قتل اور خون بہانا کیسے معاف ہوسکتا ہے۔

[4881] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ

[4881] ۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، حضرت ابو قتادہ کی روایت بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا، بتائیے، اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[4882] ۱۱۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ

[4882] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، ایک دوسرے سے یہ زائد بیان کرتا ہے، کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس نے کہا، بتائیے، اگر میں اپنی تلوار چلاؤں، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4883] ۱۱۹۔(۱۸۸۶) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ

[4881] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٥٧)

[4882] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل في سبيل الله تعالى وعليه دين ٨/ ١٥٩ ـ انظر (التحفة) برقم (١٢١٠٤)

[4883] تفرد به مسلم ـ انظر (التحفة) برقم (٨٨٥٨)

فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ**))

[4883] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کا قرضہ کے سوا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔''

[4884] ۱۲۰۔(. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ**))

[4884] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں قتل ہونا قرضہ کے سوا ہر چیز کا کفارہ بنتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شہادت سے قرضہ کے سوا تمام حقوق معاف ہو جاتے ہیں، جبکہ دوسری احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ بغیر معاف نہیں ہوتے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ خود معاف فرما دے، جس طرح ایک انسان قرضہ، ادائیگی کی نیت سے لیتا ہے اور وہ ادائیگی کی کوشش بھی کرتا ہے اور اس کی نیت بھی یہی ہے کہ میں قرضہ ہر صورت میں ادا کرنا ہے، لیکن ادا نہیں کر سکتا، تو اللہ تعالیٰ قرض خواہ کو اپنی طرف سے اجر و ثواب دے کر راضی فرما دے گا اور مقروض کو معاف فرما دے گا۔

۳۳...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

باب ۳۳: شہداء کی ارواح جنت میں ہیں اور وہ زندہ، اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں

[4885] ۱۲۱۔(۱۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

[4884] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۸۵۸)

[4885] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة آل عمران برقم (۳۰۱۱) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل الشهادة فی سبیل الله تعالی برقم (۲۸۰۱) انظر (التحفة) برقم (۹۵۷۰)

اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ [العمران:١٦٩] قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ ثُمَّ تَاْوِى اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَىَّ شَيْءٍ نَشْتَهِى وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِىْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِىْ سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا))

[4885] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی تین سندوں سے بیان کرتے ہیں، کہ مسروق رحمہ اللہ نے کہا، ہم نے عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا، جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں، ان کو مردے خیال نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔ (آل عمران، آیت نمبر ١٦٩) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ہم نے بھی آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، ان کے لیے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکائی گئیں ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں، چرتی چگتی ہیں، پھر ان قندیلوں میں آ کر جگہ پکڑتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا، کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے، انہوں نے کہا، ہم کیا خواہش کر سکتے ہیں، ہم جہاں چاہتے ہیں، جنت میں چرتے چگتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ معاملہ تین دفعہ کیا، جب انہوں نے سمجھا کہ سوال کیے بغیر ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، انہوں نے کہا، اے ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمارے روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دے، تاکہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں، تو جب اللہ نے یہ دیکھا کر کہ انھیں کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے، تو انہیں چھوڑ دیا۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء کی ارواح جنت میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، یعنی ان کے جسم و بدن کی جگہ انہیں سبز پرندوں کی شکل میں جسم ملا ہے، جس میں وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور عرش سے لٹکے ہوئے قادیل میں رہتے ہیں اور ان کی دنیا میں آنے کی خواہش پوری نہیں ہوتی، اس جہان سے ان کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور برزخی جہاں سے ان کا تعلق قائم ہو جاتا ہے، لیکن عام مومنوں کی روح کو پرندہ کی شکل دی جاتی ہے، جبکہ شہید کی روح سبز پرندے کے پیٹ میں ہے، اس لیے دونوں میں فرق ہے، دونوں کا مقام و مرتبہ یکساں نہیں ہے اور جنت کی نعمتوں سے لطف اندوزی میں بھی برابر نہیں ہے، لیکن اس جہان میں اس کی مکمل تفصیلات کو جاننا ممکن نہیں ہے، لیکن اس حدیث سے تناسخ یا آواگون پر استدلال درست نہیں ہے،

کیونکہ تناسخ میں روح اسی جہان فانی میں ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہوتی ہے، پھر اس سے نکل کر کسی دوسرے میں داخل ہوتی ہے، اس طرح عذاب وثواب کا چکر اسی دنیا میں چلتا رہتا ہے، جبکہ شہداء کی ارواح اس دنیا کی بجائے برزخ کے عالم میں سبز پرندوں میں ہیں، دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پھر قیامت تک ان سے نکل کر کسی اور جسم میں نہیں جانا ہے اور تناسخ میں تو یہ چکر بار بار اسی دنیا میں چل رہا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، جنت اب بھی موجود ہے، جہاں شہداء کی ارواح نعمتوں سے بھرپور طریقہ سے متمتع ہو رہی ہیں۔

٣٤...... بَاب: فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

باب ٣٤: جہاد اور سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت

[4886] ١٢٢ـ(١٨٨٨)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

[4886] ـ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر پوچھا، سب لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑی دروں میں کسی درہ میں وہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جو انسان ارکان اسلام کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد میں حصہ لیتا ہے اور دونوں کو قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت آمادہ رہتا ہے اور جب ایسا دور آ جائے گا، جس میں لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے میں اپنا دین محفوظ نہیں رہ سکے گا، تو پھر وہ انسان بہتر ہوگا، جو

[4886] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: افضل الناس مومن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله برقم (٢٧٨٦) وفي الرقاق باب: العزلة راحة من خلاط السوء برقم (٦٤٩٤) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في ثواب الجهاد برقم (٢٤٨٥) والترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في اي الناس افضل برقم (١٦٦٠) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٧٨)

سب لوگوں سے اس لیے الگ تھلگ ہو جائے گا، کہ اپنے دین کو محفوظ رکھ سکے اور لوگوں میں رہ کر کسی کے لیے اذیت اور ضرر کا باعث نہ بنے، لیکن اگر وہ اپنے اہل وعیال کے حقوق کو نظر انداز کر کے الگ تھلگ ہوتا ہے، تو یہ گوشہ نشینی یا عزلت اس کے لیے فضیلت کا باعث نہیں ہے۔

[4887] ۱۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ ((رَجُلٌ أَيُّ)) النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

[4887]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں بہترین فرد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو اپنے نفس اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ آدمی جو پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں الگ تھلگ اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

[4888] ۱۲۴۔(. . .)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ثُمَّ رَجُلٌ))

[4888]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، ابن شہاب کی مذکورہ بالا سند سے حدیث بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا: ''اور ایک آدمی جو کسی گھاٹی میں ہے،'' ''ثُمَّ'' کا لفظ نہیں ہے، باقی روایت وہی ہے۔

[4889] ۱۲۵۔(۱۸۸۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))

[4889]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین زندگی

[4887] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٦٣)

[4888] تقدم تخريجه برقم (٤٨٦٣)

[4889] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٢٤)

اس آدمی کی ہے، جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر لڑ رہا ہے، جب وہ دشمن کی آواز سنتا ہے، یا گھبراہٹ محسوس کرتا ہے، اس پر اڑ کر پہنچ جاتا ہے، قتل اور موت اس کے محل میں تلاش کرتا ہے، یا وہ انسان جو کچھ بکریوں کے ساتھ پہاڑی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی کے اندر رہتا ہے، نماز کا اہتمام کرتا ہے اور زکاۃ ادا کرتا ہے اور اپنی موت تک اپنے رب کی بندگی کرتا ہے، لوگوں سے خیر کے علاوہ کسی چیز میں نہیں۔

مفردات الحدیث ❶ **المعاش**: زندگی۔ ❷ **هَيْعَةٌ**: دشمن کی آمد پر خطرہ کی آواز۔ ❸ **فَزَعَةٌ**: دشمن کے حملہ کے خطرہ کے سبب گھبراہٹ طاری ہونا۔ ❹ **يبتغي القتل والموت مظانه**: وہ شہادت کی تلاش میں اس جگہ پہنچتا ہے، جو قتل اور موت کی جگہ ہے، یعنی جہاں موت آ سکتی ہے اور شہادت کی آرزو پوری ہو سکتی ہے۔ ❺ **شَعَفَه**: ج شَعَفٌ: پہاڑ کی چوٹی۔ ❻ **اليقين**: موت۔ ❼ **طار عليه**: اس پر تیزی سے اس کا رخ کرتا ہے۔

[4890] ۱۲۶۔(. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا

عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى

[4890]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''ان پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں،'' یحییٰ کی روایت میں شعفة من هذه الشعف ہے۔ یہاں شِعبه مِن الشِعاب ہے۔

[4891] ۱۲۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ ((فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ))

[4891]۔ یہی روایت، امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے ابوحازم کی حدیث کے ہم معنی بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں۔''

[4890] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٦٦)
[4891] تقدم تخريجه برقم (٤٨٦٦)

مفردات الحدیث ❊ شِعْب ج شِعَاب: پہاڑوں کے اندر کا راستہ، درہ یا گھاٹی۔

۳۵...... بَاب :بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

باب ۳۵: ان دو آدمیوں کا بیان جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں

[4892] ۱۲۸۔(۱۸۹۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ کِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا کَیْفَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَیُسْتَشْهَدُ ثُمَّ یَتُوبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِیْ سَبِیلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَیُسْتَشْهَدُ))

[4892]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے، جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اللہ کے رسول! کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا، ''ایک اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے، تو مسلمان ہو جاتا ہے، پھر اللہ عزوجل کی راہ میں لڑتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے۔

[4893] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو کُرَیْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4893]۔یہی روایت امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[4894] ۱۲۹۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَذَکَرَ أَحَادِیثَ مِنْهَا

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَیْنِ یَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ کِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ))

[4892] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: اجتماع القاتل والمقتول فی سبیل الله فی الجنة برقم (۳۱٦۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳٦۸۵)

[4893] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فیما انکرت الجهمیة برقم (۱۹۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳٦٦۳)

[4894] تقدم

قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ))

[4894]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے، جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے، دونوں جنت میں داخل ہو جاتے'' صحابہ کرام نے دریافت کیا، کیسے ہوگا! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ایک مقتول ہوکر جنت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر دوسرے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اور اسے اسلام کی ہدایت دیتا ہے، پھر وہ اللہ کی راہ میں لڑکر شہادت پالیتا ہے۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ ہنستا ہے، لیکن اس کی ہنسی اسی کے شان کے لائق ہوتی ہے، اس کی حقیقت کو نہیں جانا جاسکتا اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے تشبیہ وتمثیل کی طرح تاویل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

٣٦...... بَاب: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

باب ٣٦: جس نے کافر کو قتل کیا، پھر راہ راست پر قائم رہنے کی توفیق ملی

[4895] ١٣٠-(١٨٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))

[4895]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کا (مسلمان) قاتل کبھی آگ میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

فائدہ:...... کافر اپنے کفر کی بنا پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اس کا قاتل مسلمان اگر راہ راست پر قائم رہا، کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، یا ان سے توبہ کرلی تو وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ دین پر صحیح استقامت نہ دکھا سکا اور کبیرہ گناہوں کا بلاتوبہ ارتکاب کیا، تو وہ گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں داخل ہوگا، لیکن دونوں کا مقام الگ الگ ہوگا، وہ یکجا نہیں ہوں گے، کہ کافر اس کو یہ عار دلا سکے کہ تم بھی تو میرے ساتھ ہو تیرے اسلام نے تجھے کیا فائدہ دیا۔

[4896] ١٣١-(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

[4895] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في فضل من قتل كافرا برقم (٢٤٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٤)

[4896] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٩)

مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))

[4896] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دو آگ میں اس طرح داخل نہیں ہوں گے، کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچا سکے۔'' پوچھا گیا، وہ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جس نے کافر کو قتل کیا، پھر ایمان پر قائم رہا۔''

فائدہ: ......ایک مسلمان جو ایمان پر قائم رہا، لیکن کبائر کا ارتکاب کرتا ہے، تو وہ سزا بھگتنے کے لیے اگر معافی نہ ملے......دوزخ میں داخل ہو سکتا ہے، لیکن فرق مراتب کی بنا پر کافر اور اس کی جگہ ایک نہیں ہو سکتی کہ وہ اکٹھے ہو سکیں۔

۳۷......بَاب: فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيفِهَا

باب ۳۷: اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت اور اس میں اضافہ

[4897] ۱۳۲ـ(۱۸۹۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ

عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَكَ ((بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))

[4897] ۔حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی اونٹنی لایا اور کہنے لگا، یہ اللہ کی راہ میں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے قیامت کے دن اس بدلہ میں سات سو (۷۰۰) اونٹنیاں ملیں گی، سب کے مہار ڈالی ہو گی۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر خلوص نیت سے جہاد کے لیے کوئی چیز دی جائے تو اس میں سات سو گنا تک اضافہ ہوتا ہے، ایک چیز کے عوض اسے سات سو اشیاء ملیں گی۔

[4898] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَآئِدَةَ ح و حَدَّثَنِی بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا

[4897] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل الصدقة فی سبیل الله عزوجل برقم (۳۱۸۷) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲)

[4898] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٨٧٤)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4898]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

۳۸...... بَاب: فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ وَخِلَافَتِهِ فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

باب ۳۸: اللہ کی راہ میں جنگ لڑنے کے لیے نکلنے والے کی سواری وغیرہ کے ذریعہ اعانت اور اس کے گھر والوں میں بہترین انداز سے جانشینی کی فضیلت

[4899] ۱۳۳۔(۱۸۹۳) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي مَسْعُودِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ ((مَا عِنْدِي)) فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِه))

[4899]۔حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، میری سواری ہلاک ہوگئی، تو مجھے سواری دیجئے، آپ نے فرمایا: ''میرے پاس تو نہیں ہے۔'' تو ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اسے ایسے انسان کا پتہ دیتا ہوں، جو اسے سواری مہیا کرے گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھے کام کی راہنمائی کرے گا تو اسے بھی کرنے والے کا اجر ملے گا۔''

مفردات الحدیث ✲ اُبْدِعَ بِی: میری سواری ہلاک ہوگئی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی اچھے کام کی تلقین کرنا، علم دین سکھانا، عبادات کا طریقہ بتانا، اتنے ہی اجر وثواب کا باعث بنتا ہے، جتنا اجر وثواب اس کار خیر کو سرانجام دینے والے کو ملے گا، اس لیے اچھے اور نیک کام کی طرف راہنمائی کرکے اجر وثواب کے حصول کی کوشش کرنا چاہیے۔

[4900] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4899] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الدال علی الخیر برقم (۵۱۲۹) والترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: ما جاء فی الدال علی الخیر کفاعله برقم (۲۶۷۱) وبرقم (۲۶۷۱م) انظر (التحفة) برقم (۹۹۸۶)

[4900] تقدم تخریجه فی الحدث السابق برقم (۴۸۷۶)

[4900]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت، اعمش ہی کی مذکورہ سند سے بیان کرتے ہیں۔

[4901] ۱۳٤۔(۱۸۹٤)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ((ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ)) فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ ((أَعْطِيهِ)) الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ

[4901]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلہ کے ایک نوجوان نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں غزوہ میں حصہ لینا چاہتا ہوں اور میرے پاس اس کی تیاری کے لیے کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ''اس آدمی کے پاس جاؤ، اس نے جنگ کے لیے تیاری کی تھی، لیکن وہ بیمار ہو گیا۔'' وہ اس کے پاس آ کر کہنے لگا، رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں، ''جو سامان جنگ تو نے تیار کیا ہے، وہ مجھے دے دو۔'' اس نے اپنی بیوی سے کہا، اے فلاں! جو سامان میں نے تیار کیا، اسے دے دے اور اس میں سے کوئی چیز نہ رکھنا، اللہ کی قسم! تو اس سے جو چیز رکھے گی، وہ تیرے لیے باعث برکت نہیں ہو گی۔

[4902] ۱۳٥۔(۱۸۹٥)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوالطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

[4902]۔حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو تیار کیا، تو اس نے بھی جہاد کیا اور اس نے غازی کے گھر کا اچھائی کے ساتھ خیال رکھا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا۔''

[4901] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فيما يستحب من انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل برقم (۲۷۸۰) انظر (التحفة) برقم (۳۲٤)

[4902] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: فضل من جهز غازيا او خلفه بخير برقم (۲۸٤۳) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: ما يجزى من الغزو برقم (۲۵۰۹) والترمذی ←

[4903] ١٣٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا))

[4903] ۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جہاد میں حصہ لینے والے کو سامان جنگ فراہم کیا، اس نے یقیناً غزوہ میں حصہ لیا اور جس نے جہاد کرنے والے کے گھر والوں میں اس کی نیابت کی اس نے بھی واقعی جہاد میں حصہ لیا۔''

فائدہ :...... جو انسان کسی ایسے انسان کو سامان حرب خرید کر دیتا ہے، جو جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے، تو یہ چونکہ اس کے جہاد میں حصہ لینے کا سبب اور واسطہ ہے، اس لیے اس کو بھی جہاد میں شرکت کرنے والوں کی طرح اجر و ثواب حاصل ہوگا، اس طرح جو انسان مجاہد کے گھر والوں کی ضروریات پوری کرتا ہے، ان کے کام کاج کرتا ہے، وہ بھی اس کی نیابت کر کے اس کو گھر کی فکر سے بے نیاز کرتا ہے تاکہ وہ جہاد میں یکسوئی سے حصہ لے سکے، اس لیے، اس کو بھی اجر و ثواب حاصل ہوگا، لیکن ہر ایک کو ثواب اپنے اپنے عمل کے مطابق ملے گا، سب کا ثواب برابر نہیں ہوگا۔

[4904] ١٣٧ـ(١٨٩٦)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ
عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا))

[4904] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ، ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ بنو لحیان کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''ہر خاندان کے دو افراد میں سے ایک فرد نکلے اور اجر دونوں کو ملے گا۔''

[4905] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي

← في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في فضل من جهز غازيا برقم (١٦٢٨) وبرقم (١٦٣١) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: فضل من جهز غازيا ٦/ ٤٦ـ انظر (التحفة) برقم (٣٧٤٧)
[4903] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٧٩)
[4904] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما يجزى من الغزو برقم (٢٥١٠) انظر (التحفة) برقم (٤٤١٤)
[4905] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٨١)

عَنْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ

[4905]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پارٹی روانہ فرمائی، اوپر کی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

[4906] (. . .)وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَه

[4906]۔امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[4907] ۱۳۸۔(. . .)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلٰى بَنِي لَحْيَانَ((**لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ**))

[4907] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنولحیان کی طرف ایک دستہ یہ کہہ کر روانہ فرمایا، ''ہر گھر کے دو مردوں میں سے ایک مرد نکلے۔'' پھر گھر بیٹھنے والے کو فرمایا: ''تم میں سے جس نے روانہ ہونے والے کے اہل اور اس کے مال میں بہترین نیابت کی، اس کو نکلنے والے کے آدھے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔''

فائدہ:...... جو انسان جہاد میں بالفعل حصہ لیتا ہے، اس کو دو ثواب ملتے ہیں، اجر اصل اور اجر فضل (اضافہ و زیادتی) تو اس کی نیابت بالخیر کرنے والے کو اصل اجر کا نصف کے برابر ملتا ہے اور اضافہ یا تضعیف تو صرف بالفعل حصہ لینے والے کے لیے ہے۔

۳۹...... بَاب: حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ

باب ۳۹: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت وعزت اور ان کے سلسلہ میں خیانت کے مرتکب کا گناہ

[4908] ۱۳۹۔(۱۸۹۷)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

[4906] تقدم تخريجه برقم (٤٨٨١)

[4907] تقدم تخريجه برقم (٤٨٨١)

[4908] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: حرمة نساء المجاهدين على القاعدين برقم (٢٤٩٦) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من خان غازيا في اهله ٦/ ٥٠ و ٦/ ٥١۔ انظر (التحفة) برقم (١٩٣٣)

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))

[4908] ۔سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد میں شرکت کرنے والوں کی بیوی کی عزت گھر بیٹھ رہنے والوں پر اپنی ماؤں کی عزت کی طرح ہے اور گھر بیٹھ رہنے والوں میں سے جو آدمی بھی کسی مجاہد کے گھر والوں میں اس کی نیابت کرتا ہے اور ان کے سلسلہ میں مجاہد کی خیانت کرتا ہے، تو اسے قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، تو وہ اس کے عملوں میں سے جتنا چاہے گا لے سکے گا، تو تمہارا کیا خیال ہے؟'' (کیا وہ اس کا کوئی عمل چھوڑے گا)

[4909] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

[4909] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4910] ١٤٠ ۔(. . .) وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ)) فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))

[4910] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، فرمایا: ''اس کی نیکیوں میں سے جو چاہو لے لو۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا، ''تو تمہارا کیا خیال ہے؟''

فائدہ :......جس طرح انسان اپنی ماں کی عزت و احترام کرتا ہے، اسے نظر بد سے نہیں دیکھتا اور اس کے ساتھ قابل اعتراض خلوت و گفتگو نہیں کرتا اور اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے، اس کی ضروریات کو پوری کرتا ہے، تو جہاد سے پیچھے رہ کر مجاہدین کی نیابت کرنے والوں کو ان کی بیویوں کے ساتھ اپنی ماؤں والا طرز عمل اختیار کرنا ہوگا اور اگر کوئی انسان خیانت کا مرتکب ہوگا، ان کی عزت و ناموس پامال کرے گا، یا مالی خیانت کرے گا، تو یہ اس قدر سنگین جرم ہے کہ مجاہد کو اس خائن کی تمام نیکیاں لینے کا اختیار ملے گا اور وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑنے کا روادار نہیں ہوگا۔

[4909] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٨٥)
[4910] تقدم تخريجه برقم (٤٨٨٥)

۴۰...... بَاب: سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ

باب ٤٠: فرضیت جہاد معذوروں سے ساقط ہے۔ (معذوروں پر جہاد فرض نہیں ہے)

[4911] ١٤١-(١٨٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّهُ سَمِعَ

الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ [النساء: ٩٠] فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

[4911] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ سورۃ نساء آیت نمبر ۹۰، ''گھر بیٹھ رہنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن برابر نہیں ہیں۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو (لکھنے کا) حکم دیا، تو وہ لکھنے کے لیے شانہ کی ہڈی لے آئے، تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنی نابینا ہونے کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آیت یوں اتاری گئی، ''وہ بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں ہیں جو معذور نہیں ہیں۔'' امام شعبہ، براء رضی اللہ عنہ کی طرح اس آیت کے بارے میں حضرت زید بن ثابت سے بھی بیان کرتے ہیں۔

[4912] ١٤٢-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

[4911] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: قول الله عزوجل ﴿لا يستوى القاعدون من المومنين غير اولى الضرر والمجاهدون فى سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسم على القاعدين درجة وكلا وعد الله الحسنى وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما درجات منه ومغفرة ورحمة وكان الله غفورا رحيما﴾ برقم (٢٨٣١) وفى التفسير باب ﴿لا يستوى القاعدون من المومنين --- والمجاهدون فى سبيل الله﴾ برقم (٤٥٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٧٧)

[4912] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٨٩)

[4912] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت اتری، ''گھر بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں ہیں، تو ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے آپ سے گفتگو کی، تو یہ ٹکڑا اترا، ''سوائے معذوروں کے۔''

۴۱...... بَاب: ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ

باب ٤١: شہید کے لیے جنت کا ثبوت

[4913] ١٤٣ ـ(١٨٩٩)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ

جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ

[4913] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی نے پوچھا، میں کہاں ہوں گا؟ اے اللہ کے رسول! اگر میں قتل کر دیا جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' تو اس کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں، وہ اس نے پھینک دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ وہ شہید ہو گیا، سوید کی روایت میں ہے، ایک آدمی نے غزوہ احد کے دن نبی اکرم ﷺ سے پوچھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو انسان خلوص نیت سے دنیوی لذتوں کو ترک جنت کے لیے تیزی دکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کی قدر دانی فرماتے ہوئے اس کے لیے جنت میں جانے کا انتظام فرما دیتا ہے، یہ کون تھا؟ بقول امام خطیب بغدادی، یہ عمیر بن حمام انصاری تھا، جبکہ بقول حافظ ابن حجر اس کا واقعہ جنگ بدر سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ اس حدیث میں جنگ احد کا ذکر ہے۔اس لیے یہ عمیر نہیں ہو سکتا اور عمیر کا تذکرہ آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے۔

[4914] ١٤٤ ـ(١٩٠٠)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

[4913] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة احد برقم (٤٠٤٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: ثواب من قتل فی سبيل الله عزوجل ٦/ ٣٣۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٥٠)

[4914] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣٤)

جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی النَّبِیتِ قَبِیلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((عَمِلَ هٰذَا یَسِیرًا وَاُجِرَ كَثِیرًا))

[4914] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنو نبیت کا ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں گواہی دیتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں، پھر آگے بڑھ کر لڑنے لگا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کم عمل کر کے بہت زیادہ اجر پا لیا۔''

فائدہ: ...... بخاری شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ آدمی مسلح ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، میں جنگ لڑوں یا مسلمان ہو جاؤں، تو آپ نے فرمایا، مسلمان ہو کر پھر جنگ لڑ، تو یہ عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ جسے ایک نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اور یہ اصیرم کے نام سے معروف تھا جو بنو عبدالاشھل سے تھا جو نبی عبیت کی ایک شاخ ہے اور عبیت عمرو بن مالک بن اوس کا لقب ہے۔

[4915] ١٤٥۔(١٩٠١) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِی النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِیرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُسَیْسَةَ عَیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیرُ اَبِی سُفْیَانَ فَجَآءَ وَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِی وَغَیْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اَدْرِی مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ ((اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُونَهٗ فِی ظُهْرَانِهِمْ فِی عُلْوِ الْمَدِینَةِ فَقَالَ ((لَا اِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِكِینَ اِلٰی بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی اَكُونَ اَنَا دُونَهٗ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُومُوا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُولُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ یَا رَسُولَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بَخٍ بَخٍ

[4915] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی بعث العیون برقم (٢٦١٨) انظر (التحفة) برقم (٤٠٨)

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يَحْمِلُكَ)) عَلَى ((قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ

[4915]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر روانہ فرمایا تا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کے حالات کا جائزہ لے، وہ واپس آیا تو میرے سوا اور رسول اللہ ﷺ کے سوا گھر میں کوئی نہ تھا، ثابت کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کو مستثنیٰ کیا تھا، اس نے آپ کو واقعہ سنایا، تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور خطاب فرمایا، اس میں کہا، ہمیں ایک چیز مطلوب ہے، تو جس کی سواری گھر میں ہے، وہ ہمارے ساتھ سوار ہو جائے،'' تو کچھ لوگ آپ سے ان سواریوں کے بارے میں اجازت مانگنے لگے، جو مدینہ کے بالائی علاقہ میں تھیں، آپ نے فرمایا، ''نہیں، وہی لوگ نکلیں جن کی سواریاں موجود ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی روانہ ہو گئے، حتی مشرکوں سے بدر میں پہلے پہنچ گئے اور مشرک بھی آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے، حتیٰ کہ میں آگے ہوں،'' مشرکین قریب آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف اٹھو، جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔'' عمیر بن حمام انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول! جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' اس نے کہا، واہ، واہ، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تم واہ، واہ کلمہ تحسین کیوں کہہ رہے ہو؟'' اس نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اس امید پر کہ میں بھی اس کے باشندوں میں داخل ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''تو اہل جنت میں سے ہے۔'' تو اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگا، پھر کہا، اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ تو بہت طویل زندگی ہو گی اور وہ کھجوریں جو اس کے پاس تھیں، پھینک دیں اور دشمن سے لڑنے لگا، حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔

مفردات الحدیث
☆ طَلِبَة: مطلوبہ ضرورت۔ قرن: ترکش

فائدہ:...... ابوسفیان ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا تھا، جس کے ساتھ صرف تیس چالیس آدمی تھے، آپ نے اس کے حالات سے آگاہی کے لیے جاسوس روانہ کیا، پھر اس کی رپورٹ پر مطلوبہ چیز سے آگاہ کیے بغیر نکلنے کا حکم دیا تا کہ خبر عام نہ ہو جائے اور فوری تعاقب کی بنا پر لوگوں کو جمع کرنے کے لیے کچھ توقف نہیں کیا اور قافلہ کا تعاقب مطلوب تھا، اس لیے، اس کے لیے کوئی خاص اہتمام اور تیاری نہیں کی اور حضرت

عمیر نے جنتی ہونے کی پیش گوئی سن کر چند کھجوریں کھانے کے لیے وقت صرف کرنا بھی گوارا نہیں کیا اور انہیں پھینک کر وہاں جانے کے لیے دشمن سے جا ٹکرائے، لیکن اس سے یہ استدلال کرنا درست نہیں ہے کہ آپ کو یہ پتہ تھا کون جنتی ہے اور کون دوزخی ہے، کیونکہ اس کا مدار وحی پر تھا۔

[4916] ١٤٦۔(١٩٠٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسٰى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ

[4916] ۔ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے دشمن کے سامنے یہ کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔'' تو ایک پراگندہ حالت آدمی کھڑا ہو کر پوچھنے لگا، اے ابو موسیٰ (عبد اللہ بن قیس کی کنیت ہے) کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہنے لگا، میں تمہیں سلام پیش کرتا ہوں، پھر اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چل پڑا، اور اس سے ضرب لگائی حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔

فائدہ:...... اگر کوئی بہادر اور جری انسان، دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے اکیلا ہی اس کے اندر گھس جائے اور شہید ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اکیلا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکتا ہو، بلکہ پکڑے جانے کا اندیشہ ہو جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو، تو پھر ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

[4917] ١٤٧۔(٦٨٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ

[4916] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی فضل الجهاد باب: ما ذكر ان ابواب الجنة تحت ظلال السيوف برقم (١٦٥٩) انظر (التحفة) برقم (٩١٣٩)

[4917] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٧)

خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا))

[4917]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے، آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی روانہ فرمائیں، جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں، تو آپ نے ان کی طرف ستر (۷۰) انصاری آدمی روانہ فرمائے، جنہیں قراء (قرآن پڑھانے والے) کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ لوگ قرآن مجید پڑھتے تھے اور رات کو قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے اور سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں (لوگوں کے استعمال کے لیے) رکھتے اور لکڑیاں کاٹ کر انہیں بیچتے اور اس رقم سے اہل صفہ اور محتاجوں کے لیے خوراک خریدتے، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (ان کی قوم کی طرف) بھیج دیا، دشمن ان کے سامنے آیا اور انہی مقررہ جگہ تک پہنچنے سے پہلے قتل کر ڈالا، تو انہوں نے دعا کی، اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو پیغام پہنچا دے، کہ ہم تجھے مل چکے ہیں، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور انہیں اس طرح نیزہ مارا کہ وہ پار ہو گیا، تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا، رب کعبہ کی قسم! میں نے منزل کو پا لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بتایا، ''تمہارے بھائی شہید کر دیئے گئے ہیں اور انہوں نے دعا کی ہے، اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھے مل چکے ہیں اور تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔''

فائدہ :...... یہ بئر معونہ کا واقعہ ہے، کہ ابو براء عامر بن مالک جو ملاعب الاسنہ کے نام سے معروف تھا، آپ نے اس کے کہنے پر ان مسلمانوں کو قرآن وسنت کی تعلیم دینے اور کافروں میں تبلیغ کرنے کے لیے، ستر قراء کو روانہ فرمایا، حضرت حرام بن ملحان آپ کا خط لے کر ابو براء عامر کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس گئے، اس نے خط دیکھے بغیر ہی ان کو شہید کر دیا اور اپنی قوم کو ان مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے پکارا، لیکن انہوں نے ابو براء کے عہد کی بنا پر اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا، تو اس نے بنو سلیم کے قبائل عصیہ، رعل اور ذکوان کو بلایا، وہ حملہ کے لیے تیار ہو گئے اور مسلمانوں کو گھیر کر قتل کر ڈالا، تفصیل الرحیق میں دیکھیں۔

[4918] ١٤٨ ـ (١٩٠٣) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ

أَنَسٌ عَمِّي الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُيِّبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا [الاحزاب: ٢٣] قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ

[4918] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا وہ چچا جس کے نام پر میرا نام رکھا گیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکا اور یہ چیز اس کے لیے بہت ناگواری کا باعث بنی، کہ پہلا معرکہ جس میں رسول اللہ ﷺ شریک ہوئے، میں اس سے غیر حاضر رہا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مجھے کوئی معرکہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دکھایا، تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا، میں کیا معرکہ سرانجام دیتا ہوں، اس کے سوا وہ کچھ کہنے سے خوف زدہ ہوئے، پھر وہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، ان کے سامنے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اے ابو عمرو! کدھر جا رہے ہو؟ پھر کہا حسرت ہے (تم پر) میں نے احد کے پیچھے سے جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اور دشمن سے ٹکرا گئے، حتیٰ کہ قتل کر دیئے گئے، تو ان کے جسم پر تلوار، نیزہ اور تیر کے اسی (۸۰) سے زائد زخم پائے گئے۔ تو ان کی بہن اور میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے بتایا، میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کے پوروں سے شناخت کیا اور ان کے حق میں یہ آیت اتری، ''ان میں سے کچھ ایسے مردان میدان ہیں، جنھوں نے اللہ سے اپنے کئے ہوئے عہد کو سچ کر دکھایا، تو ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنھوں نے اپنی نذر پوری کر ڈالی اور ان میں سے بعض اس کے منتظر ہیں اور انہوں نے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی، احزاب، آیت نمبر ۲۳، صحابہ کرام سمجھتے تھے کہ یہ ان کے اور ان کے ساتھیوں (شہدائے احد) کے بارے میں اتری ہے۔

[4918] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الاحزاب برقم (٣٢٠٠) انظر (التحفة) برقم (٤٠٦)

۴۲...... بَاب: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ٤٢: جس نے اس لیے لڑائی لڑی تاکہ اللہ کا بول بالا ہو وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے

[4919] ١٤٩ ـ (١٩٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابُو مُوسٰى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ))

[4919] ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! ایک آدمی مال غنیمت کے طمع پر لڑتا ہے، دوسرا آدمی ناموری کے لیے کہ میرا چرچا ہو لڑتا ہے، تیسرا آدمی اپنی جنگی مہارت دکھانے کے لیے لڑتا ہے، تو اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بلند و بالا ہو، وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔''

فائدہ :......لوگ لڑائی میں مختلف اغراض و مقاصد یا مفادات کے لیے حصہ لیتے ہیں، لیکن یہ پوشیدہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے سب لڑنے والوں کے سامنے ایک آئینہ پیش فرما دیا، جس میں انسان اپنی اصلی شکل خود بخود دیکھ سکتا ہے، یا اس کسوٹی پر وہ خود اپنے آپ کو پرکھ سکتا ہے اور دوسرے بھی قرائن اور آثار سے کچھ نہ کچھ رائے قائم کر سکتے ہیں، اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ جو انسان صرف اور صرف اللہ کے دین کی سربلندی اور رفعت کے لیے جہاد میں حصہ لیتا ہے، کوئی اور غرض یا مفاد وابستہ نہیں ہے، تو وہ واقعی اللہ کی راہ میں لڑتا ہے، لیکن اگر وہ غنیمت کے لیے، اظہار شجاعت کے لیے، ریاء وسمع کے لیے، خاندانی غیرت یا اشتعال میں آ کر لڑتا ہے، تو یہ فی سبیل اللہ نہیں ہے، دنیوی اغراض اور مفادات ہیں جو حاصل ہو سکتے ہیں۔

[4919] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا برقم (٢٨١٠) وفي باب: من قاتل للمغنم هل ينقص من اجره برقم (٣١٢٦) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين﴾ برقم (٧٤٥٨) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا برقم (٢٥١٧) وبرقم (٢٥١٨) والترمذي في (جامعه) في فضائل الجهاد باب: ما جاء فيمن يقاتل رياء للدنيا برقم (١٦٤٦) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا برقم ٦/ ٢٣۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: النية في القتال برقم (٢٧٨٣) انظر (التحفة) برقم (٨٩٩٩)

[4920] ۱۵۰۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

[4920]۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سند سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، ایک آدمی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے اور خاندانی غیرت کی خاطر لڑتا ہے اور دکھاوے کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس لیے جنگ لڑی تاکہ اللہ کا بول ہی بلند ہو تو وہی اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔''

[4921] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[4921]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک آدمی اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[4922] ۱۵۱۔(. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ

عَنْ اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

[4922]۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کی راہ میں لڑنے کے بارے میں سوال کیا، پوچھا، ایک آدمی غصہ میں آ کر لڑتا ہے اور خاندانی حمیت کی خاطر لڑتا ہے، تو آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور آپ نے سر صرف اس لیے اٹھایا، کیونکہ وہ کھڑا ہوا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول ہی بالا ہو، تو وہی فی سبیل اللہ لڑتا ہے۔''

[4920] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٨٩٦)
[4921] تقدم تخريجه برقم (٤٨٩٦)
[4922] تقدم تخريجه برقم (٤٨٩٦)

۴۳...... بَاب: مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّار

باب ٤٣: جو شخص دکھاوے اور نمود و نمائش کی خاطر لڑا، وہ آگ کا حقدار (اہل) ہوگا

[4923] ١٥٢ـ(١٩٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ))

[4923] ۔ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکھر گئے تو ایک شامی سر برآوردہ یا ناتل نامی شخص نے ان سے کہا، اے شیخ! ہمیں وہ حدیث سنائیے، جو آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، انہوں نے کہا، ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''سب سے پہلے قیامت کے دن جس کے خلاف فیصلہ ہوگا، وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہے، اسے لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے بتائے گا اور وہ ان کا اقرار کرے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا (کن مقاصد کے لیے ان کو استعمال کیا) ہے وہ کہے گا، میں نے تیری خاطر جہاد کیا، حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے تو صرف اس لیے جہاد میں حصہ لیا، تاکہ تیری جرأت کے چرچے ہوں، تو یہ چرچے ہو گئے، پھر اس کے بارے میں حکم

[4923] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: من قاتل ليقال: فلان جرى برقم (٣١٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٨٢)

ہوگا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے اور ایک آدمی نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن کی قرات کرتا رہا، اسے بھی لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا اور وہ ان کی شناخت کر لے گا، اللہ اس سے پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ (ان کو کن مقاصد کے لیے استعمال کیا) وہ کہے گا، میں نے علم سیکھا اور اسے سکھایا اور تیری خاطر قرآن کی قرأت کی، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا، تا کہ تجھے عالم کہا جائے گا اور تو نے قرآن پڑھا، تا کہ تجھے قاری کہا جائے گا، تو تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا، (تیرے عالم اور قاری ہونے کا خوب چرچا ہوا) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک تیسرا آدمی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور دولت سے نوازا ہوگا اور اسے ہر قسم کا مال عنایت کیا ہوگا، اسے بھی لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی نعمتوں سے آگاہ فرمائے گا اور وہ ان کا اعتراف کر لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا، میں نے کوئی کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا، جہاں تجھے خرچ کرنا پسند تھا، مگر تیری رضا کے حصول کی خاطر میں نے وہاں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، درحقیقت تو نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، (تیری فیاضی اور داد و دہش کے چرچے ہوں) سو تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو گیا، (دنیا میں تیری سخاوت اور داد و دہش کے خوب چرچے ہوئے) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

مفردات الحدیث ☼ الناتل: آگے بڑھنے والا، اس سے مراد ناتل بن قیس جزامی ہے، جو فلسطینی تھا۔

فائدہ :...... جن اعمال کو شہرت و نمود و نمائش کے لیے کیا جاتا ہے، ان میں سب سے پہلے شہید، عالم اور مالدار کے متعلق فیصلہ ہوگا اور ارکان دین، عبادات میں سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں فیصلہ ہوگا اور ظلم و ستم کے کاموں میں سے سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا، اس طرح ہر جگہ اضافی اولیت مراد ہے، کیونکہ ہر چیز کی اولیت اس کی انواع کے اعتبار سے ہوتی ہے اور ان تینوں کو جھوٹ کہا گیا ہے، کیونکہ یہ باتیں خلاف واقعہ تھیں، یہ معصیت ہے یا نہیں، اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس حدیث میں جن تین اعمال کا ذکر ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال کی قربانی اور علم دین کی تحصیل و تعلیم اور قرآن مجید کی تلاوت، یہ تینوں اعلیٰ درجہ کے عمل ہیں، لیکن اعمال کی روح اور جان اخلاص نیت ہے، اگر اخلاص نیت کے ساتھ یہ عمل ہوں تو پھر بلاشبہ ان کا صلہ جنت کے اعلیٰ درجات اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے، لیکن یہی اعمال جب دکھلاوے اور شہرت و ناموری کے حصول کے لیے کیے گئے، تو یہ سنگین گناہ ٹھہرے اور سب سے پہلے جہنم میں جھونکے جانے کا باعث بنے، لیکن اگر ایک انسان نیک عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے جذبہ کے تحت خلوص نیت سے کرتا ہے اور اس نیک عمل کی شہرت ہو جاتی ہے اور لوگ اس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں اور اس سے محبت و عقیدت

کا اظہار کرتے ہیں، تو یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آخرت میں ملنے والے اصل انعام و اکرام سے پہلے اس دنیا میں نقد صلہ اور اس بندہ کی اللہ کے ہاں مقبولیت و محبوبیت کی ایک علامت اور اس کے لیے خوش خبری ہے، جیسا کہ مسلم شریف میں ہی آگے ایک روایت آ رہی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، بتلائیے، ایک آدمی نیکی کا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلد (دنیا میں) حاصل ہونے والی خوش خبری ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے سنن ترمذی میں ایک روایت ہے، کہ ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! انسان ایک خیر کا کام کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور جب لوگوں کو اس کی نیکی کی اطلاع ملتی ہے، تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے، (کہ لوگوں کو میری اچھی بات کی خبر ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس کو دو اجر ملیں گے، ایک اجر پوشیدگی اور اخفاء کا اور دوسرا اجر علانیہ اور اظہار کا۔''

[4924] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ

[4924]۔ مصنف یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۴۴...... بَاب: بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ

باب ٤٤: جس نے جہاد میں حصہ لیا اور اس کو غنیمت ملی اور جس کو غنیمت نہ ملی ان کے ثواب کی مقدار

[4925] ۱۵۳-(۱۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ))

[4925]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جماعت اللہ کی راہ میں

[4924] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٠٠)

[4925] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في السرية تخفق برقم (٢٤٩٧) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: ثواب السرية التي تخفق ٦/ ١٨۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: النية في القتال برقم (٢٧٨٥) انظر (التحفة) برقم (٨٨٤٧)

جہاد کرتی ہے اور انہیں غنیمت حاصل ہو جاتی ہے، تو انہیں آخرت کے اجر سے دو تہائی اجر مل جاتا ہے اور ان کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت نہیں ملتی تو ان کو پورا اجر باقی رہتا ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجاہد خلوص نیت سے جہاد میں حصہ لیتا ہے، غنیمت اس کا مطلوب و مقصود نہیں ہوتی، لیکن وہ صحیح سالم واپس آ جاتا ہے اور اسے غنیمت بھی مل جاتی ہے، تو مجاہد کے لیے جو تین انعامات ہیں، سلامتی، غنیمت اور آخرت کا اجر وثواب، ان میں سے دو انعامات وہ حاصل کر لیتا ہے اور صرف تیسرا باقی رہ جاتا ہے، لیکن اگر وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے، یا غنیمت سے محروم ہو جاتا ہے، تو اس اصول کے مطابق کہ اجر بقدر مشقت و تکلیف ہے، اس کے اجر وثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ کھلی حقیقت ہے کہ جو بچ نہ سکا، یا اسے غنیمت نہ ملی اس کی مشقت وکلفت اس سے زائد ہے، جو بچ گیا اور غنیمت بھی حاصل کر لی، مثلاً اہل بدر کو اگر غنیمت حاصل نہ ہوتی تو ان کا اجر وثواب اس سے بھی زائد ہو جاتا جو انہیں اب حاصل ہے، اس لیے اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ اہل احد کا درجہ اہل بدر سے بلند ہونا چاہیے، کیونکہ ان میں سے بہت سے شہید ہو گئے اور باقی رہنے والوں کو غنیمت نہیں ملی۔

[4926] ۱۵۴-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ))

[4926] ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جہاد میں شرکت کرنے والی جماعت یا پارٹی جہاد کرتی ہے اور غنیمت حاصل کرنے کے ساتھ سلامت رہتی ہے، تو وہ دنیا میں اپنا دو تہائی صلہ حاصل کر لیتے ہیں اور جو جماعت یا پارٹی غنیمت کے حاصل کرنے سے محروم رہتی ہے اور نقصان اٹھاتی ہے (شہادت یا زخم) تو ان کا اجر پورا رہتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ تُخْفِقُ: اخفاق کا معنی ہے، انسان جہاد میں حصہ لے، لیکن غنیمت حاصل نہ کر سکے، یعنی اس کے حصول میں ناکام رہے، أُصَابُ: وہ دستہ شہادت حاصل کرتا ہے، یا زخمی ہوتا ہے گویا محفوظ وسلامت نہیں رہا۔

[4926] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٠٩)

٤٥...... بَاب: قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

باب ٤٥: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، ''اعمال کا دارومدار بس نیت پر ہے،'' اس میں جہاد وغیرہ تمام اعمال داخل ہیں

[4927] ١٥٥ـ(١٩٠٧)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِىءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

[4927] ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کے مطابق ہی پھل ملتا ہے، تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی، (اللہ اور اس کی رضا وخوشنودی اور اطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا کوئی اور محرک نہ تھا) تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی اور اس کو اس کا اجر وثواب حاصل ہوگا) اور جس نے ہجرت کسی دنیوی مقصد کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر کی، تو (اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے نہ ہوئی بلکہ) اسی غرض کے لیے ہوئی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

فائدہ:...... یہ حدیث اسلام میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے، اس لیے بعض ائمہ نے اس کو نصف الاسلام (آدھا اسلام) بعض نے ثلث الاسلام (تہائی اسلام) اور بعض نے ربع الاسلام (چوتھائی اسلام) قرار دیا ہے اور نیت کا معنی ہے، جذبہ محرکہ یا داعیہ عمل ہے، اس لیے اس حدیث کا اصل مقصد اور منشاء مسلمانوں پر اس حقیقت کو واضح

[4927] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الوحي باب: كيف كان بدء الوحي الى رسول الله ﷺ برقم (١) وفي الايمان باب: ما جاء في ان الاعمال بالنية والحسبة ولكل امرى ما نوى برقم (٥٤) وفي العتق باب: الخطا والنسيان في العتاق والطلاق ونحوه برقم (٢٥٢٩) وفي مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٨٩٨) وفي النكاح باب: من هاجر وعمل خيرا لتزويج امراة فله ما نوى برقم (٥٠٧٠) وفي الايمان والنذور باب: النية في الايمان برقم (٦٦٨٩) وفي الحيل، برقم (٦٩٥٣) وابو داود في (سننه) في الطلاق باب: فيما عنى به الطلاق والنيات برقم (٢٢٠١) والترمذي في (جامعه) في فضائل الجهاد، برقم (١٦٤٧)

کرنا ہے کہ تمام اعمال صالحہ کے صلاح وفساد اور مقبولیت مردودیت کا مدار نیت پر ہے، یعنی وہی عمل صالح ہوگا اور اس کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت ہوگی، جس کا داعیہ او رمحرک اخلاص اور للّٰہیت ہوگا، بڑے سے بڑا عمل بھی اگر اخلاص اور للّٰہیت سے خالی ہوگا، کسی اور جذبہ سے کیا گیا ہوگا، وہ صالح اور مقبول نہ ہوگا، بلکہ کسی فاسد نیت سے کیا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا، جیسا کہ اوپر شہید، عالم اور سخی کے بارے میں گزر چکا ہے۔ من کانت هجرته الیٰ الله رسوله فهجرته الی الله ورسوله میں شرط اور جواب شرط یکساں ہے۔ اور عربی اسلوب میں یہ انداز تاکید واہتمام پر دلالت کرتا ہے اور مبالغہ کا مفہوم پایا جاتا ہے، جیسا کہ ابوالنجم کا قول ہے، انا ابو النجم و شعری شعری میں ابوالنجم ہوں کہ میرا شعر ہی شعر کہلانے کا حق دار ہے انت انت" تو ہی دوست ہے کوئی دوسرا دوستی اور رفاقت میں تیرا ہم پلہ نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں ﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا﴾ (فرقان: ۷۱)

((یا مفهوم هذا......من کانت هجرة الی رسوله نیتا وقصداً فهجرته الی ورسوله اجرا و ثوابا))

اس حدیث میں خصوصی طور پر نکاح کا تذکرہ ہے کیونکہ اس کا پس منظر یہی ہے جیسا کہ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کان فینا رجل خطب امرأة يقال لها أم قيس ، فأبت أن تزوجه حتى يهاجر ، فهاجر تتزوجها ، فكنا نسميه مهاجر أم قيس اور زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ میں روایت بیان کی ہے لما قدم رسول الله ﷺ المدينه وعك فيها أصحابه وقدم رجل فتزوج امرأة كانت مهاجرة فجلس رسول الله ﷺ على المنبر فقال يأيها الناس إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بالنية۔ ثلاثا۔ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ لیکن یہ روایت مرسل ہے اور ضعیف ہے کیونکہ موسیٰ بن محمد بن ابراهيم بن الحارث لا يحتج به (تکملہ ج ۳ ص ۴۴۸)

[4928] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

[4928] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٠٤)

[4928]۔امام صاحب نے یہی حدیث اپنے سات اور اساتذہ سے بیان کی ہے،سفیان کی حدیث میں ہے، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا۔

۴۶...... بَاب:اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ٤٦: اللہ کی راہ میں شہادت طلب کرنا پسندیدہ عمل ہے

[4929] ۱۵۶۔(۱۹۰۸)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ))

[4929]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص صدق دل سے شہادت کا متلاشی ہو،اسے اس کا درجہ مل جاتا ہے،اگر چہ اسے شہادت نہ ملے۔''

فائدہ:......شہادت کی آرزو اور تمنا کرنا، اس مقصد کے لیے نہیں ہے کہ کافر کو مسلمان پر غلبہ حاصل ہو، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جہاد کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس کے بغیر دشمن پر فتح حاصل کرنا اوراسے ہزیمت سے دوچار کرنا ممکن نہیں ہے،اس لیے ایک مومن دل میں تہہ دل سے یہ جذبہ رکھتا ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کی سربلندی کے لیے اور مسلمانوں کے کافروں پر غلبہ پانے اور فتح حاصل کرنے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں تا کہ میرے اس ایثار اور قربانی کے نتیجہ میں مسلمانوں کو مطلوبہ نتائج حاصل ہوں، بہر حال مقصد یہ ہے کہ جان تو بہر صورت جانی ہے اور اپنے وقت مقررہ پر جانی ہے،تو یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میری جان اللہ کی راہ میں کام آئے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں یہ جذبہ پیدا کرے تا کہ انہیں کافروں پر غلبہ اور برتری حاصل ہو کیونکہ کوئی بزدل اور کوتاہ ہمت قوم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔

[4930] ۱۵۷۔(۱۹۰۸)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوشُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ))وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهِ بِصِدْقٍ

[4929] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۸)

[4930] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: فی الاستغفار برقم (۱۵۲۰) والترمذی فی (جامعه) فی فضائل الجهاد باب: ما جاء فیمن سال الشهادة برقم (۱۶۵۳) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: مسالة الشهادة برقم (۶۱۱۲) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: القتال فی سبیل الله سبحانه وتعالی برقم (۲۷۹۷) انظر (التحفة) برقم (٤٦٥٥)

[4930] ۔حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان سچائی کے ساتھ شہادت کی اللہ سے درخواست کرتا ہے، اللہ اسے شہادت کے مقامات پر پہنچا دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔'' ابو طاہر کی حدیث میں صدق (سچائی) کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ :...... حسن نیت اور دل کی گہرائی سے کسی عمل کی تمنا اور آرزو کرنا، اس قدر پاکیزہ عمل ہے، کہ انسان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عمل کے بغیر ہی اس کا صلہ اور اجر عنایت فرما دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص نیت کی توفیق بخشے۔

۴۷...... بَاب: ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

باب ۴۷: جو انسان جہاد میں حصہ لیے اور دل میں اس کی آرزو کیے بغیر فوت ہو گیا، وہ قابل مذمت ہے

[4931] ۱۵۸۔(۱۹۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

[4931] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حال میں فوت ہوا کہ نہ اس نے جنگ کی اور نہ اس نے اپنے دل سے اس کی بات کی تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا۔'' ابن سہم کہتے ہیں، عبد اللہ بن مبارک نے کہا، ہمارے خیال میں اس کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ساتھ ہے۔

فائدہ :...... نفاق کی دو صورتیں ہیں، نفاق اعتقادی اور نفاق عملی، جو انسان جہاد میں حصہ نہیں لیتا اور نہ اس کے دل میں کبھی اس کی خواہش پیدا ہوئی، تو وہ منافقوں والا رویہ اختیار کرتا ہے، جو حیلوں بہانوں سے پیچھے رہ جاتے تھے اور اس کا تعلق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے نہیں ہے، ہر دور میں یہ بات ہے، آپ کے دور کے ساتھ خاص نفاق اعتقادی ہے، نفاق عملی ہر دور میں رہا ہے اور آج بھی موجود ہے، بلکہ بکثرت موجود ہے، اس لیے ہر مسلمان کے دل میں حقیقی جہاد کے لیے آرزو اور تڑپ ہونی چاہیے اور جہاد کلمۃ اللہ کی سربلندی کا نام ہے، محض غیرت وحمیت کا نام نہیں ہے۔

[4931] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: كراهية ترك الغزو برقم (٢٥٠٢) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: التشديد في ترك الجهاد ٦/ ٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٦٧)

۴۸...... بَاب: ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ آخَرُ

باب ٤٨: اس انسان کا اجر وثواب جسے بیماری یا کسی دوسرے عذر نے جہاد میں شرکت سے روکے رکھا

[4932] ۱۵۹۔(۱۹۱۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَقَالَ((اِنَّ بِالْمَدِینَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ))

[4932]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، تو آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جو مسافت طے کی ہے، یا وادی سے گزرے ہو وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں، کیونکہ انہیں بیماری نے روک رکھا ہے۔

[4933] (. . .)وحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو سَعِیدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیثِ وَكِیعٍ ((اِلَّا شَرِكُوكُمْ فِی الْاَجْرِ))

[4933]۔امام صاحب اپنے چار اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، وکیع کی روایت میں یہ ہے،”وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی انسان نیک کام کرنے کی نیت اور ارادہ کر لیتا ہے، لیکن پھر کسی عذر کی بنا پر وہ کام نہیں کر سکتا، تو وہ اس کے اصل اجر سے محروم نہیں رہتا، اگرچہ تضعیف (اضافہ) والا ثواب اس کو نہیں ملتا ہے، جو بالفعل یا عملاً وہ کام کرتا ہے، لیکن نیت کا پتہ اس حزن و ملال یا اس رنج والم سے ہو سکتا ہے، جو انسان کو کسی عبادت کے چھوٹ جانے پر لاحق ہوتا ہے۔

۴۹...... بَاب: فَضْلِ الْغَزْوِ فِی الْبَحْرِ

باب ٤٩: سمندری جہاد کی فضیلت

[4934] ۱۶۰۔(۱۹۱۲)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَاْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ

[4932] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: من حبسه العذر عن الجهاد برقم (٢٧٦٥) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٤)

[4933] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٠٩)

[4934] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: الدعاء فی الجهاد والشهادة←

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ)) اَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْاُولٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

[4934]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا پیش کرتی تھیں اور وہ (وفات کے وقت) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے اور اس نے آپ کو کھانا کھلایا، پھر بیٹھ کر آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں اور رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کس بنا پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے، جو اس سمندر کی پشت پر اس طرح سوار ہوں گے، جس طرح بادشاہ اپنے تختوں پر براجمان ہوتے ہیں، (یعنی وہ بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ بحری جنگی سفر کریں گے۔) یا آپ نے مثل کا لفظ استعمال کیا، راوی کو شک ہے، ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کی، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں، کہ وہ مجھے بھی ان میں شریک کرے، تو آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی، پھر آپ سر رکھ کر

← للرجال والنساء برقم (٢٧٨٨) وبرقم (٢٧٨٩) وفی الاستئذان باب: من زار قوما فقال عندهم برقم (٦٢٨٢) وبرقم (٦٢٨٣) وفی التعبير باب: رويا النهار برقم (٧٠٠١) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل الغزو فی البحر برقم (٢٤٩١) والترمذی فی (جامعه) فی فضائل الجهاد باب: ما جاء فی غزو البحر برقم (٢٤٩١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل الجهاد فی البحر ٣/ ٢١٩۔ انظر (التحفة) برقم (١٩٩)

سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو وہ کہتی ہیں، میں نے پوچھا، آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے ہیں، جیسا کہ آپ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا: ''تو پہلے گروہ میں داخل ہے۔'' تو ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ کے دور میں سمندر پر سوار ہوئیں اور جب وہ سمندر سے باہر نکلیں، تو انہیں سواری نے گرا دیا، جس سے وہ فوت ہو گئیں۔

فائدہ :......حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں، لیکن اس کی کیفیت میں اختلاف ہے، بقول بعض آپ کی رضاعی خالہ تھیں اور بقول بعض آپ کے باپ یا دادا عبدالمطلب کی خالہ تھیں، کیونکہ انہی کی والدہ بنونجار سے تھیں، اس لیے آپ اس کے ہاں جاتے اور آپ نے انہیں اپنے خواب کا واقعہ سنایا، کہ میری جماعت کے کچھ لوگ بڑی ٹھاٹھ باٹھ اور شان و شوکت کے ساتھ سمندری جہاد کریں گے، جس پر ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی ان میں شامل ہونے کی آرزو کی، تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی اور پھر یہ واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۸ھ میں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کے گورنر تھے، پیش آیا اور وہ آپ کی امت کے سب سے پہلے امیر البحر تھے اور یہ واقعہ آپ کی پیش گوئی کے مطابق پیش آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی بحری جہاد کی اجازت طلب کی تھی، لیکن انہوں نے اجازت نہ دی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی اور اس پر اصرار کرتے رہے، جس کی بنا پر انہوں نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی، جو لوگ راضی خوشی، خود بخود جانا چاہیں، انہیں لے جاؤ، انہوں نے اس کو قبول کر لیا، اس سفر میں حضرت ام ملحان رضی اللہ عنہا بھی تھیں، وہ واپسی پر اپنے خاوند کے ساتھ سواری پر سوار ہوئیں اور گر کر مر گئیں۔

[4935] ١٦١ـ(. . .)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ

[4935] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: فضل من يصرع فی سبيل الله فمات فهو مسلم (٢٧٩٩) وبرقم (٢٨٠٠) وفی باب: غزو المراة فی البحر برقم (٢٨٧٧) وبرقم (٢٨٧٨) وفی باب ركوب البحر برقم (٢٨٩٤) وبرقم (٢٨٩٥) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل الغزو فی البحر برقم (٢٤٩٠) وبرقم (٢٤٩٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: فضل الجهاد فی البحر ٦/ ٤١ و ٤٢ـ وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: فضل غزو البحر برقم (٢٧٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٠٧)

يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ ((أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((فَإِنَّكِ مِنْهُمْ)) قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

[4935] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ کیا اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر نثار، آپ نے فرمایا، ''مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے ہیں، جو سمندر کی پشت پر اس طرح (اطمینان وسکون سے) سوار ہوں گے، جس طرح بادشاہ (ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ) تخت پر بیٹھتے ہیں،'' میں نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں، وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا، ''تو انہیں میں سے ہے۔'' پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو میں نے ان سے پوچھا، آپ نے پہلے کی طرح فرمایا، تو میں نے عرض کی، اللہ سے دعا فرمائیں، وہ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' بعد کے دور میں ان سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی اور بحری غزوہ کے لیے نکلے تو ساتھ ان کو سوار کر لیا، جب واپس آنے لگیں، تو ان کے لیے خچر پیش کی گئی، وہ اس پر سوار ہو گئیں، اس نے انہیں گرا دیا، جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

[4936] ١٦٢ـ(. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

[4936] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، اس نے بتایا، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہی سو گئے، پھر مسکراتے ہوئے اٹھے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے، وہ اس سبز سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے،'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے، جیسا کہ حماد بن زید نے بیان کی ہے۔

[4936] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩١٢)

[4937] (. . .) وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ أَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ

[4937]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، میری خالہ ملحان کی بیٹی کے ہاں تشریف لائے اور اس کے پاس سر رکھ دیا، (سو گئے) آگے اسحاق بن ابی طلحہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

۵۰...... بَاب: فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب ۵۰: اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

[4938] ۱۶۳ـ(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ))

[4938]۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دن، رات سرحدی چوکی پر پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہو گیا، تو وہ جو عمل کرتا تھا، وہ اس کے لیے جاری رہے گا اور اس کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور وہ قبر کے آزمائش کرنے والے سے محفوظ رہے گا۔''

مفردات الحدیث

❊ الفتّان: اگر ف پر پیش ہو تو فاتِن کی جمع ہوگا اور اگر ف پر زبر ہو تو یہ مبالغہ کا صیغہ ہوگا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت نمایاں ہو رہی ہے، کیونکہ مرنے کے بعد مرنے والے کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں لیکن جو سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوتا ہے، اس کے عمل جاری رہتے ہیں، اور یہ ایک ایسا امتیاز ہے، جس میں اور کوئی شریک نہیں ہے، اس لیے بعض روایات میں یہ صراحت موجود ہے کہ سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر شخص کا عمل موت سے منقطع ہو جاتا ہے، لیکن سرحدی محافظ کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے، گویا یہ عمل اس کے لیے صدقہ جاریہ بنتا ہے۔

[4937] تقدم تخريجه برقم (٤٩١٢)

[4938] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: فضل الرباط برقم (٣١٦٨)

[4939] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى

[4939]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایوب بن موسیٰ کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

۵۱...... بَاب: بَيَانِ الشُّهَدَآءِ

باب ۵۱: شہیدوں کا بیان

[4940] ۱۶۴۔(۱۹۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) وَقَالَ ((الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[4940]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستہ پر چل رہا تھا کہ اس دوران اس نے راستہ پر ایک خاردار ٹہنی دیکھی، تو اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے اس عمل کی قدردانی کرتے ہوئے بخش دیا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''شہید، پانچ ہیں، طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوبنے والا، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔''

فائدہ: ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے، آمدورفت کے راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے جو انسان کی کایا پلٹنے کا باعث بن سکتا ہے اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے بعض اموات ایسی ہیں جو انسان کے اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں اور ان کو شہادت سے تعبیر کیا گیا ہے، اس حدیث میں ان کی تعداد پانچ شمار کی گئی ہے، لیکن ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے، بعض نے اس کی تعداد پچاس تک شمار کی ہے۔

[4939] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩١٥)

[4940] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: فضل سقي الماء برقم (٢٣٦٣) والمظالم باب: الآبار التي على الطريق اذا لم يتاذ بها برقم (٢٤٦٦) وفي الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠٠٩) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما يومر به من القيام على الدواب والبهائم برقم (٢٥٥٠) ذكره بقصة الكلب ـ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧٤)

[4941] ١٦٥-(١٩١٥) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ)) قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ ((وَالْغَرِيقُ شَهِيد))

[4941]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تم کس کو شہید سمجھتے ہو؟'' صحابہ کرام نے جواب دیا، جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، تو وہ شہید ہے، آپ نے فرمایا، ''اس صورت میں تو میری امت کے شہید تھوڑے ہوں گے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، تو وہ شہید کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو طاعون میں مر گیا، وہ شہید ہے اور جو پیٹ کے سبب مر گیا وہ شہید ہے۔'' ابن مقسم نے سہیل کو کہا، میں تیرے باپ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، اس نے اس حدیث میں یہ کہا ''اور غرق ہونے والا شہید ہے۔''

[4942] (. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

[4942]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے سہیل کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، ہاں، اس نے اپنی حدیث میں کہا، سہیل نے کہا، عبید اللہ بن مقسم نے بتایا، میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہے۔''

نوٹ:...... علی اخیك کی جگہ علی ابیك کا ہی درست ہے، جیسا کہ اوپر کی روایت میں گزر چکا ہے اور اگلی سند سے بھی آ رہا ہے۔

[4943] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

[4941] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٢)
[4942] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦٣٣)
[4943] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٢)

سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيثِهِ قَالَ اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ))

[4943]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، سہیل کی ہی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں یہ ہے، سہیل نے کہا، مجھے عبیداللہ بن مقسم نے ابو صالح (جو سہیل کا باپ ہے) سے یہ اضافہ سنایا، ''ڈوبنے والا شہید ہے۔''

[4944] ١٦٦۔(١٩١٦) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ اَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

[4944]۔ حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں، مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یحییٰ بن ابی عمرہ کس بیماری سے فوت ہوا؟ میں نے کہا، طاعون سے، تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''

فائدہ: ......ابو عمرہ حضرت سیرین کی کنیت ہے اور یحییٰ، حفصہ بنت سیرین کا بھائی تھا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ اسلام کا فیض اور برکت ہے، کہ بعض قسم کی اموات ایک مسلمان کے لیے شہید کا اسم گرامی حاصل کرنے کا سبب بنتی ہیں اور وہ شہادت کے نام کے شرف سے مشرف ہوتا ہے۔

[4945] (. . .) وحَدَّثَنَاه الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[4945]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٥٢...... بَاب: فَضْلِ الرَّمْيِ

باب ٥٢: تیر اندازی کی فضیلت، اس پر ابھارنا اور جو اسے سیکھ کر بھول جائے اس کی مذمت کرنا

[4946] ١٦٧۔(١٩١٧) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ

[4944] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: ما يذكر في الطاعون برقم (٥٧٣٢) وفي الجهاد والسير باب: الشهادة سبع سوى القتل برقم (٢٨٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٨)
[4945] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٢١)
[4946] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الرمي برقم (٢٥١٤) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: الرمي في سبيل الله برقم (٢٨١٣) انظر (التحفة) برقم (٩٩١١)

عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ ((وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))

[4946]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جہاں تک تمہارے بس میں ہے، ان کے لیے قوت (طاقت، اسلحہ) تیار کرو، خبردار، قوت، تیراندازی ہے، خبردار، قوت تیراندازی ہے، خبردار، قوت تیراندازی ہے۔''

فائدہ :......رسول اللہ ﷺ کے دور میں بہترین اقدامی اور دفاعی اسلحہ تیراندازی تھا، جس کے ذریعہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے، اپنے اپنے دور کے اسلحہ سے بہترین ہتھیار تیار کرنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے، اس کا اصل معنی پھینکنا ہے، اس لیے اس کے تحت ہر قسم کا پھینکنے والا اسلحہ آ جاتا ہے۔

[4947] ۱۶۸۔(۱۹۱۸)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ))

[4947] ۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جلدی تمہارے لیے مختلف علاقے فتح کیے جائیں گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہوگا، سو تم میں سے کوئی اپنے تیروں سے مشغول رہنے سے بس نہ ہو۔''

[4948] (. . .)وحَدَّثَنَاه دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[4948]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......آپ کی پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں کو جلد ہی فتوحات حاصل ہونے والی تھیں اور رومی لوگ بہت بڑے تیرانداز تھے، اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری تھا، وہ تیراندازی میں مہارت پیدا کرتے، تاکہ رومیوں سے جنگوں میں، اس سے صحیح فائدہ اٹھا سکتے اور اصل اعتماد اور بھروسہ مسلمان کا اللہ تعالیٰ پر ہوگا، وہی مسلمانوں کو دشمن کے شر سے محفوظ فرماتا ہے اور تیراندازی کو لھو (کھیل، تماشہ) سے تعبیر کیا گیا ہے تاکہ اس کی طرف میلان میں آسانی پیدا ہو۔

[4947] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۳۱)
[4948] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۳۱)

[4949] ۱۶۹-(۱۹۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى))

[4949]۔ فقیم لخمی رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان دونشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں اور آپ بوڑھے ہیں، آپ کے لیے یہ مشکل (مشقت کا) کام ہے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ جھیلتا، حارث کہتے ہیں، میں نے ابن شماسہ سے پوچھا، وہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے چھوڑ دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے، یا فرمایا: ''اس نے نافرمانی کی۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جنگی اسلحہ کی تربیت حاصل کر کے اس کو نظر انداز کر دینا بہت بڑا جرم ہے۔

۵۳...... بَاب: قَوْلِهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

باب ۵۳: حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے، ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی مخالفت سے اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔''

[4950] ۱۷۰-(۱۹۲۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ ((وَهُمْ كَذٰلِكَ))

[4950]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، جو ان کو بے یار و مددگار چھوڑے گا، وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ اس طرح ہوں گے۔'' قتیبہ کی حدیث میں ''هم كذالك'' نہیں ہے۔

[4949] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۹۹۳۳)

مفردات الحدیث ❶ ظاهرين على الحق: وہ حق پر قائم رہیں گے، یا حق کی بنا پر دوسروں پر غالب رہیں گے، بعض دفعہ قوت و طاقت اور بعض دفعہ دلیل و براہین سے۔ ❷ خذلهم: ان کی مدد و حمایت نہیں کرے گا، ان کی مخالفت کرے گا۔ ❸ حتى ياتي امر الله: یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے ہوا چلے گی جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ ہی زندہ بچیں گے اور یہ قیامت کے وقوع کے قریب چلے گی، اس لیے بعض روایتوں میں حتى تقوم الساعة، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

فائدہ:...... ظاهرين على الحق گروہ سے مراد، اہل علم اور محدثین اور مجاہدین کا گروہ ہے اہل حدیث دین کا علمی دفاع کرتے رہتے ہیں اور مجاہدین عملی طور پر قوت و طاقت اور جہاد کے ذریعہ جہاد کے ذریعہ دفاع کرتے ہیں، اس لیے جو اہل علم اور مجاہدین اللہ کے دین کے لیے سینہ سپر ہیں، وہ علمی اور عملی جہاد کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے، وہی اس کا مصداق ہوں گے۔ اس نے امام احمد، یزید بن ہارون اور امام بخاری کے نزدیک اس سے مراد، اہل الحدیث اور اصحاب الحدیث ہیں۔

[4951] ١٧١ ـ (١٩٢١) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ))

[4951]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہیں گے، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا اور وہ غالب ہی ہوں گے۔''

[4952] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ

[4950] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الفتن باب: ما جاء فى الائمة المضلين برقم (٢٢٢٩) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمةباب: اتباع سنة رسول الله ﷺ (١٠) انظر (التحفة) برقم (٢١٠٢)
[4951] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاعتصام بالكتاب والسنة باب: قول النبى ﷺ (لا تزال امتى ظاهرين على الحق وهم اهل العلم) برقم (٧٣١١) وفى التوحيد باب: قوله تعالى ﴿انما قولنا لشئ اذا اردناه﴾ برقم (٧٤٥٩) انظر (التحفة) برقم (١١٥٢٤)
[4952] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٢٨)

عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَآء

[4952] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مروان کی حدیث کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

[4953] ١٧٢ ۔(١٩٢٢)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((**لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ**))

[4953] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت، قیامت کے قائم ہونے تک اس کی خاطر لڑتی رہے گی۔''

[4954] ١٧٣ ۔(١٩٢٣)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**))

[4954] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا، قیامت تک وہ غالب رہیں گے۔''

[4955] ١٧٤ ۔(١٠٣٧)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي قَائِمَةً بِاَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ**))

[4955] ۔عمیر بن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کو تھامے رکھے گا، جوان کو بے یار و مددگار چھوڑے گا، یا ان کی مخالفت کرے گا، وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا اور وہ لوگوں پر غالب ہی ہوں گے۔''

[4953] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٨٧)

[4954] تقدم تخريجه في الايمان باب: نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ برقم (٣٩٣)

[4955] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب (٢٨) برقم (٣٦٤١) وفي التوحيد

[4956] ١٧٥-(. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ

مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**))

[4956]۔ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے منبر پر اس حدیث کے سوا کوئی حدیث نہیں سنی تھی، انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ کسی خیر کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ دین کی خاطر لڑتی رہے گی، جو قیامت تک اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔''

مفردات الحدیث

❶ **يفقهه في الدين:** اسے دین کی سوجھ بوجھ اور گہرائی عنایت فرمائے گا وہ دین کی حقیقت اور روح کو سمجھ جائے گا، اس کے اندر دین سمجھنے کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جائے۔ ❷ **على من ناوأهم:** جو ان سے دشمنی کرے گا۔

[4957] ١٧٦-(١٩٢٤) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ**)) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ ((فَلَا)) تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

[4957]۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں، میں مسلم بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت

← باب: قوله تعالى ﴿انما قولنا لشئ اذا اردناه﴾ برقم (٧٣١٢) انظر (التحفة) برقم (١١٤٣٢)
[4956] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٤٤٩)
[4957] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٩٣٤)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی تھے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی، جو اہل جاہلیت سے بھی بدتر ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کریں، اللہ اس کو رد کر دے گا، مجلس اس طرح جمی ہوئی تھی کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، تو حضرت مسلمہ نے ان سے کہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، سنو، تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ خوب جانتے ہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، ''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین کی خاطر لڑتی رہے گی، اپنے دشمن پر غالب ہوں گے، قیامت تک ان کی مخالفت کرنے والا، ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، وہ اس حالت میں رہیں گے۔'' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ٹھیک ہے، پھر اللہ تعالیٰ کستوری کی خوشبو، جیسی ہوا بھیجے گا، جو مس کرنے میں ریشم کی طرح ہوگی اور جس انسان کے دل میں بھی رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا، اس کی جان قبض کر لے گی، پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی، (اس لیے دونوں حدیث میں تضاد نہیں ہے۔)

[4958] ١٧٧ـ(١٩٢٥)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[4958] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیام قیامت تک ہمیشہ اہل غرب حق پر قائم رہیں گے۔''

مفردات الحدیث ✲ **اهل الغرب**: سے کیا مراد ہے، اس میں اختلاف ہے، ابن المدینی کے نزدیک اس سے مراد اہل عرب ہیں، جو غرب (بڑا ڈول استعمال کرتے تھے) بعض کے نزدیک اہل غرب سے مراد اہل شام ہیں، جیسا کہ انہیں روایات میں آیا ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد اهل القوة والجد ہیں جو جہاد میں قوت وطاقت کا مظاہرہ کریں گے۔ ''ظاهرين على الحق'' کا ایک معنی یہ بھی ہے، وہ کھلے عام حق کا پرچار کریں گے وہ پوشیدہ اور مخفی نہیں ہوں گے۔

٥٤...... بَاب: مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَآبِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

باب ٥٤: چلنے میں جانوروں کی مصلحت کا لحاظ رکھنا اور راستہ میں رات کو اترنے سے منع کرنا

(رات کو راستہ میں پڑاؤ کرنے سے منع کرنا)

[4959] ١٧٨ـ(١٩٢٦)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

[4958] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٠٤)
[4959] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٨)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ))

[4959] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سبزہ کے موسم میں سفر اختیار کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو، اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز رفتار کو اختیار کرو۔ اور جب تم رات کو پڑاؤ کرو، تو راستہ پر اترنے سے اجتناب کرو، کیونکہ رات کو وہ زہریلے کیڑوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں۔''

مفردات الحدیث ٭ هوام، هامة کی جمع ہے، زہریلے کیڑے۔

فائدہ :...... اس حدیث نے ہمیں آداب سفر سکھائے ہیں، کہ جب جانور پر سفر کرو، تو ان کے کھانے پینے کا لحاظ رکھو، اگر سرسبز و شاداب علاقہ کا سفر ہو، تو جانور کو زیادہ دوڑانا نہیں چاہیے اور اس کو چرنے چگنے کا موقعہ دینا چاہیے، لیکن اگر قحط سالی کا موسم ہو، راستہ میں چارا نہ ہو، تو پھر سفر میں تیز رفتاری اختیار کر کے جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے، تاکہ وہاں جا کر ان کو چارا مہیا کیا جا سکے، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے جانوروں سے کام لینے کے آداب بتائے ہیں، آج اس کے امتی ڈرائیوروں کے کھانے پینے اور آرام و سہولت کا لحاظ نہیں رکھتے۔ نیز آپ نے فرمایا، رات کو جب پڑاؤ کرنا، تو راستہ کے درمیان پڑاؤ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ممکن ہے، کچھ اور لوگ سفر کر رہے ہوں اور انہیں یہاں سے گزرنا پڑے اور انہیں راستہ کی تنگی سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور راستہ اگر خالی ہو تو رات کو حشرات الارض اپنی بلوں سے نکل کر راستہ میں آجاتے ہیں، اس لیے راستہ میں پڑاؤ کرنے سے ان کے ڈسنے کا بھی احتمال ہوتا ہے، اس لیے رات کو راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ کرنا چاہیے، اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، راستہ میں گاڑیوں کا کھڑا کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس لیے ٹریفک کے اصول کی پابندی ضروری ہے، تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو اور سڑکوں کو بلاک کرنا، اس طرح گاڑیوں کی پکڑ دھکڑ جو مسافروں کے لیے پریشانی کا باعث بنتی، جائز نہیں ہے،

[4960] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ)) حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ ((وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ))

[4960] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ۷۵ برقم (۲۸۵۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۶)

[4960]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سبزے میں سفر کرو، تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو، تو انہیں تیز چلاؤ، تا کہ ان کی قوت کمزور نہ پڑ جائے۔ (ان کی چربی ختم نہ ہو جائے) کیونکہ پیاس سے چربی پگھل جاتی ہے) اور جب تم اخیر رات میں قیام کرو، تو راستہ سے احتراز کرو، کیونکہ وہ جانوروں کا راستہ اور رات کو زہریلے کیڑوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ طرق الدواب: جانوروں کے راستے، اس کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے، کہ رات کو درندے اور زہریلے کیڑے راستہ خالی دیکھ کر گری پڑی کوئی چیز اٹھانے کے لیے ان پر چلتے ہیں اور یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے، کہ کسی اور قافلہ والوں کو وہاں سے گزرنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے، اس لیے راستہ پر قیام نہیں کرنا چاہیے۔

۵۵...... بَاب: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَاِسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ اِلَى اَهْلِهِ بَعْدَ قَضَآءِ شُغْلِهِ

باب ۵۵: سفر عذاب (دکھ، تکلیف) کا ٹکڑا ہے، اس لیے مسافر کو اپنی مصروفیت سے فارغ ہوتے ہی گھر لوٹنا چاہیے

[4961] ۱۷۹۔(۱۹۲۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ وَاَبُو مُصْعَبِ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ**))

[4961]۔ امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے ان سے پوچھا، کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا حصہ ہے، وہ تمہیں اپنے سونے، اپنے کھانے اور اپنے پینے سے روکتا ہے، تو جب تم میں سے کوئی اس سفر سے اپنی ضرورت پوری کر لے، فوراً اپنے گھر لوٹ آئے۔'' انہوں نے کہا، ہاں۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ نُهْمَته: اپنی ضرورت وحاجت۔ ❷ مِنْ وَجْهِه: سفر پر جانے سے۔

[4961] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العمرة باب: السفر قطعة من العذاب برقم (۱۸۰۴) وفي الجهاد والسير باب: السرعة في السير برقم (۳۰۰۱) وفي الاطعمة باب: ذكر الطعام برقم (۵۴۲۹) وابن ماجه في (سننه) في المناسك باب: الخروج الى الحج برقم (۲۸۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۷۲)

فائدہ :......انسان جب سفر پر ہوتا ہے، تو اسے سفری صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اپنے معمولات سے کٹ جاتا ہے اور آج کل تو حادثات اور دہشت گردی اور ڈاکہ کا خطرہ بھی رہتا ہے، نیز نیند، کھانے پینے کے تمام معمولات متاثر ہوتے ہیں، ہر کام گھر والی سہولت اور آسائش کے ساتھ سرانجام نہیں پاتے، نیز اہل وعیال اور دوست احباب کی جدائی بھی رنج کا باعث بنتی ہے، اس لیے بلا مقصد اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہیں رہنا چاہیے، اگرچہ سفر وسیلۂ ظفر ہے اور سفر کی مشقتوں سے انسان جفاکشی کا عادی بنتا ہے اور کڑوی دوائی کی طرح وہ صحت کا سبب بن جاتا ہے، جیسا کہ امام ابن بطال نے ایک مرفوع حدیث بیان کی، "سافروا تصحُّوا" سفر کرو، صحت یاب ہو جاؤ، اگرچہ اس کی سند میں کلام ہے، لیکن ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، اگر اس سے تجاوز کر جائے تو وہ فائدہ کی بجائے نقصان پہنچاتی ہے۔

٥٦...... بَاب: كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

باب ٥٦: سفر سے آنے والے کے لیے، رات گھر پہنچنا ناپسندیدہ کام ہے

[4962] ١٨٠ ـ(١٩٢٨)حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً

[4962] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، رات کو گھر نہیں آتے تھے، وہ ان کے پاس صبح یا شام کو تشریف لاتے تھے۔

[4963] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ

[4963]۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں لا یطرق کی بجائے لا یدخل ہے، دونوں کا معنی داخل ہونا ہے۔

[4964] ١٨١ ـ(٧١٥)حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

[4962] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العمرة باب: الدخول بالعشی برقم (١٨٠٠) انظر (التحفة) برقم (٢١١)

[4963] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٣٩)

[4964] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٤١)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ ((اَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ))

[4964] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو جب ہم مدینہ پہنچے، ہم نے گھروں میں داخل ہونا چاہا، تو آپ نے فرمایا، "ٹھہر جاؤ، تاکہ ہم رات کو (عشاء کے وقت) داخل ہوں، تاکہ پراگندہ بالوں والی بال درست کرلے اور جس عورت کا شوہر غائب تھا، وہ زیر ناف بال صاف کرلے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اصل مقصد رات یا دن کو داخل ہونے سے روکنا نہیں ہے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے، طویل سفر کے بعد جبکہ عورت کو خاوند کی آمد کا علم نہ ہو، اچانک گھر نہیں آنا چاہیے، کیونکہ عورت خاوند کے گھر میں نہ ہونے سے زیب و زینت کرنے سے کنارہ کش ہوتی ہے، پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑوں میں ملبوس ہوتی ہے، اسی حالت میں دیکھ کر بعض دفعہ خاوند کے دل میں نفرت پیدا ہوسکتی ہے، اس لیے اگر خاوند کی آمد کے بارے میں علم ہو، یا سفر میں زیادہ وقت نہ لگا ہو تو پھر خاوند کسی وقت بھی آسکتا ہے، لیکن آج تو عورتیں دینی آداب کے برعکس خاوند کی غیر حاضری میں خوب بن ٹھن کر رہتی ہیں، کسی دن ہار سنگار سے غافل نہیں ہوتیں، اس لیے صرف بدنامی کا سبب ہی روکنے کا باعث ہوسکتا ہے، کہ خواہ مخواہ بدظنی کا شکار ہو کر اچانک گھر نہیں آنا چاہیے۔

[4965] ۱۸۲۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهُ طُرُوقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ))

[4965] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جب تم میں سے کوئی رات کو سفر سے آئے، تو اچانک رات کو دروازہ کھٹکھٹائے (اتنا توقف کرے) تاکہ جس عورت کا خاوند غائب تھا، وہ زیر ناف بال صاف کرلے اور پراگندہ بال کنگھی پٹی کرلے۔"

مفردات الحدیث ❶ **تستحد**: وہ حدید (استرا) استعمال کرلے، مقصد یہ ہے کہ زیر ناف بال صاف کرلے، اس سے معلوم ہوا کہ عورت استرا (سیفٹی) استعمال کرسکتی ہے۔ ❷ **مغيبة**: جس کا خاوند غائب ہو۔ ❸ **الشَّعِثة**: پراگندہ بال۔

[4966] (...)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

[4965] تقدم تخريجه برقم (٤٩٤١)

[4966] تقدم تخريجه

عَنْ سَيَّارٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[4966]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4967] ١٨٣ـ(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوقًا

[4967]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جب آدمی طویل عرصہ تک غائب رہے (پھر اچانک) رات کو اپنے گھر آ جائے۔

[4968] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[4968]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[4969] ١٨٤ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

[4969]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رات کو اس غرض سے گھر آنے سے منع فرمایا، کہ وہ ان کی خیانت پکڑنا چاہے یا ان کی لغزشوں کا تجسس کرے۔

مفردات الحدیث ❶ **یتخوّنهم:** ان کو خائن سمجھ کر اس کی ٹوہ لگائے۔ ❷ **عثرات:** عثرۃ کی جمع ہے، لغزش، غلطی، مقصد یہ ہے کہ بدظنی کرتے ہوئے، جاسوسی کے لیے اچانک رات کو نہ آئے۔اصل مقصد یہ خواہ مخواہ گھر والوں کے بارے میں بدظنی اور بداعتمادی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، اس بدظنی اور بدگمانی سے بچانے کے لیے رات کو اچانک آنے سے منع کیا ہے۔لیکن آج تو موبائل کی وجہ سے ہر وقت رابطہ رہتا ہے اس سے انسان کسی وقت بھی گھر آ سکتا ہے گھر والے اس کے انتظار میں ہوں گے۔

[4967] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: لا یطرق اهله اذا بلغ المدینة برقم (١٨٠١) وفی النکاح باب: لا یطرق اهله لیلا اذا طال الغیبة مخافة ان یخونهم او یلتمس عثراتهم برقم (٥٢٤٣) وابو داود فی (سننه) فی الجهادباب: فی الطروق برقم (٢٧٧٦) انظر (التحفة) برقم (٢٥٧٧)

[4968] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٤٣)

[4969] اخرجه البخاری، برقم (١٨٠١) وفی النکاح باب: لا یطرق اهله لیلا اذا اطال الغیبة برقم (٥٢٤٣) وابو داود، برقم (٢٧٧٦) انظر (التحفة) برقم (٢٥٧٧)

[4970] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ

قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي هٰذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

[4970]۔ امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے، سفیان کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، یہ ٹکڑا حدیث میں ہے یا نہیں، ''گھر والوں کا تجسس کرے یا ان کمزوریوں سے آگاہ ہو۔''

[4971] ۱۸۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

[4971]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے ''اچانک رات کو گھر آنے کی کراہت بیان کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں یہ نہیں ہے، ان کی خیانت کی جستجو کرے اور ان کی لغزشوں، کوتاہیوں سے آگاہ ہو۔''

[4970] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٤٥)
[4971] تقدم تخريجه برقم (٤٩٤٥)

اس کتاب کے کل ابواب (12) اور (92) احادیث ہیں۔

35

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

شکار اور ذبیحے اور جو جانور کھانے کے لائق ہیں

حدیث نمبر 4972 سے 5063 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٣٥. كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيْوَانِ

۳۵. شکار اور ذبیحے اور جو جانور کھانے کے لائق ہیں

١...... بَاب: الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

باب ۱: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا

[4972] ١ - (١٩٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ ((وَإِنْ قَتَلْنَ قال وان قتلن مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ))

[4972] ۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں سدھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں اور وہ میرے لیے شکار روک لیتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی لیتا ہوں، تو آپ نے فرمایا، ”جب تو اپنا سدھایا ہوا کتا اس پر اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) چھوڑے تو اسے کھا لے۔“ میں نے سوال

[4972] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الذبائح والصيد باب: اما اصاب المعراض يعرضه برقم (٥٤٧٧) وفى التوحيد باب: السوال باسماء الله تعالى والاستعاذة منها برقم (٧٣٩٧) وابو داود فى (سننه) فى الصيد باب: فى الصيد برقم (٢٨٤٧) والترمذى فى (جامعه) فى الصيد باب: ما جاء ما يوكل من صيد الكلب وما لا يوكل برقم (١٤٦٥) والنسائى فى (المجتبى) فى الصيد والذبائح باب: اذا قتل الكلب وفى باب: صيد المعراض ٧/ ١٩٤ ـ وابن ماجه فى (سننه) فى الصيد باب: صيد المعراض برقم (٣٢١٥) انظر (التحفة) برقم (٩٨٧٨)

کیا، اگر چہ وہ قتل کر ڈالیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ قتل کر ڈالیں، جب تک ان کے ساتھ کوئی اور کتا شریک نہ ہو۔'' میں نے آپ سے پوچھا، میں شکار پر معراض پھینکتا ہوں اور اس سے شکار کر لیتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''جب تو معراض کے ساتھ شکار کرے اور وہ اسے پھاڑ دے، (اس کے اندر گھس جائے) تو اسے کھالے اور اگر اسے چوڑائی سے لگے تو اسے نہ کھا۔''

مفردات الحدیث

① معراض: موٹا ڈنڈا، وہ تیر جس کا پر نہ ہو، وہ لاٹھی جس کا سر لوہے کا ہو، یا نوکدار لاٹھی۔ ② خرق: چیر کر اس کے اندر چلا جائے، یعنی اس سے خون نکال دے۔

فوائد:...... ① وہ کتا یا شکاری جانور جس کو شکار کی تعلیم دی جائے اور وہ شکار کی تعلیم حاصل کر لے، شکاری کی بات تسلیم کرے، اگر اس کو بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑا جائے اور شکار کرلے تو اس کو کھانا بالاتفاق جائز ہے، امام مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر ذبیحہ یا شکار پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو اس ذبیحہ اور شکار کا کھانا جائز ہے اور امام احمد کے نزدیک ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو اس کا کھانا جائز ہے، لیکن صید (شکار) پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے، (المغنی ج ۱۲، نمبر ۲۹۰)۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، واجب نہیں ہے، اس لیے اگر عمداً (جان بوجھ کر) یا نسیاناً (بھول کر) بسم اللہ نہ پڑھے تو کھانا جائز ہے، جمہور علماء کا موقف ہی درست ہے، کہ عمداً بسم اللہ چھوڑنے کی صورت میں کھانا جائز نہیں ہے، امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کا شکار جائز نہیں ہے۔ ② جو شکار معراض سے کیا جائے اور وہ چوڑائی سے لگے، جس سے شکار سے خون نہ نکلے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے جس کا کھانا جائز نہیں ہے، جمہور ائمہ ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد، اسحاق وغیرہم کا یہی موقف ہے۔ شکاری بندوق سے اگر خون نکل جائے، تو پھر اس کا شکار جائز ہوگا، اگر غلیل کی طرح خون نہ بہے، تو پھر ذبح کے بغیر جائز نہ ہوگا۔ (المغنی ج ۱۲ ص ۲۸۳)۔

[4973] ۲-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ بَیَانٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِیدُ بِهٰذِهِ الْکِلَابِ فَقَالَ ((اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکْنَ)) عَلَیْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ ((یَّاْکُلَ الْکَلْبُ فَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنِّی اَخَافُ اَنْ یَکُونَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا کِلَابٌ مِنْ غَیْرِهَا فَلَا تَاْکُلْ))

[4973] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الذبائح والصید باب: اذا اکل الکلب برقم (۵۴۸۳) وفی باب: ما جاء فی الصید برقم (۵۴۸۷) وابو داود فی (سننه) فی الصید باب: فی ←

[4973] ۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، ہم ایسے لوگ ہیں جو ان (سدھائے ہوئے) کتوں سے شکار کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) تو جو تمہارے لیے روک لیں (خود نہ کھائیں) کھالو، اگرچہ وہ اسے قتل ہی کر ڈالیں، الا یہ کہ کتا کھا لے، اگر وہ کھا لے تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے، اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور اگر ان کے ساتھ اور کتے مل جائیں تو نہ کھاؤ۔''

فائدہ :...... اگر شکاری کتا، شکار کو خود کھانا شروع کر دیتا ہے، تو اس کا معنی یہ ہوا کہ اس نے شکار اپنے لیے کیا ہے، شکاری کے لیے نہیں کیا، اس لیے اس کا کھانا جائز نہیں ہے، اس طرح اگر شکار کرنے میں دوسرے کتے شریک ہو جاتے ہیں، جن کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہے، وہ سدھائے ہوئے ہیں، یا نہیں اور ان کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا گیا ہے، یا وہ خود ہی دوڑ آئے ہیں، تو ان کی شراکت میں کیا ہوا شکار کھانا بھی جائز نہیں ہے، اگر کتا خود شکار کھانا شروع کر دے، تو اس حدیث کی رو سے امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس کا کھانا جائز نہیں ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک کھانا جائز ہے۔ المغنی، ج ۱۳، ص ۲۶۳۔
امام شافعی اور امام احمد کا ایک مرجوح قول اباحت کا ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ کھانا جائز نہیں۔

[4974] ۳۔(. . .) و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَاْكُلْ)) وَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَهُ ((قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ))

← الصيد برقم (٢٨٤٨) وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: صيد الكلب برقم (٣٢٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٨٥٥)

[4974] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: الماء الذي يغسل به شعر الانسان برقم (١٧٥) وفي البيوع باب: الحلال بين والحرام بين وبينهما امور مشتبهات برقم (٢٠٥٤) وفي الذبائح والصيد باب: صيد المعراض برقم (٥٤٧٦) وفي باب: اذا وجد مع الصيد كلبا آخر برقم (٥٤٨٦) وابو داود في (سننه) في الصيد باب: في الصيد برقم (٢٨٥٤) والنسائي ←

[4974]۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اپنی دھار سے شکار کرلے تو کھالو اور جب اپنی چوڑائی سے لگے اور قتل کر دے، تو وہ چوٹ زدہ ہے، اس لیے نہ کھاؤ۔'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو کھالو اور اگر وہ اسے کھالے تو نہ کھاؤ، کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے شکار کیا ہے۔'' میں نے کہا، تو اگر میں اپنے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا پاؤں اور میں جان نہ سکوں، اسے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر نہ کھاؤ، کیونکہ تو نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔''

[4975] (. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[4975]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4976] (. . .)وحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

[4976]۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4977] ٤-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ)) تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ

← في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه كلبا غيره ٧/ ١٨٣ وفي باب: ما اصاب بعرض من صيد المعراض برقم (٤٣١٧) انظر (التحفة) برقم (٩٨٦٣)

[4975] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٥٩٠)

[4976] تقدم تخريجه برقم (٤٩٥٠)

[4977] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: التسمية على الصيد برقم (٥٤٧٥)←

[4977]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: ''جو شکار اپنی دھار سے کرے، تو اسے کھالو اور جو اپنے عرض سے کرے تو وہ چوٹ کھایا ہوا ہے۔'' (جس کا کھانا جائز نہیں ہے) اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''جو شکار تیرے لیے کرے اور اس سے خود نہ کھائے تو اسے کھالو، کیونکہ اس کا پکڑ لینا ہی اس کو ذبح کرنا ہے اور اگر تو شکار کے پاس اور کتا پائے اور تمہیں یہ ڈر ہو شاید اس نے ساتھ پکڑا ہوا اور اس کو قتل کر چکا ہے تو نہ کھاؤ، کیونکہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے اور دوسرے پر تو نے اللہ کا نام نہیں لیا ہے۔

فائدہ: ...... اگر شکاری کتا شکار کو پکڑ لیتا ہے اور وہ مر جاتا ہے، تو اس کا پکڑنا ہی بالاتفاق ذبح کرنا ہے، لیکن اگر وہ اسے زندہ پکڑ لیتا ہے، یا اس میں اتنی دیر تک زندگی رہتی ہے کہ اس کو ذبح کیا جا سکتا ہے، تو پھر اسے ذبح کرنا ہو گا، اس طرح اگر شکار کرنے میں دوسرا کتا شریک ہو اور شکار کو ذبح کر لیا جائے، تو وہ جائز ہو گا۔

[4978] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[4978]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4979] ٥۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ))

[4979]۔ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نہرین مقام پر ہمارے پڑوسی، جگری دوست اور ہم نشین تھے، سنا، کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں

← والترمذي في (جامعه) في الصيد باب: ما جاء في صيد المعراض برقم (١٤٧١) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: النهي عن اكل ما لم يذكر اسم الله عليه ٧/ ١٨٠ وفي باب: اذا وجد الكلب ياكل من الصيد ٧/ ١٨٣ وفي باب: ما اصاب بحد المعراض ٧/ ١٩٥۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: صيد المعراض برقم (٤٢١٤) انظر (التحفة) برقم (٩٨٦٠)

[4978] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٥٤)

[4979] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه غيره ٧/ ١٨٢ و ٧/ ١٨٣ برقم (٩٨٦١)

اور اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا پاتا ہوں، وہ شکار کر چکا ہے، میں نہیں جانتا، کس نے شکار کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''تم نہ کھاؤ، کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا ہے اور دوسرے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔

مفردات الحديث

❶ دخيل: شریک کار، جو انسان کے معاملات میں حصہ لے۔ ❷ رَبِيط: ملازم، ہر وقت ساتھ رہنے والا، یا اپنے آپ کو دنیا سے کاٹ کر عبادت کے لیے وقف کر لیا ہو۔ ❸ نَهْرين: جگہ کا نام ہے۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، اگر دوسرے کتے کے مالک نے بھی بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا چھوڑا ہو اور وہ بھی پہنچ جائے تو پھر وہ شکار کھانا جائز ہوگا۔

[4980] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ

[4980]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[4981] ٦-(. . .) حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي اَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلْ))

[4981]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب اپنا کتا چھوڑو تو اللہ کا نام لو، اگر وہ تیرے لیے روک لے اور تم اسے زندہ پالو تو اسے ذبح کر لو اور اگر اسے اس حال میں پاؤ کہ

[4980] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه كلبا آخر ٧/ ١٨٣۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٥٨)

[4981] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: الصيد اذا غاب عن يومين او ثلاثة برقم (٥٤٨٤) وابو داود في (سننه) في الصيد برقم (٢٨٤٩) وبرقم (٢٨٥٠) والترمذي في (جامعه) في الصيد باب: ما جاء فيمن يرمى الصيد فيجده ميتا في ماء برقم (١٤٦٩) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اذا وجد مع كلبه كلبا لم يسم عليه ٧/ ١٨٢ وفي باب: الكلب ياكل من الصيد ٧/ ١٨١ وفي باب: الامر بالتسمية عند الصيد ٧/ ١٧٩ و ١٨٠۔ وفي باب: يرمى الصيد فيقع في الماء ٧/ ١٩٢ و ١٩٣۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: الصيد يغيب كلبه برقم (٣٢١٣) انظر (التحفة) برقم (٩٨٦٢)

اس نے اس کو قتل کر ڈالا ہو اور اس سے کھایا نہیں ہے، تو اسے کھا لو اور اگر اپنے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا دیکھو اور وہ شکار کو قتل کر چکا ہو، تو نہ کھاؤ، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں، ان میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر اپنا تیر پھینکو، تو اللہ کا نام لو اور اگر شکار تم سے ایک دن غائب رہے اور اس میں اپنے تیر کے سوا کوئی نشان نہ دیکھو، تو اگر چاہو تو کھا لو اور اگر اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ۔''

فائدہ :......اگر انسان تیر سے شکار کھیلتا ہے اور شکار تیر کھانے کے بعد غائب ہو جاتا ہے اور اس میں اس کے تیر کے سوا کوئی نشان نہیں ہے اور شکاری نے اس کا پیچھا کیا ہے، بیٹھ نہیں گیا، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے، امام احمد کا مشہور قول یہی ہے، شافعیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام مالک کا ایک قول ہے جائز ہے اور دوسرا قول یہ ہے، اگر رات گزر جائے تو جائز نہیں وگرنہ جائز ہے اور غرق ہونے کی صورت میں چونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ ڈوبنے سے مرا اس لیے جائز نہیں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، اگر کہیں دو سبب جمع ہو جائیں، ایک سے اباحت ثابت ہو اور دوسرے سے حرمت، تو حکم حرمت والے سبب کے مطابق لگایا جائے گا۔

[4982] ۷۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ))

[4982]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا تیر پھینکو تو اللہ کا نام لو، پھر اگر اسے قتل کیا ہوا پاؤ، تو کھا لو، الا یہ اسے پانی میں گرا ہوا پاؤ، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں، اسے پانی نے قتل کیا ہے یا تیر نے۔''

[4983] ۸۔(۱۹۳۰) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ

[4982] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٥٦)

[4983] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: صيد القوس برقم (٥٤٧٨) وفي باب: ما جاء في الصيد برقم (٥٤٨٨) وفي باب: آنية المجوس والميتة برقم (٥٤٩٦) واخرجه ابو داود في (سننه) في الصيد باب: في الصيد برقم (٢٨٥٥) والترمذي في (جامعه) في السير باب: ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين برقم (١٥٦٠) والنسائي في (المجتبى) في الصيد باب: صيد الكلب الذي ليس بمعلم ٧/ ١٨١۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: صيد الكلب برقم (٣٢٠٧) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٥)

اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيدُ بِقَوْسِي وَاَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ((اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوا فِيهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ))

[4983]۔حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا، اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہیں، جہاں اہل کتاب رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکاری زمین ہے، میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور اپنے ایسے کتے سے شکار کرتا ہوں، جو سدھایا ہوا نہیں، تو مجھ بتایئے اس میں سے کون سی چیز ہمارے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ بیان کیا ہے کہ تم ایک اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہو، ان کے برتنوں میں کھاتے ہو، تو اگر ان کے برتنوں کے علاوہ میسر ہوں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو ان کو دھولو، پھر ان میں کھا لو اور جو تم نے یہ بیان کیا ہے، کہ تم شکار والی زمین میں ہو، تو جو شکار اپنی کمان سے اللہ کا نام لے کر کرو، تو کھا لو اور جو شکار اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کرو، تو اس پر اللہ کا نام لو پھر کھا لو اور جو اپنے غیر سدھائے ہوئے کتے سے کرو اور اسے ذبح کر سکو، تو کھا لو''

[4984] (...) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ

[4984]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، مگر ابن وھب کی حدیث میں کمان کے شکار کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل کتاب کے برتن اس صورت میں استعمال کرنا درست نہیں ہے، جبکہ دوسرے برتن دستیاب ہوں، اگر دوسرے برتن میسر ہوں، پھر ان لوگوں کے برتن استعمال نہیں کرنا چاہیے،

[4984] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٥٨)

فقہاء اس کو ادب و اخلاق پر محمول کرتے ہوئے نہی تنزیہی قرار دیتے ہیں، اس لیے ان کے نزدیک اہل کتاب کے برتن عام حالات میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور اگر ان کے بارے میں یہ علم ہو ان میں کوئی نجس چیز نہیں ڈالی گئی تو پھر دھوئے بغیر بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی نجس (پلید) یعنی خنزیر اور شراب وغیرہ ڈالی گئی ہو تو ان کو دھونے کے بعد استعمال کیا جائے گا۔

٢...... بَاب: إِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ

باب ٢: جب شکار، شکاری سے غائب ہو جائے، پھر وہ اس کو پا لے

[4985] ٩-(١٩٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ))

[4985]۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنا تیر (شکار پر) پھینکو اور شکار تم سے اوجھل ہو جائے، پھر تم اس کو پا لو، تو اسے کھا لو، بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہو۔''

فائدہ:...... بدبودار چیز کھانا جب تک وہ نقصان کا باعث نہ ہو، محض طبی طور پر ناپسندیدہ ہونے کی بنا پر مکروہ تنزیہی ہے، اگر نقصان کی حد تک پہنچ جائے تو پھر جائز نہیں ہے۔

[4986] ١٠-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيخَلَفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ((فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ))

[4986]۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے اس شکاری کے بارے میں بیان کرتے ہیں، جو اپنے شکار کو تین دن کے بعد پا لیتا ہے، ''اس کو کھا لے بشرطیکہ اس میں بدبو نہ پیدا ہو چکی ہو۔''

[4987] ١١-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ

[4985] اخرجه ابو داود فى (سننه) باب: فى اتباع الصيد برقم (٢٨٦١) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الصيد والذبائح باب: الصيد اذا انتن ٧/ ١٩٤- انظر (التحفة) برقم (١١٨٦٣)

[4986] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٦٠)

[4987] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصيد باب: ما جاء يوكل من صيد الكلب وما لا يوكل برقم (١٤٦٤) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٣)

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ ((كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ))

[4987]۔ امام صاحب اپنے استاد محمد بن حاتم سے ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی شکار کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہیں، پھر محمد بن حاتم دوسری دفعہ دوسری سند سے پہلی سند کی طرح حدیث بیان کر کے کہتے ہیں، اس میں بدبودار ہونے کا ذکر نہیں ہے اور کتے کے شکار کے بارے میں کہا، ''اگر بدبودار نہ ہو تو تین دن کے بعد کھا لو، وگرنہ اسے چھوڑ دو۔''

٣...... بَاب: تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

باب ٣: ہر کچلی والا درندہ اور ہر پنجے سے شکار کرنے والا پرندہ کھانا حرام ہے

[4988] ١٢-(١٩٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ زَادَ إِسْحٰقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ

[4988]۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا، اسحاق اور ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں زہری کا قول نقل کیا ہے، کہ ہم نے یہ حدیث شام میں آ کر سنی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر کچلی والا درندہ، جو انسان پر حملہ آور ہوتا ہے، حرام ہے، جمہور ائمہ کا یہی موقف ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر وہ چیرتا پھاڑتا ہے، تو حرام ہے، جیسے شیر، چیتا، بھگیاڑ، اگر چیرتا پھاڑتا نہیں ہے، تو وہ مکروہ ہے، جیسے لومڑ، کیونکہ ان درندوں کے کھانے سے یہ خطرہ ہے کہ انسان کے اندر حیوان کے اوصاف پیدا نہ ہو جائیں، اس لیے ان کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا، ذو نـاب سے مراد، وہ جانور ہے، جو اپنی کچلیوں سے شکار کرتا ہے، اگر وہ انسان یا کسی دوسرے جانور کا شکار نہیں کرتا اور ان پر کھانے کے لیے حملہ آور نہیں ہوتا تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔

[4988] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الذبائح والصید باب: اکل کل ذی ناب من السباع برقم (٥٥٣٠) وفی الطب باب: البان الاتن برقم (٥٧٨٠) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: النهی عن اکل السباع برقم (٣٨٠٢) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی کراهیة کل ذی ناب وذی مخلب برقم (١٤٧٧) والنسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح بـاب: تحریم اکل السباع ٧/ ٢٠٠ و ٢٠١ وفی باب: تحریم اکل لحوم الحمر الاهلیة ٧/ ٢٠٤- وابن ماجه فی (سننه) فی الصید باب: اکل کل ذی ناب من السباع برقم (٣٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٤)

[4989] ۱۳۔(. . .)وحَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی اِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ

اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِی نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَآئِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰی حَدَّثَنِی اَبُو اِدْرِیسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الشَّامِ

[4989]۔حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ابن شہاب کہتے ہیں میں نے اپنے علماء سے حجاز میں یہ روایت نہیں سنی یہاں تک ابوادریس نے یہ روایت سنائی اور وہ شامی فقہاء میں سے تھے۔

[4990] ۱۴۔(. . .)و حَدَّثَنِی هَارُونُ بْنُ سَعِیدٍ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِی اِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیِّ

عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِی نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

[4990]۔ابو ثعلبہ خشنی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

[4991] (. . .)وحَدَّثَنِیهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ اَبِی ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَیُونُسُ بْنُ یَزِیدَ وَغَیْرُهُمْ ح و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا یُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیثِ یُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحًا وَیُوسُفَ فَاِنَّ حَدِیثَهُمَا نَهٰی عَنْ كُلِّ ذِی نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ

[4991]۔امام صاحب نے اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، زہری ہی کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کی ہے، صالح اور یوسف کے سوا سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، مگر ان دونوں کی حدیث میں ہے، ہر کچلی والے درندہ سے منع فرمایا۔

[4989] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٦٣)

[4990] تقدم تخریجه برقم (٤٩٦٣)

[4991] تقدم تخریجه برقم (٤٩٦٣)

[4992] ١٥ ـ (١٩٣٣) وحَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِی حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ذِی نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ))

[4992]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہر کچلی والا درندہ، اس کا کھانا حرام ہے۔"

[4993] وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4993]۔امام ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4994] ١٦ ـ (١٩٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ

عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِی نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِی مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

[4994]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ:......ذی مِخلَب، سے مراد وہ پرندہ ہے، جو اپنے ناخنوں سے شکار کرتا ہے، جیسے چیل، باز، شاہین، صقر اگر وہ اپنے پنجہ سے شکار نہیں کرتا، تو وہ اس میں داخل نہیں ہے، جمہور علماء، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام داود وغیرہم کے نزدیک ان کا کھانا حرام ہے، امام مالک، امام لیث اور اوزاعی کے نزدیک کوئی پرندہ حرام نہیں ہے۔ (المغنی ج ١٣، ص ٣٢٢)۔

[4995] (. . .) وحَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[4995]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد شعبہ کی اس سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[4992] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصيد والذبائح باب: تحريم اكل السباع ٧/ ٢٠٨ و ٢٠٩۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: اكل كل ذی ناب من السباع برقم (٣٢٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٤١٣٢)

[4993] تقدم

[4994] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: النهی عن اكل السباع برقم (٣٨٠٣) انظر (التحفة) برقم (٦٥٠٦)

[4995] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٤٩٦٨)

[4996] (. . .) و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَاَبُو بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

[4996]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر کچلی والے درندے سے اور پنجے والے پرندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ:......امام اوزاعی نے، امام مالک کے نزدیک پنجہ سے شکار کرنے والے پرندے کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے۔

[4997] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِى بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَبُو بِشْرٍ اَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى ح و حَدَّثَنِى اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ اَبِى بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ

[4997]۔ امام صاحب نے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

۴...... بَاب: اِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب ٤: سمندر میں مرنے والے جانوروں کی اباحت

[4998] ۱۷۔(۱۹۳۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِىُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ

[4996] تقدم تخريجه برقم (٤٩٦٨)

[4997] تقدم تخريجه برقم (٤٩٦٨)

[4998] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في دواب البحر برقم (٣٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٤)

فَـإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِـائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْـنِـهِ وَأَخَـذَ ضِـلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَـحْتِهَـا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ

[4998]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے زیرکمان قریش کے ایک قافلہ کے مقابلہ میں بھیجا اور ہمیں کھجوروں کی ایک بوری زاد راہ کے طور پر دی، اس کے سوا آپ کے پاس ہمیں دینے کے لیے کچھ نہ تھا، (آخر میں) ابوعبیدہ ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور دیتے تھے، حضرت جابر کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے پوچھا، آپ اس پر کسی طرح گزارا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم اس کو بچے کی طرح چوستے تھے، پھر اوپر سے ہم پانی پی لیتے تھے، تو وہ ہمیں دن بھر رات تک کے لیے کفایت کرتی اور ہم اپنی لاٹھیوں سے کیکر کے پتے جھاڑتے، پھر انہیں پانی سے بھگو کر کھا لیتے اور ہم ساحل سمندر پر چل پڑے اور ہمیں ساحل سمندر پر بڑے ٹیلے کی طرح ایک چیز پڑی ہوئی نظر آئی، ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ ایک عنبر نامی جانور نکلا، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ تو مردار ہے، پھر کہنے لگے، نہیں، ہم اللہ کے رسول ﷺ کے فرستادے ہیں اور اللہ کے راستہ میں نکلے ہیں، اور تم لوگ لاچار ہو چکے ہو، اس لیے کھا لو، ہم نے اسے ایک ماہ تک کھایا اور ہم تین سو افراد تھے اور ہم موٹے تازے ہو گئے اور میں نے ساتھیوں کو دیکھا، ہم اس کی آنکھوں کے خول یا سوراخ سے مٹکوں سے چربی نکالتے تھے اور ہم سے اس سے بیل کی طرح ٹکڑے کاٹتے تھے، یا بیل کے برابر (بقدر) کاٹتے تھے اور ہم میں سے ابوعبیدہ نے تیرہ آدم لیے اور انھیں اس کی آنکھ کو خول میں بٹھایا اور اس نے پسلی لے کر اس کو سیدھا کھڑا کیا، پھر ہمارے پاس موجود اونٹوں میں سے سب سے قد آور اونٹ پر پالان کس کر اس کے نیچے سے گزارا اور ہمیں زاد راہ کے طور پر اس کا گوشت ابال کر دیا، تو جب ہم مدینہ واپس پہنچے، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ''وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمندر سے نکالا، کیا اس کا کچھ گوشت تمہارے پاس ہے، تو ہمیں بھی کھلاؤ۔'' تو ہم نے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو آپ نے اسے کھالیا۔

مفردات الحدیث ❶ عِیرٌ: اونٹوں کا غلہ لانے والا قافلہ۔ ❷ جِراب: چمڑے کا تھیلا۔ ❸ نَمُصُّهَا: ہم اسے چوستے تھے۔ ❹ الخبط: لگ، کیکر کے پتے۔ ❺ کثیب: ریت کا تودہ یا پہاڑی، عنبر مچھلی جس کو آج کل وہیل (whale) یا پال کہتے ہیں، چونکہ اس کی انتڑیوں سے عنبر خوشبو نکلتی ہے، اس کو عنبر کا نام دے دیا جاتا ہے اور یہ بڑی مچھلیوں میں سے ہے اور اس کا وزن ۵۴ کلوگرام سے لے کر ۱۳۶۰۰۰ کلوگرام تک ہوتا ہے۔ ❻ وَقب: آنکھ کا گڑھا، جہاں اس کی آنکھ کا ڈھیلا ہوتا ہے۔ ❼ قِلال: قُلَّة کی جمع ہے، بڑا مٹکا۔ ❽ فِلَذ: فِلذَةٌ کی جمع ہے، قطعہ، ٹکڑا۔ ❾ قَدر: مقدار، برابر۔ ❿ شائق، وَشیقة کی جمع ہے، ابلا ہوا گوشت۔

فوائد: ...... ❶ یہ غزوہ جو سریہ خبط بھی کہلاتا ہے، کیونکہ س میں پتے جھاڑ کر کھانے پڑے تھے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے، حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے ادھار لے کر، تین دن، تین، تین اونٹ بھی ذبح کیے، کیونکہ پہلے عمومی خوراک ختم ہوئی اور پھر لوگ انفرادی طور پر جو خوراک لے گئے تھے، اس کو جمع کیا گیا، وہ بھی ختم ہوگئی، پھر پتے کھانے پڑے تو آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور کھانے کے لیے ایک بہت بڑی مچھلی ساحل سمندر پر پھینک دی، جسے صحابہ کرام نے پندرہ یا اٹھارہ دن تک خوب کھایا، جس سے ان کی بھوک سے پیدا شدہ کمزوری دور ہوگئی، اس کے بعد انہوں نے اس کی چربی پگھلا کر تیل کی صورت میں ملی اور وہ موٹے تازے ہوگئے، اس طرح مجموعی طور پر ایک ماہ تک اس کو کھاتے رہے، اس حدیث سے مالکیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ اضطراری حالت میں بھی انسان مردار سے پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے، لیکن قرآن کی رو سے صحیح بات یہی کہ اضطراری حالت میں بقدر ضرورت زندگی بچانے کے لیے کھایا جا سکتا ہے، امام ابن قدامہ نے امام مالک اور امام شافعی کا قول یہی نقل کیا ہے کہ شبع (سیری) جائز نہیں ہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۳۰)۔ ❷ سمندری حیوانات میں سے مچھلی کا شکار بالاتفاق جائز ہے اور ائمہ حجاز، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک تمام سمندری حیوانات کا شکار جائز ہے، لیکن حنفیوں کے نزدیک صرف مچھلی کا شکار جائز ہے، جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، لیکن احناف کے نزدیک اگر سمندر کے مدوجزر کی صورت میں مر جائے تو پھر جائز ہے، اگر اندر مر جائے تو جائز نہیں ہے، جیسا کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے اور احناف میں سے جو اس کو مچھلی سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک اس کا شکار جائز ہے، اور جو اس کو مچھلی نہیں سمجھتے، ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

[4999] ۱۸۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو

[4999] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة سيف البحر برقم (٤٣٦١) وفي الذبائح والصيد باب: قول الله تعالى ﴿احل لكم صيد البحر﴾ برقم (٥٤٩٤) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: ميتة البحر ٧/ ٢٠٧ و ٢٠٨۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٩)

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَاَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَآبَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِيْ حَجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ

[4999]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم تین سو سواروں کو رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ایک قافلہ کی گھات لگانے کے لیے بھیجا اور ہمارے امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے، ہم ساحل سمندر پر پندرہ دن ٹھہرے، ہمیں شدید بھوک سے واسطہ پڑا حتیٰ کہ ہم نے پتے جھاڑ کر کھائے، اس لیے اس کو جیش الخبط کا نام دیا گیا، ہمارے لیے ایک جانور پھینکا گیا، جس کو عنبر کہا جاتا تھا، ہم نے اس سے پندرہ دن (آدھا ماہ) کھایا اور بدن پر اس کا روغن ملا حتیٰ کہ ہمارے بدن اصل حالت پر لوٹ آئے اور ابو عبیدہ نے اس کی پسلیوں میں ایک پسلی لے کر اس کو گاڑا، پھر لشکر میں سب سے لمبے آدمی کا اور سب سے لمبے اونٹ کا انتخاب کیا، اس کو اس پر سوار کر کے پسلی کے نیچے سے گزارا اور اس کی آنکھ کے گڑھے میں کئی آدمی بیٹھ گئے اور ہم نے اس کے آنکھ کے گڑھے سے اتنے اتنے مٹکے چکنائی نکالی اور ہمارے پاس کھجوروں کا ایک چرمی تھیلا یا بورا تھا، ابو عبیدہ ہر آدمی کو ایک ایک مٹھی کھجور دیتے تھے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی ختم ہو گئی، تو ہمیں اس کے نہ ملنے کا احساس ہوا۔

مفردات الحديث

❶ ثابت اجسامنا: ہمارے جسم پہلی حالت پر لوٹ آئے، ہماری قوت بحال ہو گئی۔ ❷ حِجَاج: آنکھ کا خول، آنکھ کے اردگرد کی ہڈی۔ ❸ وَجَدْنَا فَقْدَهُ: نہ ملنے پر اس کا فائدہ محسوس ہوا۔

[5000] ۱۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو عَنْ جَابِرًا يَقُوْلُ فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَآئِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ

[5000]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پتوں والے لشکر میں، ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا۔

[5000] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٧٥)

فائدہ :...... یہ اونٹ ذبح کرنے والے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ تھے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس بنا پر روک دیا کہ تم ادھار لے کر اونٹ ذبح کر رہے ہو، تمہارا اپنا مال تو ہے نہیں، معلوم نہیں، تمہارا باپ تمہیں دے گا یا نہیں، واپسی پر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ چلا، تو انہوں نے اپنے بیٹے کو کھجوروں کا ایک باغ ھبہ کر دیا۔

[5001] ٢٠-(. . .) و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِیُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا

[5001] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تین سو آدمیوں کو بھیجا، ہم اپنا زادِ راہ خود اٹھائے ہوئے تھے۔

[5002] ٢١-(. . .) و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی نُعَیْمٍ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِیَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِیَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُو عُبَیْدَةَ زَادَهُمْ فِیْ مِزْوَدٍ فَکَانَ یُقَوِّتُنَا حَتّٰی کَانَ یُصِیْبُنَا کُلَّ یَوْمٍ تَمْرَةٌ

[5002]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تین سو افراد کا ایک دستہ بھیجا اور ان کا امیر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، ان کا زادِ راہ ختم ہو گیا تو ابوعبیدہ ان کا اپنا اپنا زادِ راہ ایک توشہ دان میں جمع کیا، وہ ہمیں خوراک دیتے تھے، حتیٰ کہ ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملنے لگی۔

[5003] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ یَعْنِی ابْنَ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ کَیْسَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ

[5001] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشرکة باب: الشرکة فی الطعام والتعهد والعروج برقم (٢٤٨٣) وفی الجهاد والسیر باب: حمل الزاد علی الرقاب برقم (٢٩٨٣) وفی المغازی باب: غزوة سیف البحر برقم (٤٣٦٠) والترمذی فی (جامعه) فی صفة القیامة باب (٣٤) برقم (٢٤٧٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الصید والذبائح باب: میتة البحر برقم ٧/ ٢٠٧۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: معیشة اصحاب النبی ﷺ برقم (٤١٥٩) انظر (التحفة) برقم (٣١٢٥)

[5002] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٤٩٧٧)

[5003] تقدم تخریجه برقم (٤٩٧٧)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيهِمْ اِلٰى سَيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً

[5003]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ ساحل سمندر کی طرف بھیجا، میں بھی ان میں تھا، آگے عمرو بن دینار اور ابوزبیر کی طرح حدیث بیان کی، صرف اتنا فرق ہے، کہ وھب بن کیسان کی اس حدیث میں ہے، اس سے لشکر نے ۱۸ دن رات کھایا۔

فائدہ:...... دستہ کی کل مدت سفر ایک ماہ تھی مچھلی کا گوشت پندرہ یا اٹھارہ دن کھایا۔

[5004] (...) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5004]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک پارٹی جہینہ قبیلہ کے علاقہ کی طرف بھیجی اور ان پر ایک آدمی امیر مقرر کیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:......قریشی قافلہ نے جھینیہ کی زمین سے گزرنا تھا، اس کی گھات میں، آپ نے دستہ ادھر روانہ کیا۔

۵...... بَاب: تَحْرِيمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

باب ۵: پالتو گدھوں کے کھانے کی حرمت

[5005] ۲۲-(۱۴۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِمَا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

[5005]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے بھی۔

[5004] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۳۸۹)

[5005] تقدم تخريجه في النكاح باب: نكاح المتعة وبيان انه ابيح ثم نسخ ثم ابيح ثم نسخ واستقر تحريمه الى يوم القيامة برقم (۳۴۱۷)

فائدہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عورتوں سے متعہ اور گھریلو گدھوں کی حلت کے قائل تھے، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے، ان دونوں کا تذکرہ کیا، جمہور صحابہ تابعین اور فقہاء کے نزدیک گھریلو یا پالتو گدھے حرام ہیں، امام مالک سے تین قول منقول ہیں، (۱) اباحت (۲) مکروہ تنزیہی (۳) حرمت، صحیح احادیث کی رو سے حرمت کا قول صحیح ہے اور بقول علامہ ابن عبدالبر مالکی، آج مسلمانوں میں اس کی حرمت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۱۸)۔

[5006] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

[5006]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے زہری کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، یونس کی حدیث میں ہے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے۔

[5007] ۲۳۔(۱۹۳۶)و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ اَخْبَرَهُ اَنَّ

اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5007]۔حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام ٹھہرایا۔

[5008] ۲۴۔(۵۶۱)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی نَافِعٌ وَسَالِمٌ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5008]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[5006] تقدم تخريجه فی النكاح باب: المتعة وبيان انه ابيح ثم نسخ ثم ابيح ثم نسخ واستقر تحريمه الی يوم القيامة برقم (٣٤١٧)

[5007] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الذبائح والصيد باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٧) انظر (التحفة) برقم (١١٨٧٦)

[5008] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة خيبر برقم (٤٢١٥) وبرقم (٤٢١٨) وفی الذبائح والصيد باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٢) انظر (التحفة) برقم (٦٧٦٩)

[5009] ٢٥-(. . .) و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوا اِلَيْهَا

[5009]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور لوگوں کو گدھوں کی ضرورت تھی، (سواری کے لیے)

[5010] ٢٦-(١٩٣٧) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الاهلية فقال اصابتنا مجاعة يوم خيبر وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِّنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي اِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا اَلْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ

[5010]۔ شیبانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے گھریلو گدھوں کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا، ہمیں خیبر کے دن بھوک لگی، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہودیوں کے شہر سے باہر نکلنے والے گدھے پکڑ کر ذبح کر لیے، جن سے ہماری ہنڈیاں جوش مار رہی تھیں، مگر اچانک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کر دیا، ہنڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت بالکل نہ کھاؤ، میں نے پوچھا، آپ نے اسے کس انداز سے حرام قرار دیا تھا؟ انہوں نے کہا، ہم نے اس پر باہمی گفتگو کرتے ہوئے کہا، آپ نے قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے اور اس لیے حرام قرار دیا ہے کہ اس سے خمس (پانچواں حصہ) نہیں نکالا گیا۔

[5009] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٨٦) وبرقم (٨٣٩٤)

[5010] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: ما يصيب من الطعام في ارض الحرب برقم (٣١٥٥) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٢٠) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: تحريم اكل لحوم الحمر الانسية برقم ٧/ ٢٠٣۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: لحوم الحمر الوحشية برقم (٣١٩٢) انظر (التحفة) برقم (٥١٦٤)

فائدہ :......آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے قطعی طور پر ہمیشہ کے لیے منع فرمایا، لیکن اس کا پس منظر کیا تھا، اس کے بارے میں صحابہ کرام کی آراء مختلف ہیں اور اپنے اپنے اجتہاد پر مبنی ہیں۔

[5011] ٢٧۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ

[5011]۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خیبر کے دنوں میں ہم بھوک سے دو چار ہوئے، جب خیبر کا واقعہ پیش آیا، ہم گھریلو گدھوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں نحر کیا، جب ان سے ہنڈیاں ابلنے لگیں، رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا، ہنڈیوں کو انڈیل دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ نہ کھاؤ، تو کچھ لوگوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے صرف اس لیے ان سے روکا ہے، کیونکہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا اور دوسروں نے کہا، آپ نے ان سے ہمیشہ کے لیے روک دیا ہے۔

[5012] ٢٨۔(١٩٣٨)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولَانِ أَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اكْفَئُوا الْقُدُورَ

[5012]۔حضرت براء اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے گدھے پکڑ کر انہیں پکایا، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا، ہنڈیاں الٹ دو۔

[5013] ٢٩۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[5011] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٨٦)

[5012] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٢١) وبرقم (٤٢٢٢) وبرقم (٤٢٢٣) وبرقم (٤٢٢٤) وبرقم (٤٢٢٥) وفي الذبائح باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٥) وبرقم (٥٥٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٥) وبرقم (٥١٧٤)

[5013] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٨٢)

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ۔

[5013]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا، ہنڈیاں الٹ دو۔

[5014] ۲۰۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ يَقُوْلُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

[5014]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا گیا۔

[5015] ۳۱۔(. . .)و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ

[5015]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گدھوں کے کچے اور پکے گوشت کو پھینکنے کا حکم دیا، پھر ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا۔

مفردات الحدیث ❶ نِيْئَة: کچا جس کو پکایا نہ گیا ہو۔ ❷ نَضِيْجَة: پکا ہوا۔

[5016] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5016]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5017] ۳۲۔(۱۹۳۹)وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ

[5014] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۵۲)

[5015] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٢٦) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية ۷/ ۲۰۳۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: لحوم الحمر الوحشية برقم (۳۱۹٤) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۰)

[5016] تقدم

[5017] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٩٩١) واخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (٥٧٦٨)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِي إِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

[5017]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، (میرے خیال میں یا تو) آپ ﷺ نے صرف اس لیے ان سے روکا تھا، کیونکہ وہ لوگوں کا بوجھ اٹھاتے تھے، آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ ان کے بار برداری کے جانور ختم ہو جائیں گے، یا خیبر کے دن آپ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا۔

مفردات الحديث ✲ حَمُولة: لوگوں کی بار برداری کا جانور۔

[5018] ۳۳۔(۱۸۰۲) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ)) قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ ((عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ)) قَالُوا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ

[5018]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کے لیے نکلے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لیے فتح کر دیا، جب فتح کے دن کی شام ہوئی تو لوگوں نے بہت سی آگیں روشن کیں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ آگیں کیسی ہیں، کس لیے انہیں جلایا گیا ہے؟'' لوگوں نے کہا، گوشت کی خاطر، آپ نے فرمایا: ''کس گوشت کے لیے؟'' لوگوں نے کہا، پالتو گدھوں کے گوشت کی خاطر، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں بہا دو اور انہیں توڑ دو۔'' ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! یا انہیں بہا دیں اور انہیں دھو لیں، آپ نے فرمایا: ''یا ایسے کر لو۔''

فائدہ: ......آپ نے پہلے ہانڈیوں کو شدت اختیار کرتے ہوئے توڑنے کا حکم دیا، جب ایک آدمی نے عرض کیا، ہم ان کو دھو نہ لیں، تو آپ نے فرمایا، چلو ایسا کر لو، جس سے معلوم ہوا، جس برتن کو نجاست لگ جائے، اس کو دھو کر استعمال کرنا درست ہے، چونکہ یہاں عدد کی قید نہیں لگائی گئی، اس سے معلوم ہوتا ہے، اگر ضرورت محسوس نہ ہو تو ایک دفعہ دھونا کافی ہے، ہاں کتے کا جھوٹا برتن، سات دفعہ دھونا ہوگا۔

[5018] تقدم تخريجه فى الجهاد والسير باب: غزوة خيبر برقم (٤٦٤٤)

[5019] (. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمِ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5019]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے، یزید بن ابی عبید کی مذکورہ بالا سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5020] ٣٤۔(١٩٤٠)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَاِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا

[5020]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا، ہم نے بستی سے نکلتے ہوئے گدھے پکڑ لیے اور ان میں سے کچھ کو پکانا شروع کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا، خبردار! اللہ اور اس کا رسول تمہیں ان سے منع کرتے ہیں، کیونکہ یہ پلید شیطانی کام ہے، تو ہنڈیوں کے اندر جو کچھ تھا، الٹ دیا گیا اور وہ اس سے جوش مار رہی تھیں۔

[5021] ٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجِسٌ قَالَ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا

[5021]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خیبر فتح ہوا، تو آپ کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! گدھے (سب) کھا لیے گئے، پھر دوسرا آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! گدھے ختم

[5019] تقدم تخريجه فى الجهاد والسير باب: غزوة خيبر برقم (٤٦٤٤)

[5020] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المغازى باب: غزوة خيبر برقم (٤١٩٩) وفى الذبائح باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٢)

[5021] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٤٩٩٥)

کر ڈالے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اعلان کیا، اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھوں کے گوشت سے روکتے ہیں، کیونکہ وہ گندے یا پلید ہیں، تو ہنڈیوں کو جو کچھ ان میں تھا، اس سمیت الٹ دیا گیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے منادی حضرت ابوطلحہ تھے، بعض روایات سے ثابت ہوا، حضرت بلال اور عبدالرحمٰن بن عوف نے بھی اعلان کیا تھا۔

٦...... بَاب: فِيْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب ٦: گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بارے میں

[5022] ٣٦-(١٩٤١) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُومِ الْخَيْلِ

[5022]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے، جمہور سلف و خلف کا یہی نظریہ ہے، علقمہ، اسود، نخعی، حماد بن سلیمان اور صاحبین کا بھی یہی قول ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے، بعض کے بقول امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی، سعیدی صاحب نے ائمہ احناف کے اقوال نقل کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے، ''اس باب میں جو احادیث صحیحہ وارد ہیں، وہ سب گھوڑے کی حلت میں نصوص صریحہ ہیں اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی صراحت کے بعد پھر کسی اور چیز کی ضرورت

[5022] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة خیبر برقم (٤٢١٩) وفی الذبائح والصید باب: لحوم الخیل برقم (٥٥٢٠) وفی باب: لحوم الحمر الانسية برقم (٥٥٢٤) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اكل لحوم الخيل برقم ٣٧٨٨) وفی باب: فی اكل لحوم الحمر برقم (٣٨٠٨) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی اكل لحوم الخيل برقم (١٧٩٣) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد والذبائح باب: تحريم اكل السباع ٧/ ٢٠١- انظر (التحفة) برقم (٢٦٣٩)

نہیں ہے۔" (شرح صحیح مسلم، ج ٦، ص ١٠٥)۔ اس سے پہلے لکھا ہے، قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت کھانا بلا کراہت جائز ہے، وجہ استدلال یہ ہے کہ گھوڑا پاک اور طیب جانور ہے، اس بنا پر فقہائے احناف نے بھی گھوڑے کا جھوٹا پاک قرار دیا ہے، ص ١٠٤، ج ٦۔ علامہ تقی نے لکھا ہے، امام ابوحنیفہ نے گھوڑے کو اس کے احترام اور آلات جہاد میں سے ہونے کے باعث مکروہ قرار دیا ہے، تکملہ ج ٣، ص ٥٢٩۔ اور اب صورتحال یہ ہے کہ جدید اسلحہ کے سبب اب اس کو مرکزی اہمیت حاصل نہیں ہے، اس لیے یہ سبب اگر اس کو سبب مان لیا جائے تو ختم ہو چکا ہے، کہ بقول امام حصفکی امام صاحب اپنے اپنی موت سے تین قبل، حرمت کے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ (تکملہ ج ٣ ص ٥٢٥۔ درمختار علی حاشیہ ردالمختار ج ٥ ص ٢٦٥)۔

[5023] ٣٧۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ

[5023] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے خیبر کے دور میں گھوڑے اور جنگلی گدھے کھائے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں گھریلو گدھے کھانے سے روک دیا۔

فائدہ: ......جنگلی گدھے (نیل گائے) کا گوشت کھانا بالاتفاق جائز ہے۔

[5024] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5024] ۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اور اساتذہ سے ابن جریج ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5025] ٣٨۔(١٩٤٢)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ

[5023] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: اباحة اكل لحوم حمر الوحش ٧/ ٢٠٥۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: لحوم الخيل برقم (٣١٩٢) انظر (التحفة) برقم (٢٨١٠)

[5024] تقدم

[5025] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: النحر والذبائح برقم (٥٥١٠)←

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ

[5025]۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

[5026] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5026]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت، ہشام ہی کی سند سے اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

۷...... بَاب: اِبَاحَةِ الضَّبِّ

باب ۷: سوسمار (گوہ، ضب) کے گوشت کی اباحت

[5027] ۳۹۔(۱۹۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَسْتُ بِآكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ))

[5027]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔''

[5028] ۴۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ))

[5028]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اسے میں حرام ٹھہراتا ہوں۔''

← وبرقم (۵۵۱۱) وبرقم (۵۵۱۲) وفي باب: لحوم الخيل برقم (۵۵۱۹) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: نحر ما يذبح ۷/ ۲۳۱ و ۷/ ۲۳۲۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: لحوم الخيل برقم (۳۱۹۰) انظر (التحفة) برقم ۱۵۷۴۶)

[5026] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۴۹۹۹)

[5027] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۴۲)

[5028] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳۱۰)

[5029] ٤١-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ))

[5029]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں سوال کیا، جبکہ آپ منبر پر تھے، آپ نے فرمایا: ”نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام کہتا ہوں۔“

[5030] (. . .) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ

[5030]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5031] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسٰى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ

[5031]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے گوہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ کا فرمان، حدیث نمبر ۴۰ کے مطابق نقل کرتے ہیں، ایوب کی حدیث کے الفاظ یوں ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی، تو آپ نے اسے نہ کھایا اور نہ حرام قرار دیا، اسامہ کی حدیث ہے، ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے۔

فائدہ:...... علامہ دمیری نے حیات الحیوان (الکبری ج ۲ ص ۶۸) میں لکھا ہے، ”ضب“ گوہ جنگل کا ایک مشہور

[5029] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩٩٨)

[5030] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨١٩٨)

[5031] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٨٢) وبرقم (٧٥٦٨) وبرقم (٧٧٨٥) وبرقم (٨٤٠٣) وبرقم (٨٤٩١)

جانور ہے، جو کبھی پانی کی گھاٹ پر نہیں جاتا، اس لیے عربوں کا محاورہ ہے، میں اس کام کو اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک ضب پانی پر نہ جائے، ابن خالد نے لکھا ہے، ضب پانی نہیں پیتی۔" ضب کا معنی بعض نے سانڈہ کیا ہے۔
جمہور فقہاء امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہم کے نزدیک احادیث کی روشنی میں ضب کا کھانا جائز ہے اور بقول امام طحاوی امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہے، لیکن کتاب الآثار میں امام محمد کے قول سے کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور امام نووی لکھتے ہیں، مسلمانوں کے ضب کے حلال ہونے پر اتفاق ہے، البتہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے کراہت منقول ہے، علامہ تقی نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا اس کے کھانے سے کراہت کا اظہار کرنا، اس کے مکروہ ہونے کی دلیل ہے، ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ (تکملہ ج ۳ ص ۵۲۸)۔
لیکن کراہت کا سبب کیا تھا، اس کو نظر انداز کر دیا ہے، بہر حال اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے، ہر حلال چیز کا کھانا ضروری نہیں ہے، بعض افراد کسی چیز سے طبعی طور پر کراہت محسوس کرتے ہیں، تو وہ اس کو حلال سمجھ کر چھوڑ سکتے ہیں، لیکن طبعی کراہت یا نفرت کی بنا پر اس کو مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی قرار دینا درست نہیں ہے، کیا تمام انسانوں کے طبائع اور مزاج یکساں ہیں؟ آپ کے سامنے قریش ہی کے افراد نے ضب کو کھایا ہے۔

[5032] ٤٢-(١٩٤٤) وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسٰى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي))

[5032]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے کچھ ساتھی تھے، جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان کے پاس ضب کا گوشت لایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ کی بیویوں میں سے، ایک بیوی

[5032] اخرجه البخاري في (صحيحه) في آخبار الآحاد باب: خبر المراة الواحدة برقم (٧٢٦٧) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: التوقي في الحديث عن رسول الله ﷺ برقم (٢٦) ولم يذكر فيه قصة۔ انظر (التحفة) برقم (٧١١١)

نے آواز دی، یہ ضب کا گوشت ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے، لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے۔''

[5033] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ

[5033]۔ توبہ عنبری کہتے ہیں یا ڈھیڑ سال کہ مجھے شعبی نے کہا، کیا آپ حسن کی نبی اکرم ﷺ کی روایات سے آگاہ ہیں، حالانکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو سال یا ڈیڑھ سال بیٹھا ہوں، اتنے عرصہ میں، میں نے ان سے صرف یہ حدیث سنی ہے، رسول اللہ ﷺ کے کچھ ساتھی تھے، ان میں حضرت سعد بھی تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... حضرت شعبی رحمہ اللہ کا مقصد یہ تھا کہ حسن بصری، احادیث کے بیان کے شوق میں مرسل روایات بھی بیان کرتے ہیں، جبکہ ابن عمر آپ سے براہ راست روایات سننے کے باوجود بہت کم روایات بیان کرتے تھے، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، کثرت سے روایات بیان کرنے میں غلطی کا امکان پیدا ہو جاتا ہے، جبکہ اس سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

[5034] ٤٣-(١٩٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ اَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَّاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ

[5034]۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اپنی خالہ) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، تو آپ کے پاس بھنی ہوئی ضب لائی گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے

[5033] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٠٦)
[5034] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٣٦٠)

اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا، تو حضرت میمونہ کے گھر موجود بعض عورتوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو بتا دو، آپ کیا کھانا چاہ رہے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، میں نے پوچھا، کیا وہ حرام ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، نہیں، لیکن وہ میری قوم کی سرزمین (کی خوراک) نہیں، اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔'' حضرت خالد کہتے ہیں، تو میں نے اس کو کھینچ کر کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے۔

[5035] ٤٤-(١٩٤٦) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي

[5035]۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید جن کو سیف اللہ کا لقب دیا جاتا ہے، نے مجھے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی بیوی حضرت میمونہ جو حضرت خالد اور ابن عباس کی خالہ ہیں، کے پاس گیا، تو آپ نے ان کے ہاں بھنی ہوئی ضب پائی، جو ان کی ہمشیرہ حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھی، تو انہوں نے ضب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی، آپ کو جب کوئی کھانا پیش کیا جاتا

[5035] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: ما كان النبي ﷺ لا ياكل حتى يسمى له فيعلم ما هو برقم (٥٣٩١) وفي باب: الشواء برقم (٥٤٠٠) وفي الذبائح والصيد باب: الضب برقم (٥٥٣٧) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اكل الضب برقم (٣٧٩٤) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الضب ٧/ ١٩٨۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: الضب برقم (٣٢٤١) انظر (التحفة) برقم (٣٥٠٤)

تو عموماً آپ کو اس سے آگاہ کر دیا جاتا اور آپ کو اس کا نام بتا دیا جاتا، تو رسول اللہ ﷺ نے ضب کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا، موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو بتا دو، تم نے انہیں کیا پیش کیا ہے، انہوں نے کہا، وہ ضب ہے، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا ضب حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن وہ میری قوم کی زمین میں نہیں، اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔'' خالد کہتے ہیں، میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے، آپ نے مجھے نہ روکا۔ حفیدہ کی کنیت ام حفید ہے۔

فائدہ :...... انسان جس علاقہ میں رہتا ہے، اس علاقہ کی خوراک کا عادی ہو جاتا ہے اور اس سے انسیت محسوس کرتا ہے، اگر اسے دوسرے علاقہ کی خوراک پیش کی جائے، جس سے اس کو کبھی پہلے واسطہ نہ پڑا ہو تو وہ اس سے کراہت محسوس کرتا ہے اور اس کی طبیعت اس کے کھانے پر آمادہ نہیں ہوتی، اس لیے اگر کسی کو نئی چیز پیش کی جائے، تو اس کو اس سے آگاہ کر دینا چاہیے اور جو کسی چیز سے نفرت محسوس کرتا ہو اس کو وہ چیز چپکے سے نہیں کھلانی چاہیے۔

[5036] ٤٥-(. . .) و حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا

[5036]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے، تو آپ کو ضب کا گوشت پیش کیا گیا، جو ام حفید بنت حارث نجد سے لائی تھیں اور وہ بنو جعفر کے ایک آدمی کی بیوی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کوئی چیز اس وقت تک نہیں کھاتے تھے، جب تک یہ جان نہ لیتے، وہ کیا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، جس کے آخر میں یہ اضافہ ہے، اور اسے ابن اصم نے بھی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور وہ ان کی گود میں تھا۔

[5036] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٠٩)

[5037] (١٩٤٥) و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ

[5037]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، آپ کے پاس دو بھنی ہوئی ضب لائی گئیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں یزید بن الاصم کا میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

[5038] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

[5038]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جبکہ آپ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور خالد بن ولید بھی آپ کے پاس موجود تھے، ضب کا گوشت لایا گیا، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

[5039] ٤٦۔(١٩٤٧) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

[5037] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٣٦٠)

[5038] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٣٦٠)

[5039] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب: قبول الهدية برقم (٢٥٧٥) وفی الاطعمة باب: الخبز المرقق والاكل علی الخوان والسفرة برقم (٥٣٨٩) وفی باب: الاقط برقم (٥٤٠٢) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاحكام التی تعرف بالدلائل برقم (١٣٥٨) وابو داود فی (سننه) فی الاطعمة باب: فی اكل الضب برقم (٣٧٩٣) والنسائی فی ←

[5039] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور ضب پیش کیں، آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور ضب کو کراہت کی بنا پر چھوڑ دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا، اگر وہ حرام ہوتی تو اسے رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

[5040] ٤٧ـ(١٩٤٨) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَـنْ يَـزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَآكِلٌ وَتَـارِكٌ فَـلَـقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا آكُلُهُ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ)) فَـقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُـلْتُـمْ مَا بُعِثَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مُـحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْـنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْـمُونَةَ وَعِـنْـدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خُوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يَّاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ ((هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ)) وَقَالَ لَهُمْ ((كُلُوا)) فَـاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا آكُلُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَیْءٌ يَاْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5040] ۔ حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں ایک دولہا نے ہمیں دعوت دی اور ہمارے سامنے تیرہ ضب رکھے، کسی نے کھا لیا، کسی نے چھوڑ دیا، اگلے دن میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں بتایا، لوگوں نے اس کی بارے میں بہت باتیں کی، حتیٰ کہ بعض نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں، نہ میں اس سے روکتا ہوں اور نہ میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔'' تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بہت بری بات کہی، جو نبی بھی اللہ نے بھیجا ہے، حلال یا حرام کرنے کے لیے آیا، رسول اللہ ﷺ جبکہ وہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے اور آپ کے پاس فضل بن عباس، خالد بن ولید اور ایک اور عورت تھی، کہ اچانک آپ کے سامنے دستر خوان لایا گیا، اس پر گوشت تھا، تو جب نبی اکرم ﷺ نے کھانے کا ارادہ کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا، یہ ضب کا گوشت ہے، تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا: ''یہ وہ گوشت ہے، جو میں نے کبھی نہیں کھایا۔'' اور حاضرین سے کہا، ''تم کھاؤ۔'' تو اس سے فضل خالد بن ولید اور عورت نے کھایا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں تو وہی چیز کھاؤں گی، جو چیز رسول اللہ ﷺ کھائیں گے۔

← (المجتبى) فى الصيد والذبائح باب: الضب ٧/ ١٩٧ و ٧/ ١٩٩ـ انظر (التحفة) برقم (٥٤٤٨)

[5040] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٥٣)

فائدہ :...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات کہ ''تم نے بہت برا کیا'' اس لیے کہی کہ ان کے قول سے بظاہر معلوم ہوتا تھا، کہ آپ نے ضب کا حکم، واضح نہیں کیا، حالانکہ رسول بھیجا ہی احکام کی وضاحت کے لیے ہے۔

[5041] ٤٨۔(١٩٤٩) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ ((لَا اَدْرِي لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِي مُسِخَتْ))

[5041]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ضب لائی گئی، تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''میں نہیں جانتا، شاید یہ ان نسلوں سے ہو، جنہیں مسخ کر دیا گیا۔''

فائدہ :...... اس حدیث کے مضمون سے یہ ثابت ہوتا ہے، آپ نے یہ بات آغاز میں فرمائی تھی، جب کہ آپ کو یہ نہیں بتایا گیا کہ مسخ کردہ لوگوں کی نسل نہیں چلتی، جب آپ کو اس سے آگاہ کر دیا گیا تھا، تو آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔

[5042] ٤٩۔(١٩٥٠) وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوْهُ وَقَذِرَهٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهٗ

[5042]۔ ابو زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ضب کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، اسے نہ کھاؤ اور اس سے کراہت کا اظہار کیا اور بتایا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے اسے حرام قرار نہیں دیا، اللہ عزوجل بہت سے لوگوں کو اس سے نفع پہنچائے گا، اکثر چرواہوں کی خوراک بس یہی ہے اور اگر یہ میرے پاس ہوتی، تو میں اسے کھاتا (مکہ اور مدینہ میں یہ نہیں تھی)

[5043] ٥٠۔(١٩٥١) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا

[5041] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٣)

[5042] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الصيد باب: الضب برقم (٣٢٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٢٠)

[5043] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الصيد باب: الضب برقم (٣٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (٤٣١٥) وبرقم (١٠٦٦٢)

تُفْتِينَا قَالَ ((ذُكِرَ لِي اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ مُسِخَتْ)) فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَآءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهٗ اِنَّمَا عَافَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5043] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم ایسے علاقہ میں رہتے ہیں، جہاں ضب بہت ہیں، تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ یا آپ ہمیں کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت مسخ کر دی گئی (شاید یہ وہ ہو)۔'' اس لیے آپ نے نہ حکم دیا اور نہ روکا، ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس واقعہ کے بعد، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ عزوجل اس سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور ان عام چرواہوں کی خوراک یہی ہے اور اگر میرے پاس ہوتی تو میں اسے کھاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے کراہت محسوس کی ہے۔

[5044] ۵۱۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَاِنَّهٗ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ ((يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰى سِبْطٍ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَآبَّ يَدِبُّونَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا اَنْهٰى عَنْهَا))

[5044] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں ایک نشیبی، ضب والی زمین میں رہتا ہوں اور یہ میرے گھر والوں کا عمومی کھانا ہے، آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، تو ہم نے کہا، آپ سے دوبارہ پوچھیں، اس نے آپ سے دوبارہ پوچھا، تو آپ نے اسے جواب نہ دیا، تین دفعہ ایسے ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ آواز دی اور فرمایا: ''اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے ایک خاندان پر لعنت بھیجی، یا ان سے ناراض ہوا اور انہیں جانوروں کی صورت میں مسخ کر دیا، وہ زمین میں چلتے ہیں، میں نہیں جانتا، شاید یہ ان میں سے ہو، اس لیے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے روکتا بھی نہیں۔''

فائدہ: ......حدیثوں کی ترتیب سے محسوس ہوتا ہے کہ مصنف ضب کو حلال سمجھتا ہے، لیکن اس سے کراہت محسوس کرتا ہے۔

[5044] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٠٥)

٨...... بَاب :إِبَاحَةِ الْجَرَادِ

باب ۸: مکڑی (ٹڈی) کھانے کا جواز

[5045] ٥٢ـ(١٩٥٢)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِياَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

[5045] ۔حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، ہم مکڑی کھاتے تھے۔

فائدہ: ......مکڑی کی اباحت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، ابن العربی مالکی نے اندلس کی مکڑی (ٹڈی) کو اس کے زہریلی ہونے کی بنا پر مستثنیٰ قرار دیا ہے، امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور فقہاء کا نظریہ ہے کہ مکڑی (ٹڈی) خود مر جائے، یا اسے کوئی کسی طریقہ سے مارے، وہ حلال ہے، لیکن امام مالک کا مشہور قول یہی ہے کہ اگر وہ خود مر جائے تو حلال نہیں ہے، اگر اس کو مارا جائے مثلاً اس کے بعض اعضاء کاٹ دیئے جائیں، یا اسے پانی میں جوش دیا جائے یا آگ میں بھون لیا جائے تو پھر حلال ہے، (شرح نووی)

[5046] (. . .)و حَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ و قَالَ اِسْحٰقُ سِتَّ و قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ سِتٌّ اَوْ سَبْعٌ

[5046]۔امام صاحب یہ روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابوبکر کی روایت میں سات غزوات ہے اور اسحاق کی روایت میں چھ ہے اور ابن ابی عمر کی روایت میں چھ یا سات ہے۔

[5047] (. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ

[5045] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح باب والصيد باب: اكل الجراد برقم (٥٤٩٥) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اكل الجراد برقم (٣٨١٢) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكل الجراد برقم (١٨٢١) وبرقم (١٨٢٢) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الجراد ٧/ ٢١٠ـ انظر (التحفة) برقم (٥١٨٢)

[5046] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠١٩)

[5047] تقدم تخريجه برقم (٥٠١٩)

عَنْ اَبِی یَعْفُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

[5047] ۔امام صاحب یہ روایت اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں سات غزوات ہے۔

۹...... بَابُ: إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ

باب ۹: خرگوش کھانے کا جواز

[5048] ۵۳۔(۱۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهٗ

[5048] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم مرالظهران سے گزرے اور وہاں ہم نے ایک خرگوش کو اٹھایا، صحابہ کرام اس کے پیچھے دوڑے اور تھک ہار گئے اور میں نے دوڑ کر اس کو پکڑ لیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی سرین اور دونوں ران رسول اللہ ﷺ کے لیے بھیجے اور میں انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اسے قبول فرمالیا۔

[5049] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى: بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا.

[5049] ۔امام صاحب یہ روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، یحیٰی کی حدیث میں ہے، اس کی سرین یا اس کے دونوں ران۔

[5048] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول هدية الصيد برقم (۲۵۷۲) وفي الذبائح والصيد باب: ما جاء في التصيد برقم (۵۴۸۹) وفي باب: الارنب برقم (۵۵۳۵) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اكل الارنب برقم (۳۷۹۱) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكل الارنب برقم (۱۷۸۹) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: الارنب ۷/ ۱۹۶ و ۱۹۷۔ وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: الارنب برقم (۳۲۴۳) انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۹)

[5049] تقدم

مفردات الحدیث ❊ استنفجنا: ہم اسے اٹھایا، بھڑکایا۔

فائدہ :...... اس حدیث اور دوسری احادیث کی بنا پر ائمہ اربعہ اور دوسرے علماء خرگوش کے حلال ہونے پر متفق ہیں، البتہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور عکرمہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

١٠...... بَاب: إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

باب ١٠: شکار اور دشمن کے خلاف میں معاون چیزوں سے مدد لینا جائز ہے اور کنکر پھینکنا جائز نہیں ہے

[5050] ٥٤-(١٩٥٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا

[5050]۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے ایک آدمی کو انگلیوں میں رکھ کر کنکر پھینکتے ہوئے دیکھا، تو اسے کہا، کنکر نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ، اس کو ناپسند کرتے تھے، یا کہا، خذف سے منع کرتے تھے، کیونکہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن ہی کو تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے، لیکن یہ دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے، پھر اس کے بعد پھر اسے کنکر پھینکتے دیکھا، تو اسے کہا، میں نے تمہیں آگاہ کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کنکر پھینکنے کو ناپسند کرتے تھے یا اس سے منع کرتے تھے، پھر میں تمہیں کنکر پھینکتے دیکھ رہا ہوں، میں تم سے اتنا اتنا عرصہ گفتگو نہیں کروں گا۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ یخذف: دو انگلیوں میں رکھ کر کنکر پھینکنا، یہ بچوں کا ایک مشغلہ ہے۔ ❷ لا ینکا به: زخمی کرنا، تکلیف پہنچانا، یعنی اس کے ذریعہ دشمن جو دور ہوتا ہے، اس کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا، ہاں قریبی آدمی کے لیے۔ ❸ يَكْسِرُ السِّنَّ: دانت توڑتا ہے۔ ❹ يَفْقَأُ الْعَيْنَ: اس کی آنکھ پھوڑتا ہے، اس لیے اس سے کسی فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

[5050] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب الخذف والبندقة برقم (٥٤٧٩) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: دية جنين المراة برقم (٤٨٣٠) انظر (التحفة) برقم (٩٦٥٩)

فائدہ:......علامہ نووی کے بقول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل بدعت، اہل فسق اور تارکین سنت سے قطع تعلق کر لینا جائز ہے اور تین دن سے زائد قطع تعلق کی حرمت ان لوگوں کے لیے ہے، جو اپنے نفس یا کسی دنیاوی وجہ کی بنا پر قطع تعلق کریں۔

[5051] (. . .)حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَنْ كَهْمَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5051]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5052] ٥٥۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ و قَالَ ابْنُ مَهْدِيّ ((إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ))

[5052]۔حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خذف سے منع فرمایا، ابن جعفر کی حدیث میں ہے کیونکہ یہ نہ دشمن کو زخمی کرتا ہے اور نہ شکار کو قتل کرتا ہے، لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، ابن مهدی کہتے ہیں، یہ دشمن کو زخمی نہیں کرتا، آنکھ پھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

[5053] ٥٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا

[5051] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٢٣)

[5052] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿اذ يبايعونك تحت الشجرة﴾ برقم (٤٨٤١) وفي الادب باب: النهي عن الخذف برقم (٦٢٢٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الخذف برقم (٥٢٧٠) وابن ماجه في (سننه) في الصيد باب: النهي عن الخذف برقم (٣٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (٩٦٦٣)

[5053] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه برقم (١٧) وفي الصيد، برقم (٣٢٢٦) انظر (التحفة) برقم (٩٦٥٧)

[5053]۔سعید بن جبیر سے روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک رشتہ دار نے کنکر پھینکا، تو انہوں نے اسے منع کیا اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کرتے ہوئے فرمایا، ''نہ یہ کسی قسم کا شکار کرتا ہے اور نہ دشمن کو شکست دیتا ہے لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔'' اس نے دوبارہ یہ حرکت کی تو کہا، میں نے تمہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر تم خذف کر رہے ہو، میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

[5054] (. . .) وحَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5054]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۱...... بَاب: اَلْاَمْرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِیدِ الشَّفْرَةِ

باب ۱۱: اچھی طرح ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کا حکم

[5055] ۵۷۔(۱۹۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِی قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ ((فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْیُرِحْ ذَبِیحَتَهُ))

[5055]۔حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دو باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنا لازم ٹھہرایا ہے، سو جب تم قتل کرو، تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو، تو اچھے انداز سے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کو اپنی چھری تیز کرنی چاہیے اور ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہیے۔

[5054] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٠٢٦)

[5055] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاضاحی باب: فی النهی ان تصبر البهائم والرفق بالذبیحة برقم (٢٨١٥) والترمذی فی (جامعه) فی الدیات باب: ما جاء فی النهی عن المثلة برقم (١٤٠٩) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: الامر یاحداد الشفرة ٧/ ٢٢٧ وفی باب ذكر المنفلتة التی لا یقدر علی اخذها ٧/ ٢٢٩ وفی باب حسن الذبح ٧/ ٢٢٩ و ٧/ ٢٢٩ و ٢٣٠ و ٧/ ٢٣٠۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الذبائح باب: اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح برقم (٣١٧٠) انظر (التحفة) برقم (٤٨١٧)

فائدہ:.......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کسی کو قتل کرنے کی یا کسی جانور کو ذبح کرنے کی ضرورت ہو، تو اس کے لیے ایسا اسلوب یا انداز اور طریقہ اختیار کرنا چاہیے، جس سے بلاوجہ اور بلاضرورت مقتول یا ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو، ذبح کے لیے شَفْرَہ چھری کو تیز کرنا چاہیے اور اس کو تیزی اور طاقت سے استعمال کرنا چاہیے اور اس کے سامنے چھری تیز نہیں کرنی چاہیے اور اس کو آرام سے ذبح کرنے کی جگہ پر لے جانا چاہیے۔

[5056] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ

[5056]۔ امام صاحب نے اپنے بہت سارے اساتذہ سے، خالد حذا کی سند سے، اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

۱۲...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

باب ۱۲: چوپایوں (حیوانات) کو باندھنا (مارنے کے لیے) ممنوع ہے

[5057] ۵۸-(۱۹۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

[5057]۔ ہشام بن زید بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں، میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا، دیکھا کچھ لوگ مرغی کو گاڑ کر اس کو تیروں کا نشانہ بنا رہے ہیں، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے حیوانات کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

[5056] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٢٨)

[5057] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الذبائح والصيد باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة برقم (٥٥١٣) وابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في النهي عن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة برقم (٢٨١٦) وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: النهي عن صبر البهائم وعن المثلة برقم (٣١٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٠)

[5058] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5058]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5059] ۵۸م۔(۱۹۵۷) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

[5059]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی جاندار چیز کو تختہ مشق نہ بناؤ، یا اس کو ہدف نہ بناؤ۔''

[5060] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5060]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5061] ۵۹۔(۱۹۵۸) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا

[5061]۔حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے ایک مرغی گاڑ کر اپنے تیروں کا نشانہ بنایا ہوا تھا، (اس پر تیراندازی کر رہے تھے) تو جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھے تو اس سے منتشر ہو گئے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ حرکت کس نے کی؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

[5058] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٠)

[5059] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الذبائح والصيد باب: مايكره من المثلة والمجثمة برقم (٥٥١٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الضحايا باب: النهى عن المجثمة ٧/ ٢٣٨ و ٧/ ٢٣٩۔ انظر (التحفة) برقم (٥٥٥٩)

[5060] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٠٣٢)

[5061] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الذبائح والصيد باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة برقم (٥٥١٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الضحايا باب: النهی ←

[5062] (. . .) و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا

[5062]۔ حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کچھ قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے ایک پرندہ گاڑا ہوا تھا اور اس پر تیر برسا رہے تھے اور اپنا ہر چوک جانے والے تیر انہوں نے پرندے کے مالک کو دینا کیا ہوا تھا، تو جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو بکھر گئے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا، یہ حرکت کس نے کی ہے؟ اللہ اس کام کرنے والے پر لعنت برسائے، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے، جو کسی جاندار چیز کو ہدف (نشانہ) بنائے۔

[5063] ٦٠۔(١٩٥٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا

[5063]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت عبداللہ بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے چونکہ ہر چیز کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا، اس کے لیے تکلیف اور اذیت کا باعث ہے، اس لیے آپ نے اس کو باندھ کر تختۂ مشق بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ حرکت کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے، کیونکہ جانور کو ذبح کرنے کا حکم ہے، اس طرح ہدف بنا کر اس کو پھینک دینا اس کا ضیاع ہے، اس طرح یہ دوہرا جرم ہے۔

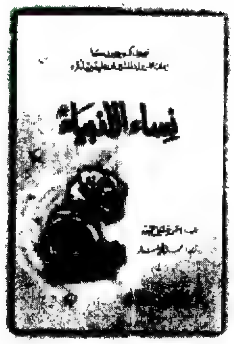
← عن المجتمة برقم ٧/ ٢٣٨۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٥٤)

[5062] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٣٤)

[5063] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: النهي عن صبر البهائم وعن المثلة برقم (٣١٨٨) انظر (التحفة) برقم (٢٨٣١)

نبیوں کی بیویوں کا
ایمان افروز دلنشیں اوردلپذیر تذکرہ

نِساء الانبیاء علیہم السلام



اس کائنات میں سب سے پہلا جوڑا حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کا تھا۔ اس جوڑے سے قیامت تک نسل انسان میں اورافزائش ہوتی رہے گی۔ نوع انسانی کے اس تسلسل میں کچھ قدسی صفت شخصیات ایسی ہیں' جن کو انبیاءؑ کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ پیش نظر کتاب ''نساء الانبیاء'' میں نو انبیاء ورسل کی دس بیویوں کا ایمان افروز اور عبرت آموز تذکرہ ہے جسے عربی زبان کی ایک فاضل اجل احمد خلیل جمعہ نے تحقیقی اسلوب سے لکھا اور جس کا رواں اور شگفتہ اردو زبان میں مولانا محمود احمد غضنفر نے ترجمہ کیا ہے۔ اس میں حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ کا تذکرہ اس لیے نہیں کیا گیا کہ وہ بذات خو د ایک مستقل کتاب کا تقاضا کرتا ہے۔

اس کتاب میں سب سے پہلے روئے زمین کی سب سے پہلی خاتون حوا علیہ السلام کا تذکرہ جمیل ہے۔ جسے تعمیر کعبہ میں اپنے خاوند کے ساتھ شرکت کا اعزاز حاصل ہے۔ پھر نوح اور لوط علیہما السلام کی بدکردار بیویوں کا عبرت آموز بیان ہے' جو اسلام کی دعوت میں رکاوٹ اور اللہ تعالیٰ کے دین میں خیانت کی مرتکب تھیں۔ ازاں بعد حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی اہلیہ رعلۃ کا ذکر ہے جن کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے پسندیدگی کی سند عطا کی۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیوی راحیل کے سوانح دیے گئے ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔ اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام کی اطاعت شعار زوجہ لیا' موسیٰ علیہ السلام کی شرم وحیا سے متصف زوجہ اور حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی ایشاع کے حیات نامے فراہم کیے گئے ہیں۔ انتہائے آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج سارہ اور ہاجرہ علیہما السلام کے ایمان افروز تذکرے پر اس کتاب کا اختتام ہوتا ہے۔

دورِ حاضر کی وہ خواتین جو پاکیزہ اور تقوی شعار زندگی کی جستجو رکھتی ہوں' ان کے لیے یہ کتاب ایک مشعل راہ ہے' جس کی روشنی میں وہ اپنے گھروں کی فضا کو جنت نظیر بنا کر عصری طاغوتی ثقافت کے خلاف ایک صالح تمدن کا حصار قائم کرسکتی ہیں۔

مبلغ -/165 روپے بذریعہ منی آرڈر ڈاک سے روانہ فرما کر یہ دلچسپ کتاب گھر بیٹھے حاصل کریں۔

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@gmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (08) اور (63) احادیث ہیں۔

36

کِتَابُ الْاَضَاحِیْ
قربانیوں کا بیان

حدیث نمبر 5064 سے 5126 تک

٣٦...... كِتَابُ الْاَضَاحِىْ

٣٦. قربانیوں کا بیان

١...... بَاب: وَقْتِهَا

باب ١: قربانی کا وقت

[5064] ١ - (١٩٦٠) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي عَنْ جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ))

[5064]۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عید الاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا، جوں ہی آپ نماز پڑھ کر، نماز عید سے فارغ ہوئے سلام پھیرا، تو آپ نے فوراً قربانیوں کا گوشت دیکھا، جنہیں آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ذبح کیا جا چکا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''جس نے اپنی قربانی

[5064] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: كلام الامام والناس في خطبة العيد برقم (٩٨٥) وفي الذبائح والصيد باب: قول النبي e: فليذبح على اسم الله برقم (٥٥٠٠) وفي الاضاحى باب: من ذبح قبل الصلاة اعاد برقم (٥٥٦٢) وفي الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا في الايمان برقم (٦٦٧٤) وفي التوحيد باب: السوال باسماء الله والاستعاذة بها برقم (٧٤٠٠) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: ذبح الناس بالمصلى ٧/ ٢٤٨ و ٢٤٩ وفي باب: ذبح الضحية قبل الامام برقم (٤٤١) وابن ماجه في (سننه) في الاضاحى باب: النهي عن ذبح الاضحية قبل الصلاة برقم (٣١٥٢) انظر (التحفة) برقم (٣٢٥١)

نماز پڑھنے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر ڈالی، وہ اس کی جگہ اور ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

مفردات الحدیث ❶ أَضَاحِيّ، أُضْحِيَة یا إِضْحِيَه کی جمع ہے، اس کو ضَحِيّة بھی کہہ دیتے، جس کی جمع ضحایا ہے اور اضحاۃ بھی کہتے ہیں، جس کی جمع اضحیٰ ہے، قربانی کو کہتے ہیں، کیونکہ اس کو دن چڑھے کیا جاتا ہے۔ ❷ لم يَعْدُ اَنْ صَلّٰى: ابھی آپ نے نماز ہی پڑھی تھی، اس سے تجاوز نہیں کیا تھا۔

فائدہ :...... قربانی بقول امام ابن قدامہ اور امام نووی، اکثر اہل علم کے نزدیک سنت ہے، حضرت ابو بکر، حضرت عمر کا یہی نظریہ تھا، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف، امام اسحاق، علقمہ اسود کا یہی قول ہے، امام ابو حنیفہ، ربیعہ، لیث اور اوزاعی کے نزدیک یہ واجب ہے، امام مالک کے نزدیک بقول ابن قدامہ واجب ہے اور بقول نووی سنت ہے، جو واجب کے قائل ہیں، ان کے نزدیک مالدار پر واجب ہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۶۰)۔ قربانی کا وقت اہل مصر (شہر) کے لیے، امام کے خطبہ کے بعد ہے، امام ابو حنیفہ، امام احمد مالک، اسحاق اور اوزاعی کا یہی خیال ہے اور جہاں عید کا خطبہ نہیں ہوتا، وہاں امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر کے بعد اور امام شافعی، کے نزدیک، دن چڑھنے کے بعد، جب نماز اور دو خطبوں کا وقت گزر جائے، پھر قربانی کی جا سکتی ہے، امام احمد کے نزدیک یہ ان لوگوں کے لیے جہاں عید نہیں پڑھی جاتی، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۸۴۔۳۸۵) صحیح بات یہی ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے، امام مالک کے نزدیک بقول نووی، امام کے ذبح کرنے کے بعد ذبح کرنا جائز ہے، قربانی کا آخری وقت امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد اور ثوری کے نزدیک ۱۲ ذوالحجہ ہے، امام شافعی، عطاء اور حسن کے نزدیک تیرہ (۱۳) ذوالحجہ ہے اور ابن سیرین کے نزدیک صرف دس (۱۰) ذوالحجہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور عطاء بن یسار کے نزدیک پورا ذوالحجہ (المغنی ج ۱۳، ص ۳۸۶)۔ بقول امام نووی، علی بن ابی طالب، ابن عباس، عمر بن عبد العزیز، مکحول اور داود ظاہری وغیرہم کا موقف امام شافعی والا ہے، صحیح بات یہ ہے، دس (۱۰) کو قربانی افضل ہے اور ایام تشریق تک جائز ہے، حافظ ابن قیم نے اس کو ترجیح دی ہے کہ ایام تشریق میں قربانی جائز ہے، (زاد المعاد)

[5065] ۲۔(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ))

[5065] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۵۰۳۷)

[5065] ۔حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید الاضحیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، جب آپ لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے، تو آپ نے ایک بکری دیکھی جو ذبح کی جا چکی تھی، اس پر آپ نے فرمایا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی، وہ اس کی جگہ بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔"

[5066] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ

[5066] ۔امام صاحب اپنے اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں بھی بسم اللّٰه کی بجائے علی اسم اللّٰه ہے۔

[5067] ۳۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى يَوْمَ أَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ))

[5067] ۔حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ کی نماز میں شریک ہوا، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: "جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی ہے، وہ اس کی جگہ اور قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کی، وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر لے۔"

[5068] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5068] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5069] ٤۔(١٩٦١)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[5066] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٧)

[5067] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٧)

[5068] تقدم تخريجه برقم (٥٠٣٧)

[5069] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: سنة العيدين لاهل الاسلام برقم (٩٥١) وفي باب: الاكل يوم النحر برقم (٩٥٥) وفي باب: الخطبة بعد العيد برقم (٩٦٥) ←

((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ))

[5069] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گوشت کی بکری ہے۔'' اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے ہاں جذعہ بکری ہے، آپ نے فرمایا: ''تم اس کو قربانی کرلو، تیرے سوا کسی کے لیے ٹھیک نہیں ہوگی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی، اس نے تو بس اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی، تو اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں والا طریقہ اختیار کیا۔''

مفردات الحدیث

❶ **تلك شاة لحم:** یہ گوشت کے لیے بکری ہے، یعنی یہ قربانی نہیں ہے، لیکن اس کو کھا سکتے ہو۔ ❷ **جذعة:** پانچ چھ ماہ کا جانور یا بکری اور بقول امام شافعی ایک سال کی بکری۔ جذعة: بکری جو دوسرے سال میں داخل ہو، گائے جو تیسرے میں داخل ہو، اونٹ جو پانچویں سال میں داخل ہو، بھیڑ بقول جمہور جو پورے سال کی ہو لیکن بقول بعض چھ ماہ آٹھ ماہ اور دس ماہ۔ (منة المنعم ج ۳ ص ۳۱۹)

[5070] ٥۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاۤءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ خَالَهٗ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ

← وفی باب: التكبير الى العيد برقم (٩٦٨) وفی باب: استقبال الامام الناس فی خطبة العيد برقم (٩٧٦) وفی باب: كلام الامام والناس فی خطبة العيد برقم (٩٨٣) وفی باب: سنة الاضحية برقم (٥٥٤٥) وفی باب: الذبح بعد الصلاة برقم (٥٥٦٠) وفی باب: من ذبح قبل الصلاة اعاد برقم (٥٥٦٣) وفی الاضاحی باب: قول النبی ﷺ لابی بردة: ضح بالجذع من المعز ولن تجزی عن احد بعدك برقم (٥٥٥٦) وفی الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا فی الايمان برقم (٦٦٧٣) وابو داود فی (سننه) فی الضحايا باب: ما يجوز من السن فی الضحايا برقم (٢٨٠٠) وبرقم (٢٨٠١) والترمذی فی (جامعه) فی الاضاحی باب: ما جاء فی الذبح بعد الصلاة برقم (١٥٠٨) وفی باب: حث الامام علی الصدقة فی الخطبة برقم (١٥٨٠) وفی الضحايا باب: ذبح الضحية قبل الا عام برقم (٤٤٠٦) وبرقم (٤٤٠٧) وفی العيدين باب: الخطبة يوم العيد برقم (١٥٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩١)

[5070] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٠٤٢)

وَاَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ((هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ))

[5070]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے قربانی کر دی، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے، جس میں گوشت کی خواہش کرنا ناپسندیدہ ہے اور میں نے اپنی قربانی جلد ہی کر دی، تاکہ اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور محلہ داروں کو کھلاؤں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی دوبارہ کر۔'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے پاس دودھ پیتی بکری ہے، جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے، (خوب موٹی تازی ہے) آپ نے فرمایا: ''یہ تیرے لیے اچھی قربانی ہے، تیرے سوا کسی کے لیے جذعہ کافی نہیں ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ اللحم فيه مكروه: یعنی اس دن کسی سے گوشت مانگنا ناپسندیدہ ہے یا یہ ایسا دن ہے، جس میں گوشت بکثرت ہوتا ہے، اس لیے کوئی اس کا خواہش مند نہیں ہوتا، اس لیے میں نے سب سے پہلے قربانی کر دی ہے، تاکہ عام قربانیوں کا گوشت ہونے سے پہلے پہلے، جبکہ اس کی طلب اور خواہش موجود ہے، اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں اور بعض نسخوں میں مقروم ہے، وہ عام روایات يشتهى فيه اللحم (اس میں گوشت کی صبح صبح یعنی ابتدا میں طلب اور خواہش ہوتی ہے) کے مطابق ہے، کیونکہ قرم گوشت کی خواہش کو کہتے ہیں۔ ❷ عناق لبن: دودھ پیتی بکری، جو بقول زہری ایک سال کی ہو اور بقول ابن اثیر ایک سال سے کم ہو، لیکن خوب موٹی تازی ہونے کی وجہ سے گوشت کے لیے کی گئی، دو بکریوں سے بہتر ہے۔

[5071] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ هُشَيْمٍ

[5071]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا، ''تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔'' تو میرے ماموں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ایک ایسا دن ہے، جس میں گوشت دن کے آخری حصہ میں) ناپسندیدہ ہو جاتا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5071] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

[5072] ٦-(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) فَقَالَ خَالِى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِى فَقَالَ ((ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ)) فَقَالَ اِنَّ عِنْدِى شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ قَالَ ((ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ))

[5072]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کا رخ کیا اور ہماری طرح قربانی کی، وہ نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔'' تو میرے ماموں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: ''یہ تو ایسی چیز ہے، جو تو نے اپنے گھر والوں کے لیے عجلت سے کر لی ہے، اس نے کہا، میرے پاس ایک بکری ہے، جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تم اس کو قربان کرلو، کیونکہ (یہ پہلی بکری کے ساتھ مل کر) بہترین قربانی ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ قَدْ نَسَكْتُ عن ابن لی: یعنی میں نے اپنے گھر والوں کی طرف سے یا ان کے کھانے کے لیے ذبح کر لی ہے۔

[5073] ٧-(. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِي يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ اَبُوبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِى جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ))

[5073]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے، پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جس نے اس طرح کیا، اس نے ہمارے طریقہ پر عمل کر لیا اور جس نے ذبح کر لیا ہے، وہ تو گوشت ہے، جو اس نے پہلے اپنے گھر والوں کو پیش کر دیا ہے، اس کا

[5072] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)
[5073] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' اور ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ قربانی کر چکے تھے، انہوں نے کہا، میرے پاس جذعة ہے جو مُسِنه سے بہتر ہے، تو آپ نے فرمایا: ''تم اس کو ذبح کرو، تیرے سوا کسی کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔''

مفردات الحديث ☆ مُسِنَّة: دو دانتا، جس کے دو دانت گر چکے ہوں اور بقول احناف ایک سال کا۔

[5074] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[5074]۔ یہی روایت مصنف ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5075] (. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[5075]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن نماز کے بعد خطبہ دیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[5076] ٨۔(. . .) وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي عَنِ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ ((لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ ((فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ))

[5076]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا، ''کوئی نماز پڑھنے سے پہلے ہرگز قربانی نہ کرے۔'' ایک آدمی نے کہا، میرے پاس دودھ سے پلا بکری کا بچہ ہے، جو گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا: ''تم اسے ذبح کرلو'' تیرے سوا جذعہ کسی کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔''

[5074] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

[5075] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

[5076] تقدم تخريجه برقم (٥٠٤٢)

[5077] ٩ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُوبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَبْدِلْهَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))**

[5077] ـحضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر ڈالی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کا بدل دو۔'' اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے پاس جذعہ کے سوا کچھ نہیں، اس نے کہا، وہ مسنہ سے بہتر ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی جگہ اسے کرو اور تیرے سوا ہرگز کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔''

[5078] (. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ

[5078] ـامام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں، اس قول کے بارے میں شک کا اظہار نہیں کیا گیا، کہ وہ مسنہ سے بہتر ہے۔

[5079] ١٠ـ(١٩٦٢)و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ **((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ))** فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا

[5077] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاضاحي باب: قول النبي ﷺ لابي بردة: (ضح بالجذع من المعز ولن تجزى عن احد بعدك) برقم (٥٥٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٩٢٠)

[5078] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٥٠)

[5079] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العيدين باب: الاكل يوم النحر برقم (٩٥٤) وفي باب: كلام الامام والناس في خطبة العيد برقم (٩٨٤) وفي الاضاحي باب: سنة الاضحية برقم ←

[5079] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے، وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے، (جس کے آغاز میں) گوشت کی طلب و خواہش ہوتی ہے اور اس نے پڑوسیوں کی ضرورت کا تذکرہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سچا مان لیا، اس نے کہا، میرے پاس ایک جَذَعہ ہے، جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے، کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ آپ نے اسے اجازت دے دی اور مجھے معلوم نہیں اس کی رخصت دوسروں کو بھی حاصل ہوئی یا نہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مڑے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ بکریوں کے ایک چھوٹے ریوڑ کی طرف اٹھے اور اسے باہمی تقسیم کیا، یا بانٹ لیا۔

مفردات الحدیث ❊ تَوزّعوا یا تجزّعوا: دونوں ہم معنی لفظ ہیں، مقصد یہ ہے کہ انہوں نے ریوڑ کی بکریاں آپس میں بانٹ کر ذبح کر لیں۔

فائدہ :...... ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق، جَذَعہ بکری کی قربانی حضرت ابو بردہ کے لیے خاص تھی اور کوئی انسان جذعہ بکری قربانی کی صورت میں ذبح نہیں کر سکتا۔

[5080] ۱۱۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

[5080]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ دیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا، اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5081] ۱۲۔(. . .)وحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ

←(٥٥٤٦) وفی باب: ما يشتهى من اللحم يوم النحر برقم (٥٥٤٩) وفی باب: من ذبح قبل الصلاة برقم (٥٥٦١) وفی الاضاحی باب: اضحية النبي ﷺ بكبشين برقم (٥٥٥٤) والنسائی فی (المجتبى) فی الضحايا باب: ذبح الضحية قبل الامام ٧/ ٢٢٣ و ٢٢٢ وفی باب: الكبش ٧/ ٢٢٠ وفی صلاة العيدين باب: ذبح الامام يوم العيد وعدد ما يذبح برقم ٣/ ١٩٣۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاضاحی باب: النهی عن ذبح الاضحية قبل الصلاة برقم (٣١٥١) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٥)

[5080] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٥٢)

[5081] تقدم تخريجه برقم (٥٠٥٢)

فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوا قَالَ ((مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا))

[5081]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور گوشت کی بو محسوس کی، تو انہیں (نماز سے پہلے) ذبح کرنے سے منع کر دیا، فرمایا: ''جو قربانی ذبح کر چکا ہے، وہ دوبارہ قربانی دے،'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

٢...... بَاب: سِنِّ الْاُضْحِيَّةِ

باب ٢: قربانی کے جانور کی عمر

[5082] ١٣۔(١٩٦٣) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ))

[5082]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف مُسنہ ذبح کرو، الا یہ کہ تمہارے لیے دشوار ہو اور نہ ملے) تو جذعہ دنبہ، چھترا کر لو۔''

فائدہ :...... جَذَعَة: احناف اور حنابلہ کے نزدیک جذعہ چھ ماہ کا بکرا یا چھترا ہے اور شوافع کے نزدیک جو سال کا ہو اور بقول امام نووی وهو الاشهر عند اهل السنة وغيرهم، اہل سنت اور دوسروں کے ہاں یہی مشہور ہے۔ اور مسنہ، مثنی کو کہتے ہیں، جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں، احناف کے نزدیک ایک سال کا بکرا مثنی ہو جاتا ہے، اس لیے وہ مسنّہ کا معنی ایک سال کا کرتے ہیں، حالانکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک سال کے بعد اس کے سامنے کے دانت گر جائیں، جب کہ قربانی کے لیے مثنی کا ہونا ضروری ہے۔

فائدہ :...... دنبہ، چھترا، مینڈھا، ائمہ اربعہ کے نزدیک جذعہ بھی ہو تو قربانی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ بعض روایات میں ہے، جذعہ، دنبہ، چھترا، بہترین قربانی ہے اور مُسنہ کے نہ ملنے کی قید استحباب کے لیے ہے، لیکن شوافع کے نزدیک دنبہ، چھترا، بکرا، جذعہ ایک سال کی عمر میں ہوگا اور احناف کے نزدیک بکرا اور دنبہ، چھترا چھ ماہ کا ہو تو جَذَعه ہوگا۔

[5083] ١٤۔(١٩٦٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ

[5082] اخرجه ابو داود في (سننه) في باب: ما لا يجوز من السن في الضحايا برقم (٢٧٩٧) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: المسنة والجذعة ٧/ ٢١٨۔ وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: ما تجزى من الاضاحي برقم (٣١٤١) انظر (التحفة) برقم (٢٧١٥)

[5083] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٢)

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ عَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5083]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں قربانی کے دن نماز پڑھائی، تو کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر قربانی کی، انہوں نے خیال کیا، نبی اکرم ﷺ نے قربانی کر لی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ سے پہلے قربانی کر لی تھی، دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''نبی اکرم ﷺ جب تک قربانی نہ کریں، تم قربانی نہ کرو۔''

فائدہ:...... اکثر ائمہ کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ عید کے بعد قربانی کرتے تھے، اس لیے قربانی عید کی نماز کے بعد کی جائے گی، اگر کوئی عید سے پہلے قربانی کردے گا، تو وہ قربانی نہیں ہوگی اور مالکیہ کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے، امام کی قربانی کے بعد قربانی کی جائے گی، جس نے امام سے پہلے قربانی کر دی، اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

[5084] ١٥ ـ (١٩٦٥) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)) قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ

[5084] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ساتھیوں میں تقسیم کرنے کے لیے بکریاں دیں، تاکہ وہ قربانی کر لیں، تو ایک عتود بکری رہ گئی، اس نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا، ''یہ تم کر لو'' قتیبہ نے اصحابه کی جگہ صَحَابته کہا ہے، (معنی ایک ہی ہے)

مفردات الحدیث ❊ **عَتُود جمع اعتده**: بقول جوہری، ایک سال کا بکری کا بچہ جس کو اگلی روایت میں جَذَعه کہا ہے۔

[5084] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوكالة باب وكالة الشريك في القسمة وغيرها برقم (٢٣٠٠) وفي الشركة باب: قسم الغنم والعدل فيهما برقم (٢٥٠٠) وفي الاضاحي باب: اضحية النبي ﷺ بكبشين اقرنين برقم (٥٥٥٥) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الجذع من الضان في الاضاحي برقم (١٥٠٠) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: العضباء برقم (٤٣٩١) وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: ما تجزى من الاضاحي برقم (٣١٣٨) انظر (التحفة) برقم (٩٩٥٥)

[5085] ١٦ـ(. . . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِ))

[5085] ـ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہم میں قربانیاں تقسیم فرمائیں اور مجھے جذعہ ملا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے تو جذعہ ملا ہے، آپ نے فرمایا: ''تم اسے ہی قربانی کرلو۔''

[5086] (. . .)وحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ

[5086]ـ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے، اوپر کی روایت کے ہم معنی ہے۔

فائدہ :...... بعض روایات میں یہ تصریح موجود ہے، کہ اس کی رخصت تمہارے ہی لیے ہے، کیونکہ آپ نے خود ہی یہی جانور انہیں دیا تھا، یہی رخصت آپ نے ابو بردہ اور عقبہ کی طرح حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔ (شرح نووی، تکملہ ج ص ٥٦٠)

٣...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

باب ٣: قربانی کا مستحب ہونا اور خود بغیر وکیل کے واسطہ سے ذبح کرنا اور بسم اللہ اور تکبیر پڑھنا

[5087] ١٧ـ(١٩٦٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

[5085] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاضاحی باب: قسمة الاضاحی بین الناس برقم (٥٥٤٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاضاحی، برقم (١٥٠٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: المسنة والجذعة ٧/ ٢١٨ و ٧/ ٢١٨ـ٢١٩ـ انظر (التحفة) برقم (٩٩١٠)

[5086] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٠٥٨)

[5087] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاضاحی باب: التکبیر عند الذبح برقم (٥٥٦٥) والترمذی فی (جامعه) فی الاضاحی باب: ما جاء فی الاضحیة بکبشین برقم (١٤٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: الکبش برقم (٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٢٧)

ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا

[5087] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے بسم اللہ اور اللہ اکبر کہہ کر دو سینگوں والے گندم گوں مینڈھے قربانی کیے اور اپنا پاؤں (قدم) ان کے پہلو پر رکھا۔

مفردات الحدیث ❶ **أَمْلَحَ**: سیاہ وسفید، سفیدی مائل، بقول اصمعی خاکستری رنگ اور بقول ابن الاعرابی، خالص سفید، بقول سرخی مائل یعنی گندم گوں۔ ❷ **اقرنین**: سینگوں والے، بعض روایات میں مَوجُوئین خَصی کا اضافہ ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، قربانی کے جانور کو لٹا کر، بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے اور قربانی کا جانور خوبصورت موٹا تازہ ہونا چاہیے اور آپ نے جانور کی گردن پر پاؤں رکھا تاکہ وہ حرکت نہ کرے اور اس کو ذبح کرنا آسان ہو، اپنی موجودگی میں کسی دوسرے سے ذبح کروانا جائز ہے۔

[5088] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ

[5088] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دو گندمی رنگ سینگوں والے مینڈھے قربانی کیے اور میں نے آپ کو دیکھا، آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنا قدم ان کی گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر کہا۔

[5089] (. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ

[5088] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاضاحي باب: من ذبح الاضاحي بيده برقم (۵۵۵۸) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: وضع الرجل على صفحة الضحية ۷/ ۲۳۰ وفي باب: تسمية الله عزوجل على الضحية ۷/ ۲۳۰ وفيباب: التكبير عليها ۷/ ۲۳۱۔ وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: اضاحي رسول الله ﷺ برقم (۳۱۲۰) وفي باب: من ذبح اضحية بيده برقم (۳۱۵۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۰)

[5089] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۰۶۱)

[5089]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، شعبہ کہتے ہیں، میں نے قتادہ سے پوچھا، کیا تو نے یہ روایت براہ راست حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ اس نے کہا، ہاں۔

[5090] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ ((بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

[5090]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس نے سمّی و کبر کی بجائے باسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

[5091] ١٩ ۔(١٩٦٧) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا ((يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ ((اَشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ ((بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ

[5091]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کہ ایک سینگوں والا مینڈھا لایا جائے، جس کے پیر، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں، تو اسے لایا گیا تاکہ آپ اسے قربانی کریں، آپ نے اسے فرمایا، ''اے عائشہ! چھری لاؤ۔'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر سے تیز کرو۔'' انہوں نے ایسا کیا، پھر آپ نے چھری پکڑی اور مینڈھا پکڑ کر اسے لٹایا، پھر اسے ذبح کرنے لگے اور فرمایا: ''بسم اللہ! اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرمائیے، پھر اسے ذبح کر ڈالا۔

فائدہ:...... مسلمانوں کے نزدیک بالاتفاق چھوٹا جانور بائیں پہلو پر لٹایا جائے گا، تاکہ دائیں ہاتھ میں چھری پکڑ کر بائیں ہاتھ سے اس کا سر پکڑا جا سکے اور ذبح کرنے میں سہولت ہو اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کرتے تھے، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک انسان اپنے اہل و عیال سمیت ایک قربانی کر سکتا ہے، امام نووی نے اس کو اپنا اور جمہور کا موقف قرار دیا ہے اور کہا ہے، ثوری

[5090] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: ذبح الرجل اضحية بيده ٧/ ٢٣١۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩١)

[5091] اخرجه ابو داود في (سننه) في الضحايا باب: ما يستحب من الضحايا برقم (٢٧٩٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٦٣)

اور احناف کے نزدیک سب کی طرف سے ایک قربانی مکروہ ہے، لیکن خطیب الشربيني اور رملی نے لکھا ہے کہ یہ ثواب میں شرکت ہے، قربانی میں شرکت نہیں ہے۔ (تکملہ ج ۳، ص ۵۶۴)۔ اس طرح حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک دوسروں کو ثواب میں تو شریک کیا جا سکتا ہے، ان کی طرف سے قربانی نہیں ہوگی، یعنی احناف کے نزدیک قربانی صرف مالدار پر ہے، اس لیے زیر کفالت بچوں اور بیوی پر قربانی نہیں ہے، لیکن سوال یہ ہے، آپ نے کہیں یہ حکم دیا ہے کہ گھر کا ہر مالدار فرد قربانی دے، آپ نے اپنی بیویوں کو حکم دیا کہ قربانی کریں۔

اور یہ کہنا کہ اگر ایک بکری ایک سے زائد کے لیے کافی ہے، تو پھر گائے، سات سے زائد کی طرف سے جائز ہونی چاہیے، درست نہیں ہے، کیونکہ گائے میں سات حصے ہوں گے، یہ مراد نہیں ہے کہ سات افراد کی طرف سے ہے، اس طرح یہ کہنا کہ اگر بکری ایک گھرانے کی طرف سے ہے تو اس کا معنی ہوا کہ ایک گھر کے پانچ افراد ہیں، تو ایک کی طرف سے پانچواں حصہ ہوا، کیونکہ حدیث کا مقصد تو یہ ہے کہ خاندان کے نگران اور قیم کی قربانی سب کی طرف سے ہے، ہر ایک پر الگ الگ قربانی نہیں ہے۔

۴...... بَاب: جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَآئِرَ الْعِظَامِ

باب ٤. دانت، ناخن اور ہڈیوں کے سوا ہر خون بہانے والے چیز سے ذبح کرنا جائز ہے

[5092] ٢٠ـ(١٩٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ ﷺ ((اِعْجَلْ اَوْ اَرْنِي مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)) قَالَ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا))

[5092] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة باب: قسمة الغنم برقم (٢٤٨٨) وفي باب: من عدل عشر من الغنم بجزور في القسم برقم (٥٠٧) وفي الجهاد باب: ما يكره من ذبح الابل والغنم في الغنائم برقم (٣٠٧٥) وفي الذبائح والصيد باب: التسمية على الذبيحة ومن ترك متعمدا برقم (٥٤٩٨) وفي باب: ما انهر الدم من القصب والمروة والحديد برقم (٥٥٠٣) وفي باب: ما ند من البهائم فهو بمنزلة الوحش برقم (٥٥٠٩) وفي باب: اذا اصاب قوم غنيمة فذبح بعضهم غنما وابلا بغير امر اصحابها لم يوكل برقم (٥٥٤٣) وفي باب: اذا ند بعير لقوم فرماه بعضهم بسهم فقتله فاراد اصلاحهم فهو جائز برقم (٥٥٤٤) وفي الذبائح باب: ←

[5092]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کل ہماری دشمن سے ٹکر ہونے والی ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے، (کہ خوراک کے لیے جانور ذبح کر سکیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جلدی سے یا ہوشیاری سے، جس سے خون بہہ جائے اور اللہ کا نام لیا جائے، اس کو کھا لو، دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔'' نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، تو ان سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا، تو اسے ایک آدمی نے تیر مار کر روک لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بعض جنگلی بھاگنے والے جانوروں کی طرح بھگوڑے ہوتے ہیں، جب ان میں سے کوئی تم پر غالب آ جائے، (قابو میں نہ آئے) تو اس کے ساتھ اس طرح کرو۔''

مفردات الحدیث ❶ آوابد: آبِدَةٌ کی جمع ہے، بھگوڑے، بدکنے والے۔ ❷ مُدیة ج مُدی: چھری۔
❸ اُرْنی: اس لفظ اور اس کے معنی میں اختلاف ہے، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(ا) یہ لفظ أران ارانة سے أقِمْ یا أطِعْ کے وزن پر امر کا صیغہ اِرنْ ہے، کہتے ہیں اران القومُ، لوگوں کے مویشی ہلاک ہو گئے، اس طرح یہ فعل لازم ہے، لیکن یہاں متعدی کا معنی ہے کہ ذبح کر کے اسے ہلاک کرو۔

(ب) یہ اعطِ کے وزن، أرْنِ ہے جس کا معنی ہوتا ہے، کسی چیز کو مسلسل دیکھنا، یعنی تسلسل کے ساتھ بغیر سستی کے ذبح کر۔

(ج) یہ لفظ اریٰ یُری اراءۃ سے أرِنی ہے، یعنی جس سے تم ذبح کرنا چاہتے ہو، مجھے دکھاؤ، تاکہ میں تمہیں بتا سکوں۔

(د) یہ لفظ أرِنِی ہے اور تخفیف کے لیے را کو ساکن کر کے أرْنِی بنا دیا گیا ہے۔

(ط) یہ لفظ اِرنِ یارَن سے اِأرَن بروزن اِعْلَم ہے، نشاط میں آنا، ہلکا ہونا یعنی چستی سے جلدی کر کے ذبح کر ڈالو، کہیں اس کا گلا نہ گھونٹ ڈالو، لیکن اس صورت میں دوسرا ہمزہ یا ہونا چاہیے یعنی اِیرَن ہوگا۔

← لا يذكى بالسن والعظم والظفر برقم (٥٥٠٦) واخرجه ابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في الذبيحة بالمروة برقم (٢٩٢١) والترمذي في (جامعه) في الاحكام والفوائد باب: ما جاء في البعير والبقر والغنم اذا ند فصار وحشيا يرمى بسهم ام لا برقم (١٤٩٢) والنسائي في (المجتبى) في الصيد باب: الانسية تتوحش برقم (٤٣٠٨) وفي الضحايا باب: ذكر المنفلتة التي لا يقدر على اخذها ٧/ ٢٢٨-٢٢٩- وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: زكاة الناد من البهائم برقم (٣١٨٣) والترمذي في (جامعه) في الاحكام والفوائد باب: ماجاء في الزكاة بالقضب وغيره برقم (١٤٩١) وفي السير باب: ما جاء في كراهية النهبة برقم (١٦٠٠) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: ما تجزى عنه البدنة في الضحايا برقم ٧/ ٢٢١ وفي باب: في الذبح بالسن برقم (٤٤١٥) وابن ماجه في (سننه) الاضاحي باب: كم تجزى من الغنم عن البدنة برقم (٣١٣٧) وفي الذبائح باب: ما يذكى به برقم (٣١٧٨) انظر (التحفة) برقم (٣٥٦١)

فائدہ:...... تیز دھار آلہ سے ذبح کرنے سے اصل مقصود یہ ہے، جانور سے خون نکالنا مطلوب ہے، جو حرام ہے، دانت، ناخن اور ہر قسم کی ہڈی سے ذبح کرنا، اس لیے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ان سے جانور صحیح طریقہ سے ذبح نہیں ہوتا، جبکہ اس کا گلا گھٹتا ہے، جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہے، لیکن جو جانور بھاگ کھڑا ہو اور اس کو ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو، یہ اضطراری طور پر اس کے جسم کے کسی حصہ کو بھی کاٹ کر خون نکالا جا سکتا ہے، لیکن اگر اس کو پکڑ کر ذبح یا نحر کیا جا سکتا ہو، یا کنویں میں گر گیا ہو اور اسے نکال کر ذبح کیا جا سکتا ہو، تو پھر اضطراری زکاۃ کافی نہیں ہو گی۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے، لیکن امام مالک، ربیعہ اور لیث کے نزدیک اضطراری زکاۃ صرف جنگلی حیوانات کے لیے ہے، مانوس حیوانات کے لیے یہ کسی صورت میں کافی نہیں ہے۔

[5093] ۲۱۔(...) و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

[5093]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تہامہ کے علاقہ میں ذوالحلیفہ نامی جگہ پر تھے، ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں حاصل ہوئیں، لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا، (ان کو ذبح کر دیا) اور ان سے ہنڈیوں کو جوش دیا، آپ نے ان کو انڈیلنے کا حکم دیا، پھر آپ نے دس بکریاں، ایک اونٹ کے برابر قرار دیں، آگے مذکورہ بالا کا باقی حصہ ہے۔

فائدہ:...... غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا گیا ہے، اس سے سعید بن المسیب اور امام اسحاق نے قربانی میں اونٹ کے دس حصے قرار دیے ہیں، اگرچہ ہدی میں، وہ سات حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ترمذی کی حدیث نمبر ۱۵۳۷، ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۳۱۶۹ جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے، اس میں اونٹ کو قربانی میں دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، لیکن جمہور کے نزدیک جن میں ائمہ اربعہ داخل ہیں، اونٹ میں بھی سات ہی حصے ہوں گے، (تکملہ، ج ۳، ص ۵۷۱)۔ لیکن امام ابن قدامہ کے بقول امام مالک کے نزدیک اشتراک جائز نہیں ہے، (المغنی، ج ۱۳، ص ۳۶۴)۔

[5094] ۲۲۔(...) و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ

[5093] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٦٤)
[5094] تقدم تخريجه برقم (٥٠٦٤)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِّنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ

[5094]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارا کل دشمن سے مقابلہ ہونے والا ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس کی پھانک سے ذبح کر سکتے ہیں، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، اس میں ہے، ہم سے ایک اونٹ بھاگ گیا، تو ہم اس کو تیر مارا حتیٰ کہ ہم نے اس کو زمین پر گرا لیا۔

مفردات الحدیث

☆ ❶ **لیط:** ہر چیز کے چھلکے کو کہتے ہیں اور قصب بانس کو کہتے ہیں۔ ❷ **هصناه:** ہم اس پر زوردار تیر اندازی کی، یا اس کو زمین پر گرا لیا۔

[5095] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ

[5095]۔ امام صاحب ایک اور اسناد سے یہ حدیث مکمل طور پر بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں؟

[5096] ۲۳۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ

[5096]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے ٹکرانے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس میں یہ نہیں ہے، لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا اور ان سے ہنڈیوں کو جوش دیا اور آپ کے حکم سے ان کو الٹ دیا گیا، باقی قصہ پورا بیان کیا۔

[5095] تقدم تخریجه برقم (٥٠٦٤)
[5096] تقدم تخریجه برقم (٥٠٦٤)

۵...... بَاب: بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَاِبَاحَتِهِ اِلٰى مَتٰى شَآء

باب ۵: آغاز اسلام میں تین دن سے زائد گوشت کھانا ممنوع تھا اور پھر یہ منسوخ ہو گیا، اب جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے

[5097] ۲۴-(۱۹۶۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

[5097] - ابو عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید میں حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ شرکت کی، تو انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ...... حضور اکرم ﷺ نے فقراء اور محتاجوں کی ضرورت کے پیش نظر تین دن سے زائد گوشت رکھنے سے منع فرمایا تھا، تا کہ ضرورت مندوں میں تقسیم کیا جا سکے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دنوں میں، جب پھر اہل البوادی (جنگلی) مدینہ میں آ گئے اور ان کی ضرورت وحاجت پوری کرنے کے لیے گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت محسوس کی، تو یہ حدیث سنائی، ویسے علت کے ختم ہونے کی بنا پر یہ حدیث منسوخ ہے، جیسا کہ آگے تصریح آ رہی ہے، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ گھر کے لیے، ایک حصہ دوست احباب اور پڑوسیوں کے لیے اور ایک فقراء و مساکین کے لیے، حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر سے اس طرح منقول ہے، امام احمد کا یہی قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے، آدھا گھر کے لیے اور آدھا تقسیم کے لیے اور احناف کے نزدیک جتنا زیادہ صدقہ کرے گا، وہی بہتر ہے، صحیح قول یہی ہے، اس میں کوئی پابندی نہیں ہے، جتنا صدقہ کرے گا، اتنا ہی اجر وثواب ملے گا، تفصیل کے لیے (المغنی، ج ۱۳، ص ۳۷۹- ۳۸۰)۔ امام احمد کے بقول حضرت علی اور ابن عمر تک تین دن سے زائد رخصت نہیں پہنچی، اس لیے وہ نص پر قائم رہے، (المغنی ج ۱۳، ص ۳۸۱)۔

[5098] ۲۵-(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ

[5097] تقدم تخريجه في الصوم باب: النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى برقم (٢٦٦٦)
[5098] تقدم تخريجه في الصوم باب: النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى برقم (٢٦٦٦)

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَاْكُلُوا

[5098]۔ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا، پھر میں نے حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ پڑھی، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا، ''رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین راتوں سے زائدہ کھاؤ، اس لیے مت کھاؤ۔''

[5099] (. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5099]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے زہری ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5100] ٢٦۔(١٩٧٠) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا يَاْكُلْ اَحَدٌ مِّنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهٖ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ))

[5100]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک بھی اپنی قربانی کے گوشت سے تین دن سے زائد نہ کھائے۔''

فائدہ :...... یہ تین دن قربانی کے بعد ہیں، جیسا کہ فوق ثلاث لیالٍ سے ثابت ہے، اس لیے اس حدیث سے استدلال یہ کرنا کہ تیرہ (١٣) کو قربانی کرنا صحیح نہیں ہے، درست نہیں ہے۔

[5101] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح

[5099] تقدم تخريجه في الصوم باب: النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى برقم (٢٦٦٦)

[5100] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في كراهية اكل الاضحية فوق ثلاثة ايام برقم (١٥٠٩) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٤)

[5101] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧١٠)

و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

[5101]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جیسا کہ لیث نے بیان کیا ہے۔

[5102] ٢٧۔(. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ

[5102]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے، حضرت سالم (ابن عمر) بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر قربانیوں کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھاتے تھے، ابن ابی عمر کی روایت میں فوق ثلاث کی بجائے بعد ثلاث ہے۔

[5103] ٢٨۔(١٩٧١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّآفَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا))

[5103]۔عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے

[5102] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الضحايا باب: النهی عن الاكل من لحوم الاضاحی بعد ثلاث وعن امساكها ٧/ ٢٣٢۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٦)

[5103] طريق عبدالله بن ابی بكر عن عبدالله بن واقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٢٤٣) وطريق عبدالله بن ابی بكر عن عمرة عن عائشة اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الضحايا باب: الادخار من الاضاحی برقم (٤٤٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٠١)

منع فرمایا، (ابن واقد کے شاگرد) عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں، میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت عمرہ سے کیا، تو اس نے کہا، اس نے سچ کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے سنا، عید الاضحیٰ کے دن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کچھ بادیہ نشین گھرانے آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین دن کے لیے ذخیرہ کرلو اور باقی صدقہ کردو۔'' جب اس کے بعد عید آئی، صحابہ کرام نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیزے بناتے ہیں اوران سے چربی پگھلاتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کر دیا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تو بس آنے والے جماعت کی آمد کی خاطر منع کیا تھا، کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ بھی کرو۔''

مفردات الحدیث ❊ الدافة: شہر میں آنے والی بادیہ نشین جماعت۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ممانعت کا حکم قانونی حکم نہیں تھا، یہ تو محض ایک وقتی اور عارضی ضرورت کے تحت اس مصلحت کی خاطر تھا کہ باہر سے آنے والے ضرورتمندوں کی ضرورت کو پورا کیا جا سکے، اس لیے آپ نے صحابہ کرام کے اس سوال پر کہ ہم قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے اور چربی پگھلاتے تھے، تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، "ما ذاك" اب اس میں کیا حرج ہے یا پھر کیا ہوا، اس لیے یہاں نسخ کا سوال نہیں ہے، کیونکہ یہ فقہی یا قانونی حکم نہیں تھا، ایک وقتی مصلحت کا تقاضا تھا اور اب بھی یہ مصلحت ہو، کسی علاقہ یا شہر اور بستی میں قربانیوں کی تعداد کم ہو اور محتاج و ضرورت مند زیادہ ہوں، تو اب بھی لوگوں کا اخلاقی فرض یہی ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ گوشت صدقہ کیا جائے، جمہور کے نزدیک صدقہ کرنے کا حکم استحبابی ہے، جیسا کہ کھانے کا حکم استحبابی ہے، اگرچہ بعض ائمہ کے نزدیک قربانی کے گوشت کا کچھ حصہ صدقہ کرنا فرض ہے اور کھانا بھی فرض ہے۔

[5104] ۲۹۔(۱۹۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ ابى الزبير عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا))

[5104]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا، پھر بعد میں فرمایا، ''کھاؤ، زادراہ بناؤ اور ذخیرہ کرو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ان متصوفہ کی بھی تردید ہوتی ہے کہ اگلے دن کے لیے کھانا ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے اور جو کسی چیز کا کچھ بھی ذخیرہ کرتا ہے، وہ ولی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے۔'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود

[5104] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الضحايا باب: الاذن فى ذلك ۷/ ۲۳۳۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۳٦)

سال بھر کے لیے غلہ رکھتے تھے اور صحابہ کرام کو ذخیرہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور جائز اسباب اپنانا خلاف توکل نہیں ہے، ہاں یہ الگ بات ہے کہ کسی وقتی ضرورت کے تحت اپنا سب کچھ صدقہ کر دے اور اللہ پر توکل کرے کہ وہ اور دے دے گا۔

[5105] ٣٠۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَآءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ

[5105]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، ہم اپنی حج کی قربانیوں سے منیٰ کے تین دن سے زائد گوشت نہیں کھاتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دیتے ہوئے فرمایا: ''کھاؤ اور زادراہ تیار کرو۔'' ابن جریج کہتے ہیں، میں نے علماء سے پوچھا، جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا، حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے؟ اس نے کہا، ہاں۔

فائدہ:...... بخاری شریف میں (کتاب الاطعمہ میں) ہے، ابن جریج نے، عطاء سے سوال کیا، کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا، یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں نے کہا، نہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو ترجیح دی ہے، کہ الی المدینہ، مدینہ کے لیے زادراہ بنایا، یہ تو درست ہے، لیکن مدینہ تک اس کا باقی رہنا ضروری نہیں ہے، اس لیے لا سے مراد یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مدینہ تک گوشت باقی رہنے کی تصریح نہیں کی، جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[5106] ٣١۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِى فَوْقَ ثَلَاثٍ

[5105] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: ما ياكل من البدن وما يتصدق برقم (١٧١٩) انظر (التحفة) برقم (٢٤٥٣)

[5106] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤١٥)

[5106]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم قربانیوں کا گوشت (مراد ہدایا حج کی قربانی) تین دن سے زائد نہیں رکھتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے زاد راہ بنانے اور تین دن سے زائد کھانے کا حکم دیا۔

[5107] ۳۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5107]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں حج کی ہدی کا گوشت مدینہ کی طرف جاتے وقت زادراہ بناتے تھے۔

[5108] ۳۳۔(۱۹۷۳)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَاْكُلُوا لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ))وقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺاَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ ((كُلُوا وَاَطْعِمُوا وَاَحْبِسُوا)) اَوِ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى

[5108]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مدینہ کے لوگو! قربانیوں کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھاؤ'' ابن المثنیٰ کہتے ہیں، فوق ثلاثہ ایام یعنی ثلاث کی جگہ ثلاثۃ ایام کہا، تو صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، ہمارے اہل وعیال، نوکر چاکر اور خدمت گزار ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''کھاؤ، کھلاؤ، روکو یا ذخیرہ کرو،'' ابن المثنیٰ کہتے ہیں، عبدالاعلیٰ نے شک کا اظہار کیا ہے، (روکو یا ذخیرہ کرو)۔

[5109] ۳۴۔(۱۹۷٤)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي

[5107] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد والسیر باب: حمل الزاد فی الغزو برقم (۲۹۸۰) وفی الاطعمة باب: ما كان السلف يدخرون فی بيوتهم واسفارهم من الطعام او اللحم وغيره برقم (٥٤٢٤) وفی الاضاحی باب: ما يوكل من لحوم الاضاحی وما يتزود منها برقم (٥٥٦٧) انظر (التحفة) برقم (٢٤٦٩)

[5108] تفرد مسلم انظر التحفة برقم (٤٣٧٩) وبرقم (٤٣٣٩)

[5109] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاضاحی باب: ما يوكل من لحوم الاضاحی وما←

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ ((لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ))

[5109]۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قربانی کی ہے، تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ رہے، تو جب اگلا سال آیا، صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم پچھلے سال کی طرح کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، پچھلے سال تو لوگ مشقت (بھوک) میں مبتلا تھے، تو میں نے چاہا، ان میں گوشت پھیل جائے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، صحابہ کرام نے تین دن سے زائد گوشت کی بندش کے حکم کو ہمیشہ کے لیے دین سمجھا تھا، اس لیے انہیں یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم پچھلے سال کی طرح کریں اور آپ کے جواب سے بھی یہ معلوم ہوا کہ نہی ایک ضرورت اور حاجت کے تحت اس مصلحت کے لیے تھی کہ گوشت سب محتاجوں کو آسانی کے ساتھ مل سکے۔

[5110] ۳۵۔(۱۹۷۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نفير

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ ((يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ)) فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ

[5110]۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی ذبح کی، پھر فرمایا: ''اے ثوبان! اس گوشت کو، درست کرو (تاکہ ذخیرہ ہو سکے)۔'' اور میں آپ کو مدینہ پہنچنے تک اس سے کھلاتا رہا۔

[5111] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5111]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

← يتزود منها برقم (٥٥٦٩) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٥)

[5110] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في المسافر يضحى برقم (٢٨١٤) انظر (التحفة) برقم (٢٠٧٦)

[5111] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٨٣)

[5112] ٣٦-(...)و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ)) قَالَ ((فَأَصْلَحْتُهُ)) فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

[5112] ۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''اس گوشت کو درست کرلو۔'' میں نے اس کو ٹھیک کر کے رکھ لیا، آپ اسے مدینہ پہنچنے تک کھاتے رہے۔''

[5113] (...)وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

[5113]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

[5114] ٣٧-(٩٧٧)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُوبَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

[5114]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ کی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تو ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب جب تک چاہو، اسے روک رکھو اور میں نے تمہیں مشکیزہ کے سوا نبیذ پینے سے روکا تھا، اب ہر قسم کے برتنوں میں پیو، لیکن نشہ آور صورت میں نہ پیو۔''

[5112] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٤)
[5113] تقدم
[5114] تقدم تخريجه فى الجنائز باب: استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

[5115] (. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

[5115]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے ابن بریدہ کی اپنی باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں روکا تھا'' آگے مذکورہ بالا ابوسنان کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

فائدہ :...... زیارت قبور کا مسئلہ، کتاب الجنائز میں گزر چکا ہے اور مشکیزہ میں نبیذ کا ذکر آگے کتاب الاشربہ میں آرہا ہے اور کتاب الایمان میں گزر بھی چکا ہے۔

٦...... بَاب: الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

باب ٦: فرع اور عتیرہ

[5116] ٣٨۔(١٩٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

[5116]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔'' ابن رافع اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کرتے ہیں کہ فرع سے مراد اونٹنی کا پہلا بچہ جسے وہ (اپنے معبودان باطلہ کے لیے) ذبح کرتے تھے۔

[5115] تقدم تخريجه في الجنائز باب: استئذان النبي ﷺ ربه عزوجل في زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)
[5116] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في العقيقة باب: الفرع برقم (٥٤٧٣) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الفرعو والعتيرة برقم (١٥١٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٦٩) وطريق محمد بن رافع اخرجه البخاري في (العقيقة باب: الفرع برقم (٥٤٧٣) ﷺ في باب: العتيرة برقم (٥٤٧٤) وابو داود في (سننه) في الاضاحي باب: في العتيرة برقم (٢٨٣١) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الفرع والعتيرة برقم ←

فائدہ :...... فرع، وہ جانور کا پہلا بچہ ہے جو اہل جاہلیت اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے، اس طرح جب اونٹ سو ہو جاتے تو وہ ہر سال بتوں کے لیے اونٹ ذبح کرتے اور خود اس سے نہ کھاتے، اسی طرح عتیرہ بتوں کے لیے رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے تھے اور اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے اور اب بھی اگر ان کو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے، تو یہ ممنوع ہے، لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے تقرب وخوشنودی کے لیے ذبح کرے اور اہل جاہلیت کے عمل کو نمونہ نہ بنائے، تو جائز ہے، اس لیے امام شافعی نے اس کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ بعض روایات میں اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

۷...... بَاب: نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ اَوْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا

باب ۷: جو شخص قربانی کرنا چاہے، وہ عشرہ ذوالحجہ میں اپنے بال اور ناخن بالکل نہ کاٹے

[5117] ۳۹۔(۱۹۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا)) قِيلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّي اَرْفَعُهُ

[5117]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے، تو تم میں سے جو شخص قربانی کرنا چاہے، وہ اپنے بالوں اور جسم کو نہ چھیڑے۔'' سفیان سے پوچھا گیا، بعض راوی اس کو مرفوع بیان نہیں کرتے ہیں، انہوں نے کہا، لیکن میں مرفوع بیان کرتا ہوں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے بعض ائمہ سعید بن المسیب، ربیعہ، احمد، اسحاق اور بعض شوافع نے عشرہ ذی الحجہ میں بالوں اور ناخنوں کے کاٹنے کو حرام قرار دیا ہے، امام شافعی کا مشہور قول یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، یعنی ادب واحترام سے تعلق رکھتی ہے، تاکہ حاجیوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ مشابہت پیدا ہو جائے، امام مالک کا ایک قول ہے، کہ یہ مکروہ ہے، حرام نہیں ہے اور دوسرا قول ہے کہ مکروہ بھی نہیں ہے، حدیث کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ ان کاموں سے اجتناب

←(۱۵۱۲) والنسائي في (المجتبى) في الفرع والعتيرة باب (۱) ۷/ ۱۶۷۔ وابن ماجه في (سننه) في الذبائح باب: الفرع والعتيرة برقم (۳۱۶۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۲۷) وبرقم (۱۳۲۶۹)

[5117] اخرجه ابو داود في (سننه) في الضحايا باب: الرجل ياخذ من شعره في العشر وهو يريد ان يضحي برقم (۲۷۹۱) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ترك اخذ الشعر على من اراد ان يضحي برقم (۱۵۲۳) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب (۱) ۷/ ۲۱۱۔ ۲۱۲ و۷/ ۲۱۲۔ وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي، برقم (۳۱٤۹) وبرقم (۳۱۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۵۲)

کرنا چاہیے، جسم کے کسی حصہ سے بھی بال کسی طرح بھی زائل نہیں کرنا چاہیے اور نہ ناخنوں کو کسی طرح چھیڑنا چاہیے، امام ابن قدامہ لکھتے ہیں، مقتضى النهي التحريم وهذا يرد القياس ويبطله نہی کا تقاضا حرمت ہے اور حدیث کے مقابلہ میں قیاس اور رائے باطل ہے۔ (المغنی ج ۱۳، ص ۳۶۳)

نوٹ:...... معلوم نہیں، علامہ محمد فؤاد نے یہاں نیا نمبر کیوں نہیں دیا اور پچھلی حدیثوں نے نمبر کی ترتیب کیوں الٹی ہے، کہ حدیث نمبر ۳۷، پر ۱۹۷۷ کا نمبر ہے اور حدیث نمبر ۳۸ پر ۱۹۷۶ ہے اور یہاں پھر بلاوجہ نمبر ۱۹۷۷ دیا ہے اور ہمیں بھی یہاں ان کی ترقیم کی پابندی کی خاطر نمبر ۱۹۷۷ دینا پڑے گا۔

[5118] ٤٠-(...) وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا))

[5118]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مرفوع روایت بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''جب ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کا آغاز ہو جائے اور انسان کے پاس قربانی کی استطاعت ہو اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو، تو وہ ہرگز اپنے بال نہ کاٹے اور نہ ناخن کاٹے۔''

[5119] ٤١-(...) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ))

[5119]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تمہارا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کو چھیڑنے سے باز رہو۔''

[5120] (...) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5120]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

[5118] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٨٩)

[5119] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

[5120] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

[5121] ٤٢-(. . .)وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ))

[5121]۔حضرت ام سلمہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ذبح کرنے کا جانور ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے، وہ قربانی کرنے تک ہرگز اپنے بالوں، اپنے ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے۔''

[5122] (. . .)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

[5122]۔عمرو بن مسلم بن عمار لیثی بیان کرتے ہیں، کہ ہم عید الاضحیٰ سے کچھ دن پہلے حمام میں تھے، کچھ لوگوں نے بال صفا پوڈر استعمال کیا، تو حمام کے بعض مالکوں نے کہا، سعید بن المسیب اس کو ناپسند کرتے تھے، یا اس سے منع کرتے تھے، تو میں سعید بن المسیب کو ملا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو انہوں نے کہا، اے بھتیجے، یہ حدیث بھلا دی گئی ہے اور اس پر عمل چھوڑ دیا گیا ہے، مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے مذکورہ بالا معاذ کی حدیث ہے۔

[5123] (. . .)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

[5121] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)
[5122] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)
[5123] تقدم تخريجه برقم (٥٠٨٩)

زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

[5123]۔ مصنف ایک اور استاد سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

٨...... بَاب: تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِه

باب ٨: غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا ممنوع ہے اور اس کا مرتکب ملعون ہے

[5124] ٤٣ ـ (١٩٧٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ))

[5124]۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہنے لگا، نبی اکرم ﷺ رازدارانہ انداز میں آپ کو کیا بتاتے تھے؟ تو انہوں نے ناراض ہو کر فرمایا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے چپکے چپکے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو لوگوں سے چھپاتے ہوں، ہاں آپ نے مجھے چار باتیں بتائی تھیں، اس نے کہا، اے امیر المومنین، وہ کیا باتیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے باپ پر لعنت بھیجے، اللہ اس پر اس لعنت بھیجے اور اللہ اس پر لعنت بھیجے جو اللہ کے سوا کسی کے لیے ذبح کرے اور اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کسی بدعتی کو جگہ یا پناہ دے اور اللہ اس پر لعنت بھیجے جو زمین (کی حدبندیوں کے) نشانات مٹائے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے رافضہ، شیعہ اور امامیہ کی تردید ہوتی ہے، جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ باتیں صرف حضرت علی کو اپنا وصی بنا کر فرمائیں تھیں، کسی اور کو ان سے آگاہ نہیں فرمایا، جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلانیہ، کھلے طور پر اس کا اظہار کر رہے ہیں، کہ آپ نے ہمیں دوسروں سے الگ کچھ احکام نہیں بتائے اور والدین پر لعنت بھیجنے سے مراد ان کو صراحتاً سب وشتم کرنا یا دوسروں کے والدین کو گالی گلوچ دے کر اپنے والدین کو جواباً گالی گلوچ

[5124] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الضحایا باب: من ذبح لغیر الله عزوجل ٧/ ٢٣٢۔ انظر (التحفة) برقم (١٠١٥٢)

کرواتا ہے اور غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے سے مراد کسی بھی شخص کا بت، کسی نبی یا رسول یا کعبہ کے نام سے ذبح کرنا ہے، مسلمان کرے یا یہودی وعیسائی، یہ فعل حرام ہے اور یہ ذبیحہ حلال نہیں ہے، اگر اس کی تعظیم وتوقیر کے لیے کیا ہے، یا اس کی بندگی تقرب وخوشنودی کے لیے کیا ہے، تو یہ کفر ہے، اگر یہ حرکت کرنے والا مسلمان ہے، تو وہ مرتد ہوگا، (شرح نووی) علامہ علاؤ الدین حصکفی نے لکھا ہے، امیر یا کسی بڑے آدمی کے آنے پر جانور ذبح کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ بھی اهـلال لـغير الله ہے، خواہ اس پر اللہ ہی کا نام لیا جائے (کیونکہ اس سے اس کا تقرب وخوشنودی مقصود ہوتی ہے) (رد المختار، علی حامش رد محتار ج ۵ ص ۲۷۰، آج کل لوگ مزاروں پر، ان کو نفع ونقصان کا مالک سمجھ کر، کہ وہ اس کو کسی مصیبت سے نجات دلا سکتے ہیں، یا اس کا کوئی کام کر سکتے ہیں، مثلاً اولاد، کاروبار میں برکت، تو یہ تعظیم و توقیر عبادت ہے اور یہ صورت کفر ہے، جب کہ علامہ شامی نے لکھا ہے، کسی انسان کا تقرب بطور عبادت حاصل کرنا کفر ہے، (رد محتار، ج ۵، ص ۲۷۰۔ مطبوعہ استنبول) اور کسی امیر کبیر، صدر ووزیر اعظم کی آمد پر جانور ذبح کرنا، اگر ان کی مہمان نوازی، اور تواضع کے لیے ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس کو یہ دکھلانا مطلوب ہو، میں آپ کی خاطر یہ قربان کر رہا ہوں اور یہ محض آپ کی تعظیم کے لیے ہے، تو پھر بقول علامہ شامی، یہ ذبیحہ حرام ہوگا۔ علامہ سعیدی نے خود تسلیم کیا ہے، اس باب کی حدیث اور فقہاء کی عبارات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کی تعظیم کی خاطر کسی جانور کو ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا تاہم یہ کفر نہیں ہے، کفر اس وقت ہوگا، جب وہ اس بزرگ کی تعظیم بطور عبادت کرے۔ (شرح صحیح مسلم، ج ٦، ص ١٧٨)۔

مزاروں پر جا کر ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں یا سجدہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے گا، یا ان کے لیے نذر ماننے والوں کو کیا کہیں گے، ان چیزوں کا ایصال ثواب سے کیا تعلق ہے، صدقہ کرنے کے لیے مزار پر تو جانے کی ضرورت نہیں ہے، کیا کبھی کسی نے والدین کے لیے صدقہ کرنے کے لیے بھی ان کی قبروں کا رخ کیا ہے، کہ وہاں جا کر جانور ذبح کریں یا رقم تقسیم کریں، آویٰ مُحْدِثًا کا معنی کسی بدعتی یا فسادی کی توقیر وتعظیم کرنا یا انہیں تحفظ و پناہ دینا، تفصیل کتاب الحج میں گزر چکی ہے، غیّر منار الارض، کا مقصد دوسرے کی زمین پر قبضہ کرنے کے لیے حد بندی کرنے والی علامات یا نشانیوں کو تبدیل کرنا۔

[5125] ٤٤-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدِ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ

عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ اَبِي طَالِبِ اَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ اَسَرَّهُ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5125] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٩٦)

فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))

[5125]۔حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو رازدارانہ انداز سے بتائی ہو، انہوں نے جواب دیا، آپ نے لوگوں سے چھپا کر چپکے چپکے مجھے کوئی چیز نہیں بتائی، لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے،''اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا اور اللہ کی اس پر لعنت ہے جس نے بدعتی یا فسادی کو پناہ دی اور اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے زمین کے نشانات کو تبدیل کیا۔

فائدہ:...... کسی مہمان کی آمد پر مرغ ذبح کرنا یا مہمانوں کی آمد پر بکرا ذبح کرنا اس میں داخل نہیں ہے، کیونکہ مہمان کی عزت وتکریم کا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بھی یہ سنت ہے، کہ انہوں نے مہمانوں کی آمد پر فوراً بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا تھا۔

[5126] ٤٥۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ اَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا))

[5126]۔حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر کوئی چیز بتائی ہے، انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصوصی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی جو سب لوگوں کو بتائی نہ ہو، مگر میری اس نیام میں کچھ باتیں ہیں اور آپ نے ایک صحیفہ نکالا، جس میں لکھا ہوا تھا''اللہ کی اس پر لعنت ہے، جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا اور اللہ کی اس پر لعنت ہے یا لعنت بھیجے جس نے زمین کے نشانات کو چرایا اور اللہ اس پر لعنت بھیجے، جس نے اپنے والد پر لعنت بھیجی اور اللہ اس پر لعنت برسائے، جس نے بدعتی یا جرم کرنے والوں کو پناہ دی۔

[5126] تقدم تخريجه برقم (٥٠٩٦)

اس کتاب کے کل ابواب (35) اور (258) احادیث ہیں۔

37

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ
مشروبات کا بیان

حدیث نمبر 5127 سے 5384 تک

۳۷...... كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

۳۷. مشروبات کا بیان

۱...... بَاب: تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب ۱: شراب کی حرمت (اور یہ انگور کے شیرہ، کھجور، ڈوکہ (کچی کھجور) اور منقہ وغیرہ نشہ آور چیزوں سے تیار ہوتی ہے)

[5127] ۱۔(۱۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ

[5127] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: ما قیل فی الصواغ برقم (۲۰۸۹) وفی ←

[5127] ۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غنیمت سے ایک عمر رسیدہ اونٹنی ملی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور عمر رسیدہ اونٹنی دے دی، تو ایک دن میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھایا اور میں چاہتا تھا کہ ان دونوں پر بیچنے کے لیے اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنوقینقاع کا ایک زرگر بھی تھا، میں اس رقم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر ولیمہ کی تیاری میں مدد حاصل کرنا چاہتا تھا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس گھر میں شراب پی رہے تھے، ان کے پاس ایک گانے والی گا رہی تھی، اس نے کہا، خبردار! اے حمزہ، فربہ عمر رسیدہ اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لیے اٹھو، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر ان دونوں کی طرف کود ے اور ان دونوں کے کوہان کاٹ لیے اور دونوں کے کوکھ چاک کر ڈالے، پھر ان کے جگر نکال لیے، ابن جریج کہتے ہیں، میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان سے؟ انہوں نے کہا، دونوں کے کوہان کاٹ کر لے گئے، ابن شہاب نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، تو میں نے ایسا منظر دیکھا، جس نے مجھے دکھ پہنچایا، تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے، میں نے آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا، تو آپ چل پڑے، حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا، آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس پر ناراض ہوئے، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نظر اوپر اٹھا کر کہا، تم میرے بزرگوں کے غلام ہی تو ہو؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں لوٹے اور گھر سے نکل گئے۔

مفردات الحدیث ❶ شارف ج شُرُف: عمر رسیدہ اونٹنی۔ ❷ قینة: گلوکارہ، گانے والی لونڈی۔ ❸ نِوَاء: ناوية کی جمع ہے فربہ۔ ❹ للشرف النواءِ: فربہ، موٹی، عمر رسیدہ اونٹنیاں۔ ❺ ثار الیها: ان پر جھپٹے۔ ❻ جَبَّ: کاٹا۔ ❼ أَسْنِمَةٌ: سَنَام کی جمع ہے کوہان۔ ❽ بَقَر: نحر کیا، پھاڑا۔ ❾ خواصِر: خاصره کی جمع ہے، کوکھ۔ ❿ اکباد، کبدٌ: کلیجہ، جگر۔ ⓫ أفظعني: مجھے مصیبت و پریشانی میں ڈال دیا۔

[5128] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5128] ایک اور استاد سے مصنف یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

← المساقاة باب: بيع الحطب والكلا برقم (٢٣٧٥) وفي فرض الخمس باب: فرض الخمس برقم (٣٠٩١) وفي المغازي باب (١٢) برقم (٤٠٠٣) وفي اللباس باب: الاردية برقم (٥٧٩٣) وابو داود في (سننه) في الخراج والفى والامارة باب: في بيان مواضع قسم الخمس ذى القربى برقم (٢٩٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٦٩)

[5128] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٠٩٩)

[5129] ٢ـ(. . .)و حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ اَبُو عُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ

اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَأْتِي بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَاَسْتَعِينَ بِهٖ فِيْ وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَآئِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَآئِهٖ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوا لَهُ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلَى سُرَّتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلَى وَجْهِهٖ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيدٌ لِاَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

[5129] تقدم تخريجه برقم (٥٠٩٩)

[5129]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن غنیمت میں میرے حصہ ایک عمر رسیدہ اونٹنی آئی اور ایک عمر رسیدہ اونٹنی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خمس (پانچواں حصہ) میں سے عنایت فرمائی، تو جب میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر کی رخصتی کا ارادہ کیا، یا شب زفاف گزارنے کا ارادہ کیا، میں نے بنو قینقاع کے ایک کاریگر (سنار) سے اپنے ساتھ جانے کا وعدہ لیا، تاکہ ہم اذخر گھاس لائیں، میں نے چاہا، اس کو زرگروں سے بیچ کر اپنی دلہن کے ولیمہ کی تیاری کروں گا، اس دوران کہ میں اپنی دونوں اونٹنیوں کے لیے سامان پالان، بورے اور رسیاں اکٹھی کر رہا تھا اور دونوں اونٹنیاں ایک انصاری آدمی کے کمرہ کے پہلو میں بٹھائی ہوئی تھیں، جب میں نے جو سامان جمع کرنا تھا، جمع کر لیا، تو میں اچانک دیکھتا ہوں، میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹے جا چکے ہیں اور ان کی کوکھیں چاک کی جا چکی ہیں اور ان کے کلیجے نکال لیے گئے ہیں، جب میں نے ان کا یہ نظارہ دیکھا تو میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا، (رو دیا) میں نے پوچھا یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا، یہ کام حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور وہ اس گھر میں ایک انصاری شرابی ٹولی کے ساتھ موجود ہے، ایک مغنیہ نے اسے اور ان کے ساتھیوں کو شعر سنائے، شعر پڑھتے ہوئے کہنے لگی، خبردار! اے حمزہ، فربہ اونٹنیوں پر پل پڑو، تو حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، ان کے کوہان کاٹ لیے، ان کی کوکھیں چاک کر کے، ان کے جگر نکال لیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چل پڑا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے، تو عرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر جو گزرا میرے چہرے سے جان لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آج جیسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ میری دونوں اونٹنیوں پر حملہ آور ہوئے، ان کی کوہانیں کاٹ لیں اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ ایک گھر میں، ان کے ساتھ شرابی ٹولی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوا کر اوڑھی پھر پیدل روانہ ہو گئے، میں اور زید بن حارثہ آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیے، حتیٰ کہ اس دروازہ پر پہنچ گئے جس کے گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، اجازت طلب فرمائی، گھر والوں نے اجازت دے دی اور وہ شرابی ٹولی نکلی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کی کرتوت پر ملامت کرنے لگے اور حمزہ کی آنکھیں سرخ ہو چکیں تھیں، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پھر نظر آپ کے گھٹنوں تک اٹھائی، پھر نظر اٹھا کر آپ کی ناف پر نظر ڈالی، پھر نظر اٹھائی اور آپ کے چہرے کو دیکھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میرے باپ کے غلام ہی تو ہو نا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے، وہ نشہ میں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں، اپنی ایڑیوں پر لوٹ آئے، گھر سے نکل گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

مفردات الحدیث

❶ **شُرب**: شارب کی جمع ہے، شرابی پارٹی کو کہتے ہیں۔ ❷ **يُقَهقِرُ**: الٹے پاؤں

لوٹنے لگے اور نکص علی عقبیه کا بھی یہی مفہوم ہے۔ ③ ثمِلٌ: نشہ میں مبتلا نشئی۔ ④ اقتاب: قتب پالان
⑤ غرائر: غرارہ بورے۔

فائدہ :......اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں، (۱) انسان محنت و مزدوری کرتے ہوئے گھاس کاٹ کر بیچ سکتا ہے اور کسی کام میں کافر سے تعاون لے سکتا ہے۔ (۲) نشہ کی حالت میں انسان کو پتہ نہیں چلتا، میں کیا کہہ رہا ہوں اور کسے کہہ رہا ہوں، مجھے یہ کہنا چاہیے یا نہیں۔ (۳) مظلوم اپنی داستان سنا سکتا ہے اور اس کی فریاد رسی کرنا چاہیے۔ (۴) انسان اپنے گھر میں اوپر والی چادر اتار سکتا ہے اور اگر کہیں جانا ہو تو پھر مکمل لباس میں جانا چاہیے۔ (۵) بڑا انسان بھی کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لے گا اور اس کو اجازت اس کے سب ساتھ والوں کے لیے ہوگی۔ (۶) انسان جب اندوہناک منظر دیکھتا ہے، تو اس پر آنسو بہا سکتا ہے۔ (۷) انسان جب شراب پی لیتا ہے، تو نشہ میں دھت ہو کر دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور چھوٹے بڑے کی تمیز سے محروم ہو جاتا ہے، اس لیے شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ (۸) انسان کو خطرہ کے وقت اپنا تحفظ کرنا چاہیے، حضور اکرم ﷺ واپس مڑنے کی بجائے الٹے پاؤں واپس لوٹے ہیں، کہ شراب میں دھت حمزہ کوئی غلط اقدام ہی نہ کر بیٹھے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دونوں اونٹنیوں کی قیمت ڈالی تھی۔

[5130] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5130]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5131] ۳۔(۱۹۸۰) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي

[5130] تقدم تخریجه

[5131] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: صب الخمر في الطريق برقم (٢٤٦٤) والتفسير باب ﴿ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا﴾ الى قوله ﴿والله يحب المحسنين﴾ برقم (٤٦٢٠) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في تحريم الخمر برقم (٣٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (٢٩٢)

أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [المائدة: ۹۳]

[5131]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس دن شراب حرام ہوئی، میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان کی شراب صرف فضیخ یعنی گدری کھجور اور چھوہارے کا آمیزہ تھی، تو اچانک ایک منادی کرنے والے نے آواز بلند کی، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نکل کر دیکھو، (کیا آواز ہے) میں نے نکل کر دیکھا، ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے، خبردار شراب حرام ہو چکی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، وہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی، مجھے بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، باہر نکل کر اس کو بہا دو، میں نے اسے بہا دیا، لوگوں نے یا بعض نے کہا، فلاں لوگ قتل کیے گئے، جبکہ شراب ان کے پیٹوں میں تھی، راوی کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، یہ بات حضرت انس کی حدیث میں ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے، انہیں گناہ نہیں ہوگا، جو وہ حرمت شراب سے پہلے پی چکے ہیں، جبکہ وہ تقویٰ، ایمان اور عمل صالح کی روش پر قائم ہوں۔'' المائدہ آیت نمبر۹۳۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے، کیونکہ ابوطلحہ اور ان کے ساتھی جو شراب پی رہے تھے، وہ بُسْر کچی پکی کھجور اور تمر پختہ کھجور یعنی چوہارہ کی آمیزہ فضیخ نامی تھی اور انہوں نے شراب کی حرمت کا اعلان سنتے ہی فوراً بلا پس و پیش بہا دیا، اسی طرح سب لوگوں نے ہر قسم کی شراب گلیوں کی نذر کر دی، اس سے جمہور ائمہ، جن میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور محمد بن حسن داخل ہیں نے کہا ہے، تمام نشہ آور مشروبات، خمر ہیں، (المغنی ج ۱۲، ص ۴۹۵) اور نشہ آور چیز کثیر ہو یا قلیل، حد سکر تک پہنچے یا نہ حرام ہے اور نجس ہے، پینے والے کو حد لگائی جائے گی۔ (۲) امام ربیعہ اور داود کے نزدیک ہر نشہ آور چیز حرام ہے، لیکن نجس نہیں ہے، (شرح المہذب، ج ۲، ص ۵۶۹۔۵۷۰۔ بحوالہ تکملہ ج ۳، ص ۵۹۹)۔

نیز امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور نخعی اور بعض اہل بصرہ کے نزدیک مشروبات کی تین اقسام ہیں۔ (۱) انگور کا شیرہ جب شدت اختیار کرتے ہوئے جوش مارنے لگے اور اس میں جھاگ اٹھے، امام ابو یوسف کے نزدیک جھاگ اڑانا ضروری نہیں ہے، یہ اصلی خمر ہے، اس کا قلیل و کثیر حرام ہے اور یہ نجس ہے، اس لیے اس کی خرید و فروخت جائز نہیں، اگر کوئی اس کا ایک قطرہ بھی پی لے گا، اس کو حد لگائی جائے گی۔ (۲) تین حرام مشروبات (ا) انگور کا شیرہ جب پکایا جائے اور اس کا دو تہائی سے کم حصہ اڑ جائے۔ (ب) نقیع التمر: جو سکر کہتے ہیں، یعنی کھجوروں کو تازہ پانی میں

ڈالا جائے، اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔(ج) نقیع الزبیب: وہ کچا پانی یعنی جسے پکایا نہ گیا ہو، اس میں منقہ ڈالا گیا ہو، کئی دن پڑا رہنے سے اس میں شدت اور جوش پیدا ہو جائے، بقول علامہ تقی یہ تینوں بھی امام ابوحنیفہ کے صحیح قول کے مطابق خمر ہیں، اس لیے حرام اور نجس ہیں، قلیل ہو یا کثیر اس کا پینا حرم ہے، لیکن اس کا شراب ہونا اصلی خمر کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے، اس لیے جب تک نشہ پیدا نہ ہو، حد نہیں لگائی جائے گی، کیونکہ اس کا شراب ہونا قطعی نہیں ہے، بلکہ شراب ہونے میں شبہ موجود ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا بیچنا جائز ہے، لیکن صاحبین کے نزدیک بیچنا جائز نہیں ہے۔(۳) ان چار اقسام کے سوا جتنے نشہ آور مشروبات ہیں، وہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک پینا جائز ہے، (تکملہ ج ۳ ص ۵۹۹، ۶۰۰) (ہدایہ) لیکن ظاہر ہے احادیث صحیحہ کی رو سے جمہور کا موقف درست ہے، کیونکہ آپ کا صریح فرمان ہے، "ما اسکر کثیرہ فقلیلہٗ حرام" جس شراب کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے، اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے، اس لیے بہت سے احناف نے حرام ہونے میں جمہور کا موقف قبول کیا ہے، مگر اصلی خمر کے سوا کی خرید وفروخت کو جائز قرار دیا ہے اور حد اس وقت لگائی ہے، جب نشہ آور مقدار میں پیا جائے، (تکملہ ج ۳ ص ۶۰۸)۔ ابن المنذر کہتے ہیں، اہل کوفہ جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں، وہ سب معلول ہیں اور امام اثرم نے ان تمام احادیث اور اقوال صحابہ کا ضعف واضح کیا ہے۔(المغنی ج ۱۲، ص ۴۹۷)

[5132] ٤-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ اِنِّي لَقَائِمٌ اَسْقِيهَا اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا اَيُّوبَ وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِنَا اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمْ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَااَنَسُ اَرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ

[5132]۔ عبد العزیز بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فضیخ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا ہماری شراب تمہارے اس فضیخ کے سوا نہ تھی جس کو تم فضیخ کا نام دیتے ہو میں کھڑا حضرت ابوطلحہ، ابوایوب اور بہت سے دوسرے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو اپنے گھر میں یہ فضیخ پلا رہا تھا، تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہا، کیا تمہیں خبر پہنچ گئی ہے؟ ہم نے کہا، نہیں، اس نے کہا، شراب حرام ہو چکی ہے،

[5132] اخرجه البخاري في (صحيحه) في تفسير باب: ﴿انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان﴾ برقم (٤٦١٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٠١)

تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے انس، ان مٹکوں کو بہا دو، انہوں نے اس آدمی سے خبر سننے کے بعد اس کو نہیں پیا اور نہ اس کے بارے میں سوال کیا۔

مفردات الحدیث ✻ **فضیخ:** کھجوروں کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جوش مارنا شروع کر دے، کبھی کبھی، بسر کچی پکی کھجوروں اور رطب تازہ کھجوروں کو ملا کر بناتے ہیں اور کبھی بسر اور تمر کو ملا کر بناتے ہیں، اوپر کی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بسر اور تمر کے آمیزہ کو فضیخ کہا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث میں حضرت انس نے فضیخ کو ہی خمر کا نام دیا ہے اور صحابہ کرام نے خمر کی حرمت ایک آدمی سے سنی، کہ اتنے میں ایک منادی بھی آ گیا، تو صحابہ کرام نے فوراً اس حکم پر بلا کسی توقف کے عمل کیا، حالانکہ، شراب ان کی گھٹی میں رچی بسی تھی اور یہ سوال بھی نہیں کیا، خمر حرام ہوا ہے اور فضیخ تو خمر نہیں، بلکہ فوراً فضیخ کے مٹکے بہا دیے، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ صحابہ کرام صرف ماء الذبیب (انگور کا شیرہ) کو ہی شراب (خمر) نہیں سمجھتے تھے، بلکہ ہر نشہ آور چیز کو خمر سمجھتے تھے، اس لیے انہوں نے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

[5133] ٥-(. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا

[5133] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خاندان کے لوگوں کو اپنے چچوں کو کھڑا، ان کی فضیخ پلا رہا تھا، کیونکہ میں سب سے کم عمر تھا، کہ ایک آدمی آ کر کہنے لگا، واقعہ یہ ہے کہ خمر حرام کر دی گئی ہے، تو انہوں نے کہا، اس کو الٹ دو، اے انس! تو میں نے اسے الٹا دیا، سلیمان تیمی کہتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، فضیخ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، کچی پکی اور تازہ کھجوروں کا آمیزہ، حضرت ابو بکر بن انس نے بتایا، ان دنوں ان کا خمر یہی تھا، سلیمان کہتے ہیں، مجھے ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی قول نقل کیا، ابو بکر والا)

[5133] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: نزل تحريم الخمر وهي البسر والتمر برقم (٥٥٨٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر الشراب الذي اهريق بتحريم الخمر ٨/ ٢٨٧۔ انظر (التحفة) برقم (٨٧٤)

[5134] ٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ قَآئِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ ذَاكَ و قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي اَنَّهُ عَنْ اَنَس يَقُوْلُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ

[5134]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قبیلہ کے لوگوں کو کھڑا شراب پلا رہا تھا، جیسا کہ اوپر ابن علیہ نے بیان کیا ہے، اس میں یہ بھی ہے، تو ابو بکر بن انس نے کہا، ان دنوں ان کا خمر یہی تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ موجود تھے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہ کیا اور معتمر کے باپ کہتے ہیں، مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتایا، کہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، ان دنوں ان کا خمر یہی تھا۔

[5135] ٧ـ(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَاْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمر

[5135]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری جماعت کے ساتھ ابوطلحہ، ابو دجانہ اور معاذ بن جبل کو ایک انصاری گروہ میں شراب پلا رہا تھا، تو ایک آنے والا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا، ایک واقعہ رونما ہو گیا ہے، خمر کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا ہے، تو ہم نے اس وقت اس کو الٹ دیا اور وہ بسر اور تمر کا آمیزہ تھا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، شراب (خمر) حرام قرار دیا گیا اور ان دنوں ان کا عمومی خمر بسر (کچی پکی کھجور) اور تمر (خشک کھجور) کا آمیزہ تھا۔

[5136] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَام حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قتاده

[5134] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥١٠٥)

[5135] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: ذكر الشراب الذى اهريق بتحريم الخمر ٨/ ٢٨٧ و ٢٨٨ ـ انظر (التحفة) برقم (١١٩٠)

[5136] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاشربة باب: من راى ان لا يخلط البسر والتمر اذا كان مسكرا وان لا يجعل ادامين فى ادام برقم (٥٦٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٠)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّي لَاَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَآءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ

[5136]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو ایک مشک سے شراب پلا رہا تھا، جس میں بسر اور تمر کا آمیزہ تھا، اوپر والی حدیث بیان کی۔

[5137] ۸۔(۱۹۸۱)وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ

[5137]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تمر اور گدری کھجور کو ملا کر پینے سے منع فرمایا اور جس وقت خمر کو حرام قرار دیا گیا، ان کی عمومی شرابیں یہی تھیں۔

[5138] ۹۔(۱۹۸۰)وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طلحة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَاطَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ

[5138]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابوعبیدہ بن جراح، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ اور تمر کی شراب پلا رہا تھا، تو ان کے پاس ایک آنے والا آ کر کہنے لگا، شراب (خمر) حرام قرار دے دی گئی ہے، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے انس! اٹھو اور اس مٹکہ کو توڑ دو، میں نے اٹھ کر اپنا ایک تراشیدہ پتھر اٹھایا اور اسے گھڑے کے نچلے حصہ میں مارا، حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا۔

[5139] ۱۰۔(۱۹۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ

[5137] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٠)

[5138] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر برقم (٥٥٨٢) وفي اخبار الآحاد باب: ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٣) انظر (التحفة) برقم (٢٠٧)

[5139] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥١٨)

اَنَس بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ

[5139]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کی آیات اتاری، تو مدینہ میں کھجور کی شراب کے سوا کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

۲...... بَاب: تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

باب ۲: خمر کو سرکہ بنانا جائز نہیں ہے

[5140] ۱۱۔(۱۹۸۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ ((لَا))

[5140]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، کیا خمر کو سرکہ بنا لیا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔''

فائدہ:......اس حدیث کی رو سے جمہور فقہاء، امام شافعی، احمد، مالک وغیرہم کے نزدیک شراب سے سرکہ بنانا جائز نہیں ہے، ہاں اگر خود بخود بن جائے تو بالاتفاق جائز ہے، لیکن امام ابوحنیفہ، لیث اور اوزاعی کے نزدیک شراب سے سرکہ بنانا جائز ہے اور اس کے لیے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جس کا معنی دو احتمال رکھتا ہے، مثلاً ''خیر خلکم خل خمرکم ''تمہارا بہترین سرکہ، تمہارے شراب کا سرکہ ہے، اس کا صحیح معنی تو یہ ہے، جب وہ خود بخود سرکہ بن جائے، تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ (حالانکہ اس حدیث کو ابن جوزی اور صنعانی نے موضوع قرار دیا ہے)

۳...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

باب ۳: شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔

[5141] ۱۲۔(۱۹۸٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ

[5140] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: ما جاء فی الخمر تخلل برقم (۳٦۷۵) والترمذی فی (جامعه) فی البیوع باب: النهی ان یتخذ الخمر خلا برقم (۱۲۹٤) انظر (التحفة) برقم (۱٦٦۸)
[5141] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی کراهیة التداوی بالمسکر برقم (۲۰٤٦) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۷۱)

عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدِ الْجُعْفِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ))

[5141]۔حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے اس سے منع فرمایا، یا اس کے بنانے کو ناپسند کیا، اس نے کہا، میں تو اسے بس بطور دوا تیار کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''وہ دواء نہیں ہے، وہ تو داء (بیماری) ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، شراب سے سرکہ بنانا درست نہیں ہے اور اس سے علاج معالجہ کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ دوا نہیں ہے، بلکہ داء یعنی بیماری ہے اور اکثر فقہاء کا یہی موقف ہے، امام ابوحنیفہ کی رائے یہی ہے کہ حرام چیزوں سے علاج جائز نہیں ہے اور بقول سعیدی صاحب متقدمین فقہائے احناف نے خمر کے ساتھ علاج کرنے سے منع کیا ہے اور اس کو ناجائز کہا ہے لیکن متاخرین فقہائے احناف نے ضرورت کی بنا پر خمر کے ساتھ علاج کرنے کو جائز کہا ہے، شرح صحیح مسلم، ج ٦، ص ٢٣٥۔ ایک معنی یہ ہے کہ بہترین سرکہ وہ ہے جو شراب سے بنایا جائے دوسرا سرکہ صحیح نہیں۔

٤...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا

باب ٤: تمام نبیذ جو کھجور اور انگور سے تیار کیے جاتے ہیں، ان کو خمر کہا جاتا ہے

[5142] ١٣۔(١٩٨٥)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حدثه

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ))

[5142]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دو درختوں کھجور اور انگور سے شراب بنتی ہے۔''

[5143] ١٤۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ سمعت ابا هريره

[5142] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: الخمر مما هی برقم (٣٦٧٨) والترمذی فی (جامعه) فی الاشربة باب: ما جاء فی الحبوب التی یتخذ منها الخمر برقم (١٨٧٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: قول الله تعالی ﴿ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون مسكرا ورزقا حسنا﴾ ٨/ ٢٩٤۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: ما يكون من الخمر برقم (٣٣٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٤١)

[5143] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥١١٤)

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ))

[5143]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے، کھجور اور انگور۔''

[5144] ۱۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَعُقْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ عن ابى كثير

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ)) وَفِى رِوَايَةِ اَبِى كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ

[5144]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب ان دو درختوں انگور اور کھجور سے بنتی ہے۔'' ابو کریب کی روایت میں الکرمة والنخلة کی بجائے الکرم والنخل ہے۔

۵...... بَاب: كَرَاهَةِ اِنْبِيَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ

باب ۵: تمر اور زبیب (چھوہارہ اور منقہ) کو ملا کر نبیذ بنانا ناپسندیدہ

[5145] ۱۶۔(۱۹۸۶)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِى رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

[5145]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے چھوہاروں اور کشمش اور کچی پکی کھجور اور چھوہاروں کو ملانے سے منع فرمایا۔'' یعنی ان کو ملا کر نبیذ بنانا جائز نہیں ہے۔

فائدہ:...... چونکہ دو چیزیں ملا کر نبیذ بنانے سے اس میں شدت اور نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے آپ نے سد ذریعہ کے طور پر اس سے منع فرمایا، بقول علامہ عینی، ائمہ حجاز، مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک یہ فعل حرام ہے اور بقول علامہ نووی یہ سد ذریعہ کے لیے ہے، اس لیے نہی تنزیہی ہے، جب تک سکر پیدا نہ ہو، حرام نہیں ہے، شافعی اور جمہور علماء کا قول یہی ہے، بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے، علامہ تقی نے کراہت تنزیہ کے قول کو ترجیح دی ہے، (تکملہ ج ۳ ص ۶۱۹)۔

[5146] ۱۷۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى عَنْ جَابِرٍ

[5144] تقدم تخريجه برقم (٥١١٤)

[5145] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٤٠٣)

[5146] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى خليط البسر والتمر برقم (١٨٧٦) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: خليط البسر والتمر ٨/ ٢٩٠۔ وابن ماجه ←

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا

[5146] ۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے تمر اور زبیب ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور تازہ کھجور (رطب) اور بسر کچی پکی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5147] ۱۸۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي عَطَاءٌ

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا ((تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا))

[5147] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبیذ بنانے کے لیے رطب و بسر اور زبیب و تمر کو جمع نہ کرو۔''

مفردات الحديث ❶ رُطَب: تازہ کھجور۔ ❷ بُسر: کچی پکی۔ رُطب دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ :...... نبیذ یہ ہے کہ پانی میں ان اشیاء کو بھگو دیا جاتا ہے، کچھ وقت گزرنے کے بعد ان کی مٹھاس پانی کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور یہ نشہ آور ہونے سے پہلے پہلے پیا جا سکتا ہے، الگ الگ بھگونے سے جلد نشہ نہیں پیدا ہوتا، اگر دو چیزوں کو ملا دیا جائے تو جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

[5148] ۱۹۔(. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا

← في (سننه) في الاشربة باب: النهي عن الخليطين برقم (۳۳۹۵) انظر (التحفة) برقم (۲٤۷۸)
[5147] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: من راى ان لا يخلط البسر والتمر اذا كان مسكرا وان لا يجعل ادامين في ادام برقم (۵٦۰۱) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: خليط البسر والرطب ۸/ ۲۹۰۔ انظر (التحفة) برقم (۲٤۵۱)
[5148] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: خليط البسر والزبيب ۸/ ۲۹۱۔ وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: النهي عن الخليطين برقم (۳۳۹۵) انظر (التحفة) برقم (۲۹۱٦)

[5148]۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیب وتمر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اور بسر ورطب کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا۔

[5149] ۲۰۔(۱۹۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نضرة عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا

[5149]۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمر اور زبیب دونوں کو ملانے سے، تمر اور بسر دونوں کو ملانے سے نبیذ کی خاطر منع فرمایا۔

[5150] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ

[5150]۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع فرمایا کہ ہم (نبیذ بنانے کے لیے) زبیب اور تمر کو ملائیں، بسر اور تمر کو ملائیں۔

[5151] (. . .)وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5151]۔امام صاحب ایک اور استاد سے ابومسلمہ کی سند ہی سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5152] ۲۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا))

[5149] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى خليط البسر والتمر برقم (۱۸۷۷) انظر (التحفة) برقم (٤٣٥)

[5150] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٠)

[5151] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٠)

[5152] اخرجه النسائى فى (سننه) فى الاشربة باب: الترخص فى انتباذ وحده برقم (٥٥٨٥) وفى باب: الرخصة فى انتباذ البسر وحده برقم (٥٥٨٧) انظر (التحفة) برقم (٤٢٥٤)

[5152] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو نبیذ پینا چاہے، وہ اکیلا منقہ سے پیے، صرف کھجوروں سے پیے، اکیلی بسر سے پیے۔''

[5153] ٢٣۔(. . .) وحَدَّثَنِيهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْـنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

[5153] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم بسر کو تمر سے ملائیں، یا زبیب کو تمر سے ملائیں، یا زبیب کو بسر سے ملائیں اور آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو اس کو پینا چاہتا ہو۔'' وکیع کی طرح روایت بیان کی۔

[5154] ٢٤۔(١٩٨٨) حَـدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عن اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ))

[5154] ۔عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زھو اور رطب دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، زبیب اور تمر دونوں کو ملا کر نبیذ نہ تیار کرو، ہر ایک کو الگ الگ کر کے نبیذ بناؤ۔''

مفردات الحدیث

❀ زهو: سرخی یا زردی مائل کچی پکی کھجور، (گدری کھجور)

[5155] (. . .) وحَـدَّثَـنَـا اَبُـوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5155] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یحییٰ بن ابی کثیر ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5153] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١٢٣)

[5154] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: من راى ان لا يخلط البسر والتمر اذا كان مسكرا وان لا يجعل ادامين في ادام برقم (٥٦٠٢) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في الخليطين برقم (٣٧٠٤) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: خليط الرطب والزبيب ٨/ ٢٩١۔ وفي انتباذ البسر وحده وشربه قبل تغيره في فضيخه ٨/ ٢٩٢ وفي باب: الرخصة في الانتباذ في الاسقية التي يلاث على افواهها ٨/ ٢٩٢ و ٢٩٣۔ وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: النهي عن الخليطين برقم (٣٣٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٢١٠٧)

[5155] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١٢٥)

[5156] ۲۵-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى

عَنْ اَبِی قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ)) وَزَعَمَ يَحْيٰى اَنَّهٗ لَقِیَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِی قَتَادَةَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا

[5156] ۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زھو اور رطب دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، رطب اور تمر دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، لیکن ہر ایک کو الگ الگ کر کے نبیذ بناؤ۔'' یحییٰ کا دعویٰ ہے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ کو ملا تو اس نے اسے اپنے باپ سے یہی روایت سنائی۔''

[5157] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيٰى بْنُ اَبِی كَثِيرٍ بِهٰذَيْنِ الْاِسْنَادَيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ((الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ))

[5157] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یحییٰ بن ابی کثیر کی دونوں سندوں سے ان الفاظ میں روایت بیان کرتے ہیں، ''رطب اور زھو، تمر اور زبیب۔''

[5158] ۲-(. . .)و حَدَّثَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِی كَثِيرٍ

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ ((انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ))

[5158] ۔عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) تمر اور بسر کے ملانے سے، زبیب اور تمر کے ملانے سے، زھو اور رطب ملانے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا: ''ہر ایک سے الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

[5156] تقدم تخريجه برقم (٥١٢٥)

[5157] تقدم تخريجه برقم (٥١٢٥)

[5158] تقدم تخريجه برقم (٥١٢٥)

[5159] (. . .) وحَدَّثَنِی اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيث

[5159]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5160] ۲۶م۔(۱۹۸۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی كَثِيرٍ عَنْ اَبِيهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ ((يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَتِهِ))

[5160]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زبیب اور تمر، بسر اور تمر (کے ملانے) سے منع فرمایا اور فرمایا: ''ان ہر دو سے الگ الگ نبیذ بنایا جائے۔''

[5161] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ وَهُوَ اَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِیُّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5161]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5162] ۲۷۔(۱۹۹۰) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جبير

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَاَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ اِلٰی اَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ

[5162]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) تمر اور زبیب دونوں کو ملانے سے، بسر اور تمر دونوں کے ملانے سے منع فرمایا، اہل جرش کو لکھا کہ وہ تمر اور زبیب کو نہ ملائیں۔

[5159] تقدم تخريجه برقم (٥١٢٥)

[5160] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: النهی عن الخليطين برقم (٣٣٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٤٢)

[5161] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥١٣١)

[5162] اخرجه النسائی فی (المجتبی) باب: خليط البسر والتمر ٨/ ٢٩٠ و ٢٩١۔ انظر (التحفة) برقم (٥٤٧٨)

[5163] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

[5163] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن وہ صرف تمر وزبیب کا ذکر کرتے ہیں، بسر اور تمر کا تذکرہ نہیں کرتے۔

[5164] ۲۸۔(۱۹۹۱)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا

[5164] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے، ان سے منع کیا گیا ہے، کہ بسر اور رطب دونوں کو ملا کر، تمر اور زبیب دونوں کو ملا کر نبیذ تیار کیا جائے۔

[5165] ۲۹۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا

[5165] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بسر اور تمر دونوں کے نبیذ سے، تمر اور زبیب دونوں کے نبیذ سے منع کیا گیا ہے۔

٦...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ

باب ٦: تارکول ملے برتن، سبز مٹکے، تونبہ (کھوکھلا کدو) اور کھودے تنے میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا، پھر اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور اب ان میں نبیذ بنانا حلال ہے، بشرطیکہ نشہ آور نہ ہو

[5166] ۳۰۔(۱۹۹۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ

[5163] تقدم

[5164] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٣)

[5165] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٣)

[5166] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: النهي عن نبيذ الدباء والمزفت ٨/ ٣٠٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٤)

[5166]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبہ اور تارکول ملے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5167] ۳۱۔(. . .)و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ

[5167]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوکھلے کدو اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5168] (۱۹۹۳)قَالَ وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ

[5168]۔زہری ابوسلمہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تونبہ اور لاکھی برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے، ہر قسم کے روغنی برتنوں (مٹکوں) سے بچو یا سبز مٹکوں سے بچو۔

[5169] ۳۲۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ

[5169]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے لاکھ ملے برتن سبز مٹکے اور چٹھو، (اندر سے کھودی لکڑی) سے منع فرمایا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، حنتم کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، سبز مٹکے۔

مفردات الحدیث ❶ مُزَفَّت: جسے تارکول ملا گیا ہو، اس لیے اس کو مقیر بھی کہتے ہیں، زفت اور قار ایک ہی چیز ہے، لاکھ، تارکول، لک۔ ❷ حنتم: جمع حناتم: سبز مٹکے۔ ❸ نقیر: اندر سے کھودا گیا تنا، چٹھو۔

[5167] طريق الزهرى عن انس بن مالك تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠) وطريق الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الدباء والمزفت برقم (٥٦٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥١٥٠)

[5168] طريق الزهرى عن انس بن مالك تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠) وطريق الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الدباء والمزفت برقم (٥٦٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥١٥٠)

[5169] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٤)

[5170] ٣٣-(. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ((أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمُ وَالْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ))

[5170]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا، ''میں تمہیں، تونبہ، سبزہ مٹکے، چٹھو اور لاکھی برتن، منہ کٹے مشکیزہ سے منع کرتا ہوں، لیکن اپنے چمڑے کے مشکیزہ میں پیو اور اس کا منہ باندھ لو۔''

مفردات الحدیث ❊ الحنتم: کا یہاں دوسرا معنی منہ کٹا مشکیزہ بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ: شراب کی حرمت کے ابتدائی دور میں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا تھا، کیونکہ ان میں نبیذ میں اگر سکر پیدا ہو جائے تو اس کا پتہ نہیں چلتا تھا، لیکن اگر مشکیزہ میں نبیذ بنایا جائے اور اس میں سکر پیدا ہو جائے، تو وہ جوش مار کر مشکیزہ کو پھاڑ دیتا ہے اور جب تک سکر (نشہ) پیدا نہ ہو، وہ پھٹتا نہیں ہے۔

[5171] ٣٤-(١٩٩٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5171]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، یہ جریر کے الفاظ ہیں، عبثر اور شعبہ کی حدیث ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے تونبے اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5172] ٣٥-(١٩٩٥) و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

[5170] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعية برقم (٣٦٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٧٠)

[5171] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاشربة باب: ترخيص النبی ﷺ فی الاوعية والظروف بعد النهی برقم (٥٥٩٤) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: النهی عن نبيذ الدباء والمزفت ٨/ ٣٠٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٠٣٢)

[5172] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاشربة باب: ترخيص النبی ﷺ فی الاوعية والظروف بعد النهی برقم (٥٥٩٥) (التحفة) برقم (١٥٩٨٩)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ أَوُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ

[5172]۔ ابراہیم کہتے ہیں، میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المؤمنین (عائشہ) سے سوال کیا تھا، کن چیزوں میں نبیذ بنانا ناپسندیدہ ہے؟ اس نے کہا، ہاں، میں نے کہا، اے ام المؤمنین مجھے بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، انہوں نے جواب دیا، آپ نے ہمیں اہل البیت کو تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، ابراہیم کہتے ہیں، میں نے اسود سے پوچھا، کیا انہوں نے (عائشہ نے) سبز مٹکے اور عام مٹکے کا ذکر نہیں کیا، انہوں نے جواب دیا، میں تمہیں بس وہی سنا رہا ہوں جو میں نے سنا ہے، کا جو میں نے نہیں سنا، وہ بھی سناؤں؟

[5173] ٣٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5173]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تونبے اور سبز مٹکے سے منع فرمایا۔

[5174] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5174]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5175] ٣٧۔(. . .)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ

[5173] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٥)

[5174] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٩٣٦)

[5175] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر النهي عن نبيذ الدباء والنقير والمقير والحنتم ٨/ ٣٠٧۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠٤٦)

[5175]۔ ثمامہ بن حزن رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملا اور ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے بتایا، عبد القیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے ان کو تو نبے مٹکے، چھولا کھی برتن اور سبز مٹکے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5176] ٣٨۔(. . .) و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

[5176]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو نبے، سبز مٹکے، چھو اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5177] (. . .) و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ

[5177]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، مگر اس نے مُزفّت کی جگہ مقیّر کہا ہے، (دونوں کا معنی ایک ہے)

[5178] ٣٩۔(١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ)) وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ

[5178]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''میں تمہیں، تو نبے، سبز مٹکے، چھو اور لاکھی برتن سے روکتا ہوں۔'' حماد کی حدیث میں مقیّر کی جگہ مزفت ہے۔

[5179] ٤٠۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

[5176] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر النهي عن نبيذ الدباء والنقير والمقير والحنتم ٨/ ٣٠٧۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٦٨)

[5177] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٥٤٧)

[5178] تقدم تخريجه في الايمان باب: قول الله تعالى ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (١١٥) وبرقم (١١٦) وبرقم (١١٧)

[5179] اخرجه النسائي في الاشربة باب: خليط البسر والتمر ٨/ ٢٩٠ و ٢٩١۔ انظر (التحفة) برقم (٥٤٧٨) وبرقم (٥٤٧٩)

عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ

[5179] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تونبے، سبز مٹکے، لاکھی برتن اور چھو سے منع فرمایا۔

[5180] ٤١۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ

[5180] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تونبے، سبز مٹکے، لاکھی برتن اور کھوکھلے تنہ سے منع فرمایا اور ڈڈری کو گدری کھجور سے ملانے سے۔ البلح، سبزی مائل کچی کھجور۔

[5181] ٤٢۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيٰى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي عمر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

[5181] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تونبہ، چھو اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5182] ٤٣۔(١٩٩٦)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عن ابى نضرة عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُّنْبَذَ فِيهِ

[5182] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کے روغنی برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[5183] ٤٤۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

[5180] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: خليط البلح والزهور برقم (٥٥٦٣) وبرقم (٥٥٦٤) انظر (التحفة) برقم (٥٤٨٧)

[5181] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٤٩)

[5182] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٢)

[5183] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٣)

عَنْ اَبِی نضرة عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیرِ وَالْمُزَفَّتِ

[5183] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو نبے، سبز مٹکے، چٹھو اور لاکھی برتن سے منع فرمایا۔

[5184] (. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ

[5184] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5185] ٤٥۔(. . .)وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى یَعْنِی ابْنَ سَعِیدٍ عَنْ اَبِی المتوكل

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیرِ

[5185] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سبز مٹکے، تو نبے اور چٹھو میں نبیذ پینے سے منع فرمایا۔

[5186] ٤٦۔(١٩٩٧)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَسُرَیْجُ بْنُ یُونُسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیرِ

[5186] ۔حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے تو نبے، سبز مٹکے، لاکھی برتن اور چٹھو سے منع فرمایا۔

[5187] ٤٧۔(. . .)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ یَعْنِی ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ حكیم

[5184] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٣)
[5185] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی ذكر النهی عن نبیذ الدباء والحنتم والنقیر ٨/٣٠٦ وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: النهی عن نبیذ الاوعیة برقم (٣٤٠٣) انظر (التحفة) برقم (٤٢٥٣)
[5186] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعیة برقم (٣٦٩٠) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: ذكر الدلالة علی النهی للموصوف فی الاوعیة التی تقدم ذكرها كان حتما لازما واعلی تادیب ٨/٣٠٨۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٢٣)
[5187] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعیة برقم (٣٦٩١) انظر (التحفة) برقم (٥٦٤٩)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ

[5187]۔سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مٹکے کے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے مٹکے (گھڑے) کے نبیذ کو حرام قرار دیا، تو میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، کیا آپ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات نہیں سن رہے؟ انہوں نے پوچھا، وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، انہوں نے کہا، وہ سچ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ کو حرام ٹھہرایا ہے، میں نے پوچھا، گھڑے کا نبیذ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا، جو شئی (برتن) مٹی سے بنایا جائے، وہ جَرّ ہے۔

[5188] ٤٨۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5188]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں لوگوں کو خطاب فرمایا تو میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اس سے پہلے کہ میں آپ تک پہنچوں تو میں نے پوچھا آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے بتایا، ''آپ کے تو نبہ اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔''

[5189] ٤٩۔(. . .)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ الْأَيْلِيُّ

[5188] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٩٣)

[5189] طريق قتيبة اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الاوعية برقم (٣٤٠٢) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٩) والباقى تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٨٣) وبرقم (٧٥٧٠) وبرقم (٧٧١١) وبرقم (٧٩٩٩) وبرقم (٨٥٢٧)

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ

[5189] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے نافع کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا امام مالک والی حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن مالک اور اسامہ کے سوا کسی نے بعض غزوات کا تذکرہ نہیں کیا (کہ آپ نے کسی غزوہ میں فرمایا)

[5190] ۵۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ

[5190] ۔ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، لوگوں کا خیال یہی ہے، میں نے پوچھا، کیا اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا، لوگوں کا یہی خیال ہے۔

[5191] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

[5191] ۔طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، کیا نبی اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا، ہاں، پھر طاؤس نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے ان سے خود سنا ہے۔

[5192] ۵۱۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ نَعَمْ

[5192] ۔طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے گھڑے اور تونبے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔

[5190] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٦٤)

[5191] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاشربة باب: ما جاء فی نبیذ الجر برقم (١١٦٧) والنسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: النهی عن نبیذ الجر مفردا ٨/ ٣٠٢ و ٣٠٣۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٩٨)

[5192] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (١٥٦٢)

[5193] ٥٢-(. . .)وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ

[5193] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تو بنے سے منع فرمایا

[5194] ٥٣-(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ عَنْ طَاوُسٍ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ

[5194] ۔طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تو بنے اور لاکھی برتن کے نبیذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا، ہاں۔

[5195] ٥٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ

[5195] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے، تو بنے، لاکھی برتن سے منع فرمایا، میں نے آپ سے کئی بار سنا۔

[5196] (. . .)وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ وَاُرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ

[5196]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے خیال میں نقیر (چٹھو) کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

[5197] ٥٥-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

[5193] تقدم تخريجه برقم (١٥٦٢)

[5194] تقدم تخريجه برقم (١٥٦٢)

[5195] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الادباء والحنتم والمزفت ٨/٣٠٦۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤١٠)

[5196] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (١٥٦٦)

[5197] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٣٤١)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوا فِى الْاَسْقِيَةِ

[5197] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تو نبے، لاکھی، برتن کے نبیذ سے منع کیا اور فرمایا، ''چمڑے کے مشکیزوں میں (منہ بند کر کے) نبیذ بناؤ۔''

[5198] ٥٦۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ

[5198] ۔ جبلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حَنتمه سے منع فرمایا ہے میں نے پوچھا، حنتمة کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، گھڑا۔

[5199] ٥٧۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِى بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِىُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِى بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِىَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِىَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِىَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِى الْاَسْقِيَةِ

[5199] ۔زاذان رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، اپنی لغت میں بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن مشروبات سے منع فرمایا ہے اور ان کی وضاحت ہماری زبان میں کیجئے، کہ آپ کی زبان، ہماری زبان سے الگ ہے تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے حنتم یعنی گھڑے، دباء، یعنی قرعة، تو نبے، مزفت یعنی مقیّر تارکول ملا برتن، نقیر، کھجور کا تنا، جسے چھیل کر اندر سے اچھی طرح کھودا جاتا ہے، سے منع فرمایا اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

مفردات الحدیث ❶ **تُنْسَحُ نَسْحًا:** اچھی طرح اوپر سے چھیلا جاتا ہے اور ❷ **تُنْقَرُ نَقْرًا:** اندر سے اچھی طرح کھودا جاتا ہے۔

[5198] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: النهى عن نبيذ الجر مفردا ٨/ ٣٠٣۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٧٠)

[5199] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى كراهية ان ينبذ فى الدباء والحنتم والنقير برقم (٨٦٨) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: تفسير الاوعية ٨/ ٣٠٨ و ٣٠٩۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧١٦)

[5200] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[5200]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دواور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5201] ۵۸۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سمعت

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ

[5201]۔ سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منبر کے پاس...... اور رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف اشارہ کیا...... سنا، عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے انہوں نے مشروبات کے بارے میں سوال کیا، آپ نے انہیں، تونبے، چٹھو، گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا، میں نے ان سے کہا، اے ابومحمد (سعید کی کنیت ہے) اور لاکھی برتن؟ ہم نے سمجھا وہ اسے بھول گئے ہیں انہوں نے کہا، میں نے اس دن یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

[5202] ۵۹۔(۱۹۹۸) وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ

عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ

[5202]۔ حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے چٹھو، لاکھی برتن اور تونبے سے منع فرمایا ہے۔

[5200] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١٦٨)

[5201] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر النهي عن نبيذ الدباء والحنتم والنقير ٨/ ٣٠٦۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٨٢)

[5202] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: الاذن في الانتباذ التي خصتها بعض الروايات التي اتينا على ذكرها الاذن فيما كان في الاسقية منها ٨/ ٣٠٩۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٦)

[5203] ٦٠۔(. . .) و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ
ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَنْهٰی عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ

[5203]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو گھڑے، تونبے اور لاکھی برتن سے منع فرماتے سنا۔

[5204] (. . .) قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ.
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَمْ یَجِدْ شَیْئًا یُنْتَبَذُ لَهُ فِیْهِ، نُبِذَ لَهُ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

[5204]۔ ابوزبیر کہتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، لاکھی برتن اور چٹھو سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن نہ ملتا، تو آپ کے لیے پتھر کے بڑے پیالے میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

[5205] ٦١۔(. . .) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُنْبَذُ لَهُ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

[5205]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے، پتھر کے ایک بڑے پیالے میں نبیذ تیار کیا جاتا تھا۔

مفردات الحدیث ✻ تور: ہنڈیا جتنا بڑا پیالہ جو پتھر، پیتل وغیرہ سے بنایا جاتا تھا۔

[5206] ٦٢۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ ح و حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُو خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزبیر عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ یُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سِقَآءٍ فَاِذَا لَمْ یَجِدُوا سِقَآءً نُبِذَ لَهُ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِی الزُّبَیْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ

[5203] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٤٤)
[5204] تقدم
[5205] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة باب: النهی عن نبیذ الجر مفردا ٨/ ٣٠٢۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: صفة النبیذ وشربه برقم (٣٤٠٠) انظر (التحفة) برقم (٢٩٩٥)
[5206] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الاوعیة برقم (٣٧٠٢) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٢)

[5206] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا، اگر انہیں مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے بڑے پیالے میں آپ کے لیے نبیذ بنایا جاتا، بعض لوگوں نے، ابوزبیر سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا برام سے؟ انہوں نے کہا، برام سے۔

مفردات الحدیث

☆ برام: بُرْمة کی جمع ہے، پتھر کی ہنڈیا کو کہتے ہیں، مراد تور ہی ہے۔

[5207] ٦٣۔(٩٧٧) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُوبَكْرٍ عَنْ اَبِى سِنَان و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَان عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلَّا فِى سِقَآءٍ فَاشْرَبُوا فِى الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))**

[5207] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے عبداللہ بن بریدہ کی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں، مشکیزہ کے سوا نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب سب برتنوں میں نبیذ بنا کر پیو اور نشہ آور نہ پیو۔''

[5208] ٦٤۔(. . .) و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَاِنَّ الظُّرُوفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))**

[5208] ۔ابن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں (کچھ) برتنوں سے منع کیا تھا اور ظروف یا ظرف (برتن) کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

فائدہ :...... مختلف برتنوں میں حرمت شراب کے ساتھ نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا تھا، کیونکہ ان میں نبیذ جلد نشہ آور حد تک پہنچ سکتا تھا اور شراب کی یاد تازہ کر سکتا تھا، نیز شراب کے عادی ہونے والوں کو اس کے نشہ آور حد تک پہنچنے کا احساس نہیں ہوتا تھا، اس لیے سد ذریعہ کے طور پر ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے روک دیا گیا، لیکن جب شراب کی حرمت کی بنا پر شراب پینے کی عادت چھوٹ گئی اور نشہ آور اشیاء کی حرمت دلوں میں بیٹھ گئی اور اس بات کا خطرہ نہ رہا کہ نبیذ

[5207] راجع: ٢٢٦٠ تقدم تخريجه فى الجنائز باب: استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

[5208] تقدم تخريجه فى الجنائز باب: استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

کے بہانہ شراب پی لی جائے گی، (کیونکہ نبیذ میں سکر کا آغاز ہو چکا ہوگا اور وہ سمجھیں گے نشہ پیدا نہیں ہوا) تو پھر ممنوعہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی گئی، کیونکہ ممانعت کا سبب زائل ہو گیا اور لوگوں کو ان برتنوں کی ضرورت تھی۔

[5209] ٦٥۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ عَنِ بْرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

[5209]۔ ابن بریدہ رحمہ اللہ اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں میں مشروبات پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پیو، لیکن نشہ آور چیز نہ پیو۔''

فائدہ:...... اس روایت میں حرف استثناء چھوٹ گیا ہے، اس لیے مفہوم الٹ ہو گیا ہے، اصل عبارت یہ ہے، كُنْتُ نهيتكم عن الاشربة الأ في ظروف الادم ، یہی روایت سنن ابی داود نمبر ۳۶۹۸ میں اس طرح ہے، نهيتكم عن الاشربة ان تشربوا الافی ظروف الادم۔'' جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہاں الا رہ گیا ہے، معنی ہے میں نے تمہیں چمڑے کے ظروف کے سوا میں مشروب پینے سے روک دیا تھا۔

[5210] ٦٦۔(٢٠٠٠)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عياض عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

[5210]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں میں نبیذ بنانے سے روک دیا، لوگوں نے کہا، ہر انسان کے پاس (چمڑے، مشکیزے) نہیں ہیں، تو آپ نے لاکھی برتن کے سوا، عام برتنوں (گھڑوں) کی انہیں اجازت دے دی۔

فائدہ:...... پہلے آپ نے عام گھڑوں کی اجازت دی تھی، روغنی سے منع فرمایا تھا، بعد میں سب برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی، جیسا کہ حضرت بریدہ کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

[5209] تقدم تخريجه في الجنائز باب: استئذان النبي ﷺ ربه عزوجل في زيارة قبر امه برقم (٢٢٥٧)

[5210] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: ترخيص النبي ﷺ في الاوعية والظروف بعد النهي برقم (٥٥٩٣) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في الاوعية برقم (٣٧٠١) وبرقم (٣٧٠٢) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: الاذن في الجر خاصة ٨/ ٣١٠۔

٧...... بَاب: بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

باب ۷: ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر شراب حرام ہے

[5211] ٦٧-(٢٠٠١)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

[5211]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے شہد سے بنی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ”جو مشروب نشہ آور ہے، وہ حرام ہے۔“

مفردات الحدیث ✻ بِتْع: شہد سے بننے والی شراب اور نبیذ۔

فائدہ:......آپ نے سائل کو انتہائی جامع جواب دیا، تاکہ وہ تمام مشروبات کا حکم جان سکے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ہر نشہ آور چیز بلا تخصیص کم ہو یا زیادہ حرام ہے۔

[5212] ٦٨-(. . .)وحَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِىُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

[5212]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مشروب نشہ آور ہے، تو وہ حرام ہے۔“

[5213] ٦٩-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِىُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ

[5211] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الوضوء باب: لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر برقم (٢٤٢) وفى الاشربة باب: الخمر من العسل برقم (٥٥٨٥) وبرقم (٥٥٨٦) والترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى كل مسكر حرام برقم (١٨٦٣) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: تحريم كل شراب اسكر ٨/ ٢٩٧ و ٢٩٨ وفى باب: كل مسكر حرام برقم (٣٣٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٦٤)

[5212] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥١٧٩)

[5213] تقدم تخريجه برقم (٥١٧٩)

بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

[5213] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے زہری کی مذکورہ بالا سند سے حدیث بیان کرتے ہیں، سفیان اور صالح کی روایت میں شہد کی شراب کے بارے میں سوال کا ذکر نہیں ہے، اس کا ذکر معمر کی روایت میں ہے، صالح کی حدیث ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

[5214] ٧٠-(١٧٣٣)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

[5214] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا، تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہماری سرزمین (یمن) میں جو سے ایک مشروب تیار کیا جاتا ہے، جسے مِزْر کہا جاتا ہے اور ایک مشروب ہے جسے بتع کہتے ہیں، شہد سے تیار کیا جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

مفردات الحديث ✻ مِزْر: یہ شراب مکی یا جو گندم سے تیار کی جاتی ہے۔

[5215] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا وَأُرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلّٰى
رَجَعَ أَبُو مُوسٰى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ))

[5215] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور دونوں کو فرمایا، ''بشارت دینا، آسانی اور سہولت پیدا کرنا اور سکھانا اور نفرت نہ دلانا۔'' میرا خیال ہے، آپ نے یہ

[5214] تقدم تخريجه في الجهاد والسير باب: في الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١)
[5215] تقدم تخريجه في الجهاد والسير باب: في الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١)

بھی فرمایا: ''باہمی اتفاق رکھنا،'' تو جب آپ نے پشت پھیری، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! وہ ایک شراب شہد سے بناتے ہیں، اسے پکایا جاتا ہے، حتیٰ کہ پکانے میں گرہ بندھ جاتی ہے اور مزر ہے جسے جو سے بنایا جاتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نماز سے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔''

فائدہ:...... قرآن مجید سے شراب کی حرمت کی علت، ذکر الٰہی اور نماز سے بندش یا رکاوٹ بیان کی ہے اور ہر نشہ میں یہ چیز موجود ہے، آپ نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

[5216] ٧١۔(. . .) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ ((وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ ((اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ))

[5216]۔ حضرت ابو بردہ اپنے باپ (حضرت ابو موسیٰ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''لوگوں کو دین کی دعوت دو اور بشارت سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو۔'' تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہمیں ان دو مشروبوں کے بارے میں بتائیں، جو ہم یمن میں تیار کرتے تھے، بتع وہ شہد کا نبیذ ہے جو گاڑھا کر لیا جاتا ہے اور مزر ہے جو مکئی اور جو کا نبیذ ہے، حتیٰ کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع مانع کلام سے نوازا گیا تھا، اس لیے آپ نے فرمایا: ''میں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں، جو نماز سے مدہوش کر دے۔''

مفردات الحدیث ❊ **اعطی جوامع الکلم بخاتمه**: انتہائی کم الفاظ جو بہت سارے مفہوم و معنی پر مشتمل ہوں، کوئی چیز اس سے خارج نہ ہو، یعنی جامع اور مانع کلمات سے نوازے گئے۔

[5217] ٧٢۔(٢٠٠٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

[5216] تقدم تخريجه في الجهاد والسير باب: في الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١)

[5217] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: ذكر ما اعد الله عزوجل لشارب المسكر من الذل والهوان واليم العذاب ٨/ ٣٢٧۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٩١)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ))

[5217]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی یمن کے علاقہ جیشان سے آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے ایک مشروب کے بارے میں پوچھا، جسے وہ اپنی سرزمین میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے، جسے مزر کہا جاتا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہے، کہ جو نشہ آور مشروب پیے گا، اسے وہ دوزخیوں کی پیپ یا ان کا پسینہ پلائے گا۔'' انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! طينة الخبال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا کچ لہو اور پیپ۔''

[5218] ۷۳۔(۲۰۰۳)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))

[5218]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو دنیا میں شراب پیتا رہا اور وہ اس پر ہمیشگی کرتا مرا، اس سے توبہ نہ کی، وہ اس کو آخرت میں نہیں پی سکے گا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے، عرف شریعت میں ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور عرف شرعی کے مقابلہ میں لغوی معنی متروک ہوتا ہے، اس لیے جس طرح لغوی خمر (انگوری شراب) کی ہر مقدار ناجائز ہے، قلیل و کثیر کا اعتبار نہیں ہے، اس طرح ہر نشہ آور کی ہر مقدار حرام ہے، قلیل و کثیر کا اعتبار نہیں ہے۔

[5219] ۷۴۔(...)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ كِلَاهُمَا عَنْ

[5218] تقدم تخريجه في الجهاد والسير باب: في الامر بالتيسير وترك التنفير برقم (٤٥٠١) اخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة باب: النهي عن المسكر برقم (٣٦٧٩) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في شارب الخمر برقم (١٨٦١) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الاشربة ٨/ ٢٩٦ و ٨/ ٢٩٧۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٢)

[5219] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٢)

رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

[5219]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

[5220] (...) وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5220]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5221] ۷۵۔(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))

[5221]۔ نافع بیان کرتے ہیں، میرے علم کی حد تک ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور (خمر) حرام ہے۔“

٨...... بَاب: عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

باب ٨: جو انسان شراب پیتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا اس کی سزا یہ ہے کہ وہ قیامت میں اس سے محروم ہوگا

[5222] ۷٦۔(...) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ))

[5222]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں شراب پی، وہ اس سے آخرت میں محروم رہے گا۔“

[5220] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٢)
[5221] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨١٩٣)
[5222] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: قوله تعالى ﴿انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾ برقم (٥٥٧٥) والنسائي في (المجتبى) في الاشربة باب: توبة شارب الخمر ٨/ ٣١٨۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٥٩)

[5223] ٧٧۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ

[5223]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، پھر اس سے توبہ نہ کی، وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا، وہ اسے نہیں پلائی جائے گی۔'' امام مالک سے پوچھا گیا، اس نے، اس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی تھی، انہوں نے کہا، ہاں۔

فائدہ:......شراب پر دوام اور اصرار کبیرہ گناہ ہے، لیکن اگر کوئی اس کو حلال سمجھتا ہے اور شریعت کے قطعی حکم سے انکار کرتا ہے، تو شریعت کے یقینی حکم کا انکار کفر ہے، اس لیے ایسا انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، لیکن اگر وہ اس کی حرمت کا انکار نہیں کرتا، اخلاص نیت سے مسلمان ہوا ہے، تو پھر کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے انسان ایمان سے خارج نہیں ہوتا، اس لیے وہ سزا بھگت کر (اگر کسی دوسری نیکی کے نتیجہ میں معافی نہ ملی) جنت میں چلا جائے گا، لیکن شراب کی خواہش ختم ہو چکی ہوگی، اس کا دل اس کی طرف مائل نہیں ہوگا، اور وہ جنت کی اس نعمت سے محروم رہے گا۔

[5224] ٧٨۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ

[5224]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، وہ اسے آخرت میں نہیں پیے گا، الا یہ کہ توبہ کر لے۔''

[5225] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

[5225]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5223] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥١٩٠)

[5224] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: من شرب الخمر في الدنيا لم يشربها في الآخرة برقم (٣٣٧٣) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥١)

[5225] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٩٤)

٩...... بَاب: اِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِى لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

باب ٩: جو نبیذ (گاڑھا) تیز اور نشہ آور نہ ہو، اس کو پینا جائز ہے۔

[5226] ٧٩۔(٢٠٠٤)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُبَيْدٍ اَبِى عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِى تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِىَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ

[5226]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کے آغاز میں پانی میں کھجوریں ڈالی جاتیں، جب صبح ہوتی، آپ اس کو پی لیتے، دن بھر پیتے، بعد والی رات پیتے، اگلا دن پیتے، اگلی رات پیتے، اس سے اگلا دن عصر تک پیتے، اگر کچھ بچ جاتا، اسے خادم کو پلا دیتے، یا اس کو انڈیل دینے کا حکم دے دیتے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دو، تین دن تک پانی میں بھگوئی ہوئی کھجوروں یا منقہ سے نشہ پیدا نہیں ہوتا، اس لیے جب تک نشہ کا خطرہ نہ ہوتا آپ اسے پیتے رہتے، جب نشہ کا احتمال پیدا ہو جاتا تو ابتدا میں آپ اسے خادم کو پلا دیتے، لیکن اگر نشہ کا کوئی اثر معلوم ہوتا تو گرانے کا حکم دے دیتے۔

[5227] ٨٠۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيٰى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِى سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ صَبَّهٗ

[5227]۔ یحییٰ بہرانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس نبیذ کا ذکر چھیڑا، تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، سوموار کی رات، تو آپ اسے سوموار کی صبح سے منگل کی عصر تک پیتے، اگر اس سے کچھ بچ جاتا، خادم کو پلا دیتے، یا انڈیل دیتے۔

[5226] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاشربة باب: فى صفة النبيذ برقم (٣٧١٣) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: ذكر ما يجوز شربه من الانبذة وما لا يجوز ٨/ ٣٣٣۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: صفة النبيذ وشربه برقم (٣٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (٦٥٤٨)

[5227] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥١٩٣)

[5228] ٨١۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِى بَكْرٍ وَاَبِى كُرَيْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلَى مَسَاۤءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْ يُهَرَاقُ

[5228]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے منقہ پانی میں ڈالا جاتا، تو آپ اسے دن بھر پیتے، اگلا دن پیتے اور تیسرے دن کی شام تک پیتے پھر اس کو پلانے یا بہانے کا حکم دیتے۔

[5229] ٨٢۔(. . .)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِى السِّقَاۤءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مَسَاۤءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ اَهْرَاقَهُ

[5229]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزہ میں منقہ کا نبیذ بھگویا جاتا، تو آپ دن بھر پیتے، اگلا دن پیتے، تیسرے دن پیتے اور جب شام ہو جاتی، خود پیتے، پلاتے، اگر کچھ بچ جاتا تو اسے بہا دیتے۔

[5230] ٨٣۔(. . .)وحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيخَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاۤءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيدٍ عَنْ يَحْيَى اَبِى عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَاَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ اَمُسْلِمُونَ اَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاۤؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِى حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاۤءٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيقَ ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاۤءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاۤءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَمْسٰى فَشَرِبَ وَسَقٰى فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَاُهْرِيقَ

[5230]۔ابو عمر نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کچھ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب کی خرید و فروخت اور اس کی تجارت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے پوچھا، کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا، واقعہ یہ ہے کہ

[5228] تقدم تخريجه برقم (٥١٩٣)
[5229] تقدم تخريجه برقم (٥١٩٣)
[5230] تقدم تخريجه برقم (٥١٩٣)

اس کو بیچنا، اس کو خریدنا اور اس کی تجارت کچھ بھی جائز نہیں ہے، تو انہوں نے ان سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے، پھر واپس آئے اور آپ کے کچھ ساتھی سبز گھڑوں، تو نبے اور چٹھو میں نبیذ بنا چکے تھے تو آپ نے اسے بہانے کا حکم دیا، پھر مشکیزہ لانے کا حکم دیا، اس میں منقہ اور پانی ڈالا گیا، رات بھر اسی طرح رہا، صبح ہوئی، تو آپ نے اس سے وہ دن پیا اور اگلی رات پیا، اگلا دن شام تک پیا اور پلایا، جب صبح ہوگئی تو جو اس میں بچ گیا تھا، اس کو بہانے کا حکم دیا۔

[5231] ٨٤۔(٢٠٠٥)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ

[5231] ۔ ثمامہ یعنی ابن حزن قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملا اور ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلوایا اور فرمایا، اس سے پوچھو، کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بناتی تھی، حبشی رضی اللہ عنہا نے کہا، میں آپ کے لیے رات کو مشکیزہ میں نبیذ بناتی، اس کا منہ باندھ دیتی اور اسے لٹکا دیتی، جب صبح ہوتی تو آپ اس سے پی لیتے۔

[5232] ٨٥۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

[5232] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ایک مشکیزہ میں بناتے، جس کے اوپر والا حصہ کا منہ باندھ دیا جاتا، اس کے نیچے سوراخ تھا، ہم اس میں صبح نبیذ بناتے، تو آپ شام تک پیتے اور رات کو نبیذ بناتے تو صبح تک پیتے۔

فائدہ:...... اگر کھجور یا منقہ کو ہاتھ کے ساتھ اچھی طرح مل کر پانی میں ڈالا جائے، تو جلد نبیذ تیار ہو جاتا ہے اور اس میں جلد نشہ کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے، اگر کھجوروں اور منقہ اسی طرح ڈال دیا جائے، تو پھر جلد سکر پیدا نہیں ہوتا، گرمی اور سردی کے موسم کا بھی فرق ہوتا ہے، گرمیوں میں تیزی اور شدت جلد پیدا ہوتی ہے اور سردیوں میں تاخیر سے، اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق سردی سے ہوگا اور حضرت عائشہ کی حدیث موسم گرما کے بارے میں ہوگی۔

[5231] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠٤٧)

[5232] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في صفة النبيذ برقم (٣٧١١) والترمذی ←

[5233] ٨٦۔(٢٠٠٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُو اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَاَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ

[5233]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو بلایا، (آپ کے کچھ ساتھی بھی ساتھ تھے) اس دن ان کی خدمت، ابو اسید رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ہی کی جو دلہن تھی، حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تم جانتے ہو، اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا؟ اس نے رات کو ایک پتھر کے بڑے پیالے میں کچھ کھجوریں پانی میں ڈال دیں، جب آپ نے کھانا کھالیا تو آپ کو یہ نبیذ پلا دیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دلہن کا خاوند کے گھر آنے والے مہمانوں کے لیے کھانا وغیرہ تیار کرنا اور اس سلسلہ کے دوسرے کام کاج کرنا معیوب نہیں ہے، وہ شادی کے مہمانوں کی خود اس قسم کی خدمت کر سکتی ہے، جو پردہ میں خلل انداز نہ ہو۔

[5234] (...)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ اَتَى اَبُو اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ

[5234]۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دعوت دی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، لیکن اس میں یہ نہیں ہے، جب آپ نے کھانا کھالیا، تو آپ کو نبیذ پلایا۔

[5235] ٨٧۔(...)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا

← في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في الانتباذ في السقاء برقم (١٨٧١) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٣٦)

[5233] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: اذا حلف لا يشرب نبيذا فشرب طلاء او سكرا او عصيرا لم يحنث في قول بعض الناس وليس هذه بانبذة عنده برقم (٦٦٨٥) وفي النكاح باب: حق اجابة الوليمة والدعوة برقم (٥١٧٦) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الوليمة برقم (١٩١٢) انظر (التحفة) برقم (٤٧٠٩)

[5234] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: النقيع والشراب الذي لا يسكر في العرس برقم (٥١٨٣) وفي الاشربة باب: الانتباذ في الاوعية والتور برقم (٥٥٩١) انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٩)

[5235] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: قيام المراة على الرجال في العرس وخدمتهم بالنفس برقم (٥١٨٢) انظر (التحفة) برقم (٤٧٥٢)

مُحَمَّدٌ يَعْنِي اَبَاغَسَّانَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ

[5235]۔امام صاحب ایک اور استاد سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں تَور کے بعد مِن حجارة ہے اور جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے، اس نے کھجوروں کو ملایا اور آپ کو خصوصی طور پر پلایا۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مہمانوں میں کوئی ممتاز شخصیت ہو جس کے علم، تقویٰ، نیکی اور شرف و منزلت کے سب معترف ہوں اور اس کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہوں، اس کی خصوصی آؤ بھگت سے انہیں شکوہ وشکایت پیدا نہ ہو، وہ اس کو برا محسوس نہ کریں، تو پھر اس کو خصوصی کھانے یا مشروب پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5236] ٨٨۔(٢٠٠٧)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ اَخْبَرَنَا وقَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ اَبُو غَسَّانَ اَخْبَرَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي اُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَآءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا اَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَكِ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((اسْقِنَا لِسَهْلٍ)) قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ ((اَسْقِنَا يَا سَهْلُ))

[5236]۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا، (کہ آپ اس سے شادی کر لیں) تو آپ نے ابو اسید کو حکم دیا اس کو پیغام بھیجیں تو انہوں نے اسے پیغام بھیجا، وہ آ گئی اور بنو ساعدہ کی گڑھی میں ٹھہری، رسول اللہ ﷺ نکل کر اس کے پاس پہنچ گئے تو وہ ایک عورت تھی جو سر جھکائے

[5236] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: الشرب من قدح النبي ﷺ وآنيته برقم (٥٦٣٧) انظر (التحفة) برقم (٤٧٥١)

ہوئے بیٹھی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کا آغاز فرمایا، وہ کہنے لگی، میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں، آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے اپنے سے پناہ دی۔'' لوگوں نے پوچھا، تجھے معلوم ہے یہ کون ہیں؟ اس نے کہا، نہیں، لوگوں نے بتایا، یہ اللہ کے رسول ہیں، تجھے منگنی کا پیغام دینا چاہتے ہیں، اس نے کہا، میں یہ مقام حاصل کرنے میں انتہائی بدبخت رہی۔ حضرت سہل کہتے ہیں، اس دن رسول اللہ ﷺ آ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنو ساعدہ کے سقیفہ (چھپر) میں بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے سہل سے فرمایا: ''ہمیں پانی پلاؤ۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں نے ان کے لیے یہ پیالا نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا، ابوحازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت سہل رضی اللہ عنہ وہ پیالا ہمارے پاس لائے اور ہم نے اس میں پانی پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا، یہ پیالہ مجھے ہبہ کر دو تو انہوں نے اسے انہیں ہبہ کر دیا۔ ابوبکر بن اسحاق کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''ہمیں پلایئے، اے سہل!''

فائدہ: ...... یہ عورت امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھی، جو انتہائی خوبرو تھی اور اپنے چچا زاد خاوند کی موت دیکھ چکی تھی، اس کے باپ نعمان بن شراحیل نے خود پیش کش کی تھی کہ آپ میری بیٹی سے جو "اجمل ایم فی العرب" عرب کی سب سے زیادہ خوبصورت بیوہ ہے، شادی کر لیں، کیونکہ وہ خود بھی اس کی خواہشمند ہے، آپ نے اس کی پیش کش قبول کر لی اور اس کہنے پر حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کو اس کے لانے کا انتظام کرنے کا حکم دیا، وہ خود ہی اس کے لیے تیار ہو گئے اور اسے لے آئے، چونکہ وہ انتہائی خوبصورت تھی، اس لیے ناز و نخرے کی بنا پر اس کا دماغ بہت اونچا تھا۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق جب آپ نے اسے اپنے پاس آنے کے لیے کہا تو اس نے اپنی بددماغی سے کہا، کیا کبھی رانی بھی عام آدمی کے پاس آئی ہے تو آپ نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اس کو تسلی و تشفی دینے کے لیے، اس پر شفقت کا ہاتھ رکھنا چاہا تو اس نے یہ کلمات کہہ ڈالے اور اس حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں، وہ آپ کو منگنی کا پیغام دینے آئے تھے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کا باپ آپ سے شادی کر چکا تھا، وہی اسے بتانا چاہتے تھے، کیونکہ دوسری روایات سے ثابت ہوتا ہے، آپ اس کے باپ کے کہنے پر اس سے شادی کر چکے تھے، اس لیے آپ نے اس سے خلوت کی اور اس پر شفقت کا ہاتھ رکھنا چاہا، لیکن جب اس نے آپ سے اللہ کی پناہ چاہی تو آپ نے اسے طلاق دے دی اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ کو فرمایا، اسے رازقی کپڑوں کو جوڑا دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی استعمال شدہ اشیاء سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے، جس چیز کو آپ نے چھوا ہو، جس کپڑے کو آپ نے پہنا ہو، جس برتن سے آپ نے پانی پیا ہو، اس پر اجماع ہے، لیکن اس پر دوسرے حقیقی یا فرضی اولیاء اور صلحاء کو قیاس کرنا درست نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو صحابہ کرام کم از کم شیخین کی متروکہ اشیاء سے تبرک حاصل کرتے یا تابعین صحابہ کرام کے آثار سے تبرک حاصل کرتے، اس قیاس نے شرک و بدعت کا دروازہ کھولا ہے اور لوگ اولیاء کے مزارات پر طرح طرح کے شرکیہ اور بدعی کام کرتے نظر آتے ہیں۔

[5237] ٨٩-(٢٠٠٨) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ بِقَدَحِی هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ

[5237]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے مشروبات، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔

١٠...... بَاب: جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب ١٠: دودھ پینا جائز ہے

[5238] ٩٠-(٢٠٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی

عَنْ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ اَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ [انظر:٧٥٢١]

[5238]۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کے لیے نکلے، ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگ چکی تھی تو میں نے آپ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ نے اس سے اتنا پیا کہ میں مطمئن ہو گیا۔

مفردات الحدیث ☼ کثبة: تھوڑی سی چیز کو کہتے ہیں۔

فائدہ :...... عربوں کا یہ دستور تھا کہ اگر کسی مسافر کو دودھ کی ضرورت ہوتی تو چرواہا اس کو دے سکتا تھا اور اس حدیث سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آپ سے محبت و عقیدت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے کہ وہ آپ کی پیاس سے بے قرار اور پریشان تھے، جب انہوں نے آپ کو دودھ پیش کیا اور آپ نے پی کر اپنی پیاس بجھائی تو ان کی بے قراری کو قرار آ گیا اور وہ راضی خوش ہو گئے۔

[5237] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٣٠)

[5238] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٦١٥) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب المهاجرين وفضلهم برقم (٣٦٥٢) وفيمناقب الانصار باب: هجرة النبی ﷺ برقم (٣٩٠٨) وبرقم (٣٩١٧) وفی اللقطة باب: من عرف اللقطة ولم يدفعها الى السلطان برقم (٢٤٣٩) وفی الاشربة باب: الباذق ومن نهى عن كل مسكر من الاشربة برقم (٥٦٠٧) ومسلم فی (صحيحه) فی الزهد والرقاق باب: فی حديث الهجرة ويقال له حديث الرحل برقم (٧٤٣٨) انظر (التحفة) برقم (٦٥٨٧)

[5239] ٩١-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيَّ

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَاَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ اَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ

[5239]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا تعاقب کیا، آپ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کی گھوڑی زمین میں دھنس گئی، اس نے درخواست کی، آپ میرے حق میں دعا فرمائیں میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا تو آپ نے اس کے حق میں اللہ سے دعا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تو ان کا گزر بکریوں کے چرواہے سے ہوا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا، میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے پیا کہ میں آپ کے پینے سے مطمئن ہو گیا۔

مفردات الحدیث ✻ **ساخت فرسه:** اس کی گھوڑی کی ٹانگیں سخت زمین میں دھنس گئیں۔

فائدہ: ...... یہ سفر ہجرت کا واقعہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے اللہ اپنے بندوں کی دشمنوں سے کس طرح حفاظت فرماتا ہے اور ان سے کسی قسم کے حیرت انگیز امور کا صدور ہوتا ہے، لیکن اس سے یہ استدلال کرنا کہ اب بھی مصیبت و تکلیف کے وقت ان سے دعا اور امداد کی درخواست کی جا سکتی ہے، غلط بات ہے، کیونکہ اس وقت آپ اس کے سامنے موجود تھے اور وہ آپ کو دیکھ رہا تھا اور اب یہ صورتحال نہیں ہے، ہاں کسی زندہ نیک آدمی کے پاس جا کر اس سے دعا کی درخواست کی جا سکتی ہے، نیز اگر زمین آپ کے تابع فرمان تھی تو پھر اللہ سے دعا کرنے کی ضرورت کیا تھی، آپ براہ راست زمین کو حکم صادر فرماتے۔

[5240] ٩٢-(١٦٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو صَفْوَانَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ

[5239] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٠٦)

[5240] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب: ﴿اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام﴾ برقم (٤٧٠٩) وفى الاشربة باب: شرب اللبن برقم (٥٦٠٣) والنسائى فى (المجتبى) فى الاشربة باب: منزلة الخمر ٨/ ٣١٢- انظر (التحفة) برقم (١٣٣٢٣)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ بِاِیلِیَاءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَام الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ [راجع:٤٢٤]

[5240] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسراء کی رات ایلیاء (بیت المقدس) میں آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے، آپ نے ان پر نظر دوڑائی اور دودھ کا پیالہ پکڑ لیا تو آپ سے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا، شکر کا سزاوار اللہ ہے، جس نے آپ کی رہنمائی فطرت کی طرف کی، اگر آپ شراب پکڑتے تو آپ کی امت بھٹک جاتی۔

[5241] (. . .)وحَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهُ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُولُ اُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ یَذْكُرْ بِاِیلِیَاءَ

[5241]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ایلیاء کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:......دودھ اور شراب بطور امتحان آپ کو پیش کیے گئے اور آپ اللہ کی توفیق سے اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور آپ نے شراب پر دودھ کو ترجیح دی، جس پر انسان اپنی زندگی کا آغاز کرتا ہے اور اگر آپ امتحان میں ناکام ہوتے تو شراب جو انسان کو ذکر الٰہی سے روکتی ہے، نماز سے غافل کرتی ہے اور انسانوں میں باہمی عداوت و بغض کو جنم دیتی ہے، پی لیتے تو آپ کی امت بھی اس کی رسیا ہوتی اور راہ راست سے بھٹک جاتی ہے۔"

١١...... بَاب:فِی شُرْبِ النَّبِیذِ وَتَخْمِیرِ الْاِنَاءِ

باب ١١: نبیذ پینا اور برتن کو ڈھانپنا

[5242] ٩٣-(٢٠١٠)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِی عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ عَنْ اَبِی حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِیعِ لَیْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ ((اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَیْهِ عُودًا)) قَالَ اَبُو حُمَیْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِیَةِ اَنْ تُوكَا لَیْلًا وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَیْلًا

[5241] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٦٥)
[5242] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٨٩٠)

[5242] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نقیع نامی جگہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا، جسے ڈھانپا نہیں گیا تو آپ نے فرمایا، ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں ہے؟ خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔'' ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رات ہی کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا حکم دیا گیا اور دروازوں کو رات کو بند کرنے کا حکم دیا گیا۔

مفردات الحدیث ❊ مُخَمَّر: ڈھانپا گیا، شراب کو اس لیے خمر کہتے ہیں کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور عورت کے دوپٹہ کو خمار کہتے ہیں کہ وہ اس کے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر گھر سے باہر کوئی کھانے پینے کی چیز لے جائی ہو تو اسے کسی چیز سے ڈھانپ لینا چاہیے، اگر اس کو مکمل طور ڈھانپا نہ جا سکے تو اس پر کوئی لکڑی وغیرہ ہی رکھ لینی چاہیے، جو درحقیقت اس بات کی یاد دہانی کرائے گی کہ ڈھانپتے وقت بسم اللہ پڑھ لو تاکہ یہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہے۔

[5243] (. . .) وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُول

أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ

[5243]۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا پیالہ لائے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے لیکن زکریا کی حدیث میں رات کے بارے میں حضرت ابوحمید کا قول بیان نہیں کیا گیا۔

[5244] ٩٤۔(٢٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ))

[5244]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے پانی مانگا، ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' وہ آدمی دوڑتا ہوا گیا اور ایک نبیذ کا پیالہ لے آیا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔'' پھر آپ نے پی لیا۔

[5243] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٨٩٠)

[5244] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: شرب اللبن برقم (٥٦٠٦) وابو←

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر برتن میں کسی چیز کے گرنے کا احتمال نہ ہو تو اس کو اگر ڈھانپا نہ گیا ہو تو اس سے کھانے یا پینے کی چیز استعمال کی جا سکتی ہے، لیکن یہ آداب اسلامی کے منافی ہے کہ اس کو ڈھانپا نہ جائے۔

[5245] ۹۵-(. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ وَاَبِی صَالِحٍ

عَـنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ اَبُوحُمَیْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَّبَنٍ مِنَ النَّقِیعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَیْهِ عُودًا))

[5245]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوحمید نامی آدمی نقیع جگہ سے دودھ کا پیالہ لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ اس پر چوڑائی میں لکڑی رکھ دیتے۔''

۱۲...... بَاب: اسْتِحْبَابِ تَخْبِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب ۱۲: برتن کو ڈھانپنے، مشکیزہ کا منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے اور ان پر اللہ کا نام لینے کا حکم اور رات کو چراغ اور آگ بجھانے کا حکم اور مغرب کے بعد بچوں اور مویشیوں کو روکنے کا حکم

[5246] ۹۶-(۲۰۱۲)حَـدَّثَـنَـا قُتَیْبَةُ بْـنُ سَـعِیدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ

عَـنْ جَـابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((غَـطُّـوا الْاِنَـاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْـفِـئُـوا السِّـرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَـدُكُـمْ اِلَّا اَنْ یَّـعْـرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُودًا وَیَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ وَلَمْ یَذْكُرْ قُتَیْبَةُ فِیْ حَدِیثِهٖ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ))

← داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی ایکاء الآنیة برقم (۳۷۳٤) انظر (التحفة) برقم (۲۲۳۳)

[5245] اخـرجـه البـخـاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: شرب اللبن برقم (۵۶۰۵) انظر (التحفة) برقم (۲۲۳٤)

[5246] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: تخمیر الاناء برقم (۳٤۱۰)

[5246] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برتن کو ڈھانپ دو، مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور دروازہ بند کر دو، چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان بندھا مشکیزہ نہیں کھول سکتا، بند دروازہ کھول نہیں سکتا اور ڈھانپا برتن ننگا نہیں کر سکتا، اگر تم میں سے کسی کو لکڑی رکھنے سے سوا برتن کے لیے کوئی چیز نہ ملے اور اللہ کا نام لے تو ایسا کر لے، کیونکہ چوہیا گھر والوں کے لیے ان پر ان کا گھر جلا دیتی ہے۔'' قتیبہ نے اپنی حدیث میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

[5247] (. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ

[5247] ۔امام صاحب یہی روایت امام مالک کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، اکفؤ و الاناء او خمّروا الاناء، ''برتن الٹ دو یا ڈھانپ دو'' اور اس میں برتن پر لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

نوٹ:...... تعریض کی جگہ عرض کا لفظ درست ہے۔

[5248] (. . .) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ))

[5248] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ بند کرو۔'' لیث کی پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کی، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: "خمّروا الآنية" اور فرمایا: "تُضرَم على اهل البيت ثيابهم" گھر والوں کے لیے کپڑے جلا دیئے جاتے ہیں۔

[5249] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ ((وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ))

[5249] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں آپ نے فرمایا: "الفُوَيسقِهُ تُضْرِمُ البيتَ على اهله" ''چوہیا گھر والوں پر گھر جلا دیتی ہے۔''

[5247] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی ایكاء الآنية برقم (٢٧٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی تخمير الاناء واطفاء السراج والنار عند المنام برقم (١٨١٢) انظر (التحفة) برقم (٢٩٣٤)

[5248] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٠)

[5249] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧٥٦)

فائدہ :...... اس حدیث میں آپ نے مختلف اشیاء کے بارے میں ایسی ہدایات دی ہیں کہ اگر انسان ان کی پابندی کرے تو بہت سے دینی اور دنیوی مفاسد سے محفوظ رہتا ہے، لیکن بخاری شریف میں ہر فعل کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کا ذکر ہے کہ چراغ بسم اللہ پڑھ کر بجھاؤ، دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو، برتن بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپو، مشکیزے کا بسم اللہ پڑھ کر منہ باندھو۔'' گویا دینی اور دنیوی مفاسد اور خرابیوں سے بچنے کے لیے اللہ کے نام کی پناہ لی گئی ہے، جو انسان ان کی پابندی نہیں کرتا، وہ دنیوی طور پر بھی نقصان اٹھاتا ہے، مثلاً کھلے دروازے سے کوئی ناپسندیدہ آدمی یا جانور داخل ہو کر نقصان پہنچا سکتا ہے، کھلے برتن پر کوئی گندگی یا نجاست گر سکتی ہے، کوئی نقصان دہ کیڑا، سانپ، بچھو، چھپکلی وغیرہ گر سکتی ہے، جلتا چراغ گر کر گھر کو جلا سکتا ہے، جیسا کہ بعض دفعہ سوئی گیس کھلا چھوڑا گیا، رات کو وہ کس وقت آنا بند ہوا، پھر دوبارہ آ گیا تو کمرے میں سونے والے، اس کی بدبو پھیلنے سے مر گئے، اس طرح رات بھر بجلی کا بلاوجہ جلنا اسراف وتبذیر کا باعث بنتا ہے۔

[5250] ٩٧-(. . .)وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيْحَكُمْ))

[5250]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کی تاریکی کا آغاز ہو یعنی سورج ڈوبنے لگے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس روک لو، باہر نہ نکلنے دو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں تو جب رات کا کچھ وقت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، دروازے بسم اللہ پڑھ کر بند کر لو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے مشکیزہ کا منہ باندھ لو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے برتن ڈھانپ لو، خواہ ان پر کوئی چیز ہی رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔'' جُنح الليل ، رات کا آغاز۔

[5250] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة ابليس وجنوده برقم (٣٢٨٠) وفي باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال برقم (٣٣٠٤) وفي باب: تغطية الاناء برقم (٥٦٢٣) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: ايكاء الآنية برقم (٣٧٢١) انظر (التحفة) برقم (٢٤٤٦) وبرقم (٢٥٥٦)

فائدہ:...... جب سورج غروب ہونے لگتا ہے اور سورج پرست اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں تو اس وقت شیطان بھی پھیلتے ہیں، اس لیے اس وقت مویشیوں کو جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے اور بچوں کو آزاد نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ شیطان ان پر اپنے نقصان دہ اثرات ڈالتے ہیں اور سالانہ وباء بھی ان پر اترتی ہے، اگر ان ہدایات پر عمل کیا جائے تو یہ اشیاء شیطانی اثرات اور سالانہ وباء کے انزال سے محفوظ رہتے ہیں۔

[5251] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَحْوًا مِمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[5251]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بسم اللہ کے ذکر کے بغیر مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5252] (. . .) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ

[5252]۔ امام دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5253] ۹۸-(۲۰۱۳) و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ))

[5253]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج غروب ہونے لگے تو اپنے مویشیوں اور بچوں کو نہ چھوڑو، یہاں تک کہ شام کی تاریکی زائل ہو جائے، کیونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے، شیطان پھیلتے ہیں، یہاں تک کہ شام کے بعد کی تاریکی ختم ہو جائے۔''

مفردات الحدیث

❶ **مواشیکم**: مَاشية کی جمع ہے، پھیلنے والے حیوانات۔ ❷ **فحمة العشاء**: مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان پھیلنے والی تاریکی۔

[5251] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢١٧)

[5252] تقدم تخريجه برقم (٥٢١٧)

[5253] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في كراهية السير في اول الليل برقم (٢٦٠٤) انظر (التحفة) برقم (٢٧٢٣)

[5254] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ

[5254]۔امام صاحب ایک اور استاد سے زہیر کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

[5255] ۹۹۔(۲۱۰۴) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ)) لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ

[5255]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”برتن ڈھانپ دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ہے، اس میں عام بیماری اترتی ہے، وہ جس ایسے برتن سے گزرتی ہے، جس پر ڈھکنا نہیں ہوتا، یا ایسے مشکیزے سے جس کا منہ بندھا نہیں ہوتا تو اس وبا سے کچھ حصہ ان میں اترتا ہے۔“

[5256] (. . .) وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ

[5256]۔امام صاحب ایک اور استاد سے لیث بن سعد ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، مگر اتنا فرق ہے، آپ نے فرمایا: ”سال میں ایک دن ہے جس میں وباء اترتی ہے اور حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے، لیث نے کہا، عجمی لوگ اس کا اندیشہ کانون الاوّل دسمبر میں رکھتے ہیں۔“

[5254] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۵٤)
[5255] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵۷۳)
[5256] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵۷۳)

فائدہ :......سال میں ایک دن اور رات ہے، جس میں وباء عام بیماری کا نزول ہوتا ہے، لیکن اس کی تعیین کی کوئی دلیل نہیں ہے، عجمی لوگ اپنے طور پر یہ محسوس کرتے تھے کہ یہ دن، رات دسمبر میں ہے۔

[5257] ١٠٠ـ(٢٠١٥)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سالم

عَنْ سالم عن ابيه عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ))

[5257] ـ حضرت سالم اپنے باپ (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب سوتے ہو تو اپنے گھروں میں آگ کو جلتی نہ چھوڑو۔“

[5258] ١٠١ـ(٢٠١٦)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بردة

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى اَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاْنِهِمْ قَالَ ((اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ))

[5258] ـ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں ایک گھر اپنے اہل سمیت جل گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے حال سے آگاہ کیا گیا، آپ نے فرمایا: ”یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے تو جب تم سونے لگے، اس کو بجھا دو۔“

١٣...... بَاب: آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْكَامِهِمَا

باب ١٣: کھانے اور پینے کے آداب اور احکام

[5259] ١٠٢ـ(٢٠١٧)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي حذيفه

عن حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ

[5257] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: لا تترك النار في البيت عند النوم برقم (٦٢٩٣) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في اطفاء النار بالليل برقم (٥٢٤٦) والترمذي فيجامعه في الاطعمةباب:ماجاء في تخمير الاناء واطفاء السراج والنارعندذلك المنام برقم(١٨١٣) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: اطفاء النار عند الميت برقم (٣٧٦٩) انظر (التحفة) برقم (٦٨١٤)

[5258] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: لا تترك النار في البيت عند النوم برقم (٦٢٩٤) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: اطفاء النار عند الميت برقم (٣٧٧٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٨)

[5259] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: التسمية عند الطعام برقم (٣٧٦٦) انظر (التحفة) برقم (٣٣٣٣)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا))

[5259] ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ آغاز فرماتے ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے اور ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر تھے تو ایک بچی آئی ہے گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے ہم اپنے ہاتھ نہ بڑھاتے، تو وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک بدوی آیا، گویا کہ اس کا پیچھا کیا جا رہا ہے، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ”شیطان اس کھانے کو حلال سمجھ لیتا ہے، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور وہ اس بچی کو لایا تا کہ اس کے ذریعہ کھانا حلال بنائے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس اعرابی کو لایا تا کہ اس کے ذریعہ حلال بنا لے، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کا ہاتھ بھی اس بچی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔“

[5260] (. . .) وحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ((كَأَنَّمَا يُطْرَدُ)) وَفِي الْجَارِيَةِ ((كَأَنَّمَا تُطْرَدُ)) وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ

[5260]۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت ملتی، آگے اوپر کی ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ہم معنی روایت ہے اور اس کانّما تدفع کی جگہ بچی کے لیے تطرد ہے اور اعرابی کے لیے یُطْرَدُ ہے اور اس نے اعرابی کی آمد کا تذکرہ پہلے کیا ہے، اور حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے، پھر اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کر دیا، تدفع اور تطرد (دونوں کا معنی بھگانا ہے)

[5260] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٢٧)

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب لوگ دعوت میں شریک ہوں تو اپنے میں سے بڑی شخصیت کے آغاز کرنے کا انتظار کریں، پھر اللہ کا نام لے کر بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں، یہ اس بات کا اقرار اور اعتراف ہے کہ یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل وکرم سے عنایت فرمایا ہے، اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو ہمارے لیے اس کا حصول ممکن نہ تھا اور بسم اللہ ہر کھانے اور پینے والی چیز پر ہر فرد پڑھے گا، جنبی اور حائض بھی پڑھیں گے، اگر حاضرین میں سے بڑا آغاز کرتے وقت بسم اللہ اونچی پڑھے تا کہ دوسرے بھی اس کی اقتدا کریں تو بہتر ہے، اگر کسی وجہ سے آغاز میں بسم اللہ رہ جائے اور بعد میں یاد آ جائے تو بسم اللہ اوّلہ وآخرہٗ، پڑھ لے، جیسا کہ سنن کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اور بقول علامہ نووی اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو بہتر ہے، کیونکہ اللہ کا نام لینے کا ذکر ہے، بسم اللہ کی تعیین نہیں ہے۔

[5261] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْاَعْرَابِيِّ

[5261]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں بچی کی آمد کو اعرابی کی آمد سے پہلے بیان کیا ہے۔

[5262] ۱۰۳۔(۲۰۱۸)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ))

[5262]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ کو یاد کرتا ہے، شیطان کہتا ہے، تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ شام کا کھانا اور جب وہ داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا، شیطان (ساتھیوں کو) کہتا ہے، تمہیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا، شیطان کہتا ہے، قیام گاہ اور کھانا دونوں تمہیں مل گئے۔''

[5261] تقدم تخريجه برقم (٥٢٢٧)

[5262] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: التسمية على الطعام برقم (٣٧٦٥) انظر (التحفة) برقم (٢٧٩٧)

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جب انسان کھاتے پیتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان بھی ساتھ شریک ہو جاتا ہے اور وہ حقیقتاً کھانا کھاتا ہے، جمہور علماء سلف ہوں یا خلف، متکلم ہوں یا فقیہ و محدث، سب کا نظریہ یہی ہے کہ شیطان کھانا کھاتا ہے، اس تاویل کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے کھانے کی برکت ختم ہونا مراد ہے، اسی طرح جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا، گھر میں داخل ہونے کی دعا نہیں پڑھتا تو شیطان اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور بچوں اور بڑوں کو ڈراتا ہے۔

[5263] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سمع

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ))

[5263]۔ یہی روایت مصنف ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں، ''اگر وہ اپنے کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا اور گھر وہ داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا۔''

[5264] ١٠٤۔(٢٠١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزبير

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ))

[5264]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

[5265] ١٠٥۔(٢٠٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جده

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ))

[5263] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٣٠)
[5264] اخرجه ابن ماجه في الاطعمة باب: الاكل باليمين برقم (٣٢٦٨) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٨)
[5265] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: الاكل باليمين برقم (٣٧٧٦) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في النهي عن الاكل والشرب بالشمال برقم (١٧٩٩) انظر (التحفة) برقم (٨٥٧٩)

[5265]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور اپنے بائیں سے پیتا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے لیے دائیں ہاتھ سے کھانا اور دائیں ہاتھ سے پینا لازم ہے اور بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطانی کام ہے، اس لیے جائز نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر معاملہ میں دائیں ہاتھ سے آغاز فرماتے تھے، ہر کام میں تیامن کو پسند فرماتے، جو یمین اور برکت پر دلالت کرتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا، فاسق اور فاجر لوگوں کی عادات وخصائل سے بچنا ضروری ہے۔

[5266] (. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ

[5266]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے زہری ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5267] ١٠٦-(. . .)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ)) مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ((يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)) قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ))

[5267]۔حضرت سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہرگز اس سے پیے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں سے کھاتا اور اس سے پیتا ہے۔'' اور نافع اس میں یہ اضافہ کرتے تھے ''نہ بائیں سے پکڑے اور نہ اس سے دے۔'' ابو طاہر کی روایت میں، لا یاکلن احد منکم کی جگہ لا یاکلنّ احدکم ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی چیز لیتے دیتے وقت بھی بایاں ہاتھ نہیں استعمال کرنا چاہیے اور شیطان کا بھی ہاتھ ہے، اس لیے آپ نے اس کو پکڑ لیا تھا۔

[5266] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٣٣)
[5267] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٧٩٢)

[5268] ۱۰۷۔(۲۰۲۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ

ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا اَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلَى فِيهِ

[5268]۔حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس نے کہا، یہ میرے بس میں نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ''تیرے بس میں نہ رہے۔'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ اس نے محض تکبر کی بنا پر کہا تھا، اس لیے بعد میں اس کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے بُسر بن راعی اشجعی کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھ کر فرمایا، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، لیکن چونکہ آپ نے قرائن سے محسوس کر لیا کہ اس کا یہ کہنا یہ میرے بس میں نہیں یہ محض بہانہ سازی ہے، اس لیے دعا فرمائی کہ تو اس ہاتھ سے کام نہ لے سکے، اس سے معلوم ہوا اگر کوئی خلاف شریعت بات سے ٹوکے اور شریعت کے مطابق کام کرنے کی تلقین کرے تو اس کو تکبر سے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، یا اس ہدایت کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو، اللہ تعالیٰ فوراً مواخذہ کر لے اور اپنی کسی نعمت سے محروم کر دے۔

[5269] ۱۰۸۔(۲۰۲۲)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ

عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي ((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

[5269]۔حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا اور میرا ہاتھ پلیٹ میں گھوم رہا تھا، (میں ہر طرف سے کھا رہا تھا) تو آپ نے مجھے فرمایا: ''اے بچے، اللہ کا نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے پاس سے کھاؤ۔''

[5268] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٥)

[5269] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: التسمية على الطعام والاكل باليمين برقم (٥٣٧٦) وفي باب: الاكل مما يليه برقم (٥٣٧٧) وبرقم (٥٣٧٨) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: الاكل باليمين برقم (٣٢٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٨٨)

[5270] ۱۰۹ - (. . .) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ

[5270] ۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور میں گوشت پلیٹ کے ہر طرف سے لینے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قریب سے کھاؤ، سامنے سے کھاؤ۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے، کیونکہ دوسروں کے سامنے سے کھانا حرص ولالچ کی علامت ہے اور دوسروں کا حق مارنا ہے، ہاں اگر ایک جگہ مختلف کھانے ہوں یا مختلف پھل ہوں تو پھر دوسری جگہ سے کھانا جائز ہے، کیونکہ کسی کو کوئی کھانا پسند ہے اور کسی کو کوئی اور یا ہر قسم سے ہر انسان متمتع ہونا چاہتا ہے۔

[5271] ۱۱۰ - (۲۰۲۳) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

[5271] ۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ موڑنے سے منع فرمایا۔

مفردات الحدیث ✻ **اخْتِنَاثِ**: منہ موڑنا یا اس کا سرا موڑنا۔

[5272] ۱۱۱ - (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عتبة

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا

[5272] ۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مشکوں کا منہ موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔''

[5273] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

[5270] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٣٧)

[5271] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: اختناث الاسقية برقم (٥٦٢٥) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في اختناث الاسقية برقم (٣٧٢٠) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في النهي عن اختناث الاسقية برقم (١٨٩٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٣٨)

[5272] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٣٩)

[5273] تقدم تجريحه برقم (٥٢٣٩)

الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُّقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ

[5273]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے، اختناث کا معنی یہ ہے کہ مشک کا منہ موڑ کر یا سرا موڑ کر اس سے پیا جائے۔

فائدہ ......مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس کے اندر کوئی موذی چیز ہو سکتی ہے، جو پیٹ میں جا کر خرابی کا باعث بن سکتی ہے اور دوسرے دیکھنے والے کے لیے جس نے بعد میں پینا ہے، یہ چیز کراہت اور نفرت کا باعث بن سکتی ہے اور اس طرح اس میں جلد بو پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے۔

۱۴...... بَاب: كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب ۱۴: کھڑے ہو کر پانی پینا ناپسندیدہ ہے

[5274] ۱۱۲۔(۲۰۲٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قتادہ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

[5274]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا۔

[5275] ۱۱۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قتادہ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ

[5275]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا کہ انسان کھڑا ہو کر پانی پیے، قتادہ کہتے ہیں، ہم نے پوچھا تو کھانا، انہوں نے کہا، وہ زیادہ برا یا خبیث ہے۔

[5276] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قتادہ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ

[5276]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے کرتے ہیں، لیکن اس میں قتادہ کا قول بیان نہیں کیا۔

[5277] ۱۱٤۔(۲۰۲۵)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسٰى الاسواری

[5274] تفرد به مسلم انظر (التحفه) برقم (٥٤٣٠)

[5275] اخرجه الترمذی فی جامعه فی الاشربة باب: ماجاء فی النهی عن الشرب قائما برقم (١٨٧٩) وابن ماجه فی سننه فی الاشربة باب: الشرب قائما برقم (٣٤٢٤) انظر (التحفه) برقم (٦١٨٠)

[5276] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الشرب قائما برقم (٣٧١٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧)

[5277] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٣٥)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

[5277] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے ڈانٹا۔

[5278] ۱۱۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَابْنِ الْمُثَنّٰى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسٰى الاسواری

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

[5278] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا۔

[5279] ۱۱۶۔(۲۰۲۶)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّيُّ اَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَآئِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ))

[5279] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کھڑا ہوکر ہرگز نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کر لے، وہ قے کر دے۔''

فائدہ:...... کھڑے ہوکر پانی پینے کے سلسلہ میں مختلف روایات وارد ہیں، اس لیے ان میں تطبیق دینے میں اختلاف ہے، کسی نے جواز کی احادیث کو منسوخ قرار دیا اور کسی نے ممانعت کی روایات کو منسوخ کہا ہے، کسی نے جواز کی احادیث کو ترجیح دی ہے اور کسی نے کہا، کھڑا ہونے سے مراد چلتے پھرتے ہے، لیکن اکثر فقہاء کے نزدیک اس کا تعلق ادب اور سلیقہ سے ہے، یعنی ادب کا تقاضا اور سلیقہ شعار یہی ہے کہ انسان بیٹھ کر پیے، یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پینے کو معمول اور عادت بنانا درست نہیں ہے، یا بیٹھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور کھڑا ہونے کی مجبوری نہ ہو تو پھر کھڑے ہوکر پینا درست نہیں ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ''جس نے کھڑے ہوکر پیا، وہ قے کر دے، تا کہ آئندہ وہ اس حرکت سے باز رہے۔

۱۵...... بَاب: فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

باب ۱۵: زم زم کھڑے ہوکر پینا

[5280] ۱۱۷۔(۲۰۲۷)و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشعبی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

[5278] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٣٥)

[5279] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٥٤)

[5280] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الحج باب: ما جاء فی زمزم برقم (١٦٣٧) وفی ←

[5280] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پی لیا۔

[5281] ۱۱۸ ۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشعبی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ

[5281] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زم زم کے کنویں کے ڈول سے پیا اور آپ کھڑے تھے۔

[5282] ۱۱۹ ۔(. . .)وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنَا و قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشعبی سمع
ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِم

[5282] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زم زم کے کنویں سے کھڑے ہو کر پیا۔

[5283] ۱۲۰ ۔(. . .)وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقٰی وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ

[5283] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ زم زم سے پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ نے بیت اللہ کے پاس پانی طلب فرمایا تھا۔

[5284] (. . .)وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَاَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ

← الاشربة باب: ما جاء فی الرخصة فی الشرب قائما برقم (١٨٨٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الحج باب: الشرب من زمزم برقم (٢٩٦٤) وفی باب: الشرب من ماء زمزم قائما ٥/ ٢٣٧۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: الشرب قائما برقم (٣٤٢٢) انظر (التحفة) برقم (٥٧٦٧)
[5281] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٢٤٨)
[5282] تقدم تخريجه برقم (٥٢٤٨)
[5283] تقدم تخريجه برقم (٥٢٤٨)
[5284] تقدم تخريجه برقم (٥٢٤٨)

[5284]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے، میں آپ کے پاس ڈول لے کر آیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، زم زم کھڑا ہو کر پیا جا سکتا ہے۔

١٦......بَاب: كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ

باب ١٦: برتن کے اندر سانس لینا ناپسندیدہ ہے اور برتن سے باہر تین سانس لینا پسندیدہ ہے

[5285] ١٢١ـ(٢٦٧)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِی کَثِیرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ

عَنْ اَبِیهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَآءِ [راجع:٦١٣]

[5285]۔عبداللہ بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

[5286] ١٢٢ـ(٢٠٢٨)و حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ وَاَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عَنْ اَنَسٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَآءِ ثَلَاثًا

[5286]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں (اس سے پانی پیتے وقت، باہر) تین سانس لیتے تھے۔

[5287] ١٢٣ـ(. . .)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیدٍ ح و حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی عصام

[5285] تقدم تخریجه فی الطهارة باب: النهی عن الاستنجاء بالیمین برقم (٦١٤)

[5286] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاشربة باب: الشرب بنفسین او ثلاثة برقم (٥٦٣١) والترمذی فی (جامعه) فی الاشربة باب: ما جاء فی التنفس فی الاناء برقم (١٨٨٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الاشربة باب: الشرب بثلاثة انفاس برقم (٣٤١٦) انظر (التحفة) برقم (٤٩٨)

[5287] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی الساقی من یشرب برقم (٣٧٢٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاشربة باب: ما جاء فی التنفس فی الاناء برقم (١٨٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٢)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا

[5287] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پیتے وقت تین سانس لیتے تھے اور آپ فرماتے تھے، اس سے خوب سیرابی ہوتی اور یہ پیاس سے محفوظ سے رہنے کا باعث اور بہت زود ہضم ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانی پینے میں تین سانس لیتے ہوں۔

[5288] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِي عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْاِنَاءِ

[5288]۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے کرتے ہیں اور اس میں فی الشراب کی بجائے فی الاناء، (برتن میں) ہے۔

۱۷...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَآءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِي

باب ۱۷: دودھ، پانی یا اور کوئی مشروب تقسیم کرتے ہوئے ابتدا کرنے والے کی دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

[5289] ۱۲۴۔(۲۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ ((اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ))

[5289]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایسا دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی کی آمیزش تھی اور آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر تھے تو آپ ﷺ نے پیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں یعنی دائیں کو پہلے دیا جائے گا۔

[5290] ۱۲۵۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

[5288] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٥٥)
[5289] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاشربة باب: الايمن فالايمن في الشرب برقم (٥٦١٩) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في الساقي من يشرب برقم (٣٧٢٦) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في ان الايمن احق بالشراب برقم (١٨٩٣) وابن ماجه في (سننه) في الاشربة باب: اذا شرب اعطى الايمن فالايمن برقم (٣٤٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤)
[5290] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩١)

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزهرى
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِى يَحْثُثْنَنِى عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِى الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاَبُوبَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ))

[5290]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے جبکہ میں دس سال کا تھا اور آپ فوت ہوئے جبکہ میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر ابھارتی تھیں آپ ہمارے ہاں ہمارے گھر میں داخل ہوئے تو ہم نے آپ کے لیے گھریلو بکر دوہی اور اس میں گھر کے کنویں سے پانی ملایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف تھے اے اللہ کے رسول ابوبکر کو دیجیے، تو آپ نے وہ اعرابی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دائیں کو پہلے ”دائیں کو پہلے۔“

فائدہ:......اگر مہمان کو دودھ میں پانی ملا کر پلایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن خریدار کو پانی ملا کر دینا دھوکا اور فریب ہے، اس لیے جائز نہیں ہے اور ادب و احترام کے اعتبار سے عزیز و اقارب سے تعلق رکھنے والی عورتوں کو بھی ماں کہا جا سکتا ہے۔

[5291] ۱۲۶۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ اَبِى طُوَالَةَ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِى هٰذِهِ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَاَعْرَابِىٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُرِيهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْاَعْرَابِىَّ وَتَرَكَ اَبَابَكْرٍ

[5291] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الهبة باب: من استسقى برقم (٢٥٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٧٢)

وَعُمَرُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ

[5291]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو پانی طلب کیا تو ہم نے آپ کے لیے بکری دوھی پھر میں نے اس میں اپنے اس کنواں سے اس میں پانی کی آمیزش کی، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پی لیا، ابوبکر آپ کے بائیں تھے اور عمر سامنے اور اعرابی آپ کے دائیں حضرت عمر نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ابوبکر ہے، اس پر آپ کی نظر دوڑاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے دودھ اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے دائیں، دائیں، دائیں (مقدم ہوں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو یہ سنت ہے یہ سنت ہے یہ سنت ہے۔

[5292] ۱۲۷۔(۲۰۳۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ

[5292]۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اس میں سے پی لیا، آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے، آپ نے نوعمر لڑکے سے پوچھا، ''کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دے دوں؟'' لڑکے نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! آپ سے ملنے والے اپنے حصہ پر میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا تو آپ نے اسے سختی سے اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

فائدہ:...... اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھنے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے، جو آپ کے عزیز تھے اور بائیں طرف، بیٹھنے والے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے عزیز تھے، اس لیے آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کو دینے کی اجازت طلب کی کہ وہ اپنا حق اپنے بڑوں کو دے دیں اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد حضرت خالد بن ولید کو دینا چاہا، لیکن انہوں نے حضور کا جھوٹا ہونے کی برکت کی بنا پر اس کو گوارا نہیں کیا تو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ہی دے دیا۔

[5292] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: اذا اذن له او احله ولم يبين كم هو برقم (٢٤٥١) وفي الهبة باب: هبة الواحد للجماعة برقم (٢٦٠٢) وفي باب: الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة برقم (٢٦٠٥) وفي الاشربة باب: هل يستاذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الاكبر برقم (٥٦٢٠) انظر (التحفة) برقم (٤٧٤٤)

[5293] ۱۲۸۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

[5293]۔امام صاحب اپنے دواور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے فتَلّـهٗ نہیں کہا، لیکن ایک راوی نے فاعطاء ایّاہ تو وہ اسے ہی دے دیا، کہا ہے۔

مفردات الحدیث ⁕ تَلَّهُ فِي يَدِهِ: اسے اس کے ہاتھ میں دے دیا، زور وشدت سے رکھ دیا۔

۱۸...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ، وَاَكْلِ اللُّقْمَةِ السَّاقِطَةِ بَعْدَ مَسْحِ مَا يُصِيبُهَا مِنْ اَذًى، وَكَرَاهَةِ مَسْحِ الْيَدِ قَبْلَ لَعْقِهَا لِاحْتِمَالِ كَوْنِ بَرَكَةِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ الْبَاقِي، وَاَنَّ السُّنَّةَ الْاَكْلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ

باب ۱۸: انگلیاں اور کھانے کا برتن چاٹنے اور نیچے گر جانے والے لقمے کو جو ناپسندیدہ چیز لگی ہے، اسے صاف کر کے کھا لینے کا مستحب اور اس کو چاٹنے سے پہلے کہ برکت اسی میں ہو سکتی ہے ہاتھ پونچھنا مکروہ ہے اور سنت تین انگلیوں سے کھانا ہے

[5294] ۱۲۹۔(۲۰۳۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا))

[5294]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو تم میں سے کوئی ایک کھانا کھائے

[5293] طريق يحيى بن يحيى اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: من راى ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه برقم (٢٣٦٦) انظر (التحفة) برقم (٤٧١٩) وطريق قتيبة بن سعيد عن يعقوب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٩٠)
[5294] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: لعق الاصابع ومصها قبل ان تمسح بالمنديل برقم (٥٤٥٦) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: لعق الاصابع برقم (٣٢٦٩) انظر (التحفة) برقم (٥٩٤٢)

تو وہ اپنا ہاتھ (انگلیاں) چاٹے یا چٹائے بغیر اپنا ہاتھ صاف نہ کرے۔"

فائدہ :...... انسان جب کھانا کھاتا ہے تو اس کا کچھ حصہ انسان کے ہاتھوں، انگلیوں اور برتن کے ساتھ لگ جاتا ہے اور انسان اس سے بے خبر ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے، اس لیے آپ نے ہاتھ اور برتن کو چاٹنے اور اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ان کو دھونے اور صاف کرنے کی ترغیب دی اور انسان کے منہ کے لعاب سے جس اچھے طریقہ سے انگلیاں صاف ہوتی ہیں، ٹشو پیپر سے اس طرح صفائی حاصل نہیں ہوتی، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کھانے کے کسی معمولی سے جز کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے، لیکن آج ہم غیروں کی تقلید میں اسلام کے اس سنہری اصول پر عمل کرنے کی بجائے ٹشو پیپروں کو بطور فیشن استعمال کرتے ہیں اور انگلیوں اور برتن کو صاف کرنا گنوار پن اور حرص و بخل تصور کرتے ہیں اور اپنی انگلی اپنے کسی عزیز بیوی بچوں کو بھی چٹا سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کو ناپسند نہیں کریں گے اور انہیں اس اصول کا بھی پتہ چل جائے گا اور بقول بعض یہاں او تنویع کے لیے یعنی یہ کرلو یا نہ کرو، نہیں ہے بلکہ شک کے لیے ہے کہ آپ نے یہ لفظ کہا یا یہ لفظ بولا، اس صورت میں معنی ہوگا، اپنے منہ کو چٹوائے، دونوں لفظوں کا مقصد ایک ہی ہوگا کہ وہ خود چاٹے۔

[5295] ١٣٠ـ(. . .)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا))

[5295] ۔ امام صاحب مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے، جب تک اسے چاٹ نہ لے، یا چٹوا نہ لے۔"

[5296] ١٣١ـ(٢٠٣٢)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مهدى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

[5295] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: فى المنديل برقم (٣٨٤٧) انظر (التحفة) برقم (٥٩١٦)

[5296] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: فى المنديل برقم (٣٨٤٨) انظر (التحفة) برقم (١١١٤٦)

عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ

[5296]۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھانا کھانے کی بنا پر انہیں اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا۔" ابن حاتم نے تین کا لفظ استعمال نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ابن کعب کی جگہ عبدالرحمٰن بن کعب کہا۔

[5297] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا

[5297]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ ابن کعب اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ کو صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

[5298] ۱۳۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ

عَنْ اَبِيهِ كَعْبٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا

[5298]۔حضرت عبدالرحمٰن بن کعب یا عبداللہ بن کعب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے۔

[5299] (. . .)وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5299]۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن کعب اور عبداللہ بن کعب دونوں نے یا ان میں سے ایک نے روایت سنائی۔

[5297] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٦٤)

[5298] تقدم تخريجه برقم (٥٢٦٤)

[5299] تقدم تخريجه برقم (٥٢٦٤)

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانے کا ادب یہ ہے کہ انسان اس کے لیے تین انگلیاں، (انگوٹھا اور اس کی ساتھی والی) استعمال کرے، اس لیے بلا ضرورت تین سے زائد انگلیوں سے کھانا خلاف ادب ہے، ضرورت کی صورت میں پانچوں انگلیاں استعمال ہو سکتی ہیں۔

[5300] ۱۳۳ -(۲۰۳۳)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ

[5300]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انگلیوں اور پلیٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے اس کے کس حصہ میں برکت ہے۔"

[5301] ۱۳٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ))

[5301]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کو اٹھائے اور اس کو لگنے والی تکلیف دہ چیز (مٹی، ریت اور تنکے وغیرہ) دور کر کے اس کو کھا لے اور جب تک اپنی چاٹ نہ لے، اپنا ہاتھ رمال سے صاف نہ کرے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے، اس کے کھانے کے کس حصہ میں خیر و برکت ہے۔"

فائدہ :......جب انسان کھانا شروع کر دیتا ہے تو اس کا اکثر حصہ اس کے پیٹ میں چلا جاتا ہے، کچھ برتن کو لگ جاتا ہے، کچھ انگلیوں کو لگ جاتا ہے، بعض دفعہ کچھ برتن میں رہ جاتا ہے اور کوئی لقمہ گر جاتا ہے، اب انسان کو معلوم نہیں ہے، کھانے کے ان سب اجزاء میں سے کون سا حصہ یا جز اس کے لیے خیر و برکت اور سیری کا باعث ہے اور اس کے لیے قوت و طاقت کا سبب ہے، اس لیے اسے ان تمام اجزاء کو استعمال کرنا چاہیے، کوئی حصہ چھوڑنا نہیں چاہیے، حتی کہ گرنے والا لقمہ بھی اسی طرح گرے پڑے نہیں رہنا دینا چاہیے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے برتن میں اتنا ہی کھانا ڈالنا چاہیے جتنا کھانا ہو۔

[5302] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح و حَدَّثَنِيهِ

[5300] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷٦٦)

[5301] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: لعق الاصابع برقم (۳۲۷۰) انظر (التحفة) برقم (۲۷٤٥)

[5302] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٦٩)

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ

[5302]۔ یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں، ان کی حدیث میں بھی ہے، ''وہ اپنا ہاتھ تولیے سے صاف نہ کرے حتی کہ اسے چاٹ لے یا چٹوائے'' اور اس کے بعد والا حصہ۔

[5303] ۱۳۵۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ))

[5303]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''شیطان تمہارے ہر معاملہ کے وقت آ جاتا ہے، حتی کہ وہ تمہارے کھانے کے وقت بھی آ جاتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر جائے تو وہ اس سے اذیت کا باعث چیز زائل کر کے اس کو کھا لیے، اس کو شیطان کے لیے نہ پڑا رہنے دے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے علم نہیں ہے، اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان ہر وقت اور ہر آن انسان کی تاک میں رہتا ہے، وہ جب بھی کوئی کام شروع کرتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے، میرا بھی اس کام میں کچھ حصہ پڑ جائے، اس لیے وہ اکسا کر اس سے کوئی نہ کوئی کام دینی ہدایات وتعلیمات کا منافی کروالیتا ہے، جس طرح گرنے والا لقمہ کو اٹھانا وہ اسے اپنی شان کے منافی باور کرواتا ہے اور اس کو خست وکمینگی بتاتا ہے، اس طرح انسان اس کے چکمے میں آ کر لقمہ اس کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ شیطان کا داؤ چل گیا ہے، ہاں اگر لقمہ ناپاک جگہ میں گر جائے یا اس کو صاف کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے بلی، کتے کو ڈال دے، اس کو ضائع نہ کرے، کیونکہ شریعت کسی معمولی چیز کا ضیاع بھی گوارا نہیں کرتی۔

[5304] (. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ

[5303] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: اللقمة اذا سقطت برقم (٣٢٧٩) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٥)

[5304] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٢٧١)

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ)) اِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ))

[5304] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اذا سقطت لقمة احدكم سے آخر تک ہے، ابتدائی حصہ "ان الشيطان يحضر احدكم" والا حصہ نہیں ہے۔

[5305] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَاَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا

[5305] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو صالح اور ابو سفیان دونوں سے چاٹنے کا ذکر کرتے ہیں اور ابو سفیان سے لقمہ والا حصہ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر والے دونوں استاد بیان کرتے ہیں۔

[5306] ١٣٦ ـ (٢٠٣٤) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثابت

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ ((فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ))

[5306] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے اذیت وہ چیز زائل کر دے اور اس کو کھا لے اور شیطان کے لیے اسے نہ چھوڑے۔'' اور آپ ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا، فرمایا: ''کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت اور فیض بخشی ہے۔''

[5307] ١٣٧ ـ (٢٠٣٥) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ ابيه

[5305] تقدم تخريجه برقم (٥٢٧١)

[5306] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اللقمة تسقط برقم (٣٨٤٥) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اللقمة تسقط برقم (١٨٠٣) انظر (التحفة) برقم (٣١٠)

[5307] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٣)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا یَدْرِی فِی اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ))

[5307] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے، کس حصہ میں برکت ہے۔''

[5308] (. . .) وحَدَّثَنِیهِ اَبُوبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ عَنْ حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ ((وَلْیَسْلُتْ اَحَدُکُمُ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ ((فِی اَیِّ طَعَامِکُمْ الْبَرَکَةُ اَوْ یُبَارَکُ لَکُمْ))

[5308] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اتنا فرق ہے کہ اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک اپنی پلیٹ تھالی صاف کر لے۔'' اور فرمایا ''تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔''

۱۹...... بَاب: مَا یَفْعَلُ الضَّیْفُ اِذَا تَبِعَهُ غَیْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ وَاسْتِحْبَابِ اِذْنِ صَاحِبِ الطَّعَامِ لِلتَّابِعِ

باب ۱۹: مہمان اس وقت کیا کرے جب اس کے ساتھ (جسے میزبان مہمان نواز نے دعوت نہیں دی ہے) بھی چل پڑے اور بہتر یہ ہے کہ کھانے کا مالک (میزبان) ساتھ آنے والے کو اجازت دے

[5309] ۱۳۸ ۔(۲۰۳۶) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَائِلٍ

عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ اَبُو شُعَیْبٍ وَکَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ فِی وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَیْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّی اُرِیدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهُ یَارَسُولَ اللّٰهِ

[5308] تقدم تخریجه برقم (۵۲۷۴)

[5309] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: ما قیل فی اللحام والجزار برقم (۲۰۸۱) وفی المظالم باب: اذا اذن انسان لآخر شیئا جاز برقم (۲۴۵۶) وفی الاطعمة باب: الرجل یتکلف الطعام لاخوانه برقم (۵۴۳۴) وفی باب: الرجل یدعی الی طعام فیقول: وهذا ←

[5309] ۔حضرت ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ ابو شعیب نامی انصاری کا گوشت فروخت غلام تھا، انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات محسوس کر لیے تو اپنے غلام سے کہا، تم پر افسوس! ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر، کیونکہ میں پانچوں میں پانچواں نبی اکرم ﷺ کو دعوت دینا چاہتا ہوں، اس نے کھانا تیار کیا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پانچوں میں پانچواں آپ کو بلایا اور ایک آدمی نے ان کا پیچھا کیا تو جب دروازے پر پہنچ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے، اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو اور چاہو تو یہ واپس چلا جائے۔'' انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول! واپس نہ جائے، کیونکہ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی مہمان کے ساتھ بن بلایا مہمان چل پڑے اور مہمان اس کو ضرورت مند سمجھتا ہو، یا یہ خیال کرتا ہو کہ میزبان اس کو اجازت دے دے گا تو وہ اس کو ساتھ لے جا سکتا ہے اور میزبان کو اگر کوئی روکاوٹ نہ ہو تو اس کو اجازت دے دینی چاہیے، اگر گنجائش نہ ہو یا کوئی اور وجہ ہو تو اس کو واپس بھی کر سکتا ہے اور مہمان کو میزبان سے اصل حقیقت بیان کر دینی چاہیے اور بڑا اپنے چھوٹوں کی دعوت قبول کر سکتا ہے اور بظاہر ہر حقیر پیشوں والے، اگر ان میں کوئی خرابی نہ ہو تو ان کی دعوت قبول کی جا سکتی ہے۔

[5310] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وائل عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

[5310] ۔امام صاحب یہی حدیث اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے اعمش ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5311] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ

← معی برقم (٥٤٦١) والترمذی فی (جامعه) فی النكاح باب: ما جاء فیمن یجی الی الولیمة من غیر دعوة برقم (١٠٩٩) انظر (التحفة) برقم (٩٩٩٠)

[5310] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٢٧٧)

[5311] طريق سلمة بن شبيب تقدم تخريجه برقم (٥٢٧٧) وطريق محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی رواد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٥)

حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شقيق عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[5311] ۔امام صاحب یہی حدیث مختلف سندوں سے حضرت ابومسعود اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔

[5312] ۱۳۹۔(۲۰۳۷)وحَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثابت عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ ((وَهٰذِهِ)) لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهِ)) قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهٰذِهِ)) قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَيَا مَنْزِلَهُ

[5312] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی، شوربہ بہت اچھا تیار کرتا تھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شوربہ تیار کیا، پھر وہ آپ کو بلانے آیا، تو آپ نے فرمایا: ''اور یہ؟'' یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا، اس نے کہا، نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں،'' اس نے دوبارہ آپ کو دعوت دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور یہ؟'' اس نے کہا، نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے آ کر آپ کو سہ بارہ دعوت دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور یہ؟'' اس نے تیسری دفعہ کہا، جی ہاں تو آپ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے چل پڑے حتی کہ اس کے گھر پہنچ گئے۔''

فائدہ:...... عام طور پر رسول اللہ ﷺ دعوت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ نہیں لے جاتے تھے، بلکہ مردوں میں سے مخصوص ساتھیوں کے ساتھ جاتے تھے، جیسا کہ اوپر کی حدیث میں انصاری نے آپ کو پانچ ساتھیوں کی صورت میں بلایا، لیکن یہ پڑوسی تھا، اس لیے اس کو حضور کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی دعوت دینی چاہیے تھی، کیونکہ حسن معاشرت کا یہی تقاضا تھا اور یہ بھی ممکن ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی کھانے کی ضرورت لاحق ہو اور گھر میں کھانا نہ ہو، اس لیے آپ نے اکیلے کھانا مناسب خیال نہ کیا اور فارسی یہ سمجھتا ہو کہ کھانا ایک کے لیے ہے، اگر ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بلا لیا تو آپ سیر نہ ہو سکیں اور وہ چاہتا تھا کہ آپ سیر ہو کر کھالیں، جب آپ نے اصرار کیا اور پڑوسی کے ساتھ ایسی بے تکلفی ہو سکتی ہے تو وہ مان گیا، کیونکہ وہ سمجھ گیا، آپ کسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنا گوارا نہیں کر رہے تو چلو دونوں کا گذارا ہو جائے گا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سے استدلال کیا

[5312] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق باب: الطلاق بالاشارة المفهومة ٦/ ١٥٨۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٥)

ہے کہ دعوت میں جس شخص کو بلایا جارہا ہے، اس کے خصوصی احباب کو بھی بلانا چاہیے، جیسا کہ انصاری نے کیا تھا، لیکن فارسی نے اس کی خلاف ورزی کی، اس لیے آپ نے دعوت قبول کرنے سے انکار فرمایا اور اکیلے یہ عمدہ شوربہ کھانا پسند نہ فرمایا۔

۲۰...... بَاب: جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ وَبِتَحَقُّقِهِ تَحَقُّقًا تَامًّا وَاسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب ۲۰: اگر میزبان کی رضامندی کا پوری طرح مکمل یقین ہو کیونکہ وہ معتمد ساتھی ہے تو دوسروں ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس کے گھر بن بلائے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مل کر کھانا پسندیدہ عمل ہے

[5313] ۱۴۰-(۲۰۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِم

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ((مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ)) قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَاَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَخْرَجَنِي الَّذِي اَخْرَجَكُمَا قُومُوا)) فَقَامُوا مَعَهُ فَاَتَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيْنَ فُلَانٌ)) قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ

[5313] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۵۷)

[5313]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن یا رات کو رسول اللہ ﷺ نکلے تو آپ کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ملے تو آپ نے پوچھا، ''اس وقت کس بنا پر گھروں سے نکلے ہو؟'' دونوں نے جواب دیا، بھوک کے سبب، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میں بھی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے بھی اس چیز نے گھر سے نکالا ہے، جس نے تمہیں نکالا ہے، اٹھو۔'' تو وہ آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ ایک انصاری آدمی کے گھر آئے تو وہ گھر میں موجود نہیں تھا، جب اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا، اس نے خوش آمدید کہا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''فلاں کہاں ہے؟'' اس نے کہا، وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے، اتنے میں انصاری بھی آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا، پھر کہا، اللہ کا شکر ہے، آج مجھ سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں ہیں، وہ گیا اور کھجوروں کا ایک گچھا لے آیا، جس میں، کچی پکی کھجوریں، خشک کھجوریں اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کی، اس سے کھائیے اور چھری پکڑ لی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''دودھیاری سے احتراز کرنا۔'' اس نے بکری ذبح کی اور ان حضرات نے بکری کا گوشت اور یہ گچھا کھایا اور پانی پیا تو جب سیر اور سیراب ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا، تم اپنے گھر میں سے بھوک کے سبب نکلے پھر گھروں کو اس وقت تک نہیں لوٹے، جب تک تمہیں یہ نعمتیں نہیں ملیں۔''

[5314] (. . .) وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ يَعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُوبَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا)) قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ

[5314]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ ابو بکر عمر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟'' دونوں نے کہا، ہمیں ہمارے گھروں سے بھوک نے نکالا ہے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، پھر مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اپنے جگری ساتھیوں کے ساتھ اپنی احتیاج و ضرورت یا بھوک کا اظہار اگر شکوہ و شکایت کے طور پر نہ ہو تو زہد و توکل کے منافی نہیں ہے اور بعض دفعہ آپ پر اور آپ کے

[5314] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٧)

ساتھیوں پر اسے حالات گزرتے تھے کہ بھوک سے تنگ آ کر گھروں سے باہر نکل آتے تھے، تا کہ بھوک مٹانے کی کوئی صورت پیدا ہو۔ ❷ کھانے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے انسان اپنے کسی ایسے ساتھی کے گھر دو تین ساتھیوں سمیت جا سکتا ہے، جس کے بارے میں یہ یقین اور اطمینان ہو کہ اس کو ہمارے آنے سے تکلیف اور کھٹن کی بجائے مسرت اور شادمانی حاصل ہوگی اور وہ شوق سے خوش ہو کر کھانے کی دعوت دے گا اور اس کی بیوی بھی ایسے قابل احترام اور قابل اعتماد ساتھیوں کو خاوند کی غیر موجودگی میں خوش آمدید کہہ سکتی ہے اور انہیں گھر میں بٹھا سکتی ہے اور یہ صحابی حضرت ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ تھے، جو آپ کو دیکھ کر مسرت سے جھوم اٹھے اور آپ کو ساتھیوں سمیت اپنے باغ میں لے گئے، اس کے کھجوروں کے باغ تھے اور بہت بکریوں کے مالک تھے، اس لیے فوراً کھجوروں کا خوشہ پیش کیا اور بکری ذبح کی اور آپ نے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت قرار دے کر ساتھیوں کو شکر کی تلقین فرمائی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، کھانے کے لیے کسی ایسے ساتھی کا انتخاب کرنا چاہیے جو گنجائش اور وسعت و فراخی رکھتا ہو اور اس کو بھی ساتھیوں کی آمد کو بار نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہوئے، انہیں اچھا کھانا پیش کرنا چاہیے اور مہمانوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں یہ نعمت بخشی ہے کہ میزبان نے ہمیں عمدہ کھانا اور بہترین مشروب پیش کیا ہے اور ان نعمتوں کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس بھی ہوگی کہ ان پر کیا شکر ادا کیا۔

[5315] ١٤١ـ(٢٠٣٩) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَاَهُ عَلَيَّ قَالَ اَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّي رَاَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا فَاَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ

[5315] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: من تكلم بالفارسية والرطانة برقم (٣٠٧٠) وفي المغازي باب: غزوة الخندق برقم (٤١٠٢) انظر (التحفة) برقم (٢٢٦٣)

لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتّٰى اَجِيءَ)) فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدَمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا)) وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللهِ لَاَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِينَتَنَا اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ

[5315] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب خندق کھودی جارہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ میں بھوک کا اثر محسوس کیا تو میں اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور اس سے پوچھا، کیا تیرے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے، اس نے مجھے ایک چمڑے کا تھیلا پیش کیا، جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا پالتو چھترا تھا، میں نے اسے ذبح کیا اور اس نے جو پیسے اور میرے ساتھ ہی اس سے فارغ ہوگئی، میں نے گوشت چھوٹا چھوٹا کر کے ہانڈی میں ڈالا، پھر واپس رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا، اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو ساتھیوں سمیت لا کر مجھے رسوا نہ کرنا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سرگوشی کی، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنا ایک چھوٹا سا پالتو چھترا ذبح کیا ہے اور بیوی نے ہمارے پاس ایک صاع جو تھے، پیس لیے ہیں تو آپ چند ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: ''اے خندق والو! جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری دعوت کی ہے تو جلدی کرو۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ہانڈی ہرگز نہ اتارنا اور آٹے کی روٹیاں نہ پکانا، حتی کہ میں آ جاؤں۔'' میں چل پڑا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے چل پڑے، حتی کہ میں بیوی کے پاس پہنچ گیا، (اس کو صورت حال بتائی)، اس نے کہا، تیری وجہ سے ایسا ہوا تو ہی رسوا ہوگا، میں نے کہا، میں نے تو تیری بات پر عمل کیا تھا، اس نے آپ کے سامنے گندھا ہوا آٹا پیش کیا، آپ نے اس میں لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے ہماری ہنڈیا کا رخ کیا، اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا: ''ایک روٹی پکانے والی بلا لو، وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور اپنی ہانڈی سے چمچہ سے سالن نکالنا اور اس کو چولہے سے نہ اتارنا۔'' آپ کے ساتھی ایک ہزار تھے، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، سب نے کھایا، حتی کہ اس کو باقی چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا اس طرح پکایا جارہا تھا، جو لفظ ضحاک نے کہا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے ساتھیوں کا لحاظ رکھنا چاہیے، وہ ان کو بھوکا محسوس کرے اور اس کے پاس گنجائش ہو تو اس کو ان کی بھوک مٹانے کا انتظام کرنا چاہیے اور اتنے ہی ساتھیوں کو دعوت دینا چاہیے، جن کا آسانی کے ساتھ انتظام کر سکے، تا کہ بعد میں رسوائی نہ ہو، اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سلیقہ شعار بیوی نے اپنے خاوند کو تلقین کی کہ زیادہ ساتھیوں کو دعوت دے کر مجھے ذلیل و رسوا نہ کرنا، حضرت جابر نے اس کی بات پر عمل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی مقدار سے آگاہ کر کے دو تین ساتھیوں کے ساتھ آنے کی دعوت دی، لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا، اس لیے آپ نے تمام موجود ساتھیوں کو دعوت کے لیے چلنے کے لیے کہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہا، میرے آنے تک روٹیاں نہ تیار کرنا اور نہ ہانڈی اتارنا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بشری تقاضوں کے مطابق ایک ہزار ساتھیوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے، بیوی کو جا کر صورت حال سے آگاہ کیا، اس نے کہا یہ سب کچھ تیرا کیا دھرا ہے، اب سزا بھگتو، ذلیل و خوار ہو، انہوں نے کہا، میں نے تو تیری بات پر عمل کرتے ہوئے، آپ کو کھانے کی مقدار بتا دی تھی اور دو تین ساتھیوں کے ساتھ آنے کے لیے کہا، تھا تو اس نے کہا تو پھر ہمیں کوئی پروا نہیں ہے، اس طرح اس نے میری پریشانی دور کر دی اور آپ کے لعاب دہن کی برکت اور دعا کے نتیجہ میں چند افراد کا کھانا ایک ہزار کے لیے کافی ہو گیا اور پھر بھی ختم نہ ہوا بلکہ سارا ہی بچ رہا اور اس سے ایک طرف کھانے میں اضافہ کے معجزے کا اظہار ہوا تو دوسری طرف حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی کی عقل مندی اور اللہ کے رسول پر یقین و اعتماد کا بھی اظہار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ساتھیوں سے محبت کا بھی پتہ چلا کہ آپ نے ان کو بھوکے چھوڑ کر خود کھا لینا گوارا نہ فرمایا، اللہ تعالیٰ سے دعا فرما کر سب کو کھلایا۔

[5316] ۱۴۲-(۲۰۴۰) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[5316] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: ما دعا الطعام في المسجد ومن اجاب منه برقم (٤٢٢) والمناقب باب: من علامات النبوة برقم (٣٥٧٨) وفي الاطعمة باب: من اكل حتى شبع برقم (٥٣٨١) والايمان والنذور باب: اذا حلف ان لا ياتدم فاكل يخبز وما يكون منه الادم برقم (٦٦٨٨) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: (٦) برقم (٣٦٣) انظر (التحفة) برقم (٢٠٠)

جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ)) قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَلِطَعَامٍ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ ((قُومُوا)) قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ)) لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ

[5316] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی کمزور آواز سنی ہے، جس سے میں نے بھوک محسوس کی ہے تو کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں تو اس نے جو کی کچھ روٹیاں پیش کیں، پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس کے کچھ حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں، پھر اسے میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اوڑھنی کا باقی حصہ مجھ پر ڈال دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج دیا، میں اس کو لے کر چلا گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھے پایا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، میں جا کر ان کے پاس ٹھہر گیا، (کہ اب کیسے پیش کروں) تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''کیا تجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے پوچھا، ''کیا کھانے کے لیے؟'' اس نے کہا، جی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو'' آپ چل پڑے اور میں ان کے آگے چل پڑا، حتی کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو ساتھیوں سمیت آ رہے ہیں اور ہمارے پاس ان کو کھلانے کا انتظام نہیں ہے، ام سلیم نے کہا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چل پڑے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو جا ملے اور رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ آگے بڑھے، حتی کہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم، جو کچھ تیرے پاس ہے لاؤ۔'' تو اس نے وہ روٹیاں پیش کیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا،

ایسا کیا گیا، حضرت ام سلیم نے ان ٹکڑوں پر کپہ (چمڑے کا گول برتن) نچوڑا اوران کو سالن والی بنا دیا، پھر ان پر رسول اللہ ﷺ نے وہ دعا پڑھی جو اللہ کو منظور تھی، پھر فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی، وہ کھا کر سیر ہو گئے، پھر گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' انہوں نے انہیں اجازت دی، انہوں نے کھایا، حتی کہ سیر ہو کر نکل گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' حتی کہ تمام لوگوں نے کھایا اور سیر ہو گئے، لوگوں کی تعداد ستر (۷۰) یا اسی (۸۰) تھی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے بھی صحابہ کرام کا حضور اکرم ﷺ سے تعلق خاطر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح آپ کے چہرے، آپ کی آواز یا بیٹھنے اٹھنے کے انداز سے آپ کی بھوک پہچان لیتے تھے اور پھر اس کو دور کرنے کی کوشش کرتے، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بحفاظت، چھپا کر روٹیاں بھیجیں اور آپ چونکہ مسجد میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے، اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ روٹیاں پیش کرنے سے ہچکچائے اور حضور اکرم ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس طرح آمد سے سمجھ گئے کہ وہ کچھ ہدیہ لائے ہیں اور یہاں بھی آپ نے کھانے میں اضافہ کے معجزہ کے اظہار کے لیے ساتھیوں کو ساتھ چلنے کے لیے کہا اور چونکہ یہ روٹیاں ہی آپ کی حضرت ابوطلحہ کے گھر میں آمد کا باعث بنی تھیں، اس لیے بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ ابوطلحہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہما نے آپ کو گھر کھانے کی دعوت دی تھی اور اس واقعہ میں بھی حضرت ام سلیم کی ذہانت و فطانت اور آپ پر یقین و اعتماد کا اظہار ہوتا ہے کہ جب آپ سب ساتھیوں کو لا رہے ہیں تو ان کے کھانے کا بھی انتظام فرمائیں گے، ہمیں پریشانی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

[5317] ۱۴۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حدثني

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا)) فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِي عَشَرَةً)) وَقَالَ ((كُلُوا)) وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ((اَدْخِلْ عَشَرَةً)) فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ

[5317] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸٤٥)

عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا

[5317] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، آپ کو اس کھانے کے لیے بلانے کے لیے بھیجا، جو انہوں نے تیار کیا تھا، میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو میں شرما گیا اور میں نے کہا، آپ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دعوت کے لیے بلاتے ہیں، آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''اٹھو،'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے تو بس آپ کے لیے کچھ تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس افراد کو داخل کر دو،'' اور آپ نے انہیں فرمایا: ''کھاؤ،'' اور ان کے لیے اپنی انگلیوں میں سے کوئی چیز نکالی، انہوں نے کھایا، حتی کہ سیر ہو کر نکل گئے، آپ نے (ابوطلحہ سے) فرمایا: ''دس کو داخل کرو۔'' انہوں نے سیر ہو کر کھایا، آپ انہیں دس دس داخل اور خارج کرتے رہے، حتی کہ کوئی نہ رہ گیا جو داخل نہ ہوا ہو، پھر آپ نے سیر ہو کر کھایا، پھر آپ نے کھانا ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا، جتنا انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

[5318] (. . .) وحَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سمعت اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((دُوْنَكُمْ هٰذَا))

[5318] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور ابن نمیر کی مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی، ہاں آخر میں کہا، پھر باقی کو آپ نے جمع کروایا، پھر اس میں برکت کی دعا فرمائی تو وہ پہلی حالت پر لوٹ آیا اور آپ نے فرمایا: ''اس کو لے لو۔''

[5319] (. . .) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَرَ اَبُو طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمّٰى

[5318] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٥)
[5319] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٥)

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ ((كُلُوا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوا)) حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا

[5319]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو خصوصی طور پر نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا، پھر مجھے آپ کی طرف بھیجا اور مذکورہ حدیث بیان کیا اور اس میں یہ بھی بتایا، نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: ''دس کو اجازت دو۔'' ابوطلحہ کی اجازت سے وہ داخل ہو گئے، آپ نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا، حتی کہ آپ نے یہ عمل اسی افراد کے ساتھ کیا، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور گھر کے افراد نے کھایا اور کھانا باقی چھوڑا۔''

فائدہ:......بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، آپ تقسیم کے وقت یہ پڑھتے رہے، "بسم اللّٰہ اللھم اعظم فیھا البرکة"

[5320] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ ابيه

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ اَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ ((هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ))

[5320]۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، ابوطلحہ کے کھانے کا یہی واقعہ بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازہ پر کھڑے ہو گئے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو ان سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ تو بہت تھوڑا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے لاؤ، اللہ تعالیٰ ابھی اس میں برکت ڈال دے گا۔''

[5321] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طلحة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوا مَا اَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ

[5320] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩)
[5321] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٦٦)

[5321]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا باقی چھوڑا جو پڑوسیوں تک پہنچایا گیا۔

[5322] (. . .) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طلحة

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَأَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا

[5322]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے اس حال میں دیکھا کہ آپ لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں تو وہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں اس حال میں لیٹے دیکھا ہے کہ آپ پشت اور پیٹ کو بار بار اوپر نیچے کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ، ابوطلحہ، ام سلیم، انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) نے کھایا اور کچھ کھانا بچ گیا تو وہ ہم نے بطور تحفہ پڑوسیوں کو دیا۔

[5323] (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سمع

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشُكُّ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5322] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۳)
[5323] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۵)

وَحْدَهُ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ

[5323]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کرتے ہوئے پایا اور آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی تھی، حدیث کے راوی اسامہ کہتے ہیں، مجھے شک ہے کہ پٹی پتھر پر باندھی ہوئی تھی تو میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کیوں باندھا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا، بھوک کی وجہ سے تو میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، جو ام سلیم بنت ملحان (میری والدہ) کے خاوند تھے، کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی، اے ابا جان! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے ایک پٹی سے اپنا پیٹ باندھا ہوا ہے تو میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا، انہوں نے بتایا، بھوک کی بنا پر باندھا ہے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس گئے اور پوچھا، کیا کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا، ہاں، میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہمارے ہاں اکیلے تشریف لائے تو ہم آپ کو سیر کر سکیں گے اور اگر آپ کے ساتھ کوئی اور آ گیا تو کھانا ان کے لیے کم پڑ جائے گا، پھر روایت واقعہ سمیت سنائی۔

[5324] (...) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ انس

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[5324]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں روایت، دوسروں کی طرح بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مختلف راویوں نے کم وبیش اسلوب میں بیان کی ہے، تمام روایات کو جمع کرنے سے اس واقعہ کی پوری تفصیلات سامنے آتی ہیں، کسی ایک آدمی نے مکمل واقعہ، پوری جزئیات کے ساتھ بیان نہیں کیا، اس لیے بعض روایات میں خلا یا تضاد محسوس ہوتا ہے، لیکن تمام روایت کو جمع کرنے سے تمام کڑیاں مل جاتی ہیں۔اور سب کا مشترکہ مضمون یہی ہے کہ آپ کے ہاتھ لگانے، برکت کی دعا کرنے اور خود تقسیم کرنے سے بہت کم کھانا بہت سے افراد کے لیے کافی ہو گیا، حتی کہ گھر والوں نے خود کھا کر پڑوسیوں کو بھی بھیجا، سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا، جس سے معلوم ہوا کبھی کبھی خوب شیر شکم ہو کر کھایا جا سکتا ہے۔

[5324] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٣)

۲۱...... بَاب: جَوَازِ اَكْلِ الْمَرَقِ وَاِسْتِحْبَابِ اَكْلِ الْيَقْطِينِ، وَإِيثَارِ أَهْلِ الْمَائِدَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَّإِنْ كَانُوا ضِيفَانًا، إِذَا لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ صَاحِبُ الطَّعَامِ

باب ۲۱: شوربہ کا استعمال جائز ہے، کدو کھانا پسندیدہ ہے اور ایک دستر خوان پر کھانے والے مہمان ایک دوسرے کے لیے ایثار کر سکتے ہیں، بشرطیکہ صاحب طعام (میزبان) اس کو ناپسند نہ کرے

[5325] ۱۴۴-(۲۰۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ

[5325]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آپ کے لیے تیار کردہ کھانے کے لیے آپ کو بلایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں بھی اس کھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا، جس میں کدو اور خشک گوشت تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پلیٹ کے اطراف سے کدو تلاش کر رہے ہیں، اس لیے میں اس دن سے کدو پسند کرنے لگا ہوں۔

فائدہ:...... کدو اور گوشت ملا کر پکانا ایک بہترین اور مفید کھانا ہے، آپ نے ساتھیوں کے ساتھ ایثار کرتے ہوئے کدو کو کھانا پسند کیا، تاکہ دوسرے ساتھی گوشت کھا سکیں، ظاہر ہے ایسی صورت میں دوسروں کے سامنے سے کم تر چیز اٹھانا اور بہترین چیز چھوڑنا ایک پسندیدہ عمل ہے، لیکن دوسروں کے سامنے بہترین اٹھانا اور کم تر ان کے لیے

[5325] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: الخياط برقم (۲۰۹۲) وفي الاطعمة باب: من تتبع حوالي القصعة مع صاحبه اذا لم يعرف منه كراهية برقم (۵۳۷۹) وفي باب: المرق برقم (۵۴۳۶) وفي باب: القديد برقم (۵۴۳۷) وفي باب: من ناول او قدم الى صاحبه على المائدة شيئا برقم (۵۴۳۹) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في اكل الدباء برقم (۳۷۸۲) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكل الدباء برقم (۱۸۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۹۸)

چھوڑنا یہ پسندیدہ نہیں ہے، اس لیے متنوع کھانوں یا پھلوں کی صورت میں، تنوع کے لیے یا دوسروں کے لیے بہتر چھوڑنے کی خاطر ان کے آگے سے اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن دوسروں کے آگے سے پسندیدہ اور بہتر چیز اٹھانا کو پسندیدہ قرار نہیں دیا جا سکتا، اس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ آپ کو کدو بہت پسند ہے، اس لیے وہ کدو کو پسند کرنے لگے، بہرحال آپ کی پسندیدہ چیز کو آپ سے محبت و عقیدت کی خاطر پسند کرنا پسندیدہ عمل ہے، وگرنہ مختلف طبائع کی بنا پر اپنی اپنی پسند میں اختلاف ہو سکتا ہے اور فقہی و قانونی طور پر انسان اس کا پابند نہیں ہے کہ اس کی پسند، آپ کی پسند ہو، یہ محض آپ سے محبت اور عقیدت کی خاطر کر لینا پسندیدہ عمل بن جائے گا۔

[5326] ١٤٥-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ

[5326]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی ایک آدمی نے دعوت کی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا تو شوربا لایا گیا، جس میں کدو تھا، رسول اللہ ﷺ وہ کدو کھانے لگے اور اسے پسند کرنے لگے، جب میں نے یہ صورت حال دیکھی، میں اسے آپ کو پیش کرنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس کے بعد سے میں ہمیشہ کدو پسند کرنے لگا۔

[5327] (. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ

[5327]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ثابت اس واقعہ میں یہ اضافہ کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا، اس کے بعد، جو کھانا بھی میرے لیے تیار کیا گیا اور میرے لیے اس میں کدو ڈلوانا ممکن تھا تو اس میں کدو ڈالا گیا۔

[5326] تفربه مسلم انظر (التحفه) برقم (٤١٨)
[5327] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٧٠)

۲۲...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰی خَارِجَ التَّمْرِ، وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ، وَطَلَبِ دُعَاءٍ مِّنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ، وَإِجَابَتِهِ إِلٰى ذٰلِكَ

باب ۲۲: کھجوروں سے گٹھلیوں کو الگ کر دینا بہتر ہے اور مہمان کو میزبان کے لیے دعا کرنی چاہیے اور میزبان کو نیک مہمان سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے اور مہمان اس کی درخواست قبول کرے

[5328] ١٤٦ـ(٢٠٤٢)حَـدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـلَـى اَبِـى قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَـاَكَـلَ مِـنْـهَـا ثُـمَّ أُتِـىَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّـابَةَ وَالْـوُسْـطٰى قَـالَ شُـعْبَةُ هُـوَ ظَـنِّي وَهُوَ فِيهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلْقَاءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْـنِ ثُـمَّ أُتِـىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِى عَنْ يَّمِينِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِى وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهِ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ))

[5328]۔حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے ہاں ٹھہرے اور ہم نے آپ کو کھانا اور برنی کھجور، پنیر اور گھی کا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس سے کھایا، پھر آپ کو خشک کھجوریں پیش کی گئیں، آپ انہیں کھا رہے تھے اور گٹھلی انگلیوں میں ڈالتے، شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کے درمیان رکھ کر پھینکتے تھے، شعبہ کہتے ہیں، میرے خیال میں ان شاء اللہ دو انگلیوں سے گٹھلی پھینکنا اس حدیث میں موجود ہے، پھر آپ کے پاس مشروب لایا گیا، آپ نے اس سے پی کر بعد میں دائیں والے کو دے دیا تو میرے باپ نے آپ کو سواری کی لگام پکڑ کر درخواست کی، ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ ان کو جو کچھ دیا ہے، اس میں برکت فرما، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

[5329] (. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ

[5328] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الاشربة باب: فی النفخ فی الشراب والتنفس فیه برقم (٣٧٢٩) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: فی دعاء الضیف برقم (٣٥٧٦) انظر (التحفة) برقم (٥٢٠٥)

[5329] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٢٩٦)

الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِى اِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ

[5329]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، شعبہ کی اس سند سے روایت کرتے ہیں اور دو انگلیوں میں رکھ کر گٹھلی پھینکنے کے بارے میں شک کا اظہار نہیں کرتے۔

مفردات الحدیث ✲ وَطْبَة: برنی کھجور، باریک پنیر اور گھی سے تیار کردہ آمیزہ۔

نوٹ:...... اس حدیث سے اخذ کردہ تعلیم کو ترجمۃ الباب میں بیان کر دیا گیا ہے۔

٢٣...... بَاب: اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ

باب ٢٣: کھیرے کو تازہ کھجور کے ساتھ کھانا

[5330] ١٤٧۔(٢٠٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِىُّ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابيه

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ

[5330]۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھیرے کے ساتھ تازہ کھجوریں کھاتے دیکھا۔

فائدہ:...... کھیرا یا ککڑی ٹھنڈی ہوتی ہے اور کھجور گرم ہے، دونوں کے امتزاج سے اعتدال اور توازن ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، ایک دوسرے میں اعتدال و توازن پیدا کرنے والی خوراک کھانا بہتر ہے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، شادی کے بعد مجھے کھیرا اور کھجور ملا کر کھلائی گئیں تو میں اس سے موٹی ہو گئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، مختلف انواع کے کھانے کھائے جا سکتے ہیں اور کھانوں میں وسعت و فروانی جائز ہے، بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے اور انسان پیٹو نہ بنے۔

٢٤...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاٰكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهٖ

باب ٢٤: کھانے والے کا تواضع اختیار کرنا پسندیدہ ہے اور اس کے لیے بیٹھنے کا طریقہ و کیفیت

[5331] ١٤٨۔(٢٠٤٤) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُوسَعِيدِ الْاَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ قَالَ

[5330] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: فى الجمع بين لونين فى الاكل برقم (٣٨٣٥) والترمذى فى (جامعه) فى الاطعمة باب: ما جاء فى اكل القثاء بالرطب برقم (١٨٤٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الاطعمة باب: القثاء والرطب يجمعان برقم (٣٣٢٥) انظر (التحفة) برقم (٥٢١٩)

[5331] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: ما جاء فى الاكل متكئا برقم (٣٧٧١) انظر (التحفة) برقم (١٥٩١)

اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حدثنا
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا

[5331] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرین کے بل بیٹھ کر، پنڈلیاں کھڑی کر کے کھجوریں کھاتے دیکھا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کھانا تواضع اور انکساری کے ساتھ کھاتے تھے، متکبرین اور ان لوگوں کی طرح نہیں کھاتے تھے جو کھانا پینا ہی مقصد زندگی سمجھتے ہیں اور ایسے طریقہ سے بیٹھتے ہیں، جس سے خوب کھایا جا سکے، اس لیے آپ پوری طرح چوکڑی مار کر، خوب کھانے کے لیے نہیں بیٹھتے تھے، بلکہ جلدی جلدی فارغ ہونے کی کوشش کرتے تھے۔

[5332] ۱٤۹۔(. . .)وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِيعُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبٍ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَكْلًا حَثِيثًا

[5332] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں تو نبی اکرم ﷺ انہیں اکڑوں بیٹھ کر تقسیم کرنے لگے، ان سے جلدی جلدی کھا رہے تھے، زہیر کی روایت میں ذَرِیعاً کی جگہ حثیثاً ہے، معنی دونوں کا ایک ہے۔

مفردات الحدیث ✲ **محتفز**: اس آدمی کو کہتے ہیں، جو جلدی میں ہو، اس لیے اطمینان اور سکون کے ساتھ نہ کھائے، بلکہ غیر مطمئن ہو کر بیٹھ کر چند لقمے لگا کر اپنے کسی دوسرے اور اہم کام میں مشغول ہو جائے، اس لیے آپ نے ٹیک لگا کر یا سہارا کے ساتھ کھانا پسند نہیں کیا، لیکن چوکڑی مارنا یا آلتی پالتی مارنا ناجائز نہیں ہے، بہتر ہے کہ انسان گھٹنوں کے بل اپنے پاؤں کی پشت پر بیٹھے، یا دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۲۵...... بَاب: نَهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِي جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِي لُقْمَةٍ، اِلَّا بِاِذْنِ اَصْحَابِهِ

باب ۲۵: جب انسان دوسروں کے ساتھ مل کر کھا رہا ہو تو ایک لقمہ میں دو کھجوریں یا اس قسم کی دوسری چیزوں کو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر اکٹھا کر کے کھانا جائز نہیں ہے

[5333] ۱۵۰۔(۲۰٤۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

[5332] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٢٩٩)

[5333] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاطعمة باب: القران فى التمر برقم (٥٤٤٦) وفى ←

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْاِسْتِئْذَانَ

[5333]۔ جبلہ بن سحیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں کھجوریں دیتے تھے، کیونکہ لوگ ان دنوں (قحط سالی کی وجہ سے) ضرورت مند تھے اور ہم کھا رہے ہوتے تو ہمارے پاس سے عبداللہ بن عمر ﷺ گزرتے اور فرماتے، ملا کر نہ کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ملانے سے منع فرمایا ہے، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، اجازت لینے کی بات، میرے خیال میں ابن عمر کی بات ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اگر کھانا وافر نہ ہو، جسے لوگ کھل کر سیر ہو کر کھا سکیں تو پھر اپنے دوسرے ساتھیوں کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے، یہ نہیں ہے کہ اپنے ساتھیوں سے بے نیاز ہو کر اپنا پیٹ ہی بھرنے کی فکر کرے اور دوسروں کا احساس نہ ہو، جس طرح آج کل عام طور پر دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ ہر فرد کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑتا ہے کہ چھوٹے بڑے کا لحاظ بھی نہیں رہتا اور اپنے لیے بہتر سے بہتر چیز کو انتخاب کرتا ہے اور دوسروں کے لیے کم تر چیز چھوڑتا ہے اور ہر فرد حرص کا بندہ نظر آتا ہے۔

[5334] (. . .) وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ

[5334]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں شعبہ کا قول موجود نہیں ہے اور نہ یہ بات ہے کہ لوگ ان دنوں قحط سالی کا شکار تھے، یا مشقت میں مبتلا تھے۔

← المظالم باب: اذا اذن انسان لآخر شيئا جاز برقم (٢٤٥٥) وفى الشركة باب: القران فى التمر بين الشركاء حتى يستاذن اصحابه برقم (٢٤٨٩) وبرقم (٢٤٩٠) وابو داود فى (سننه) فى الاطعمة باب: الاقران فى التمر عند الاكل برقم (٣٨٣٤) والترمذى فى (جامعه) فى الاطعمة باب: ما جاء فى كراهية القران بين التمرتين برقم (١٨١٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الاطعمة باب: النهى عن قران التمر برقم (٣٣٣١) انظر (التحفة) برقم (٦٦٦٧)

[5334] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٠١)

[5335] ۱۵۱-(...)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ

[5335] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر کھائے۔

فائدہ:...... یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے موقوف (اپنا قول) اور مرفوع (آپ کی طرف منسوب) دونوں طرح ثابت ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، دانے دار اشیاء جن کو ایک ایک کر کے اور ملا کر کے کھایا جاتا ہے، ان کو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ملا کر کھانا جائز نہیں ہے، یا کم از کم ادب اور وقار کے منافی ہے، لیکن آج کل ان اخلاقی ہدایات کو درخوراعتناء نہیں سمجھا جاتا اور کھانوں میں اسلامی شریعت کی ہدایات کی بجائے، مغربی تہذیب کی پابندی کی جاتی ہے اور اس پر بڑا خوش ہوا جاتا ہے کہ ہم بڑے مہذب اور شائستہ لوگ ہیں۔

۲۶...... بَاب: فِيْ اِدِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهٖ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

باب ۲۶: کھجور وغیرہ خوراک کو اہل وعیال کے لیے گھر میں رکھنا

[5336] ۱۵۲-(۲۰۴۶)حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ))

[5336] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر کے افراد بھوکے نہیں رہتے، جن کے پاس کھجوریں ہوں۔''

[5337] ۱۵۳-(...)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ

[5335] تقدم تخريجه برقم (۵۳۰۱)

[5336] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في التمر برقم (۳۸۳۰) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في استحباب التمر برقم (۱۸۱۵) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: التمر برقم (۳۳۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۴۲)

[5337] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۱۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا))

[5337] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں موجود نہیں، اس کے باشندے بھوکے ہیں، اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہیں، اس کے مالک بھوکے ہیں،'' آپ نے یہ بات دو تین بار فرمائی۔

فائدہ:......عربوں کی عمومی خوراک کھجوریں تھیں اور وہ لوگ انہیں پر گزارہ کر لیتے تھے، اس لیے جو گھر ان سے محروم ہو وہ ہمیشہ بھوک کے خطرہ سے دوچار رہتا ہے، اس لیے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، گھر میں عام طور پر کھائے جانے والے غلہ یا پھل کا کچھ نہ کچھ ذخیرہ رہنا چاہیے اور یہ توکل کے منافی نہیں ہے۔

٢٧...... بَاب: فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

باب ٢٧: مدینہ کی کھجوروں کی فضیلت

[5338] ١٥٤۔(٢٠٤٧)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرٍ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ))

[5338] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی کھجوروں میں سے سات کھجوریں کھا لے، وہ شام تک زہر کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔''

[5339] ١٥٥۔(...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

[5338] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٥)

[5339] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: العجوة برقم (٥٤٤٥) وفي الطب باب: الدواء بالعجوة للسحر برقم (٥٧٦٨) وبرقم (٥٧٦٩) وفي باب: شرب السم والدواء به وما يخاف منه والخبيث برقم (٥٧٧٩) وابو داود في (سننه) في الطب باب: في تمرة العجوة برقم (٣٨٧٦) انظر(التحفة) برقم (٣٨٩٥)

سَعْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

[5339] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے گا، اس کو اس دن زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور جو کھجوروں کی اعلیٰ قسم ہے، اس میں حضور اکرم ﷺ کی دعا کی بنا پر یہ تاثیر اور خاصیت ہے کہ اس کا صبح صبح روزانہ سات کی تعداد میں استعمال کرنا انسان کو جادو اور زہر کے نقصان سے بچاتا ہے۔

[5340] (. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5340] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔لیکن وہ سمعت النبی نہیں کہتے۔

[5341] ١٥٦ـ(٢٠٤٨)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ))

[5341] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے بالائی علاقہ کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے یا ان کا صبح صبح کھانا تریاق ہے، یعنی زہر کا اکسیر علاج ہے۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مدینہ کے بالائی علاقہ کی عجوہ میں ہی خصوصی طور پر شفاء رکھی گئی ہے۔

٢٨...... بَاب: فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا

باب ٢٨: کھنبی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج کرنا

[5342] ١٥٧ـ(٢٠٤٩)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

[5340] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٣٠٧)

[5341] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٧٠)

[5342] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: ﴿وظللنا علیكم الغمام وانزلنا ←

جَرِيرٌ وَعَمْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ))

[5342] ۔حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کھمبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔''

[5343] ۱۵۸ ۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ))

[5343] ۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کھمبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔''

فائدہ :...... کھمبی اس مَنّ کا حصہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے لیے اتارا تھا اور اس میں آنکھ کے لیے شفاء ہے اور اس کے پانی کو کھمبی نچوڑ کر نکالا جاتا ہے اور یہ پانی خاص طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور سرمہ وغیرہ میں ڈال کر بھی استعمال کیا جاتا ہے، یہ مفرد استعمال ہو، یا مرکب، اس کا انحصار آنکھوں کی بیماری اور انسان کے مزاج پر ہے، بعض بیماریوں اور افراد کے لیے مفرد مفید ہے اور بعض کے لیے مرکب، اس لیے کسی ایک طریقہ کو ضروری ٹھہرانا حدیث سے ثابت نہیں ہوتا، اس لیے اپنے علاقہ کے مسلمان حکیم یا ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ بعض کے لیے مفرد صورت میں مفید ثابت ہوا اور بعض کے لیے معضر، فتح الباری باب المنّ شفاء اللعين دیکھیں)۔

← عليكم المن والسلوى كلوا من طيبات ما رزقناكم وما ظلمونا ولكن كانوا انفسهم يظلمون﴾ برقم (٤٤٧٨) وفي باب: (ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارنى انظر اليك قال لن تراني ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف تراني فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسى صعقا فلما افاق قال سبحانك تبت اليك وانا اول المومنين) برقم (٤٦٣٩) وفي الطب باب: المن شفاء للعين برقم (٥٧٠٨) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في الكمارة والعجوة برقم (٢٠٦٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الكماة والعجوة برقم (٣٤٥٤) انظر (التحفة) برقم (٤٤٦٥)

[5343] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣١٠)

[5344] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْمَلِكِ

[5344]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور یہاں شعبہ ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، اس لیے کہتے ہیں، جب یہ روایت مجھے حکم نے سنائی تو میں نے اس کا انکار نہ کیا، کیونکہ میں سن چکا تھا۔

[5345] ۱۵۹۔(. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ**))

[5345]۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھنبی اس منّ میں سے ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل پر اتارا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔''

[5346] ۱۶۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ**))

[5346]۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کھنبی اس منّ میں سے ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔''

[5347] ۱۶۱۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سمعت

سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ**

[5344] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)
[5345] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)
[5346] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)
[5347] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)

عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ))

[5347] ۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی مَنّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔''

[5348] ۱۶۲۔(. . .)وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حريث

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ

[5348]۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھمبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

٢٩...... بَاب: فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب ۲۹: پیلوں کے سیاہ پھل یا سیاہ پیلوں کی فضیلت

[5349] ۱۶۳۔(۲۰۵۰)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا)) أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ

[5349]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام مر الظہران میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم پیلوں چن رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے سیاہ کا انتخاب کرو۔'' ہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! گویا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر ایک نبی نے ان کو چرایا ہے۔'' یا اس قسم کی بات فرمائی۔

فائدہ:......جلیل القدر انبیاء علیہم السلام اپنی ابتدائی زندگی میں بکریاں چراتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا

[5348] تقدم تخريجه برقم (٥٣١٠)

[5349] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: الكباث وهو ورق الاراك برقم (٥٤٥٣) وفي احاديث الانبياء باب: يعكفون على اصنام لهم برقم (٣٤٠٦) انظر (التحفة) برقم (٣١٥٥)

انتظام اس لیے کیا گیا ہے کہ بکری ایک کمزور جانور ہے، جس کو چرانے کے لیے انسان کو صبر و تحمل اور پیار و شفقت کی ضرورت ہے، وہ ادھر ادھر بھاگتی ہے اور اس کو مختلف جگہوں میں لے جانا پڑتا ہے، اس لیے ریوڑ کو اکٹھا کرنے کے لیے چرواہے کو بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے، لیکن وہ ان پر غصہ نہیں نکال سکتا، اس لیے ان کی چرانے کی صورت میں انسان کو تواضع و فروتنی اختیار کرنی پڑتی ہے اور ان کے مختلف طبائع کو سمجھنا اور اس کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے، اس طرح انبیاء ان کو اپنی امتوں کے ساتھ تواضع اور شفقت سے پیش آنے اور ان کو اکٹھا رکھنے کا تجربہ پہلے سے حاصل ہو جاتا ہے۔

٣٠...... بَاب: فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّـادُمِ بِهِ

باب ٣٠: سرکہ کی فضیلت اور اس کو بطور سالن استعمال کرنا

[5350] ١٦٤ - (٢٠٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ))

[5350] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بہترین سالن، سرکہ ہے یا سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ إدام: کی جمع أُدُم ہے، جس طرح کِتَاب کی جمع کُتُب ہے۔

[5351] ١٦٥ - (. . .) وحَدَّثَنَاه مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْأُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ

[5351] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے سلیمان بن بلال ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔'' اس میں أُدُم یا بلا شک آیا ہے۔

[5352] ١٦٦ - (٢٠٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي سفيان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ ((نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ))

[5350] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في الخل برقم (١٨٤٠) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: الائتدام بالخل برقم (٣٣١٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٤٣)
[5351] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣١٨)
[5352] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٢٩٠)

[5352] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا، ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے اسے ہی منگوا لیا اور اس کے ساتھ روٹی کھانے لگے اور فرماتے ''سرکہ بہترین سالن ہے، بہترین سالن سرکہ ہے۔''

فائدہ:......عربوں کے لیے اس دور میں سرکہ کا حصول بہت آسان تھا، اس لیے یہ عام تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کھانے میں تکلف روا نہیں رکھتے تھے، جو میسر آ جاتا کھا لیتے اور انگوری سرکہ ویسے بھی لذیذ ہوتا ہے۔

[5353] ١٦٧ ـ(. . .)حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَاَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ ((مَا مِنْ أُدُمٍ)) فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ)) قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ ((الْخَلَّ مُنْذُ)) سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ و قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ

[5353] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور اسے روٹی کے ٹکڑے پیش کیے اور آپ نے پوچھا، ''کوئی سالن ہے؟'' گھر والوں نے کہا، تھوڑے سے سرکہ کے سوا کچھ نہیں، آپ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے، میں سرکہ کو پسند رکھتا ہوں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد طلحہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، جب سے میں نے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، میں سرکہ کو پسند رکھتا ہوں۔

مفردات الحديث

فِلق: فِلْقَةَ کی جمع ہے، ٹکڑے کو کہتے ہیں، کِسْرَۃ کا ہم وزن اور ہم معنی ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان دوسرے کو ہاتھ پکڑ کر گھر لے جا سکتا ہے، یا چلتے وقت دوسرے کا ہاتھ پکڑا جا سکتا ہے۔

[5354] ١٦٨ ـ(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ إِلَى قَوْلِهِ ((فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[5353] اخرجه ابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في الخل برقم (٣٨٢١) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: اذا حلف ان ياتدم خبزا بخل ٧/ ١٤ ـ انظر (التحفة) برقم (٢٣٣٨)

[5354] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٣٢١)

[5354] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں صرف آپ کے اس فرمان تک حدیث ہے، ''سرکہ بہترین سالن ہے۔'' بعد والا حصہ نہیں، جابر و طلحہ کا قول بیان نہیں کیا۔

[5355] ١٦٩۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي زَيْنَبَ حَدَّثَنِي اَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سمعت جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَآئِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ غَدَآءٍ)) فَقَالُوا نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نبى فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ مِنْ اُدُمٍ)) قَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ))

[5355] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے، آپ نے مجھے اشارہ فرمایا تو میں اٹھ کر آپ کے پاس چلا گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل پڑے، حتی کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے حجرہ کے پاس پہنچ گئے تو اندر داخل ہو گئے، پھر آپ نے مجھے اجازت دی اور میں پردہ کی حالت میں ان کی پاس پہنچ گیا، آپ نے پوچھا، ''کیا صبح کا کھانا ہے؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں، آپ کو تین روٹیاں پیش کی گئیں اور انہیں ایک دسترخوان پر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روٹی پکڑ کر اپنے آگے رکھ لی اور دوسری روٹی پکڑ کر میرے آگے رکھ دی، پھر تیسری روٹی پکڑ کر اس کے دو حصے کیے اور اس کا آدھا حصہ اپنے آگے رکھ لیا اور آدھا حصہ میرے آگے رکھ دیا، پھر پوچھا، ''کوئی سالن ہے؟'' انہوں نے کہا، نہیں، مگر تھوڑا سا سرکہ ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے لاؤ، وہ تو بہترین سالن ہے۔''

مفردات الحدیث ☆ بَتِّيٌّ: کھجور کے پتوں کا دسترخوان۔ بَتِّيٌّ، با پر زبر اور نون پر زبر ہے، کھجور کے پتوں کا تھال۔

[5355] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٤٥٥)

۳۱......بَاب :اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّومِ، وَاَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ اَرَادَ خِطَابَ الْكِبَارِ تَرْكُهُ، وَكَذَا مَا فِي مَعْنَاهُ

باب ۳۱: لہسن کھانا جائز ہے، لیکن اگر بڑوں سے ہم کلام ہونا ہو تو اس کو نہیں کھانا چاہیے، اس جیسی دوسری بدبودار چیزوں کا بھی یہی حکم ہے

[5356] ۱۷۰-(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سمرة

عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ اِلَيَّ وَاِنَّهُ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ ((لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ))

[5356] ۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی کھانا لایا جاتا، آپ اس سے کھا لیتے اور اس کا بچا ہوا حصہ میری طرف بھیج دیتے اور آپ نے ایک دن مجھے بچا ہوا کھانا بھیجا، جس سے آپ نے کھایا نہیں تھا، کیونکہ اس میں لہسن تھا تو میں نے آپ سے پوچھا، کیا وہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔“ میں نے کہا، جو آپ کو ناپسند ہے مجھے بھی ناپسند ہے۔

فائدہ:...... کچا لہسن کھانا پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ اس میں بو ہوتی ہے، لیکن اگر اس کو اچھی طرح پکا کر اس کی بو ختم کر دی جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کچا لہسن کھا کر مسجد میں یا مجلس میں آنا درست نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، اگر کھانا بھیجنے والا زیادہ کھانا بھیج دے یا کوئی دوسرا اس میں سے کچھ کھانے کا خواہش مند ہو تو اس کا کچھ حصہ چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ اس حدیث میں اس دور کی صورت حال بیان کی گئی، جب آپ حضرت ابو ایوب انصاری کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔

[5357] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[5357] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5358] ۱۷۱-(...) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ اَبُو زَيْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ

[5356] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳٤٥٥)
[5357] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳٤٥٥)
[5358] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳٤٥۳)

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِي اَيُّوب عَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَاَبُو اَيُّوبَ فِي الْعُلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُو اَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِي فَوْقَ رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((السُّفْلُ اَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا اَعْلُو سَقِيفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلُوِّ وَاَبُو اَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَاِذَا جِيءَ بِهِ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ)) قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بالوحى

[5358] ۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں ٹھہرے تو نبی اکرم ﷺ نچلی منزل میں ٹھہرے اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں تھے، سو ابو ایوب ایک رات بیدار ہوئے تو کہنے لگے ہم رسول اللہ ﷺ کے سر (اوپر) پر چلیں تو وہ ایک طرف ہٹ گئے اور ایک طرف رات گزاری، پھر نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نچلی منزل میں آسانی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، میں اس چھت پر نہیں چڑھ سکتا، جس کے نیچے آپ ہوں، تب نبی اکرم ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور ابو ایوب نچلی منزل میں آ گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرواتے تھے، جب کھانا ان کے پاس واپس آتا، وہ آپ کی انگلیوں کی جگہ کے بارے میں پوچھتے، اور آپ کی انگلیوں کی جگہ کی جستجو کرتے، انہوں نے ایک دن آپ کے لیے کھانا تیار کروایا، اس میں لہسن تھا، جب ان کے پاس واپس لایا گیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کی جگہ (جہاں سے آپ نے کھایا تھا) کے بارے میں پوچھا تو انہیں بتایا گیا، آپ نے کھایا نہیں ہے تو وہ گھبرا کر اوپر چڑھ کر آپ کے پاس گئے اور پوچھا، کیا وہ حرام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا، جسے آپ ناپسند کرتے ہیں یا ناپسند کیا ہے، میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں،'' ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس وحی لائی جاتی تھی۔

فائدہ :......اس حدیث سے صحابہ کرام کی حضور اکرم ﷺ سے عقیدت ومحبت اور آپ کی تعظیم وتوقیر کا اظہار ہوتا ہے کہ حضرت ابو ایوب کھانے میں آپ کی انگلیوں والی جگہ سے کھاتے اور آپ کا پس خوردہ کھاتے، آپ کی پسند اور ناپسند کا لحاظ رکھتے اور آپ کے اوپر والی منزل میں رہنا گوارا نہیں کیا، حالانکہ آپ کے لیے اور آپ کے پاس آنے والوں کے لیے آپ کا نچلی منزل میں رہنا سہولت اور آسانی کا باعث تھا، لیکن آپ نے اپنے میزبان کے

جذبات کا لحاظ رکھا اور اوپر کی منزل پر منتقل ہو گئے، لیکن ہمارے ہاں ادب و احترام کو ایک تکلف خیال کیا جاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ بدبودار چیز سے اس لیے بھی پرہیز کرتے تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ نے آنا ہوتا تھا اور معلوم ہوتا ہے، لہسن کو اچھی طرح پکایا نہیں گیا تھا، اس لیے اس کی بو باقی رہ گئی تھی، اب اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔ حقہ اور سگریٹ پی کر مسجد میں آنا اور بدبودار منہ سے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنا کتنا ناپسندیدہ کام ہے اور منہ میں نسوار رکھ کر نماز پڑھنا کس قدر بری حرکت ہے۔

٣٢...... بَاب: إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ إِيثَارِهِ

باب ۳۲: مہمان کی تکریم اور اس کے لیے ایثار کرنے کی فضیلت

[5359] ١٧٢ ـ (٢٠٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ ((مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

[5359]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، میں بھوکا ہوں تو آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس پیغام بھیجا، اس نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ نے دوسری کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے بھی یہ بات کہی، حتی کہ ان سب نے یہی جواب دیا، نہیں، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس

[5359] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: قوله تعالى ﴿ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة﴾ برقم (٣٧٩٨) وفي التفسير باب: ﴿ويؤثرون على انفسهم﴾ برقم (٤٨٨٩) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الحشر برقم (٣٣٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٤١٩)

صرف پانی ہے تو آپ نے فرمایا: ''جو آج رات اس کی مہمان نوازی کرے گا، اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔'' تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہا، میں، اے اللہ کے رسول! وہ اس کو لے کر اپنے گھر چلا گیا اور اپنی بیوی سے کہا، کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا، نہیں، سوائے میرے بچوں کی خوراک کے، اس نے کہا، انہیں کسی چیز سے بہلا دے اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ گل کر دینا اور اسے یوں دکھانا کہ ہم کھا رہے ہیں تو جب وہ کھانے کے لیے بڑھے تو اٹھ کر چراغ بجھا دینا، سو وہ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا، جب صبح ہوئی، وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ''آج رات تم نے اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا، اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ضرورت مند اور محتاج کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی سے پیش آنا چاہیے، اگر انسان خود یہ کام نہ کر سکتا ہو تو پھر دوسروں کو اس کی ترغیب دے، حضور اکرم ﷺ نے پہلے اپنے گھروں سے اس کو کھانا مہیا کرنے کی کوشش فرمائی، یہ نہ ہو سکا تو پھر دوسروں کو ترغیب دی، پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جو ایک مال دار صحابی تھے، وہ اس کو ساتھ لے گئے، لیکن اتفاقاً اس رات ان کے گھر میں مہمان کے لیے وافر کھانا نہ تھا، اس لیے انہوں نے ایک تدبیر کے ذریعہ اسے کھانا کھلایا اور اسے یہ محسوس نہ ہونے دیا کہ ان کے پاس کھانا کم ہے، اس سے سب سیر نہیں ہو سکتے، تا کہ وہ کھانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے۔

[5360] ۱۷۳۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ [الحشر: ۹]

[5360]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی ایک انصاری کا رات کو مہمان بنا اور اس کے پاس اپنے اور بچوں کی خوراک کے سوا کچھ نہ تھا تو اس نے اپنی بیوی کو کہا، بچوں کو سلا دے اور چراغ گل کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ مہمان کو پیش کر دے، اسی سلسلہ میں یہ آیت اتاری، ''وہ اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود فاقہ سے ہوں۔'' حشر آیت نمبر ۹۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انصاری صحابی کے پاس اپنے اور اپنے بچوں کے لیے بقدر گزارہ کھانا موجود تھا، لیکن اتنا نہ تھا کہ سب اس سے سیر ہو سکتے، اس لیے انہوں نے مہمان کے لیے ایثار کرتے ہوئے ایک تدبیر اور حیلہ سوچا کہ پتہ نہیں، وہ کب کا بھوکا ہے اور اسے کتنا کھانا درکار ہو، اس لیے اگر بچ گیا تو بچوں کو کھلا دیں گے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے شدید بھوک میں مبتلا نہ تھے، وگرنہ ان کو بہلا کر سلانا ممکن نہ ہوتا۔

[5360] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۳۲۷)

[5361] (. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حازم

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ ((اَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى رَحْلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ

[5361] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تاکہ آپ اس کی مہمان نوازی کریں اور آپ کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ تھا، اس لیے آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی شخص ہے، جو اس کی مہمان نوازی کرے، اللہ اس پر رحم فرمائے؟'' تو ایک انصاری ابوطلحہ نامی کھڑا ہوا اور اسے اپنے گھر لے گیا اور آگے جریر کی طرح حدیث بیان کی اور وکیع کی طرح آیت کے اترنے کا تذکرہ کیا۔

[5362] ۱۷٤ـ(۲۰۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى

عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلَى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا اِلَى اَهْلِهٖ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((احْتَلِبُوا)) هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَاْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَاْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهٖ حَاجَةٌ اِلَى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ

[5361] تقدم تخريجه برقم (٥٣٢٧)

[5362] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: كيف السلام برقم (٢٧١٩) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٦)

خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَاىَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَاىَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي)) قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا)) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ

[5362] ۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو ساتھی آئے اور ہمارے کان اور ہماری آنکھیں بھوک کی وجہ سے ختم ہو رہے تھے، یعنی ہماری سماعت اور بصارت متاثر ہو رہی تھی تو ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے پیش کرنے لگے اور ان میں سے کوئی ہمیں قبول کرنے کی سکت نہ رکھتا تھا تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ہمیں لے کر اپنے گھر چلے گئے تو وہاں تین بکریاں موجود تھیں، سو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے مشترکہ طور پر ان کو دوہ لو۔“ تو ہم ان کا دودھ نکال لیتے اور ہم میں سے ہر انسان اپنا حصہ پی لیتا اور ہم نبی اکرم ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے تو آپ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کہتے جس سے سونے والا بیدار نہ ہوتا اور بیدار سن لے، پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھتے، پھر اپنے مشروب کے پاس آ کر اسے نوش فرما لیتے، ایک رات میرے پاس شیطان آیا، جبکہ میں اپنا حصہ پی چکا تھا، کہنے لگا، محمد (ﷺ) انصار کے پاس جاتا ہے، وہ اسے تحفے پیش کرتے ہیں اور وہ ان کے ہاں اپنی ضرورت کی چیز پا لیتے ہیں، اسے اس گھونٹ کی ضرورت نہیں ہے تو میں اس کے پاس آیا اور اسے پی لیا تو جب وہ میرے پیٹ

میں سما گیا اور میں نے جان لیا، اب اس تک پہنچنے کی کوئی راہ نہیں، (وہ واپس نہیں آ سکتا) شیطان نے مجھے پشیمان کرنا شروع کر دیا، کہنے لگا، تم پر افسوس! تو نے کیا حرکت کی؟ کیا تو نے محمد (ﷺ) کا مشروب بھی پی لیا ہے؟ وہ آئے گا اور اسے نہ پا کر تیرے خلاف دعا کرے گا اور تو ہلاک ہو جائے گا، جس سے تیری دنیا اور آخرت تباہ ہو جائے گی اور مجھ پر ایک چادر تھی، جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور مجھے نیند نہیں آ رہی تھی، جبکہ میرے دونوں ساتھی سو چکے تھے اور انہوں نے میرے والے حرکت نہ کی تھی، اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے معمول کے مطابق سلام کہا، پھر مسجد میں آ کر نماز پڑھی، پھر اپنے مشروب کے پاس آئے، اس سے پردہ اٹھایا تو برتن میں کچھ نہ پایا، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، میں نے دل میں کہا، اب آپ میرے خلاف دعا کریں گے، جس سے میں ہلاک ہو جاؤں گا، آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! مجھے کھلانے والے کو کھلا اور مجھے پلانے والے کو پلا۔'' تو میں نے اپنی چادر کی طرف توجہ کی اور اسے اپنے اوپر اچھی طرح باندھ لیا اور چھری پکڑی اور بکریوں کی طرف چل پڑا تاکہ جو ان میں سے زیادہ موٹی ہو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کروں تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اور ان سب کے تھنوں میں دودھ جمع ہو چکا تھا تو میں نے محمد (ﷺ) کے گھر والوں کا وہ برتن لیا، جس میں وہ دودھ نکالنے کی خواہش نہیں کر سکتے تھے، میں نے اس میں دودھ دوہا، حتی کہ اس پر جھاگ آ گئی، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا، ''کیا آج رات تم نے اپنا مشروب پی لیا؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! پیجیے، آپ نے پی لیا، پھر مجھے پکڑا دیا، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! پیجیے، آپ نے پیا اور پھر مجھے پکڑا دیا، جب میں نے سمجھ لیا کہ نبی اکرم ﷺ سیر ہو چکے ہیں اور میں نے آپ کی دعا بھی لے لی، میں کھل کھلا کر ہنس پڑا، حتی کہ زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تیری حرکتوں میں سے ایک ہے، اے مقداد!'' اس پر میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا اور میں نے یہ کام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو محض اللہ کی رحمت ہے تو نے مجھے آگاہ کیوں نہ کیا، ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو جگاتے، اور وہ بھی اس رحمت سے حصہ پا لیتے'' میں نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، جب آپ نے اس کو پا لیا اور میں نے آپ کے ساتھ اس کو پا لیا، یہ لوگوں میں سے کس کو ملتی ہے۔

مفردات الحدیث

❶ الجُرْعَة: گھونٹ۔ ❷ وَغَلَتْ لِي بَطْنِي: میرے پیٹ میں اس نے جگہ بنا لی۔ ❸ حافلة: وہ دودھ جمع کر چکی تھی، حافلة کی جمع حُفَّل ہے، سب نے دودھ جمع کر لیا تھا، سب کے تھنوں میں دودھ بھر گیا تھا۔ رُغوه: دودھ کے اوپر اٹھنے والی جھاگ، احدی سواۃ تك: تیری کرتوتوں میں سے ایک کرتوت ہے۔

فائدہ:......اس حدیث میں صحابہ کرام کے فقر و فاقہ کا اظہار ہو رہا ہے کہ ان میں سے (جن کو وہ ملے) کسی کے پاس اتنی سکت نہ تھی کہ وہ تین آدمیوں کی مہمان نوازی کر سکتا، مجبور ہو کر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ بھی دودھ کے سوا انہیں کچھ پیش نہ کر سکے اور وہ آپ کے ساتھ دودھ پر ہی گذارہ کرتے رہے تھے، حتی کہ شیطان نے حضرت مقداد کے دل میں عجیب سوچ پیدا کی اور انہیں سے ایک حرکت سرزد کروا کر انہیں پشیمان کرنا شروع کر دیا، جس کے نتیجہ میں اللہ کی رحمت کا ظہور ہوا اور بکریوں کے تھنوں میں دوبارہ دودھ جمع ہو گیا، تا کہ شرمسار ہونے والا آپ کا معجزہ بھی دیکھ لے اور آپ دودھ سے محروم بھی نہ رہیں اور حضرت مقداد، آپ کی دعا کے مستحق ٹھہرے، جس سے وہ خوف اور غم وحزن سے نکل کر خوشی سے سرشار ہو گئے۔

[5363] (. . .) و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ عَنْ سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5363]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5364] ۱۷۵۔(۲۰۵۶) وحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی جَمِیعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَیْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ اَبِی عُثْمَانَ وَحَدَّثَ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ثَلَاثِینَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِیلٌ بِغَنَمٍ یَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَیْعٌ اَمْ عَطِیَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ بَیْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ یُّشْوٰی قَالَ وَایْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِینَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهٗ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَیْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَیْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَی الْبَعِیرِ اَوْ كَمَا قَالَ

[5363] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۳۳۰)
[5364] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: الشراء والبیع مع المشرکین واهل الحرب برقم (۲۲۱۶) وفی الهبة باب: قبول الهدیة من المشرکین برقم (۲۶۱۸) انظر (التحفة) برقم (۹۶۸۹)

[5364] ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک سوتیس افراد تھے تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، ''کیا تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا ہے؟'' تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے قریب آٹا نکلا، اسے گوندھا گیا، پھر ایک مشرک آدمی پراگندہ بال یا لمبا تڑنگا بکریاں ہانکتے ہوئے آیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیچتے ہو یا عطیہ ہے یا فرمایا ہبہ ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، بلکہ بیچوں گا، آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی، اسے تیار کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی کلیجی کو بھوننے کا حکم دیا اور اللہ کی قسم! ایک سوتیس آدمیوں میں سے ہر ایک کے لیے آپ نے اس کلیجی سے ایک ٹکڑا کاٹا، اگر موجود تھا تو اس کو دے دیا اور اگر غیر موجود تھا تو اس کے لیے رکھ لیا گیا اور بکری کے گوشت کو دو پیالوں میں ڈالا، ان سے سب نے کھایا اور ہم سیر ہو گئے اور دونوں پیالوں میں کھانا بچ گیا، اسے میں نے اونٹ پر رکھ لیا، یا جو بات انہوں نے کہی۔

مفردات الحدیث ❶ مُشْعَانٌ: پراگندہ اور بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد جیسا کہ راوی نے تفسیر کی ہے۔ ❷ حُزَّة: ٹکڑا، حصہ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرک کے ساتھ خرید و فروخت کرنا جائز ہے اور اس سے تحفہ بھی قبول کیا جا سکتا ہے، اور اس سے آپ کے معجزہ کا اظہار ہو رہا ہے کہ آپ نے ایک بکری کی کلیجی کو ایک سوتیس آدمیوں میں تقسیم فرمایا اور وہ سب ایک بکری کے گوشت سے سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا، جبکہ آٹا صرف ایک صاع (ڈھائی کلو یا بقول احناف چار کلو) تھا، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کھانا اکٹھے کھانا باعث برکت ہے، کیونکہ اتفاق و اتحاد میں برکت ہے۔

[5365] ۱۷۶۔(۲۰۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ اَنَّهُ حدّثه

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ

[5365] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مواقیت الصلاة باب: سمر مع الضیف والاهل برقم (٦٠٢) وفی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٥٨١) وفی الادب باب: ما یکره من الغضب والجزع عند الضیف برقم (٦١٤٠) وفی باب: قول الضیف لصاحبه والله لا آکل حتی تاکل برقم (٦١٤١) وابو داود فی (سننه) فی الایمان والنذور باب: فیمن حلف علی طعام لا یاکله برقم (٣٢٧٠) وبرقم (٣٢٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٦٨٨)

بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ)) اَوْ كَمَا قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوبَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِي وَاُمِّي وَلَا اَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيْئًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ فَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوبَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ يَا اُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوبَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ اِلَّا اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُونَ اَوْ كَمَا قَالَ

[5365] ۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے، وہ تین کو لے اور جس کے پاس چار کا کھانا، وہ پانچواں چھٹا لے جائے۔'' یا جو آپ نے فرمایا: ''اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تین افرد کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس افراد کو لے گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تین افراد لائے کیونکہ گھر میں، میں، میرا باپ اور میری ماں تھے، (اور عبدالرحمٰن کے شاگرد کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کیا انہوں نے کہا، میری بیوی اور ہمارے دونوں گھروں کا مشترکہ خادم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے شام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ہاں کھایا، پھر عشاء کی نماز پڑھنے تک وہیں ٹھہرے رہے، پھر دوبارہ وہیں آئے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ سونے لگے اور جس قدر اللہ کو منظور تھا، اتنی رات گزرنے کے بعد آئے، ان کی بیوی نے ان سے کہا، اپنے مہمانوں یا مہمان سے کیوں رکے رہے؟ انہوں نے پوچھا کہ یا تم نے ان کو شام کا کھانا نہیں کھلایا؟ اس نے کہا، انہوں نے آپ کی آمد تک انکار کیا، گھر والوں نے ان کے سامنے پیش کیا تھا اور وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں جا کر چھپ گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے احمق، نادان، تیری ناک کٹے

اور برا بھلا کہا اور مہمانوں کو کہا، کھاؤ، یہ تمہارے لیے خوش گوار نہ ہو اور کہا، اللہ کی قسم! میں کبھی بھی اس کو نہیں کھاؤں گا اور اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ اٹھاتے، اس سے زیادہ نیچے سے ابھر آتا، حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے اور وہ پہلے سے زیادہ ہو گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر نظر دوڑائی تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ تھا، انہوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے بنو فراس کے فرد، یہ کیا ہوا؟ اس نے کہا، نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے اور اس سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور فرمایا، وہ قسم تو شیطانی کام تھا، پھر اس سے لقمہ اٹھایا، پھر اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، وہ صبح تک آپ کے پاس رہا، ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا، مدت گزر گئی اور ہم نے بارہ نگران مقرر کیے، ہر آدمی کے ماتحت لوگ تھے، اللہ ہی جانتا ہے، ہر ایک آدمی کے تحت کتنے لوگ تھے، اتنی بات ہے کہ آپ نے کھانا ان کے ساتھ بھیجا اور ان سب نے اس سے کھایا، یا جو الفاظ استاد نے کہے۔

مفردات الحدیث

❶ **یا غُنْثَرُ**: اے نادان، جاہل، کمینے، کیونکہ انہوں نے سمجھا عبدالرحمٰن نے مہمانوں کو کھانا کھلانے میں کوتاہی کی ہے، اس لیے، انہیں برا بھلا کہا اور ناک کٹنے کی بات کی۔ ❷ **لا هَنِيئًا**: تم نے گھر والوں کو پریشان کیا اور بیٹے کی بجائے باپ کی حاضری پر اصرار کیا، اس لیے کھانا تمہارے لیے خوش گوار نہ ہو، یا کھانا پڑے پڑے ٹھنڈا ہو گیا، اس لیے خوش گوار نہیں ہے۔

قُرَّةِ عینی: کھانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہوئی، جو ان کے لیے مسرت و شادمانی کا باعث بنی۔

فائدہ:...... اصحاب صفہ، طالب علم تھے، جو گھر بار چھوڑ کر تعلیم کے لیے آپ کے پاس آتے تھے اور مسجد کے چھپر میں ہی رہتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانے کا انتظام فرماتے اور وہ خود بھی اس کے لیے کوشش کرتے اور آپ نے لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ایک دن ساتھیوں سے فرمایا، ہر آدمی اپنی وسعت و گنجائش کے مطابق ان میں سے ایک یا دو کو لے جائے اور دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے خود اپنے گھر کے افراد کی تعدد کے مطابق دس آدمیوں کو لے گئے، اس طرح آپ نے آغاز اپنے گھر سے کیا اور سب سے زیادہ جود وسخا کا مظاہرہ فرمایا اور یہ اسوہ حسنہ ہی دراصل لوگوں کو حوصلہ دلاتا ہے اور ان کے اندر کام کرنے کی رغبت پیدا کرتا ہے، جو بدقسمتی سے آج مفقود ہے، کوئی دینی و دنیوی لیڈر دوسروں کے لیے نمونہ نہیں بنتا صرف زبانی کلامی نعروں سے لوگوں کا پیٹ بھرتا ہے، آج یہ لوگ اپنی تجوریوں کا منہ کھول دیں تو لوگ بھی یقیناً ان کی اقتدا میں اپنا مال فقراء اور مساکین کو دینے کے لیے تیار ہو جائیں اور غربت کا علاج ہو جائے اور اس حدیث سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی تعلق اور ربط بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنے مہمان اپنے بیٹے کے سپرد کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گئے اور رات گئے تک، جب تک آپ سونے نہیں گئے، گھر واپس نہیں آئے اور پھر مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی کا مرتکب خیال کر کے اپنے شادی شدہ بیٹے کو بھی برا بھلا کہا اور وہ ڈر کے

مارے چھپ گیا، جس سے معلوم ہوا وہ دوسروں کے لیے تو بہت نرم اور شفیق تھے، لیکن بیٹوں کا سخت محاسبہ کرتے تھے اور انہوں نے مہمانوں کے بیجا اصرار پر غصہ کا اظہار فرماتے ہوئے، کھانا کھانے سے انکار کیا اور قسم اٹھا دی، لیکن جب مہمانوں نے بھی قسم اٹھا دی تو اپنی قسم کو توڑ ڈالا تاکہ مہمان بھوکے نہ رہیں اور اس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کی کرامت ظاہر کر دی کہ کھانے میں برکت ڈال دی، جس کو دیکھ کر انہوں نے دوبارہ لقمہ لیا اور پھر وہ کھانا آپ کو پیش کر دیا، جس میں آپ کی کرامت کا ظہور ہوا کہ وہ کھانا بارہ افراد کے ماتحت افراد کے لیے کافی ہو گیا۔''

[5366] ۱۷۷۔(. . .)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی عثمان عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَیْنَا اَضْیَافٌ لَنَا قَالَ وَکَانَ اَبِی یَتَحَدَّثُ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْیَافِكَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰی یَجِیْءَ اَبُو مَنْزِلِنَا فَیَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِیدٌ وَاِنَّکُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ اَنْ یُصِیبَنِی مِنْهُ اَذًی قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَآءَ لَمْ یَبْدَاْ بِشَیْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِکُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ آمُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّیْتُ عَنْهُ فَقَالَ یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ قَالَ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِی اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا لِی ذَنْبٌ هٰؤُلَآءِ اَضْیَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَیْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَطْعَمُوا حَتّٰی تَجِیْءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَکُمْ اَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوبَکْرٍ فَوَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰی تَطْعَمَهٗ قَالَ فَمَا رَاَیْتُ کَالشَّرِّ کَاللَّیْلَةِ قَطُّ وَیْلَکُمْ مَا لَکُمْ اَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُولٰی فَمِنَ الشَّیْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاکُمْ قَالَ فَجِیْءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰی فَاَکَلَ وَاَکَلُوا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ ((بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَخْیَرُهُمْ)) قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِی کَفَّارَةٌ

[5366] ۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہمارے ہاں مہمان آئے اور میرے والد رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر گفتگو کیا کرتے تھے، اس لیے وہ چلے گئے اور مجھے کہہ گئے، اے عبدالرحمٰن، اپنے

[5366] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۳۳۳) والترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین برقم (۱۸۲۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۰٤)

مہمانوں سے فارغ ہو جانا، یعنی ان کی ضیافت کرنا تو جب شام ہوگئی، ہم نے انہیں ان کی ضیافت پیش کی، انہوں نے (کھانے سے) انکار کر دیا، کہنے لگے، گھر کا مالک آ کر ہمارے ساتھ کھانا کھائے تو ہم تب کھائیں گے، میں نے ان سے کہا، وہ سخت گیر آدمی ہے اور اگر تم نے کھانا نہ کھایا تو مجھے خطرہ ہے کہ تو وہ مجھے سزا دیں گے، یعنی مجھے ان سے تکلیف برداشت کرنی پڑے گی، انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا تو جب وہ آئے، ان کے بارے میں سوال کرنے سے پہلے کوئی گفتگو نہیں کی، پوچھا، کیا تم اپنے مہمانوں سے فارغ ہو گئے ہو؟ گھر والوں نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! ہم فارغ نہیں ہوئے، انہوں نے کہا، کیا میں عبدالرحمٰن کو حکم دے کر نہیں گیا تھا؟ اور میں ان سے ایک طرف ہٹ گیا، انہوں نے کہا، اے عبدالرحمٰن! تو میں دور ہٹ گیا، انہوں نے کہا، اے احمق، کمینے، میں تمہیں قسم دیتا ہوں، اگر میری آواز سن رہے ہو تو آ جاؤ تو میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا، اللہ کی قسم! میرا کوئی قصور نہیں، یہ آپ کے مہمان ہیں، ان سے پوچھ لیجئے، میں نے انہیں ان کی ضیافت پیش کی تھی، انہوں نے آپ کی آمد تک کھانے سے انکار کر دیا تو ابوبکر نے ان سے پوچھا، تم نے ہماری ضیافت قبول کرنے سے کیوں انکار کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم بھی اسے نہیں کھائیں گے، جب تک آپ اسے نہیں کھاتے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، آج کی رات جیسا شر کبھی نہیں دیکھا، تم پر افسوس، تمہیں کیا ہوا ہے، تم ہماری دعوت قبول نہیں کرتے ہو؟ پھر ابوبکر نے کہا، پہلی بات (قسم) تو شیطانی فعل ہے، اپنی ضیافت کی طرف بڑھو، کھانا لایا گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کر دیا اور وہ بھی کھانے لگے، جب صبح ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! مہمانوں نے قسم کو پورا کیا اور میں نے قسم توڑ ڈالی اور آپ کو پورا واقعہ سنایا، آپ نے فرمایا: ''بلکہ تو ان سے زیادہ وفادار اور اطاعت گزار ہے اور ان سے بہترین ہے۔'' عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے کفارہ کا علم نہیں ہو سکا۔

فائدہ:...... مہمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احترام میں کھانا کھانے سے انکار کیا تھا کہ وہ آ جائیں تو ان کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے عذر کی بنا پر ضیافت کا کام بیٹے کے سپرد کر گئے اور اسے تاکید فرما گئے تھے کہ مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے انہیں اس سے آگاہ بھی کر دیا تھا، اس لیے انہیں کھانا کھا لینا چاہیے تھا، گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا، اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ناراضگی کا اظہار کیا، لیکن پھر ضیافت کا حق ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی قسم توڑ دی اور شریعت کا یہی تقاضا ہے کہ اگر قسم توڑنا بہتر ہو تو اس کو توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہیے، کفارہ سے ڈر کر قسم پر اصرار نہیں کرنا چاہیے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شریعت کے ضابطہ کے مطابق قسم توڑ دی اور ظاہر کفارہ بھی دیا ہوگا، جس کا آپ کے بیٹے، یا راوی کو علم نہیں ہو سکا۔

۳۳...... بَاب: فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ، وَأَنَّ طَعَامَ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب ۳۳: کم کھانے میں غمگساری اور ہمدردی کرنے کی فضیلت اور واقعہ یہ ہے کہ دو کا کھانا تین کو کفایت کر جاتا ہے اور اس سے ملتی صورت میں بھی

[5367] ۱۷۸۔(۲۰۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

[5367]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کا کھانا تین افراد کے لیے کافی ہے اور تین افراد کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد امت کو قناعت اور ہمدردی کا سبق دینا ہے کہ کھانا کم ہو تو پھر بھی دوسروں کے ساتھ مواساۃ اور ہمدردی کا رویہ اختیار کرنا چاہیے، دو آدمیوں کا کھانا، تین، چار کے لیے کفایت کر سکتا ہے، اس کا انحصار وسعت ظرفی اور کشادہ دلی پر ہے، جتنا ظرف بڑا ہوگا، اتنی برکت زیادہ ہوگی، کیونکہ ہر وقت اور ہر حالت میں پیٹ بھرنا ضروری نہیں ہے، انسان بعض اوقات تھوڑے کھانے پر بھی گزارہ کر سکتا ہے، صرف حوصلہ کی ضرورت ہے، جو مواساۃ اور ہمدردی کے جذبہ سے پیدا ہوتا ہے۔

[5368] ۱۷۹۔(۲۰۵۹)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ

[5368]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''ایک کا

[5367] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: طعام الواحد يكفي الاثنين برقم (۵۳۹۲)
[5368] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: طعام الواحد يكفي الاثنين برقم (۳۲۵٤) انظر (التحفة) برقم (۲۸۲۸)

کھانا دو کے لیے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہے، اسحاق کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ کے سماع کا ذکر نہیں ہے، اتنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[5369] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

[5369]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5370] ۱۸۰۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ))

[5370]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے۔''

[5371] ۱۸۱۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً))

[5371]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

۳۴...... بَاب: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

باب ۳٤: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

[5372] ۱۸۲۔(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نافع

[5369] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷٤۹)

[5370] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنين برقم (۱۸۲۰) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰۱)

[5371] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۳۳۸)

[5372] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء ان المومن ياكل في معى واحد←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ))

[5372]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

[5373] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5373]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ✲ مِعًى کی، جمع أَمْعَاءٌ ہے، انتڑی، آنت۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مومن آدمی کافر کی طرح کھانا پینا ہی مقصد زندگی نہیں سمجھنا چاہیے، کافر چونکہ زندگی برائے خوردن سمجھتا ہے، اس لیے خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿والذين كفروا يتمتعون وياكلون كما تاكل الانعام﴾ (سورہ محمد) اور مومن زندگی برائے بندگی سمجھتا ہے، اس لیے اس کو خوب پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیے، نیز مومن قناعت پسند ہوتا ہے اور کافر حریص ولالچی، اس لیے دونوں کے کھانے میں بہت تفاوت ہے، سات کا عدد محض کثرت اور مبالغہ کے لیے ہے، حقیقتا سات کا عدد مراد نہیں ہے اور اس میں کم کھانے کی ترغیب دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مومن کو کم خور ہونا چاہیے، بسیار خوری کافروں کا کام ہے، اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کو کھانے میں شریک کرنے سے منع کر دیا تھا، جو کافروں کی طرح بسیار خور تھا، اس حدیث کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہر مومن کم کھاتا ہے اور ہر کافر زیادہ کھاتا ہے۔

[5374] ١٨٣۔(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعاً قَالَ رَأَى

← والكافر ياكل فى سبعة امعاء برقم (١٨١٨) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٦)

[5373] طريق محمد بن عبدالله بن نمير اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الاطعمة باب: المومن ياكل فى معى واحد والكافر ياكل فى سبعة امعاء برقم (٣٢٥٧) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥٠) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق محمد بن رافع تفرد بهما مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٥٧٦) وبرقم (٧٨٦٤)

[5374] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاطعمة باب: المومن ياكل فى معى واحد برقم (٥٣٩٣) انظر (التحفة) برقم (٨٥١٧)

ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ اَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ))

[5374] ۔ امام نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مسکین آدمی کو دیکھا اور اس کے سامنے کھانا رکھنے لگے، اس کے آگے رکھتے رہے اور وہ خوب کھانے لگا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ میرے پاس بالکل نہ آئے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''کافر ہی سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

فائدہ :...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھانے کے وقت کسی نہ کسی کو بلاتے تھے اور اس کو کھانے میں شریک کرتے تھے، اس لیے جب اس مسکین میں کافروں والی خوب پیٹ بھر کر کھانے کی خصلت دیکھی تو کہا، آئندہ اس کو میرے کھانے میں شرکت کے لیے نہ لایا جائے، بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ آدمی ابونہیک آدمی بسیار خور تھا۔

[5375] ١٨٤ ـ (٢٠٦١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ))

[5375] ۔ حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حقیقی مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[5376] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ عن النبي ﷺ بمثله ولم يذكر ابن عمر

[5376] ۔ امام صاحب نے ایک اور استاد سے یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔

[5377] ١٨٥ ـ (٢٠٦٢) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جده عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

[5375] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٥٣)

[5376] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٥٣)

[5377] اخرجه الترمذي في (جامعه) في العلل باب (١) برقم (٤٠١٠) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: المومن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء برقم (٣٢٥٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٠)

[5377] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کامل مومن، ایک آنت سے کھاتا ہے اور نرا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[5378] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[5378] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5379] ١٨٦ـ(٢٠٦٣) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أبيه

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

[5379] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ٹھہرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا، وہ دوہی گئی اور اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی تو اس نے اس کا برتن بھی خالی کر دیا، پھر تیسری دوہی گئی، حتی کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر وہ مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا تو اس نے اس کا دودھ پی لیا، پھر دوسری کے دوہنے کا حکم دیا تو وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کامل مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

فائدہ:......اس قسم کا واقعہ کئی مسلمان ہونے والے کافروں کے ساتھ پیش آیا، ابو غزوان، جہجاہ غفاری، ابو بصرہ غفاری، نضلہ بن عمرو، ثمامہ بن اثال، قاضی عیاض اور امام نووی نے اس حدیث کا مصداق نضلہ بن عمرو کو قرار دیا ہے، لیکن حافظ ابن حجر اس پر مطمئن نہیں ہے، فتح الباری باب المؤمن یاکل معی واحد، ج۹۔

[5378] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦١)

[5379] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء ان المومن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء برقم (١٨١٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٩)

۳۵...... بَاب: لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ

باب ۳۵: کھانے میں عیب نہ نکالے

[5380] ۱۸۷ـ(۲۰٦٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حازم

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ

[5380] ـحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہ نکالا، اگر کسی چیز کی طلب خواہش ہوتی، اسے کھا لیتے اور اگر اس کو ناپسند کرتے چھوڑ دیتے۔

[5381] (...)وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5381] ـامام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5382] (...)وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

[5382] ـامام صاحب یہی روایت ایک اور استاد کی سند سے، اعمش ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... ہر قسم کا حلال اور پاک کھانا، عیب سے مبرا اور پاک ہے، ہاں بعض کھانوں سے انسان کو طبعی مناسبت نہیں ہوتی، اس لیے نفس طعام پر اعتراض کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر کھانے پکانے والے نے کھانا درست نہیں پکایا، اس میں نمک، مرچ کم وبیش ڈالا ہے، یا اس کو اچھی طرح پکایا نہیں ہے تو پھر اگر اس کی دل شکنی مقصود نہیں ہے، بلکہ اصلاح مقصود ہے تاکہ وہ آئندہ خیال رکھے، تو پھر پیار ومحبت کے ساتھ آگاہ کرنے میں کوئی

[5380] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (۳٥٦۳) وفي الاطعمة باب: ما عاب النبي ﷺ طعاما برقم (٥٤۰۹) وابو داود في (سننه) في الاطعمة باب: في كراهية ذم الطعام برقم (۳۷٦۳) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في ترك العيب للنعمة برقم (۲۰۳۱) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: النهي ان يعاب الطعام برقم (۳۲٥۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳٤۰۳)

[5381] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥۳٤۸)

[5382] تقدم تخريجه برقم (٥۳٤۸)

حرج نہیں ہے، لیکن اگر ضیافت کی تحقیر مقصود ہے یا دعوت کرنے والے کی شکر گزاری سے انحراف کے لیے ہے کہ کیا کھانا کھلایا ہے، یا پکانے والے کا مذاق اڑانا مقصود ہے تو پھر جائز نہیں ہے، ہاں انسان اپنی طبعی کراہت کا اظہار کر سکتا ہے کہ میں طبعی طور پر اس کھانے کو پسند نہیں کرتا، اس لیے نہیں کھا رہا۔

[5383] ۱۸۸۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو كُرَیْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِاَبِی كُرَیْبٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی یَحْیٰی مَوْلٰی آلِ جعدة عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ لَّمْ یَشْتَهِهِ سَكَتَ

[5383] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کھانے میں عیب نکالتے نہیں دیکھا، جب اس کی اشتہاء (خواہش) ہوتی اسے کھا لیتے اور اگر اس کی اشتہاء نہ ہوتی، خاموش رہتے۔

[5384] وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَیْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5384] ۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5383] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: النهی ان یعاب الطعام برقم (۳۲۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۵٤٦٥)
[5384] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۳٤۸)

اس کتاب کے کل ابواب (35) اور (201) احادیث ہیں۔

38

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

لباس اور زینت کی کتاب

حدیث نمبر 5385 سے 5585 تک

٣٨...... كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

٣٨. لباس اور زینت کی کتاب

١...... بَاب: تَحْرِيمِ اِسْتِعْمَالِ اَوَانِيَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ لَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب ١: پانی پینے وغیرہ کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہے

[5385] ١ـ(٢٠٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ))

[5385] ـ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ بس اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹاغٹ ڈالتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ يُجَرْجِرُ: غٹاغٹ، مسلسل آواز کے ساتھ۔

فائدہ:...... سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال، کھانے پینے کے لیے ہو یا کسی اور صورت کے لیے مثلاً سرمہ دانی یا سلائی بنانا، ان میں تیل ڈالنا، جمہور کے نزدیک حرام ہے، کیونکہ اس میں اسراف و تبذیر ہے اور انسان کے فخر و غرور اور خود پسندی کے جذبات ابھرتے ہیں، نادار اور محتاج لوگوں کی دل شکنی ہوتی ہے اور کافروں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔

[5386] (. . .) وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ

[5385] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاشربة باب: آنية الفضة برقم (٥٦٣٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الاشربة باب: الشرب فى آنية الفضة برقم (٣٤١٣) انظر (التحفة) برقم (١٨١٨٢)
[5386] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٥٣)

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هولاء عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ((اَنَّ الَّذِي يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ

[5386]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے اساتذہ کی سات سندوں سے بیان کرتے ہیں، علی بن مسہر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ''جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔'' ابن مسہر کے سوا کسی کی روایت میں کھانے اور سونے کا ذکر نہیں ہے۔

[5387] ۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ خالته

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ))

[5387]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ بس اپنے پیٹ میں غٹا غٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔''

۲...... بَاب: تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ، وَإِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ، وَإِبَاحَةِ الْعَلَمِ وَنَحْوِهِ لِلرَّجُلِ، مَالَمْ يَزِدْ عَلٰى أَرْبَعِ أَصَابِعَ

باب ۲: مردوں اور عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے برتن کا استعمال ناجائز ہے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے جائز ہے اور مردوں کے لیے نقش ونگار وغیرہ بشرطیکہ چار انگل سے زائد نہ ہو، جائز ہے

[5388] ۳۔(۲۰۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي

[5387] تقدم تخريجه برقم (۵۳۵۳)

[5388] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الامر باتباع الجنائز برقم (۱۲۳۹) ←

الشَّعْثَاءِ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ

[5388] ۔ معاویہ بن سوید بن مقرن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ کہتے سنا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، آپ نے ہمیں بیمار پرسی، جنازہ کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو دعا دینے، قسم پوری کرنے یا قسم دینے والے کی بات پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو عام کرنے کا حکم دیا اور ہمیں انگوٹھیوں یا سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پینے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے، قسی، ریشم، استبرق اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔

مفردات الحدیث ❶ ابرار القَسَم: اپنی قسم پوری کرنا، بشرطیکہ توڑنا بہتر نہ ہو۔ ❷ ابرار المُقْسِم: قسم اٹھانے والے کی قسم بشرطیکہ اس کو پورا کرنا ممکن ہو، پوری کرنا، مثلاً کوئی انسان قسم اٹھاتا ہے کہ جب تک آپ یہ کام نہیں کریں گے، میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا اور آپ یہ کام کر سکتے ہیں تو آپ یہ کام کر دینا چاہیے، تاکہ اس کی قسم نہ ٹوٹے۔ ❸ مَیَاثِر: میثرۃ کی جمع ہے، وہ گدے جو زمین پر رکھے جاتے ہیں، جو عموماً ریشم اور دیباج سے بنائے جاتے ہیں اور کافر لوگ استعمال کرتے تھے، اگر ریشم اور دیبا کے ہوں تو حرام ہوں گے اور اگر ارغوانی

← وفى المظالم باب: نصر المظلوم برقم (٢٤٤٥) وفى النكاح باب: حق اجابة الوليمة والدعوة برقم (٥١٧٥) وفى الاشربة باب: آنية الفضة برقم (٥٦٣٥) وفى المرض باب: وجوب عيادة المريض برقم (٥٦٥٠) وفى اللباس باب: لبس القسى برقم (٥٨٣٨) وفى باب: الميثرة الحمراء برقم (٥٨٤٩) وفى باب: خواتيم الذهب برقم (٥٨٦٣) وفى الادب باب: تشميت العاطس اذا حمد الله برقم (٦٢٢٢) وفى الاستئذان باب: انشاء السلام برقم (٦٢٣٥) وفى الايمان والنذور باب: قول الله تعالى ﴿واقسموا بالله جهد ايمانهم﴾ برقم (٦٦٥٤) والترمذى فى (جامعه) فى اللباس باب: ما جاء فى ركوب المياثر برقم (١٧٦٠) وفى الادب باب: ما جاء فى كراهية لبس المعصفر للرجل والقسى برقم (٢٨٠٩) والنسائى فى (المجتبى) فى الجنائز باب: الامر باتباع الجنائز ٤/ ٥٤ وفى الايمان والنذور باب: ابرار القسم ٩/ ٦ و ٧ وفى الزينة من السنن باب: النهى عن الثياب القسية ٨/ ٢٠١۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الكفارات باب: ابرار القسم برقم (٢١١٥) وفى اللباس باب: كراهية لبس الحرير برقم (٣٥٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٩١٦)

ہوں تو کفار سے مشابہت کی صورت میں ناجائز ہوں گے۔ ④ قَسِّی: قسّ علاقہ میں ریشم سے بننے والے کپڑے، ریشم کی بنا پر ممنوع ہیں۔ ⑤ استبرق: موٹا ریشم، دیباج، باریک ریشم، بہرحال ریشم کی ہر قسم حرام ہے۔

[5389] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ

[5389]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اشعث بن سلیم ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں قسم کو پورا کرنے یا قسم دینے والے کی تصدیق کرنے کا ذکر نہیں ہے اور اس کی جگہ گم شدہ چیز کے اعلان کا ذکر ہے۔

[5390] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ اِبْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ

[5390]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سند سے زہیر کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں بغیر شک کے قسم پوری کرنے کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں یہ اضافہ کرتے ہیں، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے، کیونکہ جو اس میں دنیا میں پیے گا، آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

[5391] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ اَبِي عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ

[5391]۔ امام صاحب یہی روایت ابو کریب سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں جریر اور ابن مسہر والا اضافہ نہیں ہے۔

[5392] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا اَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي بَهْزٌ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا

[5389] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٥٦)
[5390] تقدم تخريجه برقم (٥٣٥٦)
[5391] تقدم تخريجه برقم (٥٣٥٦)
[5392] تقدم

شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ، إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا: وَرَدُّ السَّلَامِ، وَقَالَ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ۔

[5392]۔ اور یہی روایت پانچ اور اساتذہ کی چار سندوں سے بیان کرتے ہیں، مگر اس میں اسلام عام کرنے کی جگہ سلام کا جواب دینا بیان کیا ہے، اور کہا ہے، آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے چھلہ سے منع فرمایا۔

اور امام صاحب پانچ اور اساتذہ کی چار سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[5393] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ

[5393]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں شک کے بغیر بیان کیا ہے، اسلام کو عام کرنا اور سونے کی انگوٹھی پہننا۔

[5394] ٤۔(٢٠٦٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5394]۔ عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ان کے پاس زمیندار چاندی کے برتن میں پانی لایا تو انہوں نے وہ برتن اسے دے مارا اور کہا،

[5393] تقدم تخريجه برقم (٥٣٥٦)

[5394] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: الاكل في اناء مفضض برقم (٥٤٢٦) وفي الاشربة باب: الشرب في آنية الذهب برقم (٥٦٣٢) وفي باب: آنية الفضة برقم (٥٦٣٣) وفي اللباس باب: لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه برقم (٥٨٣١) وفي باب: افتراش الحرير برقم (٥٨٣٧) وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: في الشرب في آنية الذهب والفضة برقم (٣٧٢٣) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في كراهية الشرب في آنية الذهب والفضة برقم (١٨٧٨) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: كراهية لبس الحرير برقم (٣٥٩٠) وفي الاشربة باب: الشرب في آنية الفضة برقم (٢٤١٤) انظر (التحفة) برقم (٣٣٦٨)

میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں اسے کہہ چکا ہوں، مجھے اس برتن میں پانی نہ پلانا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور دیباج وحریر نہ پہنو، کیونکہ یہ چیزیں، ان کے لیے (کافروں کے لیے) دنیا میں ہے اور تمہارے لیے قیامت کے دن آخرت میں ہیں۔

[5395] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[5395]۔ امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن عکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

[5396] (. . .) و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ قَالَ سمعت عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5396]۔ امام صاحب مختلف سندوں سے ابن عکیم سے بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور مذکورہ بالا روایت بیان کی اور قیامت کے دن کا ذکر نہیں کیا۔

[5397] (. . .) و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَآءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

[5397]۔ عبد الرحمٰن یعنی ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، میں حضرت حذیفہ کے پاس مدائن میں تھا، انہوں نے پانی مانگا تو ان کے پاس ایک انسان چاندی کا برتن لایا، آگے ابن عکیم کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[5398] (. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ

[5395] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٦١)
[5396] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)
[5397] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)
[5398] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)

اَبِی عَدِیّ ح و حَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِی الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوا اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰی

[5398]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے معاذ کی حدیث اور سند کی طرح بیان کرتے ہیں اور کسی نے بھی حدیث میں یہ بیان نہیں کیا، میں حذیفہ کے پاس تھا، صرف معاذ یہ بیان کرتا ہے، باقیوں نے صرف یہ کہا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔

[5399] (. . .) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَيْلٰی عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا

[5399]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا اساتذہ کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دھقان کو برتن دے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کے برتن میں پینا حرام ہے اور روکنے کے باوجود اگر کوئی اس میں پانی پلائے تو اس کو سرزنش اور توبیخ کی جا سکتی ہے اور اسے سزا بھی دی جا سکتی ہے اور اگر انسان کوئی ایسا کام کرے جس پر دوسروں کو خلجان ہو سکتا ہو تو اس کا سبب اور دلیل یا وجہ بیان کرنا چاہیے۔

[5400] ٥۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَيْلٰی قَالَ اسْتَسْقٰی حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِیٌّ فِی اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِی آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوا فِی صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْيَا))

[5400]۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک مجوسی نے انہیں چاندی کے برتن میں پیش کیا تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''نہ ریشم پہنو اور نہ دیباج اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ یہ برتن دنیا میں ان کے لیے (کافروں کے لیے) ہیں۔

[5399] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)
[5400] تقدم تخريجه برقم (٥٣٦١)

مفردات الحديث ✲ صِحاف: صَحْفَة کی جمع ہے، پلیٹ، رکابی۔

[5401] ٦-(٢٠٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

[5401]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازہ کے پاس ایک ریشمی دھاری دار جوڑا دیکھا تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اے کاش، آپ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن لوگوں کے لیے اور وفد کے لیے جب وہ آپ کے پاس آئے پہن لیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو تو بس وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، یعنی کافر۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس قسم کے جوڑے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ مجھے عنایت کیا ہے، حالانکہ آپ عطارد کے حلہ (جوڑا کے بارے میں جو کہہ چکے ہیں، آپ کو معلوم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مکہ میں اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا۔

مفردات الحديث ✲ ❶ حُلّة: جوڑا، تہبند اور چادر جب ایک ہی کپڑے کے ہوں۔ ❷ سیراء: ریشمی دھاریوں والا، اہل تحقیق اور ماہر عربی دان حلة سیراء کو مرکب اضافی پڑھتے ہیں،، اگرچہ امام قرطبی اور امام خطابی اس کو مرکب توصیفی حلةً سیراء قرار دیتے ہیں۔ ❸ لاخلاق له: اس کا کوئی حصہ نہیں ہے، یعنی آخرت کو جسے بے نصیب ہوگا، کفر کی وجہ سے یا مسلمان ہونے کی صورت میں دنیا میں ہمیشہ پہننے کی وجہ سے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن اچھے اور عمدہ کپڑے زیب تن کرنا چاہیے اور وفود کے

[5401] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: يلبس احسن ما يجد برقم (٨٨٦) وفي الهبة باب: هدية ما يكره لبسها برقم (٢٦١٢) وابو داود في (سننه) في الصلاة باب: اللبس للجمعة برقم (١٠٧٦) والنسائي في (المجتبى) في الجمعة باب: الهيئة للجمعة ٣/ ٩٦ و ٩٧۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٣٥)

سامنے خوش پوشی کا اظہار ہوسکتا ہے، نیز مسلمان اپنے کافر عزیز و اقارب کو تحفہ تحائف دے سکتا ہے اور ان سے حسن سلوک کرسکتا ہے اور مردوں کو ریشمی لباس تحفہ میں دیا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ اسے اپنی عورتوں کو پہنا سکتے ہیں، یا بیچ سکتے ہیں، کافر اگرچہ شوافع کے نزدیک احکام شرعیہ کے مکلف ہیں، لیکن وہ اس کی پابندی نہیں کرتے، اور اپنے آپ کو آزاد تصور کرتے ہیں اور احناف کے نزدیک، احکام شرعیہ کے مخاطب نہیں ہیں، لیکن ایک مسلمان غلط کاموں میں ان کا تعاون نہیں کرسکتا، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحفہ خود پہننے کے لیے نہیں دیا تھا، بلکہ اس لیے دیا تھا کہ وہ اپنی عورتوں میں سے کسی کو دے دے۔

[5402] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ

[5402]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے چار اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[5403] ۷۔(. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))** فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ **((شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))** قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ **((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا**

[5402] طريق ابن نمير اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر النهي عن لبس السيرا برقم (٥٣١٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٥١) وطريق ابي بكر بن ابي شيبة وطريق محمد بن ابي بكر المقدسي وطريق سويد بن سعيد تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٥) وبرقم (٨١٩٤) وبرقم (٨٤٩٩)

[5403] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦١٣)

إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا) وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))

[5403] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا، بازار میں ایک ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت کر رہا ہے، وہ ایسا آدمی تھا، جو بادشاہوں کے پاس جاتا اور ان سے انعام پاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا ہے، وہ بازار میں ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت کرنا چاہتا ہے، اے کاش، آپ اسے خرید لیں اور عربی وفود جب آپ کے پاس آئیں تو اسے پہن لیں اور میرے خیال میں یہ بھی کہا جمعہ کے دن پہن لیں، میرے خیال کے مطابق یہ بھی کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ''اس کو دنیا میں صرف وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' اس کے کچھ عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اس قسم کے جوڑے لائے گئے تو آپ نے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، ایک جوڑا اسامہ بن زید کی طرف بھیجا اور ایک جوڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو دوپٹے بنا دو۔'' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا جوڑا اٹھا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ بھیج دیا ہے، حالانکہ آپ کل عطارد کے جوڑے کے بارے میں جو فرما چکے ہیں، آپ کو معلوم ہے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ تجھے اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ اسے پہن لو، لیکن میں نے تو اس لیے بھیجا، اس سے اپنی ضرورت پوری کرلو۔'' رہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تو وہ اپنا جوڑا پہن کر چل پڑے تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسی نظر سے دیکھا کہ وہ سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حرکت کو برا محسوس کیا ہے تو عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کس نظر سے دیکھ رہے ہیں، آپ ہی نے تو مجھے یہ بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا کہ تو اسے پہن لے، بلکہ میں نے تو تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لیے دوپٹے بنا، ان میں تقسیم کر دے۔''

مفردات الحديث

❊ ① يقيم في السوق: بازار میں بیچ رہا ہے۔ ② خُمُر: خِمَار کی جمع ہے، دوپٹہ۔

[5404] ۸۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ

[5404] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: اللبس للجمعة برقم (۱۰۷۷) وفي اللباس باب: ما جاء في لبس الحرير برقم (٤٠٤١) والنسائي في (المجتبى) في العيدين باب: الزينة للعيدين ۳/ ۱۸۱۔ انظر (التحفة) برقم (٦٨٩٥) وبرقم (٦٩٨٧)

وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰی بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ)) قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰی اَتٰی بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهٖ)) فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ))

[5404] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے پایا تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی، اے اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں اور عید کے موقعہ پر اور وفد کے لیے خوش پوشی کا اظہار فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو بس ان لوگوں کا لباس ہے، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، حضرت ٹھہرے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیباج کا جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر بڑھے، حتی کہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ کہہ چکے ہیں، ''یہ تو بس ان لوگوں کا لباس ہے، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' یا ''اسے تو بس وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' پھر آپ نے یہ مجھے بھیج دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جواب دیا اور اسے بیچ کر، اس سے اپنی ضروری پوری کر لو۔''

[5405] (. . .) و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5405] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[5406] ۹۔(. . .) حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِی اَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ

[5405] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٣٧١)

[5406] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء برقم (٢١٠٤) انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٧)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَآءً مِّنْ دِیبَاجٍ اَوْ حَرِیرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوِ اشْتَرَیْتَهٗ فَقَالَ ((اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ)) فَاُهْدِیَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ سِیَرَآءُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَیَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَیَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِیهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا))

[5406] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد کے خاندان کے کسی آدمی کے پاس، دیباج یا ریشم کی قبا دیکھی تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے کاش! آپ اسے خرید لیں تو آپ نے فرمایا: ''اس کو صرف وہ لوگ پہنتے ہیں، جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک دھاری دار ریشمی جوڑا تحفہ میں ملا تو آپ نے وہ مجھے (عمر رضی اللہ عنہ) بھیج دیا، میں نے کہا، آپ نے یہ میری طرف بھیج دیا ہے، حالانکہ میں اس کے بارے میں جو کچھ آپ نے فرمایا تھا، آپ سے سن چکا ہوں؟'' آپ نے فرمایا: ''میں نے تو تجھے صرف اس لیے بھیجا ہے، تاکہ تم اس سے فائدہ اٹھالو۔''

[5407] (. . .) وحَدَّثَنِی ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیهِ اَنَّ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِیثِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا

[5407] ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عطارد کے خاندان کے ایک آدمی پر جیسا کہ مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تو تیری طرف صرف اس لیے یہ بھیجا تاکہ اس سے فائدہ اٹھالو اور میں نے یہ اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو۔''

[5408] (. . .) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی یُحَدِّثُ قَالَ حدثنی یَحْیٰی بْنُ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِی الْاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّیبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُولُ رَاٰی عُمَرُ عَلٰی رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰی بِهَا النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیثِهِمْ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتُصِیبَ بِهَا مَالًا))

[5407] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٧٣)

[5408] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من تجمل للوفود برقم (٦٠٨١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: صفة الاستبرق ٨/ ١٩٨۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٣)

[5408]۔ یحییٰ بن ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے استبرق کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا، وہ دیباج جو موٹا اور کھردرا ہو تو اس نے کہا، میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو استبرق کا جوڑا پہنے دیکھا تو وہ جوڑا لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آگے مذکورہ بالا راویوں کی طرح حدیث بیان کی، ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''میں نے تیری طرف صرف اس لیے بھیجا ہے، تاکہ تم اس سے مال و دولت حاصل کرلو۔''

[5409] ١٠۔(٢٠٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الملك عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِي اَسْمَاءُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ اَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلَى اَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا

[5409]۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبد اللہ جو عطارد کی اولاد کے ماموں تھے، بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور کہا، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں، کپڑوں کے نقش و نگار، ارغوانی گدے اور پورے رجب کے روزے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا، جو تو نے رجب کے بارے میں کہا تو وہ انسان جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا ہے، رہا جو تو نے کپڑے کے نقش و نگار کے بارے میں کہا ہے تو میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے،

[5409] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير برقم (٤٠٥٤) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في كراهية الحرير والديباج برقم (٢٨١٧) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: لبس الحرير والديباج في الحرب برقم (٢٨١٩) وفي اللباس باب: الرخصة في العلم في الثوب برقم (٣٥٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢١)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، ''ریشم وہی پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ نقش ونگار اس میں داخل نہ ہو، رہے انتہائی سرخ (ارغوانی) گدے تو یہ عبداللہ کا گدا ہے اور وہ ارغوانی تھا تو میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا، یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے اور انہوں نے میرے سامنے ایک ارغوانی کسروانی جبہ پیش کیا، جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن دیباج سے سلے ہوئے تھے اور انہوں نے بتایا، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک ان پاس تھا، جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے لے لیا اور نبی اکرم ﷺ اسے پہنتے تھے اور ہم اسے صحت یابی کے لیے دھو کر بیماروں کو پلاتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **العَلَمُ فی الثوب:** کپڑے کے نقش ونگار، بیل بوٹے۔ ❷ **اُرْجُوان:** انتہائی سرخ رنگ، اگر گدا نے سرخ ریشم کا تو جائز نہیں ہے، ریشم کے علاوہ سرخ گدا جائز ہے۔ ❸ **کیف بمن یصوم الابد:** یہ بات وہ کیسے کہہ سکتا ہے، جو ممنوعہ ایام کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔ ❹ **خفتُ ان یکون العَلَمُ منه:** مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ریشمی نقش ونگار ریشم کے حکم میں نہ ہوں۔ ❺ **طَیالسة:** طیلسان کی جمع ہے، بادشاہوں اور سرداروں کا مخصوص لباس۔ ❻ **کِسْرَوانیه:** کسریٰ ایران کی طرف منسوب۔ ❼ **لِبنة:** گریبان کا نقش۔ ❽ **فُروج الجبة:** جبہ کا دامن۔ ❾ **خُرْجان:** اگلا اور پچھلا چاق۔ **المکفوف:** سلا ہوا، گریبان، آستین اور دامن پر ریشمی بیل بوٹے، بشرطیکہ چار انگلی سے زائد نہ ہوں، جائز ہیں۔

فائدہ: ......حضرت اسماء نے رسول اللہ ﷺ کا جبہ دکھایا، تاکہ یہ معلوم ہو سکے، ریشم کے نقش ونگار ریشم کے حکم میں نہیں ہیں۔

[5410] ۱۱۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ سَعِیدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِیفَةَ بْنِ کَعْبٍ اَبِی ذِبْیَانَ قَالَ سمعت

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ یَخْطُبُ یَقُولُ اَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَائَکُمُ الْحَرِیرَ فَاِنِّی سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ))

[5410]۔ ابوذبیان خلیفہ بن کعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا، خبردار، اپنی عورتوں کو ریشمی لباس نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے عمر بن خطاب کو یہ کہتے سنا، رسول اللہ ﷺ

[5410] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: لبس الحریر للرجال وقدر ما یجوز منه برقم (۵۸۳٤) والنسائی فی (المجتبی) فی باب: التشدید فی لبس الحریر وان من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة انظر (التحفة) برقم (۱۰٤۸۳)

نے فرمایا: ''ریشم نہ پہنو، کیونکہ جس نے اسے پہنا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔

فائدہ :...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے عموم سے یہ سمجھتے تھے کہ ریشم مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے حرام ہے، بعض صحابہ اور تابعین کا یہی موقف تھا، لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپ نے حضرت علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ ریشمی جوڑے کے دوپٹے بنا کر عورتوں کو دے دیں اور سنن اور منصور احمد کی روایت ہے، جسے ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے، کہ آپ نے ریشم اور سونے کو مردوں کے لیے حرام قرار دیا اور عورتوں کے لیے حلال ٹھہرایا۔

[5411] ١٢۔(. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هٰذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ

[5411]۔ ابو عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا، اے عتبہ بن فرقد! صورت حال یہ ہے کہ تیرے پاس جو مال ہے، وہ تیری محنت و مشقت کا نتیجہ نہیں ہے، نہ تیرے باپ کی محنت کی کمائی ہے اور نہ تیری ماں کی محنت کا ثمرہ ہے، اس لیے مسلمانوں کو ان کے گھروں میں اس سے سیر کرو، جس سے تم اپنے گھر میں سیر ہوتے ہو اور اپنے آپ کو عیش و عشرت، مشرکوں کے لباس اور شکل و صورت اور ریشم کے لباس سے بچاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے، مگر اتنی مقدار سے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی دو انگلیاں، درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی دونوں ملا کر بلند، (ظاہر) کیں عاصم نے کہا، یہ خط میں موجود ہے اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں بلند کیں۔

[5411] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه برقم (٥٨٢٨) وبرقم (٥٨٢٩) وبرقم (٥٨٣٠) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: ما جاء في لبس الحرير برقم (٤٠٤٢) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: الرخصة في لبس الحرير ٨/ ١٧٧۔ وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: لبس الحرير والديباج في الحرب برقم (٢٨٢٠) وفي اللباس باب: الرخصة في العلم في الثوب برقم (٣٥٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٩٧)

[5412] ۱۳ـ(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ

[5412] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے، نبی اکرم ﷺ سے ریشم کے بارے میں ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5413] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هٰكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ

[5413] ۔ابو عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس حضرت عمر کا خط پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم وہی پہنتا ہے، جس کا آخرت میں اس میں کوئی حصہ نہیں ہے، مگر اتنی مقدار۔'' ابو عثمان نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا، میں نے دیکھا، وہ دونوں انگلیاں طیالسہ کے اطراف کے بقدر ہیں، جب میں نے طیالسہ دیکھا۔

مفردات الحديث

✽ ازرار: زِر کی جمع ہے، بٹن، گھنڈی، مراد اطراف و جوانب ہیں۔

[5414] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

[5414] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5415] ۱٤ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ

[5412] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٧٨)

[5413] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

[5414] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

[5415] تقدم تخريجه برقم (٥٣٧٨)

اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِى الْاَعْلَامَ

[5415] ۔ ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، جبکہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذربائیجان یا شام میں تھے، حمد وصلاۃ کے بعد، رسول اللہ ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا ہے، مگر اتنا دو انگلیوں کے بقدر، ابوعثمان کہتے ہیں، ہم نے یہ سمجھنے میں تاخیر نہیں کی کہ ان کا مقصد نقش ونگار ہے۔

مفردات الحدیث ✵ عَتَّمَ: تاخیر یا دیر کرنا۔

[5416] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِى عُثْمَانَ

[5416] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور ابوعثمان کا قول بیان نہیں کرتے۔

[5417] ۱۵ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَاَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَ حَدَّثَنَا . وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

[5417] ۔ امام صاحب اپنے چھ اساتذہ سے حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ میں فرمایا، نبی اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر دو، یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر۔

[5418] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5418] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کپڑے میں تین، چار انگلی کے بقدر ریشمی نقش ونگار یا گل بوٹوں کی

[5416] تقدم تخریجه برقم (٥٣٧٨)

[5417] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی الحریر والذهب برقم (١٧٢١) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٥٩)

[5418] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٣٨٦)

گنجائش ہے، لیکن آج بدقسمتی سے نوجوان ریشم پہننے سے عار محسوس نہیں کرتے، جبکہ حضور اکرم ﷺ کا صریح فرمان ہے کہ دنیا میں ریشم پہننے والے کو آخرت میں ریشم کی کوئی چیز دستیاب نہ ہوگی۔

[5419] ١٦-(٢٠٧٠)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سمع

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ((نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ))فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا ((لِي قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ)) فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ

[5419]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دیباج کی قبا پہنی، جو آپ کو تحفتاً دی گئی تھی، پھر آپ نے اسے جلدی کھینچ ڈالا اور اسے حضرت عمر بن خطاب کی طرف بھیج دیا، آپ سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے فوراً ہی اتار ڈالا ہے،تو آپ نے فرمایا: ''مجھے جبریل علیہ السلام نے اس سے منع کر دیا ہے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ایک چیز آپ نے ناپسند فرمائی ہے اور وہ مجھے عطا کر دی ہے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے وہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دی، صرف اس لیے دی ہے کہ تم اسے بیچ لو۔'' تو انہوں نے وہ دو ہزار درہم میں فروخت کر دی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے، جب ابھی آپ کو ریشم پہننے سے منع نہیں کیا گیا تھا، جب آپ نے ریشمی قبا پہن لی تو فوراً جبرائیل نے آ کر اس سے منع کر دیا اور آپ نے تعمیل حکم کرتے ہوئے، اس وقت اسے اتار ڈالا، جس سے معلوم ہوا، جبرائیل قرآن کے علاوہ بھی احکام وہدایات لے کر آپ کے پاس آتے تھے، چونکہ ریشم کا استعمال صرف مردوں کے لیے منع ہے، اس لیے آپ نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے بیچنے کا حکم دیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا، اگر کسی کے فعل کے بارے میں کوئی خلجان ہو تو وہ متعلقہ آدمی کے سامنے پیش کر کے اسے حل کروالینا چاہیے، خواہ مخواہ دل میں اس کے بارے میں بدظنی پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ اور یہ اور واقعہ ہے ''مشرک'' کو دینے کا واقعہ اس سے الگ ہے۔

[5419] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر نسخ ذلك ٨/ ٢٠٠۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٢٥)

[5420] ١٧-(٢٠٧١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ سِيَرَآءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ))

[5420] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کوتحفہ میں ریشمی دھاری دار جوڑا دیا گیا اور آپ نے وہ مجھے بھیج دیا تو میں نے وہ پہن لیا، پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے اور آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں، یہ اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اس کو پہن لو، میں نے تو صرف اس لیے یہ بھیجا تھا کہ تم اسے پھاڑ کر عورتوں میں دوپٹے بانٹ دو۔''

[5421] (. . .)وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَوْفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي

[5421]۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، معاذ کی روایت میں ہے، آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے، میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا، اس میں حکم دینے کا ذکر نہیں ہے۔

مفردات الحديث ❊ أَطَرْتُهَا: میں نے اسے تقسیم کر دیا۔

[5422] ١٨-(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

[5420] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: ما جاء في لبس الحرير برقم (٤٠٤٣) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: ذكر الرخصة للنساء في لبس السيرا ٨/ ١٩٧ـ انظر (التحفة) برقم (١٠٣٢٩)

[5421] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٨٧)

[5422] تقدم تخريجه برقم (٥٣٨٧)

ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ ((شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) و قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ

[5422] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دومہ علاقہ کے رئیس اکیدر نے نبی اکرم ﷺ کو ریشم کپڑا تحفتاً بھیجا، آپ نے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''اسے فاطمات میں دوپٹے بنا کر تقسیم کر دو۔''

ابوبکر اور ابوکریب، بین الفواطم کی جگہ بین النسوۃ (عورتوں میں) کہتے ہیں۔

فائدہ :...... فواطم سے مراد، رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد اور حضرت حمزہ کی بیٹی فاطمہ ہے، بعض نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی بیوی فاطمہ بنت شیبہ کو بھی داخل کیا ہے۔

[5423] ١٩۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وهب

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

[5423] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھاری دار ریشمی جوڑا دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں بانٹ دیا۔

[5424] ٢٠۔(٢٠٧٢)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُوكَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الاصم

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا))

[5424] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سندس کا ایک جبہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ نے یہ مجھے بھیجا ہے، حالانکہ آپ اس کے بارے میں جو فرما چکے

[5423] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: ما يكره لبسها برقم (٢٦١٤) وفي النفقات باب: كسوة المراة بالمعروف برقم (٥٣٦٦) وفي اللباس باب: الحرير للنساء برقم (٥٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٩٩)

[5424] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٨٦)

ہیں، آپ کو معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو، میں نے تو صرف اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ اٹھالو۔''

[5425] ٢١ ـ(٢٠٧٣)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيرَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْآخِرَةِ))

[5425] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

[5426] ٢٢ ـ(٢٠٧٤)وحَدَّثَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى الرَّازِىُّ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِىُّ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ حَدَّثَنِى شَدَّادٌ اَبُو عَمَّارٍ

عَنْ اَبِى اُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْآخِرَةِ))

[5426] ۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

[5427] ٢٣ ـ(٢٠٧٥)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ عَنْ اَبِى الْخَيرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ اُهْدِىَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا يَنْبَغِى هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ))

[5427] ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی قبا تحفہ میں دی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا، پھر اس میں نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا تو اسے بڑی سختی سے ناپسند کرتے ہوئے کھینچ ڈالا، پھر فرمایا: ''یہ حدود کے پابند متقی لوگوں کے شایان شان نہیں۔''

[5425] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى اللباس باب: كراهية لبس الحرير برقم (٣٥٨٨) انظر (التحفة) برقم (٩٩٨)

[5426] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٨٨٠)

[5427] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الصلاة باب: من صلى فى فروج حرير ثم نزعه برقم (٣٧٥) وفى اللباس باب: القباء وفروج حرير وهو القباء برقم (٥٨٠١) والنسائى فى (المجتبى) فى القبلة باب: الصلاة فى الحرير ٢/ ٢١۔ انظر (التحفة) برقم (٩٩٥٩)

[5428] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِى اَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدُ بْنُ اَبِى حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَاد

[5428]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٣...... بَاب: اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ اَوْ نَحْوُهَا

باب ۳: خارش وغیرہ کی بنا پر مرد کے لیے ریشم پہننا جائز ہے

[5429] ٢٤۔(٢٠٧٦) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِى الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِى السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا

[5429]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ایک سفر میں ریشمی قمیص پہننے کی رخصت دی، کیونکہ ان دونوں کو خارش یا کوئی اور تکلیف تھی۔

مفردات الحدیث ✲ حِكَّة: خارش۔

[5430] (. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى السَّفَرِ

[5430]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس نے سفر کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ:...... جمہور کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر خارش یا کسی اور عذر کی بنا پر خالص ریشم پہننا جائز ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر بانا ریشم کا ہو اور تانا غیر ریشمی ہو تو پھر جائز ہے، خالص ریشم صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔

[5431] ٢٥۔(. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

[5428] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٩٤)

[5429] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد باب: الحرير فى الحرب برقم (٢٩١٩) وابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى لبس الحرير لعذر برقم (٤٠٥٦) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة من السنن باب: الرخصة فى لبس الحرير ٨/ ٢٠٢۔ وابن ماجه فى (سننه) فى اللباس باب: من رفض له لبس الحرير برقم (٥٣٩٢) انظر (التحفة) برقم (١١٦٩)

[5430] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٣٩٦)

[5431] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: الحرير فى الحرب برقم (٢٩٢١) ←

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

[5431] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی، یا زبیر بن عوام اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت ان کو خارش کے سبب دی گئی۔

[5432] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه

[5432] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5433] ٢٦۔(. . .) و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قتادہ ان انسا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا

[5433] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ایک جنگ میں، ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی۔

فائدہ:...... جوؤں کی بنا پر خارش پیدا ہو گئی تھی، جنگ کا موقعہ تھا، اس لیے آپ نے ریشمی قمیص کی رخصت دے دی۔

٤...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَر

باب ٤: مردوں کے لیے زرد رنگ میں رنگے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے

[5434] ٢٧۔(٢٠٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهُ

← وبرقم (٢٩٢٢) وفي اللباس باب: ما يرخص للرجال من الحرير والحكة برقم (٥٨٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٤)

[5432] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٣٩٨)

[5433] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرير في الحرب برقم (٢٩٢٠) والترمذي في (جامعه) في اللباس باب: ما جاء في الرخصة في لبس الحرير ى الحرب برقم (١٧٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٤)

[5434] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر النهي عن لبس المعصفر برقم (٥٣٣١) انظر (التحفة) برقم (٨٦١٣)

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَىَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ((اِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا))

[5434] ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں، اس لیے ان کو مت پہنو۔''

مفردات الحدیث ✲ عُصْفُرْ: ایک سرخی مائل زرد رنگ کی بوٹی ہے، جس سے عرب کپڑے رنگتے تھے۔

[5435] (. . . .)و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

[5435] امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5436] ۲۸۔(. . . .)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ الْمُوصِلِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ ﷺ عَلَىَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اَاُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ ((بَلْ اَحْرِقْهُمَا))

[5436] ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو (کسنبے) زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: ''کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' میں نے عرض کیا، میں انہیں دھو دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''بلکہ ان کو جلا دو۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، عورتوں کے لیے کپڑوں کو زرد کسنبا رنگ دینا جائز ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ''تیری ماں نے اسے پہننے کا حکم دیا ہے''، لیکن مردوں کے لیے جائز نہیں ہے، اس لیے آپ نے سختی سے روکتے ہوئے، ان کو جلانے کا حکم دیا، لیکن بقول امام نووی صحابہ و تابعین کی اکثریت نے اس کو جائز قرار دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، زرد رنگ گہرا اور شوخ ہو جس سے عورتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہو تو جائز نہیں، اگر ہلکا پیلا رنگ ہو تو جائز ہے، کیونکہ بعض روایات سے زرد رنگ کا کپڑا پہننا جائز معلوم ہوتا ہے، اس صورت میں جائز نہیں جب کافروں سے مشابہت پیدا ہوتی ہو، یا جب بعد میں رنگا گیا ہو۔

[5435] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٠١)

[5436] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر النهي عن لبس المعصفر ٨/ ٢٠٣ و ٢٠٤۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٣٠)

[5437] ۲۹ـ(۲۰۷۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ

[5437] ـ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، ریشمی اور کسنبے رنگ میں رنگے کپڑے پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قراءت قرآن سے منع فرمایا۔

[5438] ۳۰ـ(. . .)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

[5438] ـ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے، رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے، سونا پہننے اور زرد رنگ میں رنگے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

[5439] ۳۱ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

[5439] ـ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی لباس پہننے، رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے اور زرد رنگ میں رنگے لباس پہننے سے منع فرمایا۔

۵...... بَاب: فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحِبَرَةِ

باب ۵: دھاری دار کپڑوں کا لباس پہننے کی فضیلت

[5440] ۳۲ـ(۲۰۷۹)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

[5437] تقدم تخريجه في الصلاة باب: النهى عن قراة القرآن فى الركوع والسجو برقم (۱۰۷۵)

[5438] تقدم تخريجه برقم (۱۰۷۵)

[5439] تقدم تخريجه برقم (۱۰۷۵)

[5440] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: البرود والحر والشملة برقم (۵۸۱۲) وابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى لبس الحبرة برقم (۴۰۶۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۵)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَیُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَعْجَبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ

[5440]۔ جناب قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کون سا لباس رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھا، یا رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا؟ انہوں نے کہا، دھاری دار یا منقش یمنی چادر۔

[5441] ۳۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ

[5441]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں سے یمنی دھاری دار منقش چادر پسند تھی۔

مفردات الحدیث

✽ حِبَرَۃ : بروزن عِنَبَہ: دھاری دار منقش یمنی چادر جو بقول بعض سبز رنگ کی ہوتی ہے جو اہل جنت کا لباس ہے اور بقول ابن بطال روئی سے بنتی تھیں اور اہل یمن کے ہاں سب سے عمدہ اور اشرف لباس تھا، جس سے ثابت ہوتا ہے، اعلیٰ اور عمدہ اور خوبصورت لباس پہننا پسندیدہ ہے۔

٦...... بَاب :التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ وَالْيَسِيرِ، فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا، وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعَرِ، وَمَا فِيهِ أَعْلَامٌ

باب ٦: لباس میں تواضع اختیار کرنا اور موٹے جھوٹے اور تھوڑے لباس اور بستر وغیرہ پر اکتفا کرنا اور بالوں کا بنا ہوا اونی اور منقش لباس پہننا جائز ہے

[5442] ٣٤۔(٢٠٨٠)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حميد عَنْ اَبِی بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِی هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

[5441] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس باب: البرود والحر والشملة برقم (١٧٨٧) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة من السنن باب: لبس الحبرة ٨/ ٢٠٣۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٣)

[5442] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فرض الخمس باب: ما ذكر من درع النبی ﷺ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه برقم (٣١٠٨)ﷺفی اللباس باب: الاكسية والخمائص برقم (٥٨١٨) وابو داود فی (سننه) فی اللباس باب: لباس الغليظ برقم (٤٠٣٦) والترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی الصوف برقم (١٧٣٣) وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: لباس رسول الله ﷺ برقم (٣٥٥١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩٣)

[5442] ۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا تو انہوں نے یمن میں بنائی جانے والی ایک موٹی تہبند اور ایک کمبل نکالا جس کو مُلَبَّدہ کہتے ہیں اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان کپڑوں میں قبض کی گئی۔

مفردات الحديث ❋ مُلَبَّدة: مختلف ٹکڑوں کو ملا کر بنائی گئی یا پیوند لگی لوئی۔

[5443] ٣٥۔(. . .) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا

[5443] ۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک تہبند اور ایک پیوند لگی ہوئی لوئی نکالی اور فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں میں وفات پائی، ابن ابی حاتم نے اپنی حدیث میں کہا، ایک موٹی تہبند۔

[5444] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا

[5444] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں بھی موٹی تہبند کہا ہے۔

[5445] ٣٦۔(٢٠٨١) وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ

[5445] ۔ امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ بالوں کا کمبل جس پر پالان کی تصویر بنی ہوئی تھی، اوڑھ کر نکلے۔

[5443] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٠٩)

[5444] تقدم تخريجه برقم (٥٤٠٩)

[5445] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الفضائل باب: فضائل اهل بيت النبي ﷺ برقم (٦٢١١) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في لبس الصوف والشعر برقم (٤٠٣٢) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الثوب الاسود برقم (٢٨١٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٥٧)

مفردات الحدیث ❶ مِرْط: کمبل جو اون، بالوں یا کتان یا ریشم سے بنایا جاتا ہے۔ ❷ مُرَحَّل: جس پر پالان کی تصویر بنی ہو، جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، بے جان چیز کی تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5446] ۳۷۔(۲۰۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِی يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

[5446] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا وہ گاؤ تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

مفردات الحدیث ❶ أدَم: أدیم کی جمع ہے، رنگا ہوا چمڑا۔ ❷ لِیف: کھجور کی چھال۔

[5447] ۳۸۔(...) وحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِی يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ

[5447] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، محض چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[5448] (...) وحَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَاعُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی حَدِيثِ اَبِی مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ

[5448] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں فِراش کی جگہ ضِجَاع ہے، جس پر لیٹا جاتا ہے اور ابو معاویہ کی حدیث میں، اس پر آپ سوتے تھے۔

فائدہ :...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لباس اور بستر کے بارے میں کسی تکلف میں نہیں پڑتے تھے، جو موٹا جھوٹا اور معمولی لباس اور فراش (بستر) میسر آتا اس پر قناعت فرماتے۔

[5446] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: (۳۲) برقم (۲٤٦٩) انظر (التحفة) برقم (۱۷۰٦٤)

[5447] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی فراش النبی ﷺ برقم (۱۷٦۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۰۷)

[5448] طريق ابی بكر بن ابی شيبة اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: ضجاع آل محمد ﷺ برقم (٤١٥١) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٤) وطريق اسحاق بن ابراهيم اخرجه ابو داود فی (سننه) فی اللباس باب: فی الفراش برقم (٤١٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٠٢)

٧...... بَاب: جَوَازِ اِتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب ۷: قالین یا غالیچہ رکھنا جائز ہے

[5449] ۳۹۔(۲۰۸۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ ((اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا)) قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ ((اَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ))

[5449]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے قالین رکھے ہیں؟'' میں نے عرض کیا، ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اب جلد ہی ہوں گے۔''

مفردات الحدیث ✻ اِنْماط: نَمَطٌ کی جمع ہے، بستر کے ابرہ یعنی دہرے کپڑے کی اوپر کی تہ کو یا بستر پوش کو کہتے ہیں، قالین اور غالیچہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث میں آپ نے فتوحات کے سبب مال و دولت کے حصول اور آسائشوں کی فراہمی کی پیشین گوئی فرمائی، جو حرف بحرف پوری ہوئی، خلفائے راشدین کے دور میں فتوحات کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ہر قسم کی سہولتیں اور آسانیاں میسر آئیں۔

[5450] ۴۰۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا)) قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ ((اَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ)) قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِي نَمَطٌ فَاَنَا اَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهَا سَتَكُونُ))

[5450]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے

[5449] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: الانماط ونحوها للنساء برقم (٥١٦١) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الفراش برقم (٤١٤٥) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: الانماط ٨/ ٢١٨۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٩)

[5450] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٣١) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في الرخصة في اتخاذ الانماط برقم (٢٧٧٤) انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٣)

فرمایا: ”کیا تم نے قالین رکھے ہیں؟“ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، یہ عنقریب ہوں گے۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میری بیوی کے پاس ایک غالیچہ ہے، میں کہتا ہوں، اسے مجھ سے دور کر دو، وہ کہتی ہے، رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں، ”یہ عنقریب ہوں گے۔“

[5451] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَأَدَعُهَا

[5451]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں، یعنی قالین کو گھر سے نہیں نکالتا۔

فائدہ: ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ زیب و زینت دنیا سے احتراز کرنے کے لیے بیوی کو غالیچہ گھر سے نکال دینے کی بات کرتے تو وہ آگے سے کہتی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے میسر آنے کی پیشین گوئی فرمائی تھی اور اس پر انکار نہیں کیا، اعتراض نہیں فرمایا تھا، اس لیے اس کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے۔

٨...... بَاب: كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاس

باب ٨: ضرورت سے زائد بستر اور لباس ناپسندیدہ ہے

[5452] ٤١۔(٢٠٨٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ))

[5452]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”ایک بستر خاوند کے لیے اور ایک بستر اس کی بیوی کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔“

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ظروف اور حالات کے مطابق بستر بنانا صحیح ہے، لیکن محض فخر و مباہات اور اپنی دولتمندی کے اظہار کے لیے بستروں کی بھرمار کرنا، حالانکہ کبھی ان کی ضرورت پیش نہیں آ سکتی، یہ اسراف اور تبذیر ہے، جس پر شیطان خوش ہوتا ہے اور آمادہ کرتا ہے اور بقول بعض ایسے بستروں پر شیطان ہی رات گزارتا ہے اور قیلولہ کرتا ہے، جیسا کہ اس انسان کے گھر میں رات گزارتا ہے، جو رات کو گھر داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا اور

[5451] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤١٧)

[5452] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الفرش برقم (٤١٤٢) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: الفرش ٨/ ٢١٨ ـ انظر (التحفة) برقم (٢٣٧٧)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے، حالات کے پیش نظر خاوند بیوی الگ الگ بھی سو سکتے ہیں، ہر حالت میں اکٹھے سونا لازم نہیں ہے، حالات اجازت دیں تو پھر اکٹھے سونا افضل ہے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا۔

٩...... بَاب: تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ، وَبَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ، وَمَا يُسْتَحَبُّ

باب ٩: تکبر اور گھمنڈ کے لیے کپڑا گھسیٹنا حرام ہے اور وہ حد جہاں تک لٹکانا جائز ہے اور جہاں تک پسندیدہ ہے

[5453] ٤٢-(٢٠٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ كُلُّهُمْ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ))

[5453]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان تکبر اور گھمنڈ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہیں ڈالتا۔''

مفردات الحدیث ✲ خُيَلَاءَ: خود پسندی، انسان کا اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اور اپنی کسی موہوم خوبی پر اترانا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے تہبند شلوار، پاجامہ، قمیص وغیرہ لٹکانا جبکہ تکبر، گھمنڈ اور خود پسندی کے لیے ہو، حرام ہے، لیکن اگر بلا تکبر و غرور لٹکاتا ہے، تو وہ اسلامی آداب کے منافی ہے، اس لیے بعض روایات میں اس کو بلا قید ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا، وہ جہنم میں ہوگا۔'' تکبر یا خود پسندی ایک مخفی امر ہے اور چادر لٹکانا اس کا فتنہ اور محل ہے، اس لیے چادر لٹکانا، تکبر اور خود پسندی کے قائم مقام ہوگا، جیسا کہ سفر کی علت مشقت ہے، لیکن یہ ایک پوشیدہ چیز ہے، اس لیے سفر کو بلا قید قصر اور افطار کا سبب قرار دیا جاتا ہے، اس لیے اگر کوئی جان بوجھ کر چادر لٹکاتا ہے اور کہتا ہے، میں تکبر کے لیے ایسے نہیں کرتا تو اس کی بات قابل قبول نہیں ہوگی، ہاں اگر غیر شعوری طور پر اتفاقاً ایسے ہو جائے تو اس پر کوئی گرفت نہیں ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے، ایاك وَجَرّ الازار، فان جَرَّ الازار من المخيلة" چادر گھسیٹنے سے بچو، کیونکہ چادر گھسیٹنا خود پسندی کی بات ہے۔

[5453] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: قوله تعالى ﴿قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده﴾ برقم (٥٧٨٣) وفي باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (٥٧٩١) والترمذى فى (جامعه) فى اللباس باب: ما جاء فى كراهية جر الازار برقم (١٧٣١) انظر (التحفة) برقم (٦٧٢٦)

[5454] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5454]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سات (۷) سندوں سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اورانہوں نے اس میں، یوم القیامہ قیامت کے دن کا اضافہ کیا ہے، یعنی قیامت کے دن اس کو پیار ومحبت سے نہیں دیکھے گا۔

[5455] ۴۳۔(. . .)وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5455]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اترا کر اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے محبت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔''

[5456] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح

[5454] طریق ابی بکر بن ابی شیبة وابن نمیر اخرجه ابن ماجه فی اللباس باب: من جر ثوبه من الخیلاء برقم (۳۵۶۹) انظر (التحفة) برقم (۷۸۳۵) وبرقم (۷۹۵۲) وطریق محمد بن المثنی تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۳) وطریق ابی الربیع وطریق زهیر بن حرب اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی جر ذیول النساء برقم (۱۷۳۱) انظر (التحفة) برقم (۷۵۲٦) وطریق قتیبة اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: من جرثوبه من الخیلاء برقم (۵۷۹۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة من السنن باب: التغلیظ فی جر الازار ۸/۲۰٦۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۸۲) وطریق هارون الایلی تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۳)

[5455] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: من جر ثوبه من الخیلاء برقم (۵۷۹۱) انظر (التحفة) برقم (٦۷۸۳)

[5456] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: من جر ثوبه من الخیلاء برقم (۵۷۹۱)←

وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سحيم عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[5456]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5457] ٤٤۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سالما عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5457]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تکبر کی بنا پر اپنا کپڑا گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں ڈالے گا۔''

[5458] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِی سُفْيَانَ قَالَ سمعت سالما عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثِيَابَه

[5458]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، آگے مذکورہ حدیث اس فرق کے ساتھ ہے کہ یہاں ثوب کی ثیاب جمع کا لفظ ہے۔

[5459] ٤٥۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِی لَيْثٍ فعرفه ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِی لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ فقال سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ ((مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْمَخِيلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5459]۔مسلم بن یناق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، اپنی تہبند گھسیٹ رہا ہے تو پوچھا، تم کس خاندان سے ہو؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا تو وہ بنولیث کا آدمی نکلا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہچان لیا اور کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دونوں کانوں سے یہ فرمان سنا ہے، ''جس نے محض خود پسندی کی بنا پر، اپنی تہبند گھسیٹی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں ڈالے گا۔''

← والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة باب: التغليظ فی جر الازار ٨/ ٢٠٦۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٠٩)

[5457] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٦)

[5458] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٦)

[5459] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٥٦)

[5460] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبَهُ

[5460]۔ امام صاحب تین اساتذہ کی تین سندوں سے مسلم بن یناق ہی سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، سب نے من جرّ ازارہ کہا ہے، کس نے ثَوبَهٗ نہیں کہا۔

[5461] ٤٦۔(. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[5461]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، محمد بن عباد بن جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے نافع بن عبدالحارث کے مولیٰ مسلم بن یسار کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرے، جبکہ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے اس انسان کے بارے میں کچھ سنا ہے، جو اترا کر اپنی تہبند گھسیٹتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔''

[5462] ٤٧۔(٢٠٨٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ

[5460] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٥٦)

[5461] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٤١)

[5462] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٢٨٩)

[5462] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور میں تہبند کچھ لٹکی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! اوپر اٹھاؤ۔'' میں نے اسے اوپر کرلیا، آپ نے پھر فرمایا، ''اور اٹھاؤ۔'' تو میں نے اور اوپر کر لی، اس کے بعد میں ہمیشہ اس کی کوشش کرتا رہا تو بعض لوگوں نے پوچھا، کہاں تک؟ تو کہا، آدھی پنڈلیوں تک۔''

فائدہ :......مردوں کے لیے بہتر یہ ہے......جبکہ عورتوں کے پاؤں کی پشت ڈھانپی ہوئی ہونی چاہیے......کہ ان کی تہبند شلوار، پاجامہ وغیرہ آدھی پنڈلیوں تک ہو اور ٹخنوں سے اوپر رکھنا ضروری ہے۔

[5463] ٤٨ ـ(٢٠٨٧)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَآءَ الْاَمِيرُ جَآءَ الْاَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَجُرُّ اِزَارَهُ بَطَرًا))

[5463] ۔محمد جو زیاد کا بیٹا ہے، بیان کرتا ہے، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ اپنی تہبند گھسیٹ رہا ہے تو وہ زمین پر اپنا قدم مارنے لگے اور وہ بحرین کے امیر تھے اور وہ کہہ رہے تھے، امیر آ گیا، امیر (حاکم) آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس انسان پر نظر نہیں ڈالتا جو اترانے کی خاطر اپنی تہبند گھسیٹتا ہے۔''

فائدہ :......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا امیر مقرر کیا تھا اور ان کا محاسبہ بھی کیا تھا۔

[5464] (...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ

[5464] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور ابن جعفر کی حدیث میں ہے، مروان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بناتا تھا اور ابن المثنیٰ کی حدیث میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا حاکم بنایا جاتا تھا۔

[5463] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٩)
[5464] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٩)

١٠..... بَاب: تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ

باب ١٠: اپنے کپڑوں پر گھمنڈ کرتے ہوئے اکڑ کر چلنا حرام ہے

[5465] ٤٩۔(٢٠٨٨)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[5465] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس دوران کہ ایک آدمی چل رہا تھا اور اپنے کندھوں پر پڑنے والے بالوں اور اپنے دونوں چادروں پر اترا رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔''

مفردات الحدیث ① **جُمَّة**: سر سے کندھوں پر پڑنے والے بال۔ ② **يَتَجَلْجَلُ**: وہ مسلسل حرکت کے ساتھ دھنس رہا ہے۔

فائدہ:...... بقول امام سہیلی رحمہ اللہ یہ دھنس جانے والا فارسی ایرانی جنگلی ھَیزَن ہے اور ایک انتہائی ضعیف روایت کے مطابق قارون ہے۔

[5466] (. . .)و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا

[5466]۔امام صاحب تین اور اساتذہ سے، اس حدیث کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5467] ٥٠۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[5465] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٧٨)

[5466] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس باب: من جر ثوبه من الخيلاء برقم (٥٧٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٦)

[5467] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٢)

[5467]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دوران کہ ایک انسان اپنی دو چادروں میں چلتے ہوئے اکڑ رہا تھا، وہ خود پسندی کا شکار تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔''

[5468] (. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[5468]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں اتراتا ہوا چل رہا تھا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[5469] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ

[5469]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی جوڑے میں اتراتا ہوا چل رہا تھا،'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اپنے کپڑوں اور اپنی ڈیل ڈول پر اتراتے ہوئے چلنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے، جو انسان کے لیے زمین میں دھنسنے کا باعث بھی بن سکتی ہے، اس لیے یہ چال چل کر اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دعوت نہیں دینا چاہیے۔

‖...... بَابٌ: تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ، وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ

باب ۱۱: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور آغاز اسلام کی اباحت یا جواز منسوخ ہے

[5470] ۵۱۔(۲۰۸۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ

[5468] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۷۸٦)

[5469] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٦٥)

[5470] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی اللباس باب: خواتیم الذهب برقم (۵۸٦٤) ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

[5470] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

فائدہ :...... مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا بالاتفاق حرام ہے، اگر کسی صحابی نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے تو انہیں اس نہی کا علم نہیں ہو سکا ہوگا اور آغاز اسلام کی اباحت پر قائم رہا ہوگا اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے جو سونے کی انگوٹھی پہننے کی روایت منقول ہے، اگر اس کو صحیح فرض کر لیا جائے...... چونکہ ان سے منع کرنے کی روایت مسلم میں گزر چکی ہے تو وہ نہی کو تنزیہی سمجھتے ہوں گے، یا چونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے پہنائی تھی، اس لیے وہ اپنے لیے خصوصی اجازت کے قائل ہوں گے، (فتح الباری دار المعرفۃ ج ۱۰ص ۳۱۷)۔

اور عورتوں کے لیے جائز ہے، کیونکہ آپ نے خود حضرت امامہ بنت ابی العاص کو پہنائی تھی، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸ص ۴۷۸۔

اور اس پر بقول امام نووی مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی جائز ہے اور مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی حرام ہے اور ابن حزم کا مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کو جائز قرار دینا یا بعض کا مکروہ کہنا خلاف اجماع ہے، ابن حزم سے مراد ابو بکر بن محمد بن عمرو بن محمد بن حزم ہے اور اس کو ابن حزم ظاہری قرار دینا، انتہائی دیدہ دلیری ہے۔

[5471] (. . .) و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ

[5471] ۔یہی روایت مصنف اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5472] ۵۲۔(۲۰۹۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عباس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

← والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: النهي عن لبس خاتم الذهب ۸/ ۱۹۲ برقم (۵۲۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۱٤)

[5471] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٣٧)

[5472] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٣٧)

[5472] ۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک آگ کے انگارہ کا رخ کرتا ہے، پھر اسے اپنی انگلی میں ڈال لیتا ہے۔'' جب رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا، اپنی انگوٹھی اٹھالو اور اس کو بیچ کر فائدہ اٹھالو، اس نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم، جب رسول اللہ ﷺ اس کو پھینک چکے ہیں، میں اس کو کبھی نہیں لوں گا۔

فائدہ: ......اس حدیث سے صحابہ کرام کا جذبہ امتثال فرماں برداری ثابت ہوتا ہے اور اگرچہ آپ کا مقصد مبالغہ کے ساتھ اس کو پہننے سے روکنا تھا، اس سے فائدہ اٹھانے سے روکنا نہیں تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی پھینکی ہوئی چیز سے، اس نے فائدہ اٹھانا بھی گوارا نہ کیا اور یہی چیز ان کی کامیابی اور کامرانی کا راز ہے، جس سے آج ہم محروم ہیں۔

[5473] ۵۳۔(۲۰۹۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ ((وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيَى

[5473] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، جب اس کو پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیتے، سو لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اسے اتار دیا اور فرمایا: ''میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف کر لیتا تھا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا، پھر فرمایا: ''اللہ کی قسم، میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔'' تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[5474] (. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ

[5473] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: من حلف على الشئي وان لم يحلف برقم (٦٦٥١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: طرح الخاتم وترك لبسه ٨/ ١٩٥ انظر التحفة برقم (٨٢٨١)

[5474] طريق ابي بكر بن ابي شيبة اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: طرح الخاتم وترك لبسه برقم (٥٣٠٨) انظر (التحفة) برقم (٨٠٨٩) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: خواتيم الذهب برقم (٥٨٦٥) انظر (التحفة) برقم (٨١٧٠) ← وطريق خالد بن الحارث اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء برقم (٥٢٣٠) انظر (التحفة) برقم (٧٨٨١)

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى

[5474]۔ امام صاحب یہی حدیث سونے کی انگوٹھی کے بارے میں چار اساتذہ کی چار سندوں سے بیان کرتے ہیں، عقبہ بن خالد کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا تھا۔

[5475] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

[5475]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی چار سندوں سے سونے کی انگوٹھی کے بارے میں حدیث نمبر ۵۳ کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۲...... بَابُ: لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نَّقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ، وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ

باب ۱۲: نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا اور آپ کے بعد یہی انگوٹھی خلفاء نے پہنی

[5476] ٥٤۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ

[5475] طريق احمد بن عبده تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۷٤) وطريق موسى بن عقبة اخرجه الترمذى فى اللباس باب: ما جاء فى لبس الخاتم فى اليمين برقم (۱۷٤۱) انظر (التحفة) برقم (۸٤۷۱) وطريق محمد بن عباد و هارون الايلى تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٤۷٦)

[5476] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: نقش الخاتم برقم (۵۸۷۳) انظر (التحفة) برقم (۷۹٤۲)

اَبِی بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِی يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِی يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰی وَقَعَ مِنْهُ فِی بِئْرِ اَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰی وَقَعَ فِی بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ

[5476] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور وہ آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی،حتی کہ ان سے اریس کنواں میں گرگئی، اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا، ابن نمیر کی روایت میں ہے،حتی کہ وہ کنویں میں گرگئی، منه ان سے کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چاندی کی انگوٹھی مہر لگانے کے لیے بنوانا درست ہے اور بقول حافظ ابن حجر محض زینت وزیبائش کے لیے پہننا خلاف اولیٰ ہے اور جمہور علماء مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی جائز قرار دیتے،اور بعض کے نزدیک حاکم کے لیے جائز ہے، کیونکہ اسے مہر لگانے کی ضرورت ہوتی ہے، دوسروں کے لیے ناپسندیدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی ،ان کے خلاف فتنہ وفساد برپانہیں ہوا، جب اپنے غلام حضرت معیقب کو پکڑاتے یا ان سے لیتے وقت اریس نامی کنویں میں گرگئی جو مسجد قباء کے قریب ایک باغ میں تھا اور اب ایک بڑی سڑک کرزد میں آ کرختم ہو چکا ہے تو ان کے خلاف شورش برپا ہوگئی، جس کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔

[5477] ٥٥-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰی عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِیُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِی هٰذَا)) وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِی بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِی سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِی بِئْرِ اَرِيسٍ

[5477] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الخاتم باب: ما جاء فی اتخاذ الخاتم برقم (٤٢١٩) والترمذی فی (جامعه) فی الشمائل باب: ما جاء فی تختم النبی ﷺ برقم (٩٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء برقم ٨/ ١٧٨ وفی باب: موضع الفص ٨/ ١٩٦۔ وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٣٦٣٩) انظر (التحفة) برقم (٧٥٩٩)

[5477] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی، پھر اسے پھینک دیا، پھر چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا،''میری اس انگوٹھی کے نقش پر کوئی نقش نہ بنوائے۔'' اور جب آپ اسے پہنتے تو اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیتے اور یہی انگوٹھی حضرت معیقیب سے اریس نامی کنویں میں گر گئی۔

فائدہ :...... یہ انگوٹھی اس وقت گری جبکہ حضرت عثمان کا دور خلافت تھا اور ان کے قبضہ میں تھی، اس لیے بعض روایات میں گرنے کی نسبت ان کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ ان کے بعد کسی خلیفہ کو ان کی طرف سے منتقل نہیں ہو سکی، یا اس کی وجہ وہ ہے جو ہم مذکورہ بالا فائدہ میں بیان کر چکے ہیں۔

[5478] (۲۰۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صهيب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ ((إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ))

[5478] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کندہ کروایا اور لوگوں سے فرمایا:''میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور میں نے اس میں محمد رسول اللہ کندہ کروایا ہے تو کوئی اور آدمی یہ الفاظ نقش نہ کروائے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نام کا نقش انگوٹھی میں کندہ کروانا درست ہے۔

[5479] (...) وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((بِهٰذَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

[5479] ۔امام صاحب یہی حدیث اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور حدیث میں محمد رسول اللہ کا ذکر نہیں ہے۔

[5478] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: قول النبي ﷺ (لا ينقش على نقش خاتمه) برقم (٥٨٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٠١٣)

[5479] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: صفة خاتم النبي ﷺ ونقشه ٨/ ١٩٣۔ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٣٦٤٠) انظر (التحفة) برقم (٩٩٩)

۱۳...... بَاب: فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتِمًا لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

باب ۱۳: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت انگوٹھی بنوائی جب عجمیوں کو خطوط لکھنا چاہا

[5480] ٥٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

[5480]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے (شاہ) روم کی طرف خط لکھنا چاہا، صحابہ نے عرض کیا، وہ لوگ بلا مہر خط نہیں پڑھتے تو رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، اس کا نقش محمد رسول اللہ ہے۔

[5481] ٥٧-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي

[5481]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے عجمیوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تھا، تو آپ سے کہا گیا، عجمی وہی خط قبول کرتے ہیں، جس پر مہر ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، گویا کہ میں اب بھی اس کی سفیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

[5480] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: ما یذکر فی المناولة وکتاب اهل العلم بالعلم الی البلدان برقم (٦٥) وفی الجهاد باب: دعوة الیهود والنصاری وعلی ما یقاتلون علیه برقم (٢٩٣٨) وفی اللباس باب: اتخاذ الخاتم لیختم به الشئی او لیکتب به الی اهل الکتاب وغیرهم برقم (٥٨٧٥) وفی الاحکام باب: الشهادة علی الخط المختوم وما یجوز من ذلک وما یضیق علیه وکتاب الحاکم الی عماله والقاضی الی القاضی برقم (٧١٦٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: صفة النبی ﷺ ٨/ ١٧٤ وفی باب: صفة خاتم النبی ﷺ ونقشه ٨/ ١٩٢۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٦)

[5481] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی ختم الکتاب برقم (٢٧١٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٨)

[5482] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

[5482] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو کہا گیا، وہ صرف مہر والا خط قبول کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ چاندی کی گول انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا۔

فائدہ :...... آپ نے مختلف بادشاہوں کو صلح حدیبیہ کے بعد خطوط لکھوائے، اس طرح انگوٹھی ۶ھ کے آخر میں بنوائی گئی، کیونکہ خطوط محرم ۷ھ میں روانہ کیے گئے۔

۱۴...... بَابٌ: فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ

باب ۱۴: انگوٹھیوں کا پھینکنا

[5483] ۵۹۔(۲۰۹۳)حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

[5483] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہی دن چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، اس پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[5484] ۶۰۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ

[5482] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۳)

[5483] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب: خاتم الفضة برقم (۵۸۶۸) وابو داود فی (سننه) فی الخاتم باب: ما جاء فی ترك الخاتم برقم (۴۲۲۱) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۵)

[5484] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس باب (۴۷) برقم (۵۸۶۸) انظر (التحفة) برقم (۱۴۸۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

[5484] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہی دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی، پھر لوگوں نے بھی جلدی کرتے ہوئے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی، پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[5485] (. . .)حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5485] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اکثر شاگرد سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر کرتے ہیں، لیکن امام زہری نے چاندی کی انگوٹھی پھینکنے کا تذکرہ کیا ہے...... اس لیے اکثر علماء کے نزدیک یہ راوی یعنی امام زہری کا وہم ہے کہ انہوں نے سونے کی جگہ چاندی کہہ دیا اور بعض حضرات نے اس کی تاویل کی ہے کہ لوگوں نے بھی آپ کے انداز میں انگوٹھیاں بنوالیں، جس سے امتیاز ختم ہو گیا اور اصل مقصد فوت ہو گیا، تو آپ نے انگوٹھی پھینک دی اور پھر دوبارہ انگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ تھا اور لوگوں کو اس نقش سے منع کر دیا، تا کہ خطوط پر مہر لگانے کا مقصد حاصل ہو سکے۔

۱۵...... بَاب: فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ

باب ۱۵: حبشی نگینہ والی چاندی کی انگوٹھی بنوانا

[5486] ٦١-(٢٠٩٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

[5485] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٥١)

[5486] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: خاتم الفضة برقم (٥٨٦٨) وابو داود في (سننه) في الخاتم باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم برقم (٤٢١٦) والترمذي في (جامعه) في اللباس باب: ما جاء في خاتم الفضة برقم (١٧٣٩) وفي الشمائل باب: ما جاء في ذكر خاتم رسول الله ﷺ برقم (٨٢) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: صفة خاتم النبي ﷺ ٨/ ١٧٣ وفي باب: صفة خاتم النبي ﷺ ونقشه ٨/ ١٩٢۔ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: نقش الخاتم برقم (٣٦٤١) وفي باب: من جعل فص خاتمه مما يلي كفه برقم (٣٦٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٤)

[5486] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

فائدہ :......نگینہ حبشی تھا کا مفہوم بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ اس کا نگینہ حبشہ سے آنے والے پتھر کا تھا اور بقول بعض سیاہ رنگ تھا، لیکن بعض احادیث میں آیا ہے، اس کا نگینہ چاندی کا تھا، اس لیے صحیح معنی یہ ہے کہ اس کا اسلوب وانداز حبشی طرز پر تھا۔

[5487] ٦٢۔(. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى وَهُوَ الْاَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ

[5487] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی، جس میں حبشی نگینہ تھا اور آپ اس کے نگینہ کو ہتھیلی کی طرف کرتے تھے۔

[5488] (. . .)و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى

[5488] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

١٦...... بَابٌ: فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصِرِ مِنَ الْيَدِ

باب ١٦: انگوٹھی ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی جائے گی

[5489] ٦٣۔(٢٠٩٥)و حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى

[5489] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی اس میں تھی اور اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ :......حضور اکرم ﷺ سے انگوٹھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا ثابت ہے، اس لیے دونوں

[5487] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٥٣)

[5488] تقدم تخريجه برقم (٥٤٥٣)

[5489] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: وقف العشاء وتاخيرها برقم (١٤٤٦)

ہاتھوں میں سے کسی میں بھی پہنی جاسکتی ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ زیب و زینت کے لیے ہو تو دائیں میں پہننا بہتر ہے اور اگر ضرورت کے لیے تو بائیں میں پہننا افضل اور انگوٹھی چھنگلی میں اس لیے پہنی جاتی ہے کہ وہ ایک طرف اور کام کاج کرتے وقت مختلف چیزوں کے ساتھ ٹکرانے سے بچی رہتی ہے، کیونکہ یہ کام کاج میں کم ہی استعمال ہوتی ہے، اس لیے آپ درمیان انگلی اور انگشت شہادت میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، کیونکہ کام کاج کا وزن ان پر زیادہ ہوتا ہے۔

١٧...... بَاب: النَّهِيُ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا

باب ١٧: درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی (شہادت والی انگلی) میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے

[5490] ٦٤-(٢٠٧٨)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ

[5490]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آپ نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ میں انگوٹھی اس میں یا اس کے ساتھ والی میں ڈالوں، عاصم کو معلوم نہیں، وہ کون سی انگلیاں ہیں اور آپ نے مجھے قسی پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور بتایا قسی سے مراد وہ چارخانہ دار کپڑے ہیں، جو مصر اور شام سے آتے تھے، ان میں اس قسم کی تصویر ہوتی، رہے میاثر تو یہ ایک چیز ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے پالان پر ڈالتی تھیں، جس طرح ارغوانی چادریں ہوتی ہیں۔

[5491] (. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ

[5490] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: لبس القسي برقم (٥٨٣٨) وابو داود في (سننه) في الخاتم باب: ما جاء في خاتم الحديد برقم (٤٢٢٥) والترمذي في (جامعه) في اللباس باب: كراهة التختم في اصبعين برقم (١٧٨٦) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: النهي عن الجلوس على المياثر من الارجوان ٨/ ٢١٩ وفي باب: النهي عن الخاتم في السبابة ٨/ ١٧٧ وفي باب: موضع الخاتم برقم (٥٣٠١) وبرقم (٥٣٠٢) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: التختم في الابهام برقم (٣٦٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٣١٨)

[5491] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٥٧)

لِاَبِي مُوسٰى قَالَ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[5491]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[5492] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهٰى اَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[5492]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا، یا مجھے روکا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5493] ٦٥۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِي اِصْبَعِي هٰذِهِ اَوْ هٰذِهِ قَالَ فَاَوْمَا اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا

[5493]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے، میری اس انگلی یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی (انگشت شہادت) کی طرف اشارہ کیا۔

١٨...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

باب ۱۸: جوتا اور اس جیسی چیز پہننا پسندیدہ ہے

[5494] ٦٦۔(٢٠٩٦) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا ((اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ))

[5494]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں جو ہم نے کیا تھا، رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا، ''جوتے خوب استعمال کرو، بکثرت پہنو، کیونکہ انسان جب تک جوتا پہنے گا، سوار ہوتا ہے۔''

فائدہ:...... جو شخص جوتا پہنتا ہے، وہ مشقت اور تکان کے کم ہونے اور پاؤں کے محفوظ ہونے میں سوار کے مشابہ ہے، کیونکہ اس کے پاؤں، راستہ میں کانٹے، پتھر وغیرہ، تکلیف دہ اشیاء سے محفوظ رہتے ہیں۔

[5492] تقدم تخريجه برقم (٥٤٥٧)

[5493] تقدم تخريجه برقم (٥٤٥٧)

[5494] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٤٨)

۱۹...... بَاب: إِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنٰى اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى اَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

باب ۱۹: جوتا پہنتے ہوئے دائیں پاؤں میں پہنا جائے گا اور پہلے بائیں پاؤں سے اتارا جائے گا اور ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

[5495] ۶۷-(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا))

[5495] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جوتی پہنے تو دائیں پیر سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں سے ابتدا کرے اور دونوں جوتے اکٹھے پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

فائدہ:...... جوتا پہننا عزت و شرف کا باعث ہے، کیونکہ پاؤں کے لیے آرام دہ حفاظت کا باعث ہے، چونکہ آپ ہر شرف و عزت والا کام دائیں طرف سے شروع کرتے تھے، اس لیے آپ نے جوتوں کے لیے بھی یہی حکم دیا اور اتارنا عزت و شرف نہیں، اس لیے بایاں پہلے اتارا جائے گا، چونکہ جوتا پہننا عزت و شرف اور پاؤں کی حفاظت و زینت کا باعث ہے، اس لیے دونوں جوتے پہنے جائیں گے، یا دونوں اتارے جائیں گے، تاکہ دونوں پیروں میں مساوات اور برابری قائم رہے، اگر ایک جوتا پہنے گا تو دوسرا پاؤں غیر محفوظ اور زینت سے محروم ہو گا اور اس کی حفاظت کے لیے خصوصی اہتمام کرنا پڑے گا، نیز انسان کی چال ڈھال، میں بھی توازن قائم نہیں رہے گا اور انسان کو لوگ عجیب نظروں سے دیکھیں گے، کیونکہ وہ بے ڈھنگی چال چلے گا اور اونچ نیچ کی بنا پر گرنے کا بھی خطرہ ہے۔

[5496] ۶۸-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعراج عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا))

[5495] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٧٧)

[5496] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: ينزع نعله اليسرى برقم (٥٨٥٦) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الانتعال برقم (٤١٣٦) والترمذي في (جامعه) في اللباس باب: ما جاء في كراهة المشي في النعل الواحدة برقم (١٧٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠٠)

[5496] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اتار لے۔''

[5497] ٦٩۔(٢٠٩٨)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الاعمش عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَال

خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ اَلَا اِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ اَنِّي اَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّي اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا))

[5497] ۔حضرت ابو رزین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف آئے، پھر اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا، خبردار تم آپس میں باتیں کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولتا ہوں، تاکہ تم راہ یاب ہو جاؤ اور میں راہ راست سے بھٹک جاؤں، سنو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے جوتے میں، اس کو ٹھیک کرانے تک نہ چلے۔''

[5498] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي رَزِينٍ وَاَبِي صالح عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى

[5498] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تمام صحابہ کرام سے زیادہ روایات منقول ہیں، اس لیے بعض لوگ اس پر حیرت کا اظہار کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام کے مقابلہ میں ان کی روایات کیوں اتنی زیادہ ہیں اور یہ اس کثرت سے روایات کیوں بیان کرتے ہیں، ایک جوتا پہن کر چلنے میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم ان کے مخالف تھے، اس لیے انہوں نے فرمایا، تم یہ سمجھتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا ہے...... باقی رہا بعض صحابہ کرام کا ایک جوتا پہن کر چلنا تو انہیں یا تو یہ حدیث پہنچی نہ تھی یا وہ اس کو آداب واخلاق کی چیز سمجھتے تھے، فقہی اور قانونی طور پر ممنوع نہیں سمجھتے تھے، یعنی نہی تنزیہی قرار دیتے تھے اور تھوڑی دور تک جہاں کوئی خطرہ نہ ہو ایک جوتے میں چل لیتے تھے۔

[5497] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: ذكر النهي عن المشي في نعل واحد ٨/ ٢١٨۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٠٨)

[5498] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٤٣)

٢٠...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالِاحْتِبَآءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب ٢٠: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنا اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مارنا

[5499] ٧٠-(٢٠٩٩) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَأَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ وَأَنْ يَّحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ

[5499]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے، یا ایک جوتی پہن کر چلے، یا گونگی بکل مارے اور ایک کپڑے میں اس طرح گوٹھ مارنے سے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہو۔

مفردات الحدیث ❶ **الصَّمَّاءَ**: اہل لغت کے نزدیک اس کا معنی گونگی بکل ہے، جس میں ہاتھ بند ہو جاتے ہیں اور انہیں باہر نکالنے کی گنجائش نہیں رہتی، اس طرح انسان ضرورت کے وقت اپنا تحفظ یا دفاع نہیں کر سکتا اور فقہاء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنا جسم ایک کپڑے سے ڈھانپ لے، پھر اس کو آگے سے یا پیچھے سے اٹھا کر سر پر رکھ لے یا چادر کو ایک طرف سے اٹھا کر کندھے پر رکھ لے جس سے شرم گاہ کھل جائے تو یہ شرم گاہ کے کھلنے کی بنا پر ممنوع ہے۔ ❷ **احتباء**: انسان اپنی سرین کے بل بیٹھ کر، اپنی پنڈلیاں کھڑی کر لے اور انہیں ایک کپڑے سے گھیر لے، یعنی گھٹنوں کے گرد کپڑے یا ہاتھوں کا حلقہ باندھ لیں، اس سے اگر شرم گاہ کھل جائے تو ناجائز ہے، اگر شرم گاہ ننگی نہ ہو جبکہ انسان شلوار، قمیص پہن کر ایسا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5500] ٧١-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزبير

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَّاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّآءَ))

[5500]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، "جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے، یا جس کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے، حتی کہ

[5499] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٩٣٥)

[5500] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الانتعال برقم (٤١٣٧) انظر (التحفة) برقم (٢٧١٧)

اپنا تسمہ درست کروائے، (اور دوسری جوتی پہن لے) اور ایک موزے میں نہ چلے اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹھ نہ مارے اور گونگی بکل نہ مارے۔"

فائدہ:...... لا یجتبی بالثوب الواحد میں لا یجتبی جملہ خبریہ ہے، یعنی وہ ایک کپڑے میں گوٹھ نہیں مارتا ہے، لیکن جملہ انشائیہ کے معنی میں ہے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

۲۱...... بَاب: فِيْ مَنْعِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى

باب ۲۱: چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھنا منع ہے

[5501] ۷۲۔(...)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَّاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ

[5501]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گونگی بکل، ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے اور پشت کے بل لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا۔

فائدہ:...... چت لیٹ کر، ٹانگ کھڑی کر کے، دوسرے پاؤں گھٹنے پر رکھنا منع ہے، کیونکہ اس سے شرم گاہ کھلنے کا احتمال ہے اور ہیت کذائی بھی اچھی نہیں ہے، لیکن اگر پاؤں پھیلا کر، ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لیا جائے تو اس میں شرم گاہ کھلنے کا احتمال یا خطرہ نہیں ہے اور یہ جائز ہے اور آپ اس طرح لیٹ جاتے تھے، ابوبکر، عمر عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسے لیٹ جاتے تھے۔

[5502] ۷۳۔(...)وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَحْتَبِ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّآءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ))

[5501] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى برقم (٤٨٦٥) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الكراهية في ذلك برقم (٢٦٦٧) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: النهي عن الاحتباء في ثوب واحد ٨/ ٢١٠۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٥)

[5502] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٦)

[5502] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک جوتا پہن کر نہ چلو، نہ ایک تہبند میں گوٹھ مارو، نہ بائیں ہاتھ سے کھاؤ، نہ گونگی بکل مارو اور نہ چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھو۔''

[5503] ٧٤۔(. . .)و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى))

[5503] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی چت نہ لیٹے کہ پھر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ لے۔''

٢٢...... بَابٌ: فِي إِبَاحَةِ الِاسْتِلْقَاءِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى

باب ٢٢: چت لیٹ کر ایک پاؤں، دوسرے پاؤں پر رکھنا جائز ہے

[5504] ٧٥۔(٢١٠٠)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ

أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى

[5504] ۔حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی) سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا، ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

فائدہ:...... اس کی صورت کی وضاحت ہم پچھلے باب میں کر چکے ہیں یعنی پاؤں پر پاؤں رکھنا جائز ہے گھٹنا کھڑا کر کے اس پر پاؤں رکھنا درست نہیں۔

[5503] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٨١)

[5504] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: الاستلقاء في المسجد ومد الرجل برقم (٤٧٥) وفي الادب باب: الاستلقاء ووضع الرجل على الاخرى برقم (٥٩٦٩) وفي الاستئذان باب: الاستلقاء برقم (٦٢٨٧) وابو داود في (سننه) في الادب باب: الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى برقم (٤٨٦٦) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في وضع احدى الرجلين على الاخرى مستلقيا برقم (٢٧٦٥) والنسائي في (المجتبى) في المساجد باب: الاستلقاء في المسجد ٢/ ٥٠۔ انظر (التحفة) برقم (٥٢٩٨)

[5505] ٧٦-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5505]۔امام صاحب اپنے بہت سارے اساتذہ کی تین سندوں سے، زہری ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

٢٣...... بَاب: نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ

باب ۲۳: مرد کے لیے زعفران میں رنگے کپڑے پہننا ممنوع ہے

[5506] ٧٧-(٢١٠١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صهيب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ

[5506] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زعفران استعمال کرنے (یعنی جسم اور کپڑوں پر) سے منع فرمایا، حماد کہتے ہیں، زعفران لگانا مردوں کے لیے منع ہے۔

[5507] (. . .)وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صهيب

عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ))

[5507]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مرد کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

فائدہ:...... زعفران لگانے سے آپ نے کیوں منع فرمایا ہے، اس میں اختلاف ہے، بعض لوگوں کے نزدیک

[5505] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٧١)

[5506] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الخلوف للرجل برقم (٤١٧٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في كراهية التزعفر والخلوف للرجال برقم (٢٨١٥) والنسائي في (المجتبى) في المناسك باب: الزعفران للمحرم ٥/ ١٤٢۔ انظر (التحفة) برقم (١٠١١)

[5507] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: الخلوف للرجال برقم (٤١٧٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في كراهية التزعفر والخلوف للرجال برقم (٢٨١٥) والنسائي في (المجتبى) في مناسك الحج باب: الزعفران للمحرم ٥/ ١٤١ و ٥/ ١٤٢ وفي الزينة باب: التزعفر برقم (٥٢٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٩٢)

رنگ اور خوشبو ہونے کی بنا پر منع فرمایا ہے، کیونکہ رنگ دار خوشبو عورتوں کے لیے ہے، اس لیے اگر اس سے خوشبو زائل کر دی جائے تو اس کا لگانا، یا کپڑا رنگنا مردوں کے لیے بھی جائز ہے، بعض نے پیلا رنگ ہونے کی بنا پر منع کیا ہے، امام شافعی اور احناف کے نزدیک زعفران سے کپڑے رنگنا جائز نہیں ہے لیکن امام مالک اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک یہ ممانعت محرم (احرام باندھنے والا) کے ساتھ خاص ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بخاری شریف میں روایت ہے کہ میں زرد رنگ میں کپڑے اس لیے رنگتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا ہے، مسلم شریف میں بھی یہ روایت باب الحج میں گزر چکی ہے اور زعفران کا رنگ بھی زرد ہے، لیکن اگر خوشبو ممانعت کا سبب ہو تو پھر یہ حدیث زعفران کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی۔

۲۴...... بَاب :اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ اَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ

باب ٢٤: سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ سے رنگنا پسندیدہ ہے اور سیاہ خضاب ممنوع ہے

[5508] ۷۸-(۲۱۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوْ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهِ اِلَى نِسَآئِهِ قَالَ ((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ))

[5508] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو قحافہ کو لایا گیا یا وہ فتح مکہ کے سال یا فتح کے دن آیا اور اس کا سر اور اس کی داڑھی ثغامہ بوٹی کے سفید پھولوں کی طرح تھی تو آپ نے حکم دیا، یا ان کی عورتوں کو یہ حکم دیا گیا، آپ نے فرمایا: ''اس کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔''

[5509] ۷۹-(. . .) وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ))

[5509] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا، اس کا سر اور اس کی داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔''

[5508] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷٤۰)

[5509] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الخضاب برقم (٤٢٠٤) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: النهي عن الخضاب بالسواد ۷۸/ ۱۳۸ ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۰۷)۔

فائدہ:...... حضرت ابو قحافہ عثمان بن عامر تیمی رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں، جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور ثغام ایک بوٹی ہے، جس کے پھول انتہائی سفید ہوتے ہیں، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر بال بالکل سفید ہو گئے ہوں تو ان کو رنگنا بہتر ہے اور جن حدیثوں میں ممانعت آئی ہے، وہ اس صورت میں ہے، جب بال مکمل طور پر سفید نہ ہوں، یا ان کو سیاہ رنگ کیا جائے، کیونکہ سیاہ رنگ سے رنگنا آپ نے صراحتاً منع فرمایا ہے اور بعض صحابہ وتابعین سے جو سیاہ رنگ کا استعمال منقول ہے، وہ مہندی کے ساتھ ملا کر ہے، یا جنگ کی حالت میں ہے اور اصل چیز سنت ہے، اس کے مقابلہ میں کسی کا فعل حجت نہیں ہے۔

٢٥...... بَابُ: فِي مُخَالَفَةِ الْيَهُودِ فِي الصَّبْغِ

باب ٢٥ : یہود کی مخالفت میں بال رنگنا

[5510] ٨٠-(٢١٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ))

[5510] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے تو تم ان کی مخالفت کرو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، روز مرہ کی عادات، لباس اور وضع میں کافروں کی تقلید نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ان کی مخالفت کرنی چاہیے اور یہ اس وقت ہے، جب وہ ان کا شعار، نشان یا علامت ہو، اگر شعار اور علامت نہ رہے تو پھر مخالفت بھی نہ رہے گی اور بقول امام نووی، قاضی عیاض نے اس سلسلہ میں صحابہ کرام کے دو موقف نقل کیے ہیں، ایک گروہ کے نزدیک رنگ نہ کرنا افضل ہے، دوسرے کے نزدیک سفید بالوں کو رنگنا افضل ہے، اگرچہ رنگ کے بارے میں اختلاف ہے اور امام طبرانی نے لکھا ہے، سفید بالوں کی رنگت کی تبدیلی اور عدم تبدیلی دونوں صحیح روایات سے ثابت ہیں، تغیر وتبدیلی کا حکم ان کے لیے ہے، جن کے بال ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی طرح بالکل سفید ہو چکے ہوں اور ممانعت ان کے لیے ہے، جن کے بال سیاہ وسفید ملے جلے ہوں اور امر ونہی یہاں

[5510] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: في الخضاب برقم (٥٨٩٩) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الخضاب برقم (٤٢٠٣) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الاذن بالخضاب ٨/ ١٣٧ ـ وفي باب: الامر بالخضاب ٨/ ١٨٥ ـ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: الخضاب بالحناء برقم (٣٦٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٨٠)

بالاتفاق وجوب کے لیے نہیں ہے، اس لیے سلف صحابہ وتابعین نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا، اس لیے یہاں حدیثوں کو ناسخ یا منسوخ بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور بقول امام نووی صحیح یہی ہے، سفید بالوں کو مردوں اور عورتوں کے لیے زرد رنگ سے رنگنا بہتر ہے اور سیاہ رنگ سے بدلنا ممنوع ہے۔

۲۶...... بَاب: تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ، وَتَحرِيمِ اتِّخَاذِ مَا فِيهِ صُوَرٌ غَيْرُ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ

باب ٢٦: جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے اور اس چیز کو رکھنا بھی حرام ہے جس میں تصویر ہے اور اس کو بچھانے وغیرہ کے ذریعہ پامال اور رسوا نہیں کیا جاتا اور فرشتے ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا ہو

[5511] ٨١-(٢١٠٤) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَائَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ ((مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ)) ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا ((عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا)) فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

[5511]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مخصوص وقت میں آپ کے پاس آنے کا وعدہ کیا، وہ معین وقت پر آ گیا، لیکن جبریل علیہ السلام نہ آئے، آپ کے ہاتھ میں ایک عصا (ڈنڈا) تھا، آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ اور اس کے فرستادے، اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتے۔'' پھر آپ نے توجہ کی یا نظر دوڑائی تو اپنی چارپائی کے نیچے کتے کا ایک پلا دیکھا اور پوچھا: ''اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب آ گیا؟'' انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں ہے تو آپ کے حکم سے اس کو نکال دیا گیا تو جبریل علیہ السلام بھی آ گئے، اس پر آپ نے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تو میں

[5511] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٧٢٢)

آپ کے انتظار میں بیٹھا، لیکن آپ آئے ہی نہیں،'' اس پر اس نے جواب دیا، مجھے اس کتے نے آنے سے روکا جو آپ کے گھر میں تھا، کیونکہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

[5512] (. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ اَبِي حَازِمٍ

[5512]۔ یہی حدیث امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس آنے کا وعدہ کیا، لیکن یہ مذکورہ بالا حدیث کی طرح مفصل نہیں ہے۔

فائدہ:...... امام نووی نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے، ہمارے فقہاء اور دیگر علماء نے کہا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا، انتہائی سخت طور پر حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ احادیث میں اس پر سخت وعید بیان کی گئی ہے، خواہ اس کو عزت واحترام کے ساتھ رکھنے کے لیے بنایا جائے یا بے قدری اور ذلت کرنے کے لیے، تصویر بنانا ہر حال میں حرام ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اور جانداروں کی یہ تصویر کپڑے میں ہو یا بچھونے میں، درہم میں ہو یا دینار میں یا ایسے ٹکے میں، برتن میں ہو یا دیوار میں یا کسی اور چیز میں، البتہ درختوں، پالانوں اور ان کے سوا دوسری بے جان چیزوں کی تصویر تو وہ حرام نہیں ہے یہ تو تصویر بنانے کا حکم ہے، رہا تصویر والی چیز رکھنے کا حکم تو وہ اگر دیوار پر لٹکی ہو، یا پہننے والے لباس اور پگڑی میں، اس طرح کسی ایسی چیز میں ہو، جس کو پامال اور ذلیل نہیں کیا جاتا تو یہ حرام ہے اور اگر بچھونے پر ہو جسے پامال کیا جاتا ہے، یا چھوٹے بڑے تکیے پر یا کسی اور چیز پر جسے ذلیل کیا جاتا ہے تو وہ حرام نہیں ہے، لیکن اس گھر میں رحمت کے فرشتے جو انسان کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں، برکت کی دعا کرتے ہیں اور شیطانی وساوس سے بچاتے ہیں، داخل نہیں ہوتے، جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تصویر سایہ دار یعنی مجسم ہو، مورت اور مجسم کی شکل میں یا غیر مجسم ہو یعنی مطبوع ہو، کاغذ، کپڑے وغیرہ پر ہو، ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا یہی موقف ہے لیکن مالکیہ کے نزدیک مجسم تصویر حرام ہے اور غیر مجسم اکثر کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے، لیکن یہ موقف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پردہ والی حدیث کے خلاف ہے اور رقم الثوب سے مراد، نقش ونگار یا بیل بوٹے ہیں، اس لیے، اس حدث سے استدلال بھی درست نہیں ہے، یا اس سے مراد غیر جاندار کی تصویر ہے، تصویر ہاتھ سے بنائی جائے، یا کیمرے سے ہر حالت میں ناجائز ہے، (تفصیل کے لیے دیکھئے، تکملہ ج ۴ ص ۱۵۵ تا ۱۶۴)

[5512] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۲۲)

لیکن اگر تصویر کسی ناگزیر مجبوری کے لیے بنوائی جائے مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ویزا، امتحان، حج وغیرہ کے لیے جہاں انسان مجبور ہے تو اس کی بقدر ضرورت گنجائش ہے، بشرطیکہ شوقیہ نہ ہو اور مکمل تصویر نہ ہو۔

جس گھر میں کتا ہو، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کے بارے میں دو نظریات ہیں کہ اس سے مراد ہر قسم کا کتا ہے، اس کا رکھنا جائز ہو یا ناجائز، امام قرطبی اور امام نووی کا یہی نظریہ ہے اور امام خطابی وغیرہ کے نزدیک وہ کتے مستثنیٰ ہیں، جن کو رکھنے کی اجازت ہے اور گھر سے مراد ہر وہ جگہ ہے، جہاں انسان ٹھہرتا ہے، گھر ہو یا خیمہ، یا چھپر۔

[5513] ٨٢ـ(٢١٠٥)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ

عَنْ مَيْمُونَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي اَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِي)) قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ ((قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ)) قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّهُ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ

[5513]۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن صبح کے وقت غمزدہ تھے، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں صبح سے آپ کی ہیئت اوپری انوکھی دیکھ رہی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے آج رات میرے ساتھ ملاقات کا وعدہ کیا تھا، لیکن ملا نہیں ہے، ہاں اللہ کی قسم! اس نے میرے ساتھ کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' تو دن بھر رسول اللہ ﷺ اس حالت میں رہے، پھر آپ کے جی میں آیا، ہمارے خیمے کے نیچے کتے کا پلا ہے تو آپ کے حکم سے اسے نکال دیا، پھر آپ نے بذات خود پانی لے کر اس کی جگہ پر چھڑکا تو جب شام ہوئی، جبریل علیہ السلام آپ سے ملے، آپ نے ان سے پوچھا، ''آپ نے کل شام ملنے کا وعدہ کیا تھا۔'' انہوں نے کہا، ہاں، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہو تو اس دن صبح کو رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا، حتی کہ آپ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی قتل کرنے کا حکم دیتے اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیتے۔

[5513] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الصوم برقم (٤١٥٧) والنسائي في (المجتبى) في الذبائح باب: امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب ٧/ ١٨٦ ـ انظر (التحفة) برقم (١٨٠٦٨)

فائدہ: ......حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی رنجیدہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گئیں اور آپ سے رنجیدگی کا سبب پوچھا، تاکہ اگر ان کے لیے اس کو دور کرنا ممکن ہو، اس کو دور کر سکیں، یا آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں، انسان کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے، حضرت عائشہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ اگر ایک ہی ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نے شام کے وقت کتا دیکھا اور اس کو نکالنے کا حکم دیا، جس کے بعد جبریل علیہ السلام آ گئے۔

[5514] ٨٣ـ(٢١٠٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عباس

عَنْ اَبِى طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

[5514] ۔حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہو۔“

[5515] ٨٤ـ(. . .)حَدَّثَنِى اَبُوالطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ

عَنْ أَبِى طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

[5515] ۔حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہو۔“

[5516] (. . .)وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

[5514] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذا قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٢٥) وفي باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه فان في احدى جناحيه داء وفي الاخرى شفاء برقم (٣٣٢٢) وفي المغازيباب: (١٢) برقم (٤٠٠٢) وفي اللباس باب: التصاوير برقم (٥٩٤٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب برقم (٢٨٠٤) والنسائي في (المجتبى) في الصيد والذبائح باب: امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب برقم ٧/ ١٨٥ وفي الزينة باب: التصاوير ٨/ ٢١٢۔ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: الصور في البيت برقم (٣٦٤٩) انظر (التحفة) برقم (٣٧٧٩)

[5515] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٨١)

[5516] تقدم تخريجه برقم (٥٤٨١)

اَخْبَرَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذِكْرِهِ الْاَخْبَارَ فِي الْاِسْنَادِ

[5516]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5517] ۸۵۔(۔۔۔)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِد عَنْ اَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ

[5517]۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر ہو۔'' بسر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد زید رحمہ اللہ (جس نے مجھے روایت سنائی تھی) بیمار ہوگئے تو ہم ان کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو ان کے دروازہ پر ایک پردہ پایا، جس میں تصویر تھی تو میں نے (اپنے ساتھی) نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ عبیداللہ خولانی سے پوچھا، کیا زید نے گزشتہ دنوں ہمیں تصویر کے بارے میں حدیث نہیں سنائی تھی؟ تو عبیداللہ رحمہ اللہ نے کہا، کیا تم نے ان سے یہ بات نہیں سنی تھی، مگر کپڑے میں منقش۔

مفردات الحدیث ❊ رقم کا اصل معنی تحریر وکتابت ہوتا ہے، اس لیے اس سے مراد نقش اور بیل بوٹے ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے، جو کہتے ہیں، وہ تصویر جس کا سایہ نہ ہو یعنی جسم نہ ہو، وہ جائز ہے، لیکن جمہور کے نزدیک اس کا معنی غیر جاندار اشیاء کا نقش ہے، یعنی پھول، کلیاں، درخت وغیرہ کا نقش، کیونکہ رقم کا معنی بقول ابن منظور خطط من الوشی بیل بوٹوں کے نقوش اور بقول امام راغب، الخط الغلیظ، موٹی دھاری یا موٹا نقش اور بقول ابن اثیر، الرقم، النقش واصله الكتابه، نقش ونگار اور اس کا اصل معنی لکھنا یا تحریر ہے، اس لیے اس کا معنی تصویر کرنا درست نہیں ہے۔

[5518] ۸۶۔(۔۔۔)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ

[5517] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: اذ قال احدكم: آمين والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٢٦) وفي اللباس باب: من كره العقود على الصور برقم (٥٩٥٨) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الصور برقم (٤١٥٣) وبرقم (٤١٥٤) وبرقم (٤١٥٥) والنسائي في (المجتبى)في الزينة من السنن باب: التصاوير ٨/ ٢١٢ و ٢١٣۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٤) وبرقم (٣٧٧٥) وبرقم (١٦٠٨٩)

[5518] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٨٤)

الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ

[5518] ۔ بسر بن سعید ؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت زید بن خالد جہنی ؓ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے حدیث سنائی اور میرے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر ہو۔'' بسر ؒ کہتے ہیں، حضرت زید ؓ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے ان کے گھر میں پردہ دیکھا، جس میں تصاویر تھیں تو میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے ہمیں تصاویر کے بارے میں حدیث نہیں سنائی تھی؟ اس نے جواب دیا، انہوں نے کہا تھا، مگر کپڑے میں نقش ونگار، کیا تو نے یہ بات نہیں سنی؟ میں نے کہا، نہیں، اس نے کہا، کیوں نہیں، حضرت زید ؓ نے یہ بات بیان کی تھی۔

فائدہ :...... ممنوعہ تصاویر سے مراد جاندار اشیاء کی تصاویر ہیں اور غیر جاندار اشیاء کی تصاویر درحقیقت نقش ونگار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ محض بے جان نقش یا خطوط ہیں۔

[5519] ۸۷۔(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ۔

[5519] ۔ حضرت ابوطلحہ انصاری ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر ہوں۔''

مفردات الحدیث ✲ **تماثیل:** تمثال کی جمع ہے، کسی کی نظیر وشبیہ، مورت ہو یا صورت۔

[5520] (۲۱۰۷) قَالَ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ" فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟

[5519] تقدم تخريجه برقم (٥٤٨٤)

[5520] تقدم

فَقَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ، رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ، عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ، وَقَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ" قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ۔

[5520] ۔حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا، اس ابوطلحہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر و مجسمے ہوں۔'' تو کیا آپ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں، لیکن میں تمہیں ابھی آپ کا وہ واقعہ سناتی ہوں، جو میرا چشم دید ہے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے کسی غزوہ میں چلے گئے تو میں نے ایک جھول دار پردہ لیا اور اسے دروازہ کا پردہ بنا دیا تو جب آپ تشریف لائے اور اس زین پوش کو دیکھا تو میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو آپ نے اس کو کھینچ کر پھاڑ ڈالا، یا چیر ڈالا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں، پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔'' وہ بیان کرتی ہیں، ہم نے اس سے دو تکیے بنالے اور میں نے ان میں کھجور کی چھال بھر دی تو اس پر آپ نے اعتراض نہیں فرمایا۔

مفردات الحدیث ✲ **نَمَطٌ**: غالیچہ، بستر کی چادر، زین پوش، ہودج پر ڈالے جانے والی اونی چادر۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دیواروں پر خوبصورتی اور زیبائش کے لیے پردے لٹکانا پسندیدہ فعل نہیں ہے اور تصاویر کو پھاڑ کر، اگر ان کو پامال کیا جائے، تو ایسی صورت میں ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5521] ۸۸۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا**)) قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا

[5521] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمارا ایک پردہ تھا، جس میں پرندے کی شبیہ تھی اور داخل ہونے والے کی نظر سب سے پہلے اس پر پڑتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اس کو یہاں سے ہٹا دو، کیونکہ میں

[5521] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة القيامة باب (٣٢) برقم (٢٤٦٨) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: التصاوير ٢/ ٢١٣۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٠١)

جب داخل ہوتا ہوں اور اس پر میری نظر پڑتی ہے، مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔" وہ بیان کرتی ہیں اور ہمارے پاس ایک چادر تھی، ہم کہتے تھے، اس کے نقش و نگار ریشمی ہوں اور ہم اس کو پہنتے تھے۔

[5522] ٨٩۔(. . .)و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ اَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْاَعْلٰى فَلَمْ يَاْمُرْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِهِ

[5522]۔ امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چادر کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

[5523] ٩٠۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ فَاَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ

[5523]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے اور میں اپنے دروازے پر ایک پردہ ڈال چکی تھی، جس میں پروں والے گھوڑے کی شبیہ تھی تو آپ نے مجھے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو میں نے سے اتار دیا۔

[5524] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ عَنْ وَكِيعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

[5524]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اور عبدہ کی حدیث میں سفر سے واپسی کا ذکر نہیں ہے۔

مفردات الحديث ✵ دُرْنُوك: پردہ، بچھونا۔

[5525] ٩١۔(. . .)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ

[5522] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٨٧)

[5523] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٦)

[5524] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨٤) وبرقم (١٧٢٧٣)

[5525] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما يجوز من الغضب والشدة لامر الله برقم (٦١٠٩) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: ذكر اشد الناس عذابا ٨/ ٢١٤۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٥١)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ))

[5525] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک باریک پردہ تانا ہوا تھا، جس میں تصویر تھی تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے اس پردہ کو پکڑ کر چاک کر دیا، پھر فرمایا: ''قیامت کے دن جو لوگ سب سے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے ان میں وہ لوگ جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔''

[5526] (. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ

[5526]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں، پھر آپ پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا۔

[5527] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا معمر عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا مِنْ

[5527]۔ مصنف یہی روایت اپنے پانچ اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اشد الناس سے پہلے من نہیں ہے، یعنی ان لوگوں کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔

[5528] ۹۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ

[5526] تقدم تخريجه برقم (٥٤٩١)
[5527] تقدم تخريجه برقم (٥٤٩١)
[5528] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: ما وطى في التصاوير برقم (٥٩٥٤) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: ذكر اشد الناس عذابا ٨/ ٢١٣ و ٢١٤۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨٣)

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

[5528] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا مچان پر ایسا پردہ ڈالا ہوا تھا، جس میں تصاویر تھیں تو جب آپ نے اسے دیکھا، اسے پھاڑ دیا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے ہاں، سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا، جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، بیان کرتی ہیں، ہم نے اس کو پھاڑ کر، اس سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

مفردات الحدیث

* سَهْوَة: الماری، طاقچہ، کھڑکی، مچان، چھوٹا سا تہہ خانہ۔

فائدہ :......بعض حضرات نے اس حدیث پر یہ اشکال پیش کیا ہے کہ نص قرآنی کی رو سے سخت ترین عذاب تو آل فرعون کو ہوگا اور اس حدیث میں سخت ترین عذاب مصور فوٹو گراف کے لیے بیان کیا گیا ہے، علماء نے اس کے مختلف جواب دیے ہیں، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ آیت میں آل فرعون کے لیے سخت ترین عذاب ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ بس ان کے لیے خاص ہے، اس سخت ترین عذاب میں اور لوگ بھی مبتلا ہوں گے، فوٹو گرافر بھی ان میں داخل ہیں، اس لیے بعض جگہ مـن اشـد الـنـاس کی تصریح موجود ہے اور یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مختلف شاگردوں نے نقل کی ہے، اور ان سے آگے بہت سے راویوں نے نقل کی ہے اور ہر ایک نے اس کو اپنے الفاظ اور اپنے اپنے انداز میں بیان کی ہے اور کسی ایک نے بھی مکمل تفصیلات اور جزئیات بیان نہیں کیں، اس واقعہ کی تمام تفصیلات جمع کرنے سے اس کی صحیح صورت حال سمجھ آتی ہے، الگ الگ دیکھنے سے یہ مختلف واقعات نظر آتے ہیں، حالانکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے اور آپ نے پردہ کے چاک کرنے کی مختلف وجوہ اور اسباب بیان فرمائے، کسی نے کوئی وجہ نقل کر دی، کسی نے کوئی دوسری وجہ بیان کر دی۔

[5529] ۹۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ ((أَخِّرِيهِ عَنِّي)) قَالَتْ فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ

[5529] اخرجه النسائي في (المجتبى) في القبلة باب: الصلاة الى ثوب فيه تصاوير ٢/ ٦٨ وفي الزينة باب: التصاوير برقم (٥٣٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٩٤)

[5529]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا، جس میں تصویریں تھیں، اسے طاق پر لٹکایا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اسے مجھ سے دور کر دیجئے۔'' تو میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا لیے۔

[5530] (. . .) وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[5530]۔ امام صاحب یہی روایت اور اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں۔

[5531] ٩٤۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بن محمد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ

[5531]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک باتصاویر پردہ تانا ہوتا تھا تو آپ نے اس کو ہٹا دیا تو اس سے میں نے دو تکیے بنا لیے۔

[5532] ٩٥۔(. . .) وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

[5532]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے تصویروں والا ایک پردہ لٹکایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اسے کھینچ ڈالا تو میں نے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے تو اس وقت مجلس میں ایک آدمی جسے ربیعہ بن عطاء کہا جاتا تھا اور بنو زہرہ کا آزاد کردہ غلام تھا، نے کہا، کیا تو نے ابو محمد رحمہ اللہ

[5530] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٩٦)

[5531] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٨١)

[5532] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: التصاوير ٨/ ٣١٤۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٥٤) وبرقم (١٧٤٧٦)

کو یہ بیان کرتے نہیں سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ ان پر آرام فرماتے تھے؟ ابن قاسم نے کہا، نہیں، لیکن یہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

[5533] ۹۶۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ محمد عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ)) فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ))

[5533]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک تصویروں والا تکیہ خریدا تو جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا، دروازہ پر کھڑے ہو گئے، اندر تشریف نہیں لائے تو میں نے محسوس کر لیا، یا آپ کے چہرے پر کبیدگی کے آثار محسوس ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا، تکیہ کس لیے ہے؟'' تو میں نے عرض کیا، میں نے سے آپ کے لیے خریدا ہے، آپ اس پر بیٹھیں اور اس کا سہارا لیں، تکیہ بنائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تصویریں بنانے والے، ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا، اپنی مخلوق کو زندہ کرو'' پھر آپ نے فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جس گدے اور تکیے کو پامال کیا جاتا ہے، یا اس کو زمین پر پھینکا جاتا ہے، کاٹے بغیر اس کو گھر میں رکھنا درست نہیں ہے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے، تاکہ تصویر مسخ ہو جائے، اس لیے جمہور کا اس سے یہ استدلال کرنا کہ تصویر والا کپڑا اگر پامال کیا جائے تو پھر اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے، درست نہیں کیونکہ نمرقہ کے بارے میں یہ صراحت موجود ہے کہ آپ

[5533] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: التجارة فیما یکره لبسه للرجال والنساء برقم (۲۱۰۵) وفی بدء الخلق باب: اذا قال احدکم: آمین والملائکة فی السماء فوافقت احداهما الاخری غفر له ما تقدم من ذنبه برقم (۳۲۲٤) وفی النکاح باب: هل یرجع اذا رای منکرا فی الدعوة برقم (٥١٨١) وفی اللباس باب: من کره العقود علی الصور برقم (٥٩٧٥) وفی باب: من لم یدخل بیتا فیه صورة برقم (٥٩٦١) انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٥٩)

اس پر بیٹھیں اور اس کا سہارا لیں اور اگر نمرقہ سے مراد یہاں پردہ ہو تو پھر بھی اس کو چاک کیا گیا ہے، کیونکہ پردہ لٹکایا بھی جا سکتا ہے اور بچھایا بھی جا سکتا ہے۔

[5534] (. . .)وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ

[5534]۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی پانچ سندوں سے نافع ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور بعض نے تفصیل زیادہ بیان کی ہے، ماجشون کے بھتیجے کی روایت میں یہ اضافہ ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اس گدے کو اٹھایا اور اس کے دو تکیے بنا دیے اور آپ گھر پر، ان کا سہارا لیتے تھے، یا ان پر آرام کرتے تھے۔

[5535] ۹۷-(۲۱۰۸)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

[5535] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تصویریں بناتے ہیں، انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا، جن کی تم نے تخلیق کی تھی، ان کو زندہ کرو۔''

فائدہ :...... بے جان تصویر یا مجسم میں زندگی پیدا کرنا یا اس کو زندگی بخشنا انسان کے لیے ممکن نہیں ہے، اس لیے اس سے مقصود سرزنش و توبیخ اور عذاب کی طوالت ہے، اس لیے بعض روایات میں تصریح موجود ہے، وہ ان میں زندگی پیدا نہیں کر سکے گا، یا روح نہیں پھونک سکے گا۔

[5534] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٤٩٩)

[5535] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٠٠) وبرقم (٨٠٧٧) وبرقم (٨٢١٠)

[5536] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[5536]۔ مصنف یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ کی تین سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[5537] ۹۸۔(۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مسروق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ إِنَّ

[5537]۔ حضرت عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ، قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو، لوگوں میں سے سخت ترین عذاب ہوگا۔'' اشج کی روایت میں اشد سے پہلے اِنَّ نہیں ہے۔

[5538] (. . .) وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ)) وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ

[5538]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں سے دو کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، ''اہل نار میں سے سخت ترین عذاب، قیامت کے دن تصویر سازوں کو ہوگا۔'' یا مصور قیامت کے دن سخت ترین عذاب والے لوگوں میں سے ہوں گے اور چوتھے استاد کی روایت وکیع کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

[5536] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قوله تعالى ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (۷۵۵۸) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر ما يكلف اصحاب الصور يوم القيامة برقم ۸/ ۲۱۵۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۲۰)

[5537] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: عذاب المصور يوم القيامة برقم (۵۹۵۰) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: ذكر اشد الناس عذابا ۸/ ۲۱۶۔ انظر (التحفة) برقم (۹۵۷۵)

[5538] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۵۰۳)

[5539] (...) وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا منصور عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هٰذَا تَمَاثِيلُ كِسْرٰى فَقُلْتُ لَا هٰذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ))

[5539]۔ مسلم بن صبیح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ایسے گھر میں تھا، جس میں مریم کی تصویریں یا مورتیاں تھیں تو مسروق نے کہا، یہ کسریٰ کی تصاویر ہیں تو میں نے کہا، نہیں، یہ مریم کی تصاویر ہیں تو مسروق رحمہ اللہ نے کہا، ہاں، میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتا سنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قیامت کے دن شدید ترین عذاب والے لوگ مصور ہوں گے۔''

فائدہ :...... مسلم بن صبیح، ابوالضحیٰ کا نام ہے، جو حضرت مسروق رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور یہ گھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یسار بن نمیر کا تھا، جو انہوں نے کسی عیسائی سے خریدا ہوگا اور یہ نقش و نگار کی صورت میں کسی بچھونے پر ہوں گی، جو چھپر یا چبوترہ میں پڑا تھا، جس طرح آج کپڑے اور کاغذ پر کسی کا تصویری خاکہ بنایا جاتا ہے اور وہ تصویری خاکہ کو درست سمجھتے ہوں گے۔

[5540] ۹۹۔(۲۱۱۰) قَالَ مُسْلِم قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي اسحاق

عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ قَالَ اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) وَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

[5540]۔ سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں ایسا آدمی ہوں کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں تو آپ مجھے ان کے بارے میں فتویٰ دیں تو انہوں

[5539] تقدم تخريجه برقم (۵۵۰۳)

[5540] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: بيع التصاوير التي ليست فيها روح وما يكره من ذلك برقم (۲۲۲۵) انظر (التحفة) برقم (۵۶۵۸)

نے اس سے کہا، میرے قریب ہو جا تو وہ ان کے قریب ہو گیا، پھر انہوں نے کہا، میرے قریب ہو جا تو وہ اور قریب ہو گیا، حتی کہ انہوں نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور کہا، میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ہوگا اور اللہ اسے ہر تصویر کے عوض میں، جو اس نے بنائی ہوگی، ایک جان دے گا، جو اس کو جہنم میں دکھ پہنچائے گی۔'' اور فرمایا: ''اگر تجھے ضرور ہی تصویر بنانا ہے تو درخت کی تصویر اور بے جان چیز کی تصویر بنا، امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث اپنے استاد نصر بن علی جہضمی کو سنائی تو انہوں نے اس کا اقرار کیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، شجر، حجر، دریا، پہاڑ، عمارات اور ہر اس چیز کی تصویر بنانا جائز ہے، جس میں روح نہیں ہے، کیونکہ ایسی چیزیں انسان اپنے لیے بناتا ہے، یا کاشت کرتا ہے، جن میں روح نہیں ہے اور یہ بے شمار ہیں، اس لیے اگر کسی کو فوٹو گرافی ہی کا شوق ہے، یا یہی اس کا پیشہ ہے تو وہ ان چیزوں کی تصاویر بنا سکتا ہے، یا اتار سکتا ہے۔

[5541] ۱۰۰۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عروبة عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُدْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

[5541]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے نضر بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ لوگوں کو مسئلے بتانے لگے، لیکن یہ نہیں کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، حتی کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا اور کہا، میں یہ تصویریں بنانے والا آدمی ہوں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا قریب ہو جا تو وہ آدمی قریب ہو گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں تصویر بنائی تو قیامت کے دن اسے اس میں روح پھونکنے کا مکلّف (پابند) بنایا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔''

[5541] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: بيع التصاوير التى ليست فيها روح وما يكره من ذلك برقم (٢٢٢٥) وفى اللباس باب: من لعن المصور برقم (٥٩٦٣) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: ذكر ما يكلف اصحاب الصور يوم القيامة ٨/ ٢١٥۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٣٦)

[5542] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5542]۔نضر بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[5543] ۱۰۱۔(۲۱۱۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً))

[5543] ۔ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، انہوں نے وہاں تصویریں دیکھیں تو کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے، جو میری تخلیق جیسی تخلیق کرنے لگتا ہے؟ وہ ایک ذرہ پیدا کریں، یا دانہ ہی پیدا کریں یا جو پیدا کریں۔''

فائدہ:......اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ انسان بے جان اشیاء ذرہ، دانہ گندم جو پیدا نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ اس کو زمین میں کاشت کرتا ہے، پیدا اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو وہ زندہ اشیاء کی تصویر کشی کی جرأت کیوں کرتا ہے، ہمت ہے تو ان میں جان ڈالے۔

[5544] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً

[5544]۔ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے، جو مدینہ میں سعید یا مروان کے لیے بنایا جا رہا تھا تو انہوں نے ایک مصور دیکھا، جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا تو انہوں نے

[5542] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٠٧)
[5543] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: نقض الصور برقم (٥٩٥٣) وفي التوحيد باب: قوله تعالى ﴿والله خلقكم وما تعملون﴾ برقم (٧٥٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٦)
[5544] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٠٩)

کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس میں، (یا ایک جو پیدا کریں) کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ :...... سعید بن عاص اور مروان رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں باری باری مدینہ منورہ کے گورنر بنتے تھے اور ان کے حکم سے گھر کے در و دیوار پر نقش و نگار بنائے جا رہے تھے، ان میں کسی جاندار کی تصویر بھی ہو گی، اس لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی۔

[5545] ١٠٢ ـ (٢١١٢) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ تَصَاوِيرُ))

[5545] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں مورتیاں یا تصاویر ہوں۔“

٢٧...... بَاب: كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باب ٢٧: سفر میں کتا اور گھنٹی ناپسندیدہ ہے

[5546] ١٠٣ ـ (٢١١٣) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِی ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ ابيه

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ))

[5546] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس قافلہ والوں کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔

فائدہ :...... قافلہ والوں نے کتا اگر شوقیہ طور پر ساتھ رکھا ہو، قافلہ کی حفاظت اور چوروں سے آگاہی اور بیداری کے لیے نہ ہو اور اس طرح گھنٹی بلاضرورت و مقصد محض زینت و زیبائش اور شوق کے لیے ہو، کوئی ضرورت اور مقصد نہ ہو تو یہ دونوں چیزیں جمہور فقہاء کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں، اگر کسی واقعی ضرورت کے لیے ہوں تو پھر بعض نے اس کی گنجائش رکھی ہے، کیونکہ آپ نے کھیتی اور مویشیوں کے لیے کتا رکھنے کی اجازت دی ہے۔

[5547] (. . .) وحَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ

[5545] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٩)

[5546] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٢)

[5547] طريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٤) وطريق قتيبة ←

يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5547] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5548] ۱۰۴ ـ(۲۱۱۴)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ ابيه

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

[5548] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹی شیطانی آواز ہے، یا شیطان کی بانسری ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ مَزَامِيرُ: مزمور کی جمع ہے، گیت، بانسری۔

۲۸...... بَاب: كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ

باب ۲۸: اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنا مکروہ ہے

[5549] ۱۰۵ ـ(۲۱۱۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ اَبِي بَشِيرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَسُولًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ ((لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

[5549] ۔حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کسی سفر میں شریک تھے تو آپ نے ایک ایلچی روانہ کیا، عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے خیال میں انہوں نے کہا، جبکہ لوگ اپنی آرام گاہ میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار یا کوئی ہار باقی نہ رہے، مگر اسے کاٹ دیا جائے۔'' امام مالک کہتے ہیں، میرا خیال ہے، لوگ اس کو بدنظری کا علاج سمجھتے تھے۔

← اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی كراهية الاجراس علی الخيل برقم (۱۷۰۳) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۳)

[5548] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۸۳)

[5549] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: ما قيل فی الجرس ونحوه فی اعناق الابل برقم (۳۰۰۵) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی تقلد الخيل بالاوتار برقم (۲۵۵۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱۸۶۲)

فائدہ:...... جاہلیت کے دور میں لوگ حیوانات خاص کر اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالتے تھے اور سمجھتے تھے، اس میں نظر بد سے بچانے کا خاصہ ہے، اس لیے آپ نے اس کو کاٹنے کا حکم دیا کہ اس کا نظر بند سے بچانے میں کوئی دخل نہیں، بعض حضرات کا خیال ہے، یہ حیوان کے لیے تکلیف کا باعث ہے، اس سے چرنے اور سانس لینے میں وقت پیدا ہوتی ہے، کسی درخت میں پھنس کر گھٹنے کا بھی اندیشہ ہے اور بعض کا خیال ہے، اس میں گھنٹی باندھتے تھے، اگر ہار کھلا ہو، کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو، محض زیب وزینت کے لیے ہو تو بقول امام نووی جائز ہے اور بقول علامہ عینی اگر یہ تعویذ کے لیے ہو اور اس میں قرآن کی آیت ہو، یا اللہ کا نام ہو، جس کا مقصد برکت حاصل کرنا یا اللہ کے اسماء اور اس کے ذکر کی پناہ لینا ہو تو ممنوع نہیں ہے، اس طرح اگر تکسیر اور اسراف سے بچ کر زینت کے لیے ہو تو پھر بھی ممنوع نہیں۔ (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۳)

مگر ظاہر ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قرآنی آیات یا اسماء الٰہی کو جانوروں کے گلے میں نہیں ڈالا تو ہمیں بھی اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۲۹...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِيْ وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

باب ۲۹: حیوان کے چہرہ پر مارنا اور چہرہ کو داغنا (نشان لگانا) ممنوع ہے

[5550] ۱۰۶ـ(۲۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

[5550]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا۔

فائدہ:...... امام نووی فرماتے ہیں، ہر قابل احترام جاندار کے چہرے پر مارنا ممنوع ہے، انسان، گدھا، گھوڑا، اونٹ، خچر اور بھیڑ بکری، وغیرہ سب اس میں داخل ہیں، لیکن آدمی کے چہرے پر مارنا انتہائی ممنوع ہے، کیونکہ چہرہ تمام محاسن کا مرکز ہے اور لطیف (نرم و نازک) عضو ہے، جس پر مار کا اثر و نشان پڑ جاتا ہے اور بسا اوقات اس کی بدصورتی کا باعث بنتا ہے اور بعض دفعہ اس سے جو اس کو تکلیف پہنچ جاتی ہے۔" اور چہرے پر داغ دینا بھی جائز نہیں ہے، انسان کے سوا باقی حیوانات کو چہرے کے سوا داغنا ضرورت کے وقت جائز ہے، اس طرح چہرے کے سوا ضرورت کے تحت مارنا بھی جائز ہے۔

مفردات الحدیث ❁ الوَسْم: داغ، علامت، نشان۔

[5551] (. . .) وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا

[5550] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في كراهية التحرش بين البهائم والضرب والوسم في الوجه برقم (۲۷۱۰)

[5551] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۵۱٦)

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِه

[5551] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5552] ۱۰۷۔(۲۱۱۸)وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزبير عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهٗ))

[5552] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا اس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ”جس نے اسے داغا ہے، اس پر اللہ لعنت بھیجے۔“

[5553] ۱۰۸۔(۲۱۱۸)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسِمُهٗ اِلَّا فِي اَقْصٰى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهٗ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ

[5553] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کا چہرہ داغا گیا تھا تو آپ نے اس کو برا فعل قرار دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، سو اللہ کی قسم! میں اسے داغ نہیں دوں گا، مگر چہرے سے انتہائی دور جگہ میں تو انہوں نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم دیا تو اس کی سرین کو داغا گیا اور وہ سب سے پہلے فرد ہیں جنہوں نے سرین کو داغا۔

مفردات الحديث ✻ جاعرتان: دونوں چوتڑوں کا ابھرا ہوا حصہ۔

۳۰...... بَاب: جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ فِيْ غَيْرِ الْوَجْهِ، وَنَدْبِهٖ فِي نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ

باب ۳۰: انسان کے سوا حیوان کو چہرے کے سوا داغ دینا جائز ہے، زکوٰۃ اور جزیہ کے جانوروں کو داغنا بہتر ہے

[5554] ۱۰۹۔(۲۱۱۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ محمد

[5552] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۵۷)

[5553] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۵۱۰)

[5554] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العقیقة باب: تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق ←

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

[5554] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ جنا، مجھے کہا، اے انس! اس بچے کا دھیان رکھ، یہ کوئی چیز نہ کھالے حتی کہ تو اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جائے، آپ اس کو گھٹی دیں تو میں اس کو لے گیا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ پر حویتی چادر تھی اور آپ ان سواریوں کو داغ لگا رہے تھے، جو فتح میں آپ کے پاس تھیں۔

مفردات الحدیث ✲ حويتية: مچھلی کی طرح دھاری دار۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بیت المال کے جانوروں کو امتیاز اور علامت کے طور پر خود نشان یا داغ لگا سکتا ہے اور بقول بعض اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

[5555] ۱۱۰ ۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ اَنَسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهُ حِينَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

[5555] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی ماں کے ہاں جب بچہ پیدا ہوا تو وہ لوگ بچے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے، تاکہ آپ اس کو گھٹی دیں تو نبی اکرم ﷺ باڑہ میں ملے، آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، میرا غالب علم یہی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کے کانوں میں۔

فائدہ:...... امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، زکاۃ اور جزیہ کے جانوروں کو چہرے کے علاوہ جگہ پر علامت کے طور پر داغنا پسندیدہ ہے، دوسرے جانوروں کو داغنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ بکریوں کے کانوں میں داغا جائے، اونٹ اور

← عنه وتحنيكه برقم (٥٤٧٠) وفي اللباس باب: الخميصة السوداء برقم (٥٨٢٤) ومسلم في (صحيحه) في الآداب باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعبد الله وابراهيم وسائر اسماء الانبياء عليهم السلام برقم (٥٥٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٩)

[5555] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصيد والذبائح باب: الوسم والعلم في الصورة برقم (٥٥٤٢) وابو داود في سننه في الجهاد باب: في وسم الدواب برقم (٢٥٦٣) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: لبس الصوف برقم (٣٥٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٢١)

گائے کی ران کی جڑ میں داغا جائے، کیونکہ سخت جگہ میں درد کم ہوتا ہے اور بال کم ہونے کی وجہ سے داغ نمایاں ہوگا اور داغنے کا فائدہ یہ ہے کہ حیوان ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں گے، جزیہ کے جانوروں پر جزیہ یا صغار لکھا جائے گا اور زکاۃ کے جانوروں پر زکاۃ یا صدقہ، شوافع کہتے ہیں، بہتر ہے کہ بکریوں کا نشان، گائے سے کم اور گائے کا نشان اونٹ سے کم بنایا جائے، تمام صحابہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ داغنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ حیوان کو عذاب میں مبتلا کرنا ہے اور شکل بگاڑنا ہے، لیکن علامہ عینی نے لکھا ہے، ہمارے احباب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیوانات کو نشانی کے طور پر داغنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ نفع بخش ہے اور بچوں کو کسی بیماری کے علاج کے لیے داغنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ علاج معالجہ ہے۔
(تکملہ ج ۴ ص ۱۸۵)

پچھلی حدیث اور اس حدیث کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ باڑہ، باغ میں تھا اور آپ نے اونٹوں اور بکریوں دونوں کو داغا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بچوں کو گھٹی کسی نیک اور صالح بزرگ سے دلوانی چاہیے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی متواضع تھے اور کام کاج خود کر لیتے تھے، مسلمانوں کے مصالح کا خیال رکھتے اور ان کے حیوانات کی حفاظت کے لیے بطور احتیاط، ان کو داغتے تھے۔

[5556] ۱۱۱-(. . .) و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

[5556] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک باڑے میں گئے اور آپ بکریوں کو داغ رہے تھے اور میرے خیال میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کے کانوں میں۔

[5557] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، مِثْلَهُ۔

[5557] ۔امام صاحب کہتے ہیں، یہی روایت اس طرح مجھے دو اور اساتذہ نے بھی اپنی اپنی سند سے سنائی۔

[5558] ۱۱۲-(. . .) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طلحة

[5556] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٢١)
[5557] تقدم
[5558] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: وسم الامام ابل الصدقة بيده برقم (١٥٠٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ

[5558] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ دیکھا اور آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے۔

۳۱...... بَاب: كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب ۳۱: سر کے بعض حصہ کو مونڈنا اور بعض کو چھوڑنا ناپسندیدہ ہے

[5559] ۱۱۳ ۔(۲۱۲۰)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ

[5559] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قَــزَع سے منع فرمایا، عبیداللہ نے نافع سے دریافت کیا، قَزَع کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، بچے کے سر کا بعض حصہ مونڈ دیا جائے اور بعض کو چھوڑ دیا جائے۔

فائدہ:...... امام نووی نے لکھا ہے، قَزَع کی صحیح تعریف یہی ہے، جو نافع نے کی ہے، اگرچہ بعض نے یہ کہا ہے کہ قزع متفرق مقامات سے بال مونڈنے کا نام ہے، لیکن عبیداللہ سے بخاری شریف میں جو تعریف منقول ہے، وہ یہی ہے کہ اذا حلق الصبی وترك ههنا شعرة وههنا وههنا، جس کا معنی ہے پیشانی اور سر کے دونوں جوانب سے بال مونڈنا اور درمیان میں بال چھوڑ دینا، نیز عبیداللہ نے نافع سے نقل کیا ہے، لڑکے کے لیے کنپٹی اور گدی کے بال منڈوانے میں کوئی حرج نہیں ہے، امام نووی نے لکھا ہے، علماء کا اس پر اجماع ہے، قزع اگر مختلف مقامات سے ہو تو مکروہ تنزیہی ہے، الا یہ کہ علاج وغیرہ کے لیے ہو، شوافع کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کے لیے بلاقید مکروہ ہے اور امام مالک کے نزدیک لڑکے اور لڑکی کے لیے بھی بلاقید مکروہ ہے، جبکہ بعض مالکیوں کا خیال ہے، کنپٹی اور گدی کے بال لڑکے کے لیے منڈوانا مکروہ نہیں ہے، اور قزع کے مکروہ ہونے کی وجہ خلقت کو بگاڑنا اور برے لوگوں کی روش اختیار کرنا ہے اور سنن ابی داود کی ایک روایت کی رو سے یہ یہودیوں کی شکل اور ہیئت ہے۔

[5559] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: القزع برقم (۵۹۲۰) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الذوابة برقم (۴۱۹۳) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: النهي عن القزع ۸/ ۱۳۱ وفي باب: ذكر النهي عن ان يحلق او يحلق بعض شعر الصبي ويترك بعضه ۸/ ۱۸۲ و ۱۸۳۔ وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: النهي عن القزع برقم (۳۶۳۷) انظر (التحفة) برقم (۸۲۴۳)

[5560] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ

[5560]۔ امام صاحب کہتے ہیں، یہی روایت مجھے دو اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی اور ابو اسامہ نے قزع کی تفسیر، عبید اللہ کا قول قرار دیا ہے۔

[5561] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ

[5561]۔ امام صاحب کہتے ہیں، مجھے یہی روایت دو اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی اور قزع کی تفسیر حدیث کا حصہ بنایا۔

[5562] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ

[5562]۔ امام صاحب کہتے ہیں، مجھے یہی روایت چار اساتذہ نے دو سندوں سے سنائی۔

٣٢...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ، وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ

باب ۳۲: راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستہ کے حق کی ادائیگی کا حکم

[5563] ١١٤ ـ (٢١٢١) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

[5560] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٢٤)

[5561] تقدم تخريجه برقم (٥٥٢٤)

[5562] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧٥٦)

[5563] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: افنيه الدور والجلوس فيها والجلوس على الصعدات برقم (٢٤٦٥) وفي الاستئذان باب: قوله تعالى ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستانسوا وتسلموا على اهلها ذلك خير لكم لعلكم تذكرون﴾ ←

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوسَ فِی الطُّرُقَاتِ)) قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیقَ حَقَّهٗ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهٗ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ))

[5563] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، ہمیں اپنی ایسی مجلسوں میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں'' جہاں ہم ان میں باہمی گفتگو کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہیں بیٹھنے پر اصرار ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے پوچھا، اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔''

فائدہ :...... آپ نے سد ذریعہ یعنی مفاسد سے تحفظ اور بچاؤ کے لیے راستوں پر بیٹھنے سے صحابہ کرام کو منع فرمایا، لیکن جب انہوں نے اپنا عذر پیش کیا کہ باہمی گفتگو کے لیے ہمارے پاس کوئی اور جگہ نہیں ہے تو پھر آپ نے راستہ پر بیٹھنے کے آداب بتائے، جن کی تعداد چودہ ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو نظم میں بیان کیا ہے۔

افش السلام، احسن فی الکلام، وشمت عاطساً، سلاما رد احسانا
فی الحمل عاون، ومظلوما أعِنْ وَاغِث!، لهفان، اِهْدِ سبیلا، واهد جیرانا
بالعرف مُر، وانْهَ عن نکر وکفِّ اذی، وغضِّ طرفا، واکثر ذکر مولانا

سلام کو عام کر، اچھی گفتگو کر، چھینکنے والے کو دعا دے اور سلام کا بہتر طور پر جواب دے۔

بوجھ اٹھانے میں مدد کر، مظلوم کا تعاون کر، محتاج وضرورت مند کی فریاد رسی کر، راستہ بتا اور ساتھیوں کو تحفہ دے، نیکی کی تلقین کر، برائی سے روک، تکلیف دینے سے باز رہ، نظر نیچی رکھ اور اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کر، امام نووی، تکلیف دینے سے باز رہنے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں، غیبت، بدظنی، گزرنے والوں میں سے کسی کو حقیر سمجھنا، راستہ کو تنگ کرنا، اس میں داخل ہے، اس طرح اگر بیٹھنے والوں سے گزرنے والے مرعوب ہوتے ہوں، یا ان سے خوف زدہ ہوں اور اپنے کام کاج کے لیے خوف کی وجہ سے گزر نہ سکتے ہوں، حالانکہ گزرگاہ یہی ہے تو یہ بھی تکلیف دہ بات ہے۔

← الی قوله ﴿والله یعلم ما تبدون وما یکتمون﴾ برقم (٦٢٢٩) وفی الادب باب: فی الجلوس فی الطرقات۔ ومسلم فی (صحیحه) فی السلام باب: من حق الجلوس علی الطریق رد السلام برقم (٥٦١٣) وبرقم (٥٦١٤) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الجلوس فی الطرقات برقم (٤٨١٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٤)

[5564] (. . .) و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5564]۔ امام صاحب کہتے ہیں، ہمیں یہ روایت دو اور اساتذہ نے بھی اپنی اپنی سند سے سنائی ہے۔

۳۳...... بَاب: تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللَّهِ

باب ۳۳: مصنوعی بال ملانا، ملوانا، سرمہ گودنا، گودوانا، پلکوں کے بال اکھیڑنا، اکھڑوانا، دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا، یہ سب کام کرنے والیوں کا فعل حرام ہے

[5565] ۱۱۵ ـ (۲۱۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ))

[5565]۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! میری ایک بچی دلہن ہے، اسے چیچک نکلی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے تو کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ بال ملا سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔''

[5566] (. . .) حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا

[5564] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٢٨)
[5565] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: وصل الشعر برقم (٥٩٣٦) وفي باب: الموصوله برقم (٥٩٤١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الواصلة ٨/ ١٤٥ وفي باب: لعن الواصلة والمستوصلة ٨/ ١٨٧ و ١٨٨ ـ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الواصلة والواشمة برقم (١٩٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٧)
[5566] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٣٠)

[5566]۔امام صاحب کہتے ہیں، یہی روایت مجھے چار اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی، مگر شعبہ اور وکیع کی حدیث میں تمرّق کی جگہ تمرّط ہے۔

مفردات الحدیث ❶ حَصْبة: صاد ساکن ہے، اگرچہ اس پر زبر اور زیر پڑھنا بھی درست ہے، چیچک، ❷ تَمَرَّق اور تَمَرَّط، دونوں کا معنی بالوں کا گرنا یا جھڑنا ہے اور تَمَزَّق کا معنی ٹوٹنا ہے۔ ❸ الواصلة: بالوں کے ساتھ اور بال جوڑنے والی۔ ❹ المُسْتَوصلة: بالوں کے ساتھ اور بال جوڑنے کا مطالبہ کرنے والی، جس کو موصولہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، بالوں کے ساتھ بال ملانا انتہائی قبیح جرم ہے، جو لعنت کے سزاوار ہے، علماء کے اس کے بارے میں چار قول ہیں، (۱) بالوں کے ساتھ کوئی چیز جوڑنا، انسان کے بال ہوں، یا غیر انسان کے، کوئی چیتھڑا ملایا جائے، یا اون، جمہور کا موقف یہی ہے۔ (۲) انسانی بال جوڑنا یا پلید بال جوڑنا، ناجائز ہے، لیکن انسان کے سوا، کسی حیوان کے پاک بال اپنے خاوند یا اپنے آقا کی اجازت سے جائز ہے، بعض شوافع کا یہی قول ہے۔ (۳) بال جوڑنا ممنوع ہے، انسان کے ہوں یا کسی اور حیوان کے لیکن کوئی اور چیز، مثلاً اون، چیتھڑا وغیرہ جائز ہے، لیث بن سعد کا یہی قول ہے۔ (۴) بالوں کے سوا کوئی اور چیز جوڑنا جبکہ وہ بالوں کے مشابہ نہ ہو یا بال محسوس نہ ہو تو پھر جائز ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے، احناف کے نزدیک دوسرا قول راجح ہے، صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ بالوں کے ساتھ بال جوڑنا ممنوع ہے۔

[5567] ۱۱۶۔(. . .)وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعَرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ يَارَسُولَ اللهِ فَنَهَاهَ

[5567]۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی، میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اور اس کا خاوند اسے خوبصورت دیکھنا چاہتا ہے تو کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ بال جوڑ دوں؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ نے اس کو روک دیا۔

[5568] ۱۱۷۔(۲۱۲۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيبة

[5567] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: وصلة الشعر برقم (٥٩٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٠)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوا اَنْ يَّصِلُوهُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

[5568] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری لڑکی نے شادی کی اور وہ بیمار ہوگئی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے، انہوں نے اس کے بالوں کو جوڑنا چاہا تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے بال جوڑنے والی اور جوڑنے کا مطالبہ کرنے والے پر لعنت بھیجی۔

[5569] ۱۱۸۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا اَفَاُصِلُ شَعَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ))

[5569] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بچی کی شادی کی اور وہ بیمار ہوگئی، جس سے اس کے بال گر گئے تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، اس کا خاوند رخصتی کا خواہاں ہے تو کیا میں اس کے بالوں میں پیوند لگا دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوڑنے والیوں پر لعنت بھیجی گئی ہے۔''

[5570] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ))

[5570] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جوڑنے والی واصلات کی جگہ موصلات ہے، پر لعنت کی گئی ہے۔''

[5571] ۱۱۹۔(۲۱۲۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

[5568] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: لا تطيع المراة زوجها في معصية برقم (۵۲۰۵) وفي اللباس باب: وصل الشعر برقم (۵۹۳۴) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: المستوصلة ۸/ ۱۴۶۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۸۴۹)

[5569] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۵۳۲)

[5570] تقدم تخريجه برقم (۵۵۳۳)

[5571] طريق محمد بن عبيدالله بن نمير اخرجه ابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الواصلة والواشمة برقم (۱۹۸۷) انظر (التحفة) برقم (۷۹۵۳) وطريق زهير بن حرب اخرجه ←

[5571]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جوڑ لگانے والی، جوڑ لگوانے کا مطالبہ کرنے والی، گودنے والے اور گودوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

[5572] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5572]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد نے اسی طرح سنائی ہے۔

مفردات الحدیث ✲ الواشمة: شم کرنے والی یعنی ہتھیلی کی پشت، کلائی، ہونٹ، پیشانی یا عورت کے بدن کے کسی حصہ میں سوئی وغیرہ چبھو کر خون نکالنا پھر اس جگہ سرمہ یا نیل بھرنا تاکہ اس جگہ نقش و نگار بنائے جائیں اور مُستوشمة، وہ عورت ہے جو اس کا مطالبہ کرتی ہے، مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو حسن و جمال اور خوبصورتی بخشی ہے، اس پر کفایت کرنا چاہیے، اس میں تبدیلی کرنا، انتہائی گھناؤنا جرم ہے، جو لعنت کا مستحق ہے، لیکن بدقسمتی سے مسلمان عورتیں مغربی اقوام سے نت نئے فیشن سیکھ رہی ہیں اور اس کے لیے مستقل طور پر بیوٹی پارلر کے نام دکانیں کھل گئی ہیں، جن میں مصنوعی حسن و جمال کے حصول کے لیے بے انتہا، پیسا، ضائع ہو رہا ہے، ایک دور کا فیشن یہ تھا کہ عورتیں بالوں کے ساتھ جوڑ لگواتی تھیں اور آج کا فیشن بالوں کو کاٹنا ہے، ناخن جن کو کاٹنے کا حکم ہے، ان کو خونخوار درندوں کی طرح بڑھایا جاتا ہے اور ان پر سرخ یا اپنے ہم رنگ پالش لگائی جاتی ہے، حالانکہ ناخنوں پر گہری پالش سے وضو بھی مشکوک ہو جاتا ہے، اکثر علماء کے نزدیک اس صورت میں وضو نہیں ہوتا، کیونکہ ناخنوں پر پالش ہونے کی وجہ سے، وہ صحیح طور پر دھل نہیں پاتے، مزید برآں یہ کافروں کی نشانی ہے، جو پسندیدہ نہیں ہے، اگر یہ ان کا شعار ہو تو پھر حرام ہے۔

[5573] ١٢٠ـ(٢١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ علقمه

عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ

➔ البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: المستوشمة برقم (٥٩٤٧) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: صلة الشعر برقم (٤١٦٨) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة برقم (٢٧٨٣) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: المستوصلة ٨/ ١٤٥ وفي باب: لعن الله الواصلة برقم ٨/ ١٨٧ ـ انظر (التحفة) برقم (٨١٣٧)

[5572] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: الموصولة برقم (٥٩٤٢) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٨)

[5573] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿ما آتاكم الرسول فخذوه﴾ برقم ➔

لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا [الحشر: ٧] فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا

[5573] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، گودنے والی اور گدوانے کا مطالبہ یا خواہش کرنے والی، بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے کا مطالبہ کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی، جو اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ نے لعنت بھیجی ہے، یہ بات بنو اسد کی ایک عورت ام یعقوب نامی تک پہنچی، جو قرآن کی تلاوت کرتی رہتی تھی تو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، وہ بات کیا ہے، جو مجھے آپ کی طرف سے پہنچی ہے کہ آپ بدن گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کروانے والیوں پر لعنت بھیجتے ہیں، جو اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں ان عورتوں پر لعنت کیوں نہ بھیجوں، جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور اس کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے تو عورت کہنے لگی، میں نے قرآن مکمل طور پر پڑھا ہے تو مجھے تو یہ ذکر نہیں ملا تو انہوں نے فرمایا، اگر تو توجہ کے ساتھ پڑھتی تو تجھے یہ مل جاتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ''رسول تمہیں جو دیں لے لو اور جس سے تمہیں روک دیں، اس سے رک جاؤ۔'' حشر آیت نمبر ۷۔ تو وہ عورت کہنے لگی، میں دیکھ رہی ہوں (خیال کرتی ہوں) ان میں بعض کام تو اب آپ کی بیوی بھی کرتی ہے، انہوں نے کہا، میرے گھر جاؤ، اور دیکھ لو تو وہ

←(٤٧٧٦) وبرقم (٤٨٨٧) وفي اللباس باب: المتفلجات للحسن برقم (٥٩٣١) وفي باب: المتنمصات برقم (٥٩٣٩) وفي باب: الموصولة برقم (٥٩٤٣) وفي باب: الواشمة برقم (٥٩٤٤) وفي باب: المستوشمة برقم (٥٩٤٨) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: صلة الشعر برقم (٤١٦٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة برقم (٢٧٨٢) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: المتنمصات ٨/ ١٤٦ وفي باب: لعن المتنمصات والمتفلجات ٨/ ١٨٨۔ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الواصلة والواشمة برقم (١٩٨٩) انظر (التحفة) برقم (٩٤٥٠)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئی اور اسے کچھ نظر نہ آیا، وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگی، میں نے کچھ نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا، ہاں اگر وہ ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کرتی، ہمارے ساتھ نہ رہتی وہ اس کو ساتھ نہ رکھتے۔

مفردات الحدیث ❶ نامصات: بال اکھیڑنے والی جو چہرے کے بال اکھیڑتی ہے اور متنمصات، جو دوسری عورت سے بال اکھڑواتی ہے، عام طور پر عورتیں یہ کام حسن وزیبائش کے لیے پلکوں اور چہرے کے اطراف میں کرتی ہیں، احناف کے نزدیک عورت کے لیے داڑھی، مونچھیں اور بچہ کے بال زائل کرنا درست ہے اور شوافع کا بھی یہی موقف ہے، لیکن امام طبری، نے اس کو بھی ناجائز قرار دیا ہے، جبکہ امام نووی اس ازالہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ ❷ متفلجات: رباعی اور ثنایا دانتوں کو ریتی کے ذریعہ باریک کرنا تاکہ درمیان میں کشادگی پیدا ہو اور عورت کم عمر نظر آئے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اپنے بدن اور جسم میں حسن و جمال کی خاطر کمی و بیشی کر کے، ایسا رد و بدل کرنا جو دائمی اور مسلسل ہو اور تخلیق و بناوٹ محسوس ہو تو یہ دھوکہ دہی اور بعض بناوٹ میں تبدیلی ہے جو ناجائز ہے، لیکن عارضی رنگ و روغن یا سرخی، پوڈر، محض خاوند کی خاطر استعمال کرنا جائز ہے، لیکن بازاری عورتوں کی طرح ہار سنگھار کر کے اور مجسم دعوت نظارہ بن کر، دوسروں کے سامنے اپنے حسن و جمال کا مظاہرہ کرنا تاکہ لوگ دیدے پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھیں اور اس کے حسن و جمال کا شہرہ ہو اور وہ شمع محفل بن جائے، اس کے فوٹو اتریں تو یہ انتہائی شدید جرم اور کبیرہ گناہ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان دوسروں کے سامنے جو کچھ بیان کرتا ہے، لوگ فوراً اس کے گھر پر نظر ڈالتے ہیں کہ ان باتوں پر اس کے گھر کہاں تک عمل ہو رہا ہے اور انسان کو اپنے گھر کی صفائی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور بدقسمتی ہے کہ یہ چیز آج مفقود ہے، ہمارے قول و فعل میں تضاد ہے، جو ہماری تباہی اور بربادی کا باعث ہے اور اس بیماری میں عام و خاص، عالم و جاہل تمام طبقات مبتلا ہیں، لیکن علماء کی ذمہ داری بہرحال دوسروں سے زائد ہے، اس لیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میری بیوی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرتی تو میں اس کو اپنے ساتھ نہ رکھتا، بلکہ طلاق دے کر جدا کر دیتا، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر و نہی کتاب اللہ کے امر اور نہی کے حکم میں ہے، اس سے راہ فرار اختیار کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔

[5574] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ

[5574]۔ امام صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث تین اور اساتذہ نے اپنی دوسندوں سے بیان کی۔ سفیان کی روایت میں الواشمات والمستوشمات ہے اور مفضل کی حدیث میں الواشمات والموشومات

[5574] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٣٨)

ہے، مُستوشمة: گدوانے کا مطالبہ کرنے والی اور موشومة جسے گودا گیا ہے۔

[5575] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ

[5575]۔ امام صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث تین اساتذہ نے ایک سند سے سنائی، لیکن اس میں پورا واقعہ محذوف ہے امام یعقوب کا ذکر نہیں ہے، یعنی خالص حدیث سنائی۔

[5576] (. . .) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ علقمه عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5576]۔ امام صاحب بیان کرتے ہیں، ہمیں ایک اور استاد نے یہ حدیث سنائی۔

[5577] ۱۲۱۔(۲۱۲۶) وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

[5577]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے ساتھ کسی چیز کو جوڑنے سے سرزنش فرمائی ہے۔

فائدہ ...... جمہور کے نزدیک دوسری روایات کی روشنی میں، شیئاً کوئی چیز سے مراد انسانی بال ہیں۔

[5578] ۱۲۲۔(۲۱۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَآؤُهُمْ))

[5575] تقدم تخريجه برقم (٥٥٣٧)

[5576] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: المتنمصات ٨/ ١٤٧ وفي باب: لعن المتنمصات والمتفلجات ٨/ ١٨٨ وبرقم (٥٢٧٠) انظر (التحفة) برقم (٩٤٣١)

[5577] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٧)

[5578] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٦٨) وفي اللباس باب: وصل الشعر برقم (٥٩٣٢) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: صلة الشعر برقم ←

[5578] ۔حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، منبر پر بالوں کا ایک گچھا پکڑ کر، جو ایک محافظ کے ہاتھ میں تھا، میں نے ان سے یہ کہتے سنا، اے اہل مدینہ، تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کے کام سے روکتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''بنواسرائیل بس اس وقت ہلاک ہوئے، جب ان کی عورتوں نے اس قسم کے کاموں اپنا لیا۔''

مفردات الحدیث

* حَرَسِيٌّ: باڈی گارڈ، محافظ، پہریدار۔

فائدہ:...... یہ حج حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنے دور خلافت میں آخری حج تھا، جو انہوں نے ۵۱ھ میں کیا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی برائی کا ظہور ہو رہا ہو تو علماء کو اس سے روکنا چاہیے، اور ارباب اختیار، حکمران بھی اگر کسی برائی کو پھیلتے دیکھیں تو علماء کو بھی اس کی طرف متوجہ کریں، اگر برائی کے خلاف کوئی بھی آواز بلند نہیں کرے گا تو ہلاکت و تباہی کا خطرہ ہے اور عورتوں کے فیشن ہی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ بنتے ہیں اور ہماری بدقسمتی ہے، آج روز عورتوں میں بے حیائی اور عریانی بڑھ رہی ہے، اور وہ نت نئے فیشن نکال رہی ہیں، لیکن کوئی انہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے، بلکہ خود حکومت اس کو غذا فراہم کر رہی اور اس کی اشاعت کا باعث بن رہی ہے۔

[5579] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ ((إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ))

[5579] ۔امام صاحب بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ حدیث تین اساتذہ نے اپنی اپنی سند، زہری ہی کی سند سے سنائی، معمر کی حدیث میں یہ ہے، بنواسرائیل کو عذاب اس لیے دیا گیا۔

[5580] ۱۲۳۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مرة

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ

[5580] ۔امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو ہمیں خطاب

(٤١٦٧) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في كراهية اتخاذ القصة برقم (٢٧٨١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الوصل في الشعر ٨/ ١٨٧ ـ انظر (التحفة) برقم (١١٤٠٧)

[5579] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٤٣)

[5580] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: (٥٤) برقم (٣٤٨٨) والنسائي في (المجتبى) في الزينة من السنن باب: وصل الشعر بالخرق ٨/ ١٤٤ وفي باب: الوصل في الشعر ٨/ ١٨٦ و ١٨٧ وفي باب: وصل الشعر بالخرق ٨/ ١٨٧ ـ انظر (التحفة) برقم (١١٤١٨)

فرمایا اور بالوں کا ایک گچھا پکڑ کر دکھایا اور کہا، میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہود کے سوا کوئی اور بھی یہ حرکت کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے اس کو جھوٹ کا نام دیا۔

[5581] ۱۲٤ـ(. . .)و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ

[5581] ـ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بری ہیئت وشکل ایجاد کر لی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے جھوٹ سے منع فرمایا ہے اور ایک آدمی لاٹھی لے کر آیا، جس کے سرے پر ایک چیتھڑا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، خبردار، یہی جھوٹ ہے، قتادہ کہتے ہیں، یعنی جن چیتھڑوں سے عورتیں اپنے بالوں کو زیادہ بنا کر پیش کرتی ہیں۔

فائدہ ...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے، ان کے نزدیک کسی مصنوعی طریقہ سے بالوں کی تکثیر یا اضافہ جعل سازی اور دھوکہ وفریب ہے، اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے، ہر وہ مصنوعی وگ، جس سے اصلی بالوں کا اشتباہ پڑتا ہے اور وہ بال ہی محسوس ہوتی ہے، وہ ناجائز ہے، لیکن وہ بالوں سے ممتاز ہو اور اس سے بالوں میں اضافہ نہ ہوتا ہو، جیسے عورتوں کا پراندہ، تو یہ جائز ہے، کیونکہ اس میں تدلیس وتلبیس یا جعل سازی نہیں ہے۔

۳۴...... بَاب: النِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَآئِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ

باب ٣٤: وہ عورتیں جو ملبوس ہو کر بھی ننگی ہیں، خود راہ راست سے ہٹی ہیں اور دوسروں کو بھی موڑتی ہیں

[5582] ۱۲٥ـ(۲۱۲۸)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بن صالح عَنْ ابيه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا)) [انظر:۷۱۹٤]

[5582] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل نار کی دو قسمیں ایسی ہیں، جو

[5581] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٥٤٥)

[5582] اخرجه مسلم فى (صحيحه) فى الجنة وصفة نعيمها واهلها باب: النار يدخلها الجبارون برقم (۷۱۲۳) انظر (التحفة) برقم (۱۲٦۱۰)

میں نے دیکھی نہیں ہیں، ایک قسم وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں جیسے کوڑے ہیں، ان سے لوگوں کو پیٹتے ہیں اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں، جو لباس پہنتی ہیں، مگر ننگی ہیں، سیدھی راہ سے بھٹکنے والی اور دوسروں کو بھکانے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی، نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو، مہک اتنی اتنی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **مائلات:** راہ راست اور حق سے ہٹی ہوئی ممیلات اور دوسروں کو اپنی اس حرکت سے آگاہ کرنے والی۔ ❷ **مائلات** ناز نخرے سے چلنے والی، ممیلات: اپنے کولہوں کو جھکانے والی۔ ❸ **مائلات:** بازاری عورتوں کی طرح اپنے بالوں کو ایک طرف کرنے والی۔ ❹ **محیلات:** دوسری عورتوں کو بھی اس قسم کی کنگھی پر اکسانے والی۔ ❺ **مائلات:** زنا کے محرکات اور دواعی اور زنا کی مرتکب، **ممیلات:** دوسروں کے دلوں کو بے حیائی اور عریانی کی دعوت دینے والی۔ ❻ **کاسیات عاریات:** حسن و جمال کے اظہار کے لیے اپنے لباس، بدن کے بعض اجزاء کو عریاں رکھنے والی، جس طرح آج کل عورتیں، اپنا سر، بازو اور پیٹ کا کچھ حصہ ننگا کر لیتی ہیں، یا یورپین عورتیں، انڈرویئر اور بنیان پہن کر بازاروں میں دعوت نظارہ دیتی ہیں اور بے حیائی اور زنا کے مواقع تلاش کرتی ہیں، یا وہ عورتیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے، لیکن وہ اللہ کے شکر سے عاری ہیں، یا اس قدر باریک لباس پہنتی ہیں، جو ان کے بدن کو نمایاں کرتا ہے، ظاہر ہے، نعمتوں سے مالا مال اور شکر سے عاری عورتیں تو آپ کے عہد مبارک میں بھی موجود تھیں، اس لیے دوسرے دونوں مفہوم مراد ہیں اور آپ کی یہ پیشین گوئی حرف بحرف سچی ہو چکی ہے۔ ❼ **رؤسهن كاسنمة البخت:** ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے، آج کل عورتیں، اپنے کھلے بالوں کو گدی پر باندھ لیتی ہیں، یا سر کے درمیان اکٹھا کر لیتی ہیں، جو اونٹ کی کوہان کی طرح نظر آتا ہے اور آپ کی یہ پیشین گوئی بھی پوری ہو چکی ہے اور لوگوں کو بیلوں کی دموں جیسے کوڑوں سے مارنے والے وہ لوگ ہیں، جو ملزم سے اقرار کروانے کے لیے لوگوں کو مارتے پیٹتے ہیں، یا وہ جلاد اور پولیس والے ہیں، جو لوگوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں، یا حکمران کی حفاظت کے نام پر لوگوں پر کوڑے برساتے ہیں، اس طرح حدیث میں بیان کردہ دونوں قسمیں ظاہر ہو چکی ہیں۔

٣٥...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب ٣٥: لباس وغیرہ میں فریب دہی اور جو نہ ملا ہو اس کے ملنے کا اظہار ممنوع ہے

[5583] ١٢٦-(٢١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ))

[5583] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨٠) وبرقم (١٧٢٧٠)

[5583] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں، جو چیز خاوند نے نہیں دی، وہ دینے کا اظہار کرسکتی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز میسر نہیں، اس سے سیری کا اظہار کرنے والا، وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **المتشبعُ بما لم يُعطَ**: بھوکا، سیر ہونے والے کی مشابہت اختیار کرے، جو خوبی موجود نہیں ہے، اس سے متصف ہونے کا اظہار کرے، جھوٹی زیبائش کے لیے، کنگلا بہت کچھ ہونے کا دعوی کرے، عورت اپنی سوکن کو جلانے کے لیے جو کچھ خاوند نے نہیں دیا ہے، اس کے دینے کا اظہار کرے۔ ❷ **کلابس ثوبی زور** (۱) نیک اور پارسا لوگوں کا لباس پہن کر اپنے زہد اور ورع کا اظہار کرنا۔ (۲) جھوٹ بولنے کو شعار بنانا جس طرح پسندیدہ اخلاق کو ظاهر الثوب کہہ دیا جاتا ہے۔ (۳) جھوٹی گواہی دینے کے لیے بن ٹھن کر جانا، تاکہ اسے متاثر ہو کر اس کی گواہی قبول کر لی جائے۔ (۴) دوہری آستین بنانا، اصل مقصد سر تا پا جھوٹا ہونا ہے کہ ایسا آدمی مجسم جھوٹ ہے۔

[5584] ۱۲۷۔(۲۱۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ**))

[5584] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی، میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھے گناہ ہوگا، اگر میں یہ ظاہر کروں، مجھے خاوند نے فلاں مال دیا ہے، حالانکہ اس نے دیا نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور وہ ظاہر کرے کہ میرے پاس فلاں چیز ہے، وہ جھوٹی زیبائش کے کپڑے پہنے والے کی طرح ہے۔''

[5585] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[5585] ۔امام صاحب بیان کرتے ہیں، ہمیں دو اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے ہشام کی اس سند سے یہ روایت سنائی۔

[5584] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: المتشبع بما لم ينل وما ينهى عن فتخار الضرة برقم (٥٣١٩) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في المتشبع بما لم يعط برقم (٤٩٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٥)

[5585] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٤٩)

اس کتاب کے کل ابواب (11) اور (60) احادیث ہیں۔

39

كِتَابُ الْآدَابِ

کتاب الآداب

حدیث نمبر 5586 سے 5645 تک

كتاب الآداب

٣٩......كِتَابُ الْآدَابِ

٣٩. كتاب الآداب

١......بَاب: النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

باب ١: ابو القاسم کنیت رکھنا ممنوع ہے اور کون سا نام رکھنا پسندیدہ ہے

[5586] ١ ـ (٢١٣١) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ حميد عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي))

[5586] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے بقیع میں دوسرے آدمی کو آواز دی، اے ابو القاسم! تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرا مقصود آپ نہیں ہیں، (میں نے آپ کو آواز نہیں دی) میں نے تو فلاں کو پکارا ہے، (بلایا ہے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھ لو اور میری کنیت مت رکھو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی کنیت رکھنے سے اس لیے روکا کہ اس سے التباس پیدا ہوتا تھا، کیونکہ جب ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو ابو القاسم کہہ کر پکارا تو آپ نے خیال کیا مجھے پکارا ہے، اس لیے آپ متوجہ ہوئے، اس نے جب یہ کہا کہ میں نے آپ کو نہیں بلایا، تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھو، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عرب عام طور پر دوسرے کو کنیت سے یاد کرتے تھے، خاص کر معزز و محترم فرد کو نام لے کر نہیں پکارتے تھے، اس لیے نام رکھنے کی صورت میں اشتباہ کا احتمال کم تھا

[5586] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٧٠)

اور اس کی ایک وجہ اور ہے، جو آگے آ رہی ہے، اس لیے ابو القاسم کنیت رکھنے کے بارے میں علماء کے مختلف نظریات ہیں (۱) امام مالک، جمہور سلف اور جمہور فقہاء اور علماء کا یہ موقف ہے کہ اس ممانعت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے دور سے ہے، جب کہ اس کنیت رکھنے سے التباس کا خطرہ تھا اور اب التباس کا خدشہ باقی نہیں رہا ہے، اس لیے اب جو چاہے یہ کنیت رکھ سکتا ہے، خواہ اس کا نام محمد یا احمد ہو یا نہ ہو۔ (۲) امام شافعی اور اہل ظاہر کا نظریہ یہ ہے، یہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے، خواہ اس کا نام محمد یا احمد ہو یا نہ ہو۔ (۳) امام ابن جریر کے نزدیک یہ نص تنزیہہ یا ادب واحترام کے لیے ہے، (۴) یہ کنیت رکھنا اس شخص کے لیے ممنوع ہے، جس کا نام محمد یا احمد ہو اور جس کا یہ نام نہ ہو اس کے لیے ابو القاسم کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بعض متقدمین کا یہی موقف ہے، (۵) ابو القاسم کنیت رکھنا، ہر ایک کے لیے ممنوع ہے، اس طرح قاسم نام رکھنا جائز نہیں ہے، تاکہ اس کے باپ کو ابو القاسم نہ کہا جا سکے۔

[5587] ۲۔(۲۱۳۲) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلَانَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

[5587]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ناموں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام، عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اللہ کے ہاں بندے کا وہ نام پسندیدہ ہے، جس میں اس کی عبدیت اور بندگی کا اظہار واعتراف ہوتا ہے اور انسان جس قدر عبودیت میں ترقی کرتا جاتا ہے، اتنا ہی اس کا مقام و مرتبہ بڑھتا جاتا ہے۔

[5588] ۳۔(۲۱۳۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

[5587] طریق عبیداللہ بن عمر عن نافع اخرجه ابو داود فی الادب باب: فی تغییر الاسماء برقم (٤٩٤٩) انظر (التحفة) برقم (٧٩٢٠) وطریق عبدالله بن نافع اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی ما یستحب من الاسماء برقم (٢٨٣٤) وابن ماجه فی (سننه) فی الآدب باب: ما یستحب من الاسماء برقم (٣٧٢٨) انظر (التحفة) برقم (٧٧٢١)
[5588] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فرض الخمس باب: قوله تعالی ﴿بان لله خمسه وللرسول﴾ برقم (٣١١٤) وبرقم (٣١١٥) وفی المناقب باب: کنیة النبی ﷺ برقم (٣٥٣٨)←

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

[5588] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا تو اس کی قوم نے کہا، ہم تمہیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے تو وہ اپنے بیٹے کو اپنی پشت پر اٹھا کر چل پڑا اور اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میرا ایک بچہ پیدا ہوا ہے، سو میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے تو میری قوم مجھے کہتی ہے، ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے مطابق کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوالقاسم اس بنا پر تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو کچھ ملتا تھا، وہ علم و فضل ہو یا مال و دولت، آپ اس کو لوگوں میں بانٹ دیتے تھے اور دوسرے کسی میں یہ خوبی کمال درجہ میں موجود نہیں تھا، اس لیے اس کا نام قاسم رکھنا درست نہیں ہے، تاکہ اس کا باپ ابوالقاسم نہ کہلا سکے تو اس سے اس کنیت کے رکھنے کی ایک دوسری وجہ نکلی، اس وجہ کی رو سے اب بھی یہ کنیت رکھنا درست معلوم نہیں ہوتا، لیکن آپ کے دور میں تو قاسم نام رکھنے کی صورت میں، ذہن آپ کی طرف منتقل ہو سکتا تھا اور اب اس کا احتمال باقی نہیں ہے، اس لیے یہ کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[5589] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْنُونِي بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

← وفي الادب باب: قول النبي ﷺ (سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي) برقم (٦١٨٧) وفي باب: من سمى باسماء الانبياء برقم (٦١٩٦) انظر (التحفة) برقم (٢٢٤٤)

[5589] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٥٣)

[5589]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا تو ہم نے کہا، ہم تیری کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی کنیت نہیں رکھیں گے، حتی کہ آپ سے مشورہ کرلیں تو وہ آپ کو پاس آیا اور عرض کی، میرا ایک بچہ پیدا ہوا ہے، تو میں نے اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا ہے اور میری قوم نے اس کے نام پر میری کنیت رکھنے سے انکار کیا ہے، حتی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لے تو آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمہارے درمیان (علم و مال) بانٹتا ہوں۔''

[5590] (. . .) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

[5590]۔ امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ بیان نہیں کیا، میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تمہارے درمیان بانٹتا ہوں۔''

[5591] ٥۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الجعد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوا))

[5591]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے نام کو رکھ لو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو ابوالقاسم اس لیے ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔'' اور ابوبکر کی روایت میں ہے میری کنیت نہ رکھے۔

[5592] (. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

[5592]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے بتایا، آپ نے فرمایا: ''میں تو قاسم ٹھہرایا گیا ہوں، تمہارے درمیان بانٹتا ہوں۔''

[5590] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٥٣)

[5591] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5592] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5593] ٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ ((اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي))

[5593]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''انصار نے اچھا کیا، میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

[5594] ٧-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الجعد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) و قَالَ سُلَيْمَانُ ((فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

[5594]۔امام صاحب نے مختلف اساتذہ سے پانچ سندوں سے اس حدیث کو بیان کیا ہے، حصین کی روایت میں یہ اضافہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' اور سلیمان کہتے ہیں، ''میں تو قاسم ہوں کیونکہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[5595] (. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ

[5593] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5594] تقدم تخريجه برقم (٥٥٥٣)

[5595] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: احب الاسماء الى الله عزوجل برقم (٦١٨٦)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ))

[5595]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے کہا، ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں رکھیں گے اور تیری آنکھوں کو (اس کنیت سے) ٹھنڈا نہیں کریں گے تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لے۔''

[5596] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا

[5596]۔ امام صاحب کو یہی روایت دو اور اساتذہ نے بھی سنائی، لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا اور ہم تیری آنکھوں کو آسودگی نہیں بخشیں گے۔

فائدہ:...... اوپر یہ گزر چکا ہے کہ انصاری نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا تھا اور یہاں یہ ہے کہ قاسم رکھا تھا اور انصار کا یہ کہنا ہم تیری کنیت، رسول اللہ والی نہیں رکھیں گے اور آپ کا یہ فرمانا، انصار نے اچھا کیا، نیز آپ کا یہ فرمانا کہ میں تو قاسم اس لیے ہوں کہ تمہارے درمیان علم و خیرات اور مال غنائم تقسیم کرتا ہوں۔'' اس کا مؤید ہے کہ اس نے نام قاسم رکھا تھا تا کہ اس کو ابو القاسم کہا جائے اور آپ نے اپنے نام پر تو نام رکھنے کی اجازت دی ہے، یہ تو قابل انکار نہیں ہے۔

[5597] ۸۔(۲۱۳۴)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)) قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ

[5597]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

← وفي باب: قول النبي ﷺ: (سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي) برقم (٦١٨٩) انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٤)

[5596] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠١٦)

[5597] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: كنية النبي ﷺ برقم (٣٥٣٩) وفي ←

[5598] ۹-(۲۱۳۵)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ))

[5598] ۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں علاقہ نجران آیا، لوگوں نے مجھ سے سوال کیا اور کہا، تم پڑھتے، اے ہارون کی بہن (یــا أُخت هــارون) حالانکہ موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام سے اتنا اتنا عرصہ پہلے گزر چکے ہیں تو جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، میں نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے انبیاء اور پہلے نیک لوگوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔''

فائدہ:...... حضرت مریم علیہا السلام کو یــا اخــت هــارون، کہہ کر پکارا گیا ہے، حالانکہ ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، جو حضرت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام سے کافی عرصہ پہلے گزر چکے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ہارون سے مراد یہاں موسیٰ علیہ السلام کا بھائی نہیں ہے، بلکہ اور ہارون ہے اور بنو اسرائیل، اپنی اولاد کے نام گزشتہ انبیاء اور نیک لوگوں کے نام پر رکھ لیتے تھے اور حضرت مریم کو اخــت هــارون، اس انسان کی نیکی اور پارسائی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے کہا گیا، وگرنہ وہ ان کا حقیقی بھائی نہ تھا اور اب علماء کے نزدیک بالاتفاق، انبیاء کے نام پر نام رکھنا جائز ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو محمد نام رکھنے سے منع فرمایا ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نام کا شخص اگر کوئی غلط حرکت کرے تو لوگ اس کی غلط کاری پر لعن طعن کرتے ہیں تو گویا اس کے سبب آپ کے نام کو برا بھلا کہا گیا تو یہ آپ کے نام کی عظمت و احترام کے منافی ہے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، یہ نام نہ رکھو، لیکن جب ان کو بتایا گیا کہ یہ نام آپ نے خود بعض لوگوں کا رکھا ہے تو وہ خاموش ہو گئے۔

الادب بـاب: قـول الـنـبـي ﷺ: (سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي) برقم (٦١٨٨) وابو داود فـي (سـنـنـه) في الادب باب: في الرجل يتكنى بابي القاسم برقم (٤٩٦٥) وابن ماجه في (سـنـنـه) فـي الادب بـاب: الجمع بين اسم النبي ﷺ وكنيته برقم (٣٧٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٣٤)

[5598] اخـرجـه الترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٥٥) انظر (التحفة) برقم (١١٥١٩)

۲...... بَاب: كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَآءِ الْقَبِيحَةِ

باب ۲: برے نام اور نافع وغیرہ نام رکھنا ناپسندیدہ ہے

[5599] ۱۰ـ(۲۱۳۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَآءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ

[5599] ۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھنے سے منع فرمایا، افلح، رباح، یسار اور نافع۔

فائدہ:...... عام طور لوگ اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھتے تھے، افلح، کامیاب، رَبَاح، نفع بخش تجارت، یسار، آسان اور سہل، نافع، سودمند، اب اگر کوئی شخص آ کر پوچھے کہ نافع ہے یا رباح ہے اور جواب میں کہا جائے، میرے پاس یا گھر میں نافع یا یسار نہیں ہے تو یہ ایک قسم کی قبیح اور بری صورت ہے اور بعض لوگ اس سے بدشگونی میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس نہی کا تعلق ادب اور سلیقہ سے ہے، اس لیے آپ نے اپنے غلام رباح اور یسار کا نام تبدیل نہیں کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور غلام اور شاگرد کا نام نافع تھا، جو ایک جلیل القدر محدث ہیں اور امام مالک کے کبار اساتذہ میں سے ہے، جن کی سند کو ''سونے کی زنجیر'' کا نام دیا جاتا ہے۔

[5600] ۱۱ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ ابيه

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا ابيه))

[5600] ۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے غلام کا نام، رَبَاح یا یَسَار یا افلح یا نافع نہ رکھنا۔''

[5599] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغییر الاسم القبیح برقم (٤٩٥٨) وبرقم (٤٩٥٩) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما یکره من الاسماء برقم (٢٨٣٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: ما یکره من الاسماء برقم (٣٧٢٩) انظر (التحفة) برقم (٤٦١٢)

[5600] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٥٦٤)

[5601] ۱۲ - (۲۱۳۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ

[5601] - حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار بول اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، ان میں سے کسی سے بھی ابتدا کرلو تو تمہارے لیے کوئی نقصان کی بات نہیں ہے اور تم اپنے غلام یا بچے کا نام یسار یا رباح یا نجیح (کامیاب) اور افلح نہ رکھنا، کیونکہ تم پوچھو گے، کیا فلاں ادھر ہے؟ اور وہ نہیں ہو گا تو جواب دینے والا کہے گا، نہیں'' یہ چار ہی ہیں، مجھ سے بیان کرتے وقت ان پر اضافہ نہ کرنا۔

فائدہ: ......اس حدیث کے راوی کا قول ہے کہ میں نے یہ چار ہی نام سنے ہیں، مجھ سے بیان کرتے وقت ان پر اضافہ نہ کرنا، اگرچہ قیاس کی رو سے ان کے ہم معنی اور ہم مقصود نام اور بھی ہو سکتے ہیں۔

[5602] (. . .) و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ

[5602] - مصنف کو یہی حدیث چار اور اساتذہ نے بھی تین سندوں سے سنائی ہے، جریر اور روح کی حدیث، زہیر کی طرح واقعہ سمیت ہے اور شعبہ کی حدیث میں صرف غلام کے نام رکھنے کا تذکرہ ہے، چار بولوں کا ذکر نہیں ہے۔

[5603] ۱۳ - (۲۱۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهٰى عَنْ أَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ

[5601] تقدم تخريجه برقم (٥٥٦٤)

[5602] تقدم تخريجه برقم (٥٥٦٤)

[5603] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٦١)

وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ

[5603]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان ناموں کو رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا، یعلیٰ، برکت، افلح، یسار، نافع اور ان کے ہم معنی نام، پھر میں نے دیکھا، بعد میں اس سے خاموش ہو گئے اور کچھ نہ فرمایا، پھر آپ کی وفات ہو گئی اور آپ نے ان سے منع نہ فرمایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ناموں سے روکنے کا ارادہ کیا، پھر اس کو نظر انداز کر دیا۔

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے ان ناموں سے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے منع فرمایا، پھر قانونی اور فقہی رو سے ان سے روکنے کا ارادہ فرمایا، لیکن اس ارادہ کو عملی جامہ نہیں پہنایا اور قطعی طور پر ان سے روکنے کا حکم نہیں دیا، حتی کہ آپ اس جہان فانی سے چلے گئے۔

۳...... بَابُ: اِسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ إِلٰى حَسَنٍ، وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا

باب ۳: برا نام بدل کر اچھا نام رکھنا اور برہ نام کو زینب، جویریہ اور ان جیسے ناموں سے بدل دینا پسندیدہ ہے

[5604] ۱۴۔(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ ((أَنْتِ جَمِيلَةُ)) قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ

[5604]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ (نافرمان) نام بدل کر فرمایا: ”تم جمیلہ ہو۔“

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے تین قسم کے ناموں سے روکا ہے، (۱) جن کا معنی ناپسندیدہ ہے، جیسے عاصیہ، یعنی نافرمان، حالانکہ ایک مسلمان کے لیے نافرمانی زیبا نہیں ہے، چہ جائے کہ اس کا نام نافرمان رکھ دیا جائے۔
(۲) جن ناموں سے بدشگونی کا اندیشہ ہے، جبکہ بدشگونی جائز نہیں ہے، جیسے افلح، نجیح اور یسار وغیرہ۔
(۳) جن میں اپنا تزکیہ اور صفائی پیش کی گئی ہے، جیسے برہ، وفادار، اطاعت گزار، اگرچہ یہ دوسری قسم میں بھی داخل ہے اور اس سے بدشگونی کا اندیشہ ہے یعنی نفی کی صورت میں۔

[5604] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في تغيير الاسم القبيح برقم (٤٩٥٢) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في تغيير الاسماء برقم (٢٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٥)

[5605] ١٥-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَمِيلَةَ

[5605] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

[5606] ١٦-(٢١٤٠)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

[5606] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ کا نام برّہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جویریہ رکھا اور آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کہا جائے، آپ کے پاس سے برہ چلی گئی، ابن ابی عمرہ کی روایت میں عن کریب عن ابن عباس کی جگہ عن کریب، سمعت ابن عباس ہے۔

فائدہ :......ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا نام بـرّة (نیکی، اطاعت) تھا، آپ نے برّہ کی بجائے، جویریہ نام رکھا، کیونکہ اس میں ایک طرف پارسائی کا اظہار ہے تو دوسری طرف بدشگونی کا اندیشہ بھی موجود ہے، لیکن نیک شگون کے لحاظ سے یہ نام رکھنا درست ہوگا، جبکہ تزکیہ نفس اور اپنی پارسائی کا اظہار مقصود نہ ہو۔

[5607] ١٧-(٢١٤١)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ

[5605] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: تغییر الاسماء برقم (٣٧٣٣) انظر (التحفة) برقم (٧٨٧٦)

[5606] اخرجه مسلم فی (صحیحه) فی الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب: التسبیح اول النهار وعند النوم برقم (٦٨٥١) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: ما يقول الرجل اذا سلم برقم (١٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (٦٣٥٨)

[5607] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: تحويل الاسم الى اسم احسن منه برقم (٦١٩٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: من قام عن مجلس فرجع فهو احق به برقم (٣٧١٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٦٧)

اَبَا رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی مَيْمُونَةَ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّی نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ و قَالَ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

[5607] ۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی دوسندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زینب کا نام برّہ تھا تو کہا گیا، خود اپنا تزکیہ اور صفائی پیش کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

[5608] ١٨ـ(٢١٤٢)حَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰی بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِی بَرَّةَ فَسَمَّانِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ

[5608] ۔حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرا نام برّہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھا اور بیان کرتی ہیں، آپ کے نکاح میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آئیں، ان کا نام برہ تھا تو آپ نے اس کا نام زینب رکھا۔

[5609] ١٩ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِی حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِی بَرَّةَ فَقَالَتْ لِی زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِی سَلَمَةَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ هٰذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ ((سَمُّوهَا زَيْنَبَ))

[5609] ۔محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی بیٹی کا نام برّہ رکھا تو مجھے حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے اس نام کے رکھنے سے روکا ہے، میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خود اپنا تزکیہ نہ کرو، اللہ تعالیٰ تم میں سے وفاداروں اور نیکوکاروں کو خوب جانتا ہے۔'' تو میرے ورثاء نے پوچھا، ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا نام زینب رکھو۔''

فائدہ:......ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، ناپسندیدہ اور پارسائی پر دلالت کرنے والے ناموں کو بدل دینا چاہیے۔

[5608] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغییر الاسم القبیح برقم (٤٩٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٨٤)

[5609] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٥٧٣)

۴...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ

باب ٤: مَلِكِ الاملاك اور مَلِكِ المُلُوك (شہنشاہ) نام رکھنا ناجائز ہے

[5610] ۲۰۔(۲۱۴۳) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعرج عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ و قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ ((اَخْنَعَ فَقَالَ اَوْضَعَ))

[5610]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے برا نام، اس آدمی کا ہے جو اپنا نام شاہ شاہاں رکھتا ہے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے،''اللہ عزوجل کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔'' سفیان نے کہا، جیسے شاہان شاہ ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں، میں نے ابوعمرو سے اخنع کا معنی دریافت کیا تو اس نے کہا، سب سے زیادہ پست و ذلیل۔

مفردات الحدیث ✲ أَخْنَعَ یعنی اَذَلّ: ذلیل ترین، بقول خلیل۔ اَفْجر: بدترین، قبیح۔

فائدہ :...... امام سفیان رحمہ اللہ نے مَـلِكَ الملوك کا ترجمہ شاہان شاہ کیا ہے، جو فارسی زبان ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ صرف مـلك الملوك ہی ذلیل ترین اور سب سے برا نام نہیں ہے، بلکہ اس مفہوم و معنی کا حامل کسی زبان کا نام یہی حکم رکھتا ہے، جیسے خالق الخلق، احکم الحاکمین، سلطان السلاطین، امیر الامراء اور بقول بعض ہر وہ نام جو اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اس کا یہی حکم ہے، جیسے جبار، قہار، رحمٰن، قدوس، وغیرہ، اس لیے شرعاً یہ نام رکھنا جائز نہیں ہے۔

[5611] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ))

[5610] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ابغض الاسماء الى الله برقم (٦٢٠٥) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في تغيير الاسم القبيح برقم (٤٩٦١) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما يكره من الاسماء برقم (٢٨٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٢)

[5611] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨١)

[5611] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایات میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے مبغوض آدمی اور سب سے خبیث فرد، جس پر وہ سب سے زیادہ ناراض ہو گا، وہ آدمی ہے جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا، اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔''

۵...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلٰى صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ، وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ، وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِاللّٰهِ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب ۵: بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینا اور گھٹی کے لیے کسی نیک آدمی کے پاس لے جانا پسندیدہ ہے اور پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کا نام عبداللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء کے نام پر رکھا جائے

[5612] ۲۲۔(۲۱۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

[5612] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہما کو جب وہ پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں اپنے اونٹ کو گندھک مل رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟'' میں نے کہا، جی ہاں تو میں نے آپ کو چند خشک کھجوریں پکڑائیں اور آپ نے انہیں منہ میں ڈال لیا اور انہیں چبایا، پھر بچے کا منہ کھولا اور انہیں اس کے منہ میں ڈال دیا تو بچہ انہیں چوسنے لگا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کی محبوب چیز کھجوریں ہیں۔'' اور آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

مفردات الحدیث ❶ **يَهْنَأُ**: هِناء گندھک سے ماخوذ ہے کہ آپ اونٹ کو بذات خود گندھک مل رہے تھے، جس سے معلوم ہوا، امام کو صدقہ وزکاۃ کے اموال کا بذات خود خیال رکھنا چاہیے اور ضرورت کے تحت حیوان کو گندھک

[5612] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی تغییر الاسماء برقم (۴۹۵۱) انظر (التحفة) برقم (۳۲۵)

ملنا جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہے، درست ہے۔ ② لَا كُهُنَّ: لَوك کا معنی ہے، سخت چیز کو چبانا، یعنی آپ نے بچہ کے منہ میں ڈالنے کے لیے کھجوریں نرم کیں۔ ③ فَغَرَ: کھولا، تاکہ اس میں چبائی ہوئی کھجوریں ڈالی جا سکیں۔ ④ يَتَلَمَّظُ: زبان کو منہ میں پھیرنے لگا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بچہ کی پیدائش کے وقت کسی نیک شخص سے اس کو گھٹی دلوانا چاہیے اور اگر گھٹی کھجوروں کی دی جائے تو بہتر ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے اور کسی صالح شخص سے نام رکھوانا بہتر ہے اور عبد اللہ بہترین نام ہے اور نام پیدائش کے دن میں رکھا جا سکتا ہے۔

حب الانصارِ التَمرُ: حِبّ اگر حاء پر زیر ہو تو معنی ہوگا، محبوب اور اس صورت میں حب الانصار مبتدا ہوگا اور التمر خبر اور اگر حاء پر زبر پڑھیں تو یہ مصدر ہوگا اور حب فعل محذوف کا مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگی اور تمر پر بھی نصب ہوگی، یا حب الانصار التمر کو مبتدا مان کر، اس کی خبر محذوف مان لیں گے، یعنی حُبُ الانصار التمرَ واضح یاعادة من صِغرهم۔

[5613] ٢٣۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ ((اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((اَمَعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

[5613]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر گئے تو بچہ کی روح قبض کر لی گئی، جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے پوچھا، میرے بیٹے کا کیا بنا؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، وہ پہلے سے زیادہ پرسکون ہے اور انہیں شام کا کھانا پیش کیا، انہوں نے وہ کھا لیا، پھر اس سے تعلقات قائم کیے، جب وہ فارغ ہو گئے تو انہیں کہا، بچے کو دفن کر دیجیے، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

[5613] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العقيقة باب: تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه برقم (٥٤٧٠) انظر (التحفة) برقم (٢٣٣)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا، آپ نے پوچھا، ''آج رات تم تعلقات قائم کر چکے ہو؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! ان دونوں کو برکت سے نواز۔'' تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بچہ جنا اور مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ تو وہ اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے ساتھ خشک کھجوریں بھیجیں تو نبی اکرم ﷺ نے بچہ کو پکڑ کر پوچھا ''کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' حاضرین نے کہا، جی ہاں، چھوہارے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے انہیں لے کر چبایا، پھر انہیں اپنے منہ سے نکالا اور انہیں بچے کے منہ میں ڈال دیا، پھر اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[5614] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ محمد عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ

[5614] - امام صاحب کو یہی روایت، واقعہ سمیت ایک اور استاد نے سنائی۔

مفردات الحدیث

☸ هو اسكن مما كان: بیماری کی صورت میں جس حال میں تھا، اس سے زیادہ پرسکون ہے۔

فائدہ:...... اس طرح حضرت ام سلیم نے تعریض وتوریہ سے کام لیا، پھر بعد میں اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے خوب بن ٹھن کر ان کے سامنے آئیں اور انہوں نے تعلقات قائم کر لیے، حضور اکرم ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں، بچہ پیدا ہوا اور آپ نے اسے کھجوروں کی گھٹی دے کر اس کا نام عبداللہ رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو نو (۹) بیٹے دیے، جو سب حافظ بنے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے موت کی اطلاع دینے سے پہلے کہا، اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اگر کوئی کسی سے کوئی چیز عاریۃً لے اور بعد میں مالک اپنی عاریۃً دی ہوئی چیز کی واپسی کا مطالبہ کرے تو کیا اس کے مطالبہ کو رد کیا جا سکتا ہے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اپنے بیٹے کا ثواب کماؤ، اس پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے کہ تو نے مجھے ایسی صورت میں تعلقات پر آمادہ کیا، پھر اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، آپ نے دعا دی۔

[5615] ۲۴-(۲۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بردة

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَة

[5614] تقدم تخريجه في اللباس باب: النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه برقم (٥٥١٦)

[5615] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العقيقة باب: تسمية المولود غداة يولد لمن يعق عنه وتحنيكه برقم (٥٤٦٧) وفي الادب باب: من سمى باسماء الانبياء برقم (٦١٩٨) انظر (التحفة) برقم (٦١٩٨) وبرقم (٩٠٥٧)

[5615] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کی گھٹی دی۔

[5616] ۲۵۔(۲۱۴٦)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَآءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَآءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَآءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَآءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ

[5616] ۔حضرت عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بیان کرتے ہیں، ہجرت کے موقعہ پر حضرت اسماء بنت ابی بکر کے پیٹ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے، وہ قباء پہنچیں تو وہاں عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہو گئے تو وہ اسے لے کر گھٹی دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے اسے اس سے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر کھجوریں منگوائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم کھجوریں ملنے سے پہلے کچھ دیر انہیں تلاش کرتے رہے، آپ نے انہیں چبایا، پھر لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا تو سب سے پہلے اس کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن داخل ہوا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کے حق میں دعا فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا، پھر وہ سات یا آٹھ سال کی عمر میں اپنے باپ زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر مسکرائے، پھر ان سے بیعت کر لی۔

فائدہ: ...... ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، پہلے دن گھٹی دینے کے ساتھ ہی اس کا نام رکھ لینا بہتر ہے اور ساتویں دن تک نام رکھنے کی گنجائش ہے، سات دن سے زیادہ تاخیر درست نہیں ہے۔

[5616] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٠٩) وفي العقيقة باب: تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه برقم (٥٤٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢٧)

[5617] ٢٦-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ

[5617]۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہیں مکہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا حمل ٹھہرا اور میں پورے دنوں ہجرت کے لیے نکلی، میں نے مدینہ پہنچ کر قباء میں قیام کیا تو وہ قباء میں پیدا ہو گئے، پھر میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر آپ نے چھوہارے منگوا لیے اور انہیں چبایا، پھر انہیں اس کے منہ میں لعاب دہن ڈال دیا تو سب سے پہلی جو چیز اس کے پیٹ میں داخل ہوئی، رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ نے اسے کھجوروں کی گھٹی دی، پھر اس کے لیے دعا کی اور ان کے لیے برکت کی درخواست کی اور وہ (ہجرت کے بعد پیدا ہونے والے) پہلے بچے تھے جو مہاجرین کے ہاں پیدا ہوئے۔

مفردات الحدیث

❊ اَنَا مُتِمٌّ: میں ولادت کے دن پورے کر چکی تھی، یعنی حمل ٹھہرے نو ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔

فائدہ:...... مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد یہ بات پھیل گئی تھی کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، اس لیے ان کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوگا، اس لیے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں کے ہاں انتہائی خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے یک زبان ہو کر زور سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، جس سے مدینہ گونج اٹھا۔

[5618] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ

[5618]۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی جبکہ انہیں عبد اللہ بن زبیر کا حمل ٹھہرا ہوا تھا، آگے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[5617] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٨١)
[5618] تقدم تخريجه برقم (٥٥٨١)

[5619] ٢٧۔(٢١٤٧)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ یَعْنِی ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیه

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّكُ عَلَیْهِمْ وَیُحَنِّكُهُم

[5619]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ انہیں برکت کی دعا دیتے اور انہیں گھٹی دیتے۔

[5620] ٢٨۔(٢١٣٨)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَیْنَا طَلَبُهَا

[5620]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، تاکہ آپ اسے گھٹی دیں، ہم نے چھوہارے تلاش کیے اور ہمارے لیے ان کی دستیابی مشکل ہوگئی۔

مفردات الحدیث ✽ **عَزَّ عَلَیْنَا**: ہمارے لیے دشوار ہوگئی، کیونکہ وہ کھجوریں پکنے کا موسم نہیں تھا۔

[5621] ٢٩۔(٢١٤٩)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِیمِیُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِی اَبُو حَازِم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِی اُسَیْدٍ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِینَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی فَخِذِهٖ وَاَبُو اُسَیْدٍ جَالِسٌ فَلَهِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِشَیْءٍ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَمَرَ اَبُو اُسَیْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰی فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْلَبُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَیْنَ الصَّبِیُّ فَقَالَ اَبُو اُسَیْدٍ اَقْلَبْنَاهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ فُلَانٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا ((وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ یَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

[5621]۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابو اسید بھی بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ سامنے پڑی ہوئی کسی چیز میں مشغول ہو گئے تو حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے بارے میں حکم دیا، اسے

[5619] تقدم تخریجه فی الطهارة باب: حکم بول الطفل الرضیع وکیفیة غسله برقم (٦٦٠)

[5620] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥٢)

[5621] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: تحویل الاسم الی اسم احسن منه برقم (٦٣٩١) انظر (التحفة) برقم (٤٧٥٣)

رسول اللہ ﷺ کی ران سے اٹھا لیا گیا اور اسے گھر لوٹا دیا گیا، رسول اللہ ﷺ اپنی مشغولیت سے بیدار ہوئے تو پوچھا: ''بچہ کہاں ہے؟'' تو حضرت ابو اسید نے عرض کیا، ہم نے اسے واپس بھیج دیا ہے، اے اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا، ''اس کا نام کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا، فلاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن اس کا نام منذر ہے۔'' تو اسی دن آپ نے اس کا نام منذر رکھا۔

مفردات الحدیث ❀ ❶ لَهِىَ بِشَيْءٍ: آپ کسی چیز میں مشغول ہو گئے اور آپ کی سہولت کی خاطر بچے کو آپ کی ران سے اٹھا لیا گیا اور کسی دوسرے وقت گھٹی دلوانے کی نیت پر واپس بھیج دیا گیا۔ ❷ اِسْتَفَاقَ: آپ اپنی سوچ اور فکر سے بیدار ہوئے تو بچہ کو دیکھا اور اس کے بارے میں پوچھا۔

فائدہ:...... بچے کے باپ کا چچا زاد منذر بن عمرو، بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہو چکا تھا، اس لیے آپ نے نیک شگون کے لیے بچہ کا نام منذر رکھا، تاکہ وہ بھی شہید ہونے والے منذر کے نقش قدم پر چلے، یا اس کو انذار کے لیے علم نصیب ہو۔

٦...... بَاب: جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ لَهُ وَ تَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ

باب٦: جس کے بچہ نہ ہو اس کی کنیت رکھنا اور چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا

[5622] ٣٠-(٢١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التياح حدثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ

[5622] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے، میرا ایک بھائی تھا، جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا، راوی بیان کرتا ہے، میرا خیال ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے ماں کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اسے دیکھتے تو فرماتے، ''اے ابو عمیر! نغیر (سرخ چڑیا) نے کیا کیا؟'' وہ بچہ اس سرخ چڑیا سے کھیلتا تھا۔

[5622] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطاهرات برقم (١٤٩٨)

مفردات الحدیث ٭ نُغَیر: یہ ایک پرندہ ہے، جس کا سر اور چونچ سرخ ہوتی ہے، بعض روایات میں اس پرندہ کو صَعْوۃ کا نام دیا گیا ہے، ابوعمیر اس سے کھیلتے تھے اور یہ مر گیا تھا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بچے اور لا ولد شخص کی بھی کنیت رکھی جا سکتی ہے اور اولاد کے نام پر کنیت رکھنا ضروری نہیں ہے اور بچوں کے ساتھ دل لگی کرنا درست ہے، بچے پرندوں کے ساتھ کھیل سکتے ہیں اور ایک شخص اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو تو کسی عورت کے ہاں زیارت کے لیے جا سکتا ہے اور امام کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کے ہاں ملاقات کے لیے جائے اور سب کے ساتھ یکساں اختلاط رکھے، بعض علماء نے اس حدیث سے ساٹھ سے سائد فوائد مستنبط کیے ہیں، فتح الباری باب کنیة الصبی وقبل ان یولد للرجل ج ۱۰ دیکھیے۔

۷...... بَاب: جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَ اِسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

باب ۷: کسی دوسرے کے بیٹے کو بطور شفقت و پیار بیٹا کہنا پسندیدہ ہے

[5623] ۳۱۔(۲۱۵۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا بُنَيَّ))

[5623]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے پیارے بیٹے!''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی دوسرے انسان کے لیے کم عمر بیٹے کو پیار و محبت اور شفقت و لطف کے لیے، اے میرے بیٹے (یا بنی، یا بُنَیُّ) اے میرے بچے (یا ولدی) کہنا جائز ہے، جیسا کہ اپنے ہم عمر کو اس بنا پر یا اخی کہنا درست ہے اور اپنے سے بڑی عمر کے شخص یا عمی (اے چچا) کہنا صحیح ہے۔

[5624] ۳۲۔(۲۱۵۲)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاۤءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[5623] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الرجل یقول لابن غیره: یا بنی برقم (٤٩٦٤) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی: یا بنی برقم (٢٨٣١) انظر (التحفة) برقم (٥١٤)

[5624] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: ذکر الدجال برقم (٧١٢٢) ومسلم فی (صحیحه) فی الفتن واشراط الساعة باب: فی الدجال وهو اهون علی الله عزوجل برقم (٧٣٠٤) وبرقم (٧٣٠٥) وبرقم (٧٣٠٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: فتنة الدجال ←

[5624]۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ کسی نے دجال کے بارے میں دریافت نہیں کیا تو آپ نے مجھے فرمایا: ''اے بیٹے! تیرے لیے اس سے کون سی چیز دشواری یا مشقت کا باعث ہے؟ وہ تمہیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' میں نے کہا، لوگوں کا خیال ہے، اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اسی بناء پر ذلیل ہوگا۔''

فائدہ :...... دجال کے بارے میں تفصیلی روایات کتاب الفتن میں آئیں گی، اس لیے اس کے بارے میں بحث وہیں ہوگی۔

[5625] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ح و حَدَّثَنَا سُرَیْجُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا جَرِیرٌ ح و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِیلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِی حَدِیثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْمُغِیرَةِ ((اَیْ بُنَیَّ اِلَّا)) فِی حَدِیثِ یَزِیدَ وَحْدَهٗ

[5625]۔امام صاحب کے مختلف اساتذہ، چار سندوں سے یہی روایت سناتے ہیں اور ان میں سے صرف یزید ہی کی روایت میں، مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے، ''اے بیٹے!''

٨...... بَاب: اِلْاِسْتِئْذَانِ

باب ٨: اجازت طلب کرنا یا اذن چاہنا

[5626] ٣٣-(٢١٥٣) حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَیْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ یَزِیدُ بْنُ خُصَیْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیدٍ قَالَ

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ یَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِینَةِ فِی مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُومُوسٰی فَزِعًا اَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّی اَتَیْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدُّوا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ

وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج برقم (٤٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١١٥٢٣)

[5625] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٥٨٩)

[5626] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان ثلاثا برقم (٦٢٤٥) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: کم مرة یسلم فی الاستئذان برقم (٥١٨٠) انظر (التحفة) برقم (٣٩٧٠)

فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهِ

[5626] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تو ہمارے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے یا خوف زدہ آئے، ہم نے پوچھا، آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں ان کے پاس حاضر ہوں، سو میں ان کی خدمت میں ان کے دروازہ پر پہنچا اور تین دفعہ سلام کہا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جس سے میں واپس چلا گیا تو انہوں نے کہا، تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا، میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ کے دروازہ پر تین دفعہ سلام عرض کیا تو گھر والوں نے مجھے جواب نہ دیا، اس وجہ سے میں واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں، جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس لوٹ جائے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس پر شہادت پیش کرو، وگرنہ میں تمہیں سزا دوں گا نے کہا میں تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کے ساتھ حاضرین میں سے سب سے کم عمر جائے گا، ابوسعید رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے کہا میں سب لوگوں سے چھوٹا ہوں، حضرت ابی نے کہا، اسے لے جاؤ۔

[5627] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ

[5627] ۔امام صاحب کو یہی روایت قتیبہ بن سعید اور ابن ابی عمر سناتے ہیں، ابن ابی عمر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ان کے ساتھ اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر شہادت دی۔

فوائد :...... ❶ حضرت ابوموسیٰ اشعری کوفہ میں اپنے گورنری کے دور میں لوگوں کو اپنے دروازہ پر انتظار کرواتے تھے، جو ان کے لیے ناگواری کا باعث بنتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک شکایت پہنچی تو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ سرزنش اور تادیب کے لیے یہی سلوک کیا، تاکہ انہیں اس کا احساس ہو سکے کہ یہ رویہ اچھا نہیں ہے، مزید برآں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول تھے، اس لیے انہیں اندر نہ بلوا سکے اور تمام علماء کا قرآن وسنت کی روشنی میں اس پر اتفاق ہے کہ کسی کے گھر میں اجازت لیے بغیر داخل ہونا جائز نہیں ہے، بعض حضرات کے نزدیک سورۂ نور کی روشنی میں سلام کہنے سے پہلے اجازت طلب کی جائے گی اور اکثریت کے نزدیک سنت یہ ہے کہ پہلے سلام کہے

[5627] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٥٩١)

پھر اجازت طلب کرے، یعنی السلام علیکم، أ أدخل؟ کیا میں اندر آ سکتا ہوں اور علامہ ماوردی کا خیال ہے، اگر دروازے پر آ کر، گھر والے پر نظر پڑ جائے تو پہلے سلام کہے، پھر اجازت طلب کرے، وگرنہ پہلے اذن طلب کرے، صحیح احادیث سے اکثریت کے قول کی تائید ہوتی ہے، آپ نے، ایک آدمی کو اجازت طلب کرنے کا سلیقہ سکھا کہ یوں کہو: السلام علیکم، أأدخل اور اجازت طلب کرنے کی حکمت یہ ہے کہ بلا اجازت اچانک داخل ہونے کے سبب ممکن ہے، گھر والوں پر ایسی حالت میں نظر پڑ جائے، جس حالت میں ان کو دیکھنا، دونوں کے لیے شرمندگی کا باعث ہو، یا جس حالت میں وہ نظر آنا پسند نہ کرتے ہوں، یا وہ کسی ایسے کام میں مشغول ہوں، جس میں کسی کا مخل ہونا، ان کے لیے تکلیف کا باعث ہو، اس لیے آپ نے فرمایا، تیسری بار بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ، کیونکہ تیسری بار اجازت نہ ملنا اس بات کی دلیل ہے کہ صاحب بیت کسی سبب سے کسی سے ملنا پسند نہیں کر رہا اور وہ واپس ہونے کا کہہ رہا ہے، اس لیے برضا و رغبت واپس لوٹ جانا چاہیے، اس کو ناگوار یا ناپسند نہیں کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ''اگر تمہیں کہا جائے لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔'' (سورہ نور، آیت نمبر ۲۸)۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کسی کی مشغولیت یا آرام کے وقت میں اسے ٹیلی فون نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بھی ایک طرح بلا اجازت داخل ہونا ہے، الا یہ کہ شدید ضرورت ہو، نیز اگر طویل گفتگو کرنی ہو تو گفتگو کرنے سے پہلے اجازت لینی چاہیے، ممکن ہے وہ کسی انتہائی اہم کام میں مشغول ہو اور طویل گفتگو اس کے کام میں حائل ہو اور اس کے لیے ذہنی پریشانی کا باعث ہونے کی بنا پر اس پر شاق گزر رہی ہو، نیز اجازت طلب کرنے کا مسئلہ اس صورت میں ہے، جب دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کہیں اور اجازت طلب کریں تو آواز گھر والوں تک پہنچ سکے، وگرنہ اگر گھنٹی لگی ہو تو اس کو آہستہ سے دبایا جائے گا، یا آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا، گھنٹی یا دروازہ زور زور سے کھٹکھٹانا درست نہیں ہوگا۔ ❷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے شہادت کا مطالبہ اس لیے کیا تھا، تاکہ دوسرے لوگ آگاہ ہو جائیں، کہ حدیث کے بیان کرنے میں حزم و احتیاط کو اختیار کرنا چاہیے اور تحقیق و وثوق کے بغیر آپ کی طرف کوئی چیز منسوب نہیں کرنی چاہیے، یہ نہ ہو کہ کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ اس کے بارے میں کوئی حدیث گھڑ کر پیش کر دے، اس لیے دوسروں کے لیے یہ دروازہ بند کرنے کے لیے، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری جیسے جلیل القدر، صحابی سے بینہ کا مطالبہ کیا، جن کے بارے میں یہ تصور نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ غلط بیانی سے کام لیں، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مطالبہ سے یہ کشید کرنا کہ وہ خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتے تھے، قطعاً غلط ہے، کیونکہ جب حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ جیسے کم سن صحابی نے شہادت دی تو حضرت عمر نے اس کو مان لیا اور دو دو آدمیوں کی خبر بھی اصولی رو سے خبر واحد ہی ہے اور اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی کے اعتراض کرنے پر کہا تھا، سبحان اللہ! میں نے تو ایک بات سن کر اس کی تحقیق کرنا پسند کیا، نیز اس حدیث سے معلوم ہوا، بعض احادیث، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے ہر وقت کے ساتھ رہنے والے پر بھی مخفی رہ جاتی تھیں تو دوسروں کے بارے میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے، انہیں ہر حدیث کا علم تھا۔

[5628] ٣٤-(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ

ابا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَتَى اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُولُ اِلاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ اُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّي جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَوَاللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَاسَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى اَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا

[5628] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ناراضی کی حالت میں آ کر رک گئے اور کہنے لگے، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ”اجازت تین دفعہ طلب کی جائے، اگر تجھے اجازت مل جائے، (تو ٹھیک) وگرنہ لوٹ جاؤ۔“ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس کی کیا ضرورت ہے؟“ انہوں نے کہا، کل میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی تو میں لوٹ آیا، پھر آج میں ان کے ہاں حاضر ہو کر ان کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ میں گزشتہ کل حاضر تھا اور تین دفعہ سلام عرض کر کے لوٹ گیا تھا، انہوں نے کہا، ہم نے تمہاری آواز سن لی تھی اور ہم اس وقت مصروف تھے تو آپ نے اجازت طلب کرنے پر اصرار کیوں نہ کیا، حتی کہ آپ کو اجازت دے دی جاتی، حضرت ابوموسیٰ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جیسے سنا تھا، اس کے مطابق اجازت طلب کی، انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں تمہاری پشت اور تمہارے پیٹ کو درے سے تکلیف نے دو چار کروں گا الا یہ کہ تم اس پر گواہی دینے والے کو پیش کرو تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ کے ساتھ ہم سے سب سے کم سن ہی جائے گا، اے ابوسعید! اٹھو تو میں اٹھا، حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سن چکا ہوں۔

[5628] تقدم تخريجه برقم (٥٥٩١)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ سے بینہ کا مطالبہ دوسرے دن کیا تھا، چونکہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن حضرت ابو موسیٰ اشعری کو طلب کیا تھا اور ان کے جواب پر بینہ کا مطالبہ کیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی مشغولیت سے فارغ ہو کر، ان کے بارے میں پوچھا اور جب یہ بتایا گیا تھا کہ وہ آ کر چلے گئے، ہیں تو ان کی طرف پیغام رساں بھیجا، لیکن وہ نہ مل سکے اور خود ہی دوسرے دن حاضر ہو گئے۔

[5629] ٣٥ـ(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نضرة

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسٰى أَتٰى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَإِلَّا فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)) قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا أَبُو سَعِيدٍ

[5629]۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آئے اور اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دل میں کہا، ایک دفعہ، پھر انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا، دو دفعہ، پھر انہوں نے تیسری دفعہ اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تین دفعہ ہو گیا، پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلوایا اور کہا، اگر یہ ایسی چیز ہے، جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو شہادت پیش کر، وگرنہ میں تمہیں عبرت بنا دوں گا، ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، سو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''اجازت، تین دفعہ طلب کی جاتی ہے؟'' تو حاضرین ہنسنے لگے، میں نے کہا، تمہارا مسلمان بھائی، تمہارے پاس گھبرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنس رہے ہو؟ چلو، میں اس عقوبت میں تمہارا ساتھی ہوں تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے، یہ ابو سعید (میرا گواہ ہے)

فائدہ:...... حاضرین مجلس کو حضرت ابو موسیٰ کی گھبراہٹ اور عقوبت سے پریشانی پر تعجب ہوا کہ یہ بات تو سب لوگ جانتے ہیں، اس میں خوف زدہ یا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے، ان کو سزا کیسے مل سکتی ہے۔

[5629] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٧)

[5630] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ

[5630]۔امام صاحب کو یہی حدیث تین اور اساتذہ نے بھی سنائی، جو مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی ہے۔

[5631] ٣٦۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ

أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

[5631]۔عبید بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت مانگی، گویا کہ وہ کسی کام میں مشغول تھے (اس لیے اجازت نہ دے سکے) تو وہ واپس آ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خادم سے کہا، کیا تو نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، اسے اجازت دو، (بعد میں) انہیں بلوایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، آپ نے یہ حرکت کیوں کی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں یہی حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر دلیل قائم کر دی، میں تم سے برا سلوک کروں گا تو وہ نکل کر انصار کی ایک مجلس کی طرف

[5630] طريق محمد بن المثنى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٧) وطريق احمد بن الحسن بن خراش اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاستئذان باب: ما جاء فى الاستئذان ثلاثا برقم (٢٦٩٠) انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٠)

[5631] اخرجه البخارى فى البيوع باب: الخروج فى التجارة برقم (٢٠٦٢) وفى الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الحجة على من قال: ان احكام النبى ﷺ كانت ظاهرة وما كان يغيب بعضهم عن مشاهد النبى ﷺ وامور الاسلام برقم (٧٣٥٣) انظر (التحفة) برقم (٤١٤٦)

چل پڑے، انہوں نے کہا، اس مسئلہ میں آپ کے حق میں، ہم میں سے سب سے کم سن ہی گواہی دے گا تو ابو سعید رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور کہا، ہمیں یہی حکم دیا جاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مجھ سے مخفی رہ گیا، مجھے اس سے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول کیا۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے امیر المؤمنین ہونے کے باوجود، اپنے عدم علم کا اعتراف کیا اور اپنی اس کوتاہی کا سبب بھی بتا دیا، گویا اپنی کوتاہی کے اعتراف کو اپنے لیے عار اور شرمندگی کا باعث نہیں سمجھا۔

[5632] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

[5632]۔ امام صاحب کو یہ حدیث دو اور اساتذہ نے بھی سنائی، لیکن نضر نے اپنی حدیث میں، بازاروں کی خرید و فروخت کی مشغولیت کا تذکرہ نہیں کیا۔

[5633] ۳۷۔(۲۱۵٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِي بُرْدَة

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسٰى إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا أَبُو مُوسٰى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسٰى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسٰى قَالَ عُمَرُ إِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسٰى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ

[5632] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٩٦)

[5633] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: كم مرة يسلم الرجل في الاستئذان برقم (٥١٨١) انظر (التحفة) برقم (٩١٠٠)

[5633] ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور کہا، السلام علیکم ، یہ عبداللہ بن قیس اجازت چاہتا ہے تو انہوں نے اجازت نہ دی تو اس نے دوبارہ کہا، السلام علیکم ، یہ ابوموسیٰ حاضر ہے، پھر تیسری دفعہ کہا، السلام علیکم ، یہ اشعری موجود ہے، پھر وہ واپس پلٹ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس واپس لاؤ، میرے پاس لوٹاؤ تو وہ حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے ابوموسیٰ! واپس کیوں چلے گئے؟ ہم تو مشغول تھے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ اجازت تین دفعہ طلب کی جائے، اگر تمہیں اجازت مل جائے، (تو ٹھیک) وگرنہ واپس لوٹ جاؤ۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس پر دلیل پیش کرو، وگرنہ میں یہ یہ کروں گا، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ساتھیوں سے) کہا، اگر اسے بینہ مل گئی تو وہ شام کے وقت منبر کے پاس ہوں گے، اگر اسے بینہ نہ ملی تو تمہیں وہ نہیں ملیں گے، جب شام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے ابوموسیٰ کو موجود پایا، پوچھا، اے ابوموسیٰ! آپ کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ کو شہادت مل گئی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ مجسمہ عدل ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے ابوطفیل (حضرت ابی کی کنیت ہے) یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، اے ابن الخطاب! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے، اس لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لیے، عذاب کا باعث نہ بنیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، سبحان اللہ (اس میں عذاب کی کیا بات ہے) میں نے تو ایک بات سن کر اس کی تحقیق کرنا پسند کیا۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ انتہائی بارعب اور صاحب جلالت شخصیت تھے، اس کے باوجود حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انتہائی جرأت اور بے باکی سے ان کے ابوموسیٰ کو دھمکی دینے پر، ان کے سامنے ان پر تنقید کی کہ آپ کا یہ رویہ، ان کے لیے تکلیف دہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صفائی پیش کی کہ میرا مقصد حضرت ابوموسیٰ کو متہم قرار دینا نہیں تھا، محض تحقیق کی جستجو تھی۔ حضرت ابوسعید کی گواہی کے بعد پھر یہ واقعہ پیش کیا کیونکہ وہ بھی ساتھ آ گئے تھے۔

[5634] (. . .) و حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ

فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ

[5634] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٥٩٨)

[5634] ۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں فرق یہ ہے اس میں اے ابومنذر (یہ حضرت ابی بن کعب کی کنیت ہے) کیا تو نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے تو انہوں نے کہا ہاں اے ابن الخطاب تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے لیے عذاب نہ بن لیکن اس میں یہ نہیں کہ عمر نے سبحان اللہ اور بعد کا جملہ کہا۔

۹...... بَاب: كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هٰذَا

باب ۹: جب یہ پوچھا جائے، کون ہے؟ تو اذن چاہنے والے کو (میں ہوں) کہنا ناپسندیدہ ہے

[5635] ۳۸۔(۲۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا))

[5635] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے ہاں آیا اور آواز دی تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، ''تم کون ہو؟'' میں نے کہا، میں ہوں تو آپ یہ فرماتے ہوئے نکلے ''میں ہوں، میں ہوں۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب کوئی شخص اجازت طلب کرے اور اہل خانہ پوچھیں، تم کون ہو؟ تو جواب میں، میں ہوں، نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ آواز نہ پہچاننے کی بنا پر تو سوال ہوا تھا اور میں کہنے سے تو مقصد حاصل نہ ہو سکا، نیز اس سے تکبر اور کبریائی کی بو آتی ہے کہ مجھے شناخت کروانے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ایسے موقع پر اجازت طلب کرنے والے کو اپنی مکمل شناخت کروانی چاہیے، تاکہ کوئی ابہام نہ رہے اور اس کے ساتھ اس کے شایان شان سلوک کیا جا سکے، اس لیے حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے وقت کہا تھا، یہ عبداللہ بن قیس اجازت طلب کر رہا ہے، یہ ابوموسیٰ حاضر ہے، یہ اشعری موجود ہے، بعض دفعہ محض نام بتانے سے شناخت نہیں ہوتی، اس لیے یہ لطیفہ پیش آیا تھا کہ امام زمخشری سے کسی نحوی نے اجازت طلب کی تو اس نے پوچھا، تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، عمر (لیکن اس سے شناخت نہ ہو سکی) تو زمخشری نے کہا، واپس لوٹ جاؤ، اجازت طلب کرنے والے نے کہا، عمر منصرف نہیں ہے، زمخشری نے کہا، اگر اس کو نکرہ بنا دیا جائے تو وہ منصرف ہو جاتا ہے۔

[5635] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: اذا قال: من ذا: فقال انا برقم (٦٢٥٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: الرجل يستاذن بالدق برقم (٥١٨٧) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في التسليم قبل الاستئذان برقم (٢٧١١) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الاستئذان برقم (٣٧٠٩) انظر (التحفة) برقم (٣٠٤٢)

[5636] ۳۹-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِى بَكْرٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المنكدر عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا)) فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَنَا اَنَا))

[5636] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا، میں ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انا ، انا۔'' یعنی یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں، شناخت کیسے ہوگی۔

[5637] ۴۰-(۲۱۵۶)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِى حَدِيثِهِمْ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ

[5637] ۔امام صاحب کو یہ روایت تین اور اساتذہ نے سنائی، ان سب کی روایت ہے، گویا آپ نے ان کے جواب کو پسند نہیں فرمایا۔

۱۰...... بَاب: تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِىْ بَيْتِ غَيْرِهٖ

باب ۱۰: دوسرے کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

[5638] ۴۰-(۲۱۵۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِىْ جُحْرٍ فِىْ بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِى لَطَعَنْتُ بِهٖ فِىْ عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ))

[5636] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۵۶۰۰)

[5637] تقدم تخريجه برقم (۵۶۰۰)

[5638] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: الامتشاط برقم (۵۹۲۴) وفى الاستئذان باب: الاستئذان من اجل البصر برقم (۶۲۴۱) وفى الديات باب: من اطلع فى بيت ←

[5638] ۔حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے روزن (جھری) سے جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھر کھرا تھا، جس سے اپنے سر کو کھجلا رہے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اس سے تیری آنکھ کا نشانہ لیتا۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر سے بچنے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اجازت کا حکم دیا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ جُحْر: گول سوراخ۔ ❷ مِدْرىً: بال سنوارنے کی لوہے کی کنگھی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر جھانکنا جائز نہیں ہے اور یہ اجازت طلب کرنے کی حکمت کے منافی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی رو سے ایسے آدمی کی آنکھ پھوڑنا جائز ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے، جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور دیدہ بازی کرنے والا اس کے بغیر باز نہ آتا ہو۔

[5639] ۴۱۔(. . .) و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ الْإِذْنَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))

[5639] ۔حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کا کنگھا تھا، جس سے اپنے سر میں کنگھی کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں اسے تیری آنکھوں میں مارتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت نظر بازی سے بچنے ہی کے لیے مقرر کی ہے۔''

[5640] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ

← قوم ففقؤوا عينه فلا دية له برقم (٦٩٠١) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: من اطلع في دار قوم بغير اذنهم برقم (٢٧٠٩) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين له برقم ٨/ ٦٥۔

[5639] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٠٣)

[5640] تقدم تخريجه برقم (٥٦٠٣)

[5640]۔امام صاحب کے پانچ اساتذہ نے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[5641] ٤٢۔(٢١٥٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَأَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بكر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ

[5641] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو کسی کمرہ کے اندر سے جھانکا تو آپ اسی کی طرف تیر لے کر لپکے، گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ اس کو تیر مارنے کے لیے حیلہ یا تدبیر کر رہے ہیں۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ مِشْقَصٌ ج مَشَاقِص: چوڑا تیر۔ ❷ يَخْتِلُ: حیلہ اور چارہ کرنا، جستجو کرنا کہ اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اس کو نشانہ بنایا جائے۔

[5642] ٤٣۔(٢١٥٨)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ))

[5642] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکتا ہے تو ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

[5643] ٤٤۔(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ))

[5641] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: الاستئذان من اجل البصر برقم (٦٢٤٢) وفي الديات باب: من اطلع في بيت قوم ففقؤوا عنه فلا دية له برقم (٦٩٠٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: الاستئذان برقم (٥١٧١) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٨)

[5642] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٥)

[5643] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الديات باب: من اطلع في بيت قوم ففقؤوا عينه فلا دية له برقم (٦٩٠٢) والنسائي في (المجتبى) في القسامة باب: من اقتص واخذ حقه دون السلطان ٨/ ٦١۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٦)

[5643] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی انسان تمہاری اجازت کے بغیر تم پر جھانکے اور تم اس کو کنکر مار کر، اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کوئی گناہ یا تنگی نہیں ہے۔''

مفردات الحدیث

فقاء العين: آنکھ پھوڑنا

۱۱...... بَاب: نَظَرِ الْفُجَاءَةِ

باب ۱۱: اچانک نگاہ پڑ جانا

[5644] ٤٥ـ(...)حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي

[5644] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے اپنی نظر پھیرنے یا ہٹانے کا حکم دیا۔

[5645] (...)و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5645] ۔امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی روایت سنائی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر غیر ارادی طور پر کسی ایسی چیز پر نظر پڑ جائے، جسے دیکھنا جائز نہیں ہے، سو پہلی نظر پر کوئی گرفت یا گناہ نہیں ہے، لیکن اسے، اسی وقت نظر ہٹا لینی چاہیے، اگر وہ نظر جمائے رکھے گا تو اس کو پہلی نظر قرار دینا مشکل ہے، کیونکہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ اسے پھیر لو، کی مخالفت کی ہے، جبکہ اللہ کا یہ حکم ہے، مومنوں کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور یہی حکم عورتوں کو ہے۔

[5644] اخرجه ابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يومر به من غض البصر برقم (٢١٤٨) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في نظرة المفاجاة برقم (٢٧٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢٣٧)

[5645] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٠٩)

اس کتاب کے کل ابواب (41) اور (216) احادیث ہیں۔

40

كِتَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

حدیث نمبر 5646 سے 5861 تک

۴۰...... كِتَابُ السَّلَامِ

۴۰. سلام کا بیان

۱...... بَاب: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۱: سوار پیدل کو اور کم تعداد، زیادہ تعداد کو سلام کرے

[5646] ۱ - (۲۱۶۰) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ))

[5646] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار، پیدل کو اور چلنے والا بیٹھے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔

فائدہ:...... سلام کہنا سنت اور اس کا جواب دینا فرض ہے اور اگر سلام کہنے والے، ایک سے زائد ہوں تو ان کے لیے سلام کہنا فرض کفایہ ہے، یعنی ان میں سے ایک بھی سلام کہہ دے تو حق ادا ہو جائے گا، وگرنہ سب گناہگار ہوں گے اور اگر سب سلام کہیں تو یہ افضل ہے، اس طرح جواب دینے والے ایک سے زائد ہوں تو سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے، ایک بھی سلام کا جواب دے دے تو فرض ادا ہو جائے گا، وگرنہ سب گناہ گار ہوں گے اور سب کا جواب دینا افضل ہے اور کم از کم سلام، السلام علیکم اور بہتر اور افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے، اس طرح کم از کم جواب وعلیکم السلام ہے اور بہتر وافضل وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے اور سوار پیدل کو سلام کہے گا،

[5646] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: يسلم الراكب على الماشي برقم (۶۲۳۲) وفي باب: يسلم الماشي على القاعد برقم (۶۲۳۳) وابو داود في (سننه) في الادب باب: من اولى بالسلام برقم (۵۱۹۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۲۶)

تاکہ سوار ہونے کی بنا پر اس میں بڑائی اور تکبر کا احساس پیدا نہ ہو، بلکہ تواضع اور فروتنی اختیار کرے اور گزرنے والا جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے، ماشی کی جگہ مارّ کا لفظ ہے، پیدل ہو یا سوار چونکہ مجلس میں آنے والے کے حکم میں ہے، نیز بیٹھنے والا چونکہ اس سے خطرہ اور ڈر محسوس کر سکتا ہے، خاص کر جبکہ گزرنے والا سوار ہو، اس لیے اس کے ڈر اور خوف کو ادا کرنے کے لیے انس و پیار کا اظہار کرنے کے لیے گزرنے والا سلام کہے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیٹھنے والا اپنے کام میں مشغول ہے اور آنے جانے والوں کو سلام کہنا، اس کے لیے مشقت کا باعث ہوگا، اس لیے آنے جانے والے سلام کہیں اور کم تعداد والوں کا سلام کہنا، زیادہ تعداد کے مقابلہ میں آسان اور سہل ہے، نیز کثیر کو قلیل پر ایک قسم کا امتیاز حاصل ہے، اس لیے قلیل، کثیر کو سلام کہیں گے۔

٢...... بَاب: مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ

باب ۲: راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے

[5647] ٢-(٢١٦١) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ)) فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ ((إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ))

[5647]۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم گھروں کے سامنے کے صحن میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے اور فرمایا: ''تم، راستوں پر مجالس کیوں قائم کرتے ہو؟'' راستوں کی مجالس سے پرہیز کرو۔'' سو ہم نے عرض کیا، ہم کسی برے ارادے سے نہیں بیٹھتے، ہم باہمی مذاکرہ اور گفتگو کے لیے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تم راستوں پر بیٹھنے سے بچ نہیں سکتے تو ان کا حق ادا کرو، نظر نیچی رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی گفتگو کرو۔''

مفردات الحدیث ❶ افنة: فِنَاء کی جمع ہے، آنگن، گھروں کے سامنے کی جگہ۔ ❷ صُعُدات: صَعِيد کی جمع ہے، راستوں کو کہتے ہیں، جس طرح طریق کی جمع طُرُقات ہے۔

فائدہ: ...... راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم آپ نے اس لیے دیا تھا کہ یہ فتنہ و فساد کا باعث بن سکتا ہے، راستہ سے اجنبی عورتیں گزرتی ہیں، انسان ان کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر، ان کو دیکھنے میں مگن

[5647] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧٧٦)

ہو جاتا ہے، یا ان کے بارے میں سوچ و بچار کا شکار بن جاتا ہے، ان کے بارے میں کسی غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شہوت انگیز خیالات کا اسیر ہو جاتا ہے، گزرنے والوں کو بعض دفعہ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اوران کی چغلی و غیبت کرتا ہے، گزرنے والوں کے لیے راستہ تنگ ہو سکتا ہے، عورتیں گزرنے سے شرم محسوس کر سکتی ہیں، حالانکہ انہیں اپنے کام کاج کے لیے نکلنا ہوتا ہے، اگر کسی دوسرے کے دروازہ پر بیٹھیں گے تو ان کو آنے جانے میں دقت ہوگی، راستہ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو سکتی ہے اور گھر بیٹھنے کی صورت میں ان تمام باتوں سے انسان محفوظ رہتا ہے، کیونکہ جہاں مجلس قائم ہوتی ہے، وہاں چغلی اور غیبت کا دور چلتا ہے، محض ہنسنے اور ہنسانے کے لیے فضول اور غلط حرکتیں یا باتیں کی جاتی ہیں، گزرنے والوں پر آوازے کسے جاتے ہیں، مجلس گرم کرنے جھوٹ بولنے سے بھی احتراز نہیں کیا جاتا۔ راستہ پر بیٹھنے کے حقوق کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[5648] ٣-(٢١٢١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

[5648]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔'' صحابہ کرام نے گزارش کی، اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ایسی مجالس کا ہونا ضروری ہے، جن میں ہم باہمی بات چیت کر سکیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہیں بیٹھنے پر اصرار ہے تو پھر راستہ کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے پوچھا، اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔''

[5649] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5649]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی۔

[5648] تقدم تخريجه في اللباس والزينة باب: النهى عن الجلوس في الطرقات واعطاء الطريق حقه برقم (٥٥٢٨)

[5649] تقدم تخريجه برقم (٥٥٢٨)

٣...... بَاب: مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

باب ۳: سلام کا جواب دینا، مسلمان کا مسلمان پر حق ہے

[5650] ٤-(٢١٦٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[5650]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں، مسلمان کے لیے اپنے بھائی پر لازم ہیں، (۱) سلام کا جواب دینا، (۲) چھینکنے والے کو دعا دینا، (۳) بیمار کی عیادت کرنا، (۴) دعوت قبول کرنا، (۵) جنازوں کے ساتھ جانا۔'' عبد الرزاق بیان کرتے ہیں، معمر، زہری سے یہ روایت مرسل بیان کرتے تھے، صحابی کا واسطہ چھوڑ دیتے تھے اور ایک دفعہ ابن المسیب سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی۔

فوائد:...... ❶ ردّ السلام: سلام کا جواب دینا فرض ہے اور سلام میں رحمة الله وبركاته کے اضافہ کی دلیل، فرشتوں کا رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت اور تشہد میں السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ہے، اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے جبریل علیہ السلام کے جواب میں کہا تھا، وعليه السلام ورحمة الله وبركاته اور یہ روایت صحیحین کی ہے اور بقول نووی رحمہ اللہ سلام کا جواب فوراً دینا چاہیے، خواہ سلام کسی کے ہاتھ آئے یا خط کے ذریعہ اور سلام اتنی آواز سے کہنا چاہیے کہ دوسرے کو سن جائے، اگر دور ہو تو اشارہ کر دے۔ ❷ تشميت العاطس، تشميت دراصل تسميت ہے اور سمت راستہ کو کہتے ہیں اور اس کا معنی ہے، راستہ کی ہدایت و راہنمائی کی دعا کرنا اور یہاں مقصد ہے، خیر و بھلائی کی دعا دینا یعنی يرحمك الله کہنا۔ ❸ امام نووی اور عبد الوہاب مالکی کے نزدیک تشميت سنة على الكفاية، یعنی کسی ایک کا دعا دینا کافی ہے۔ ❹ جمہور اہل ظاہر، بعض شوافع، ابن مزین مالکی، ابن دقیق العید اور امام ابن قیم کے نزدیک تشمیت، فرض عین ہے، ہر ایک کو دعا دینا پڑے گی۔ ❺ یہ فرض کفایہ ہے، کسی ایک کا يرحمك الله

[5650] طريق حرملة بن يحيى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٨) وطريق عبد ابن حميد اخرجه البخاري فى (صحيحه) فى الجنائز باب: الامر باتباع الجنائز برقم (١٢٤٠) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى العطاس برقم (٥٠٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٦٨)

کہہ دینا کافی ہے، احناف، جمہور حنابلہ، ابن رشد اور ابن العربی کا یہی نظریہ ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے، جس طرح ایک کا سلام کا جواب دینا فرض کی ادائیگی کے لیے بالاتفاق کافی ہے، یہی صورت یہاں ہونی چاہیے اور چھینکنے والے کو چھینک کی آواز ہاتھ رکھ کر آہستہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اور دوسروں کو ریزش سے بچانا چاہیے اور بلند آواز سے الحمد للہ کہنا چاہیے، تاکہ اس کو یرحمك اللّٰه کی دعا دی جائے اور تین چھینکوں تک دعا دینا سنت ہے، کافر کی چھینک پر یهدیکم اللّٰه ویصلح بالکم کہنا چاہیے، اگر چھینکنے والا الحمد اللّٰه نہیں کہتا تو اس کو دعا دینا ضروری نہیں ہے۔ اجابة الدعوه: اگر دعوت قبول کرنے میں کوئی مانع یا رکاوٹ نہ ہو تو پھر اس کو قبول کرنا کم از کم سنت ہے، کیونکہ امر کے صیغہ کی رو سے اس کی فرض قرار دیا جا سکتا ہے، اگر دعوت میں کوئی کام خلاف شریعت ہو تو اس سے روکنا چاہیے، یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔ عیادة المرض: بیمار کی بیمار پرسی، بقول امام نووی بالاتفاق سنت ہے، بیمار اجنبی ہو یا واقف کار اور امام بخاری اس کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور بقول ابن بطال یہ فرض علی الکفایہ ہے۔ اتباع الجنائز: جنازوں کے ساتھ جانا بالاتفاق سنت ہے۔

[5651] ٥-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ))

[5651] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں،'' پوچھا گیا، وہ کون سے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب تم اسے ملو تو سلام کہو اور جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو اور جب وہ تم سے نصیحت کا طالب ہو تو اسے نصیحت کرو اور جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔

فائدہ :...... موقع اور محل کی مناسبت سے آپ نے یہ حقوق کہیں کم اور کہیں زیادہ بیان فرمائے ہیں اور ایک روایت میں ان پر اور حقوق کا اضافہ ہے، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی فریاد رسی کرنا، سلام کو عام کرنا اور قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرنا اور یہ باہمی حقوق ایسے ہیں، جو مسلمانوں میں الفت و محبت و ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کو جلا بخشتے ہیں، باہمی ربط و تعلق کو مضبوط کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے احترام کا جذبہ ابھارتے ہیں۔

[5651] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٩٧)

٤...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ ابْتِدَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

باب ٤: اہل کتاب کوسلام کہنے میں پہل کرنے کی ممانعت اوران کے سلام کا جواب دینے کی صورت

[5652] ٦ـ(٢١٦٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

[5652] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہو، وعلیکم۔''

فائدہ :......حضور اکرم ﷺ نے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے سلام کا جواب وعلیکم سکھایا ہے، کیونکہ وہ بعض دفعہ زبان کو بل دے کر السام علیکم، تم پر موت وارد ہو، کہتے تھے، اس لیے جواب میں کہا گیا کہ موت تو تم پر بھی آنی ہے، اس سے تو کسی کو مفر نہیں ہے، یا ہم پر تو موت آئے اور تم پر کیا آئے گا، وہی جس کے تم مستحق ہو، اس لیے ان کے سلام کا یہی جواب مناسب ہے، اگرچہ بعض علماء سے اور الفاظ بھی منقول ہیں، لیکن صحیح حدیث کی موجودگی میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

[5653] ٧ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ((قُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

[5653] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں نے آپ سے پوچھا، اہل کتاب ہمیں سلام کہتے ہیں تو ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو، وعلیکم (اور تم پر بھی)۔''

[5652] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: کیف الرد علی اهل الذمة السلام برقم (٦٢٥٨) انظر (التحفة) برقم (١٠٨١)

[5653] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی السلام علی اهل الذمة برقم (٥٢٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠)

[5654] ٨ـ(٢١٦٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَحَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جعفر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ))

[5654] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جب تمہیں سلام کہتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے، تم پر موت آئے تو تم کہو، علیک۔''

[5655] ٩ـ(. . .)و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

[5655] ـ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے، اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فقل علیك کی جگہ "فقولوا تو تم کہو، وعلیك اور تم پر۔"

[5656] ١٠ـ(٢١٦٥)و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

[5656] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہود کے ایک گروہ نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب

[5654] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی السیر باب: ما جاء فی التسلیم علی اهل الکتاب برقم (١٦٠٣) انظر (التحفة) برقم (٧١٢٨)

[5655] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم باب: اذا عرض الذمی او غیره بسب النبی ﷺ ولم یصرح نحو قوله: السام علیکم برقم (٦٩٢٨) انظر (التحفة) برقم (٧١٥١)

[5656] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم باب: اذا عرض الذمی او غیره بسب النبی ﷺ ولم یصرح نحو قوله: السام علیکم برقم (٦٩٢٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی التسلیم علی اهل الذمة برقم (٢٧٠١) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٣٧)

کرتے ہوئے کہا، السّامُ علیکم، تم پر موت آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام امور (معاملات) میں نرمی پسند کرتا ہے۔'' عائشہ نے جواب دیا، کیا آپ نے ان کی کہی بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہہ چکا ہوں، وَعَلیکم۔''

[5657] (. . .) حَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ

[5657]۔ امام صاحب کو یہی روایت اور اساتذہ نے بھی اپنی اپنی سند سے سنائی، اس میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کہہ چکا ہوں، علیکم، ''یعنی علیکم سے پہلے واؤ نہیں ہے۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، علیك اور عـلیکم سے پہلے واؤ لانا ضروری نہیں ہے اور جہاں تک ممکن ہو، بلند اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے، صبر وتحمل، حلم و بردباری اور نرمی و ملائمت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے، امام ابوحنیفہ، امام ثوری اور دوسرے کوفی فقہاء کا یہ نظریہ ہے کہ اگر ذمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اور اس کا معاہدہ بھی ختم نہیں ہوگا، کیونکہ آپ نے اہل کتاب کو السّام علیکم کہنے کے باوجود قتل نہیں کیا، لیکن اگر مسلمان یہ حرکت کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، امام شافعی کا ایک قول یہی ہے، لیکن موالک اور حنابلہ اور بعض شوافع کے نزدیک اس سے معاہدہ ختم ہو جائے گا اور ذمی کو قتل کر دیا جائے گا، جیسا کہ آپ نے کعب بن اشرف، ابو رافع اور ابن خطل وغیرہم کو قتل کروا دیا تھا، حافظ ابن تیمیہ نے اس موضوع پر ایک انتہائی عمدہ تفصیلی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نام سے لکھی ہے اور اس میں لکھا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طور پر معافی اور قتل دونوں کا اختیار رکھتے تھے اور آپ نے احوال وظروف کا لحاظ رکھتے ہوئے، دونوں کام کیے ہیں، لیکن امت مسلمہ کا کام، ایسے فرد کو قتل کرنا ہے، وہ ذمی ہو یا مسلمان۔

[5658] ١١۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مسروق

[5657] طريق حسن بن على الحلوانى البخارى فى (صحيحه) فى الادب باب: الرفق فى الامر كله برقم (٦٠٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٩٢) وطريق عبد بن حميد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الدعوات باب: الدعاء على المشركين برقم (٦٣٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣٠)

[5658] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: رد السلام على اهل الذمة برقم (٣٦٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤١)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاعَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً)) فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ ((اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

[5558]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ یہودی لوگ آئے اور کہا، السّام علیك، اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: ''اور تم پر'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا، بلکہ تم پر موت اور مذمت (سام و ذامّ) ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بدگو یا بدزبان مت بنو تو اس نے کہا، انہوں نے جو کچھ کہا، آپ نے سنا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا جو کچھ انہوں نے کہا ہے، میں اس کا جواب نہیں دے چکا ہوں؟ میں نے کہہ دیا، وعلیکم۔''

[5659] (. . .)حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)) وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ [المجادلہ: ۵۸] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[5659]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے یوں بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات سمجھ لی اور انہیں برا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رک جا، باز رہ اے عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بدگوئی اور بدزبانی کو آغاز اور جواب میں پسند نہیں کرتا۔'' اور اس میں یہ اضافہ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں، آپ کو اس طرح سلام کہتے ہیں، جس طرح اللہ نے آپ کو سلام نہیں کہا۔'' (مجادلہ آیت نمبر ۸)

مفردات الحدیث ❋ ❶ الفحش: برا قول وفعل اور حدود سے تجاوز کرنا۔ ❷ التفحش جواباً فحش گوئی کرنا۔ ❸ مَه: اپنی بات سے رک جا، باز رہ۔

[5660] ۱۲۔(۲۱۶۶)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

[5659] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٢٢)

[5660] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٠)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا))

[5660] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا، السّام علیك ، اے ابوالقاسم! تو آپ نے فرمایا: ”وعلیکم“ ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ناراض ہوکر جواب دیا، آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، میں سن چکا ہوں اور ان کو جواب دے چکا ہوں۔“ ہماری دعا ان کے خلاف قبول ہوگی اور ہمارے خلاف ان کی دعا قبول نہیں ہوگی، اس لیے، ہمیں سخت کلامی کی ضرورت نہیں ہے۔“

[5661] ۱۳۔(۲۱٦۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبْدَؤُا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيتُمْ اَحَدَهُمْ فِى طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ))

[5661] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہود اور نصاریٰ کو پہلے سلام نہ کہو اور جب تم راستہ میں ان میں سے کسی کو ملو تو اس کے لیے راستہ تنگ کر دیا کرو تنگ راستہ پر مجبور کرو۔“

فائدہ :...... ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کافر کو سلام کہنے میں پہل نہیں کرنا چاہیے اور جمہور فقہاء کا یہی نظریہ ہے اور راہ چلتے ان سے ملاقات ہو جائے تو ان کے اکرام و احترام میں ان کے لیے راستہ نہیں چھوڑنا چاہیے، ہاں اپنے لیے راستہ بنائیں، اس سے علماء نے یہ استنباط کیا ہے کہ بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کو بھی پہلے سلام نہیں کہنا چاہیے، ہاں یہود و نصاریٰ کو بھی فرشتوں کی نیت رکھ کر سلام کہہ دو۔

[5662] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِى حَدِيثِ وَكِيعٍ ((اِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ)) وَفِى حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِى اَهْلِ الْكِتَابِ وَفِى حَدِيثِ جَرِيرٍ ((اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

[5661] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى السير باب: ما جاء فى التسليم على اهل الكتاب برقم (١٦٠٢) وفى الاستئذان باب: ما ذكر فى فضل السلام برقم (٢٦٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٤)

[5662] طريق محمد بن المثنى اخرجه ابو داود فى (سننه) باب: فى السلام على اهل الذمه برقم (٥٢٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨٢) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة تفرد به مسلم۔ انظر ←

[5662]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث میں ہے، ''جب تم یہود سے ملو۔'' ابن جعفر، شعبہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اہل کتاب کے بارے میں کہا اور جریر کی حدیث میں ہے، ''جب تم انہیں ملو۔'' اور آپ نے کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

٥...... بَاب: اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب ٥: بچوں کو سلام کہنا پسندیدہ ہے

[5663] ١٤ـ(٢١٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

[5663]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلامتی کی دعا دی۔''

[5664] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[5664]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ انتہائی تواضع اور انکساری سے کام لیتے ہوئے، بچوں کے ساتھ پیار و محبت کا اظہار کرنے کے لیے اور انہیں ملاقات کے شرعی آداب بتانے کے لیے، سلام کہنے میں پہل کرتے تھے، لیکن اگر بچہ اکیلا ہو اور خوبصورت ہو اور خوبرو ہونے کی بنا پر اس کو سلام کہنا فتنہ کا باعث بن سکتا ہو تو پھر بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سلام کہنے میں حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

[5665] ١٥ـ(. . .) و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

← (التحفة) برقم (١٢٦٦٥) وطريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٦)

[5663] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: التسليم على الصبيان برقم (٦٢٤٧) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في التسليم على الصبيان برقم (٢٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (٤٣٨)

[5664] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٢٧)

[5665] تقدم تخريجه برقم (٥٦٢٧)

[5665]۔ سیار رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ کے ساتھ جا رہا تھا، سو وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا اور بتایا کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے تو آپ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا۔

٦...... بَاب: جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ نَحْوِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ

باب ٦: پردہ وغیرہ اٹھا دینا، اجازت دینے کی علامات میں سے ہے

[5666] ١٦ ـ(٢١٦٩) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سمعت

ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ))

[5666]۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تیرے لیے میری یہی اجازت ہے کہ پردہ اٹھا دیا جائے اور تم میری سرگوشی سن لو، حتی کہ میں تمہیں روک دوں۔''

مفردات الحدیث ✻ **تَسْتَمِعَ سِوَادِي:** تم میری سرگوشی اور رازدارانہ گفتگو سن لو اور تمہیں میری موجودگی کا علم ہو جائے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی کو اجازت دینے کے لیے کوئی علامت یا نشانی مقرر کی جا سکتی ہے، اسی علامت کے طور پر آپ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرمایا، تیری آمد پر اگر پردہ اٹھا دیا جائے اور گھر میں میری موجودگی کا تمہیں یقین ہو جائے تو تم بلا روک ٹوک آ سکتے ہو۔

[5667] (. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5666] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٣٩) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٨)

[5667] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٣١)

[5667]۔ یہ روایت امام صاحب کو تین اور اساتذہ نے بھی اسی طرح سنائی ہے۔

۷...... بَاب: اِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ

باب ۷: انسانی ضرورت یعنی قضائے حاجت کے لیے عورتیں گھروں سے نکل سکتی ہیں

[5668] ۱۷۔(۲۱۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَاَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَاَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَاِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَاُوحِيَ اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ ((اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوبَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ

[5668]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد اپنی ضرورت انسانی پورا کرنے کے لیے نکلیں اور وہ بھاری بھرکم عورت تھیں، عورتوں سے ان کا جسم لمبا تھا، جاننے والوں سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا، اے سودہ! اللہ کی قسم! آپ ہم سے مخفی نہیں رہ سکتیں، سو آپ سوچیں، آپ کیسے باہر نکلیں گی، وہ وہیں سے واپس پلٹ گئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے اور آپ شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے، اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، حضرت سودہ داخل ہو کر کہنے لگیں، اے اللہ کے رسول! میں نکلی تو عمر نے مجھے یہ یہ کہا تو آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، پھر یہ کیفیت دور ہوئی، ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہ تھا، سو آپ نے فرمایا: "تمہیں قضائے حاجت کے لیے نکلنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔" ابو بکر کی روایت میں ہے، اس کا جسم عورتوں سے بلند تھا، ابو بکر نے اپنی حدیث میں ہشام سے یہ اضافہ بھی بیان کیا، وہ قضائے حاجت کے لیے کھلے میدان میں جانے کے لیے نکلیں۔

[5668] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: خروج النساء الى البراز برقم (١٤٧) وفي التفسير باب: قوله تعالى: ﴿لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يوذن لكم الى طعام غير ناظرين اناه ...... الى قوله ...... لعل الساعة تكون قريبا﴾ برقم (٤٧٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٥)

مفردات الحدیث ❶ جسیمة: بھاری بھرکم۔ ❷ تفرع النساء جسما یا یفرع النساء، جسمھا: وہ قد آور تھیں، ان کا جسم عورتوں سے بلند تھا، اس لیے پردہ کرنے کے باوجود، وہ واقف کاروں، چھپ نہیں سکتی تھیں۔ ❸ عرق: چونڈنے والی ہڈی۔ ❹ البراز: کھلا میدان۔ ❺ براز: جسم سے نکلنے والا فضلہ، پاخانہ۔

فائدہ :...... عربوں کے ہاں معاشرتی مجالس اور دعوتوں میں عورت، مرد اکٹھے شریک ہو جاتے تھے اور اس قسم کی محافل اور مجالس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور مل بیٹھ کر کھا پی لیتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اجنبی اور غیر محرم مرد حریم نبوی کو دیکھیں، اس لیے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ اپنی ازواج کو پردہ میں رکھیے اور اس کی خاطر ایک رات قضائے حاجت کے لیے نکلنے پر ٹوکا، تاکہ پردہ کا حکم نازل ہو، اس پر پردہ کے ابتدائی احکام نازل ہوئے، جن میں ازواج مطہرات کو مخاطب کیا گیا، فرمایا: ''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور جاہلیت کے سابقہ انداز کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرو۔'' احزاب، آیت ۳۳۔ اس سلسلہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۳، تا ۵۵۔ نازل ہوئیں، جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر مردوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی ضرورت کے تحت جانا پڑے تو انہیں کن آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے، ایک ٹکڑا یہ ہے، ''اور جب تمہیں ازواج نبی سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے رہ کر مانگو، یہ بات تمہارے دلوں کے لیے بھی پاکیزہ تر ہے اور ان کے لیے بھی۔'' اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات میں اگرچہ براہ راست خطاب تو ازواج مطہرات کو ہے، کیونکہ معاشرتی اصلاح کا آغاز آپ ہی کے گھروں سے کیا گیا، لیکن مراد تمام امت کی خواتین ہیں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پوری امت کی خواتین کے لیے نمونہ ہیں، اگر نعوذ باللہ یہ نہیں ہے کہ ازواج مطہرات کے دل تو پاک رکھنے کے لیے پردے کے احکام کی ضرورت تھی اور دوسری عورتوں کے دل پاک تھے، نیز ازواج نبوی کو نظر بد سے دیکھا جا سکتا تھا اور دوسری عورتوں پر کوئی نظر بد نہیں ڈالتا تھا، اس لیے ان کے گھروں میں دندناتا ہوا داخل ہو سکتا ہے، ان آیات کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں ہی رہیں اور گھر سے باہر نہ نکلیں، لیکن عورتوں کی طبعی ضروریات کے لیے باہر نکلنا ہی پڑتا ہے، اس لیے ایک دن حضرت سودہ پردہ کرتے ہوئے، اپنے آپ کو پوری طرح ڈھانپ کر نکلیں، لیکن چونکہ وہ بھاری بھرکم اور قد آور تھیں، اس لیے وہ پردہ میں بھی چھپ نہیں سکتی تھیں، اس لیے اس دفعہ پھر حضرت عمر نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، اے سودہ، آپ چھپ نہیں سکتیں، اس لیے آپ کو پردہ میں بھی باہر نہیں نکلنا چاہیے، لیکن حضرت عمر کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی اور سورہ احزاب کی آیت (نمبر ۵۹) اتری، ''اے نبی! اپنے بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو یہ ہدایت کر دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی بڑی چادروں کے پلو لٹکا کر نکلیں، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے۔'' اس طرح اپنی ضرورت کے تحت بڑی چادر اوڑھ کر جس میں جسم سرتا پا ڈھپا ہو، نکلنے کی اجازت دے دی گئی اور اس کو آپ نے فرمایا: ''تمہیں ضرورت کے تحت نکلنے کی اجازت دے دی گئی۔''

سورہ احزاب کی ان آیات سے معلوم ہوا، مسلمان عورت کی اصل جگہ اس کا گھر ہے، اس کو محض سیر سپاٹے تفریح اور نمودونمائش کے لیے زیب وزینت کے ساتھ بن سنور کر گھر سے نہیں نکلنا چاہیے، ہاں طبعی ضرورت کے لیے اگر اس کو گھر سے باہر قدم نکالنا پڑے تو پھر جلباب پہن کر باہر نکلیں اور جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں، الذی یستر من فوق الی السفل (ابن عباس) جو اوپر سے نیچے تک تمام جسم کو ڈھانپ لیتی ہے اور حافظ ابن حزم نے المحلی ج ۳ ص ۲۱۷ پر لکھا ہے، "الجلباب فی لغة العرب التی خاطبتها بها رسول ﷺ، هو ما غطی جمیع الجسم لا بعضه۔" جلباب عربی زبان کی رو سے جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو خطاب کیا ہے، اس چادر کو کہتے ہیں، جو پورے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے، نہ اس کے کچھ حصہ کو۔

گھر کے اندر رہتے ہوئے عورت کو کس قسم کا پردہ کرنا چاہیے، کیونکہ گھروں میں عزیز واقارب، گھر کا کام کرنے والی عورتوں اور ملازموں یا بااعتماد دوستوں کو آنا پڑتا ہے، اس کے بارے میں ضروری تفصیلات یا اصولی قوانین سورۃ نور کی آیات ۲۷ تا ۳۱ میں بیان کیے گئے ہیں اور بعض رخصتوں کی تفصیل سورہ نور کی آیات نمبر ۵۸ یا ۶۸ میں بیان کی گئی ہیں، اس طرح پردہ جو معاشرتی زندگی کی اساس وبنیاد ہے اور خانگی زندگی کی تمام خوشیاں اور مسرتیں اس سے وابستہ ہیں، قرآن مجید میں اس کے بارے میں واضح ہدایات دی ہیں، تاکہ مسلمانوں کے اندر عریانی وفحاشی، بے حیائی اور بے شرمی کے مظاہر سے اخلاقی اقدار کا تیاپانچہ نہ ہو جائے اور اس کی مزید تشریح وتوضیح احادیث نبوی میں کر دی گئی ہے، قرآنی آیات کی تشریح وتوضیح کے لیے دیکھیے، (قرآن میں پردے کے احکام" از مولانا امین اصلاحی مرحوم) اور مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیے، تفصیل الخطاب فی تفسیر آیات الحجاب) مفتی محمد شفیع مرحوم اور پردہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم۔

[5669] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَاِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى

[5669]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی، اس میں ہے، وہ ایک ایسی عورت تھی جو لوگوں سے اپنے جسامت کے اعتبار سے بلند وبالا تھی، اور اس میں یہ ہے، آپ شام کا کھانا کھا رہے تھے۔

[5670] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5670]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

[5669] طریق ابو کریب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۱۶) وطریق سوید اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح، باب: خروج النساء لحوائجهن برقم (۵۲۳۷) کما فی (التحفة) (۱۷۱۰۳)

[5670] تقدم

[5671] ١٨ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزبير

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ احْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ

[5671]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی بیویاں، جب قضائے حاجت کے لیے نکلنا چاہتیں، وہ رات کو مناصع کی طرف نکلتیں، جو ایک وسیع میدان تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے تھے، اپنی عورتوں کو پردہ کرایئے اور رسول اللہ ﷺ (حکم خداوندی کے بغیر) یہ کام نہیں کرتے تھے، راتوں میں سے کسی رات نبی اکرم ﷺ کی بیوی سودہ رضی اللہ عنہا، شام کے بعد نکلی اور وہ ایک بلند و بالا عورت تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے آواز دی، سن لو! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، اے سودہ! ان کی خواہش تھی، پردہ کا حکم نازل ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ازواج مطہرات کسی صورت میں گھر سے نہ نکلیں وہ پردہ کے ساتھ نکلنے پر بھی مطمئن نہ تھے اس لے پردہ کے ساتھ نکلنے پر بھی اعتراض کیا، تاکہ پردہ کے ساتھ نکلنے پر بھی پر پابندی عائد ہو جائے اس لیے پردہ کے بارے میں آیت دوبارہ اتری جس میں ضرورت کے تحت پردہ کے ساتھ نکلنے کی اجازت برقرار ہے جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[5672] (. . .)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5672]۔امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی۔

مفردات الحديث

❊ صعيد افيح: کھلا، وسیع میدان۔

[5671] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوضوء باب: خروج النساء الى البراز برقم (١٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٤٢)

[5672] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستئذان باب: آية الحجاب برقم (٦٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٩٥)

٨...... بَاب: تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا

باب ٨: اجنبی عورت سے خلوت اختیار کرنا اور اس کے پاس جانا ناجائز ہے

[5673] ١٩-(٢١٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ))

[5673] - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار، کوئی مرد، شوہر دیدہ (بیوہ) عورت کے پاس رات نہ رہے، الا یہ کہ وہ اس کا شوہر یا محرم ہو۔''

فائدہ:...... اگر شوہر دیدہ، بیوہ عورت کے پاس ایک غیر محرم مرد کا رات گزارنا درست نہیں ہے تو وہ ایک دوشیزہ کے پاس جو طبعی طور پر مردوں سے حجاب محسوس کرتی ہے کے ساتھ کیسے رات گزاری جا سکتی ہے، اس کے پاس رات صرف اس کا خاوند یا محرم جس کے ساتھ کبھی بھی اس کی شادی نہیں ہو سکتی، گزار سکتا ہے اور اگر محرم بھی فتنہ کا باعث ہو، اس سے بدظنی اور بدگمانی پیدا ہوتی ہو تو اس کو بھی احتیاط کرنا چاہیے۔

[5674] ٢٠-(٢١٧٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَآءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ ((اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ))

[5674] - حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' تو ایک انصاری آدمی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دیور موت ہے۔''

[5673] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٩٩٠)

[5674] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: لا يخلون رجل بامراة الا ذو محرم والدخول على المغيبة برقم (٥٢٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الرضاع باب: ما جاء فی كراهية الدخول على المغيبات برقم (١١٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٩٥٨)

مفردات الحدیث
الحمو: خاوند کا قریبی رشتہ دار، مثلاً بھائی، چچازاد، ماموں زاد، بھتیجا، چچا، کیونکہ بقول امام نووی رحمہ اللہ اہل لغت کے نزدیک بالاتفاق، احماء، حمو کی جمع ہے۔) سے مراد عورت کے خاوند کے رشتہ دار ہیں، مثلاً اس کا چچا، بھائی، بھتیجا وغیرہم ہے اور اختان سے مراد، بیوی کے اقارب ہیں اور اصہار کا اطلاق، دونوں کے عزیز واقارب پر ہوتا ہے اور یہاں حمو سے مراد خاوند کے باپ اور بیٹے کے علاوہ عزیز واقارب ہیں، کیونکہ خاوند کا باپ اور بیٹا تو محرم ہیں۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے حمو کو موت قرار دیا ہے، کیونکہ عام طور پر اس کا عورت کے پاس تنہائی میں ملنا بیٹھنا معیوب خیال نہیں کیا جاتا اور اس کی آڑ میں بسا اوقات ان دونوں میں جنسی تعلقات استوار ہو جاتے ہیں، جو انسان یعنی مرد اور عورت کے دین کی موت ہے اور اگر پتہ چل جائے تو عورت کے لیے رجم کا باعث ہے اور حمو شادی شدہ ہو تو اس کو بھی سنگسار کیا جائے گا اور خاوند غیرت میں آ کر، ان کو قتل بھی کر سکتا ہے، یا وہ بیوی کو طلاق دے دے گا، اس لیے اس سے تنہائی یا خلوت زیادہ خطرناک ہے، اس لیے حمو کی تنہائی کو معمولی خیال نہیں کرنا چاہیے، بدقسمتی سے آج ان ہدایات کو اہمیت نہیں دی جاتی، جس کی بنا پر افسوس ناک تعلقات ظہور پذیر ہو رہے ہیں، بھائی، بھائی کی بیوی سے تعلقات استوار کر لیتا ہے، دوست، دوست کی بیوی کو لے اڑتا ہے، اس طرح خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔

[5675] (. . .) و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5675]۔ امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5676] ۲۱۔(. . .) و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ

[5676]۔ امام لیث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں، حمو سے مراد خاوند کا بھائی اور اس سے ملتے جلتے خاوند کے رشتہ دار ہیں، مثلاً اس کا چچازاد وغیرہ۔

[5677] ۲۲۔(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ

[5675] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٣٨)
[5676] تقدم تخريجه برقم (٥٦٣٨)
[5677] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٢٧)

بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((**لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ**))

[5677] ۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، پھر ابو بکر صدیق بھی آ گئے اور اسماء ان دنوں ان کی بیوی تھیں، ابو بکر نے ان کو دیکھ کر کراہت محسوس کی اور اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا اور کہا، میں نے خیر ہی دیکھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے اس کو اس (برائی) سے بری رکھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''آج کے دن کے بعد کوئی آدمی ایسی عورت کے پاس نہ جائے، جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو، الا یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی ہوں۔''

مفردات الحدیث ✲ **مُغِيبَة**: جس کا خاوند گھر میں نہ ہو، سفر پر ہو یا گھر سے باہر کا کام کاج کے لیے گیا ہو۔

فائدہ:......حضرت اسماء بنت عمیس، ایک جلیل القدر صحابیہ ہیں، جو حضرت جعفر بن ابی طالب کی بیوی تھیں، جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی اور ان کی وفات کے بعد حضرت علی سے شادی کر لی، حضرت ابو بکر نے اپنی غیر حاضری میں بنو ہاشم کے لوگوں کی آمد کو طبعی غیرت وحمیت کی بنا پر پسند نہیں کیا، اگرچہ قابل اعتراض صورت نہیں دیکھی تھی، اس لیے حضور اکرم ﷺ نے طبعی غیرت کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمایا، اجنبی عورت کے پاس، تنہائی میں اتنے افراد جائیں، جن کے بارے میں شک وشبہ نہ ہو سکتا ہو، دو تین کی قید کا اصل مقصد یہی ہے، وگرنہ بنو ہاشم کے لوگ بھی چند تھے، کیونکہ ان کو نفر سے تعبیر کیا گیا ہے کہ نفر کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے، اس کے باوجود حضرت ابو بکر نے غیرت محسوس کی۔

۹...... بَابُ: بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُؤِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهِ

باب ۹: ایک آدمی کو تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ دیکھا گیا، حالانکہ وہ اس کی بیوی یا محرم تھی تو بہتر ہے، وہ بتا دے، یہ فلاں عورت ہے، تاکہ اس طرح بدگمانی کا ازالہ کر دے

[5678] ۲۳۔(۲۱۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

[5678] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی ذراری المشرکین برقم (۴۷۱۹) انظر (التحفة) برقم (۳۲۸)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ مَعَ اِحْدٰی نِسَآئِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَآءَ فَقَالَ ((یَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِیْ فُلَانَةُ)) فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ کُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَکُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ))

[5678]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ کھڑے تھے کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزرا، آپ نے اس کو آواز دی تو وہ آ گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے فلاں، یہ میری فلاں (صفیہ) بیوی ہے۔'' اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کسی کے بارے میں تو میں گمان کرسکتا تھا، آپ کے بارے میں تو میں گمان نہیں کرسکتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں، اپنی بیوی کو گھر چھوڑنے جارہے تھے کہ آپ کے پاس سے دو انصاری گزرے، انہوں نے تیز رفتاری اختیار کی، تاکہ آپ ان کی وجہ سے بات چیت کرنے میں حجاب محسوس نہ کریں، یا وہ شرم و حیا کی بنا پر تیزی سے واپس لوٹے، لیکن حضور اکرم ﷺ نے خیال کیا، شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے، کہیں ان کے دل میں کوئی بدگمانی ہی پیدا نہ کردے، اس لیے آپ نے فرمایا، سکون و اطمینان سے چلو، یہ میری بیوی ہے، اس طرح آپ نے بدگمانی پیدا ہونے کا فوری طور پر ازالہ کردیا، کیونکہ آپ کے بارے میں بدگمانی بقول امام شافعی کفر ہے، اس لیے خیر خواہی اور ہمدردی کا تقاضا یہ تھا، ان کو اس سے بچایا جاتا، دوسرے انسانوں کے بارے میں بدگمانی کفر تو نہیں ہے، لیکن گناہ کا باعث ضرور ہے اور اس طرح کسی کے بارے میں انسان کے دل میں کراہت اور نفرت پیدا ہوسکتی ہے اور یہ چیز چغلی اور غیبت کا باعث بھی بن سکتی ہے، اس لیے کسی کو بدگمانی کا موقعہ نہیں دینا چاہیے اور ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیے، جس سے بدظنی پیدا ہوتی ہو اور کبھی کوئی ایسی صورت پیش آجائے تو حقیقت حال سے آگاہ کردینا چاہیے، تاکہ دوسروں کے دل میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور وہ گناہ گار نہ بنیں، اس روایت میں ایک آدمی کا تذکرہ ہے، حالانکہ وہ دو تھے تو یہاں رجل جنس کے لیے ہے کہ گزرنے والے مرد تھے، ایک یا دو کو تعیین مقصود نہیں، یا ایک دوسرے کے کچھ پیچھے تھا، اگلے کو آواز دی تو پچھلا بھی پہنچ گیا۔

[5679] ۲۴۔(۲۱۷۵)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حسین

[5679] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاعتکاف باب: هل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد؟ برقم (۲۰۳۵) وفی باب: زیارة المراة زوجها فی اعتکافه برقم (۲۰۳۸) وفی باب: هل یدرا المعتکف عن نفسه؟ برقم (۲۰۳۹) وفی فرض الخمسة: ما جاء فی بیوت ازواج النبی ﷺ وما نسب من البیوت الیهن برقم (۳۱۰۱) وفی بدء الخلق باب: صفة ابلیس ←

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ ﷺ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوبِكُمَا شَرًّا)) اَوْ قَالَ ((شَيْئًا))

[5679]۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے، میں رات کو آپ کی ملاقات کے لیے آئی اور آپ سے گفتگو کرتی رہی، پھر میں واپس جانے کے لیے اٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں اور اس (صفیہ) کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے احاطہ میں تھا تو دو انصاری گزرے، جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، تیز تیز چلنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے معمول کی چال چلو، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔'' انہوں نے کہا، سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ ڈال دے۔'' یا فرمایا: ''کوئی وسوسہ نہ پیدا کر دے۔''

مفردات الحدیث ✲ علی رِسْلِکما: اپنی چال چلتے رہو، سکون واطمینان سے چلو۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اعتکاف میں بیٹھنے والے کے پاس اس کی بیوی جا کر گفتگو کر سکتی ہے اور وہ اسے رخصت کرنے کے لیے باہر آ سکتا ہے اور حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے لیے انتہائی شفیق اور ہمدرد تھے، ان کو ہر ایسے کام سے آگاہ کرتے تھے، جو ان کے لیے گناہ کا باعث بن سکتا تھا اور انسان کو شیطان سے بچ کر رہنا چاہیے، وہ انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور اس کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کر کے اسے راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور انصاریوں نے، اس بات پر تعجب اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہ کوئی مسلمان آپ کے بارے میں بھی بدگمانی کا شکار ہو سکتا ہے، سبحان اللہ کہا۔

← وجنوده برقم (٣٢٨١) وفي الادب باب: التكبير والتسبيح عند التعجب برقم (٩٢١٩) وفي الاحكام باب: الشهادة تكون عند الحاكم في ولاية القضاء او قبل ذلك للخصم برقم (٧١٧١) وابو داود في (سننه) في الصوم باب: المعتكف يدخل البيت لحاجة برقم (٢٤٧٠) وبرقم (٢٤٧١) وفي الادب باب: في حسن الظن برقم (٤٩٩٤) وابن ماجه في (سننه) في الصوم باب: في المعتكف يزوره اهله في المسجد برقم (١٧٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٠١)

[5680] ٢٥-(...)و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ

صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآئَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي))

[5680]۔حضرت صفیہ، نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے، ملنے کے لیے آئی، یہ رمضان کے آخری دھاکے کا واقعہ ہے، آپ کے ساتھ کچھ وقت بات چیت کی، پھر واپسی کے لیے کھڑی ہوئی اور نبی اکرم ﷺ اس کو رخصت کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ نے شیطان کے لیے، یجری مجری کی جگہ یبلغ مبلغ فرمایا، ''یعنی شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح پہنچتا ہے۔''

١٠...... بَاب: مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَآئَهُمْ

باب ١٠: جو انسان کسی مجلس میں شرکت کے لیے آتا ہے اور اس میں گنجائش دیکھتا ہے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ لوگوں کے پیچھے بیٹھے

[5681] ٢٦-(٢١٨٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

عَنْ اَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ

[5680] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٤٣)

[5681] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: من قعد حيث ينتهي به المجلس ومن رای فرجة في الحلقة فجلس فيها برقم (٦٦) وفي الصلاة باب: الحلق والجلوس في المسجد برقم (٤٧٤) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان برقم (٢٧٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٥١٤)

عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ))

[5681] ۔حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے، اچانک تین آدمی آئے، دو رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھ گئے اور ایک چلا گیا، دونوں جا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس رک گئے، رہا ان میں سے ایک تو اس نے حلقہ کے اندر گنجائش دیکھی تو اس میں بیٹھ گیا، رہا دوسرا تو وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا اور لیکن تیسرا تو وہ پشت پھیر کر چلا گیا، جب رسول اللہ ﷺ (گفتگو سے) فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ پکڑی تو اللہ نے اسے جگہ دے دی اور ان میں سے دوسرے نے جانے سے شرم محسوس کی تو اللہ نے بھی اس سے حیا فرمایا، لیکن تیسرا تو اس نے اعراض کیا تو اللہ نے اس سے اعراض کیا۔''

مفردات الحدیث ❶ فُرْجَة: دو چیزوں کے درمیانی جگہ۔ ❷ حَلْقه ج حَلَق: مجلس، گھیرا بنا کر بیٹھنا۔ ❸ آوی الی اللّٰه: اس کی پناہ پکڑی۔ ❹ آوَاه اللّٰه: اللہ نے اس کو اپنی رحمت وخوشنودی کی گود میں لے لیا۔ ❺ استحیا: اس نے واپس جانے سے شرم وحیا محسوس کی اور مجلس میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اندر گھسنا بھی گوارا نہ کیا۔ ❻ استحیا اللّٰه منه: اللہ نے اس کو رحمت سے محروم کرنے سے حیا فرمایا، اس کو اپنی رحمت سے نوازا۔

[5682] (. . .) و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ ح و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى

[5682] ۔امام صاحب کو ایک اور استاد نے اس کے ہم معنی روایت سنائی۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل علم کو کھلی جگہ میں دینی مجالس کے قائم کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اس میں علمی و دینی مسائل پر گفتگو ہو سکے اور بہتر یہ ہے کہ علم و وعظ کی مجالس مساجد میں منعقد کی جائیں اور بعد میں آنے والے افراد اگر مجلس کے اندر گنجائش دیکھیں تو پہلے اس خالی جگہ کو پر کریں، اگرچہ اس کی خاطر انہیں گردنوں کو پھلانگنا پڑے اور اگر حلقہ کے اندر جگہ نہ ہو تو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہیے، کیونکہ مجالس علمی میں شرکت اجر و ثواب کا باعث ہے اور ان سے اعراض کرنا اپنے آپ کو اللہ کی رحمت اور اجر و ثواب سے محروم رکھنا

[5682] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٦٤٥)

ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، دوسروں کے لیے رغبت وشوق پیدا کرنے کے لیے، اچھا کام کرنے والے کی تعریف بھی کی جا سکتی ہے اور کسی کام سے نفرت دلانے کے لیے اس کام کرنے والے پر تنقید بھی کی جا سکتی ہے۔

۱۱......بَابُ : تَحْرِيمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَّوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ

باب ۱۱: پہلے بیٹھنے والے کو بلا وجہ اس کی جگہ سے اٹھانا جائز نہیں ہے

[5683] ۲۷۔(۲۱۷۷) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))

[5683] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر، اس کی جگہ میں نہ بیٹھے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان سب کی مشترکہ جگہ میں آ کر پہلے بیٹھ جاتا ہے تو اس کو وہاں سے اٹھانا اس کے جذبات واحساسات کو ٹھیس پہنچانا ہے، اس لیے یہ جائز نہیں ہے، لیکن اگر مفاد عامہ کی کوئی جگہ ایسی ہے جس کے بارے میں معلوم ہے کہ فلاں آدمی اس جگہ عام طور بیٹھتا ہے، مثلاً مسجد میں ایک جگہ بیٹھ کر کوئی عالم درس وتدریس کرتا ہے یا وعظ کرتا ہے یا فتویٰ دیتا ہے، یا ایک جگہ کوئی اپنی ریڑھی لگاتا ہے تو پھر کسی دوسرے کو اس جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے، اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کو وہاں سے اٹھایا جا سکے گا، صحیح موقف یہی ہے، اگرچہ احناف کے نزدیک چونکہ یہ جگہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہو سکتی، اس لیے جو بھی پہلے آئے گا، وہی اس جگہ بیٹھے گا، عام طور پر پہلے آ کر بیٹھنے والا اگر کسی دن پہلے نہ آئے تو وہ پہلے آنے والے کو اٹھا نہیں سکے گا، ظاہر ہے یہ اخلاق اور مروت کے منافی ہے، اگرچہ قانونی اور اصولی رو سے اس کی گنجائش ہے، لیکن یہ عرف اور رواج کے منافی ہے۔

[5684] ۲۸۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

[5683] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳۱۱)

[5684] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۸٦٦) وبرقم (۷۹٦۰) وبرقم (۸۰٤۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))

[5684] ۔امام صاحب اپنے پانچ اساتذہ کی پانچ سندوں سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، لیکن دوسروں کے لیے کشادگی اور وسعت پیدا کرو، یعنی مجلس وسیع کرو۔''

[5685] (. . . .)و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا

[5685] ۔امام اپنے پانچ اساتذہ کی چار سندوں سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں اور آپ کا یہ فرمان، ''لیکن کھل جاؤ، وسعت پیدا کرو۔'' بیان نہیں کرتے، ابن جریج کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میں نے پوچھا، جمعہ کے دن، استاد نے کہا، جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور دن۔

[5686] ۲۹۔(. . . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ

[5685] طريق ابى الربيع اخرجه (الترمذى) فى (جامعه) فى الاستئذان باب: كراهية ان يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه برقم (٢٧٤٩) انظر (التحفة) برقم (٧٥٤١) وطريق يحيى بن حبيب ومحمد بن رافع اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الصلاة باب: لا يقيم الرجل اخاه يوم الجمعة ويقعد فى مكانه برقم (٩١١) انظر (التحفة) برقم (٧٧٧٧) وطريق محمد بن رافع عن ابن ابى فديك تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٧١٣)

[5686] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاستئذان باب: كراهية ان يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه برقم (٢٧٥٠) انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٤)

[5686] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے دینی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ میں نہ بیٹھے۔'' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اگر کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو وہ اس جگہ میں نہیں بیٹھتے تھے۔''

فائدہ: ...... آپ نے آنے والے کو دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، لیکن پہلے بیٹھا ہوا بطیب خاطر کسی عمر رسیدہ، علم وفضل والے یا کسی اعتبار سے اپنے سے برتر شخصیت کے لیے خود جگہ خالی کرتا ہے تو یہ ایک پسندیدہ عمل ہے اور اجر وثواب میں اضافہ کا باعث ہے، لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہما تورع اور احتیاط اختیار کرتے ہوئے، یہ سمجھ کر کہ شاید یہ اپنی خوشی اور رضامندی سے بطیب خاطر نہ اٹھا، بلکہ میرے دبدبہ یا میری ہیبت کی وجہ سے اٹھا ہو، اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے، اگرچہ امام نووی نے یہ وجہ بھی بیان کی ہے کہ صف اول سے اٹھ کر دوسرے کی خاطر پیچھے ہٹنا پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ عبادات میں دوسروں کو ترجیح دینا ناپسندیدہ ہے، لیکن مجھے تو اس میں ناپسندیدگی کو کوئی وجہ نظر نہیں، یہ تو ادب واحترام ہے جو مطلوب ہے۔

[5687] (. . .) وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[5687] ۔امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5688] ۳۰۔(۲۱۷۸) وحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ

عَنْ أَبِى الزبير

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفْ اِلَى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا))

[5688] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی جمعہ کے دن اپنے بھائی کو ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر جا کر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے، بلکہ یوں کہے، ''دوسروں کے لیے کھل جاؤ، گنجائش پیدا کرو۔''

فائدہ: ...... عام طور پر کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا جمعہ کے دن ہوتا ہے، اس لیے آپ نے اس کی نشاندہی خصوصی طور پر فرمائی، وگرنہ عام ہے، کسی دن کے ساتھ یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

[5687] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٥٠)

[5688] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٩٥٨)

۱۲...... بَاب :إِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب ۱۲: اگر کوئی واپسی کے لیے اپنی مجلس سے اٹھے تو واپس آنے کی صورت میں وہی اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے

[5689] ۳۱۔(۲۱۷۹)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ اَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ ((مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ))

[5689]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اٹھے۔“ ابو عوانہ کی روایت میں ہے، ”جو اپنی مجلس سے اٹھا، پھر اس کی طرف واپس لوٹ آیا تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔“

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی انسان کسی جگہ بیٹھا ہے، پھر وہ کسی عارضی طبعی یا انسانی ضرورت کے لیے واپسی کی نیت سے اٹھ کر جاتا ہے اور جلد ہی واپس آ جاتا ہے تو وہی اپنی جگہ کا حقدار ہے، وہ اپنی جگہ پر بیٹھنے والے کو اٹھا سکتا ہے، بہتر یہ ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنی جگہ کوئی چیز رکھ کر جائے، تاکہ دوسروں کو پتہ چل جائے کہ اس کی جگہ کوئی بیٹھا ہوا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے، کوئی انسان مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر، اپنی جگہ تسبیح یا کپڑا یا مسواک وغیرہ رکھ کر چلا جائے اور پھر عشاء کے وقت آ کر اس جگہ پر بیٹھنے کا تقاضا کرے۔

۱۳...... بَاب :مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ

باب ۱۳: مخنث (زنانہ) کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے منع کرنا

[5690] ۳۲۔(۲۱۸۰)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَيْضًا وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سلمة

[5689] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٢) وبرقم (١٢٧١٤)

[5690] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان برقم (٤٣٢٤) وفي النكاح باب: ما ينهى من دخول المتشبهين بالنساء على المراة برقم (٥٢٣٥) وفي اللباس باب: اخراج المتشبهين بالنساء من البيوت برقم (٥٨٨٧) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الحكم في المخنثين برقم (٤٩٢٩) وابن ماجه في (سننه) في ←

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي أُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّي اَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ))

[5690]۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا، جبکہ رسول اللہ ﷺ گھر میں موجود تھے تو اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے کہا، اے عبداللہ بن امیہ، اگر کل اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے طائف فتح فرمایا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کا پتہ دوں گا، کیونکہ اس کے سامنے سے چار سلوٹیں نظر آتی ہیں اور پشت پھیرنے پر سلوٹیں آٹھ بن جاتی ہیں، یعنی وہ خوب موٹی تازی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی بات سن لی اور فرمایا: ''یہ تمہارے پاس نہ آئیں۔''

فائدہ :...... مخنث دو قسم کے ہوتے ہیں۔(۱) ہیجڑا جو طبعی طور پر عورتوں جیسا اخلاق، ان جیسی حرکات و سکنات اور ان جیسے طور و اطوار اپناتا ہے، یہ دینی طور پر معذور ہے، قابل مذمت نہیں ہے، اس کو عورتوں جیسے رویہ اور انداز کو بدلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔(۲) زنانہ، جو جان بوجھ کر عمداً عورتوں جیسا رویہ اور گفتگو بنانے کی کوشش کرتا ہے، یہ قابل ملامت ہے، اگرچہ کسی بری حرکت کا ارتکاب نہ بھی کرے، ھیت نامی مخنث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن دونوں کو کہا تھا کہ میں طائف کی فتح کے بعد تمہیں ثقیف کے ایک سردار غیلان بن سلمہ کی بیٹی بادیہ نامی کا پتہ دوں گا، وہ خوب موٹی تازہ اور عربی مزاج کے مطابق قابل کشش ہے، تم اسے لینے کی کوشش کرنا۔

[5691] ۳۳-(۲۱۸۱) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عروة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْاِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً قَالَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ))

← النكاح باب: في المخنثين برقم (١٩٠٢) وفي الحدود باب: المخنثين برقم (٢٦١٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٦٣)

[5691] اخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس باب: في العبد ينظر الى شعر مولاته برقم (٤١٠٥) وبرقم (٤١٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣٤)

[5691] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تھا، کیونکہ وہ انہیں ان لوگوں میں سے سمجھتی تھیں، جو عورتوں میں رغبت اور دلچسپی نہیں رکھتے، نبی اکرم ﷺ ایک دن اپنی کسی بیوی کے پاس گئے تو اسے ایک عورت کے اوصاف بیان کرتے پایا کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں پڑتی ہیں اور جب وہ پشت پھیر کر چل دیتی ہے تو وہ سلوٹیں آٹھ بن جاتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! میں دیکھ رہا ہوں، یہ تو لوگوں کی چیزوں سے آگاہ، یہ تمہارے پاس نہ آئے۔'' اس کے بعد اس کو گھروں میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ ھیت نامی مخنث کے بارے میں یہ خیال کرتے تھے کہ وہ عورتوں میں دلچسپی نہیں رکھتا، نہ ان کا خواہشمند ہے، اس لیے اس کو اپنے گھروں میں آنے سے نہیں روکتے تھے، لیکن جب آپ کو پتہ چلا کہ یہ عورتوں سے دلچسپی رکھتا ہے، ان کے محاسن اور خوبیوں پر اس کی نظر ہے اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرتا ہے تو اس کا داخلہ بند کر دیا، بلکہ اس کو مدینہ سے نکلوا دیا اور ایک غیر آباد جگہ بھیج دیا، اس لیے ایسے ہیجڑوں کو گھروں میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیے۔

۱۴...... بَاب: جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ

باب ۱٤. راستہ میں تھکی ہاری اجنبی عورت کو سواری پر پیچھے بٹھانا جائز ہے

[5692] ٣٤-(٢١٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ

[5692] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: ما كان النبي ﷺ يعطي المولفة قلوبهم وغيرهم من الخمس برقم (٣١٥١) وفي النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢٥)

فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَأْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِي

[5692]۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایسے حالات میں شادی کی کہ ان کے پاس اپنے گھوڑے کے سوا کوئی مال و دولت، غلام یا کوئی اور چیز نہ تھی، میں ان کے گھوڑے کے لیے چارہ لاتی اور اس کی ضروریات سے ان کو کفایت کرتی اور میں ہی اس کی دیکھ بھال یا نگہداشت کرتی اور ان کے پانی ڈھونے کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں کوٹتی اور اس کو چارہ ڈالتی، پانی لاتی اور ان کے ڈول کو سیتی، آٹا گوندھتی اور مجھے اچھی طرح روٹی پکانا نہیں آتا تھا، یا میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی اور میری انصاری پڑوسنیں، مجھے روٹی پکا کر دیتی تھیں اور وہ بہت اچھی عورتیں تھیں اور میں زبیر کی اس زمین سے جو آپ نے اسے عنایت فرمائی تھی، اپنے سر پر گٹھلیاں ڈھوتی تھی، جو مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھی، ایک دن میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں تو میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگئی، آپ کے چند ساتھی بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ نے مجھے آواز دی، پھر اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا، ''اخ، اخ'' تاکہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں، میں شرما گئی اور مجھے (اے زبیر) آپ کی غیرت یاد آ گئی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! تیرا گٹھلیاں اٹھانا میرے لیے تیرے آپ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سنگین ہے، اسماء کہتی ہیں، حتی کہ بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے خادمہ دے دی اور وہ میرے لیے گھوڑے کی دیکھ بھال کے لیے کافی ہوگئی، گویا کہ اس نے مجھے (کام کاج سے) آزاد کر دیا۔

فائدہ:...... حضرت اسماء نے جب مکہ مکرمہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی تو ان کے پاس مال مویشی، نقدی، نوکر چاکر اور کاشت کے لیے زمین نہ تھی، پھر مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے تو حضرت اسماء گھر کے اور باہر کے تمام کام سرانجام دیتی تھی، حتی کہ اونٹ اور گھوڑے کے لیے چارہ بھی خود لاتیں، گھوڑے کی دیکھ بھال کرتیں، پانی ڈھوتیں، اس طرح چھوٹے موٹے دوسرے کام کرتیں اور عام طور پر متوسط گھرانوں کی عورتیں، گھریلو کام، کھانا پکانا، سینا پرونا، کپڑے اور برتن دھونا وغیرہ کام خود ہی سرانجام دیتی ہیں، بلکہ گھر کے باہر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتی ہیں اور یہ چیز میاں بیوی میں پیار و محبت کی علامت سمجھی جاتی ہے، گھریلو فرائض کی سرانجام دہی تو متوسط اور غریب خاندانوں کی عورتوں کے لیے مالکیہ اور احناف کے ہاں اخلاقی اور شرعی طور پر ضروری ہے اور بیرونی کام ضروری نہیں ہیں، وہ محض حسن معاشرت اور احسان کا حصہ ہیں اور امیر گھرانوں کی عورتیں، جو اپنے ماں باپ کے ہاں، کام کاج نہیں کرتی تھیں، ان کے لیے اندرونی یا بیرونی کام کرنا لازم نہیں ہے، لیکن عموماً اچھی گھرانوں کی عورتیں، یہ کام خود ہی کرتی ہیں، اپنے ساتھ نوکر چاکر بھی رکھ لیتی ہیں، لیکن شوافع کے ہاں ہر قسم کی عورتوں کے لیے گھریلو کام کاج کرنا فرض نہیں ہے، یہ حسن معاشرت اور باہمی پیار و محبت کے تحت ہوتا ہے اور عام طور پر عورتیں یہ کام خود ہی

سرانجام دیتی ہیں، ہمیشہ سے لوگوں کے ہاں یہی معمول چلا آ رہا ہے اور ایسے ہی ہونا چاہیے، کیونکہ ازواج مطہرات اور آپ کی بیٹیاں گھریلو فرائض خود ہی سرانجام دیتی تھیں، حتی کہ بعض دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھریلو کام کاج میں بہت تکلیف بھی اٹھانا پڑتی تھی، لیکن آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خادمہ مہیا کرنے کا حکم نہیں دیا، اس طرح آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت اسماء کے لیے خادمہ مہیا کرنے کے لیے نہیں فرمایا، حضرت اسماء کے لیے اونٹ بٹھانے سے امام نووی نے استدلال کیا ہے، یہ اجنبی عورت کو اونٹ پر یا سواری پر پیچھے بٹھانا جائز ہے، حالانکہ یہ استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ اونٹ بٹھانے سے یہ لازم نہیں آتا، آپ بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے، آپ کسی دوسرے ساتھی کے ساتھ سوار ہو سکتے تھے، نیز حضرت اسماء آپ کے لیے اجنبی نہ تھیں، وہ آپ کے گھر آمدورفت رکھتی تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے کی بیوی تھیں، حضرت عائشہ کی ہمشیرہ تھیں اور آپ کے یار غار کی صاحب زادی تھیں، نیز آپ کے پیچھے سوار ہونے کی صورت میں کسی قسم کا خطرہ نہ تھا، جو کہ ایک بنیادی عنصر ہے، اس لیے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، آپ کے پیچھے سوار ہونا میری غیرت کے لیے ناگوار نہ تھا، بلکہ دوسروں کو سامنے گٹھلیاں اٹھانا میرے لیے ناگوار ہے اور اس واقعہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نوکرانی دی تاکہ وہ حضرت اسماء کو دے دیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا سیاست درحقیقت دوسروں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کا نام ہے، اپنے مفادات اور منافع کے مواقع پیدا کرنے اور لوٹ کھسوٹ کا نام نہیں ہے۔

[5693] ٣٥-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سَبْيٌ فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَأَلْقَتْ عَنِّي مَئُونَتَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ إِنِّي إِنْ رَخَّصْتُ لَكَ أَبَى ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكِ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَى أَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا

[5693]۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خدمات سرانجام دیتی تھی اور ان کا

[5693] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٧٢٠)

گھوڑا تھا، اس کی بھی دیکھ بھال اور انتظام کرتی تھی اور گھوڑے کی نگہداشت سے زیادہ کوئی خدمت میرے لیے سنگین نہ تھی، میں اس کے لیے گھاس لاتی، اس کی خدمت کرتی اور اس کی دیکھ بھال کرتی، پھر اسے ایک نوکرانی مل گئی، نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو آپ نے اسے ایک نوکرانی دی، جو ان کے لیے گھوڑے کے انتظام کے لیے کافی ہوگئی اور اس کی مشقت کا بوجھ اتار دیا، سو ایک دن میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا، اے عبداللہ کی ماں! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں آپ کے گھر کے سایہ میں سودا سلف بیچنا چاہتا ہوں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا، اگر میں نے اپنے طور پر تجھے اجازت دے دی، (تو شاید) حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) اس کی اجازت نہیں دیں گے، لہٰذا تو زبیر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آ کر مجھ سے اس کی اجازت طلب کرنا، سو وہ آیا اور کہنے لگا، اے عبداللہ کی ماں! میں ایک محتاج آدمی ہوں، آپ کے گھر کے سایہ میں سامان فروخت کرنا چاہتا ہوں تو میں نے کہا مدینہ میں میرے گھر کے سوا تمہیں کوئی گھر نہیں ملا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا، تم ایک فقیر آدمی کو سامان بیچنے سے کیوں روکتی ہو؟ تو وہ خرید و فروخت کرنے لگا، حتی کہ اس نے کمائی کر لی اور وہ لونڈی میں نے اسے فروخت کر دی، (کیونکہ اب انہیں اس کی ضرورت نہیں تھی) حضرت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت میری جھولی میں تھی، انہوں نے کہا، یہ رقم مجھے دے دو، میں نے کہا، میں یہ صدقہ کر چکی ہوں۔

فائدہ: ......اس حدیث سے حضرت اسماء کے فہم و فراست کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی ذہانت اور بیدار مغزی سے ایک فقیر آدمی کو اپنے گھر کے سایہ میں بیٹھنے کی اجازت، اپنے خاوند کی نفسیات اور غیرت کا اندازہ رکھتے ہوئے دلوائی، جس سے معلوم ہوتا ہے، بیوی کو اپنے خاوند کی نفسیات اور جذبات کا لحاظ رکھنا چاہیے، تاکہ وہ خواہ مخواہ بدظنی کا شکار نہ ہو اور گھر کا ماحول کشیدگی سے محفوظ رہے۔

۱۵...... بَاب: تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ

باب ۱۵: تیسرے کی رضامندی کے بغیر دو کا سرگوشی کرنا جائز نہیں ہے

[5694] ۳۶-(۲۱۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ))

[5694]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی بیٹھے ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو باہمی سرگوشی نہ کریں۔''

[5694] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: لا يتناجى اثنان دون ثالث برقم (٦٢٨٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٧٢)

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو تمام ایسے کاموں سے منع فرمایا ہے، جو باہمی بدگمانی اور بدظنی کا باعث بنتے ہوں، یا ان سے باہمی حسد و بغض اور نفرت پیدا ہوتی ہے اس لیے ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کو ٹھیس پہنچانے سے روک دیا ہے، اگر ایک آدمی کو چھوڑ کر دو یا چند آدمی باہمی کانا پھوسی کریں تو یہ چیز اس کے لیے رنج اور تکلیف کا باعث بن سکتی ہے کہ انہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے، یا یہ میرے خلاف کوئی سازش کرنا چاہتے ہیں، یا میرے خلاف گفتگو کر رہے ہیں، ہاں اگر دو آدمی بیٹھ کر گفتگو کر رہے ہوں اور تیسرا ان سے دور بیٹھا ہو تو پھر اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے قریب آ کر ان کی گفتگو سننے کی کوشش کرے اور بلاوجہ یہ تجسس کرے کہ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں، اگر وہ خود ان کو شریک کر لیں یا وہ خود ان سے علیحدہ ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

[5695] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

[5695]۔ امام صاحب کو یہی روایت ان کے نو اساتذہ نے اپنی چھ سندوں سے، نافع ہی کی سند سے سنائی۔

[5696] ۳۷۔(۲۱۸۴) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَ وقالا الآخران حَدَّثَنَا . وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ**))

[5696]۔ امام صاحب کے پاس اساتذہ، تین سندوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین افراد ہو تو دو، تیسرے کو چھوڑ کر باہمی سرگوشی نہ کرو، حتی کہ لوگوں سے گھل مل جاؤ، اس لیے کہ اس سے اسے غم ہوگا۔

[5695] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٦۰۱) وبرقم (۷۵۷۱) وبرقم (۷۹۷۲) وبرقم (۸۱۰۳)

[5696] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: اذا كانوا اكثر من ثلاثة فلا باس بالمسارة والمناجاة برقم (٦٢٩٠) انظر (التحفة) برقم (۹۳۰۲)

فائدہ :...... جب تین افراد اور لوگوں سے گھل مل جائیں گے تو دو افراد کی سرگوشی کی صورت میں تیسرا اور آدمیوں سے محو گفتگو ہو سکے گا، اس طرح اسے پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔

[5697] ۳۸۔(. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَ وقال الآخرون حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شقيق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ))

[5697]۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین افراد ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر، دو آدمی سرگوشی نہ کریں، کیونکہ اس سے اسے یقیناً غم لاحق ہوگا۔

[5698] (. . .)و حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5698]۔امام صاحب کے دو اور اساتذہ اپنی اپنی سند سے یہی روایت سناتے ہیں۔

فائدہ :...... آئندہ کے ابواب مضامین کے اعتبار سے ایک مستقل عنوان، کتاب الطب، کے متقاضی ہیں، لیکن علامہ محمد فواد عبد الباقی نے انہیں کتاب السلام کے تحت ہی درج کیا ہے۔

۱۶...... بَاب: الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى

باب ۱۶: طب، بیماری اور دم جھاڑ

[5699] ۳۹۔(۲۱۸۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ

[5697] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى التناجى برقم (٤٨٥١) والترمذى فى (جامعه) باب: ما جاء لا يتناجى اثنان دون ثالث برقم (٢٨٢٥) وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: لا يتناجى اثنان دون ثالث برقم (٣٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٣)

[5698] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٦١)

[5699] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٤٦)

[5699] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار پڑتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے، یہ کلمات پڑھتے، اللہ کے نام سے، وہ آپ کو صحت بخشے گا اور ہر بیماری سے شفا دے گا اور حسد کرنے والے کے حسد کے ہر شر سے اور ہر بدنظر کی نظر سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑ جائز ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دم جھاڑ کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے، بشرطیکہ مندرجہ ذیل تین باتیں ملحوظ رکھی جائیں۔ (۱) دم، اللہ کے کلام اور اس کے اسماء وصفات کے ذریعہ ہو، مقصد یہ ہے، اس میں شرک اور غیر اللہ سے مدد لینے کا شائبہ نہ ہو۔ (۲) عربی زبان یا ایسی زبان میں کیا جائے، جس کے معانی اور مطالب معلوم ہوں، اس میں کوئی ابہام نہ ہو، تاکہ شرک اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنے سے محفوظ رہا جا سکے۔ (۳) یہ اعتقاد ہو کہ مؤثر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ کلمات بذات خود مؤثر نہیں ہیں، یعنی شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے، ان کلمات میں نہیں ہے۔

اور وہ احادیث جن میں دم جھاڑ کرانے سے منع کیا گیا ہے، یا ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے، جو دم نہیں کرواتے، اس سے مراد وہ دم ہیں، جو جاہلیت کے دور کے دم تھے اور ان میں شرکیہ کلمات تھے، یا غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی تھی، یا وہ دم جن کے معانی معلوم نہ ہونے کی بنا پر شرکیہ کلمات ہونے کا اندیشہ تھا۔

[5700] ٤٠۔(٢١٨٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِي نضرة

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ جِبْرِيلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ

[5700] ۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، اے محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپ نے جواب دیا، ''ہاں۔'' تو جبریل علیہ السلام نے یہ دم کیا، ''میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے رہی ہے، ہر نفس کے شر اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا بخشے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

[5700] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی التعوذ للمريض برقم (٩٧٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: ماعوذ به النبی ﷺ وما عوذ به برقم (٣٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (٤٣٦٣)

[5701] ٤١ـ(٢١٨٧)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حدثنا

ابو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْعَيْنُ حَقٌّ))

[5701] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں ایک یہ ہے، ''نظر بد کا لگنا ثابت ہے۔''

فائدہ:...... بقول امام مازری، جمہور علماء کے نزدیک نظر بد کا لگنا ثابت ہے کہ بعض انسانوں کی آنکھوں میں اللہ نے ایسا شعلہ اور زہر رکھا ہے کہ ان کے نظر بھر کر دیکھنے سے متعلقہ چیز کو اللہ کے اذن سے تکلیف پہنچ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے بعض اشیاء میں خواص اور تاثیرات رکھی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں، ان اشیاء کا اپنا اس میں دخل نہیں ہے۔

[5702] ٤٢ـ(٢١٨٨)وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابيه

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا))

[5702] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نظر لگنا، درست ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر بد غالب آ جاتی اور جب تمہیں غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کر لو۔''

فائدہ:......لو كان شئی سابق القدر سبقته العَيْنُ: اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی اور اس پر غالب آ سکتی تو نظر بد سبقت لے جاتی ہے، بعض نظر بد اسباب ظاہریہ میں سے ایک مضبوط سبب ہے، جو نقصان پہنچا سکتا ہے، لیکن یہ بھی دوسرے اسباب ظاہریہ کی طرح تقدیر پر غالب نہیں آ سکتا، جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے صحت و سلامتی کا فیصلہ کر دیا ہے، اسے نظر بد کسی صورت میں نقصان نہیں پہنچا سکتی، جیسا کہ جس کے حق میں اللہ نے زندگی کا فیصلہ کیا، زہر قاتل اس کی زندگی کا چراغ گل نہیں کر سکتا، خلاصہ کلام یہ ہے، کوئی ظاہری سبب کتنا ہی قوی

[5701] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: العين حق برقم (٥٧٤٠) وفی اللباس بـاب: الـواشـمة بـرقـم (٥٩٤٤) وابـو داود فـی (سننه) فی الطب باب: ما جاء فی العين برقم (٣٨٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٩٦)

[5702] اخـرجـه الـتـرمـذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء ان لعين حق والغسل لها برقم (٢٠٦٢) انظر(التحفة) برقم (٥٧١٦)

اور مستحکم ہو، وہ تقدیر پر غالب نہیں آ سکتا، تقدیر ایک اٹل چیز ہے۔
اذا اُسْتِغْسِلتُم فاغْسلُوا: جب تمہیں غسل کے لیے کہا جائے تو غسل کرو، اگر کسی انسان کی کسی دوسرے کو نظر بد لگ جائے تو نظر بد والے کو اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے پاؤں گھٹنوں سمیت اور زیر ناف حصہ یا چادر کا اندرونی حصہ ایک برتن میں دھو کر، نظر لگنے والے کو دینا چاہیے اور وہ پانی پیچھے سے اس کے سر اور پشت پر ڈالنا چاہیے، تا کہ اللہ کے حکم سے نظر بد کا اثر زائل ہو جائے، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نظر لگ گئی تھی، جس سے وہ بے ہوش ہو گئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا تھا، (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۳۵۰۹)۔

۱۷...... بَاب: السِّحْرِ

باب ۱۷: جادو کا بیان

[5703] ۴۳-(۲۱۸۹) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَاْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي اَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ

[5703]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا، نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں، حالانکہ آپ وہ کام کر نہیں رہے ہوتے تھے، حتی کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، پھر دعا کی،

[5703] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب باب: السحر برقم (۳۵۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۸۵)

پھر دعا کی، پھر فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ چلا، اللہ تعالیٰ سے جو میں نے پوچھا، وہ اس نے مجھے بتلا دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھا، سو جو میرے سرہانے بیٹھا تھا، اس نے میرے پیروں کی طرف بیٹھنے والے سے یا جو میرے پیروں کے پاس تھا، اس نے میرے سرہانے بیٹھنے والے سے پوچھا، اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا، اس پر جادو کیا گیا ہے، اس نے پوچھا، اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا، لبید بن اعصم نے، اس نے پوچھا، کس چیز میں؟ اس نے کہا، کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں اور کہا، نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں، اس نے کہا، اس کو کہاں رکھا ہے؟ اس نے کہا، ذروان کنویں میں؛'' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس کنویں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطان کے سر تھے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا بخش دی ہے، اور میں لوگوں میں شر برپا کرنا پسند نہیں کرتا، اس لیے میں نے کنویں کے دفن کرنے کا حکم دیا اور اسے دفن کر دیا گیا۔''

مفردات الحدیث

❶ **دعا رسول الله ﷺ دعا، ثم دعا:** یعنی رسول اللہ ﷺ نے انتہائی طویل دعا فرمائی، جس کی بنا پر دو فرشتے انسانی صورت میں بھیج کر آپ کو مرض سے آگاہ کر دیا گیا، ایک فرشتہ جبریل تھا، لیکن دوسرے فرشتہ کا نام کہیں صراحتاً نہیں آیا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے میکائیل قرار دیا ہے۔ ❷ **ما وجع الرجل:** اس آدمی کو کیا بیماری ہے، گویا سحر کے ذریعہ، آپ بیمار ہو گئے تھے۔ ❸ **مُشط:** کنگھی۔ ❹ **مُشاطة یامُشاقه:** کنگھی کرنے پر سر اور داڑھی کے بال جھڑنے والے بال۔ ❺ **جُبّ یاجُفّ:** غلاف جس میں خوشہ ہوتا ہے، طَلْعَة: خوشہ۔

فائدہ:...... سحر جمہور اہل سنت کے نزدیک جادو ایک حقیقت ہے، جس سے بعض دفعہ صرف نظر پر اثر پڑتا ہے، ایک غیر واقع چیز، واقع نظر آتی ہے، جیسا کہ آج کل مسمریزم کے ذریع کیا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ مزاج میں تبدیلی ہوتی ہے، بیمار تندرست ہو جاتا ہے، یا تندرست کو بیمار کر دیا جاتا ہے اور آپ پر بنو زریق جو خزرج کا ایک خاندان ہے کہ ایک فرد لبید بن اعصم نے صلح حدیبیہ سے واپسی کے بعد ۷ھ میں یہودی سرداروں کے زور دینے پر جادو کر دیا تھا، یہ ایک انصاری آدمی تھا اور یہودیوں کا حلیف تھا، اس لیے بعض روایات میں اس کو یہودی کہا گیا ہے اور بعض میں منافق اور یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، اس طرح آپ کے بالوں تک اس کی رسائی تھی اور اس جادو کا اثر چھ ماہ تک رہا تھا اور جادو ایک قسم کا جسمانی عارضہ یا بیماری ہے اور انبیاء بھی انسان ہونے کے ناطے ان عوارض اور بیماریوں سے دوچار ہوتے ہیں، لیکن اس کا اثر ان کے وظیفہ رسالت پر نہیں پڑتا، اس لیے ان کے فریضہ منصبی میں اس سے کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا، نہ پیغام وصول کرنے میں اور نہ پیغام پہنچانے میں، اس لیے مفروضہ کی بنا پر کہ اس سے آپ کے فریضہ رسالت کی ادائیگی پر زد پڑے گی، صحیح احادیث کا انکار کر

دینا، ایک مسلمان کا شیوا نہیں ہے، باقی رہا یہ مسئلہ کہ اس طرح کفار کا یہ دعویٰ صحیح ٹھہرے گا، "ان تتبعوا الا رجلا مسحورا" اے مسلمانو، تم ایک جادو زدہ انسان کی پیروی کرتے ہو تو یہ درست نہیں ہے، کیونکہ ان کا مقصد تو یہ تھا کہ یہ دین و شریعت ایک جادو ہے، جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دین و شریعت کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ فریضہ رسالت پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے، اس لیے آپ پر جادو کا زیادہ سے زیادہ یہ اثر تھا کہ آپ بیویوں کے پاس گئے نہیں ہوتے اور آپ کو یہ محسوس ہوتا تھا، میں بیویوں کے پاس گیا ہوں، یا آپ بیوی کے پاس جانا چاہتے، لیکن جا نہیں سکتے تھے، یا بعض دفعہ آپ کا کھانا پینا متاثر ہوتا تھا، جیسا کہ طبقات ابن سعد میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

افلا احرقتہٗ: کہ آپ نے جادو کنویں سے نکال کر جلا کیوں نہیں دیا؟ اور آپ نے فرمایا: کرهتُ ان اثیر علی الناس شرا: میں نے لوگوں میں شر پھیلانا ناپسند نہیں کیا، کیونکہ اگر اس کو باہر نکالا جاتا تو لوگ اس کو دیکھ لیتے اور بعض شریر قسم کے لوگ اس کو سیکھ لیتے، جس سے مزید خرابی پیدا ہوتی اور جادو کرنا بالاتفاق ناجائز ہے اور اگر جادوگر اس کو حق سمجھتا ہے تو یہ زندقہ یا ارتداد ہے، اور پتہ چلنے پر ایسا مسلمان جادوگر واجب القتل ہے، کیونکہ وہ مرتد یا زندیق ہے، لیکن اگر اس کا عقیدہ درست ہے اور وہ کسی شرکیہ کام کا مرتکب نہیں ہوتا تو پھر بھی چونکہ یہ کام حرام ہے، مستحق تعزیر ہے، امام مالک کے نزدیک جادو کافر ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہے، اس لیے اس کو قتل کر دیا جائے گا، بعض صحابہ اور تابعین کا بھی یہی نظریہ تھا اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے، اس لیے امام قرطبی مالکی نے یہ معنی کیا ہے کہ آپ نے لبید کو جلا کیوں نہیں دیا، تاکہ دوسروں کے لیے سامان عبرت بنتا تو آپ نے فرمایا، یہ مصلحت کے خلاف ہے، فتنہ و فساد کے پھیلنے کا باعث بن سکتا ہے اور آپ نے اس کنویں کے متبادل کنواں کھدوا کر اسے دفن کروا دیا۔ (وفاء الوفا، ج ۳، ص ۱۱۳۸، تکملہ ج ۴، ص ۳۰۹۔) اور آپ نے کھجوروں کے سروں کو ان بدنظری کی بنا پر شیطانوں کے سروں یا سانپوں کے پھن کے ساتھ تشبیہ دی۔

[5704] ۴۴۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ))

[5704]۔ امام صاحب کے استاد ابو کریب مذکورہ بالا روایت سناتے ہیں اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنویں کی طرف نکلے، اسے دیکھا، اس پر کھجوروں کے درخت تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے

[5704] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: السحر برقم (٥٧٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٢)

کہا، اے اللہ کے رسول! اسے نکلوایئے، اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اسے جلایا کیوں نہیں؟ اور نہ یہ ہے، ''میرے حکم سے اس کو دفن کر دیا گیا ہے۔''

۱۸...... بَاب: السُّمِّ

باب ۱۸: زہر کا بیان

[5705] ٤٥-(٢١٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زيد

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ قَالَ ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَاكِ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[5705]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودن، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زہر آلودہ بکری لائی تو آپ نے اس میں سے کھا لیا تو اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اور آپ نے اس سے اس کا سبب پوچھا؟ اس نے کہا، میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہے کہ تجھے اس کی قدرت دیتا یا مجھ پر قدرت دیتا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہ۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ہمیشہ اس کے اثرات آپ کے کوے میں پاتا رہا۔

فائدہ:...... یہودی سردار سلام بن مشکم کی بیوی اور مرحب پہلوان کی بہن زینب بنت حارث نے قومی غیرت کی بنا پر آپ کو زہر آلود بکری پیش کی اور اس کے بازو میں جس کو آپ پسند فرماتے تھے، خوب زہر ڈالا، تا کہ آپ کو ختم کر سکے، لیکن اللہ کی مشیت اور اجازت کے بغیر کوئی چیز اثر نہیں کرتی، اس لیے اس کا مقصد پورا نہ ہو سکا اور آپ اس واقعہ کے بعد تین سال زندہ رہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ آپ کو شہادت کے ثواب سے نوازنا تھا، اس لیے آخر دنوں اس کا اثر نمایاں ہوا اور آپ وفات پا گئے، آپ نے جب بازو کا گوشت کھانا شروع کیا تو اس کو چبا نہ سکے اور آپ نے اس کو پھینک دیا اور ہڈی نے بتا دیا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے، آپ نے دوسرے ساتھیوں کو کھانے سے روک دیا، لیکن حضرت بشر بن براء بن معرور ایک لقمہ نگل گئے اور فوت ہو گئے، آپ نے اپنے طور پر

[5705] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول الهدية من المشركين برقم (٢٦١٧) وابو داود في (سننه) في الديات باب: فيمن سقى رجالا سما او اطعمه فمات ايقاد منه برقم (٤٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣)

اس عورت کو چھوڑ دیا اور زہر کا اثر نکالنے کے لیے کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی، لیکن بعد میں جب حضرت بشر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو بعض ضعیف روایات کے مطابق اسے قصاص کے طور پر قتل کر دیا گیا۔

[5706] (. . .) و حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قال سمعت اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ

[5706]۔ امام صاحب کے ایک اور استاد مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودن نے گوشت میں زہر ڈالا، پھر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

١٩...... بَاب: اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ

باب ۱۹: بیمار کو دم کرنا پسندیدہ عمل ہے

[5707] ٤٦۔(٢١٩١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مسروق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهٖ ثُمَّ قَالَ ((اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْاَعْلٰى)) قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰى

[5707]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے، ''تکلیف ختم کر دے، اے لوگوں کے مالک اور صحت بخش تو ہی شفا بخشنے والا ہے، تیری شفا ہی اصل شفا ہے، ایسی شفا بخش، جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔'' تو جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور اس میں شدت پیدا ہوئی، میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا، تاکہ آپ کے ساتھ اس قسم کا سلوک اختیار کروں، جو آپ اختیار کرتے تھے تو آپ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ کر فرمایا، ''اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔'' تو میں دیکھنے لگی تو آپ کی روح قبض ہو چکی تھی۔

[5706] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٦٩)

[5707] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرضى باب: دعاء العائد للمريض برقم (٥٦٧٥) ←

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ دعائیہ کلمات پڑھتے وقت مریض پر ہاتھ پھیرنا چاہیے اور بیماری میں اللہ تعالیٰ ہی مدد کر سکتا ہے، علاج معالجہ محض ایک ظاہری سبب ہے، اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو کارگر ہو جاتا ہے، وگرنہ نہیں اور آخری وقت میں ہر طرف سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا، فعلی اور عملی طور پر توحید ہی کا اقرار کرنا ہے اور یہ کلمہ توحید ہی کے قائم مقام ہے، اس لیے آپ کا آخری قول، اللهم اغفرلي واجعلني مع الرفيق الاعلىٰ تھا اور رفیق اعلیٰ سے مراد جنت ہے، جہاں ملائکہ اور انبیاء وغیرھم کی رفاقت حاصل ہوگی، یا اس سے مراد، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، جو ایک قلب ہوں گے، اس لیے مفرد کا صیغہ استعمال ہوا۔

[5708] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِى بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلٌّ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ فِى حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهٖ قَالَ وَفِى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهٖ و قَالَ فِى عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِى عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهٖ

[5708]۔ امام صاحب کے مختلف اساتذہ، جریر ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے، اس پر اپنا ہاتھ پھیرتے، ثوری کی روایت ہے، اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یحییٰ قطان اپنی حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں، اعمش کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث منصور کو سنائی تو اس نے ابراہیم سے مسروق کے واسطہ سے، حضرت عائشہ سے، اس کے ہم معنی روایت سنائی۔

[5709] ٤٧۔(. . .) و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مسروق عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ اَنْتَ الشَّافِى لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

[5709]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتے تو فرماتے

← وفی الطب باب: رقية النبی ﷺ برقم (٥٧٤٣) وفی باب: مسح الراقی الوجع بيده اليمنى برقم (٥٧٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٠٣)

[5708] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٦٧١)

[5709] تقدم تخريجه برقم (٥٦٧١)

''بیماری ختم کر دے، اے لوگوں کے آقا تو اسے شفا بخش تو ہی شفا بخشنے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفاء جو بیماری کو نہ چھوڑے۔''

[5710] ٤٨-(. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مسروق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ ((**أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي

[5710]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے، اس کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے، ''بیماری لے جا، اے لوگوں کے مالک! اور شفا بخش تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا ہی شفاء، ایسی شفا جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے'' اور ابوبکر کی روایت میں یدعو له کی جگہ فدعاله ہے اور انت الشافی سے پہلے واؤ ہے۔

[5711] (. . .) وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مسروق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ

[5711]۔ امام صاحب کے دو اور استاد یہی روایت سناتے ہیں۔

[5712] ٤٩-(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ ابيه

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ ((**أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ**))

[5712]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم سے دم فرماتے بیماری لے جا اے لوگوں کے رب، تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے، تیرے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔

[5710] تقدم تخريجه برقم (٥٦٧١)

[5711] تقدم تخريجه برقم (٥٦٧١)

[5712] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٠٤)

[5713] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5713]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

٢٠...... بَاب: رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ

باب ٢٠: مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنا اور پھونک مارنا

[5714] ٥٠۔(٢١٩٢) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى بْنِ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ

[5714]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں سے جب کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر پھونک مارتے، سو جب آپ مرض الموت سے دوچار ہوئے تو میں آپ پر پھونک مارتی اور آپ پر آپ ہی کا ہاتھ پھیرتی، کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے برکت زیادہ تھی، یحییٰ بن ایوب کی روایت میں ہے، معوذات سے پھونک مارتی۔

فائدہ:...... معوذات سے مراد سورۂ فلق اور سورہ الناس ہے، یا ان کے ساتھ سورہ اخلاص بھی شامل ہے، جیسا کہ آپ رات سوتے وقت تینوں سے پھونک مارتے تھے۔

[5715] ٥١۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عروة عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

[5713] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧١٣٥)

[5714] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٦٤)

[5715] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل القرآن باب: فضل المعوذات برقم (٥٠١٦) وابو داود فی (سننه) فی الطب باب: كيف الرقى؟ برقم (٣٩٠٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: النفث فی الرقية برقم (٣٥٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٨٩)

[5715]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر پھونک مارتے تو جب آپ کی بیماری شدید ہوگئی تو میں آپ پر پڑھتی اور آپ کا ہاتھ ہی، برکت کی امید پر پھیرتی۔

[5716] (. . . .)و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا اِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ

[5716]۔امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن برکت کی امید پر کا لفظ صرف امام مالک کی روایت میں ہے، یونس اور زیاد کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونک مارتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

نوٹ:...... قرآن اور ادعیہ مسنونہ سے دم کرنا اور پھونک مارنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی فتاویٰ ج ۱۹ص ۶۴ پر لکھا ہے، مصیبت زدہ اور بیمار کو کتاب اللہ اور دعا جائز سیاہی سے لکھ کر دینا، اس کو دھو کر پلانا جائز ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ولادت کی تنگی کی صورت میں، ایک دعا اور چند آیات لکھ کر (کسی پاک برتن میں) اور اس کو دھو کر پلانے کا حکم دیتے تھے۔"

جب اللہ تعالیٰ کا کلام، اس کے اسماء وصفات اور ادعیہ مسنونہ کے ذریعہ دم کرنا جائز ہے تو آخر کسی مجبوری کی صورت میں ان کو لکھ کر ڈالنا کیوں شرک ہے، کیا شرکیہ کلمات کے ذریعہ دم کرنا جائز ہے، لیکن ان کو فی نفسہ مؤثر سمجھنا درست نہیں ہے، کیونکہ شفاء اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس طرح بعض احناف نے جو فاتحہ کو خون یا بول سے لکھنے کو جائز قرار دیا ایسے تو بقول علامہ سعیدی، ایسے انسان کا ایمان خطرہ میں ہے، اگر کسی آدمی کو روز روشن سے زیادہ

[5716] طريق ابى الطاهر اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المغازى باب: مرض النبى ﷺ ووفاته برقم (٤٤٣٩) وفى الطب باب: المراة ترقى الرجل برقم (٥٧٥١) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٧) وطريق عبد بن حميد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطب باب: الرقى بالقرآن والمعوذات برقم (٥٧٣٥) وفى باب: المراة ترقى الرجل برقم (٥٧٥١) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٣٨) وطريق روح تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٤٢٦) وطريق عقبة بن مكرم تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٤٢٦)

یقین ہو کہ اس عمل سے اس کو شفا ہو جائے گی، تب بھی اس کا مر جانا، اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ فاتحہ لکھنے کے جرأت کرے۔ (شرح مسلم، ج ٦، ص ۵۵۷)۔

بہر حال تعویذ کے مسئلہ میں افراط یا تفریط اختیار کرنا درست نہیں ہے، جس طرح ان کو شرک قرار دینا درست نہیں ہے، اس کو پیشہ بنانا بھی درست نہیں ہے، آپ نے رقیہ (دم) تمیمہ، کوڑیاں، منکے اور تولہ ایک قسم کا جادو کو بقول علامہ شوکانی، اس لیے شرک قرار دیا ہے، کیونکہ لوگ ان کے بارے میں شرکیہ عقیدہ رکھتے تھے، (نیل الاوطار ج ۸ ص ۱۷۷)۔ اور علامہ تقی عثمانی نے جائز تعویز لکھنے کو جمہور فقہاء کا موقف قرار دیا ہے، بلکہ بعض نے تو اس کو مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ علامہ شوکانی نے نقل کیا ہے۔ (تکملہ ج ۴، ص ۳۱۸)

٢١...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

باب ٢١: نظر بد، پھوڑے پھنسی، زہر والی چیز کے کاٹنے اور نظر سے دم کرنا مستحب ہے

[5717] ٥٢-(٢١٩٣) حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِی حُمَةٍ

[5717]۔ حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری گھرانہ کو ہر زہریلی چیز سے دم کی اجازت دی تھی۔

مفردات الحدیث

❶ **حُمَة**: زہر۔ ❷ **ذی حُمَه**: ہر ڈنگ مارنے والی چیز۔

[5718] ٥٣-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسود عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔

[5718]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری گھرانے کو زہر سے دم کرنے کی اجازت دی۔

[5717] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب: رقية الحية والعقرب برقم (٥٧٤١) انظر (التحفة) برقم (١٦٠١١)

[5718] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: رقية الحية والعقرب برقم (٣٥١٧) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٧٧)

[5719] ٥٤-(٢١٩٤)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عمرة

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ((بِاسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفٰى)) و قَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا))

[5719]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اسے پھوڑا پھنسی یا زخم لگتا، نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی اس طرح کرتے، سفیان نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھ کر اٹھائی، فرماتے، ''ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، تاکہ اس کے ذریعے ہمارا مریض، ہمارے رب کی اجازت سے شفا بخشا جائے۔'' ابن ابی شیبہ نے کہا، ''یُشْفٰی'' اور زہیر نے کہا، ''لِيُشْفٰی''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علاقہ کے ساتھ انسان کے مزاج کو مربوط کیا ہے اور انسان تھوک میں بھی تاثیر رکھی ہے، جو اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ، اللہ کو منظور ہو تو پھوڑے پھنسی اور زخم سے شفا کا باعث بنتی ہے۔

[5720] ٥٥-(٢١٩٥) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَ حَدَّثَنَا. وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شداد

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

[5720]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اسے نظر لگنے سے دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

[5721] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5719] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: رقية النبي ﷺ برقم (٥٧٤٥) وبرقم (٥٧٤٦) وابو داود في (سننه) في الطب باب: كيف الرقى؟ برقم (٣٨٩٥) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به برقم (٣٥٢١) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٠٦)

[5720] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: رقية العين برقم (٥٧٣٨) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: من استرقى من العين برقم (٣٥١٢) انظر (التحفة) برقم (١٦١٩٩)

[5721] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٨٤)

[5721] ۔امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی روایت سنائی۔

[5722] ۵۶۔(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

[5722] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ مجھے نظر لگنے سے دم کروانے کا حکم دیتے تھے۔

[5723] ۵۷۔(۲۱۹۶)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ

[5723] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دم کے بارے میں بیان کرتے ہیں، زہریلے ڈنگ، پھوڑے اور نظر لگنے سے دم کی اجازت دی۔

مفردات الحديث

❊ نملة: پہلو پر نکلنے والے پھوڑے، بعض دفعہ جسم کے دوسرے حصہ پر نکل آتے ہیں۔

[5724] ۵۸۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

[5724] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نظر لگنے، زہریلے ڈنگ اور پھوڑے پھنسی سے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

[5725] ۵۹۔(۲۱۹۷)حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

[5722] تقدم تخريجه برقم (٥٦٨٤)

[5723] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الطب باب: ما جاء فى الرخصة فى ذلك برقم (٢٠٥٦) وبرقم (٢٠٥٧) وابن ماجه فى (سننه) فى الطب باب: ما رخص فيه من الرقى برقم (٣٥١٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٩)

[5724] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٦٨٧)

[5725] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطب باب: رقية العين برقم (٥٧٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٢٦٦)

عن ام سلمة زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ ((فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي)) بِوَجْهِهَا صُفْرَة

[5725]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک بچی کے چہرے پر سیاہی یا زردی دیکھ کر فرمایا: ''اسے نظر لگی ہے، اس کو دم کرواؤ'' یعنی اس کا چہرہ زرد تھا۔

مفردات الحدیث ✲ سَفْع: بقول بعض زردی، بقول ابراہیم حربی، سیاہی اور بقول اصمعی سرخی جس پر سیاہی غالب تھی اور بقول ابن قتیبہ، چہرے کے رنگ سے الگ رنگ یعنی پرچھائی۔

[5726] ٦٠۔(٢١٩٨)حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي)) ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ((ارْقِيهِمْ)) قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((ارْقِيهِمْ))

[5726]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حزم کے خاندان کو سانپ سے دم کرانے کی اجازت دی اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا وجہ ہے، میں اپنے بھائی جعفر کے بچوں کو دبلا پتلا دیکھ رہا ہوں، کیا انہیں غذا کی ضرورت ہے۔'' اس نے کہا، نہیں، لیکن انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا: ''انہیں دم کرو۔'' تو میں نے آپ پر دم پیش کیا، آپ نے فرمایا: ''انہیں دم کرو۔''

مفردات الحدیث ✲ ضَارِعة: نحیف، کمزور۔

[5727] ٦١۔(٢١٩٩)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ أَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْقِي قَالَ ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

[5726] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٤) وبرقم (٢٨٥٥)

[5727] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٤) وبرقم (٢٨٥٥)

[5727]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بنو عمرو کو سانپ کے دم کی اجازت دی اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں دم کروں؟ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو وہ پہنچائے۔''

[5728] (. . .)و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي

[5728]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اسے دم کروں، صرف میں دم کروں نہیں کہا۔

[5729] ٦٢-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

[5729]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا ایک ماموں بچھو ڈسنے کا دم کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے روک دیا تو وہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! آپ نے دموں سے منع فرما دیا ہے اور میں بچھو ڈسنے کا دم کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو بھی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو، پہنچائے۔''

[5730] (. . .)و حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5730]۔امام صاحب کو یہی روایت ایک اور استاد نے سنائی۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، آپ نے ہر قسم کے دم سے منع نہیں فرمایا، صرف ان دموں سے منع فرمایا ہے، جن میں شرکیہ کلمات تھے یا شرک کا احتمال تھا، اس لیے جب آپ کو دم سنایا گیا تو آپ نے اجازت دے دی۔

[5728] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٤) وبرقم (٢٨٥٥)

[5729] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب باب: ما رخص فيه من الرقى برقم (٣٥١٥) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٧)

[5730] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٩٣)

[5731] ٦٣-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی سفیان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِى بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا اَرٰى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ))

[5731]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع کر دیا تو عمرابن حزم کے خاندان کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! واقعہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک دم ہے، جو ہم بچھو کے ڈسنے پر کرتے ہیں، اورآپ نے دم کرنے سے منع کر دیا ہے اورانہوں نے وہ دم آپ پر پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو، نفع پہنچائے۔''

٢٢......بَاب: لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ

باب ٢٢: دم اگر شرکیہ نہ ہوتو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

[5732] حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابيه

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِى فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرٰى فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اَعْرِضُوا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))

[5732]۔حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جاہلیت کے دور میں دم کرتے تھے، سو ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اپنا دم مجھ پر پیش کرو، مجھے سناؤ، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ اس میں شرک نہ ہو۔''

فائدہ:...... یہ روایت اس کی کھلی دلیل ہے کہ صرف وہ دم، منتر ممنوع ہیں، جن میں شرک پایا جاتا ہے، یا معنی کا پتہ نہ ہونے کی صورت میں شرک کا خطرہ ہے۔

[5731] تقدم تخريجه برقم (٥٦٩٣)

[5732] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطب باب: ما جاء في الرقى برقم (٣٨٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٠٣)

٢٣...... بَاب: جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْاَذْكَارِ

باب ۲۳: قرآن اوراذکار کے ذریعہ دم کرنے کی اجرت لینا جائز ہے

[5733] ٦٥-(٢٢٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي المتوكل عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ ((وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ))

[5733]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ساتھی سفر پر تھے تو وہ عربی قبائل میں سے ایک قبیلہ سے گزرے اور ان سے مہمان نوازی چاہی تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی، (بعد میں) صحابہ سے پوچھنے لگے، کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کا سردار، اسے بچھو نے ڈس لیا ہے، یا اس کی عقل میں خرابی پیدا ہوگئی ہے تو ان میں سے ایک نے کہا، ہاں، سو وہ ان کے سردار کے پاس گیا اور اسے فاتحہ الکتاب سے دم کیا، وہ آدمی تندرست ہوگیا اور بکریوں کا ایک ریوڑ دیا، سو اس نے ساتھیوں کی بات ماننے سے انکار کیا اور کہا، حتی کہ میں اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کروں، سو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے تو صرف سورہ فاتحہ سے دم کیا، آپ مسکرا پڑے اور فرمایا، ''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''ان سے لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

[5733] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارة باب: ما يعطى في الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب برقم (٢٢٧٦) وفي الطب باب: النفث في الرقية برقم (٥٧٤٩) وابو داود في (سننه) في الطب باب: كيف الرقى برقم (٣٩٠٠) وفي البيوع والامارات باب: في كسب الاطباء برقم (٣٤١٨) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في اخذ الاجر على التعويذ برقم (٢٠٦٣) وبرقم (٢٠٦٤) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: اجر الراقي برقم (٢١٥٦) وبرقم (٢١٥٧) انظر (التحفة) برقم (٤٢٤٩)

[5734] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ

[5734]۔امام صاحب کو یہ روایت دو اور اساتذہ نے بھی ابو بشر کی مذکورہ سند سے سنائی اور اس میں یہ ہے، وہ ام القرآن پڑھنے لگا اور اپنی تھوک جمع کر کے تھوکتا، وہ آدمی تندرست ہو گیا۔

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ کسی کام کے لیے صحابہ کرام کا تیس (۳۰) افراد پر مشتمل ایک دستہ بھیجا، وہ ایک عربی قبیلہ سے گزرا اور ان سے ضیافت کا مطالبہ کیا، لیکن انہوں نے عربی روایات کے برعکس ان کی مہمان نوازی نہ کی، اللہ کا کرنا، اس کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا، انہوں نے اس کے علاج کے لیے ہر طرح بھاگ دوڑ کی لیکن کوئی ٹونا ٹوٹکا کارگر ثابت نہ ہوا تو پھر ان میں سے ایک نے کہا، ان لوگوں کے پاس جاؤ، شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہو، انہوں نے آ کر صحابہ کرام کو پوری حقیقت سنائی اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی اس کا دم کرتا ہے، حضرت ابو سعید ؓ نے کہا، ہاں، لیکن تم نے ہمارے ضیافت نہیں کی، اس لیے جب تک اجرت طے نہ ہو جائے، میں دم نہیں کروں گا تو تیس بکریاں مزدوری طے ہوئی، حضرت ابو سعید کے دل میں فاتحہ پڑھنے کا خیال آیا، اس لیے انہوں نے سات دفعہ فاتحہ پڑھی اور جس زبان سے پڑھی تھی، اس سے برکت کے حصول کے لیے، سردار پر لعاب دہن ڈالا، وہ فوراً تندرست ہو گیا، گویا اس کی بیڑی کھول دی گئی ہے، انہوں نے تیس بکریاں لیں تو ساتھی کہنے لگے، ان کو تقسیم کر لیں، حضرت ابو سعید کے دل میں خیال پیدا ہوا، شاید یہ اجرت ہمارے لیے جائز نہ ہو، اس لیے کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کے بعد، ان کا کچھ کریں گے، آپ نے ان کے اطمینان اور تسلی کے لیے فرمایا، بانٹ لو اور میرا حصہ بھی رکھ لو، اس حدیث سے ثابت ہوا، قرآنی آیات کے ذریعہ دم کر کے اجرت لینا جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن تعلیم قرآن پر اجرت لینے میں اختلاف ہے، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے ایک قول کی رو سے یہ جائز ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے، مگر متاخرین احناف نے جواز کا فتویٰ دیا ہے، لیکن بقول علامہ سعیدی، حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے، ''جن چیزوں پر تم اجر (مزدوری) لیتے ہو، ان میں اجر کی سب سے زیادہ حقدار اللہ کی کتاب ہے۔'' یہ حدیث تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے باب میں نص صریح ہے، کیونکہ اس حدیث میں الفاظ عام ہیں، اس کو دم سے خاص کرنا، صحیح نہیں ہے۔ شرح مسلم ج ٦ ص ٥٧٥۔ اور صحیح بات یہی ہے کہ قاری اپنا تمام وقت، ایک مخصوص مدرسہ میں، مخصوص نظام الاوقات کے مطابق، تعلیم دیتا ہے تو یہ اجرت اس کے وقت کی ہے، جس کی وہ پابندی کرتا ہے، جس طرح زکاۃ وصول

[5734] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٦٩٧)

کرنے والا اپنا وقت دیتا ہے، قاضی عدل وانصاف کرنے کے لیے وقت صرف کرتا ہے اور اجرت لیتا ہے، اس طرح قاری اپنا وقت دیتا ہے اور ایک مخصوص جگہ کی پابندی کرتا ہے اور یہ ایک ہم وقتی کام ہے، اس کے ساتھ کوئی دوسرا کام کر کے اپنی ضروریات پوری کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے اپنے وقت کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس کی معاشی ضروریات اس کے بغیر پوری ہوتی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ یہ کام فی سبیل اللہ کرے، اگر تعلیم قرآن مہر بن سکتی ہے تو پھر اجرت میں کیا قباحت ہے، امام بخاری کا رجحان بھی اس طرف ہے۔

[5735] ٦٦-(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ))

[5735]- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ہمارے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی، قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے تو کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ سو اس کے ساتھ ہم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا، ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کوئی دم اچھی طرح کر سکتا ہے، اس نے اسے سورہ فاتحہ سے دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا، انہوں نے ہمیں بکریاں دیں اور دودھ پلایا، ہم نے اس سے پوچھا، کیا تمہیں دم کرنا آتا ہے؟ اس نے کہا، میں نے سورہ فاتحہ ہی سے دم کیا ہے، میں نے کہا، ان بکریوں کو نہ چھیڑو، حتی کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ سنایا، آپ نے پوچھا، ''اسے کیسے پتہ چلا ہے، یہ سورۃ دم ہے؟ بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔''

[5736] (. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ

[5735] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل القرآن باب: فضل فاتحة الكتاب برقم (٥٠٠٧) وابو داود فی (سننه) فی التجارات باب: فی كسب الاطباء برقم (٣٤١٩) انظر (التحفة) برقم (٤٣٠٢)

[5736] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٦٩٩)

[5736]۔ امام صاحب کو یہی حدیث اس فرق کے ساتھ ایک اور استاد نے سنائی کہ ہم میں سے ایک آدمی، اس کے ساتھ کھڑا ہوا، جس کے بارے میں ہمارا یہ گمان نہ تھا کہ وہ دم کرتا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ نَـاْبِـنُـهُ: ہم اس کے بارے میں گمان کرتے تھے، اگرچہ عام طور پر اس کا معنی، ہم اس پر اتہام لگاتے تھے اور سلامی اور تندرستی کے حصول کی خواہش کی بنا پر۔ ❷ لدیغ: (ڈسا ہوا) کو سلیم (محفوظ، علامت) کہتے تھے۔

۲۴...... بَاب :اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

باب ۲٤ : دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد والم والی جگہ پر رکھنا پسندیدہ عمل ہے

[5737] ٦٧۔(۲۲۰۲)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَالَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ))

[5737]۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں، ان کے جسم میں درد رہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا، ''جسم کے جس حصہ میں درد پاتے ہو، وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر، تین دفعہ بسم اللہ کہو اور سات بار کہو، میں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، دم کرتے وقت، اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، دم کرتے وقت، درد اور تکلیف کی جگہ صرف ہاتھ رکھنا چاہیے اور اگر سارے جسم میں درد ہو تو ہاتھ پھیرنا چاہیے، تاکہ مریض نفسیاتی طور پر بھی متاثر ہو۔

۲۵...... بَاب :التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۲۵ : نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے پناہ چاہنا

[5738] ٦٨۔(۲۲۰۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ

[5737] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطب باب: كيف الرقى برقم (۳۸۹۱) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: (۲۹) برقم (۲۰۸۰) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به برقم (۳۵۲۲) انظر (التحفة) برقم (۹۷۷٤)

[5738] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۷۷۵)

عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِی وَبَیْنَ صَلٰوتِی وَقِرَآئَتِی یَلْبِسُهَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلٰی یَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّی

[5738]۔ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول، شیطان میرے اور میری نماز اور میری قراءت میں حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت میں التباس (گڈمڈ) پیدا کر دیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان خِنْزَب کہلاتا ہے، سو جب تو اس کا اثر محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ لو اور تین دفعہ اپنے بائیں جانب تھوک دو۔'' حضرت عثمان کہتے ہیں، میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ اس کو مجھ سے دور لے گیا۔

[5739] (. . .) حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْكُرْ فِی حَدِیثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا

[5739]۔یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے سنائی، لیکن سالم بن نوح کی روایت میں تین دفعہ کا ذکر نہیں ہے۔

[5740] (. . .) و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیدِ الْجُرَیْرِیِّ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیثِهِمْ

[5740]۔امام صاحب کے ایک اور استاد یہی روایت سناتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٢٦...... بَاب: لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِی

باب ٢٦: ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کروانا اچھا ہے

[5741] ٦٩۔(٢٢٠٤) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُوالطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِیسٰی قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ

[5739] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٥)
[5740] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٧٧٥)
[5741] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٧٥)

وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَا اُصِيبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[5741] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بیماری کی دوا ہے تو جب دوا بیماری سے مناسبت رکھتی ہے، یا ٹھیک بیٹھتی ہے تو اللہ عزوجل کے اذن سے شفا مل جاتی ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر بیماری کا علاج اور دوا ہے، کوئی بیماری لاعلاج نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بیماری کی دوا کا علم ہو سکے، جب اللہ تعالیٰ بیماری کو توڑنا چاہتا ہے تو اس کی دوا کا پتہ چل جاتا ہے اور جب دوا اور داء میں مناسبت اور موافقت پیدا ہو جاتی ہے تو اللہ کی اجازت سے شفا حاصل ہو جاتی ہے، دوا محض ایک وسیلہ اور واسطہ ہے، شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے، جب تک اس کو منظور نہ ہو شفا نہیں ملتی اور اس عقیدہ کے تحت علاج معالجہ کروانا اور کرنا، جمہور سلف کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، اس لیے غالی صوفیوں کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ بیماری اللہ کی قضا اور قدر سے ہے، اس لیے علاج کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ علاج اور دوا بھی اللہ کی قضاء اور قدر میں داخل ہیں، اس کی مشیت اور اذن کے بغیر شفا نہیں ملتی، جس طرح اللہ تعالیٰ نے دعاء کا حکم دیا ہے، کفار سے جنگ اور قتال کا حکم دیا ہے، اپنی حفاظت اور دفاع کا حکم دیا ہے، اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا ہے، حالانکہ موت کا ایک وقت مقرر ہے، اس میں تقدیم اور تاخیر ممکن نہیں ہے، یہی صورت حال دوا کی ہے، صحت و شفاء اللہ کے قبضہ میں ہے، جب وہ صحت دینا چاہتا ہے، دوا بیماری کے موافق بیٹھتی ہے اور اللہ کے اذن سے شفاء ہو جاتی ہے۔

[5742] ۷۰۔(۲۲۰۵)حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ فِيهِ شِفَآءً))

[5742] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مُقَنَّع رحمہ اللہ کی عیادت کے لیے گئے، پھر کہنے لگے، میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا، جب تک تم سنگی نہیں لگواتے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''بلاشبہ اس میں شفاء ہے۔''

[5742] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الدواء بالعسل وقوله تعالى: ﴿فيه شفاء للناس﴾ برقم (٥٦٨٢) وفي باب: الحجامة من الشقيقة والصداع برقم (٥٧٠١) وفي باب: من اكتوى او كوى غيره وفضل من لم يكتو برقم (٥٧٠٤) وفي باب: الحجامة من الداء برقم (٥٦٩٧) انظر (التحفة) برقم (٢٣٤٠)

فائدہ :...... سنگی لگوانا ان لوگوں کے لیے بہترین علاج ہے، جو گرم علاقوں کے باسی ہیں اور ان کا خون پتلا اور جسم کے ظاہری حصہ کی طرف مائل ہو کر خارجی حرارت کو جذب کرتا ہے، لیکن جن لوگوں کے بدن میں حرارت کم ہوتی ہے اور وہ کمزور ہوتے ہیں، ان کے لیے یہ علاج مناسب نہیں ہے۔ (فتح الباری، ج ۱۰ باب الحجامۃ من الداء)۔

[5743] ۷۱-(. . .) حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سليمان عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَآءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأٰى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ)) قَالَ فَجَآءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ

[5743] ۔ عاصم بن عمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ہمارے گھر آئے اور ایک آدمی کو پھوڑے نکلے ہوئے تھے یا زخم تھے تو انہوں نے پوچھا، تمہیں کیا شکایت ہے، اس نے کہا، میرے لیے پھوڑے پھنسیاں، مشقت کا باعث ہیں تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے لڑکے! میرے پاس سنگی لگانے والے کو لاؤ، اس آدمی نے پوچھا، اے ابو عبد اللہ! آپ سنگی لگانے والے کو بلوا کر کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا، میں ان پھوڑوں پر سنگی لگوانا چاہتا ہوں، اس نے کہا، اللہ کی قسم! مجھ پر مکھی بیٹھتی ہے، یا مجھے کپڑا چھوتا ہے تو وہ مجھے تکلیف دیتا ہے، (میں سنگی کیسے برداشت کر سکوں گا۔) جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے معلوم کیا، وہ اس سے اکتاہٹ محسوس کرتا ہے، تو کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں خیر ہے تو سنگی سے پچھنے میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے داغ میں ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آگ کے داغ کو پسند نہیں کرتا۔'' تو لڑکا حجام کو لایا، اس نے اسے پچھنے لگائے تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔

مفردات الحدیث ❶ مِحْجَم: خون چوسنے کا آلہ، سنگی۔ ❷ شَرْطَة: نشتر لگانا، سنگی لگانے کے لیے جسم کو پچھنا لگانا۔ ❸ لَذْعَةٌ بِنَار: آگ کے ذریعے داغ لگانا۔

فائدہ :...... امام ابو عبد اللہ المازری نے لکھا ہے کہ بیماریاں چار قسم کی ہیں، دموی، صفراوی، بلغمی اور سوداوی، اگر

[5743] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٧٠٦)

خون کا غلبہ ہونے کی بنا پر دموی ہیں تو ان کا علاج خون نکالنا ہے اور اگر باقی تین قسم کی ہیں تو اس کا علاج مناسب اسہال ہے، (پیٹ جاری کرنا) تو نبی اکرم نے شہد کے ذریعہ دست آور اشیاء کی طرف اشارہ فرمایا اور حجامۃ کے ذریعہ، خون نکالنے والی اشیاء کی طرف اور آخری چارہ کار کے طور پر داغ لگانے کا تذکرہ فرمایا اور حافظ ابن قیم نے لکھا ہے، بیماریاں درحقیقت حرارت اور برودت (ٹھنڈک) کے غلبہ کا نتیجہ ہیں، اگر بیماری گرمی کے غلبہ کی بنا پر ہے تو خون نکالا جائے گا، سنگی کے ذریعہ ہو یا فصد رگ کھول کر، کیونکہ اس طرح زائد مواد نکال کر مزاج کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور اگر بیماری برودت کے سبب ہو تو مزاج کو گرم کرنے کی ضرورت ہے تو شہد یہ کام کرتا ہے اور اگر بارد مواد کو خارج کرنے کی ضرورت ہے تو شہد ایک نرم اور مسہل (دست آور) ہے اور اگر بیماری پرانی ہو تو آخری علاج داغ کے ذریعہ بیماری کے مواد کو خارج کرنا پڑتا ہے۔ (تکملہ ج ۴ ص ۳۳۶-۳۳۷)

بہر حال آپ نے آگ سے داغنے کو پسند نہیں کیا اور امت کو اس کے عام استعمال سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ انتہائی تکلیف دہ علاج ہے اور جسم انسانی کو بدنما بھی بناتا ہے، اس لیے اس کو آخری چارہ کار کے طور پر ماہر معالج کے مشورہ سے ہی کام میں لایا جا سکتا ہے، آج کل اس کے لیے بجلی کی لہروں کو استعمال کیا جاتا ہے جس سے آگ کے داغ والے مفاسد پیدا نہیں ہوتے۔

[5744] ۷۲-(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

[5744]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی اکرم ﷺ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سنگی لگائے، ابو زبیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ابو طیبہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی تھا یا نابالغ لڑکا تھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، عورت کو علاج معالجہ کے لیے خاوند سے اجازت لینی چاہیے اور بہتر ہے کہ وہ علاج محرم سے کرائے، کیونکہ آپ نے ابو طیبہ کو بھیجا جو ان کے رضاعی بھائی تھے۔

[5745] ۷۳-(۲۲۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ

[5744] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى العبد ينظر الى شعر مولاته برقم (٤٠١٥) وابن ماجه فى (سننه) فى الطب باب: الحجامة برقم (٣٤٨٠) انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٩)

[5745] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الطب باب: فى قطع العرق وموضع الحجم برقم (٣٨٦٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الطب باب: من اكتوى برقم (٣٤٩٣) انظر (التحفة) برقم (٢٢٩٦)

لَهٗ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ

[5745] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب (اپنے فن کا ماہر) بھیجا، اس نے ان کی رگ کاٹی اور اس کو داغ دیا۔

فائدہ :...... علاج کسی ماہر فن سے کروانا چاہیے اور داغ کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو داغ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ یہ کام داغ دینے کا ماہر کرے۔

[5746] (. . .) و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا

[5746] ۔ امام کو یہ روایت ان کے دو اور استاد سناتے ہیں، لیکن انہوں نے رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

[5747] ٧٤۔(. . .) و حَدَّثَنِی بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُمِیَ اُبَیٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5747] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جنگ احزاب میں حضرت ابی کی اکحل یعنی رگ حیات میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں داغ لگوایا۔

[5748] ٧٥۔(٢٢٠٨) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزبير عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِی اَكْحَلِهٖ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِیُّ ﷺ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ

[5748] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن معاذ کی رگ حیات پر تیر مارا گیا تو نبی اکرم ﷺ

[5746] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٧٠٩)

[5747] تقدم تخريجه برقم (٥٧٠٩)

[5748] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣٩)

نے اپنے دست مبارک سے، اسے چھری کے ذریعہ داغا، وہ رگ پھر سوج گئی تو آپ نے اسے دوبارہ داغا۔

[5749] ٧٦-(١٢٠٢)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ [راجع: ٢٨٨٥]

[5749] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے سنگی لگوائی اور حجام کو اجرت دی اور ناک کے ذریعہ دوائی لی۔

مفردات الحدیث ※ **إِسْتَعَطَ**: چت لیٹ کر کسی چیز کے ذریعہ سر نیچا کر کے ناک میں دوائی ڈالنا تا کہ دوائی داغ میں پہنچ جائے اور چھینک کے ذریعہ گندہ مواد نکل جائے۔

فائدہ :......رسول اللہ ﷺ کو سنگی ابوطیبہ نے لگائی جس کا نام نافع تھا اور آپ نے اس کو اجرت میں کھجوروں کا ایک صاع دیا اور اس کے مالک محیصہ بن مسعود کو اس سے آمدن کم لینے کا حکم دیا۔

[5750] ٧٧-(١٥٧٧)و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سمعت

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ [راجع:٤٠٣٨]

[5750] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سنگی لگوائی اور آپ کسی کی اجرت میں کمی نہیں کرتے تھے۔

[5751] ٧٨-(٢٢٠٩)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

لعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

[5751] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کے بھاپ (جوش) سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5749] تقدم تخريجه في البيوع باب: حل اجرة الحجامة برقم (٤٠١٧)
[5750] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارات باب: خراج الحجام برقم (٢٢٨٠) انظر (التحفة) برقم (١١١١)
[5751] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (٣٢٦٤) انظر (التحفة) برقم (٨١٦٢)

فائدہ:...... بخار اور ہر تکلیف کا منبع اور سرچشمہ جہنم ہے اور ہر لذت وفرحت کا مصدر اور سرچشمہ جنت ہے، اس طرح گویا ایک مؤمن کے لیے، دنیا میں یہ گناہوں کا کفارہ ہے، جس کے سبب وہ عذاب جہنم سے بچ جائے گا اور برے لوگوں کے لیے یہ الم اور دکھ درد کا باعث ہے اور بخار کے وقت، نہانا، یا پانی میں تیرنا، بخار کی بہت سی قسموں میں قدیم وجدید اطباء کے نزدیک انتہائی سود مند ہے اور آج کل بھی گرمی کے موسم میں جب بخاری انتہائی درجہ تیز ہوتو ڈاکٹر اس کے سر پر برف کی پٹی لگواتے ہیں اور تمام جسم کو برف کے پانی میں تولیہ بھگو کر صاف کرواتے ہیں، لیکن یہ کام کسی ماہر حکیم یا ڈاکٹر کے مشورہ سے کیا جا سکتا ہے، کیونکہ ہر جگہ، یا ہر موسم میں یا ہر شخص کا یا ہر بخار کا علاج نہیں ہے، بلکہ ایک ہی شخص کا علاج، عمر، موسم اور خوراک کے بدلنے سے بدل جاتا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے (تکملہ ج ۴ ص ۳۴۳-۳۴۴)

نوٹ:...... بقول امام نووی فابردوھا کو باب نصر سے امر کا صیغہ بنانا چاہیے۔

[5752] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ))

[5752]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بخار کی شدت، جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5753] ۷۹۔(. . .) و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَآءِ))

[5753]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار، جہنم کے جوش سے ہے، اسے پانی سے بجھاؤ۔''

[5752] طريق بى بكر بن ابى شيبة اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الطب باب: الحمىٰ من فيح جهنم فابردوها بالماء برقم (٣٤٧٢) انظر (التحفة) برقم (٧٩٥٤) وطريق عبدالله بن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٩٠)

[5753] طريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧١٢) وطريق هارون بن سعيد الايلى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطب باب: الحمىٰ من فيح جهنم برقم (٥٧٢٣) انظر (التحفة) برقم (٨٣٦٩)

[5754] ۸۰۔(...)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوهَا بِالْمَآءِ**))

[5754]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار، جہنم کے جوش سے ہے، اسے پانی سے بجھاؤ۔''

[5755] ۸۱۔(۲۲۱۰)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ**))

[5755]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5756] (...)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[5756]۔امام صاحب کے اور استاد یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5757] ۸۲۔(۲۲۱۱)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فاطمة عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**ابْرُدُوهَا بِالْمَآءِ**)) وَقَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

[5757]۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس تپ زدہ عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان پر چھڑکتیں اور فرماتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔'' اور فرمایا: ''یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

[5754] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٤۳۱)

[5755] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء برقم (۳٤۷۱) انظر (التحفة) برقم (۱٦۹۸۷)

[5756] طریق عبده بن سلیمان اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء فی تبرید الحمی بالماء برقم (۲۰۷٤) انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۵۰) وطریق خالد بن الحارث تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۸۸۷)

[5757] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: الحمی من فیح جهنم برقم (۵۷۲٤)والترمذی ←

[5758] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ ((أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[5758]۔ یہی روایت امام صاحب کے استاد ابو کریب بیان کرتے ہیں اور ابن نمیر کی حدیث ہے، وہ پانی اس کے اور اس کے گریبان کے درمیان چھڑکتیں اور ابو اسامہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے، ''یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

[5759] ۸۳۔(۲۲۱۲) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جده

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْحُمَّى فَوْرٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

[5759]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''بخار، جہنم کا جوش ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[5760] ۸٤۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حدثني رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ)) أَبُوبَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

[5760]۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''بخار، جہنم کا جوش ہے، اس کو اپنے سے پانی کے ذریعہ ٹھنڈا کرو۔'' ابوبکر کی روایت میں "عنکم"، اپنے سے، کا لفظ نہیں ہے۔

← في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في تبريد الحمى بالماء برقم (٢٠٧٤) اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء برقم (٣٤٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤٤)

[5758] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٢١)

[5759] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (٣٢٦٢) وفي الطب باب: الحمى من فيح جهنم برقم (٥٧٢٦) والترمذي في (جامعه) في الطب باب: ما جاء في تبريد الحمى بالماء برقم (٢٠٧٣) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء برقم (٣٤٧٣) انظر (التحفة) برقم (٣٥٦٢)

[5760] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٢٣)

٢٧...... بَاب: كَرَاهَةِ التَّدَاوِىْ بِاللَّدُوْدِ

باب ۲۷: منہ کے ایک طرف سے دوائی لینا پسندیدہ نہیں ہے

[5761] ٨٥-(٢٢١٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عبدالله

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ((لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ))

[5761]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں آپ کو منہ کے ایک طرف سے دوائی پلانی چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا، مجھے منہ کے ایک طرف سے دوائی نہ پلاؤ تو ہم نے کہا، بیمار دوا لینا پسند نہیں کرتا ہے تو جب آپ کو افاقہ ہوا، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر فرد کو عباس کے سوا لدود کیا جائے، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہیں تھے۔''

مفردات الحدیث ✻ لَدَدْنَا: ہم نے (آپ کی مرضی کے خلاف) آپ کے منہ ایک طرف سے دوائی پلائی، کیونکہ لَدود، اس دوا کو کہتے ہیں، جو منہ کے ایک جانب سے دی جائے۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، سمجھ میں آنے والا، اشارہ تصریح کے قائم مقام ہے، چونکہ لُدُود، آپ کی بیماری کے مناسب نہ تھا، اس لیے آپ نے اس سے منع فرمایا، لیکن ازواج مطہرات نے خیال کیا، آپ بیمار ہونے کے باعث دوا لینا پسند نہیں کر رہے، اس لیے انہوں نے آپ کے حکم پر عمل نہ کیا تو آپ نے آئندہ اس حرکت سے باز رہنے کے لیے تادب و سرزنش کے طور پر سب حاضرین کو لدود کروایا، یہ قصاص یا انتقام کے جذبہ کے تحت نہ تھا، کیونکہ آپ کا معمول تو عفو و درگزر تھا، انتقام لینا نہ تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے، لدود کو ناپسند کرنا مخصوص حالات و ظروف کی بنا پر تھا، اس لیے اس سے لدود کی ناپسندیدگی پر استدلال زیادہ وزنی نہیں ہے۔

[5761] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: مرض النبي ﷺ ووفاته برقم (٤٤٥٨) وفي الطب باب: اللدود برقم (٥٧٠٩) وبرقم (٥٧١٠) وبرقم (٥٧١١) وفي الديات باب: القصاص بين الرجال والنساء في الجراحات برقم (٦٨٨٦) وفي باب: اذا اصاب قوم من رجل هل يعاقب ام يقتص منهم كلهم؟ برقم (٦٨٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٣١٨)

۲۸......باب: التَّدَاوِي بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ، وَهُوَ الْكُسْتُ

باب ۲۸: عود ہندی، جسے کست (قُسط) کہتے ہیں سے علاج کرنا

[5762] ٨٦-(٢٨٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ- وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا- سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ [راجع:٦٦٥]

[5762]۔حضرت ام قیس بنت محصن، حضرت عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اپنے بیٹے کو لے کر، جو کھانا نہیں کھانے لگا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، اس نے آپ پر بول کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا۔

[5763] (٢٢١٤)قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي، قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: "عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ"۔

[5763]۔اور میں آپ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر گئی، جس کے گلے کو میں نے تالو کے ورم کی بنا پر دبایا تھا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس طرح اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو، تم اس عود ہندی کو لازم پکڑو، اس میں سات چیزوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک پسلیوں کے ورم اور نمونیا ہے، گلے کے ورم کی صورت میں ناک نتھنے سے اور پسلیوں کے ورم یا نمونیا، سے منہ کی ایک جانب سے۔''

[5762] تقدم تخريجه في الطهارة باب: حكم بول الطفل والرضيع وكيفية غسله برقم (٦٦٣) وبرقم (٦٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٤٢) وحديث علامة تدغرن اولادكن بهذا العلاق ...... البخاري في (صحيحه) في الطب، باب: السعوط بالقسط الهندي والبحري برقك (٥٦٩٢) وفي باب: اللدو برقم (٥٧١٣) وباب العذرة برقم (٥٧١٥) وباب: ذات الجنب (٥٧١٨) وابو داود في (سننه) في الطب، باب في العلاق برقم (٣٨٧٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: دواء العذرة والنهي عن الغمز برقم (٣٤٦٢)

[5763] تقدم

مفردات الحدیث ❶ اَعْلَقْتُ علیه: کوے کو انگلی کے ذریعہ دبانا، حلق کے اس دبانے کو دَغَر بھی کہتے ہیں۔ ❷ علاق، عَلَاق: (کوا دبانا) کے ذریعہ علاج کرنے کو کہتے ہیں۔ ❸ عُذرہ: گلے کے ورم، جس کو کوا گرنا کہتے ہیں، یا حلق میں خون کا جوش مارنا، جس سے انسان حلق میں درد محسوس کرتا ہے۔ ❹ عَلَامَهْ: یعنی علی ما تَدْغَرْن: تم حلق کیوں دباتی ہو، جس سے بچے کو تکلیف ہوتی ہے۔ ❺ عود هندی: اس کی تین قسمیں ہیں (۱) وہ عود ہندی جو بطور بخور استعمال ہوتی ہے، جس کو اردو میں اگر کہتے ہیں، جس سے اگربتی بنتی ہے۔ (۲) قُسط الظفار: یہ بھی خوشبو کی ایک قسم ہے، جس کو اردو میں نخ کہتے ہیں، (۳) عُود هندی: جس کو اردو میں کوٹ یا کوٹھ کہتے ہیں اور انگریزی میں COSTUS کہتے ہیں، جو ایک سفید یا سیاہ رنگ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں، اس کو قسط بحری بھی کہہ دیتے تھے، کیونکہ قدیم زمانہ ہندوستان سے، یہ سمندر کے ذریعہ عرب منتقل ہوتی تھی، اور بعض دفعہ سفید کو قسط بحری یا عربی اور سیاہ کو قسط ہندی کہہ دیتے ہیں اور حدیث میں یہی مراد ہے، پہلی دونوں قسمیں مراد نہیں ہیں۔ (تکملہ ج۴ ص۳۵۰)

فائدہ: ......امام نووی نے لکھا ہے، اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عود ہندی (کوٹ) حیض اور پیشاب کو جاری کرتی ہے، مختلف زہروں کا تریاق ہے، شہوت جماع میں تحریک پیدا کرتی ہے، انتڑیوں کے زخم کے لیے مفید ہے، جبکہ شہد میں ملا کر پی جائے اور منہ کی سیاہی پر چھائیاں لیپ کرنے کی صورت میں ختم کر دیتی ہے، معدہ اور جگر کی گرمی اور سردی میں نفع بخش ہے، بعض بخاروں میں بھی مفید ہے، ان کے علاوہ اور فوائد بھی ہیں۔

[5764] ۸۷۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ

[5764] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: السعوط بالقسط الهندی والبحری برقم (٥٦٩٢) وفی باب: اللدو برقم (٥٧١٣) وابو داود فی (سننه) فی الطب باب: فی العلاق برقم (٣٨٧٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الطب باب: دواء العذرة والنهی عن الفخر برقم (٣٤٦٢) وبرقم (٣٤٦٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٤٣)

قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ))

[5764] ۔حضرت ام قیس بنت محصن جو پہلی مہاجرات میں سے ہیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ ہیں، جو بنواسد بن خزیمہ کے ایک فرد ہیں، ﷠، وہ بیان کرتی ہیں، وہ اپنے بیٹے کو جو کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا، اور کوا گرنے کی بنا پر اس کے حلق کو دبا چکی تھی، لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، یونس کہتے ہیں، اس نے کوا گرنے کے اندیشہ کے پیش نظر، اس کا کوا اٹھایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح گلا دبا کر اپنی اولاد کو کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم اس عود ہندی یعنی کست (کوٹ) کو لازم پکڑو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے پسلیوں کے ورم کی بیماری بھی ہے۔ اور بقول بعض نمونیا بھی ہے۔'' ڈاکٹر خالد غزنوی نے ذات الجنب کا معنی پلورسی کیا ہے۔

[5765] (۲۸۷) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا، ذَاكَ، بَالَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا۔

[5765] عبید اللہ کہتے ہیں، اس نے مجھے بتایا کہ اس کے اس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر، اس کے بول پر چھڑک دیا اور اس کو اچھی طرح دھویا نہیں۔

۲۹......باب: حبة السوداء

باب ۲۹: (کلونجی) سے علاج کرنا

[5766] ۸۸۔(۲۲۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

[5765] تقدم

[5766] طريق سعيد بن المسيب عن ابى هريرة اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطب باب: الحبة السوداء برقم (٥٦٨٨) وابن ماجه فى (سننه) فى الطب باب: الحبة السوداء برقم (٣٤٤٧) وبرقم (١٣٢١٠) وطريق ابى مسلمة عن ابى هريرة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٨٥) وطريق ابى الطاهر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٤٧) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الطب باب: ما جاء فى الحبة السوداء برقم (٢٠٤١) انظر (التحفة) برقم (١٥١٤٨) وطريق عبدالله بن عبدالرحمن الدارمى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥١٧٧)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ)) الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّونِيزُ

[5766] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''کلونجی ہر بیماری میں شفا بخش ہے، سوائے موت کے۔'' سام موت کو کہتے ہیں اور حبة السوداء شونیز کو کہتے ہیں۔

مفردات الحدیث ✻ **الحبة السوداء**: جس کو فارسی میں شونیز، اردو میں کلونجی اور انگریزی میں BLACKCUMIN کہتے ہیں، جو ایک قسم کے سیاہ دانے ہیں، جو اندر سے سفید ہوتے ہیں اور بعض نے اس کو کالی جیری کا نام دیا ہے اور بقول ڈاکٹر خالد غزنوی، کلونجی کا پودا جھاڑیوں کی مانند تقریباً آدھ میٹر اونچا ہوتا ہے، جس کو نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے کلونجی کو ہر مرض کی دوا قرار دیا ہے اور یہ مبنی برحقیقت بات ہے، جیسے جیسے تحقیقات بڑھتی جاتی ہیں، اس کے فوائد معلوم ہوتے جاتے ہیں اور آئندہ معلوم نہیں، یہ کن کن بیماریوں میں اس کی افادیت کا ظہور ہوگا، اس کے فوائد کی تفصیل کے لیے دیکھیے۔ (طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص ۲۴۶ تا ۲۵۴) اور عود ہندی کے فوائد اس کتاب کے ص ۲۲۵ تا ۲۳۷ دیکھیے۔

[5767] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِی حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ.

[5767] ۔امام صاحب اپنے آٹھ اساتذہ کی چار سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، سفیان اور یونس کی روایت میں الحبة السوداء کے بعد شونیز کا لفظ نہیں ہے۔

[5768] ۸۹۔(. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

[5767] تقدم

[5768] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٩٨)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَآءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ مِنْهُ شِفَآءٌ اِلَّا السَّامَ))

[5768]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بیماری سے شفاء، سوائے موت کے، کلونجی میں ہے۔''

٣٠...... بَابٌ: اَلتَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ

باب ٣٠: تلبینہ مریض کے دل کے لیے راحت بخش ہے

[5769] ٩٠۔(٢٢١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَدَّثَنِی عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عروة

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ

[5769]۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے خاندان کا کوئی فرد فوت ہو جاتا اور عورتیں اس کی تعزیت کے لیے جمع ہوتیں، پھر وہ منتشر ہو جاتیں، صرف ان کا خاندان اور مخصوص لوگ رہ جاتے تو وہ تلبینہ کی ہنڈیا کو پکانے کا حکم دیتیں، اسے پکایا جاتا، پھر ثرید تیار کیا جاتا اور اس پر تلبینہ ڈال دیا جاتا، پھر فرماتیں، اس سے کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''حریرہ، مریض کے دل کے لیے سکون بخش ہے، کچھ غم و حزن کو دور کرتا ہے۔''

مفردات الحدیث

❶ تَلْبِيْنَة: آٹے یا میدہ یا چھان بورے اور شہد کے آمیزہ سے تیار کردہ پتلا حریرہ ہے اور بقول بعض اس میں دودھ ڈالا جاتا ہے، اس لیے اس کو تلبینہ دودھ رنگ کہتے ہیں۔ ❷ مَجَمَّة یا مُجِمَّة: پہلی صورت میں جَمَّ يَجُمّ کا مصدر میمی ہے اور اسم فاعل کے معنی میں ہے اور دوسری صورت میں اجمام سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ❸ جَمٌّ: اور اجمام کا معنی آرام اور سکون پہنچانا ہے، یعنی مریض کے دل کو راحت بخشا ہے اور اس سے غم و حزن دور کرتا ہے۔

[5769] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: التلبینة برقم (٥٤١٧) وفی الطب: باب التلبینة للمریض برقم (٥٦٨٩) والترمذی فی (جامعه) فی الطب باب: ما جاء ما يطعم المريض برقم (٢٠٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٣٩)

فائدہ :...... بیمار کے معدہ میں بعض اخلاط کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے رنجیدہ انسان کے اعضاء اور معدہ میں یبوست یعنی خشکی پیدا ہو جاتی ہے، خاص کر غذا کی قلت کی بنا پر معدہ متاثر ہوتا ہے، حریرہ سے اس کے لیے رطوبت، غذا اور تقویت کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اس سے معدہ کی صفائی ہو جاتی ہے، اس لیے یہ بیمار کے دل کے لیے بھی راحت اور سکون کا باعث بنتا ہے، اس لیے سنن نسائی کی روایت ہے، تلبینہ تمہارے پیٹ کو دھو دیتا ہے، جس طرح تم چہرے سے پانی کے ذریعہ میل کچیل کو دھو ڈالتے ہو۔

۳۱...... بَابُ: التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ

باب ۳۱: شہد پینے سے علاج کرنا

[5770] ۹۱-(۲۲۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابی المتوکل عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِی استطلق بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّیْ سَقَیْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ: لَقَدْ سَقَیْتُهُ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔

[5770]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے، یعنی اس کو دست لگ گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ'' اس نے اسے شہد پلایا، پھر آپ کے پاس آ کر کہنے لگا، میں نے شہد پلایا ہے، مگر اس کے اسہال میں اضافہ ہو گیا ہے، آپ نے اسے تین دفعہ یہی حکم دیا، پھر چوتھی دفعہ آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ'' اس نے کہا، میں اسے پلا چکا ہوں، اس سے اسہال میں اضافہ ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ کہا۔'' اس نے پھر پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔

مفردات الحدیث ❶ استطلق بَطْنُهُ : اس کو اسہال یا دست لگ گئے ہیں۔ ❷ صدق اللّٰه: اللہ کا فرمان، ''فیہ شفا'' یہ شفا بخش ہے، درست ہے، تیرے بھائی کا پیٹ درست ہو کر رہے گا۔ ❸ كَذَبَ بَطْنُهُ: اس کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے، یہ علاج اس کے لیے کارگر ہو رہا ہے، لیکن ابھی تک تمام فاسد مواد خارج نہیں ہوا۔

[5770] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۷۳۱)

فائدہ :...... ڈاکٹر خالد غزنوی نے لکھا ہے، اسہال کا سبب آنتوں میں سوزش ہے، جو کہ جراثیم یا ان کی زہروں TOXIN یا وائرس سے ہو سکتی ہے، اگر ایسے مریض کی آنتوں میں حرکات کو فوری طور پر بند کر دیا جائے تو سوزش بدستور رہے گی، یا زہریں وہیں رہ جائیں گی، اس لیے علاج کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے آنتوں کو صاف کیا جائے، پھر جراثیم مارے جائیں، شہد میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ یہ دونوں کام کر سکتا تھا، (طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس ص۱۷۱)۔ چونکہ اس آدمی کو دست بدہضمی اور آنتوں میں عفونت (بدبو) کی بنا پر لگے تھے، اس لیے اس کے لیے اسہال مفید تھے، اس لیے پہلے بار بار شہد پلا کر اس کے معدہ کو صاف کیا گیا، جب معدہ گندے مواد سے بالکل صاف ہو گیا تو وہ تندرست ہو گیا۔

[5771] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ، فَقَالَ لَهُ: اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ۔

[5771]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میرے بھائی کا معدہ خراب ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اسہال کا سبب معدہ کی خرابی تھی، اس لیے فاسد مواد کے نکلے بغیر، وہ بند نہیں ہو سکتے تھے۔

۳۲...... بَاب: الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ

باب ۳۲: طاعون، کہانت، بدفالی وغیرہ کا بیان

[5772] ۹۲۔(۲۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ رِجْزٌ

[5771] تقدم

[5772] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب (٥٤) برقم (٣٤٧٣) وفی: الحيل باب: ما يكره فی الاحتيال فی الفرار من الطاعون برقم (٦٩٧٤) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی كراهية الفرار من الطاعون برقم (١٠٦٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢)

اَوْ عَذَابٌ اُرْسِلَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ)) وَ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ ((لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ))

[5772] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ نے طاعون کے بارے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون ایک قسم کا رجز یا عذاب ہے، جو بنو اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا، اس لیے جب تم کسی زمین میں اس کے موجود ہونے کے بارے میں سن لو تو وہاں نہ جاؤ، اور جب ایسی زمین میں پایا جائے، جہاں تم ہو تو اس سے ڈر کر نہ نکلو۔'' ابونضر کہتے ہیں، ''تمہیں اس سے فرار ہی نہ نکالے۔''

مفردات الحدیث ❶ رجز: عذاب، رجس، اس حدیث میں ہم معنی الفاظ ہیں۔ ❷ طاعون: بروزن فاعول: ایک عام وباء ہے اور یہ ایک تباہ کن زہریلا مواد ہے، جو انسانی جسم کے نرم حصوں، خاص کر بغل، کہنی، انگلیوں کے جوڑوں، کان کے پیچھے، گھٹنوں کے اندرونی حصہ میں، پھوڑے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اس سے ورم اور شدید درد اٹھتا ہے، سوزش پیدا ہو جاتی ہے، اس کا اردگرد سیاہ ہو جاتا ہے، جو انتہائی خطرناک ہے، اس سے کم خطرناک اردگرد کا زرد ہونا ہے اور سب سے کم خطرناک سرخ ہونا ہے، اس سے دل دھڑکتا ہے، قے اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔''

فائدہ :...... طاعون کی وباء پہلی امتوں پر عذاب کی صورت میں مسلط کی گئی، بنو اسرائیل اپنے گناہوں کی پاداش میں اس سے کئی دفعہ دوچار ہوئے، جیسا کہ یہود و نصاریٰ کی کتاب ''کتاب مقدس'' کے عہد قدیم کے صحائف سے ثابت ہوتا ہے اور فرعونی بھی اس سے دوچار ہوئے، آپ نے وبائی زمین میں جانے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس طرح ظاہری اسباب و وسائل کا ترک کرنا لازم آتا ہے، حالانکہ توکل کا معنی اسباب و وسائل کا ترک نہیں ہے، بلکہ جائز اسباب و وسائل اپنا کر نتائج اللہ کے سپرد کرنا توکل ہے اور وہاں سے بھاگنا، اسباب و وسائل ہی کو سب کچھ سمجھنا ہے اور یہ توکل کے منافی ہے، اسباب و وسائل اس وقت نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں، جب اللہ کی اجازت اور مشیت ہو، اس لیے اسلام نے اعتدال و توازن کو اختیار کیا ہے، وبائی زمین سے بھاگ کر یہ سمجھنا میں اس طرح وباء سے بچ جاؤں گا، تقدیر کا انکار ہے اور وہاں جانا، اسباب و وسائل کا انکار ہے، ابونضر کے الفاظ، لا یخرجکم الا فرار منہ کا مفہوم یہی کہنا ہوگا کہ طاعون سے فرار ہی نکلنے کا سبب نہ ہو، وگرنہ ظاہری معنی کہ تم فرار اختیار کرتے ہی نکلے، حدیث کے سیاق و سباق کے منافی ہے، اس کا معنی تو یہ ہوا، فرار کے سوا کوئی صورت جائز نہیں ہے، جبکہ ابونضر کا مقصد، فلا تخرجوا فراراً منہ کی توضیح و تشریح ہے، مقصد یہ ہے راہ فرار اختیار کرنے کے سوا کسی اور غرض اور مقصد کے لیے نکلنا جائز ہے، مثلاً تحصیل علم کے لیے، تجارت کے لیے،

علاج و معالجہ کے لیے، اگر محض فرار کے لیے نکلیں گے تو اس طرح دیکھا دیکھی اہل ثروت تو نکل جائیں گے، پیچھے محتاج وضرورت مندرہ جائیں گے، ان کو کون سنبھالے گا، ان کے کفن دفن کا انتظام کون کرے گا اور ان کے جانے کے بعد اگر اللہ کی مرضی اور مشیت سے دوسری جگہ وباء پھیل گئی تو یہی سمجھا جائے گا کہ ان کے آنے کی وجہ سے یہاں بھی وباء پھیل گئی ہے، اس طرح بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ پختہ ہوگا، جو اسلام کی منشا کے منافی ہے۔

[5773] ٩٣۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وقاص عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هٰذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ))

[5773]۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون، عذاب کی علامت ہے، اللہ عزوجل نے اپنے کچھ بندوں کو اس میں مبتلا کیا، سو جب تم اس کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ، ور جب کسی ایسی جگہ واقع ہوجائے، جہاں تم ہو تو اس سے مت بھاگو۔'' یہ قعنبی کی روایت ہے اور قتیبہ کی بھی اس جیسی ہے۔

[5774] ٩٤۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سعد

عَنْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلَى بَنِی اِسْرَآئِيلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا))

[5774]۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طاعون ایک عذاب ہے، جو تم سے پہلے لوگوں یا بنو اسرائیل پر مسلط کیا گیا، سو جب یہ کسی علاقہ میں ہو تو وہاں سے اس سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی جگہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔''

[5775] ٩٥۔(. . .)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا

سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِی وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُون فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ

[5773] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٧٣٣)

[5774] تقدم تخریجه برقم (٥٧٣٣)

[5775] تقدم تخریجه برقم (٥٧٣٣)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا))

[5775] ۔حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہنے لگے، اس کے بارے میں میں تمہیں بتاتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک عذاب اور دکھ ہے، جو اللہ نے بنو اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے کچھ لوگوں پر بھیجا، سو جب تم کسی زمین میں اس کا پایا جانا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ تمہارے علاقہ میں پڑ جائے تو اس سے بھاگتے ہوئے، نہ نکلو۔''

[5776] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهٖ

[5776] ۔یہی روایت امام صاحب کو تین اور اساتذہ نے سنائی۔

[5777] ۹۶۔(. . .) حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى عَامِرُ بْنُ سعد عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِىَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِى الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ))

[5777] ۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درد یا بیماری ایک عذاب ہے، جس سے تم سے پہلی بعض امتوں کو دکھ پہنچایا گیا، پھر بعد میں زمین میں رہ گیا، سو کبھی آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے تو جس نے کسی زمین میں اس کا پایا جانا سن لیا تو وہ وہاں نہ جائے اور جو ایسی زمین میں رہتا ہو، جہاں یہ وباء ہے تو اس سے فرار اختیار کرتے ہوئے، بالکل نہ نکلے۔''

[5778] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِى ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِىِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهٖ

[5776] تقدم تخريجه برقم (۵۷۳۳)
[5777] تقدم تخريجه برقم (۵۷۳۳)
[5778] تقدم تخريجه برقم (۵۷۳۳)

[5778]۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

[5779] ٩٧۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شعبة عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)) قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)) قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ

[5779]۔حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں تھے تو مجھے پتہ چلا کوفہ میں طاعون پڑ گیا ہے تو مجھے عطاء بن یسار اور دوسروں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے،''جب تم کسی علاقہ میں ہو اور وہاں یہ پڑ جائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب تمہیں پتہ چل جائے کہ وہ کسی علاقہ میں ہے تو وہاں نہ جاؤ'' میں نے پوچھا، یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا یہ حدیث عامر بن سعد بیان کرتے ہیں، میں ان کے ہاں گیا تو بتایا گیا، وہ موجود نہیں ہے تو میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد کو ملا اور اس کے بارے میں اس سے پوچھا؟ اس نے کہا، میری موجودگی میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''یہ درد، رجز ہے یا عذاب ہے، یا عذاب کا باقی حصہ ہے، جس سے تم سے پہلے لوگوں کو دکھ پہنچایا گیا، لہٰذا اگر یہ ایسے علاقہ میں ہو، جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے نکلو نہیں اور جب تمہیں پتہ چلے کہ وہ کسی زمین (علاقہ) میں ہے تو وہاں نہ جاؤ'' حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ابراہیم سے کہا، کیا آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سناتے سنا ہے اور وہ انکار نہیں کر رہے تھے؟ اس نے کہا، ہاں۔

[5780] (. . .)و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ

[5779] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: ما یذکر فی الطاعون برقم (٥٧٢٨) انظر (التحفة) برقم (٨٤) وبرقم (٣٨٤١)

[5780] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٧٤٠)

[5780]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی، لیکن عطاء بن یسار والا ابتدائی واقعہ بیان نہیں کیا۔

[5781] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حبيب عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ

[5781]۔ امام صاحب یہی روایت، ابراہیم بن سعد، سعد بن مالک، خزیمہ بن ثابت اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بیان کرتے ہیں۔

[5782] (. . .) و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حبيب عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5782] ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اسامہ بن زید اور سعد رضی اللہ عنہما دونوں بیٹھے باہمی گفتگو کر رہے تھے تو دونوں نے، رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[5783] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثابت عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5783]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

[5784] ۹۸۔(۲۲۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نوفل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ

[5781] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٠)

[5782] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٠)

[5783] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٠)

[5784] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: ما يذكر في الطاعون برقم (٥٧٢٩) وابو داود في (سننه) في الجنائز باب: الخروج من الطاعون برقم (٣١٠٣) انظر (التحفة) برقم (٩٧٢١)

بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ**)) قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ

[**5784**]۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب شام جانے کے لیے نکلے، جب سرغ نامی جگہ پر پہنچے، انہیں لشکروں کے کمانڈر، ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہیں بتایا، شام میں وباء پھیل چکی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا کر لاؤ تو میں نے ان کو بلایا، سو انہوں نے ان سے مشورہ طلب کیا اور انہیں بتایا، شام میں وباء پھیل چکی ہے، ان میں اختلاف ہو گیا، بعض نے کہا، آپ ایک مقصد کی خاطر نکلے ہیں، اس لیے ہم اس سے آپ کی واپسی مناسب خیال نہیں سمجھتے اور بعض نے کہا آپ کے ساتھ بہترین لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں ہمارے خیال میں آپ انہیں، اس وبائی علاقہ میں نہ لے جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر انہوں نے کہا، میرے پاس انصار کو بلا لاؤ، میں نے ان کو ان کے پاس بلا لایا تو انہوں نے ان سے مشورہ طلب کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کی راہ اپنائی اور ان کی طرح اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس سے چلے

جاؤ، پھر کہا، میرے پاس فتح مکہ کے وقت ہجرت کرنے والے قریش کے عمر رسیدہ اشخاص کو بلاؤ، سو میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو شخصوں نے بھی اختلاف نہ کیا، سب نے کہا، ہم سمجھتے ہیں، آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انہیں اس وبائی علاقہ میں نہ لے جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا، میں کل صبح سواری پر سوار ہو جاؤں گا، اس لیے تم بھی سوار ہو جانا، اس پر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے کاش! کسی اور نے یہ کہا ہوتا، اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کو پسند نہیں کرتے تھے، ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں، بتائیے، اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایسی وادی میں اتریں، جس کے دو کنارے ہوں، ایک کنارہ سرسبز و شاداب ہو اور دوسرا خشک، بنجر اور ویران، کیا ایسے نہیں ہے، اگر آپ سرسبز و شاداب کنارے میں چرائیں گے تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اور اگر بنجر اور ویران کنارے سے چرائیں گے تو یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہوگا؟ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ اپنی کسی ضرورت کی بنا پر غائب تھے تو انہوں نے کہا، میرے پاس اس کے بارے میں یقینی علم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''جب تم اس کا کسی علاقہ میں پڑنا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ ایسے علاقہ میں پڑ جائے، جہاں تم ہو تو اس سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو۔'' اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، (کہ ان کی رائے حدیث کے مطابق تھی) پھر واپس روانہ ہو گئے۔

مفردات الحدیث ❶ **وَبَاء**: اس سے مراد، طاعون عمواس ہے، جو ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں شام میں پڑا، صفر کے آخر میں ختم ہو گیا، عمواس پھر پڑ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ربیع الاول میں نکلے، جب شام کے قریب حجاز کے آخری علاقہ سَرْغ میں پہنچے تو حضرت ابوعبیدۃ، خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن عاص، جو الگ الگ ایک علاقہ کے لشکر کے کمانڈر تھے اور کمانڈر ان چیف، حضرت ابوعبیدہ تھے، نے بتایا، طاعون تو شدت اختیار کر چکا ہے۔ ❷ **مشیخة قریش من مهاجرة الفتح**: وہ عمر رسیدہ لوگ جو فتح مکہ کے بعد، مدینہ چلے گئے تھے، اگرچہ شرعی رو سے یہ ہجرت نہ تھی، لیکن اپنا علاقہ چھوڑنے کی بنا پر اس کو ہجرت سے تعبیر کیا، مقصد یہ ہے صرف ان قریشی سرداروں کو بلایا، جو فتح مکہ کے بعد مدینہ چلے گئے تھے، جو مکہ میں رہ گئے تھے، ان کو نہیں بلایا۔ ❸ **أفراراً من قدر الله**: کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں، اللہ کی مشیت اور اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، اس لیے ہمیں وباء میں گرفتار ہونے سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ ❹ **لو غيرك قالها، يا ابا عبيدة**: اے ابوعبیدہ! اے کاش، کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی، آپ جیسے جلیل القدر صحابی، جو علم و ذہانت سے متصف ہے، کا یہ کہنا، انتہائی تعجب انگیز اور باعث حیرت ہے، یا جس مسئلہ میں اہل حل وعقد اور تجربہ کار لوگوں کی اکثریت متفق ہو چکی ہے، کوئی اور اس کی مخالفت کرتا تو میں اس کو سزا دیتا، لیکن آپ جیسے صاحب علم وفضل اور اپنے معتمد کو کیا کہوں؟

❺ وكان عمر يكسرة خلافة: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی ذہانت وفطانت اور اہلیت کی بنا پر، ان کی رائے کو نظرانداز کرنا پسند نہیں کرتے، یا مشورہ کے بعد ایک رائے قائم ہو جانے کے بعد، ان کی مخالفت ان کو پسند نہ آئی، کیونکہ انہوں نے یہ رائے مشورہ کرنے کے بعد، پوری سوچ و بچار سے قائم کی تھی، ان کی انفرادی رائے نہ تھی۔
❻ نفر من قدر الله الیٰ قدر الله: حزم واحتیاط یا حفاظتی تدابیر اختیار کرنا بھی اللہ کی تقدیر یا حصہ ہے، یہ تقدیر کا توکل کے منافی نہیں ہے، اسباب و وسائل اپنانے کی تلقین شریعت کا حکم ہے۔ ❼ عُدْوَتَان: عُدْوَة: وادی کا بلند کنارہ، خَصْبَة: سرسبز وشاداب، جَدْبَة، بنجر، بے آب وگیاہ۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ضرورت کے تحت سربراہ حکومت، اپنے مستقر سے، کسی دوسرے علاقہ کے حالات کا مشاہدہ کرنے، مظلوم کی فریاد رسی، اہل ضرورت کی ضرورت پوری کرنے اور اہل فساد کا استیصال کرنے کے لیے جا سکتا ہے اور اسے پیش آمدہ مسائل میں اہل حل وعقد یا اصحاب رائے سے مشورہ کرنا چاہیے اور اس کی روشنی میں کسی حتمی رائے پر پہنچ کر اس کو عملی جامہ پہنانا چاہیے اور اہل علم وفضل کی قدر کرنی چاہیے اور ان سے ان کے مقام ومرتبہ کے مطابق سلوک کرنا چاہیے اور اپنی رائے کے دفاع میں دلیل و برہان سے کام لینا چاہیے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا توکل یا تقدیر کے منافی نہیں ہے، کیونکہ تدابیر کا اہتمام بھی مشیت الٰہی پر موقوف ہے، اس کے بغیر انسان حزم واحتیاط کا راستہ اختیار نہیں کر سکتا، اگر انسان سرسبز وشاداب علاقہ میں اپنے مویشی چراتا ہے تو یہ بھی اللہ کی مشیت اور اجازت سے ہے اور اگر خشک یا بنجر علاقہ میں چرائے گا تو یہ بھی اللہ کی منشا اور اجازت سے ہوگا، اللہ کی منشا یا اجازت کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا، اس لیے تمام امور میں جائز اسباب و وسائل یا ذرائع اختیار کر کے نتائج اللہ کے سپرد کرنا چاہیے، یہ نہیں ہے کہ طاعون زدہ علاقہ میں جانے والا ضرور مر جائے گا اور وہاں سے بھاگنے والا ضرور بچ جائے گا اور بھاگنا ہی اس کی موت کا باعث نہیں بنے گا، انسان کو صحیح رائے قائم کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے، اس لیے اس کا شکرگزار ہونا چاہیے۔

[5785] ۹۹۔(. . .) و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ إِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحِلُّ أَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

[5785]۔امام صاحب کے تین اور اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

[5785] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٤٥)

نے اسے یہ بھی کہا، بتایئے، اگر وہ سرسبز و شاداب جگہ کو چھوڑ کر بے آب و گیاہ، بنجر علاقہ میں مویشی چرائے، کیا تم اسے عاجز و بے بس قرار دو گے؟ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں، کہا تو تب چلئے تو حضرت عمر روانہ ہو گئے، حتی کہ مدینہ پہنچ گئے اور کہنے لگے، یہی محل اور موقع ہے، ان شاء اللہ۔

فائدہ :...... اگر ایک انسان سرسبز و شاداب جگہ کو چھوڑ کر بنجر علاقہ میں مویشی چراتا ہے تو لوگ اس کو عاجز یا بے بس اور مجبور سمجھ کر طعن و تشنیع اور ملامت سے باز نہیں آئیں گے، بلکہ اس پر تنقید و تبصرہ کریں گے تو میں اپنی رعایا کے مفادات کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں اور ان کے لیے حزم و احتیاط اپنانے سے بے بسی اور مجبوری کا اظہار کیسے کر سکتا ہوں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو تسلیم کر لیا اور کہنے لگے چلو، جس سے معلوم ہوا، صاحب رائے کو ہر حالت میں اپنے رائے پر اڑنا نہیں چاہیے، اگر دوسروں کی رائے درست ہو تو اس کو خندہ پیشانی سے تسلیم کر لینا چاہیے۔

[5786] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

[5786]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ سے سنائی۔

[5787] ١٠٠۔(. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مالك عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

[5787]۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے تو جب سرغ مقام پر پہنچے، انہیں اطلاع ملی کے شام میں وبا پھیل چکی ہے تو انہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''جب تم کسی علاقہ میں اس کا ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے

[5786] تقدم تخريجه برقم (٥٧٤٥)

[5787] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: ما يذكر في الطاعون برقم (٥٧٣٠) وفي الحيل باب: ما يكره من الاحتيال في الفرار من الطاعون برقم (٦٩٧٣) انظر (التحفة) برقم (٩٧٢٠)

علاقہ میں پڑ جائے تو اس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔'' اس وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرغ مقام سے واپس لوٹ آئے، حضرت سالم بن عبداللہ کہتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرف عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی کے سبب لوگوں کو واپس لائے تھے۔

فائدہ :...... حضرت سالم رحمہ اللہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے، حضرت عمر کے عزم میں پختگی حدیث سننے سے ہی پیدا ہوئی، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے، حضرت عمر نے واپسی پر ندامت کا اظہار کیا تو ممکن ہے جب جلدی وباء ختم ہوگئی تو انہیں خیال پیدا ہوا ہوگا، اگر میں سرغ میں ٹھہرا رہتا اور وباء کے خاتمہ کے بعد شام چلا جاتا تو میں نے جس مقصد کے لیے سفر کیا تھا، وہ بھی پورا ہو جاتا اور حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے، یہ نہیں ہے کہ ان کی رائے بدل گئی تھی اور وہ وبائی علاقہ میں جانا درست سمجھنے لگے تھے۔

٣٣...... بَاب: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ

باب ٣٣: بیماری کا متعدی ہونا، بدشگونی، الو، صفر، ستاروں کے سبب بارش ہونا اور چڑیل کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے

[5788] ١٠١۔(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عبدالرحمن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ))

[5788]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''عدوی، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔'' تو ایک اعرابی نے کہا، اے اللہ کے رسول! تو کیا وجہ ہے، اونٹ، ریگستان میں، ہرن کی طرح چاق و چوبند ہوتے ہیں تو ایک خارشی اونٹ آ کر تمام کو خارشی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے کو کس نے بیماری لگائی؟''

فوائد :...... ❶ لا عدویٰ: کوئی بیماری ایک مریض سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی، یہاں قابل غور

[5788] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٧٢)

بات اسباب ظاہرہ کی تاثیر یا اشیاء کے خواص اور تاثیرات ہیں کہ کیا وہ علت تامہ ہیں، جن کے پائے جانے سے معلول کا پایا جانا یا نتائج واثرات کا ظہور یقینی وقطعی ہے اور ان نتائج واثرات کا اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے کوئی تعلق نہیں ہے، یا اسباب ظاہرہ، علت تامہ نہیں ہیں اور اشیاء کے خواص وتاثیرات کے نتائج واثرات یقینی اور قطعی نہیں ہیں، اصل علت العلل اللہ کی منشا اور ارادہ ہے، وہ چاہے تو معلول ظاہر ہوتا ہے اور اسباب ظاہرہ مؤثر بنتے ہیں، اشیاء کے خواص اور اثرات ظہور پذیر ہوتے ہیں اور یہ محض علامات اور امارات ہیں، اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، اہل جاہلیت کا عقیدہ یہ تھا کہ اسباب ظاہرہ علت تامہ ہے اور علت اور معلول ایک دوسرے کے لیے لازم ہیں، اللہ کے ارادہ اور مشیت کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس طرح اشیاء کے خواص و تاثیرات کے نتائج اور اثرات یقینی ہیں، وہ محض علامت یا نشانی نہیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس عقیدہ کی بیخ کنی کی ہے کہ اصل مؤثر اور علت العلل اللہ کی مشیت اور ارادہ ہے، اس کو معلل یا غیر مؤثر قرار دینا شرک اور کفر ہے، اس لیے بیمار کا تندرست کے ساتھ اختلاط و امتزاج، بیماری کے جراثیم یا وائرس کے منتقل ہونے کا ایک ظاہری سبب ہے، جس کا اثر اللہ کی مشیت اور ارادہ پر موقوف ہے، اس کے ارادہ کے بغیر کوئی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی، اس لیے آپ نے یہ حکم دیا کہ طاعون زدہ علاقہ میں نہ جاؤ، بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ، کوڑھی سے بھاگو، تاکہ اسباب ظاہرہ کو بالکلیہ نظر انداز نہ کر دیا جائے، اور خود آپ نے کوڑھی کے ساتھ کھایا بھی ہے، تاکہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اسباب کی تاثیر قطعی ہے، اللہ کی مشیت اور ارادہ پر موقوف نہیں ہے اور بقول بعض، جراثیم اور وائرس کے انتقال کی کوئی حیثیت یا حقیقت نہیں ہے، جس طرح پہلے تندرست کو بیماری لگی ہے، دوسرے کو بھی اللہ کی مشیت اور ارادہ سے لگی ہے، اس لیے آپ نے اعرابی کے جواب میں فرمایا، پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی اور آپ نے طاعون زدہ علاقہ میں جانے، بیمار کر تندرست کے پاس نہ لے جانے اور کوڑھی سے بھاگنے کا حکم اس لیے دیا کہ اگر ان کو اللہ کے ارادہ اور مشیت سے بیماری لگ گئی تو وہ بیماری کے متعدی ہونے کے شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہو جائیں گے اور اس سے باہمی نفرتوں اور کدورتوں میں اضافہ ہوگا، اس غلط عقیدہ سے بچانے کے لیے آپ نے حفاظتی تدابیر یا پرہیز و اجتناب برتنے کا حکم دیا، خلاصہ کلام یہی ہے کہ اصل مؤثر اور علت العلل اللہ تعالیٰ ہے، کسی چیز کا اثر یا خاصہ ذاتی نہیں ہے، اللہ کا پیدا کردہ ہے، اس کے ارادہ اور مشیت کے بغیر کوئی اثر، نتیجہ، یا خاصہ ظاہر نہیں ہوسکتا، کوئی علت اپنا معلول پیدا نہیں کر سکتی۔

عدوی: بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حقیقت نہیں تفصیل کے لیے دیکھیے۔ (منة المنعم ج ٣ ص ٤٦٧)

لا صفر: صفر کی کوئی حقیقت نہیں، یعنی (ا) محرم کو صفر بنانا، درست نہیں۔ یا

(ب) اہل جاہلیت کی یہ بات درست نہیں ہے کہ صفر ایسے کسی جاندار یا کیڑوں کا نام ہے، جو پیٹ میں ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے بھوک لگتی ہے اور بعض دفعہ انسانوں کے قتل کا باعث بن جاتے ہیں۔ یا

(ج) پیٹ کی کوئی بیماری ایسی نہیں جو دوسرے کی طرف منتقل ہو سکے اور اس کو صفر کا نام دیا جا سکے۔ یا
(د) صفر کو منحوس خیال کرنا درست نہیں ہے۔

لا ھامة: ھامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یعنی (۱) مقتول کا اگر انتقام اور بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی کھوپڑی قبر کے گرد چکر لگا کر یہ نہیں کہتی، مجھے پلاؤ، مجھے پلاؤ، یعنی میرا انتقام اور بدلہ لو۔ (۲) کسی گھر میں الو کا آ بیٹھنا، گھر کے مالک یا کسی عزیز کی موت کی خبر دینا نہیں ہے، (۳) مردہ کی ہڈیاں، الو بن کر پرواز نہیں کرتیں اور عدوی نامی جانور کی کوئی حقیقت نہیں۔

[5789] ۱۰۲۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ**)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

[5789] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدوی، بدشگونی، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔'' تو ایک اعرابی نے کہا، اے اللہ کے رسول! یعنی مذکورہ بالا سوال نقل کیا۔

فائدہ:...... لا طیرۃ: بدشگونی اور بدفالی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جس کی ابتداء اس طرح ہوئی تھی کہ اہل جاہلیت کا کوئی فرد جب سفر پر جانا چاہتا تو وہ اگر دیکھتا پرندہ اس کی دائیں جانب اڑ گیا ہے تو وہ اس پرندہ کو سانح کا نام دیتا اور باعث برکت سمجھ کر سفر جاری رکھتا اور اگر پرندہ بائیں جانب اڑ کر جاتا تو وہ اسے بارح کا نام دیتا اور باعث نحوست خیال کر کے سفر ختم کر دیتا۔

[5790] ۱۰۳۔(. . .)و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا عَدْوٰى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ**))

[5789] تقدم

[5790] طريق عبدالله بن عبدالرحمن الدارمي اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب بـاب: لا عدوى برقم (٥٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٨٩) وطريق السائب بن يزيد تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٨٠١)

[5790] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں ہے۔'' تو ایک اعرابی کھڑا ہوا، آگے مذکورہ بالا سوال ہے اور سائب بن یزید، نَمِر کی بہن کے بیٹے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عدویٰ، صفر اور ھامہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔''

[5791] ۱۰۴ ۔ (۲۲۲۱) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ ((لَا عَدْوٰى)) وَأَقَامَ عَلَى ((أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)) قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا عَدْوٰى فَأَبٰى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)) فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا عَدْوٰى)) فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ

[5791] ۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں،'' اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیمار جانوروں والا اپنے جانور تندرست جانوروں کے پاس نہ لے جائے۔'' ابوسلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، مذکورہ بالا دونوں حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے، پھر بعد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لا عدویٰ سے خاموش ہو گئے اور ''بیمار اونٹوں کا مالک تندرست اونٹوں میں نہ لے جائے'' پر قائم رہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد حارث بن ابی ذباب نے پوچھا، اے ابو ہریرہ! میں آپ سے اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث سنا کرتا تھا، جس سے آپ خاموش ہو چکے ہیں، آپ بیان کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدویٰ، کوئی مرض متعدی نہیں ہے۔'' تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے جاننے سے انکار کر دیا اور کہا، ''بیمار اونٹوں کا مالک، تندرست اونٹوں میں نہ لے جائے''

[5791] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۲۷)

تو حارث نے ان کی بات کو صحیح نہ سمجھا، حتی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور حبشی زبان میں کچھ کہا اور حارث سے پوچھا، کیا جانتے ہو، میں نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا، نہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے کہا، میں اس سے انکار کرتا ہوں، (تو تم کیوں اصرار کرتے ہو) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے اپنی زندگی کی قسم! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لا عــــدویٰ، متعدی بیماری کوئی نہیں،'' تو میں نہیں جانتا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے، یا ایک حدیث سے دوسری منسوخ کر دی۔

مفردات الحدیث ✲ ❶ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ علىٰ مُصِحّ: مُمْرِضٌ، بیمار اونٹوں کا مالک۔ ❷ مُصِحٌّ: تندرست اونٹوں والا، یہاں مفعول محذوف ہے، یعنی اِبِلَــهٗ: کہ بیماری اونٹوں والا اپنے اونٹ تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ لے جائے۔

فائدہ :...... ان دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، جیسا کہ شروع میں ہم بیان کر چکے ہیں، اس لیے ناسخ ومنسوخ کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور لا عــــدوی والی حدیث حضرت سائب بن یزید، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے، اس لیے حضرت ابو ہریرہ کا بھول جانا، اس حدیث کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا اور جمہور علماء کے نزدیک راوی اگر روایت بھول جائے تو اس کی صحت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور حضرت ابو ہریرہ کا ایک دو روایات کو بھول جانا، ان کے اس دعویٰ کے منافی نہیں ہے کہ میں اللہ کے رسول کی دعا کے نتیجہ میں کوئی حدیث نہیں بھولا، کیونکہ ان ہزاروں احادیث میں ایک دو روایات کا بھولنا کوئی تعجب انگیز نہیں ہے اور نہ یہ ان کے دعویٰ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جبکہ ان کو بعد میں یاد بھی آ گئی تھیں کیونکہ انہوں نے اپنی ساری حدیثیں لکھوا تھیں۔

[5792] ١٠٥-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ ((لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

[5792]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی بیان کرتے، ''بیمار اونٹوں کا مالک تندرست اونٹوں کے مالک کے ہاں اپنے اونٹ نہ لے جائے۔''

[5792] تقدم تخريجه فى السلام باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها برقم (٥٧٥٠)

[5793] (. . .)حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَه

[5793]۔امام صاحب کو یہ روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5794] ۱۰۶۔(۲۲۲۰)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوبَ وَقُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ یَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیه

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰی ((وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ))

[5794]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”متعدی بیماری، الو، صفر اور پچھتر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔“

فائدہ:...... لا نَوْ: ایک ستارے کا غروب ہونا اور اس کے مقابل کا طلوع ہونا بارش برسنے کا سبب یا باعث نہیں ہے، یا اس کا بارش برسانے میں کوئی دخل نہیں ہے، ہاں وہ بارش برسنے کا وقت یا علامت ہو سکتا ہے، بارش برسانے والا اللہ ہی ہے، اس لیے آپ نے پچھتر کی طرف بارش کی نسبت کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

[5795] ۱۰۷۔(۲۲۲۲)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُو خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزبیر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا غُولَ

[5795]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عدوی، طیرہ اور غول کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔“

فائدہ:...... لا غُـول: عربوں کا یہ نظریہ تھا کہ جنگلوں میں چڑیلیں لوگوں کو نظر آتی ہیں، جو مختلف شکلیں بنا لیتی ہیں، لوگوں کو راستہ سے بہکا کر ہلاک کر دیتی ہیں تو آپ نے ان کے اس کردار اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں کہا، جنیوں میں چڑیل یا ڈائن نامی کوئی چیز نہیں ہے، کیونکہ سرکش جنیوں کو چڑیل یا ڈائن کا نام دیا جاتا ہے۔اس لیے بعض احادیث میں آیا ہے، جب غُول جمع غِیلان کا ظہور ہو تو اذان کہو، اللہ کے ذکر سے ان کے شر سے محفوظ ہو جاؤ۔

[5793] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: لا عدوٰی برقم (۵۷۷۳) انظر (التحفة) برقم (۱۵۱۶۱)

[5794] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۹۹)

[5795] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۳۸)

[5796] ۱۰۸۔(. . .)و حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزبير

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوٰى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ))

[5796]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عدوی، غُول اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے"

[5797] ۱۰۹۔(. . .)و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ)) وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ ((وَلَا صَفَرَ)) فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هٰذِهِ الْغُولُ الَّتِی تَغَوَّلُ

[5797]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، "عدوی، صفر اور غول کچھ نہیں۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے شاگردوں کو صفر کی یہ تفسیر بتائی کہ اس سے مراد پیٹ ہے تو جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیسے؟ انہوں نے کہا، پیٹ کے کیڑوں کو کہا جاتا ہے، انہوں نے غُول کی وضاحت نہیں کی، ابو زبیر نے کہا، یہ رنگ تبدیل کرنے والی چڑیل، جو مسافروں کو راہ سے بھڑکاتی ہے، جس سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

۳۴...... بَاب: الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ

باب ٣٤: بدشگونی، نیک شگون اور جن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

[5798] ۱۱۰۔(۲۲۲۳)و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قِيلَ)) يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ))

[5796] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۹۷)

[5797] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۵۸)

[5798] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطب باب: الطيرة برقم (٥٧٥٤) وفی باب: الفال برقم (٥٧٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٤١١٠)

[5798] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''طِيَــرَة (بدشگونی) کی کوئی حقیقت نہیں، نیک شگون اچھی چیز ہے'' پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! نیک شگون (فال) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا بول، جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔''

فائدہ :...... طِيَــرَة سے بدشگونی اور نیک شگون دونوں لیتے ہیں، اس لیے فرمایا، شگون کا اچھا حصہ نیک شگون ہے، جو انسان اچھا بول سن کر محسوس کرتا ہے، مثلاً کوئی انسان بیمار ہے تو وہ یا سالم، اے سالم، سن کر تندرستی اور سلامتی کا شگون لے، کوئی ضرورت مند ہے، وہ یا نجیح، یا واجد، یا راشد، وغیرہ سن کر مقصد پورا ہونے یا ضرورت پوری ہونے کا شگون لے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ہے اور اس کی رحمت اور خیر کا امیدوار ہوتا ہے اور بدشگونی اللہ کی رحمت وخیر سے مایوسی اور ناامیدی ہے، جو ناپسندیدہ چیز ہے۔

[5799] (. . .)و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ

[5799] ۔امام صاحب کو یہی روایت ان کے دو اور اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی۔

[5800] ۱۱۱۔(۲۲۲٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ))

[5800] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''متعدی بیماری اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور مجھے نیک شگون پسند ہے، جو اچھے بول اور پسندیدہ بات سے لیا جاتا ہے۔''

[5801] ۱۱۲۔(. . .)و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يحدث

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ)) قَالَ قِيلَ

[5799] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٥٩)

[5800] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢١)

[5801] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: لا عدوى برقم (٥٧٧٣) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: من كان يعجبه الفال ويكره الطيرة برقم (٣٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٩)

وَمَا الْفَأْلُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ))

[5801] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی متعدی بیماری نہیں، نہ بدشگونی اور بدفالی ہے اور نیک شگون کو پسند کرتا ہوں'' آپ سے پوچھا گیا، نیک فال، اچھا شگون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پاکیزہ بول سے پیدا ہونے والا اچھا خیال۔''

[5802] ۱۱۳۔(۲۲۲۳)و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سيرين

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ))

[5802] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی متعدی بیماری نہیں، نہ بدفالی ہے اور میں اچھا فال پسند کرتا ہوں۔''

[5803] ۱۱۴۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرين

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ

[5803] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ الو کی کوئی حقیقت ہے اور نہ براشگون ہے اور میں اچھا، نیک شگون پسند کرتا ہوں۔''

[5804] ۱۱۵۔(۲۲۲۵)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ))

[5804] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔''

[5802] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٧٧)

[5803] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٥٦)

[5804] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: ما يتقى من شوم المراة برقم (٥٠٩٣) وفي الطب باب: لا عدوى برقم (٥٧٧٢) وابو داود في (سننه) في الطب باب: في الطيرة برقم (٣٩٢٢) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الشوم برقم (٢٨٢٤) والنسائي في (المجتبى) في الخيل باب: في شوم الخيل برقم (٣٠٧١) انظر (التحفة) برقم (٦٦٩٩)

[5805] ١١٦ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عمر
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ))

[5805]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں ہے اور نہ برا شگون ہے، نحوست صرف تین چیزوں میں ہے، عورت، گھوڑا اور گھر۔''

[5806] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزهرى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

[5806]۔ امام مسلم نے مختلف اساتذہ کی چھ سندوں سے یہی حدیث بیان کی ہے، لیکن یونس بن یزید کے سوا کسی نے عدوی اور طیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ:...... تین چیزیں، جن سے انسان کو طویل مدت کے لیے واسطہ پڑتا ہے اور روزانہ ان کی بار بار ضرورت پیش آتی ہے، اگر وہ انسان کے مزاج وطبع کے ساتھ سازگار نہ ہوں تو وہ انسان کے لیے کلفت اور پریشانی کا باعث بنتی ہیں اور انسان بار باران سے رنج اور الم محسوس کرتا ہے، اس لیے آپ نے فرمایا: ''یہ طویل رنج وکلفت اور بار بار کی مشقت گھر، بیوی اور گھوڑے ہی سے پہنچتی ہے، اس لیے حدیث میں یہاں مراد نحوست نہیں ہے، بلکہ مشقت اور کلفت ہے، اس لیے ایک اور حدیث میں ہے، تین چیزیں ابن آدم کے لیے سعادت یا شقاوت کا باعث بنتی ہیں، نیک بیوی، اچھا گھر اور اچھی سواری، باعث سعادت ہے، بری عورت، برا گھر اور بری سواری، باعث شقاوت ہے۔

[5805] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٦٥)

[5806] طريق يحيى بن يحيى عن سفيان اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الخيل، باب: شوم الخيل برقم (٣٥٧٠) انظر (التحفة) برقم (٦٨٢٦) وطريق عبدالملك بن شعيب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٨٩٢) وطريق يحيى بن يحيى عن بشر اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: ما يكون فيه اليمن والشوم برقم (١٩٩٥) انظر (التحفة) برقم (٦٨٦٤) وطريق عبدالملك بن عبدالرحمن الدارمى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: ما يذكر من شوم الفرس برقم (٢٨٥٨) انظر (التحفة) برقم (٦٨٣٨)

[5807] ١١٧ ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ))

[5807] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر نحوست میں کچھ حقیقت ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔''

فائدہ:......ان یکن من الشوم شئی حق: اگر نحوست کی کوئی حقیقت ہوتی تو وہ ان تین چیزوں میں پائی جاتی، جو انسان کے لیے کلفت اور مشقت کا باعث بن سکتی ہیں، جب کہ ان میں بھی نحوست موجود نہیں ہے تو اور کہاں ہوسکتی ہے۔

[5808] (. . .)و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ

[5808] ـ امام صاحب کے اور استاد یہی روایت سناتے ہیں، لیکن وہ حق کا لفظ بیان نہیں کرتے۔

[5809] ١١٩ ـ(. . .)و حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ))

[5809] ـ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر شوم (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، گھر اور بیوی میں ہوتی۔''

[5810] ١١٩ ـ(٢٢٢٦)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حازم عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ))

[5807] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٦٧)
[5808] تقدم تخريجه برقم (٥٧٦٧)
[5809] تقدم تخريجه برقم (٥٧٦٧)
[5810] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: ما يبقى من شوم المراة وقوله تعالى: ﴿ان من ازواجكم واولادكم عدو لكم﴾ برقم (٥٠٩٥) وفی الجهاد والسير باب: ما يذكر من ←

[5810] ۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ہوتی تو بیوی، گھوڑے اور گھر میں ہوتی،'' یعنی نحوست۔

[5811] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[5811] ۔امام صاحب کے ایک اور استاد یہی روایت سناتے ہیں۔

[5812] ۱۲۰ ـ (۲۲۲۷) و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنْ كَانَ فِى شَىْءٍ فَفِى الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ))

[5812] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھر، خادم اور گھوڑے میں ہوتی۔''

فائدہ :......گھر، بیوی اور گھوڑے کی طرح نوکر سے بھی مسلسل اور طویل مدت تک واسطہ پڑتا ہے اور وہ اگر ان کی طبیعت اور مزاج کو نہ سمجھتا ہو یا کام کاج میں دلچسپی نہ رکھتا ہو، یا بددیانت ہو تو وہ بھی انسان کے لیے انتہائی دکھ اور رنج والم کا باعث بنتا ہے اور جب تک ان چیزوں سے جان نہیں چھوڑتی، انسان مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔''

۳۵...... بَاب: تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَاِتْيَانِ الْكُهَّانِ

باب ۳۵: کہانت اور کاہن کے پاس آنا جانا، ناجائز ہے

[5813] ۱۲۱ ـ (۵۳۷) حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عوف

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِى الْكُهَّانَ قَالَ ((فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ((ذَاكَ شَىْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِى نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ))

← شوم الفرس برقم (۲۸۵۹) وابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: ما يكون فى اليمن والشوم برقم (۱۹۹٤) انظر (التحفة) برقم (٤٧٤٥)

[5811] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٥)

[5812] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الخيل باب: شوم الخيل برقم ۲۲۱٦/ ـ انظر (التحفة) برقم (۲۸۲٤)

[5813] تقدم تخريجه فى المساجد و مواضع الصلاة باب: تحريم الكلام فى الصلاة ونسخ ما كان من اباحته برقم (۱۱۹۹)

[5813] ۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! بہت سے کام ہیں، جو ہم جاہلیت کے دور میں کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''سو کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔'' میں نے کہا، ہم بدشگونی لیتے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے، جس کا تمہارے کسی کے دل میں وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو وہ تمہیں، تمہارے کام سے ہرگز نہ روکے۔''

فائدہ:...... عرب میں کہانت کی تین صورتیں تھیں، (۱) کسی انسان کا کوئی جن دوست ہوتا، جو آسمانی خبریں سن کر آتا اور اپنے انسان دوست کو ان سے آگاہ کرتا، (۲) جن زمین کے اردگرد، دور اور نزدیک گھوم پھر کر کچھ باتیں معلوم کرتے اور ان سے اپنے انسانی دوست کو آگاہ کر دیتے، لیکن وہ ان میں سچ اور جھوٹ کی آمیزش کرتے، اس لیے ان کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا تھا، اس لیے آپ نے ان کی تصدیق سے منع فرما دیا۔ (۳) نجومی، بعض لوگوں میں اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا کر دیتا ہے، وہ اپنے تجربات اور کچھ قرائن سے بعض پیشین گوئیاں کرتے ہیں اور کچھ ظاہری اسباب سے بھی استفادہ کرتے ہیں، ان کو عراف کا نام دیا جاتا ہے اور ان سب صورتوں کو کہانت کہا جاتا ہے، لیکن مستقبل کے حالات بتانے میں بھی یہ لوگ جھوٹ زیادہ بولتے ہیں، اس لیے آپ نے ان کی تصدیق کرنے اور ان باتوں پر عمل پیرا ہونے اور ان کے پاس جانے سے منع فرما دیا۔

آپ نے بدفال کو ایک خیالی اور تصوراتی چیز قرار دے کر اس پر عمل کرنے سے منع فرمایا۔

[5814] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ

[5814] ۔ امام مسلم اپنے مختلف اساتذہ کی چار سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ان میں امام مالک کی روایت میں، بری فال کا ذکر ہے، لیکن کہانت کا ذکر نہیں ہے۔''

[5815] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

[5814] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٧٤)
[5815] تقدم تخريجه برقم (٥٧٧٤)

عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ))

[5815] ۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے تو جوان کے طریقہ کے مطابق لکیریں کھینچے گا وہ ٹھیک ہوگا۔“

فائدہ :...... ریت پر لکیریں کھینچ کر تخمین و تجرباتی باتوں کے ذریعہ حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، حضرت دانیال یا حضرت ادریس کو یہ علم معجزاتی طور پر ملا تھا اور کسی اور کے لیے یہ ممکن نہیں ہے، اس لیے ان کی موافقت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس طرح آپ نے ایک ناممکن چیز سے تشبیہ دے کر اس کی حرمت کی طرف اشارہ فرمایا، اسی کو علم رمل کا نام دیا جاتا ہے، کیونکہ لکیریں ریت میں کھینچتے ہیں، بعض حضرات کا خیال ہے، یہ علم معجزاتی طور پر چھ انبیاء کو دیا گیا تھا۔

[5816] ۱۲۲ ۔(۲۲۲۸) وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ))

[5816] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کاہن ہمیں بعض باتیں بتاتے تھے تو ہم ان کو درست پاتے تھے، آپ نے فرمایا: ”وہ سچا بول، جن (فرشتوں سے) اچک لیتا تھا اور وہ اسے اپنے (کاہن) دوست کے کان میں ڈال دیتا اور وہ اس میں سو جھوٹ ملا دیتا۔“

[5817] ۱۲۳ ۔(. . .) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ

[5816] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطب باب: الكهانة برقم (۵۷٦۲) وفي الادب باب: قول الرجل للشي ليس بشي وهو ينوي انه ليس بحق برقم (٦۲۱۳) وفي التوحيد باب: قراة الفاجر والمنافق واصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم برقم (۷۵٦۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۳٤۹)

[5817] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۷۷۷)

عَنْ عَائِشَةَ سَالَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ))

[5817]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔'' لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ بعض اوقات سچ بات بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جن سے حاصل کردہ بول ہوتا ہے، جن اسے اچک لیتا ہے اور اسے اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، جس طرح مرغ، قر قر کر کے مرغیوں کو دعوت دیتا ہے اور وہ اس میں سو سے زائد جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

[5818] (. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[5818]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے سناتے ہیں۔

[5819] ١٢٤۔(٢٢٢٩) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا)) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ

[5818] تقدم تخريجه برقم (٥٧٧٧)

[5819] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ومن سورة سبا برقم (٣٢٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٦١٢)

الـدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَآؤُا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

[5819] ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی نے بتلایا، اس اثناء میں کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ایک ستارہ پھینکا گیا اور اس کی روشنی پھیل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''جاہلیت کے دور میں اس طرح تارہ ٹوٹتا تو تم کیا کہتے تھے؟'' انہوں نے جواب دیا، اصل حقیقت اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے، ہم کہتے تھے، آج رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے اور ایک عظیم آدمی فوت ہوا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، اسے کسی کی موت یا کسی کی زندگی کے لیے نہیں پھینکا جاتا، یعنی کسی کی موت و حیات پر ستارہ نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا برکت والا رب، جس کا نام بلند و بالا ہے، جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں، پھر ان کے قریبی آسمان والے تسبیح پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ یہ تسبیح اس قریبی آسمان والوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر حاملین عرش سے قریب والے فرشتے ان حاملین عرش سے دریافت کرتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ انہیں جو اس نے فرمایا ہوتا ہے، اس سے آگاہ کرتے ہیں۔ تو آسمانوں والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتیٰ کہ خبر اس قریبی آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو جن چوری چھپے بات اچکتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں کی طرف پھینکتے ہیں اور انہیں ستارے پڑتے ہیں تو جو وہ صحیح صورت میں بتاتے ہیں، وہ حق ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں ملاوٹ کرتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ① رُمِيَ بِنَجْمٍ: ستارہ ٹوٹتا محسوس ہوا ہے، گویا ستارہ مارا گیا ہے۔ ② سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ: حاملین عرش سر تسلیم خم کرتے ہوئے اور اللہ کے حکم و فیصلے کو عیب و نقص سے مبرا مانتے ہوئے تسبیح کہتے ہیں۔ ③ يُرْمَوْنَ بِهِ: اجرام فلکیہ یا آسمانی کواکب کے چھوٹے چھوٹے اجزاء شہاب ثاقب ہیں اور ان سے پھوٹنے والی روشنی، جو ان کی تیز رفتاری اور فضائی مادہ کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔ ④ يَقْرِفُوْنَ: وہ ملاوٹ یا آمیزش کرتے ہیں اور اگر يَرْقَوْنَ ہو تو معنی ہوگا بڑھا چڑھا کے پیش کرتے ہیں، اس طرح اس میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں، گویا یزیدون اس کی تفسیر ہے۔

[5820] (...) و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو

[5820] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٨٠)

الْاَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْاَوْزَاعِيِّ ((وَلٰكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ [سباء: ٢٣] وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

[5820]۔امام صاحب یہی روایت اپنے اساتذہ کی تین سندوں سے بیان کرتے ہیں، اوزاعی کی روایت ہے، ”لیکن وہ اس میں ملاوٹ کرتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔“ یونس کی حدیث ہے، ”لیکن وہ اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔“ اور یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے، وہ پوچھتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا، وہ کہتے ہیں، جو کہا ٹھیک کہا۔“ (سباء، آیت نمبر ۲۳) اور معقل کی روایت میں اوزاعی کی طرح یَقْرِفُوْن فیه ویزیدون ہے۔ یونس کی طرح یَرْقَوْن نہیں ہے۔

[5821] ۱۲۵۔(۲۲۳۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً))

[5821]۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی بیوی سے بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو عرّاف کے پاس جا کر، اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے، اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“

مفردات الحدیث

* عرّاف: جو گم شدہ یا چوری شدہ چیز کی جگہ بتاتا ہے یا جو کچھ اسباب و مقدمات سے بعض باتوں کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے، مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرتا ہے۔

فائدہ:...... اگر کوئی انسان عرّاف اور کاہن کی بات کی تصدیق کرتا ہے، اس پر عمل کرتا ہے تو اسے چالیس روز تک نماز کا اجر و ثواب اور اس کے فوائد و برکات حاصل نہیں ہوں گے، اگرچہ وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو جائے گا، اس لیے قبول سے مراد یہاں نماز کا صحیح اور درست نہیں ہے بلکہ درجہ قبولیت حاصل کرنا ہے۔

[5821] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۸٤)

٣٦...... بَاب :اِجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ

باب ٣٦: کوڑھی وغیرہ سے اجتناب برتنا

[5822] ١٢٦ ـ(٢٢٣١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عطاء

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ))

[5822] ۔حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ بنو ثقیف میں ایک کوڑھی زدہ آدمی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا،''ہم نے تیری بیعت لے لی ہے، لہٰذا واپس چلے جاؤ۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حفاظتی تدابیر اختیار کرنا اور سنگین بیماریوں سے اجتناب برتنا چاہیے اور اسباب ظاہری کو بالکل نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، اگرچہ وہ قطعی اور یقینی نہیں ہوتے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خود ایک کوڑھی کے ساتھ کھایا اور فرمایا،''اللہ پر توکل اور اعتماد کر کے کھانا کھاؤ۔'' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ ایک آزاد کردہ غلام تھا، جو میری پلیٹ میں کھاتا تھا، میرے پیالہ میں پیتا تھا اور میرے بستر پر سو جاتا تھا یا آپ نے کمزور عقیدہ والے لوگوں کو غلط عقیدہ سے محفوظ رکھنے کے لیے احتیاطی طور پر کوڑھی کو دور رکھا۔

٣٧...... بَاب: كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

باب ٣٧: سانپوں اور دوسرے موذی جانوروں کو قتل کرنا

نوٹ:...... بعض نسخوں میں یہاں سے نئی کتاب کا آغاز ہو رہا ہے۔

[5823] ١٢٧ ـ(٢٢٣٢)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ ابيه

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ

[5822] اخرجه النسائي في (المجتبى) في البيعة باب: بيعة من به عاهة برقم ١٥٠/ ٧ـ انظر (التحفة) برقم (٤٨٣٧)

[5823] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠١٠)

[5823] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دھاری والے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ وہ نظر کو زائل کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

[5824] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ

[5824]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، دم کٹے اور دو دھاری والے کا ذکر ہے۔

مفردات الحدیث

❶ ذو الطفتین: طُفْيه: کھجور کے پتوں کو کہتے ہیں، جو لمبے اور باریک ہوتے ہیں اور یہاں مراد سانپ کی پشت پر دو سفید دھاریاں ہیں۔ ❷ يلتمس البَصَر: وہ نظر اور بصارت کو تلاش کرتا ہے اور انسان کی نظر پر نظر ڈال کر، اس کی نظر زائل کر دیتا ہے اور بعض ناظر نامی سانپ، انسان کی آنکھوں پر نظر ڈال کر اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت کے تحت اس کو ہلاک کر دیتے ہیں یا اپنی سمیت اور زہر کے سبب حاملہ کا حمل ساقط کر دیتے ہیں۔ ❸ الابتر: دم بریدہ یا چھوٹی دم والا۔

[5825] ۱۲۸۔(۲۲۳۳)و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عن ابيه رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

[5825]۔حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے، نبی اکرم ﷺ کی حدیث نقل کرتے ہیں، ''سانپوں کو قتل کر دو، (خصوصاً) دو دھاری والے اور دم کٹے کو، کیونکہ یہ دونوں حمل گرا دیتے ہیں اور نظر زائل کر دیتے ہیں۔'' اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو سانپ بھی مل جاتا اس کو قتل کر دیتے، انہیں حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، جبکہ وہ ایک سانپ کا پیچھا کر رہے تھے تو کہا، گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

[5824] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٤)

[5825] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال برقم (٣٣١٠) وبرقم (٣٣١١) وبرقم (٣٣١٣) وفي المغازي باب: (١٢) برقم (٤٠١٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في قتل الحيات برقم (٥٢٥٢) وبرقم (٥٢٥٣) وبرقم (٥٢٥٤) وبرقم (٥٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٢١٤٧) وبرقم (٦٨٢١)

[5826] ١٢٩ـ(. . .)و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى)) قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنُرٰى ذٰلِكَ مِنْ سُمَّيْهِمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبيوت مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ ((إِنَّ)) رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

[5826] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے، ”سانپوں اور کتوں کو قتل کر دو، دو دھاری والے اور دم بریدہ کو قتل کر دو، کیونکہ یہ بینائی ختم کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔“ حضرت زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے خیال میں یہ ان کے زہر کا اثر ہے، اصل حقیقت اللہ جانتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، کچھ عرصہ میں ہر اس سانپ کو قتل کر دیتا رہا جس پر میری نظر پڑ جاتی، ایک دن میں ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا کہ اس دوران میرے پاس زید بن خطاب یا ابولبابہ گزرے، میں گھریلو سانپ کو بھگا رہا تھا تو اس نے کہا، ٹھہرو! اے ابوعبداللہ! میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے۔

[5827] ١٣٠ـ(. . .)و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صالح كلهم عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَآنِي أَبُولُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ))

[5826] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٦)

[5827] طريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: قوله تعالى: ﴿وبث فيها من كل دابة﴾ برقم (٣٢٩٧) انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٨) وطريق حسن الحلواني اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: قوله تعالى: ﴿وبث فيها من كل دابة﴾ برقم (٣٢٩٥) انظر (التحفة) برقم (٦٨٦٠)

[5827] ۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، فرق یہ ہے صالح کہتے ہیں، حتیٰ کہ مجھے ابولبابہ بن عبد المنذر راور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے دیکھ لیا اور دونوں نے کہا، واقعہ یہ ہے، آپ نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے اور یونس کی حدیث میں ہے، ''سانپوں کو قتل کر دو۔'' یہ نہیں کہا، دو دھاری والے اور دم کٹے کو۔''

[5828] ۱۳۱۔(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيث عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ

[5828] ۔ نافع سے روایت ہے کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی کہ ان کے لیے اپنے گھر میں دروازہ کھول دیں، اس سے وہ مسجد کے قریب ہو جائیں گے تو بچوں نے وہاں ایک سانپ کی کنج یا کینچلی پائی، اس پر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اس کو تلاش کر کے قتل کر دو تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے قتل نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے، جو گھروں میں رہتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❊ جِنَّان: جَانٌّ کی جمع ہے، سفید اور باریک یا دبلا پتلا سانپ۔

[5829] ۱۳۲۔(. . .)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ

[5829] ۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر قسم کے سانپ قتل کر دیتے تھے، حتیٰ کہ ابولبابہ عبد المنذر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے تو وہ رک گئے۔

[5830] ۱۳۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ

[5828] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٧٨٨)

[5829] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)

[5830] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)

[5830]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھریلو) سفید باریک سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

[5831] ١٣٤۔(. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ

[5831]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں۔

[5832] ١٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَاَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ

[5832]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا گھر قباء میں تھا، وہ مدینہ منتقل ہو گئے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کی کھڑکی کھول رہے تھے، اچانک انہوں نے گھر میں آباد سانپوں میں سے ایک سانپ دیکھا تو انہوں نے قتل کرنا چاہا، اس پر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا، واقعہ یہ ہے، ان سے یعنی گھروں میں آباد سے منع کر دیا گیا ہے اور دم بریدہ اور دو دھاری والے کے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا، وہی دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کی اولاد گرا دیتے ہیں۔

[5833] ١٣٦۔(. . .)وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

[5831] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)
[5832] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)
[5833] تقدم

عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ

[5833]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک دن، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی گری دیوار کے پاس تھے اور انہوں نے سانپ کی چمک دیکھی تو کہا، اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو قتل کر دو، ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے ان سانپوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا، جو گھروں میں ہوتے ہیں، مگر دم کٹا اور دو دھاری والا، کیونکہ وہ دونوں نظر اچک لیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں جو حمل ہوتا ہے، اس کا تعاقب کرتے ہیں، یعنی اس کو گرا دیتے ہیں۔

[5834] (. . .) و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الأُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

[5834]۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس واقع محل کے قریب ایک سانپ کی گھات میں تھے۔ جیسا کہ حدیث لیث بن سعد کی حدیث ہے۔

[5835] ١٣٧ ـ (٢٢٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسود

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا)) [انظر ۵۸۳۸]

[5834] تقدم تخريجه برقم (٥٧٨٨)

[5835] اخرجه البخاري في (صحيحه) في جزاء الصيد باب: ما يقتل المحرم من الدواب برقم (١٨٣٠) وفي بدء الخلق باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه برقم (٣٣١٧) وفي التفسير باب: (هذا يوم لا ينطقون) برقم (٤٩٣٤) وفي باب: سورة والمرسلات ←

[5835]۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور سورہ مرسلات اتر چکی تھی اور ہم آپ سے براہ راست تازہ تازہ سیکھ رہے تھے کہ اچانک ہمارے سامنے ایک سانپ نکلا تو آپ نے فرمایا،"اسے قتل کر دو۔" سو ہم اس کے قتل کرنے کے لیے اس کی طرف لپکے تو وہ ہم سے نکل گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،"اللہ نے اس کو تمہارے شر سے بچالیا، جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے بچالیا۔"

فائدہ:...... یہ حالت احرام کا واقعہ ہے کہ آپ عرفہ کی رات منیٰ میں تھے تو آپ نے حرم میں اور حالت احرام میں سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا لیکن وہ قابو نہ آسکا، اس طرح قتل ہونے سے بچ گیا اور اس نے کسی کو ڈسا بھی نہ تھا، اس طرح دونوں فریق ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

[5836] (...)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[5836]۔یہی روایت امام صاحب کو ان کے دو اور اساتذہ نے سنائی۔

[5837] ۱۳۸ـ(۲۲۳۵)و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسود عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًا

[5837]۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک محرم کو منیٰ میں سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

[5838] (۲۲۳٤)و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الاسود عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَاَبِي مُعَاوِيَةَ

[5838]۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ اسی اثناء میں...... آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[5839] ۱۳۹ـ(۲۲۳٦)و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ

← برقم (٤٩٣١) والنسائی فی (المجتبی) فی المناسك باب: قتل الحية فی الحرم برقم ٢٠٩/ ٥_ انظر (التحفة) برقم (٩١٦٣)

[5836] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٧٩٦)

[5837] تقدم تخريجه برقم (٥٧٩٦)

[5838] تقدم تخريجه برقم (٥٧٩٦)

[5839] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل الحيات برقم (٥٢٥٦) وبرقم (٥٢٥٧)←

أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ**)) فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمْحَ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

[5839] ۔ ہشام بن زہرہ کے ایک آزاد کردہ غلام ابو سائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گیا تو میں نے انہیں نماز پڑھتے پایا تو میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا تاکہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں، سو میں نے گھر کے ایک کونے میں پڑی کھجور کی چھڑیوں میں حرکت سنی، میں متوجہ ہوا تو وہاں سانپ تھا، میں اس کو قتل کرنے کے لیے جھپٹا تو انہوں نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، سو میں بیٹھ گیا، جب انہوں نے سلام پھیرا تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا یا حویلی کے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور کہا، کیا تم یہ گھر دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، اس میں نئی نئی شادی والا ہمارا ایک نوجوان

← وبرقم (٥٢٥٩) والترمذي في (جامعه) في الاحكام والفوائد باب: ما جاء في قتل الحيات برقم (١٤٨٤) انظر (التحفة) برقم (٤٤١٣)

تھا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق کی طرف چلے گئے، وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر، اپنی بیوی کے پاس لوٹ آتا، اسنے ایک دن آپ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہتھیار بند ہو کر جاؤ، کیونکہ مجھے تیرے بارے میں بنو قریظہ سے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔'' اس آدمی نے اپنا اسلحہ لے لیا، پھر واپس گھر پہنچا تو اس کی بیوی دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی تھی تو اس نے اس کی طرف، اسے مارنے کے لیے نیزہ جھکایا، کیونکہ اسے غیرت آ گئی تھی (کہ یہ باہر کیوں کھڑی ہے) تو اس کی بیوی نے کہا، اپنا نیزہ روکو اور گھر میں داخل ہو کر دیکھو، میں کیوں نکلی ہوں، وہ داخل ہوا تو اس نے ایک بہت بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے ہوئے پایا، اس نے اس کی طرف نیزہ جھکایا اور اسے اس میں پرولیا، پھر باہر نکل کر اسے حویلی میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس کی طرف لوٹا تو پتہ نہ چل سکا، ان میں سے پہلے کون مرا، سانپ یا نوجوان؟ تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا اور عرض کیا، اللہ سے دعا کیجئے، اللہ اس کو ہماری خاطر زندگی عطا فرما دے، آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے بخشش طلب کرو۔'' پھر فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جن اسلام لا چکے ہیں، اس لیے جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن آگاہ کرو، اگر اس کے بعد پھر تمہارے سامنے آئے تو اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مدینہ منورہ میں کچھ جن مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے مدینہ کے گھروں میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہ بعض دفعہ سانپ کی شکل میں نظر آتے تھے، اس لیے صحابہ کرام کو یہ پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ یہ جن ہے تو آپ نے انہیں، گھریلو سانپوں کے مارنے سے منع فرما دیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ انہیں کہیں، دو تین دن کے اندر اندر یہاں سے چلے جاؤ اور ہمارے لیے اذیت و تکلیف کا باعث نہ بنو، اگر اس کے بعد پھر نظر آئیں تو انہیں قتل کر دو، اس لیے بعض ائمہ کا خیال ہے، اس آگاہی اور تنبیہ کا تعلق صرف مدینہ منورہ سے ہے، لیکن دوسری احادیث میں بلاقید گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس لیے یہ حکم تمام گھریلو سانپوں کا ہے، وہ کسی علاقہ کے ہوں، بعض علماء نے اس کا یہ طریقہ نقل کیا ہے کہ میں تمہیں وہ وعدہ یاد دلاتا ہوں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ اور ہمارے سامنے نہ آؤ اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ کہنا ہی کافی ہے کہ میں اللہ اور آخرت کے دن کے توسط سے تم پر تنگی کرتا ہوں، ہمارے سامنے نہ آنا اور ہمیں تکلیف نہ پہنچانا۔

[5840] ۱۴۰-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى

[5840] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٠٠)

اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ))

[5840] ۔ابو سائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے حرکت سنی، ہم نے دیکھا تو وہ سانپ تھا، آگے مذکورہ بالا واقعہ اور حدیث بیان کی اور یہ بھی بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان گھروں کو آباد کرنے والے ہیں تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کے لیے تین دن تنگی کرو، یعنی صرف تین دن رہنے کا موقعہ دو، اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ہے، وگرنہ اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔'' اور انصار کو فرمایا: ''جاؤ اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔''

[5841] ١٤١۔(. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيٌّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))

[5841] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جن ہیں، جو مسلمان ہو چکے ہیں تو جو ان گھروں کو آباد کرنے والے کسی جن کو دیکھے تو اسے تین دن تک اجازت دے، اگر اس کے بعد سامنے آئے تو اسے قتل کر دے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

٣٨...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب ۳۸: گرگٹ کو قتل کرنا پسندیدہ عمل ہے

[5842] ١٤٢۔(٢٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

[5841] تقدم تخريجه برقم (٥٨٠٠)

[5842] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شغف الجبال برقم (٣٣٠٧) وفي احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم ←

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَفِيْ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ اَمَرَ

[5842] ۔حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے گرگٹ مارنے کا حکم دیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، آپ نے حکم دیا، مارنے کا لفظ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ✵ الأوزاغ: وَزغة کی جمع ہے، یہ سام ابرص (چھپکلی) کی جنس سے ہے اور بقول علامہ دمیری سانپ کی طرح انڈے دیتا ہے اور سردی کے چار ماہ اپنی بل میں رہتا ہے، کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے۔ یہ انتہائی موذی جاندار ہے، اس لیے آپ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں گرگٹ سے مراد چھپکلی ہے۔

[5843] ۱۴۳۔(. . .)و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ اِحْدٰى نِسَاۤءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِّنْهُ

[5843] ۔حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے گرگٹ مارنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ اسے قتل کرنے کا حکم دیا، ام شریک رضی اللہ عنہا بنو عامر بن لوی کی عورتوں میں سے ایک ہیں۔

[5844] ۱۴۴۔(۲۲۳۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

[5844] ۔حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور اس کو فویسق (چھوٹا فاسق) کا نام دیا۔

← خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله﴾ برقم (۳۳۵۹) والنسائی فی (المجتبی) فی المناسك باب: قتل الوزغ برقم (۲۸۸۵) وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: قتل الوزغ برقم (۳۲۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۲۹)

[5843] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۵۸۰۳)

[5844] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل الوزغ برقم (۵۲۶۲) انظر (التحفة) برقم (۳۸۹۳)

فائدہ:......فسق کا معنی نکلنا ہے اور یہ موذی اور نقصان دہ ہونے کے سبب دوسرے جانداروں کی طبیعت و مزاج سے باہر ہے، اس لیے آپ نے حرم میں قتل کرنے کی اجازت ملنے والے جانداروں کو فاسق کا نام دیا ہے۔

[5845] ١٤٥ـ(٢٢٤٠)و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عروة

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ ((الْفُوَیْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ

[5845]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فُـوَیسق کہا اور حرملہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میں نے آپ سے اس کے قتل کا حکم نہیں سنا۔

[5846] ١٤٦ـ(٢٢٤٠)و حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ ابیه عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولٰی وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِیَةِ))

[5846]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے گرگٹ پہلی چوٹ سے مار ڈالا، اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اس کو، دوسری چوٹ سے مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی، پہلے سے کم اور جس نے اس کو تیسری چوٹ سے مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی، دوسری سے کم۔''

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ نے پہلی بار پر مارنے کی صورت میں زیادہ ثواب ملنے کی بشارت دی ہے، تاکہ اس کو پورے اہتمام اور توجہ سے نشانہ لے کر مارا جائے اور وہ بھاگ نہ سکے، نیز اس کو اذیت و تکلیف بھی زیادہ نہ ہو، اگر دوسری یا تیسری ضرب سے مارے گا تو بھاگنے کا امکان رہا اور تکلیف بھی زیادہ ہوئی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نشانہ بہتر کرنے کی مشق ہوگی۔

[5847] ١٤٧ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ یَعْنِی ابْنَ زَكَرِیَّاءَ

[5845] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق باب: خیر مال المسلم غنم یتبع به شعف الجبال برقم (٣٣٠٦) والنسائی فی (المجتبی) فی المناسك باب: قتل الوزغ برقم (٢٨٨٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الصید باب: قتل الوزغ برقم (٣٢٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٦)
[5846] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٣٦)
[5847] طریق قتیبة بن سعید تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٣) وطریق محمد بن ←

ح و حَدَّثَنَا اَبُوكُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابيه عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهٗ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهٖ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ))

[5847] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں،صرف جریر کی روایت میں یہ ہے،''جس نے گرگٹ کو پہلی مار سے مارا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔''

[5848] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَتْنِي اختى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

[5848] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پہلی مار کی صورت میں ستر نیکیاں ملیں گی۔''

فائدہ: ......ستر کا لفظ تکثیر (کثرت) کے لیے ہے، تعین کے لیے نہیں ہے، اس لیے بعض راویوں نے اس کو سو سے تعبیر کیا اور بعض نے ستر سے۔

٣٩...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

باب ٣٩: چیونٹی کو مارنے کی ممانعت

[5849] ١٤٨۔(٢٢٤١)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِي اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ))

← الصباح اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل الوزغ برقم (٥٢٦٣) وبرقم (٥٢٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٨٨)

[5848] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٨٠٨)

[5849] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب (١٥٣) برقم (٣٠١٩) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل اذر برقم (٥٢٦٦) والنسائی فی (المجتبى) فی الصيد بـاب: قتل النمل برقم (٢١١/٧۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الصيد باب: ما ينهى عن قتله برقم (٣٢٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٣١٩)

[5849]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ "ایک چیونٹی نے، انبیاء میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا تو اس کے حکم سے چیونٹیوں کا سارا گھر (بل) جلا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی، کیا اس بنا پر کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تم نے ایک تسبیح کہنے والا گروہ جلا دیا؟"

[5850] ۱۴۹۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعرج

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً))

[5850]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ایک درخت کے نیچے انبیاء میں سے کوئی نبی اترا تو اسے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، سو اس نے اپنے سامان کو اس کے نیچے سے نکال لینے کا حکم دیا۔ پھر اس کو جلانے کا حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا، اس پر اللہ نے اس کی طرف وحی کی، ایک ہی چیونٹی کو سزا کیوں نہیں دی؟"

فائدہ :...... یہ نبی حضرت عزیر یا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، ان کی شریعت کی رو سے جاندار کو جلانا جائز ہوگا، اس لیے جلانے پر اعتراض نہیں ہوا، اعتراض اس پر ہوا کہ کاٹا تو ایک چیونٹی نے تھا، باقی چیونٹیوں کو کیوں جلایا گیا، چیونٹی کا گھر سامان کے نیچے ہوگا، اس لیے بعض چیونٹیاں سامان پر پھر گھوم رہی ہوں گی، اس لیے اپنے سامان کی حفاظت کی، اس کو الگ کیا، پھر ان کا گھر جلایا۔

[5851] ۱۵۰۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً))

[5851]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انبیاء میں سے ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تو اسے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اپنے سامان کو اس کے نیچے سے نکالنے کا حکم دیا اور اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے آگ میں جلا دیا گیا، سو اللہ نے اس کی طرف وحی کی، ایک ہی چیونٹی کو کیوں قتل نہ کروایا۔"

[5850] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی قتل الذر برقم (۵۲۶۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۷۵)
[5851] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۸۳)

فائدہ:.......سنن ابی داؤد میں ایک روایت ہے کہ آپ نے شہد کی مکھی، چیونٹی، ہدہد اور صراد (لٹویا) جس کا سر موٹا، پیٹ سفید اور پشت سبز ہوتی ہے، چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے کو مارنے سے منع فرمایا۔

۴۰...... بَاب :تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

باب ٤٠: بلی کو مارنا ناجائز ہے

[5852] ١٥١ـ(٢٢٤٢)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نافع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))

[5852]۔حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب ملا، اس نے اس کو قید کر رکھا، حتیٰ کہ وہ مرگئی تو وہ اس کے سبب آگ میں داخل ہوئی، نہ اس نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا، جبکہ اس کو روکے رکھا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔''

[5853] (. . .)و حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ

[5853]۔یہی روایت امام صاحب حضرت ابن عمر اور حضرت سعید مقبری کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5854] (. . .)و حَدَّثَنَاه هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ

[5852] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: ٥٤ برقم (٣٤٨٢) ومسلم فی (صحيحه) فی الادب باب: تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذ لا يوذى برقم (٦٦١٨) انظر (التحفة) برقم (٧٦١٦)

[5853] طريق ابن عمر اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی بدء الوحی باب: اذا وقع الذباب فی شراب احدكم فليغمسه فان فی احد جناحيه داء وفی الآخر شفاء وخمس من الدواب فواسق يقتلن فی الحرم برقم (٣٣١٨) انظر (التحفة) برقم (٨٠١٦) وطريق سعيد المقبرى اخرجه مسلم فی (صحيحه) فی الادب باب: تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يوذى برقم (٦٦٢٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٨٦)

[5854] تقدم تخريجه فی الادب باب: تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يوذى برقم (٦٦١٩)

[5854]۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔

[5855] ١٥٢-(٢٢٤٣)و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابيه عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))

[5855]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت ایک بلی کے سبب عذاب دی گئی، نہ اس نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔''

[5856] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((رَبَطَتْهَا)) وَفِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ ((حَشَرَاتِ الْاَرْضِ))

[5856]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ''اسے باندھے رکھا۔'' اور ابو معاویہ کی روایت میں خَشَاس کی جگہ حَشَرات کا لفظ ہے، معنی ایک ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی جاندار کو باندھ کر کھانے پینے سے محروم رکھنا جائز نہیں ہے، اگر باندھا ہے تو اس کے کھانے پینے کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ وہ بھوکا پیاسا نہ مر جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے جو مطلقاً بلی کو مارنے کی حرمت کا باب باندھا ہے، وہ اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ اگر وہ موذی ہے تو مار سکتا ہے بشرطیکہ ظلم نہ کرے اور بھوکی پیاسی رکھ کر نہ مارے۔

[5857] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عبدالحمن عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

[5857]۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[5858] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ

[5855] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤١٦٢)

[5856] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤١٦٢)

[5857] تقدم تخريجه في التوبة باب: في سورة رحمة الله تعالى وانها سبقت غضبه برقم (٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٧)

[5858] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٤)

بْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[5858] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے استاد کی ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔

۴۱...... بَاب: فَضْلِ سَاقِي الْبَهَائِمِ وَإِطْعَامِهَا

باب ۴۱: جانوروں کو کھلانے پلانے والے کی فضیلت

[5859] ۱۵۳-(۲۲۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ**)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ ((**فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ**))

[5859] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا، اس دوران اسے شدید پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا تو اس میں اتر کر پانی پی لیا، پھر نکلا تو ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے نم دار زمین چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے دل میں کہا، اس کتے کو بھی پیاس کی وجہ سے وہی کوفت پہنچی ہے، جو مجھے لاحق ہوئی تھی، سو وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پلایا، (اللہ نے اس کے عمل کی قدر دانی کی اور اسے بخش دیا۔) صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہمیں ان چوپاؤں کے سبب اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر تر جگر والے یعنی زندہ میں اجر ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر زندہ کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کرنا اور اس کی طبعی ضروریات کو پورا کرنا اجر و ثواب کا باعث ہے۔ بشرطیکہ وہ جانور موذی اور مضرت رساں نہ ہو۔

[5859] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: فضل سقي الماء برقم (٢٣٦٣) وفي المظالم باب: الابار التي على الطريق اذا لم يتاذبها برقم (٢٤٦٦) وفي الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠٠٩) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: ما يومر به من القيام على الدواب والبهائم برقم (٢٥٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧٤)

[5860] ١٥٤-(٢٢٤٥)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ محمد عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اَنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا))

[5860] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ایک زانیہ عورت نے ایک گرم دن ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگاتے دیکھا، پیاس کے سبب اس نے اپنی زبان نکالی ہوئی تھی تو اس نے اس کے لیے اپنے موزے سے پانی نکالا، سواسے بخش دیا گیا۔''

[5861] ١٥٥-(. . .)وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرين

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي اِسْرَآئِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ))

[5861] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کتا ایک کچے کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، قریب تھا پیاس اسے مار ڈالے کہ اچانک اسے بنواسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا تو اس نے اپنا موزا اتارا، اس کے ذریعہ اس کے لیے پانی نکالا اور اسے پلا دیا، اس نیکی کے سبب اسے معاف کر دیا گیا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ایک معمولی سی نیکی جو اخلاص اور ہمدردی وخیر خواہی کے جذبہ سے کی جاتی ہے۔ انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے اور وہ غلط کاری کو چھوڑ کر نیکوکاری کا راستہ اختیار کر لیتا ہے، جس سے اس کی آخرت سنور جاتی ہے اور پچھلے گناہ دھل جاتے ہیں، لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سا عمل کب کایا پلٹ بنتا ہے یا نہیں بنتا، اس لیے اس قسم کی حدیثوں سے گناہ کی جسارت اور جرأت پر استدلال کرنا اور گناہوں کو حقیر یا معمولی خیال کرنا درست فکر نہیں ہے۔

[5860] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٥٧١)

[5861] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٤١٣)

تاریخِ اسلام

جلد اوّل

جلد دوم

از

شاہ معین الدین احمد ندوی



اسلامی تاریخ پر ایک مستند باحوالہ اور دستاویزی کتاب

جس میں خلافت راشدہ' اُموی دور حکومت اور عباسی دور کے علمی' اخلاقی' قومی تمدّنی اور عسکری حالات کو احاطہ تحریر میں لانے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ کتاب کے موضوعات میں اس دور کے مختلف علوم وفنون مثلاً خطابت' علم الانساب' طب' علم نجوم' قیافہ شناسی' شاعری' کتاب وانشاء' علم تفسیر' لغت' نظام تعلیم اور کتب خانوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ اس دور کی تہذیب وتمدّن' لباس طرز زندگی جدید اور پختہ عمارتیں' پر تکلف کھانے' عطریات اور خوشبوؤں کا استعمال وغیرہ نیز اس دور کی مذہبی اور سیاسی تحریکیں' ان کے قائدین' مسلم حکمرانوں' جرنیلوں کی قومی وعلمی خدمات کا تذکرہ شامل ہیں۔ اس کتاب کی دیگر بے شمار خصوصیات کی بناء پر نہ صرف کہ یہ کتاب افادہ عام کے لیے ہے بلکہ اس کو یہ سعادت حاصل ہے کہ پاکستان کی اسلامک یونیورسٹیوں اور دینی مدارس میں اس کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (05) اور (23) احادیث ہیں۔

41

كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

ادب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ الفاظ

حدیث نمبر 5862 سے 5884 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۱...... كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

٤١. ادب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ الفاظ

۱...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

باب ۱: دہر (زمانہ) کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

[5862] ۱۔(٢٢٤٦) و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قال ابو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ))

[5862]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا، ''اللہ عزوجل (عزت وجلالت والا) فرماتا ہے، ابن آدم زمانے کو برا کہتا ہے اور زمانے (کا منتظم اور مدبر) میں ہوں، رات، دن کو گردش میں دیتا ہوں۔''

فائدہ:...... جاہلیت کے دور میں عربوں کا یہ عقیدہ تھا کہ موت وحیات اور تباہی و بربادی کا باعث گردش لیل و نہار ہے، اس لیے جب وہ مصائب و تکالیف، موت و ناکامی، تباہی و بربادی، بیماری اور بڑھاپا وغیرہ سے دوچار ہوتے تو وہ زمانے کو برا بھلا کہتے تھے، حالانکہ ان مصائب، حوادث میں زمانے کا کوئی دخل نہیں ہے، اس طرح یہ برا بھلا کہنا، درحقیقت ان چیزوں کے خالق کو برا بھلا کہنا ہے، کیونکہ وہی ان چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، زمانے کو برا بھلا کہنا مجھے برا بھلا کہنا ہے، کیونکہ یہ کام میں نے کیے ہیں۔

[5862] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: لا تسبوا الدهر برقم (٦١٨١) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٢)

[5863] ٢-(. . .) و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ ابن المسيب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))

[5863] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزت و جلالت کا مالک فرماتا ہے، ابن آدم، مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے، زمانے (کا مدبر، چلانے والا) میں ہوں، لیل ونہار کو گردش میں دیتا ہوں۔''

فائدہ:......انسانی محاورہ کی رو سے کسی کو برا بھلا کہنا اس کے لیے اذیت اور تکلیف کا باعث بنتا ہے، انسانی جذبات وکیفیات کے لحاظ سے زمانہ کو برا بھلا کہنا، گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی سعی لاحاصل کرنا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کی پکڑ اور مواخذہ کا مورد اور محل بناتا ہے۔زمانہ میں جو انقلابات اور تغیرات آتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔

[5864] ٣-(. . .) و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ المسيب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا))

[5864] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بتایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے، ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے، یوں کہتا ہے، ہائے زمانے کی ناکامی و نامرادی، اس لیے تم میں سے کوئی نہ کہے، اے زمانے کی ناکامی! کیونکہ زمانے کا انتظام کرنے والا میں ہوں، اس کے رات اور دن کو گردش دیتا ہوں اور جب چاہوں گا دونوں کو قبض کرلوں گا۔''

[5865] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعرج

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ))

[5863] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: سورة الجاثية برقم (٤٨٢٦) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٤٩١) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرجل يسب الدهر برقم (٥٢٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣١٣١)

[5864] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٢)

[5865] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٤)

[5865] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، ہائے زمانہ کی نامرادی، کیونکہ زمانہ کو چلانے والا اللہ ہے۔''

[5866] ٥۔(. . .)و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ))

[5866] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ زمانے کو گردش دینے والا اللہ ہی ہے۔''

٢...... بَاب: كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

باب ۲: انگور کو کرم کا نام دینا ناپسندیدہ ہے

[5867] ٦۔(٢٢٤٧)حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ))

[5867] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی زمانے کو برا بھلا نہ کہے، کیونکہ اللہ ہی زمانہ کو گردش دیتا ہے اور نہ تم میں سے کوئی انگور کو کرم کہے، کیونکہ مجسمۂ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔''

فائدہ:...... کرم کا معنی جود وسخا اور اخلاق کریمانہ کا اظہار ہے، جاہلیت کے دور میں لوگ شراب پی کر جود وسخا اور فیاضی کا اظہار کرتے تھے، اس لیے انگور جس سے شراب بنتی تھی، کو وہ کرم کا نام دیتے تھے، لیکن اللہ کے ہاں عزت وتکریم کا حقدار مسلمان انسان ہے، جس کے دل میں ایمان وتقویٰ موجزن ہے، اس لیے انگور، جو ایک حرام چیز شراب کو یاد دلاتا ہے، اس کو کرم کا نام دینا مناسب نہیں ہے۔

[5868] ٧۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ))

[5866] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١٤)
[5867] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٤)
[5868] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: قول النبی ﷺ (انما الکرم قلب المومن) برقم (٦١٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٢)

[5868] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انگور کو کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم مسلمان آدمی کا دل ہے۔''

[5869] ٨۔(. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ))

[5869] ۔حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انگور کو کرم کا نام نا دو کیونکہ کرم مسلمان آدمی ہے۔

[5870] ٩۔(. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ ابن سيرين عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ))

[5870] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی (انگور کو) کرم نہ کہے، کیونکہ کرم (مجسمۂ عزت وشرافت) تو مؤمن کا دل ہے۔''

[5871] ١٠۔(. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حدثنا أبو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ))

[5871] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز انگور کر کرم نہ کہے، کرم تو بس مسلمان آدمی ہے۔''

[5872] ١١۔(٢٢٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْحَبَلَةُ)) يَعْنِي الْعِنَبَ

[5872] ۔علقمہ بن وائل رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کرم نہ کہو، لیکن انگور کو حبلہ کہو۔

[5869] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١٥)
[5870] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٢٣)
[5871] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٢)
[5872] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٧٧٥)

نوٹ:...... حَبَله انگور کی بیل، درخت کی جڑ یا ٹہنی اور کیکر تکوں کو کہتے ہیں۔

[5873] ۱۲۔(. . .)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ

[5873]۔حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کرم نہ کہو، لیکن عِنَب اور حَبَله کہو۔''

۳...... بَاب: حُكْمِ اِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ

باب ۳: عبد اور امۃ مولٰی اور سید کا لفظ استعمال کرنے کا حکم

[5874] ۱۳۔(۲۲۴۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((**لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي وَاَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَآئِكُمْ اِمَآءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي**))

[5874]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، میرا بندہ، میری باندی، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری ساری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، لیکن یہ کہو، میرا غلام، میری لونڈی، میرا نوکر، میری خادمہ۔''

مفردات الحدیث

❊ عَبِيدٌ: عَبد کی جمع ہے، بندہ، إماء، اَمۃ کی جمع ہے، باندی۔

فائدہ:...... حدیث کا مقصد، انسان کو کبر و نخوت اور تکبر و بڑائی کے غرہ میں مبتلا ہونے سے بچانا ہے اور اس کے اندر، تواضع، فروتنی، عجز و نیاز پیدا کرنا ہے، اس لیے ایسے الفاظ استعمال کرنے سے روکا گیا ہے، جو انسان کے اندر احساس تفوق اور برتری پیدا کر سکتے ہیں، جن کے نتیجہ میں اس کے اندر نخوت اور گھمنڈ یا خود پسندی کا جذبہ ابھر سکتا ہے، اس لیے انسان کو خود، اپنے غلام اور لونڈی کو میرا غلام، میری لونڈی نہیں کہنا چاہیے، ہاں خود غلام اور لونڈی یہ کہہ سکتے ہیں، انا عبدك ، میں تیرا غلام ہوں، انا اَمَتُك ، میں تیری باندی ہوں اور دوسرے کہہ سکتے ہیں، عَبدُكَ اَمَتُك ، تیرا غلام، تیری لونڈی۔

[5873] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۷۵)
[5874] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۸۶)

[5875] ١٤ـ(. . . .)و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صالح عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُاللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي))

[5875] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، عبدی ، میرا بندہ، کیونکہ تم سب اللہ کے عبد (بندے) ہو،لیکن یوں کہے، فتای ، میرا خادم اور غلام نہ کہے، ربّی ، میرا آقا،لیکن یوں کہے،سیّدی ، میرا سردار۔''

[5876] (. . . .)و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ))

[5876] ۔یہی حدیث امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے،''غلام اپنے سید کو مولای ، میرا مولیٰ نہ کہے۔'' اور ابو معاویہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے،'' کیونکہ تمہارا مولیٰ (کارساز) اللہ عزوجل ہے۔''

فائدہ:...... ربّ کا معنی پروردگار ہے یا مدبر و منتظم ہے، جو حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، اس لیے اس کا بلا اضافت استعمال اللہ کے لیے مخصوص ہے، لیکن اضافت کے ساتھ استعمال دوسروں کے لیے بھی جائز ہے، جیسے رب الدار، گھر کا مالک، رب المال، مال کا مالک، رب الثوب، کپڑے کا مالک، ربک، تیرا مالک، ربہ، اس کا مالک، اس لیے غلام کو اپنے آقا اور مالک کو جو ربی کہنے سے منع کیا گیا ہے تو اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آقا کے اندر احساس برتری پیدا نہ ہو اور غلام کے اندر احساس کمتری پیدا نہ ہو، اس لیے دوسرے یہ لفظ استعمال کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً هو ربُّك ، وہ تیرا آقا یا مالک ہے، هو ربُّهٗ ، وہ اس کا آقا یا مالک ہے، اسی طرح مولیٰ کے بہت سارے معانی ہیں، ان میں سے ایک کارساز بھی ہے، اس کا شائبہ پیدا ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال درست نہیں ہے، لیکن رفیق، ہمدرد، معاون، مددگار وغیرہ کے مفہوم کے اعتبار سے یہ جائز ہے، اس لیے دوسری حدیث جو آگے آ رہی ہے، اس میں ہے، انسان خود نہ کہے، اپنے رب کو پانی پلایا کھانا کھلاؤ یا میرا رب، لیکن یوں کہے، سیدی، مولای تو یہاں مولیٰ کہنے کی اجازت دی ہے اور قرآن مجید میں ہے، "هُوَ كَلٌّ علىٰ مولاه" وہ اپنے مولیٰ (مالک) پر بوجھ ہے۔ اور فرمایا، بلاشبہ ان الله هو اس کا کارساز اللہ ہے، جبریل اور نیک مومن اس کے مولی مددگار اور معاون

[5875] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٥٢)

[5876] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٧٤)

وہمدم ہیں،'' یہی حال سید کے لفظ کا ہے، عام روایات میں اس کے استعمال کو صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے، لیکن جہاں خود پسندی کا باعث بنتا ہو، وہاں روکا ہے، جیسا کہ الادب المفرد اور سنن ابی داؤد میں ایک روایت میں ہے کہ بنو عامر کے ایک وفد نے آپ کو کہا، انت سیّدنا تو آپ نے فرمایا، السیّد اللہ تبارک وتعالیٰ، سیادت کا اصل مالک تو اللہ ہی ہے، حالانکہ آپ نے خود کئی صحابہ کو سیّد فرمایا، قوموا الی سیدکم، اپنے سید کا استقبال کرو، اسمعوا ما یقول سیّدکم، اپنے سید (سعد بن عبادہ) کی بات سنو، ابنی ھذا السیّد، میرا یہ بیٹا سیّد، انا سید ولد آدم، میں اولاد آدم کا سردار ہوں، ولا فخر، میں گھمنڈ کے لیے نہیں کہہ رہا۔

[5877] ۱۵۔(. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حدثنا

ابو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اسْقِ رَبَّكَ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلَامِي**))

[5877]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ کہو، اپنے رب کو پلا، اپنے رب کو کھلا، اپنے رب کو وضو کرا اور نہ یہ کہو، میرا رب، یوں کہو، میرا سید، میرا مولیٰ اور یہ نہ کہو، میرا عبد، میری امہ (لونڈی) یوں کہو، میرا نوکر، میرا خادم، میرا غلام۔''

۴...... بَاب: كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِي

باب ٤: انسان کا یہ کہنا میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، مکروہ ہے

[5878] ۱۶۔(۲۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي**)) هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ ((**لٰكِنْ**))

[5878]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک نہ کہے، میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، لیکن یوں کہے، میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔'' ابوبکر کی حدیث میں لکن کا لفظ نہیں ہے۔

[5877] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: کراهیة التطاول علی الرقیق وقوله عبدی او امتی برقم (۲۵۵۲) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۱۸)

[5878] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۴۶) وبرقم (۱۶۹۲۵)

مفردات الحدیث

* خَبُثَ اور لَقِسَ: دونوں ایک معنی میں آجاتے ہیں، یعنی جی کا بھر جانا، نفس کا متلانا، کسی چیز کی طرف مائل ہونا، لیکن خبث کے لفظ میں عموم زیادہ ہے، اس لیے اس کا معنی پلید اور ناپاک ہونا، ردی اور نکما ہونا بھی ہے، اس لیے آپ نے اس لفظ کے استعمال کو متعین اور تشخص کے ساتھ پسند نہیں کیا، کیونکہ آپ الفاظ کی شائستگی کو بھی ملحوظ رکھتے تھے، لیکن اگر یہ غیر معین شخص کے لیے، اجمالی انداز میں بلاتعیین استعمال کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے، اس لیے آپ نے اس انسان کے بارے میں جو صبح کی نماز کے وقت سویا رہتا ہے، فرمایا، اصبح خبیث النفس: وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اس کا نفس پریشان اور پراگندہ ہوتا ہے۔
اس طرح اس حدیث کا تعلق الفاظ میں شائستگی کو ملحوظ رکھنے سے ہے۔

[5879] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5879]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5880] ١٧ـ(٢٢٥١) و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي))

[5880]۔ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم سے کوئی یہ نہ کہے، میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، یوں کہے، میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا ہے۔''

٥...... بَاب: اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ

باب٥: کستوری استعمال کرنا اور وہ سب سے اعلیٰ اور عمدہ خوشبو ہے، ریحان اور خوشبو کو رد کرنا مکروہ ہے

[5881] ١٨ـ(٢٢٥٢) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي نضرة

[5879] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٧)
[5880] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: لا يقل: خبثت نفسي برقم (٦١٨٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: لا يقال: خبثت نفسي برقم (٤٩٧٨) انظر (التحفة) برقم (٤٦٥٦)
[5881] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما في المسك للميت برقم (٩٩٧) وبرقم (٩٩٢) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: المسك برقم ٤٠ / ٤ وفي الزينة باب: اطيب الطيب برقم (٥١٣٤) انظر (التحفة) برقم (٤٣١١)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ((كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِی اِسْرَآئِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِی مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا)) وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ

[5881] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک پستہ قد عورت تھی، وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلتی تھی، اس لیے اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں بنوائیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنوائی، جو بند ہوتی تھی، پھر اس کے اندر کستوری بھری اور وہ سب سے عمدہ خوشبو ہے تو وہ ان دو عورتوں کے درمیان سے گزری تو انہوں نے اسے پہچانا نہیں تو اس نے اپنا ہاتھ جھٹکایا۔'' شعبہ نے اپنا ہاتھ جھاڑا۔

[5882] ١٩۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا نَضْرَةَ

عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَاَةً مِنْ بَنِی اِسْرَآئِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيبِ

[5882]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ کیا، جس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری بھری اور کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

فائدہ:...... کستوری اگرچہ خون سے بنتی ہے یا بقول بعض ایک زندہ جسم سے الگ کیا ہوا حصہ ہے، لیکن اس کے باوجود بالاتفاق اس کا استعمال درست ہے، یہ پلید اور نجس نہیں ہے۔

[5883] ٢٠۔(٢٢٥٣)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِءِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِی اَيُّوبَ حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ))

[5883] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو خوشبو دار پھول دیا جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ اس کو اٹھانا یا اس کا عطیہ دینا آسان ہے اور اس کی بو عمدہ اور پاکیزہ ہے۔''

[5882] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٨٤٢)

[5883] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الترجل باب: فی رد الطيب برقم (٤١٧٢) والنسائی فی (المجتبی) فی الزينة باب: الطيب برقم (٥٢٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٤٥)

مفردات الحدیث ❊ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ: اس کا اٹھانا یا برداشت کرنا آسان ہے، جس کو خوشبو کا تحفہ دیا گیا ہے، وہ اس کے لیے بوجھ نہیں ہے اور نہ ہی یہ تحفہ دینے والے کے لیے بوجھ ہے، رد کرنے کی صورت میں بلاوجہ اس کی دل شکنی ہوگی، جو مناسب نہیں ہے۔

[5884] ۲۱۔(۲۲۵٤)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو طَاهِرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5884]۔حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو اُلُوَّۃ کی دھونی لیتے، اس کے اندر کسی اور چیز کی آمیزش نہ کرتے یا الوّہ کے ساتھ کافور ڈال لیتے، پھر بتایا، رسول اللہ ﷺ اسی طرح دھونی لیتے تھے۔

مفردات الحدیث ❊ اَلُوَّة: (اگر) ایک خوشبودار لکڑی ہے، جسے خوشبو کے لیے سلگایا جاتا ہے۔
غَيْرَ مُطَرَّاة: خوشبو میں اضافہ کے لیے اس کے اندر کوئی اور خوشبو نہ ڈالتے، کبھی کبھی اس کے ساتھ کافور ڈال دیتے تھے۔مطراۃ: آمیزش کرنا۔

[5884] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷٦۰٥)


The leading name of quality books on Urdu Islamic Literature in Pakistan
NOMANI
KUTAB KHANA
NOMANI
ہر گھر کی ضرورت
ہر لائبریری کی زینت
دیں اور اپنے سینوں کو ایمان کے نور سے منور کریں۔
قرآن کریم
لغات۔ انسائیکلو پیڈیا
معاشرت۔ اصلاح معاشرت
تفسیر۔ علوم قرآن
سیرت۔ سوانح
خواتین اور بچوں کے لیے
حدیث و علوم حدیث
تاریخ۔ حالات
دُعا۔ اذکار۔ وظائف
نعمانی کتب خانہ

9789696453360

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street, Urdu Bazar, Lahore-Pakistan

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

کتاب ... کتاب الذکر (احادیث 5565 تا 6673)

نعمانی کتب خانہ

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اُردو)

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب

تحفۃ المسلم

جلد ہشتم

شرح صحیح مسلم (اردو)

[illegible]

ترجمہ و فوائد مع شرح و مفردات محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام ابن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

صلاح الدین علی عبدالموجود

فواد عبدالباقی رحمہ اللہ

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء

مطبع: علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری

جلد ہفتم

کتاب الالفاظ تا کتاب الذکر (حدیث 5885 تا 6873)

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات

شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی
حافظ عبدالسلام بن محمد

تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش

تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری

مقدمہ وموسوعہ صلاح الدین علی عبدالموجود

ترقیم احادیث فواد عبدالباقی

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

(جلد ہفتم)

تحفۃ المسلم اردو شرح صحیح مسلم جلد ہفتم

تحفۃ المسلم

صحیح مسلم مترجم اُردو

جلد ہفتم

اس کتاب کے کل ابواب (01) اور (12) احادیث ہیں۔

42

كِتَابُ الشِّعْرِ

اشعار کا بیان

حدیث نمبر 5885 سے 5896 تک

۴۲...... كِتَابُ الشِّعْرِ

٤٢. اشعار کا بیان

[5885] ١ ـ(٢٢٥٥) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هِيهْ)) فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ ((هِيهْ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ ((هِيهْ)) حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ

[5885] ۔عمرو بن شرید رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں، امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں؟'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''سناؤ'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا: ''اور سناؤ'' پھر میں نے آپ کو ایک شعر سنایا تو آپ نے فرمایا: ''اور'' حتیٰ کہ میں نے آپ کو سو (۱۰۰) اشعار سنائے۔

[5886] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

[5886] ۔یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے سنائی کہ شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اچھے اشعار کا سننا جائز ہے، کیونکہ امیہ بن ابی صلت ایک جاہلی شاعر ہے، جو کتب مقدسہ کی تلاوت کرتا تھا، بت پرستی سے بیزار تھا اور ایک نبی کی آمد کی خبر دیتا تھا، بلکہ خود نبوت

[5885] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الشعر برقم (٣٧٥٨) انظر (التحفة) برقم (٤٨٣٦)
[5886] تقدم

کا امیدوار تھا، اس لیے توحید اور فکر آخرت پر مشتمل شعر کہتا تھا، اس لیے ایسے اشعار جو توحید، نعت رسول مقبول، مدح صحابی، دین اور اہل دین کے دفاع، فکرت آخرت اور اخلاق حسنہ کی تعلیم، نیکی کی ترغیب اور برائی سے نفرت دلانے والے ہوں، ان کا سننا اور سنانا جائز ہے، لیکن فحش اور بے حیائی کی تعلیم دینے والے، دین اور اہل دین کی مذمت اور اخلاق باختہ اشعار سننا اور سنانا جائز نہیں ہے، اس طرح اپنے اوپر شعر و شاعری کو سوار کر لینا کہ انسان فرائض کی پابندی، قرآن وسنت کے علم کی تحصیل اور یاد الٰہی سے ہی بیگانہ ہو جائے اور اسے آخرت کی فکر ہی نہ رہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

[5887] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنْ كَادَ لِيُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ((فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ))

[5887]۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شعر سننے کے تقاضا فرمایا، اس میں یہ اضافہ ہے، آپ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔'' ابن مہدی کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے اشعار میں اسلام لانے کے قریب تھا۔''

فائدہ:...... چونکہ وہ خود نبوت کا امیدوار تھا تو جب اس کی آرزو امید بر نہ آئی تو وہ آپ سے حسد کرنے لگا، اس لیے اسلام کی خوبیوں اور کمالات سے آگاہی کے باوجود مسلمان نہ ہوا، لیکن اشعار اچھے کہے۔

[5888] ٢-(٢٢٥٦) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ابى سلمة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ))

[5888]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عربوں نے جو بول بولے ہیں، ان میں بہترین کلام، لبید کا یہ شعر ہے۔
خبردار، اللہ کے سوا ہر چیز، فانی اور زوال پذیر ہے۔

[5887] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٨٤٦)

[5888] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٦)

فائدہ: ......لبید بن ربیعہ عامر ایک جاہلی شاعر اور شہسوار ہے، جس نے اسلام کا دور پایا اور بنو کلاب کے وفد میں شریک ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا، شعر و شاعری کو چھوڑ کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گیا۔

[5889] ٣-(. . . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سلمة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))

[5889] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچا بول، جو کسی شاعر نے بولا ہے، لبید کا یہ بول ہے، خبردار! اللہ کے سوا ہر چیز فانی اور زوال پذیر ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت، مسلمان ہو جاتا۔

[5890] ٤-(. . . .)و حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرحمن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))

[5890] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچا بول شعر جو کسی شاعر نے کہا ہے، یہ ہے، خبردار! اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے۔'' اور قریب تھا کہ ابن ابی صلت اسلام لے آتا۔

فائدہ: ......اللہ تعالیٰ کا وجود، ذاتی اور مستقل اور ازلی ہے اور ابد تک رہے گا، نہ وہ معدوم تھا، نہ معدوم ہو گا، کائنات میں ہر چیز کا وجود، پہلے نہ تھا، بعد میں اللہ کی تخلیق اور ایجاد سے اس کو وجود ملا، نہ وہ ازلی ہے اور نہ ذاتی ہے، بلکہ اس کا عطا کردہ ہے اور اس کے ارادہ اور مشیت کے ساتھ موجود اور برقرار ہے، جب وہ چاہے گا، وہ ختم ہو جائے گا، وہ مستقل نہیں ہے بلکہ محتاج ہے اور ذاتی حیثیت سے وہ بے حقیقت ہے، اس لیے اس کو باطل کا نام

[5889] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: ايام الجاهلية برقم (٣٨٤١) وفي الادب باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه برقم (٦١٤٦) وفي الرقاق باب: الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك برقم (٦٤٨٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في انشاد الشعر برقم (٢٨٤٩) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الشعر برقم (٣٧٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٧٦)

[5890] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٤٩)

دیا گیا، لیکن اس سے وحدت الوجود کا نظریہ کشید کرنا، ایک فضول اور بے کار کاوش ہے، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر اس سے وحدت الوجود کا اثبات ہوتا تو یہ نظریہ صحابہ و تابعین کے دور میں پیدا ہو چکا ہوتا، یہ تو ایک فلسفہ یا نظریہ ہے، جو الحاد اور زندقہ کا راستہ کھولتا ہے اگر اسلامی نظریہ ہوتا تو بے دینی کا راستہ ہموار نہ کرتا۔

[5891] ٥۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سلمة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَآءُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ))

[5891] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''سب سے سچا شعر جو شعراء نے کہا ہے، خبردار! ہر چیز اللہ کے سوا فانی ہے۔''

[5892] ٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سمعت

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)) مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ

[5892] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''سب سے سچا بول جو کسی شاعر نے بولا ہے، لبید کا قول ہے، خبردار، دنیا کی ہر چیز اللہ کے سوا فنا پذیر ہے۔'' آپ نے اس سے زائد نہیں کہا۔

[5893] ٧۔(٢٢٥٧)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صالح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ

[5893] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے پیٹ میں ایسی پیپ بھر جائے، جو اس کو بگاڑ دے، اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے۔''

حفص کی روایت میں ''یریه'' کا لفظ نہیں ہے۔

[5891] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٩)

[5892] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٩)

[5893] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٩)

مفردات الحدیث ❶ يَرِيه: جو اس کو بگاڑ دے۔ ❷ الوری: اس بیماری کو کہتے ہیں، جو پیٹ کو خراب کر دے یا اس کے پھیپھڑوں کو کھا جائے۔

فائدہ ...... انسان پر اشعار کا اس قدر غلبہ اور تسلط کہ وہ قرآن وسنت اور علوم شرعیہ کی تحصیل سے محروم ہو جائے اور یاد الٰہی اور فرائض سے غافل رہے ناپسندیدہ ہے، اگرچہ وہ اشعار اچھے ہی کیوں نہ ہوں، لیکن وہ اشعار، جو کفر و فسق کی تعلیم دیتے ہیں، جن میں کسی کی پگڑی اچھالی گئی ہو یا عشق ومحبت میں ڈوب کر کسی عورت کی مدح سرائی کی گئی، یا خلاف شریعت ہوں تو ایسے اشعار ہر حالت میں ناپسندیدہ اور مذموم ہیں۔

[5894] ٨-(٢٢٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا**))

[5894] - حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھرنا جو اس کو بگاڑ دے، اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔''

[5895] ٩-(٢٢٥٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلٰى مُصْعَبِ بْنِ الزبير

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا**))

[5895] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عرج مقام پر چل رہے تھے کہ اس دوران ایک شاعر سامنے آ کر شعر سنانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان کو پکڑو یا شیطان کو روکو، انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔''

[5894] طريق ابی بكر بن ابی شيبة اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: ما يكره ان يكون الغالب على الانسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقرآن برقم (٦١٥٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: ما يكره من الشعر برقم (٣٧٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٣٦٤) وطريق ابی سعيد الاشج اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: ما يكره من الشعر برقم (٣٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٦٨)

[5895] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی باب: ما جاء لان يمتلی جوف احدكم قيحا خير من ان يمتلی شعرا برقم (٢٨٥٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: ما يكره من الشعر برقم (٣٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (٣٩١٩)

١...... بَاب: تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ

باب ١: نردشیر (چوسر) کھیلنا حرام ہے

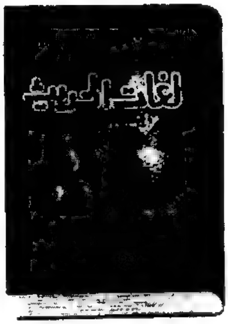
[5896] ١٠ ـ (٢٢٦٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بن بُرَيْدَةَ عن ابيه رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ))

[5896] ـ حضرت سلیمان بن بریدہ، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان نرد شیر کھیلتا ہے، گویا کہ وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبوتا ہے۔''

فائدہ:...... ایسے تمام کھیل جن میں ذہنی یا جسمانی ورزش نہیں ہے یا ان میں ورزش تو ہے، لیکن ان میں جوا اور قمار پایا جاتا ہے یا وقت کا ضیاع ہے یا وہ فرائض سے غافل کرتے ہیں اور انسان کے ذہن پر ہر وقت کھیل ہی سوار رہتا ہے اور کسی چیز کا اسے دھیان ہی نہیں رہتا، یہ سب کھیل ناجائز ہیں، اگرچہ سب کی حرمت یکساں نہیں، جتنا حرمت شریعت کو پامال کیا جائے گا، اتنا ہی وہ قبیح اور ناپسندیدہ ہوگا، لیکن اگر وہ کھیل صحت افزاء ہے یا جنگی مہارت میں ممد ومعاون ہے اور فرائض کی ادائیگی میں حائل نہیں ہے، جیسے دوڑ، گھڑ سواری، نیزہ بازی، اسلحہ کی ٹریننگ، رسہ کشی، کشتی وغیرہ جبکہ ان میں شرط یا جوا نہ پایا جائے تو یہ کھیل جائز ہوں گے، لیکن بیٹھ کر کھیلے جانے والے کھیل، جن میں وقت کا ضیاع کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، وہ درست نہیں ہیں۔

[5896] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی النهی عن اللعب بالنرد برقم (٤٩٣٩) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: اللعب بالنرد برقم (٣٧٦٣) انظر (التحفة) برقم (١٩٣٥)



ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحید الزماں کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جسکی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو ''انوار اللغۃ ملقب بہ وحید الغات'' کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحید الزماںؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (انڈیا) سے اسے ''اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی) سے شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں ''نعمانی کتب خانہ'' (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایانِ شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنّت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لیے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلفؒ نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لُغات سے استغنا کا باعث ہے۔
- علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔
- لغات الحدیث (چار جلد مکمل سیٹ) مبلغ 1620-00 روپے بذریعہ منی آرڈر ڈاک سے روانہ کر کے گھر بیٹھے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@gmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (04) اور (41) احادیث ہیں۔

43

كِتَابُ الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

حدیث نمبر 5897 سے 5937 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۳...... كِتَابُ الرُّؤْيَا

٤٣. خواب کا بیان

[5897] ١-(٢٢٦١)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزهرى

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيتُ أَبَاقَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

[5897] ۔حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خواب دیکھتا تو اس سے مجھے بخار کا لرزہ ہو جاتا، لیکن مجھ پر کپڑا نہیں ڈالا جاتا تھا، حتیٰ کہ میری ملاقات حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں اپنی کیفیت بتائی تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''پسندیدہ اور اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پراگندہ، ڈراؤنا خواب شیطان کی طرف سے ہے تو جب کسی کو ایسا خواب نظر آئے، جو اس کو ناگوار اور ناپسندیدہ ہو تو وہ بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے، اور اس کے شر و نقصان سے اللہ کی پناہ میں آئے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[5898] (...)و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيٰى ابْنَيْ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سلمة

[5897] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٠٠)

[5898] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطب باب: النفث فى الرقية برقم (٥٧٤٧) وفى التعبير باب: الرويا من الله برقم (٦٩٨٤) وفى باب: من راى النبى ﷺ فى المنام برقم (٦٩٩٥) ←

عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِهِمْ قَوْلَ اَبِیْ سَلَمَةَ کُنْتُ اَرٰی الرُّؤْیَا اُعْرٰی مِنْهَا غَیْرَ اَنِّیْ لَا اُزَمَّلُ

[5898]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن اس روایت میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بیان نہیں کیا گیا، میں خواب دیکھتا، اس سے مجھے بخار کا لرزہ چڑھ جاتا، لیکن مجھ پر کپڑا نہیں ڈالا جاتا تھا۔

[5899] (. . .) و حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا اُعْرٰی مِنْهَا وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ((فَلْیَبْصُقْ عَلٰی یَسَارِهٖ حِیْنَ یَهُبُّ مِنْ نَّوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

[5899]۔ امام صاحب یہی روایت تین اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں، دو اساتذہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے، اس سے مجھے بخار کا لرزہ چڑھ جاتا اور یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''جب وہ اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے بائیں پہلو پر تین دفعہ تھوکے۔''

فائدہ:...... اہل سنت کے نزدیک خواب کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سونے والے کے دل میں کچھ خیالات و تصورات پیدا کر دیتا ہے، جیسا کہ وہ جاگنے والے کے دل و دماغ میں بھی کچھ خیالات و تصورات پیدا کرتا ہے، نیند ہو یا بیداری، ہر جگہ اس کا تخلیقی عمل کام کرتا ہے اور یہ افکار و تصورات بعض حقائق کے لیے علامت ہوتے ہیں، مثلاً دودھ، علم کی علامت ہے اور لباس، دینداری، کی علامت ہے، لیکن جو خواب انسان کے لیے مسرت و شادمانی کا باعث ہوں، ان میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا، ان کا سبب اللہ کی طرف سے بشارت ہے اور جو خواب انسان کے لیے ناگواری اور ذہنی انتشار و پراگندگی کا باعث بنتے ہیں، وہ اگرچہ اللہ کی تخلیق ہیں، لیکن ظاہری طور پر ان میں شیطان کا دخل ہوتا ہے، اس لیے ان کو شیطان کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے اور ان میں امتیاز کے لیے عام طور پر اچھے خوابوں کو رویا کا اور برے خوابوں کو حلم کا نام دیا جاتا ہے۔

جن کا حل یہ ہے کہ انسان دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور پہلو بدل کر بائیں طرف تین دفعہ تھوک

← وفی باب: الحلم من الشیطان، فاذا حلم لیبصق عن یساره ولیستعذ بالله عزوجل برقم (٧٠٠٥) وفی باب: اذا رای ما یکره فلا یخبر بها ولا یذکرها برقم (٧٠٤٤) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی الرویا برقم (٥٠٢١) والترمذی فی (جامعه) فی الرویا باب: اذا رای فی المنام ما یکره ما یصنع برقم (٢٢٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٥)

[5899] تقدم تخریجه تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٨٥٨)

دے اور اعوذ باللہ پڑھے، اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، چونکہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اس علاج اور حل کا علم نہیں تھا، اس لیے خوف اور دہشت کی وجہ سے انہیں بخار کا لرزہ چڑھ جاتا، اگرچہ تپ زدہ کی طرح ان پر کپڑا نہیں ڈالا جاتا تھا۔ مختلف احادیث کو اگر سامنے رکھا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناگوار ذہن کو پراگندہ یا کبیدہ خاطر کرنے والا خواب نظر آنے کی صورت میں ایک انسان کو چھ کام کرنا چاہیے۔ (۱) اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (۲) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔ (۳) بائیں طرف تین دفعہ تھوکے۔ (۴) یہ خواب کسی کو نہ سنائے۔ (۵) اٹھ کر نماز پڑھے (۶) اور اپنا پہلو بدل لے۔

[5900] ۲۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ

ابا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أُبَالِيهَا

[5900]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے تو جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو تین دفعہ بائیں طرف تھوکے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں خواب کو اپنے لیے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری خیال کرتا تھا تو جب میں نے یہ حدیث سن لی تو اب مجھے خواب کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

[5901] (. . .) و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

[5900] تقدم تخريجه برقم (٥٨٥٨)
[5901] تقدم تخريجه برقم (٥٨٥٨)

[5901]۔امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ثقفی کی روایت میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، یقیناً میں خواب دیکھتا تھا، لیکن لیث اور ابن نمیر کی روایت میں، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا یہ سارا قول ہی موجود نہیں ہے، ابن رمح کی روایت میں یہ اضافہ ہے،''وہ اس پہلو کو بدل لے، جس پر لیٹا ہوا تھا۔''

[5902] ۳۔(...)وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ))

[5902]۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے تو جس نے خواب دیکھا اور اس کا کچھ حصہ اس پر ناگوار گزرا تو وہ بائیں طرف تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ میں آئے، وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے، کسی کو نہ بتائے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے اور صرف اس کو بتائے، جو اس سے محبت کرتا ہو۔''

[5903] ٤۔(...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سعيد

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى ((الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

[5903]۔حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتا تو میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا، انہوں نے کہا، میں بھی خواب دیکھتا، جو مجھے بیمار کر دیتا، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اس کو بتائے جو اس سے محبت کرتا ہے اور اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اور شیطان کے شر اور خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی کو نہ بتائے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[5902] تقدم تخريجه برقم (٥٨٥٨)
[5903] تقدم تخريجه برقم (٥٨٥٨)

فائدہ :...... لَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ: اگر انسان اپنے سے محبت کرنے والے کو خواب بتائے گا تو وہ پورے حزم و احتیاط کے ساتھ، محبت کے تقاضوں کے مطابق، اچھی تعبیر لگائے گا، جو انسان کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث بنے گی، لیکن اگر کسی ایسے شخص کو خواب سنائے گا، جو اس کو پسند نہیں کرتا تو وہ بلا تامل یا حسد اور بغض کی بنا پر غلط تعبیر لگائے گا، جو انسان کے لیے غم و حزن یا پریشانی کا باعث بنے گی اور اگر ناگوار خواب کی صورت میں بائیں طرف تین دفعہ تھوکے گا اور اعوذ باللّٰہ من شر الشیطان و شرها، اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے پڑھے گا تو وہ خواب اس کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بنے گا اور اگر کسی کو بتائے گا اور وہ اس کی ناگوار تعبیر لگا دے گا تو یہ تعبیر اس کے لیے غم و اندوہ کا باعث بنے گی، نیز بعض دفعہ تعبیر، پہلے تعبیر لگانے والے کی تعبیر کے مطابق ہوتی ہے، اس لیے اس کو تعبیر، کسی نیک اور محبت کرنے والے مُعَبِّر سے لگوانی چاہیے۔

[5904] ٥-(٢٢٦٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِى كَانَ عَلَيْهِ))

[5904] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ناگوار خواب دیکھے تو بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اور تین دفعہ اللہ سے شیطان (کے شر) سے پناہ مانگے اور جس پہلو پر تھا، اس کو بدل لے۔''

[5905] ٦-(٢٢٦٣)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ الْمَكِّىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَاِنْ رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِى الدِّينِ)) فَلَا اَدْرِى هُوَ فِى الْحَدِيثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ [انظر:٥٩١١]

[5904] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: ما جاء فى الرويا برقم (٥٠٢٥) وابن ماجه فى (سننه) فى الرويا باب: من راى رويا يكرهها برقم (٣٩٠٨) انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٧)

[5905] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: ما جاء فى الرويا برقم (٥٠١٩) والترمذى فى (جامعه) فى الرويا باب: ان رويا المومن من ستة واربعين جزاه من النبوة برقم (٢٢٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٤٤)

[5905] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب زمانہ قریب ہو جائے گا، مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے اچھا خواب تم میں سے اسی کا ہوگا، جو سب سے سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب، نبوت کے اجزاء میں سے پینتالیسواں جز ہے، اور خواب تین قسم کے ہیں، اچھا خواب تو اللہ کی طرف سے بشارت ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غم زدہ کرنے کے لیے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ ہے جو انسان کی خود کلامی کا نتیجہ ہے، یعنی اس کے خیالات وتصورات کا پرتو ہے، سو اگر تم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے اور لوگوں کو خواب نہ بتائے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔'' بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔'' راوی عبد الوہاب ثقفی کہتے ہیں، معلوم نہیں آخری بات حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کا قول ہے۔

فائدہ:...... إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ: جب زمانہ قریب ہو جائے گا، کی تفسیر میں مندرجہ ذیل اقوال ہیں:

۱۔ اس سے مراد دن اور رات کا موسم بہار میں تقریباً برابر برابر ہونا ہے، جب کہ انسان کی چاروں خلطیں، خون، بلغم، سودا اور صفراء کے اعتدال وتوازن کی وجہ سے طبائع میں اعتدال ہوتا ہے تو خواب بھی سچے نظر آتے ہیں۔

۲۔ جب وقوع قیامت کا زمانہ قریب آ جائے گا، اصحاب علم وفضل بہت کم رہ جائیں گے۔ فتنہ وفساد کے باعث دین کے آثار اور امتیازات مٹ جائیں گے اور مسلمان دینی معلومات کے محتاج ہوں گے تو ایسے حالات میں سچے خوابوں کے ذریعہ ان کی راہنمائی کی جائے گی۔

۳۔ قرب قیامت کی بنا پر جب زمانہ بہت تیزی سے گزرے گا، سال، مہینہ کے برابر محسوس ہوگا اور ماہ، ہفتہ کے برابر ہوگا اور ہفتہ ایک دن کی طرح گزر جائے گا۔

۴۔ مہدی علیہ السلام کے نزول کے سبب دنیا میں عدل وانصاف اور امن وسکون برپا ہوگا اور رزق کی فراوانی اور خوشحالی کی بنا پر، گزرنے والے دنوں کو پتہ ہی نہیں چلے گا۔

۵۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے والے لوگ، جن میں آپس میں پیار ومحبت ہوگا، عداوت ونفرت ختم ہو جائے گی اور وہ سچ بولیں گے، ان کے خواب بھی سچے ہوں گے اور ان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، کیونکہ جب کاد پر نفی داخل ہو تو اس سے مراد بالکلیہ نفی ہوتی ہے کہ یہ نہیں ہوگا، اس لیے لم تکد رؤیا المسلم تکذب کا معنی ہوگا۔ صحیح مسلمانوں کا کوئی خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا، تم میں سے سچے خواب انہیں کے ہوں گے، جو سچ بولتے ہوں گے، کیونکہ سچا مسلمان جھوٹ نہیں بولتا، اس لیے اس کا دل روشن ہوتا ہے اور علم وشعور اور آگاہی کا ملکہ صحیح ہوتا ہے، اس لیے اس پر صحیح باتوں کا عکس پڑتا ہے، جھوٹے کا دل فاسد اور سیاہ ہوتا ہے، اس لیے اس پر معانی اور مطالب کا صحیح عکس نہیں پڑتا، اس لیے اس کا خواب بھی عموماً پراگندہ خیالی پر مبنی ہوتا ہے، سچے انسان کا خواب بہت کم پراگندہ خیالی کا شکار ہوتا ہے۔

رُؤیا المُسلِم جُزءٌ مِن خَمسٍ وَاَربَعِینَ جزأ مِنَ النُّبُوَّۃ: صحیح مسلمان کا خواب نبوت کو پینتالیسواں حصہ ہے، عام روایات کی رو سے چھیالیسواں حصہ ہے، بعض کی رو سے سترھواں حصہ ہے، بعض روایات میں اس سے کم وبیش حصے آئے ہیں اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس میں پندرہ اقوال آئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا نبی بہت سی صفات سے متصف ہوتا ہے اور اس کی ایک صفت یہ بھی ہے، اس کو سچے خواب نظر آتے ہیں، جن کے ذریعہ اس کو کس چیز کا قطعی اور یقینی علم دے دیا جاتا ہے اور اب بھی بعض سچے مسلمانوں کو خواب کے ذریعہ صحیح معلومات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے، لیکن اس میں قطعیت اور یقین نہیں ہوتا اور خواب دیکھنے والے کے اعتبار سے اس کے اندر یقین و وثوق کی نسبت بدلتی رہتی ہے، اس لیے آپ نے بھی مختلف نسبتیں بیان کی ہیں، لیکن یہ بات طے ہے کسی کے اندر، اگر نبوت کا کوئی وصف کمی وبیشی کے ساتھ پایا جاتا ہے تو وہ نبی نہیں بن جاتا، بعض حیوانوں میں انسان کی بعض صفات پائی جاتی ہیں تو وہ انسان نہیں بن جاتے، جس طرح بعض انسانوں میں حیوانی صفات پائی جاتی ہیں تو وہ حیوان نہیں بن جاتے اور عام طور پر علماء نے چھیالیسویں حصہ کو ترجیح دی ہے، کیونکہ آپ کے تیئس سال دور نبوت سے پہلے، چھ ماہ آپ کو سچے خواب نظر آتے رہے ہیں، پھر وحی کا آغاز ہوا، اس طرح خوابوں کی نسبت چھیالیسواں حصہ ٹھہرے۔''

[5906] (. . .) و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَنْ اَیُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیثِ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ فَیُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّینِ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِینَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5906]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے خواب میں بیڑی نظر آنا پسندیدہ ہے اور طوق کا نظر آنا ناپسند ہے اور بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5907] (. . .) حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ محمد عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِیثَ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیهِ النَّبِیَّ ﷺ

[5907]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، جب زمانہ قریب آ جائے گا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف نہیں کی۔

[5906] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الرویا باب: ما جاء فی رویا النبی ﷺ المیزان والدلو برقم (۲۲۹۱) انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٥٢)

[5907] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۲٤)

[5908] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5908]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی اور اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی آخر تک درج کر دیا کہ میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور یہ بیان نہیں کیا، ''خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5909] ۷۔(۲۲۶۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ))

[5909] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5910] (. . .)و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ

[5910]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5911] ۸۔(۲۲۶۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) [راجع:٥٩٠٥]

[5908] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: القيد في المنام برقم (٧٠١٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٩٤)

[5909] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: الرويا الصالحة جزء من ستة واربعين جزاء من النبوة برقم (٦٩٨٨) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الرويا برقم (٥٠١٨) والترمذي في (جامعه) في الرويا باب: ان رويا المومن جزء من ستة واربعين جزا من النبوة برقم (٢٢٧١) انظر (التحفة) برقم (٥٠٦٩)

[5910] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٢)

[5911] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الرويا باب: الرويا الصاحة يراها المسلم او ترى له برقم (٣٨٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٨٤)

[5911] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن کا خواب، نبوت کے چھیالیس میں سے ایک جزء ہے۔''

[5912] (. . .) و حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ ابى صالح

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْ تُرٰى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5912] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان خواب خود دیکھے یا اس کے بارے میں دکھایا جائے'' اور ابن مسہر کی روایت میں ہے، ''اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5913] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا اَبُو سلمة

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5913] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک آدمی کا خواب، نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5914] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5914] ۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے، یحییٰ بن ابی کثیر ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5915] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ منبه

[5912] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٣) وبرقم (١٢٤٤٢)

[5913] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٨٢)

[5914] طريق محمد بن المثنى وطريق احمد بن المنذر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٠٩) وبرقم (١٥٣٦٨)

[5915] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٥)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ اَبِی کَثِیرٍ عَنْ اَبِیهِ

[5915]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح بیان کرتے ہیں۔

[5916] ۹۔(۲۲۶۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی قَالَا جَمِیعًا حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِینَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5916]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[5917] (. . .)و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5917]۔امام دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5918] (. . .)و حَدَّثَنَاه قُتَیْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَیْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ یَعْنِی ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِی حَدِیثِ اللَّیْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ((جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِینَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ))

[5918]۔امام صاحب تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیث کی روایت ہے، نافع رحمہ اللہ نے کہا، میرا خیال ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، (نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔)

ا...... بَاب:قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی

باب ۱: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ''جس نے خواب میں مجھ دیکھا، واقعی اس نے مجھے دیکھا''

[5919] ۱۰۔(۲۲۶۶)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیعِ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ محمد

[5916] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: الرویا الصالحة یراها المسلم او تری له برقم (۳۸۹۷) انظر (التحفة) برقم (۷۹۵۷)

[5917] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۶)

[5918] طریق قتیبة وطریق ابن رافع تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳۱۳) وبرقم (۷۷۱۵)

[5919] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۲٤)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی))

[5919]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا، واقعی اس نے مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔''

[5920] ۱۱۔(. . .) و حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الْیَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِی فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِی))

[5920]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ یقیناً مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا، شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔''

فائدہ ...... مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ: آپ کی رؤیت (آپ کو دیکھنا) کے بارے میں دو نظریات ہیں، (۱) امام محمد بن سیرین، امام بخاری، قاضی عیاض اور ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے، اس حدیث کا تعلق، اس رویت سے ہے، جس میں خواب دیکھنے والا، آپ کو آپ کی مشہور و معروف شکل و صورت میں دیکھتا ہے۔

(۲) ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے، آپ کے دیدار کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ خواب دیکھنے والا، آپ کو اپنی اصلی معروف اور مشہور شکل و صورت میں دیکھے، اگر دیکھنے والے کو آپ کے ہونے کا یقین ہو جاتا ہے تو آپ کسی بھی شکل و صورت میں نظر آئیں، آپ ہی ہوں گے۔

فَقَدْ رَآنِیْ: بعض حضرات کے نزدیک، دیکھنے والے نے آپ ہی کی ذات مقدسہ کو دیکھا اور بعض کے نزدیک آپ کی مثال و صورت کو دیکھا اور قاضی ابن العربی مالکی کا خیال ہے، جس نے آپ کو آپ کی معروف صفات میں دیکھا، اس نے آپ کی ذات کو دیکھا، جس نے کسی اور صفت میں دیکھا، اس نے آپ کی مثال اور عکس دیکھا اور

[5920] طریق ابی سلمة عن ابی قتادة اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التعبیر باب: من رای النبی ﷺ فی المنام برقم (٦٩٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٦) وطریق ابی سلمة عن ابی هریرة اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التعبیر باب: من رای النبی ﷺ فی المنام برقم (٦٩٩٣) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی الرؤیا برقم (٥٠٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٠)

بقول امام غزالی، دیکھنے والا، ہر صورت اور ہر حالت میں آپ کے عکس کو دیکھتا ہے، وہ آپ کی روح یا شخصیت نہیں دیکھتا۔ (عمدۃ القاری ج ۲ص ۱۵۵)۔

لیکن خواب کی حالت میں آپ اگر کسی چیز کی خبر دیں یا امر اور نہی فرمائیں تو چونکہ اس میں خواب دیکھنے والے کے فہم وفراست اور تخیل کا اثر ہوتا ہے، اس لیے وہ قرآن وسنت کے مطابق ہونے کی صورت میں تو قابل عمل ہوگا اور مخالف ہونے کی صورت میں، اس کا اپنا تخیل اور تصور ہوگا، جیسا کہ ایک آدمی نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے خواب میں فرمایا ہے، "شراب پیو۔" تو امام علی متقی مصنف کنز العمال نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے تو شراب نہ پیو فرمایا، لیکن شیطان نے تیرے خیال تصور میں، شراب پیو، ڈال دیا، کیونکہ تو شراب پیتا ہے، (فیض الباری ج ۱ ص۲۰۳) اور خواب میں آپ کو دیکھنے سے کوئی صحابی بھی نہیں بنے گا، کیونکہ صحابی وہی ہے جس نے آپ کا دیدار، عام ویدار کی طرح آپ کی زندگی میں مسلمان ہونے کی حالت میں کیا ہو، ہاں جس نے آپ کی زندگی میں آپ کو خواب میں دیکھا، اس کو بیداری کی حالت میں آپ کو دیکھنے کا موقعہ مل جائے گا تو وہ صحابی بن جائے گا، سیرانی فی الیقظہ کا یہی مفہوم ہے۔

لیکن اگر آپ کی زندگی کے بعد خواب میں دیکھا، پھر آپ کو بیداری میں بھی دیکھ لیا، جیسا کہ علامہ آلوسی کا دعویٰ ہے کہ خواب میں زیارت کرنے والوں کو آپ کی زیارت بیداری میں بھی ہوئی۔ (روح المعانی ج ۲۲ طبع ۴ ص ۳۶) تو پھر یہ انسان صحابی نہیں ہوگا۔ امام شعرانی نے لکھا ہے، میں نے نبی اکرم ﷺ سے آٹھ رفقاء کے ساتھ بیداری میں صحیح بخاری پڑھی ہے۔ (فیض الباری ج ۱ ص۲۱۴)۔ لیکن عجیب بات ہے، بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خواب میں انہیں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور بعد میں انہیں بیداری میں زیارت ہوئی اور جن امور میں وہ پریشان تھے، انہوں نے ان امور سے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اور آپ نے ان کی تشویش دور فرمائی اور ان امور کی اچھی طرح وضاحت فرمائی، جبکہ صورت حال یہ ہے، خلفائے راشدین اہل بیت صحابہ کرام اور فقہاء و تابعین، ائمہ اربعہ بہت سے امور میں آپس میں مخالف تھے، بعض جگہ معاملہ نے طول بھی پکڑا، لیکن آپ بیداری میں کسی کو نہیں ملے، نہ آپ نے ان کے اختلاف کو دور فرمایا اور ان کی راہنمائی کی، کم از کم آپ، حضرت فاطمہ کا حضرت ابوبکر سے وراثت کے مسئلہ میں اختلاف حل فرماتے، جنگ جمل اور جنگ صفین میں مسلمانوں کی راہنمائی فرماتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی اور حضرت معاویہ کو اس مشکل سے نکلنے کی صورت بتاتے، قاتلین عثمان کا قضیہ حل کر دیتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو فیوں کی بے وفائی سے آگاہ فرماتے، ان عزیز واقارب اور رفقاء سے تو ملاقات نہیں فرمائی لیکن بعد والوں سے باعث فہم گفتگو کر کے ان کی پریشانی دور فرماتے رہے۔

[5921] (۲۲٦۷)وَقَالَ: فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ رَأٰنِی فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ"

[5921] ۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق (صحیح خواب) دیکھا۔''

[5922] (...)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَآءً مِّثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

[5922] ۔ امام صاحب مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5923] ۱۲۔(۲۲٦۸)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابی الزبیر

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ فِيْ صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ))

[5923] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نیند میں مجھے دیکھا، واقعی مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ میری شکل کی نقل اتارے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اگر کسی کو پراگندہ خواب نظر آئے تو وہ اپنے ساتھ نیند میں شیطان کے کھلنڈرے پن کا کسی سے اظہار نہ کرے۔''

[5924] ۱۳۔(...)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِي))

[5924] ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نیند میں مجھے دیکھا، واقعی مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ میری مشابہت اختیار کرے۔''

[5921] تقدم تخریجه

[5922] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۵۸۸۰)

[5923] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: رویة النبی ﷺ فی المنام برقم (۳۹۰۲) انظر (التحفة) برقم (۲۹۱٤)

[5924] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۱۲)

٢...... بَاب: لَا یُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِیْ الْمَنَامِ

باب ۲: نیند میں شیطان کی اپنے ساتھ چھیڑ خانی کی خبر کسی کو نہ دے

[5925] ١٤۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ ابی الزبیر

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَائَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهٗ فَزَجَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَقَالَ ((لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِكَ فِیْ الْمَنَامِ))

[5925]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک اعرابی کو جس نے آپ کے پاس آ کر کہا، میں نے خواب دیکھا ہے، میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا، ''اپنے ساتھ نیند میں شیطان کی چھیڑ خانی کی خبر کسی کو نہ دو۔''

فائدہ:......سر کٹنے کی تعبیر، خواب دیکھنے والے کے حالات کے اختلاف کی بنا پر مختلف ہوسکتی ہے، امام مازری کہتے ہیں یہ پراگندہ خواب بھی ہوسکتا ہے، جس کا مقصد انسان کو رنج والم میں مبتلا کرنا ہوتا ہے اور اس کا مقصد نعمت اور خوش حالی سے محرومی بھی ہوسکتا ہے، یہ بھی تعبیر ہوسکتی ہے کہ اس کا سردار اور آقا فوت ہو جائے گا، اس کا اقتدار ختم ہو جائے اور اس کے تمام حالات تبدیل ہو جائیں گے لیکن اگر یہ خواب دیکھنے والا غلام ہو تو یہ تعبیر ہوسکتی ہے کہ وہ آزاد ہو جائے گا اگر بیمار دیکھے تو وہ شفایاب ہو جائے گا، اگر مقروض دیکھے تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا اگر اس نے حج نہیں کیا تو وہ حج کرے گا اگر یہ پریشان حال دیکھے تو اسے مسرت ملے گی، اگر خوف زدہ دیکھے تو اسے امن حاصل ہوگا ابن قتیبہ نے اپنی کتاب "اصول العبارة" میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اسے اپنی ایک آنکھ سے دیکھ رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ہنس کر فرمایا، کس آنکھ سے دیکھ رہا تھا؟ کچھ عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور لوگوں نے خواب کی تعبیر یہ لگائی کہ سر آپ تھے اور اس کی طرف دیکھنا آپ کی سنت کی پیروی ہے۔(تکملہ ج ۴ ص ۴۵۵)۔

[5926] ١٥۔(. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سفیان عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ

[5925] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: من لعب به الشیطان فی منامه فلا یحدث به الناس برقم (٣٩١٣) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٥)

[5926] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: من لعب به الشیطان فی منامه فلا یحدث به الناس برقم (٣٩١٢) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٨)

رَاْسِی ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلٰی اَثَرِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَعْرَابِیِّ ((لَا تُحَدِّثُ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِیْ مَنَامِكَ)) وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ ((لَا يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِیْ مَنَامِهٖ))

[5926] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جنگلی شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کچل دیا گیا ہے یا الگ کر دیا گیا ہے اور وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں تیزی سے اس کے پیچھے بھاگتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے بدوی سے فرمایا ''شیطان نے نیند میں تیرے ساتھ چھیڑ خانی کی ہے، لوگوں کو اس کے بارے میں نہ بتاؤ۔'' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بعد میں، میں نے آپ سے یہ خطاب سنا، ''تم میں سے کوئی نیند میں اپنے ساتھ شیطان کی چھیڑ خانی کا ذکر نہ کرے۔''

[5927] ١٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِی قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَالَ ((اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِیْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِی بَكْرٍ ((اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ))

[5927] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے نیند میں دیکھا ہے، گویا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان اس کی نیند میں اٹھکیلیاں کرے تو لوگوں کو نہ بتائے۔'' اور ابوبکر کی روایت میں، شیطان کا لفظ نہیں ہے، صرف اتنا ہے، ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ اٹھکیلی کی جائے۔''

٣...... بَاب: فِیْ تَاْوِيْلِ الرُّؤْيَا

باب ٣: خواب کی تعبیر

[5928] ١٧۔(٢٢٦٩)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

[5927] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٨٨٥)

[5928] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التعبير باب: من لم ير الرويا لاول عابر اذا لم يصب برقم (٧٠٤٦) وفی باب: رويا الليل برقم (٧٠٠٠) وابو داود فی (سننه) فی الايمان←

انّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِينُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوصَلُ لَهٗ فَيَعْلُو بِهٖ فَاَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا)) قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي اَخْطَاْتُ قَالَ ((لَا تُقْسِمْ))

[5928] ۔حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، ایک دوسرے استاد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں آج رات خواب میں دیکھتا ہوں، ایک سائبان سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے اپنے چلو میں اس سے لے رہے ہیں تو کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں، جو آسمان سے زمین تک پہنچ رہی ہے، سو میں دیکھتا ہوں، آپ نے رسی کو پکڑ لیا اور اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے اسے

←والنذور باب: في القسم هل يكون يمينا برقم (٣٢٦٧) وبرقم (٣٢٦٩) وفي السنة باب: في الخلفاء برقم (٤٦٣٣) وابن ماجه في (سننه) في تعبير الرويا باب: تعبير الرويا برقم (٣٩١٨) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٨)

پکڑا اور اوپر چڑھ گیا، پھر اسے ایک اور آدمی نے پکڑا تو اس کے لیے رسی ٹوٹ گئی، پھر اس کے جوڑ دی گئی تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر نثار، اللہ کی قسم! آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اس خواب کی تعبیر لگاؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی تعبیر بیان کرو۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، رہا، سائبان تو وہ اسلام کا سائبان ہے، رہا اس سے ٹپکنے والا، گھی اور شہد تو قرآن ہے اور اس کی شرینی اور نرمی، رہا لوگوں کا اس سے چلو بھرنا تو قرآن زیادہ یا کم سیکھنا ہے، رہی آسمان سے زمین تک پہنچنے والی رسی تو وہ حق ہے، جس پر آپ قائم ہیں، آپ اس کو اپناتے رہیں گے، سو اللہ آپ کو اس کے ذریعہ اوپر اٹھائے گا، پھر آپ کے بعد اس کو ایک آدمی لے گا (دین پر چلے گا) اور اس کے ذریعہ بلند ہو جائے گا، پھر اس کو ایک اور آدمی اپنائے گا، وہ اس کے ذریعہ اوپر چڑھ جائے گا، پھر اس دین پر ایک اور آدمی چلے گا تو اس کے لیے یہ رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو اوپر چڑھ جائے گا تو اے اللہ کے رسول! آپ پر میرا باپ قربان، آپ مجھے بتائیں، میں صحیح تعبیر بیان کی یا چوک گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ تعبیر تو نے صحیح بیان کی ہے اور کچھ چوک گئے ہو۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! آپ میری چوک سے مجھے ضرور آگاہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم نہ اٹھاؤ۔''

مفردات الحدیث

❶ ظُلَّة: سائبان، بادل کا ٹکڑا۔ ❷ تنطفُ: ٹپک رہا ہے، قطرہ قطرہ گر رہا ہے۔ ❸ یتکفَّفُون: لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے ہیں۔ ❹ لَتَدَ عَنِّي فَلَا عَبُرَنَّهَا: آپ مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے کے لیے چھوڑ دیں گے، تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیں گے، جس سے معلوم ہوتا ہے، بڑے کی موجودگی میں چھوٹا اس کی اجازت سے، اپنی معلومات بیان کرسکتا ہے۔

فائدہ :...... اس خواب کی تعبیر میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہاں صحیح تعبیر بیان کی اور کس جگہ چوک گئے، اس کے بیان میں علماء میں اختلاف ہے، لیکن اس کے بارے میں صحیح موقف اور درست رائے یہی ہے کہ اس سے تعرض نہ کیا جائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرنا مناسب خیال نہیں فرمایا تو ہمیں اس کی وضاحت کی کیا ضرورت ہے، نیز اگر صدیق جیسی شخصیت چوک سکتی ہے، تو ہم صحت وصواب تک پہنچنے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟ بقول مولانا صفی الرحمٰن رحمہ اللہ سبب واصل کو حق سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ حق پر تو قیامت تک ایک گروہ قائم رہے گا اور خلفائے ثلاثہ کے بعد حضرت علی بھی حق پر تھے بلکہ اس سے مراد خلافت علی منہاج النبوۃ اور اور امت کا ان کے خلافت پر اتفاق ہے حضرت عثمان کی مخالفت ہوئی ان کہ خلافت سے معزول کرنا چاہا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے خلفیہ کی حالت میں ان کو شہید کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفیہ برحق تھے لیکن ان پر امت کا اتفاق نہیں ہو سکا۔

اس لیے آپ نے امت کی مصلحت کے لیے آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قسم دینے کے باوجود غلطی کی نشان دہی نہیں کی۔ (منة المنعم ج ٤ ص ١٧۔١٨ کا حاشیہ)

[5929] (. . .) و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی رَاَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فِی الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ

[5929]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ احد سے واپسی کے وقت ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے ایک بادل کا سایہ دار ٹکڑا دیکھا ہے، جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[5930] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عتبة

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ اَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّی اَرَی اللَّیْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ

[5930]۔ حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عبد الرزاق رحمہ اللہ کہتے ہیں، معمر رحمہ اللہ بعض دفعہ، ابن عباس سے بیان کرتے اور بعض دفعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، میں آج رات ایک سائبان دیکھتا ہوں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5931] (. . .) و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِیْرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰه

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ ((مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ)) قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ

[5931]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دفعہ اپنے ساتھیوں سے فرماتے، ''تم میں سے جس نے خواب دیکھا ہے تو وہ بیان کرے، میں اس کے لیے، اس کی تعبیر لگاؤں۔'' تو ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے ایک سائبان دیکھا ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا راویوں نے بیان کیا ہے۔

[5929] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٨٨٧)

[5930] تقدم تخریجه برقم (٥٨٨٧)

[5931] تقدم تخریجه برقم (٥٨٨٧)

۴...... بَابُ: رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ

باب ٤: نبی اکرم ﷺ کے خواب

[5932] ۱۸ ۔(۲۲۷۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ))

[5932] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک رات میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں تو ہمارے پاس ابن طاب کی تازہ کھجوروں میں سے کھجوریں لائی گئیں تو میں نے تعبیر لگائی، دنیا میں ہمارے لیے رفعت ہے اور آخرت میں اچھا انجام اور ہمارا دین پختہ اور مکمل ہو گیا ہے۔''

مفردات الحدیث ☆ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ: ابن طاب ایک مدنی آدمی ہے، جس کی طرف کھجوروں کی ایک قسم منسوب ہے، جس کو مختلف نام دیئے جاتے تھے۔ رُطَبُ ابنِ طَابٍ، تَمْرُ ابنِ طَابٍ، عِذْقُ ابنِ طَابٍ، عُرْجُوْنُ ابنِ طَابٍ۔

فائدہ :...... خواب کی تعبیر بیان کی مختلف صورتیں ہیں:

۱۔ بعض دفعہ الفاظ سے اخذ کیا جاتا ہے، جیسا کہ آپ نے عقبہ بن رافع کے گھر میں ہونے کی بنا پر، رافع سے رفعت اور بلندی نکال لی، عقبہ سے آخرت کا انجام اخذ کر لیا، رُطب جو آہستہ آہستہ تدریجا پکتی ہیں اور دل کے لیے شیریں اور سہل ہوتی ہیں، شریعت اور دین کی تکمیل اخذ کر لی، کیونکہ دین سہل اور آسان ہے اور آہستہ آہستہ پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔

۲۔ خواب کی شکل وصورت سے ملتی جلتی صورت نکال لی جاتی ہے، خواب میں کسی کو پڑھاتے دیکھا تو معلوم ہوا، اگر صاحب علم ہے تو قاضی بنے گا، اقتدار حاصل ہوگا، اولاد ملے گی، کسی محکمہ کا رئیس ہوگا۔

۳۔ خواب میں نظر آنے والی چیز کا مقصد اور مراد کے مطابق تعبیر ہوگی، سفر کر رہا ہے تو سفر درپیش ہوگا، منڈی گیا ہے تو کمائی کرے گا، گھر بنا رہا ہے تو شادی ہو گی یا خادمہ ملے گی۔

۴۔ جس لفظ کا مصداق قرآن وسنت، کلام عرب، جاہلی اشعار، حکیمانہ کلام یا لوگوں کے کلام میں معروف ہے، وہی مراد ہوگا، جیسے خشبیہ لکڑی کی تعبیر منافق ہے، کیونکہ قرآن نے منافقوں کو خُشُبٌ مُسَنَّدَہ، کہا ہے، فارہ (چوہیا) سے مراد

[5932] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الرؤيا برقم (٥٠٢٥) انظر (التحفة) برقم (٣١٦)

فاسق ہوگا، کیونکہ آپ نے اس کو فُوَیْسِقَۃ کا نام دیا ہے، زجاجۃ سے مراد عورت ہے، بعض شعروں میں عورت کو اس سے تعبیر کیا گیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے عورتوں قواریر کا نام دیا۔ (تکملہ ج۴ ص ۴۶۱۔۴۶۲)۔

[5933] ۱۹۔(۲۲۷۱)و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ))

[5933]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے دو آدمیوں نے کھینچا، ایک دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے مسواک ان میں سے چھوٹے کو دے دینی چاہی، سو مجھے کہا گیا، بڑے کو دو تو میں نے اسے بڑے کے حوالہ کر دی۔''

فائدہ ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کسی چیز کے دیتے وقت لوگوں کے مقام و مرتبہ اور حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہیے، مسواک بڑے کی ضرورت ہے، کھانے پینے کی دعوت میں بڑے مقدم ہوں گے، لیکن اگر مجلس میں چھوٹے بڑے بیٹھے ہوں تو آغاز دائیں طرف سے ہوگا، ادھر بیٹھنے والا چھوٹا ہو یا بڑا۔

[5934] ۲۰۔(۲۲۷۲)حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي اِلَى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَاَيْتُ فِيهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ))

[5933] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: دفع السواك الى الاكبر برقم (٢٤٦) ومسلم في الزهد باب: مناولة الاكبر برقم (٧٤٣٢) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٩)

[5934] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٢٢) وفي المغازي باب (١٠) برقم (٣٩٨٧) وفي باب: من قتل المسلمين يوم احد برقم (٤٠٨١) وفي التعبير باب: اذا راى بقرا تنحر برقم (٧٠٣٥) وفي باب: اذا هز سيفا في المنام برقم (٧٠٤١) وابن ماجه في (سننه) الرؤيا باب: تعبير الرؤيا برقم (٣٩٢١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٣)

[5934] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجوریں وافر ہیں تو میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے اور وہ یثرب کا شہر نکلا اور میں نے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا تو اس سے مراد وہ مصیبت نکلی، جس سے مسلمان احد کے دن دوچار ہوئے، پھر میں نے اس کو دوبارہ ہلایا تو وہ انتہائی عمدہ حالت کی طرف لوٹ آئی تو اس سے مراد اللہ کی عطا کردہ فتح اور مسلمانوں کا اجتماع نکلا، اور اس میں، میں نے ایک گائے دیکھی اور اللہ کا فیصلہ ہی بہتر ہے تو اس سے مراد مومنوں کا گروہ ہے، جو احد کے دن شہید ہوا اور خیر سے مراد وہ خیر ہے، جو بعد میں حاصل ہوئی یا اللہ نے عطا کی اور لڑائی میں جم جانے کا وہ بدلا، جو اللہ نے ہمیں بدر کے بعد عطاء فرمایا۔''

فائدہ :...... ہجر اور یمامہ، یمن کی طرف دو علاقے ہیں، جہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، خواب کی تعبیر میں، اجتہاد کو دخل ہے، اس لیے اس میں غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے، انبیا کا خواب وحی ہوتا ہے، لیکن اگر وحی میں اس کی پوری تفصیل نہ ہو تو پھر اس میں اجتہاد کی بنا پر غلطی ہو سکتی ہے، آپ کو وحی کے ذریعہ یہ بتایا گیا کہ آپ ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کریں گے، جہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، لیکن وحی میں اس علاقہ کی تعیین نہیں کی گئی، اس لیے آپ نے یہ خیال فرمایا کہ اس سے مراد یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے، لیکن بعد میں یہ حقیقت کھلی کہ اس سے مراد، مدینہ ہے، جس کو لوگ یثرب کہتے تھے اور خواب میں تلوار کا ٹوٹنا اس سے مراد وہ غم وحزن ہے، جو مسلمانوں کو آپ کے چہرہ مبارک کے زخمی ہونے اور آپ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہنچا اور بقر کے اندر خود کاٹنے کا مفہوم موجود ہے اور وہ آپ کو ذبح ہوئے دکھائی گئی، اس لیے اس سے مراد، احد کے شہداء ہوئے اور اس خواب میں واللہ خیر کا جملہ آپ کی اور مسلمانوں کی تسلی وتشفی اور جمعیت خاطر کے لیے تھا کہ مسلمانوں کی شہادت، خیر وخوبی کا باعث ہوگی اور جنگ احد کے فوراً بعد مسلمانوں کا کفار کے تعاقب میں نکلنا اور صدق دل سے جہاد کرنا یا کافروں کا غزوہ احد کے بعد یہ کہہ کر جانا کہ اگلے سال بدر کے میدان میں لڑائی ہوگی اور مسلمانوں کا اگلے سال اس وعدہ کے مطابق نکلنا، وعدہ کو سچ کر دکھانا تھا، اس لیے اس کے نتیجہ میں بعد کی فتوحات حاصل ہوئیں اور یہاں بدر سے مراد بدر الموعد ہے، جو بدر ثانی ہے، جس کے لیے کافر دھمکی دے کر گئے تھے، لیکن آنے کی جرأت نہ کر سکے۔

[5935] ۲۱۔(۲۲۷۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جبير

[5935] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة الاسلام برقم (٣٦٢٠) وفي المغازي باب: وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال برقم (٣٦٢٠) وفي المغازي باب: وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال برقم (٤٣٧٣) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ ((لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ إِنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ))

[5935]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں مسیلمہ کذاب مدینہ آیا اور کہنے لگا، اگر محمد خلافت اپنے بعد مجھے دے گا تو میں ان کی پیروی کروں گا، وہ مدینہ میں اپنی قوم کے بہت سے افراد کے ساتھ آیا تھا تو آپ ﷺ، ثابت بن قیس بن شماس کی معیت میں اس کی طرف گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں کھجوروں کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، حتیٰ کہ آپ مسیلمہ کے پاس، جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا جا رکے اور فرمایا: ''اگر تو مجھ سے شاخ کا یہ ٹکڑا مانگے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا اور تیرے بارے میں اللہ کا جو حکم ہے اس سے تجاوز نہیں کروں گا اور اگر تو نے (میری اطاعت سے) منہ موڑا تو اللہ تجھے غارت کر دے گا اور میں تمہیں دیکھ رہا ہوں، جس کے بارے میں مجھے خواب دکھائی گئی ہے اور یہ ثابت رضی اللہ عنہ ہے، جو میری طرف سے تجھے جواب دے گا۔'' پھر آپ اس سے لوٹ آئے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''تو میں دیکھ رہا ہوں تو وہی جس کے بارے میں مجھے خواب دکھائی گئی ہے، جو بھی دکھائی گئی ہے۔'' کا مطلب و مفہوم پوچھا تو مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو مجھے ان کے معاملہ نے فکر میں ڈالا تو نیند ہی میں مجھے وحی کی گئی، ان کو پھونک مارو، سو میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ اڑ گئے تو میں نے اس کی تعبیر یہ لگائی کہ میری نبوت کے ظہور و غلبہ کے بعد یہ دو جھوٹے ظاہر ہوں گے، ان میں سے ایک صنعاء کے علاقے کا عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ تھا۔''

← ﴿انما قولنا لشی اذا اردناه﴾ برقم (٧٤٦١) والترمذی فی (جامعه) فی الرویا باب: ما جاء فی رویا النبی ﷺ المیزان والدلو برقم (٢٢٩٢) انظر (التحفة) برقم (٦٥١٨) وبرقم (١٣٥٧٤)

فائدہ :...... مسیلمہ کذاب کا تعلق ایک بہت بڑے جنگجو قبیلہ بنو حنیفہ سے تھا اور وہ لوگ اس سے بہت عقیدت رکھتے تھے، حتیٰ کہ نعوذ باللہ اس کو رحمان یمامہ کا نام دیتے تھے، اس نے ۱۰ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنی قوم کے بہت سے افراد کے ساتھ مدینہ آ کر رملہ بنت حارث کے گھر ٹھہرا، جہاں وفود آ کر ٹھہرتے تھے، چونکہ وہ آپ سے ملنے آیا تھا اور مسلمان ہونے کا دعویدار تھا، اس لیے آپ اس کے پاس گئے، تاکہ اس کی اور اس کی قوم کی تالیف قلبی ہو اور ان کو اسلام کا پیغام پہنچایا جائے، لیکن جب اس نے، خلافت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا، تیرے بارے میں جو اللہ کا حکم ہے، میں اس سے ہرگز تجاوز نہیں کروں گا، خلافت تو بہت دور کی بات ہے، تجھے یہ شاخ کا ٹکڑا بھی نہیں دوں گا اور تو اگر میری اطاعت نہیں کرے گا، اس سے رخ موڑے گا، تو تیرے بارے میں اللہ کا یہ فیصلہ ہے وہ تجھے غارت کردے گا اور آپ کی اس پیشین گوئی کے مطابق جنگ یمامہ میں قتل ہوا اور آپ کو اس کے بارے میں خواب دکھائی گئی تھی، اس کا مصداق آپ کے سامنے آ گیا اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ، خطیب انصار کہلاتے تھے، آنے والے وفود کے خطابات کا جواب وہی دیتے تھے، اس لیے آپ نے فرمایا، اگر تجھے طویل گفتگو کا شوق ہے تو اس کے لیے میری طرف سے یہ ثبوت حاضر ہے، چونکہ کنگن مردوں کا زیور نہیں ہے، اس لیے آپ نے اس کی تاویل وتعبیر جھوٹے سے کی، کیونکہ جھوٹ خلاف حقیقت ہوتا ہے اور وہ سونے کے تھے، جو ذہب کہلاتا ہے اور ذہاب کا معنی مٹ جانا اور ختم ہو جانا ہے، اس لیے آپ کو ان کو پھونک مارنے کا حکم دیا اور وہ اڑ گئے اور اسود عنسی کو جو صنعاء کے مسلمان گورنر باذان کی وفات پر بادشاہ بن بیٹھا تھا، آپ کی وفات سے ایک دن رات پہلے ہی جہنم رسید کر دیا گیا اور مسیلمہ کو حضرت ابوبکر کی خلافت میں جہنم رسید کیا گیا۔

[5936] ۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حدثنا معمر عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ إِنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ))

[5936] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہمام بن منبہ جو احادیث بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے دونوں ہاتھوں میں، سونے کے دو کنگن ڈالے گئے، سو وہ مجھے ناگوار گزرے اور مجھے فکر لاحق ہوئی تو مجھے وحی کی گئی ان پر پھونک مارو، میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ ختم ہو گئے تو میں نے ان کی تعبیر یہ کی کہ یہ دو جھوٹے ہیں جن کے درمیان میں ہوں، یعنی صنعاء کا باشندہ اور یمامہ کا باشندہ۔''

[5936] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: النفخ في المنام برقم (٧٠٣٦) وفي المغازي باب: قصة الاسود العنسي برقم (٤٣٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٧)

فائدہ:...... خَزَائِنِ اَرْض سے مراد قیصر و کسریٰ اور دوسرے بادشاہوں کے خزانے ہیں، جو مسلمانوں کو غنیمت کی شکل میں حاصل ہوئے اور وہ قدرتی دھاتیں اور وسائل معاش ہیں، جو آج تک مسلمانوں کو زمین سے حاصل ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمان ان کو خام مال کی صورت میں دوسروں کو دے رہے ہیں، اہل صنعاء اور اہل یمامہ دونوں مسلمان ہو چکے تھے، اس لیے وہ اسلام کے دست و بازو تھے، لیکن مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی باتوں میں آ کر ان میں بہت سے مرتد ہو گئے تھے۔ اس لیے ان کے غلبہ کو سونے کے دو کنگنوں کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ڈال گیا اور خواب میں آپ کے پھونک مارنے سے ختم ہو گئے، جس میں اس طرف اشارہ تھا کہ یہ زیادہ دیر تک دھوکہ نہیں دے سکیں گے اور جلد ہی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے اور ایسے ہی ہوا۔

[5937] ٢٣-(٢٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا))

[5937]۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو رخ ان کی طرف کر لیتے اور پوچھتے، ''کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا؟''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کو صبح کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جانا چاہیے اور ان سے کوئی پوچھنے کی چیز ہو تو پوچھ لینا چاہیے اور صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر لگانا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ خواب دیکھنے والے کے ذہن میں خواب ابھی تازہ تازہ ہوتا ہے اور تعبیر لگانے والا ذہن اور دماغ میں حاضر ہوتا ہے، معاش کی فکر ابھی بتلا نہیں ہوا ہوتا، اس لیے ان لوگوں کا خیال غلط ہے، جو کہتے ہیں، خواب کی تعبیر سورج نکلنے سے پہلے نہیں پوچھنی چاہیے۔

[5937] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاذان باب: يستقبل الامام الناس اذا سلم برقم (٨٤٥) وفي الجنائز باب: ٩٣ برقم (١٣٨٦) وفي البيوع باب: اكل الربا وشاهده وكاتبه برقم (٢٠٨٥) وفي الجهاد والسير، باب: درجات المجاهدين في سبيل الله برقم (٢٧٩١) وفي بدء الخلق باب: اذا قال احدكم (آمين) والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (٣٢٣٦) وفي التفسير باب: (وآخروج اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا عسى الله ان يتوب عليهم ان الله غفور رحيم) برقم (٤٦٧٤) وفي الادب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين﴾ وما ينهى عن الكذب برقم (٦٠٩٦) وفي التهجد باب: عقد الشيطان على قافية الراس اذا لم يصل بالليل برقم (١١٤٣) وفي احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا﴾ برقم (٣٣٥٤) وفي التعبير باب: تعبير الرويا بعد صلاة الصبح برقم (٧٠٤٧) والترمذي في (جامعه) في الرويا باب: ما جاء في رويا النبي ﷺ الميزان والدلو برقم (٢٢٩٤) انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٠)



دعا کے تمام مسائل پر سب سے جامع کتاب

کتاب الدعا

مؤلف: ابوعبدالرحمن جیلان بن خضر عروسی

مترجم: الشیخ حافظ مبشر حسین

ہر انسان کی زندگی میں کچھ لمحات اور واقعات ایسے درپیش ہوتے ہیں کہ وہ دنیاوی ذرائع اور وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور مجبورِ محض محسوس کرتا ہے۔ اس عالمِ بے ساختہ میں اس کے ہاتھ دعا کے لیے اُٹھتے ہیں اور اُسکی زبان پر چند دعائیہ کلمات ادا ہوتے ہیں۔ اس صورت حال میں اپنے سے کسی بالاتر ہستی کو پکارنا، دعا اور مناجات کے زمرے میں شامل ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کا یہ تصور موجود رہا ہے مگر اسلام نے دعا کی حقیقت کو مستقل عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود دعا ہی کو عبادت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید از آغاز تا اختتام مستقل دعاؤں سے عبارت ہے۔ سورۂ فاتحہ سے بہتر آداب اور دعا کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ اور آخری دو سورتوں (معوذتین) سے بہتر استعاذہ اور مدد کے لیے کیا اذکار ہوسکتے ہیں۔ الختصر اسلام سے بہتر حقیقتِ دعا کو کسی دوسرے مذہب نے پیش نہیں کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کسی نے اس کے آداب وضوابط اور کلمات عطا نہیں فرمائے۔ مگر افسوس کہ آج علم کے بازار میں دعا کے نام پر ایسے مشرکانہ اور جہل آمیز کلمات ملتے ہیں جن کی ادائیگی سے پریشانیاں دور ہونے اور مصیبتیں ٹلنے کی بجائے ہمارے نامۂ اعمال کی سیاہی میں کچھ اور اضافہ ہوجاتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے دعا اور اس سے متعلقہ مسائل، آداب، ضوابط اور قبولیت و عدم قبولیت، دعا کے تمام مسائل سمٹ آئے ہیں۔ گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ دعا کے ساتھ منسوب غیر شرعی تصورات جن میں توسّل وغیرہ کو بہت گمراہ کن انداز میں پیش کیا جاتا ہے، ان کی علمی اور شرعی دلائل کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔ مسنون دعا ایک بندۂ مومن کو عرش الٰہی کے قریب تر اور قبولیت و استجابت کے مقام پر فائز کردیتی ہے اور دعاؤں کا غیر مسنون طریق اسے شرک و بدعت کے تحت الثریٰ میں گرا دیتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد ہمیں قبولیت دعا کا وہ خزانہ مل جائے گا جس سے زیادہ اس دنیا میں ہماری کوئی اور ضرورت نہیں ہے۔ آئیے اس کتاب کے مطالعے سے ہم استجابت کے خزانوں کو حاصل کریں اور ہر نوع کی پریشانیوں سے نجات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس علمی اور تحقیقی کاوش کو عامۃ الناس میں مقبول بنائے (آمین)

پروفیسر عبدالجبار شاکر

بیت الحکمت، لاہور (یکم ربیع الاول ۱۴۲۴ھ)

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@gmail.com

Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (39) اور (192) احادیث ہیں۔

44

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل

حدیث نمبر 5938 سے 6129 تک

۴۴......كِتَابُ الْفَضَائِلِ

٤٤. انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل

١......بَاب: فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

باب۱: نبی اکرم ﷺ کے نسب کی فضیلت اور نبوت سے پہلے پتھر کا آپ کو سلام کہنا

[5938] ١-(٢٢٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ

عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ))۔

[5938] ۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، ”اللہ نے اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کا انتخاب فرمایا اور کنانہ سے قریش کو منتخب کیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔“

فائدہ:......قریش کنانہ کے بیٹے نضر کی اولاد میں اور بقول بعض فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور بنو ہاشم، عبد مناف بن قصی بن کلاب کی اولاد ہیں اور آپ عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے، عبد اللہ کی اولاد ہیں۔

[5939] ٢-(٢٢٧٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ طَهْمَانَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ

[5938] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في فضل النبي ﷺ برقم (٣٦٠٥) وبرقم (٣٦٠٨) انظر (التحفة) برقم (١١٧٤١)

[5939] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٣٥)

عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْآنَ))

[5939] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں، مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں، جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کہتا تھا، میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔''

فائدہ: ...... پتھر کا آپ کو نبوت کے اعلان سے پہلے سلام کرنا خرق عادت ہے اور اعلان نبوت سے پہلے خرق عادت کو ارہاص کہتے ہیں اور اعلان نبوت کے بعد خرق عادت کو معجزہ کہتے ہیں۔

٢...... بَاب: تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

باب ۲: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی گئی ہے

[5940] ٣۔(٢٢٧٨) وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي

أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا سَيِّدُ ((وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ))

[5940] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے آپ کی قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے آپ سفارش کریں گے اور سب سے پہلے آپ کی سفارش قبول ہو گی۔''

فائدہ: ...... سیّد: اس کو کہتے ہیں، جو خیر اور خوبی میں تمام قوم پر فائق اور برتر ہو یا قوم مصائب اور مشکلات میں جس کی پناہ میں آئے اور وہ ان کے معاملات کو نپٹائے، مصائب اور مشکلات کو برداشت کر کے قوم کا تحفظ کرے اور آپ کی اس سرداری کا ظہور قیامت کے دن تمام انسانوں کے سامنے ہو گا۔

٣...... بَاب: فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۳: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

[5941] ٤۔(٢٢٧٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

[5940] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٨٦)

[5941] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الطهارة باب: الوضوء من التور برقم (٢٠٠) انظر (التحفة) برقم (٢٩٧)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ

[5941]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو آپ کے پاس ایک کھلا پیالا لایا گیا تو لوگ وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ لگایا، وہ ساٹھ اور اسی کے درمیان تھے۔ اور میں پانی کو دیکھنے لگا، وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔''

مفردات الحدیث ٭ رَحْرَاح: تھال کی طرح چھوٹے کناروں والا کھلا پیالہ، جس میں زیادہ پانی نہیں آتا۔

فائدہ: ...... انگلیوں سے پانی کا پھوٹنا خرق عادت ہے، جو کسی انسان کے بس میں نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے معجزہ کے طور پر اس کو انگلیوں سے جاری کر دیا اور جو لوگ اللہ کی قدرت پر نظر نہیں رکھتے کہ علت اور معلول کا سلسلہ اس کا پیدا کردہ ہے اور اشیاء میں خواص اس کے رکھے ہوئے ہیں، وہ ان کا محتاج نہیں ہے اور وہ علت کے بغیر معلول پیدا کر سکتا ہے، اشیاء سے ان کے خواص سلب کر سکتا ہے، وہ معجزات کے منکر ہیں، کیونکہ ان کے بقول علت اور معلول ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے، ان کا وجود ایک دوسرے کے ساتھ ہی پایا جا سکتا ہے، حالانکہ یہ بات غلط ہے اور آج آئن سٹائن نے تسلیم کر لیا ہے کہ لزوم اور خواصہ مستقل وجود رکھتے ہیں، ملزوم اور خاصہ والی چیز کے ساتھ ہی نہیں ہوتے، اس لیے یہ ایک دوسرے کے بغیر پائے جا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ملزوم، معلول، لزوم اور علت کے بغیر پیدا کر سکتا ہے، اسی طرح لازم ملزوم کے بغیر اور علت، معلول کے بغیر پائی جا سکتی ہے، اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے اور معجزہ اللہ کا ہی عمل ہے، جو رسول کے ہاتھوں ظاہر فرماتا ہے۔ (تکملہ ج ۴ ص ۴۷۵)

مفردات الحدیث ٭ حَتّٰى تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ: عربی محاورہ کی رو سے اس کا معنی ہوتا ہے، تمام لوگوں نے وضو کر لیا، حتیٰ کہ جو آخر میں تھے، ان کی باری بھی آ گئی، آخری فرد بھی محروم نہ رہا۔

[5942] ۵۔(. . .) وَحَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

[5942] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: التماس الوضوء اذا حانت الصلاة برقم (١٦٩) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٧٣) والترمذي في (جامعه) في المناقب برقم (٣٦٣١) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: الوضوء من الاناء برقم (١/ ٦١۔ انظر (التحفة) برقم (٢٠١)

فِی ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

[5942] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جبکہ عصر کی نماز کا وقت قریب آ چکا تھا، لوگوں نے پانی تلاش کیا اور وہ نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھوڑا سا پانی لایا گیا، سو آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا، پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا ہے، لوگ وضو کرنے لگے حتیٰ کہ آخری فرد تک نے وضو کر لیا۔

[5943] ٦۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ: حَدَّثَنَا معاذ يَعْنِی ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابَهٗ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فِيْمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِمِائَةِ

[5943] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی زوراء مقام پر تھے (اور زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک جگہ ہے) آپ نے پانی کا پیالہ طلب کیا اور اس میں آپ نے اپنی ہتھیلی رکھ دی تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا، سو آپ کے تمام ساتھیوں نے وضو کر لیا، حضرت انس کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے پوچھا، اے ابوحمزہ! ان کی تعداد کتنی تھی؟ جواب دیا، وہ تین سو کے قریب تھے۔

[5944] ۷۔(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِیَ بِاِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهٗ اَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِیْ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ هِشَامٍ

[5944] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوراء جگہ پر تھے تو پانی کا ایک برتن لایا گیا، جس میں آپ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا وہ آپ کی انگلیوں کو چھپانے کے بقدر تھا، پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

مفردات الحدیث ❶ **لَا يَغْمُرُ**: وہ ڈھانپتا نہیں تھا۔ ❷ **يُوَارِیْ**: وہ چھپاتا تھا۔

[5945] ۸۔(۲۲۸۰)وحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ

[5943] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۹)

[5944] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۳۵۷۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱۸۳)

[5945] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۵۹)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْاَلُونَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((عَصَرْتِيهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا))

[5945] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا اپنے ایک کپہ میں نبی اکرم ﷺ کو گھی کا تحفہ دیتی تھیں، اس کے بیٹے اس کے پاس آ کر سالن مانگتے اور ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس کپہ کا رخ کرتی، جس میں نبی اکرم ﷺ کو تحفہ دیتی تھیں تو اس میں گھی پاتی، وہ کپہ ہمیشہ اس کے گھر کا سالن مہیا کرتا رہا، حتیٰ کہ اس نے اس کو نچوڑ لیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے پوچھا، ”کیا تو نے اسے نچوڑ لیا ہے؟“ اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”اگر تو اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ سالن ملتا رہتا۔“

[5946] ۹۔(۲۲۸۱)و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ

[5946] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ سے کھانا طلب کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اسے آدھا وسق جو دیئے تو اس سے وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان کھاتے رہے، حتیٰ کہ اس نے اس کو ماپ لیا، (تو وہ ختم ہوگیا) سو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس کو نہ ماپتے تو اس سے کھاتے رہتے اور تمہارے لیے باقی رہتا۔“

فائدہ ......اگر کسی کی دعا کے نتیجہ میں کسی کے غلہ میں برکت پیدا ہو جائے یا کسی اور چیز میں برکت ہو جائے تو اس کی کرید کی جستجو نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تسلیم و رضا اور توکل کے منافی ہے، اس کے ماپ کی بنا پر، برکت اٹھ گئی، اگر وہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کرتا تو غلہ برقرار رہتا۔

[5947] ۱۰۔(۷۰۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ

[5946] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۶۰)

[5947] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۳۲۲)

الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيعًا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَآئَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ)) فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَآءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَآءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ ((يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا))

[5947]۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو آپ دو نمازوں کو جمع کرتے تھے، آپ نے ظہر اور عصر اکٹھی پڑھیں اور مغرب و عشاء کو جمع کیا، حتیٰ کہ آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کیا، پھر نکلے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا، پھر اپنے خیمے میں داخل ہو گئے، پھر اس کے بعد نکلے اور مغرب و عشاء کو جمع کیا، پھر فرمایا، ''تم کل ان شاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم اس پر دن چڑھے ہی پہنچو گے تو تم میں سے جو اس پر پہنچے، میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔'' ہم اس پر پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ میں تسمہ کی مانند تھوڑا تھوڑا پانی بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا، ''کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ڈانٹا، سخت سست کہا اور اللہ کو جو منظور تھا، انہیں کہا، پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی نکالا، حتیٰ کہ وہ کسی چیز میں جمع ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا، پھر پانی اس چشمہ میں لوٹا دیا تو چشمہ سے پانی جوش یا کثرت سے نکلنے لگا، حتیٰ کہ لوگوں نے (پی لیا اور) پلایا اور پھر فرمایا، ''اے معاذ! قریب ہے، اگر تجھے لمبی عمر ملی تو تم یہاں کے علاقہ کو باغوں سے بھرا ہوا دیکھو گے۔''

مفردات الحدیث ❶ تَبِضُّ: تھوڑا تھوڑا بہہ رہا ہے، قطرہ قطرہ نکل رہا ہے۔ ❷ مَاءٌ مُنْهَمِرٌ: مسلسل بہنے والا۔ ❸ غَزِيرٌ: بہت زیادہ۔ ❹ جِنَان: جَنَّة کی جمع ہے، باغ، یہ آپ کا معجزہ ہے کہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق اس چشمہ کے اردگرد سرسبز و شاداب باغات لہلہانے لگے۔

فائدہ :......حضور اکرم ﷺ نے تبوک کے چشمہ پر پہنچ کر لوگوں کو اس پانی کے استعمال کرنے سے روک دیا تھا، تاکہ آپ سے پہلے، اس کو ہاتھ لگانے سے کہیں، وہ بالکل خشک نہ ہو جائے اور برکت کے ظہور کے لیے پانی ہی نہ مل سکے، اللہ چاہے تو پتھر سے بھی پانی کے ۱۲ چشمے نکل پڑتے ہیں۔

اور امام کسی مصلحت کے تحت مفاد عامہ کی چیز کے استعمال سے روک سکتا ہے، ان دو آدمیوں نے نادانی، جہالت یا بھول کے سبب آپ کے حکم کی مخالفت کی اور مخالفت کے سبب آپ نے ان کو سرزنش اور توبیخ فرمائی کہ تمہیں میرے فرمان کا پاس کرنا چاہیے تھا اور بقول بعض وہ دونوں منافق تھے، دو نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ، نماز کے مسائل میں گزر چکا ہے۔

[5948] ۱۱۔(۱۳۹۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ ((اَحْصِيهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا اَحَدٌ مِّنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ)) فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ وَجَآءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَآءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَآءَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْدٰى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ خَيْرَ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ ((اَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ))

[5948] تقدم تخريجه في الحج باب: احد جبل يحبنا ونحبه برقم (۳۳۵۸)

[5948] ۔حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو ہم وادی القریٰ میں ایک عورت کے باغیچے پر پہنچے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باغ کے پھل کا اندازہ لگاؤ۔'' ہم نے اس کا اندازہ لگایا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا اندازہ دس وسق لگایا اور آپ نے فرمایا: ''اے عورت! اس کے پھل کو یاد رکھنا، حتیٰ کہ ان شاء اللہ ہم تیرے پاس لوٹ آئیں۔'' ہم چل پڑے حتیٰ کہ تبوک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات سخت آندھی چلے گی، تم میں سے کوئی اس میں نہ اٹھے۔'' اور جس کے پاس اونٹ ہے، وہ اس کا بندھن مضبوط کر کے باندھے۔'' تو سخت آندھی چلی، ایک آدمی کھڑا ہوا، آندھی نے اس کو اٹھا کر طی قبیلہ کے دو پہاڑوں میں پھینک دیا، اور ایلہ کے حاکم ابن علماء کا ایلچی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خط لایا اور اس نے آپ کو تحفہ میں سفید خچر دی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف خط لکھا اور آپ نے اسے ایک چادر تحفہ میں دی، پھر ہم واپس پلٹے، حتیٰ کہ ہم وادی القریٰ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے عورت سے اس کے باغ کے بارے میں پوچھا، ''اس کا پھل کتنا نکلا۔'' اس نے کہا، دس وسق، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تیز رفتاری اختیار کرنے لگا ہوں، تم میں سے جو چاہے وہ میرے ساتھ تیز تیز چلے اور جو چاہے ٹھہر جائے۔'' سو ہم چلے حتیٰ کہ مدینہ پر جا جھانکے تو آپ نے فرمایا: ''یہ (مدینہ) پاک سرزمین (طابہ) ہے اور یہ احد ہے اور یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں سے بہترین خاندان بنو نجار ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبدالحارث بن خزرج کا خاندان ہے، پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے اور انصار کے تمام خاندانوں میں خیر و خوبی ہے۔'' پھر ہم سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ملے تو حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے، رسول اللہ ﷺ نے انصاری خاندانوں میں امتیاز قائم کیا تو ہمیں آخر میں قرار دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ملے اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ نے انصاری خاندانوں کی فضیلت و خوبی کا تذکرہ فرمایا تو ہمیں آخر میں ٹھہرایا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم بہترین لوگوں میں سے ہو۔''

مفردات الحدیث

❶ وَادِي الْقُرٰی: یہ ایک پرانا شہر ہے جو مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے۔

❷ اُخْرُصُوْهَا: (اس باغ کے) پھل کا اندازہ لگاؤ، کتنا ہوگا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے سفر تبوک میں جن چیزوں کو نشاندہی فرمائی تھی، ان کا ظہور اسی طرح ہوا، چشمہ تبوک کا واقعہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے، اس حدیث میں، باغ کی کھجوروں کی مقدار کا تذکرہ ہے اور اس بات کا کہ آپ نے ساتھیوں کی ہمدردی اور خیرخواہی کے پیش نظر، ان پر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے، ان کو ایک احتیاطی تدبیر اختیار کرنے کا حکم دیا کہ رات کو سخت آندھی چلے گی، اس لیے اس میں کوئی اکیلا آدمی نہ اٹھے اور اپنے اونٹوں کے زانو بند مضبوط طریقے سے باندھ لینا، لیکن دو آدمی مجبوری کی بنا پر اس کی پابندی نہ کر سکے، ایک

قضائے حاجت کے لیے اٹھا تو اس کا اس اثنا میں گلہ گھونٹ دیا گیا، دوسرا آدمی اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلا تو آندھی نے اس کو بنوطی کے دو مشہور پہاڑوں میں پھینک دیا، جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، ''کیا میں نے تمہیں اکیلے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا؟ پھر آپ کی دعا سے گلا گھٹنے والے کو تندرستی حاصل ہو گئی اور دوسرا جب آپ مدینہ واپس آ گئے تو آپ سے آملا اور آپ نے انصاری گھرانوں کی فضیلت ان کی اسلام لانے میں سبقت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے ان کی محنت وکوشش کی بنیاد پر بیان کی، جو پہلے مسلمان ہوئے اور اسلامی خدمات میں پیش پیش رہے، ان کو اول نمبر دیا، اس بنیاد پر بعد والے مراتب بیان کیے۔

[5949] ١٢-(. . .)و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5949] - یہی روایت امام صاحب کے دو اور اساتذہ نے بیان کی، لیکن اس میں صرف ''انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔'' تک بیان کیا ہے اور حضرت سعد بن عبادہ کا واقعہ بیان نہیں کیا اور وہیب کی حدیث میں، اس کی طرف رسول اللہ ﷺ کے خط لکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

٤......بَاب: تَوَكُّلِهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ٤: آپ کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اللہ کا آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھنا

[5950] ١٣-(٨٤٣)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيسَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا

[5949] تقدم تخريجه في الحج باب: احد يحبنا ونحبه برقم (٣٣٥٨)

[5950] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة برقم (٢٩١٠) وفي باب: تفرق الناس عن الامام عند القائلة والاستظلال بالشجر برقم (٢٣) وفي المغازي باب: غزوة ذات الرقاع وهي غزوة محارب خصفة من بني ثعلبة من غطفان برقم (٤١٣٤) وبرقم (٤١٣٥) انظر (التحفة) برقم (٢٢٧٦) وبرقم (٣١٥٤)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [راجع:١٩٤٩]

[5950] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک جنگی سفر کیا، رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک ایسی وادی میں ملے، جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار اس کی شاخوں میں سے کسی شاخ کے ساتھ لٹکا دی اور لوگ سایہ کی طلب میں اس وادی میں بکھر گئے، رسول اللہ ﷺ نے (سب کو بلا کر) فرمایا ''ایک آدمی آیا جبکہ میں سویا ہوا تھا، اس نے میری تلوار پکڑ لی، میں بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا اور مجھے اس وقت پتہ چلا، جب تلوار اس نے اپنے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، مجھے اس نے کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا، اللہ، اس نے پھر دوبارہ کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا، اللہ، رسول اللہ ﷺ نے تلوار میان میں ڈال لی (آپ نے فرمایا) یہ وہی شخص بیٹھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ نہیں کہا۔

مفردات الحدیث
❶ صَلْتًا: تلوار میان سے نکال لینا۔ ❷ شَامَ السَّيْفَ: تلوار کو میان میں ڈال لیا۔

فائدہ:......غزوہ ذات الرقاع ۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ ایک سایہ دار کیکر کے درخت کے نیچے سوئے ہوئے تھے اور آپ کی تلوار درخت کی شاخ کے ساتھ لٹک رہی تھی کہ ایک غورث نامی مشرک آیا، اس نے آپ کی تلوار سونت لی اور کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا، آپ نے فرمایا، اللہ، تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور آپ نے اٹھا لی اور فرمایا، اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا، آپ، آپ نے تلوار میان میں ڈال لی اور اسے چھوڑ دیا، تفصیل کے لیے دیکھئے۔ (الرحیق المختوم ص ٦١١، ٦١٥)

اس حدیث سے آپ کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد و بھروسہ اور اللہ کا آپ کو تحفظ دونوں ثابت ہوتے ہیں۔

[5951] ١٤۔(...) وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

[5951] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٠٩)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ

[5951] ۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک جنگی سفر پر گئے، جب نبی اکرم ﷺ واپس لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آئے، انہیں ایک دن ایک جگہ قیلولہ کرنا پڑا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5952] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5952] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ جب ہم ذات الرقاع پہنچ گئے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، لیکن اس میں یہ نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

٥......بَاب: بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ

باب ٥: جس ہدایت اور علم کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو بھیجا گیا اس کی تمثیل

[5953] ١٥-(٢٢٨٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهِ))

[5952] تقدم تخرجه في صلاة المسافرين وقصرها باب: صلاة الخوف برقم (١٩٤٦)

[5953] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: فضل من علم وعلم برقم (٧٩) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٤)

[5953] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ہدایت اور علم اللہ بزرگ و برتر نے مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی مثال بارش کی ہے، وہ ایک زمین پر برسی، اس کا ایک ٹکڑا زرخیز تھا، اس نے پانی کو قبول کیا، اس نے گھاس اور بہت سا سبزہ پیدا کیا، اس کا ایک ٹکڑا بنجر تھا، اس نے پانی کو روک لیا، اللہ نے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچایا، لوگوں نے اس سے پانی پیا، جانوروں کو پلایا، کھیتی کو سیراب کیا اور اس کے ایک اور ٹکڑا پر بارش برسی، وہ بس چٹیل میدان تھا، نہ وہ پانی روکتا ہے اور نہ گھاس اگاتا ہے، یہ ان لوگوں کی تمثیل ہے، جنہوں نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دے کر بھیجا ہے، اس نے اس کو فائدہ پہنچایا، اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور ان لوگوں کی تمثیل، جنہوں نے اس کی طرف (علم و ہدایت کی طرف) سر اٹھا کر نہیں دیکھا اور جو ہدایت دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، اسے قبول نہیں کیا۔

مفردات الحدیث ❶ الكلاء: تازہ اور خشک سبزہ۔ ❷ العُشْبُ: تازہ سبزہ۔ ❸ اجادِب: جَدَبٌ کی جمع ہے، پتھریلی زمین جو پانی کو جذب نہیں کرتی۔ ❹ قيعان: قَاعٌ کی جمع ہے، ہموار اور چٹیل زمین، جو نہ پانی کو جذب کرتی ہے اور نہ وہ پانی جمع ہوتا ہے، ❺ فقه: اپنے اندر فقہاہت اور سوجھ بوجھ پیدا کی۔

فائدہ:......اس حدیث میں آپ کے لائے ہوئے دین و شریعت کو بارش سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کا فیض اور نفع سب کے لیے عام ہے، لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے قابلیت اور اہلیت کی ضرورت ہے، جس کے اندر، اس سے فائدہ اٹھانے کی استعداد اور صلاحیت نہیں ہے، وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور آپ نے بارش سے فائدہ اٹھانے والی زمین کی تین قسمیں کی ہیں، پہلی قسم کی زمین وہ جس میں بارش کے پانی کو جذب کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت ہے، یعنی وہ زرخیز زمین ہے، جو پانی کو جذب کرتی ہے، اس لیے بارش کے پانی سے اس میں سبزہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح زمین نے بارش سے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا، اس طرح آپ کی شریعت اور ہدایت سے لوگوں کے ایک طبقہ نے خود بھی فائدہ اٹھایا، اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، اس سے مسائل کا استنباط کیا، دوسروں کو بھی تعلیم و تدریس اور تصنیف و تبلیغ سے فائدہ پہنچایا، زمین کی دوسری قسم وہ ہے، جو پتھریلی ہے، پانی کو جذب کر کے خود فائدہ نہیں اٹھاتی ہے، لیکن پانی کو روک لیتی ہے، جس سے لوگ خود بھی پیتے ہیں، اپنے مویشیوں اور کھیتیوں کو بھی پلاتے ہیں۔ اس طرح کچھ لوگ ہیں جو علم حاصل کرتے ہیں، اسے محفوظ رکھتے ہیں، لوگوں تک پہنچاتے ہیں، لیکن ان میں استنباط کی اہلیت نہیں ہوتی اور زمین کا تیسرا ٹکڑا یا تیسری قسم وہ ہے جس پر بارش ہوتی ہے، لیکن وہ چٹیل ہے، نہ پانی جذب کرتی ہے اور نہ ہی پانی کو روکتی ہے، اس لیے نہ بارش سے فائدہ اٹھاتی ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے، اس طرح لوگوں کی تیسری قسم وہ ہے جو دین و

شریعت کی باتیں سنتے ہیں، لیکن ان کو یاد کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے، اس لیے نہ خود اسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور نہ دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں، آپ نے پہلی دو قسموں کو جمع کر دیا ہے اور تیسری قسم کو الگ بیان فرمایا ہے، کیونکہ دونوں قسموں نے علم و ہدایت سے کسی نہ کسی اعتبار سے فائدہ اٹھایا، لیکن تیسری قسم نے کوئی فائدہ ہی نہیں اٹھایا، نہ خود کچھ حاصل کیا اور نہ دوسروں کو کچھ بتایا۔

٦...... بَاب: شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ، وَمُبَالَغَتِهِ فِي تَحْذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ

باب ٦: رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت پر شفقت فرمانا اور ان کو نقصان دہ چیزوں سے مبالغہ کے ساتھ ڈرانا

[5954] ١٦-(٢٢٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ يَاقَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ))

[5954]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی تمثیل اس آدمی کی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں کہا، اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں کھلم کھلا ڈراتا ہوں، لہٰذا اپنی جان بچاؤ تو اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع میں چل پڑے اور آہستہ آہستہ چلتے رہے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور صبح تک اپنی جگہ رہے، لشکر نے ان پر صبح صبح حملہ کیا، ان کو ہلاک کر دیا اور ان کو ختم کر ڈالا، یہی تمثیل ہے ان لوگوں کی جنھوں نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لایا ہوں، اس کی پیروی کی اور جنھوں نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں، اس کو جھٹلایا۔“

[5954] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الانتهاء من المعاصي برقم (٦٤٨٢) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ برقم (٧٢٨٣) انظر (التحفة) برقم (٩٠٦٥)

مفردات الحدیث ❶ النَّذِيرُ الْعُرْيَان: ننگا اور برہنہ ہو کر ڈرانے والا، جاہلیت کے دور میں یہ رواج اور دستور تھا، اگر کوئی انسان دور سے اپنی قوم کو کسی خطرہ سے آگاہ کرنا چاہتا تو اپنے کپڑے اتار کر، ان کپڑوں سے اشارہ کرتا کہ خطرہ ہے، تیار ہو جاؤ تو اس کے سچا ہونے کی دلیل ہوتی، چونکہ رسول کی بات قطعی اور یقینی ہوتی ہے، جس میں جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا، اس لیے اس کو نَذِیر عُرْیَان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ❷ النَّجَاءَ: یعنی اُطْلُبُوا النَّجَاءَ: نجات اور خلاصی کا طریقہ اختیار کرو، اپنی راہ نجات تلاش کرو۔ ❸ اَدْلَجُوا: وہ سر شام چل پڑے، رات بھر آہستہ آہستہ (عَلٰى مَهَلِهِمْ یا مُهْلَتِهِم: چلتے رہے اور دشمن کی دسترس سے نکل گئے۔ ❹ صَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ: لشکر نے صبح صبح سوئے سوئے حملہ کر دیا، مقصد ہے دشمن اچانک حملہ آور ہو گیا اور ان کو مقابلہ یا تیاری کا موقعہ نہ دیا۔ ❺ فَاجْتَاحَهُم: ان کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیا، یعنی سب کو تہس نہس کر دیا، کوئی بھی نہ بچ سکا۔

فائدہ:...... رسول، قوم کے ہراول دستہ یا قوم کے نگران اور محافظ کی طرح اپنی امت کی نجات اور خطرات سے بچاؤ کا جذبہ رکھتا ہے اور ان کو ان تمام امور سے آگاہ فرماتا ہے، جو ان کے لیے نقصان یا ہلاکت کا باعث بن سکتے ہیں، اس لے امت خطرات اور نقصانات سے تبھی محفوظ رہ سکتی ہے کہ وہ اپنے رسول کی ہدایات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو، وگرنہ وہ تباہی اور بربادی سے بچ نہیں سکتی، آج کل سر کی آنکھوں سے اس حقیقت کا ہم نظارہ کر رہے ہیں، لیکن عبرت پذیری اور سبق آموزی کا ملکہ مسخ ہو چکا ہے، اس لیے خواب غفلت سے بیدار ہونے کا نام نہیں لیتے۔

[5955] ١٧-(٢٢٨٤) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ))

[5955]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بس میری مثال اور میری امت کی مثال یعنی ہماری تمثیل اس آدمی کی مثال ہے، جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے، سو میں تمہیں کمروں سے پکڑ رہا ہوں اور تم اس میں چھلانگیں لگا رہے ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ دَوَابّ: دابة کی جمع ہے، آگ میں گرنے والے پتنگے اور کیڑے، فَرَاش، روشنی اور آگ پر فریفتہ پروانے، حُجَزٌ، حَجَزہ کی جمع ہے، کمر، چادر باندھنے کی جگہ۔ ❷ تَقَحَّمُونَ: تم بلا سوچے سمجھے اس میں گھس رہے ہو، اس میں چھلانگیں لگا رہے ہو۔

[5955] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الامثال باب: ما جاء في مثل ابن آدم واجله وامله برقم (٢٨٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٩)

فائدہ:...... خواہشات نفس جو انسان کی تباہی اور بربادی کا باعث ہیں، انسان پروانوں کی طرح ان میں گرفتار ہو رہے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے پوری وضاحت کے ساتھ ان کے نقصانات کو بیان کر کے امت کو ان سے بچانے کی کوشش فرمائی ہے۔

[5956] (. . .) و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5956]۔ امام صاحب کو یہی روایت دو اور اساتذہ نے سنائی ہے۔

[5957] ۱۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ اَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا))

[5957]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال، اس آدمی کی مثال ہے، جس نے آگ جلائی، جب آگ سے اس کا ارد گرد روشن ہو گیا تو پروانے اور یہ پتنگے اس آگ میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا اور وہ اس پر غالب آ کر اس میں گھسنے لگے، آپ نے فرمایا، یہ میری اور تمہاری تمثیل ہے، میں آگ سے بچانے کے لیے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں، آگ سے ادھر آؤ، آگ سے ادھر آؤ، سو تم مجھ سے غالب آ کر، میرے قابو سے نکل کر، آگ میں چھلانگیں مار رہے ہو۔''

[5958] ۱۹۔(۲۲۸۵) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي))

[5958]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری تمثیل اس آدمی کی

[5956] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۰۰)

[5957] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۷۷۱)

[5958] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۲٦٥)

ہے، جس نے آگ روشن کی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس سے روک رہا تھا اور میں تمہیں آگ سے بچانے کے لیے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے چھوٹ رہے ہو۔“

مفردات الحديث ❶ جَنَادِبُ: یہ جُنْدُب کی جمع ہے، پتنگے، مکڑیوں جیسے کیڑے۔ ❷ تَفَلَّتُوْنَ یا تُفْلِتُوْنَ: تم چھوٹ کر بھاگ رہے ہو، میرے ہاتھوں سے نکل رہے ہو۔

٧......بَاب: ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب ٧: رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا تذکرہ

[5959] ٢٠-(٢٢٨٦)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ))

[5959]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثال ہے، جس نے ایک عمارت تعمیر کی اور اس کو خوب حسین و جمیل بنایا، سو لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور کہہ رہے تھے، اس سے خوبصورت مکان ہم نے نہیں دیکھا، مگر یہ اینٹ (جو چھوڑ دی گئی ہے) اور میں وہ (آخری) اینٹ ہوں۔“

مفردات الحديث ❶ لَبِنَة: اینٹ۔ ❷ يُطِيفُون: چکر لگاتے تھے، گھومتے تھے۔

[5960] ٢١-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ))

[5960]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، ابو القاسم ﷺ

[5959] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٥)

[5960] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٠)

نے فرمایا، ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال، ایک آدمی کی مثال ہے، اس نے گھر بنائے، ان کو انتہائی حسین وجمیل اور مکمل بنایا، مگر ان کے کونوں میں سے ایک کونے کی ایک اینٹ (چھوڑ دی) سو لوگ گھومنے لگے اور عمارت ان کو پسند آ رہی تھی اور وہ کہہ رہے تھے تو نے یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی کہ تیری عمارت مکمل ہو جاتی'' تو محمد ﷺ نے فرمایا: ''میں وہ اینٹ ہوں۔''

فائدہ:...... آپ نے پوری انبیاء کی جماعت کو ایک حسین وجمیل اور مکمل ترین عمارت سے تشبیہ دی ہے، جو آپ کی آمد سے پہلے، ایک اینٹ کے خلاء کی بناء پر نامکمل تھی اور اس کا حسن و جمال متاثر ہو رہا تھا، آپ کی تشریف آوری سے، اس اینٹ کا خلا پورا ہو گیا اور آپ کی آمد سے عمارت کا حسن و جمال مکمل ہو گیا اور عمارت میں کسی اور اینٹ کی گنجائش نہ رہی، اب کہیں اینٹ یا روڑہ رکھنا اس کے حسن و جمال پر دھبہ لگانا ہے، جو اس میں عیب ونقص کا باعث ہوگا، جس کو اس کا بنانے والا کبھی برداشت نہیں کر سکتا، اس لیے آپ کی آمد کے بعد کسی قسم کا نبی اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں ہے، کیونکہ اس کی ضرورت باقی نہیں ہے، عمارت نبوت پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے، اس لیے آپ نے فرمایا، أنا خاتم النبيين، میں نبوت کی آخری کڑی ہوں، میری آمد سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا ہے۔

[5961] ٢٢-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ))

[5961] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک آدمی کی ہے، اس نے ایک عمارت تعمیر کی اور اس کو انتہائی حسین وجمیل بنایا، مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے کی اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد چکر لگانے لگے اور اس پر خوش ہو کر کہنے لگے، یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔''

مفردات الحدیث

❁ خَاتَم: علامہ راغب نے معنی کیا ہے۔ لِأَنَّهُ خَتَمَ النُّبُوَّةَ أَيْ تَمَّمَهَا بِمَجِيئِهِ: کیونکہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آ کر اس کو پورا اور مکمل کر دیا اور علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں، خِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وخَاتَمُهُمْ: آخِرُهم، قوم کا خِتَام، خَاتِم، خاتَم، اس کا آخری فرد ہے۔ (ج ٢ ص ١٠)

[5961] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٨١٧)

[5962](. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[5962]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور نبیوں کی مثال'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5963] ٢٣۔(٢٢٨٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ))

[5963]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''میری مثال اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثال ہے، اس نے ایک گھر بنایا، اس کو پورا اور مکمل بنایا، سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے، سولوگ اس میں داخل ہو کر، اس سے تعجب کرنے لگے اور کہہ رہے تھے، یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑی گئی یا اے کاش یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اینٹ کی جگہ ہوں، میں نے آ کر انبیاء کی (آمد کو) ختم کر دیا۔''

[5964](. . .)وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: بَدَلَ۔ أَتَمَّهَا۔ أَحْسَنَهَا۔

[5964]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی اور اتمّھا کی بجائے أَحْسَنَها کہا۔

٨۔۔۔۔۔۔بَاب:إِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

باب ٨: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو فوت کر لیتا ہے

[5965] ٢٤۔(٢٢٨٨)وَحُدِّثْتُ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

[5962] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٠٠٨)

[5963] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: خاتم النبيين ﷺ برقم (٣٥٣٤) والترمذي في (جامعه) في الامثال باب: ما جاء في مثل النبي ﷺ والانبياء فيه برقم (٢٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٢٢٦٠)

[5964] تقدم

[5965] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٧٢)

عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَۃَ اُمَّۃٍ مِّنْ عِبَادِہٖ قَبَضَ نَبِیَّھَا قَبْلَھَا فَجَعَلَہٗ لَھَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْھَا وَاِذَا اَرَادَ ھَلَکَۃَ اُمَّۃٍ عَذَّبَھَا وَنَبِیُّھَا حَیٌّ فَاَھْلَکَھَا وَھُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَہٗ بِھَلَکَتِھَا حِیْنَ کَذَّبُوْہُ وَعَصَوْا اَمْرَہٗ))

[5965] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بزرگ و برتر اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو قبض کر لیتا ہے اور اسے ان کے لیے، پیش رو اور پیشوا بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو ان کے نبی کی زندگی میں ان کو عذاب سے دوچار کر دیتا ہے، سو وہ انہیں، اس کے سامنے تباہ کر کے ان کی تباہی سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اس کی تکذیب کی اور اس کے فرمان کی مخالفت کی۔''

مفردات الحدیث ❶ **فَرَطٌ**: آگے جا کر قافلہ کے لیے پانی کا انتظام کرنے والا، پیش رو۔ ❷ **سَلَف**: آگے آگے جانے والا۔

فائدہ :...... ہمارے رسول کریم ﷺ ہم سے پہلے اللہ کے حضور پہنچ چکے ہیں، اس لیے وہ ہمارے لیے رحمت کا باعث ہیں اور ہماری سفارش اور سیرابی کے لیے آگے موجود ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی شفاعت نصیب فرمائے اور آپ کی سفارش ہمارے لیے درجات و مراتب کی بلندی کا باعث ہو۔ آمین

۹......بَاب :اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِیِّنَا ﷺ وَصِفَاتِہٖ

باب ۹: ہمارے نبی اکرم ﷺ کا حوض اور اس کی کیفیت کا اثبات

[5966] ۲۵۔(۲۲۸۹)حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

جُنْدَبًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ))

[5966] ۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

[5967] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا

[5966] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٩) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦٥)

[5967] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٢٤)

ابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5967]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5968] ۲۶۔(۲۲۹۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ ابو حازم فسمع النعمان بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ))

[5968]۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو حوض پر پہنچ جائے گا، وہ پیئے گا اور جو پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، میرے پاس کچھ لوگ پہنچنے کی کوشش کریں گے، جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان، رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔''

[5969] (۲۲۹۱)قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي))

[5969]۔نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، میں نے ان کو اس میں یہ اضافہ کرتے سنا، آپ فرمائیں گے،''وہ مجھ سے ہیں، یعنی میرے تعلق دار ہیں تو آپ کو جواب دیا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد کون سے عمل کیے تو میں کہوں گا، دوری ہے، دوری ہے، ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد تبدیلی کی۔''

[5968] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (۷۰۵۰) برقم (۷۰۵۱) انظر (التحفة) برقم (٤٧٨٢)

[5969] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (۷۰۵۰) برقم (۷۰۵۱) انظر (التحفة) برقم (٤٧٨٢)

ابو حازم بیان کرتے ہیں: نعمان بن ابی عیاش نے سنا کہ میں انہیں یہ حدیث سنا رہا ہوں تو اس نے کہا تو نے سہل کو اس طرح بیان کرتے سنا؟ میں نے کہا: ہاں

فائدہ :...... حوض نبوی کے بارے میں بہت سے صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں، اس لیے تمام اہل سنت کے نزدیک میدان محشر میں آپ کا حوض سب سے بڑا اور وسیع ہوگا اور اس حوض میں جنت کی نہر کوثر سے دو پرنالے گریں گے، اس لیے اس کو بھی حوض کوثر سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور اس پر صرف وہی لوگ پہنچ سکیں گے، جن کو پانی پینا نصیب ہوگا اور پھر ان لوگوں کو میدان محشر میں پیاس نہیں لگے گی اور اگر یہ مانا جائے کہ جنت میں بھی پیاس نہیں لگے گی تو پھر جنت میں لوگ پیاس کی بنا پر مشروبات سے شاذ کام نہیں ہوں گے، محض لطف اندوزی اور حصول لذت کے لیے پئیں گے اور جو لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں، آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے، وہ حوض پر جانے سے روک دیئے جائیں گے، لیکن چونکہ وہ آپ کے عہد مبارک میں مسلمان تھے، اس لیے وہ آپ کی طرف بڑھنے کی کوشش کریں گے اور آپ بھی ان کو اپنا ساتھی خیال فرمائیں گے، اس لیے آپ ان کو بلا کر پانی پلانا چاہیں گے تو آپ کو جواب دیا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا حرکتیں کی تھیں، تب آپ ان سے برأت کا اظہار فرمائیں گے اور کہیں گے سُحْقًا سُحْقًا، ان کو دور ہٹاؤ، ان کو دور رکھو،" اور یہ حوض، میزان اور پل صراط سے پہلے ہوگا۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ۲۲۹ مکتبہ العرفان) اس سے ثابت ہوتا ہے آپ غیب نہیں جانتے اور نہ ہی اس وقت امت کے افعال کو دیکھ رہے ہیں اگر آپ امت کے افعال کو دیکھ رہے ہوں تو پھر آپ کو یہ نہ کہا جاتا انك لا تدری ما احدثوا بعدك

[5970] (. . .) و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

[5970]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حضرت سہل رضی اللہ عنہ والی حدیث منقول ہے۔

[5971] ۲۷۔(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ

[5970] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٦٨)

[5971] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٩٣) وفي الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧١٩)

سَوَآءٌ وَمَآؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا))

[5971] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے حوض کی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے اور اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (طول وعرض یکساں ہے) اور اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی مہک کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے کوزے (آب خورے) آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، جو اس سے پئے گا، اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

[5972] (۲۲۹۳) قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُونِي فَاَقُولُ يَارَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلَى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا

[5972] ۔ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں حوض پر رہوں گا، تاکہ تم میں سے ان لوگوں کو دیکھوں جو میرے پاس آئیں گے اور کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا، اے میرے رب! یہ میری راہ پر چلنے والے اور میرے ساتھی ہیں تو جواب دیا جائے گا، کیا تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے تیرے بعد کیا عمل کیے؟ اللہ کی قسم! یہ تیرے بعد مسلسل اپنی ایڑیوں پر لوٹتے رہے۔'' ابن ابی ملیکہ کے شاگرد کہتے ہیں، وہ یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! ہم ایڑیوں پر لوٹنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور اس سے کہ اپنے دین سے برگشتہ ہوں۔

فائدہ :...... حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کی دعا سے ثابت ہوتا ہے، وہ ان لوگوں کو بھی اس میں داخل سمجھتے تھے، جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور کے بعد دین میں نئی نئی باتیں داخل کیں یا دین سے برگشتہ ہو گئے، لیکن وہ چونکہ کلمہ توحید پڑھتے تھے اور مسلمانوں کی طرح دینی احکام کو تسلیم کرتے تھے، اگرچہ ان پر پوری طرح عمل پیرا نہیں تھے، اس لیے وہ آپ کو اپنے امتی محسوس ہوں گے، اس لیے بعض روایات میں اُصحابی آیا ہے اور بعض میں من امتی، کیونکہ دونوں قسم کے لوگ ہوں گے۔ یعنی کچھ ابوبکر کے دور میں مرتد ہونے والے اور کچھ بعد کی امت سے بدعتوں کے مرتکب، جیسا کہ من امتی کے لفظ سے ثابت ہو رہا ہے۔

[5972] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٩٣) وفي الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧١٩)

[5973] ۲۸۔(۲۲۹۴) و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ ((إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ))

[5973]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اپنے ساتھیوں میں فرماتے ہوئے سنا،''میں حوض پر ہوں گا،تم میں سے اپنے پاس آنے والوں کا منتظر ہوں گا،سو اللہ کی قسم! مجھ سے ورے کچھ آدمی روک لیے جائیں گے تو میں کہوں گا،اے میرے آقا،میرے پیروکار،میرے امتی ہیں،سو وہ فرمائے گا،تمہیں پتہ نہیں ہے،انہوں نے تیرے بعد کیا عمل کیے،یہ ہمیشہ اپنے الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔''

[5974] ۲۹۔(۲۲۹۵) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا))

[5974]۔نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں،میں لوگوں سے حوض کا تذکرہ سنتی تھی اور اس کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا تھا،ایک دن جبکہ ایک لڑکی مجھے کنگھی کر رہی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:''اے لوگو!'' میں نے لڑکی سے کہا،مجھ سے دور ہو جاؤ،اس نے کہا،آپ نے مردوں کو بلایا ہے،عورتوں کو نہیں بلایا تو میں نے کہا،میں بھی لوگوں میں داخل ہوں،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا،تم ہوشیار ہو جاؤ،تم میں سے کوئی اس حال میں نہ آئے کہ اسے مجھ سے دور ہٹایا جائے،جس طرح

[5973] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٤٢)

[5974] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨١٧٣)

بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، سو میں کہوں گا، یہ کس بنا پر ہوا؟ تو کہا جائے گا، تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں تو میں کہوں گا، دوری ہو، اس کو دور لے جاؤ۔''

[5975] (. . .) و حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ

[5975]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا، جبکہ وہ کنگھی کروا رہی تھیں، ''اے لوگو!'' تو اس نے کنگھی کرنے والی سے کہا، میرے سر کے بالوں کو جمع کر دو، مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[5976] ۳۰۔(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا))

[5976]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن (گھر سے نکلے اور شہدائے احد کے لیے، میت کی طرح دعا کی پھر منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارے بارے میں گواہی دوں گا اور میں اللہ کی قسم، اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں

[5975] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۷۳)

[5976] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: باب: الصلاة على الشهيد برقم (۱۳۴۴) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳۵۹٦) والمغازي باب: غزوة احد برقم (۴۰۴۲) وفي باب: احد يحبنا ونحبه برقم (۴۰۸۵) وفي الرقاق باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦۴۲٦) وفي باب: في الحوض برقم (٦۵۹۰) وابو داود في (سننه) في الجنائز باب: الميت يصلى على قبره بعد حين برقم (۳۲۲۳) وبرقم (۳۲۲۴) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الصلاة على الشهداء برقم ٦۲/ ۴۔ انظر (التحفة) برقم (۵۹۳۲)

دے دی گئی ہیں یا زمین کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور میں اللہ کی قسم! میں اپنے بعد تمہارے شرک کرنے کا خطرہ محسوس نہیں کرتا، لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔

فائدہ:...... صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ: آپ نے اپنی زندگی کے آخری دور میں، تمام شہداء کے لیے، میت کی طرح انتہائی اخلاص اور تضرع سے دعا فرمائی اور یہ دعا مسجد میں کی گئی، اس لیے نماز سے فراغت کے بعد آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اگلی باتیں ارشاد فرمائیں اور شہدائے احد کی قبور تو میدان احد میں ہی تھیں، وہاں منبر کہاں سے آ گیا، اس لیے علامہ انور شاہ نے لکھا ہے کہ روایات کے تتبع اور تلاش سے مجھ پر یہ حقیقت کھلی ہے کہ آپ نے یہ دعا اپنے وفات کے سال مسجد نبوی میں کی، اس طرح آپ نے زندوں کی طرح مردوں کو بھی الوداع فرمایا، (فیض الباری ج ۱ ص ۴۷۸)۔ جنگ اور تین ہجری کو ہوئی اور آپ کی وفات ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی، نماز اتنے عرصہ کے بعد تو نہیں پڑھی جاتی۔

اِنِّی قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الارض او مَفَاتِيحَ الْاَرْض: مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں دے دی گئی ہیں، آپ کی اس پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں نے تمام علاقوں کو فتح کیا اور کسری و قیصر کے خزانوں کے مالک بنے اور اب بھی ہر قسم کے قدرتی اسباب و ذرائع معیشت مسلمان ملکوں میں موجود ہیں، لیکن بدقسمتی سے مسلمان ان سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا رہے۔

مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بعدی: مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے، مقصد یہ ہے کہ آپ کی امت مجموعی اعتبار سے اسلام سے برگشتہ نہیں ہو گی یا جاہلیت کے دور والا شرک دوبارہ پیدا نہیں ہو گا کہ لوگ شرک کو اپنا دین قرار دیں، اگر کچھ لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں تو وہ اس کو شرک تسلیم ہی نہیں کرتے اور اسلام کو ہی اپنا دین تصور کرتے ہیں اور انفرادی طور پر اگر کچھ لوگ مرتد ہوئے ہیں تو اکثریت کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور بقول امام ابی اس کا مخاطب صحابہ کرام ہی کہ ان کے بارے میں یہ خطرہ نہ تھا۔ (تکملہ ج ۴ ص ۵۰۵)

لٰكِن اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا: لیکن دنیا کے خزانوں اور دنیوی مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے کا اندیشہ ہے اور یہ چیز باہمی حسد و بغض اور دشمنی کا باعث بنتی ہے، جس سے اخلاق اور اعمال میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور آپ نے جس چیز کے اندیشے کا اظہار فرمایا تھا، آج وہی چیز امت کی تباہی اور بربادی کا باعث بن رہی ہے، دین و ایمان اتفاق و اتحاد ہر چیز اس کی بھینٹ چڑھ رہی ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں اس کی صراحت آ رہی ہے۔

[5977] ۳۱۔(...)وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا وهب يعني ابن جرير حدثنا ابي قال سمعت يحيى بن ايوب يحدث عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ

[5977]۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے لیے دعا فرمائی، پھر منبر پر چڑھے، گویا کہ آپ زندوں اور مردوں کو رخصت فرمارہے ہیں اور فرمایا: ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس کی چوڑائی اتنی ہے جتنا ایلہ اور جحفہ کا درمیانی فاصلہ ہے، میں تمہارے بارے میں یہ خوف و خطرہ محسوس نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن میں تمہارے بارے میں یہ خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ تم دنیا میں دلچسپی لو گے، باہم لڑو گے اور تباہ و برباد ہو گے، جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔'' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ آخری بار تھی جس میں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔

فائدہ:...... كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ: گویا آپ زندوں اور مردوں کو رخصت فرمارہے ہیں، آپ مردوں کی زیارت کے لیے جاتے تھے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے، اب گویا یہ ان کے لیے آخری دعا تھی، یہ بھی ممکن ہے آپ میدان احد میں تشریف لے گئے ہوں اور شہدائے احد کی قبروں پر نماز پڑھی ہو اور پھر واپس آ کر مسجد نبوی میں خطبہ دیا ہو، اس صورت میں یہ دعا کی بجائے نماز جنازہ ہوگی، جیسا کہ احناف کا موقف ہے، اگر مسجد میں نماز پڑھی تو جنازہ غائبانہ ہوگا۔ لیکن علامہ انور کشمیری اس کو دعا سمجھتے ہیں۔

إِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى جُحْفَةَ: حوض کوثر کی لمبائی اور چوڑائی کے بارے میں آپ نے مختلف اوقات میں، مختلف مقامات کی مسافت بیان فرمائی ہے، آپ نے حاضرین کی معلومات کے مطابق جگہوں کے نام بیان فرمائے تھے، مقصود اس کی وسعت اور فراخی کا بیان ہے، مسافت کی تعیین یا تحدید مقصود نہیں، جحفہ، رابغ کے قریب ایک جگہ ہے، جو اہل شام کا میقات ہے اور ایلۃ ایک بندرگاہ ہے جو بحر قلزم پر واقع ہے اور مدینہ سے تقریباً ایک ماہ کا راستہ ہے۔

[5977] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٣٢)

[5978] ۳۲-(۲۲۹۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُولُ يَارَبِّ اَصْحَابِى اَصْحَابِى فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِى مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ))

[5978]۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں کچھ لوگوں کے بارے میں جھگڑا کروں گا، (تا کہ ان کو حوض پر آنے دیا جائے) پھر ان کے بارے میں مغلوب ہو جاؤں گا (ان کو اجازت نہ دلوا سکوں گا) میں کہوں گا، اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں تو جواب دیا جائے گا، تمہیں نہیں معلوم تیرے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں نکالیں۔''

[5979] (. . .)و حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((اَصْحَابِى اَصْحَابِى))

[5979]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے سنائی اور اس میں ''میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔'' بیان نہیں کیا۔

[5980] (. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ وَفِى حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ

[5980]۔ امام صاحب تین اور اساتذہ کی دو سندوں سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5981] (. . .)و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ

[5978] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦٣)

[5979] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٣٤)

[5980] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٦) وفي الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٤٩) انظر (التحفة) برقم (٩٢٩٢)

[5981] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤١)

بْـنُ اَبِـى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ

[5981]۔امام صاحب کو یہی روایت دو اور اساتذہ اپنی اپنی سند سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سناتے ہیں۔

[5982] ۳۳۔(۲۲۹۸)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَـنْ مَـعْبَـدِ بْـنِ خَـالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((حَـوْضُـهُ مَـا بَيْـنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِينَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ((الْاَوَانِي)) قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ ((تُرٰى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ))

[5982]۔حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میرا حوض، صنعاء اور مدینہ کے فاصلہ کے برابر ہے۔'' تو حضرت مستورد رضی اللہ عنہ، ان سے پوچھا، کیا تو نے آپ سے ''برتنوں کے بارے میں نہیں سنا'' اس نے کہا، نہیں تو حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا، ''اس میں برتن ستاروں کی مانند دکھائی دیں گے۔''

[5983] (. . .)و حَـدَّثَـنِـى اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَـدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ

[5983]۔امام صاحب کو یہ روایت ایک اور استاد نے سنائی، جس میں حوض کا تذکرہ ہے، لیکن حضرت مستورد کا قول اور آپ کا فرمان بیان نہیں کیا۔

[5984] ۔(۲۲۹۹)حَـدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

عَـنْ ابْـنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اِنَّ اَمَـامَـكُـمْ حَـوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ))

[5984]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے آگے حوض ہے، اس کے دونوں کناروں کا فاصلہ، اتنا ہے، جتنا جرباء اور اذرح کا فاصلہ۔''

[5982] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٩١) انظر (التحفة) برقم (٣٢٨٧)

[5983] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٣٨)

[5984] اخرجه ابو داود في (سننه) في باب: في الحوض برقم (٤٧٤٥) انظر (التحفة) برقم (٧٥٣٨)

فائدہ :...... علامہ ضیاء الدین المقدسی کا موقف یہ ہے کہ یہاں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، عرضه مثل ما بينكم وبين جرباء اذرح ، اس کا عرض تمہارے یعنی اہل مدینہ کے جرباء، اذرح کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے، اس لیے حدیث میں ہوگا، كما بين مقامي و بين جرباء اذرح: جتنا فاصلہ میرے کھڑے ہونے کی جگہ اور جرباو اذرح کے درمیان ہے اور سنن دارقطنی کی روایت ہے، ما بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ و جرباء واذرح ، (فتح الباری ج ۱۱ ص ۴۷۲، مکتبہ دار المعرفۃ)۔

[5985] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى ((حَوْضِي))

[5985]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''تمہارے آگے حوض ہے، جیسا کہ جرباء اور اذرح کا فاصلہ ہے۔'' ابن المثنیٰ کی روایت میں حَوْض کی بجائے حَوْضِيْ (میرا حوض) ہے۔

[5986] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

[5986]۔ عبید اللہ نے کہا میں نے استاد سے پوچھا تو اس نے کہا، یہ شام کی دو بستیاں ہیں، جن کے درمیان فاصلہ تین رات کی مسافت کے بقدر ہے اور ابن بشر کی روایت میں ہے، تین دن کی مسافت کے بقدر۔

[5987] (. . .) و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

[5987]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5985] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: فی الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٧٧) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٨)

[5986] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٠١) وبرقم (٨١٠٤)

[5987] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٢٤١)

[5988] ٣٥۔(. . .)و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ فِيهِ اَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَآءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا))

[5988]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے آگے اتنا بڑا حوض ہے، جیسے کہ جرباء اور اذرح کا فاصلہ ہے، اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند کوزے ہیں، جو اس پر پہنچے گا، سو اس سے پیے گا اور اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔“

[5989] ٣٦۔(٢٣٠٠)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلَى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ))

[5989]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس کے برتن سیاہ رات جس میں بادل نہ ہوں، کے نجوم وکواکب (ستارے و سیارے) کی تعداد سے زیادہ ہیں، وہ جنت کے برتن ہوں گے، جو ان سے پیے گا، آخر تک پیاسا نہیں ہوگا، اس میں جنت سے دو پرنالے بہیں گے، جو اس سے پیے گا، اسے پیاس نہیں لگے گی، اس کا عرض اور طول برابر ہیں، عمان سے ایلہ کے فاصلہ کی مانند، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔“

فائدہ :...... عَمَّان: یہ آج کل اردن کا دارالحکومت ہے، جسے عمان بلقاء کہتے ہیں، اگر عمان ہو تو یہ خلیج کا شہر ہے اور مسقط کا دارالحکومت ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔

[5988] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی صفة القيامة والرقاق والورع باب: ما جاء فی صفة اواني الحوض برقم (٢٤٤٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٣)

[5989] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١١٦)

[5990] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي اَذُودُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي اِلٰى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ))

[5990]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض کی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر اہل یمن کی خاطر لوگوں کو ہٹاؤں گا، میں اپنے عصا سے ماروں گا، تاکہ پانی ان پر بہنے لگے، یعنی سب سے پہلے وہ پی سکیں۔'' آپ سے اس کے عرض کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ''میری جگہ سے عمان تک۔'' آپ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس میں دو پرنالے مسلسل پانی گرائیں گے، جنت سے، اس میں اضافہ کریں گے، ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔''

مفردات الحدیث ❶ عُقْر: حوض کے پاس اونٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ یا بلند جگہ۔ ❷ يَرْفَضُّ: جاری ہو، بہنے لگے۔ ❸ يَغُتُّ: مسلسل پانی گرتا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حوض سے سب سے پہلے اہل یمن پانی پئیں گے اور انصار یمنی ہیں، انہوں نے آپ کی دشمنوں اور ناگوار حالات میں حفاظت کی، دین کا دفاع کیا، اس لیے ان کو یہ شرف اور احترام حاصل ہوگا، ان کو پانی پلانے کی خاطر دوسروں کو روکا جائے گا اور میدان حشر کے حوض میں، جنت کی نہر سے دو پرنالے مسلسل گریں گے، جو حوض کے پانی میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

[5991] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِ هِشَامٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: "اَنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ"

[5991]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن حوض کے پاس اونٹوں کی جگہ پر ہوں گا۔'' یعنی بلند جگہ پر پلانے والے کی جگہ پر

[5990] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١١٦)

[5991] تقدم

[5992] (. . .) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ

[5992]۔امام صاحب مذکورہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ محمد بن بشار نے یحییٰ بن حماد سے کہا، یہ حدیث آپ نے ابوعوانہ سے سنی ہے، اس نے کہا، میں نے شعبہ سے بھی سنی ہے تو میں نے کہا، میری خاطر اس پر نظر ڈالیے تو اس نے میری خاطر اس پر نظر ڈالی کہ مجھے یہ روایت سنائی۔

[5993] ۳۸۔(۲۳۰۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ))

[5993]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''میں اپنے حوض سے کچھ مردوں کو اس طرح ہٹاؤں گا، جس طرح اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔''

فائدہ :...... جو لوگ آپ کے حوض سے پانی پینے کے حقدار نہیں ہوں گے، آپ ان کو اپنی امت کو پلانے کی خاطر ہٹا دیں گے، تاکہ آپ کی امت آسانی سے پانی پی سکے۔

[5994] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5994]۔امام صاحب کو مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5995] ۳۹۔(۲۳۰۳)و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)) [انظر:۵۹۹۸]

[5992] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١١٦)

[5993] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٣٧٩)

[5994] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المساقاة باب: من رای ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه برقم (٢٣٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٥)

[5995] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: فی الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٨)

[5995] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے حوض کا فاصلہ، ایلہ اور صنعائے یمن کے درمیان فاصلہ جیسا ہے اور اس میں کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں۔''

[5996] ٤٠ـ(٢٣٠٤) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ))

[5996] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس حوض پر کچھ ایسے مرد آنے کی کوشش کریں گے، جو میرے ساتھ رہے تھے، حتیٰ کہ جب میں ان کو دیکھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کیے جائیں گے، مجھ سے ورے ہی انہیں اچک لیا جائے گا تو میں کہوں گا، اے میرے رب! میرے ساتھی ہیں، میرے کچھ ساتھی ہیں تو مجھے کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں، انہوں نے آپ کے بعد کیا نئے نئے کام نکالے تھے۔''

مفردات الحدیث ❋ ① رُفِعُوا إِلَيَّ: میرے سامنے کیے جائیں گے۔ ② اُخْتُلِجُوا دونی: مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے انہیں الگ کر دیا جائے گا۔ اصیحابی، تصغیر دلیل ہے کہ ان کی تعداد کم ہوگی۔

[5997] (. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ((آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ))

[5997] ۔ امام صاحب کے تین اور اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ''اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔''

[5998] ٤١ـ(٢٣٠٣) و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

[5996] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٩)

[5997] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٧٩)

[5998] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣١)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) [راجع: ٥٩٩٥]

[5998] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ، صنعاء اور مدینہ کے درمیانی فاصلہ کی مانند ہے۔''

[5999] ٤٢۔(. . .)و حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي))

[5999] ۔امام صاحب کے دو اور اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، مگر ان دونوں نے شک کرتے ہوئے کہا یا مدینہ اور عمان کا درمیانی فاصلہ اور ابوعوانہ کی حدیث میں ہے، ''میرے حوض کے دونوں اطراف کا فاصلہ'' نَاحِیَتَی کی جگہ لَا بَتَی کا لفظ ہے، معنی ایک ہی ہے۔

[6000] ٤٣۔(. . .)و حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

قَالَ اَنَسٌ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((تُرٰى فِيهِ اَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَآءِ))

[6000] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں سونے اور چاندی کے کوزے، آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔''

[6001] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَآءِ

[5999] طريق هارون بن عبدالله اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الزهدباب: ذكر الحوض برقم (٤٣٠٤) انظر (التحفة) برقم وطريق حسن بن على الحلوانى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٢)

[6000] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: ذكر الحوض برقم (٤٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٣)

[6001] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٠٢)

[6001] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے،''یا آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے۔''

[6002] ٤٤۔(٢٣٠٥)حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ))

[6002] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''خبردار! میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس کے دو کناروں کا فاصلہ صنعاء اور ایلہ کے درمیانی فاصلہ جتنا ہے اور گویا اس میں کوزے ستارے ہیں۔''

[6003] ٤٥۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ))

[6003] ۔عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیثیں سنی ہیں،ان میں سے کوئی مجھے بتائیں تو اس نے مجھے لکھا، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔''حوض پر میں ہی تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

١٠......بَاب :إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

باب ١٠: آپ کی معیت میں فرشتوں کا جنگ میں حصہ لے کر آپ کی عزت افزائی کرنا

[6004] ٤٦۔(٢٣٠٦)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

[6002] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٦٢)

[6003] تقدم تخريجه في الامارة باب: الناس تبع لقريش والخلافة في قريش برقم (٤٦٨٨)

[6004] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: ﴿اذا همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٤) وفي اللباس باب: الثياب البيض برقم (٥٨٢٦) انظر (التحفة) برقم (٣٨٤٣)

عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

[6004] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں دو آدمی دیکھے، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے یا بعد میں نہیں دیکھا، یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

[6005] ٤٧۔(. . .)وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

[6005] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں، سفید پوش دو آدمی دیکھے، جو آپ کی طرف سے انتہائی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے ان کو نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں نے صرف جنگ بدر میں ہی حصہ نہیں لیا، بلکہ آپ کے تحفظ و دفاع کے لیے، اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انہوں نے جنگ احد میں بھی حصہ لیا اور ایک عام انسان کی طرح جنگ کی، وگرنہ اپنی اصلی قوت و طاقت کے اعتبار سے تو ایک ہی فرشتہ کافروں کی تباہی اور بربادی کے لیے کافی تھا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ انبیاء کے علاوہ بھی دوسرے نیک اور متقی انسانوں کو ان کی عزت و کرامت کے لیے فرشتوں کا دیدار کروا دیتا ہے اور ان کے ناموں کی تعیین، آپ کے بتانے پر ہوئی، کیونکہ آپ کی اطلاع کے بغیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے ان کو جبریل اور میکائیل کا نام دینا ممکن نہ تھا۔

١١......بَاب: فِيْ شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وتقدمه للحرب

باب ١١: نبی اکرم ﷺ کی شجاعت اور جنگ کے لیے آپ کا پیش قدمی فرمانا

[6006] ٤٨۔(٢٣٠٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

[6005] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٥٩)

[6006] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الشجاعة في الحرب والجبن←

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

[6006] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے، سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے، ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے تو لوگ آواز کی طرف نکل کھڑے ہوئے، سو رسول اللہ ﷺ کو واپس آتے ہوئے ملے، آپ ان سے پہلے آواز کی طرف جا چکے تھے اور آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ کے گلے میں (گردن میں) تلوار تھی اور فرما رہے تھے، ''خوف زدہ نہ ہو، خوف زدہ نہ ہو۔'' آپ نے فرمایا: ''ہم نے اس کو سمندر کی طرح تیز پایا یا فرمایا، یہ سمندر ہے۔'' اور وہ گھوڑا سست رفتار سمجھا جاتا تھا۔

فائدہ :......حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ، آپ کے تین بنیادی اوصاف کی تعیین فرمائی ہے، جو اخلاق حسنہ کی اساس ہیں، انسان میں تین قوتیں ہیں، (۱) قوت غضبیہ، اس میں حسن وکمال شجاعت و بسالت ہے، (۲) قوت شہویہ، جس کا حسن وکمال جود وسخا ہے، (۳) قوت عقلیہ، جس کا حسن و جمال حکیمانہ قول وفعل ہے اور خَلق، خُلق کی خوبصورتی اور حسن اس کا نتیجہ ہے اور حدیث سے آپ کی دلیری و شجاعت، بے خوفی، و بیباکی اور گھوڑ سواری کی مہارت کا پتہ چلتا ہے، آپ انتہائی بے خوفی سے اکیلے ہی حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے سب سے پہلے نکل گئے، تا کہ لوگوں کو آگاہ کیا جا سکے اور آپ کی برکت سے سست رفتار گھوڑا، انتہائی تیز رفتار نکلا اور آپ نے ظاہری اسباب و وسائل کو استعمال کرتے ہوئے جنگی اسلحہ تلوار کو بھی گردن میں حمائل کیا اور حقیقت حال معلوم کر لینے کے بعد لوگوں کی پریشانی اور گھبراہٹ کو بھی دور فرمایا۔

[6007] ۴۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

← برقم (۲۸۲۰) وفی باب: الحمائل وتعليق السيف بالعنق برقم (۲۹۰۸) وفی باب: اذا فزعوا بالليل برقم (۳۰۴۰) وفی باب: ركوب الفرس العربی برقم (۲۸۶۶) وفی الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (۶۰۳۳) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی الخروج عند الفزع برقم (۱۶۸۷) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: الخروج فی النفير برقم (۲۷۷۲) انظر (التحفة) برقم (۲۸۹)

[6007] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الهبة باب: من استعار من الناس الفرس برقم (۲۶۲۷)←

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))

[6007]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں دہشت و گھبراہٹ پھیل گئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار (مانگ کر) لیا، جسے مندوب کہا جاتا تھا، سو اس پر سوار ہوئے، (واپسی پر) فرمایا: ''ہم نے گھبراہٹ و پریشانی کی کوئی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے اسے انتہائی تیز رفتار پایا ہے۔''

[6008] (. . .) و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِاَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا

[6008]۔ مصنف نے یہی روایت تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کی ہے، ابن جعفر کی حدیث میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی جگہ ہمارا گھوڑا بتایا گیا ہے اور خالد کی حدیث میں قتادہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح موجود ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی سے کوئی چیز ضرورت کے تحت مستعار لینا جائز ہے اور جانور کا نام رکھنا درست ہے اور انسان اگر دلیر اور باہمت ہو تو واقعہ کی تحقیق یا صورت حال سے آگاہی کے لیے اکیلا بھی جا سکتا ہے۔

۱۲...... بَاب: جُودِهِ ﷺ

باب ۱۲: نبی اکرم ﷺ خیر میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے

[6009] ۵۰۔(۲۳۰۸) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

← وفي الجهاد والسير باب: اسم الفرس والحمار برقم (۲۸۵۷) وفي باب: الركوب على الدابة الصعبة والفحولة من الخيل برقم (۲۸٦۲) وفي باب: مبادرة الامام عند الفزع برقم (۲۹٦۸) وفي الادب باب: المعاريض مندوحة عن الكذب برقم (٦۲۱۲) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ماروى في الرخمة في ذلك برقم (٤۹۸۸) والترمزى في (جامعه) في الجهاد باب: ما جاء في الخروج عندالفزع برقم (۱٦۸۵) وبرقم (۱٦۸٦) انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۸)

[6008] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۹٦۲)

[6009] اخرجه البخارى في (صحيحه) في بدء الوحي باب (٦) برقم (۵) وفي الصوم باب: ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

[6009] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، خیر (کسی کی بھلائی و ہمدردی) میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت سب سے زیادہ ماہ رمضان میں ہوتی تھی، جبریل ہر سال رمضان میں، مہینہ کے ختم ہونے تک، آپ کو ملتے، رسول اللہ ﷺ اس پر قرآن پیش کرتے، (دور کرتے) تو جب آپ کو جبریل علیہ السلام ملتے، تو رسول اللہ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے۔

مفردات الحدیث ❶ أَجْوَدُ النَّاس: جود کا معنی ہوتا ہے، ہر انسان کو اس کی ضرورت کی چیز عطا کرنا۔یعنی جس کو علم و معرفت کی ضرورت ہوتی، اس کو علوم و معارف سے نوازتے، ننگے کو لباس پہناتے، بھوکے کو کھانا کھلاتے اور سخی تو صرف مال کی سخاوت کرتا ہے۔ ❷ الرِّيحُ الْمُرْسَلَة: آزاد چھوڑی ہوئی ہوا جو انتہائی تیز ہوتی ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فضیلت والے دنوں میں جود وسخا زیادہ کرنا چاہیے اور ماہ رمضان میں تلاوت قرآن کا اہتمام بھی زیادہ کرنا چاہیے، کیونکہ آپ اس مہینہ میں جبریل کے ساتھ دور کرتے تھے، یہ قرآن سنتے اور سناتے تھے۔

[6010] (. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6010] ۔امام صاحب دو اساتذہ کی سندوں سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

١٣......بَاب: حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ

باب ۱۳: رسول اللہ ﷺ کا اخلاق سب سے اچھا تھا

[6011] ٥١-(٢٣٠٩)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

←اجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان برقم (١٩٠٢) وفي بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢٢٠) وفي المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٥٤) وفي فضائل القرآن باب: كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ برقم (٤٩٩٧) والنسائي في (المجتبى) في الصيام باب: الفضل والجود في شهر رمضان برقم (٢٠٩٤) انظر (التحفة) برقم (٥٨٤٠)

[6010] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٦٤)

[6011] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٦)

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ

[6011]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے، اللہ کی قسم، آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ ہی مجھے کسی چیز کے بارے میں کہا تو نے اس طرح کیوں کیا اور تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ابو ربیع اضافہ کرتے ہیں، جو کام خادم نہیں کرتا اور کلمہ، اللہ کی قسم، کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ انتہائی حلیم اور بردبار تھے، دس سال کا ایک نوخیز لڑکا آپ کا خادم تھا اور وہ اپنے لڑکپن کی بنا پر یقیناً ایسا کام کرتا ہوگا، جو آپ کے شایان شان نہیں ہوگا،، کبھی اس میں سستی اور غفلت کا مظاہرہ بھی کرتا ہوگا، جیسا کہ آنے والی روایات سے معلوم ہوتا ہے، لیکن آپ نے کبھی اکتاہٹ اور بیزاری کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ ہی سرزنش و توبیخ سے کام لیا بلکہ اس کی دل داری فرمائی۔

نوٹ:...... لَيْسَ مِمَّا: لیس کلمہ میں تحریف ہوئی ہے، یہ درحقیقت لِشَيْءٍ مِمَّا ہے، یعنی خادم جو کچھ کرتا ہے، (فتح الباری ج ۱۰ص ۴۶۷ مکتبہ دارالمعرفہ)

[6012] (. . .) وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ

[6012]۔یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

[6013] ۵۲۔(. . .) وحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

[6012] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (٦٠٣٨) انظر (التحفة) برقم (٤٣٦)

[6013] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوصايا باب: استخدام التيمم فی السفر والحضر اذا كان صلاحا له ونظر الام او زوجها لليتيم برقم (٢٧٦٨) وفی الديات باب: من استعان عبدا او صبيان برقم (٦٩١١) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٠)

[6013] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے کر چل پڑے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! انس ایک سمجھ دار لڑکا ہے، آپ کی خدمت کرے گا، سو میں نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی، اللہ کی قسم! جو کام میں نے کیا، آپ نے مجھے یہ نہیں کہا، یہ کام تو نے اس طرح کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا، آپ نے یہ نہیں کہا تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی تھی اور حضرت ام سلیم کے مشورہ ہی سے حضرت انس کو آپ کی خدمت کے لیے لے گئے تھے، اس لیے بعض جگہ لے جانے کی نسبت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی طرف کی گئی ہے، نیز جنگ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ سے کسی ایسے خادم کا مطالبہ کیا، جو سفر میں آپ کی خدمت کرے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بھی، حضرت انس ہی کو پیش کیا، اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے آپ کی سفر و حضر میں خدمت کی۔

[6014] ٥٣۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِی سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِی بُرْدَةَ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِسْعَ سِنِينَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِی قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَیَّ شَيْئًا قَطُّ

[6014] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو سال خدمت کی تو میں نہیں جانتا، آپ نے مجھے کبھی فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا؟ اور نہ آپ نے کبھی میرے کام پر نکتہ چینی فرمائی (نہ کسی کام میں عیب نکالا)

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نو سال کچھ ماہ گزارے تھے، اس لیے کبھی کسر کو پورا کرتے ہوئے دس سال کہہ دیا اور کبھی اس کو نظر انداز کرتے ہوئے ۹ سال کہہ لیا۔

[6015] ٥٤۔(٢٣١٠) حَدَّثَنِی اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ اِسْحٰقُ قَالَ

[6014] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٥٨)

[6015] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الحلم واخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم برقم (٤٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٤)

أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[6015] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اخلاق سب سے اچھا تھا، آپ نے ایک دن ایک ضرورت کے لیے مجھے بھیجنا چاہا تو میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا اور میرے جی میں یہی تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جس مقصد کے لیے مجھے بھیجنا چاہا ہے، میں اس کے لیے جاؤں گا، سو میں نکلا، حتیٰ کہ بچوں کے پاس سے گزرا اور وہ (بازار میں) کھیل رہے تھے، (میں ان کے پاس رک گیا) اچانک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آ کر میری گدی کو پکڑ لیا تو میں نے آپ کی طرف دیکھا اور آپ ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا، ''اے انیس! کیا جدھر میں نے تمہیں بھیجا تھا، ادھر گئے ہو؟'' میں نے کہا، جی ہاں، میں جاتا ہوں، اے اللہ کے رسول!

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ لڑکپن کے بھول پن کی بنا پر، بسا اوقات جو کام کرنا چاہتے ہوتے، اس کے بارے میں بھی قسمیہ انداز میں کہہ دیتے کہ میں نہیں کروں گا، لیکن آپ اس کا برا نہ مناتے اور یہی سمجھتے یہ نادانی کے طور پر یہ کہہ رہا ہے، کام یہ کرے گا، پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ جاتے تو آپ ان پر نظر رکھتے، وہ بچوں کو کھیل میں مشغول دیکھ کر، ان کے پاس کھڑے ہو جاتے تو آپ چپکے سے پیار و محبت سے پیچھے سے ان کی گردن دبوچ لیتے، لیکن غصے کا اظہار نہ فرماتے، بلکہ فرماتے، اے پیارے انس، گئے نہیں ہو اور حضرت انس بڑی معصومیت سے جواب دیتے، ادھر ہی جا رہا ہوں، اور اس پر آپ کریمانہ اخلاق کی بنا پر خاموش ہو جاتے۔

[6016] (٢٣٠٩) قَالَ أَنَسٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا [راجع: ٦٠١١]

[6016] ۔انس کہتے ہیں، اللہ کی قسم، میں نے آپ کی نو سال خدمت کی ہے، مجھے نہیں معلوم، میں نے جو کام کیا ہو، آپ نے کہا ہو، وہ فلاں فلاں کام تو نے کیوں کیا ہے؟ یا جو کام میں نے چھوڑا ہو، آپ نے کہا، وہ، ایسے ایسے یا فلاں فلاں کام کیوں نہیں کیا؟

[6016] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الحلم واخلاق النبي ﷺ برقم (٤٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٤)

[6017] ٥٥-(٢٣١٠)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا

[6017]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اخلاق سب لوگوں سے اچھا تھا۔

١٤......بَاب :سَخَآئِه ﷺ

باب ١٤: آپ ﷺ کی سخاوت

[6018] ٥٦-(٢٣١١)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

[6018]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی چیز کے مانگنے پر نہیں، نہ کہا۔"

[6019] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَآءً

[6019]۔امام صاحب کے دو اساتذہ اپنی اپنی سند سے یہی روایت، بالکل اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ مجبوری کے سوا، عام طور پر کبھی کسی سائل کو محروم نہیں رکھتے تھے، اگر دینا ممکن نہ ہوتا تو پھر فرماتے، یہ ممکن نہیں۔

[6020] ٥٧-(٢٣١٢)و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسٰى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَآئَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَآءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

[6017] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير ونوب وغيرها من الطاهرات برقم (١٤٩٨)

[6018] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٥)

[6019] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (٦٠٣٤) انظر (التحفة) برقم (٣٠٢٤)

[6020] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦١٤)

[6020] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے کے وقت جو کچھ مانگ لیا جاتا تھا، آپ عنایت فرما دیتے، آپ کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں دے دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا، اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد اس قدر عنایت فرماتا ہے کہ اسے فقر و فاقہ کا خدشہ ہی نہیں۔

فائدہ :...... غَنَمًا بَيْنَ جبلين: دو پہاڑوں کے درمیان کے علاقہ کو بھر دینے والی بکریاں، آپ نے صفوان بن امیہ کو حنین کی غنیمت سے بہت سی بکریاں عطا فرمائیں کہ آپ کے اس قدر عطیہ سے اسے محسوس ہو گا کہ واقعی آپ اللہ کے نبی ہیں، جو بلا خوف وخطر، اس قدر سخاوت کرتے ہیں، اس لیے اس نے اپنی قوم کو بھی مسلمان ہونے کی دعوت دی۔

[6021] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ اَىْ قَوْمِ اَسْلِمُوا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِى عَطَآءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُونَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا تَسْلِيم

[6021] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والی بکریاں مانگیں، آپ نے اسے وہ دے دیں، سو وہ اپنی قوم کے پاس آ کر کہنے لگا، اے میری قوم، اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم! محمد اس قدر عطیہ دیتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ کا اندیشہ ہی نہیں رکھتا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک انسان محض دنیا کی خاطر مسلمان ہوتا تو اسلام لانے کے بعد اسے اسلام دنیا اور اس کی ہر چیز سے محبوب ہو جاتا۔

[6022] ۵۹۔(۲۳۱۳)وحَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَاَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ

[6021] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۹)

[6022] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزكاة باب: ما جاء فی اعطاء المؤلفة قلوبهم برقم (۶۶۶) انظر (التحفة) برقم (۴۹۴۴)

شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْطَانِي وَاِنَّهُ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

[6022] - ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ نکلے اور حنین کی جنگ لڑی تو اللہ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی نصرت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیے، پھر سو دیئے، پھر سو دیئے، ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے سعید بن المسیب نے بتایا، صفوان نے کہا، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا، جو بھی عطا یا فرمایا، جبکہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض تھے، سو آپ مجھے (اس کے باوجود) دیتے رہے حتی کہ آپ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

فائدہ :...... صفوان بن امیہ جنگ حنین کے وقت مشرک تھا اور فتح مکہ کی بنا پر آپ کا شدید مخالف تھا، لیکن آپ نے تالیف قلبی کرتے ہوئے، اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں اس کو غنائم حنین سے اتنا کچھ دیا کہ وہ اسلام لانے پر مجبور ہو گیا، کیونکہ وہ سمجھ گیا کہ یہ کام پیغمبر کے بغیر کوئی اور دنیوی لیڈر یا سردار نہیں کرسکتا۔

[6023] ٦٠-(٢٣١٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قَدْ جَائَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَوْ قَدْ جَائَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) فَحَثٰى اَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

[6023] - امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں،

[6023] طريق عمرو الناقد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: اذا وهب هبة او وعد ثم مات قبل ان تصل اليه برقم (٢٥٩٨) انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٣) وطريق اسحاق اخرجه البخاري في (صحيحه) في الكفالة باب من تكفل عن ميت دينا فليس له ان يرجع برقم (٢٢٩٦) وفي الشهادات باب: من امر بانجاز الوعد برقم (٢٦٨٣) وفي فرض الخمس باب: ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين برقم (٣١٣٧) وفي المغازي باب: قصة عمان والبحرين برقم (٤٣٨٣) انظر (التحفة) برقم (٢٦٤٠)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آئے گا تو میں تمہیں اتنا، اتنا دوں گا۔'' اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ سو بحرین کا مال آنے سے پہلے آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ کے بعد، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا، جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے وعدہ کیا ہو یا آپ کے ذمہ کسی کا قرض ہو، وہ آ جائے، میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، ''اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح، اس طرح دوں گا'' تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ لپ بھرا پھر مجھے کہا، اسے گنو، میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو درہم تھے تو انہوں نے فرمایا، اس سے دوگنا اور لے لو، یعنی پندرہ سو درہم دے دیئے۔

[6024] ٦١-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

[6024]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ وفات پا گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، جس کا نبی اکرم ﷺ کے ذمہ قرض ہو یا آپ نے اس سے وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آ جائے، جیسا کہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ایک حکمران کے معاہدے اور وعدے اس کی جگہ لینے والے حکمران کو پورے کرنے ہوں گے، وہ یہ نہیں کہہ سکتا، یہ معاہدے اور وعدے ہم نے تو نہیں کیے۔

۱۵...... بَاب: رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

باب ۱۵: نبی اکرم ﷺ کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اہل و عیال اور آپ کی تواضع اور اس کی فضیلت

[6025] ٦٢-(٢٣١٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ

[6024] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٧٧)

[6025] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: قول النبي ﷺ: انا بك لمحزونون برقم (١٣٠٣) وابو داود في (سننه) في الجنائز باب: في البكاء على الميت برقم (٣١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٤٠٥)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ)) ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ اَبُو سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَاْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى اَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ قَدِ امْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ))

[6025] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اپنے باپ کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔'' پھر آپ نے اسے ایک لوہار کی بیوی ام سیف کے سپرد فرمایا، لوہار کو ابوسیف کہتے تھے، آپ اس کے ہاں جانے کے لیے چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، ہم ابوسیف کے پاس پہنچے، جبکہ وہ بھٹی دھونک رہا تھا اور گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا تو میں جلدی جلدی آپ کے آگے چلا اور میں نے کہا، اے ابوسیف، رک جا، رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں، وہ رک گیا تو نبی اکرم ﷺ بچے کو منگوایا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور اللہ کو جو منظور تھا، کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اسے دیکھا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی جان نکل رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے فرمایا، ''آنکھ آنسو بہا رہی ہے، دل غمزدہ ہے اور ہم زبان سے صرف وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہے، اللہ کی قسم، اے ابراہیم! ہم تیرے فراق پر غمگین ہیں۔''

مفردات الحدیث ① قَيْن: لوہار۔ ② يَكِيدُ بِنَفْسِهِ: اس کی جان نکل رہی ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اولاد کی وفات پر آنسو بہانا اور دل کا رنجیدہ ہونا ایک طبعی چیز ہے، جو صبر کے منافی نہیں ہے، لیکن زبان سے کوئی ایسا کلمہ یا بول نہیں نکالا جائے گا، جو جزع فزع پر دلالت کرتا ہو یا اللہ کے فیصلہ پر ناگواری ظاہر کرتا ہو۔

[6026] ٦٣-(٢٣١٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

[6026] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠٨)

كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

[6026]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنی اولاد پر مہربان نہیں پایا، ابراہیم مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے، آپ جاتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے، آپ اس گھر میں داخل ہوتے، جبکہ وہ دھوئیں سے بھرا ہوتا، کیونکہ ابراہیم کا رضاعی باپ لوہار تھا، آپ بچے کو پکڑتے، اسے بوسہ دیتے، پھر واپس آ جاتے، عمرو کہتے ہیں، جب ابراہیم وفات پا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا بیٹا ابراہیم، دودھ پیتے مر گیا ہے، اس کو دو دودھ پلانے والی ہیں جنت میں، اس کی رضاعت مکمل کر رہی ہیں۔''

مفردات الحدیث

☆ ظِئر: بچے کو دودھ پلانے والی عورت اور اس کے خاوند دونوں پر ظئر کا اطلاق ہوتا ہے، گویا یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابراہیم ۸ھ کو ماہ ذوالحجہ میں پیدا ہوئے تھے اور سولہ، سترہ ماہ کی عمر میں وفات پا گئے تھے اور ان کی مدت رضاعت کی تکمیل جنت میں ہوئی۔

[6027] ٦٤-(٢٣١٧)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ)) و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ((مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ))

[6027]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھنے لگے، کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا، ہاں تو وہ کہنے لگے، لیکن ہم اللہ کی قسم! بوسہ نہیں دیتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور میں کیا کروں، اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال لی ہے۔'' ابن نمیر کہتے ہیں، ''تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے۔''

[6027] طريق ابي اسامة اخرجه ابن ماجه في الادب باب: بر الوالد والاحسان الى البنات برقم (٣٦٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٢٢) وطريق ابن نمير تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٠٠٥)

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اپنی چھوٹی اولاد سے بوس و کنار، ایک طبعی اور فطرتی شفقت و پیار کا نتیجہ ہے اور ان سے پیار و محبت نہ کرنا، دل کی سختی اور شقاوت کی دلیل ہے۔

[6028] ٦٥-(٢٣١٨) و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ ((مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ))

[6028]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے دیکھا تو کہنے لگا، میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی ایک کا بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔''

[6029] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6029]۔ امام صاحب کے ایک اور استاد اسی طرح روایت سناتے ہیں۔

[6030] ٦٦-(٢٣١٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))

[6030]۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔''

[6028] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في قبلة الرجل ولده برقم ٨/ ٥٢۔ والترمذي في (جامعه) في البر والصلات باب: ما جاء في رحمة الولد برقم (١٩١١) انظر (التحفة) برقم (١٥١٤٦)

[6029] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٨٦)

[6030] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠١٣) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن اياما تدعوا فله الاسماء الحسنى﴾ برقم (٧٣٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢١١)

فائدہ:...... مقصد یہ ہے کہ انسان کے دل میں دوسروں کے لیے ہمدردی، خیر خواہی اور مہربانی کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مہربانی اور شفقت کا معاملہ کرے جیسا وہ اللہ کی نعمتوں سے رویہ اختیار کرے گا اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس سے سلوک کرے گا۔

[6031] (. . .) و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ جَرِیرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیثِ الْاَعْمَشِ

[6031]۔ امام اپنے صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۶...... بَاب كَثْرَةِ حَیَائِهٖ ﷺ

باب ۱۶: رسول اللہ ﷺ کا بہت زیادہ باحیا ہونا

[6032] ٦٧-(٢٣٢٠) حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیعُتْبَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ ح و حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَیْرٌ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِی عُتْبَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَیَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَیْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ

[6032]۔ امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، پردہ نشین، کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے اور آپ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہمیں آپ کے چہرے سے اس کا پتہ چل جاتا۔

مفردات الحدیث ❶ عَذْراء: کنواری دوشیزہ ❷ خِدْر: پردہ جو دوشیزہ کے لیے گھر کے کسی کونہ میں تانا جاتا ہے۔

[6031] طریق ابو بكر بن ابی شیبة اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی رحمة المسلمین برقم (١٩٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٢٢٨) وطریق ابوبكر بن ابی شیبة وابن عمر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٢٣٤)

[6032] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: صفة النبی ﷺ برقم (٣٥٦٢) وفی الادب باب: من لم یواجه الناس بالعتاب برقم (٦١٠٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: الحیاء برقم (٤١٨٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٠٧)

فائدہ:...... کنواری دوشیزہ جب الگ تھلگ بیٹھی ہو اور وہاں کوئی مرد چلا جائے تو وہ بہت زیادہ شرم و حیاء محسوس کرتی ہے، آپ حیا کا پیکر تھے، اس لیے کسی ناگوار چیز کی ناگواری کا اظہار زبان سے نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ کے چہرہ کی رنگت سے اس کا پتہ چل جاتا تھا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا، جب وہاں شرعی طور پر کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا انسان کے جذبات مسرت و کراہت کا اظہار اس کے چہرے کی رنگت سے ہو جاتا ہے۔

[6033] ۶۸۔(۲۳۲۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا)) قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوفَةِ

[6033]۔ امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر چھیڑ دیا اور کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نہ طبعا بدگو تھے، اور نہ تکلفا بدگوئی کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہی ہیں جو اخلاق میں اچھے ہوں۔'' عثمان کی روایت میں ہے، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ آئے۔

[6034] (. . .) و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6034]۔ امام صاحب یہی روایت تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ فَاحِش: طبعی طور پر بدگو، بے حیا۔ ❷ مُتَفَحِّش: تکلف کے ساتھ بدگوئی کرنے والا، یعنی آپ نہ ابتداءً بدگوئی کرتے اور نہ جواباً فحش گوئی پر اترتے، کسی صورت میں حیاء کا دامن نہ چھوڑتے۔

فائدہ:...... حیاء، اس ملکہ اور قوت راسخہ کا نام ہے، جو انسان کو برے کاموں سے روکے اور اچھے کاموں پر ابھارے۔

[6033] اخرجه البخاري (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (۳۵۵۹) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب عبدالله بن مسعود برقم (۳۷۵۹) وفي الادب لم يكن النبي ﷺ فاحشا (۶۰۲۹) وفي باب حسن الخلق برقم (۶۰۳۵) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في الفحش والتفحش برقم (۱۹۷۵) انظر (التحفة) برقم (۸۹۳۳)

[6034] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۵۹۸۷)

۱۷......بَاب: تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ

باب ۱۷: نبی اکرم ﷺ کا تبسم، مسکراہٹ اور حسن معاشرت (رہن سہن)

[6035] ٦٩-(٢٣٢٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَاْخُذُونَ فِي اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ

[6035]۔ سماک بن حرب رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، انہوں نے کہا، ہاں، بہت دفعہ، آپ جس جگہ صبح کی نماز پڑھاتے، وہاں سے سورج نکلنے تک نہ اٹھتے، جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھتے، صحابہ کرام باتیں کرتے رہتے، حتیٰ کہ جاہلیت کے دور کے کاموں کا ذکر چھیڑ لیتے اور ہنستے اور رسول اللہ ﷺ تبسم فرماتے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، صبح کی نماز کے بعد، سورج نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر و اذکار اور تلاوت کرنا ایک پسندیدہ عمل ہے اور عبرت پذیری و سبق آموزی کے لیے دور جاہلیت کے واقعات بیان کیے جا سکتے ہیں اور ہنسنے کے موقعہ پر ہنسنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ انسان تبسم پر کفایت کرے، یعنی مسکرائے اور آواز پیدا نہ ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ عام طور پر مسکراتے تھے۔

۱۸......بَاب: فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَآءِ وأمر السواق مطاياهن بالرفق بهن

باب ۱۸: نبی اکرم ﷺ کا عورتوں پر مہربانی فرمانا اور ان کی سواریوں کے ہانکنے والوں کو ان سے نرمی برتنے کا حکم دینا

[6036] ٧٠-(٢٣٢٣)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

[6035] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل الجلوس في مصلاه الصبح وفضل المساجد برقم (٢٨٦)

[6036] اخرجه البخاري في (صحيحه) في باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه برقم (٦١٤٩) وفي باب: ما جاء في قول الرجل (ويلك) برقم (٦١٦١) وفي باب من دعاء صاحبه من اسمه فنقص من اسمه حرفا برقم (٦٢٠٢) وفي باب: المعاريض مندوحة عن الكذب برقم (٦٢٠٩) انظر (التحفة) برقم (٣٠٠) وبرقم (٩٤٩)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ))

[6036]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے اور آپ کا انجشہ نامی حبشی (سیاہ فام) غلام حدی خوانی کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کے لیے، سواری آہستہ آہستہ ہانکو۔''

مفردات الحدیث ❶ **يَحْدُو**: اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے گا رہا تھا۔ ❷ **رُوَيْدَ**: آہستہ آہستہ، نرمی کے ساتھ قواریر، قارورہ کی جمع ہے، آبگینہ، شیشہ، عورتوں کو صنف نازک ہونے کی بنا پر ان کے ضعف اور کمزوری کے سبب شیشہ سے تشبیہ دی ہے، کیونکہ وہ شیشہ کی طرح جلد ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے، زیادہ مشقت طلب کام کرنا، ان کے لیے مشکل ہے یا وہ جلد متاثر ہو جاتی ہیں، اس لیے تیز رفتاری سے، ان کے گرنے یا رنج و الم محسوس کرنے ڈرنے کا خطرہ تھا۔

[6037] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهِ

[6037]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6038] ۷۱۔(. . .) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى عَلَى اَزْوَاجِهِ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ فَقَالَ ((وَيْحَكَ يَااَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)) قَالَ قَالَ اَبُوقِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ

[6038] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، اپنی ازواج کے پاس پہنچے، انجشہ نامی اونٹ ہانکنے والا، ان کی سواریاں ہانک رہا تھا تو آپ نے فرمایا، افسوس، اے انجشہ شیشوں کی سواریوں کو نرمی سے ہانکو۔'' ابوقلابہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسا بول بولا اگر تم میں سے کوئی بولتا تو تم اس پر اعتراض اور نکتہ چینی کرتے۔

[6037] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (۵۹۹۰)
[6038] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (۵۹۹۰)

فائدہ:...... حضرت ابو قلابہ کے نزدیک عورتوں کو شیشہ سے تشبیہ دینے کا مقصد، ان کا حسن صوت سے جلد متاثر ہو جاتا تھا، حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ کی آواز سریلی تھی، آپ نے محسوس فرمایا کہ کہیں عورتیں، اس کی آواز سے متاثر ہو کر اس پر فریفتہ نہ ہو جائیں اور لوگوں کے سامنے ایسی بات کہنا، عام طور پر اچھا خیال نہیں کیا جاتا، اس لیے حضرت ابو قلابہ نے کہا، اگر تم میں سے کوئی یہ بات کہتا تو تم، اس کو برا مناتے کہ اس نے عورتوں کے بارے میں کیا کہہ دیا اور کہنے والے پر اعتراض کرتے، ایک ضرب المثل ہے، الغناء رقية لزنا، گانا، زنا کا پیش خیمہ ہے یا راگ زنا کا منتر ہے۔

[6039] ٧٢-(...) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((أَيْ أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ))

[6039]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا، ازواج مطہرات کے ساتھ تھیں اور ایک سواریوں کو ہانکنے والا، انہیں ہانک رہا تھا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ آہستہ چلاؤ۔''

[6040] ٧٣-(...) و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ))

[6040]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ایک خوش الحان، حدی خواں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''آہستہ آہستہ، اے انجشہ! شیشوں کو نہ توڑو۔'' یعنی کمزور اور ناتواں عورتوں کو۔

[6041] (...) و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ

[6041]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہ روایت سنائی، لیکن اس میں خوش الحان، حدی خواں کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد وہ تھا جو ہم پہلی حدیث کے تحت بیان کر چکے ہیں لیکن حضرت ابو قلابہ والا معنی بھی اس سے نکل سکتا ہے، اس لیے انہوں نے اس پر مذکورہ بالا تبصرہ کیا۔

[6039] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٨٣)

[6040] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: المعاريض مندوحة عن الكذب برقم (٦٢١١) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٧)

[6041] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٦٩)

١٩......بَاب: قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ

باب ١٩: نبی اکرم ﷺ کا لوگوں سے قرب اور ان کا آپ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کا ان کے لیے تواضع اختیار کرنا

[6042] ٧٤ـ(٢٣٢٤) حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا

[6042]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے، مدینہ کے نوکر چاکر، اپنے اپنے پانی کے برتن لاتے تو جو برتن بھی لایا جاتا، آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے، بسا اوقات وہ انتہائی ٹھنڈی صبح آپ کے پاس آتے تو آپ برتن میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔“

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ مہر و محبت کا تعلق رکھتے اور زیردست لوگ بھی بلا تکلف آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور آپ کے دست مبارک کے لمس سے برکت حاصل کرنے کے لیے اپنے پانی کے برتن پیش کرتے اور آپ ان کی تمنا و آرزو کی تکمیل کی خاطر، مشقت برداشت کرتے ہوئے سخت سردی کے موسم میں بھی ان کے برتنوں میں ہاتھ ڈال دیتے۔

[6043] ٧٥ـ(٢٣٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ

[6043]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ سر مونڈنے والا آپ کے بال مونڈ رہا تھا اور آپ کے ساتھی، آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور وہ چاہتے تھے، آپ کا بال کسی آدمی کے ہاتھ میں گرے۔

[6042] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤١٩)

[6043] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٢٠)

فائدہ:......اس حدیث سے صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عقیدت مندانہ تعلق و ربط ثابت ہوتا ہے کہ وہ آپ کے بال بھی زمین پر گرنا گوارا نہیں کرتے تھے، ان کو بھی پیار و محبت سے سنبھال کر رکھتے تھے اور اپنے لیے باعث برکت خیال کرتے تھے، علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں آپ کا بال رکھا ہوا تھا اور جہاد میں اس ٹوپی کو پہن کر جاتے تھے اور بال کی برکت سے، اللہ کی نصرت و مدد کے طالب ہوتے تھے۔

(عمدۃ القاری ج ۳ ص ۳۷ طبعہ منیریہ)

[6044] ٧٦-(٢٣٢٦) و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِی عَقْلِهَا شَیْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِی اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ ((يَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِی اَیَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا)) مَعَهَا فِی بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا

[6044] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت کی عقل میں کچھ فتور تھا، وہ کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کام ہے تو آپ نے فرمایا: ”اے ام فلاں، دیکھ تو کس گلی میں کھڑی ہو کر بات کرنا چاہتی ہے، تاکہ میں تیری ضرورت پوری کر دوں۔“ پھر آپ نے اس کے ساتھ کسی راستہ میں کھڑے ہو کر علیحدگی میں گفتگو کی، حتیٰ کہ اس نے اپنی ضرورت پوری کر لی۔“

فائدہ:......لوگ کم عقل کی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے، لیکن آپ نے راستہ میں الگ تھلگ ہو کر، ایک کم عقل عورت کی خواہش کے مطابق اس کی بات سنی اور اس کی بات پوری ہونے تک اس کے پاس کھڑے رہے۔

٢٠......بَاب: تَرْكِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی

باب ٢٠: آپ کا انتقام صرف اللہ کی خاطر لینا

[6045] ٧٧-(٢٣٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ

[6044] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الجلوس فی الطرقات برقم (٤٨١٩) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦)

[6045] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: صفة النبی ﷺ برقم (٣٥٦٠) وفی الادب باب: قول النبی ﷺ (يسروا ولا تعسروا) برقم (٦١٢٦) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی التجاوز فی الامر برقم (٤٧٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٩٥)

أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

[6045]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار کیا، بشرطیکہ وہ گناہ کا باعث نہ ہوتا، اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر بدلہ نہیں لیا۔الا یہ کہ کوئی اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیز کا مرتکب ہوتا (اس کی حرمت کو پامال کرتا۔)

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر دو کام ایسے ہوں کہ شرعی رو سے دونوں کے کرنے کی گنجائش اور سہولت موجود ہے تو پھر اپنی عزیمت اور قوت پر اعتماد کرتے ہوئے مشکل کام کو اختیار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ آسان اور سہل کام کو اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ اسلام سہولت اور آسانی پر مبنی ضابطۂ حیات ہے، لیکن اگر ان میں سے ایک کام گناہ کا پیش خیمہ بن سکتا ہو اور انسان سہولت پسندی اور سہل نگاری کی بنا پر کسی فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہو تو پھر اس کام سے بچنا چاہیے اور اختلافی مسائل میں، دلیل و برہان کو نظر انداز کر کے محض سہل اور آسان کو اپنانا درست نہیں ہے، ہاں دلائل کی یکسانیت کی صورت میں یا محض اجتہادی مسائل میں امت کی سہولت اور آسانی کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور آپ شخصی اور ذاتی امور میں چشم پوشی سے کام لیتے، جیسا کہ آپ نے پتھر کھا کر دعا فرمائی، اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، وہ میرے مقام و مرتبہ اور میری دعوت سے آگاہ نہیں ہے۔اس طرح گستاخانہ رویہ اختیار کرنے والوں کو معاف فرمایا، بعض دفعہ اللہ کی ناراضی سے بچنے اور دوبارہ اس کام سے روکنے کی خاطر تادیب و سرزنش کے طور پر بدلہ لیا، جیسا کہ لدود کرنے والوں روکنے کے باوجود نہ رکنے پر لدود کروایا۔

[6046] (. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ شِهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

[6046]۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6047] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ

[6046] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٧٩)

[6047] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب كم التعزير والادب برقم (٦٨٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٩)

[6047]۔ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6048] ۷۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ

[6048]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا، آپ نے دونوں میں سے آسان تر کو پسند فرمایا، بشرطیکہ وہ گناہ کا باعث نہ ہو، اگر وہ گناہ کا کام ہوتا، آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

[6049] (. . .)و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

[6049]۔امام صاحب کے دو اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن، آسان تر تک بیان کرتے ہیں، بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[6050] ۷۹۔(۲۳۲۸)حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

[6050]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں جہاد کے سوا کسی عورت یا غلام کو کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں پیٹا اور کبھی آپ کو کسی طریقہ سے اذیت نہیں پہنچائی گئی کہ آپ نے یہ کام کرنے والے سے انتقام لیا ہو، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لیتے۔

[6051] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح

[6048] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۸٤۷)
[6049] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۹۹٤)
[6050] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۸٤۸)
[6051] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: ضرب النساء برقم (۱۹۸٤) انظر (التحفة) برقم (۱۷۲٦۲) وطريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۵۱) وطريق ابى كريب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۱۸)

وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

[6051]۔امام صاحب کے تین اساتذہ، دوسندوں سے کم وبیش کرتے ہوئے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۱......بَاب: طِيبِ رَآئِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلِينِ مَسِّهِ

باب ۲۱: نبی اکرم ﷺ کے بدن کی پاکیزہ خوشبو اور اس کے چھونے پر اس کی ملائمت اور اس کو چھو کر برکت حاصل کرنا

[6052] ۸۰۔(۲۳۲۹)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْأُولٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ

[6052]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر والوں کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو سامنے سے کچھ بچے آئے اور آپ ایک ایک کر کے ان کے رخساروں پر ہاتھ پھیرنے لگے اور آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی یا مہک، گویا آپ نے اسے عطر فروش کی ڈبیہ سے نکالا ہے۔

مفردات الحدیث ❊ جُؤْنَة یا جُونہ: ڈبیہ۔عطار، خوشبو بیچنے والا۔

[6053] ۸۱۔(۲۳۳۰)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ

حدثنا أَنَسٌ مَا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6053]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کبھی عنبر یا کستوری یا کوئی اور چیز ایسی نہیں سونگھی جس کی خوشبو، رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو اور نہ میں نے کبھی کوئی چیز، دیباج، نہ ریشم چھوا جس کی ملائمت و نرمی رسول اللہ ﷺ کے بدن سے زیادہ ہو۔

[6052] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۳۶)
[6053] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۲۱)

[6054] ۷۲۔(...)و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6054] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید چمکدار تھا اور آپ کا پسینہ گویا موتی ہے، (صفائی اور سفیدی میں) جب آپ چلتے، آگے کو جھک کر چلتے اور میں نے کوئی دیبا یا کوئی ریشم رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ میں نے کوئی کستوری یا عنبر رسول اللہ ﷺ کے بدن کی خوشبو سے بہتر سونگھا۔

فائدہ :......ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، آپ کا رنگ انتہائی خوبصورت اور بدن انتہائی نرم اور گداز تھا اور اس سے انتہائی معطر پسینہ نکلتا تھا، جس کے قطرے موتی کی طرح صاف شفاف اور سفید ہوتے تھے۔

۲۲......بَابُ: طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ

باب ۲۲: نبی اکرم ﷺ کے پسینہ کی خوشبو اور اس سے برکت حاصل کرنا

[6055] ۸۳۔(۲۳۳۱)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ)) قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ

[6055] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ کیا تو آپ کو پسینہ آ گیا، میری ماں، ایک شیشی لائی اور اس میں سونت سونت کر پسینہ ڈالنے لگی، نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے تو آپ نے پوچھا، ''اے ام سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟'' اس نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ، ہم اسے اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور یہ سب سے اعلیٰ خوشبو ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی شناسا اور عزیز کے ہاں جا کر قیلولہ کر سکتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے ہمیشہ انتہائی پاکیزہ خوشبو آتی تھی اور آپ کا پسینہ انتہائی معطر ہوتا تھا، جو عام خوشبو میں مزید نکھار پیدا کر دیتا تھا۔ جس سے معلوم ہوا آپ ہر وقت صاف ستھرے رہتے تھے۔

[6054] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۶۰)
[6055] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۲۲)

[6056] ٨٤۔(. . .)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلَى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ

[٦٠٥٦] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ، ام سلیم کے گھر تشریف لے جاتے اور اس کے بستر پر سو جاتے، جبکہ وہ گھر میں نہ ہوتیں، آپ ایک دن تشریف لائے اور اس کے بستر پر سو گئے، اس کے پاس آ کر اسے بتایا گیا، یہ نبی اکرم ﷺ تیرے گھر میں، تیرے بستر پر سو چکے ہیں، وہ آئیں اور آپ کو پسینہ آ چکا تھا، بستر پر ایک چمڑے کے ٹکڑے میں، آپ کا پسینہ جمع ہو چکا تھا تو اس نے اپنا صندوقچہ کھولا اور اس پسینہ کو چوسنے لگیں اور اپنی شیشی میں نچوڑ لیتیں تو نبی اکرم ﷺ گھبرا کر اٹھے اور پوچھا، ''کیا کر رہی ہو؟ اے ام سلیم'' اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کے امیدوار ہیں، آپ نے فرمایا: ''تو نے درست رائے قائم کی۔''

مفردات الحدیث ❶ إِسْتَنْقَعَ: جمع ہو گیا، اکٹھا ہو گیا۔ ❷ عَتِيدَة: قیمتی سامان رکھنے کا چھوٹا سا صندوق، صندوقچی۔

فائدہ :......حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام دونوں بہنیں رضاعی اعتبار سے آپ کی خالہ یا خالہ کے قائم مقام تھیں، کیونکہ آپ کے باپ یا دادا کی رضاعی خالہ تھیں، اس لیے آپ ﷺ ان کے ہاں، ان کی غیر موجودگی میں بھی چلے جاتے اور وہاں قیلولہ کر لیتے تھے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کا پسینہ خوشبو اور تبرک کے لیے ایک شیشی میں ڈال لیا تھا، اگر کسی بزرگ کی کسی چیز سے برکت حاصل کرنے کی امید رکھی جائے، بشرطیکہ اس میں شرک و بدعت کا شائبہ نہ ہو تو اس کی گنجائش ہے، لیکن چونکہ یہ چیز آہستہ آہستہ شرک کا باعث بن سکتی ہے، اس لیے صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کے سوا کسی کی کسی چیز سے تبرک حاصل کرنے سے بچتے تھے۔

[6056] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٢)

[6057] ٨٥-(٢٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا)) قَالَتْ عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي

[6057] ۔حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس کے ہاں آتے اور اس کے ہاں قیلولہ کرتے، وہ آپ کے لیے چمڑے کا ٹکڑا بچھا دیتیں، جس پر آپ قیلولہ کرتے اور آپ کو پسینہ بہت آتا تھا تو وہ آپ کا پسینہ جمع کر کے خوشبو اور شیشی میں ڈال لیتیں تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، اے ام سلیم! یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا، آپ کا پسینہ ہے، میں اسے اپنی خوشبو میں ملا لیتی ہوں۔

مفردات الحدیث

❶ **نِطْعٌ**: چمڑے کا بچھونا۔ ❷ **أَدُوفُ**: میں ملا لیتی ہوں۔

٢٣......بَابُ: عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ، وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ

باب ٢٣: سردی میں اور وحی کی آمد پر نبی اکرم ﷺ کو پسینہ آنا

[6058] ٨٦-(٢٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا

[6058] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ٹھنڈی یا سرد صبح رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا، پھر آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا۔

فائدہ......: وحی کی آمد پر چونکہ آپ کو سخت مشقت سے گزرنا پڑتا، اس لیے سردی کے باوجود آپ کی پیشانی پسینہ سے شرابور ہو جاتی۔

[6059] ٨٧-(. . .) و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

[6057] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٨٣٢٥)

[6058] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٩)

[6059] طريق ابى بكر بن ابى شيبة و طريق محمد بن عبدالله بن نمير تفرد بهما مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٩٢٤) وبرقم (١٧١٨٧)

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعِي مَا يَقُولُ))

[6059] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کبھی کبھی وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور یہ صورت میرے لیے سخت ترین ہے، پھر یہ سمٹ جاتی ہے، یہ کیفیت چھٹ جاتی ہے اور میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی کبھی فرشتہ، آدمی کی شکل میں آتا ہے تو وہ جو کچھ کہتا ہے، میں یاد کر لیتا ہوں۔''

فائدہ :...... صَلْصَلَہ: اصل میں لوہے کی زنجیر کو زمین پر مارنے سے جو آواز اور جھنکار پیدا ہوتی ہے، اس کو کہتے ہیں اور جھنکار کی آواز چونکہ ہر طرف سے سنائی دیتی ہے اور اس میں تسلسل ہوتا ہے، وقفہ نہیں ہوتا، اس لیے اس سے الفاظ کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور بقول بعض یہ فرشتے کے پروں کی آواز ہوتی تھی تا کہ آپ وحی کے لینے کے لیے پوری طرح متوجہ ہو جائیں، کسی اور طرف دھیان نہ رہے اور اس صورت میں چونکہ آپ پر روحانیت اور ملکیت کا غلبہ تھا، یعنی بشری مزاج سے ملکوتی مزاج کی طرف نکلنا پڑتا تھا، جو خلاف عادت کام تھا، اس لیے اس صورت میں آپ کو بہت مشقت برداشت کرنی پڑتی اور جب فرشتہ انسانی صورت میں آتا تو آپ بشریت کے رنگ ہی میں ہوتے، اس لیے یہ صورت آپ کے لیے سہولت اور آسانی کا باعث بنتی۔

[6060] ۸۸۔(۲۳۳٤)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ

[6060] ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ پر جب وحی طاری ہو جاتی تو اس پر آپ کرب و تکلیف میں مبتلا ہو جاتے اور آپ کا چہرہ خاکستری رنگ کا ہو جاتا۔

مفردات الحدیث ❶ يَفْصِمُ: رک جانا، بند ہو جانا یا کیفیت کا چھٹ جانا۔ ❷ كُرِبَ: کرب و اذیت محسوس کرنا۔ ❸ تَرَبَّدَ: متغیر ہو جانا، سیاہی مائل ہو جانا، یعنی وحی کی شدت کی بنا پر چہرے کا رنگ فق ہو جاتا، کیونکہ

[6060] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٩٢)

قول ثقیل کے نزول کی بنا پر، آپ تکلیف اور مشقت سے گزرتے تھے۔

[6061] ٨٩-(٢٣٣٥)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُؤُسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ

[6061] ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل کی جاتی، آپ اپنا سر جھکا لیتے اور آپ کے ساتھی اپنے سر جھکا لیتے اور جب منقطع ہو جاتی، اپنا سر اٹھا لیتے۔

مفردات الحدیث ☆ أُتْلِيَ عَنْهُ: وحی اٹھ جاتی، یعنی اس کی آمد بند ہو جاتی۔

٢٤......بَابُ: فِي سَدْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرَهُ وَفَرْقِهِ

باب ٢٤: نبی اکرم ﷺ کا اپنے بالوں کو کھلا چھوڑنا اور مانگ نکالنا

[6062] ٩٠-(٢٣٣٦)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

[6062] ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اہل کتاب اپنے بال کھلے چھوڑتے تھے اور مشرک لوگ اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ جن کاموں کے بارے میں حکم نہ آتا، اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے (پہلے) پیشانی پر بال لٹکائے، پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

[6061] تقدم تخريجه في الحدود باب: حد الزنى برقم (٤٣٩٢)

[6062] اخرجه البخاري في (صحيحة) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٥٨) وفي مناقب الانصار باب: اتيان اليهود النبي ﷺ حين قدم المدينة برقم (٣٩٤٤) وفي اللباس باب الفرق برقم (٥٩١٧) وابو داؤد في (سننه) في الترجل باب: ما جاء في الفرق برقم (٤١٨٨) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: فرق الشعر برقم (٥٢٥٣) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: اتخاذ الجمة والذوائب برقم (٣٦٣٢) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٦)

مفردات الحدیث ❶ یَسْدِلُوْن: پیشانی پر بال لٹکاتے، کھلے چھوڑتے۔ ❷ یَفْرِقُون: مانگ نکالتے۔

فائدہ :...... آغاز میں رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کو مانوس کرنے کے لیے جن کاموں میں صریح حکم نہ آتا، وہاں ان کی موافقت کرتے، لیکن جب انہوں نے ہٹ دھرمی اور ضد و عناد کے وطیرہ پر اصرار کیا اور اکثر مشرکین مسلمان ہوگئے تو آپ اہل کتاب کی مخالفت کرنے لگے۔

[6063] (. . .)و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6063] ۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

۲۵...... بَابٌ: فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا

باب ۲۵ : نبی اکرم ﷺ کی شکل وصورت اور آپ کا چہرہ مہرہ تمام انسانوں سے خوبصورت تھا

[6064] ۹۱۔(۲۳۳۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ

[6064] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے آدمی تھے، آپ کے دونوں شانوں کا درمیانی فاصلہ کافی تھا، آپ کے جمہ بال گھنے تھے اور کانوں کی لو تک پہنچتے تھے، آپ پر سرخ جوڑا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کبھی کوئی حسین نہیں دیکھا۔

مفردات الحدیث ❶ رَجُلٌ: مرد، آدمی۔ ❷ رَجِلٌ: کنگھی کیے ہوئے بال۔ ❸ مَرْبُوع: متوسط و معتدل، درمیانہ قد۔ ❹ بَعِيْدُ ما بَيْنَ مَنْكِبَيْن: چوڑے چکلے سینے والے۔ ❺ جُمَّةٌ: کانوں کی لو تک پہنچنے والے

[6063] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠١٦)

[6064] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفته برقم (٣٥٥١) وفي اللباس باب الثوب الاحمر برقم (٥٨٤٨) وابو داود في (سننه) في اللباس باب: في الرخصة في ذلك برقم (٤٠٧٢) وفي الترجل باب: ما جاء في الشعر برقم (٤١٨٤) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال برقم (٢٨١١) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: اتخاذ الجمة برقم (٥٢٤٧) وفي باب: لبس الحلل برقم (٥٣٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٦٩)

بال، جو کنگھی کرنے کی صورت میں کندھوں تک پہنچ جاتے ہیں اور بقول بعض وَفرة: کانوں کی لو تک۔ ❻ جمة: کانوں کی لو سے نیچے کندھوں سے گرنے والے اور ❼ لِمَّةٌ: کندھوں پر پڑنے والے۔

[6065] ٩٢۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ

[6065] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کسی کندھوں پر گرنے والے بالوں والی شخصیت کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ ﷺ سے حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال کندھوں پر پڑتے تھے اور دونوں شانوں کا فاصلہ زیادہ تھا، نہ قد لمبا تھا اور نہ پستہ، ابوکریب نے شعرہ کی جگہ لہ شَعْر کہا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، سرخ جوڑا پہننا جائز ہے، شوافع، موالک اور محقق حنفیہ کا یہی نظریہ ہے اور بقول علامہ ظفر احمد تھانوی، امام ابوحنیفہ کا قول یہی ہے۔ (تکملہ ج ۴ ص ۵۵۴)۔

[6066] ٩٣۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

[6066] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مہرہ سب انسانوں سے حسین تھا اور آپ کا خُلُق بھی سب سے اچھا تھا یا بناوٹ سب سے اچھی تھی۔ نہ بہت لمبے تھے، نہ چھوٹے۔

مفردات الحدیث ❶ خُلُق: کردار، اخلاق۔ ❷ خَلْق: بناوٹ

[6065] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الترجل باب: ما جاء فی الشعر برقم (٤١٨٣) والترمذی فی (جامعه) فی اللباس باب: ما جاء فی الرخصة فی الثوب الاحمر للرجال برقم (١٧٢٤) وفی المناقب باب: ما جاء فی صفة النبی ﷺ برقم (٣٦٣٥) وفی الادب باب: ما جاء فی الرخصة فی لبس الحمرة للرجال برقم (٢٨١١) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: اتخاذ الجمعة برقم (٥٢٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٤٧)

[6066] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: صفته برقم (٣٥٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٩٣)

۲۶...... بَابُ: صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ

باب ۲۶: نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی حالت و کیفیت

[6067] ۹۴۔(۲۳۳۸) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

[6067]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے؟ آپ کے بال درمیانے تھے، نہ گھنگریالے اور نہ بالکل کھلے اور کانوں اور آپ کے کندھے کے درمیان پڑتے۔

مفردات الحدیث ❊ جَعْدٌ: گھنگریالے، سَبْط، کھلے۔ رجل: کنگھی کیے ہوئے۔

[6068] ۹۵۔(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ

[6068]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کندھوں پر پڑتے تھے۔

[6069] ۹۶۔(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

[6069]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کے آدھے حصہ پر پڑتے تھے۔

فائدہ:...... بقول ملا علی قاری، نبی اکرم ﷺ نے عمرہ اور حج کے موقع پر سر منڈایا ہے، اس کے بعد بال بڑھنے شروع ہوتے، سر منڈوانے کے زمانہ کے قریب، کانوں کے نصف تک پہنچتے، پھر آہستہ آہستہ بڑھتے ہوئے کانوں

[6067] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: الجعد برقم (٥٩٠٥) وبرقم (٥٩٠٦) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الاخذ من الشعر برقم (٥٠٦٨) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: اتخاذ الجمة والذوائب برقم (٣٦٣٤) انظر (التحفة) برقم (١١٤٤)

[6068] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: الجعد برقم (٥٩٠٣) وبرقم (٥٩٠٤) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: اتخاذ الجمة برقم (٥٢٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٦)

[6069] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: ما جاء في الشعر برقم (٤١٨٦) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: اتخاذ الجمة برقم (٥٢٤٩) انظر (التحفة) برقم (٥٦٧)

کی لو تک پہنچ جاتے، پھر کانوں اور کندھوں کے درمیان تک پہنچ جاتے، پھر کندھوں پر پڑنے لگتے، پھر بقول بعض بال ترشوا لیتے تو کانوں کے نصف تک ہوتے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتے رہتے، اس طرح مختلف اوقات میں مختلف کیفیت ہوتی تھی۔

٢٧...... بَابٌ: فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَيْنَيْهِ، وَعَقِبَيْهِ

باب ٢٧: نبی اکرم ﷺ کے منہ، آنکھوں اور ایڑیوں کی کیفیت

[6070] ٩٧-(٢٣٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

[6070] ۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا دہن فراخ اور کشادہ تھا، آنکھیں سرخ و سپید تھیں، ایڑیوں پر گوشت کم تھا، شعبہ کہتے ہیں، میں نے سماک سے پوچھا، ضَلِيعُ الفم کا کیا معنی ہے؟ اس نے کہا، بڑے دہن والا، میں نے کہا، أَشْكَلُ الْعَيْنِ کیا کیا مفہوم ہے، اس نے کہا، آنکھوں کے بڑے شگاف والا، میں نے پوچھا، مَنْهُوسُ العقب کا کیا مطلب ہے؟ جواب دیا، ایڑیوں پر کم گوشت والا۔

نوٹ:...... امام سماک نے أَشْكَلُ الْعَيْنِ کی تفسیر درست نہیں کی، علماء کے نزدیک بالاتفاق شُكْلَة، آنکھوں کی سفیدی کے اندر سرخی کو کہتے ہیں، جو محمود وصف ہے۔

٢٨...... بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ

باب ٢٨: رسول اللہ ﷺ سپید اور حسین چہرہ کے مالک تھے

[6071] ٩٨-(٢٣٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ

[6070] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في صفة النبي ﷺ برقم (٣٦٤٦) وبرقم (٣٦٤٧) انظر (التحفة) برقم (٢١٨٣)

[6071] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: هدي الترجل برقم (٤٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٥٠٥٠)

الْوَجْهِ مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6071] ۔ جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، آپ کا رنگ سفید تھا، چہرہ مَلِیح یعنی حسین تھا، امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت ابوطفیل ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے اور آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سب سے آخر میں مرنے والے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں مرنے والے صحابی ہیں، لیکن سن وفات میں اختلاف ہے، ۱۰۲ھ، ۱۰۷ھ، ۱۱۰ھ، مختلف اقوال ہیں۔ لیکن آپ کا دس ہجری میں فرمانا کہ آج سے سو سال بعد کوئی اس وقت کے موجود لوگوں میں سے زندہ نہیں رہے گا کہ تقاضا کہ آخری قول صحیح ہے۔

[6072] ۹۹۔(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَاَيْتَهُ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا

[6072] ۔ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اب میرے سوا روئے زمین پر آپ کو دیکھنے والا کوئی شخص نہیں ہے، جریری کہتے ہیں، میں نے ان سے پوچھا تو آپ کو کیسے، (کس حالت میں) دیکھا، انہوں نے کہا، آپ سفید رنگ، حسین درمیانہ قد تھے۔

مفردات الحدیث ❶ مَلِيح: حسین، خوبصورت، نمکینی رنگ۔ ❷ مُقَصَّدٌ: معتدل، نہ دراز اور نہ پستہ، نہ موٹے اور نہ نحیف و نزار۔

۲۹...... بَاب: شَيْبِهِ ﷺ

باب ۲۹: نبی اکرم ﷺ کا بڑھاپا

[6073] ۱۰۰۔(۲۳۴۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاٰى مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

[6073] ۔ ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب

[6072] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٢٥)

[6073] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: ما يذكر في الشيب (٥٨٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٠)

لگایا تھا، (بال رنگے تھے) انہوں نے جواب دیا، آپ نے بہت کم سفید بال دیکھے تھے یا آپ نے بہت کم بڑھاپا دیکھا تھا، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کے بہت کم بال سفید ہوئے تھے، اس لیے آپ کو بال رنگنے کی ضرورت نہ تھی، لیکن چونکہ چند بال سفید ہو گئے تھے، اس لیے بعض دفعہ آپ نے ان کو رنگا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عمومی صورت بیان کی ہے اور بعض صحابہ نے مشاہدہ کے مطابق، بعض دفعہ رنگے ہوئے بالوں کا تذکرہ بھی کیا ہے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی متفق علیہ روایت ہے کہ میں نے آپ کو زرد رنگ کرتے دیکھا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن وہب کو نبی اکرم ﷺ کے سرخ بال دکھائے تھے۔

[6074] ۱۰۱-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

[6074]۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے کہا، آپ کے بال رنگنے کی حد کو نہیں پہنچے، آپ کی داڑھی میں چند سفید بال تھے، میں نے ان سے پوچھا، کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ بال رنگتے تھے؟ انہوں نے کہا، ہاں، مہندی اور وسم سے۔

فائدہ:...... مہندی اور وسم ملا کر لگانے سے بال سیاہی مائل ہو جاتے ہیں، بالکل سیاہ نہیں ہوتے۔

[6075] ۱۰۲-(. . .) و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيلًا

[6075]۔ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب استعمال کیا، (بال رنگے) انہوں نے کہا، آپ نے بڑھاپا بہت کم دیکھا، آپ کے بال بہت کم سفید ہوئے۔

[6076] ۱۰۳-(. . .) حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سُئِلَ

[6074] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٢٧)

[6075] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٢٧)

[6076] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: ما يذكر في الشيب برقم (٥٨٩٥) وابو داود في (سننه) في الترجل باب: في الخضاب برقم (٤٢٠٩)

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدْ اخْتَضَبَ اَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا

[6076] ۔ ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا، اگر میں ان سفید بالوں کو جو آپ کے سر میں تھے، گننا چاہتا گن لیتا اور کہا آپ نے بالوں کو رنگا نہیں ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسم سے بالوں کو رنگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی سے رنگا۔

مفردات الحدیث ❶ **شَمَطَات**: سر کی سیاہی میں سفیدی، مراد سفید بال ہیں۔ ❷ **بحت**: خالص جس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو۔

[6077] ۱۰۴۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ اَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ

[6077] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ چیز ناپسند کی جاتی تھی کہ آدمی اپنے سر اور اپنی داڑھی کے سفید بال اکھاڑے اور رسول اللہ ﷺ نے بال نہیں رنگے۔ آپ کے سفید بال صرف، آپ کے داڑھی بچے (نچلے ہونٹ کے نیچے کا گڑھا) کنپٹیوں اور سر میں چند سفید بال تھے۔

[6078] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6078] ۔یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ **عَنْفَقَة**: نچلے ہونٹ، ٹھوڑی کے درمیان کا گڑھا۔ ❷ **صُدْغ**: کنپٹی۔ ❸ **نَبْذٌ**: چند بکھرے ہوئے۔ ❹ **نَبْذٌ**: نُبْذَة کی جمع ہے۔ چند ایک ہے۔

[6079] ۱۰۵۔(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا اِيَاسٍ

[6077] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الخضاب بالصفرة برقم (٥١٠٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٨)

[6078] تقدم

[6079] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٩٧)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَآءَ

[6079] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے سفید بالوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، اللہ نے آپ کے بالوں کو سفید بالوں سے عیب دار نہیں کیا تھا، یعنی چند سفید بال محسوس نہیں ہوتے تھے۔

[6080] ١٠٦۔(٢٣٤٢)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ مِنْهُ بَيْضَآءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى عَنْفَقَتِهٖ قِيْلَ لَهٗ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ اَبْرِي النَّبْلَ وَاَرِيْشُهَا

[6080] ۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس حصہ کے بال سفید دیکھے اور زہیر نے اپنی کوئی انگلی اپنے بچہ پر رکھی، ان سے پوچھا گیا، ان دنوں آپ کس جیسے تھے، انہوں نے کہا، میں تیر تراشتا تھا اور ان میں پر لگاتا تھا۔

[6081] ١٠٧۔(٢٣٤٣)حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ

[6081] ۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کا رنگ سفید تھا، بڑھاپا شروع ہو گیا تھا، حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے مشابہ تھے۔

[6082] (. . .)و حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُوْلُوْا اَبْيَضَ قَدْ شَابَ

[6082] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن رنگ کی سفیدی اور بڑھاپے کے آغاز کا ذکر نہیں ہے۔

[6083] ١٠٨۔(٢٣٤٤)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

[6080] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٤٥) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: من ترك الخضاب برقم (٣٦٢٨) انظر (التحفة) برقم (١١٨٠٢)

[6081] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٤٣) وبرقم (٣٥٤٤) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في العدة برقم (٢٨٢) وبرقم (٢٨٢٧) انظر (التحفة) برقم (١١٧٩٨)

[6082] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٣٤)

[6083] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الدهن برقم (٥١٢٩) انظر (التحفة) برقم (٢١٨٢)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ

[6083] ۔ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے بڑھاپے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، جب آپ تیل لگا لیتے تو کوئی سفید بال نظر نہیں آتا تھا اور جب تیل نہ لگاتے تو سفید بال دکھائی دیتے۔

[6084] ۱۰۹۔(. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ

[6084] ۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کے اگلے بال سفید ہو گئے تھے اور جب آپ تیل لگا لیتے تو وہ واضح نہیں ہوتے تھے اور جب آپ کا سر پراگندہ ہوتا، نظر آتے اور آپ کی داڑھی کے بال بہت تھے، ایک آدمی نے پوچھا، آپ کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟ یعنی لمبا چمکدار تھا، کہا، نہیں، بلکہ آفتاب و مہتاب جیسا تھا، گول تھا اور روشن تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے پاس کبوتری کے انڈے جیسی مہر دیکھی، جو آپ کے جسم کے مشابہ تھی۔

فائدہ:...... تلوار لمبی اور تیز چمک والی ہوتی ہے، جب کہ سورج روشن، گول ہوتا ہے اور چاند حسین و جمیل سمجھا جاتا ہے۔

۳۰...... بَابُ: إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، وَصِفَتِهِ، وَمَحَلِّهِ مِنْ جَسَدِهِ ﷺ

باب ۳۰: نبی اکرم ﷺ کی مہر نبوت، اس کی صورت اور آپ کے جسم میں اس کا محل وموقع

[6085] ۱۱۰۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ

[6085] ۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر دیکھی گویا کہ وہ کبوتری کا انڈا ہے۔

[6084] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفۃ) برقم (۲۱۳۹)
[6085] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفۃ) برقم (۲۱۹۰)

فائدہ:...... مہر نبوت، نبی اکرم ﷺ کے بائیں کندھے کے قریب گوشت کے سرخ ابھرے ہوئے ٹکڑے جیسی تھی، جس کو مختلف صحابہ نے تفہیم کی خاطر اپنے اپنے خیال کے مطابق مختلف چیزوں سے تشبیہ دی ہے، بعض نے شکل وصورت کو سامنے رکھا، بعض نے حجم اور جسامت کو اور بعض نے دونوں کو۔

[6086] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6086]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6087] ۱۱۱۔(۲۳۴۵) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ

السَّآئِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

[6087]۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہا، اے اللہ کے رسول! میرے بھانجے کو تکلیف ہے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان، آپ کی مہر دیکھی، جو ڈولی کے بٹن جیسی تھی یا ہنس کے انڈے جیسی تھی۔

مفردات الحدیث

❶ حَجَلة: دلہن کی ڈولی یا ہنس۔ ❷ زِرّ جمع ازرار: گھنڈی، بڑے بٹن یا انڈا۔ اگر رز ہو تو پھر معنی انڈا ہی ہوگا۔

[6088] ۱۱۲۔(۲۳۴۶) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ

[6086] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۴۶)

[6087] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الوضوء باب: استعمال فضل وضوء الناس برقم (۱۹۰) وفی المناقب باب: (۲۱) برقم (۳۵۴۰) وفی المرضی باب: من ذهب بالصبی المریض لیدعی له برقم (۵۶۷۰) وفی الدعوات باب: الدعاء للصبیان والبرکة ومسح رووسهم برقم (۶۳۵۲) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی خاتم النبوة برقم (۳۶۴۳) انظر (التحفة) برقم (۳۷۹۴)

[6088] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۳۲۱)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ

[6088] ۔امام اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی یا کہا ثرید کھایا تو میں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا، کیا آپ کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دعائے مغفرت کی تھی، انہوں نے کہا، ہاں اور تیرے لیے بھی، پھر یہ آیت سنائی، اپنے لیے مغفرت کی دعا کیجئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے، سورہ محمد آیت نمبر ۱۹۔ انہوں نے بتایا، میں گھوم کر آپ کے پیچھے آ گیا تو میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، بائیں کندھے کی باریک ہڈی کے پاس گھٹی ہوئی اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

مفردات الحدیث ❶ ناغض: باریک یا کندھے کی حرکت کرنے والی ہڈی۔ ❷ جُمع: بند انگلیوں کی طرح۔ خِیلانٌ، خال کی جمع ہے، تل۔ ❸ ثالیل: ثؤلول کی جمع ہے، مسے۔

۳۱......بَابُ: فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَبْعَثِهِ وَسِنِّهِ

باب ۳۱: نبی اکرم ﷺ کی صفت، آپ کی بعثت اور آپ کی عمر

[6089] ۱۱۳-(۲۳۴۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

[6089] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٤٧) وبرقم (٣٥٤٨) وفي اللباس باب: الجعد برقم (٥٩٠٠) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في مبعث النبي ﷺ وابن عم كان حين بعث واخرجه برقم (٣٦٢٣) انظر (التحفة) برقم (٨٣٣)

[6089] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پست قد اور نہ چونے جیسے سفید اور نہ بالکل گندمی، اور نہ سخت گھنگھریالے بال تھے اور نہ بالکل کھلے، سیدھے، چالیس پورے ہونے پر اللہ نے آپ کو مبعوث فرمایا، مکہ میں دس سال ٹھہرے اور مدینہ میں دس سال رہے، اللہ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں اپنے پاس بلالیا اور آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس (۲۰) بال بھی سفید نہ تھے۔

مفردات الحدیث

① بَـائِـن: لمبا تڑنگ، بہت دراز قد۔ ② الْاَمْهَق: چونے کی طرح چٹا۔ ③ آدم: بالکل گندمی، سیاہی مائل کیونکہ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا، جس کو اَسْمر یا ازھر کہہ دیتے ہیں۔

فائدہ:...... آپ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور اس ماہ میں سچے خوابوں کا آغاز ہوا، اگرچہ وحی کا نزول رمضان میں شروع ہوا، اگر بعثت کا آغاز رمضان سے کیا جائے تو عمر ساڑھے انتالیس یا ساڑھے چالیس سال بنے گی، آدھے سال کو نظرانداز کرنے پر چالیس ہوگی، مکہ میں وحی کی آمد کی مدت دس سال ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو شمار کیا یا تین سال کی کسر کو نظرانداز کر دیا، جس طرح بعض نے اس کو پورا کر کے آپ کی عمر کو پینسٹھ سال بنا دیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ آگے خود آپ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں بتاتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے، اس حدیث میں انہوں کسر کے تین سال نظرانداز کر دیئے ہیں۔ یا فترت الوحی تین سال کے عرصہ کو نکال دیا۔

[6090] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ

[6090] ۔امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ آپ کا رنگ ازہر سرخی مائل سپید تھا۔

۳۲...... بَابُ: كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ قُبِضَ

باب ۳۲: وفات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی؟

[6091] ۱۱٤ـ(۲۳٤۸) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ

[6090] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٤٢)

[6091] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٧)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَاَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6091]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی روح تریسٹھ برس کی عمر میں قبض کی گئی، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کی وفات بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

[6092] ۱۱۵۔(۲۳۴۹)و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً و قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

[6092]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی، ابن شہاب کہتے ہیں، سعید بن المسیب نے بھی مجھے یہی بتایا۔

[6093] (. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ

[6093]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۳......بَابُ: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

باب ۳۳: نبی اکرم ﷺ مکہ اور مدینہ میں کتنا عرصہ ٹھہرے

[6094] ۱۱۶۔(۲۳۵۰)حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ

لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

[6092] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: وفاة النبی ﷺ برقم (۳۵۳۶) وفی المغازی باب: وفاة النبی ﷺ برقم (۴۴۶۶) انظر (التحفة) برقم (۱۶۵۴۱)

[6093] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۲۸)

[6094] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۳۰۱)

[6094] ۔عمرو رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عروہ سے پوچھا، نبی اکرم ﷺ مکہ میں کتنا عرصہ رہے، اس نے کہا، دس سال، میں نے کہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما تو تیرہ سال کہتے ہیں۔

[6095] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ

ثوى فى قريش بضع عشرة حجة يذكر لويلقى خليلا مواتيا

[6095] ۔عمرو کہتے ہیں، میں نے عروہ سے پوچھا، نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا؟ اس نے کہا، دس سال، میں نے کہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما تو دس سال سے زائد بتاتے ہیں، عروہ نے کہا، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، انہوں نے یہ بات شاعر کے قول سے اخذ کی ہے۔

فائدہ :...... حضرت عروہ کا اشارہ، ابوقیس صرمہ بن ابی انس کے اس شعر کی طرف ہے۔

ثَوٰى فِى قُرَيْشٍ بَضْعَ عَشْرَةَ حَجَّةً ، يُذَكِّرُ لَو يَلْقٰى خَلِيْلًا مُوَاتِيَا

"وہ قریش میں دس سال سے کچھ زائد سال رہے، اس خیال سے وعظ و تذکیر کرتے رہے کہ کوئی دوست مل جائے، جو ہم نوائی کرے۔"

لیکن صحیح قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے، حضرت عروہ نے اپنے خیال کے مطابق اس کو درست نہیں سمجھا، اس لیے ان کے حق میں مغفرت کی دعا کی۔

[6096] ۱۱۷۔(۲۳۵۱)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6096] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

[6095] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٠١)

[6096] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى مناقب الانصار باب: هجرة النبى ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٠٣) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: فى سن النبى ﷺ كم كان حين مات برقم (٣٦٥٢) انظر (التحفة) برقم (٦٣٠٠)

[6097] ١١٨ـ(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِی جَمْرَةَ الضُّبَعِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

[6097]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں قیام تیرہ سال رہا، آپ کی طرف وحی آتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے اور آپ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

[6098] ١١٩ـ(٢٣٥٢)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ اَبُو بَكْرٍ اَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6098]۔ ابواسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حاضرین نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر چھیڑ دیا تو بعض لوگوں نے کہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے عمر میں بڑے تھے، عبداللہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی، لوگوں میں سے ایک آدمی جسے عامر بن سعد کہا جاتا تھا، نے کہا، ہمیں جریر نے بتایا، ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حاضرین نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر شروع کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ کی روح تریسٹھ برس کی عمر میں قبض کی گئی اور ابوبکر تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

[6097] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٣٣)

[6098] طريق عبدالله بن عمر بن محمد بن ابان الجعفی اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی سن النبی ﷺ کم کان حین مات برقم (٣٦٥٣) انظر (التحفة) برقم (١١٤٢) وطريق عامر بن سعد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٨٠)

[6099] ۱۲۰۔(...)و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6099]۔ جریر سے روایت ہے کہ اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے یہ سنا، رسول اللہ ﷺ تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اور میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔ (موت کا خواہاں ہوں)

فائدہ:...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ان کی وفات بھی، رسول اللہ ﷺ اور شیخین کی عمر میں ہو، لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی، وہ اٹھتر ۷۸ سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔

حضور اکرم ﷺ عام الفیل کو سوموار کے دن، صبح کے وقت پیدا ہوئے، اور علم ہیئت و ریاضی کے ماہر، فلکیات کے عالم محمود پاشا کی تحقیق کے مطابق، یہ نو (۹) ربیع الاول کا واقعہ ہے اپریل کی، ۲۰ یا ۲۱ تاریخ ۵۷۱ء تھی اور وفات تقریباً دن کے بارہ بجے، سوموار ہی کے دن ۱۱ھ میں ہوئی، مشہور و معروف قول کے مطابق، اس وقت ۱۲ ربیع الاول، ۶۳۲ء تھا، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق، ۲، ربیع الاول تھا، علامہ سیوطی اور علامہ شبلی نے بھی یکم یا دو ہی کو ترجیح دی ہے اور صحیح قول یہی ہے، حضرت ابوبکر بروز منگل ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳ھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان فوت ہوئے، ان کی خلافت کی مدت، ۲ سال ۳ تین ماہ، ۸ دن ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بروز بدھ، ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو قاتلانہ حملہ ہوا اور ہفتہ کے روز یکم محرم کو سپرد خاک کیے گئے، مدت خلافت دس سال، چھ ماہ اور چار دن ہے۔

[6100] ۱۲۱۔(۲۳۵۳)و حَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

[6100]۔ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، وفات کے

[6099] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٥١)

[6100] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في سن النبي ﷺ كم كان حين مات برقم (٣٦٥٠) وبرقم (٣٦٥١) انظر (التحفة) برقم (٦٢٩٤)

وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی تھی تو انہوں نے کہا، میرا گمان نہیں تھا کہ تیرے جیسے آپ کی قوم کے فرد سے یہ بات مخفی رہ سکتی ہے، میں نے کہا، میں نے لوگوں سے پوچھا، انہوں نے مجھے مختلف جوابات دیئے تو میں نے اس بارے میں آپ کا قول جاننا پسند کیا، انہوں نے کہا، حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں، انہوں نے کہا، یاد رکھو، چالیس سال کی عمر میں آپ مبعوث ہوئے، پندرہ سال امن اور خوف کی حالت میں مکہ میں رہے اور دس سال ہجرت کے بعد مدینہ میں رہے۔

فائدہ :...... تیرہ (۱۳) کی کسر کو پورا کرتے ہوئے پندرہ کہا گیا ہے اور اس کے مطابق وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ شمار کی ہے۔

[6101] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ

[6101]۔ یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

[6102] ۱۲۲۔(. . .)و حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

[6102]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

[6103] (. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6103]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6104] ۱۲۳۔(. . .)و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحٰى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا

[6101] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٥٣)
[6102] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٣)
[6103] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٣)
[6104] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٣)

[6104] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ سال قیام پذیر رہے، سات سال تک آواز سنتے رہے اور روشنی دیکھتے رہے، کوئی شکل نہ دیکھتے تھے، آٹھ سال وحی آتی رہی اور دس سال مدینہ میں رہے۔

فائدہ :......سات سال آپ ہاتف کی آواز سنتے رہے، فرشتوں کا نور اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا نور دیکھتے رہے، پھر فرشتہ سامنے آیا اور وحی کا نزول شروع ہوا۔ (نووی)

۳۴......بَاب :فِیْ اَسْمَآئِہٖ ﷺ

باب ۳۴: رسول اللہ ﷺ کے اسماء (نام)

[6105] ۱۲۴ ـ(۲۳۵۴)حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَان حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِی یُمْحٰی بِیَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِی وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ)) الَّذِی لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ

[6105] ۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میرے ذریعہ کفر محو کیا جائے گا، میں حاشر ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے جمع کیے جائیں، میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

فائدہ :......مُحَمَّد: کامل خصال محمودہ کا مالک، جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

اَحْمَد: سب سے زیادہ تعریف کرنے والا، ان دونوں چیزوں میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ جس کی تعریف خود اللہ تعالیٰ فرمائے، اس کے محمد ہونے میں کیا شبہ اور جس کو حمد خود اللہ تعالیٰ سکھائے، اس کے احمد ہونے میں کیا شک۔

الماحی: مٹانے والا، جس کے ذریعہ کفر کے دلائل و براہین کا قلع قمع کر دیا گیا، دلیل و براہین کی رو سے وہ مٹ گیا۔

[6105] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: ما جاء فی اسماء رسول الله ﷺ وقول الله عزوجل ﴿محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الكفار﴾ وقوله: ﴿من بعدی اسمه احمد﴾ برقم (۳۵۳۲) وفی التفسیر باب (یاتی من بعدی اسمه احمد) برقم (۴۸۹۶) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی اسماء النبی ﷺ برقم (۲۸۴۰) انظر (التحفة) برقم (۳۱۹۱)

الحاشر: اکٹھا کرنے والا، جس کے پیچھے پیچھے لوگ میدان محشر میں جمع کیے جائیں گے، گویا آپ کی نبوت شریعت آخری ہے، قیامت اور آپ کے درمیان کوئی اور نبوت وشریعت نہیں ہوگی۔

عاقب: پیچھے آنے والا، کیونکہ آپ تمام انبیاء کے بعد آئے ہیں۔

پہلی کتابوں میں آپ کا نام احمد تھا اور قرآن میں محمد ہے۔

[6106] ۱۲۵۔(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَؤُفًا رَحِيمًا

[6106]۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے چند نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں، میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی (نبی) نہیں ہے۔'' اور اللہ نے آپ کا نام رؤف، رحیم بھی رکھا ہے۔

[6107] (. . .)وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ

[6107]۔ امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، عُقَیل کی حدیث میں، سفیان کہتے ہیں، میں نے زہری سے پوچھا، عاقب سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور معمر وعقیل کی حدیث میں، کُفْر کی جگہ کَفَرۃ (کافر کی جمع) ہے اور شعیب کی حدیث میں کُفْر ہے۔

[6106] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٥٨)

[6107] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٨)

[6108] ١٢٦-(٢٣٥٥) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ))

[6108]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے چند نام بتاتے تھے، آپ نے فرمایا: ”میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی ہوں، میں حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں، نبی رحمت ہوں۔“

فائدہ: ...... مُقَفِّي کا معنی عاقب ہے، سب کے عقب میں آنے والا یا پہلے انبیاء کی راہ پر چلنے والا، نبی توبہ، جو توبہ کی تلقین کرتا ہے، جس کی پیروی پر توبہ قبول ہوتی ہے اور رحمتیں برستی ہیں، جو باہمی رحمت و شفقت پر زور دیتا ہے اور رحمت کی تلقین کرتا ہے۔

بعض لوگوں نے آپ کے نام ننانوے بیان کیے ہیں، بعض نے تین سو (٣٠٠) سے زائد اور امام ابن العربی مالکی نے شرح ترمذی میں ایک ہزار ہونے کا دعویٰ کیا ہے، مگر ان میں سے اکثر نام ان لوگوں نے خود ہی بنائے ہیں، بلکہ بعض اسماء الٰہی کو نبی ﷺ کے نام بھی قرار دیا ہے، مثلاً الاول، الاخر الباطن، حالانکہ یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں۔

٣٥...... بَاب: عِلْمِهِ ﷺ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ

باب ٣٥: رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم اور خوف وخشیت کی زیادتی

[6109] ١٢٧-(٢٣٥٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))

[6109]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور اس کے کرنے کی اجازت دی،

[6108] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٤٧)

[6109] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من لم يواجه الناس بالعتاب برقم (٦١٠١) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع برقم (٧٣٠١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤٠)

آپ کے کچھ ساتھیوں تک یہ بات پہنچی تو گویا کہ انہوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس سے احتراز (پرہیز) کیا، سو آپ تک یہ معاملہ پہنچا، آپ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا، ''ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، انہیں میری طرف سے ایک کام کی خبر پہنچی، میں نے اس کی رخصت دی، انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور اس سے پرہیز کیا، سو اللہ کی قسم! میں سب سے اللہ کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں اور اس سے سب سے زیادہ خوف کھاتا ہوں۔''

[6110] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْاَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6110]۔ امام تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6111] ۱۲۸۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))

[6111]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کیا، نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ناراض ہوئے، حتیٰ کہ ناراضی کا چہرے سے اظہار ہوا، پھر آپ نے فرمایا، ''ان لوگوں کا کیا حال ہے، اس کام سے بے رغبتی برتتے ہیں، جس کی مجھے رخصت دی گئی ہے، سو اللہ کی قسم! میں ان سے اللہ کے بارے زیادہ علم رکھتا ہوں اور ان سے اس سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی انسان یا چند لوگ غلط کام کریں تو لوگوں کے سامنے ان کی تعیین کرنا، ان کا نام لینا، بلا ضرورت، درست نہیں ہے اور آپ علم اور عمل دونوں میں آخری مرتبہ پر فائز تھے، یہ دونوں قوتیں، آپ میں کمال درجہ کی پائی جاتی تھیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، رخصتوں کو چھوڑ کر مشقت والا کام کرنا پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ اس پر دوام و استمرار مشکل ہے اور آسان و سہل کام پر دوام و ہیشگی ممکن ہے، نیز، انسان کے مقام عبدیت کے لیے رخصت پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ مشقت و عزیمت والا کام دلیری اور جسارت پر دلالت کرتا ہے، جس کے باعث عجب اور خود پسندی کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور یہ تواضع اور فروتنی کے منافی ہے۔

[6110] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٦٢)

[6111] تقدم تخريجه برقم (٦٠٦٢)

٣٦......بَاب: وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ

باب ٣٦: رسول اللہ ﷺ کی اتباع (پیروی) ضروری ہے

[6112] ١٢٩-(٢٣٥٧)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

[6112]۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کا، حرہ کی نالیوں کے بارے میں، جن سے وہ نخلستان کو پانی پلاتے، رسول اللہ ﷺ کے پاس، حضرت زبیر سے جھگڑا ہوا، انصاری نے کہا، پانی کو چھوڑیئے، وہ بہتا رہے، حضرت زبیر نے انکار کیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھگڑا پیش ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے زبیر، بقدر ضرورت زمین کو سیراب کرلو اور پھر پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔'' انصاری غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! یہ فیصلہ اس لیے ہوا کہ یہ آپ کا پھوپھی زاد ہے! نبی اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! زمین کو پانی پلاؤ، پھر پانی روک لو حتیٰ کہ وہ منڈیر (روک) تک پہنچ جائے۔'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میرے خیال میں یہی آیت اس سلسلہ میں اتری ہے، ''بات وہ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں، تیرے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت مومن نہیں ہو سکتے، جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں، اپنے دلوں میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں، (نساء آیت ٧٥)۔

[6112] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: سكر الانهار برقم (٢٣٥٩) (٢٣٦٠) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: ابواب من القضاء برقم (٣٦٣٧) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في الرجلين يكون احدهما اسفل من الآخر في الماء برقم (١٣٦٣) وفي التفسير القرآن باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠٢٧) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: اشارة الحاكم بالرفق برقم (٥٤٣١) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه برقم (١٥) انظر (التحفة) برقم (٥٢٧٥)

مفردات الحدیث ❶ شِراج: شَرْج کی جمع ہے، نالی۔ ❷ سَرِّحِ الماء: پانی چھوڑ دیجیے، اسے روکیے نہیں۔

فائدہ:...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین پہلے واقع تھی اور اس انصاری صحابی کی زمین ان کے بعد تھی، اس لیے پہلے حق حضرت زبیر کا تھا، جب حضرت زبیر نے کچھ پانی لگا لیا تو انصاری نے کہا، پانی میرے طرف آنے دیجیے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، میری ضرورت پوری نہیں ہوئی، اس لیے میں ابھی نہیں چھوڑوں گا، جھگڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے زبیر کے حق کی بنا پر انہیں کہا، بقدر کفایت پانی لگا لو، رکاوٹوں تک پانی نہ پہنچاؤ، پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو، اس طرح آپ نے صلح جوئی کے لیے یہ مشورہ دیا، یہ اصولی فیصلہ نہ تھا، لیکن انصاری چاہتا تھا، اس کی رعایت کی جائے، اس لیے غصہ میں آ گیا اور ایسی بات کہہ دی، جو ایک مسلمان کے لیے زیبا نہیں ہے، بلکہ کفر و ارتداد کا باعث ہے، لیکن چونکہ ابھی ابتدائی حالات تھے اور اس نے غیر شعوری طور پر بلا سوچے سمجھے یہ بات کہہ دی تھی، اس لیے آپ نے عفو و درگزر سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر پیغمبر کے مقام و مرتبہ کی تعیین کرتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ ایمان دار کے لیے ضروری ہے، وہ آپ کا فیصلہ دل و جان سے قبول کرے اور اس کے بارے میں زبان پر تو کیا لانا ہے، دل میں بھی ناگواری محسوس نہ کرے، چونکہ انصاری نے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنی رعایت کو حضرت زبیر کی رعایت سمجھا، اس لیے آپ نے پھر دوٹوک فیصلہ سنا دیا اور پہلے زمین والے کے حق کی تعیین کر دی کہ وہ منڈیر بھرنے تک پانی لگانے کا حقدار ہے۔

۳۷...... بَاب: توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترك اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ أَوْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ تَكْلِيفٌ وَّمَا لَا يَقَعُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ

باب ۳۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا اور جس چیز کی ضرورت نہ ہو، اس کے بارے میں زیادہ سوال نہ کرنا یا جس چیز کا انسان مکلف نہ ہو اور جس کے واقعہ ہونے کا احتمال نہ ہو، اس قسم کے سوال نہ کرنا

[6113] ۱۳۰ - (۱۳۳۷) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا

[6113] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۵۵)

اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَىٰ أَنْبِيَائِهِمْ))

[6113] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''جس چیز سے میں نے تمہیں روکا ہے، اس سے پرہیز کرو اور جس کے کرنے کا میں نے تمہیں حکم دیا، اس کو مقدور بھر کرو، تم سے پہلے لوگوں کو محض زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے کی پاداش میں ہلاک کیا گیا۔''

فائدہ :...... بقول علامہ خطابی، بلاضرورت یا محض ضد و عناد اور ہٹ دھرمی کے سوال کرنے سے منع کیا گیا، کیونکہ بقول امام نووی، بلاضرورت اور بال کی کھال اتارنے کے نتیجہ میں کوئی چیز حرام ہو سکتی تھی، جو مسلمانوں کے لیے مشقت کا باعث بنتی سوال کا جواب بھی ہو سکتا تھا، جو سائل کے لیے ناپسندیدگی اور مشقت کا سبب بنتا اور زیادہ سوال آپ کی تکلیف و اذیت کا باعث بھی بن سکتا تھا، جو رسوا کن عذاب کا سبب بنتا۔

[6114] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً

[6114] ۔امام صاحب یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6115] ١٣١ ـ(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ ((مَا

[6114] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣١٧)

[6115] طريق ابن نمير وطريق قتيبة بن سعيد ابن ابى عمر وطريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٥) وبرقم (١٣٩٠٣) وبرقم (١٣٧١٨) وبرقم (١٤٣٩٦) وبرقم (١٤٧٧٢)

تَرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[6115] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑو جب تک میں تمہیں کچھ نہ کہوں۔'' یعنی جو چیز میں بیان نہ کروں، اس کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو، ہمام کی حدیث میں ہے،''جب تک تمہیں کچھ نہ کہا جائے، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6116] ۱۳۲ ۔(۲۳۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ

[6116] ۔عامر بن سعد، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے، جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں کرید کی، جو مسلمانوں پر حرام نہ تھی تو اس کے سوال کی بنا پر، ان پر حرام قرار دے دی گئی۔''

[6117] ۱۳۳ ۔(. . . .)وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عن ابيه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ))

[6117] ۔امام سفیان کہتے ہیں، یہ حدیث مجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی طرح یاد ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے، جس نے ایسی چیز کے بارے میں کریدا، جو حرام نہ تھی، سو لوگوں پر اس کے سوال کے نتیجہ میں حرام ٹھہرائی گئی۔''

[6116] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال ومن تكلف ما لا يعنيه وقوله تعالى: ﴿لا تسألوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم﴾ برقم (٧٢٨٩) وابو داود في (سننه) في السنة باب: لزوم السنة برقم (٤٦١٠) انظر (التحفة) برقم (٣٨٩٢)

[6117] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٦٩)

[6118] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا

[6118]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی، معمر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''وہ آدمی جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا اوراس کی کرید کی، تفتیش کی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی مسئلہ میں بال کی کھال اتارنا، بلاضرورت، انتہاء پسندی اختیار کرنا، بسا اوقات، بطور سزا حلال چیز کی حرمت کا باعث بن جاتا ہے اور اس میں ایسی قیود لگ جاتی ہیں، جو انسان کے لیے مشقت اور تنگی کا باعث بنتی ہے، جیسا کہ بنو اسرائیل کے ان لوگوں کے ساتھ ہوا، جنہوں نے گائے کے بارے میں بلاضرورت سوال کیے، حالانکہ وہ کوئی بھی گائے ذبح کر سکتے تھے۔

[6119] ۱۳۴۔(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ **((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ))** كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ **((أَبُوكَ فُلَانٌ))** فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

[6118] تقدم تخريجه برقم (٦٠٦٩)

[6119] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (لا تسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسؤكم) برقم (٤٦٢١) وفي الرقاق باب: قول النبي ﷺ: (لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا) برقم (٦٤٨٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السؤال ومن تكلف ما لا يعنيه بقوله تعالى: ﴿لا تسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسؤكم﴾ برقم (٧٢٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٠٨)

[6119] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے ساتھیوں کی کوئی بات پہنچی تو آپ خطبہ دیا اور فرمایا: ''مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئیں، سو میں نے آج جیسا اچھا اور برا منظر نہیں دیکھا اور اگر تم وہ جان لو، جو میں جانتا ہوں تو ہنسو کم (بالکل نہ ہنسو) اور زیادہ روؤ، (روتے رہو)۔'' حضرت انس کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر اس سے زیادہ سنگین دن نہیں آیا، انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور وہ ہچکیاں لے کر رونے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دستور زندگی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر مطمئن ہیں، وہی آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا، میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے۔'' اس پر یہ آیت اتری، ''اے ایمان دارو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو، اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں رنج پہنچے۔'' (المائدہ آیت ۱۰۱)

[6120] ۱۳۵۔(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ فُلَانٌ)) وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ تَمَامَ الْآيَةِ

[6120] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے۔'' اور آیت اتری، ''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔'' مکمل آیت نمبر ۱۰۱۔

[6121] ۱۳۶۔(...) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا ((ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَقُولَ ((سَلُونِي)) فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ

[6120] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٧٢)

[6121] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٦٧)

فَقَالَ مَنْ اَبِی یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ((اَبُوکَ حُذَافَۃُ)) فَلَمَّا اَکْثَرَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ اَنْ یَقُولَ ((سَلُونِی)) بَرَکَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِینًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَکَتَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ حِینَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((اَوْلٰی وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ آنِفًا فِی عُرْضِ ہٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِہَابٍ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُذَافَۃَ لِعَبْدِاللّٰہِ بْنِ حُذَافَۃَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْکَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَکُونَ اُمُّکَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ اَہْلِ الْجَاہِلِیَّۃِ فَتَفْضَحَہَا عَلٰی اَعْیُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ وَاللّٰہِ لَوْ اَلْحَقَنِی بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُہٗ

[6121]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورج ڈھل گیا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے اور قیامت کا تذکرہ کیا اور بتایا، اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوں گے، پھر فرمایا: ''جو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہے، وہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھے، سو اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس کے بارے میں بھی سوال کرو گے، جب تک میں یہاں اس جگہ ہوں، اس کے بارے میں، میں تمہیں بتا دوں گا۔'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو بہت روئے اور رسول اللہ ﷺ نے بکثرت یہ فرمایا، ''مجھ سے پوچھ لو۔'' تو حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''حذافہ'' تو جب رسول اللہ ﷺ نے بار بار یہ فرمایا: ''مجھ سے پوچھ لو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑ ہو گئے اور کہنے لگے، ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے ضابطہ حیات ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی و مطمئن ہیں تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے، رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہلاکت قریب تھی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، ابھی اس دیوار کی چوڑائی میں میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، سو میں نے آج جیسا خیر و شر کا منظر نہیں دیکھا۔'' ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عبد اللہ بن حذافہ سے کہا، میں نے تجھ جیسا نافرمان بیٹا کبھی نہیں سنا، کیا تم اس بات سے بے خوف تھے کہ تیری ماں نے کسی ایسی حرکت کا ارتکاب کیا ہو جس کا ارتکاب جاہلیت میں عورتیں کرتی تھیں، اس طرح تم اسے لوگوں کے سامنے رسوا کر دیتے، حضرت عبد اللہ بن حذافہ نے کہا، اللہ کی قسم! اگر مجھے حبشی کا بچہ قرار دیتے تو میں اس کے ساتھ منسوب ہو جاتا۔

فائدہ: ......رسول اللہ ﷺ سے کچھ منافقوں نے دق کرنے کے لیے لایعنی سوال کیے، جن کا مقصد رسالت اور ہدایت وراہنمائی سے کوئی تعلق نہ تھا، آپ اس پر ناراض ہوئے تو آپ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا گیا کہ ان کو سوال کرنے دیں، ہم آپ کو بتلائیں گے، اس لیے آپ نے غصہ کے عالم میں بار بار یہ فرمایا، میں جب تک یہاں کھڑا ہوں، تم نے جو سوال کرنا ہے، کرلو، بعض پختہ کار مسلمان بھی بدفہمی کی بنا پر سوالوں میں شریک ہو گئے، لیکن اکثر لوگ آپ کی ناراضی کی کیفیت دیکھ کر رونے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ترجمانی میں مذکورہ الفاظ کہے، جس سے آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، حضرت عبداللہ بن حذافہ کے نسب پر بعض لوگ طعن کرتے تھے، انہوں نے آپ کی کیفیت کو نہ سمجھا، اس لیے انہوں نے اپنے باپ کے بارے میں سوال کرلیا، تاکہ معاملہ صاف ہو جائے، جاہلیت کے دور میں عورتیں زنا کرتی تھیں اور بیٹا زانی کا ہی تصور ہوتا تھا، اس لیے جب حضرت عبداللہ کی والدہ نے غصے کا اظہار کیا کہ تمہیں کیا معلوم، اگر بالفرض میں نے دور جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا ہوتا تو تمہارے سوال کے نتیجہ میں، میں تمام لوگوں کے سامنے ذلیل ہو جاتی تو حضرت عبداللہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ وحی کی روشنی میں جو بھی فیصلہ فرماتے مجھے دل و جان سے قبول ہوتا، حق کے سامنے سر جھکانے میں، کوئی رسوائی آڑے نہ بنتی، لیکن ظاہر ہے، اسلام کے اصولوں کے مطابق شادی شدہ عورت سے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا، زانی کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا، وہ اگر خاوند تسلیم نہ کرے تو اپنی ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے، وگرنہ الولد للفراش کے مطابق بیٹا اس کا ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

علامہ سعیدی نے امام نووی سے نقل کیا ہے، ''علماء کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر اس وقت وحی نازل کی گئی تھی، ورنہ اللہ تعالیٰ کے بتلائے بغیر نبی ﷺ غیب کی باتوں کو نہیں جانتے تھے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۲۴)۔

[6122] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا

[6122] طريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال ومن تكلف ما لا يعنيه وقوله تعالى: ﴿لا تسالو عن اشياء ان تبدلكم تسوكم﴾ برقم (٧٢٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٨) وطريق عبدالله بن عبدالرحمن اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: من برك على ركبتيه عند الامام او المحدث برقم (٩٣) وفي مواقيت الصلاة باب: وقت الظهر عند الزوال برقم (٥٤٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال ومن تكلف ما لا يعنيه وقوله تعالى: ﴿لا تسالو عن اشياء ان تبدلكم تسوكم﴾ برقم (٧٢٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٣)

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

[6122]۔ امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث اپنے دو اساتذہ کی سند سے بیان کی ہے، مگر شعیب کی روایت میں یہ ہے، عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا، مجھے اہل علم میں سے ایک آدمی نے بتایا کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے کہا، آگے مذکورہ بالا واقعہ ہے۔

[6123] ۱۳۷۔(. . .)حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ **((سَلُونِي لَا تَسْاَلُونِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهٗ لَكُمْ))** فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوا وَرَهِبُوا اَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِي ثَوْبِهٖ يَبْكِي فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِي قَالَ **((اَبُوكَ حُذَافَةُ))** ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ))**

[6123]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیے، حتیٰ کہ آپ سے سوالات پر اصرار کیا، (آپ تنگ پڑ گئے) تو آپ ایک دن تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا، ''مجھ سے سوال کرلو، تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے، جس چیز کے بارے میں پوچھو گے، میں اس کی حقیقت کھول دوں گا۔'' جب لوگوں نے یہ سنا تو وہ چپ ہو گئے اور ڈر گئے کہ کہیں یہ کسی عذاب کا پیش خیمہ نہ ہو، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے کپڑے میں سر لپیٹ کر رو رہا تھا تو ایک آدمی نے مسجد سے آغاز کیا، جس سے لوگ جھگڑتے تو اس کی نسبت، باپ کے سوا کسی اور کی طرف کرتے تو اس نے کہا،

[6123] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: التعوذ من الفتن برقم (۷۰۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۸٤)

اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حذافہ'' پھر حضرت عمر بن خطاب کہنے لگے، ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دستور زندگی ہونے اور محمد کے رسول ہونے پر خوش ہیں اور اللہ سے برے فتنوں سے پناہ چاہتے ہیں، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر کا آج کی طرح نظارہ کبھی نہیں کیا، میرے لیے جنت اور دوزخ کی تصویر کشی کی گئی ہے اور میں نے انہیں اس دیوار کے ورے دیکھا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ احفوہ بالمسئلۃ: سوالات میں اصرار کیا۔ ❷ أرمّوا: ہونٹ ملا لیے یعنی چپ ہو گئے۔ ❸ أنشأ رجل: ایک آدمی نے ابتدا کی۔ ❹ يلاحي: اس سے جھگڑا کیا جاتا تھا۔

[6124] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ

[6124]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

[6125] ۱۳۸ ـ(۲۳۶۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِي قَالَ ((اَبُوكَ حُذَافَةُ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ)) فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ))

[6124] طريق يحيى بن حبيب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التعوذ من الفتن برقم (٦٣٦٢) وفي الفتن باب: التعوذ من الفتن برقم (٧٠٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢)وطريق عاصم بن النضر التيمي اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: التعوذ من الفتن برقم (٧٠٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨)

[6125] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: الغضب في الموعظة والتعليم برقم (٩٢) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال برقم (٧٢٩١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٢)

[6125] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ کو ناگوار گزرا، جب سوالات زیادہ ہونے لگے، آپ ناراض ہو گئے، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''مجھ سے جو مرضی ہے پوچھ لو۔'' تو ایک آدمی نے کہا، میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' ایک اور آدمی کھڑا ہوا، اس نے بھی پوچھا، میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔'' تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے، کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں، اس کی طرف لوٹتے ہیں، ابوکریب کی روایت ہے، اس نے کہا، میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔'' یعنی پہلی روایت میں فقال ہے اور اس میں قال ہے۔

فائدہ:...... یہ دوسرا سوال کرنے والا، سعد بن سالم مولیٰ شیبہ بن ربیعہ ہے۔

۳۸...... بَاب: وُجُوبِ اِمْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَايِشِ الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ

باب ۳۸: جو بات آپ نے بطور شریعت (قانون سازی) فرمائی ہے، اس کا امتثال یا اس پر عمل ضروری ہے اور جو بطور رائے دنیوی معیشت کے بارے میں فرمائی ہے اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے

مَعَايِش، مَعِيْشَة کی جمع ہے، زندگی گزارنے کے اسباب وذرائع اور متاع حیات کو کہتے ہیں، قرآن مجید میں ہے، **وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ**: ہم نے تمہارے لیے زمین زندگی گزارنے کے اسباب وذرائع رکھے ہیں۔

[6126] ۱۳۹ ۔(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ)) فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6126] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: تلقيح النخل برقم (۲٤۷۰) انظر (التحفة) برقم (۵۰۱۲)

مَا اَظُنُّ يُغْنِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأُخْبِرُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ ((اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَاِنِّي اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهٖ فَاِنِّي لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[6126] ۔ موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، جو کھجور کے درختوں پر تھے تو آپ نے پوچھا، ''یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔'' لوگوں نے کہا، کھجوروں میں پیوند لگا رہے ہیں، نر کھجور کو مادہ کھجور کے ساتھ ملاتے ہیں، جس سے وہ بارآور ہو جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا، اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو'' لوگوں کو آپ کی بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے یہ کام ترک کر دیا، رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے اس عمل کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ عمل انہیں فائدہ پہنچاتا ہے تو اسے عمل میں لائیں، میں نے تو بس، ایک خیال و گمان کیا تھا، تم میرے گمان پر عمل نہ کرو، لیکن جب میں تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ بتاؤں تو اس کو اختیار کرو، کیونکہ میں اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کرتا۔''

مفردات الحدیث ❀ ❶ يُلَقِّحُوْنَ: نر کھجور کا گابھا، مادہ کھجور کے گابھا میں داخل کرتے ہیں، مذکر کھجور کا شگوفہ مؤنث کھجور میں ڈالنا۔ ❷ يَتَلَقَّحُ: وہ پھل دار ہو جاتا ہے۔

[6127] ١٤٠ ـ (٢٣٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي

رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعُونَ)) قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا)) فَتَرَكُوهُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ)) قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ

[6127] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٥٧٥)

[6127] ۔حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ نر کھجوروں کا بور مادہ کھجوروں کے اوپر ڈالتے، آپ نے پوچھا، ''تم کیا کرتے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم پہلے سے کرتے آ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''شاید، اگر تم یہ عمل نہ کرو تو بہتر ہو۔'' انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ جھڑ گئیں یا کم ہوگئیں، صحابہ کرام نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں صرف بشر ہوں، جب میں تمہیں، تمہارے دین کے بارے میں کچھ کہوں تو اس کو اختیار کرو، اس پر عمل پیرا ہو اور جب میں تمہیں محض اپنی سوچ سے کہوں تو میں بس بشر ہوں۔'' عکرمہ کہتے ہیں، استاد کا یہی مفہوم تھا، مقبری کی روایت میں بغیر شک کے ہے، وہ جھڑ گئیں۔

مفردات الحدیث ❋ ❶ یابُرُون (ف۔ض) اور یُوَبِّرُوْنَ: نر کا بور مادہ پر ڈالتے تھے۔ ❷ تلقیح اور تابیر کا معنی ایک ہی ہے۔ ❸ نَفَضَتْ: پھل جھڑ گیا۔

فائدہ :...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل مدینہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت، نر کھجور کے شگوفے کے بور کو مادہ کھجور کے شگوفے میں داخل کرتے تھے اور رافع بن خدیج کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ ان کا ہمیشہ کا عمل تھا اور تجربہ پر مبنی تھا، لیکن چونکہ آپ کو اس کا تجربہ نہیں تھا، اس لیے آپ نے خیال کیا، اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے، یہ سن کر صحابہ کرام نے یہ عمل ترک کر دیا تو جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا، اگر تجربہ کی رو سے یہ سودمند ہے تو انہیں یہ کام جاری رکھنا چاہیے، میں نے یہ کوئی حکم نہیں دیا، میں نے تو محض ایک خیال کا اظہار کیا تھا، میرے گمان کی پابندی ضروری نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا، آپ نے کوئی حکم نہیں دیا تھا یا فیصلہ نہیں کیا تھا، ایک تجربہ سے تعلق رکھنے والی چیز کے بارے میں محض اپنی رائے یا گمان کا اظہار کیا تھا، اس لیے اس حدیث سے یہ کشید کرنا کہ دنیوی امور و معاملات میں آپ کے حکم کی پابندی ضروری نہیں ہے، محض سینہ زوری ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ آپ کے ہر حکم اور فیصلہ کی پابندی ضروری ہے اور یہاں آپ نے حکم نہیں دیا تھا، بلکہ آپ نے فرما دیا تھا، اگر یہ کام نفع بخش ہے تو جاری رکھو، میں نے تو محض ایک خیال کا اظہار کیا تھا، جس کے تم پابند نہیں ہو، اس طرح آپ نے خود ہی اجازت دے دی۔

[6128] ۱۴۱۔(۲۳۶۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

[6128] طريق ابی بكر بن ابی شيبة اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الرهون باب: تلقيح النخل برقم (۲٤٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٧٥)

عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ ((لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ)) قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ ((مَا لِنَخْلِكُمْ)) قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ))

[6128] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے، جو کھجوروں میں پیوند لگا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ عمل نہ کرو تو اچھا ہوگا۔'' حضرت انس کہتے ہیں، اس (عمل کے ترک) سے ردی کھجوریں پیدا ہوئیں، سو آپ ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا، ''تمہاری کھجوروں کو کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، آپ نے یہ یہ فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم اپنے دنیوی معاملات سے خوب آگاہ ہو۔''

مفردات الحدیث ❀ شِیص: گٹھلی اور ردی کھجور۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، وہ دنیوی معاملات، جن کا تعلق تجربہ سے ہے اور شریعت نے ان کے بارے میں کوئی قطعی یا یقینی حکم نہیں دیا، اس کو لوگوں کے تجربات اور مشاہدات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ اپنے تجربہ میں عمل پیرا ہوں۔ اس کا یہ معنی نہیں ہے جن دنیوی امور کے بارے میں آپ قطعی حکم صادر فرمائیں ان میں بھی اپنے تجربہ کو ترجیح دی جائے گی۔

٣٩...... بَاب: فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيهِ

باب ۳۹: رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کا شرف اور اس کی آرزو کرنا

[6129] ١٤٢ـ(٢٣٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ الْمَعْنٰى فِيهِ عِنْدِي لَأَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ

[6129] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ

[6129] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٣)

نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم پر ایک وقت ضرور آئے گا کہ تم میں سے کوئی مجھے نہیں دیکھ سکے گا، پھر اس کے لیے میرا دیدار کرنا، اپنے اہل اور ان کے ساتھ ان کا مال ہو سے زیادہ محبوب ہو گا۔'' ابو اسحاق کہتے ہیں، میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ مجھے ان کے ساتھ دیکھنا، اسے اپنے اہل اور مال س سے زیادہ محبوب ہو گا، میرے نزدیک یہاں الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے، یعنی معہم آخر کی بجائے پر انی کے بعد ہے۔

نوٹ:...... ابو اسحاق سے مراد امام مسلم کے شاگرد ابراہیم بن محمد بن سفیان نیسابوری ہے۔

فائدہ:...... آپ کا مقصد صحابہ کرام کو سفر و حضر میں آپ کی مجلس میں حاضر رہنے کی تلقین کرنا اور اس کی تشویق و ترغیب دلانا ہے، تاکہ وہ آپ سے شریعت کی ہدایات و تعلیمات سیکھیں، آپ کا طریقہ اپنائیں اور اس کو یاد رکھ کر بعد والوں تک پہنچائیں، کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ آپ کی مجلس میں حاضری میں کوتاہی کرنے پر انہیں ندامت ہو گی اور اپنے اہل و مال کی بجائے آپ کو دیکھنا زیادہ محبوب ہو گا، اس لیے آپ کی وفات پر صحابہ کرام کے سامنے دنیا تاریک ہو گئی تھی اور وہ اپنے آپ ہی سے اجنبی ہو گئے تھے۔

اس کتاب کے کل ابواب (07) اور (38) احادیث ہیں۔

45

کتاب احادیث الانبیاء

انبیاء کے واقعات

حدیث نمبر 6130 سے 6168 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۵...... کتاب احادیث الانبیاء

٤٥. انبیاء کے واقعات

ا......بَاب :فَضَآئِلِ عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام

باب ۱: عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[6130] ۱٤۳-(۲۳٦۵)حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ))

[6130] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں سب لوگوں سے ابن مریم کے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں، میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

فائدہ:......آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب اس بنا پر ہیں کہ انہوں نے آپ کی آمد کی بشارت دی اور آخری دور میں آپ کی شریعت کی تنفیذ کریں گے اور آپ کا دور، ان کے دور کے بعد شروع ہوا ہے، اقتدار اور پیروی کے اعتبار سے اور اولاد ہونے کے اعتبار سے آپ حضرت ابراہیم کے زیادہ قریب ہیں اور انبیاء علاتی بھائی ہیں، یعنی ان کا باپ، عقائد و ایمانیات ایک ہیں اور مائیں، فرعی اور فقہی احکام جدا جدا ہیں، رسول اللہ ﷺ اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے مبلغ اور فرستادے موجود تھے۔

[6131] ۱٤٤-(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ

[6130] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخییر بین الانبیاء علیهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٢٤)

[6131] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٧٤)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیسَی الْاَنْبِیَاءُ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَ عِیسَی نَبِیٌّ))

[6131] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عیسیٰ علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب ہوں، انبیاء وہ ایک باپ کے بیٹے ہیں، میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

[6132] ١٤٥۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا

حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ اَحَادِیثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُولٰی وَالْآخِرَةِ قَالُوا کَیْفَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِینُهُمْ وَاحِدٌ فَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ))

[6132] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی احادیث میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا اور آخرت میں، عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں'' لوگوں نے دریافت کیا، کیسے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے اور ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

فائدہ:...... سب انبیاء کا دین، اسلام ہی تھا، یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری، اس لیے بنیادی اور اساسی باتیں یکساں ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اطاعت میں کوئی اختلاف نہیں۔

[6133] ١٤٦۔(٢٣٦٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ یُولَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ)) وَاُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّی اُعِیذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ۔ (آل عمران:٣٦)

[6133] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان

[6132] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٩)

[6133] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (وانی اعیذها بك وذریتها من الشیطان الرجیم) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧٦)

اس کو کچوکا لگاتا ہے تو وہ شیطان کے کچوکے سے چلاتا ہے، مگر ابن مریم اور اس کی ماں (وہ اس سے محفوظ رہے)" پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو اور میں اسے اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (آل عمران آیت نمبر ۳۶)

مفردات الحدیث ❁ ❶ نَخَسَ: کچوکا لگانا، کوئی نوکدار چیز چبھونا۔ ❷ **یستھل صارخا**: بلند آواز سے روتا ہے۔

فائدہ:...... حضرت مریم کی والدہ کی دعا کے نتیجہ میں، اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کو شیطانی کچوکے سے محفوظ رکھا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ فضیلت صرف مریم اور ابن مریم کو حاصل ہے، اگرچہ قاضی عیاض، تمام انبیاء کو اس میں شریک کرتے ہیں۔

[6134] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح: وَحَدَّثَنِي، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: "يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ "مِنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ"۔

[6134]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے:
"پیدائش کے وقت وہ چھوتا ہے تو وہ شیطان کے چھونے کے سبب بلند آواز سے روتا ہے۔"
اور شعیب کی روایت میں، مَسَّهِ الشيطان کی جگہ مَسِّ الشيطان ہے۔

[6135] ۱۴۷۔(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حدثه
عن ابی هريره عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا))

[6135]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدم کے ہر بیٹے کو جب اس کی ماں جنتی ہے، شیطان چھوتا ہے، مگر مریم اور اس کا بیٹا۔"

[6134] تقدم تخريجه

[6135] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قول الله تعالى: ﴿واذكر في الكتاب مريم اذا انتبذت من اهلها مكانا شرقيا﴾ برقم (٣٤٣١) انظر (التحفة) برقم (١٣١٤٩)

[6136] ١٤٨ـ(٢٣٦٧)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ))

[6136]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نومولود بچہ اس وقت روتا ہے، جب شیطان ان کو کچوکا لگاتا ہے۔

مفردات الحدیث ❊ نَزْغة اور نَخس کا معنی کچوکا لگانا ہے۔

[6137] ١٤٩ـ(٢٣٦٨)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَاٰى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي))

[6137]۔ ہمام بن منبہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ احادیث میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے دیکھا تو اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا، ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا، میں نے اللہ پر یقین کیا اور اپنے آپ کو خطا کار قرار دیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نکتہ نظر سے کوئی انسان اللہ کے نام کی جھوٹی قسم کھانے کی جسارت نہیں کرسکتا، اس لیے انہوں نے فرمایا، میری آنکھ کو غلطی لگی ہے۔

٢...... بَاب مِنْ فَضَائِلِ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ علیہ السلام

باب ٢: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل

[6138] ١٥٠ـ(٢٣٦٩)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ

[6136] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٧)

[6137] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واذكر فى الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا شرقيا﴾ برقم (٣٤٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٣)

[6138] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧٢) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة لم يكن برقم (٣٣٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤)

الْـمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجرِ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَـالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام))

[6138]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے بہترین مخلوق! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔''

[6139] (. . .) و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ

[6139]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔''

[6140] (. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6140]۔ امام صاحب کے ایک اور استاد یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... انسان مقام و مرتبہ میں کس قدر ہی فائق اور برتر کیوں نہ ہو جائے، وہ ادب و احترام اور تواضع کے اعتبار سے اپنے باپ کو اپنے سے برتر ہی سمجھتا ہے، اس طرح یا اسی اعتبار سے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افضل المخلوقات قرار دیا، اگرچہ حقیقت اور واقعہ کے اعتبار سے آپ سب سے برتر اور بلند ہیں۔

[6141] ۱۵۱۔(۲۳۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ))

[6139] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٩٠)

[6140] تقدم تخريجه برقم (٦٠٩٠)

[6141] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله﴾ برقم (٣٣٥٦) وبرقم (٣٣٥٧) وفي الاستئذان باب: الختان بعد الكبر ونتف الابط برقم (٦٢٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٦)

[6141] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) سال کی عمر میں تیشہ سے اپنے ختنے کیے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان کسی سبب یا نادانی کی بنا پر، بچپن میں ختنے نہ کروا سکے تو پھر اسے جب بھی موقعہ ملے تو ختنے کروا لینے چاہئیں، الا یہ کہ کوئی شرعی یا طبعی روکاٹ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کے ختنے کر دیے جائیں، دوسرا معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے قدوم نامی جگہ پر اپنے ختنے کیے تھے۔ (قاموس)

[6142] ۱۵۲ ـ (۱۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ))

[6142] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ابراہیم علیہ السلام سے شک کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا، اے میرے رب! مجھے دکھایئے، آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں، فرمایا، کیا تمہیں یقین نہیں، کہا، کیوں نہیں، لیکن میں چاہتا ہوں (مشاہدہ سے) میرا دل مطمئن ہو جائے اور آپ نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط پناہ کا تحفظ چاہتے تھے اور اگر میں جیل میں یوسف علیہ السلام کی لمبی قید کاٹتا تو بلانے والے کے ساتھ فوراً چلا جاتا۔''

فائدہ :......اس حدیث کی تشریح و توضیح کتاب الایمان، باب دلائل کی کثرت سے دلی طمانیت میں اضافہ ہوتا ہے، گزر چکی ہے، رُکن: جس سے قوت حاصل کی جائے۔ رُکن الرجل: آدمی کا قبیلہ وقوم۔ نیز تفصیل کے لیے دیکھئے سنت خیر الانام از پیر کرم شاہ ص ۲۳۲ تا ۲۳۶۔

[6143] (...) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[6142] تقدم تخريجه في الايمان باب: زيادة طمانينة القلب بتظاهر الادلة برقم (۳۸۰)

[6143] تقدم تخريجه في الايمان باب: زيادة طمانينة القلب بتظاهر الادلة برقم (۳۸۱)

[6143]۔ یہی روایت امام صاحب نے ایک اور استاد سے بیان کی ہے۔

[6144] ١٥٣ ـ(. . .)و حَدَّثَنَاه اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ اِنَّهُ اَوٰى اِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ))

[6144]۔ لیکن کسی استاد سے سنی ہے، اس میں شبہ کی بنا پر کہہ دیا کہ ان شاء اللہ یعنی ظن غالب یہی ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن اسماء سے سنی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''اللہ لوط علیہ السلام کو معاف فرمائے، وہ مضبوط رکن کی پناہ چاہتے تھے۔''

فائدہ:...... حضرت لوط علیہ السلام عراق کے باشندے تھے، سدوم جو شام کا علاقہ ہے، وہاں ان کا خاندان اور کنبہ نہیں رہتا تھا، اس لیے انہوں نے خواہش کی، اے کاش! آج یہاں میرا خاندان اور قبیلہ ہوتا جو میری معاونت اور مدد کرتا، وہ چونکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے اسباب ظاہرہ (خاندان ونسب) کو اسباب باطنہ (اللہ پر اعتماد و توکل) پر ترجیح دی اور ان پر بھروسہ کیا، اس لیے آپ نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، ان کو معاف کرے۔

[6145] ١٥٤ ـ(٢٣٧١)و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيهِ اَنَّكِ اُخْتِي فَاِنَّكِ اُخْتِي فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَكُونَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيمُ

[6144] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣٣)

[6145] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله﴾ برقم (٣٣٥٧) وفي النكاح باب: اتخاذ السراري ومن اعتق جارية ثم تزوجها برقم (٥٠٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٤١٢)

عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَآءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِي وَاَعْطِهَا هَاجَرَ)) قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ

[6145] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ توریہ و تعریض کے سوا کبھی توریہ سے کام نہیں لیا، دو دفعہ اللہ کی خاطر، آپ کا کہنا، میں بیمار ہوں، (روحانی طور پر) بلکہ یہ کام ان کے اس بڑے نے کیا ہے اور ایک بار حضرت سارہ کے معاملے میں، کیونکہ وہ ایک جابر حکمران کی زمین میں آئے اور حضرت سارہ ان ساتھ تھیں، جو بہت زیادہ حسین تھیں تو آپ نے اس سے کہا، اس جابر (سرکش) کو اگر یہ پتہ چل گیا تو میری بیوی ہے، تیرے سلسلہ میں مجھ پر غالب آ جائے گا، (تجھے مجھ سے چھین لے گا) تو اگر وہ تجھ سے دریافت کرے تو اس کو کہہ دینا، تم میری بہن ہو، کیونکہ تم اسلامی بہن ہو، کیونکہ میں اس علاقہ میں تیرے اور اپنے سوا کسی مسلمان کو نہیں جانتا تو جب وہ اس کی سرزمین میں داخل ہو گئے، حضرت سارہ کو اس سرکش کے کسی کارندے نے دیکھ لیا اور اس کے پاس آ کر اسے کہا، تیرے علاقہ میں ایک ایسی عورت آئی ہے، جو آپ ہی کے پاس ہونی چاہیے، سو اس نے اسے بلوا بھیجا، اسے لایا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو جب وہ اس کے پاس پہنچیں، وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ زور سے جکڑ لیا گیا تو اس نے ان سے کہا، اللہ سے دعا کرو، وہ میرا ہاتھ آزاد کر دے اور میں تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے ایسا کیا، اس نے دوبارہ حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلی دفعہ سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ جکڑ لیا گیا، اس نے پھر پہلی بات کہی، انہوں نے دعا مانگی، اس نے پھر تیسری بار حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلی دو دفعہ سے زیادہ شدت سے جکڑ دیا گیا تو اس نے کہا، اللہ سے دعا کریں، میرا ہاتھ آزاد کر دے، اللہ گواہ یا ضامن ہے، میں تمہیں تکلیف نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے دعا کی اور اس کا ہاتھ آزاد کر دیا گیا اور اس نے ان کو لانے والے کو بلوایا اور اسے کہا، تم میرے پاس کس جن کو لائے، میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، اس کو میرے علاقہ سے نکال دو اور اسے ہاجرہ دے دو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ چلتی ہوئی آئیں تو جب

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دیکھا، سلام پھیر دیا اور ان سے پوچھا، کیا واقعہ پیش آیا، انہوں نے کہا، اچھا ہوا، اللہ نے بدکار کے ہاتھ کو روک لیا اور اس نے ایک خادمہ دی ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے عربو! اے خالص نصب والو! یہ تمہاری ماں ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ کَذَبات: کَذْبَة کی جمع ہے، امام ابن انباری کا قول ہے، کذب کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) نقل کرنے والے نے جو بات سنی ہے، اس کو تبدیل کر دیا اور یہی بات نقل و بیان کر دی، جس کا پتہ نہیں ہے، یہ شکل وقسم انسان کو گناہ گار بناتی ہے اور شرافت کو ختم کر دیتی ہے۔

(۲) چوک جانا، غلطی کرنا، عربوں کے کلام میں کذب کا یہ معنی بہت استعمال ہوا ہے۔

(۳) باطل ہونا خاک میں مل جانا، کہتے ہیں، كَذَبَ الرَّجُلُ: آدمی کی امید ورجا خاک میں مل گئی، ناکام ہوگئی۔

(۴) کسی کو دھوکہ میں رکھنا۔

(۵) ایسی بات کہنا جو کذب کے مشابہ ہو، لیکن اس سے مقصد صحیح ہو اور كَذَبَ ابراهيم ثلاث كَذَبات، والی حدیث میں یہ یہی معنی مراد ہے کہ انہوں نے جھوٹ کے مشابہ بات کہی، جب کہ حقیقتاً تینوں حکم صادق تھے، تاج العروس فصل الكاف من باب الباء ۔ گویا کذب کا لفظ توریہ وتعریض کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ❷ إِنِّیْ سَقِیْمٌ: میں بیمار ہوں، انہوں نے جسمانی اور مادی بیماری سمجھی، حالانکہ آپ کا مقصود روحانی بیماری تھا کہ میری روح تمہاری ان شرکیہ حرکتوں کی وجہ سے تڑپ رہی ہے اور میں تمہارے شرک کی بنا پر پریشان ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے خطرہ ہے، اگر میں تمہارے ساتھ چلا گیا تو تمھاری شرکیہ حرکتیں دیکھ کر بیمار ہو جاؤں گا۔ ❸ بل فعله كبيرهم هذا: کہ تم ان بتوں کو نفع اور نقصان کا مالک سمجھتے ہو اور بڑے کرنی والے قرار دیتے ہو، میں کہتا ہوں، یہ کام اس بڑے نے کیا، ان سے پوچھو تو سہی، اگر یہ بولتے ہیں، گویا یہ تہکم اور استہزاء کے طور پر کہا ہے، جس طرح ایک بدخط اپنے ایک خوش نویس دوست سے، ایک خوش خط تحریر کے بارے میں پوچھتا ہے، یہ آپ نے لکھی ہے تو وہ جواب دے، نہیں جناب یہ تو آپ ہی نے لکھی ہے، مقصد یہ ہے، یہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے، یہ میں نے ہی لکھی ہے، یعنی بظاہر جس چیز کی نفی کی ہے، حقیقت میں اس کا اثبات کیا ہے۔

فائدہ :......اس حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف تین کَذَبات کی نسبت کی گئی، جبکہ قرآن مجید ابراہیم علیہ السلام کو صدیقا نبیا کا معزز لقب دیتا ہے، اس لیے بعض قدیم وجدید علماء نے اس متفق علیہ یعنی بخاری ومسلم کی روایت کا انکار کیا ہے، حالانکہ یہ کذبات کا لفظ تو توریہ اور تعریض کے لیے استعمال ہوا اور توریہ وتعریض کا استعمال بالکل جائز ہے، جس میں متکلم اپنی بات کا ایک ایسا مفہوم ومعنی مراد لیتا ہے، جو صحیح اور درست ہوتا ہے اور سامع اس کا دوسرا معنی لیتا ہے، جس کی رو سے متکلم والا معنی درست نہیں ہوتا، جیسا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا

مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ام سلیم نے محسوس کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سارے دن کی محنت شاقہ کے بعد تھکے ہارے گھر آئیں گے، انہیں ایسی صورت میں ان کے محبوب لخت جگر کی موت کی المناک اطلاع دینا مناسب نہیں ہے، صبح جب آرام سے اٹھیں گے ان کو بتا دوں گی، چنانچہ انہوں نے اپنے لخت جگر کو چارپائی پر لٹا کر اوپر چادر ڈال دی اور گھر کے ایک طرف اس کو رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے اور آتے ہی پوچھا، بچہ کیسا ہے؟ تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: هَدَأَ نَفْسُهُ وَارْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اسْتَرَاحَ ، اسے سکون آ گیا ہے اور مجھے امید ہے، اس کی تکلیف کٹ گئی ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا بچے کو واقعی آرام آ گیا ہے، اس کی بیماری کٹ گئی ہے، حالانکہ حضرت ام سلیم کا مقصد یہ تھا، بچہ فوت ہو گیا ہے، اس لیے اس کی ہر قسم کی تکلیف اور بیماری ختم ہو گئی ہے تو حضرت ابوطلحہ کے اعتبار سے یہ معنی صحیح نہیں ہے، جبکہ حضرت ام سلیم کے فہم و ذہن کی رو سے یہ معنی درست ہے، اس کو تعریض کہتے ہیں۔

اور اس حدیث سے معلوم ہوا، حضرت ابراہیم نے اپنی پوری زندگی میں، توریہ اور تعریض سے بہت کم کام لیا ہے اور قیامت کے دن اس کو اپنی ایک کمزوری کے طور پر پیش کریں گے تو اس طرح یہ حدیث ان کی عظمت شان پر دلالت کرتی ہے یا ان کی توہین کرتی ہے؟ پہلے ایک غلط معنی لیا گیا اور پھر اس کی آڑ میں ایک صحیح حدیث کا انکار کر دیا گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، حضرت سارہ کو اپنی بہن قرار دینے کا مشورہ اس لیے دیا کہ بہن تو بہرحال پرایا دھن ہے، اس نے دوسرے گھر سدھارنا ہوتا ہے، لیکن بیوی رفیقہ حیات ہے، اس نے خاوند کے ساتھ رہنا ہوتا ہے، اس لیے اگر وہ کہتی ہیں، ابراہیم کی بیوی ہوں تو وہ راستہ صاف کرنے کے لیے، حضرت ابراہیم کو راستہ سے ہٹانے کے لیے قتل کروا دیتا اور حضرت سارہ کے لیے اس کے چنگل سے نکلنے کی کوئی امید نہ رہتی، اس کے برعکس ابراہیم علیہ السلام کے زندہ رہنے کی صورت میں، وہ اس کی نجات و خلاصی کے لیے کوئی تدبیر اختیار کرتے، جیسا کہ یہاں فوراً وہ نماز میں کھڑے ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے ہیں، اس طرح ان کی زندگی بھی بچ گئی اور دعا کے نتیجہ میں میاں بیوی کی عزت و ناموس بھی بچ گئی، جبکہ ایک خادمہ بھی مل گئی، جب جابر حکمران نے دست درازی کی کوشش کی تو حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کی دعا کے نتیجہ میں اس کا ہاتھ شدت کے ساتھ جکڑ لیا گیا اور اس نے فوراً دعا کی درخواست کی، لیکن اس کی بدعہدی کی بنا پر اس کی پکڑ میں اضافہ ہوتا گیا، حتیٰ کہ گھٹن کی بنا پر وہ ایڑیاں رگڑنے لگا اور حضرت سارہ کو اس کی ہلاکت کا خطرہ پیدا ہو گیا اور وہ ڈر گئیں کہ مجھے قاتلہ قرار دیا جائے گا، اس لیے انہوں نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور آخر میں اس سے دعا کی درخواست کے باوجود شیطان یعنی بڑا سرکش جن قرار دیا، کیونکہ یہ لوگ بڑے بڑے کارنامے جنوں کی طرف منسوب کرتے تھے اور ان کی بہت تعظیم و توقیر کرتے تھے، اس

لیے اس نے ان کو خوش کرنے کے لیے بطور خادمہ اپنی کی لخت جگر ہاجرہ پیش کی تا کہ حضرت سارہ کا غصہ فرو ہو جائے اور اس کو نقصان نہ پہنچائے۔(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے خیر الانام ص ۲۳۷ تا ۲۴۵)

عربوں کا نسب چونکہ خالص تھا یا ان کی گزر اوقات حیوانات پر تھی، جو سبزہ کھا کر پلتے تھے اور سبزہ آسمانی بارش سے ہوتا تھا، اس لیے ان کو ماء السماء کہا گیا اور بقول قاضی عیاض، اس سے مراد انصاری لوگ ہیں اور ان کے جد امجد کو ماء السماء کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

٣...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب ٣: موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[6146] ١٥٥ ـ (٣٣٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلَى سَوْاَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰی اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسٰی بِاَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ اِلَى سَوْاَةِ مُوسٰی فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰی مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)) قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ

[6146] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسرائیلی ننگے نہاتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھتے رہتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے الگ تھلگ غسل کرتے تھے تو وہ کہنے لگے، اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو ہماری ساتھ نہانے سے صرف یہ چیز روکتی ہے کہ ان کے خصیے پھولے ہوئے ہیں، ایک دن وہ نہانے لگے تو اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے، پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا، موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے سرپٹ دوڑتے، کہتے جاتے تھے، میرے کپڑے دے، اے پتھر، میرے کپڑے دے، اے پتھر حتیٰ کہ اسرائیلیوں نے موسیٰ علیہ السلام کی شرم گاہ کو دیکھ لیا تو وہ کہنے لگے، اللہ کی قسم!

[6146] تقدم تخريجه في الحيض باب: جواز الاغتسال عريانا في الخلوة برقم (٧٦٨)

موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس کے بعد پتھر ٹھہر گیا، حتیٰ کہ انہیں اچھی طرح دیکھ لیا گیا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کے مارنے کے بنا پر، پتھر پر چھ یا سات نشان پڑ گئے۔

مفردات الحدیث ❶ آدر: دونوں خصیوں کا سوج جانا۔ ❷ جَمَحَ موسی: موسیٰ علیہ السلام سرپٹ دوڑے، ❸ نَدَب: زخم کے نشان کو کہتے ہیں، یہاں مراد، مار کا نشان ہے۔

فائدہ:.......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جس طرح انبیاء کی سیرت وکردار صاف ستھرا ہوتا ہے، اس طرح ان کا جسم بھی عیوب ونقائص سے پاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی برکت کے اظہار کے لیے پتھر کو ایک جاندار کی طرح دوڑایا اور اس میں یہ شعور اور تمیز پیدا کی کہ وہ بنو اسرئیل کو پہچان کر ان کے پاس رک گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصہ میں آ کر اس کو مارا تو پتھر پر مار کے نشان ثبت ہو گئے اور یہ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا، اس لیے حَجر پتھر کو حِجر (گھوڑی) قرار دینا تحریف ہے اور معجزات کے انکار کا شاخسانہ ہے، اگر وہ گھوڑی ہوتی تو انسانوں کی طرف نہ جاتی اور اس میں مار کا نشان پڑنا بھی کوئی عجوبہ نہیں، جبکہ حضرت ابو ہریرہ ایک عجیب واقعہ قرار دے رہے ہیں۔

[6147] ١٥٦۔(...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا

[6147]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت باحیاء مرد تھے اور کبھی ننگے دکھائی نہیں دیتے تو بنو اسرئیل کہنے لگے ان کے خصیتین سوجے ہوئے ہیں، انہوں نے ایک تھوڑے سے پانی کے پاس غسل کیا اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے، پتھر بھاگ کھڑا ہوا، موسیٰ علیہ السلام اپنا ڈنڈا لے کر مارنے کے لیے پیچھے بھاگے، میرے کپڑے، اے پتھر، میرے کپڑے، اے پتھر حتیٰ کہ وہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا کر رک گیا، اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے یہ آیت اتری، اے ایماندارو، ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا،

[6147] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٧٠)

جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی، سو اللہ نے ان کو ان کی باتوں سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے ہاں بہت عزت والے تھے، احزاب نمبر ۶۹

مفردات الحدیث ❶ حَيِيٌّ: باحیاء، شرمیلے۔ ❷ مويه: مَاء کی تصغیر ہے، پانی کا چھوٹا سا گڑھا۔

[6148] ۱۵۷ ـ(۲۳۷۲) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلَى رَبِّهِ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِي اِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ))

[6148] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ بھیجا گیا تو جب وہ ان کے پاس پہنچا، انہوں نے اسے تھپڑ رسید کیا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی تو وہ اپنے رب کے پاس آیا اور عرض کی، آپ نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی، اس کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو، اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو تو اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے، ہر بال کے عوض ایک سال عمر ملے گی، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، اے میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر مرنا ہوگا، عرض کیا تو ابھی مار لو اور اللہ سے درخواست کی، مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ تک قریب کر دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میں اس جگہ ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا، راستہ کے کنارے پر سرخ ٹیلے کے نیچے۔

مفردات الحدیث ❶ لطَمَهُ: اسے تھپڑ مارا۔ ❷ فَفَقَأَ عَيْنَهُ: اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ ❸ كَثِيبٌ: ٹیلہ۔

فائدہ:...... موت کا فرشتہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گھر ایک اجنبی آدمی کی شکل میں داخل ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پہچانا نہیں، اس لیے بلا اجازت آنے پر، دشمن خیال کر کے اپنے تحفظ و دفاع میں اسے تھپڑ مارا، چونکہ وہ انسانی شکل

[6148] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: من احب الدفن في الارض المقدسة او نحوها برقم (۱۳۳۹) وفي احاديث الانبياء باب: وفاة موسٰى وذكره بعد برقم (۳۴۰۷) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: نوع آخر برقم (۴/ ۱۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۱۹)

میں تھا، اس لیے فرشتہ واپس چلا گیا، اگر موت کا وقت آ چکا ہوتا تو فرشتہ اطلاع دے کر آتا اور مارے بغیر واپس نہ جاتا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دفاع میں آنکھ پھوڑی، اس لیے دیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آنکھ لوٹا بھی دی پھر جب فرشتہ دوبارہ آیا تو موسیٰ علیہ السلام مرنے کے لیے تیار ہو گئے، کیونکہ اب ان کا وقت مقرر ہو گیا تھا، اس لیے انہوں نے مزید زندگی کی خواہش نہیں کی، صرف ارض مقدسہ سے قرب کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ نے ان کی درخواست قبول کر لی اور ان کو بیت المقدس سے اس قدر قریب کر دیا کہ اگر بیت المقدس سے پتھر پھینکا جائے تو وہ ان کی قبر کے قریب گرے گا اور اسراء کی رات رسول اللہ ﷺ کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھائی گئی۔

[6149] ۱۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِي اِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ اَمِتْنِي مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّي عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ))

[6149]۔ ہمام بن منبہ کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ احادیث میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کا فرشتہ، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا، اپنے رب کی بات قبول کرو تو موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ موت کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اسے پھوڑ دیا تو فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ گیا اور کہا تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا، جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے تو اللہ نے اس کی آنکھ اس کو لوٹا دی اور فرمایا، میرے بندے کے پاس دوبارہ جاؤ اور کہو، زندگی چاہتے ہو؟ تو اگر زندگی کے خواہاں ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو تو

[6149] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: وفاة موسى برقم (٣٤٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٢٨) هذا الحديث في التحفة مذكور عن البخاري فقط ولم يذكر انه روى عن مسلم ولكن النكت الظراف على تحفة الاشراف استدرك هذا واضافه ابن حجر من رواية البخاري۔

تیرا ہاتھ جس قدر بال چھپائے گا تو تم اتنے سال زندہ رہو گے، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، پھر کیا ہوگا؟ کہا، پھر موت ہوگی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ابھی جلدی ہی، اے میرے رب! مجھے ارض مقدسہ کے پاس ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ پر مار، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم، اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں، ان کی قبر، راستہ کے ایک جانب، سرخ ٹیلے کے پاس دکھاتا۔"

مفردات الحدیث ✼ **أَجِبْ رَبَّكَ**: اپنے رب کی دعوت قبول کرو، اپنے رب کے پاس چلو۔

[6150] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

[6150]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6151] ۱۵۹۔(۲۳۷۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ اَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُالْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَاالْقَاسِمِ اِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ اُخْرٰى فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِي اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا اَقُولُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَام))

[6150] تقدم تخريجه

[6151] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وان يونس لمن المرسلين۔ الى قوله۔ فمتعناهم الى حين﴾ و ﴿ولا تكن كصاحب الحوت اذا نادى وهو مكظوم﴾ برقم (٣٤١٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣٩)

[6151]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ایک یہودی اپنا سامان پیش کررہا تھا، اس کی ایسی قیمت لگائی گئی، جسے اس نے ناپسند کیا یا اس پر راضی نہ ہوا، عبدالعزیز راوی کو شک ہے، کہنے لگا نہیں، اس ذات کی قسم، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں سے برگزیدہ کیا یا چن لیا، اس کی یہ بات ایک انصاری آدمی نے سن لی اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا تو کہتا ہے، اس ذات کی قسم، جس نے تمام انسانوں سے موسیٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر موجود ہیں تو یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابوالقاسم، مجھے پیمان اور امان حاصل ہے اور بتایا، فلاں نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے اس کے چہرے پر تھپڑ کیوں مارا؟'' انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے آپ کے ہمارے درمیان ہوتے ہوئے یہ کہا ہے، اس ذت کی قسم، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فوقیت دی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے، حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر ناراضی نمایاں ہو گئی، پھر آپ نے فرمایا: ''انبیاء کے درمیان مقابلہ نہ کرو، کیونکہ صور میں پھونکا جائے گا تو آسمان والے اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا یا پہلے اٹھنے والوں میں سے ہوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے، مجھے معلوم نہیں، کیا ان کی طور والی بے ہوشی شمار کر لی گئی یا مجھ سے پہلے اٹھائے گئے اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایک یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

فائدہ:...... انبیاء درجات و مراتب کے اعتبار سے، ایک دوسرے پر فوقیت اور برتری رکھتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں صراحت ہے، ﴿فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بعض﴾ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے، لیکن جب ہم اس فضیلت کو بیان کرنے لگیں گے تو ایک قسم کے موازنہ اور مقابلہ کی صورت پیدا ہو گی، اس لیے اس میں کسی رسول کی تحقیر و تنقیص کا پہلو پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اسی پہلو سے روکنا مقصود ہے کہ ایسا اسلوب اختیار نہ کرو، جس سے تحقیر و تنقیص کا پہلو نکلتا ہو اور اس کے ماننے والوں کے جذبات میں اشتعال پیدا ہوتا ہو، جیسا کہ اس حدیث میں یہودی کے قول سے مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی کہ موسیٰ علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دے رہا ہے، اس لیے اس نے تھپڑ رسید کر دیا اور یہاں اگر تھپڑ مارنے والے ابوبکر ہیں تو ان کو معنوی طور پر آپ کی نصرت و حمایت کرنے پر انصاری کہہ دیا گیا ہے۔

پہلے نفخہ کا اثر زندوں اور مردوں دونوں پر ہوگا، زندے فوت ہو جائیں گے اور مردوں پر بے ہوشی اور گھبراہٹ طاری ہوگی، انبیاء کو برزخی زندگی حاصل ہے، جب قیامت کے وقوع کے لیے صور میں پھونکا جائے گا تو اس سے برزخی زندگی بھی ختم ہو جائے گی، اس لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے نفخہ سے سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے تو موسیٰ علیہ السلام کو عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے دیکھیں گے اور اس مسئلہ میں متردد ہوں گے، موسیٰ علیہ السلام

پہلے ہوش میں آ گئے ہیں یا طور کی بے ہوشی کے سبب ان کو اس صعقہ سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے، اس طرح انہیں جزئی فضیلت حاصل ہے۔

[6152] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَوَاءً

[6152]۔امام بالکل یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6153] ۱٦٠۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا ((تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ))

[6153]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی آدمی اور ایک مسلمان آدمی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تو مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر فوقیت بخشی، سب سے چن لیا اور یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب جہانوں سے چن لیا، اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا تو یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنے اور مسلمان کے معاملہ کی خبر دی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو، کیونکہ تمام لوگ بے ہوش

[6152] تقدم

[6153] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: نفخ الصور برقم (٦٥١٧) وفي الخصومات باب: ما يذكر في الاشخاص والخصومة بين المسلم واليهود برقم (٢٤١١) وفي التوحيد باب في المشيئة والارادة برقم (٧٤٧٢) وابو داود في (سننه) في السنة باب: في التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧١) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٥٦)

ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا اور اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، مجھے معلوم نہیں، کیا وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں داخل تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان میں سے ہیں، جن کو اللہ نے اس صعقہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔''

فائدہ:...... آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٨)

''اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں، بے ہوش ہو جائیں گے، مگر جن کو اللہ بچانا چاہے گا، پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو فوراً اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔''

[6154] ١٦١ ـ(. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[6154]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مسلمان آدمی اور ایک یہودی آدمی میں تلخ کلامی ہوئی، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6155] ١٦٢ ـ(٢٣٧٤) وحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيهِ

[6154] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: وفاة موسى ذكره بعد برقم (٣٤٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٣١٥٠)

[6155] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الخصومات باب: ما يذكر في الاشخاص والخصومة بين المسلم واليهود برقم (٢٤١٢) وفي احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وواعدنا موسى ثلاثين ليلة---﴾ برقم (٣٣٩٨) وفي التفسير باب (ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه) برقم (٤٦٣٨) وفي الرقاق باب: نفخ الصو برقم (٦٥١٧) وفي الديات باب: اذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب برقم (٦٩١٧) ﷺفي التوحيد باب: (وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم) برقم (٧٤٢٧) وابو داود في (سننه) في السنة باب: في التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٦٨) انظر (التحفة) برقم (٤٤٠٥)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ یَهُودِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِیثَ بِمَعْنَی حَدِیثِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ ((فَلَا اَدْرِی اَکَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِی اَوِ اکْتَفَی بِصَعْقَةِ الطُّورِ))

[6155]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کے چہرے پر طمانچہ مارا گیا تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث ہے ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا، ''سو مجھے معلوم نہیں، کیا وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان کے لیے طور کی بے ہوشی پر اکتفا کر لی گئی۔''

[6156] ۱۶۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی عَنْ اَبِیهِ

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُخَیِّرُوا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ)) وَفِی حَدِیثِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَمْرُو بْنِ یَحْیَی حَدَّثَنِی اَبِی

[6156]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انبیاء کے درمیان فضیلت قائم نہ کرو۔''

[6157] ۱۶۴۔(۲۳۷۵)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَیْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ وَسُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَیْتُ وَفِی رِوَایَةِ هَدَّابٍ ((مَرَرْتُ عَلَی مُوسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِی)) عِنْدَ الْکَثِیبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی فِی قَبْرِهٖ

[6157]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں اسراء کی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، ایک روایت میں ہے، میرا سرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا، اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔''

[6156] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦١٠٥)

[6157] أخرجه النسائى فى (المجتبى) فى قيام الليل وتطوع النهار باب: ذكر صلاة نبى الله موسى كليم الله عليه السلام وذكر الاختلاف على سليمان التيمى فيه برقم ٢١٦/ ٣ وبرقم (١٦٣٢) وبرقم (١٦٣٣) وبرقم (١٦٣٤) وانظر (التحفة) برقم (٨٨٢)

[6158] ١٦٥ـ(. . .)وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسٰى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي

[6158]۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔'' عیسیٰ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''جس رات مجھے اسراء کراوایا گیا، میرا گزر ہوا۔''

فائدہ:...... قبروں میں انسانوں کو برزخی زندگی حاصل ہے، جس کے سبب انہیں عذاب وثواب ہو رہا ہے، انبیاء کی برزخی زندگی کا معیار سب سے اعلیٰ واشرف ہے، لیکن اس کی کیفیت اور حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا اور برزخی زندگی میں انسان کسی عمل کا مکلف نہیں ہے، کیونکہ برزخ دار العمل نہیں ہے، لیکن انبیاء کو نماز سے لذت وسرور حاصل ہوتا ہے، اس لیے موسیٰ علیہ السلام آپ کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے نظر آئے۔

۴......باب: فِي ذِكْرِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى))

باب ٤: یونس علیہ السلام کا تذکرہ اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان، ''کسی انسان کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ یہ کہے میں یونس بن متی سے بہتر ہوں

[6159] ١٦٦ـ(٢٣٧٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ

[6158] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦١٠٧)

[6159] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وان يونس لمن المرسلين- الى قوله- فمتعناهم الى حين﴾ برقم (٣٤١٦) وفى التفسير باب: ﴿ويونس ولوطا وكلا فضلنا على العالمين﴾ برقم (٤٦٣١) وفى باب (وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذى ظفر ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما) برقم (٤٦٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٧٢)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ يَعْنِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لِعَبْدِي ((اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ))

[6159] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے، میرے کسی بندہ کے لیے زیبا نہیں ہے، ابن المثنیٰ کی روایت میں لِعَبْد کی جگہ عبدی ہے کہ وہ یوں کہے، میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

فائدہ ...... حضرت یونس علیہ السلام کا جو واقعہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے، اس کے سبب کسی کے دل میں، ان کی شان اور مقام کم ہونے کا وہم گزر سکتا ہے، حالانکہ کوئی انسان کتنا بھی بلند مقام حاصل کر لے، وہ کسی نبی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے کسی بندے کے لیے بھی یونس علیہ السلام پر اپنے آپ کو ترجیح دینا جائز نہیں، رہا کسی رسول یا نبی کو ترجیح دینا تو یہ اس صورت میں منع ہے، جب اس سے تحقیر و تنقیص لازم آتی ہو یا نفس نبوت میں ترجیح دی جائے، انبیاء کے مقام و مرتبہ میں فرق و تفاوت تو ایک حقیقت ہے، جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔

[6160] ۱۶۷۔(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى)) وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيهِ

[6160] ۔حضرت ابن عباس، نبی اکرم ﷺ کے چچا کے بیٹے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے زیبا نہیں ہے کہ وہ یہ کہے، میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' آپ نے ان کی نسبت، اس کے باپ کی طرف کی۔

[6160] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿وهل اتاك حدیث موسی۔ وكلم الله موسی تكليما﴾ برقم (۳۳۹۵) وفی باب: قوله تعالی: ﴿وان یونس لمن المرسلین۔ الی قوله۔ فمتعناهم الی حین) برقم (۳٤۱۳) وفی التفسیر باب ﴿ویونس ولوطا وكلا فضلنا علی العالمین﴾ برقم (٤٦۳۱) وفی باب: ﴿وعلی الذین هادوا حرمنا كل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیهم شحومهما﴾ برقم (٤٦۳۳) وفی التوحید باب: ذكر النبی ﷺ وروایته عن ربه برقم (۷۵۳۹) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخییر بین الانبیاء علیهم الصلاة والسلام برقم (٤٦۷۱) انظر (التحفة) برقم (٥٤۲۱)

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام ہے، ماں کا نام نہیں ہے، جبکہ وہب بن منبہ، امام طبری اور ابن اثیر، اس کو ماں کا نام قرار دیتے ہیں۔ (تکملہ ج ۵ ص ۳۵)۔

۵...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب ۵: یوسف علیہ السلام کے فضائل

[6161] ۱۶۸۔(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ ((أَتْقَاهُمْ)) قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ ((فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا))

[6161]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! سب سے عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو سب سے زیادہ متقی ہے۔'' لوگوں نے کہا، ہم اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے، آپ نے فرمایا: ''تو یوسف، اللہ کا نبی، اللہ کے نبی کا بیٹا، اللہ کے نبی کا پوتا، اللہ کے خلیل اللہ کا پڑپوتا۔'' لوگوں نے کہا، ہم آپ سے اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہے، آپ نے فرمایا، ''تو عربی قبائل کے بارے میں مجھ سے دریافت کرتے ہو؟ ان میں جو جاہلیت کے دور میں بہتر تھے، وہ اسلام کے دور میں بھی بہتر ہیں، جب کہ دین کی سوجھ بوجھ حاصل کر لیں۔''

فائدہ :...... جب لوگوں نے آپ سے أَكْرَمُ النَّاسِ کا سوال کیا تو آپ نے خیال کیا، ان صفات و خصائل کے بارے میں سوال کر رہے، جن سے انسان عزت و شرف حاصل کرتا ہے، اس لیے آپ نے فرمایا، اللہ کی حدود کا سب سے زیادہ پابند، جب انہوں نے کہا، ہمارا سوال یہ نہیں ہے تو آپ نے سمجھا، یہ ان صفات کے ساتھ، خاندانی شرافت کی آمیزش چاہتے ہیں تو آپ نے یوسف علیہ السلام کا نام لیا، کیونکہ وہ ان صفات کے ساتھ شرف نبوت

[6161] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿واتخذ الله ابراهیم خلیلا﴾ برقم (۳۳۵۳) وفی المناقب باب: قوله تعالی: ﴿یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم﴾ برقم (۳۴۹۰) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۰۷)

اور نبوت کے خاندان کے فرد تھے، تعبیر رؤیا کے ماہر تھے، دنیوی سیادت و قیادت کے حامل تھے اور اعلیٰ سیرت و کردار کے ساتھ رعایا کے محافظ و نگران اور ان کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے، جب انہوں نے کہا، ہمارا سوال یہ بھی نہیں ہے، تب آپ نے فرمایا، عربی قبائل کے بارے میں پوچھتے ہو اور قبائل کو معادن (کانیں) قرار دیا ہے، کیونکہ ان میں مختلف معدنیات ہوتی ہیں، جن کی قدر و قیمت اور مقام الگ الگ ہوتا ہے، جیسا کہ قبائل مختلف خصائل و عادات کے حامل ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے فرمایا، مکارم اخلاق اور عادات حسنہ سے متصف لوگ جو جاہلیت میں شرف و منزلت کے حامل تھے، اسلام لانے کے بعد اگر دین کی سوجھ بوجھ اور اس کے فہم کا ملکہ پیدا کر لیں تو انھیں دین اسلام میں بھی قدر و منزلت حاصل ہوگی۔

٦...... بَاب فِيْ فَضَآئِلِ زَكَرِيَّآءَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب ٦: زکریا علیہ السلام کے فضائل

[6162] ١٦٩ ـ (٢٣٧٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّآءُ نَجَّارًا))

[6162] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''زکریا علیہ السلام بڑھئی، ترکھان تھے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دستکاری کا پیشہ اور اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے کمانا فضیلت کا باعث ہے۔

٧...... بَاب مِنْ فَضَآئِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام

باب ٧: خضر علیہ السلام کے فضائل

[6163] ١٧٠ ـ (٢٣٨٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

[6162] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الصناعات برقم (٢١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٢)

[6163] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: ما ذكر في ذهاب موسى ﷺ في البحر الى الخضر وقوله تعالى: ﴿هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا﴾ برقم (٧٤) وفي باب: الخروج في طلب العلم برقم (٧٨) وفي باب: ما يستحب للعالم اذا سئل اي الناس اعلم فيكل العلم الى الله برقم (١٢٢) وفي: الاجارة باب: اذا استاجر اجيرا على ان يقيم حائطا يريد ان ينقض جاز برقم (٢٢٦٧) وفي الشروط باب: الشروط مع الناس بالقول برقم (٢٧٢٨) ←

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا

← وفی باب: ﴿فلما جاوزا قال لفتاه آتنا غدانا لقد لقينا في سفرنا هذا نصبا۔ الی قوله۔ قصصا﴾ وفی باب: (ارايت اذ اوينا الی الصخرة) برقم (٤٧٢٧) وفی الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا فی الايمان برقم (٦٦٧٣) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة بنی اسرائيل برقم (٣١٣٠) انظر (التحفة) برقم (٣٩)

اَعْصِي لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ)) قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

[6163] ۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، نوف بکالی کا خیال ہے کہ بنو اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام وہ خضر علیہ السلام کے ساتھی موسیٰ نہیں تھے تو انہوں نے کہا، اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''موسیٰ علیہ السلام، بنو اسرائیل کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے سوال کیا گیا، سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا، میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو

گئے، کیونکہ انہوں نے اس کا علم اللہ کی طرف نہیں لوٹایا، سو اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ، دو سمندروں کے سنگم پر ہے، جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب میں اس تک کیسے رسائی حاصل کروں؟ تو انہیں کہا گیا، ایک ٹوکری میں ایک مچھلی رکھ لو تو جہاں تم مچھلی کو گم پاؤ گے، وہ وہیں ہوں گے تو وہ چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی روانہ ہو گئے، سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک ٹوکری میں مچھلی اٹھائی اور چل دیئے اور ان کے خادم بھی ساتھ تھے، دونوں چلتے چلتے ایک چٹان پر پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کا ساتھی سو گئے اور مچھلی ٹوکری میں پھڑ پھڑائی، حتیٰ کہ ٹوکری سے نکل گئی اور سمندر میں گر گئی، آپ نے فرمایا، اللہ نے اس کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا، حتیٰ کہ وہ ایک طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لیے سرنگ بن گیا اور موسیٰ اور ان کے ساتھی کے لیے تعجب انگیز ٹھہرا اور وہ باقی دن اور رات چلتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی، انہیں اس کی خبر دینا بھول گیا تو جب صبح ہوئی، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا، صبح کا کھانا لاؤ، ہمیں اپنے سفر سے بہت تکان لاحق ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا، جب تک اس تکان سے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا، گزر نہیں گئے، انہیں تکان لاحق نہیں ہوئی، ساتھی نے کہا، آپ کو معلوم ہے، جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے، (مچھلی سمندر میں چلی گئی) تو میں آپ کو بتانا بھول گیا، اور اس کا تذکرہ کرنا مجھے شیطان ہی نہیں بھلایا ہے اور اس نے سمندر میں اپنا عجیب طریقہ سے راستہ بنا لیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اس جگہ کے ہم متلاشی تھے، پھر وہ دونوں اپنے نقش قدم کا پیچھا کرتے ہوئے لوٹ آئے، حتیٰ کہ اس چٹان کے پاس پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی دیکھا، جو اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھا، موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کہا تو خضر نے ان سے پوچھا، اس علاقہ میں سلام کہنے والا کہاں سے آ گیا، انہوں نے کہا، میں موسیٰ ہوں، پوچھا، بنو اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا، ہاں، خضر نے کہا، اللہ کے علوم میں سے ایک علم تمہیں حاصل ہے، جو اللہ نے تجھے ہی سکھایا ہے، میں اس سے آگاہ نہیں ہوں اور اللہ کے علوم میں سے مجھے ایک علم حاصل ہے، جو اس نے مجھے سکھایا ہے، آپ اسے نہیں جانتے، موسیٰ علیہ السلام نے، ان سے پوچھا، کیا، میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے وہ رشد و ہدایت سکھائیں، جو آپ کو سکھائی گئی ہے تو خضر علیہ السلام نے کہا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ ایسی چیز پر صبر کیسے کر سکیں گے، جس سے آپ واقف نہیں ہوں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ان شاء اللہ! آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی کسی معاملہ میں مخالفت نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کریں گے، حتیٰ کہ خود میں تمہارے سامنے اس کا ذکر چھیڑوں، انھوں نے کہا، ٹھیک ہے تو خضر اور موسیٰ علیہ السلام ساحل سمندر پر چل پڑے اور ان کے پاس سے ایک کشتی گزری تو انہوں نے کشتی والوں سے کہا، ان دونوں کو بھی سوار کر لیں، انہوں نے خضر کو پہچان کر، ان

دونوں کو بغیر کرائے کے سوار کر لیا، حضرت خضر نے کشتی کے تختیوں میں سے ایک تختی کا رخ کر کے اس کو اکھاڑ دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر سوار کر لیا اور تو نے ان کی کشتی کا رخ کر کے اس میں سوراخ کر ڈالا، نتیجہ یہ نکلے کہ کشتی والے غرق ہو جائیں تو نے بہت ناگوار کام کیا، اس نے کہا، کیا میں نے کہا نہیں تھا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کیجئے اور مجھ پر میرے معاملہ میں سختی نہ کریں، پھر وہ کشتی سے نکلے اور وہ سمندر کے کنارے کنارے چل رہے تھے کہ انہوں نے ایک بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا، سو خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اسے الگ کر دیا اور اسے قتل کر ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، کیا آپ نے ایک بے گناہ لڑکے کو مار ڈالا، جس نے کسی کا خون نہ کیا تھا، آپ نے بہت ناپسندیدہ کام کیا، خضر علیہ السلام نے کہا، کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، یہ انکار پہلے سے شدید تھا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اگر اب میں کسی چیز کے بارے میں آپ سے سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے معذور ہوں گے تو وہ دونوں چل پڑے، حتیٰ کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچ گئے، بستی کے باشندوں سے کھانا طلب کیا، انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا تو وہاں انہوں نے ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی تو خضر علیہ السلام نے اسے اشارے سے سیدھا کر دیا، یعنی وہ ایک طرف جھکی ہوئی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، یہ لوگ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اور ہمیں کھانا نہ کھلایا، اگر آپ چاہتے تو آپ اس کام کی مزدوری لے لیتے، خضر علیہ السلام نے کہا، یہ میرے اور تیرے درمیان جدائی کا وقت ہے، میں ابھی آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر آپ صبر نہیں کر سکے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، میں چاہتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تاکہ ہمیں ان کی باتیں سنائی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''پہلی بار موسیٰ علیہ السلام بھول گئے'' اور آپ نے فرمایا، ''ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی، پھر سمندر میں ٹھونگ ماری تو خضر علیہ السلام نے انہیں کہا، میرے اور تیرے علم نے اللہ کی معلومات میں اتنی ہی کمی کی ہے، جتنا اس چڑیا نے سمندر میں کمی کی ہے۔'' سعید بن جبیر کہتے ہیں، حضرت ابن عباس کی قرأت اس طرح تھی۔'' ان کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر صحیح اور سالم کشتی کو چھین لیتا تھا اور پڑھتے تھے، رہا غلام تو وہ کافر تھا۔''

فائدہ ...... نَوف بِکالی: یہ کوفہ کا ایک قصہ گو شخص تھا، جو کعب احبار کی بیوی کا بیٹا یا کعب کا بھتیجا تھا، جس نے کہا، جس موسیٰ کا خضر کے ساتھ واقعہ بیان کیا گیا ہے، وہ موسیٰ بن لیث بن افرائیم بن یوسف علیہ السلام تھا، معروف جلیل القدر نبی موسیٰ بن عمران نہ تھا۔ بعض نام موسیٰ بن میشا بیان کیا ہے۔

خَــضِــر: جو ایک سفید، خالی زمین پر بیٹھے تو وہ سبزہ سے لہلہانے لگی، ان کے نسب وخاندان کے بارے میں بہت اختلاف ہے، یہی صورت حال نام کی ہے، کوئی قابل اعتماد بات نہیں کہی جا سکتی، اس میں بھی اختلاف ہے، وہ فرشتہ ہیں یا انسان، نبی ہیں یا ولی، اگر وہ فرشتہ نہیں ہیں تو نبی ہیں، جمہور کا موقف یہ ہے کہ وہ نبی ہیں لیکن وہ تکوینی امور کے بارے میں علم رکھتے تھے، جس کا تعلق عموماً فرشتوں سے ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی نبوت تشریعی تھی، ان کی زندگی کے بارے میں بھی اختلاف ہے، علامہ آلوسی نے اس پر طویل بحث کی ہے اور علامہ سعیدی کے بقول حرف آخر یہی ہے، ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ اور دلائل نقلیہ سے ان علماء کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے، جو حضرت خضر کی وفات کے قائل ہیں، (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۵۹)۔ تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے، روح المعانی سورہ کہف اور بقول علامہ تقی قرآن وسنت کی منطقی دلیل سے موت یا حیات ثابت نہیں ہے، اس لیے اس میں بحث وتمحیص کی بجائے توقف اور سکوت بہتر ہے۔ (تکملہ ج ۵ ص ۴۱)۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ''تفسیر القرآن الکریم'' سورہ کہف از حافظ عبدالسلام بھٹوی رحمہ اللہ، فتح الباری حافظ ابن حجر شرح صحیح مسلم از مولانا سعیدی ج ۶ ص ۸۵۳ تا ۸۵۹

كَذَبَ عَدُوٌّ الله: چونکہ نوف نے ایک بالکل بے بنیاد اور غلط بات کہی تھی، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے غصہ میں آ کر زجر وتوبیخ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے۔

عَتَبَ الـلّٰـهُ عليه: موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر کی شان کے مطابق، تواضع اور ادب کے لحاظ مناسب یہ تھا کہ وہ انا اعـلـم کی بجائے، الـلّٰـه اعلم فرماتے اور اللہ اپنے بلند اور اعلیٰ مراتب کے حامل بندوں کی معمولی بات پر بھی گرفت فرماتا ہے، اس لیے ان کا لفظی مواخذہ ہوا۔

مَـجْـمَعُ الْبَحْرين: دوسمندروں کا سنگھم، اس کے بارے میں اختلاف ہے، وہ کون سے دوسمندر تھے، لیکن اس کی تعیین کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے، سنگھم تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

یوشع بن نون: یہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی بنے اور بطور خدمت گزار ان کے شریک سفر تھے، جب موسیٰ علیہ السلام سو گئے تو یہ جاگ رہے تھے اور مچھلی جب زندہ ہو کر حرکت کر کے سمندر میں گری تو یہ دیکھ رہے تھے، لیکن انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور سوچا جب بیدار ہو جائیں گے تو میں انہیں آگاہ کروں گا، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پابند کیا تھا، جب مچھلی گم ہو جائے تو مجھے بتانا، لیکن وہ بھول گئے اور جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو جلدی میں ان کے ساتھ چل پڑے، جب موسیٰ علیہ السلام نے آگے چل کر کھانا طلب کیا، تب یاد آیا اور معذرت کے ساتھ صورت حال بیان کر دی، أَنّٰـى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ: یہاں پر سلام کہنے والا کہاں سے آ گیا، یہاں تو لوگ سلام نہیں کہتے، أَنَا عَلٰى عَلْمٍ من علم الله عَلَّمَنِيْه لا تَعْلَمَهُ موسیٰ علیہ السلام کا علم تشریعی تھا اور خضر علیہ السلام کا تکوینی تھا، یعنی دنیا میں اس کائنات کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے، ہم اس کے مکلف یا پابند نہیں ہیں، ان

امور غیبیہ سے تعلق رکھتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کو تکوینات سے کوئی واسطہ نہ تھا اور حضرت موسیٰ کا علم تشریعی تھا، جس کے مطابق انسان زندگی گزارنے کا پابند ہے اور اس کا مکلف ہے اور خضر، ایک انسان ہونے کے ناطے اس پر عمل پیرا ہونے کا پابند تھا، اس لیے وہ شرعی امور سے آگاہ تھا، اگرچہ وہ علم موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں بہت کم تھا، اس لیے خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے علم کے بارے میں بھی کہا، لا أعْلَمُهُ، میں اس سے آگاہ نہیں ہوں، یعنی آپ کے علم کے اعتبار سے، اس طرح خضر علم تکوینی کے ساتھ کچھ تشریعی علم سے بھی آگاہ تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ: وہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

لا أَعْصِيْ لَكَ أَمْراً: موسیٰ علیہ السلام یہ سمجھتے تھے، یہ اللہ کا بندہ ہے، اس لیے کسی شرعی حکم اور ضابطہ کی مخالفت نہیں کرے گا، اس لیے انہوں نے کہہ دیا، آپ مجھے ان شاء اللہ صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کروں گا، لیکن جب انہوں نے ایسے کام دیکھے جو شرعی رو سے یا حالات کے لحاظ سے درست نہ تھے اور انہیں پتہ چل گیا، میرا ان کے ساتھ چلنا مشکل ہے تو انہوں نے جدائی اور فراق چاہا، اس لیے تیسرے واقعہ پر بھی اعتراض کر ڈالا، نَول: اجرت و مزدوری یہاں کرایہ مراد ہے۔

عَمَدَ الخَضِر الیٰ لَوح: حضرت خضر کا کشتی کا تختہ اکھاڑنا، کشتی والوں میں سے کسی کو بھی نظر نہ آ سکا، اس لیے ملاحوں اور سواریوں میں سے کسی نے اعتراض نہ کیا اور نہ کشتی ڈوبی۔

شَيْأً اِمراً، بہت ناگوار کام۔ لا تُرْهِقْنِي: مجھے نہ ڈھانپ یعنی مکلف اور ذمہ دار نہ ٹھہرا۔

مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وعِلْمَكَ من عِلْمِ الله: اور میرے اور تیرے علم نے اللہ کی معلومات میں کمی نہیں کی، یہ الفاظ انسانی محاورہ کے اعتبار سے ہیں، وگرنہ اللہ کا علم لامحدود ہے، اس لیے اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، صرف اتنا سمجھانا مقصود تھا کہ مخلوقات کے علم کی اللہ کے علم کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔

نوٹ:...... وَرَاءَهُم مَلِكٌ کی جگہ، اَمَامُهُم مَلِكٌ اور ام الغَلام کے بعد وَكَانَ كافِراً، یہ قرأت تفسیر و توضیح کے لیے ہے، یہ قرآن نہیں ہے۔

[6164] ١٧١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوسٰى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ

[6164] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦١١٣)

[6164] ۔سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا، نوف کا خیال ہے، وہ موسیٰ جو علم کی تلاش میں نکلا تھا، وہ بنو اسرائیل والا موسیٰ نہ تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا تو نے اس سے خود سنا ہے؟ اے سعید! میں نے کہا، ہاں، انہوں نے فرمایا، نوف نے غلط کہا۔

[6165] ١٧٢ـ(. . .)حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَاَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّي اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَاِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ اَلَا اَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَاُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَاَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَاِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا اَوْ قَالَ عَلٰى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوسٰى قَالَ وَمَنْ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي اِسْرَآئِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ اُمِرْتُ بِهِ اَنْ اَفْعَلَهُ اِذَا رَاَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْاَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْتَحٰى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ

[6165] تقدم تخريجه برقم (٦١١٣)

بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوسٰى لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِّنَ الْأَنْبِيَآءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى أَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَآءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُّبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ)) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

[6165] ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا، ''جبکہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں، انھی واقعات الٰہیہ سے تذکیر و نصیحت فرما رہے تھے اور ایام اللہ سے مراد اس کی نعمتیں اور اس کی آزمائشیں ہیں، اس وقت انہوں نے کہا، میں زمین میں اپنے سے بہتر یا زیادہ جاننے والا آدمی نہیں جانتا، آپ نے فرمایا، اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی، میں خیر کو اس سے زیادہ جانتا ہوں یا یہ کس کے پاس ہے، زمین میں ایک آدمی ہے، جو تجھ سے بڑا عالم ہے، اس نے عرض کی، اے میرے رب! مجھے اس سے آگاہ فرمائیے، آپ نے فرمایا تو انہیں کہا گیا، ایک نمکین مچھلی کا زادِ راہ لو تو جہاں تم مچھلی کو گم پاؤ تو وہ وہیں ہوگا، آپ نے فرمایا، وہ اور ان کا خادم چل پڑے حتیٰ کہ وہ چٹان کے پاس پہنچ گئے تو ان (موسیٰ) سے راستہ مخفی وہ گیا تو وہ چل پڑے اور اپنے خادم کو چھوڑ دیا تو مچھلی کود کر پانی میں چلی گئی اور پانی اس پر ملتا نہیں تھا، حتیٰ کہ وہ طاق کی طرح ہو گیا، آپ نے فرمایا، خادم نے دل میں کہا، کیا میں اللہ کے نبی کے پاس پہنچ کر، اسے خبر نہ دوں؟ لیکن اسے بھلا دیا گیا، تو جب دونوں (مطلوب جگہ سے) گزر گئے، اپنے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لاؤ، ہمیں ہمارے اس سفر سے تکان لاحق ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا، جب تک وہ (مطلوب جگہ سے) گزر نہیں گئے، تھکے نہیں، (موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر) اسے یاد آ گیا، اس نے کہا، جان لیجئے، جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کے

بارے میں بتانا بھول گیا اور مجھے اس کا ذکر شیطان نے بھلا دیا اور اس نے سمندر میں اپنا راستہ حیران کن بنا لیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، وہی تو ہمارا مطلوب تھا، وہ اپنے نقش پا کی پیروی کرتے ہوئے واپس لوٹے، تو خادم نے انہیں مچھلی کی جگہ دکھائی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یہ جگہ مجھے بتائی گئی تھی تو وہ وہاں تلاش کرنے لگے، اچانک ان کی نظر خضر پر پڑی، جو کپڑا اوڑھے ہوئے تھے اور چت لیٹے ہوئے تھے یا کہا، گدی سیدھی کر کے لیٹے ہوئے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، السَّلامُ عَلَيْكُم تو اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا، وَعَلَيْكُم السلام، تم کون ہو؟ انہوں نے کہا، میں موسیٰ ہوں، پوچھا، کون موسیٰ؟ جواب دیا، بنو اسرائیلی موسیٰ، پوچھا، کس مقصد کے لیے آئے ہو؟ جواب دیا، میں آیا ہوں، تاکہ جو رشد و ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے، آپ مجھے سکھائیں، کہا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے اور جس چیز سے آپ آگاہ نہیں ہوں گے، اس پر آپ صبر کیسے کر سکیں گے، جس چیز کے کرنے کا مجھے حکم ملے گا، آپ جب اس کو دیکھیں گے، صبر نہیں کر سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے یقیناً صابر پائیں گے اور میں کسی کام میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں، حتیٰ کہ میں خود ہی اس کا آپ سے تذکرہ چھیڑوں، سو وہ دونوں چل پڑے، حتیٰ کہ جب دونوں ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو خضر نے اس میں شگاف کر ڈالا، آپ نے فرمایا، خضر نے (شگاف کے لیے) اس پر سارا وزن ڈال دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، کیا تو نے شگاف ڈالا ہے کہ کشتی والوں کو ڈبو دو؟ یہ تو نے خطرناک کام کیا، خضر نے کہا، کیا میں نے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، مجھ سے جو بھول ہو گئی ہے، اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے لیے میرا کام مشکل نہ بنا دیجئے، چنانچہ وہ دونوں چل دیئے، حتیٰ کہ جب وہ کھیلتے ہوئے بچوں کو ملے تو خضر بلا سوچے سمجھے ان میں سے ایک بچے کی طرف چل پڑے اور اسے قتل کر ڈالا، اس واقعہ پر موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ دہشت زدہ ہو گئے، کہا کیا تو نے ایک بے گناہ شخص کو، بغیر اس کے، اس نے کسی کو قتل کیا ہو، قتل کر ڈالا ہے تو نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ یہ فرمایا، ہم پر اور موسیٰ پر اللہ کی رحمت ہو، اگر وہ عجلت سے کام نہ لیتے تو انتہائی تعجب خیز کام دیکھتے، لیکن انہیں اپنے ساتھی سے حیاء آئی (مذمت سے ڈر گئے) کہنے لگے، اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے معذور ہوں گے، (اب میرے پاس کوئی عذر نہ ہوگا) اور اگر وہ صبر کرتے حیران کن چیزیں دیکھتے، حضرت ابی نے بتایا، جب آپ انبیاء سے کسی کا ذکر فرماتے تو آغاز اپنے آپ سے کرتے ہوئے فرماتے، ''ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمت ہو، اللہ کی ہم پر رحمت ہو، چنانچہ وہ دونوں چل کھڑے

ہوئے، یہاں تک کہ وہ ایک بستی والوں کے پاس آئے جو کمینے لوگ تھے، وہ دونوں مجلسوں میں گھومے، بستی والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے بستی میں ایک دیوار دیکھی، جو گرنا چاہتی تھی تو خضر نے اسے درست کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے لیتے، خضر علیہ السلام نے کہا، اب میرا اور تیرا ساتھ ختم ہوا اور کپڑا پکڑ لیا اور کہا، اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے، کشتی کا معاملہ تو یہ تھا کہ وہ چند مسکینوں کی ملکیت تھی، جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں، کیونکہ ان کے آگے ایک ایسا بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا تو جب اس کو چھیننے والے آئے گا، اسے ٹوٹی ہوئی پائے گا تو اس سے آگے گزر جائے گا اور وہ اسے ایک تختہ لگا کر ٹھیک کر لیں گے اور رہا لڑکا تو اس کی طبیعت اور مزاج میں کفر قبول کرنے کا مادہ پہلے دن سے رکھ دیا گیا تھا اور اس کے والدین اس پر بہت مشفق و مہربان تھے تو اگر وہ جوانی کو پہنچ جاتا تو انہیں بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلہ میں انہیں اس سے بہتر لڑکا عطا کرے جو پاکیزہ ہو اور قرابت کا خیال رکھنے والا ہو اور رہا دیوار کا معاملہ تو وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک اچھا نیک آدمی تھا، آیت ۸۲ کے آخر تک۔

مفردات الحدیث ❶ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ: میں خوب جانتا ہوں کہ اس سے بہتر کون ہے۔ ❷ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ: یا اس سے زیادہ خیر کس کے پاس ہے۔ ❸ دُلَّنِيْ عَلَيْهِ: اس تک میری راہنمائی کریں، تاکہ میں اس تک پہنچ سکوں۔ ❹ عُمِّيَ عَلَيْهِ: اس پر راستہ اوجھل ہو گیا اور وہ اپنے ساتھی سے الگ ہو گئے، لیکن یہ راوی کا وہم ہے، کیونکہ مچھلی کی گمشدگی کے وقت موسیٰ علیہ السلام پاس ہی سوئے ہوئے تھے، لیکن اس نے بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ❺ حُلَاوَةُ الْقَفَاءِ: گدی کے درمیان، یعنی ایک طرف نہیں لیٹے تھے، بلکہ چت لیٹے تھے۔ ❻ مَجِيْءُ مَا جَاءَ بِكَ: کسی اہم اور ضروری کام کے لیے آپ آئے ہیں یا کسی مقصد کے لیے آئے ہیں۔ ❼ إِنْتَحَى عَلَيْهَا: (تختہ توڑنے کے لیے) سارا وزن اس پر ڈال دیا، ❽ بَادِيَ الرَّأْيِ: (بلا سوچے سمجھے) ❾ ذُعِرَ عِنْدَ هَا مُوسَىٰ ذُعْرَةً مُنْكَرَةً: انتہائی زیادہ خوف زدہ یا دہشت زدہ ہو گئے۔ ❿ ذَمَامَةٌ بِحَيَاءٍ: ملامت اور مذمت کا خوف، لِئَامٌ، لیئم کی جمع ہے، کمینے اور خسیس لوگ، کیونکہ مہمان نوازی اچھے اخلاق کا حصہ ہے، کمینے لوگ اس سے انکار کرتے ہیں۔ ⓫ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا: اس کے دل میں پہلے دن سے ہی کفر قبول کرنے کا مادہ تھا، اس کے دل میں کافروں کی طرح بگاڑ و فساد کی محبت اور جہالت و قساوت رکھ دی گئی تھی اور والدین اس سے شفقت و پیار رکھتے تھے، اس لیے وہ ان کے لیے کفر و طغیان کا باعث بنتا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے

اپنی حکمت بالغہ کے تحت والدین کو ان کے شر سے بچانے کے لیے خضر سے قتل کروا دیا اور اگر خضر اس حقیقت سے پردہ نہ اٹھاتے تو دوسرے امور تکوینیہ کی طرح، ہم اس قتل کے راز سے بھی آگاہ نہ ہو سکتے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں جو فیصلہ کرتا ہے، وہ ان کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے والدین کو اس سے بہتر اولاد دی، جو بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک لڑکی تھی، جس کی پشت سے ایک نبی پیدا ہوا۔

موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو تواضع اور فروتنی اختیار کرنا چاہیے اور اپنی کسی خوبی و کمال کو کامل نہیں سمجھنا چاہیے اور علم میں اضافہ کا خواہاں رہنا چاہیے، خواہ اس کے لیے مشقت اور تنگی ہی برداشت کرنا پڑے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حصول علم کی خاطر سمندری سفر کرنے سے بھی گریز نہیں کیا اور کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو کسی بڑے عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور علمی مسائل میں بحث و تمحیص کا مقصد حقیقت تک رسائی حاصل کرنا ہو، محض اپنی علمیت اور بڑائی کا اظہار نہیں اور انبیاء کو انہیں باتوں کا علم حاصل ہوتا ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دے دیا جاتا ہے، حضرت خضر، موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت جان نہیں سکے، جب تک انہوں نے خود، انہیں آگاہ نہیں کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر کے کاموں کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے، اس لیے ان پر خاموش نہیں رہ سکے اور آخر کار ان سے الگ ہی ہو گئے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک عالم، سفر میں اپنی خدمت کے لیے، اپنے کسی شاگرد کو ساتھ رکھ سکتا ہے اور نبی کو بھی بھوک اور تکان لاحق ہوتی ہے اور زادراہ ساتھ رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے، کیا ہوا ہے، کیا ہوگا اور کیا نہیں ہوگا اور اگر اس نے ہونا ہوتا تو کیوں کر ہوتا اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی مشیت اور ارادہ سے ہو رہا ہے اور انسان جو کچھ کرتا ہے، اس کی عطاء کردہ قدرت اور اختیار سے کرتا ہے، کفر و ایمان، ہدایت و ضلالت بھی اس کی عطا کردہ قدرت و اختیار اور اس کے ارادہ و مشیت کے تحت ہیں، اگر وہ قدرت و اختیار نہ دے تو انسان کچھ بھی نہ کر سکے، نہ نیکی، نہ بدی، نہ شر، نہ خیر اور انسان کو شریعت کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے، اسے حکم کی حکمت و مصلحت سمجھ آئے یا نہ آئے۔

[6166] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6166]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6166] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١١٣)

[6167] ۱۷۳ـ(. . .)و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا

[6167] ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے لاتَّخَذْتَ کی بجائے لَتَخِذْتَ پڑھا،یعنی اِتَّخَذَ کی جگہ تَخِذَ، معنی ایک ہی ہے۔

[6168] ۱۷٤ـ(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَاَلَ السَّبِيلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ شَاْنَهُ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَاٍ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ اِذْ جَآئَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوسٰى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَاَلَ مُوسٰى السَّبِيلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَائَنَا فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى حِينَ سَاَلَهُ الْغَدَآءَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ)) اِلَّا اَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ

[6168] ۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا اور حر بن قیس بن حصن فزاری کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں جھگڑا ہوا،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، وہ خضر تھا تو ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ گزرے،سوابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلایا اور کہا، اے ابوطفیل! ہمارے پاس آئیے، کیونکہ میرا اور میرے اس ساتھی کا موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہوا ہے،جس تک پہنچنے کا موسیٰ علیہ السلام نے

[6167] تقدم تخريجه برقم (٦١١٣)
[6168] تقدم تخريجه برقم (٦١١٣)

راستہ پوچھا تھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حال سنا ہے؟ اس پر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جبکہ موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے تو ان کے پاس ایک آدمی آ کر پوچھنے لگا، کیا آپ، اپنے سے کسی بڑے عالم کو جانتے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، نہیں تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے، یعنی آپ نہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کی صورت یا راہ پوچھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی (کی گمشدگی) کو علامت ٹھہرایا اور ان سے کہا گیا، جب مچھلی گم پاؤ تو لوٹ آؤ، آپ اس کو مل سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام جس قدر اللہ کو منظور تھا، چلے، پھر اپنے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لائیے تو موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے، جب انہوں نے اس سے صبح کا کھانا مانگا، کہا، جان لیجئے، جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی کے بارے بتانا بھول گیا اور اس کا تذکرہ کرنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا، سو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا، وہی جگہ تو ہمارا مطلوب تھی تو وہ اپنے نقوش قدم کا پیچھا کرتے ہوئے لوٹے اور انہیں خضر علیہ السلام مل گئے تو ان کا وہ واقعہ پیش آیا، جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے، مگر یونس کی روایت میں یہ ہے، وہ سمندر میں مچھلی کے نشان کا پیچھا کر رہے تھے۔

فائدہ:...... سعید بن جبیر اور نوف بکالی کا اختلاف موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں تھا، جس کے بارے میں سعید نے حضرت ابن عباس سے پوچھا اور یہاں حضرت ابن عباس اور حر بن قیس کا اختلاف موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں ہے کہ وہ کون تھا اور یہاں سوال حضرت ابی بن کعب سے ہوا ہے۔

ضیاء الاسلام
فی شرح
الالمام
باحادیث الاحکام

ابو ضیا محمود احمد غضنفر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو شرعی احکام کو نازل کرنے والا ہے حلال وحرام کو تفصیل سے بیان کرنے والا ہے جس نے اللہ کی رضا کی خاطر اس کی پیروی اختیار کی اسے وہ سلامتی کے راستے دکھلانے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایسی توحید کا حامل ہے جو تقریر میں محکم انضمام اور اخلاص میں وافر الاقسام ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ان پر افضل واکمل درود وسلام پھر ان کی پاکیزہ اور معزز آل پر اور ان کے صحابہ کرام پر جو ہدایت کے ستارے ہیں۔

یہ علم حدیث کی ایک مختصر کتاب ہے جسے میں نے پوری ذمے داری سے صحیح احادیث پر مشتمل مرتب کیا اور اس کی تالیف اور احادیث کے انتخاب میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ جس نے اس کتاب کے مقصد کو سمجھ لیا اس کا رابطہ اس کے ساتھ اور مضبوط ہو گیا۔ گویا اس نے اسے یوں اپنی گرفت میں لیا جیسے کوئی بخیل مال کو اپنی گرفت میں لیتا ہے اور اس نے اس کتاب کو بڑی محبت اور عقیدت سے اس کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کے پیش نظر اپنے دل میں اتار لیا۔ اور میں نے اس کتاب کا نام ''کتاب الالمام باحادیث الاحکام'' رکھا ہے میں نے اس کتاب میں وہی حدیث درج کی ہے جسے محدثین اور باریک بین آئمہ جرح وتعدیل اور فقیہان ذی وقار نے ثقہ اور صحیح قرار دیا ہے محدثین وفقہاء میں سے ہر ایک کا مرکزی نکتہ ہوتا ہے جس کو وہ ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتا ہے اور اس کے علاوہ کسی بھی دوسرے راستے پر چلنے سے وہ پہلوتہی اختیار کرتا ہے ایسا طرز عمل اختیار کرنے میں خیر وبرکت ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہمیں اس کتاب کے ذریعے دین ودنیا کے لحاظ سے نفع بہم پہنچائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے نور بنا دے جو ہمارے سامنے افشاں وفروزاں رہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو اسے زبانی یاد کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اس کتاب کی برکت کے ذریعے اعلیٰ وارفع مقام پر پہنچائے۔

بلاشبہ ہمارا رب بند عقدے کھولنے والا اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے وہ غنی اور کریم ہے۔

وصلی اللہ علی النبی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

ابن دقیق العید رحمہ اللہ

پاکستان میں کتاب وسنت کی نشر واشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ
Web: nomanibooks.com, E-Mail: nomania2000@hotmail.com

اس کتاب کے کل ابواب (60) اور (331) احادیث ہیں۔

46

كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

حدیث نمبر 6169 سے 6499 تک

۴۶...... كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

٤٦. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقت

صحابی: ہر وہ شخص شرف صحبت کا حامل ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام کی حالت میں دیکھا یا آپ کے ساتھ رہا اور اسلام پر فوت ہوا، لیکن شرف وفضیلت کا مدار، مدت رفاقت اور آپ کی نصرت وحمایت پر ہے، جس قدر کوئی صحابی آپ کے ساتھ زیادہ عرصہ رہا اور اپنی جان و مال اور وقت سے آپ کی نصرت وحمایت کی، اسی قدر اس کا زیادہ درجہ اور فضیلت حاصل ہے اور انبیاء کے بعد، صحابہ کرام کا مرتبہ ہے اور صحابہ کرام میں سب سے افضل اور برتر ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر اہل سنت کی اکثریت کے نزدیک عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم، پھر باقی عشرہ مبشرہ، پھر بدر کے شرکاء، پھر احد میں حاضر ہونے والے پھر بیعت رضوان کرنے والے۔

۱......بَابُ:مِنْ فَضَآئِلِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

باب۱: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6169] ۱-(۲۳۸۱)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ اِلَى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلَى قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ ((يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا))

[6169] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٢٢) وفي التفسير باب: (ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا) برقم (٤٦٦٣) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة التوبة برقم (٣٠٩٦) انظر (التحفة) برقم (٥٦٨٣)

[6169]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا، میں نے مشرکوں کے قدم اپنے سروں پر دیکھے، جبکہ ہم غار میں تھے تو میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں پر نظر ڈال لی، وہ ہمیں اپنے قدموں تلے دیکھ لے گا تو آپ نے فرمایا، ''اے ابوبکر! تیرا ان دو شخصوں کے بارے میں کیا گمان ہے، جن کا تیسرا اللہ ہے۔''

فائدہ:......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت جبل ثور کی ایک غار میں چھپے تھے، جس میں انسان پیٹ کے بل ہی داخل ہوسکتا ہے، اس لیے اس سے باہر قدموں پر ہی نظر پڑسکتی ہے، ''لو'' جن نحویوں کے نزدیک استقبال کے لیے آتا ہے، ان کے نزدیک حضرت ابوبکر نے یہ بات اس وقت کہی، جبکہ مشرکین غار پر کھڑے تھے اور صحیح بات یہی ہے، لیکن اکثر نحوی چونکہ لو کو ماضی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، ان کے نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ان کے جانے کے بعد شکرگزاری کے تحت کہی تھی، لیکن یہ بات سیاق وسباق کے خلاف ہے اور اللّٰہ ثالثھما کا معنی یہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کا حامی اور ناصر ہے، وگرنہ اپنے علم وقدرت کے لحاظ سے ہر دو افراد کے ساتھ تیسرا اللہ ہوتا ہے۔

[6170] ٢۔(٢٣٨٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)) فَبَكٰى اَبُو بَكْرٍ وَبَكٰى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ اَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِي بَكْرٍ

[6170]۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ایک بندہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کا ساز وسامان اور خوشحالی لے لے یا اللہ کے ہاں جو نعمتیں اور آسائشیں ہیں، وہ لے لے تو اس نے اللہ کے ہاں کی نعمتوں کو پسند کیا۔'' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور خوب

[6170] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: الخوخة والممر في المسجد برقم (٤٦٦) وفي مناقب الانصار باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (٣٩٠٤) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: (١٥) برقم (٣٦٦٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٤٥)

روئے اور کہا، ہمارے ماں باپ اور ہم آپ پر قربان، ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جاننے والے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر اپنا مال اور وقت خرچ کرنے والا ابوبکر ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی اخوت حاصل ہے، مسجد میں کوئی کھڑکی ابوبکر کی کھڑکی کے سوا نہ رہنے دی جائے۔''

[6171] (. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

[6171]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطاب فرمایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

مفردات الحدیث ❶ زَهْرَةَ الدُّنيا: دنیا کی رونق و بہجت، ظاہری ٹیپ ٹاپ، مراد دنیا کی نعمتیں اور آسائشیں ہیں۔ أَمَنَّ الناس عَلَيَّ: مجھ پر سب سے زیادہ خرچ کرنے والا، وقت اور مال صرف کرنا مراد ہے کیونکہ احسان دھرنا مراد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ رسول پر احسان دھرنا تو اعمال کے ضیاع کا سبب ہے اور رسول کا کسی چیز کو قبول کر لینا، اس کا احسان ہے۔ یہ بھی مراد ہوسکتا ہے اگر کسی کے لیے آپ پر احسان دھرنا ممکن ہوتا تو سب سے پہلے ابوبکر کو یہ حق جتلانے کا حق حاصل ہوتا، جیسا کہ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھے ہر کسی کا احسان نہیں ہے، اس نے اپنے مال اور جان سے میرے ساتھ ہمدردی کی اور اپنی بیٹی میرے ساتھ بیاہی اور سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرمایا: ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا صرف ابوبکر کے احسان کا بدلہ نہیں چکایا اس کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عنایت فرمائے گا۔ (تکملہ ج۵ ص۶۵) ❷ خَوخَة: کھڑکی۔ ❸ خَلِيل: سب سے کٹ کر ایک کا ہو جانا، کسی دوسرے کی گنجائش نہ رہنا۔

فائدہ :...... یہ مرض الموت کا واقعہ ہے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے، مسجد میں کھلنے والے تمام کھڑکیوں کو بند کروا دیا، صرف ابوبکر کی کھڑکی رہنے دی، تاکہ نماز کے لیے اس سے مسجد میں آ سکیں۔ بعض صحابہ کرام کے دروازے اور کھڑکیاں مسجد میں کھلتی تھیں آپ نے ان کے بارے میں دو دفعہ حکم صادر فرمایا، پہلی دفعہ صرف درواز بند کرنے کا حکم دیا لیکن حضرت علی کے دروازے کو بند نہیں کروایا اس لئے حدیث کو علامہ ابن الجوزی کا موضوع قرار دینا بلاوجہ اور غلط ہے، دوسری دفعہ آپ نے کھڑکیوں کے ساتھ حضرت علی

[6171] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٢٠)

کا دروازہ بھی بند کروا دیا اور صرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کھلی رہنے دی تاکہ وہ امامت کے لیے آسانی سے مسجد میں آ جائیں تفصیل کے لیے فتح الباری ج ۷ میں اس حدیث کی تشریح دیکھیے۔

[6172] ٣ـ(٢٣٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا))

[6172] ـ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن وہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھی کو خلیل بنالیا ہے۔''

[6173] ٤ـ(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ))

[6173] ـ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت میں سے کسی ایک کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔''

[6174] ٥ـ(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا))

[6174] ـ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں خلیل بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا۔''

[6172] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٤٩٩)

[6173] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب ابي بكر الصديق رضي الله عنه برقم (٣٦٥٥) انظر (التحفة) برقم (٩٥١٣)

[6174] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٢٣)

[6175] ٦-(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ))

[6175] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زمین والوں سے خلیل بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا، لیکن تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے۔''

[6176] ٧-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ ((وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ))

[6176] ۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار، میں ہر خلیل کی خلت (دوستی) سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔''

[6177] ٨-(٢٣٨٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

[6175] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٤٩٩)

[6176] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب ابی بکر الصدیق رضی الله عنه برقم (٣٦٥٥) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (٩٣) انظر (التحفة) برقم (٩٤٩٨)

[6177] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: قول النبی ﷺ لو کانت متخذا خليلا برقم (٣٦٦٢) وفی المغازی باب: غزوة ذات السلاسل وهی غزوة لخم وجذام برقم (٤٣٥٨) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فضل عائشة رضی الله عنها برقم (٣٨٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٣٨)

فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا

[6177] ۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذات السلاسل کے لشکر کا امیر مقرر کیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا:''عائشہ۔'' میں نے پوچھا''مردوں میں سے۔'' فرمایا:''اس کا باپ'' میں نے پوچھا، پھر کون؟ فرمایا:''عمر'' اس طرح آپ نے چند نام لیے۔

مفردات الحدیث ☆ ذات السلاسل: ۷ھ کا واقعہ ہے اور اس میں مشرکوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے سے باندھ لیا تھا، تاکہ میدان نہ چھوڑیں یا وہاں سلسل نامی چشمہ تھا یا وہاں ریت کے ٹیلے تہ در تہ تھے۔

فائدہ:......اس جنگ میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی کے باوجود حضرت عمرو بن عاص کو امیر مقرر کیا گیا، اس لیے ان کے دل میں خیال گزرا کہ شاید آپ کو سب سے زیادہ پیار مجھ ہی سے ہے، اس لیے یہ سوال کیا اور جب چند ناموں میں ان کا نام نہ آیا تو خاموش ہو گئے۔

[6178] ۹-(۲۳۸۵)و حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِی عُمَيْسٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِی بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰی هٰذَا

[6178] ۔ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے، انہوں نے جواب دیا، ابوبکر کو، ان سے پوچھا گیا، ابوبکر کے بعد کس کو؟ جواب دیا، عمر کو، پھر ان سے پوچھا گیا، عمر کے بعد کس کو؟ جواب دیا، ابوعبیدہ بن الجراح کو، پھر وہ اس رک گئیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ابوبکر کی خلافت کی طرف کھلے کھلے اشارے فرمائے تھے کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے، لیکن کھل کر خلافت کے لیے ان کو نامزد نہیں فرمایا تھا، اس لیے آغاز میں اختلاف پیدا ہوا اور بعد میں ان کے فضائل کی بنا پر ان کی خلافت پر صحابہ کرام متفق ہو گئے، اگر حضرت علی کو وصی اور خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو وہ یا ان کا کوئی ساتھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا تذکرہ کرتا۔

[6178] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٢٥٣)

[6179] ١٠-(٢٣٨٦)حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ ((فَإِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ))

[6179]۔محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے اسے فرمایا، پھر آنا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بتایئے، اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں تو؟ جبیر نے کہا، گویا وہ آپ کی موت کی طرف اشارہ کر رہی تھی، آپ نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔''

[6180] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى

[6180]۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی تو آپ نے اسے کوئی حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث میں آپ نے ابوبکر کی خلافت کی پیشین گوئی فرمائی، جو پوری ہوئی۔

[6181] ١١-(٢٣٨٧)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ ((ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلٰى وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ))

[6179] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: الاستخلاف برقم (٧٢٢٠) وفي فضائل الصحابة باب: قول النبي ﷺ لو كنت متخذا خليلا برقم (٣٦٥٩) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاحكام التي تعرف بالدلائل برقم (٧٣٦٠) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب (١٧) برقم (٣٦٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣١٩٢)

[6180] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٢٩)

[6181] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٥٠٠)

[6181] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں مجھے فرمایا، ''میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے، کوئی آرزو اور خواہش مند، خواہش کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا، میں زیادہ حقدار ہوں، اللہ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے صراحتہ ثابت ہوتا ہے کہ بھی آپ نے ابوبکر کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ فرمایا، لیکن اس پیشین گوئی کے سبب کہ اللہ اور مومنوں کو ابوبکر کے سوا کسی کی خلافت منظور نہیں ہوگی، آپ نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

[6182] ۱۲۔(۱۰۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ ((عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

[6182]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ''آج تم میں سے کون روزے دار ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں، آپ نے پوچھا ''آج تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں، آپ نے پوچھا، ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا،؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے، آپ نے پوچھا، ''آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جس میں بھی یہ خوبیاں جمع ہوں گی، وہ جنتی ہوگا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر نیک کام کرنے کی کوشش کرتے تھے اور ان میں تمام نیک خصائل جمع تھے۔ وہ کسی بھی خیر اور نیکی کے کام میں پیچھے نہیں رہتے تھے۔

[6183] ۱۳۔(۲۳۸۸)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا

[6182] تقدم تخريجه في الزكاة باب: من جمع الصدقة واعمل البر برقم (۲۳۷۱)

[6183] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۵۰)

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))

[6183]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی اپنی گائے ہانک رہا تھا اور اس نے اس پر بوجھ لادا ہوا تھا، گائے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی، مجھے اس کی خاطر پیدا نہیں کیا گیا، لیکن مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ سے کہا، سبحان اللہ، کیا گائے بھی بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں. ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کے پاس تھا، ان پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور ان سے ایک بکری پکڑ لی، چرواہے نے اس کا تعاقب کیا، حتیٰ کہ اس سے بکری چھڑا لی تو بھیڑیا اس کی طرف مڑ کر کہنے لگا، درندوں کی حکومت کے دن ان کو کون چھڑوائے گا، جبکہ میرے سوا کوئی ان کا چرواہا نہیں ہوگا تو لوگوں نے کہا، سبحان اللہ، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سو میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر اور عمر پر انتہائی درجہ کا اعتماد تھا، اس لیے آپ نے پورے وثوق سے فرمایا، میرے بیان کرنے کے سبب، وہ بلا پس و پیش اس واقعہ کو مان لیں گے اور انہیں اس پر کوئی تعجب نہیں ہوگا اور یَوْمُ السَّبُعُ سے مراد، وہ وقت ہے، جب بکریوں پر بھیڑیوں کا تسلط ہوگا اور ان کے ساتھ چرواہا موجود نہیں ہوگا۔

[6184] (. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ

[6184] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه برقم (٣٦٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٠٧)

[6184]۔امام صاحب کے ایک اور استاد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں بکری اور بھیڑیے کا واقعہ ہے اور گائے کا واقعہ نہیں ہے۔

[6185] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ))

[6185]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، یونس کی طرح مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں گائے اور بکری دونوں کا تذکرہ ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے، آپ نے فرمایا: ''سو میں، ابوبکر اور عمر اس کو مانتے ہیں۔'' اور وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

[6186] (. . .)و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[6186]۔یہی روایت امام صاحب اپنے اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

٢......بَاب :مِنْ فَضَآئِلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

باب ٢: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6187] ١٤۔(٢٣٨٩)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ

[6185] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: (٥٤) برقم (٣٤٧١) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٧٢)

[6186] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: استعمال البقر للحراثة برقم (٢٣٢٤) وفي احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٣٤٧١) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب (١٧) برقم (٣٦٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٥١)

[6187] اخرجه الترمذي في (جامعه) في فضائل الصحابة باب: قول النبي ﷺ لو كنت متخذا ←

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا

[6187] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کی چارپائی پر لٹا دیا گیا تو لوگوں نے انہیں گھیر لیا، وہ دعا کر رہے تھے، ان کی تعریف کرتے اور ان کے لیے بخشش مانگ رہے تھے، ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا، میں ان میں موجود تھا، اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے کندھے کو پکڑ لیا، میں اس کی طرف مڑا تو وہ علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے عمر کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا، آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا، جس جیسے عمل کر کے اللہ سے ملنا مجھے محبوب ہو، اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے، اللہ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جگہ دے گا، کیونکہ میں عام طور پر رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا، ''میں، ابوبکر اور عمر آئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔'' سو مجھے امید ہے، بلکہ یقین ہے، اللہ آپ کو ان کے ساتھ رکھے گا۔

[6188] (. . .) و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[6188] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے بعد حضرت علی کے لیے ایک آئیڈیل تھے، حضرت عمر کے بعد کسی کو ان جیسے مرتبہ اور مقام کا حامل نہیں سمجھتے تھے اور اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ انہیں بھی حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر کے ساتھ جگہ ملے گی۔ اب جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عقیدت مند ہونے کے دعوی کرتے ہیں وہ خود سوچ لیں کہ ان کا نظریہ اور سوچ حضرت علی سے مطابقت رکھتی ہے۔

← خليلا برقم (٣٦٧٧) وفي باب: مناقب عمر بن الخطاب ابى حفص القرشي العدوي رضي عنه برقم (٣٦٨٥) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٠١٩٣)

[6188] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٣٧)

[6189] ١٥-(٢٣٩٠) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((الدِّينَ))

[6189]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں نے دیکھا، لوگوں کو پیش کیا جا رہا ہے، وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں، بعض پستان تک پہنچتی ہیں اور بعض اس سے کم ہیں یا زیادہ اور حضرت عمر بن خطاب گزرے اور وہ اپنی قمیص کو کھینچ رہے تھے یعنی زمین تک پہنچتی تھی،'' لوگوں نے پوچھا، آپ نے اس کی کیا تعبیر لگائی ہے؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا ''دین۔''

فائدہ:...... قمیص انسان کے لیے ستر اور پردہ پوشی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ، اس کے لیے زیب وزینت اور دفاع کا باعث ہے، اس طرح دین نفس وشیطان کے حملہ سے بچاتا ہے، اس کے کردار اور اخلاق کو سنوارتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کا سرتاپا ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دین میں سرتاپا ڈوبے ہوئے تھے اور ان کا انگ انگ دین کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے، ابوبکر یا دوسرے صحابہ اس صفت سے محروم تھے۔

[6190] ١٦-(٢٣٩١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((الْعِلْمَ))

[6189] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان وشرائعه باب: تفاضل اهل الايمان في الاعمال برقم (٢٣) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه برقم (٣٦٩١) وفي التعبير باب (القمص في المنام) برقم (٧٠٠٨) وفي باب جر القميص في المنام برقم (٧٠٠٩) والترمذي في (جامعه) في الرويا باب: ما جاء في رويا النبي ﷺ اللبن والقمص برقم (٢٢٨٥) وبرقم (٢٢٨٦) والنسائي في (المجتبى) في الايمان باب: زيادة الايمان برقم ١١٤/ ٨- انظر (التحفة) برقم (٣٩٦١)

[6190] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: فضل العلم برقم (٨٢) وفي فضائل ←

[6190] ۔حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا، میرے پاس ایک پیالہ لایا گیا، جس میں دودھ ہے تو میں نے اس سے پیا، حتیٰ کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سیرابی، میرے ناخنوں سے چل رہی ہے، پھر میں نے اپنا جھوٹا، عمر بن خطاب کو دے دیا۔" لوگوں نے پوچھا تو آپ نے اس کی کیا تعبیر لگائی؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: "علم۔"

فائدہ :...... دودھ انسان کی مادی غذا ہے اور علم روحانی اور معنوی غذا ہے اور دونوں ہی انسان کی ضرورت کی چیزیں اور بہت فائدہ بخش اور یہاں العلم کا لفظ ہے، جس کا اطلاق قرآن کی رو سے صرف علم وحی پر ہوتا ہے، اس لیے اس سے مراد کتاب وسنت کی روشنی میں، لوگوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال کرنا ہے اور حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے اپنی خلافت کے دور میں سیاست وتدبیر مکمل طور پر قرآن وسنت کی روشنی میں کی۔

[6191] (...) و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6191] ۔یہی روایت امام اپنے تین اور اساتذہ کی دوسندوں سے کرتے ہیں۔

[6192] ١٧-(٢٣٩٢) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ))

← الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (٣٦٨١) وفی التعبير باب: اللبن برقم (٧٠٠٦) وفی باب: اذا جرىٰ اللبن فی اطرافه او اظافره برقم (٧٠٠٧) وفی باب: اذا اعطی فضله غيره فی النوم برقم (٧٠٢٧) وفی باب: القدح فی النوم برقم (٧٠٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الرويا باب: فی رويا النبی ﷺ اللبن والقمص برقم (٢٢٨٤) انظر (التحفة) برقم (٦٧٠٠)

[6191] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦١٤٠)

[6192] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: قول النبی ﷺ (لو كنت متخذا خليلا) برقم (٣٦٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٥)

[6192] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، جس پر ڈول پڑا ہوا تھا تو میں نے جب تک اللہ کو منظور ہوا، اس سے پانی کھینچا، پھر اسے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا اور اس سے ایک دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں، اللہ اسے معاف کرے، کمزوری تھی، پھر وہ بڑے ڈول میں بدل گیا اور اسے عمر بن خطاب نے پکڑ لیا، سو میں نے لوگوں میں سے کوئی یگانہ روزگار اور ماہر عمر بن خطاب کی طرح ڈول کو کھینچتے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ لوگوں نے اونٹ سیراب کر کے ان کی جگہ پر بٹھا دیئے۔

مفردات الحدیث ❶ قَلِيْب: کچا کنواں۔ ❷ دَلْو: ڈول۔ ❸ ذَنُوْب: بھرا ہوا ڈول۔ ❹ غَرْب: بڑا ڈول۔ ❺ عَبْقَرِی: کرگزرنے والا، غیر معمولی صلاحیت کا مالک، یکتا دیگانہ۔ ❻ عَطَنٌ: پانی پلانے کے بعد اونٹ بٹھانے کی جگہ۔

فائدہ :...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدار اور دور حکومت کو ایک کنویں سے تشبیہ دی ہے اور حکمران کو پانی پلانے والے سے جس سے معلوم ہوا، حکمران کا کام لوگوں کے مفادات اور مصالح کا تحفظ اور ان کو ضروریات زندگی فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں، حضرت ابوبکر کی خلافت کی مدت صرف دو سال اور چند ماہ تھی اور اس میں بھی کافی وقت فتنہ ارتداد کی سرکوبی میں لگ گیا، اس طرح ابوبکر نے ہر قسم کی شورشوں کی سازشوں کا قلع قمع کر کے، حضرت عمر کے لیے امن وسکون سے حکومت کرنے کا موقع پیدا کر دیا اور ان کے دور میں فتوحات کے سیل رواں کے لیے بنیاد فراہم کر دی، اس لیے حضرت عمر کے دور میں اسلام کی خوب اشاعت ہوئی اور اسلامی سلطنت بہت وسعت اختیار کر گئی، حضرت ابوبکر کے دور میں شورشوں اور سازشوں کو فرد کرنے پر وقت لگ گیا اور اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع نہ ہو سکا اور مسلمانوں کے معاملات پر حضرت عمر کے دور کی طرح توجہ نہ دی جا سکی، اس کو ضعف سے تعبیر کیا گیا ہے، لیکن اس میں ابوبکر کی کوئی کوتاہی کا دخل نہیں ہے اور واللہ يغفر له کا مقصد ان کی کوتاہی کی نشاندہی نہیں ہے، بلکہ یہ تو مسلمانوں کا تکیہ کلام تھا، جس کو کلام کا حسن خیال کیا جاتا تھا اور اس میں حضرت عمر کے دور کی وسعت کی طرف اشارہ بھی ہے، کہ اس میں لوگوں کو خوب خوشحالی اور فراوانی میسر آئے گی اور مسلمانوں کے لیے آسائشیں اور سہولتیں پیدا ہوں گی اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق، آپ کے بعد تھوڑے عرصہ کے لیے ابوبکر آپ کے خلیفہ بنے، ان کے بعد ایک طویل عرصہ کے لیے حضرت عمر خلیفہ بنے اور انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بھرپور خدمت کی اور ان کو خوب خوب فائدہ پہنچایا۔

[6193] (. . .) و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي

[6193] طريق عبدالملك بن شعيب بن الليث اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: نزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف برقم (٧٠٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٢١٢) وطريق عمرو الناقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣١٨١)

حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6193]۔امام صاحب نے یہی روایت چاراوراساتذہ سے بیان کی ہے۔

[6194] (. . .)حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ((رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

[6194]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''میں نے ابو قحافہ کے بیٹے کو ڈول کھینچتے دیکھا،آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔''

[6195] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ))

[6195]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جبکہ میں سویا ہوا تھا، مجھے دکھایا گیا، میں اپنے حوض پر، پانی کھینچ کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے ہاتھ سے ڈول پکڑ لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں، سو انہوں نے دو ڈول کھینچے اور اس کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ اس کو معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آ گئے اور ان سے ڈول پکڑ لیا، میں نے کسی کھینچنے والے آدمی کو ان سے زیادہ طاقت کے ساتھ کھینچتے نہیں دیکھا،حتیٰ کہ لوگ پی کر واپس چلے گئے اور حوض بھرا ہوا بہہ رہا تھا۔''

مفردات الحدیث ✻ لِيُرَوِّحَنِي: تاکہ دنیا کے مصائب ومشکلات سے نکل کر میں آخرت کے راحت و سکون کو حاصل کرسکوں، اس میں بھی خواب میں آپ کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے دور خلافت کا مشاہدہ کروایا گیا، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ابو بکر اور عمر آپ کے صحیح جانشین تھے اور انہوں نے خلافت پر نعوذ باللہ غاصبانہ قبضہ نہیں جمایا تھا اور انہوں نے خلافت کا حق صحیح طور پر ادا کیا۔

[6194] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٥٤)
[6195] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٧٩)

[6196] ١٩ ـ(٢٣٩٣)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اُرِيتُ كَاَنِّی اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِی فَرْيَهُ حَتّٰى رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ))

[6196]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر چرخی کے ڈول کو کھینچ رہا ہوں تو ابوبکر آ گئے اور انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے اور انہوں نے کمزوری کے ساتھ ڈول کھینچا، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے معاف فرمائے، پھر عمر آ گئے، انہوں نے پانی نکالنا شروع کیا اور ڈول بہت بڑا ڈول بن گیا، میں نے کوئی ماہر اور عبقری انسان اس جیسا کام سرانجام دیتے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر ان کی جگہوں پر بٹھا دیا۔''

مفردات الحديث ❶ بَدِلْوِ بكرة: چرخی کا ڈول ہے۔ ❷ بَكْرة: اس چرخی کو کہتے ہیں، جس پر ڈول لٹکایا جاتا ہے اور اگر کاف پر سکون پڑھیں تو جوان اونٹ کو کہتے ہیں، مراد ہوگا، اونٹوں کو پانی پلانے کا ڈول۔
❸ يَفْرِيْ فَرْيَهُ: ان کی طرح کاٹنا، کیونکہ فری کا معنی ہوتا ہے، اصلاح اور بہتری کی خاطر کاٹنا، مراد ہے بہترین طور پر کام کرنا۔

[6197] (. . .)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِی مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[6197]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا خواب بیان کرتے ہیں۔

[6196] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (٣٦٨٢) انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٨)
[6197] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٦٣٣) وفی التعبير باب: نزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف برقم (٧٠٢٠) والترمذی فی (جامعه) فی الرؤيا باب: ما جاء فی رويا النبی ﷺ الميزان والدلو برقم (٢٢٨٩) انظر (التحفة) برقم (٧٠٢٢)

[6198] ٢٠-(٢٣٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ

[6198]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور استادوں کی سند سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھر یا محل دیکھا تو میں نے پوچھا، یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا، عمر بن خطاب کا، چنانچہ میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا، پھر مجھے تیری غیرت یاد آ گئی۔'' سو عمر رو پڑے اور کہا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے خلاف بھی غیرت کی جا سکتی ہے؟

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رونا مسرت وشادمانی اور اشتیاق کی بنا پر تھا، اور انہوں نے عرض کیا، آپ کی بنا پر مجھے رفعت وبرتری ملی اور آپ ہی کی بنا پر ہدایت نصیب ہوئی تو آپ پر غیرت کیسے آ سکتی ہے۔

[6199] (...) و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ

[6199]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6200] ٢١-(٢٣٩٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)) قَالَ

[6198] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٧)

[6199] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٧) وبرقم (٣٠٣٦)

[6200] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٦)

اَبُــوهُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ

[6200] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو میں نے دیکھا ایک محل کی ایک طرف ایک عورت وضو کر رہی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا، عمر بن خطاب کا تو مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں پشت پھیر کر چل پڑا،'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا باپ آپ پر قربان! اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں گا۔

[6201] (. . .)وحَـدَّثَـنِيهِ عَـمْـرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6201] ۔یہی روایت امام صاحب تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جنت دارالعمل یا دارالتکلیف نہیں ہے کہ وہاں انسان کسی عمل کا مکلف ٹھہرے، وہاں وضو صرف حسن و جمال اور چمک دمک میں اضافہ کے لیے ہوگا۔

[6202] ۲۲۔(۲۳۰۶)حَـدَّثَـنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَـنٌ الْـحُـلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْـنِ سَـعْـدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

اَبَـاهُ سَـعْدًا قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِـنْدَهُ نِسَآءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِـرْنَـهُ عَـالِيَةً اَصْـوَاتُهُـنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ الـلّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَـجِـبْـتُ مِـنْ هٰؤُلَآءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)) قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ

[6201] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۸۲)

[6202] اخـرجـه الـبـخـارى فـى (صـحـيـحـه) فى بدء الخلق باب: صفة ابليس وجنوده برقم (۳۲۹٤) وفـى فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابى حفص القرشى العدوى رضى الله عنه برقم (۳٦۸۳) وفى الادب باب: التبسم والضحك برقم (٦۰۸٥) انظر (التحفة) برقم (۳۹۱۸)

عَـدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّـذِي نَـفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

[6202]۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت طلب کی اور آپ کے پاس قریشی عورتیں، آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور نان ونفقہ میں اضافہ چاہتی تھیں اور ان کی آوازیں بلند تھیں تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت طلب کی، وہ اٹھ کر پردے کی طرف لپکیں، (فوراً پس پردہ چلی گئیں) سو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرمائی اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر حیرت ہوئی جو میرے پاس تھیں تو جب انہوں نے تیری آواز سنی، جلد ہی پس پردہ چلی گئیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ، اے اللہ کے رسول! حقدار تھے کہ وہ آپ سے ہیبت کھاتیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اپنی دشمنو! کیا تم مجھ سے ہیبت کھاتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے ہیبت نہیں کھاتی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت گیر اور سخت خو ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شیطان کبھی کسی راستہ پر چلتا ہوا، تمہیں نہیں ملا، مگر تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چل پڑا۔''

مفردات الحدیث ❊ **اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ**: ہر جگہ فعل التفضیل کا صیغہ، زیادتی کے لیے استعمال نہیں ہوتا، اس لیے یہاں مراد صرف عمر کی سختی اور درشتی کا اظہار ہے کہ وہ کسی کی رعایت اور لحاظ نہیں کرتے، جبکہ رسول اللہ ﷺ چشم پوشی فرما لیتے ہیں اور حضرت عمر نے نبی اکرم ﷺ کے احترام وحمایت میں ان کے حق میں سخت الفاظ کہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ درست راستہ اختیار کرتے تھے، شیطان ان کو راہ راست سے بھٹکا نہیں سکتا تھا۔

[6203] (٢٣٩٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ عُـمَـرَ بْـنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِـنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

[6203]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے

[6203] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٩)

اور آپ کے پاس کچھ عورتیں تھیں، جن کی آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند تھیں تو جب حضرت عمر نے حاضری کی اجازت طلب کی، وہ جلدی پس پردہ چلی گئیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6204] ٢٣-(٢٣٩٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ ((يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)) قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ

[6204]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، ''تم سے پہلی امتوں سے محدث ہوتے تھے، سو اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو عمر بن خطاب ان میں داخل ہے۔'' ابن وہب کہتے ہیں، محدثون کی تفسیر مُلْهَمُوْنَ ہے، (جن کی طرف الہام کیا جاتا ہے)

فائدہ:...... مَحَدَّثُوْن: (دال کے فتحہ کے ساتھ) جس کے دل میں کوئی چیز ڈالی جائے یا اس کے دل میں کوئی خیال گزرے تو وہ صحیح ہو، یعنی وہ راست باز ہو، صاحب فراست ہو، اس کی زبان پر حق جاری ہو۔

اِنْ يَكُنْ فى امتى: اگر میری امت میں ہوگا، اگر پہلی امتوں میں ایسے لوگ تھے تو آپ کی امت میں یقیناً ایسے لوگ ہوں گے، اس لیے یہ جملہ شک وشبہ کے لیے نہیں ہے۔

[6205] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6205]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6206] ٢٤-(٢٣٩٩) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أُسَارٰى بَدْرٍ

[6204] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: فى مناقب عمر بن الخطاب رضى الله عنه برقم (٣٦٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٧١٧)

[6205] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦١٥٤)

[6206] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٥٦٧)

[6206] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین باتیں اپنے رب کی منشا کے مطابق کیں، مقام ابراہیم کے بارے میں، پردہ کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

مفردات الحدیث ✻ **وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ**: تین واقعات میں، میں نے اپنے رب کی موافقت کی، یعنی اللہ کا حکم میری مرضی اور منشا کے مطابق نازل ہوا، چونکہ ان تین واقعات کے بارے میں، اللہ کا حکم یہی تھا، اگرچہ حکم بعد میں نازل ہوا، اس لیے حضرت عمر نے کہا، میری رائے اللہ کے حکم کے مطابق نکلی یا اللہ کے حکم کا تو پتہ نہیں تھا، لیکن ادب و احترام اور اللہ کی عظمت کے پیش نظر یہ کہا، میں نے موافقت کی، یہ نہ کہا، اللہ کا حکم میری رائے کے مطابق اترا اور تین میں حصر نہیں ہے، کیونکہ حضرت عمر کی موافقات کی تعداد بیس سے زائد ہے، شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا اس موضوع پر مستقل رسالہ ہے۔

[6207] ٢٥-(٢٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ)) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً ((وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ

[6207] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول مر گیا، اس کا بیٹا، عبد اللہ بن عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اسے اپنی قمیص عنایت فرمائیں، تاکہ وہ اس میں اپنے باپ کو لپیٹے تو آپ نے دینے کا وعدہ فرما لیا، پھر اس نے آپ سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ

[6207] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (استغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم) برقم (٤٦٧٠) ومسلم في (صحيحه) في صفات المنافقين واحكامهم باب: صفات المنافقين واحكامهم برقم (٦٩٥٨) انظر (التحفة) برقم (٧٨٢٦) والامام المزي لم يخرج هذا الحديث الا في كتاب التوبة (١٣/ ٤) ولكنه اغفل عنه في كتاب الفضائل (٤٨/ ٢١) لذلك راجعت تحفة الاشراف: ٦/ ١٢٦ رقم (٧٨٢٦) ستجد ان هذا الحديث لم يذكر الا في كتاب التوبة۔

کر رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے بس اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے، ان کے لیے بخشش طلب کرو یا بخشش طلب نہ کرو، اگر ان کے لیے ستر (۷۰) دفعہ بھی بخشش طلب کرو گے، اللہ انہیں معاف نہیں فرمائے گا، آیت ص ۸۰، میں ستر دفعہ سے زائد استغفار کروں گا،'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ تو منافق ہے، سو رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ان میں سے کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھو، کبھی بھی، جب وہ مر جائے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو، (توبہ، آیت نمبر ۸۴)

[6208] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

[6208]۔ یہی روایت امام صاحب دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

فائدہ :...... عبداللہ بن ابی، منافقوں کا سرغنہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ ذوالقعدہ ۹ھ میں تبوک سے واپس آئے تو وہ فوت ہو گیا، اس کے باپ کا نام ابی اور ماں کا نام سلول تھا اور اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا، جو انتہائی جلیل القدر اور آپ کا وفادار صحابی تھا، حتیٰ کہ اُس نے آپ کی خاطر اپنے باپ کو قتل کرنے کی بھی آپ سے اجازت طلب کی تھی اور آپ نے باپ سے اچھے سلوک کی تاکید فرمائی تھی اور اس نے اپنے باپ کی خواہش کے مطابق آپ سے قمیص کا مطالبہ کیا تھا اور نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی تھی۔ (تکملہ ج ۵ ص ۹۱)۔

جب آپ نماز جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہو گئے تو حضرت عمر نے آپ کا کپڑا پکڑ کر اس کی خباثتیں اور شرارتیں گنوانا شروع کر دیا اور کہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں کی نماز جنازہ سے منع فرمایا ہے، کیونکہ جنازہ کا مقصد تو معافی اور بخشش کی دعا کرنا ہے اور ان کو معافی ملنی نہیں ہے تو گویا منع کر دیا گیا، آپ نے فرمایا، اے عمر، مجھے منع نہیں کیا گیا، بلکہ اختیار دیا گیا ہے کہ استغفار کرو یا نہ کروں ان کو معافی نہیں ملنی، لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے،

[6208] اخجره البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الكفتن في القميص الذي يكفى او لا يكفى ومن كفن بغير قميص برقم (١٢٦٩) وفي اللباس باب: لبس القميص برقم (٥٧٩٦) ومسلم في (صحيحه) في صفات المنافقين واحكامهم باب: صفات المنافقين واحكامهم برقم (٦٩٥٩) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة التوبة برقم (٣٠٩٨) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: القميص في الكفن برقم (٣٧/ ٤۔ انظر وابن ماجه في (سننه) في الجنائز باب: الصلاة على اهل القبلة برقم (١٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (٨١٣٩)

اس کا مجھے یا دوسرے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچے گا، اس لیے آپ کے اس وسعت اخلاق اور اپنے مخلص صحابی اس کے بیٹے کی دلجوئی کی اور اس کے خاندان پر رحمت و شفقت کا یہ نتیجہ نکلا کہ بہت سے منافق مسلمان ہو گئے کہ دیکھو، اس نے مرتے وقت خود، آپ سے نماز جنازہ پڑھانے کی خواہش کی اور بخاری شریف کے الفاظ ہیں، اگر میں جانتا کہ ستر دفعہ سے زائد مرتبہ استغفار کرنے سے اس کی بخشش ہو سکتی ہے تو میں ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرتا، گویا آپ نے یہ بات واضح فرما دی، میری نماز جنازہ پڑھانے سے اس کو فائدہ نہیں ہوگا اور میرا مقصد اس کو فائدہ پہنچانا نہیں ہے، اس کی قوم کی دلجوئی ہے، لیکن اس کے بعد آپ کو صریح طور پر منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کے کفن دفن میں حصہ لینے سے روک دیا گیا، کیونکہ اس طرز عمل سے منافقوں کی ہمت افزائی اور مومنوں کی دل شکستگی کا اندیشہ بھی تھا۔ اگر پہلی آیت میں آپ کو جنازہ سے روکنا مراد ہوتا تو آپ کے جنازہ پڑھنے پر آپ کو توبیخ کی جاتی، دوسری آیت نہ اتاری جاتی، جیسا کہ جنگ تبوک میں آپ نے منافقوں کو پیچھے رہنے کی اجازت دی تو فرمایا: عفا اللہ عنك لم اذنت لهم

٣......بَاب :مِنْ فَضَآئِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

باب ٣: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6209] ٢٦ـ(٢٤٠١)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَآءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُو بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُولُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ ((اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَآئِكَةُ))

[6209]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے دونوں ران یا پنڈلیاں ننگی تھیں، چنانچہ حضرت ابو بکر نے اجازت طلب کی، انہیں اجازت دے دی گئی اور آپ

[6209] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦١٣٨)

اسی حالت میں رہے، گفتگو کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی، انہیں بھی اجازت مل گئی اور آپ اس حالت میں تھے اور گفتگو کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے، راوی محمد کہتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا، یہ واقعہ ایک ہی دن کا ہے تو حضرت عثمان داخل ہوئے اور گفتگو کی تو جب وہ چلے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، ابوبکر آئے، آپ نے کوئی اہتمام نہیں کیا اور نہ ان کی پرواہ کی، پھر عمر داخل ہوئے، آپ نے کوئی حرکت نہیں کی، اور نہ ان کی پرواہ کی، پھر عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں، جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

مفردات الحدیث ❊ لَمْ تَهْتَشَّ له: آپ نے اس کی آمد پر خندہ پیشانی اور مسرت کا اظہار نہیں فرمایا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت باحیا تھے، اس لیے آپ نے بھی ان کے اس احساس و جذبہ کا لحاظ رکھا اور ان سے حیاء کی۔

[6210] ٢٧-(٢٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ ((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ)) فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ))

[6210]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت طلب کی، جبکہ آپ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھی ہوئی تھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں اجازت مل گئی، سو انہوں نے آپ سے اپنی ضرورت پوری کی، پھر پلٹ گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو انہیں بھی اسی حالت میں اجازت مل گئی، انہوں نے آپ سے اپنی حاجت پوری کی، پھر چلے گئے، عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر میں نے آپ سے حاضری کی اجازت مانگی، آپ بیٹھ گئے اور

[6210] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٨٠٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال لو، یعنی ان کو درست کرلو۔'' میں نے آ کر آپ سے حاجت پوری کی، پھر میں چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے، میں نے آپ کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے، یہ اہتمام کرتے نہیں دیکھا، جو اہتمام آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان شرمیلا انسان ہے اور مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ میں نے اسے اس حالت میں اجازت دے دی تو وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکیں گے۔'' یعنی میرے سامنے اپنی ضرورت بیان نہیں کرسکیں گے۔

مفردات الحدیث ❶ مِرطُ عائشة: عائشہ کی گرم چادر۔ ❷ کما فَزِعْتَ لِعثمان: جیسے آپ نے عثمان کے لیے اہتمام کیا اور ان کو اہمیت دی۔

[6211] (. . .) و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[6211]۔ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6212] ۲۸۔(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِّنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ

[6211] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۸۰۳)

[6212] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه برقم (۳۶۹۳) وفي باب: مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رضي الله عنه برقم (۳۶۹۵) وفي الادب باب: من نكت العود في الماء والطين برقم (۶۲۱۶) وفي اخبار الآحاد باب: قول الله تعالى: ﴿ولا تدخلوا بيوت النبي الا ان يوذن لكم﴾ برقم (۷۲۶۲) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه برقم (۳۷۱۰) انظر (التحفة) برقم (۹۰۱۸)

فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَبْرًا اَوِ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

[6212] ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک لکڑی جو آپ کے پاس تھی، اس سے پانی اور مٹی کرید رہے تھے، اچانک ایک آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے فرمایا: ''کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔'' تو وہ ابوبکر نکلے، سو میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا، آپ نے فرمایا: ''کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔'' میں گیا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: ''کھول دو اور انہیں بلویٰ (مصیبت، آزمائش) کے ساتھ جنت کی بشارت دو تو میں گیا اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی اور میں نے آپ کی بات بھی بتا دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ صبر دینا یا اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

مفردات الحديث ٭ البَلْوىٰ اور بَلِيَّة: مصیبت، آزمائش۔

[6213] (...) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِي اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ

[6213] ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی حفاظت کرنے کا حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6214] ۲۹۔(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي

[6213] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٦٢)

[6214] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة: قول النبي ﷺ (لو كنت متخذا خليلا) برقم (٣٦٧٤) وفي الفتن باب: الفتنة التي تموج كموج البحر برقم (٧٠٩٧) انظر (التحفة) برقم (٨٩٩٦)

اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِىُّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فِى بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِى هٰذَا قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى اَثَرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ اَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِى الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ فَجَآءَ اَبُوبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِى بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَّمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ فِى الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِى يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِى فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَّاْتِ بِهٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِى اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ فَجَآءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

[6214]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر باہر نکل پڑے اور سوچا، میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اختیار کروں گا اور آج دن بھر آپ کے ساتھ رہوں گا تو وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا، ساتھیوں نے کہا، آپ نکل کر اس رخ چلے گئے ہیں، سو میں آپ کے

پیچھے آپ کے بارے میں پوچھتا ہوا نکلا، حتیٰ کہ آپ اریس نامی کنویں (کے باغ میں) داخل ہو گئے تو میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی چھڑیوں کا تھا، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ضرورت سے فارغ ہو گئے آپ نے وضو کیا، سو میں کھڑا ہو کر آپ کی طرف گیا اور آپ اریس کی منڈیر کے درمیان بیٹھ چکے تھے اور آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا تھا، میں نے آپ کو سلام کہا، پھر واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا اور دل میں کہا، میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا، چنانچہ ابوبکر آئے اور دروازہ کو دھکا دیا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، ابوبکر ہوں تو میں نے کہا، ذرا ٹھہریے، پھر میں گیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ابوبکر حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ”اسے اجازت دیجئے اور اسے جنت کی بشارت سنایئے“ میں ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ میں نے ابوبکر سے کہا، داخل ہو جایئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں تو ابوبکر داخل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں یا پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کئے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں، پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو چھوڑ آیا تھا کہ وضو کر کے مجھے آ ملے، سو میں نے دل میں کہا، اگر اللہ کو فلاں اپنا بھائی مراد تھا، کے ساتھ بھلائی منظور ہے تو اس کو لے آئے گا، اچانک ایک انسان دروازہ ہلا رہا تھا تو میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا، عمر بن خطاب ہوں تو میں نے کہا، ذرا ٹھہریے، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ کو سلام کیا اور عرض کی، یہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”اسے اجازت دیجئے اور جنت کی بشارت سنایئے، سو میں عمر کے پاس آیا اور کہا، آپ کو اجازت مل گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے جنت کی خوش خبری دیتے ہی تو وہ داخل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں، پھر میں واپس آ گیا اور بیٹھ گیا، چنانچہ میں نے دل میں کہا، اگر اللہ کو فلاں کے ساتھ بھلائی منظور ہے، مراد اپنا بھائی تھا، اسے لے آئے گا، سو ایک آدمی آیا اور دروازے کو ہلایا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہوں، میں نے کہا، ذرا توقف کیجئے اور میں نے آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ”اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت، ایک آزمائش سے دوچار ہونے کی صورت میں دو۔“ میں ان کے پاس آیا اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ایک آزمائش سے دوچار ہونے کی صورت میں جنت کی بشارت سناتے ہیں۔“ وہ داخل ہو گئے اور دیکھا، منڈیر کی ایک جانب بھر چکی ہے تو وہ دوسری جانب ان کے سامنے بیٹھ گئے، شریک کہتے ہیں، سعید بن المسیب نے کہا، میں نے اس کی تعبیر قبروں کی تفریق لگائی۔

مفردات الحدیث ❀ ❶ وَجَّهَ هٰهنا: اس طرف کا رخ کر لیا۔ ❷ تَوَسَّطَ قُفَّهَا: منڈیر کے درمیان بیٹھ

گئے۔ ③ دَلَّاهُمَا: ادلیٰ کے معنی میں ہے، دونوں کو لٹکا لیا۔ ④ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رسول الله. حضرت ابو موسیٰ اشعری، رسول اللہ ﷺ کو باغ میں داخل ہوتے جا ملے تو آپ نے انہیں دروازہ پر بیٹھنے کا حکم دیا، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ ⑤ أَمَرَ بِحِفْظِ الباب: آپ نے اسے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا، اس سے آپ کا مقصد یکسوئی سے قضائے حاجت سے فراغت حاصل کرنا تھا، جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے اور ابو موسیٰ آپ کے پاس آ گئے تو پھر اپنی مرضی سے واپس جا کر دربان بن بیٹھے، اس لیے بعض روایات میں ہے۔ ⑥ ولَمْ يأمُرْني: آپ نے مجھے حکم نہیں دیا تھا۔ ⑦ عَلىٰ رِسْلِكَ: ذرا ٹھہریے، کچھ توقف کیجئے۔ ⑧ دَلّى رِجْلَيْهِ فِي البئر: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا لیں تا کہ آپ اسی حالت میں بیٹھے رہیں، اگر وہ اپنے پاؤں نہ لٹکاتے تو شاید آپ اس حالت میں رہنا گوارا نہ فرماتے۔ ⑨ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلانٍ خَيْراً: اگر اللہ کو فلاں کی بھلائی منظور ہوگی اور ابو موسیٰ اشعری نے، جب یہ دیکھا کہ آپ حاضری کی اجازت طلب کرنے والے کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں تو ان کے دل میں یہ تمنا اور خواہش پیدا ہوئی کہ ان کا بھائی بھی آ جائے، تا کہ اسے بھی یہ سعادت و بشارت حاصل ہو سکے۔ ⑩ مَعَ بَلْوىٰ تُصِيبُهُ: ان کو مصائب سے گزرنا پڑے گا، اس میں ان مصائب اور مشکلات کی طرف اشارہ ہے، جن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت کے آخری سالوں میں گزرنا پڑا اور آخر مظلوم شہید ٹھہرے، جیسا کہ ایک دوسری روایت میں آپ نے حضرت عثمان کے گزرنے پر فرمایا تھا، يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا يَوْمَئِذٍ ظُلْمًا: اس فتنہ میں یہ ظلماً شہید ہوں گے۔ (تکملہ ج ۵ ص ۱۰۰)۔ ⑪ جَلَسَ وُجَاهَهُمْ: ان کے سامنے بیٹھ گئے، یعنی رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جگہ نہ ملی، اس سے حضرت سعید بن المسیب نے یہ بات کہی کہ ان تینوں کی قبریں اکٹھی ہوئیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو الگ دفن کیا گیا۔

[6215] ٦٢-(. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

[6215]۔ حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ارادہ سے گھر سے نکلا تو مجھے معلوم ہوا،

[6215] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٦٤)

آپ باغات کی طرف نکل گئے ہیں تو میں نے آپ کا پیچھا کیا، سو میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ ایک باغ میں داخل ہو کر اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے ہیں اور اپنی پنڈلیاں ننگی کر کے انھیں کنویں میں لٹکا لیا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں حضرت سعید کا قبروں کی تعبیر والا قول بیان نہیں کیا گیا۔

مفردات الحدیث ✽ **سَلَكَ فِي الْأَمْوَال: باغوں کی راہ لی ہے، باغات کے پھل چونکہ ذریعہ آمدن ہیں، اس لیے باغ کو مال سے تعبیر کر دیا گیا ہے، اس بنا پر اونٹوں کو مال کہہ دیا جاتا تھا۔**

[6216] (. . .) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

[6216]۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن کسی ضرورت کے لیے مدینہ کے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے چل نکلا، آگے سلیمان بن بلال کی مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے اور اس میں سعید بن المسیب کا قول ہے، میں نے اس کی تعبیر ان کی قبریں لگائی، ان تینوں کی قبریں یہاں اکٹھی ہیں اور عثمان الگ ہیں۔

۴......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

باب ٤: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6217] ۳۰۔(٢٤٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا

[6216] تقدم تخريجه برقم (٦١٦٤)

[6217] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب (٢١) برقم (٣٧٣١) انظر (التحفة) برقم (٣٨٥٨)

سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا

[6217] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم میرے لیے ایسے ہو، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے، مگر یہ بات ہے، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' حضرت سعید کہتے ہیں، یہ روایت میں نے عامر بن سعد سے سنی تھی، اس لیے میں نے چاہا کہ یہ روایت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روبرو سن لوں، سو میری ملاقات حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں، عامر کی حدیث سنائی، انہوں نے کہا، میں نے یہ سنی ہے، پھر میں نے کہا، کیا آپ نے سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور کہا، ہاں، اگر نہ سنی ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں۔

مفردات الحدیث ❶ **أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسَىٰ:** تیرا میرے ساتھ وہی مقام ہے، جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کے لیے نکلے تو پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا، جیسا کہ آپ غزوات کے لیے جاتے وقت کسی نہ کسی کو خلیفہ بنا کر جاتے تھے اور آپ نے حضرت علی کو یہاں صرف اپنے اہل وعیال کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑا تھا، مدینہ کا گورنر کسی اور کو بنایا تھا، اس لیے منافقوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کی، تو وہ آپ کے پیچھے روانہ ہو گئے اور راستہ میں جا ملے تو آپ نے انہیں یہ الفاظ فرما کر واپس مدینہ بھیج دیا کہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ مجھ سے تمہیں وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی اور ظاہر ہے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ اس وقت تک کے لیے تھے، جب وہ طور پر گئے تھے، گویا وہ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں خلیفہ بنے، ان کی وفات کے بعد جانشین نہیں بنے، کیونکہ وہ تو موسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے، اس لیے شیعی فرقوں کا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا باطل ہے کہ آپ کے بعد خلافت حضرت علی کا حق تھا، جو نعوذ باللہ صحابہ نے غصب کر کے دوسروں کو خلیفہ بنا دیا۔ ❷ **إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي:** مگر واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، آپ نے یہ تصریح اس لیے فرمائی، تاکہ ہارون سے تشبیہ دینے سے کوئی اس وہم کا شکار نہ ہو جائے کہ حضرت علی بھی نبی ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا امکان باقی نہ رہا۔ ❸ **فَاسْتَكَّتَا:** وہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

[6218] ۳۱۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاص

[6218] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة تبوك برقم (٤٤١٦) انظر (التحفة) برقم (٣٩٣١)

عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ ((اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

[6218]۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں اپنے پیچھے چھوڑا تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو نسبت ہارون کو موسیٰ سے تھی، ہاں یہ بات ہے، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

[6219] (. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6219]۔یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

[6220] ٣٢۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)) وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهِ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِي))

[6219] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦١٦٨)

[6220] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: (٢١) برقم (٣٧٢٤) انظر (التحفة) برقم (٣٨٧٢)

[6220] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے عامر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو امیر مقرر کیا تو پوچھا، تمہیں ابوتراب کو خطا کار قرار دینے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، جب تک مجھے دو تین باتیں یاد ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمائی تھیں تو میں ان کو ہرگز تنقید کا نشانہ نہیں بناؤں گا، ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جبکہ انہیں کسی غزوہ میں اپنے پیچھے چھوڑ رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ تم اس مقام پر ہو جس پر ہارون، موسیٰ کے تھے، مگر یہ بات ہے، میری بعد نبوت نہیں ہے۔'' اور میں نے آپ کو خیبر کے دن یہ فرماتے سنا، ''میں جھنڈا اس آدمی کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' حضرت سعد کہتے ہیں، سو ہم نے اس کے لیے اپنے آپ کو نمایاں کیا، سو آپ نے فرمایا، ''میرے پاس علی کو بلاؤ۔'' تو انہیں لایا گیا، جبکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں جب لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کے حوالہ کر دیا تو اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح بخشی اور جب یہ آیت اتری، ''فرما دیجیے، آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو لاؤ۔'' (آل عمران، نمبر ۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل ہیں۔''

مفردات الحدیث ❶ تَطَاوَلْنَا: ہم بلند ہوئے، گردنیں اٹھائیں، تمنا اور آرزو کی، مقصد یہ ہے کہ ہم آپ کے سامنے نمایاں ہوئے، تاکہ آپ کی نظر ہم پر پڑ جائے اور یہ سعادت ہمیں حاصل ہو جائے۔ ❷ أَرْمَدُ: آشوب چشم والا، اس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ❸ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ: اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں، میرے اہل بیت ہیں، اصولی رو سے انسان کا اہل بیت اس کی بیوی ہے، اس لیے آپ کا اہل بیت آپ کی ازواج مطہرات ہیں اور عرف ولغت کی رو سے، اس کا اطلاق بیوی پر ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں، حضرت ابراہیم کی بیوی کو اہل بیت سے خطاب کیا گیا ہے، دوسرا کوئی بالطبع اور ثانوی طور پر اس میں داخل ہو سکتا ہے اور آپ کی دعا کے نتیجہ میں جیسا کہ ترمذی شریف کی روایت ہے، مذکورہ افراد بھی اہل بیت میں داخل ہیں۔

فائدہ :......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَاتُرَاب؟ ابوتراب پر تنقید وتبصرہ اور ان کے موقف کی تغلیط کرنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے، سبّ کا لفظ جس طرح گالی گلوچ اور بدکلامی کے لیے آتا ہے، اس طرح کسی غلط کام کرنے والے کو روکنے ٹوکنے اور اس کو سرزنش وتوبیخ کرنے کے لیے بھی آتا ہے، جیسا کہ غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب آپ نے راستہ میں صحابہ کرام کو فرمایا کہ کل کافی دن چڑھے تم

تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے تو پہنچنے کے بعد اس سے کوئی انسان پانی نہ پیے، لیکن دو آدمیوں نے پانی پی لیا تو آپ نے ان کی اس حرکت کی تغلیط کی اور ان پر نقد و تبصرہ فرمایا، اس کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے کہ فسبّهما النبی ﷺ، اسی طرح آگے امام نووی نے باب باندھا ہے، مَنْ لَعَنَهُ النبی ﷺ، جس پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے یا سبّ کیا ہے، اس کے تحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے کسی مسئلہ پر آپ سے گفتگو کی، جس سے آپ ناراض ہو گئے اور غصہ میں ان کو لَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا، ان پر لعنت بھیجی اور ان پر تنقید و تبصرہ فرمایا، ان کو سرزنش و توبیخ فرمائی، اس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فعل اور رائے کو غلط قرار دے کر، ان پر تنقید و تبصرہ کیوں نہیں کرتے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، جو ان فضائل اور خوبیوں کا حامل ہے، میں اس پر تنقید و تبصرہ نہیں کر سکتا اور ان کی رائے اور موقف کو ہدف تنقید نہیں بنا سکتا اور ان پر طعن و ملامت نہیں کر سکتا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کو سب و شتم اور گالی گلوچ کس طرح کر وا سکتے ہیں، جبکہ وہ ان کے فضائل و کمالات کے معترف ہیں، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی موت پر روئے، ان کی بیوی نے پوچھا، اس سے جنگ بھی کرتے ہو اور روتے بھی ہو؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، تم پر افسوس، تمہیں معلوم نہیں ہے کہ لوگ کس قدر، علم، فقہ اور فضل سے محروم ہو گئے ہیں، (البدایة والنهایة ج ۸ ص ۱۳) اور جب ضرار الصدائی نے حضرت معاویہ کے روبرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کیے، تو حضرت معاویہ رو پڑے اور کہنے لگے، رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا الحَسن، كان والله كذالك: اللہ تعالیٰ ابوالحسن پر رحمت فرمائے، وہ انہیں خوبیوں اور صفات کے حامل تھے، (الاستیعاب لابن عبدالبر ج ۳ ص ۴۳-۴۴)

[6221] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى))

[6221]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہو، جیسی ہارون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔''

[6221] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (۳۷۰۶) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱۱۵) انظر (التحفة) برقم (۳۸۴۰)

[6222] ۳۳۔(۲۴۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ ((وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ)) قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ ((قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))

[6222]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائے گا۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے صرف اسی دن امارت سے محبت کی اور اس کی خاطر اپنے کو نمایاں کیا، یعنی اس کی خواہش کی کہ آپ مجھے دیکھ لیں، اس امید پر کہ آپ مجھے اس کی دعوت دیں، سو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب کو طلب کیا اور جھنڈا اسے عطا فرمایا اور فرمایا: ''چلیے۔'' ادھر ادھر توجہ نہ کیجیے، حتیٰ کہ اللہ تمہیں فتح عنایت فرمائے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ مسافت چلے، پھر ٹھہر گئے اور مڑ کر نہیں دیکھا، بلند آواز سے کہا، اے اللہ کے رسول! میں لوگوں سے کس بنیاد پر لڑوں؟ آپ نے فرمایا: ''ان سے لڑتے رہو، حتیٰ کہ وہ شہادت دیں، اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں'' جب وہ اس کا اعتراف کر لیں گے تو انہوں نے تجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے، الا یہ کہ اس کلمہ کا حق ہو (پھر ان کے جان و مال محفوظ نہیں) اور ان کا محاسبہ اللہ کا کام ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ تَسَاوَرْتُ لها: میں نے اس کے لیے اپنی گردن بلند کی، اللہ رسول کی محبت کی تصدیق اور فتح کی بشارت کی بنیاد پر امارت کے ملنے کی خواہش اور تمنا کی۔

[6223] ۳۴۔(۲۴۰۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ حدثنی

[6222] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۷٤)

[6223] طريق قتيبة بن سعيد عن عبدالعزيز اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير ←

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((**لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ**)) قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ ((**انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ**))

[6223]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا، جس کے ہاتھوں اللہ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے۔'' تو لوگ رات بھر اس مسئلہ پر گفتگو کرتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا تو جب صبح ہوئی، لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، ان میں سے ہر ایک امیدوار تھا کہ جھنڈا اسے عنایت کیا جائے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہے؟'' صحابہ کرام نے رضی اللہ عنہم کہا، ایک اے اللہ کے رسول، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ نے فرمایا، اس کی طرف پیغام بھیجو یا لوگوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں، حتیٰ کہ گویا کہ انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی، آپ نے انہیں جھنڈا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں ان سے اس وقت تک لڑوں یہاں تک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں، یعنی مسلمان ہو جائیں تو آپ نے فرمایا، ''آرام سے چلتے رہو، حتیٰ کہ ان کے میدان میں جا اترو، پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں بتاؤ، ان پر اللہ کے کون سے حقوق واجب ہیں، سو اللہ کی قسم، اگر اللہ آپ کے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت بخش دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

← باب دعاء النبی ﷺ الناس الی الاسلام والنبوة وان لا یتخذ بعضهم بعضا اربابا من دون الله برقم (٢٩٤٢) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی ابی الحسن رضی الله عنه برقم (٣٧٠١) وبرقم (٤٧١٣) وطریق قتیبة بن سعید عن یعقوب اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: فضل من اسلم علی یدیه رجل برقم (٣٠٠٩) وفی المغازی باب: غزوة خیبر برقم (٤٢١٠) انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٧)

مفردات الحدیث ❶ يَدُوكُونَ: وہ گفتگو اور بات چیت کرتے رہے، اس مسئلہ میں مشغول رہے۔

❷ أنفذ عَلَى رِسْلك: اپنی چال چلتے رہو۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی انسان کو ہدایت اور ایمان پر لے آنا، انسان کے لیے دنیا کی ہر قیمتی متاع سے زیادہ بہتر ہے، کیونکہ عربوں کے ہاں سرخ اونٹ نفیس ترین مال متصور ہوتے تھے۔

[6224] ٣٥-(٢٤٠٧)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

[6224]۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں نبی اکرم ﷺ سے آشوب چشم کی بنا پر پیچھے رہ گئے تھے، انہوں نے دل میں کہا، میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں؟ تو حضرت علی نکل پڑے اور نبی اکرم ﷺ کو جا ملے تو جب اس صبح کی شام آئی، جس میں اللہ نے فتح عنایت فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جھنڈا دوں گا یا کل جھنڈا وہ آدمی پکڑے گا، جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا فرمایا: ''وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں فتح بخشے گا۔'' تو ہم اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں، حالانکہ ہم ان کی آمد کی امید نہیں رکھتے تھے، صحابہ کرام نے کہا، یہ حضرت علی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا ان کو عنایت فرمایا اور اللہ نے ان کو فتح دی۔''

فائدہ:......ان حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کی اللہ اور اس کے رسول سے محبت اور اللہ اور اس کے رسول کی ان سے محبت کی تصدیق فرمائی ہے، جو ان کے لیے انتہائی سعادت اور ان کے کمال ایمان کی بین دلیل ہے اور پھر ان کے ہاتھوں خیبر کے غیر معمولی قلعہ کی فتح کی بشارت دی ہے، جو ان کی اللہ کے ہاں قبولیت کی علامت ہے، لیکن ان جزوی فضائل سے پہلے تین خلفاء پر برتری ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ ان کی برتری صریح اور واضح دلائل سے ثابت ہے۔

[6224] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: ما قيل في لواء النبي ﷺ برقم (٢٩٧٥) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (٣٧٠٢) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٠٩) وبرقم (٤٥٤٣)

[6225] ٣٦-(٢٤٠٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ

[6225]۔ حضرت یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے، انہیں حصین نے کہا، اے زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کی باتیں سنی ہیں اور آپ کے ساتھ غزوات میں حصہ لیا ہے، آپ کی اقتداء میں نمازیں پڑھی ہیں، اے زید! آپ کو خیر کثیر ملی ہے، اے زید! ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث سنائیں، انہوں نے کہا، اے بھتیجے! اللہ کی قسم! میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا دور پرانا ہو گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے میں جو باتیں یاد کرتا تھا، ان میں سے بعض کو بھول گیا ہوں تو میں تمہیں جو سنا سکوں قبول کر لینا اور جو بیان نہ کر سکوں تو مجھے ان کے بیان پر مجبور نہ کرنا، پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ ایک دن خم نامی چشمہ پر ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے تو آپ نے اللہ کی حمد وثناء

[6225] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

بیان کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''حمد وثناء کے بعد، اے لوگو! سنو! میں بس ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا ایلچی (موت کا فرشتہ) میرے پاس آ جائے اور میں اس کو لبیک کہوں، میں تم میں دو بڑی رحم اور عظمت والی چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان میں پہلی اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور روشنی ہے، سو اللہ کی کتاب کی پابندی کرنا اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔'' تو آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے پر آمادہ کیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''اور میرا خاندان میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں'' تو حصین نے ان سے پوچھا، آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ اے زید! کیا آپ کی بیویاں، آپ کے اہل بیت میں داخل نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کی بیویاں، آپ کا اہل بیت ہیں، لیکن (یہاں) آپ کے اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں، جو آپ کے بعد صدقہ سے محروم ہو گئے ہیں، حصین نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ جواب دیا، وہ حضرت علی کی اولاد، عقیل کی اولاد، جعفر کی اولاد اور عباس کی اولاد ہیں، حصین نے پوچھا، یہ سب صدقہ سے محروم ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔

[6226] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّان حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ

[6226]۔ امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ایک اور استاد سے بیان کی۔

[6227] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ))

[6227]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ''اللہ کی کتاب، اس میں ہدایت اور روشنی ہے، جس نے اس کی مضبوطی سے تھاما اور اس پر عمل کیا، وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جو اس سے چوک گیا، وہ گمراہ ہو گیا۔''

[6226] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)
[6227] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

[6228] ۳۷۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَايْمُ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ

[6228]۔ یزید بن حیان بیان کرتے ہیں، ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا، آپ نے بہت بھلائی دیکھی ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کی اقتدا میں نمازیں پڑھی ہیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ''خبردار! میں تم میں دو اہم اور وزن دار چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے، جو اللہ کا عہد و پیمان ہے، جو اس کی پیروی کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اسے چھوڑے گا، وہ گمراہ ہوگا۔'' اور اس حدیث میں یہ بھی ہے، ہم نے پوچھا، آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ آپ کی بیویاں؟ جواب دیا، نہیں، اللہ کی قسم! عورت (بیوی) انسان کے ساتھ ایک عرصہ تک رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنے خاندان کی طرف لوٹ جاتی ہے، اس کے اہل بیت اس کا خاندان ہے اور اس کے وہ عصبات ہیں جو آپ کے بعد صدقہ سے محروم ہو گئے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ ثَقَلَيْن: دو اہم اور وزن دار چیزیں، عرب، ہر نفیس اور قیمتی چیز کو ثقل سے تعبیر کرتے ہیں، ❷ حَبْلُ اللّٰه: اللہ کا عہد و پیمان، کیونکہ جس طرح رسی دو چیزوں میں ربط و تعلق پیدا کرتی ہے، عہد و پیمان بھی دو فریقوں میں ربط و تعلق پیدا کرتا ہے۔ ❸ العَصْر من الدهر: زمانہ کا ایک حصہ یا ایک مدت و عرصہ۔

فائدہ: أَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: یہ بات آپ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم میں فرمائی، اوّلهما یا احدهما كتاب الله: ان میں سے پہلی یا ایک کتاب اللہ ہے، جس کا مقام و مرتبہ اور حق یہ ہے کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے اور وہ اللہ کا عہد و پیمان ہے، اس لیے اس پر عمل پیرا ہونا اور اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا ضروری ہے، کیونکہ اس کی پیروی کرنا ہی ہدایت کا راستہ ہے، اس کو چھوڑ دینا ضلالت و گمراہی ہے اور کتاب اللہ

[6228] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

میں آپ کی سنت بھی داخل ہے، کیونکہ اس کے بغیر کتاب اللہ کو سمجھنا ممکن نہیں اور وہ اس کا بیان ہے اور مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

((یَاأَیُّهَا النَّاسُ إِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیکُمْ مَا إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَداً، کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِیِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم))

''اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے، کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔''

اس کے ہم معنی اور روایات بھی موجود ہیں، جس سے ثابت ہوا، دین کی اساس و بنیاد، کتاب اللہ اور سنت رسول ہے، جن کے ساتھ تمسک کرنے اور عمل کرنے کے ہم پابند ہیں، ان کے سوا کوئی چیز دین کی اساس نہیں بن سکتی، دوسری چیز کے بارے میں فرمایا: ((أُذَکِّرُکُم اللّٰهَ فِیْ أَهْلِ بَیْتِیْ)) میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد کراتا ہوں، یعنی ان کا احترام وتکریم کرنا، ان کے مقام ومرتبہ کا لحاظ رکھنا، لیکن تمسک اور اطاعت کی حقدار صرف کتاب اللہ ہے، اس کے مقابلہ میں کسی کی بات بھی قابل قبول نہیں ہے، احترام وتکریم اور ان سے محبت وعقیدت کا یہ معنی نہیں، ان کی ہر بات آنکھ بند کر کے مان لو اور یہ حیثیت صرف کتاب اللہ کی ہے۔

نِسَاءُهُ مِنْ أَهْلِ بَیْتِهِ: اس کی بیویاں، اس کا اہل بیت ہیں، لیکن آگے روایت آ رہی ہے کہ اس کی بیویاں اس کا اہل بیت نہیں ہے، یہ دونوں جواب حضرت زید نے دیئے ہیں، جس کا یہ مطلب ہوا، ان کے نزدیک عرف ولغت اور قرآن کی رو سے تو بیویاں اہل بیت ہیں، لیکن اس خطبہ میں وہ مراد نہیں ہے، یہاں مراد آپ کا خاندان اور کنبہ ہے اور یہ صرف آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس کے لوگ ہیں، یہاں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اصل کی تخصیص اور تحدید کر دی، حالانکہ اصل منبع اور سرچشمہ کو کہتے ہیں، اس کی رو سے تمام بنو ہاشم اس کا مصداق ہونا چاہیے اور عَصَبَات، باپ کی طرف سے رشتہ داروں کو کہتے ہیں، اس میں آپ کے باپ کے تمام بھائی اور ان کی اولاد آنی چاہیے، نیز یہاں بیویوں کو نکالنے کے لیے جو دلیل دی ہے کہ اگر ان کو طلاق ہو جائے تو وہ اپنے خاندان کی طرف لوٹتی ہیں، لہذا وہ اہل بیت نہیں، صرف یہی نہیں کہ یہ بات، عرف، لغت اور قرآن کے خلاف ہے، اپنی جگہ بھی محل نظر ہے، کیونکہ بیوی کو جب طلاق مل گئی، تب وہ اہل بیت نہیں ہو گی، بیوی ہونے کی صورت میں تو وہی اہل بیت ہے، اس لیے انسان کی بیٹی، اپنے خاوند کے گھر رہتی ہے اور بیٹا اپنا الگ گھر بسا لیتا ہے، آخری دم تک کی رفیقہ حیات تو بیوی ہے، اسی خاوند کے ساتھ رہتی ہے، کوئی بیٹا یا بیٹی تو آخری دم تک ساتھ نہیں رہتا، نیز آپ کی بیویوں کو تو ایک اور امتیاز اور خصوصیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کو طلاق دینے سے منع کر دیا اور آپ کے بعد ان کو آگے نکاح کرنے سے منع کر دیا، اس لیے ان کو اہل بیت سے کیسے نکالا جا سکتا

ہے، جبکہ ان کو آپ کے بعد ان کے گھروں سے نہیں نکالا جا سکتا تھا۔ نیز قرآن مجید میں ان کو اہل بیت قرار دیا گیا ہے اور قرآن ہی اصل دلیل اور حجت ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

[6229] ۳۸۔(۲۴۰۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ)) فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ ((انْظُرْ أَيْنَ)) هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ((قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ))

[6229]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان کے خاندن کا ایک آدمی مدینہ کا گورنر مقرر کیا گیا، اس نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے کا حکم دیا، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو اس نے انہیں کہا، اگر یہ نہیں مانتے ہو تو یوں کہو، ابوتراب پر اللہ کی لعنت تو حضرت سہل نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کے نام سے زیادہ محبوب کوئی نام نہیں تھا اور جب انہیں اس سے پکارا جاتا تھا تو وہ اس سے بہت خوش ہوتے تھے تو اس گورنر نے کہا، ہم کو ان کی اس قصہ کی خبر دیجئے، ان کا نام ابوتراب کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو آپ نے حضرت علی کو گھر میں نہ پایا، چنانچہ آپ نے پوچھا، ''تیرا چچا زاد کہاں ہے؟'' انہوں نے جواب دیا، میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہوئی تو وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں قیلولہ نہیں کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: ''دیکھو، وہ کہاں ہے؟'' اس نے آ کر بتایا، اے اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سوئے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے،

[6229] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: نوم الرجال في المسجد برقم (٤٤١) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (٣٧٠٣) وفي الاستئذان باب: القائلة في المسجد برقم (٦٢٨٠) انظر (التحفة) برقم (٤٧١٤)

جبکہ وہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کی ایک جانب سے ان کی چادر گر چکی تھی اور انہیں مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ، ان سے مٹی صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، اے ابوتراب اٹھو، اٹھو، اے ابوتراب۔''

فائدہ ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب انسان پر عصبیت اور تعصب سوار ہو جائے تو وہ کس سطح پر اتر آتا ہے، بنوامیہ کے بعض افراد شدت وعصبیت کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پسند نہیں کرتے، لیکن حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے گورنر کی بات نہیں مانی، جس سے ثابت ہوا، صحابہ کرام حکمرانوں کی غلط بات ان کے سامنے رد کر دیتے تھے، نیز اس دور کے حکمران اپنی بات ڈنڈے کے زور سے نہیں منواتے، اس لیے جب حضرت سہل نے بتایا کہ حضرت علی کو ابوتراب ہی کے نام سے مسرت وفرحت ہوتی تھی تو اس نے اس نام کا پس منظر معلوم کرنے کی خواہش کی اور اس واقعہ سے کوئی غلط مطلب اخذ نہیں کیا۔

أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ: عربی محاورہ کے مطابق، باپ کے رشتہ دار کو ابن العم سے تعبیر کیا گیا ہے، وگرنہ وہ حضور کے چچا زاد تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد نہ تھے، چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک پہلو پر مٹی لگی ہوئی، اس لیے آپ نے پیار و محبت سے ان کو مانوس کرنے کے لیے ابوتراب کے الفاظ سے پکارا۔

٥...... بَاب: فِيْ فَضْلِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ

باب ٥: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت و کمال

[6230] ٣٩-(٢٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ

[6230] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک رات جاگتے رہے، چنانچہ فرمایا: ''اے کاش، میرے ساتھیوں سے کوئی باصلاحیت آدمی آج رات میری حفاظت کرتا، اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے کہا، سعد بن ابی وقاص ہوں، اے اللہ کے رسول! تو آپ

[6230] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحراسة في سبيل الله برقم (٢٨٨٥) وفي التمني باب: قوله ﷺ ليست كذا وكذا) برقم (٧٢٣١) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب سعد بن ابي وقاص رضى الله عنه برقم (٣٧٥٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٢٥)

کی پہرہ داری کے لیے آیا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔''

مفردات الحديث ❶ أرِقَ: جاگتے یا بیدار رہے۔ ❷ يَحْرُسُنِي: میرا پہرہ دے، حفاظت کرے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو حزم و احتیاط اختیار کرنا چاہیے اور دشمن سے چوکنا رہنا چاہیے اور اس کے لیے اسباب و وسائل اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے اور خطرات کی صورت میں اپنے حکمرانوں کی حفاظت کا لوگوں کو بندوبست کرنا چاہیے اور اس سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی آپ سے محبت وعقیدت اور آپ کی حفاظت کا جذبہ بھی معلوم ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ آپ کے فرمان رَجُلاً صالحا کا مصداق بنے ہیں، لیکن یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کرنے کا ابھی تک مژدہ نہیں سنایا تھا، جب یہ آیت اتری کہ اللہ آپ کی لوگوں سے حفاظت فرمائے گا تو پھر آپ کو کسی ظاہری پہرہ داری کی ضرورت نہ رہی۔

[6231] ٤٠ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا جَآءَ بِكَ)) قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا

[6231]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے پر ایک رات جاگتے رہے، چنانچہ فرمایا: ''اے کاش! میرے ساتھیوں میں سے کوئی باصلاحیت آدمی آج رات میرا پہرہ دیتا۔'' اور ہم ابھی اس گفتگو یا حال میں تھے، ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو آپ نے پوچھا، ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے کہا، سعد بن ابی وقاص ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا، ''کیوں آئے ہو؟'' انہوں نے کہا، میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خوف پیدا ہوا (کہ دشمن نقصان نہ پہنچائے) اس لیے میں آپ کی حفاظت کے لیے آیا ہوں تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی، پھر سو گئے، ابن رمح کی روایت میں ہے، قل کی جگہ قلنا ہے، ہم نے پوچھا۔

مفردات الحديث خَشْخَشَة السلاح: ہتھیاروں کے باہمی ٹکراؤ کی آواز، ان سے پیدا ہونے والی جھنکار۔

[6231] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٠)

[6232] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

[6232]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک رات بیدار رہے، آگے پہلی روایت کی طرح ہے۔

[6233] ٤١-(٢٤١١) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ ((لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

[6233]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا، آپ انہیں احد کے دن فرما رہے تھے، ''تیر پھینکو، تم پر میرے باپ، ماں قربان۔''

[6234] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6234]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے والد کا نام مالک ہے اور کنیت ابو وقاص ہے اور غزوہ احد کے دن آپ نے یہ الفاظ صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمائے تھے اور غزوہ احزاب کے موقعہ پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمائے تھے، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ نہ چل سکا یا مراد صرف احد کا دن ہے، دوسرے دن مراد نہیں۔

[6232] تقدم تخريجه برقم (٦١٨٠)

[6233] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: المجن ومن يترس بترس صاحبه برقم (٢٩٠٥) وبرقم (٢٩٠٥) وفي المغازي باب: ﴿اذا همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٨) وبرقم (٤٠٥٩) وفي الادب باب: قول الرجل: فداك ابي وامي برقم (٦١٨٤) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه برقم (٣٧٥٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: فضل سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه برقم (١٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٠١٩٠)

[6234] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٣)

[6235] ٤٢ـ(٢٤١٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

[6235]۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اپنے والدین قربان فرمائے۔

[6236] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6236]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6237] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي)) قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى نَوَاجِذِهِ

[6237]۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے احد کے دن، ان کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا، سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مشرک آدمی نے مسلمانوں کو بھون ڈالا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تیر پھینکو'' تجھ پر میرا باپ اور میری ماں قربان۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اس کو تیر مارا، جس کی نوک یا پر نہ تھا تو میں نے اس کی پہلو یا پسلی کا نشانہ لیا، جس سے وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے نوکدار دانت دیکھ لیے۔

[6235] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: مناقب سعد بن ابی وقاص الزهری برقم (٣٧٢٥) وفی المغازی باب: ﴿اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا والله ولیهما وعلی الله فلیتوکل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٥) وبرقم (٤٠٥٦) وبرقم (٤٠٥٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی فداك ابی وامی برقم (٢٨٣٠) وفی المناقب باب: مناقب سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه برقم (٣٧٥٣) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه برقم (١٣٠) انظر (التحفة) برقم (٣٨٥٧)

[6236] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦١٨٥)

[6237] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٧٣)

مفردات الحدیث ❀ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ: اس نے مسلمانوں کو بھون ڈالا، ان کا قتل عام کیا اس لیے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا نشانہ لے کر، اس کو تیر مارا اور وہ چاروں شانے چت گر گیا تو آپ اس کے قتل و ذلت سے خوش ہو کر ہنس دیے، اس کی شرم گاہ کے کھل جانے پر نہیں، سب کے سامنے رسوا ہونے پر خوش ہوئے۔

[6238] ٤٣-(١٧٤٨)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي

مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَا تُكَلِّمَهُ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِي وَفِيهَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَاَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَاِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ ﷺ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ ((رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي اَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِّنْ خَمْرٍ قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِاَنْفِي فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

[6238] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في النفل برقم (٢٧٤٠) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الانفال برقم (٣٠٧٩) مختصرا برقم (٣٩٣٠)

عَزَّ وَجَلَّ فِي يَعْنِي نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

[6238]۔ حضرت مصعب اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ صورت حال یہ ہے کہ ان کے بارے میں قرآن مجید کی کئی آیات اتریں، وجہ یہ ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے قسم کھائی کہ جب تک وہ اپنے دین کا انکار نہیں کرتے، وہ کبھی بھی ان سے بولے گی نہیں اور نہ کھائے گی اور نہ پیے گی اور کہنے لگی، تمہارا دعویٰ ہے کہ اللہ نے تجھے تیرے والدین کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کی ہے اور میں تیری ماں ہوں اور میں تمہیں یہ حکم دیتی ہوں، وہ بیان کرتے ہیں، وہ تین دن اس حالت میں رہی حتیٰ کہ بھوک سے بے ہوش ہوگئی تو اس کا عمارہ نامی بیٹا اٹھا، اس نے اسے پانی پلایا تو وہ سعد کے خلاف بددعا کرنے لگی، چنانچہ اللہ عزوجل نے قرآن میں یہ آیت اتاری، ''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں اچھائی کی تلقین کی ہے، (عنکبوت، آیت ۸) اور اگر وہ تمہیں مجبور کریں یا تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے، جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا، البتہ دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ بھلائی کے ساتھ رفاقت رکھنا، (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۴۔۱۵)۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سا مال غنیمت ملا، سو اس میں ایک تلوار تھی، وہ میں نے لے لی اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یہ تلوار بطور انعام مجھے عنایت فرمائیں، کیونکہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کے کردار سے آپ آگاہ ہیں تو آپ نے فرمایا: ''جہاں سے لی ہے، وہیں لوٹا دو۔'' چنانچہ میں چل پڑا، حتیٰ کہ جب میں نے اس کو غنیمت کے جمع کرنے کی جگہ ڈالنا چاہا، میرے نفس نے مجھے ملامت کی، سو میں آپ کی طرف لوٹ آیا اور میں نے کہا آپ یہ مجھے عنایت فرمائیں تو آپ نے مجھے سخت آواز میں فرمایا، ''جہاں سے اسے لیا ہے، وہیں رکھ دو۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، سورہ انفال آیت نمبر ۱۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بیمار پڑ گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا، آپ میرے پاس تشریف لائے، چنانچہ میں نے کہا، مجھے اجازت دیجئے، میں اپنا مال جہاں چاہوں تقسیم کروں، آپ نے انکار فرمایا، میں نے کہا، آدھے کی اجازت دیجئے، آپ نے انکار فرمایا، میں نے کہا، ایک تہائی تو آپ خاموش ہوگئے تو بعد میں تہائی کی اجازت مل گئی، وہ بیان کرتے ہیں، میں انصار اور مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس آیا، انہوں نے کہا، آئیے، ہم تمہیں کھانا کھلائیں اور شراب پلائیں اور یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے تو میں ان کے ساتھ ایک باغ

میں آ گیا، حَش باغ کو کہتے ہیں، اچانک دیکھتا ہوں، ان کے پاس ایک اونٹ کا سر بھنا ہوا ہے اور شراب کی ایک مشک ہے، سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے ان کے ساتھ کھایا اور پیا، چنانچہ وہاں انصار اور مہاجروں کا ذکر چھیڑ دیا گیا، میں نے کہا، مہاجرین، انصار سے بہتر ہیں، سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک آدمی نے سر کے جبڑوں میں سے ایک پکڑ کر وہ مجھے مارا اور میری ناک زخمی کر دی، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر، آپ کو اس کی اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے میرے سبب، شراب کے بارے میں یہ آیت اتاری، ''بس، شراب، جوا، آستانے اور فال کے تیر محض ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ (مائدۃ آیت نمبر ۹۰)۔

[6239] ٤٤۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا اَرَادُوا اَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ اَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا

[6239]۔ حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بتایا، میرے بارے میں چار آیات اتری ہیں، آگے اوپر کی روایت کے ہم معنی روایت ہے، شعبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، جب وہ لوگ اسے (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کو) کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ڈنڈے سے کھولتے، پھر اس میں کھانا ڈال دیتے اور اس کی حدیث میں یہ بھی ہے، اسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مارا اور اسے پھاڑ دیا، اس لیے حضرت سعد کی ناک پھٹی ہوئی تھی۔

مفردات الحدیث ❶ **شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا**: وہ اس کے منہ میں ڈنڈا ڈال دیتے، تاکہ وہ اسے بند نہ کر سکے، پھر ❷ **اَوْجَرُوْهَا**: اس میں غذا ڈال دیتے، تاکہ وہ پیٹ میں چلی جائے۔ ❸ **فزر**: پھاڑنا، **مَفْزُوْرًا**: پھٹا ہوا۔

[6240] ٤٥۔(٢٤١٣)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ

[6239] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٨)
[6240] اخرجه ابن ماجه في الزهد باب: مجالسة الفقراء برقم (٤١٢٨) انظر (التحفة) برقم (٣٨٦٥)

عَنْ سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ وَلَا تَطْرُدْ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هَؤُلَاءِ

[6240] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت میرے بارے میں اتری، ''جولوگ اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں، ان کو دھتکاریئے نہیں۔ (الانعام آیت نمبر ۵۲)۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ آیت چھ آدمیوں کے بارے میں اتری، میں اور ابن مسعود بھی ان میں سے ہیں، مشرکوں نے آپ سے کہا تھا، آپ ان کو قریب کرتے ہیں۔

[6241] ٤٦۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

[6241] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ آدمی تھے تو مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ان لوگوں کو بھگا دیجئے، یہ ہمارے سامنے آنے کی جسارت نہ کریں، وہ کہتے ہیں، میں اور ابن مسعود تھے، ایک آدمی بنو ہذیل سے تھا، بلال تھے، دو اور آدمی تھے، میں ان کے نام نہیں لیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو اللہ کو منظور تھا آیا اور آپ نے خود کلامی کی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی، آپ ان لوگوں کو دور نہ ہٹایئے، جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے پکارتے ہیں۔ (انعام آیت نمبر ۵۲)

فائدہ:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں، ان کی خواہش پر، ان کے ایمان لانے کی امید پر یہ خیال آیا کہ ان سرداروں کی آمد پر ان کو مجلس سے اٹھا دیں، تا کہ ان سرداروں کے ذریعہ اسلام پھیلانے میں سہولت پیدا ہو جائے اور یہ لوگ تو کسی اور وقت بھی حاضر ہو سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی، اس لیے آپ کو مشرکوں کی ناز برداری سے روک دیا۔

[6241] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٩٠)

٦......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما

باب ٦: طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6242] ٤٧-(٢٤١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

[6242] - حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ان بعض دنوں میں، جن میں رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں سے جنگ لڑی، رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی بھی نہیں رہا تھا، یہ بات انہوں نے خود ابوعثمان کو بتائی۔

فائدہ: ...... جنگ احد میں جب تیر اندازوں کی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی تو آپ کے ہمراہ قریش میں سے صرف حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما تھے اور سات انصاری تھے، ساتوں انصاری آپ کی حفاظت کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے تو پھر یہ دونوں قریشی ہی رہ گئے اور یہ دونوں عرب کے ماہر ترین تیر انداز تھے، انہوں نے تیر مار مار کر مشرک حملہ آوروں کو دور رکھا اور آپ کی حفاظت کرتے ہوئے ہی، حضرت طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا اور آپ نے انہیں چلتا ہوا، شہید قرار دیا۔

[6243] ٤٨-(٢٤١٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ))

[6242] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: ذكر طلحة بن عبيدالله برقم (٣٧٢٢) وبرقم (٣٧٢٣) وفي المغازي باب: (اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون) برقم (٤٠٦٠ وبرقم ٤٠٦١) انظر (التحفة) برقم (٣٩٠٣)

[6243] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: هل يبعث الطليعة وحده برقم (٢٧٤٧) وفي باب السير وحده برقم (٢٩٩٧) وفي اخبار الآحاد باب: بعث النبي ﷺ لزبير طلعة وحده برقم (٧٢٦١) انظر (التحفة) برقم (٣٠٣١)

[6243] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خندق کے روز لوگوں کے ایک کام کے لیے دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں حاضر ہوں، آپ نے پھر دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے دعوت قبول کر لی، آپ نے پھر لوگوں کو دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے خصوصی مددگار ہوتے ہیں اور میرا حواری خصوصی معاون، زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

مفردات الحديث ٭ حَوَارِي: خالص سفید، یعنی مخلص ساتھی، خصوصی معاون۔

فائدہ:......غزوہ خندق کے موقع پر جب بنو قریظہ کی بدعہدی اور غداری کا آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کے لیے کسی کو بھیجنا چاہا، جب حضرت زبیر نے اس کے لیے، فوری طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر کسی اور کو پیش کش کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

[6244] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

[6244] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6245] ٤٩۔(٢٤١٦) حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ ((فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

[6244] طريق ابى كريب عن ابى اسامة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٨٧) وطريق ابى كريب واسحاق بن ابراهيم اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: فضل الطليعة برقم (٢٨٢٦) وفى المغازى باب غزوة الخندق برقم (٤١١٣) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: مناقب الزبير بن العوام رضى الله عنه برقم (٣٧٤٥) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٠٢١)

[6245] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل الصحابة باب: مناقب الزبير برقم (٣٧٢٠) ←

[6245]۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، خندق کے روز میں اور عمر بن ابی سلمہ عورتوں کے ساتھ تھے، حضرت حسان قلعہ میں تھے، کبھی وہ (عمر بن ابی سلمہ) میرے لیے جھک جاتے تو میں دیکھ لیتا اور کبھی میں ان کے لیے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتے، چنانچہ میں اپنے والد کو پہچان لیتا، جب وہ ہتھیار پہن کر، اپنے گھوڑے پر بنوقریظہ کی طرف جاتے، حضرت عبداللہ کہتے ہیں، میں نے اس کا ذکر اپنے باپ سے کیا تو انہوں نے کہا، اے میرے بیٹے! کیا تو نے مجھے دیکھ لیا تھا؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، ہاں، اللہ کی قسم! اس دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اپنے والدین قربان کیے، فرمایا: ''تجھ پر میرا باپ اور ماں قربان۔''

مفردات الحدیث ❶ اُطُم ج آطام: قلعہ، خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قلعہ میں جمع کر دیا تھا اور حضرت عبداللہ اس وقت صرف چار پانچ سال کے تھے۔ ❷ يُطَاطِئُ: وہ پشت جھکا لیتے، تاکہ ہم باری باری ایک دوسرے کی پشت پر کھڑے ہو کر قلعہ کی دیوار سے باہر نظر دوڑا لیں اور حضرت زبیر بنوقریظہ کا جائزہ لینے کے لیے وہاں سے دو تین دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر گزرے تھے۔

[6246] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ فِى الْاُطُمِ الَّذِى فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِى نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ فِى الْحَدِيثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِى حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

[6246]۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب غزوہ خندق پیش آیا، میں اور عمر بن ابی سلمہ اس قلعہ میں تھے، جس میں عورتیں تھیں، یعنی نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن یہاں ابن زبیر کا اپنے باپ سے سوال جواب، ہشام کی روایت میں داخل کر دیا گیا ہے، جبکہ مذکرہ بالا روایت میں، اس کو عبداللہ بن عروہ سے بیان کیا گیا تھا۔

[6247] ٥٠-(٢٤١٧) و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

← والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب الزبير بن العوام رضی الله عنه برقم (٣٧٤٣) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٢٣) انظر (التحفة) برقم (٣٦٢٢)

[6246] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦١٩٥)

[6247] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه برقم (٣٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٠)

أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَآءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِیٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))

[6247]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر کھڑے تھے، آپ کے ساتھ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے تو ایک چٹان نے حرکت کی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’پرسکون ہو جا، ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر بس، نبی، صدیق یا شہید ہی ہے۔‘‘ اِهْدَاء: أُسْكُن کے ہم معنی ہے، ساکن ہو جا، ٹھہر جا۔‘‘

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نبی تھے اور ابو بکر شہید اور باقی حضرات کی آپ نے شہادت کی پیشین گوئی فرمائی، اگلی روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بھی شہداء میں شمار کیا گیا ہے، کیونکہ وہ بھی ان لوگوں میں داخل ہیں، جن کے بارے میں آپ نے جنت کی گواہی دی ہے۔

[6248] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِی أُوَيْسٍ حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَآءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْكُنْ حِرَآءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِیٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم

[6248]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حراء پہاڑ پر کھڑے تھے تو اس نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حراء، ٹھہر جا، کیونکہ تم پر صرف نبی یا صدیق یا شہید ہے۔‘‘ اور اس پر نبی کریم ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

[6249] ۵۱۔(۲۴۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِی عَائِشَةُ أَبَوَاكَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

[6248] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷٦۵)

[6249] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۱۱) وبرقم (۱۷۰۸۵)

[6249] ۔ ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تیرے باپ نانا، اللہ کی قسم، ان لوگوں میں سے ہیں، جنھوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور رسول کی بات کو مانا۔"

[6250] (. . .) وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ

[6250] ۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ابواک سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد، ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔

[6251] ۵۲۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ اَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

[6251] ۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا، تیرا باپ، نانا، ان لوگوں میں داخل تھے، جنھوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے حکم کو قبول کیا۔

فائدہ :......غزوہ احد میں جب مسلمان زخموں سے چور تھے، آپ نے ۴ شوال بروز ہفتہ، دشمن کے تعاقب کا حکم دیا اور فرمایا، صرف وہی لوگ جائیں گے، جو معرکہ احد میں موجود تھے، مسلمان زخموں سے چور اور غم سے نڈھال اور اندیشہ خوف سے دوچار تھے، لیکن سب نے بلاتردد سر اطاعت خم کر دیا اور مشرکین مکہ کے تعاقب میں نکلے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے، الرحیق المختوم، غزوہ حمراء الاسد)

۷......بَاب: فَضَائِلِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

باب ۷: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6252] ۵۳۔(۲۴۱۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ

[6250] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۳۸)

[6251] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۶۳)

[6252] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب ابی عبیدة بن الجراح رضی الله عنه برقم (۳۷۴٤) وفی المغازی باب: قصة اهل نجران برقم (٤۳۸۲) وفی اخبار الآحاد باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصوم والفرائض والاحکام برقم (۷۲۵۵) انظر (التحفة) برقم (۹٤۸)

قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))

[6252] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ہر امت میں ایک امین ہے اور ہمارا امین، اے امت، ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

فائدہ ......آپ کے ساتھیوں میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانی مکارم اخلاق ودیعت فرمائے تھے، لیکن بعض صفات میں بعض کو خصوصی امتیاز حاصل تھا، حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح صفت امانت میں ممتاز تھے، لیکن کسی ایک وصف میں امتیاز سے کلی طور پر برتری حاصل نہیں ہوتی، اس میں مجموعی صفات کا لحاظ ہوتا ہے، جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سب پر فائق تھے۔

[6253] ٥٤۔(. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ ((هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ))

[6253] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل یمن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، ہمارے ساتھ کوئی آدمی بھیجئے، جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

[6254] ٥٥۔(٢٤٢٠)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَآءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِينًا فَقَالَ ((لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ))قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

[6253] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦١)

[6254] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب ابی عبيدة بن الجراح رضی الله عنه برقم (٣٧٤٥) وفی المغازی باب: قصة اهل نجران برقم (٤٣٨٠) وبرقم (٤٣٨١) وفی اخبار الآحاد باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٤) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابی وابی عبيدة بن الجراح رضی الله عنهم برقم (٣٧٩٦) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٣٥) انظر (التحفة) برقم (٣٣٥٠)

[6254] ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل نجران، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کوئی امین آدمی بھیجئے تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرف ایک ایسا امین آدمی بھیجوں گا جو واقعی امین ہو گا۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، چنانچہ لوگوں نے اس کی طرف نظریں اٹھائیں، اس کی خواہش کی تو آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

مفردات الحدیث ✲ اِسْتَشْرَفَ لَهَا: اس کے لیے نظریں اٹھائیں اور اس وصف کا اہل ہونے کی آرزو اور خواہش کی، اہل نجران سے مراد یہاں اہل یمن ہیں، دونوں علاقے پڑوس میں واقع ہیں۔

[6255] (. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُودَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6255] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

فائدہ :...... پہلی حدیث میں اہل یمن کی طرف بھیجنے کا تذکرہ ہے اور اس میں نجران کی طرف جو یمن کا حصہ نہیں ہے، لیکن اس سے متصل واقع ہے اور صحیح بخاری میں اہل نجران کا نام ہی ہے۔

٨......بَاب: فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما

باب ٨: حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6256] ٥٦۔(٢٤٢١) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ))

[6256] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے اور اس سے محبت کرنے والوں سے محبت فرما۔''

[6257] ٥٧۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

[6255] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٢٠٤)
[6256] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی البيوع باب: ما ذكر فی الاسواق برقم (٢١٢٢) وفی اللباس باب: السخاب للصبيان برقم (٥٨٨٤) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٣٤)
[6257] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٢٠٦)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى أَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ ((أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ)) يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ))

[6257] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں نکلا، نہ آپ میرے ساتھ ہم کلام ہورہے تھے اور نہ میں آپ کو بلا رہا تھا، حتیٰ کہ آپ بنوقینقاع کے بازار میں پہنچ گئے، پھر واپس پلٹے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور پوچھا، ”کیا ادھر بچہ ہے؟ کیا یہاں بچو ہے“ آپ کی مراد حسن رضی اللہ عنہ تھے، ہم نے خیال کیا، انہیں ان کی ماں نہلانے اور خوشبودار ہار پہنانے کے لیے روکے ہوئے ہے تو تھوڑی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے، حتیٰ کہ دونوں میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈال دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت فرما۔“

مفردات الحدیث

❶ فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ: دن کے کسی حصہ میں، ❷ صَائِفَة: تو دن کی گرمی میں، ❸ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ: آپ ذکر وفکر میں مشغولیت کی بنا پر چپ چاپ چل رہے اور حضرت ابو ہریرہ، آپ کے ادب واحترام میں آپ کی مشغولیت میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتے تھے، اس لیے وہ بھی آپ سے کلام نہیں کر رہے تھے۔ ❹ خِبَاءٌ: خیمہ کو کہتے ہیں، لیکن یہاں مراد گھر ہے اور بخاری شریف میں گھر کے سامنے کا آنگن، فناء کا لفظ ہے۔ ❺ لُكَعُ: کمینے کو کہتے ہیں، لیکن پیار و محبت کے لیے چھوٹے بچے کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ ❻ سِخَاب: خوشبو سے تیار کردہ ہار اور بقول بعض مونگوں کا ہار۔

[6258] ۵۸۔(۲۴۲۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))

[6258] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما برقم (٣٧٤٩) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام برقم (٣٧٨٢) وبرقم (٣٧٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٣)

[6258] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر بیٹھے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

[6259] ٥٩۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))

[6259] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے، فرما رہے ہیں،''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

[6260] ٦٠۔(٢٤٢٣)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

إِيَاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

[6260] ۔حضرت ایاس رحمہ اللہ اپنے باپ (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ، حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کی سفید خچر پر بٹھا کر آگے سے پکڑ کر چلا ہوں، حتیٰ کہ میں نے ان سب کو نبی اکرم ﷺ کے کمرے میں داخل کیا، یہ آپ کے آگے تھے اور یہ آپ کے پیچھے تھے۔

فائدہ :......اگر سواری کا جانور قوی ہو تو اس پر ایک سے زائد افراد سواری کر سکتے ہیں اور آپ نے پیار ومحبت کی بنا پر دونوں کو اپنے آگے اور پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ ان احادیث میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا تذکرہ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہیں لیکن شیعہ حضرات کا سارا زور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے پیار ومحبت پر ہے جس سے معلوم ہوا یہ خواہش پرست لوگ ہیں جو دین کے تقاضوں سے کوسوں دور ہیں۔

[6259] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٠٨)

[6260] اخرجه البخاري في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في ركوب ثلاثة على دابة برقم (٢٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (٤٥١٨)

٩......بَابُ: فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب ٩: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے فضائل

[6261] ٦١-(٢٤٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ

قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

[6261] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ صبح کو نکلے، آپ سیاہ بالوں کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس پر پالان کی تصویر یا نقشہ تھا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ گئے، آپ نے ان کو چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آ گئیں تو آپ نے انہیں بھی داخل کر لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے تو اسے بھی داخل کر لیا، پھر فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے، اے اہل بیت اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔'' احزاب نمبر ۳۲۔

فائدہ:...... اس آیت مبارکہ کا آغاز یوں ہوتا ہے، ''اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور پہلے اور جاہلیت کی طرح اپنی زیب وزینت کی نمائش نہ کرتی پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتی رہو تا کہ اللہ تم سے پلیدی کو دور کر دے، آخر تک۔'' اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کا اصل اور اولین مصداق ازواج مطہرات ہیں اور دوسرا کوئی بالتبع اور قانونی طور پر مراد بن سکتا ہے اور آپ کی دعا کی برکت کی بنا پر مذکورہ بالا افراد، اضافی اور ثانوی طور پر داخل ہیں، قرآنی آیات کا سیاق وسباق یعنی ما قبل و ما بعد

[6261] تقدم تخريجه في اللباس والزينة باب: التواضع في اللباس والاقتصار على الغليظ منه واليسير في اللباس والفراش وغيرهما وجواز لبس الثوب الشعر وما فيه اعلام برقم (٥٤١٢) مختصرا۔

صرف اور صرف ازواج مطہرات کے بارے میں ہے، کوئی دوسرا اس کا احتمال نہیں رکھتا، اور رہا ضمیر مذکر کا مسئلہ تو قرآن اور عربی محاورات کی رو سے بیوی کو جمع مذکر کے صیغہ سے مخاطب کیا جا سکتا ہے، حضرت ابراہیم کی بیوی کو فرشتوں نے عَلَيْكُمْ أَهْلَ البيت (تم اہل بیت پر) سے خطاب کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں کئی جگہ آیا ہے، أتِيكم، لعلكم، تصطلون، جمع مذکر کے صیغے بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے استعمال ہوئے ہیں، عربی اشعار اور احادیث میں بھی یہ اسلوب موجود ہے۔

١٠...... بَاب: فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما

باب ١٠: حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6262] ٦٢ ـ (٢٤٢٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

[6262]۔ حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے، ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کے نام سے پکارا کرتے تھے، حتیٰ کہ قرآن مجید کی یہ آیت اتری، ''ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو، اللہ کے ہاں یہی قرین انصاف ہے۔'' (احزاب آیت نمبر ۵)

فائدہ: ...... حضرت زید رضی اللہ عنہ بچے تھے کہ جاہلیت کے دور میں بنو قین کے لوگوں نے ان کو اٹھا کر عکاظ کے بازار میں بیچ ڈالا اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے خرید لیا اور انہوں نے شادی کے بعد، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا، آہستہ آہستہ، ان کے والد کو پتہ چل گیا، جو ان کے فراق کے غم میں روتے رہتے تھے، وہ اپنے بھائی کعب کو ساتھ لے کر، فدیہ کی رقم کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا، اپنے بچے سے پوچھ لو، اگر وہ تمہارے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو تو مجھے کوئی انکار نہیں ہے، لیکن اگر وہ میرے

[6262] اخرجه البخاري في (صحيحه) في (ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله) برقم (٤٧٨٢) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة الاحزاب برقم (٣٢٠٩) وفي المناقب باب: مناقب زيد بن حارثة رضي الله عنه برقم (٣٨١٣) انظر (التحفة) برقم (٧٠٢١)

ساتھ رہنا چاہے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اسے نظر انداز کر دوں، حضرت زید نے آپ کے پاس اپنے کو ترجیح دی تو آپ نے جاہلیت کے دستور کے مطابق، اعلان کر دیا، آج سے زید میرا بیٹا ہے، میں اس کا وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہوگا، اس سے حضرت زید کے باپ اور چچا خوش اور مطمئن ہو کر چلے گئے اور اس کے بعد سے حضرت زید، زید بن محمد کہلانے لگے، حتیٰ کہ قرآن مجید نے اس رسم کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا، تفصیل کے لیے دیکھئے (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۴۰ تا ۴۳ اور اصابہ ج ۱ ص ۲۴۵ تا ۲۴۶)۔

[6263] (. . .) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ

[6263]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6264] ٦٣۔(٢٤٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ))

[6264]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر کیا، لوگوں نے ان کی امارت پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خطاب کے لیے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اگر تم ان کی امارت پر طعن کر رہے ہو، (تو کوئی انوکھی بات نہیں ہے) تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے اور اللہ کی قسم، وہ یقیناً امارت کا اہل تھا اور میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھا اور یہ اس کے بعد، میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مختلف مواقع پر امیر مقرر کیا تھا اور آخری دفعہ غزوہ

[6263] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢١٢)

[6264] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: قول النبي ﷺ (وايم الله) برقم (٦٦٢٧) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب زيد بن حارثة رضي الله عنه برقم (٣٨١٦) انظر (التحفة) برقم (٧١٢٤)

موتہ میں امیر مقرر کیا، جس میں وہ شہادت سے ہم کنار ہو گئے، چونکہ ان پر غلامی کا داغ لگ چکا تھا، اس لیے بعض لوگ ان کی امارت پر ناگواری محسوس کرتے اور اس پر اعتراض کرتے اور آپ نے مرض الموت میں حضرت اسامہ کو امیر مقرر کر کے لشکر موتہ کی طرف جانے کا حکم دیا اور ان کی نوخیزی کی بنا پر، کبار صحابہ کی موجودگی میں امیر مقرر کرنے پر اعتراض ہوا اور یہ لشکر آپ کی بیماری کی شدت کی بنا پر رک گیا تھا اور بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو روانہ کیا تھا۔

[6265] ٢٤-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ ((طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ))

[6265]۔ حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا، ''اگر تم اس کی یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی امارت پر طعن کرتے ہو، (تو کوئی حیرت انگیز بات نہیں) تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو اور اللہ کی قسم! وہ اس کا اہل اور حقدار تھا اور اللہ کی قسم! مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اللہ کی قسم! یہ بھی یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اس کا اہل ہے اور اللہ کی قسم! اپنے باپ کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، چنانچہ میں تمہیں اس کے بارے میں (حسن سلوک کی) تاکید کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمہارے باصلاحیت لوگوں میں سے ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی کے کوئی کام سپرد کرتے وقت اس کی قابلیت اور اہلیت کو دیکھنا چاہیے کہ وہ یہ کام سرانجام دے بھی سکتا ہے یا نہیں، اس کے خاندان یا عمر کا لحاظ نہیں ہونا چاہیے۔

١١...... بَاب : فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما

باب ١١: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6266] ٦٥-(٢٤٢٧)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

[6265] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٨)

[6266] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: استقبال الغزاة برقم (٣٠٨٢) انظر (التحفة) برقم (٥٢٢٠)

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ

[6266] ۔عبد اللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا، تمہیں یاد ہے جب میں نے تم نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا؟ انہوں نے کہا، ہاں، (ابن جعفر کہتے ہیں) تو آپ نے ہمیں سوار کرلیا اور تمہیں چھوڑ دیا۔

[6267] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهِ

[6267] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6268] ٦٦ ـ(٢٤٢٨)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّىَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِى اِلَيْهِ فَحَمَلَنِى بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِىءَ بِاَحَدِ ابْنَىْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ

[6268] ۔حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ، سفر سے واپس تشریف لاتے، تو آپ کے خاندان میں بچے استقبال کے لیے لے جائے جاتے واقعہ یہ ہے، آپ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کے پاس پہلے لے جایا گیا تو آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بچوں میں سے ایک لایا گیا، سو آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا، اس طرح ہم تین کو ایک جانور پر مدینہ لایا گیا۔"

[6269] ٦٧ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِى مُوَرِّقٌ حَدَّثَنِى

[6267] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٢١٦)

[6268] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الجهاد باب: فى ركوب ثلاثة على دابة برقم (٢٥٦٦) وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: ركوب ثلاثة على دابة برقم (٣٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (٥٢٣٠)

[6269] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٢١٨)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

[6269] ۔حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے، ہمیں ملایا جاتا تو ایک دفعہ مجھے، حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو ملایا گیا، چنانچہ آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے بٹھالیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے حتیٰ کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

[6270] ۶۸۔(۲۴۲۹)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْيَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ

[6270] ۔حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے ایک راز کی بات بتائی، جو میں کسی انسان کو نہیں بتاؤں گا۔

فائدہ :......حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا آپ کے استقبال کے لیے مدینہ سے باہر جانا اور آپ کا ان کو اپنے آگے یا پیچھے سوار کرنا، باہمی محبت و پیار کی علامت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا کسی سے پیار و محبت کرنا اس کے لیے سعادت و فضیلت ہے۔

۱۲......بَاب: فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۲: ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6271] ۶۹۔(۲۴۳۰)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا

[6270] تقدم تخريجه في الحيض باب: ما يستتر به لقضاء الحاجة برقم (۷۷۲)

[6271] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها رضي الله عنهما برقم (۳۸۱۵) وفي احاديث الانبياء باب: ﴿واذ قالت الملائكة يا مريم ان الله اصطفاك وطهرك واصطفاك على العالمين۔ الى قوله۔ وما كنت لديهم اذ يختصمون﴾ برقم (۳۴۳۲) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: فضل خديجة رضي الله عنها برقم (۳۸۷۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۱۶۱)

اَبُوكُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ اَبِي اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ و((خَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

[6271]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''اپنے دور کی بہترین عورت، مریم بنت عمران تھی اور اپنے دور کی بہترین عورت خدیجہ بنت خویلد ہیں۔'' ابوکریب کہتے ہیں، وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ:...... حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، انتہائی شریف النفس، سمجھدار، سلیقہ شعار اور آپ کی غمگسار محبوب بیوی تھیں، جس سے آپ نے پچیس سال کی عمر میں، جبکہ ان کی عمر چالیس تھی اور شوہر دیدہ تھیں، شادی کی اور ان کی زندگی میں کسی اور عورت سے شادی نہیں کی اور حضرت ابراہیم کے سوا آپ کی تمام اولاد انہیں کے بطن سے تھی اور آپ کی ہمدردی و خیر خواہی اور جانثاری میں ان کا درجہ سب پر فائق ہے، جس طرح حضرت مریم اپنے دور کی تمام عورتوں سے افضل اور برتر تھیں، اس طرح حضرت خدیجہ اپنے عہد کی تمام عورتوں سے بہتر تھیں، لیکن حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تو ابھی چھوٹی تھیں، گویا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دور میں ابھی قابل ذکر ہی نہ تھیں، انہیں جو امتیاز و شرف حاصل ہوا، وہ حضرت خدیجہ کے عہد کے بعد سے تعلق رکھتا ہے۔

[6272] ٧٠۔(٢٤٣١) و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا

[6272] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وضرب الله مثلا الذين آمنوا امراة فرعون۔ الى قوله۔ وكانت من القانتين﴾ برقم (٣٤١١) وفي باب قوله تعالى: (اذ قالت الملائكة يا مريم۔ الى قوله۔ فانما يقول له كن فيكون﴾ برقم (٣٤٣٣) وفي فضائل الصحابة باب: فضل عائشة رضي الله عنهما برقم (٣٧٦٩) وفي الاطعمة باب: الثريد برقم (٥٤١٨) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في فضل الثريد برقم (١٨٣٤) والنسائي في (المجتبى) في عشرة النساء باب: حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض برقم (٣٩٥٧) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: فضل الثريد على الطعام برقم (٣٢٨٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٢٩)

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ))

[6272]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت سے لوگ باکمال ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کمال کو نہیں پہنچی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر۔''

مفردات الحدیث ☆ ثَرِید: شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی، جو بہت لذیذ، خوش ذائقہ، زود ہضم اور سیر بخش ہونے کی بنا پر قوت بخش ہوتی ہے۔

فائدہ ...... آپ کی بیویوں سے، اپنی غمگساری، خیرخواہی اور مالی تعاون وایثار کے اعتبار سے سب سے افضل اور برتر حضرت خدیجہ ہیں اور طویل رفاقت ومحبت کا شرف بھی انہیں ہی حاصل ہے، لیکن اپنے علم وفضل اور دین کی اشاعت وتبلیغ اور آپ کے مشن وتعلیم میں حصہ لینے کے اعتبار سے سب سے افضل حضرت عائشہ ہیں، جیسا کہ آپ کی بیٹیوں میں سے، آپ کی موت کا غم آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو برداشت کرنا پڑا اور دوسری بیٹیوں کا صدمہ آپ کو اٹھانا پڑا، اس طرح آپ کا جگر گوشہ ہونے کے اعتبار سے یعنی شرف ونسبت کے اعتبار سے وہ سب عورتوں سے ممتاز اور برتر ہیں۔

[6273] ۷۱۔(۲۴۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتٰى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ

[6273] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها رضي الله عنها برقم (٣٨٢٠) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٤٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٢)

وَمِنِّی وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِی رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِی الْحَدِيثِ وَمِنِّی

[6273] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا، اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آپ کی طرف آ رہی ہیں، اس کے پاس برتن ہے، جس میں سالن یا کھانا یا مشروب ہے تو جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائے تو اسے اس کے رب عزوجل اور میری طرف سے سلام کہہ دیجیے اور اسے جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیجیے جو خول دار موتیوں کا بنا ہوا ہے، جس میں نہ شور وشغب ہے اور نہ تھکان و مشقت، ابوبکر کی روایت میں، مِنّی ، میری طرف سے، کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں خلوت نشین ہوتے تو حضرت خدیجہ، کھانا پینا لے کر آتیں اور جب آپ نے حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچایا تو انہوں نے جواب دیا، ان اللّٰه هو السلام، وعلى جبرائيل السلام وعليك يا رسول الله السلام ورحمة الله وبركاته، (سنن نسائی) اس سے حضرت خدیجہ کے فہم وذکاء اور سوجھ بوجھ کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے، السلام على الله نہیں کہا، کیونکہ وہ تو سلامتی بخشنے والا ہے، وہ سلامتی کی دعا کا محتاج نہیں ہے، اس لیے آپ نے صحابہ کرام کو السلام على الله کہنے کا منع فرمایا تھا اور فرمایا، ان الله هو السلام۔

[6274] ٧٢۔(٢٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِی وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ

لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی أَوْفٰى أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

[6274] ۔ اسماعیل رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر کی بشارت دی تھی، انہوں نے کہا، ہاں، آپ نے انہیں جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی تھی، جس میں نہ شور وشغب ہوگا اور نہ مشقت وتھکان۔

[6274] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العمرة باب: متى يحل المعتمر برقم (١٧٩٢) وفی مناقب الانصار باب: تزويج النبی ﷺ خديجة وفضلها رضی الله عنها برقم (٣٨١٩) انظر (التحفة) برقم (٥١٥٧)

مفردات الحدیث ❶ قَصَبٌ: خولدار چیز، لیکن یہاں مراد خولدار موتی ہیں۔ ❷ صَخَبٌ: شور شرابہ۔
❸ نَصَبٌ: مشقت، تھکان۔

[6275] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6275] امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... دنیا ہی میں کسی کو جنت کے گھر کی بشارت مل جانا اس کے لیے انتہائی خوش بختی اور سعادت کی دلیل ہے اور اس کے لیے فضیلت و برتری کا سبب ہے۔

[6276] ٧٣-(٢٤٣٤)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

[6276] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر کی بشارت سنائی۔

[6277] ٧٤-(٢٤٣٥)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا

[6275] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٢٤)
[6276] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٨)
[6277] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: حسن العهد من الايمان برقم (٦٠٠٤) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له حتى اذا فزع على قلوبهم قالو ماذا قال ربكم؟ قالو الحق وهو العلي الكبير﴾ برقم (٧٤٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٥)

[6277] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کسی عورت کے خلاف مجھے اتنی حمیت و غیرت نہیں آئی، جس قدر غیرت مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی، حالانکہ وہ میرے ساتھ آپ کی شادی سے تین سال قبل فوت ہو گئی تھیں، کیونکہ میں آپ سے ان کا ذکر خیر سنتی رہتی تھی اور آپ کے رب عزوجل نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیں، جو خولدار موتیوں کا ہوگا اور آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کی سہیلیوں کو اس سے ہدیہ بھیجتے۔

فائدہ :......عورت میں فطرتی اور طبعی طور پر اپنی سوکن کے بارے میں غیرت وحمیت کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اگر وہ طبعی حدود کے اندر رہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ہاں اگر اس کے نتیجہ میں حسد و بغض اور نفرت پیدا ہو جائے اور شرعی حدود کو پامال کیا جائے تو پھر قابل گرفت ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان کی اولاد اور ان کی خدمات کی بنا پر یاد رکھتے تھے اور ان سے محبت و پیار کی بنا پر ان کی سہیلیوں اور بہن کو بھی یاد رکھتے تھے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خار کھاتی تھیں کہ مجھ جیسی حسین و جمیل، سوجھ بوجھ رکھنے والی دوشیزہ کے باوجود آپ اسے یاد رکھتے ہیں اور ابھی تک ان کے لیے آپ کے دل میں محبت و پیار کے جذبات ہیں، جو میری موجودگی میں ختم یا کم از کم کمزور ہونا چاہیے۔

[6278] ٧٥۔(. . .)حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ ((أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ)) قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا))

[6278] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت آئی، حالانکہ میں نے ان کا دور نہیں پایا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (گھر کے لیے) بکری ذبح کرتے تو فرماتے: ''اسے خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجو۔'' وہ بیان کرتی ہیں، ایک دن میں نے آپ سے غصہ میں کہا، بس خدیجہ ہی (بیوی) تھیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی محبت بخشی گئی ہے۔''

[6278] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: تزويج النبي ﷺ خديجة ←

مفردات الحديث ✻ خلائل: خليلة، کی جمع ہے اور اصدقاء، صديقة کی جمع ہے، دونوں کا معنی سہیلیاں ہے۔

فائدہ: ......حضرت خدیجہ بلا کسی حیل و حجت اور لیت ولعل کے سب سے پہلے اسلام لائیں اور اپنے مال اور اپنی رفاقت سے آپ کی نصرت وحمایت کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سے اولاد بخشی اور وہ انتہائی باکمال تجربہ کار اور سرد وگرم چشیدہ بیوی تھیں اور ایک طویل عرصہ تک ہر طرح سے آپ کی غمگسار رہی تھیں، اس لیے آپ اس کو یاد رکھتے تھے۔

[6279] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا

[6279]۔امام صاحب یہ روایت دو اور اساتذہ سے صرف بکری کے واقعہ تک بیان کرتے ہیں، بعد والا اضافہ بیان نہیں کرتے۔

[6280] ٧٦۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ

[6280]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کی کسی بیوی پر غیرت نہیں کھائی، جتنی غیرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر دکھائی، کیونکہ آپ اسے بہت یاد کرتے تھے حالانکہ میں نے اس کو دیکھا بھی نہیں تھا۔

فائدہ: ......رسول اللہ ﷺ اپنی زندہ ازواج میں سے سب سے زیادہ محبت، حضرت عائشہ سے رکھتے تھے، اس لیے ان کو کسی اور بیوی پر غیرت نہیں آتی تھی اور اس محبت کی ناز کی بنا پر، وہ حضرت خدیجہ کے ذکر خیر پر خار کھاتی تھیں۔

← وفضلها رضی الله عنها برقم (٣٨١٨) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی حسن العهد برقم (٢٠١٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٨٧)

[6279] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٢)

[6280] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٦١)

[6281] ٧٧-(٢٤٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ

[6281]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔

فائدہ:...... اس طرح آپ نے اپنی بھرپور جوانی سے لے کر پچاس سال کی عمر تک اپنے سے پندرہ سال بڑی عمر کی عورت کے ساتھ زندگی گزاری، جو اپنے دو شوہر دیکھ چکی تھی جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ آپ جنس زدہ انسان نہیں تھے، بلکہ پچاس سال کی عمر کے بعد آپ نے جتنی شادیاں کیں، اس کے پس منظر میں دینی و دعوتی اور اسلامی مفادات اور ساتھیوں کے ساتھ خیرخواہی و ہمدردی کا جذبہ تھا، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا باقی عورتیں شوہر دیدہ تھیں۔

[6282] ٧٨-(٢٤٣٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا

[6282]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ، ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگی تو آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا یاد آ گیا اور اس پر خوشی سے جھوم اٹھے اور فرمایا: ''اے اللہ! ہالہ بنت خویلد ہے'' تو مجھے غیرت آ گئی اور میں نے کہا، آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک ایسی بوڑھی کو یاد کرتے ہیں، جو سرخ باچھوں والی تھی، یعنی جس کے تمام دانت بھی گر گئے تھے اور ایک عرصہ ہوا فوت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض اس سے بہتر (نوخیز دوشیزہ) عنایت فرما چکا ہے۔

مفردات الحدیث ٭ شِدْقَيْنِ: باچھیں، جبڑے، مقصد یہ تھا انتہائی بوڑھی ہو چکی تھی، حتی کہ منہ میں دانت بھی نہ رہے تھے۔

[6281] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٦٢)

[6282] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها رضي الله عنها برقم (٣٨٢١) انظر (التحفة) برقم (١٧١٠٥)

۱۳......بَاب: فِيْ فَضْلِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

[6283] ۷۹۔(۲۴۳۸)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَآئَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ))

[6283]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے تین راتیں خواب میں دکھائی گئیں، تمہیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لے کر آیا، وہ کہتا تھا، یہ تیری بیوی ہے تو میں تیرے چہرے سے پردہ اٹھاتا، چنانچہ تو وہی ہے، سو میں کہتا، اگر یہ فیصلہ اللہ کی طرف سے ہے تو اسے نافذ فرمائے گا۔''

فائدہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں ریشمی ٹکڑے میں لانے والے حضرت جبرائیل تھے اور یہ آپ کی نبوت کے بعد کا واقعہ ہے اور انبیاء کے خواب حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں، اس لیے اِنْ یَکُ شک کے لیے نہیں ہے، بلکہ یقین کے لیے ہے کہ اس کا اللہ کی طرف سے ہونا یقینی ہے، اس لیے یہ میری بیوی بن کر رہیں گی، جس طرح غار میں پھنسنے والے افراد نے کہا تھا، اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ: اگر تو جانتا ہے، حالانکہ اللہ کے جاننے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، نیز آپ کے دیکھنے پر اعتراض نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ خواب کا واقعہ ہے، فرشتہ لایا ہی دکھانے کے لیے تھا اور منگیتر کو دیکھنا جائز ہے۔

[6284] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6284]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6283] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النكاح باب: النظر الی المراة قبل التزويج برقم (٥١٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٥٩)

[6284] طريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٦٦) وطريق ابی كريب اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: نكاح الابكار برقم (٥٠٧٨) وفی التعبير باب: كشف المرأة فی المنام برقم (٧٠١١) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٠)

[6285] ٨٠-(٢٤٣٩)اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ ((اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

[6285]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا،''میں جان لیتا ہوں، جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ پر ناراض یا ناخوش ہوتی ہو۔'' تو میں نے کہا، آپ کیسے شناخت کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''ہاں، جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، رب محمد کی قسم! اور جب تم ناراض ہوتی ہو، تو کہتی ہو، نہیں رب ابراہیم کی قسم! میں نے کہا، ٹھیک ہے، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔''

[6286] (. . .)وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[6286]۔امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے رب ابراہیم تک بیان کرتے ہیں اور بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کو عالم الغیب نہیں سمجھتی تھیں، وگرنہ یہ سوال نہ کرتیں، آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا انسان کے قول وفعل سے اس کی دلی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے اور قرائن سے کسی کے حالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور میاں بیوی کا تعلق ورشتہ، محض امتی کے تعلق سے بلند وبالا ہے، اس لیے بیوی ناز وتدلل اور خاوند کی محبت کی بناء پر ایسی بات یا ایسی حرکت کر لیتی ہے جو عام طور پر پسندیدہ خیال نہیں کی جاتی اس لیے بیوی کا خاوند سے جذبہ محبت کی بنا پر ناراضی کا اظہار قابل گرفت نہیں ہے، کیونکہ وہ ظاہری ہوتا ہے، دل میں محبت کا رشتہ قائم ہوتا ہے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،

[6285] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: غيرة النساء ووجودهن برقم (٥٢٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٣)

[6286] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما يجوز من الهجران لمن عصى برقم (٦٠٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٦)

میں صرف آپ کا نام ہی ترک کرتی ہوں، دل میں رشتہ محبت برقرار ہوتا ہے اور نام بھی آپ ہی کے جد اعلیٰ کا لیتی ہوں، جو آپ کے انتہائی قریب ہیں۔

[6287] ٨١-(٢٤٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ

[6287]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں گڑیوں سے کھیلتی تھی اور میری سہیلیاں آتیں تھیں اور وہ رسول اللہ ﷺ (کی ہیبت وحیا) سے چھپ جاتیں تو رسول اللہ ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے۔

مفردات الحدیث ❶ يَنْقَمِعْنَ: وہ گھر کے اندر چھپ جائیں۔ ❷ يُسَرِّبُهُنَّ: آپ انہیں بھیجتے کہ جاؤ کھیلو۔

فائدہ ......اس حدیث سے معلوم ہوا، بچیوں کا گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے اور ظاہر بات ہے کہ بچیاں اپنے طور پر جو گڑیا بناتی ہیں، وہ محض ایک بھونڈی نقالی ہوتی ہے، جس کو تصویر کا نام نہیں دیا جا سکتا، ہاں تصویری خاکہ ہوتا ہے، اس لیے اس پر کارخانوں میں بڑی مہارت اور تکنیک سے تیار شدہ گڑیوں کو قیاس کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ وہ تو ہو بہو نقالی ہوتی ہے، یعنی نقل مطابق اصل ہوتی ہے اور لوگ ان کو گھروں میں آرائش و زیبائش (ڈیکوریشن) کے لیے رکھتے ہیں، اس لیے ان گڑیوں کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

[6288] (...) حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ

[6288]۔امام صاحب تین اساتذہ کی تین سندوں سے، ہشام ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، جریر کی حدیث ہے، میں آپ کے گھر میں بچیوں سے یعنی گڑیوں سے کھیلتی تھی۔

[6289] ٨٢-(٢٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6287] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٣٧)
[6288] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٧٨) وبرقم (١٦٨٥٠) وبرقم (١٧١٩١)
[6289] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول الهدية برقم، (٢٥٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٤٤)

[6289]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے تحفے تحائف دینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کا قصد کرتے تھے تاکہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔

مفردات الحدیث ❊ يَتَحَرَّوْنَ: قصد وارادہ کرتے تھے،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کا انتظار کرتے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے،صحابہ کرام کو پتہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت کرتے ہیں،اس لیے اس دن تحفہ پیش کرنے سے آپ کو زیادہ مسرت ہوگی اور آپ زیادہ خوش ہوں گے، اس لیے وہ اس انتظار میں رہتے کہ کب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری آئے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

[6290] ٨٣۔(٢٤٤٢)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا اُحِبُّ)) فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ ((فَاَحِبِّي هٰذِهِ)) قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَجَعَتْ اِلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُولِي لَهُ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهُ فِيهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ

[6290] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: من اهدى الى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض برقم (٢٥٨١) تعليقا۔ والنسائي في (المجتبى) في عشرة النساء باب: حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض برقم ٧/ ٦٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٩٠)

وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَاْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حَتّٰى اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ ((اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِي بَكْرٍ))

[6290]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، اس نے آپ سے حاضری کی اجازت طلب کی، جبکہ آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اجازت دے دی، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف طلب کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں خاموش رہی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا، ''اے پیاری بیٹی! کیا تجھے وہ چیز پسند نہیں، جو میں پسند کرتا ہوں؟'' اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، ''تو اس (عائشہ) سے محبت کر۔'' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے پاس جا کر انہیں اپنی گفتگو کی اطلاع دی اور اس بات کی بھی جو رسول اللہ ﷺ سے فرمائی تھی تو انہوں نے ان سے کہا، ہمارے خیال میں آپ نے ہمیں فائدہ نہیں پہنچایا، آپ دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور ان سے کہیں، آپ کی بیویاں آپ سے ابوقحافہ کی بیٹی کے سلسلہ میں عدل چاہتی ہیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ کی قسم! میں آپ سے اس مسئلہ کے بارے میں کبھی گفتگو نہیں کروں گی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں نے ام المومنین بیوی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا، ان میں سے وہی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک قدر و منزلت میں میری ہم پلہ تھیں اور میں نے دینی رو سے کوئی عورت کبھی زینب سے بہترین نہیں دیکھی اور ان سے اللہ کی حدود کی زیادہ پابند اور بات کی زیادہ سچی اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی اور اپنے آپ کو ایسے کام میں زیادہ جوتنے والی، جس سے صدقہ کر سکے، اللہ کا تقرب حاصل کر سکے، سوائے اس کے کہ اس میں حدت و گری کا جوش اور ابال تھا، جس سے وہ جلد ہی نکل آتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ

سے اجازت مانگی اور رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس کی چادر میں اس حالت میں تھے، جس حالت میں آپ کے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، سو اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں عدل کا سوال کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر وہ مجھ پر برس پڑیں اور مجھ پر زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی اور آپ کی آنکھ پر نظر رکھے ہوئے تھی، کیا آپ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیتے ہیں، (کہ میں ان کو جواب دوں) وہ بیان کرتی ہیں، زینب نے اپنی بات جاری رکھی تھی کہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے بدلہ لینے کو ناپسند نہیں کریں گے تو جب میں نے ان کو نشانہ بنایا تو تھوڑے ہی وقت میں، میں نے ان پر چڑھائی کر کے چپ کرا دیا، وہ بیان کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔'' (باپ کی وضاحت وعلم کی وارث ہے)

مفردات الحدیث

❶ **هُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي**: آپ میرے ساتھ، میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے، قریبی عزیز کی موجودگی میں میاں بیوی اپنے کپڑوں میں، ایک چادر میں ایک جگہ لیٹ سکتے ہیں، بشرطیکہ اس معاشرہ میں یہ چیز معیوب نہ ہو، عربوں کے ہاں خاص کر اس دور میں یہ اسلوب حیات معیوب نہ تھا۔ جبکہ آج کل مشرقی معاشرہ میں یہ معیوب ہے۔ ❷ **يَسْأَلْنَكَ يا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ**: ابو قحافہ کی بیٹی کے سلسلہ میں عدل و مساوات کا مطالبہ کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے دادے کی طرف منسوب کیا گیا ہے، ازواج مطہرات کا تصور یہ تھا کہ دلی محبت و پیار میں بھی یکسانیت اور مساوات ہو، تاکہ صحابہ کرام تحفے تحائف میں سب کو شریک کریں، وہ عائشہ سے زیادہ محبت کی بنا پر ان کو ترجیح نہ دیں، یا آپ ان کو حکم دیں جیسا کہ دوسری روایت میں صراحت موجود ہے کہ وہ ہدیہ دینے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار نہ کریں، حالانکہ طبعی اور شرعی طور پر دونوں باتیں ممکن نہیں، طبعی اور قدرتی طور پر انسان کے دل میں سب کی محبت و پیار یکساں نہیں ہو سکتا، اس لیے شریعت انسان کو دلی محبت میں یکسانیت اور برابری کا حکم نہیں دیتی، اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ (النساء: ۱۲۹) ''اور گر تم اپنی بیویوں کے درمیان دلی محبت میں عدل کرنا بھی چاہو تو ایسا ہرگز نہیں کر سکو گے، اس لیے تم سے صرف اس قدر مطلوب ہے۔'' ﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ﴾ (النساء: ۱۲۹) ''تم ایک کی طرف پوری طرح مائل نہ ہو جاؤ۔'' اس طرح یہ بات اخلاقی طور پر پسندیدہ نہیں ہے کہ انسان لوگوں کو تحائف لینے کے سلسلہ میں ہدایات دیتا پھرے کہ یہ سمجھا جائے، یہ تحائف لینے کا خواہاں ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ اپنے کریمانہ اخلاق کی بناء پر، صحابہ کرام کو ان کی مرضی اور اختیار پر رہنے دینا

چاہتے تھے، ان کے اختیار کو محدود یا پابند نہیں کرنا چاہتے تھے، نیز ازواج مطہرات کا عدل کا مطالبہ کرنا نعوذ باللہ ظلم و جور کے مقابلہ میں نہ تھا کہ وہ یہ تصور کرتی ہوں، آپ ان پر ظلم وستم ڈھاتے ہیں، بلکہ اپنے تصور کے مطابق دلی محبت و پیار اور تحائف کی آمد میں برابری چاہتی تھیں، جو عدل وانصاف کا تقاضا یا حصہ نہیں ہے۔ ❸ تُسَامِيْنِي: وہ مقام ومنزلت میں میری ہم پلہ تھیں۔ ❹ اَشَدُّ اِبْتِذَالاً لِنَفْسِهَا: وہ کام کاج میں اپنے آپ کو بہت مشغول رکھتی تھیں، اگر چہ اس میں کلفت ومشقت ہی برداشت کرنا پڑے، سَوْرَة: جوش، اشتعال، حَدّ: تیزی گرمی، یعنی انہیں غصہ بہت جلد آتا تھا، مزاج میں تلخی اور شدت تھی۔ ❺ تَسْرَعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ: یعنی جس طرح غصہ جلد آتا تھا، اس طرح جلد ہی غصہ اتر جاتا تھا اور جلد ہی اعتدال وتوازن قائم ہو جاتا تھا۔ ❻ وَقَعَتْ بِیْ: مجھ پر برسیں، مجھے طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا۔ ❼ اِسْتَطَالَتْ عَلَيَّ: مجھ پر زبان درازی کی۔ ❽ لَمْ اَنْشَبْهَا: میں نے اسے ٹھہرنے نہ دیا، میرا مقابلہ نہ کر سکی۔ ❾ حَتّٰى انْحَيْتُ عَلَيْهَا: جب میں نے ان کا رخ کیا، ان کو نشانہ پر لیا، اگلی روایت میں ہے۔ ❿ اثخنتها: میں نے ان کو خوب گھائل کیا، بہت زخم لگائے، یعنی ان پر غلبہ پالیا، وہ ہار گئیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات میں طبعی اور قدرتی حد تک منافست موجود تھی، لیکن وہ حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرتی تھیں، اس لیے وہ ایک دوسری کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب کی خوبیوں کا کھلے دل سے اظہار فرمایا ہے اور ان کی طبعی حدت وتیزی کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کیا، بلکہ واضح کیا ہے کہ یہ تیزی بھی عارضی ہوتی تھی جو جلدی ہی اتر جاتی تھی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی نظر محض دوسروں کے عیوب ونقائص پر ہی نہیں ہونی چاہیے، اس کی خوبیوں اور ہنر وکمال پر بھی نظر رکھنی چاہیے اور اس کا اعتراف واظہار بھی کرنا چاہیے۔

[6291] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً

[6291]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے زہری ہی کی سند سے، اس کے ہم معنی بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، جب میں اس پر برسی تو میں نے جلد ہی اسے غلبہ سے گھائل کر دیا، یعنی ان کو چپ کرا دیا۔

[6291] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٤٠)

[6292] ٨٤۔(٢٤٤٣)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِي عَنْ اَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَآءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي

[6292]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (میری باری کی) جستجو کرتے تھے، فرماتے، ''میں آج کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ٹھہروں گا؟'' حضرت عائشہ کے دن میں تاخیر محسوس کرتے ہوئے، وہ بیان کرتی ہیں تو جب میرا دن آ گیا، اللہ نے آپ کو میرے پھیپھڑوں اور حلق کے درمیان اپنے پاس بلا لیا۔

مفردات الحديث

❊ **سَحْر: پھیپھڑا۔ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِي: آپ کا سر میرے سینہ اور حلق کے درمیان تھا کہ آپ کو بلاوا آ گیا۔**

[6293] ٨٥۔(٢٤٤٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ))

[6293]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وفات سے پہلے جبکہ وہ ان کے سینہ کا سہارا لیے ہوئے تھے، کچھ سنا اور میں نے کان دھرا تو آپ فرما رہے تھے، ''اے اللہ، مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ساتھیوں سے ملا۔''

[6294] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6292] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: فضل عائشة رضی الله عنها برقم (٣٧٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٨)

[6293] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: مرض النبی ﷺ ووفاته برقم (٤٤٤٠) وفی المرض باب: تمنی المریض الموت برقم (٥٦٧٤) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب (٧٧) برقم (٣٤٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٦١٧٧)

[6294] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٢٤٣)

[6294]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، ہشام ہی کے واسطہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6295] ٨٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ

[6295]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں آپ سے سنا کرتی تھی کہ کوئی بھی نبی ہرگز فوت نہیں ہوتا، حتی کہ اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دے دیا جاتا ہے، چنانچہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کی مرض الموت میں سنا، جبکہ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی، آپ فرما رہے تھے، ''ان لوگوں کے ساتھ، جن پر اللہ نے انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین کے ساتھ اور کیا ہی خوب یہ ساتھی ہیں، (النساء آیت نمبر ٦٩) فرماتی ہیں تو میں نے آپ کے بارے میں خیال کیا، اس وقت آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

مفردات الحدیث ✲ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ: آپ کی آواز میں بھاری پن پیدا ہو گیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رفیق سے مراد وہ لوگ ہیں، جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔

[6296] (. . .)و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6296]۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6297] ٨٧۔(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي

[6295] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: مرض النبی ﷺ ووفاته برقم (٤٤٣٥) وبرقم (٤٤٣٦) وفی التفسیر باب: (فاولئك مع الذن انعم الله علیهم من النبیین) برقم (٤٥٨٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ذکر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣٨)

[6297] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: آخر ما تکلم به النبی ﷺ برقم (٤٤٦٣) وفی الدعوات باب: دعاء النبی ﷺ (اللهم الرفیق الاعلی) برقم (٦٣٤٨) وفی الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٦٥٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٦١٢٧)

[6296] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٢٤٥)

عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيحٌ ((اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهُ ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى))

[6297]۔ امام زہری بیان کرتے ہیں کہ سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر نے اہل علم کی ایک جماعت میں نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت سنائی، رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کے دور میں یہ فرمایا کرتے تھے، ''واقعہ یہ ہے کہ کسی نبی کی روح کبھی بھی اس وقت تک قبض نہیں کی گئی، جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، پھر اسے اختیار دیا جائے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ پر کچھ وقت کے لیے بے ہوشی طاری ہوئی، پھر ہوش میں آ گئے تو آپ نے اپنی نظر چھت پر لگا دی، پھر فرمایا، ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ (اوپر کے ساتھی)'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے سوچا، اب آپ ہم میں رہنا پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھے اس بات کی سمجھ آ گئی، جو آپ تندرستی میں ہمیں بتایا کرتے تھے کہ ''واقعہ یہ ہے کسی نبی کی روح کبھی اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی، جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، پھر اسے اختیار دے دیا جائے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا آخری بول جو آپ کی زبان پر آیا، یہ تھا، ''اے اللہ! اوپر کا ساتھی۔''

[6298] ۸۸۔(۲۴۴۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ

[6298] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: القرعة بين النساء اذا اراد سفرا برقم (٥٢١١) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٢)

عَلٰی عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا

[6298]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کرتے، چنانچہ قرعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کا نکلا تو وہ دونوں آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئیں اور جب رات ہوتی تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ساتھ چلتے اور ان سے گفتگو فرماتے، (ایک رات) حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا، کیا آج رات آپ میرے اونٹ پر سوار نہ ہوں گی کہ میں آپ کے اونٹ پر سوار ہوں، تاکہ آپ بھی نظارے کر سکیں اور میں بھی دیکھ سکوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کیوں نہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر بیٹھ گئیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس آئے، جس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں، سلام کہا، پھر اس کے ساتھ چل پڑے، حتی کہ ایک منزل پر اتر پڑے، اسی اثناء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نہ پایا تو غیرت کھا گئیں تو جب پڑاؤ کیا، اپنا پاؤں اذخر گھاس میں رکھتیں اور فرماتیں، اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا کوئی سانپ مسلط فرما جو مجھے ڈس لے، وہ تو تیرے رسول ہیں، میں انہیں کچھ نہیں کہہ سکتی (کیونکہ اونٹوں کا تبادلہ خود ہی کیا تھا)

مفردات الحدیث ✲ **تَنْظُرِيْنَ وانظر:** ہم نئی نئی چیز کا مشاہدہ کر لیں، کیونکہ ان کے اونٹ مختلف جہات و اطراف میں تھے، یا ایک دوسرے کے اونٹ کے طور و اطوار دیکھ لیں، یا میں آپ کے ساتھ رہنے کا نظارہ کر لوں اور آپ الگ سفر کا مشاہدہ کر لیں اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو احساس ہوا تو پھر اذخر میں پاؤں رکھ کر یہ دعا کرنے لگیں کہ کوئی زہریلی چیز انہیں ڈس لے تاکہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ان کے پاس آ جائیں اور ان سے بات چیت کریں، جس سے وہ خود ہی محروم ہو گئی تھیں۔

فائدہ ...... سفر میں اگرچہ خاوند پر باری کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہے، وہ جسے چاہے ساتھ لے جا سکتا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ بیویوں کی تسکین اور تالیف قلبی کے لیے قرعہ اندازی کرتے تھے۔

[6299] ٨٩۔(٢٤٤٦)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ))

[6299]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانوں پر فضیلت ہے۔''

[6300] (۔ ۔ ۔)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

[6300]۔امام صاحب یہی روایت اپنے اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث پر بحث پہلے حضرت خدیجہ کے فضائل میں گزر چکی ہے۔

[6301] ٩٠۔(٢٤٤٧)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

[6299] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: فضل عائشه رضى الله عنها برقم (٣٧٧٠) وفي الاطعمة باب: الثريد برقم (٥٤١٩) وفي باب: ذكر الطعام برقم (٥٤٢٨) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: فضل عائشة رضى الله عنها برقم (٣٨٨٧) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: فضل الثريد على الطعام برقم (٣٢٨١) انظر (التحفة) برقم (٩٧٠)

[6300] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٤٩)

[6301] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: اذا قال: فلان يقرئك السلام ٦٢٥٣ وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرجل يقول: فلان يقرئك السلام برقم (٥٢٣٢) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في تبليغ السلام برقم (٢٦٩٣) وفي المناقب باب: فضل عائشة رضى الله عنها برقم (٣٨٨٢) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: رد السلام برقم (٣٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٢٧)

[6301] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام، تمھیں سلام کہتے ہیں،'' تو میں نے کہا، ان پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت نازل ہو۔

[6302] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا

[6302] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6303] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6303] ۔امام صاحب مذکورہ استاد سے ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6304] ۹۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى

[6304] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ جبریل علیہ السلام تمھیں سلام کہہ رہے ہیں۔'' تو میں نے کہا، علیه السلام ورحمة الله، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، آپ وہ کچھ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

[6302] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٢٥١)

[6303] تقدم تخريجه برقم (٦٢٥١)

[6304] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢١٧) وفى فضائل الصحابة باب: فضل عائشة رضى الله عنه برقم (٣٧٦٨) وفى الادب باب: من دعا صاحبه ونقص من اسمه حرفا برقم (٦٢٠١) وفى الاستئذان باب: تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال برقم (٦٢٤٩) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: فضل عائشة رضى الله عنها برقم (٣٨٨١) والنسائى فى (المجتبى) فى عشرة النساء باب: حب الرجل البعض اكثر من بعض برقم ٧٠/ ٧۔۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٦٦)

۱۴......بَابِ: ذِكْرِ حَدِيْثِ أُمِّ زَرْعٍ

باب ۱٤: ام زرع کی گفتگو

[6305] ۹۲-(۲٤٤۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ كِلاهُمَا عَنْ عِيسٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُولٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَآءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُوزَرْعٍ فَمَا اَبُو زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُولُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ

[6305] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: حسن المعاشرة مع الاهل برقم (٥١٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٥٤)

بِنْتُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِی زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْئُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِی زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي اُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِي مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِی زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ))

[6305] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، گیارہ سہلیاں بیٹھیں اور انہوں نے باہمی عہد و پیمان باندھا کہ وہ اپنے خاندان کے حالات سے کوئی چیز چھپائیں گی نہیں، پہلی عورت نے کہا، میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کا گوشت ہے، جو دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر پڑا ہے، نہ اس تک پہنچنا آسان ہے کہ اس پر (آسانی سے) چڑھا جائے اور نہ موٹا تازہ (مرغوب ہے) کہ اس کے حصول کے لیے (کوشش کرکے) منتقل کیا جائے، دوسری عورت نے کہا، میرا خاوند! میں اس کی خبر پھیلانا نہیں چاہتی، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے، میں اس کو چھوڑ نہیں سکوں گی، یا اس کو مکمل نہیں کرسکوں گی، اگر میں اس کا تذکرہ چھیڑوں گی تو اس کے تمام عیب کا کچا چٹھا کھول دوں گی، یعنی کھلے چھپے تمام عیوب بیان کردوں گی، تیسری عورت نے کہا، میرا خاوند لمبوترا، بہت دراز قد احمق ہے، اگر میں زبان کھولوں تو مجھے طلاق مل جائے گی، اگر میں چپ رہوں تو لٹکی ہوں (جو نہ بیوہ ہے اور نہ خاوند والی)، چوتھی عورت نے کہا، میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح (معتدل) ہے، نہ گرم اور نہ سرد، نہ خوف و ڈر اور نہ اکتاہٹ و ملال۔ پانچویں عورت نے کہا، میرا خاوند گھر آئے تو چیتا ہے (سوتا ہے، گھر کے حالات سے بے خبر) اور اگر گھر سے باہر نکلتا ہے تو دلیر و شجاع، جو مال و متاع گھر میں چھوڑتا ہے، پوچھتا تک نہیں، چھٹی نے کہا، میرا خاوند، اگر کھاتا ہے تو سب کچھ سمیٹ جاتا ہے اور جب پیتا ہے تو آخری قطرہ تک چوس لیتا ہے اور اگر سوتا ہے تو سکڑ جاتا ہے اور میرے تک اپنا ہاتھ نہیں پہنچاتا، میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد جانے۔ ساتویں عورت نے کہا، میرا خاوند، شریر و ظالم، عاجز و بے بس، نامرد اور گراں بار، احمق ہے، ہر بیماری، اس کی بیماری ہے، تمام عیوب کا مجسمہ ہے، تیرا سر پھوڑے گا یا عضو توڑے گا، یا تیرے لیے دونوں چیزیں جمع کرے گا، آٹھویں عورت نے کہا، میرا خاوند، مہک میں زرنب خوشبو اور چھونے میں خرگوش (نرم و ملائم) نویں عورت نے کہا، میرا خاوند، بلند ستون والا،

یعنی سردار ہے، لمبے پر تلے والا یعنی دراز قد ہے، بہت راکھ والا یعنی سخی ہے، مہمان نواز ہے، اس لیے اس کا گھر مجلس کے قریب ہے، (لنگر جاری رہتا ہے) دسویں عورت نے کہا، میرا خاوند مالک، مالک کا کیا ہی کہنا، وہ سب تعریفوں سے بہتر اور بلند ہے، اس کے اونٹ، زیادہ عرصہ اپنے باڑے میں رہتے ہیں، بہت کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ بنسری کی آواز سنتے ہیں، انہیں یقین ہو جاتا ہے، وہ ذبح ہوں گے۔ گیارہویں عورت نے کہا، میرا خاوند ابو زرع ہے، ابو زرع کا کیا ہی کہنا، اس نے زیورات سے میرے دونوں کان متحرک کر دیئے ہیں، چربی سے میرے دونوں بازو بھر دیئے، اس نے میری تعظیم کی تو میں اپنے آپ کو بڑا عظیم سمجھنے لگی، اس نے مجھے چند بکریوں کے مالکوں میں تنگ حال یا پہاڑی کونہ میں پایا، سو مجھے، گھوڑے، اونٹ، کھیت اور خرمن والوں میں کر دیا، میں اس کے سامنے بات کرتی ہوں تو مجھے پھٹکار نہیں پڑتی، میں سوتی ہوں تو صبح تک سوئی ہی رہتی ہوں (کام کاج کے لیے مجھے اٹھنا نہیں پڑتا) میں پیتی ہوں تو پیٹ بھر پیتی ہوں، (برتن میں چھوڑتی ہوں) ابو زرع کی ماں تو ابو زرع کی ماں کا کیا ہی کہنا، اس کے بورے بڑے بڑے وسیع و کشادہ ہیں اور اس کا گھر فراخ اور کھلا ہے، ابو زرع کا بیٹا تو ابو زرع کے بیٹے کا کیا ہی کہنا؟ اس کی آرام گاہ پتلی دبلی شاخ، (اس قدر کم خوراک کہ) اس کو بکری کے بچے کا بازو سیر کر دیتا ہے، ابو زرع کی بیٹی، ابو زرع کی بیٹی کا کیا ہی پوچھنا، اپنے باپ کی اطاعت گزار، اپنی ماں کی فرمانبردار اپنی چادر کو بھر دینے والی (موٹی تازی) اپنی سوکن کے لیے غضب کا باعث، ابو زرع کی لونڈی، ابو زرع کی لونڈی کیا ہی خوب، وہ ہماری گھریلو گفتگو کو نہیں پھیلاتی اور ہمارے غلہ کو لیجا کر یا بکھیر کر خراب نہیں کرتی اور ہمارے گھر کو خس و خاشاک سے نہیں آلودہ کرتی، اس عورت نے کہا، (ایک دن صبح صبح) ابو زرع گھر سے نکلا، جب کہ مشکیزے بلوئے جا رہے تھے، چنانچہ ایک عورت کو ملا جس کے ساتھ چیتوں جیسے دو (بیٹے) بچے تھے، جو اس کی کمر کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے تو اس نے مجھے طلاق دے کر اس سے شادی کر لی، سو میں نے اس کے بعد ایک مالدار آدمی سے شادی کر لی، جو عمدہ گھوڑے پر سوار ہوا، نیزہ ہاتھ میں پکڑا اور میرے پاس بہت سے حیوانات لایا اور مجھے ہر قسم کے حیوانات کا جوڑا دیا اور کہا، اے ام زرع، خود کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی غلہ دے، اس نے مجھے جو کچھ دیا ہے، اگر سب کو جمع کروں تو وہ ابو زرع کے ایک چھوٹے برتن کو بھی نہیں پہنچتا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تیرے لیے ایسا ہوں، جیسا ابو زرع، ام زرع کے لیے تھا۔''

مفردات الحدیث ❁ ① **لحم جمل غث**: دبلا پتلا، جو لاغر ہونے کی بنا پر ناپسندیدہ ہو، اگر اس کو لَحْمٌ گوشت کی صفت بنائیں تو مرفوع ہوگا اور جَمَل اونٹ، کی صفت ہونے کی صورت میں مجرور، یعنی گوشت بھی اونٹ

کا ہے، جو سب گوشتوں میں نکما ہے اور ہے بھی کمزور اور لاغر اونٹ کا۔ ② جَبَلٍ وَعْرٍ: دشوار گزار پہاڑ جس پر چڑھنا مشکل ہے، کیونکہ رستہ دشوار گزار ہے۔ ③ لَا سَهْلَ فَيُرْتَقىٰ: راستہ آسان اور سہل نہیں ہے کہ سہولت و آسانی کی خاطر ایک نکمی اور کم قیمت چیز کی خاطر بھی طے کرلیا جائے۔ ④ لَا سَمِينٍ فَيُنتَقَل: موٹا تازہ یعنی قیمتی چیز نہیں ہے کہ اس کی خاطر مشقت اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے مشکل گزار راستہ عبور کرلیا جائے، عورت کا مقصد یہ ہے کہ اس کا خاوند، بہت کم فائدہ بخش ہے، اور اس سے فائدہ کا حصول بھی بہت مشکل ہے، یعنی بدخلق ہونے کے ساتھ بخیل اور کنجوس بھی ہے اور اپنے آپ کو بہت بلند و بالا اور برتر بھی خیال کرتا ہے۔ ⑤ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ: میں اس کی حالت کو نشر نہیں کرنا چاہتی۔ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهٗ: مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس کی حالت بیان کیے بغیر نہیں رہوں گی اور بات مکمل نہیں ہو سکے گی، یا اگر میں نے اس کے عیوب و نقائص بیان کر دیئے تو وہ مجھے طلاق دے دے گا اور میں اپنی اولاد اور اس سے تعلق خاطر کی بنا پر اس کو چھوڑ نہیں سکوں گی، یا اگر اَنْ کے بعد لا زائدہ مان لیا جائے جیسا کہ ⑥ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ: میں ان کے بعد لا زائدہ ہے تو معنی ہوگا، مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے طلاق دے دے گا اور مجھے اسے چھوڑنا پڑے گا۔ ⑦ اُذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ: اس کے ظاہری اور باطنی عیوب ونقائص یا اس کے ظاہری عیوب اور پوشیدہ راز بیان کروں گی، اس طرح اس نے اجمالی طور پر اس کے تمام عیوب کی طرف اشارہ کر دیا، لیکن تفصیل میں جانے سے گریز کیا۔ ⑧ عَشَنَّق: لمبا تڑنگا اور بقول بعض اپنی ہٹ کا پکا، اپنی بات منوانے والا، اس لیے اس کی ہیبت و رعب کی بنا پر اس کی بیوی دل کی بات زبان پر نہیں لا سکتی اور کڑوا گھونٹ پی کر رہ جاتی ہے، اس لیے اس کی بیوی اپنی ناگفتہ بہ حالت پر چپ چاپ رہ کر گزارہ کر رہی ہے، کیونکہ اگر وہ زبان کھولے گی تو اسے طلاق مل جائے گی، جس کے لیے وہ آمادہ نہیں ہے، اب اگر خاموش ہے اور اپنی ناخوش گوار حالت پر صابر و شاکر ہے تو معلقہ ہے، نہ بیوی نہ بیوہ، یہی مقصد ہے، اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ کا۔ ⑨ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ: تہامہ کی رات بہت خوشگوار ہوتی ہے، کیونکہ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ، جس میں نہ گرمی کی شدت و حدت اور نہ ٹھنڈ اور سردی کی شدت بلکہ معتدل اور متوازن، گویا اس کا خاوند معتدل مزاج ہے اور اس کے لیے خوشگواری کا سبب ہے۔ ⑩ لَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ: نہ اس سے اذیت و تکلیف پہنچنے کا دھڑکا اور نہ اس کی رفاقت و صحبت سے اکتاہٹ و ملال، کریمانہ اخلاق کا مالک۔ ⑪ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ: گھر میں داخل ہوتا ہے تو مجھ سے محبت و پیار کی وجہ سے مجھ سے دور نہیں رہ سکتا، یا تند خو اور بدخلق ہے، تعلقات سے قبل ہنسی مذاق نہیں کرتا، درندوں کی طرح چڑھ دوڑتا ہے، یا سوتڑ ہے، گھر میں سویا رہتا ہے، گھر کا مال و متاع، بیوی کے سپرد کر چھوڑا ہے، اس کا کبھی حساب کتاب نہیں مانگا۔ ⑫ اِنْ خَرَجَ اَسِدَ: گھر کے باہر بڑا دلیر اور جری ہے، دشمن اس سے خوف

کھاتے ہیں، خاندان پر اس کی ہیبت اور دبدبہ ہے۔ ⑬ لَا يَسْئَلُ عَمَّ عَهِدَ: گھر کے حالات کے بارے میں نہیں پوچھتا، یعنی ہر چیز فراوانی سے مہیا کرتا ہے اور پھر حساب کتاب نہیں مانگتا، یا پھر گھر کے حالات کی اسے کوئی پرواہ نہیں، کوئی مرے یا جئے، تندرست ہو یا بیمار، اس نے نہیں پوچھنا۔ ⑭ اِنْ اَكَلَ لَفَّ: پیٹو ہے، سب کچھ چٹ کر جاتا ہے، کیونکہ لَفَّ کا معنی ہے، زیادہ سے زیادہ کھانا اور کسی کے لیے کچھ نہ چھوڑنا۔ ⑮ اِنْ شَرِبَ اِشْتَفَّ: جب پینا شروع کرتا ہے تو برتن میں ایک قطرہ نہیں چھوڑتا، یعنی حیوانات کی طرح صرف کھانے پینے کا شوق رکھتا ہے اور سب کچھ خود ہی ہضم کر جاتا ہے، کسی اور کو ملے یا نہ ملے۔ ⑯ اِنْ اضْطَجَعَ اِلْتَفَّ: کھا پی کر، الگ تھلگ ہو کر سمٹ سمٹا کر سو جاتا ہے۔ ⑰ لَا يُوْلِجُ الْكَفَّ: اپنی ہتھیلی بیوی کی طرف نہیں بڑھاتا، اس سے بے رخی اور بے نیازی برتتا ہے۔ ⑱ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ: اس کے غم و حزن اور کلفت جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا، مقصد یہ ہے گھر والوں کی اسے پرواہ ہی نہیں ہے کہ ان کی ضروریات معلوم کر کے ان کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔

⑲ غَيَايَاءُ: اگر غَيَايَة سے ماخوذ ہے تو معنی ظلمت و تاریکی ہے، یعنی وہ کسی چیز سے آگاہ اور واقف نہیں ہے، امور زندگی سے نابلند ہے، اگر غیّ بمعنی شرّ سے ماخوذ ہے تو معنی ہوگا، ہر وقت شرارت میں مگن ہے اور اگر غیّ بمعنی خیبة ناکامی سے ماخوذ ہے تو معنی ہے، ہر کام میں ناکام و نامراد ہے، عَيَايَاءُ: یعنی عاجز و بے بس، نہ کام کر سکے، نہ بول سکے اور بقول بعض نامرد، جو عورت کے پاس نہ جا سکے۔ طَبَاقَاءُ: حماقت میں غرق، یا گراں بار، جو عورت سے صحیح طور پر تعلقات قائم نہ کر سکے، اپنا سینہ، عورت کے سینہ سے ملا دے اور پچھلا حصہ عورت سے اٹھ جائے، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ: تمام عیوب کا مجسمہ۔ جو عیب و نقائص لوگوں میں الگ الگ موجود ہیں، وہ سب اس میں جمع ہیں۔

⑳ شَجَّكِ: تیرا سر پھوڑے گا، او فَلَّكِ: یا تیری ہڈی توڑے گا یا تیرا سب کچھ چھین لے گا۔ ㉑ اَوْجَمَعَ كُلًّا لَكِ: یا یہ دونوں کام کرے گا، سر پھوڑے گا، ہڈی پسلی توڑے گا، جب تیرے ساتھ یہ سلوک کرے گا، جبکہ تو غیر سے ہے تو میرا حشر کیا کرتا ہوگا۔ ㉒ الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ: زرنب ایک خوشبودار بوٹی ہے، یا ایک بہترین خوشبو ہے۔

㉓ والمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ: اس کو چھونا، خرگوش کو چھونا ہے، یعنی انتہائی صاف ستھرا رہتا ہے اور انتہائی نرم خو ہے اور شیریں گفتار ہے، نرم و گداز جسم کا مالک ہے۔ ㉔ رَفِيْعُ العِمَادِ: بلند حسب و نسب کا مالک ہے، یا بلند و بالا عمارت کا مالک ہے، اس کی شہرت و چرچا ہر جگہ ہے، مہمانوں اور ضرورت مندوں کو اس کا گھر دور ہی سے نظر آ جاتا ہے۔

㉕ طَوِيْلُ النِّجَادِ: نجاد: تلوار کا پرتلا، بلند و بالا اور دراز قامت ہے، یعنی شجاع اور بہادر ہے، یا وسیع اقتدار کا مالک ہے، ہر جگہ اس کی بات مانی جاتی ہے، ㉖ عَظِيْمُ الرِّمَادِ: ہر وقت اس کے گھر آگ جلتی رہتی ہے اور ہر وقت مہمانوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے، بہت سخی اور مہمان نواز ہے۔ اس لئے گھر میں بہت راکھ جمع رہتی ہے

27 قَرِيْبُ الْبَيتِ من النادِ: مجلس شوریٰ کے قریب گھر ہے، اس کے بغیر کوئی مشورہ نہیں ہوتا، یا اس کی جودوسخا اور مہمان نوازی کی بنا پر مجلس شوریٰ، اس کے گھر کے قریب منعقد ہوتی ہے، یا ہر پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا ہے۔ 28 مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ: مالک کی تعریف وتوصیف کے بارے میں، میں جو کچھ کہوں گی، یا اس کے اوصاف کے بارے میں جو بھی تصور قائم کیا جائے، وہ اس سے بلند ہے، یا عورتوں نے اپنے خاندوں کی تعریف میں جو کچھ کہا ہے، وہ اس سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ 29 كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِك: اس کے اونٹ زیادہ وقت اپنے باڑوں میں بیٹھتے ہیں، وہ ہر وقت مہمانوں کی آؤ بھگت کے لیے مستعد رہتا ہے، وہ اونٹ چرنے کے لیے باہر نہیں بھیجتا تاکہ مہمان کی آمد پر اسے فوراً دودھ اور گوشت پیش کیا جا سکے۔ 30 قَلِيْلَات الْمَسَارِح: چرنے کے لیے باہر بہت کم جاتے ہیں، مَبَارِك، مَبْرَك کی جمع ہے اور مَسَارِح، مَسْرَح کی جمع ہے، یہ دونوں مصدر میمی بھی بن سکتے ہیں اور ظرف زمان ومکان بھی۔ 31 صَوْتُ الْمِزْهَرْ: بانسری کی آواز، مہمانوں کی آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کا استقبال باجے گاجے سے کیا جاتا ہے، جس کی بنا پر أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوالِكَ: انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب مہمانوں کے لیے انہیں ذبح کر دیا جائے گا۔ 32 أَنَاسَ مِنْ حُلِيِّ: أَنَاسَ: حرکت دی یا بوجھل کروایا جس کی بنا پر نیچے لٹکلر گرنے لگا، حُلِىٌ، حِلْيَة کی جمع ہے زیورات، یعنی میرے کانوں کو بے شمار زیورات سے بوجھل کر دیا ہے۔ 33 مَلَا مِنَ الشَّحْمِ عَضُدَيَّ: خوب کھلا پلا کر مجھے موٹی تازی کر دیا ہے، یا یہ معنی ہے، میں اس کے ہاں خوش وخرم رہتی ہوں اور پھولے نہیں سماتی، بازو بول کر تمام بدن مراد لیا ہے، یا یہ مراد ہے میں خوب طاقتور اور زور آور ہو گئی ہوں۔ 34 بَجَّحنى: اس نے مجھے خوش کر دیا ہے، یا بڑا بنا دیا ہے، میری تعظیم وتکریم کرتا ہے۔ 35 فَبَجَحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي: جیم پر کسرہ ہے، اگرچہ فتحہ کی گنجائش ہے، میں اپنے آپ سے خوش ہو گئی ہوں، یا اپنے آپ کو بڑا سمجھتی ہوں، مجھے اپنے آپ پر فخر ہے۔ 36 شَقٍّ: ایک جگہ کا نام ہے، یا جہد ومشقت کو کہتے ہیں، یا پہاڑی کونہ، یعنی میں ایک تنگ حال، پر مشقت زندگی والے، چند بکریوں کے مالک خاندان کی فرد تھی۔ 37 اَهْلِ صَهِيْل: صَهِيْل، گھوڑے کا ہنہنانا، یعنی گھوڑوں کا مالک۔ 38 اِطِيْط: اونٹوں کی آواز، ان کا بلبلانا۔ 39 اهل الاطِيْط: اونٹوں والے۔ 40 دَائِس: دوس غلہ گھنا، یعنی بیلوں اور کھیت والا۔ 41 مُنَقٍّ: غلہ کی صفائی اور تنقید کرنے والا ہے، مقصد یہ ہے کہ ابو زرع ہر قسم کے حیوانات کی کثیر تعداد کا مالک ہے اور بہت بڑا زمیندار ہے، اس طرح گھر میں ہر قسم کی خوشحالی اور فارغ البالی ہے، اگر مُنِقّ کو نقيق سے ماخوذ مانیں تو معنی ہوگا، پرندوں کو ذبح کرنے والا، یعنی گھر میں پرندے کا گوشت پکتا ہے۔ 42 اَقُولُ فَلَا اُقَبَّحُ: میری بات کا برا نہیں منایا جاتا، میری کوئی بات رد نہیں کی جاتی، یا مجھ پر پھٹکار کر نہیں ڈالی جاتی۔ 43 اَرْقُدُ مَا اَتَصَبَّحُ: صبح تک سوئی رہتی ہوں، میں اس قدر محبوبہ

اور پیاری ہوں کہ امن وسکون کے ساتھ اپنی نیند سوتی ہوں، کوئی میری نیند میں خلل نہیں ڈالتا، اپنی خدمت کے لیے مجھے نہیں لگاتا یا کام کاج اور خدمت کے لیے نوکر چاکر بہت ہیں، اس لیے مجھے صبح صبح نہیں اٹھنا پڑتا۔ (44) اَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ: میں خوب سیراب ہوکر پیتی ہوں، حتی کہ مشروب برتن میں چھوڑتی ہوں، اگر نون کی جگہ میم ہو یعنی أَتَقَمَّحُ، اتنا پیتی ہوں کہ اور پینے کی گنجائش نہیں رہتی، یا خوب سیراب ہوکر سر اٹھاتی ہوں، حالانکہ پانی ہمارے ہاں نایاب ہے۔ (45) عُكُوم: عِكْم کی جمع ہے، غلہ کے بورے۔ (46) رَدَاحٌ: بڑے بڑے۔ (47) فَساح: وسیع عریض یعنی گھر بہت بڑا، کھلا اور وسیع وعریض ہے، اور اس میں ہر سامان کثرت سے ہے۔ (48) مَضْجَع: آرام گاہ، مَسَلٌّ، مصدر میمی ہے کھینچنا، یا ظرف مکان، کھینچنے کی جگہ، یا كَمَسَلِّ شَطْبَة: کھجور کی چھڑی یا تلوار، مطلب یہ ہے، وہ بہت چھریرے بدن کا ہے، ہلکا پھلکا ہے، بھاری بھر کم نہیں ہے، اس لیے بہت کم جگہ گھیرتا ہے، تلوار ہے جو میان سے سونتی گئی ہے۔ (49) تُشْبِعُهُ: ذِرَاعُ الْجَفَرة: جَفره بکری کا چار ماہ کا بچہ یعنی بہت کم خور، اس کے سیر کرنے کے لیے بکری کے بچے کا ایک بازو ہی کافی ہے، پیٹو نہیں ہے۔ (50) طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوعُ امِهَا: (اس کی بیٹی) اپنے باپ کی اطاعت گزار اور اپنی ماں کی فرمانبردار ہے، یعنی دونوں کی وفادار ہے، اس لیے دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (51) مِلْءُ كِسَائِهَا: بھاری بھرکم اور موٹی تازی وتنومند ہونے کی بنا پر اپنی چادر کو بھر لیتی ہے، یعنی خوب لحیم وشحیم ہے، جو عربوں کے ہاں عورتوں کے حق میں پسندیدہ وصف ہے۔ (52) غَيْظُ جَارتِهَا: اپنے حسن صورت اور حسن سیرت اور بلند کردار کی بنا پر اپنی سوکن کے لیے غیض وغضب کا باعث ہے، یا پڑوسنیں اس سے جلتی ہیں، کیونکہ سوکن تو ہر حالت میں جلتی ہے۔ (53) لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثٌ: ہمارے گھر کی باتوں کی پھیلاتی یا نشر نہیں کرتی ہے۔ (54) لا تبث حديثنا لا تنقث ميرتنا تَنْقِيثًا: ہمارے غلہ کو بالکل خراب نہیں کرتی یا اس کو باہر نہیں لے جاتی، انتہائی امانت اور دیانت سے متصف ہے، خیانت بالکل نہیں کرتی۔ (55) لَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا: ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے نہیں بھرتی، گھر کو انتہائی صاف ستھرا رکھتی ہے، یعنی نظافت پسند ہے، اگر تَغْشِيشًا ہو تو عُشّ (گھونسلہ) کی بجائے غِش: دھوکہ وفریب سے ماخوذ ہوگا، یعنی بددیانتی اور خیانت سے کام نہیں لیتی، یا عفیف اور پاکدامن ہے، اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے۔ (56) اَلْاَوطَابُ تُمْخَضُ: اَوطَاب، وَطب کی جمع ہے، دودھ کے برتن، یعنی دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے، تاکہ مکھن نکالا جائے، یا موسم بہار سے کنایہ ہے کہ سرسبزی وشادابی کا موسم تھا۔ (57) يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصرِها بِرُمَّانَتَيْن: اس کے بچے کی کوکھ کے نیچے سے، اس کے پستانوں سے کھیل رہے تھے، جو انار کی طرح خوبصورت تھے، گول ہونے کے باوجود لٹک رہے تھے، گویا وہ بھاری بھرکم تھی اور لیٹتے وقت کمر زمین سے اٹھ جاتی تھی، یا اس کی کمر کے نیچے سے گیند کی طرح اناروں کو ادھر ادھر

پھینک رہے تھے۔ 58 رَجُلاً سَرِيًّا: سردار اور شریف آدمی یا صاحب ثروت اور مالدار آدمی۔ 59 رَكِبَ شَرِيًّا: تیز رفتار، اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سوار ہوا، جو مسلسل بلا تکان وفتور بھاگتا ہے۔ اخذ خطياً نیزہ پکڑا۔ 60 أَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا: جو شام کو میرے پاس بے شمار اونٹ یا مویشی لایا، بقول ملا علی قاری نَعَم سے مراد اونٹ، گائے اور بکری ہے۔ 61 أَعْطَانِي مِنْ كُلِّ به رائحةٍ زَوجًا: شام کو لوٹنے والا اونٹ، گائے، بھیڑ بکری اور غلاموں کو جوڑا جوڑ کرا دیا، یا ہر قسم کے مویشی مجھے مہیا کیے۔ 62 كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ: میں تیرے لیے اس طرح ہوں جس طرح ابو زرع ام زرع کے لیے تھا، بعض جگہ یہ تصریح ہے۔ 63 فِي الْأُلْفَةِ والرِفَاءِ لَا فِي الفرقة والجلاء: محبت و پیار اور سازگاری وموافقت میں جدائی اور علیحدگی میں نہیں اور بعض میں ہے، اس نے طلاق دے دی تھی، میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا، آپ میرے باپ اور ماں قربان، آپ تو میرے لیے ابو زرع جیسا ام زرع کے لیے تھا، اس سے بہتر ہیں۔

[6306] وحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا

[6306]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے، ان الفاظ کے فرق سے بیان کرتے ہیں، بلاشک عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ کہا، صرف قَلِيلَات المَسَارِح کہا اور کہا، صِفْرُ رِدَائِها، اپنی چادر کو خالی رکھنے والی، اپنی سوکن کے لیے تباہ کن یا دہشت انگیز اور ہمارے غلہ کو منتقل نہیں کرتی اور اس نے مجھے تمام ذبح کرنے والے جانوروں کا جوڑا جوڑا دیا۔

مفردات الحدیث 1 صِفْرُ رِدَائها: یعنی اس کا پیٹ پچکا ہوا ہے، یا اس کے پستان ابھرے ہوئے ہیں، اس لیے پستانوں کے نیچے سے چادر بلند رہتی ہے، بدن کے اس حصہ کو چادر نہیں لگتی، اس طرح وہ خالی رہتا ہے، عَقْرُ جَارَتِهَا، حسد وغیظ سے سوکن مری رہتی ہے، یا دہشت زدہ رہتی ہے، جارة سے مراد پڑوسن بھی ہو سکتی ہے۔ 2 مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ: فَاعِلَة، مَفْعُولة کے معنی میں ہے، یعنی مَذْبُوحة، ہر وہ جانور جو ذبح ہونے کے قابل ہے، اس کو ذبح کرنا جائز ہے۔

[6306] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٥٥)

١٥......بَاب: فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

باب ۱۵: حضرت فاطمہ بنت النبی علیہا الصلاۃ والسلام کے فضائل

[6307] ٩٣-(٢٤٤٩) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ اَنَّ

الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاْذَنُونِي اَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِيطَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا))

[6307] - حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ اپنی بیٹی کی شادی، علی بن ابی طالب سے کر دیں تو میں انہیں اجازت نہیں دیتا، پھر میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، الا یہ کہ ابو طالب کا بیٹا پسند کرے کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے شادی کر لے، کیونکہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اضطراب و پریشانی میں ڈالتی ہے وہ مجھے بھی بے چین کرتی ہے اور جو چیز اس کے لیے اذیت کا باعث ہے، مجھے بھی اذیت پہنچاتی ہے۔

فائدہ:...... ہشام کے بیٹے حارث رضی اللہ عنہ نے جو ابوجہل کا بھائی تھا، اس نے اپنی بھتیجی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کرنے کی اجازت طلب کی، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام بھیجا تھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی اس کا پتہ چل گیا تو انہوں نے آپ سے شکایت کی کہ آپ اپنی بیٹیوں کا دفاع نہیں کرتے، اس لیے آپ نے اس مسئلہ میں خطبہ دیا اور پرزور الفاظ میں اجازت دینے کی بات کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے

[6307] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل الصحابة باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ برقم (٣٧٦٤) وفى باب: مناقب فاطمة عليها السلام برقم (٣٧٦٧) وفى النكاح باب: ذب الرجل عن ابنته فى الغيرة والانصاف برقم (٥٢٣٠) وفى الطلاق باب: الشقاق وهل يشير بالخلع عند الضرورة برقم (٥٢٧٨) وابو داود فى (سننه) فى النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء برقم (٢٠٧١) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ برقم (٣٨٦٧) انظر (التحفة) برقم (١١٢٦٧)

مشورہ لیا تو آپ نے انہیں بھی اجازت نہ دی، کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ اور تمام بہنیں وفات پا چکی تھیں، اب ان کی غم خواری کے لیے اور ان کی دلجوئی اور تسلی کے لیے آپ ہی رہ گئے تھے اور وہ اپنا غم کسی اور کو نہیں بتا سکتی تھیں اور اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کر سکتی تھیں اور یہ چیز ان کے لیے فتنہ اور آزمائش کا باعث بنتی، اس لیے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں اور شادی کی اجازت نہ دی، تاکہ اس کی پریشانی سے آپ کو پریشانی لاحق نہ ہو، اگرچہ فی نفسہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اور شادی کرنا جائز تھا، نیز دوسرا سبب مخطوبہ (منگیتر) کا اللہ کے دشمن کی بیٹی ہونا ہے، اگر وہ اللہ کے دشمن کی بیٹی نہ ہوتی تو زیادہ تشویشناک صورت نہ ہوتی، ہر عورت طبعی اور فطرتی طور پر اپنے باپ کا دفاع کرتی ہے اور یہاں بھی اس کا امکان موجود تھا کہ سوکن ہونے کی بنا پر وہ کوئی کسی بات کر لیتی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذیت کا باعث بنتی، اس لیے خرابی وفساد کے اندیشہ کی خاطر سد ذریعہ کے طور پر آپ نے اجازت نہ دی، یہ نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اور شادی کرنا جائز نہ تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **بِضْعَةٌ**: ٹکڑا، حصہ، جز۔ ❷ **يَرِيبُنِي مَارَابَهَا**: جو چیز اس کے لیے قلق واضطراب کا سبب ہے، وہ میرے لیے بھی قلق اور بے چینی کا باعث ہے۔

[6308] ٩٤-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا))

[6308]۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے، وہ میرے لیے بھی تکلیف دہ ہے۔''

[6309] ٩٥-(. . .) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ

[6308] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٥٧)

[6309] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: من قال في الخطبة بعد الثناء: اما بعد برقم (٩٢٦) وبرقم (٩٢٦) تعليقا من غير ذكر القصة وفي فرض الخمس باب: ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره ونعله وآنيته مما يترك اصحابه وغيرهم بعد وفاته برقم (٣١١٠) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء برقم (٢٠٦٩) وبرقم (٢٠٧٠) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الغيرة برقم (١٩٩٩) انظر (التحفة) برقم (١١٢٧٨)

تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ ((إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا)) قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ ((حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا))

[6309]۔ ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اسے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جب وہ یزید بن معاویہ کے ہاں سے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے موقعہ پر مدینہ پہنچے تو انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما ملے اور ان سے کہا، کیا آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے (کام ہے) تو اس کے بارے میں فرمایئے؟ تو میں نے اس سے کہا، کوئی کام نہیں ہے، حضرت مسور رحمہ اللہ نے ان سے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت کریں گے؟ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ اس کے بارے میں آپ پر غالب آ جائیں گے، (آپ سے چھین لیں گے) اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے وہ عنایت کر دیں گے تو جب تک مجھ میں جان ہے، اس تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکے گا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں، ابوجہل کی بیٹی کو منگنی کا پیغام بھیجا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس مسئلہ میں اپنے اس منبر پر لوگوں کو خطاب کرتے سنا اور میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، آپ نے فرمایا: ''فاطمہ میرا جزء ہے اور مجھے اندیشہ ہے، اسے اس کے دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا۔'' پھر آپ نے عبدالشمس کی اولاد میں سے اپنے ایک داماد کا تذکرہ کیا اور اس کی دامادی کی بہت اچھی تعریف فرمائی، آپ نے فرمایا: ''اس نے مجھ سے گفتگو کی اور مجھ سے سچ بولا، اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا اور میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور میں حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ حرام کو حلال کر سکتا ہوں، لیکن بات یہ ہے، اللہ کی قسم، اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی یکجا جمع نہیں ہو سکتیں۔''

مفردات الحدیث

❶ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ: کیا آپ مجھے آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار ذوالفقار عنایت کریں گے، جو آپ کے پاس ہے۔ ❷ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ: مجھے اندیشہ ہے بنوامیہ کے لوگ اس کو آپ سے چھین لیں گے، یہ مسور کا اپنا خیال ہے، اگر انہوں نے چھینی ہوتی تو مسور درمیان میں حائل

نہیں ہو سکتا تھا، اگر مجھے دے دو گے تو جب تک میرے جسم میں جان ہے، کوئی اس تک پہنچ نہیں سکے گا، چونکہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی اور طیب خاطر کا بہت لحاظ رکھتے تھے، جیسا کہ آپ نے حضرت علی کے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کے پیغام پر اس کا اظہار فرمایا، اس طرح میں آپ کی دلجوئی اور طیب خاطر چاہتا ہوں کہ آپ کو اس تلوار کے سلسلہ میں کسی پریشانی سے دوچار نہ ہونا پڑے، اس پریشانی کو میں برداشت کروں، اس لیے مجھے دے دیں، میں آپ کی خاطر اس کی حفاظت کروں گا۔ ❸ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ عَبْدِ شمسٍ: اس سے مراد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس ہیں، اس نے کافر ہونے کے دور میں بھی حضرت زینب کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی لالچ کو ٹھکرا دیا اور پھر ان کے رسول ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آ جانے پر بھی کسی اور عورت سے شادی نہیں کی، اسلام لانے کے بعد، حضرت زینب ہی اسی کے ہاں گئیں۔ ❹ وَعَدَنِي فَاوفَى لِي: جب جنگ بدر میں، ابو العاص جو اس وقت کافر تھا، قید میں آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس شرط پر چھوڑ دیا تھا کہ میں حضرت زینب کو آپ کے پاس بھیج دوں گا، اس سلسلہ میں اس نے آپ سے سچا وعدہ کیا اور پھر اس کو پورا کیا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیج دیا اور یہ بھی ممکن ہے، اس نے اور شادی نہ کرنے کا وعدہ کیا ہو۔ ❺ إِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا: حرام کو حلال ٹھہرانا اور حلال کو حرام ٹھہرانا، میرے بس میں نہیں ہے، حلت وحرمت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے میں نہیں کہتا کہ حضرت علی کے لیے اور شادی کرنا حرام ہے، لیکن بات یہ ہے، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِنْتُ عدو الله مكانا واحداً، اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی یکجا اکٹھی نہیں ہو سکتیں، کیونکہ سوکنیں طبعی طور پر ایک دوسرے سے الرجک ہوتی ہیں، اور ایک دوسری سے حسد وکینہ رکھتی ہیں، اس لیے یہ رشتہ دونوں کے خاندانوں کو متاثر کرتا ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضی اور تکلیف حضور اکرم ﷺ کی اذیت وتکلیف کا باعث بن سکتی ہیں اور کسی مسلمان کے لیے اس کا سبب بننا مناسب نہیں ہے، اس لیے اس شادی کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

[6310] ٩٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ

[6310] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٥٩)

بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ

[6310]۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں، آپ کی قوم کا خیال ہے، وہ لوگ باہمی گفتگو میں کہتے ہیں، آپ اپنی بیٹیوں کی خاطر غصہ میں نہیں آتے (اسی بنا پر) یہ علی رضی اللہ عنہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، جب آپ نے کلمہ شہادت سے آغاز کیا تو میں نے آپ سے سنا، پھر آپ نے فرمایا: ”حمد و صلوٰۃ کے بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع کو رشتہ دیا تو اس نے مجھ سے گفتگو کی اور مجھ سے سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد یقیناً میرا ٹکڑا ہے اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ لوگ اس کو آزمائش میں ڈالیں اور صورت حال یہ ہے، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک آدمی کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔“ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام ترک کر دیا۔“

[6311] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6311]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6312] ٩٧۔(٢٤٥٠) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ

عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هٰذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَكَيْتِ ثُمَّ

[6311] تقدم تخريجه برقم (٦٢٥٩)

[6312] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ برقم (٣٧١٥) وبرقم (٣٧١٦) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٤٢٥) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: فضل ازواج النبي ﷺ برقم (٣٨٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣٩) وبرقم (١٨٠٤٠)

سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ

[6312] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر آپ نے اس سے سرگوشی کی تو ہنس پڑیں تو حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، یہ کیا راز کی بات تھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے راز کے انداز میں کہی اور آپ رو پڑیں، پھر آپ سے سرگوشی کی تو آپ ہنس پڑیں؟ تو انہوں نے (آپ کی وفات کے بعد) بتایا، آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے اپنی موت کی خبر دی تو میں رو پڑی، پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں آپ کے خاندان والوں میں سب سے پہلے، آپ کے پیچھے پہنچوں گی تو میں ہنس پڑی۔

[6313] ٩٨۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ ((**وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ**

[6313] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٢٣) وفي فضائل القرآن باب: كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ والحديث بعد هذا الباب مباشرة وفي الاستئذان باب: من ناجى بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه فاذا مات اخبر به برقم (٦٢٨٥) وبرقم (٦٥٨٦) وابن ماجه في (سننه) في الجنائز باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦١٥)

السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ)) قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ

[6313] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ کے پاس تھیں، ان میں سے کوئی پیچھے نہیں رہ گئی تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، اس کی چال گویا بالکل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے تو آپ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید۔'' چنانچہ آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا، پھر آپ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کہی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں، پھر آپ نے اس سے سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں ۔تو میں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ تمھیں راز کی بات بتائی ہے اس کے باوجود تم روتی ہو؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے تو میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کر سکتی۔ عائشہ بتاتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو میں نے اس سے کہا کہ پس تم اس حق کی بنا پر جو میرا تجھ پر ہے، لازم ٹھہراتی ہوں تو مجھے ضرورت بتائے گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے کیا کہا؟ تو اس نے کہا، ہاں جب مجھ سے پہلی دفعہ سرگوشی کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ جبریل علیہ السلام آپ سے ہر سال ایک یا دو دفعہ دور کرتے تھے اور صورت حال یہ ہے کہ اس نے اس دفعہ آپ سے دو دفعہ دور کیا ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے لہٰذا تو اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تیرے لیے بہترین پیش رو ہوں۔ تو اس پر میں رونا روئی جو تو نے دیکھا، تو جب آپ نے مجھے بے قرار دیکھا تو میرے ساتھ دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا اے فاطمہ! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ تو میں وہ ہنسی ہنسی جو تو نے دیکھا۔

فائدہ:......حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سرگوشی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی موت کی غم انگیز خبر دی تو وہ بے قرار ہو کر رو پڑی، پھر آپ نے دوبارہ سرگوشی میں یہ غم انگیز خبر دی کہ جلد ہی میرے بعد تم فوت ہو جاؤ گی اور مجھے آ ملو گی تو موت کی خبر پر آپ سے ملاقات کی خبر غالب آ گئی تو وہ ہنس پڑیں، لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسروق کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے پہلی دفعہ سرگوشی میں اپنی موت کی خبر دی اور فرمایا، تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں، جو تمہارے استقبال کے لیے آگے جا رہا ہے تو وہ آپ کی موت کے صدمہ کی بنا پر رو پڑیں، پھر دوبارہ سرگوشی کی تو انہیں امت کی عورتوں کی سرداری کی خوش خبری سنائی اور اس پر راضی ہونے کے لیے کہا تو ہنس پڑیں اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ پہلی دفعہ اپنی موت کی خبر کے ساتھ حضرت فاطمہ کی موت کی خبر بھی دی، اپنی موت کی خبر ہنسی

اور گریہ دونوں کا سبب بن سکتی ہے، موت کے اعتبار سے گریہ اور آپ کی ملاقات کا سبب ہونے کی بنا پر مسرت و شادمانی، اس لیے جب اپنی موت کے ساتھ ہی، ان کی موت کی خبر دے کر گریہ اور ہنسی دونوں کے حالات پیدا کر دیئے گئے، گریہ پر ملاقات کی فرحت و مسرت غالب آ گئی تو پھر بیقراری تو دور ہو گئی، دوبارہ سرگوشی کی کیا ضرورت رہی، اس لیے صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ دوسری سرگوشی میں حضرت فاطمہ کی موت کی خبر کے ساتھ انہیں سرداری کی خوش خبری بھی سنائی گئی تو انہیں مسرت ہوئی اور وہ ہنسنے لگیں۔

[6314] اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةً فَجَآئَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَاَنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ ((وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِي وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ ((اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ)) فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ

[6314]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی تمام بیویاں آپ کے پاس تھیں، ان میں سے کوئی پیچھے نہیں رہ گئی تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، اس کی چال گویا بالکل کہ رسول اللہ ﷺ کی چال ہے تو آپ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید۔'' چنانچہ آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا، پھر آپ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کہی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں، پھر آپ نے اس سے سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں تو میں نے اس سے کہا، کیوں روتی ہو؟ اس نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کر سکتی، میں نے کہا، میں نے آج جیسے دن کی مسرت و خوشی جو رنج و غم سے اس قدر قریب ہو نہیں دیکھی تو جب وہ رو پڑیں، میں نے ان سے

[6314] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٦٣)

کہا، کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ تمہیں اپنی بات بتائی ہے، پھر بھی روتی ہو؟ اور میں نے ان سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا تو اس نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کر سکتی تو جب آپ کی روح قبض کر لی گئی، میں نے ان سے پوچھا تو اس نے بتایا، واقعہ یہ ہے، آپ نے مجھے بتایا تھا: ''جبریل علیہ السلام آپ سے ہر سال قرآن کا دور ایک دفعہ کرتے تھے اور انہوں نے اس سال اس کا دور دو دفعہ کیا ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت آ گیا ہے اور تم میرے خاندان سے سب سے پہلے مجھے ملو گی اور میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔'' تو میں اس پر رو پڑی، پھر آپ نے میرے ساتھ سرگوشی کی اور فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔'' تو میں اس سے ہنس پڑی۔

۱۶...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا

باب ١٦: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6315] ١٠٠ـ(٢٤٥١)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ ((مَنْ هَذَا)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

[6315] ۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد سے کہا، اگر تم سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں داخل نہ ہونا اور نہ سب سے آخر میں بازار سے نکلنا، کیونکہ وہ شیطان کی رزم گاہ ہے اور وہیں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے، انہوں نے کہا، مجھے بتایا گیا ہے، جبریل علیہ السلام اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں تو آپ سے باتیں کرنے لگے، پھر چلے گئے تو نبی اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا،

[6315] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٣٤) وفي فضائل القرآن باب: كيف نزل الوحي واول ما نزل برقم (٤٩٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٠١) وبرقم (٤٥٠١)

''یہ کون تھا؟'' یا جو بھی آپ نے کہا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یہ دحیہ رضی اللہ عنہ تھے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اسے وہی سمجھا تھا، حتی کہ میں نے نبی اللہ ﷺ کا خطبہ سنا، آپ ہمارا واقعہ سنا رہے تھے، یا آپ نے جو کچھ کہا، ابو عثمان کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے ابو عثمان سے پوچھا، آپ نے یہ روایت کس سے سنی؟ اس نے کہا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے۔

مفردات الحدیث ❶ **لَا تَكُونَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ**: بازار میں سب سے پہلے جانا، یا سب سے آخر میں نکلنا، اس بات کی علامت ہے کہ اس انسان کو بازار جانے کا شوق و ذوق ہے اور بازار سے محبت ہے، حالانکہ بازار محبت گاہ نہیں ہے، ایک ضرورت کی جگہ ہے، جہاں بقدر ضرورت رہنا چاہیے، ❷ **مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ**: شیطان کی رزم گاہ ہے، یہاں شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں اور بازار میں موجود دکانداروں اور گاہکوں کے درمیان معرکہ برپا ہوتا ہے، وہ اپنے حواریوں کے ساتھ مل کر لوگوں سے خلاف دین و شریعت کام کروانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے پیچھے لگ کر لوگ خلاف شریعت امور کے مرتکب ہوتے ہیں، اس لیے **بِهَا يَنْصِبُ رَايَةً**، وہ بازار میں جھنڈے گاڑتا ہے اور اپنے اعوان و انصار کو بازار میں جھونکتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کو غلط کاموں پر اکسائیں اور ان کی معیشت و معاشرت میں نقب لگائیں، ❸ **يُخْبِرُ خَبَرَنَا**: آپ نے گھر میں پیش آمدہ واقعہ کا خطبہ میں تذکرہ فرمایا اور جبریل کے آنے کی خبر دی، چونکہ حضرت جبریل علیہ السلام عموماً حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں آتے تھے، جو کہ انتہائی حسین و جمیل تھے، اس لیے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہی خیال کیا، اس لیے يُخْبِرُ خَبَرَنَا کہنا یا يُخْبِرُ خَبَرَ جبريل کہنا، دونوں طرح صحیح ہے اس لئے اس کو مسلم شریف کی حدیث میں تصحیف و تبدیلی قرار دینا، درست نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ تقی رحمہ اللہ قاضی عیاض سے تصحیف کا قول نقل کیا ہے۔

١٧...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا

باب ١٧: ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6316] ١٠١ـ(٢٤٥٢) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ
عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا)) قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ

[6316] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٨٧٤)

[6316] ۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے پہلے مجھے، لمبے ہاتھوں والی ملے گی۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، چنانچہ ازواج مطہرات، اپنے ہاتھوں کی پیمائش کرتی تھیں کہ ان میں سے سب سے لمبے ہاتھ کس کے ہیں؟ وہ بیان کرتی ہیں، ہم میں سے سب سے لمبے ہاتھ زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کر کے صدقہ کرتی تھیں۔

فائدہ :......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طول ید سے مقصد، ہاتھ سے کام کاج اور محنت و مزدوری کر کے صدقہ و خیرات کرنا تھا، لیکن ازواج مطہرات نے ظاہری معنی مراد لیتے ہوئے، اپنے ہاتھوں کی پیائش کی تو سب سے لمبے ہاتھ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے تھے، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ۲۰ھ سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی، حالانکہ ان کے ہاتھ چھوٹے تھے تو پھر پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد، ظاہری یا حقیقی طور پر لمبے مراد نہیں تھے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی، اس لیے امام بخاری کا اپنی تاریخ صغیر میں سب سے پہلے مرنے والی حضرت سودہ کو قرار دینا درست نہیں ہے، اس طرح صحیح بخاری میں ابوعوانہ کی روایت میں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ و خیرات میں ممتاز قرار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت سودہ کے ہاتھ تو حقیقی اور ظاہری طور پر لمبے تھے تو پھر اگر حضرت سودہ پہلے فوت ہوتیں تو پھر حقیقی معنی کا غلط ہونا کیسے واضح ہوتا۔

۱۸......بَاب : مِنْ فَضَآئِلِ اُمِّ اَیْمَنَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۸: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6317] ۱۰۲-(۲۴۵۳)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ اِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَصَادَفَتْهُ صَائِمًا اَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ

[6317] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، اس نے آپ کو برتن پیش کیا، جس میں کوئی پینے کی چیز تھی، مجھے معلوم نہیں، آپ روزے سے تھے، یا آپ کو پینے کی خواہش نہ تھی، (آپ نے واپس کر دیا) تو وہ چلانے لگیں اور آپ پر غصہ نکالنے لگیں، تَذَمَّرُ عَلیه: آپ سے غصہ نکالنے لگیں۔

فائدہ :......حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جب آپ کو مشروب پیش کیا اور آپ نے کسی سبب سے نہ پیا تو وہ آپ کی

[6317] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٢٣)

حاضنہ پرورش کنندہ ہونے کی بنا پر آپ پر غصے ہونے لگیں اور شور کرنے لگیں، لیکن یہ سب کچھ ناز و تدلل کی بنا پر تھا، اس لیے آپ نے گوارا فرمایا۔

[6318] ۱۰۳۔(۲۴۵۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا اَبْكِي اَنْ لَا اَكُونَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِي اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا

[6318]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کر آئیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے تو جب ہم ان کے پاس پہنچ گئے، وہ رو پڑیں تو دونوں نے ان سے پوچھا، کیوں روتی ہو؟ اللہ کے ہاں، اس کے رسول ﷺ کے لیے جو کچھ ہے، وہ بہت بہتر ہے، انھوں نے کہا میں اس لیے نہیں روتی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے رسول ﷺ کے لیے جو مقام و مرتبہ اور نعمتیں ہیں، وہ بہتر ہیں لیکن میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمانی وحی منقطع (کٹ) ہوگئی ہے، اس طرح ان دونوں کو رونے پر ابھار دیا تو وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا اپنے بزرگوں، اپنے محسنوں اور اپنے محسنوں کے اقرباء اور احباب کی ملاقات کے لیے جانا پسندیدہ عمل ہے اور ان کے اللہ کے ہاں بلند درجات و مراتب کے باوجود ان کے فراق پر گریہ کرنا درست ہے اور اپنے کسی دوست و عزیز کو بھی ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔

۱۹...... بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رضی اللہ عنہما

باب ۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6319] ۱۰۴۔(۲۴۵۵)حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

[6318] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٢٣) وبرقم (٦٥٨٤)

[6319] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: فضل من جهز غازيا او خلفه بخير برقم (٢٨٤٤) انظر (التحفة) برقم (٢١٣)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهٗ فِی ذٰلِكَ فَقَالَ ((اِنِّی اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِی))

[6319]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ام سلیم کو چھوڑ کر اپنی ازواج کے سوا کسی کے ہاں (ٹھہرنے کے لیے) نہیں جاتے تھے، آپ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں جاتے تھے تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا: ''میں اس پر رحم کھاتا ہوں، اس کا بھائی میرے ساتھ قتل کر دیا گیا تھا۔''

فائدہ: ...... قُتِلَ مَعِی: یعنی میری نصرت وحمایت کرتا ہوا شہید ہوا تھا، کیونکہ ان کا بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوا تھا، جس میں رسول اللہ ﷺ شریک نہیں تھے، آپ ان کی بہن ام حرام رضی اللہ عنہا کے ہاں بھی قیلولہ فرماتے تھے، اس کا سبب بھی یہی تھا۔

[6320] ۱۰۵۔(۲۴۵۶)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِی ابْنَ السَّرِیِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَآءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ))

[6320]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے آہٹ سنی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں (فرشتوں) نے کہا، یہ انس بن مالک کی ماں غُمَیصاء بنت ملحان ہے۔

فائدہ: ...... غَمَصَ اور رمص آنکھوں کے کیچڑ کو کہتے ہیں، چونکہ ان کی آنکھوں میں کیچڑ رہتا تھا، اس لیے ان کو غُمَیْصَاء اور رُمَیْصَاء کے نام سے پکارتے تھے اور ان کی بہن ام حرام کو رمیصاء کہتے تھے۔

[6321] ۱۰۶۔(۲۴۵۷)حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِی طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِی فَاِذَا بِلَالٌ

[6321]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے کھٹ پٹ سنی تو وہ بلال تھے۔''

[6320] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳٦۲)

[6321] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (۳٦۷۹) انظر (التحفة) برقم (۳۰۵۷)

فائدہ: ...... بعض دفعہ خادم اپنے آقا کے آگے آگے چلتا ہے اور جوتوں کی کھٹ پٹ پیچھے چلنے کی صورت میں بھی آگے سنائی دے سکتی ہے اور بلال کے جنت میں جانے کو ان کی زندگی میں ہی رسول اللہ ﷺ کو تمثیلاً دکھا دیا گیا اور اس کا سبب ان کا اذان کے بعد دو رکعت پڑھنا اور ہر وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی پابندی کو قرار دیا گیا ہے اور وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، اس طرح اذان کے بعد نماز ثابت ہے، اس لیے یہ استدلال کرنا کہ اپنے اجتہاد سے کسی عبادت کا وقت مقرر کرنا جائز ہے اور بلال نے دخول جنت کا یہ مرتبہ اپنے اجتہاد اور استنباط سے حاصل کیا، درست نہیں ہے اور اس سے اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے، میلاد منانے اور تیجا، ساتواں اور چالیسواں مقرر کرنے پر استدلال کرنا بنائے فاسد علی فاسد ہے، کیونکہ ان چیزوں کو دین بنا دیا گیا ہے اور ان کی تلقین کی جاتی ہے، جبکہ حضرت بلال یہ کام شخصی طور پر کرتے تھے، دوسروں کو تلقین نہیں کرتے تھے، اس طرح حضرت کلثوم بن ہدم انصاری نماز کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص اپنے طور پر پڑھتے تھے، دوسروں کو اس کی تلقین یا اپنے اس فعل کی تشہیر نہیں کرتے تھے، کسی کام کو دین بنانا اور چیز ہے اور اپنے طور پر کسی عمل سے محبت کرتے ہوئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کی پابندی کرنا اور چیز ہے، اگر اپنے طور پر کسی نیک عمل کے لیے وقت کی تعیین اور تحدید جائز ہے تو آپ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے کیوں منع فرمایا اور بعض صحابہ نے سلام پھیرنے کے بعد ہمیشہ دائیں طرف مڑنے سے کیوں روکا، نیز ام سلیم اور بلال کو جنت میں دیکھنے کا موقعہ خواب میں پیش آیا تھا، اس لیے اس سے یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت بلال اور ام سلیم زندگی میں ہی جسد عنصری کے ساتھ جنت میں پہنچ گئے تھے۔ علامہ سعیدی ایک طرف تو درود وسلام اذان سے پہلے پڑھنا جائز اور باعث اجر قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف لکھتے ہیں ہاں ان امور کے ساتھ فرض اور واجب کا معاملہ کرنا اور نہ کرنے والوں کو برا جاننا اور ان کو ملامت کرنا بدعت سیئہ اور بدعت ضلالہ ہے جو مسلمان اتباع سنت کے جذبہ سے اذان سے پہلے یا بعد جہراً صلاۃ وسلام نہیں پڑھتے کہ عہد رسالت اور عہد صحابہ میں یہ معمول نہیں تھا ان کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ص ۱۱۱۵)

تو جب ضرورت کے باوجود عہد رسالت اور عہد صحابہ میں نہیں ہوا حالانکہ کوئی مانع اور رکاوٹ موجود نہیں تھی وہ جائز اور باعث اجر کیسے ہوگا بدعت سیئہ اور بدعت ضلالہ کیوں نہیں ہوا۔

۲۰...... بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

باب ۲۰: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6322] ۱۰۷ـ(۲۱۴۴) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

[6322] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٢٤)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى اَكُونَ اَنَا اُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِي حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِي بِابْنِي فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا اَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اِنَّهُ يُعْجِبُنِي اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى قَالَ تَقُولُ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِي كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي اُمِّي يَا اَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ ((لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ)) قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِيسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْظُرُوا اِلٰى حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ

[6322] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ایک بیٹا فوت ہو گیا تو ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا، تم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس کے بیٹے کے بارے میں نہ بتانا، تاکہ میں خود ہی اس کو بتا سکوں، چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے انہیں کھانا پیش کیا، انہوں نے کھا پی لیا، حضرت انس کہتے ہیں پھر انہوں نے ان کی خاطر پہلے سے زیادہ اچھا بناؤ سنگھار کیا تو انہوں نے اس سے تعلقات قائم کر لیے تو جب ام سلیم نے دیکھا، وہ سیر ہو گئے ہیں اور تعلقات بھی قائم کر چکے ہیں تو بولیں، اے ابوطلحہ! بتاؤ، اگر کچھ لوگ

کسی گھرانہ والوں کو اپنی کوئی چیز ادھار دیں اور پھر وہ اپنی عاریتاً دی ہوئی چیز، واپس طلب کریں تو کیا انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انکار کر دیں؟ انہوں نے کہا، نہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا تو آپ اپنے بیٹے پر اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب بنیں تو وہ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے، تم نے مجھے بے خبر رکھا اور جب میں آلودہ ہو گیا، پھر مجھے میرے بیٹے کے بارے میں آگاہ کر دیا، چنانچہ وہ چل پڑے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور آپ کو جو کچھ ہو چکا تھا، اس کی خبر دی، سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت پیدا کرے۔'' چنانچہ اسے حمل ٹھہر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور وہ بھی آپ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی، جب آپ سفر سے واپس مدینہ پہنچتے تو آپ اس میں رات کو داخل نہیں ہوتے تھے، چنانچہ لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حضرت ام سلیم کو دردِ زہ شروع ہو گیا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کی خاطر رک گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے میرے رب! تو خوب جانتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب تیرا رسول نکلے تو میں اس کے ساتھ نکلوں اور جب وہ داخل ہو تو میں اس کے ساتھ داخل ہوں اور تو دیکھ رہا ہے، میں کیوں رک گیا ہوں، ام سلیم کہنے لگیں، اے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ! مجھے جو درد ہو رہا تھا، اب نہیں ہو رہا، چلئے تو ہم چل پڑے، حضرت انس بیان کرتے ہیں، جب میاں بیوی پہنچ گئے تو اسے دردِ زہ شروع ہو گیا اور اس نے بچہ جنا تو مجھے میری والدہ نے کہا، اے انس! اسے کوئی دودھ نہ پلائے، حتی کہ تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائے تو جب صبح ہوئی، میں اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیا اور میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے پاس داغ دینے کا آلہ تھا تو جب آپ نے مجھے دیکھا، فرمایا: ''شاید ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں اور میں نے بچہ لا کر آپ کی گود میں رکھ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی عجوہ کھجوروں سے، ایک عجوہ کھجور منگوائی اور اسے اپنے منہ میں چبایا، حتی کہ وہ گھل گئی، پھر آپ نے اسے بچہ کے منہ میں ڈال دیا، چنانچہ بچہ اسے چوسنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو۔'' انصار کو کھجور سے کس قدر محبت ہے۔'' آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ: حتیٰ کہ میں آلودہ ہو گیا، یعنی تعلقات زن وشو قائم کر لیے۔ ❷ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا: اس میں رات کو داخل نہیں ہوتے تھے، گھر میں بلا اطلاع نہیں آتے تھے۔ ❸ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ: اسے دردِ زہ شروع ہو گیا، بچے کی پیدائش کے اثرات پیدا ہو گئے، ولادت کا درد شروع ہو گیا۔ ❹ مَا أَجِدُ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ: وہ درد جو میں محسوس کر رہی تھی، وہ نہیں ہو رہا۔ ❺ يَتَلَمَّظُهَا: وہ اسے چوسنے لگا۔

فائدہ :...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا بچہ ابو عمیر، جس سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہت پیار کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دل لگی اور خوش طبعی کرتے ہوئے فرماتے تھے، اے ابو عمیر، تیری بلبل کا کیا بنا، وہ بیمار ہو گیا اور ایک دن

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں فوت ہو گیا۔ تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خاوند کی گھر آمد پر انہیں موت سے فوری طور پر آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی اطلاع دینے سے روک دیا اور انہیں نہلا دھلا کر ایک طرف رکھ دیا اور انتہائی صبر وشکیب سے کام لیتے ہوئے، انہیں محسوس نہ ہونے دیا، بلکہ پہلے سے زیادہ بن ٹھن کر انہیں بچے کی بیماری کے زائل ہونے کا قولی اور فعلی طور پر تاثر دیا اور پھر آخر میں انتہائی حکیمانہ انداز میں موت سے آگاہ کیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ام سلیم کے صبر وتحمل اور خاوند کی دلداری کرنے پر اس کی جگہ اور بچہ دیا، جس کا آپ نے پہلے ہی دن نام عبداللہ رکھ دیا۔

[6323] (. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

[6323]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

٢١...... بَاب: مِّنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ، رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ٢١: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6324] ١٠٨۔(٢٤٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّي لَا اَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي اَنْ اُصَلِّيَ

[6324]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز کے

[6323] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٢٤)

[6324] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التهجد باب: فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار برقم (١١٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٢٨)

وقت پوچھا، ''اے بلال، مجھے بتاؤ، تیرے نزدیک اسلام میں سب سے زیادہ نفع کی امید تجھے کس عمل پر ہے، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی کھٹ پٹ سنی ہے'' حضرت بلال نے کہا، میں نے اسلام میں کوئی عمل ایسا نہیں کیا، جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہے، اس عمل سے کہ میں جب بھی مکمل وضو کرتا ہوں، رات کے وقت یا دن کے وقت تو اس وضو سے جس قدر اللہ کو منظور ہوتا ہے، میں نماز پڑھتا ہوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے استنباط کرنا کہ اپنے اجتہاد سے کسی عبادت کا وقت مقرر کرنا جائز ہے، کیونکہ حضرت بلال نے دخول جنت کا یہ مرتبہ، اپنے اجتہاد اور استنباط سے حاصل کیا، درست نہیں ہے، کیونکہ شریعت جس کام کے لیے وقت مقرر نہیں کرتی، اس کے لیے وقت مقرر کرنا، درست نہیں ہے، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کی آپ ﷺ نے خود تلقین فرمائی ہے یہ عمل حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے استنباط اور اجتہاد سے شروع نہیں کیا بلکہ آپ کی ترغیب وتحریص سے شروع کیا۔ جاہلیت کے دور میں لوگوں نے عتیرہ کے لیے رجب کا مہینہ مقرر کیا تھا، جب آپ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: عتیرہ درست ہے، اگر کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، لیکن اس کے لیے ماہ رجب کی تخصیص درست نہیں ہے، جس مہینہ میں بھی اس کی توفیق ہو کرلے اور لوگوں کو کھلا دے، جس سے ثابت ہوا، اپنی طرف سے وقت مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ حدیث کی وضاحت پیچھے گزر چکی ہے۔

٢٢...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاُمِّهٖ رضی اللہ عنہما

باب ٢٢: حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6325] ١٠٩-(٢٣٥٩) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قِيلَ لِي اَنْتَ مِنْهُمْ))

[6325]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت اتری، ''ان لوگوں پر سے، جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے، کوئی گناہ نہیں ہے، اس سلسلہ میں جو انہوں نے کھایا پیا، جبکہ انہوں نے پرہیز گاری

[6325] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة المائدة برقم (٣٠٥٣) انظر (التحفة) برقم (٩٤٢٧)

اختیار کی اور وہ ایمان لائے ، (مائدہ آیت نمبر ۹۳)۔ آخر تک مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ تو (عبداللہ) ان میں سے ہے۔''

مفردات الحدیث ☆ اَنْتَ مِنْهُمْ: تو ان لوگوں میں سے ہے، جنہوں نے ایمان اور عمل صالح کے ساتھ تقویٰ اختیار کیا۔

[6326] ۱۱۰۔(۲٤٦٠)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَاُمَّهُ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ

[6326]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو کچھ عرصہ ہم یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور اس کی والدہ رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے افراد ہیں، کیونکہ وہ کثرت کے ساتھ آپ کے گھر جاتے تھے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

[6327] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ الْاَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مُوسٰى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6327]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... جب حضرت ابوموسیٰ اشعری کو پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہو گئی ہے، آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا ہے تو وہ اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ یمن سے آپ کی طرف روانہ ہوئے، لیکن ان کی کشتی حبشہ کے ساحل پر جا لگی اور وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ وہیں ٹھہر گئے، پھر ۷ھ میں جنگ خیبر کے موقعہ پر آپ کو آ ملے۔

[6326] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب عبدالله بن مسعود رضي الله عنه برقم (۳۷٦۳) وفي المغازي باب: قدوم الأشعريين واهل اليمن برقم (٤۳۸٤) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب عبدالله بن مسعود رضي الله عنه برقم (۳۸۰٦) انظر (التحفة) برقم (۸۹۷۹)

[6327] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦۲۷٦)

[6328] ۱۱۱ـ(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا

[6328] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ عبداللہ (ابن مسعود) اہل بیت کا ایک فرد ہے یا اس قسم کے جو الفاظ انہوں نے بیان کیے۔

[6329] ۱۱۲ـ(۲۴۶۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا

[6329] ۔ ابوالاحوص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، کیا خیال ہے، کیا اس نے اپنے بعد اپنے جیسا چھوڑا ہے؟ تو دوسرے نے کہا، اگر تم یہ کہتے ہو، (یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے) ان کی شان تو یہ ہے کہ انہیں اس وقت حاضری کی اجازت مل جاتی تھی، جس وقت ہمیں محروم کر دیا جاتا تھا اور وہ موجود ہوتے تھے، جبکہ ہم غائب ہوتے تھے۔

فائدہ:...... حضرت ابن مسعود کو ان اوقات میں باریابی کا موقع مل جاتا تھا، جبکہ دوسرے حاضر نہیں ہو سکتے تھے اور وہ ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے تھے، جبکہ دوسرے ہر جگہ اور ہر مجلس میں آپ کے ساتھ موجود نہیں ہوتے تھے، اگر علم میں ان کے ہم پلہ کوئی اور نہیں ہے تو یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے، وہ ۳۲ھ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

[6330] ۱۱۳ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِىْ دَارِ اَبِى مُوسٰى مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِىْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو مَسْعُودٍ مَا اَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ

[6328] تقدم تخريجه برقم (٦٢٧٦)

[6329] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٢٢)

[6330] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٢٢)

بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا

[6330]۔ ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ کے کچھ ساتھیوں کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ کے گھر میں مصحف دیکھ رہے تھے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے تو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد، اس اٹھنے والے سے زیادہ قرآن کو کوئی جاننے والا چھوڑا ہو، اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں اگر تم یہ بات کہتے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے، یہ اس وقت حاضر ہوتے تھے، جبکہ ہم غائب ہوتے تھے اور انہیں اس وقت اجازت مل جاتی تھی، جبکہ ہمیں روک دیا جاتا تھا۔

فائدہ :...... حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما نے جو بات ان کی زندگی میں کی تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر، پھر اس کو دہرایا اور اس سے معلوم ہوا، جتنا کوئی آدمی استاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارتا ہے اور اس کی مجالس میں شریک ہوتا ہے، اتنا ہی اس سے زیادہ فیض حاصل کرتا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قرآن کے علم میں اس لیے زیادہ مہارت رکھتے تھے کہ وہ آپ کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے تھے اور آپ کے خادم تھے۔

[6331] (. . .) وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُوسٰى فَوَجَدْتُ عَبْدَاللّٰهِ وَأَبَا مُوسٰى ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ

[6331]۔ امام صاحب ایک استاد سے ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں، میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عبداللہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو پایا، دوسرے استاد کی سند سے یہ بیان کرتے ہیں، میں حذیفہ اور ابوموسیٰ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن اوپر والی قطبہ کی روایت کامل اور زیادہ ہے۔

[6332] ١١٤ ـ (٢٤٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

[6331] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٢٢)

[6332] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبي ﷺ برقم (٥٠٣٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٧)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَائَةِ مَنْ تَاْمُرُونِى اَنْ اَقْرَاَ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّى اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّى لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِى حَلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُهُ

[6332] ۔ شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ''جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن خیانت کردہ چیز کو لے کر حاضر ہوگا، (آل عمران آیت نمبر ۱۶۱)۔ پھر کہنے لگے، تم مجھے کسی شخص کی قرأت پر قرأت کرنے کے لیے کہتے ہو؟ میں نے ۷۰ سے زائد سورتیں آپ کو سنا چکا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو پتہ ہے، میں ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہوں اور اگر مجھے پتہ چل جائے، کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں سفر کر کے اس کی خدمت میں حاضر ہوں، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی مجلسوں میں بیٹھا ہوں تو میں نے کسی کو اس کی تردید کرتے اور اس پر اعتراض کرتے نہیں سنا۔

فائدہ :...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب اسلام عرب سے نکل کر روم اور ایران کے دور دراز علاقوں تک پہنچ گیا اور مختلف صحابہ کرام مختلف علاقوں میں پہنچے اور انہوں نے وہاں کے لوگوں کو اپنی اپنی قرأت کے مطابق قرآن مجید کی تعلیم دی تو لوگوں میں قرآن کریم کی قرأتوں کے بارے میں اختلاف رونما ہونے لگا، جس کی اطلاع حضرت حذیفہ بن یمان نے حضرت عثمان کو دی تو حضرت عثمان نے جلیل القدر صحابہ کرام کے مشورہ سے اس اختلاف سے بچنے کا یہ حل نکالا کہ تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جمع کردہ صحیفوں کو ایک مصحف میں نقل کر کے، اس کی مختلف نقلیں تیار کروائیں اور یہ مکمل معیاری نسخہ مختلف مقامات پر رکھوا دیا اور لوگوں کو کہا، اپنے نسخے اس نسخہ کے مطابق تیار کریں اور اپنے انفرادی مصحف جن کی ترتیب الگ الگ ہے، وہ نذر آتش کر دیں، تاکہ مصحف کی ترتیب اور رسم الخط یکساں ہو جائے، لیکن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے تیار نہیں ہوئے، کیونکہ وہ کہتے تھے، میں نے ستر (۷۰) سے زیادہ سورتیں رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہیں، اس لیے میں اپنا مصحف کیوں ختم کروں اور اس کے لیے انہوں نے اپنے کوفی تلامذہ کو بھی یہی ترغیب دی کہ وہ اپنے مصحف چھپا لیں اور حضرت عثمان کے حوالہ نہ کریں اور اس کے لیے مذکورہ بالا آیت پیش کی کہ خلیفہ کو مصحف حوالہ نہ کرنا خیانت ہوگی اور ہم یہی خیانت قیامت کے دن حاضر کریں گے، بہر حال امت نے حضرت عثمان کے رسم الخط اور ترتیب کو قبول کیا، اس آج وہی رسم الخط اور ترتیب قائم ہے، اگرچہ عجمیوں کی سہولت کے لیے اس میں نقطوں اور حرکات وسکنات رکوع، پارے اور رموز اوقاف کا اضافہ کیا گیا ہے۔

[6333] ١١٥ ـ(٢٤٦٣)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ

[6333] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے، اللہ کی کتاب کی ہر سورت کے بارے میں، میں جانتا ہوں، وہ کہاں نازل ہوئی اور میں ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں، وہ کیوں نازل ہوئی اور اگر میں کسی کے بارے میں جان لوں کہ وہ اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس کے پاس اونٹ پہنچ سکتے ہوں تو میں سوار ہو کر اس کے پاس پہنچوں گا۔

فائدہ :......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی ضرورت اور مقصد کے تحت انسان اپنے علم وفضل کا اظہار کر سکتا ہے، لیکن بلاضرورت یا اپنی بڑائی کے اظہار اور فخر وریا کی خاطر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

[6334] ١١٦ ـ(٢٤٦٤)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ))

[6333] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبي ﷺ برقم (٥٠٠٢) انظر (التحفة) برقم (٩٥٧٧)

[6334] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب سالم مولى حذيفة بن اليمان رضي الله عنه برقم (٣٧٥٨) وفي باب: مناقب عبدالله بن مسعود رضي الله عنه برقم (٣٧٥٩) وبرقم (٣٧٦٠) وفي مناقب الانصار باب: مناقب معاذ بن جبل رضي الله عنه برقم (٣٨٠٦) وفي باب: مناقب ابي بن كعب رضي الله عنه برقم (٣٨٠٨) وفي فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبي ﷺ برقم (٤٩٩٩) انظر (التحفة) برقم (٨٩٣٢)

[6334]۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کے ہاں بات چیت کرتے، چنانچہ ایک دن ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑ دیا تو انہوں نے کہا، تم نے ایسے آدمی کا ذکر چھیڑا ہے، جس سے میں اس وقت کے بعد سے محبت کرتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو، آغاز ام عبد (عبداللہ) کے بیٹے سے کیا، اور معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم۔''

بعض روایوں نے تحدث الیہ کی جگہ تحدث عندہ کہا مقصد ایک ہی ہے۔

فائدہ: ...... ان چار حضرات نے اپنے آپ کو قرآن مجید کے لیے وقف کیا تھا، آپ کی زندگی میں آپ سے زیادہ سے زیادہ سیکھا، اس کو آپ کے اسلوب اور لہجہ پر یاد رکھا اور آپ کے بعد دوسروں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے کے لیے وقف کیا اور آپ کے بعد اس کی تعلیم دیتے رہے، اس لیے آپ نے ان سے قرآن مجید سیکھنے کی ترغیب دی۔

[6335] ۱۱۷۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ)) فَبَدَأَ بِهِ ((وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)) وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ

[6335]۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس تھے تو ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات کی، یا ان سے ایک حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے، یہ وہ آدمی ہے، میں ہمیشہ اس سے محبت کرتا رہوں گا، اس بات کے بعد جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''قرآن مجید چار افراد سے پڑھو، ام عبد کے بیٹے سے، آغاز آپ نے ان سے کیا، ابی بن کعب سے، ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے، زہیر نے اپنی روایت میں يَقُولُهُ کا لفظ نہیں کہا۔

[6336] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

[6335] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (٦٢٨٤)
[6336] تقدم تخریجه برقم (٦٢٨٤)

الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ اُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ

[6336]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب سے بیان کرتے ہیں، ابوبکر نے اپنی روایت میں ابی سے پہلے معاذ کا نام لیا ہے اور ابوکریب نے معاذ سے پہلے ابی کا نام لیا ہے۔

[6337] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الْاَرْبَعَةِ

[6337]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن چاروں ناموں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

[6338] ۱۱۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

[6338]۔ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ساتھیوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑا تو انہوں نے کہا، یہ وہ آدمی ہے، جس سے میں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ سن چکا ہوں، ''قرآن مجید پڑھنا چار افراد سے سیکھو، ابن مسعود، سالم ابوحذیفہ کا مولیٰ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔''

[6339] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَاَ بِهٰذَيْنِ لَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا بَدَاَ

[6339]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے، شعبہ نے کہا، استاد نے ان دو ناموں سے آغاز کیا اور مجھے معلوم نہیں کس کا نام پہلے لیا۔

[6337] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)
[6338] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)
[6339] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)

٢٣......بَاب:مِنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

باب ۲۳: حضرت ابی بن کعب اور ایک انصاری گروہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6340] ١١٩ـ(٢٤٦٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

[6340]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں چار صحابہ نے قرآن جمع کیا، وہ سب انصاری تھے، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم، قتادہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابوزید کون ہے؟ انہوں نے کہا، میرے چچاؤں میں سے ایک۔

فائدہ......جمع سے یہاں مراد پورے قرآن مجید کی کتابت ہے کہ ان حضرات نے مکمل قرآن مجید لکھا تھا، حفظ قرآن مراد نہیں ہے اور یہ بھی انہوں نے اپنے علم کے مطابق بیان کیا ہے، ان کو صرف ان کا علم تھا، حالانکہ جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے حفاظ کی تعداد ستر (۷۰) تھی اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اسی لیے قرآن مجید جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر مختلف جنگوں میں قرآن کریم کے حافظ اسی طرح شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ہی ناپید نہ ہو جائے، پھر یہ کیسے ممکن ہے مہاجرین میں سے کسی نے بھی قرآن مجید یاد نہ کیا ہو، حتی کہ خلفائے اربعہ بھی اس سے محروم رہے ہوں، نیز یہ چاروں خزرجی ہیں، کیا کسی اوسی نے قرآن مجید یاد نہیں کیا تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنا مصحف تھا، جس کو انہوں نے خلیفہ کے حوالہ نہیں کیا تھا۔

[6341] ١٢٠ـ(. . .)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ

[6340] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه برقم (٣٨١٠) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابي وابي عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم برقم (٣٧٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٨)

[6341] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبي ﷺ برقم (٥٠٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٠١)

[6341] ۔ ہمام رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کن لوگوں نے قرآن جمع کیا تھا، انہوں نے کہا، چار نے جو سب انصاری تھے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ایک انصاری آدمی جس کی کنیت ابوزید تھی۔

[6342] ۱۲۱۔(۷۹۹)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي

[6342] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تیرے سامنے قرأت کروں۔'' حضرت ابی نے پوچھا، کیا اللہ نے میرا نام لے کر آپ کو فرمایا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تیرا نام لیا ہے تو ابی (مسرت سے) رونے لگے۔

[6343] ۱۲۲۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى

[6343] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا، ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے، سورہ لم یکن الذین کفروا سناؤں۔'' حضرت ابی نے پوچھا اور میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو وہ خوشی سے رو پڑے،

[6344] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ

[6344] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6342] تقدم تخريجه في صلاة المسافرين وقصرها باب: استحباب قراة القرآن على اهل الفضل والحذاق فيه وان كان القارى افضل من المقرو عليه برقم (١٨٦١)

[6343] تقدم تخريجه في: صلاة المسافرين وقصرها باب: استحباب قراة القرآن على اهل الفضل والحذاق وان كان القارى افضل من المقرو عليه برقم (١٨٦٢)

[6344] تقدم تخريجه في صلاة المسافرين وقصرها: باب: استحباب قراة القرآن على اهل الفضل والحذاق وان كان القارى افضل من المقرو عليه برقم (١٨٦٣)

فائدہ:......اس حدیث کی توضیح حدیث نمبر ۷۰۹۹ کے تحت گزر چکی ہے۔

۲۴......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

باب ۲۴: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6345] ۱۲۳۔(۲۴۶۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ))

[6345] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جبکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا، فرمایا: ''ان کی (موت کی) وجہ سے عرش الٰہی جھوم گیا۔''

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے جمادات میں بھی کچھ نہ کچھ شعور و احساس رکھا ہے، اس لیے پتھر بھی اللہ کے خوف و خشیت سے گرتے ہیں اور اگر قرآن مجید پہاڑ پر اتار دیا جاتا تو وہ بھی خشوع وخضوع کی بنا پر ریزہ ریزہ ہو جاتا، اس طرح حضرت سعد بن معاذ کی روح کے پرواز کرنے پر اس کی آمد پر اظہار مسرت وشادمانی کے لیے عرش الٰہی مسرت سے جھوم اٹھا۔

[6346] ۱۲۴۔(...)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِیُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ))

[6346] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمٰن کا عرش جھوم گیا۔''

[6347] ۱۲۵۔(۲۴۶۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

[6345] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناب باب: مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه برقم (۳۸۸٤) انظر (التحفة) برقم (۲۸۱۵)

[6346] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناقب الانصار باب: مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه برقم (۳۸۰۳) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱۵۸) انظر (التحفة) برقم (۲۲۹۳)

[6347] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۰٦)

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجِنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ))

[6347]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا جا چکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے عرش الٰہی جھوم گیا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کو جنت میں ملنے والے کم تر حیثیت کے کپڑے میں دنیا کے نفیس ترین کپڑوں سے بہتر اور برتر ہوں گے۔

[6348] ۱۲٦۔(۲٤٦۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَآءَ يَقُولُ اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَلْمِسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ ((اَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ))

[6348]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ کے ساتھی اس کو چھونے لگے اور اس کی ملائمت پر تعجب کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس جوڑے کی ملائمت پر تعجب کرتے ہو، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں تو لیے، اس سے بہتر اور زیادہ نرم ہوں گے۔''

[6349] (. . .)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنِي اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا اَوْ بِمِثْلِهِ

[6349]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشمی کپڑے لائے گئے، آگے مذکورہ بالا حدیث یا اس کے ہم معنی روایت ہے۔ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اس معنی کی حدیث منقول ہے۔

[6350] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ

[6348] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه برقم (۳۸۰۲) انظر (التحفة) برقم (۱۸۷۸)

[6349] طريق البراء بن عازب تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦۲۹۸) وطريق انس بن مالك تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۲)

[6350] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦۲۹۹)

[6350] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6351] ۱۲۷۔(۲٤٦٩)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا))

[6351] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی جبہ کا تحفہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم (پہننے) سے منع فرماتے تھے تو لوگ اس سے تعجب کرنے لگے، چنانچہ آپ نے فرمایا،"اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے تولیے بھی اس سے زیادہ اچھے ہیں۔"

مفردات الحدیث ☼ مناديل: منديل کی جمع ہے جو ندل میل کچیل سے ماخوذ ہے معنی تولیہ ہے۔

[6352] (. . .)حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ

[6352] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دومۃ الجندل کے اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جوڑا تحفہ میں پیش کیا، اس میں ریشم سے منع کرنے کا ذکر نہیں ہے، باقی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

٢٥ .... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ رضي الله عنه

باب ٢٥: حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6353] ۱۲۸۔(۲٤٧٠)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ((مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا)) فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ ((فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ)) قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ

[6351] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول الهدية من المشركين برقم (٢٦١٥) وفي بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٨)

[6352] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣١٦)

[6353] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٣)

[6353] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ایک تلوار پکڑ کر فرمایا: ''یہ مجھ سے کون لے گا؟'' لوگوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، ہر ایک انسان کہہ رہا تھا، میں، میں، آپ نے فرمایا، ''اس کا حق ادا کرنے کی خاطر کون لیتا ہے؟'' لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے، چنانچہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ بولے، میں اس کا حق ادا کرنے کے لیے لیتا ہوں، انہوں نے تلوار لے لی اور مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑنے لگے۔

مفردات الحدیث ❶ أحجم القومُ: لوگ پیچھے ہٹ گئے، یعنی اپنے ہاتھ روک لیے کہ حضور اکرم ﷺ کی تلوار کا حق ادا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ ❷ فلق به: اس کے ذریعہ چاک کیا، پھاڑا۔

۲۶......بَاب :مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہما

باب ۲۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6354] ۱۲۹ـ(۲۴۷۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ ((مَنْ هٰذِهِ)) فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ ((وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ))

[6354] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب احد کا دن تھا، میرے باپ کو ڈھانپ لیا گیا، ان کا مثلہ کیا جا چکا تھا تو میں نے کپڑا اٹھانا چاہا، میری قوم کے لوگوں نے مجھے روکا، میں نے پھر کپڑا اٹھانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے منع کیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کپڑا اٹھایا، یا آپ کے حکم سے اٹھایا گیا تو آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی کی آواز سنی، آپ نے پوچھا، ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے کہا، عمرو کی بیٹی، یا عمرو کی بہن ہے، آپ نے فرمایا: ''کیوں روتی ہو؟ فرشتے اسے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں، حتی کہ انہیں اٹھا لیا گیا۔''

مفردات الحدیث قَدْمُثِّل بهظ: ان کے اعضاء و جوارح ہاتھ پاؤں، کان، ناک وغیرہ کاٹ دیئے گئے ہیں۔

[6354] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب (۳٤) برقم (۱۲۹۳) وفی الجهاد باب: ظل الملائكة على الشهيد برقم (۲۸۱٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: تسجية الميت برقم ۱۲/ ٤ـ انظر (التحفة) برقم (۳۰۳۲)

[6355] ۱۳۰۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو ((تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ))

[6355]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ احد کے دن میرا باپ شہید کر دیا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رونے لگا اور حاضرین مجھے منع کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ مجھے روک نہیں رہے تھے اور فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا ان پر رونے لگیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر رویا نہ رو، فرشتے اسے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں، حتی کہ تم نے اسے اٹھالیا۔''

فائدہ:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی قوم، لاش سے کپڑا اٹھانے سے روک رہی تھی کہ یہ حالت دیکھ کر زیادہ غم وحزن کا شکار ہوں گے اور زیادہ روئیں گے اور رسول اللہ ﷺ اس لیے نہیں روک رہے تھے کہ اس طرح رکاوٹ اوران سے غم وحزن میں شدت پیدا ہوتی ہے اور دیکھ کر کچھ تسلی ہو جاتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہانا دل کے غم کو ہلکا کرتا ہے، اس لیے شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔

[6356] (. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ

[6355] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في اكفانه برقم (١٢٤٤) وفي المغازي باب: من قتل من المسلمين في احد برقم (٤٠٨٠) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: في البكاء على الميت برقم (١٨٤٤) انظر (التحفة) برقم (٣٠٤٤)

[6356] طريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في اكفانه برقم (١٢٤٤) تعليقاً۔ وطريق اسحاق بن ابراهيم تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٨٣)

[6356]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن ابن جریج کی حدیث میں فرشتوں، ملائکہ اور رونے والی کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

[6357] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[6357]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، احد کے دن میرے باپ کو اس حال میں لایا گیا کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے تھے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے،

مفردات الحدیث ✲ **مُجَدَّعٌ**: ان کے اعضاء یا ناک کان کٹے ہوئے تھے۔

٢٧......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ رضی اللہ عنہ

باب ٢٧: حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6358] ١٣١ـ(٢٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا

[6358]۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت سے نوازا، چنانچہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ''کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہاں،

[6357] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٥٩)

[6358] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦٠١)

فلاں، فلاں اور فلاں، آپ نے پھر پوچھا، ''کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں، فلاں، فلاں اور فلاں، آپ نے پھر پوچھا، ''کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' انہوں نے (اور کوئی) نہیں، آپ نے فرمایا: ''لیکن میں جلیبیب کو گم پا رہا ہوں، اسے تلاش کرو۔'' چنانچہ ان کو مقتولوں میں تلاش کیا گیا تو صحابہ کرام نے اسے سات کافروں کے پہلو میں پایا، جنہیں اس نے قتل کر ڈالا تھا، پھر کافروں نے اسے شہید کر ڈالا، سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پر آ کر رک گئے اور فرمایا: ''سات کو قتل کر ڈالا، پھر انہوں نے اسے شہید کر دیا، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔'' پھر آپ نے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھایا، صرف آپ ہی کے بازو اسے اٹھائے ہوئے تھے تو اس کے لیے قبر کھودی گئی اور اسے اس کی قبر میں رکھ دیا گیا، حضرت ابو برزہ نے ان کے غسل کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جلیبیب کے حق میں انتہائی تعظیم وتکریم کے کلمات فرمائے کہ ہم دونوں کا طرز عمل اور طریقہ ایک ہی ہے اور پھر اسے چارپائی کی بجائے اپنے بازوؤں پر اٹھایا اور اس کی قبر میں رکھا۔

۲۸...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ

باب ۲۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6359] ۱۳۲ ـ (۲۴۷۳) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

قَالَ اَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِی اُنَيْسٌ وَاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَآءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِی قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِی فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِی [٦٣٥٩] اَنْ اَلْقٰى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِی رَبِّی اُصَلِّی عِشَآءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيتُ كَاَنِّی خِفَآءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِی الشَّمْسُ فَقَالَ

[6359] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۴۲)

أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ إِذْ ضُرِبَ عَلٰى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرٰى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ ((مَا لَكُمَا)) قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ ((مَا قَالَ لَكُمَا)) قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ أَبُوذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ أَنْتَ)) قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((مَتٰى كُنْتَ هَاهُنَا)) قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ ((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ)) قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا

اَجِدُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ ((اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ)) فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيهِمْ)) فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي اَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[6359]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنی قوم غفار سے نکلے، کیونکہ وہ حرمت والے مہینہ کو بھی حلال سمجھتے تھے، چنانچہ میں، میرا بھائی انیس اور ہماری ماں نکلے اور اپنے ماموں کے ہاں جا ٹھہرے، ہمارے ماموں نے ہماری بہت عزت کی اور ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تو اس کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی، چنانچہ انہوں نے کہا، جب تو اپنی بیوی کے پاس سے چلا جاتا ہے تو انیس اس کے پاس آ جاتا ہے تو ہمارا ماموں آیا اور اسے جو کچھ کہا گیا تھا، اس نے ہم پر ظاہر کر دیا تو میں نے کہا، آپ نے جو نیکی کی تھی، آپ نے اسے گدلا کر دیا ہے، اب ہم آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہم اپنے اونٹوں کا گروہ لائے اور اپنا سامان ان پر لاد لیا اور ہمارے ماموں نے اپنے کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا اور رونے لگا، چنانچہ ہم چل پڑے حتی کہ مکہ کے قریب آ ٹھہرے تو انیس نے ہمارے اونٹوں کی اتنے ہی اونٹوں کے ساتھ شرط لگائی کہ میرے اونٹ بہتر ہیں، فیصلہ کے لیے دونوں ایک کاہن کے پاس آئے تو اس نے انیس کو بہتر قرار دیا تو انیس ہمارے پاس ہمارے اونٹوں کا گروہ اور اتنے اور اونٹ لے آیا اور ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے بھتیجے، میں رسول اللہ ﷺ کو ملنے سے پہلے تین سال نماز پڑھ چکا تھا، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا، کس لیے؟ اس نے کہا، اللہ کے لیے، میں نے پوچھا تو آپ رخ کس طرف کرتے تھے؟ اس نے کہا، جدھر میرا رب میرا رخ کر دیتا، اسی طرف رخ کر لیتا،

میں عشاء کی نماز پڑھتا رہتا، حتی کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا، میں بستر پر یوں پڑتا گویا کہ چادر ہوں، حتی کہ مجھ پر دھوپ پھیل جاتی۔ انیس نے کہا، مجھے مکہ کام ہے، تم میرا کام بھی کرنا، انیس چلا حتی کہ مکہ معظمہ پہنچ گیا اور واپسی میں دیر کر دی، پھر آ گیا، میں نے پوچھا، تم نے کیا کیا (کیوں دیر کر دی)؟ اس نے کہا، میں مکہ میں ایک آدمی کو ملا جو تمہارے دین پر ہے، اس کا دعویٰ ہے، اللہ نے اسے بھیجا ہے، میں نے پوچھا تو لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا، لوگ کہتے ہیں، شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے اور انیس ایک شاعر تھا، انیس نے کہا، میں کاہنوں کا کلام سن چکا ہوں، اس کا کلام کاہنوں والا نہیں ہے اور میں نے اس کے کلام کو شعر کی اقسام پر پرکھا تو میرے بعد کسی کی زبان پر یہ نہیں چڑھے گا کہ وہ شعر ہے، اللہ کی قسم، وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تو تم میرا کام بھی کر دو تا کہ میں جا کر جائزہ لوں تو میں مکہ آیا، چنانچہ میں نے ان میں سے ایک آدمی کو ناتواں خیال کر کے پوچھا، وہ کہاں ہے جس کو تم صابی (بے دین) کہتے ہو؟ تو اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، صابی کو پکڑو، چنانچہ اہل وادی (مکہ والے) مجھ پر سب ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر پل پڑے، حتی کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا تو جب مجھے ہوش آیا، میں اٹھ کھڑا ہوا، گویا کہ میں لال بت ہوں، چنانچہ میں زمزم پر پہنچا اور اپنے آپ سے خون کو دھویا اور اس کا پانی پیا، اے بھتیجے، میں نے تیس (۳۰) دن رات گزارے، میری غذا صرف زمزم کا پانی تھا، چنانچہ میں موٹا ہو گیا، حتی کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں، ختم ہو گئیں اور میں نے اپنے جگر میں بھوک کی ناتوانی یا کمزوری نہیں پائی، اس اثناء میں کہ مکہ والے ایک چاندنی روشن رات میں سو گئے، ان میں سے کوئی طواف نہیں کر رہا تھا اور ان میں سے دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں، وہ طواف کرتے کرتے میرے پاس آئیں تو میں نے کہا، ان میں سے ایک کی دوسری سے شادی کر دو تو پھر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، (انہیں پکارتی رہیں) وہ دوبارہ میرے پاس آئیں تو میں نے کہا، فرج میں لکڑی یا لکڑی جیسا ذکر، میں نے صاف کہا، کنایہ سے کام نہ لیا، یعنی ایساف و نائلہ کو ننگی گالی دی تو وہ عورتیں چیختی چلاتی چلیں اور کہہ رہی تھیں، اے کاش، یہاں کوئی ہماری خاطر بھڑکنے والا ہوتا، آگے سے انہیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر ملے اور وہ دونوں پہاڑ سے اتر رہے تھے، آپ نے پوچھا، ”تمہیں کیا ہوا؟“ انہوں نے جواب دیا، اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے، جس سے منہ بھر جاتا ہے، یعنی اس کو زبان پر نہیں لایا جا سکتا اور رسول اللہ ﷺ نے آ کر حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر نماز پڑھی تو جب آپ نے نماز پوری کر لی تو میں پہلا شخص تھا، جس نے آپ کو اسلامی طریقہ پر سلام کہا تو میں نے کہا، السلامُ عَلَيك يا رسول الله! تو آپ نے فرمایا: ”وَعَلَيْك ورحمة الله“ پھر آپ نے پوچھا، ”تم کون ہو؟“ میں نے کہا میں غفار قبیلے کا فرد ہوں تو

آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اپنی انگلیوں کو اپنی پیشانی پر رکھا چنانچہ میں نے اپنے دل میں کہا، آپ نے میری غفار کی طرف نسبت کو ناپسند کیا ہے تو میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ کے ساتھی نے مجھے روک دیا وہ آپ کو مجھ سے زیادہ جانتا تھا پھر آپ نے سر اٹھایا اور پوچھا تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے کہا، میں تیس دن، رات سے یہاں ہوں، آپ نے پوچھا، ''تو تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟'' میں نے کہا، میرے پاس زمزم کے پانی کے سوا کوئی کھانا نہیں ہے، جس سے میں موٹا ہو گیا ہوں اور میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئی ہیں اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی کمزوری نہیں پاتا ہوں، آپ نے فرمایا، ''زمزم کا پانی برکت والا ہے اور کھانے کی طرح سیر کرتا ہے۔'' سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! آج رات اس کو کھلانے کی مجھے اجازت دیجیے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور ہمارے لیے طائف کا منقہ یا کشمش نکالنے لگے اور یہ مکہ میں پہلا کھانا تھا، جو میں نے کھایا، پھر میں اس حالت میں رہا جب تک رہا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے ایک کھجوروں والی زمین دکھائی گئی ہے، میرا خیال ہے، وہ یثرب میں ہے تو کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچاؤ گے؟ شاید اللہ تجھ سے ان کو نفع پہنچائے اور ان کے سبب تجھے اجر دے۔'' چنانچہ میں انیس کے پاس آ گیا، اس نے پوچھا تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا، میں نے یہ کیا ہے کہ میں اسلام لا چکا ہوں اور میں نے تصدیق کی ہے، اس نے کہا، میں بھی تیرے دین سے بے نیاز نہیں ہوں، سو میں بھی اسلام لایا اور تصدیق کی، پھر ہم اپنی ماں کے پاس آئے، اس نے کہا، میں بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں کرتی، سو میں بھی اسلام لائی اور تصدیق کی تو ہم نے (مکہ کے قریب سے) اپنا سامان لادا حتی کہ اپنی قوم غفار کے پاس پہنچ گئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے اور ایماء بن رحضۃ غفاری ان کی امامت کرواتا تھا، وہ ان کا سردار تھا اور ان میں سے آدھے کہنے لگے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائیں گے، ہم مسلمان ہو جائیں گے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے اور اسلم قبیلہ کے لوگ آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم بھی اپنے بھائیوں کی طرز پر اسلام لاتے ہیں، سو وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غفار کو اللہ بخش دے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔''

مفردات الحدیث ❶ كَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ: وہ حرمت والے مہینہ کو حلال سمجھتے تھے، اس میں جنگ و جدال اور قتل و غارت سے باز نہیں آتے تھے، اس لیے ابوذر اپنی قوم سے کوچ کر گئے اور اپنے ماموں کے ہاں جا ٹھہرے۔ ❷ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ: تیرے پیچھے تیری بیوی کے پاس تیرا بھانجا انیس چلا جاتا ہے، تیری غیر حاضری میں دونوں بدکاری کرتے ہیں۔ ❸ تَنَاغَلْنَا: (قوم کے الزام کا) ہم پر اظہار کیا، گویا ان کی بات کو تسلیم

کرلیا۔ ④ لا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ: اس الزام تراشی اور بدگمانی کے بعد ہم تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہمارا تمہارے ساتھ گزارا نہیں ہوسکتا۔ ⑤ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا: ہم نے اپنے اونٹوں کی ٹولی کو قریب کیا، یعنی اونٹوں کو سفر کے لیے تیار کیا۔ ⑥ تَغَطّٰى خَالُنَا: ہمارے ماموں نے ہمارے فراق کے غم وحزن کی بنا پر اپنے اوپر کپڑا ڈال لیا۔ ⑦ فَجَعَلَ يَبْكِي: اور ندامت و پشیمانی سے رونے لگا۔ ⑧ نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مكة: ہم نے مکہ کے قریب رہائش اختیار کرلی، مکہ کے اندر سکونت اختیار نہ کی۔ ⑨ نَافَرَ أُنَيْسٌ: انیس نے فخر و مباہات کا اظہار کیا اور اس پر شرط رکھ کر ایک تیسرے فرد کو فیصل تسلیم کیا۔ ⑩ خَيَّرَ أُنَيْسًا: اس نے انیس کو برتر قرار دیا، اس طرح فخر و مباہاۃ کی شرط اس نے جیت لی۔ ⑪ قَدْ صَلَّيْتُ قبل اَنْ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ: میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے سے پہلے یعنی مسلمان ہونے سے پہلے ہی سے نماز پڑھتا تھا۔ ⑫ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ: رات بھر نماز پڑھنے سے آخری حصہ میں تھک ہار کر خِفَاء چادر کی طرح گر پڑتا اور سورج نکلنے تک بستر پر پڑا رہتا، فَرَاثَ عَلَيَّ: اس نے آنے میں دیر کر دی۔ یعنی جن دنوں یہ لوگ مکہ کے قریب رہائش پذیر تھے، انیس کسی ضرورت کے تحت مکہ گیا، رسول اللہ ﷺ کو ملا اور اس نے ابوذر کو آپ کی طرح موحد قرار دیا۔ ⑬ أَقْرَاءُ الشِّعْرِ: قَرْءٌ، نوع یا قسم، قافیہ و بحر۔ ⑭ فَمَا يَلْتَئِم عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بعدي: میرے بعد بھی کسی کی زبان پر یہ نہیں آسکے گا، یعنی میری طرح کوئی اور بھی آپ کے کام کو شعر قرار نہیں دے سکا۔ ⑮ تَضَعَّفْتُ رَجُلا منهم: میں نے ان میں سے کمزور اور ناتواں کا انتخاب کیا، تاکہ مجھے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، لیکن اس نے میری راہنمائی کرنے کی بجائے الٹا مجھے ہی بے دین ٹھہرا کر لوگوں کو میرے خلاف بھڑکا دیا۔ ⑯ نُصُبٌ أَحْمَرُ: لال بت، جاہلیت میں لوگ بتوں کے نام پر جانور ذبح کر کے خون ان پر ڈال دیتے اور وہ خون میں نہا جاتے، اس طرح حضرت ابوذر مار پیٹ سے خون میں نہا گئے، ⑰ عُكَنُ بَطْنِي: عُكْنَة کی جمع ہے، پیٹ کی سلوٹیں، موٹا ہونے سے سلوٹیں مٹ گئیں، سُخْفَةُ جُوعٍ: بھوک کے سبب پیدا ہونے والی کمزوری و ناتوانی۔ ⑱ إِضْحِيَان: روشن و چمکدار رات۔ ⑲ أَسْمِخَتِهِم: سِمَاخ کی جمع، کان کا سوراخ، یعنی کان پر تھپکی لگانے سے سو گئے، إِسَاف وَنَائِلَه: مذکر و مونث دو بت تھے، جو صفا اور مروہ پر رکھے گئے تھے، حضرت ابوذر نے عورتوں کو شرم و عار دلاتے ہوئے کہا، ان کی آپس میں شادی کر دو، لیکن وہ اس کے باوجود بیت اللہ میں ان بتوں کو پکارنے سے باز نہ آئیں تو انہوں نے ان کو غصہ دلانے کے لیے ان کو کھلم کھلا گالی دی، اشارہ کنایہ سے کام نہ لیا۔ ⑳ تُوَلْوِلَانِ: چیختی چلاتی ہوئی، ہلاکت وتباہی کی بددعا دیتی ہوئی۔ ㉑ انفار: نَفَر یا نفیر کی جمع ہے، مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہونے والے لوگ۔ ㉒ كَلِمَةٌ تَمْلَأُ الفَمَ: ناگفتی بات، انتہائی قبیح اور بری بات، منہ کو بند کر دینے والی بات جس کو زبان پر نہ لایا جا سکے۔ ㉓ كَرِهَ أَنْ التميت الى غِفَار: غفار کی طرف نسبت کو ناپسند کیا، غفاری لوگ، رہزن اور ڈاکو تھے، اس لیے آپ کو تعجب ہوا کہ ان میں سے یہ سعید روح نکل

آئی، بلکہ بعض تاریخی روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے، ابتدائی دور میں خود ابوذر بہت بڑے رہزن تھے، کسی قافلہ کو صحیح وسالم گزرنے نہیں دیتے تھے۔ (24) قَدَ عَنِّي: مجھے روکا، باز رکھا۔ (25) طَعَامُ طُعْمٍ: سیر کرنے والا کھانا اور غذا ہے۔ (26) غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ: اسی حالت میں مکہ میں رہا، جس قدر رہا۔ (27) وُجِّهَتْ لِيَ: مجھے اس کا رخ یا جہت دکھائی گئی ہے۔ (28) هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ: اس جگہ سے کوچ کر جاؤ اور اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرو اور انہیں اسلام کا پیغام سناؤ، اس لیے وہ اپنا سامان لاد کر اپنی قوم کے پاس چلے گئے۔

[6360] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَنْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا

[6360]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جس میں اس قول کے بعد، میں نے کہا، تم میرا کام بھی کرنا تاکہ میں جا کر جائزہ لوں، یہ اضافہ ہے، انیس نے کہا، ہاں اور اہل مکہ سے بچ کر رہنا، وہ اس کے دشمن ہیں اور اس سے نفرت وکراہت کا اظہار کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث (1) قَدْ شَنِفُوْا له: وہ اس سے بغض وعناد رکھتے ہیں (2) تَجَهَّمُوْا: اس کو دیکھ کر منہ بناتے ہیں، اس سے نفرت وکراہت کا اظہار کرتے ہیں۔

[6361] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَمْدَحُهُ حَتّٰى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَعَلَيْكَ

[6360] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٤٣)
[6361] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٤٣)

السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ)) وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ ((مُنْذُ كَمْ أَنْتَ)) هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ ((مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ))وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ

[6361]۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے بھتیجے، میں نے نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے نماز شروع کی، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا، آپ رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا، جدھر اللہ میرا رخ کر دیتا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے، وہ اپنا فیصلہ ایک کاہن آدمی کے پاس لے گئے تو میرا بھائی انیس اس کی مدح کرتا رہا، حتی کہ اس پر غالب آ گیا، چنانچہ ہم نے اس کے اونٹوں کا گروہ لے لیا اور اپنے اونٹوں کی ٹکڑی کے ساتھ ملا لیا اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں پہلا شخص ہوں، جس نے آپ کو اسلامی طریقہ پر سلام کہا، میں نے کہا، السلام علیك یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا: "وعلیك السلام" تو کون ہے؟" اس حدیث میں یہ بھی ہے، آپ نے پوچھا، "تو کب سے یہاں ہے؟" میں نے کہا، پندرہ دن سے اور اس میں یہ بھی ہے، ابوبکر نے کہا، مجھے آج رات اس کی مہمان نوازی کا شرف بخشئے۔

مفردات الحدیث

❶ لم يَزَلْ أَخِي يَمْدَحُهُ: میرا بھائی کاہن کی تعریف میں شعر کہتا رہا، اس کا مدمقابل شعر نہ کہہ سکا، اس لیے کاہن نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ❷ تَنَافَرَا: اس کے پاس فیصلہ لے گئے، کاہن کا حکم تسلیم کر لیا۔ ❸ اَتْحِفْنِي: مجھے عزت و شرف بخشیے، مجھے موقعہ دیجئے۔ ❹ اَتْحِفْنِي مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ: گزشتہ حدیث میں تیس دن رات کہا ہے، اگر دن، رات کو الگ الگ شمار کر لیں تو تیس ہوں گے، اگر دن، رات کو ایک دن قرار دیں، تو پندرہ دن ہوں گے، یا پندرہ دن سے زیادہ اور مہینہ سے کم دن ہوں گے، اس لیے بعض نے پندرہ کہا اور بعض راویوں نے ماہ کے اعتبار سے تیس کہہ دیا۔

[6362] ۱۳۳۔(۲۴۷۴)وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ

[6362] اخرجه البخاري في (صحيحة) في المناقب باب: قصة زمزم برقم (۳۵۲۲) وفي مناقب الانصار باب: اسلام ابي ذر الغفاري رضي الله عنه برقم (۳۸۶۱) وفي التوحيد باب قوله تعالى: ﴿تعرج الملائكة والروح اليه﴾ (الحديث بعد هذا الباب مباشرة) انظر (التحفة) برقم (۶۵۲۸)

مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((**ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي**)) فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تُجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ

[6362] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو اس نے اپنے بھائی سے کہا، اس وادی (مکہ) کی طرف جاؤ اور مجھے اس آدمی کے بارے میں معلومات فراہم کرو، جس کا یہ دعویٰ ہے، اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں، اس کی باتیں سنو، پھر میرے پاس آؤ، دوسرا بھائی چل پڑا، حتی کہ مکہ پہنچ گیا اور آپ کی باتیں سنیں، پھر ابو ذر کے پاس واپس لوٹ آیا اور بتایا میں نے آپ کو کریمانہ اخلاق کی تعلیم دیتے دیکھا ہے اور ایسی گفتگو کرتا ہے جو شعر نہیں ہے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے

میری مطلوبہ تسلی نہیں کی تو ابوذر نے زادِ راہ لیا اور ایک مشکیزہ اٹھایا جس میں پانی تھا، حتی کہ مکہ پہنچ گئے اور مسجد میں آ گئے، نبی اکرم ﷺ کو تلاش کیا اور وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور آپ کے بارے میں کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ کیا، حتی کہ رات آ گئی تو لیٹ گئے، ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور جان لیا کہ وہ اجنبی ہے تو ابوذر ان کا اشارہ سمجھ کر ان کے پیچھے ہو لیے، ان میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کچھ نہ پوچھا، حتی کہ صبح ہو گئی تو انہوں نے اپنا مشکیزہ اور زادِ راہ اٹھایا اور مسجد کے کو چلے گئے، دن بھر گزر گیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا، حتی کہ شام ہو گئی تو وہ اپنے لیٹنے کی جگہ کی طرف لوٹ آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا کہ ابھی اس مسافر نے اپنی منزل مقصود کو نہیں جانا، انہیں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے، ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے کچھ نہ پوچھتا تھا، حتی کہ تیسرا دن آ گیا، انہوں نے پہلے کی طرح کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اٹھا کر، اپنے ساتھ لے کر چل پڑے، پھر ان سے پوچھا، کیا آپ مجھ سے بات نہیں کریں گے؟ تم اس شہر میں کسی غرض کے تحت آئے ہو؟ ابوذر نے کہا، اگر تم مجھ سے عہد و پیمان باندھو کہ میری راہنمائی کرو گے تو میں بتاتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عہد کیا، چنانچہ ابوذر نے انہیں آنے کا مقصد بتا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ برحق ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں، ﷺ، جب صبح ہو تو تم میرے پیچھے پیچھے آنا، اگر میں نے تیرے بارے میں کوئی خطرہ کی چیز دیکھی تو میں پیشاب کرنے کے بہانے رک جاؤں گا، اگر میں چلتا رہوں تو میرے پیچھے پیچھے آنا، حتی کہ میرے داخل ہونے کی جگہ میں داخل ہو جانا، انہوں نے ایسے ہی کیا، حضرت ابوذر ان کے پیچھے پیچھے چلے، حتی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور یہ بھی ان کے ساتھ ہی داخل ہو گئے، آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے، چنانچہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی قوم کی طرف لوٹ جاؤ اور انہیں اسلام سے آگاہ کرو، حتی کہ تمہیں میرا حکم پہنچ جائے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں ان (مشرکین مکہ) کے درمیان اس کا اعلان کروں گا، وہ وہاں سے نکلے حتی کہ مسجد (بیت اللہ) میں آ گئے اور بلند آواز سے کہا، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں، لوگ بھڑک اٹھے، انہیں مار مار کر لٹا دیا، چنانچہ حضرت عباس آئے اور ان پر جھک گئے اور کہا، تم پر افسوس ہے، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ یہ غفار قبیلے کا فرد ہے اور شام کی طرف تمہارے تاجروں کا راستہ ان سے گزرتا ہے، سو انہیں ان سے بچایا، پھر انہوں نے اگلے دن یہی کام کیا اور وہ ان پر پل پڑے اور اسے مارا، حضرت عباس اس پر جھک گئے اور اسے بچایا۔

مفردات الحدیث

✲ ❶ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ: میری مطلوبہ معلومات تسلی بخش طور پر نہیں لائے ہو۔

❷ حَمَلَ شَنَّةً: اپنے ساتھ پانی کا مشکیزہ لیا اور زادراہ بھی لیا، لیکن یہ چیزیں راستہ میں ہی ختم ہو گئیں، اس لیے مکہ میں صرف زمزم کے پانی پر گزارہ کرتے رہے۔ ❸ ما أنى لِلرّجل اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِله: کہ اس آدمی کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اپنی منزل کو پالیتا، یعنی مکہ میں اس کو ابھی اقامت کے لیے جگہ نہیں ملی، یا میں نے اسے کل جس جگہ ٹھہرایا تھا، اس نے اس کو نہیں پہچانا کہ آج بھی وہ چلا جاتا۔ ❹ كَـأَنِّـي أُرِيْـقَ الْمَاءَ گویا کہ میں پانی بہا رہا ہوں، یعنی پیشاب کر رہا ہوں اور بعض روایتوں میں ہے۔ ❺ فَأَنِّيْ أُصْلِحُ نَعْلِي: گویا کہ میں اپنی جوتی درست کر رہا ہوں۔

فائدہ:...... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ حضرت ابو ذر سے عبد اللہ بن صامت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں اور دونوں کی تفصیلات میں کچھ اختلافات ہیں، اصل واقعہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ابو ذر اپنی اقامت گاہ سے زادراہ اور پانی کا مشکیزہ لے کر چلے ہیں، جو مکہ پہنچنے تک ختم ہو گیا اور انہوں نے ایک آدمی کو ناتواں اور ضعیف سمجھ کر، آپ کے بارے میں سوال کیا تو اس نے خلاف توقع لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکا دیا، پھر انہوں نے کسی سے نہیں پوچھا، اس طرح کئی دن گزر گئے اور وہ زمزم کے پانی پر گزارہ کرتے رہے، آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان سے آنے کا مقصد پوچھا تو انہوں نے پہلے واقعہ سے ڈرتے ہوئے کہا، اگر میری راہنمائی کرنے کا پختہ وعدہ کرو تو میں تمہیں اپنی آمد کا مقصد بتاتا ہوں، اس طرح وہ اسلام لے آئے اور رات کے وقت وہ طواف کے لیے نکلے تو ان عورتوں والا واقعہ پیش آ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر بھی طواف کے لیے آئے تو انہوں نے ان کو پہچان لیا، اس لیے آپ کو اسلامی طریقہ کے مطابق سلام کیا اور آپ کو رسول اللہ کہہ کر پکارا، اور آپ نے ابو ذر سے ان کے احوال پوچھے اور اس کے بعد ابو ذر کچھ دن مکہ میں رہے اور حضرت عباس کو بھی ان سے واقفیت ہو گئی، پھر وہ رخصت ہونے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں مکہ کے قریبی علاقہ سے واپس اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تبلیغ کا مشورہ دیا اور یہ بھی بتا دیا، میں بھی جلد ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے والا ہوں تو واپسی کے وقت حضرت ابو ذر نے اپنے اسلام لانے کا اعلان کیا اور انہیں دوبارہ مشرکین مکہ نے مارا، جس سے حضرت عباس نے انہیں خلاصی دلوائی اور وہ واپس اپنے بھائی اور ماں کے پاس چلے گئے، ان دونوں کو اسلام کی تبلیغ کی، جس سے وہ مسلمان ہو گئے تو ان کو لے کر اپنی قوم کے پاس چلے گئے، ان کو اسلام کی تبلیغ کی، آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور باقی آدھی قوم آپ کی ہجرت کے بعد مسلمان ہو گئی اور یہ لوگ مکمل طور پر جنگ بدر کے بعد مسلمان ہوئے ہیں، کیونکہ بعض تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان رحضہ جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شامل تھا۔ (اصابۃ ج ۱ص ۱۰۳۔ تکملہ ج ۵ص ۲۱۹)

۲۹......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

باب ۲۹: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6363] ۱۳۴-(۲۴۷۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِي حَازِمٍ يَقُوْلُ

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي اِلَّا ضَحِكَ

[6363] ۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں اسلام لایا ہوں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے (اپنی خدمت میں) حاضر ہونے سے نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا، آپ مسکرائے۔

[6364] ۱۳۵-(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّي لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((**اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا**))

[6364] ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں مسلمان ہوا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی حاضری سے نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا، میرے سامنے تبسم فرمایا، ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا ہاتھ سینہ پر مار کر فرمایا، ''اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت یافتہ رہنما بنا۔''

[6365] ۱۳۶-(۲۴۷۶)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ

[6363] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: من لا یثبت علی الخیل برقم (۳۰۳۵) وفی مناقب الانصار باب: ذکر جریر بن عبدالله البجلی رضی الله عنه برقم (۳۸۲۲) وفی الادب باب: التبسم والضحك برقم (۶۰۸۹) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب جریر بن عبدالله البجلی رضی الله عنه برقم (۳۸۲۰) وبرقم (۳۸۲۱) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱۵۹) انظر (التحفة) برقم (۳۲۲۴)

[6364] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۶۳۱۳)

[6365] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد باب حرق الدود والنخیل برقم (۳۰۲۰)

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

[6365] ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جاہلیت کے دور میں ایک بت کدہ تھا، جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ سے راحت بخشو گے؟'' تو میں اس کی طرف احمس قبیلہ کے ڈیڑھ سو افراد لے کر روانہ ہوا، چنانچہ ہم نے اسے توڑ ڈالا اور اس کے مجاوروں کو قتل کر دیا، پھر میں نے واپس آ کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے ہمارے اور احمس قبیلہ کے لیے دعا فرمائی۔''

فائدہ :...... ذوالخلصہ نامی بت کدہ یمن میں واقع تھا، اس لیے اس کو اس کے پرستار کعبہ یمانیہ کا نام دیتے تھے اور اس کا ایک دروازہ شام کی طرف تھا، اس لیے اس کو کعبہ شامیہ کا نام بھی دیتے تھے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی معیت میں اس کو توڑ پھوڑ کر جلا دیا تھا اور اس کو خارشی اونٹ کی طرح جسے تار کول ملایا جاتا ہے، کوئلہ بنا دیا تھا۔

[6366] ۱۳۷۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)) بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ ((وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)) قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ

← وفي باب: البشارة في الفتوح برقم (٣٠٧٦) وفي مناقب الانصار باب: ذكر جرير بن عبدالله البجلي رضي الله عنه برقم (٣٨٢٣) وفي المغازي باب: غزوة ذي الخلصة برقم (٤٣٥٥) وبرقم (٤٣٥٦) وبرقم (٤٣٥٧) وفي الدعوات باب: قوله تعالى: ﴿وصل عليهم﴾ برقم (٦٣٣٣) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في بعثة البشراء برقم (٢٧٧٢) انظر (التحفة) برقم (٣٢٢٥)

[6366] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣١٥)

بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

[6366]۔حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے جریر! کیا مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں بخشو گے۔'' یہ ایک خثعم قبیلہ کا بت کدہ تھا، جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا، چنانچہ میں ڈیڑھ سوشاہ سواروں کے ساتھ نکلا اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا، میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مار کر دعا فرمائی، ''اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت یافتہ رہنما بنا دے۔'' جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اسے آگ سے جلا ڈالا، پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف آپ کو بشارت سنانے کے لیے ایک آدمی بھیجا، جسے ابوارطاۃ کہتے تھے، جو ان کے خاندان سے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا، میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں، جبکہ ہم نے اسے خارشی اونٹ کی طرح کالا سیاہ کر ڈالا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے احمس قبیلہ کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ دفعہ برکت کی دعا فرمائی۔

[6367] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَآءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ اَبُو اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ

[6367]۔امام صاحب نے یہی روایت اپنے کئی اساتذہ کی سندوں سے، اسماعیل کی مذکورہ بالا سند سے بیان کی ہے اور مروان کی حدیث میں ہے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بشارت دینے والا ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ، نبی اکرم ﷺ کو بشارت سنانے کے لیے آیا۔ بعض جگہ بشارت دینے والے کو جریر بتایا گیا اور بعض جگہ ابوارطاۃ دونوں میں تعارض نہیں، کیونکہ قائد حضرت جریر تھے اور انھی کا نمائندہ بن کر ابوارطاۃ آئے تھے، اس دونوں کی طرف نسبت کرنا درست ہے نیز یہ بھی ہوسکتا ہے واپسی پر مل کر انہوں نے خود براہ راست خبر دی ہو۔

[6367] تقدم تخريجه برقم (٦٣١٥)

٣٠......بَاب: فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما

باب ٣٠: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6368] ١٣٨ـ(٢٤٧٧)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ))

[6368]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، قضائے حاجت کے لیے آئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا تو جب آپ باہر نکلے، آپ نے پوچھا،''یہ کس نے رکھا؟'' زہیر کی روایت میں ہے، قالوا گھر والوں نے کہا اور ابوبکر کی روایت میں ہے، میں نے کہا، ابن عباس نے آپ نے فرمایا،''اے اللہ، اسے (دین کی) سوجھ بوجھ عنایت فرما۔''

فائدہ: ......حضور اکرم ﷺ نے مختلف مواقع پر، حضرت ابن عباس کی ذہانت اور فطانت پر خوش ہو کر اس کے مناسب مختلف کلمات سے دعا دی ہے، بعض دفعہ فرمایا: اللهم فَقِّهْهُ فى الدين ، يا اللهم عَلِّمْهُ الكتابَ يا علمه الحكمة: بعض دفعہ فرمایا، اللهم فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ يا عَلِّمْهُ الحكمة وَتَاوِيْلَ الْكِتَاب، اس بنا پر انہیں ترجمان القرآن کا لقب ملا۔

٣١......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

باب ٣١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6369] ١٣٩ـ(٢٤٧٨)حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

[6368] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الوضوء باب: وضع الماء عند الخلاء برقم (١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٥٨٦٥)

[6369] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التهجد باب: فضل من تعار من الليل فصل برقم (١١٥٦) وبرقم (١٢١٥٧) وفى التعبير باب: الاستبرق ودخول الجنة فى المنام برقم (٧٠١٥) وبرقم (٧٠١٦) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: مناقب عبدالله بن عمر رضى الله عنهما برقم (٣٨٢٥) انظر (التحفة) برقم (٧٥١٤) وبرقم (١٥٨٠٣)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَى عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا))

[6369] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور میں جنت میں جس جگہ کا ارادہ کرتا ہوں، وہ اس کی طرف اڑ جاتا ہے، چنانچہ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنائی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے نبی اکرم ﷺ کو سنا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں عبداللہ کو صالح آدمی سمجھتا ہوں۔“

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی آدمی کا خواب میں جنت میں نظر آنا، اس کے نیک اور پارسا ہونے کی علامت ہے۔

[6370] ۱۴۰۔(۲۴۷۹)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

[6370] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التهجد باب: فضل قيام الليل برقم (۱۱۲۱) وبرقم (۱۱۲۲) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما برقم (۳۷۳۸) وبرقم (۳۷۴۰) وبرقم (۳۷۴۱) وفی التعبير باب: الامن وذهاب الروع فی المنام برقم (۷۰۲۸) وبرقم (۷۰۲۹) وبرقم (۷۰۳۰) وبرقم (۷۰۳۱) وابن ماجه فی (سننه) فی تعبير الرويا باب: تعبير الرويا برقم (۳۹۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۵۸۰۵)

[6370] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتا، چنانچہ میں نے بھی آرزو کی کہ میں خواب دیکھوں اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناؤں اور میں نوجوان، کنوارا، لڑکا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد میں سوتا تھا، چنانچہ میں نے خواب دیکھا، گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑ لیا اور آگ کی طرف چل پڑے، میں نے اسے دیکھا کہ وہ کنویں کی طرح گہری کھودی گئی ہے یا پیچ در پیچ ہے اور اس پر کنویں کی طرح دو لکڑیاں ہیں اور اس میں بہت سے لوگ ہیں، جنھیں میں نے پہچان لیا تو میں کہنے لگا، میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، سوانہیں ایک اور فرشتہ ملا اور اس نے مجھے کہا، خوف زدہ نہ ہو، میں نے خواب حفصہ کو سنایا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد اللہ بہت اچھا آدمی ہے، اے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا۔'' حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں،، اس کے بعد حضرت عبد اللہ، رات کو بہت کم سوتے تھے۔

[6371] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا مُوسٰی بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِیِّ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ الْفَزَارِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِی اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِی اِلٰی بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰی حَدِيثِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ

[6371] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رات کو مسجد میں سوتا تھا، کیونکہ میری شادی نہیں ہوئی تھی، میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے جایا گیا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں سونے والوں کو تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۳۲...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

باب ۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6372] ۱۴۱ـ(۲۴۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ

[6371] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۶۳۷۰)

[6372] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: الدعاء بكثرة المال والولد مع البركة برقم (۶۳۷۸) وبرقم (۶۳۷۹) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لانس بن مالك رضي الله عنه برقم (۳۸۲۹) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۲)

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللهَ لَهُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ))

[6372]۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کا خادم انس، اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھا دے اور اسے جو کچھ عنایت فرمایا ہے، اس میں برکت ڈال دے۔''

فائدہ:...... امام بخاری کی الادب المفرد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کی عمر لمبی کر اور اسے معاف فرما دے۔

[6373] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[6373]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6374] (. . .) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

[6374]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، حضرت انس سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6375] ١٤٢ـ(٢٤٨١) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ))

[6375]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، گھر میں صرف میں،

[6373] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: قوله تعالى: ﴿وصل عليهم﴾ برقم (٦٣٣٤) وفي باب: دعوة النبي ﷺ لخادمه بطول العمر وبكثرة ماله برقم (٦٣٤٤) وفي باب: الدعاء بكثرة الولد مع البركة برقم (٦٣٨٠) وبرقم (٦٢٨١) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨)

[6374] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٢٢)

[6375] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: جواز الجماعة في النافلة والصلاة على الحصير وخمرة الثوب وغيرها من الطهارات برقم (١٤٩٩)

میری ماں اور میری خالہ ام حرام تھے تو میری ماں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کا پیارا خادم، اس کے لیے دعا فرمائیں، چنانچہ آپ نے میرے لیے، ہر خیر کی دعا فرمائی اور جو دعا میرے لیے کی، اس کے آخر میں فرمایا: ''اے اللہ! اس کا مال اور اولاد کو زیادہ کردے اور اس میں برکت ڈال دے۔''

[6376] ۱۴۳۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَنَسٌ قَالَ جَائَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أُنَيْسٌ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ)) قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ

[6376]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے میری ماں، انس کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی، اس نے اپنا آدھا دوپٹہ میری چادر بنایا ہوا تھا اور آدھا میری تہبند اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ پیارا انس میرا بیٹا ہے، میں اسے آپ کی خدمت کے لیے لائی ہوں، آپ اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ نے دعا دی، ''اے اللہ! اس کا مال اور اولاد زیادہ کر۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میرے پاس مال بہت ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد، آج سو تک پہنچتے ہیں۔

فائدہ: ......حضرت انس رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو دفعہ پھل لاتا تھا، اور اس میں گل ریحان تھا، جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور ان کی سو سے زیادہ اولاد فوت ہو گئی تھی۔

[6377] ۱۴۴۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ

[6376] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۹)

[6377] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لانس بن مالك رضى الله عنه برقم (۳۸۲۷) انظر (التحفة) برقم (۵۱۵)

[6377] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں، ام سلیم نے آپ کی آواز سن لی، چنانچہ عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے ماں، باپ قربان، پیارا انس تو رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں تین دعائیں کیں، ان میں سے دو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور میں تیسری کا آخرت میں امیدوار ہوں۔

فائدہ:...... مال اور اولاد کی کثرت کی دعائیں، طویل عمر کے ساتھ دنیا میں پوری ہوئیں اور مغفرت کی دعا کا نتیجہ آخرت میں سامنے آئے گا۔

[6378] ١٤٥ ـ(٢٤٨٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي اِلٰى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

[6378] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، جبکہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہمیں سلام کہا اور مجھے ایک ضرورت کے لیے بھیج دیا، اس لیے مجھے ماں کے پاس جانے میں دیر ہوگئی، جب میں آیا، ماں نے پوچھا، تجھے کس چیز نے روک لیا؟ میں نے جواب دیا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیج دیا تھا، اس نے پوچھا، آپ کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا، وہ ایک راز ہے، ماں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو نہ بتانا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر میں نے وہ کسی کو بتانا ہوتا تو اے ثابت! تمہیں بتا دیتا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض راز اس قدر پوشیدہ رکھنے والے ہوتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد بھی ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد بھی اپنے شاگرد رشید کو آپ کے راز سے مطلع نہیں کیا۔

[6379] ١٤٦ ـ(. . .)حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ

[6378] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٤)

[6379] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستئذان باب: حفظ السر برقم (٦٢٨٩) انظر (التحفة) برقم (٨٧٩)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ

[6379] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات فرمائی تو میں نے آپ کے بعد کسی کو وہ نہیں بتائی، مجھ سے میری ماں ام سلیم نے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے وہ راز ان کو بھی نہیں بتایا۔

۳۳......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

باب ۳۳: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6380] ۱۴۷۔(۲۴۸۳)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَمْشِي اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

[6380] ۔حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے بارے میں، عبداللہ بن سلام کے سوا یہ نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے۔

فائدہ......حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو خود عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، نے یہ بات حضرت عبداللہ بن سلام کی زندگی میں اس وقت کہی، جب باقی حضرات جو حضرت سعد کے علم میں تھے، فوت ہو چکے تھے، یا جس اسلوب اور انداز میں یہ بات عبداللہ بن سلام کے بارے میں فرمائی تھی، وہ انداز کسی اور کے لیے اختیار نہیں کیا تھا، عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ہیں۔

[6381] ۱۴۸۔(۲۴۸۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا

[6380] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب عبدالله بن سلام رضي الله عنه برقم (۳۸۱۲) انظر (التحفة) برقم (۳۸۷۹)

[6381] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب عبدالله بن سلام رضي الله عنه برقم (۳۸۱۳) وفي التعبير باب: الخضر في المنام والروضة الخضراء برقم (۷۰۱۰) وفي باب: التعليق بالعدوة والحلقة برقم (۷۰۱۴) انظر (التحفة) برقم (۵۳۳۲)

رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ اَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهُ لَا اَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ اَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي اَعْلَى الْعَمُودِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ)) قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

[6381] ۔قیس بن عباس رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں، جن میں سے بعض نبی اکرم ﷺ کے ساتھی تھے، بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ ایک آدمی آیا، جس کے چہرے پر فروتنی اور عاجزی کے اثرات تھے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا، یہ جنتی آدمی ہے، یہ جنتی آدمی ہے، آنے والے نے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں، پھر چلا گیا تو میں نے اس کا پیچھا کیا، وہ اپنے گھر میں داخل ہوگیا، میں بھی (اجازت لے کر) داخل ہو گیا اور ہم نے باہمی بات چیت کی، جب وہ مانوس ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا، جب آپ پہلے (مسجد میں) داخل ہوئے، ایک آدمی نے یہ یہ بات کہی، انہوں نے کہا، سبحان اللہ، کسی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ ایسی بات بیان کرے، جس کا اسے علم نہیں ہے اور میں تمہیں اس کی بات کا ابھی سبب بتاتا ہوں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں خواب دیکھا، اور وہ میں نے آپ کو سنایا، میں نے اپنے آپ کو ایک باغیچہ میں دیکھا، انہوں نے اس کی وسعت اس کی گھاس اور سرسبزی و شادابی کا تذکرہ کیا...... باغیچہ کے درمیان ایک لوہے کا ستون تھا، اس کا نچلا حصہ زمین میں گڑا تھا اور اس کا اوپر کا حصہ آسمان میں تھا اور اس کے اوپر والے حصہ میں ایک کنڈا تھا، سو مجھے کہا گیا، چڑھیے، میں نے اسے کہا، یہ میرے بس میں نہیں ہے تو میرے پاس ایک منصف آیا، ابن عون کہتے ہیں، منصف خادم کو کہتے ہیں تو اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے، انہوں نے بتایا، اس نے پیچھے سے مجھے اپنے ہاتھ سے اوپر اٹھایا تو میں چڑھنے لگا، حتی کہ میں ستون کے اوپر پہنچ گیا اور میں نے کنڈا پکڑ لیا، مجھے کہا گیا، اسے

مضبوطی سے پکڑو، پھر میں بیدار ہو گیا۔'' تو وہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا، میں نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا: ''وہ باغیچہ اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا عروہ وثقیٰ (مضبوط کنڈا) ہے اور تم موت تک اسلام پر قائم رہو گے اور وہ آدمی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

مفردات الحدیث ❊ **مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ اَن يَّقُولَ مَالا يَعْلَمُ:** کسی کو کوئی بات بلاسند ودلیل نہیں کرنی چاہیے، انہوں نے تجھے یہ تو بتا دیا کہ یہ جنتی ہے، لیکن اس کی دلیل اور سند بیان نہیں کی، اس لیے میں تمہیں اس کا سبب اور پس منظر بتاتا ہوں، تاکہ تم بات دلیل سے کرسکو۔

[6382] ١٤٩۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ

قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَّقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى))

[6382]۔ قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں ایک مجلس میں تھا، جس میں حضرت سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو حضرت عبداللہ بن سلام گزرے، چنانچہ لوگوں نے کہا، یہ جنتی آدمی ہے تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے کہا، ان لوگوں نے یہ یہ بات کہی ہے، انہوں نے کہا، سبحان اللہ، ان کے لیے مناسب نہ تھا کہ ایسی بات کہتے، جس کی ان کے پاس سند یا دلیل نہیں ہے، حقیقت یہ ہے، میں نے دیکھا، گویا کہ ایک ستون ایک سرسبز وشاداب باغیچہ میں رکھ دیا گیا ہے، پھر اسے اس میں گاڑ دیا گیا اور اس کے سرے پر ایک کنڈا ہے اور اس کے دامن میں ایک خادم ہے، مِنْصَف، وصیف (خادم) کو کہتے ہیں، مجھے کہا گیا، چڑھیے تو میں چڑھنے لگا، حتی کہ میں نے کنڈا پکڑ لیا، میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ اس حال میں فوت ہوگا کہ وہ (دین کے یا ایمان کے) مضبوط کنڈے کو پکڑے ہوئے ہوگا۔''

[6382] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٣١)

[6383] ١٥٠-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هٰذَا فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ اِنِّي بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَاَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَاْخُذْ فِيهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَاَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى اَتٰى بِي عَمُودًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ فِي اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِينِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوتَ))

[6383] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في تعبير الرؤيا باب: تعبير الرؤيا برقم (٣٩٢٠) انظر (التحفة) برقم (٥٣٣٠)

[6383] ۔ خرشہ بن حر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اس میں ایک اچھی شکل وصورت والا بوڑھا بیٹھا تھا اور وہ عبد اللہ بن سلام تھے، چنانچہ وہ انہیں اچھی اچھی باتیں سنانے لگے، جب وہ اٹھ کر چلے گئے، لوگوں نے کہا، جسے یہ بات اچھی لگے کہ وہ ایک جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے تو میں نے دل میں کہا، اللہ کی قسم! میں ضرور ان کا پیچھا کروں گا اور اس کے گھر کی جگہ دیکھ کر رہوں گا تو میں نے ان کا پیچھا کیا، وہ چلتے رہے، حتی کہ قریب تھا کہ مدینہ سے باہر نکل جائیں، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے، سو میں نے ان سے حاضری کی اجازت مانگی اور انہوں نے مجھے اجازت دے دی اور پوچھا، اے بھتیجے، تیری کیا ضرورت ہے؟ تو میں نے ان سے کہا، جب آپ اٹھ کھڑے ہوئے، میں نے لوگوں سے آپ کے بارے میں یہ سنا، جسے یہ پسند ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے، اس لیے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ آپ کے ساتھ کچھ وقت گزاروں، انہوں نے کہا، جنتیوں کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے اور میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں، انہوں نے یہ بات کیوں کہی؟ جبکہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا، اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اچانک میں نے اپنے بائیں ہاتھ ایک کھلا راستہ دیکھا تو میں اس میں چلنے لگا، چنانچہ اس نے مجھے کہا، اس راستہ میں نہ چلو، یہ تو بائیں والوں کے راستے ہیں، اچانک میں نے دیکھا، ایک کھلا سیدھا راستہ میرے دائیں طرف ہے، سو اس نے مجھے کہا، اس راستہ کو اختیار کرو تو وہ مجھے ایک پہاڑ کے پاس لے آیا تو اس نے مجھے کہا، چڑھو تو جب میں چڑھنے کا ارادہ کرتا، اپنی سرین کے بل گر پڑتا، حتی کہ میں نے یہ کام کئی دفعہ کیا، پھر وہ مجھے لے کر چل پڑا، حتی کہ مجھے ایک ستون کے پاس لے آیا، اس کی چوٹی آسمان میں تھی اور اس کا نچلا حصہ زمین میں تھا، اس کے اوپر کے حصہ میں ایک حلقہ (کنڈا) تھا، چنانچہ اس نے مجھے کہا، اس پر چڑھ جاؤ، میں نے کہا، میں اس پر کیسے چڑھ جاؤں؟ جبکہ اس کی چوٹی آسمان میں ہے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر پھینک دیا، اچانک میں دیکھتا ہوں کہ میں کنڈے سے لٹکا ہوا ہوں، پھر اس نے ستون پر چوٹ لگائی تو وہ گر گیا اور میں کنڈے کے ساتھ چمٹا رہا، حتی کہ صبح ہوگئی، چنانچہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ''رہے وہ راستے جو تو نے اپنے بائیں ہاتھ دیکھے تھے تو وہ بائیں ہاتھ والوں (دوزخیوں) کے راستے تھے اور رہے وہ راستے جو تو نے اپنی دائیں جانب دیکھے وہ دائیں ہاتھ والوں (جنتیوں) کے راستے تھے، رہا پہاڑ، وہ شہیدوں کا گھر ہے اور تو اسے حاصل نہیں کر سکے گا (شہید نہیں ہو گے) اور رہا عمود تو وہ اسلام کا ستون ہے، رہا کنڈا تو وہ اسلام کا کنڈا ہے اور تو اسے ہمیشہ مضبوطی سے پکڑے رکھے گا، حتی کہ فوت ہو جائے۔''

مفردات الحدیث ❶ جَوَادٌ: جَادَّة کی جمع ہے، دال پر شد ہے، شاہراہ عام، وہ کھلا راہ جس پر لوگ چلتے ہوں۔ ❷ جَوَادُّ، مَنْهَجٌ: شاہراہ عام جو مستقیم اور سیدھی ہو۔ کیونکہ نَهج سیدھے راستہ کو کہتے ہیں، کھلا،

واضح اور سیدھا راستہ۔ ❸ زَجَلَ بِی: مجھے پھینک دیا، یعنی اوپر چڑھا دیا۔

۳۴......بَاب :فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

باب ۳۴: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6384] ۱۵۱ ـ(۲۴۸۵)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي ((اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ

[6384] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو انہوں نے انہیں گھور کر دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا، میں مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا، جبکہ اس میں وہ شخصیت موجود ہوتی تھی، جو تم سے بہترین ہے، پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''میری طرف سے جواب دیجئے، اے اللہ! اس کی روح القدس سے تائید فرمانا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، ہاں۔

مفردات الحدیث

❶ لَحَظَ إِلَيْهِ: انہیں غصہ سے دیکھا، گویا چپ ہو جانے کا اشارہ کیا۔ ❷ وَفِيهِ خَيْرٌ مِنْكَ: جبکہ اس میں تم سے بہتر شخص، رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ ❸ أَجِبْ عَنِّي: کافروں کی باتوں اور ہجو کا میری طرف سے جواب دو، جس سے ثابت، رسول اللہ ﷺ کی توصیف و تعریف، کافروں کی تردید اور اسلام کی تبلیغ و دفاع پر مشتمل اشعار مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔

[6384] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: الشعر في المسجد برقم (٤٥٣) وفي بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢١٢) وفي الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٢) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الشعر برقم (٥٠١٣) وبرقم (٥٠١٤) والنسائي في (المجتبى) في المساجد باب: الرخصة في انشاد الشعر الحسن في المسجد برقم (٧١٥) انظر (التحفة) برقم (٣٤٠٢) وبرقم (١٣١٤٠) وبرقم (١٥١٥٦)

[6385] (. . .) حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[6385] حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس مجلس میں جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے، کہا، میں تم سے اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6386] ١٥٢ـ(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ

حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ))

[6386]۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دے، اے اللہ، اس کی روح القدس سے تائید فرما۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں۔

[6387] ١٥٣ـ(٢٤٨٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ((اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ))

[6385] طريق ابن المسيب تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٣٤) وطريق ابى هريرة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٥)

[6386] تقدم تخريجه برقم (٦٣٣٤)

[6387] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٣) وفي بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢١٣) وفي المغازي باب: مرجع النبي ﷺ من الاحزاب ومخرجه الى بني قريظة ومحاصرته اياهم برقم (٤١٢٣) وفي (التحفة) برقم (١٧٩٤)

[6387] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا: ''ان کی ہجو یا مذمت کرو، جبریل بھی تیرے ساتھ ہے۔''

[6388] (. . .)حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6388] ۔امام صاحب یہ روایت اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6389] ١٥٤ ـ(٢٤٨٧)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[6389] ۔حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہت الزام تراشی کی تو میں نے انہیں برا بھلا کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اے میرے بھانجے، اسے کچھ نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **كَثَّرَ عَلىٰ عَائِشَة:** حضرت عائشہ کو بہت کچھ کہا، ان کو خوب نشانہ بنایا، یعنی واقعہ افک میں حصہ لیا۔ ❷ **يُنَافِحُ:** وہ دفاع کرتے تھے، آپ کی طرف سے شعری حملہ کرتے تھے۔

[6390](. . .)حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6390] یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6391] ١٥٥ ـ(٢٤٨٨)حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى

[6388] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٣٧)

[6389] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٤)

[6390] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث الافك برقم (٤١٤٥) وفي المناقب باب: من احب ان لا يسب نسبه برقم (٣٥٣١) وفي الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٥)

[6391] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث الافك برقم (٤١٤٦) وفي التفسير باب: يعظكم الله ان تعودوا لمثله أبدا برقم (٤٧٥٥) وفي باب ﴿ويبين الله لكم الآيات والله عليم حكيم﴾ برقم (٤٧٥٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤٣)

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6391] ۔امام مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ انہیں اپنا شعر سنا رہے تھے، اپنے شعروں کے آغاز میں انہوں نے شعر کہا، پاکدامن، عقلمند اور متین ہیں، ان پر کسی عیب کی الزام تراشی نہیں کی جاسکتی، وہ غافل عورتوں کی گوشت خوری سے بھوکی رہتی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں، (غیبت کرتے ہیں) مسروق کہتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا، آپ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ان میں سے جس نے اس میں (افک میں) زیادہ حصہ لیا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اندھے ہونے سے بڑھ کر عذاب کون سا ہے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے، یا آپ کی طرف سے کافروں کی ہجو کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ يُشَبِّبُ: عورت کے محاسن اور کمالات سے اشعار کا آغاز کرنا۔ ❷ حَصَانٌ: عفیفہ اور پاکدامن ہیں، نظر بد سے محفوظ ہیں۔ ❸ رَزَانٌ: عقلمند اور باوقار ہیں۔ ❹ مَا تُزَنُّ: الزام تراشی نہیں کی جاسکتی۔ ❺ رِيبَة: بے حیائی، بدکاری، شک وشبہ۔ ❻ تُصْبِحُ غَرْثَى: غَرَث، بھوک، پیٹ کا خالی ہونا، یعنی وہ پاکدامن عورتوں کی غیبت نہیں کرتی۔ ❼ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذَالِكَ: لیکن تو تو ایسا نہیں ہے تو نے تو میری غیبت کی ہے اور مجھ پر الزام تراشی میں حصہ لیا ہے اور دعویٰ یہ کرتے ہیں، ان پر الزام تراشی نہیں ہوسکتی، لیکن حضرت حسان رضی اللہ عنہ، اس الزام تراشی سے انکار کرتے تھے کہ میں نے آپ پر بہتان نہیں باندھا، لوگوں نے خواہ مخواہ مجھے اس میں ملوث کر دیا ہے اور اس کو شہرت دی ہے، حضرت عائشہ کی مدح میں جو اشعار کہے تھے، ان میں یہ بھی ہیں، فَإِنْ كُنْتُ قَدْ قُلْتُ الذی زَعَمُوْ الكُم، فَلَا رَفَعَتْ سَوطِي إِلَيَّ أَنَا مِلِى، اگر وہ بات میں نے کہی ہے، جو آپ کو بتائی گئی ہے تو میری ہاتھ کی انگلیاں، مجھے میرا کوڑا نہ پکڑا سکیں۔ ❽ وَكَيْفَ وَوُدِّي

مـا جبيت ونُصُرتی، لِآلِ رَسُوْل اللّٰهِ، زَيْنِ الْمَحَافِل: میں یہ کیونکہ کہہ سکتا ہوں، جبکہ میری موت اور میری نصرت تا حیات، رسول اللہ ﷺ کی آل کے لیے ہے، جو مجالس کی زینت ہے۔ ⑨ فَإِنَّ الَّذِیْ قد قِيْلَ لَيْسَ بِلَائِطٍ، ولٰـكِنَّهُ قَوْلُ امْرِئٍ، بِی مَا حِلٌ: کیونکہ جو کچھ کہا گیا ہے، وہ ان سے چپکنے والا یا ان پر چسپاں ہونے والا نہیں ہے، لیکن وہ ایسے آدمی کا قول ہے، جو میری چغلی کھانے والا ہے۔ ان اشعار سے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسان نے الزام تراشی میں حصہ نہیں لیا، لیکن ان کو اس میں ملوث کیا گیا ہے۔ ⑩ وَقَدْ قَالَ اللّٰه و الَّذِی تَوَلّٰی كِبْرَهٗ: واقعہ افک کو ہوا دینے والا اور اس گھڑنے والا، عبداللہ بن ابی بن سلول منافق تھا اور حضرت مسروق کے خیال میں، حضرت حسان نے اس کی تکذیب نہیں کی، بلکہ تصدیق کی، اس لیے وہ بھی اس آیت کا مصداق ٹھہرے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے:

((المنافق عبد الله بن أبیّ وهو الَّذِیْ كان يَسْتَوْشِيْهِ يَجْمَعَهٗ وهو الذی تَوَلّٰی كِبْرَة))

(بخاری شریف، حدیث نمبر ۴۷۵۷)

''عبداللہ بن ابی منافق ہی اس کی کرید کرتا تھا اور اس کو جمع کرتا تھا اور اس نے ہی سب سے بڑھ کر حصہ لیا اور اس کا بڑا حصے دار ہے۔''

چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مشہور قول سے متاثر تھیں، اس لیے انہوں نے حضرت حسان کی بینائی ختم ہونے کو، اس واقعہ کی سزا قرار دیا، لیکن علامہ ابن اثیر جذری نے اسد الغابہ ج ۲، ص ۷۶ پر لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آخر میں حضرت حسان کی بات تسلیم کر لی تھی اور ان کو تہمت لگانے سے بری قرار دیا تھا۔

[6392] (. . .) حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ

[6392]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یُنَافِحُ کی جگہ یَذُبُّ (دفاع کرنا) ہے اور حَصَان رَزَان، پاکدامن، عقلمند کا ذکر نہیں کیا۔

[6393] ۱۵٦۔(۲٤٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا يَحْيٰی بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِی فِی اَبِی سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِی مِنْهُ قَالَ وَالَّذِی اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ

[6392] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٣٤١)
[6393] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٢٩٩)

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتَهُ هٰذِهِ

ومن ولدت ابناء زهرة منهم كرام ولم يقرب عجائزك المجد

[6393]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت حسان نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے ابوسفیان کے بارے میں اجازت دیں، آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ جو میری رشتہ داری ہے، اس کا کیا کرو گے؟'' اس نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو عزت بخشی، میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے، پھر حضرت حسان نے یہ قصیدہ کہا، جس کا آغاز یوں ہے:

''بزرگی اور شرافت، آل ہاشم سے مخزوم کی اولاد کو حاصل ہے اور تیرا باپ تو غلام ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ سَنَامَ الْمَجْدِ: بزرگی اور عظمت کی کوہان، یعنی رفعت و بلندی۔

فائدہ: ...... آپ کا چچا زاد ابوسفیان بن حارث، اسلام لانے سے پہلے آپ کی ہجو کرتا تھا، اس لیے حضرت حسان نے اس کی ہجو اور مذمت کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا، وہ میرا قریبی عزیز ہے، ہم دونوں کا دادا ایک ہے، اس کی ہجو کی صورت میں میری بھی مذمت ہوگی تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ کی مذمت نہیں ہو گی اور بنت مخزوم سے مراد عبداللہ، زبیر اور ابوطالب کی ماں، فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور ابوسفیان کی دادی سمیہ بنت موہب ہے اور موہب، عبد مناف کی اولاد کا غلام تھا۔

[6394] (. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيرِ الْعَجِينِ

[6394]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکوں کی ہجو کی اجازت مانگی، ابوسفیان کا نام نہیں لیا اور خمیر کی جگہ عَجِین کہا، (معنی دونوں کا ایک ہی ہے)

[6395] ١٥٧۔(٢٤٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[6394] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث الافك برقم (٤١٤٥) وفي المناقب باب: من احب ان لا يسب نسبه برقم (٣٥٣١) وفي الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٤)

[6395] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٤٤)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ)) فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوا اِلَى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْاَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي)) فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ ((إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى)) قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ ۔۔۔ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا ۔۔۔ رَسُولَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ اَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ۔۔۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَّمْ تَرَوْهَا ۔۔۔ تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ۔۔۔ عَلَى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ۔۔۔ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ اَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا ۔۔۔ وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ ۔۔۔ يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا ۔۔۔ يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا ۔۔۔ هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَّعَدٍّ ۔۔۔ سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ ۔۔۔ وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا ۔۔۔ وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

[6395]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریش کی ہجو کرو، کیونکہ یہ ان پر

تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ شاق گزرتی ہے۔'' چنانچہ آپ نے ابن رواحہ کو پیغام بھیجا اور فرمایا: ''ان کی ہجو کر۔'' اس نے ان کی ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی، پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت کی طرف پیغام بھیجا، جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے، اب تمہارے لیے وہ وقت آ گیا ہے کہ اس شیر کی طرف پیغام بھیجو، جو اپنی دم مارتا ہے، پھر اپنی زبان منہ سے نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کی، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر ڈالوں گا، جس طرح چمڑا چیرا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جلدی نہ کرو، ابوبکر قریش کے نسب کو سب قریشیوں سے زیادہ جانتے ہیں اور میرا نسب بھی انھی میں ہے، ان سے میرا نسب الگ کروالو۔'' چنانچہ حسان، ابوبکر کے پاس آئے، پھر واپس جا کر کہنے لگے، ابوبکر نے آپ کا نسب، اے اللہ کے رسول! مجھے الگ کر دیا ہے، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا ، جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے رہو گے، روح القدس تمہاری تائید کرتا رہے گا۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''حسان نے ان کی ہجو کی، مسلمانوں کی تشفی کر دی اور اپنی بھی تسلی کر لی۔'' حضرت حسان نے کہا،

۱۔ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس کا بدلہ اللہ ہی کے پاس ہے۔

۲۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی جو اطاعت شعار اور پرہیز گار ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور ان کی عادت وفا کرنا ہے۔

۳۔ بلاشبہ، میرا باپ اور اس کا باپ اور میری آبرو، تم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ڈھال ہے۔

۴۔ میں اپنے آپ کو گم پاؤں، اگر تم گھوڑوں کو کداء کے دونوں اطراف سے گردوغبار اڑاتے نہ پاؤ۔

۵۔ وہ گھوڑے جو قوت و صلابت میں مضبوط لگاموں کا مقابلہ کرتے ہیں، تمہاری طرف چڑھ رہے ہوں گے، ان کے کندھوں پر پیاسے باریک نیزے ہوں گے۔

۶۔ ہمارے گھوڑے تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے، ان کی عزت ومحبت سے عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان سے گردوغبار صاف کریں گی، یا دشمن کی عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کو موڑنے کی کوشش کریں گی۔

۷۔ سو اگر تم ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ، ہم عمرہ کر لیں گے، فتح حاصل ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

۸۔ وگرنہ اس دن کی مار کا انتظار کرو، جس دن اللہ جس کو چاہے گا، عزت بخشے گا۔

۹۔ اللہ کا فرمان ہے، میں نے ایک بندہ بھیجا ہے، جو حق کہتا ہے اور اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

۱۰۔ اللہ فرماتا ہے، میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے، وہ انصار ہیں، ان کا مقصد ٹکرانا ہے۔

۱۱۔ ہم انصار کے لیے ہر دن دور قریش کی طرف سے، گالی گلوچ، لڑائی کا ہجو کا ہے۔

۱۲۔ سو تم میں سے جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے اور آپ کی تعریف کرے اور آپ کی مدد کرے، سب برابر ہیں۔

۱۳۔ جبریل اللہ کے رسول، ہم میں ہیں اور روح القدس کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ❶ رَشْقٌ بالنَّبلِ: تیراندازی، تیر مارنا، رَشق: تیروں کی بوچھاڑ، اس دور میں اشعار، ایک انتہائی موثر ذریعہ تھے، لوگ ان سے بہت متاثر ہوتے تھے اور مشرکین مکہ بھی اس حربہ سے کام لیتے تھے، اس لیے جوابی طور پر اسی اسلحہ سے کام لیا گیا، جس طرح آج کل کافر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے کام لے رہے ہیں، لیکن مسلمان بدقسمتی سے اس ہتھیار سے جوابی حملہ سے غافل ہیں، حالانکہ اپنا دفاع امت کا فریضہ ہے۔ ❷ الضارِب بِذَنَبِهِ: شیر غیظ وغضب کی حالت میں اپنے جسم کے دونوں طرف اپنی دم مارتا ہے تو حضرت حسان نے، اپنے آپ کو شیر سے تشبیہ دیتے ہوئے، اپنی زبان کو دم سے تشبیہ دی، اس لیے اَدْلَعَ لِسَانَهُ: اپنی زبان منہ سے نکال کر اس کو ہلایا اور کہا۔ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي: میں ان کی عزت وناموس کو اپنی زبان سے چیر پھاڑ ڈالوں گا۔ ❸ فَرْيَ الْأَدِيْمَ: جس طرح رنبی سے چمڑے کو چھیل دیا جاتا ہے اور چیرا پھاڑا جاتا ہے ❹ بَرٌّ: اطاعت شعار، احسان کرنے والا۔ تَقِيٌّ کی جگہ اگر حَنِيفاً ہو تو معنی ہوگا، یکسو، ہر طرف سے کٹ کر اللہ کا ہو جانے والا، ❺ شِيمَتُهُ: اس کی عادت وخصلت، وِقَاءٌ: ڈھال، محافظ، بچانیوالا، ❻ بِنْتِي: میرا جسم و جان، اگر بُنَيَّتِي ہو تو میری پیاری بیٹی، يُبَارِيْنَ: مقابلہ کرتے ہیں ❼ الأَعِنَّةَ: عَنَان کی جمع ہے، لگام، وہ قوت ومصیبت میں لگاموں کے ہم پلہ ہیں، یا سوار کی اطاعت میں لگاموں کی طرح مڑنے والے ہیں۔ ❽ مُصْعِدَاتٌ: تمہاری طرح رخ کر کے آرہے ہیں۔ ❾ الأَسَلُ: نیزے، الظِّمَاءُ: دشمن کے خون کے پیاسے، یا پیاس کی وجہ سے دبلے پتلے، ❿ مُتَمَطِّرَاتٌ: تیزی سے بھاگنے والا، ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والے۔ ⓫ تُلَطِّمُهُنَّ بالخُمُرِ: گھوڑوں کی شرافت وکرامت اور ان سے محبت و پیار کی وجہ سے مسلمان عورتیں، ان کے چہروں سے گرد وغبار اپنے دوپٹوں سے صاف کرتی ہیں، یا گھوڑوں کے دشمن کے تعاقب میں تیز رفتاری سے بھاگنے کی بنا پر دشمن کی عورتیں اپنے دفاع میں ان کے چہروں پر اپنے دوپٹے مارتی ہیں۔ ⓬ إِنْ عرضْتُمُوْ عَنَّا اِعْتَمَرْنَا: اگر تم ہمارے سامنے ہٹ جاؤ گے، ہمیں بیت اللہ کا عمرہ کرنے سے نہیں روکو گے تو ہم عمرہ کر لیں گے اور ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے گی، اس سے معلوم ہوتا ہے، یہ اشعار عمرۃ الحدیبیہ کے موقع پر کہے گئے ہیں، اس لیے اگلے شعر میں کہا ہے، اگر تم عمرہ سے روکو گے، تو پھر، اس دن کی جنگ کا انتظار کرو، جس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائے گا اور حضرت حسان کی پیشن گوئی کے مطابق ۸ھ میں مکہ فتح ہو گیا اور اس دن مکہ کی عورتیں گھوڑوں کا رخ موڑنے کے لیے ان کے چہروں پر اپنے دوپٹے مار رہی تھیں، حاشیہ محمد فواد عبدالباقی، ۴ص ۱۹۳۷۔ ⓭ ضِرَابٌ: مار دھاڑ، مقابلہ۔ ⓮ يَسَّرْتُ جُنْدًا: میں نے لشکر تیار کر دیا

ہے۔ ⑮ غَرَضُهَا اللِّقَاءُ: جس کا مطلوب و مقصد ہی دشمن سے جنگ و جدال کرنا ہے۔ ⑯ مِنْ مَعَدٍّ: مَعَد سے مراد قریش ہیں، کیونکہ وہ معد بن عدنان کی اولاد ہیں۔ ⑰ فَمَنْ يَهْجُو منكم: اللہ کا رسول اس قدر بلند بالا مقام پر فائز ہے کہ تمہاری ہجو اور مذمت سے اس کا کچھ بگڑتا نہیں ہے اور تمہاری تعریف و مدح اور نصرت سے اس کا کچھ سنورے گا نہیں، کیونکہ تم کسی شمار قطار میں نہیں رہے ہو، كِفَاءٌ: ہم سر، مد مقابل، ہم پلہ۔

٣٥......بَاب :مِنْ فَضَآئِلِ اَبِى هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رضی اللہ عنہ

باب ۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6396] ١٥٨ـ(٢٤٩١) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِى كَثِيرٍ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِى

اَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّى اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِىَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِى فِىْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى كُنْتُ اَدْعُو اُمِّى اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَىَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِى فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَهْدِىَ اُمَّ اَبِى هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِى هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِىِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّى خَشْفَ قَدَمَىَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتْ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِى مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى اُمَّ اَبِى هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُحَبِّبَنِى اَنَا وَاُمِّى اِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِى اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ)) فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِى وَلَا يَرَانِى اِلَّا اَحَبَّنِى

[6396] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٨٤٤)

[6396] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، کیونکہ وہ مشرکہ تھی، ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی باتیں کہیں، جو میرے لیے ناپسندیدہ تھیں، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا، وہ میری بات ماننے سے انکار کرتی تھی، سو آج میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسی جلی کٹی سنائیں، جو میرے لیے ناگوار ہیں، اس لیے آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت بخشے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت بخش۔'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے باعث خوش خوش چلا تو جب میں آ کر دروازے کی طرف گیا، وہ بند تھا اور میری ماں نے میرے قدموں کی چاپ سن لی تو کہنے لگی، اے ابو ہریرہ، ٹھہرے رہو اور میں نے پانی کی حرکت یا ہل چل سنی، اس نے نہا کر اپنی کرتی پہنی اور جلدی میں دوپٹہ کے بغیر دروازہ کھول دیا، پھر کہنے لگی، اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں، اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں، محمد اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹا اور آپ کی خدمت میں مسرت و شادمانی سے روتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! بشارت قبول فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت بخش دی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اپنے مومن بندوں کے دل میں میری اور میری ماں کی محبت پیدا کر دے، اور انہیں ہمارا محبوب بنا دے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! اپنے اس بندے یعنی ابو ہریرہ کی اور اس کی ماں کی اپنے مومن بندوں کے دل میں محبت ڈال دے اور ان کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔'' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں، چنانچہ کوئی مومن پیدا نہیں ہوا جو میرے بارے میں سن کر بنا دیکھے مجھ سے محبت نہ کرتا ہو، یا جو مسلمان میرے بارے میں سنتا یا مجھے دیکھتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

مفردات الحديث ① مُجَافٌ: بند۔ ② خَشْفٌ: آہٹ، چاپ۔ ③ خَضْخَضَة: ہلنے کی آواز۔

فائدہ:...... حضرت ابو ہریرہ کا جاہلیت میں نام عبد الشمس اور عبد عمرو تھا اور اسلام میں عبد اللہ اور عبدالرحمٰن، وہ اپنی آستین میں بلی اٹھائے ہوئے تھے تو آپ نے دیکھ کر ابو ہریرہ کے نام سے پکارا اور یہی نام معروف و مشہور ہو گیا اور آپ کی دعا کے سبب، ہر مومن حضرت ابو ہریرہ سے محبت کرتا ہے اور جو ان پر تنقید کرتے ہیں، وہ سوچ لیں کہ وہ کون ہیں۔

[6397] ١٥٩ ـ (٢٤٩٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ

[6397] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: حفظ العلم برقم (١١٨) وفي الحرث ←

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي)) فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

[6397] ۔ اعرج رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا، ”تم لوگ خیال کرتے ہو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، اللہ ہی کے حضور پیش ہونا ہے، (اس کا سبب یہ ہے) میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں کی خرید وفروخت مصروف رکھتی اور انصار کو اپنے اموال (کھیتیوں) کی نگہداشت اور ذمہ داری مشغول رکھتی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) فرمایا: ”جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے گا تو وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات ہرگز نہیں بھولے گا۔“ سو میں نے اپنا کپڑا بچھایا دیا حتی کہ آپ نے اپنی بات پوری کر لی، پھر میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا، اس لیے جو کچھ میں نے آپ سے سنا، اسے نہیں بھولا۔

مفردات الحدیث ❶ واللّٰهُ المَوعِدُ: یعنی عِنْدَ اللّٰہِ الموعِدُ: اللہ ہی میرا اور تمہارا محاسبہ فرمائے گا، اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو میری گرفت فرمائے گا، اگر تم بدگمانی کرتے ہو تو تمہیں پوچھے گا۔ ❷ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي: جب پیٹ بھرنے کے بقدر چیز مل جاتی تو اس کو کھا کر سارا وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارتا، مجھے مال جمع کرنے کی فکر نہ تھی۔ ❸ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ: بازاروں کی خرید وفروخت، سودا پکا کرنے کے لیے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے تھے اور صفق کا یہی معنی ہے۔ ❹ يَشْغَلُهُمْ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِم: ان کو ان کی کاشتکاری اور زراعت کی سرانجام دہی مشغول رکھتی۔

فائدہ :...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات تمام صحابہ کرام سے زیادہ ہیں، کوئی صحابی بھی اس سلسلہ میں ان کا ہم پلہ نہیں ہے، وہ پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) روایات بیان کرتے ہیں، جن میں سے چھ سو نو بخاری اور مسلم ہیں اور اس کا بنیادی اور اساسی سبب یہی ہے کہ انہوں نے اپنا سارا وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزارا۔

← والمزارعة باب: ما جاء في الغرس برقم (٢٣٥٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الحجة على من قال ان احكام النبي ﷺ كانت ظاهرة وما كان يغيب بعضهم عن مشاهد النبي ﷺ وامور الاسلام برقم (٧٣٥٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: من سئل عن علم فكتمه برقم (٢٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٥٧)

آپ سے دعا کی درخواست کی کہ میں آپ کی احادیث سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو آپ نے چادر پھیلانے کا حکم دیا، اسی طرح اس حدیث میں آپ نے خود فرمایا کہ جو شخص اپنی چادر بچھائے گا تو وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی چیز نہیں بھولے گا اور اس کی دوسری وجہ یادرکھنے کا اہتمام کرنا ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

[6398] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مَعْنٌ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ))

[6398]۔ امام صاحب یہی روایت امام مالک اور معمر سے بیان کرتے ہیں، مگر امام مالک کی روایت حضرت ابو ہریرہ کے قول پر ختم ہو جاتی ہے، اس میں کپڑا بچھانے کا تذکرہ نہیں ہے۔

[6399] ١٦٠ـ(٢٤٩٣) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

[6399]۔ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہیں ابوہریرہ پر تعجب نہیں ہوتا، وہ آئے اور میرے حجرہ کے پہلو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی روایات مجھے سنا کر بیان کرنے لگے اور میں نفل پڑھ رہی تھی اور میرے نفل پورا کرنے سے پہلے چلے گئے اور اگر مجھے ان سے بات کرنے کا موقعہ ملتا تو میں اسے ٹوکتی، (اور بتاتی) رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح مسلسل بات نہیں کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ❊ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ: آپ مسلسل، بلاوقفہ، گفتگو نہیں فرماتے تھے، یعنی آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے، تاکہ سامع کو سننے اور سمجھنے میں سہولت رہے، جلدی جلدی بات کرنے کی صورت میں سننا اور سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

[6398] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٤٧)

[6399] طريق ابن شهاب عن عروة عن عائشة اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٦٨) وابو داود في (سننه) في العلم باب: في سر الحديث برقم (٣٦٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٨) وطريق ابي هريرة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٢)

[2492] وحَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی التُّجِیبِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اِنَّ

اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ یَقُولُونَ اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَدْ اَکْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَیَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِینَ وَالْاَنْصَارِ لَا یَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ اَحَادِیثِهِ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ اِنَّ اِخْوَانِی مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَرَضِیهِمْ وَاِنَّ اِخْوَانِی مِنَ الْمُهَاجِرِینَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَکُنْتُ اَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی مِلْءِ بَطْنِی فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا ((**اَیُّکُمْ یَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَیَاْخُذُ مِنْ حَدِیثِی هٰذَا ثُمَّ یَجْمَعُهُ اِلَی صَدْرِهِ فَاِنَّهُ لَمْ یَنْسَ شَیْئًا سَمِعَهُ**)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَیَّ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ حَدِیثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلَی صَدْرِی فَمَا نَسِیتُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شَیْئًا حَدَّثَنِی بِهِ وَلَوْلَا آیَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِی کِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَیْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِینَ یَکْتُمُونَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی اِلَی آخِرِ الْآیَتَیْنِ [راجع:٦٣٩٧]

[2492]۔ ابن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث بہت بیان کرتا ہے، اللہ ہی محاسبہ فرمائے گا اور کہتے ہیں، کیا وجہ ہے، مہاجرین اور انصار اس کی طرح احادیث بیان نہیں کرتے؟ تو میں تمہیں ابھی اس کا سبب بتاتا ہوں، میرے انصاری بھائی، انہیں ان کی زمین (کھیتی باڑی) کا کام مشغول رکھتا تھا اور میرے مہاجرین بھائی، انہیں بازاروں کی خرید وفروخت مصروف رکھتی تھی اور میں اپنا پیٹ بھرنے کے بعد سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر باش تھا، چنانچہ جب وہ غائب ہوتے، میں موجود ہوتا اور میں یاد کرتا، جبکہ وہ (کام میں مشغول ہوکر) بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا، ''تم میں سے کون اپنا کپڑا بچھائے گا، تاکہ میری یہ حدیثیں یاد کرلے، پھر اسے اپنے سینے سے چمٹائے گا تو پھر وہ کبھی سنی ہوئی بات نہیں بھولے گا؛'' چنانچہ میں نے اوپر چادر بچھادی، حتی کہ آپ اپنی بات چیت سے فارغ ہو گئے، پھر میں نے اسے اپنے سینہ سے چپکا لیا تو اس دن کے بعد سے جو کچھ بھی آپ نے مجھے سنایا، میں نہیں بھولا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دو آیتیں نہ اتاری ہوتیں تو میں کبھی کوئی چیز بیان نہ کرتا، ''جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں۔'' (سورۃ بقرہ، آیت نمبر:١٥٩۔١٦٠)

[2492] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: ما جاء فی قوله تعالی: ﴿فاذا قضیت الصلاة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله۔ الی قوله والله خیر الرازقین﴾ وقوله: ﴿لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم﴾ برقم (٢٠٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٣١٤٦)

[6400] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ: أَخْبَرَنِی سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

[6400] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم کہتے ہو ابو ہریرہ، رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔"

٣٦..... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم وَقِصَّةِ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ

باب ٣٦: اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ

[6401] ١٦١-(٢٤٩٤) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِی كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِی قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا كَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

[6400] تقدم

[6401] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة الفتح وما بعث به حاطب بن ابی بلتعة الی اهل مكة يخبرهم بغزو النبی ﷺ برقم (٤٢٧٤) وفی الجهاد والسير باب: الجاسوس برقم (٣١٠٧) وفی التفسير باب (لا تتخذوا عدوی وعدوكم اولياء) برقم (٤٨٩٠) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی حكم الجاسوس اذا كان مسلما برقم (٢٦٥٠) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة الممتحنة برقم (٣٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٢٧)

لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ اَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ

[6401] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر اور مقداد کو بھیجا تو فرمایا: ''روضہ خاخ نامی جگہ پر پہنچو، کیونکہ وہاں ایک عورت ہے، جس کے پاس ایک خط ہے، وہ اس سے لے لو۔'' چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر دوڑ رہے تھے، سو اچانک ہم نے عورت کو جا لیا اور کہا، خط نکال، اس نے کہا، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے تو ہم نے کہا، تم خط نکالو گی، یا تجھے کپڑے اتارنے ہوں گے تو اس نے خط اپنے گیسوؤں سے نکالا اور وہ لے کر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے، اس میں لکھا تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے بعض مشرکین کی طرف، انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض امور (منصوبوں) کی اطلاع دی گئی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا معاملہ ہے؟'' اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی میں فیصلہ نہ فرمائیں! میں قریش میں ملحق تھا، سفیان کہتے ہیں، وہ ان کے حلیف (دوست) تھے، ان میں نہ تھے...... اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی رشتہ داریاں ہیں، جن کے سبب وہ اپنے اہل وعیال کی حفاظت کر لیتے ہیں تو میں نے چاہا، چونکہ میری ان کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے تو میں ان کے ساتھ احسان کروں، جس کے باعث وہ میرے عزیزوں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام کفر یا اپنے دین سے ارتداد اختیار کرتے ہوئے نہیں کیا اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ بولا ہے'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اجازت دیجئے، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں تو آپ نے جواب میں فرمایا: ''وہ بدر میں شریک ہو چکا ہے، تمہیں کیا معلوم، شاید کہ اللہ اہل بدر کے حالات سے آگاہ ہے اور فرمایا ہے، جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کر چکا ہوں۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ'' سورۃ ممتحنہ آیت نمبر ۱۔ ابو بکر اور زہیر کی حدیث میں آیت کا ذکر نہیں ہے اور اسحاق نے اپنی روایت میں، اس کو سفیان کی تلاوت قرار دیا ہے۔

مفردات الحدیث

❁ ❶ ظَعِينَة: هَودج میں سفر کرنے والی عورت، کیونکہ ظَعن چلنے کو کہتے ہیں۔
❷ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا: اس کے پاس خط ہے، وہ اس سے لے لو، جس سے معلوم ہوتا ہے، جاسوسی پر مشتمل خط و کتابت کو قبضہ میں لیا جا سکتا ہے اور کسی مصلحت اور حکمت کے تحت مشتبہ خطوط کو پڑھا جا سکتا ہے۔
❸ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ: لَتُخرِجِنَّ کی مناسبت سے تلقین کی یا اس کو گرایا نہیں گیا، اس سے ثابت ہوا ضرورت اور مجبوری کے تحت مجرم یا جاسوس کے کپڑے اتارے جا سکتے ہیں، خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ ❹ عِقَاص: عقِيصَة کی جمع ہے، گیسو، گندھے ہوئے بال۔ ❺ مُلْصَق: جو کسی خاندان میں، ان سے دوستی کے سبب داخل سمجھا جائے، حضرت حاطب رضی اللہ عنہ یمنی شاعر اور شاہسوار تھے، جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے، ان کی ہجرت کے بعد ان کے بیٹے اور بھائی مکہ میں رہ گئے تھے۔ ❻ لَعَلَّ اللّٰهَ اِطَّلَعَ: بعض روایات میں اِنَّ اللّٰه ہے، لَعَلَّ: اللہ اور رسول کے کلام میں یقین کا معنی دیتا ہے، محض امید پر دلالت نہیں کرتا ہے۔ ❼ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ: جو چاہو کرو، یعنی تم سے اچھے کام ہی صادر ہوں گے، اگر کبھی بشری تقاضا سے غلط کام ہو گیا تو تمہیں توبہ کی توفیق مل جائے گی، اس لیے قیامت کو اس پر مواخذہ نہیں ہوگا،، لیکن دنیا میں اگر کوئی قابل حد یا تعزیر حرکت سرزد ہوئی تو اس پر مؤاخذہ ہوگا، جیسا کہ آپ نے بدری صحابی مسطح بن اثاثہ کو حد لگائی تھی۔

[6402] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا مَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ)) مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

[6402]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابو مرثد غنوی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور ہم سب گھوڑ سوار تھے اور فرمایا: ''روانہ ہو جاؤ، حتی کہ

[6402] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: فضل من شهد بدرا برقم (٣٩٨٣) وفي الاستئذان باب: من نظر في كتاب من يحذر من المسلمين ليستبين امره برقم (٦٢٥٩) وفي الجهاد والسير باب: اذا اضطر الرجل الى النظر في شعور اهل الذمة والمومنات اذا عصين لله وتجريديهن برقم (٣٠٨١) وفي استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم باب: ما جاء في المتاولين برقم (٦٩٣٩) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في حكم الجاسوس اذا كان مسلما برقم (٢٦٥١) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦٩)

روضہ خاخ نامی جگہ پر پہنچ جاؤ کیونکہ وہاں ایک مشرکہ عورت ہے، جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا مشرکین کی طرف خط ہے، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

فائدہ :...... اس واقعہ میں جانے والے چار افراد تھے، پچھلی روایت میں ابومرثد کا نام نہیں تھا اور اس روایت میں مقداد کا نام نہیں ہے اور حضرت حاطب نے مشرکین مکہ کو آپ کی جنگی تیاریوں سے آگاہ کیا تھا۔

[6403] ١٦٢ـ(٢٤٩٥)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ))

[6403] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت حاطب کا غلام شکایت کرتے ہوئے آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! حاطب ضرور آگ میں داخل ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ کہتے ہو، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا،، کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کر چکا ہے۔''

فائدہ :...... حضرت حاطب کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے، کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر نہیں ہے، کیونکہ مسلمانوں کی جاسوسی کبیرہ گناہ ہے، اس لیے حضرت عمر نے قتل کی اجازت چاہی تھی، لیکن حضرت حاطب سے یہ غلطی غیر شعوری طور پر سرزد ہوئی تھی، اس لیے آپ نے قتل کی اجازت نہ دی اور حضرت حاطب کا عذر تسلیم کر لیا، جس سے معلوم ہوتا ہے، ملزم کو بات کرنے کا موقعہ دینا چاہیے اور اگر اس کا عذر قابل قبول ہو تو اس سے درگزر کرنا چاہیے اور اگر کوئی انسان دوسرے پر اس کے ظاہری حالات کی روشنی میں تبصرہ کرتا ہے تو وہ مجرم نہیں ہوگا، اس لیے آپ نے حضرت عمر اور حضرت حاطب کے غلام کو سرزنش اور توبیخ نہیں فرمائی، اگرچہ ان کی بات بھی تسلیم نہیں کی۔

٣٧...... بَاب :مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

باب ٣٧: اصحاب شجرہ یعنی بیعت رضوان کے شرکاء کے فضائل

[6404] ١٦٣ـ(٢٤٩٦)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

[6403] اخرجه الترمذي في (جامعه) في باب: فيمن سب اصحاب النبي ﷺ برقم (٣٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٠)

[6404] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣٥٦)

جَابِرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا)) قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

[6404]۔ حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''ان شاء اللہ! اصحاب شجرہ سے کوئی بھی جس نے درخت کے نیچے بیعت کر رکھی تھی، دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔'' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ کا فرمان ہے، ''اور تم میں سے ہر ایک کو اس پر پہنچنا ہے۔'' مریم آیت نمبر ۷۱۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے چھوڑ دیں گے۔ آیت نمبر ۷۲۔

مفردات الحدیث

❶ ان شاء اللہ: کا لفظ تبرک کے لیے فرمایا، کسی شک وشبہ کی بنا پر نہیں۔ ❷ قَالَتْ بَلٰى: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا یہ لفظ ایک شبہ کا ازالہ کرنے کے لیے کہا، نعوذ باللہ، نبی اکرم ﷺ کی تردید مقصود نہیں تھی، کیونکہ آیت کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان آگ میں داخل ہوگا اور اس عموم میں شجرہ کے تحت بیعت کرنے والے بھی داخل ہیں، تو آپ نے جواب دیا، وارد سے مراد پل صراط پر پہنچنا ہے تو وہاں سے بعض مومن جنت میں پہنچ جائیں گے اور کافر، آگ میں گر جائیں گے۔

۳۸...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اَبِي مُوسٰى وَاَبِي عَامِرٍ الْاَشْعَرِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما

باب ۳۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6405] ۱۶۴۔(۲۴۹۷) حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا

[6405] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان (٤٣٢٨) وفي الطهارة باب: الغسل والوضوء في المحصب والقدح والخشب والحجارة برقم (١٩٦) وفي (التحفة) برقم (٩٠٦١)

وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ ((أَبْشِرْ)) فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا)) فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا)) فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

[6405]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، جبکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ مقام پر اترے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدوی آدمی آیا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا، اس کو پورا نہیں کریں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”خوش ہو جا“ سو اعرابی نے آپ کو جواب دیا، آپ نے مجھے بار بار ”خوش ہو جاؤ“ کہا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابوموسیٰ اور بلال کی طرف ناراضی کی حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اس نے بشارت مسترد کر دی ہے تو تم دونوں قبول کر لو“ دونوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا، اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا اور اس میں کلی کی، پھر فرمایا: ”اس سے پیو اور اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر ڈال لو اور خوش ہو جاؤ“ تو دونوں نے پیالہ پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کیا، سو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے دونوں کو آواز دی، جو کچھ تمہارے برتن میں ہے، اس سے اپنی ماں کے لیے بھی بچانا تو انہوں نے ان کے لیے بھی کچھ بچایا۔

مفردات الحدیث ❋ **جعرانہ:** یہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے، آپ نے حنین کی غنیموں کو یہاں اکٹھا کیا تھا اور خود طائف کی طرف چلے گئے اور نئے نئے مسلمانوں کو آپ نے ان غنائم سے دینے کا وعدہ کیا تھا، جس کا وہ اعرابی مطالبہ کر رہا تھا، واپسی پر جب آپ مدینہ کا رخ کیے ہوئے تھے، آپ نے ان غنیموں کو تقسیم کیا، چونکہ آپ کا رخ مدینہ کی طرف تھا، اس لیے جعرانہ کو مکہ اور مدینہ کے درمیان کہہ دیا گیا اور اعرابی اس تاخیر پر بے صبرا ہو رہا تھا کہ مجھے غنیمت سے جلد سے جلد حصہ دیں۔

[6406] ۱۶۵۔(۲۴۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ

[6406] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: نزع السهم من البدن برقم (۲۸۸۴)←

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ اَبُو مُوْسٰی وَبَعَثَنِی مَعَ اَبِی عَامِرٍ قَالَ فَرُمِیَ اَبُو عَامِرٍ فِی رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِی جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهٗ فِی رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَیْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلٰی اَبِی مُوْسٰی فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِی تَرَاهُ ذٰلِكَ الَّذِی رَمَانِی قَالَ اَبُو مُوْسٰی فَقَصَدْتُ لَهٗ فَاعْتَمَدْتُهٗ فَلَحِقْتُهٗ فَلَمَّا رَآنِی وَلّٰی عَنِّی ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اَلَا تَسْتَحْیِی اَلَسْتَ عَرَبِیًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَیْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَیْنِ فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰی اَبِی عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِی انْطَلِقْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَهٗ یَقُوْلُ لَكَ اَبُو عَامِرٍ اِسْتَغْفِرْ لِی قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِی اَبُو عَامِرٍ عَلَی النَّاسِ وَمَكَثَ یَسِیرًا ثُمَّ اِنَّهٗ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ فِی بَیْتٍ عَلٰی سَرِیرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَیْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِیرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَیْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِی عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهٗ قَالَ قُلْ لَهٗ یَسْتَغْفِرْ لِی فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِی عَامِرٍ**)) حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوْقَ كَثِیرٍ مِنْ خَلْقِكَ**)) اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُدْخَلًا كَرِیمًا**)) قَالَ اَبُو بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِی عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِی مُوْسٰی

[**6406**]۔ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے باپ (ابو موسیٰ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے، ابو عامر کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا، ان کی درید بن صمہ سے مڈبھیڑ ہوئی، درید قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے ساتھیوں کو اللہ نے شکست دی، ابو موسیٰ کہتے ہیں، آپ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا تو ابو عامر کو گھٹنے میں تیر لگا، بنو جشم کے ایک آدمی نے ان پر تیر پھینکا تھا، جو ان کے گھٹنے میں جما دیا تھا

← وفی المغازی باب: غزاة اوطاس برقم (٤٣٢٣) وفی الدعوات باب: الدعاء عند الوضوء برقم (٦٣٨٣) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٦)

تو میں ان کے پاس پہنچا اور پوچھا، اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا؟ تو ابو عامر نے ابوموسیٰ کو اشارہ کے ذریعہ بتایا کہ وہ میرا قاتل ہے، تم اسے دیکھ رہے ہو، اس نے مجھے تیر مارا ہے، ابوموسیٰ کہتے ہیں، میں نے اس کی طرف رخ کیا اور اسے اپنی نظروں میں رکھ لیا، پھر اس کو جا ملا، جب اس نے مجھے دیکھا، مجھے پیٹھ دے کر چل دیا تو میں نے اس کا تعاقب کیا اور اسے کہنے لگا، کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ کیا تم عربی نہیں ہو؟ کیا ٹھہرو گے نہیں؟ تو وہ رک گیا تو میں اور وہ ٹکرا گئے اور ہم دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا اور میں نے اسے تلوار کی چوٹ سے قتل کر دیا، پھر میں ابو عامر کی طرف لوٹ آیا اور کہا، اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا، انہوں نے کہا، اس تیر کو کھینچ لو تو میں نے اسے کھینچ لیا، جس سے (خون نچڑنے کے بعد) پانی نکل آیا تو اس نے کہا، اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور ان سے عرض کرو، ابو عامر عرض کرتے ہیں، میرے لیے بخشش طلب کرو اور ابو عامر نے مجھے لوگوں کا امیر مقرر کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ فوت ہو گئے تو جب میں نبی اکرم ﷺ کی طرف واپس آیا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ایک گھر میں ایک کھجور کے بان کی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس پر بستر تھا اور چارپائی کے بان نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر اور آپ کے دونوں پہلوؤں پر نشانات بنا دیئے تھے تو میں نے آپ کو اپنا واقعہ اور ابو عامر کا واقعہ بتایا اور آپ سے عرض کی، اس نے کہا تھا، آپ سے عرض کروں، آپ اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو عامر کو معاف فرما دے۔'' حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ نے دعا کی، ''اے اللہ! اسے قیامت کے دن، اپنے بہت سے بندوں پر برتری بخش (اپنی بہت سی مخلوق یا لوگوں پر برتری بخش۔) میں نے عرض کیا، میرے لیے بھی اے اللہ کے رسول! معافی طلب کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور اسے قیامت کے دن عزت کے مقام میں داخل فرمانا۔'' ابو بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور دوسری ابوموسیٰ کے حق میں کی۔

مفردات الحدیث ❶ **فاعتمدته:** میں نے اس پر اپنی نظریں گاڑ لیں۔ ❷ **نزامنه الماء:** تیر نکالنے سے، خون بہہ گیا اور پانی نکل آیا، **مُرْمَل:** رمال کھجور کے بان سے بنی ہوئی، قاضی عیاض وغیرہ کا خیال ہے، چارپائی پر بستر نہیں تھا، حدیث سے لفظ ما گر گیا ہے، کیونکہ بستر کی صورت میں نشان نہ پڑتے۔

فائدہ :...... جنگ حنین میں بنو ہوازن شکست کھا کر مختلف جوانب کی طرف بھاگ نکلے، کچھ نے طائف کی راہ لی، کچھ بجیلہ کی طرف چل پڑے اور کچھ نے اوطاس کا رخ کیا، آپ نے اوطاس کی طرف جانے والوں کی طرف

ایک لشکر بھیجا اور ان کا امیر ابو عامر عبید بن سلیم اشعری کو بنایا اور انہوں نے مرتے وقت اپنے بھیجے، ابو موسیٰ اشعری کے واسطہ سے آپ سے بخشش کی دعا کی درخواست کی اور آپ نے باوضو ہو کر، ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، جس سے معلوم ہوا، آداب دعا میں یہ بھی داخل ہے کہ انسان باوضو ہو اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اور یہاں دعا میت کے گھر ماتم کدہ پر نہیں کی گئی بلکہ ایک دوسرے گھر میں لواحقین کی درخواست پر کی گئی ہے اس لئے اس سے یہ استدلال کرنا کہ ماتم کدہ پر حاضر ہونے والا بیٹھے والوں سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے، غلط ہے۔

٣٩......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ

باب ۳۹: اشعری حضرات کے فضائل (اشعریوں کے فضائل)

[6407] ١٦٦ـ(٢٤٩٩)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ))

[6407] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اشعری رفقاء کی قرأت کی آوازیں پہچان لیتا ہوں، جب وہ (کاروبار سے واپس آ کر) رات کو گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور رات کو ان کی قرأت کی آوازوں سے ان کے گھروں کی شناخت کر لیتا ہوں، اگرچہ دن کے وقت جب وہ اپنے گھروں میں موجود ہوتے ہیں، میں نے ان کے گھر نہیں دیکھے، انہیں میں سے حکیم نامی فرد ہے، جب وہ سواروں یا دشمن سے ملتا ہے تو انہیں کہتا ہے، میرے ساتھی تمہیں مشورہ دیتے ہیں کہ ان کا انتظار کرو۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اپنے گھر میں رات کو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا، جب کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو، جائز ہے اور آواز پہچان کر پڑھنے والے کی شناخت ہو سکتی ہے، نیز اپنے گھوڑ سواروں کو یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ اپنے پیدل آنے والے ساتھیوں کا انتظار کرلو، تاکہ مشترکہ طور پر حملہ کیا جا سکے، یا دشمن کو مقابلہ میں ٹھہرنے کی دعوت دی جا سکتی ہے کہ ٹھہرو دو دو ہاتھ کر لیں، کیونکہ خیل سے اپنا گھوڑ سوار دستہ بھی مراد ہو سکتا ہے اور دشمن کا بھی۔

[6407] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٥)

[6408] ١٦٧۔(٢٥٠٠)حَدَّثَنَا اَبُوعَامِرِ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوكُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْاَشْعَرِيِّينَ اِذَا اَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ))

[6408]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اشعری لوگ جب جنگ کے موقعہ پر محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے اہل وعیال کا کھانا کم پڑ جاتا ہے تو سب کے پاس جو کچھ ہوتا ہے، اس کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے باہمی برابر بانٹ لیتے ہیں، سو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔“

مفردات الحدیث ❶ اَرْمَلُوا فِي الغزو: جنگ میں ان کا کھانا ختم ہو جاتا ہے۔ ❷ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ: میرا اوران کا طریقہ یا طرز عمل یکساں ہیں، وہ میرے نقش قدم پر چلتے ہیں، ان میں ہمدردی اور ایثار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، اس لیئے وہ مل جل کر کھاتے ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا، انسان بطور تحدیث نعمت یا جذبہ شکر کے تحت اپنے فضائل ومناقب کا دوسروں کے سامنے اظہار کر سکتا ہے، کیونکہ ان دونوں حدیثوں کا راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری ہے۔

٤٠......بَاب:مِنْ فَضَائِلِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ

باب ٤٠: حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6409] ١٦٨۔(٢٥٠١)حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيهِنَّ قَالَ ((نَعَمْ))قَالَ عِنْدِي اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا

[6408] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة باب: الشركة في الطعام والنهد والعروض برقم (٢٤٨٦) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٧)

[6409] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٧٤)

بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ ((نَعَمْ))

[6409] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کو اہمیت نہیں دیتے تھے، ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور نہ ہی اس سے نشست و برخاست رکھتے تھے، چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی، اے اللہ کے نبی! آپ میری تین درخواستیں قبول فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے کہا، میرے پاس عرب کی حسین و جمیل ترین عورت ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہیں میں اس کی آپ سے شادی کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے کہا، معاویہ کو آپ اپنا کاتب بنالیں، آپ نے فرمایا: ''ہاں،'' انہوں نے کہا، آپ مجھے لشکر کا امیر بنا دیں، تا کہ میں کافروں سے جنگ لڑوں، جس طرح مسلمانوں سے کافروں کی قیادت کرتا ہوا جنگ لڑتا تھا، آپ نے فرمایا: ''ہاں،'' ابوزمیل کہتے ہیں، اگر وہ نبی اکرم ﷺ سے اس چیز کا مطالبہ کرتے تو آپ اسے یہ چیز عنایت نہ فرماتے، لیکن آپ کی عادت مبارکہ تھی، جب آپ سے کچھ مانگا جاتا تو آپ عنایت فرما دیتے۔

فائدہ: ...... حضرت ابوسفیان صخر بن حرب، چونکہ کفر کی حالت میں جنگوں میں کفار کے امیر ہوتے تھے اور ان سے مسلمانوں کو بہت تکالیف اٹھانی پڑی تھیں اور فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سمجھانے بجھانے سے مسلمان ہوئے تھے، اپنی مرضی اور خواہش سے عام حالات میں مسلمان نہیں ہوئے تھے، اس لیے مسلمان ان کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے اور فتح مکہ کے بعد وہ طائف کی جنگ میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ یرموک میں اپنے بیٹے یزید رضی اللہ عنہ کی کمان میں لڑے، بیٹے کی امارت گویا ان کے لیے ہی اعزاز تھا اور جس بیٹی کی شادی کی پیش کش کی، وہ ام حبیبہ کی بہن تھی، جس کی شادی کی خواہش اور پیشکش خود ام حبیبہ نے بھی کی تھی، کیونکہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی تو ابوسفیان کے مسلمان ہونے سے بہت پہلے ٦ھ یا ٧ھ میں آپ سے ہو چکی تھی اور نعم سے آپ کا مقصد یہ تھا، یہ سعادت و عزت تمہیں ام حبیبہ کی شادی سے حاصل ہو چکی ہے۔ اس حدیث کو ابن حزم کا موضوع قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس کی تصحیح و تطبیق ممکن ہے جیسا کہ میں نے وضاحت کی ہے نیز ابوزیدی کی بات بھی درست نہیں ہے کیونکہ آپ امارت کے طالب کو امارت نہیں دیتے تھے اور یہاں آپ کا ہاں کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ابوسفیان کو اس کا اہل سمجھتے تھے اس لئے آپ نے اس کو کوئی چھوٹی موٹی ذمہ داری دے دی ہوگی یا بیٹے کو امیر بنانا ہی اس کی عزت و توقیر کا باعث تھا۔

۴۱......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَاَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رضی اللہ عنہم

باب ۴۱: حضرت جعفر بن ابی طالب اسماء بنت عمیس اوران کی کشتی والوں کے فضائل

[6410] ۱۶۹۔(۲۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِي اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ اَبُو رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيمُوا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ

[6410]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا پتہ چلا جبکہ ہم یمن میں تھے تو ہم میں اور میرے دو بھائی، آپ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے، میں ان دونوں سے چھوٹا تھا، ایک ابو بردہ اور دوسرے ابورہم تھے، ہمارے ساتھ میری قوم کے پچاس سے اوپر ترپن یا باون آدمی تھے، ہم ایک کشتی پر سوار ہوئے، ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں شاہ حبشہ نجاشی کی طرف جا پھینکا، تو ہمیں اس کے پاس جعفر بن ابی طالب اوران کے رفقاء مل گئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ادھر بھیجا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہر جاؤ تو ہم ان کے ساتھ ٹھہر گئے، حتی کہ سارے اکٹھے وہاں سے آئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کو خیبر کی فتح کے موقعہ پر ملے، آپ نے ہمارا حصہ رکھا یا ہمیں بھی اس سے دیا، جو لوگ خیبر کی فتح میں موجود نہیں تھے، ان میں سے اپنے ساتھ حاضر ہونے والوں کے سوا کسی کو کچھ نہ دیا، صرف ہماری کشتی

[6410] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: (۱۵) برقم (۳۱۳۶) وفي مناقب الانصار باب: هجرة الحبشة برقم (۳۸۷٦) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٣٠) انظر (التحفة) برقم (۹۰۵۱)

والوں جعفر اور ان کے رفقاء کو حاضر ہونے والوں کے ساتھ حصہ دیا تو کچھ لوگ ہمیں کہتے تھے، یعنی کشتی والوں کو، ہم تم سے ہجرت کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔

[6411] (۲۵۰۳) قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَاعُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسْاَلُهُ وَ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيغُ وَلَا اَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَاْتُونِي اَرْسَالًا يَسْاَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي .

[6411]۔ ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آنے والوں میں سے تھیں، نبی اکرم کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملاقات کے لیے گئیں، چونکہ وہ بھی نجاشی کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں تو حضرت عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے، جبکہ حضرت اسماء وہیں تھیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء کو دیکھ کر کہا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا، اسماء بنت عمیس ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ حبشہ سے آنے والی ہے، یہ سمندری سفر کرنے والی ہے؟ تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا، ہاں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم تم سے ہجرت کرنے میں سبقت لے گئے ہیں، اس لیے ہم تم سے رسول اللہ ﷺ کی قربت کے زیادہ حقدار ہیں

[6411] تقدم

تو وہ غصہ میں آ گئیں اور یہ کلمہ کہا، اے عمر، تم غلط کہتے ہو، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، آپ تم میں سے بھوکوں کو کھلاتے تھے اور جاہلوں کو نصیحت فرماتے تھے اور ہم ایک گھر، یا دور کی ناپسندیدہ زمین حبشہ میں تھے اور یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے تھا اور اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ مشروب پیوں گی، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیری بات بیان نہیں کر لوں گی، ہمیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی اور ہمیں خوف زدہ کیا جاتا تھا اور میں ان چیزوں کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گی اور آپ سے دریافت کروں گی، اللہ کی قسم، میں نہ جھوٹ بولوں گی، نہ انحراف کروں گی اور نہ اس پر اضافہ کروں گی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس نے کہا، یا نبی اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ یہ بات کہی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کا مجھ پر زیادہ حق نہیں ہے، اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہجرت ایک ہے اور تمہاری کشتی والوں کی، دو ہجرتیں ہیں،'' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا، وہ میرے پاس گروہ درگروہ آتے ہیں اور مجھ سے یہ حدیث پوچھتے ہیں، دنیا کی کوئی چیز نہیں تھی، جس پر وہ اس سے زیادہ خوش ہوں یا ان کے نزدیک عظمت والی ہو، جو کچھ آپ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں کہا، ابو بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت اسماء نے بتایا، میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا، وہ مجھ سے یہ حدیث دہراتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **أَسْهَمَ لَنَا**: جنگ خیبر کے شرکاء کی رضامندی سے اہل سفینہ کو برابر کا حصہ دار قرار دیا گیا تھا، ان کے سوا کسی اور غیر حاضر کو حصہ نہیں ملا تھا۔ ❷ **أَرْضِ الْبُعْدَ الْبُغْضَاءِ**: غیر رشتہ داروں کی اور کافروں کی زمین تھی، ❸ **أَرْسَال**: گروہ درگروہ، ٹولیاں ٹولیاں، کیونکہ اہل مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں نے صرف ایک ہجرت کی اور اہل مکہ جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے، وہاں سے مدینہ کی طرف آنے والوں کی ہجرت دوہری ہوئی، اس پر یہ لوگ بہت شاداں وفرحاں تھے اور حضرت اسماء سے آپ کی یہ بات براہ راست سننے کے لیے ان کی خدمت میں شوق وذوق سے ٹولیاں، ٹولیاں بن کر آتے اور مزے لے لے کر آپ کا فرمان سنتے، گویا، دونوں جہانوں کی دولت انہیں میسر آ گئی اور یہ حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت جعفر بن ابی طالب کی زوجہ محترمہ تھیں۔

٤٢...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ رضی اللہ عنہم

باب ٤٢: حضرت سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6412] ١٧٠-(٢٥٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ

[6412] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٥٠٥٧)

أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ)) فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أُخَيَّ

[6412]۔ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان کا حضرت سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم سے گزر ہوا، جبکہ وہ چند ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان حضرات نے کہا، اللہ کی قسم، اللہ کی تلواریں ابھی تک اللہ کے دشمن کی گردن میں اپنی جگہ تک نہیں پہنچیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان ساتھیوں سے کہا، کیا تم یہ بات قریش کے معزز فرد اور ان کے سردار کے بارے میں کہہ رہے ہو؟ پھر حضرت ابوبکر نے آ کر یہ بات نبی اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! شاید تو نے ان ساتھیوں کو ناراض کرلیا ہے، اگر تو نے ان کو غصہ دلا دیا ہے تو تو نے اپنے رب کو ناراض کرلیا ہے۔'' چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا، اے میرے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کرلیا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں، اللہ تمہیں معاف فرمائے...... اے ہمارے محبوب بھائی۔

فائدہ:...... یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے دوران کا ہے، جبکہ ابوسفیان ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے چونکہ وہ اپنی قوم کے سردار اور لیڈر رہتے، اس لیے ابوبکر نے کہا، تمہیں یہ انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے تو حضور اکرم ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا، یہ بات انہوں نے دینی غیرت وحمیت کے تحت کہی ہے، اس لیے تمہیں ان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے تھی، جس سے معلوم ہوا ہے، اہل دین کو کم حیثیت لوگوں کی دل شکنی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ان سے نرمی اور اکرام سے پیش آنا چاہیے، دعائیہ کلمات سے پہلے، لا، اس انداز سے نہی کہنا چاہیے کہ وہ بددعا بن جائے، اس لیے ابوبکر، اس انداز سے منع فرماتے تھے، وہ فرماتے تھے، عافاك الله ، رحمك الله کہو، ان سے پہلے، لا، استعمال نہ کرو۔

۴۳...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ

باب۴۳: انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6413] ۱۷۱۔(۲۵۰۵) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

[6413] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥١) وفي التفسير باب: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا﴾ برقم (٤٥٥٨) انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٤)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا

[6413]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے، ”جب تم میں سے دو گروہوں نے بزدلی کا ارادہ کیا، حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا، یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ اور ہم یہ نہیں چاہتے تھے، یہ آیت نہ اتاری جاتی، کیونکہ اللہ بزرگ و برتر کا فرمان ہے، اللہ ان کا حمایتی ہے۔

فائدہ:...... یہ آیت انصار کے دو قبائل بنوسلمہ، جو حضرت جابر کا خزرجی قبیلہ ہے اور بنو حارثہ جو اوس خاندان ہے کے بارے میں اس وقت اتری، جبکہ انہوں نے دیکھا، عبداللہ بن ابی، اپنی جماعت کے ساتھ مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ گیا ہے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تعداد کم ہوگئی ہے تو ان کے اندر کوتاہ ہمتی پیدا ہونے لگی، لیکن اللہ نے ان کے پاؤں جما دیے، یہ غزوۂ احد کا واقعہ ہے۔

[6414] ۱۷۲۔(۲۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))

[6414]۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، ”اے اللہ! انصار کو، انصار کے بیٹوں کو، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو معاف فرما۔“

[6415] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

[6415]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6416] ۱۷۳۔(۲۵۰۷) حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ

[6414] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی فضل الانصار وقریش برقم (۳۹۰۲م) انظر (التحفة) برقم (۳٦۸٦)
[6415] تقدم تخريجه
[6416] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۰)

اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ ((وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ)) لَا اَشُكُّ فِيهِ

[6416] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے لیے بخشش طلب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا: ''انصار کی اولاد کو اور انصار کے غلاموں کو۔'' مجھے آپ کے اس فرمان کے بارے میں شک نہیں ہے۔ (یہ راوی کا قول ہے)

[6417] ۱۷٤۔(۲۵۰۸)حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَآءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ)) يَعْنِي الْاَنْصَارَ

[6417] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اللہ گواہ ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، اللہ گواہ ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ کی مراد انصار تھے۔

مفردات الحدیث ✲ مُمْثِلًا: سیدھے ہو کر۔

[6418] ۱۷۵۔(۲۵۰۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَآئَتْ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

[6418] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک انصاری عورت حاضر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے علیحدگی میں بات کی اور تین دفعہ فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔''

[6417] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۰۸)

[6418] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناقب الانصار باب: قول النبی ﷺ للانصار: (انتم احب الناس الی) برقم (۳۷۸٦) وفی النكاح باب: ما يجوز ان يخلو الرجل بالمرأة عند الناس برقم (۵۲۳٤) وفی الايمان والنذور باب: كيف كانت يمين النبی ﷺ برقم (٦٦٤۵) انظر (التحفة) برقم (۱٦۳٤)

[6419] (. . .) حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6419]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6420] ۱۷۶۔(۲۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ))

[6420]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انصار میرا معدہ اور خاص زنبیل ہیں اور لوگوں کی تعداد بڑھتی رہے گی اور یہ کم ہوتے جائیں گے، تم ان کے نیک لوگوں کے رویہ کو قبول کرنا اور گناہ گاروں کے رویہ سے درگزر کرنا۔''

مفردات الحدیث ❶ كَرِش: معدہ جہاں غذا ٹھہرتی ہے، یعنی یہ میرے معتمد لوگ ہیں اور مخصوص ساتھی ہیں، ❷ عَيْبَتِي: وہ برتن یا گٹھڑی، جس میں انسان اپنی قیمتی اشیاء کو سنبھالتا ہے، یعنی یہ میرے رازداں ہیں۔

۴۴...... بَاب: فِي خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ٤٤: انصار کے بہترین گھرانے

[6421] ۱۷۷۔(۲۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ

[6419] تقدم

[6420] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانصار باب: قول النبی ﷺ (اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم) برقم (۳۸۰۱) اخرجه الترمذی فی (جامعه) باب: فی فضل الانصار وقریش برقم (۳۹۰۷) انظر (التحفة) برقم (۱۲٤٥)

[6421] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الانصار باب: فضل دور الانصار برقم (۳۷۸۹) وفی باب: منقبة سعد بن عبادة رضی الله عنه برقم (۳۸۰۷) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی ای دور الانصار خیر برقم (۳۹۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۸۹)

خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ

[6421] ۔حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''انصاری گھرانوں میں، سب سے بہتر قبیلہ، بنو نجار ہیں، پھر بنو عبد اشہل ہیں، پھر حارث بن خزرج کی اولاد ہے، پھر ساعدہ کی اولاد ہے اور تمام انصاری خاندانوں میں خیر موجود ہے۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن عبادہ) نے کہا، میرا خیال ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو ہم پر فضیلت بخشی ہے، انہیں کہا گیا، تمہیں بھی بہت سوں پر فضیلت دی ہے۔

فائدہ :...... اسلام کے معیار کے مطابق فضیلت و برتری کا دارومدار، دین کو پہلے اختیار کرنے، اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کی نصرت و حمایت پر ہے، جیسا کہ فرمان باری ہے، ''تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے معزز اور محترم وہ ہے، جو اس کی حدود و احکام کا سب سے زیادہ پابند ہے۔'' حجرات، نمبر ۱۳۔ اور آپ نے بنو ساعدہ جس کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے، کو چوتھے مرتبہ پر رکھا، حالانکہ انصاری قبائل اور بھی بہت سے ہیں، اس لیے انہیں جواب دیا گیا، تمہیں بہت سارے قبائل پر ترجیح دی گئی ہے۔

[6422] (. . .) حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ

[6422] ۔امام صاحب اس کے ہم معنی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6423] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ

[6423] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں حضرت سعد کا قول بیان نہیں کیا گیا۔

[6424] ۱۷۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ

[6422] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٦٨)

[6423] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطلاق باب: اللعان برقم (٥٣٠٠) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في اى دور الانصار خير برقم (٣٩١٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٦)

[6424] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٨٨)

اَبَا اُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ)) وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا اَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي

[6424] ۔حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے ابن عتبہ کے ہاں خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کا بہترین خاندان بنونجار ہے، بنوعبد اشہل کا گھرانہ ہے، بنو حارث بن خزرج کا قبیلہ ہے اور بنو ساعدہ کا خاندان ہے۔'' اللہ کی قسم! اگر میں (اپنی طرف سے) کسی گھرانہ کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو ترجیح دیتا۔

فائدہ ...... حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ، بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں، جیسا کہ آگے آ رہا ہے اور وہ اس شبہ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ترتیب میں نے قائم کی ہے کہ اگر یہ ترتیب میں نے قائم کرنی ہوتی تو سب سے پہلے اپنے گھرانہ کا نام لیتا۔

[6425] ۱۷۹ـ(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ اَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ اَبَا اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) قَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اُتَّهَمُ اَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْاَرْبَعِ اَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَ لَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُونَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ

[6425] ۔حضرت ابو اسید انصاری، یہ شہادت دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انصاری گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنونجار ہیں، پھر بنوعبد اشہل ہیں، پھر بنو حارث بن خزرج ہیں، پھر بنو ساعدہ ہیں اور انصار کے تمام گھرانوں میں بہتری ہے۔'' ابو اُسید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط بات منسوب کر سکتا ہوں؟ اگر میں نے جھوٹ بولنا ہوتا تو آغاز اپنی قوم، بنو ساعدہ سے کرتا، یہ حدیث حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

[6425] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: قول النبی ﷺ: (خير دور الانصار......) برقم (٦٠٥٣) مختصرا۔ والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی ای دور الانصار خير برقم (٣٩١٠م) انظر (التحفة) برقم (١١٢٠٠)

تک پہنچی تو انہوں نے دل میں رنج محسوس کیا اور کہا، ہمیں پیچھے چھوڑ دیا گیا اور ہمیں چار میں آخر میں رکھا گیا، میرے گدھے پر زین ڈالو، تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان کے بھتیجے، سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے گفتگو کی اور کہا، کیا تم رسول اللہ ﷺ کی تردید کرنے جانا چاہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم چار میں چوتھے نمبر پر ہو تو وہ اپنے نظریہ سے باز آ گئے اور کہنے لگے، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں اور اپنے گدھے سے زین اتارنے کا حکم دے دیا۔

[6426] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ

أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ))

[6426]۔ حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا، ''انصار سے بہترین، یا انصار کا بہترین گھرانہ'' خاندانوں کا تذکرہ کے سلسلہ میں اوپر کی حدیث بیان کی اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[6427] ۱۸۰۔(۲۵۱۲) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ((أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6426] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٧٢)

[6427] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤١١٤)

دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمَّى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَّى فَانْتَهَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[6427]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت میں تشریف فرما تھے، فرمایا: ''کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانا بتاؤں؟'' حاضرین نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو عبدالاشہل'' انہوں نے پوچھا، پھر کون؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، ''پھر بنو نجار۔'' انہوں نے پوچھا، پھر کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا: ''پھر بنو حارث بن خزرج۔'' انہوں نے پوچھا، پھر کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا: ''پھر بنو ساعدہ۔'' حاضرین نے پوچھا، پھر کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا: ''پھر انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔'' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غصہ میں اٹھے اور کہا، کیا ہم چار میں آخر نمبر پر ہیں؟ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھرانہ کا نام لیا، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے بات کرنا چاہی تو اسے اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے کہا، بیٹھ جا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے خاندان کا نام ان چار گھرانوں میں لیا ہے، جن کی آپ نے نشاندہی فرمائی ہے؟ اور آپ نے جن گھرانوں کا تذکرہ چھوڑ دیا اور ان کا نام نہیں لیا، وہ ان سے زیادہ ہیں، جن کا نام لیا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے رک گئے۔

فائدہ:...... اس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں، پہلے درجہ پر بنو اشہل کو رکھا گیا ہے، لیکن حضرت ابو اسید اور ابو حمید رضی اللہ عنہما دونوں، بنو نجار کو پہلے درجہ پر بیان کرتے ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جو بنو نجار سے ہیں، وہ بھی بنو نجار کو پہلے مرتبہ پر بیان کرتے ہیں اور بنو نجار کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ، بنو نجار سے تھیں اور آپ سب سے پہلے مدینہ میں بنو نجار کے ہاں ہی ٹھہرے تھے، نیز حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں بنو نجار اور بنو عبدالاشہل کی تقدیم و تاخیر میں اختلاف ہے، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ پہلا درجہ بنو نجار کو حاصل ہے اور بنو اشہل کا دوسرا درجہ ہے۔ (فتح الباری، ج ۷ ص ۱۴۶۔۱۴۷)۔

۴۵...... بَابٌ: فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ٤٥: انصار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بہترین رفاقت اختیار کرنا

[6428] ۱۸۱۔(۲۵۱۳) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

[6428] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: فضل الخدمة في الغزو برقم (۲۸۸۸) انظر (التحفة) برقم (۳۲۰۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لَا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ

[6428] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سفر میں حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی معیت میں نکلا اور وہ میری خدمت کرتے تھے، میں نے ان سے کہا، ایسا نہ کیجئے تو انہوں نے جواب دیا، میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ سے ایک کام (محبت وخدمت کرتے) دیکھا ہے، (اس لیے میں نے) قسم اٹھائی ہے کہ میں ان میں سے جس کا بھی رفیق سفر بنوں گا، اس کی خدمت کروں گا۔'' ابن بشار کہتے ہیں، حضرت جریر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمر رسیدہ تھے، ایک روایت میں ہے، جریر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، جو انسان رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور آپ کے طریقہ کو اپناتا ہے، وہ قابل تعظیم ہے، صحابہ کرام انصار کی اس لیے تعظیم کرتے تھے کہ وہ آپ سے محبت کرتے تھے، وہ آپ کے خدمت گزار تھے۔

۴۶......بَاب: دُعَآءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارَ وَاَسْلَمَ

باب ٤٦: نبی اکرم ﷺ کی غفار اور اسلم قبیلہ کے لیے دعا

[6429] ١٨٢ ـ(٢٥١٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غِفَارُ ((غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[6429] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو سلامت رکھے۔''

مفردات الحدیث ❊ سَالَمَ: سَلَّمَ کے معنی میں ہے جس طرح قَاتَلَهُ اللّٰهُ میں قاتل، قَتَلَهُ کے معنی میں ہے کہ ان کو صحیح وسلامت رکھے۔

[6430] ١٨٣ ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

[6429] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٤١)

[6430] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٥)

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا))

[6430] ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا، "اپنی قوم کو جا کر کہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، "اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔"

[6431] (. . .)حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6431] ۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6432] ۱۸٤۔(۲۵۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِی وَرْقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِی عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا))

[6432] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔"

[6431] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۵۵)

[6432] طريق محمد بن المثنى وابن بشار و سويد بن سعيد وابن ابى عمير اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: ذكر اسلم وغفار ومزينة وجهينة واشجع برقم (۳۵۱٤) انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٤۵) وطريق عبيدالله بن معاذ وطريق محمد بن رافع وطريق يحيى بن حبيب وطريق محمد بن عبدالله بن نمير وطريق سلمة بن شبيب تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸٦۵) وبرقم (۲۹٦۱) وبرقم (۱۳۹۱۷) وبرقم (۱٤۳۹۵)

[6433] ۱۸۵ـ(۲۰۱۶)وحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ))

[6433] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے، یاد رکھنا، یہ بات میں نے نہیں کہی، بلکہ اللہ عزوجل نے فرمائی ہے۔''

[6434] ۱۸۶ـ(۲۰۱۷)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ((صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[6434] ۔حضرت خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دعا کی، ''اے اللہ! بنولحیان رعل، ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، لعنت بھیج، غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

فائدہ:...... بنولحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ، چار قبائل نے بئر معونہ کے واقعہ میں ستر (۷۰) قراء، صحابہ کرام کے ساتھ بدعہدی کرتے ہوئے ان کو شہید کر دیا تھا، اس لیے آپ نے ان کے خلاف ایک ماہ تک دعاء قنوت کی۔''

[6435] ۱۸۷ـ(۲۰۱۸)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ))

[6435] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو سالم رکھے اور عصیۃ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

[6433] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۱۵۸)

[6434] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: استحباب القنوت في جمع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة برقم (۱۵۵۵)

[6435] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لغفار واسلم وجهينة ومزينة برقم (۳۹٤۱) انظر (التحفة) برقم (۷۰۳۰)

[6436] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی أُسَامَةُ ح و حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَفِی حَدِيثِ صَالِحٍ وَأُسَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

[6436]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صالح اور اسامہ کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات منبر پر فرمائی تھی۔

[6437] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِی اَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِی ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[6437]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٤٧...... بَابُ: مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَّأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَّدَوْسٍ وَّطَيِّءٍ

باب ٤٧: غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طے کے فضائل

[6438] ١٨٨۔(٢٥١٩)حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ

عَنْ اَبِی اَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِی عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِیَّ دُونَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗ مَوْلَاهُمْ**))

[6438]۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع

[6436] طريق ابن المثنى وطريق عمرو بن سواد تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٧٨) وبرقم (٨٠٤٢) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: ذكر اسلم وغفار ومزينة وجهينة واشجع برقم (٣٥١٣) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٢)

[6437] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٥٨٦)

[6438] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لغفار واسلم ومزينة وجهينة برقم (٣٩٤٠) انظر (التحفة) برقم (٣٤٩٣) واخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لغفار واسلم وجهينة ومزينة برقم (٣٩٤١)

اور (غطفانی قبیلہ کے) بنوعبداللہ کے جولوگ ہیں، وہ لوگوں کے سوا میرے معاون اور ساتھی ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کا کارساز ہیں۔

فائدہ :...... مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور غطفان کا خاندان بنوعبد العزیٰ جس کو رسول اللہ ﷺ نے بنوعبداللہ کا نام دیا، جاہلیت کے دور میں، شرف، و مکان اور قوت و طاقت کے اعتبار سے بنو عامر بن صعصعہ اور بنوتمیم وغیرہا سے کم تر سمجھے جاتے تھے، لیکن جب انہوں نے اسلام لانے میں پیش قدمی کی تو شرف وسرفرازی کا مقام ان کو حاصل ہو گیا اور جاہلیت کے معزز طاقتور وقبائل پیچھے رہ گئے۔

[6439] ۱۸۹ـ(۲۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ))

[6439]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے معاون ہیں اور ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی سرپرست وکارساز نہیں ہے۔''

[6440] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا فِيمَا اَعْلَمُ

[6440]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں سعد بن ابراہیم نے بعض قبائل کے لیے جزم کی بجائے، فیما أعلَمُ (میرے علم کی حد تک) کہا ہے۔

[6441] ۱۹۰ـ(۲۵۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ))

[6439] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: مناقب قريش برقم (٣٥٠٤) وفي باب: ذكر اسلم وغفار ومزينة وجهينة واشجع برقم (٣٥١٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٤٨)

[6440] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٨٦)

[6441] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٥٦)

[6441] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جو لوگ جہینہ خاندان سے ہیں، یا جہینہ، بنو تمیم، بنو عامر اور دونوں حلیفوں، اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

[6442] ۱۹۱۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ))

[6442] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً غفار، اسلم، مزینہ اور جو جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں، یا جہینہ اور جو لوگ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک، اسد، طئی اور غطفان سے ہوں گے۔''

[6443] ۱۹۲۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ)) قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ))

[6443] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اسلم، غفار، مزینہ سے کچھ لوگ اور جہینہ، یا جہینہ کے کچھ لوگ اور مزینہ، اللہ کے نزدیک، میرے خیال میں، کہا، قیامت کے دن، اسد اور غطفان، ہوازن اور بنو تمیم سے بہتر ہوں گے۔''

[6444] ۱۹۳۔(۲۵۲۲)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

[6442] طريق قتيبة بن سعيد اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب فی ثقيف وبنی حنيفة برقم (۳۹۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۱۱) وطريق عمرو الناقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۵۲)

[6443] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۰۹)

[6444] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: ذكر اسلم وغفار ومزينة وجهينة←

الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِى شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوا وَخَسِرُوا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَوَالَّذِى نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِى حَدِيثِ ابْنِ اَبِى شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِى شَكَّ

[6444]۔عبد الرحمٰن رحمہ اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور کہا، آپ کی بیعت تو بس حاجیوں کی چوری کرنے والوں اسلم غفار، مزینہ اور میرے خیال، اس نے جہینہ کا نام بھی لیا نے کی ہے، (شک کا اظہار محمد نے کیا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور میرے خیال میں جہینہ بھی کہا، بنوتمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا وہ خائب اور خاسر ہوئے؟'' تو اس نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ ان سے بہترین ہیں۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ شک کا اظہار محمد نے کیا۔

فائدہ:......غفار کے لوگ جاہلیت کے دور میں رہزن اور ڈاکو تھے اور ممکن ہے دوسرے قبائل کے کچھ لوگوں نے بھی حاجیوں کی راہ ماری ہو، یا ان کی چوری کی ہو، لیکن اسلام لانے کے بعد انہوں نے یہ حرکت نہیں کی، اس لیے اسلام میں پیش قدمی کی بنا پر، ان کو پہلا مقام مل گیا اور جو قبائل معزز سمجھے جاتے تھے، وہ اسلام لانے میں پیچھے رہ گئے، اس لیے ان کا مقام گھٹ گیا، حضرت اقرع بن حابس بنوتمیم سے تھے، جنگ یرموک میں اپنے دس بیٹوں کے ساتھ شہید ہوئے۔ محمد سے مراد سند میں راوی محمد بن ابی یعقوب ہے محمد بن جعفر نہیں۔

[6445] (. . .) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ

[6445]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں جہینہ کا نام بلا شک بیان کیا گیا ہے۔

←واشجع برقم (٣٥١٥) وبرقم (٣٥١٦) وفي الايمان والنذور باب: كيف كان يمين النبى ﷺ برقم (٦٦٣٥) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: مناقب فى ثقيف وبنى حنيفة برقم (٣٩٥٢) انظر (التحفة) برقم (١١٦٨٠)

[6445] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6446] ١٩٤-(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ))

[6446]۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل، بنوتمیم، بنوعامر اور دو حلیفوں بنو اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

[6447] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6447]۔ امام صاحب مذکورہ اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6448] ١٩٥-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ))

[6448]۔ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ، اگر جہینہ، اسلم اور غفار قبائل بنوتمیم، بنوعبداللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے افضل ہوں؟'' اور آپ نے آواز بلند کی تو حاضرین نے کہا، وہ ناکام ہوئے اور نقصان اٹھایا، آپ نے فرمایا: ''سو وہ بہتر ہیں اور امام کریب کی روایت میں ہے، ''بتاؤ، اگر جہینہ مزینہ، اسلم اور غفار قبائل۔''

[6449] ١٩٦-(٢٥٢٣)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ

[6446] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6447] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6448] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6449] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٦٠٧)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6449]۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، توانہوں نے مجھے بتایا، پہلا صدقہ، جس سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اور آپ کے ساتھیوں کا چہرہ (مسرت سے) روشن ہوا، وہ طئی کا صدقہ ہے، جوتم رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے۔

[6450] ۱۹۷۔(۲۵۲۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ))

[6450]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت طفیل اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! دوس کے لوگ کفر پر اصرار کر رہے ہیں، ان کے خلاف دعا فرمائیں تو کہا گیا، دوس ہلاک ہو گئے، لیکن آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں یہاں لے آ۔''

[6451] ۱۹۸۔(۲۵۲۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ))

[6451]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بنو تمیم سے تین باتوں کے سبب جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، محبت کرتا رہوں گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''وہ میری امت میں سے سب سے زیادہ دجال کے لیے سخت ثابت ہوں گے۔'' اور آپ کے پاس ان کے صدقات پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔'' اوران میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ملکیت میں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہے۔''

[6450] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۹٦)

[6451] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: من ملك من العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية برقم (۲۵٤۲) انظر (التحفة) برقم (۱٤۸۸۹)

فائدہ :...... بنو تمیم چونکہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہیں، اس لیے آپ نے ان کو اپنی قوم قرار دیا، بنو تمیم کا نسب آپ کے ساتھ الیاس بن معنر پر جا کر مل جاتا ہے، مذکورہ بالا روایات میں پانچ قبائل کو بنو تمیم پر برتری اور فضیلت بخشی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے، یہ کسی خوبی یا کمال کے حامل نہیں ہیں، اور یہ ہر قسم کی فضیلت سے محروم ہیں۔

[6452] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[6452] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بنو تمیم سے، تین باتوں کے بعد، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنی ہیں، محبت کرتا رہوں گا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ :...... جاہلیت کے دور میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ دوس اور بنو تمیم میں عداوت پائی جاتی تھی، اس لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بنو تمیم سے بغض رکھتے تھے اور یہ تین باتیں سننے کے بعد ان سے محبت کرنے لگے۔

[6453] (. . .) وحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ

[6453] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو تمیم میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین خوبیاں سنی ہیں، اس کے بعد سے میں ان سے محبت کرتا ہوں، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ''وہ لوگ لڑائیوں میں سب سے زیادہ سخت ہیں'' اور دجال کا تذکرہ نہیں کیا۔

مفردات الحدیث ❊ مَلَاحِمُ: مَلْحَمَة کی جمع ہے، جنگ و جدال، لڑائی کا معرکہ، جب یہ لوگ دجال کے معرکہ میں سب سے سخت ہوں گے تو باقی معرکوں میں بالاولیٰ سخت ہوں گے۔

[6452] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: من ملك من العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية برقم (٢٥٤٣) وفي المغازي باب (٦٨) برقم (٤٣٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٧)

[6453] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٤٢)

۴۸......بَاب: خِيَارِ النَّاسِ

باب ٤٨: بہترین لوگ

[6454] ۱۹۹-(۲۵۲٦) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))

[6454]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے تو جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے، وہ اسلام کے دور میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ دین کی سوجھ بوجھ حاصل کر لیں، یا اس میں ملکہ پیدا کر لیں اور تم دین کے معاملہ یا حکومت و اقتدار میں ان لوگوں کو بہتر پاؤ گے، جو اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے تھے، جبکہ وہ اس میں داخل نہیں ہوئے تھے اور تم بدترین لوگ ان کو پاؤ گے، جو دو رخے ہیں، جن کے دو چہرے ہیں، جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتے ہیں اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے۔''

مفردات الحدیث

❶ النَّاسُ مَعَادِنُ: لوگ معدنیات کی طرح ہیں اور معدنیات کی خوبیاں اور کمالات اور ان کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ نے طبعی طور پر مختلف رکھی ہے۔

سونا چاندی کا درجہ یکساں نہیں ہے، لعل و جواہر اور پتھر کا درجہ برابر نہیں ہے، یہی حالت انسانی قبائل اور خاندانوں کی ہے، اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر ان میں الگ صفات اور خصوصیات رکھی ہیں، جن کی بنا پر انہیں ایک دوسرے پہ شرف اور برتری حاصل ہے، لیکن یہ چیز چونکہ قدرتی ہے، کسبی نہیں ہے، اس لیے معیار فضیلت نہیں ہے، معیار فضیلت کسبی چیز ہے، جس میں انسان کا دخل ہے، وہ تقویٰ اور دین ہے، اگر دونوں چیزیں مل جائیں تو یہ نور علی نور ہے، تقویٰ کے سبب، نسب خاندان کی فضیلت کو بھی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ❷ هٰذَا الْأَمْر یا هٰذَا الشان: امر اور شان سے مراد دین اور اسلام بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ اسلام کے شدید مخالف تھے، وہ اسلام لانے کے بعد اسلام کے شدید حامی ہوں گے، جیسا کہ حضرت عمر، حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن عاص، حضرت عکرمہ بن

[6454] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳٦۱)

ابی جہل وغیرہم، صحابہ کرام کے حالات زندگی اس کی بین دلیل ہیں اور امر وشان سے مراد وہ عہدہ اور منصب بھی ہو سکتے ہیں، کہ جو لوگ عہدہ منصب کو ناپسند کرتے ہیں، پھر حالات کی مجبوری سے اس کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ ان کے مقابلہ میں بہت بہتر ثابت ہوتے ہیں، جو ان کے حریص اور خواہاں ہوتے ہیں، کیونکہ پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت حاصل ہوتی ہے اور اس کی توفیق ان کے شامل حال ہوتی ہے، جبکہ دوسرا گروہ اللہ کی توفیق و نصرت سے محروم رہتا ہے، اس لیے حالات اس کے لیے سازگار نہیں رہتے، بلکہ خراب سے خراب تر ہو جاتے ہیں، جس کی روشن دلیل آج کی جمہوری حکومتیں ہیں۔ ③ ذا الوجهين: دورخا، مفادات کا اسیر، جس کا مذہب چاپلوسی اور تملق ہے، جس کے پاس گیا، اس کا ہو گیا اور دوسرے میں عیوب ونقائص ڈالنے شروع کر دیے، یعنی سامنے تعریف میں آسمان وزمین کے قلابے ملاتے ہیں اور پس پشت اس میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی، ہر عیب نظر آتا ہے، یعنی ہنر بھی عیب بن جاتے ہیں اور ان کا سکہ کچھ عرصہ تو چلتا ہے، لیکن انجام کار رسوائی اور ذلت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، لیکن بدقسمتی سے آج کل عوام اور خواص سب اس مرض میں مبتلا ہیں۔

[6455] (. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ))

[6455]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف اس قدر فرق ہے کہ ابو زرعہ اور اعرج کی حدیث میں یہ ہے، ''تم لوگوں میں سے اس کو اس مسئلہ یا معاملہ میں بہتر پاؤ گے، جو اس سے شدید کراہت رکھتا ہے، حتی کہ اس میں واقع ہو جائے۔''

[6455] طريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم﴾ برقم (٣٤٩٣) ومسلم في (صحيحه) في البر والصلة والادب باب: ذم ذي الوجهين وتحريم فعله برقم (٦٥٧٥) برقم (١٤٩٠٨) وطريق قتيبة بن سعيد تقدم تخريجه في الامارة باب: الناس تبع لقريش والخلافة في قريش برقم (٤٦٧٨)

۴۹......بَاب:مِنْ فَضَائِلِ نِسَآءِ قُرَيْشٍ

باب ٤٩: قریشی عورتوں کے فضائل

[6456] ۲۰۰-(۲۵۲۷)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ و قَالَ الْآخَرُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ

[6456]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''بہترین عورتیں، جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں، وہ قریش کی پارسا عورتیں ہیں، یا قریشی عورتیں ہیں، جو یتیم پر بچپن میں بہت شفقت کرتی ہیں اور خاوند کے ہاتھ کی چیزوں کی بہت حفاظت کرتی ہیں۔''

مفردات الحديث ✲ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ: اونٹ سوار عورتوں میں سب سے بہتر، یعنی عرب عورتوں میں سب سے بہتر، کیونکہ عربی عورتیں ہی اونٹ پر سواری کرتی تھیں، گویا، اپنے دور میں سب سے بہتر قریش کی باصلاحیت عورتیں تھیں، اس لیے مریم علیہا السلام کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اس دور میں تھی ہی نہیں اور اس فضیلت وخیریت کی سبب دو خوبیاں ہیں:

(۱) أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ، جو بچہ پر بچپن میں انتہائی شفقت کرتی ہیں، حتی کہ اگر بیوہ ہو جائیں تو اولاد کی خاطر، نئی شادی کرنے سے گریز کرتی ہیں، تاکہ ان کی پرورش و پرداخت یکسوئی سے کرسکیں۔

(۲) أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ: خاوند کی ہاتھ کی چیز یعنی اس کے مال و دولت کی خوب حفاظت کرتی ہیں، اسراف وتبذیر یا فضول خرچی سے اس کو ضائع نہیں کرتیں، ظاہر ہے، جب وہ مال و دولت کی حفاظت کرتی ہیں تو اس کی عزت و ناموس جو انمول شئی ہے، اس کی بالاولی حفاظت کریں گی۔

[6457] (...)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ))

[6456] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النفقات باب: حفظ المراة زوجها في ذات يديه والنفقة برقم (٥٣٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٨١)

[6457] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٠٣)

[6457]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا، ''وہ اولاد پر ان کے بچپن میں بہت مہربان ہیں،'' یتیم کا لفظ استعمال نہیں کیا۔

[6458] ۲۰۱۔(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)) قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ

[6458]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قریشی عورتیں، اونٹ سوار عورتوں میں سے بہتر ہیں، وہ بچے پر بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے ہاتھ کی چیزوں کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔'' اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ فرماتے، حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔''

[6459] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ))

[6459]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام ہانی بنت ابی طالب کو نکاح کا پیغام دیا تو اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں عمر رسیدہ ہو چکی ہوں اور میری اولاد بھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ سوار عورتوں میں سے افضل،'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے، مگر اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''بچے پر اس کے بچپن میں بہت مہربان اور شفیق۔''

[6458] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿اذ قالت الملائكة يا مريم۔ الى قوله۔ فانما يقول له كن فيكون﴾ برقم (٣٤٣٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٩)

[6459] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٨)

[6460] ۲۰۲۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ))

[6460]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ سوار عورتوں میں سے بہترین، قریش کی باصلاحیت عورتیں ہیں، بچے پر اس کے بچپن میں بہت مہربان اور خاوند کے مال ومتاع کی بہت محافظ۔''

[6461] (. . .)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً

[6461]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت ہو بہو بیان کرتے ہیں۔

۵۰......بَاب: مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

باب ۵۰: نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ قائم کرنا

[6462] ۲۰۳۔(۲۵۲۸)حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ

[6462]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔''

فائدہ:......اخوت یا مواخاۃ کا معنی ہے، ان کو بھائی بھائی بنانا تاکہ وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ہمدرد و مددگار بنیں اور وہ ایک دوسرے کے وارث ٹھہریں، اس کو جاہلیت کے دور میں حلف اور دوستانے کا نام دیا جاتا تھا، اسلام میں اس کو برقرار رکھا گیا، حتی کہ جب وراثت کو رشتہ داروں کے ساتھ خاص کر دیا گیا تو پھر وراثت والا حصہ

[6460] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٠٣)

[6461] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٤)

[6462] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٥)

منسوخ ہو گیا، لیکن ہمدردی (غم گساری) اور مدد و نصرت کا حصہ برقرار رکھا اور لا حلف في الاسلام، اسلام میں دوستانہ نہیں ہے، کا یہی مطلب ہے کہ اب انہیں جاہلیت کے دور کی طرح اخوت کی بنا پر نسبی بھائی کی طرح وارث نہیں بنایا جا سکتا، وراثت انہیں اصولوں کے مطابق تقسیم ہوگی جو اسلام نے طے کر دیے ہیں۔

[6463] ٢٠٤-(٢٥٢٩) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ)) فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ

[6463]۔ عاصم احول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا آپ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلام میں حلف دوستی کا اعتبار نہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ میرے گھر میں قائم کیا۔

[6464] ٢٠٥-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ

[6464]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان میرے مدینے والے گھر میں دوستانہ قائم کیا تھا۔

[6465] ٢٠٦-(٢٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

[6463] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الكفالة باب: قوله تعالى: ﴿والذين عاقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم﴾ برقم (٢٢٩٤) وفي الادب باب: الاخاء والحلف برقم (٦٠٨٣) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبي ﷺ والمنبر والقبر برقم (٧٣٤٠) وابو داود في (سننه) في الفرائض باب في الحلف برقم (٣٩٢٦) انظر (التحفة) برقم (٩٣٠)

[6464] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤١٠)

[6465] اخرجه ابو داود في (سننه) في الفرائض باب: في الحلف برقم (٢٩٢٥) انظر (التحفة) برقم (٣١٨٤)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً))

[6465]۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں دوستانہ کی ضرورت نہیں (کیونکہ اسلام خود اخوت ومودت کا نام ہے) اور جو دوستانہ جاہلیت کے دور میں تھا اسلام نے اس کو مزید مضبوط کیا ہے۔

۵۱......بَاب :بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ

باب ۵۱: نبی ﷺ کی بقا اپنے ساتھیوں کے لئے اور آپ کے ساتھیوں کی بقا امت کے لیے امان کی ضامن تھی

[6466] ۲۰۷۔(۲۵۳۱)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا)) قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)) قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتٰى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتٰى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ))

[6466]۔حضرت ابو بردہ اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری) سے بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھے رہیں حتی کہ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز بھی پڑھ لیں؟ تو ہم بیٹھ گئے تو ہمارے پاس آئے پھر فرمایا تو مسلسل ادھر ہی ہو؟ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے مغرب آپ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا ہم بیٹھے رہتے ہے یہاں تک کہ عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھ لیں یعنی آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا یا درست کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا آپ عام طور پر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

[6466] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۹۱)

چنانچہ آپ نے فرمایا: ''ستارے آسمان کے لیے امان ہیں تو جب ستارے نہ رہیں گے، آسمان پر وہ چیز طاری ہو جائے گی، جس کا وعدہ ہے، یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اور میں اپنے ساتھیوں کے لیے امان ہوں تو جب میں ان کے درمیان سے چلا جاؤں گا، میرے ساتھی اس چیز سے دوچار ہوں گے، جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے ساتھی، میری امت کے لیے بچاؤ اور تحفظ کا سامان ہیں، جب میرے ساتھی نہ رہیں گے تو میری امت ان فتنوں سے دوچار ہو گی، جس سے ان کو ڈرایا گیا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ **اَمَنَةٌ**: امن وسلامتی کا باعث وسبب ہیں، جب ستارے جھڑ جائیں گے تو قیامت برپا ہو جائے گی، جب میں ان کے درمیان نہیں رہوں گا تو فتنے برپا ہوں گے، آپس میں جنگیں ہوں گی، اعرابی ارتداد اختیار کریں گے، دلوں میں الفت ومحبت کی جگہ اختلاف وافتراق پیدا ہو گا اور صحابہ کرام کے اٹھ جانے کے بعد دین میں بدعتیں راہ پالیں گی، بدعتی فرقوں کا ظہور ہو گا اسلام سے بعد اور دوری پیدا ہو گی قرن شیطان طلوع ہو گا، رومیوں کا غلبہ ہو گا، مکہ ومدینہ کی حرمت پامال ہو گی، اپنے اپنے وقت پر آپ کی یہ تمام پیشین گوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔

٥٢...... بَاب: فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

باب ٥٢: صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

[6467] ٢٠٨ ـ(٢٥٣٢)حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ))

وفی فضائل الصحابة باب: فضائل اصحاب النبی ﷺ برقم (٣٦٤٩) انظر (التحفة) برقم (٣٩٨٣)

[6467]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں ایک وقت آئے گا، کچھ لوگ لڑائی کے لیے نکلیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والی شخصیت ہے؟''

[6467] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: من استعان بالضعفاء والصالحين فی الحرب برقم (٢٨٩٧) وفی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٥٩٤)

وہ جواب دیں گے، ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر لوگوں سے کچھ گروہ جہاد کے لیے نکلیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والی شخصیت موجود ہے؟ تو وہ جواب دیں گے، ہاں، سو انہیں فتح مل جائے گی، پھر کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلیں گے، ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں رسول کے ساتھیوں کو دیکھنے والوں کو دیکھنے والی شخصیت موجود ہے؟ سو وہ کہیں گے، ہاں تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔''

مفردات الحدیث ☆ فِئَامٌ: جماعت، گروہ، یہ فَأْمٌ، (ٹکڑا، حصہ) سے ماخوذ ہے۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا، وہ صحابی ہے، دیکھنے کا لفظ عموم اور اکثریت کے اعتبار سے ہے، یہ معنی نہیں ہے کہ نابینا صحابی نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ بینا ہوتا تو وہ بھی دیکھ لیتا، اس لیے مراد یہ ہے، جس کو اسلام کی حالت میں کچھ وقت آپ کے ساتھ رہنے کی سعادت مل گئی اور اسلام پر فوت ہوا، وہ صحابی ہے، صحبت کسی وقت کی تحدید کی محتاج نہیں ہے، کچھ وقت کی رفاقت ہی برکت کا باعث بن جائے گی۔

[6468] ٢٠٩ ـ(. . .) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ))

[6468]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا، ان میں سے ایک لشکر روانہ کیا جائے گا تو وہ کہیں گے، دیکھو، کیا تم میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی ایک ہے؟ تو ان میں ایک ایسا آدمی پایا جائے گا، سو اس کے سبب فتح حاصل ہو جائے گی، پھر دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا تو وہ کہیں گے، کیا ان میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والا ہے؟ چنانچہ اس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا تو کہا جائے گا، دیکھو، کیا تم ان میں کسی ایسے فرد کو دیکھتے ہو، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا، دیکھو،

[6468] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (٦٤١٤)

کیا تم ان میں سے کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والے کسی ایک فرد کو دیکھا ہو، ایک آدمی ایسا پایا جائے گا، جس کی برکت سے انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔"

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی ایک صحابی کو دیکھنا بھی شرف و سعادت اور برکت کا باعث ہے تو زیادہ صحابہ کرام کو دیکھنا زیادہ خیر و برکت کا باعث ہوگا۔

[6469] ٢١٠-(٢٥٣٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ))

[6469]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کا بہترین گروہ وہ ہے جو مجھ سے متصل ہے، پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے، جو قسم سے پہلے شہادت دیں گے اور شہادت سے پہلے قسم۔" ہناد نے اپنی روایت میں قرن کا لفظ بیان نہیں کیا اور قتیبہ کی روایت میں، قوم کی جگہ اقوام کا لفظ ہے۔ قرن ایک دور کا طبقہ یا گروہ یا جماعت۔

فائدہ :...... اس حدیث میں آپ کی قرن سے مراد، صحابہ کرام ہیں، جس سے معلوم ہوا، صحابہ کرام تمام امت سے افضل اور برتر ہیں، شرف صحبت و رفاقت میں کوئی ان کا شریک و سہیم نہیں ہے، اگرچہ انفرادی اور شخصی طور پر اس کے علاوہ کسی اور صفت میں کوئی شخص، کسی صحابی سے بڑھ جائے، لیکن مجموعی طور پر کوئی مجموعہ کسی اعتبار سے ان پر سبقت نہیں لے جاسکتا، صحابہ کرام کے بعد تابعین عظام کا درجہ ہے اور ان کے بعد بہتر درجہ اور مرتبہ تبع تابعین کو حاصل ہے اور بعد والوں کا کوئی مجموعہ، ان میں سے کسی مجموعہ پر کسی اعتبار سے فائق نہیں ہوسکتا، ہاں انفرادی طور پر، ان میں سے کسی فرد پر کسی صفت میں بازی لے جاسکتا ہے اور قسم و شہادت کا ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا مقصد یہ ہے یہ لوگ بغیر سوچے سمجھے، بغیر کسی توقف کے قسم اور شہادت کے لیے تیار ہو جائیں گے، یا قسم

[6469] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: لا يشهد على شهادة جور اذا اشهد برقم (٢٦٥٢) وفي فضائل الصحابة باب: فضائل اصحاب النبي ﷺ برقم (٣٦٥١) وفي الرقاق باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦٤٢٩) وفي الايمان والنذور باب: اذا قال: اشهد بالله او شهدت بالله برقم (٦٦٥٨) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: ما جاء في فضل من راى النبي ﷺ وصحبه برقم (٣٨٥٩) وابن ماجه في (سننه) في الاحكام باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد برقم (٢٣٦٢) انظر (التحفة) برقم (٩٤٠٣)

اور شہادت دونوں کو جمع کریں گے، کبھی شہادت کے بعد قسم اٹھائیں گے اور کبھی قسم اٹھا کر شہادت دیں گے، آخری تبع تابعی ۲۲۰ھ تک زندہ رہا اور آخری تابعی ۱۷۰ھ تک رہا۔ آخری صحابی ۱۱۰ھ تک زندہ رہا۔

[6470] ۲۱۱۔(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ ((قَرْنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ ثُمَّ یَجِیءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِینَهُ وَتَبْدُرُ یَمِینُهُ شَهَادَتَهُ)) قَالَ اِبْرَاهِیمُ كَانُوا یَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ

[6470]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے دور کے لوگ، پھر جو ان سے متصل ہوں گے، پھر جو ان سے ملے ہوئے ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے، ان کی شہادت قسم سے سبقت لے جائے گی اور قسم شہادت سے پہلے ہوگی۔'' ابراہیم کہتے ہیں، ہمارے بزرگ، جبکہ ہم بچے تھے، ہمیں عہد اور شہادت کے الفاظ استعمال کرنے سے روکتے تھے۔

فائدہ:...... ابراہیم نخعی کے دور کے لوگ اپنے بچوں کو باہمی گفتگو میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے، عَلَیَّ عهد الله یا عَلَیَّ اَشْهَدُ بالله کے الفاظ استعمال نہیں کرنے دیتے تھے، تاکہ ان کی عادت نہ پڑ جائے اور دل سے ان کلمات کی عظمت واحترام نہ نکل جائے، کیونکہ یہ جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت کا باعث بنتے ہیں۔

[6471] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ اَبِی الْاَحْوَصِ وَجَرِیرٍ بِمَعْنٰی حَدِیثِهِمَا وَلَیْسَ فِی حَدِیثِهِمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6471]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6472] ۲۱۲۔(...) و حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ عَنْ عَبِیدَةَ

[6470] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٤١٦)

[6471] تقدم تخریجه برقم (٦٤١٦)

[6472] تقدم تخریجه برقم (٦٤١٦)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي)) فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ))

[6472] ۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بہترین لوگ میرے ساتھی ہیں، پھر جوان سے ملے ہوں گے، پھر جوان سے ملے ہوں گے،'' مجھے معلوم نہیں ہے، آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا، یا چوتھی دفعہ، ''پھر ان کے بعد ناخلف لوگ نائب ہوں گے، ان کی شہادت قسم سے سبقت لے جائے گی اور ان کی قسم، شہادت سے پہلے ہوگی۔''

فائدہ :......اوپر کی روایات کی روشنی میں یہ بات آپ نے تبع تابعین کے بعد کے لوگوں کے بارے میں فرمائی۔

[6473] ۲۱۳ ـ (۲۵۳٤) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا))

[6473] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا بہترین گروہ وہ ہے، جس میں مجھے بھیجا گیا ہے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے،'' اللہ ہی بہتر جانتا ہے، آپ نے تیسرے گروہ کا ذکر کیا یا نہیں اور فرمایا: ''پھر ان کے جانشین ایسے لوگ ہوں گے، جو موٹاپے کو پسند کریں گے اور شہادت کے طلب کرنے سے پہلے شہادت دیں گے۔''

مفردات الحدیث ✲ يحبون السمانة: وہ فربہی کو پسند کریں گے، یعنی دنیوی لذائذ و مفادات کھانے پینے کا شوق ہوگا اور اس کی خاطر ہر کام کر گزریں گے۔

[6474] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

[6473] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵٦۹)
[6474] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵٦۹)

[6474]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، صرف شعبہ کی روایت میں یہ ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، آپ نے دو دفعہ ذکر کیا، یا تین دفعہ۔

[6475] ٢١٤-(٢٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ

عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ((ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ))

[6475]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے بہترین لوگ میری جماعت ہے، پھر جو لوگ ان سے ملے ہوئے ہوں گے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت کے بعد دو جماعتوں کا تذکرہ فرمایا، یا تین کا۔'' پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے، گواہی دیں گے، حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کے مرتکب ہوں گے، اس لیے ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، وہ نذر مانیں گے اور اس کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

فائدہ :...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آپ نے اپنی جماعت صحابہ کرام کے بعد دو جماعتوں یعنی تابعین اور تبع تابعین کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کے لوگوں کے بارے میں، ناخلف یا ناہنجار ہونے کا تذکرہ فرمایا، چونکہ یہ لوگ مفاد پرست اور خائن ہوں گے، اس لیے لوگ ان پر اعتماد نہیں کریں گے، اس لیے ان کو شاہد نہیں بنائیں گے اور نہ ان کی شہادت پر مطمئن ہوں گے، اس لیے ان سے جانتے بوجھتے شہادت طلب نہیں کریں گے، لیکن اگر کوئی قابل اعتماد اور دیانت دار آدمی ہو جس پر لوگوں کو اعتماد ہو اور وہ

[6475] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: لا يشهد على شهادة جور اذا شهد برقم (٢٦٥١) وفي فضائل الصحابة باب: فضائل اصحاب النبي ﷺ برقم (٣٦٥٠) وفي السرقات باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦٤٢٨) وفي الايمان والنذور باب: اثم من لا يفي بالنذر برقم (٦٦٩٥) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الوفاء بالنذر برقم ١٨/ ٧...... انظر (التحفة) برقم (١٠٨٢٧)

کسی کے حق میں گواہی دے سکتا ہو، جبکہ جس کا حق ہے، اس کو اس کے گواہ ہونے کا علم نہیں ہے؛" ایسی صورت میں اگر وہ خود گواہی کی پیش کش کرتا ہے تو یہ قابل تعریف کام ہے اور یہ پسندیدہ آدمی ہے۔"

[6476] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَائَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ ((يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ)) وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ ((يُوفُونَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ

[6476]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس حدیث میں ہے، میں نہیں جانتا، آپ نے اپنی قرن کے بعد دو قرنوں (جماعتوں) کا تذکرہ فرمایا یا تین کا، شبابہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث زہدم بن مضرب سے سنی، جبکہ وہ ایک ضرورت کے تحت گھوڑے پر سوار ہو کر آیا تھا، یحییٰ اور شبابہ کی روایت میں ہے، "وہ نذر مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے اور بہز کی روایت میں یفون کی جگہ یوفون ہے، جیسا کہ ابن جعفر کی روایت ہے۔

[6477] ۲۱۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ((خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ((وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ))

[6476] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٢٢)

[6477] اخرجه ابو داود في (سننه) في فضل اصحاب الرسول ﷺ برقم (٤٦٥٧) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في القرن الثالث برقم (٢٢٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٢٤)

[6477] ۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ''اس امت کی بہترین قرن وہ ہے، جس میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے۔'' ابوعوانہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، انہوں نے کہا، اللہ ہی خوب جانتا ہے، آپ نے تیسری قرن کا ذکر فرمایا یا نہیں، ہشام، قتادہ سے یہ اضافہ کرتے ہیں، ''وہ قسم اٹھائیں گے اور ان سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا۔''

[6478] ٢١٦۔(٢٥٣٦) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((الْقَرْنُ الَّذِي اَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ))

[6478] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جماعت جن میں میں ہوں، پھر دوسری جماعت، پھر تیسری جماعت۔''

٥٣...... بَاب: قَوْلِهِ ﷺ لَا تَاْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ

باب ٥٣: رسول اللہ ﷺ کا فرمان، سو سال کے بعد آج کے زندہ لوگوں میں سے کوئی زندہ (جاندار) زمین پر نہیں ہوگا

[6479] ٢١٧۔(٢٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ ((اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّ عَلَى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

[6478] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٩٢)

[6479] اخرجه ابو داود في الملاحم باب: قيام الساعة برقم (٤٣٤٨) والترمذي في (جامعه) في الفتن برقم (٦٤) برقم (٢٢٥١) انظر (التحفة) برقم (٦٩٣٤)

[6479] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی، یہ آپ کی زندگی کے آخری دنوں کی بات ہے، جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''کیا تم نے اس رات کے بارے میں جان لیا؟ آج رات کے سو سال بعد جو لوگ آج روئے زمین پر موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو سمجھنے میں غلطی کی اور سو سال کے بارے میں اس قسم کی گفتگو کرنے لگے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بس یہ فرمایا تھا، ''جو لوگ آج روئے زمین پر موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا، آپ کا مقصد یہ تھا، یہ قرن ختم ہو جائے گی۔

فائدہ:......اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد تھا کہ زمینی مخلوق میں سے، آج رات جو لوگ زندہ موجود ہیں، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا اور یہ بات آپ نے اپنی زندگی کے آخری مہینہ میں ۱۱ھ میں فرمائی تھی اور آخری صحابی حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ ۱۱۰ھ تک زندہ رہے ہیں، اس کے بعد آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی آدمی زندہ نہیں رہا، لیکن بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ سمجھ لیا کہ سو سال بعد قیامت قائم ہو جائے گی اور حضرت ابن عمر انہیں لوگوں کی تردید کرنا چاہتے ہیں، اس لیے اس رات کے بعد پیدا ہونے والے اس کا مصداق نہیں ہیں۔

[6480] (. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ

[6480] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6481] ۲۱۸۔(۲۵۳۸)حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ **((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَأُقْسِمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ))**

[6481] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی موت سے ایک

[6480] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: السمر في العلم برقم (١١٦) وفي مواقيت الصلاة باب السمر في الفقة والخير بعد العشاء برقم (٦٠١) انظر (التحفة) برقم (٦٨٤٠) وبرقم (٦٨٦٧)

[6481] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٦)

ماہ قبل یہ سنا، ''تم مجھ سے قیامت کے (وقوع کے) بارے میں دریافت کرتے ہو، اس کا علم تو بس اللہ ہی کو ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، زمین پر کوئی زندہ نفس نہیں ہے، جس پر سو سال گزر جائیں۔

[6482] (. . . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ

[6482]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں موت سے قبل ایک ماہ کا ذکر نہیں ہے۔

[6483] (. . .) حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ

[6483]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی موت سے ایک ماہ پہلے یا اس کے قریب فرمایا: ''آج جو نفس زندہ ہے، اس پر سو سال زندہ ہونے کی حالت میں نہیں آئیں گے؟'' یہی روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پانی پلانے والے عبدالرحمن بھی بیان کرتے ہیں اور اس کی تفسیر عمروں کی کمی کرتے ہیں کہ اس امت کے لوگوں کی عمریں کم ہوں گی۔''

[6484] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَنْ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ

[6484]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6485] ۲۱۹۔(۲۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

[6482] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٦)
[6483] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٧٨) وبرقم (٣١٠٦)
[6484] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٠٦)
[6485] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٠٦) وبرقم (٤٣١٨)

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ))

[6485] ۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لے آئے، لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''سو سال نہیں آئیں گے کہ آج زندہ نفوس میں سے کوئی زمین پر موجود ہو۔''

[6486] ۲۲۰۔(ف۲۵۳۸) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)) فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ

[6486] ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زندہ نفسوں میں سے کوئی سو سال کو نہیں پہنچے گا۔'' حضرت سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہم نے ان کے سامنے اس کا یہ معنی ایک دوسرے کا بتایا، اس کا مقصد یہ ہے، اس دن جو مخلوق زندہ تھی۔

فائدہ :......غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد کا معنی یہ نہیں ہے کہ فوراً بعد یہ سوال ہوا کہ صرف اس قدر مقصود ہے، یہ سوال اس کے بعد ہوا اور حضرت جابر کی روایت سے معلوم ہوا، یہ آپ کی زندگی کے آخری ایام میں ہوا تھا اور آپ نے جواب میں پوری دنیا کی قیامت کا وقت نہیں بتایا تھا، بلکہ اس وقت موجود افراد کی قیامت (موت) کا تذکرہ فرمایا تھا کہ تمہیں اپنی فکر ہونی چاہیے۔

۵۴...... بَاب: تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ

باب ٥٤: صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا ناجائز ہے

[6487] ۲۲۱۔(۲۵٤۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي ((لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ))

[6486] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۲٤٦)
[6487] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۳٦)

[6487] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں کو برا مت کہنا، میرے ساتھیوں کی برائی نہ کرنا، اس ذات کی قسم ہے، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر صدقہ کرے، وہ ان کے مد اور نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

فوائد:...... ❶ حافظ ابن حجر کا خیال ہے، یہ حدیث امام مسلم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے، ان کے کسی شاگرد نے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیا، (فتح الباری، ج ۷ ص ۴۵۔ مکتبہ دار السلام) ❷ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا جمہور کے نزدیک قابل تعزیر ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کا موجب ہے۔ ❸ صحابہ کرام نے جو کچھ خرچ کیا، وہ انتہائی تنگدستی کے عالم میں، ضرورت کے موقعہ پر، پورے اخلاص اور حسن نیت سے خرچ کیا اور سب سے بڑھ کر، یہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نصرت وحمایت میں خرچ کیا اور اب یہ سعادت ممکن نہیں ہے، اس لیے بعد کے لوگوں کا بہت زیادہ انفاق، صحابہ کرام کے نہایت معمولی خرچ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ وقت اور وہ حالات واپس نہیں آ سکتے۔

[6488] ۲۲۲۔(۲۵٤۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِیسَعِیدٍ قَالَ کَانَ

بَیْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ وَبَیْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَیْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِی فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیفَهُ

[6488] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ تلخی ہوئی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان پر تنقید کی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کوئی اگر احد کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مد یا نصف مد کو بھی نہیں پا سکے گا۔

فائدہ:......اگر بعد والے صحابہ کرام پر قدیم الاسلام صحابہ کرام کو یہ شرف حاصل ہے تو پھر عام امت پر انہیں کس قدر شرف ومقام حاصل ہوگا، کیونکہ حضرت خالد بن ولید بھی فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔

[6488] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: قول النبی ﷺ (لو کنت متخذا خلیلا) برقم (۳٦۷۳) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی النهی عن سب اصحاب رسول الله ﷺ برقم (٤٦٥۸) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: (۵۹) برقم (۳۸٦۱م) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱٦۱) عن ابی هریرة انظر (التحفة) برقم (٤۰۰۱)

[6489] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ وَاَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

[6489]۔ امام مسلم نے اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے یہ حدیث بیان کی ہے، جس طرح جریر اور ابو معاویہ نے بیان کی ہے، لیکن شعبہ اور وکیع کی حدیث میں عبدالرحمٰن بن عوف اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جریر کی طرح ابو معاویہ بھی یہ حدیث ابوسعید سے بیان کرتے ہیں، اس لیے ابو معاویہ کی روایت کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا، امام مسلم رحمہ اللہ کے بعد کے کسی راوی کا وہم ہے۔

۵۵......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ رضی اللہ عنہ

باب ۵۵: اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6490] ۲۲۳۔(۲۵۴۲) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا اِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَآءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ ((اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

[6490]۔ اسیر بن جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ کا ایک وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان میں ایک آدمی تھا، جو حضرت اویس کا مذاق اڑاتا تھا، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا ادھر کوئی قرن قبیلہ کا آدمی ہے؟ تو وہ

[6489] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٣٥)

[6490] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٤٠٦)

آدمی پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ''تمہارے پاس یمن سے اویس نامی ایک آدمی آئے گا، وہ یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑ کر آئے گا، اس کو برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کی بیماری ختم کر دی، ایک دینار یا درہم کے بقدر جگہ رہ گئی تو تم میں سے جس کی بھی اس سے ملاقات ہو، اس سے بخشش کی دعا کروائے۔''

فائدہ:...... حضرت اویس بن عامر قرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موجود تھے اور آپ پر ایمان لا چکے تھے، لیکن اپنی ماں کی خدمت کے سبب آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے، مستجاب الدعوات تھے، ان کے شرف و منزلت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے، آپ نے صحابہ کرام کو ان سے مغفرت کی دعا کروانے کی تلقین کی۔

[6491] ٢٢٤-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

[6491]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''تابعین میں سے بہترین شخص اویس نامی فرد ہے، اس کی والدہ ہے اور اسے برص کی بیماری تھی، اس سے بخشش کی دعا کرنے کی درخواست کرنا۔''

[6492] ٢٢٥-(...) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ

[6491] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٤٠٦)
[6492] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٤٠٦)

وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلَى عَامِلِهَا قَالَ اَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاَتَى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهٖ قَالَ اُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهٗ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ

[6492]۔ اسیر بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن سے کوئی کمک آتی، ان سے پوچھتے، کیا تم میں اویس بن عامر ہے؟ حتی کہ اویس تک پہنچ گئے پوچھا تم اویس بن عامر ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں، پوچھا، قبیلہ مراد کی شاخ قرن سے ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں، پوچھا، کیا تمہیں برص تھی، جس سے ایک درہم کی جگہ کے سواصحت حاصل ہوگئی، اس نے کہا، جی ہاں، پوچھا، کیا تمہاری والدہ ہے؟ کہا، جی ہاں،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،''تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا، جو مراد قبیلہ کی قرن شاخ سے ہوگا، اسے برص تھی، جس سے تندرستی مل گئی، مگر ایک درہم کے برابر جگہ رہ گئی، اس کی ماں ہے، جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے، اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کچھ عرض کر دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے گا، اگر تیرے لیے اس سے بخشش کی دعا کروانا ممکن ہوتو دعا کروا لینا۔'' سو میرے لیے بخشش کی دعا کر، چنانچہ اس نے حضرت عمر کے لیے دعائے بخشش کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، کہاں کا ارادہ ہے، کہا، کوفہ کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تیرے بارے میں، میں کوفہ کے گورنر کو خط لکھ دوں؟ اس نے کہا، مجھے خاک نشین لوگوں میں رہنا، زیادہ پسند ہے، اسیر کہتے ہیں، جب اگلا سال آیا تو کوفہ کے اشراف میں سے ایک آدمی حج پر آیا اور اس کی حضرت عمر سے ملاقات ہوگئی، آپ نے اس سے حضرت اویس رحمہ اللہ کے بارے میں دریافت کیا، اس نے کہا، میں اس کو شکستہ گھر، کم سامان میں چھوڑ کر آیا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا،

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے پاس اویس بن عامر، اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا، جو قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا، اسے برص تھی، جس سے وہ ایک درہم کی جگہ کے سوا صحت یاب ہو گیا، اس کی ماں ہے، جس کا وہ وفادار ہے، اگر اللہ کو قسم اٹھا کر کچھ کہہ دے تو وہ اسے کو پورا کر دے گا، اگر تمہارے لیے اس سے بخشش کی دعا کروانا ممکن ہو تو کروا لینا۔'' چنانچہ وہ آدمی اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا، میرے لیے مغفرت کی دعا کرو، اویس نے کہا، تم نیک سفر سے نئے نئے آئے ہو، اس لیے میرے لیے بخشش طلب کرو اس نے کہا میرے لئے بخشش طلب کرو اس نے کہا تم نے نیک سفر سے نئے نئے آئے ہو میرے لئے بخشش طلب کرو اور پوچھا، کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ہو؟ اس نے کہا، ہاں تو اس نے اس آدمی کے لیے بخشش کی دعا مانگی تو لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ کا پتہ چل گیا اور وہ وہاں سے اپنے رخ روانہ ہو گئے، اسیر کہتے ہیں، میں نے انہیں ایک چادر پہنائی تو جب کوئی انسان انہیں اس میں دیکھتا، کہتا، اویس کو یہ اعلیٰ چادر کہاں سے مل گئی۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ: (وہ اویس کی قدر و منزلت سے آگاہ نہ تھا) اس لیے ان کا مذاق اڑاتا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے، وہ لوگوں سے اپنے مقام و مرتبہ کو چھپاتے تھے اور گم نام ہو کر رہتے تھے۔ ❷ أمداد: اسلامی لشکر کی مدد و نصرت کو پہنچنے والی کمک، مَدَد کی جمع ہے۔ ❻ غُبراء الناس: خاک نشینی، فقیر و محتاج۔ ❹ رثّ البیت: انتہائی سادہ، اور شکستہ گھر۔ ❺ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ: اس قلاش اور محتاج کو کہاں سے مل گئی۔

٥٦...... بَاب: وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ

باب ٥٦: نبی اکرم ﷺ کی اہل مصر کے بارے میں وصیت

[6493] ٢٢٦ـ(٢٥٤٣) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا

[6493] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٤٠٦)

[6493] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم جلد ہی ایک زمین فتح کرو گے، جس میں قیراط کا چلن ہوگا تو اس کے باشندوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو، یا ان کے بارے میں دوسروں کو بھلائی کی تلقین کرنا، کیونکہ ان کو عہد و پیمان اور رشتہ داری کا شرف حاصل ہے اور جب تم دیکھو، دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا'' چنانچہ حضرت ابو ذر، شرحبیل بن حسنہ کے دو بیٹوں ربیعہ اور عبد الرحمٰن کے پاس سے گزرے، وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہیں تو وہ وہاں سے نکل گئے۔

نوٹ:...... قیراط، درہم کا چوبیسواں حصہ ہے اور یہ سکہ مصر میں عام رائج تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **ذِمّة ورَحِمًا**: عہد اور رشتہ داری سے مراد، حضرت ہاجرہ کا اہل مصر سے ہونا ہے، آن کی بنا پر وہ احترام کا حق رکھتے ہیں۔ ❷ **يَتَنَازَعَانِ فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ**: وہ اینٹ کے برابر جگہ پر اتریں گے، یعنی معمولی معمولی فوائد و منافع اور مفادات پر اختلاف شروع ہو جائیں گے، کھیتی باڑی کا غلبہ ہوگا اور دین کی اہمیت نہیں رہے گی۔

[6494] ۲۲۷۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا

[6494] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جلد ہی مصر فتح کرو گے اور وہ ایسی سرزمین ہے، جہاں قیراط رائج ہے تو جب تم اسے فتح کر لو، اس کے باشندوں سے حسن سلوک سے پیش آنا، کیونکہ انہیں حرمت و رشتہ داری حاصل ہے، یا حق اور سسرالی رشتہ داری ہے، سو جب وہاں دو آدمی اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو تو اس سے نکل جانا، حضرت ابو ذر کہتے ہیں، میں نے شرحبیلبن حسنہ کے بیٹے عبد الرحمٰن اور اس کے بھائی ربیعہ کو دیکھا، وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہیں تو میں وہاں سے نکل گیا۔

مفردات الحدیث **صِهر**: سسرالی رشتہ، کیونکہ آپ کے لخت جگر حضرت ابراہیم کی والدہ صاحبہ حضرت ماریہ قبطیہ مصری تھیں۔

[6494] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٩٦٢)

فائدہ :...... آپ نے اس حدیث میں جن امور کی پیشین گوئی فرمائی، وہ پوری ہوئی اور حضرت ابوذر نے آپ کے فرمان کی فوراً تعمیل کی۔

٥٧...... بَاب: فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ

باب ٥٧: اہل عمان کی فضیلت

[6495] ٢٢٨-(٢٥٤٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ

اَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ))

[6495]۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو عربی قبائل میں سے ایک قبیلہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے اسے برا بھلا کہا اور مارا پیٹا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ''اگر تو اہل عمان کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا بھلا نہ کہتے نہ مارتے پیٹتے۔''

فائدہ :...... عُمَان سے مراد، وہ علاقہ ہے، جس کا دارالحکومت مسقط ہے، جو اصل میں یمن میں داخل ہے، اس سے مراد اردن کا علاقہ عمان نہیں ہے، اس طرح آپ نے ان لوگوں کے حسن معاملہ کی تعریف کی۔

٥٨...... بَاب: ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرِهَا

باب ٥٨: ثقیف کے جھوٹے اور ظالم کا ذکر

[6496] ٢٢٩-(٢٥٤٥) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ

عَنْ اَبِي نَوْفَلٍ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ

[6495] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٠٠٠)
[6496] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٥٩٥)

عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَاُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَاْتِيَنِّي اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ اَرُونِي سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا ((اَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَاَمَّا)) الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا

[6496] ۔ ابونوفل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو (مکہ میں) مدینہ کی گھاٹی پر (سولی پر لٹکے ہوئے) دیکھا، وہاں سے قریش اور دوسرے لوگ گزرنے لگے، حتی کہ اس کے پاس سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے تو وہ ان کے پاس رک گئے اور کہنے لگے، اے ابوخبیب! تم پر سلامتی ہو، اے ابو خبیب، السلام علیك ، اے ابوخبیب ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ: ہاں، اللہ کی قسم، میں تمہیں اس کام (خلافت کا دعویٰ) سے روکتا تھا، ہاں، اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے منع کرتا تھا، ہاں، اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے باز کرتا تھا، ہاں، اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق، آپ بہت روزے رکھنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے تھے، ہاں، اللہ کی قسم! وہ جماعت جس میں سے آپ بدتر ہیں، درحقیقت بہت اچھی جماعت ہے، پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے گئے، چنانچہ حجاج کو حضرت عبداللہ کے ٹھہرنے اور آپ کی بات چیت کی خبر ہوئی تو اس نے حضرت ابن زبیر کی لاش کے پاس کسی کو بھیجا اور ان کو سولی سے اتروالیا اور انہیں یہودیوں کے قبرستان میں پھینک دیا گیا، پھر ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلوا بھیجا تو انہوں نے اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا تو اس نے ان کی طرف دوبارہ ایلچی بھیجا کہ میرے پاس آ جاؤ، وگرنہ میں تمہاری طرف ایسا آدمی بھیجوں گا، جو تمہیں

تمہارے بالوں سے گھسیٹ کر لائے گا، انہوں نے آنے سے انکار کر دیا اور فرمایا، اللہ کی قسم، میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گی، یہاں تک میرے پاس ایسے شخص کو بھیجو، جو مجھے میرے بالوں سے گھسیٹ لائے تو حجاج نے (خادموں کو) کہا، میری بن بالوں والی جوتی لاؤ، پھر تیزی سے اکڑتا ہوا چل پڑا، حتی کہ ان کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا تو نے مجھے کیسے دیکھا، میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ فرمانے لگیں، میں نے تجھے دیکھا ہے تو نے اس کی دنیا بگاڑ دی، اور اس نے تیری آخرت برباد کر دی، مجھے خبر ملی ہے تو اسے دو کمر بندوں والی کا بیٹا کہتا ہے، میں اللہ کی قسم! دو کمر بندوں والی ہوں، رہا ان میں سے ایک کمر بند تو اسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے کھانے کو، جانوروں سے بلند کرتی تھی کہ وہ اسے کھا نہ لیں، رہا دوسرا تو وہ عورت کا کمر بند تھا، جس سے عورت مستغنی نہیں ہو سکتی، ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا، ''بنو ثقیف میں ایک جھوٹا ہے اور ایک ظالم ہے۔'' رہا کذاب (جھوٹا) تو ہم اس کو دیکھ چکے ہیں، رہا ظالم تو میرے خیال میں تو ہی وہ ہے تو وہ ان کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور انہیں کچھ جواب نہ دیا ہے۔

مفردات الحدیث

❶ عَقَبَةُ الْمَدِيْنَة: مکہ کی وہ گھاٹی جس سے مدینہ کو جایا جاتا ہے، جہاں حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ان کی شہادت کے بعد سولی پر لٹکا رکھا تھا۔ ❷ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا خُبَيْب: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بڑے بیٹے کا نام خبیب تھا، اس لیے ان کو ابوخبیب کے نام سے پکار کر سلام کہا، جس سے معلوم ہوتا ہے، میت کے پاس آ کر دفن سے پہلے بھی اس کو سلام کہا جا سکتا ہے۔ ❸ لقد كُنْتُ اَنْهاك عن هذا: میں آپ کو خلافت کے دعویٰ سے روکتا تھا کہ اس سے مسلمانوں میں باہمی خون ریزی ہوتی ہے اور ظالم حکمرانوں کے مدمقابل کھڑا ہونے سے، نفع کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہے، جس طرح آج کل ہم دیکھ رہے ہیں، کہ، ظالم حکمرانوں کے خلاف، تحریک پیدا کر کے، ان کو اقتدار سے نکالنے کے نتیجہ میں فوائد سے زیادہ نقصانات اٹھانے پڑ رہے ہیں، اگر ان کے مقابلہ میں آ کر، ان کو نکالنے کی بجائے انہیں کو قبول کرتے ہوئے اصلاح اور بہتری کی کوشش کی جائے تو اس کے نتائج زیادہ بہتر نکلیں گے، اس لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما اقتدار کی خواہش کیے بغیر، حکمرانوں کو ٹوکتے تھے، جس طرح یہاں انہوں نے بغیر کسی خوف اور خطرہ کے حضرت ابن زبیر کی خوبیاں اور کمالات بیان کیے اور اس کی پرواہ نہیں کی کہ حجاج اور اس کے حواری تو ان کو اللہ کا دشمن اور ظالم قرار دیتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا، جس امت میں تیرے جیسا آدمی دشمنوں کے بقول بدترین ہے، وہ امت بہت ہی بہتر اور افضل ہے۔ ❹ يَتَوَذَّفُ: تیز چلتے ہوئے یا اکڑ کر تبختر کے ساتھ چلتے ہوئے۔ ❺ ذاتُ النطاقين: نِطَاقٌ اس پٹکے کو کہتے ہیں، جسے عورت کام کاج کرتے وقت کمر پر باندھتی ہے، سفر ہجرت کے وقت، سفری کھانے کو باندھنے کے لیے، انہوں نے اپنے کمر بند کے دو حصے کر لیے تھے، ایک کے ساتھ سفری

کھانا باندھا اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ کا منہ باندھ دیا، (فتح الباری، ج ۷ ص ۲۹۴) لیکن مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، انہوں نے اقامت مکہ کے دوران بھی کیڑوں مکوڑوں سے بچانے کے لیے کھونٹی پر باندھنے کے لیے اپنا کمربند دوحصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ❻ کـذّاب: جھوٹا، اس سے مراد مختار ثقفی ہے، جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میرے پاس وحی آتی ہے۔ ❼ مُبِیْــر: ظالم وسفاک، اس سے مراد، حضرت اسماء نے حجاج کو لیا اور علمائے امت نے ان کے قول کو قبول کیا۔

۵۹...... بَاب: فَضْلِ فَارِسَ

باب ۵۹: فارسیوں کی فضیلت

[6497] ۲۳۰-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ))

[6497] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا کے پاس ہوتا تو ایک فارسی آدمی اسے لے جاتا، یا فرمایا، فارس کے باشندے اسے حاصل کر لیتے۔''

نوٹ:...... ثریا، ایک بہت ہی بلند و بالا ستارہ ہے، جس تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہے، بعض حدیثوں میں دین کا جگہ علم کا لفظ آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے اس سے مراد علم دین ہے اور ابناء کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے، دین کے علم کے حصول کے لیے محنت وکوشش کرنے والی ایک جماعت ہوگی اور علم حدیث کے حصول اور اس کی تدوین اور نشر واشاعت کے لیے جس قدر محنت وکوشش ائمہ حدیث اور محدثین نے کی ہے، اس کی کوئی مثال اور نظیر نہیں ہے، بعض حضرات نے اس کا مصداق امام ابوحنیفہ کو بنایا ہے، حالانکہ حدیث کی جمع وتدوین میں، ان کی محنت اور کوشش کو محدثین کی محنت وکوشش کے ساتھ کوئی نسبت نہیں دی جاسکتی اور ان کا اہل فارس سے ہونا بھی مشکوک ہے، کیونکہ ان کے آباؤ اجداد کابل کے رہنے والے تھے، جو فارس کا علاقہ نہیں ہے، اگرچہ احناف نے ان کے آباؤ اجداد کو فارس کے باشندے گردانا ہے اور بعض حضرات نے اس حدیث کا مصداق امام بخاری کو بنایا ہے، لیکن جمع کے صیغہ سے معلوم ہوتا ہے، اس سے مراد صرف ایک فرد نہیں ہے، بلکہ ایک جماعت ہے۔

[6497] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٨)

[6498] ٢٣١-(. . . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَاَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَاَلَهُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ))

[6498]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو جب آپ نے یہ آیت پڑھی اور ان میں سے کچھ اور لوگ جو ابھی ان کے ساتھ ملے نہیں، (آیت نمبر۳)، ایک آدمی نے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، حتی کہ اس نے آپ سے، ایک بار دو بار یا تین بار دریافت کیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم میں سلمان فارسی بھی موجود تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھ کر فرمایا، ''اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو اسے اس کی قوم کے کچھ افراد حاصل کر لیتے۔''

٦٠...... بَاب: قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

باب ٦٠: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ''لوگ سو اونٹوں کی طرح ہیں، جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں ہے۔''

[6499] ٢٣٢-(٢٥٤٧)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً))

[6499]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو سو اونٹوں کی طرح پاؤ گے، ان میں آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔''

[6498] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب قوله تعالى: ﴿وآخرين لما يلحقوا بهم﴾ برقم (٤٨٩٧) وبرقم (٤٨٩٨) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الجمعة برقم (٢٣١٠) وفي المناقب باب: في فضل العجم برقم (٣٩٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٧)

[6499] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الامثال باب: ما جاء في مثل ابن آدم واجله وامله برقم (٢٨٧٢) انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٤)

مفردات الحدیث ٭ الرَّاحِلَة: وہ اونٹ یا اونٹنی جو انتہائی اعلیٰ اور عمدہ ہو، سواری اور بار برداری کے قابل ہو اور اوصاف کاملہ سے متصف ہو۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسان تو بہت ہیں، لیکن ان میں اہل علم اور اہل فضل یا عالم باعمل بہت کم ہیں، جس طرح اونٹ تو بے شمار ہیں، لیکن ان میں عمدہ اور اعلیٰ سواری کے قابل بہت کم ہیں، یا انسانوں میں عمدہ خصائل اور کامل اوصاف کے حامل لوگ بہت کم ہیں، جنہیں دنیائے فانی کے مقابلہ میں عالم بقاء اور آخری جہان کی فکر زیادہ ہو اور دنیا سے دلچسپی اور رغبت واجبی سی ہو، جیسے اونٹوں میں کامل اوصاف کے حامل اچھے اور عمدہ اونٹ بہت کم ہیں۔ یہ معنی بھی ہوسکتا ہے ایسے اشخاص جو جود وسخا سے متصف اور لوگوں کے بوجھ کو اٹھائیں اور ان کے قرض چکائیں ان کی تکالیف ومصائب کو دور کریں اور کم ہوں گے جیسا کہ سواری اور بار برادری کے قابل اونٹ بہت کم ہوتے ہیں۔

اس کتاب کے کل ابواب (52) اور (223) احادیث ہیں۔

47

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْأَدَبِ

وفاداری، صلہ رحمی اور سلیقہ شعاری

حدیث نمبر 6500 سے 6722 تک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٤٧...... كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَبِ

٤٧. وفاداری، صلہ رحمی اور سلیقہ شعاری

١...... بَابُ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَأَيُّهُمَا أَحَقُّ بِهِ

باب ١: والدین سے حسن سلوک اوران کا اس کا زیادہ حقدار ہونا

[6500] ١-(٢٥٤٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي فَقَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أُمُّكَ)) قَالَ ((ثُمَّ)) مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أَبُوكَ)) وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ

[6500]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میری اچھی رفاقت کا سب سے زیادہ حقدار کون انسان ہے؟ آپ نے فرمایا، ''تیری ماں۔'' اس نے پوچھا، ''پھر کون؟ فرمایا: ''تیری والدہ'' پوچھا، پھر کون؟ فرمایا: ''پھر بھی تیری ماں،'' اس نے دریافت کیا، پھر کون؟ فرمایا، ''پھر تیرا باپ۔''

مفردات الحدیث ❊ حُسْنُ صَحَابَتِي: میری بہترین رفاقت یعنی حسن سلوک اور حسن معاشرت اور خدمت۔

[6500] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من احق الناس بحسن الصحبة برقم (٥٩٧١) وابن ماجه في (سننه) في الوصايا باب: النهي عن الامساك في الحياة والتبذير عند الموت برقم (٢٧٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٥)

فائدہ :...... جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں اس مفہوم کا سوال معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت اور حسن سلوک کے بارے میں ماں کا حق باپ سے زیادہ اور مقدم ہے، کیونکہ ماں صنف نازک اور کمزور ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت مند زیادہ ہے، جبکہ عام طور پر اس کی رحم دلی اور نرمی کی وجہ سے نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور باپ کے رعب وداب اور گھر کا نگران ونگہبان ہونے کی وجہ سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے، اس لیے شریعت میں اس کمزور صنف کی خدمت کو زیادہ اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، نیز قرآن مجید میں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے ہوئے، خاص طور پر ماں کی ان تین تکلیفوں اور مصیبتوں کا ذکر کیا گیا ہے، جو حمل، ولادت جس میں ماں کو موت وحیات کی کشمکش کے انتہائی مشکل اور جانگداز مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے، پھر دودھ پلانے اور پرورش و پرداخت کا مرحلہ پیش آتا ہے، جس میں ماں کو اولاد کی خاطر اپنا آرام وسکون تج کرنا پڑتا ہے، بہت سی چیزوں سے دست کش ہونا پڑتا ہے، گرم اور سرد موسم کے گرم وسرد حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

[6501] ٢ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ ((اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ))

[6501]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، یا رسول اللہ! حسن رفاقت کا حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر درجہ بدرجہ تیرے رشتہ دار۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، والدین کے بعد، والدین کے بھائی بہن اور اس کے دوسرے رشتہ دار و عزیز درجہ بدرجہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حسن سلوک کے حقدار ہیں۔ اس لیے ہر صاحب حق کو اس کا حق ملنا چاہیے، تزاحم اور ٹکراؤ کی صورت میں والدین کا حق مقدم ہوگا۔

[6502] ٣ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

[6501] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٤٤٧)

[6502] طريق ابى بكر بن ابى شيبة عن شريك عن عمارة تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٤٤٧) وطريق ابى بكر بن ابى شيبه عن شريك عن ابى شبرمة اخرجه البخارى فى الادب باب: من احق الناس بحسن الصحبة برقم (٥٩٧١) تعليقا واخرجه ابن ماجه فى الوصايا باب: النهى عن الامساك فى الحياة والتبذير عند الموت برقم (١٤٨٩٣)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَزَادَ فَقَالَ ((نَعَمْ وَاَبِیكَ لَتُنَبَّاَنَّ))

[6502] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے پہلی حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا: ''ہاں، تیرے باپ کی قسم۔'' تمہیں ضرور بتایا جائے گا۔''

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے سائل کے سوال کا جواب دینے سے پہلے تاکید اور زور پیدا کرنے کے لیے وابیك فرمایا جو عربی کلام کی تاکید کے لیے استعمال کرتے تھے، قسم مقصود نہیں ہوتی، کیونکہ غیر اللہ کی قسم اٹھانا تو جائز نہیں ہے۔

[6503] ٤۔(...)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِی حَدِیْثِ وُهَیْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِی حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَیُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّی بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ

[6503] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے، ابن شبرمہ کی مذکورہ بالا سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، وہیب کی روایت میں ہے، میں کس سے حسن سلوک کروں؟ اور محمد بن طلحہ کی روایت میں ہے، سب لوگوں میں سے میری حسن رفاقت کا زیادہ حقدار کون ہے، پھر وہی حدیث بیان کی۔

[6504] ٥۔(٢٥٤٩)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْیَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِیبٌ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْتَاْذِنُهُ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ ((اَحَیٌّ وَالِدَاكَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَفِیهِمَا فَجَاهِدْ))

[6503] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٤٤٩)

[6504] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: الجهاد باذن الابوین برقم (٣٠٠٤) وفی الادب باب: لا یجاهد الا باذن الابوین برقم (٥٩٧٢) وابو داود فی (سننه) فی الرجل یغزو وابواه كارهان برقم (٢٥٢٩) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فیمن خرج فی الغزو وترك ابویه برقم (١٦٧١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: الرخصة فی التخلف لمن له والدان برقم (٣١٠٣) انظر (التحفة) برقم (٨٦٣٤)

[6504] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی تو آپ نے پوچھا، ''کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔'' اس نے کہا، جی ہاں، فرمایا: ''تو پھر خوب محنت سے ان کی خدمت کر۔''

فائدہ:...... امام مالک، شافعی، احمد، اوزاعی، ثوری وغیرہم کا موقف اور نظریہ یہ ہے کہ جہاد میں نکلنے کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے، جب جہاد فرض عین نہ ہو، لیکن اگر دشمن کی قوت و طاقت کی کثرت کے پیش نظر تمام افراد کا نکلنا ناگزیر ہو، کسی کے لیے پیچھا رہنا جائز نہ ہو، کیونکہ نفیر عام ہے تو پھر اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، الا یہ کہ ان کی خدمت و حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو اور وہ خود اپنے آپ کو سنبھال نہ سکتے ہوں تو پھر بقول امام ابن حزم اس پر جہاد میں حصہ لینا بالا جماع ساقط ہو جائے گا، حافظ ابن حجر نے، اس حدیث سے یہ بھی استنباط کیا ہے کہ والدین کی اجازت کے بغیر اگر جہاد کے لیے نکلنا جائز نہیں ہے تو عام سفر کے لیے باولائی نکلنا جائز نہیں ہوگا۔

[6505] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ

[6505] ۔ابو العباس رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابو العباس کا نام سائب بن فروخ مکی ہے۔

[6506] ٦۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6506] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے، حبیب کی مذکورہ بالا سند سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6505] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٤٥١)

[6506] تقدم تخريجه برقم (٦٤٥١)

[6507] (. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ ((فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))

[6507]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اللہ کے نبی ﷺ کی طرف آیا اور آپ سے عرض کیا، میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں، اس پر اللہ سے اجر کا طالب ہوں، آپ نے پوچھا، ''کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، بلکہ دونوں زندہ ہیں، آپ نے پوچھا، ''تم اللہ سے اجر کے خواہاں ہو،؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر اپنے والدین کی طرف لوٹ جاؤ۔'' اور ان دونوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جب ماں باپ خدمت کے سخت محتاج ہوں، کوئی دوسرا ان کی خبر گیری اور نگہداشت کرنے والا نہ ہو اور اس بنا پر وہ اجازت نہ دیں تو پھر ان کی خدمت وخبر گیری ہجرت اور جہاد سے مقدم ہے۔

٢......بَابٌ: تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

باب ٢: والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک نفل نماز وغیرہ پر مقدم ہے

[6508] ٧۔(٢٥٥٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلٰوتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلٰوتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي

[6507] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٩٤٠)
[6508] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٦٦١)

اَللّٰهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُفْتَنَ فُفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي اِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتْ امْرَاَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هٰذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَآءُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَاَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ نَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هٰذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ اَبُوكَ قَالَ اَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ

[6508]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جریج اپنی عبادت گاہ میں عبادت کرتے تھے، چنانچہ اس کی ماں آئی، حمید کہتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کی جو کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، وہی کیفیت وصورت ابو رافع نے ہمیں بتائی، اس کی ماں نے جب اسے بلایا تو کیسے اپنی ہتھیلی، اپنے ابرو پر رکھی تھی، پھر اسے بلانے کے لیے، اس کی طرف اپنا سر اٹھایا اور آواز دی، اے جریج! میں تیری ماں ہوں، مجھ سے گفتگو کرو تو اس نے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، جریج نے دل میں کہا، اے اللہ! میری نماز اور میری ماں (کس کو ترجیح دوں؟) پھر اس نے نماز کو ترجیح دی تو وہ واپس چلی گئی، پھر دوبارہ آئی اور آواز دی اے جریج! میں تیری ماں ہوں، مجھ سے ہم کلام ہو، اس نے دل میں کہا، اے اللہ! میری ماں اور میری نماز تو اس نے نماز کا انتخاب کیا تو اس کی ماں نے کہا، اے اللہ! یہ جریج ہے اور یہ میرا بیٹا ہے اور میں نے اس سے ہم کلام ہونا چاہا ہے، سو اس نے مجھ سے گفتگو کرنے سے انکار کیا ہے، اے اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا، جب تک تو اسے بدکار عورتوں کا نظارہ نہ کرا دے، آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کے بارے میں فتنہ میں مبتلا ہونے کی دعا کرتی تو وہ فتنہ میں مبتلا کر دیا جاتا۔ آپ نے فرمایا، ایک دنبوں کا چرواہا تھا، جو اس کے دیر کے پاس ٹھہرتا تھا، چنانچہ ایک عورت بستی سے نکلی اور چرواہے نے اس سے بدکاری کی، جس سے اسے حمل ٹھہر گیا اور اس نے ایک بچہ جنا، اس سے پوچھا گیا، یہ کس کی حرکت ہے؟ اس نے کہا، اس دیر والے کی تو لوگ اپنے کلہاڑے اور کسیاں لے کر آ گئے اور اسے آواز دی تو انہوں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اس لیے اس نے ان کو جواب نہ دیا تو لوگ اس کا دیر یعنی عبادت خانہ گرانے لگے تو جب اس نے یہ صورت حال دیکھی، ان کے پاس اتر آیا، لوگوں نے اسے کہا، اس عورت سے پوچھو! تو وہ مسکرایا، پھر بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا، میرا باپ، دنبوں کا چرواہا ہے تو جب لوگوں نے بچے سے یہ سنا، کہنے لگے، ہم نے تیرا جو معبد گرایا ہے، ہم اسے سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں، اس نے کہا، نہیں، لیکن اسے پہلے ہی کی طرح مٹی کا بنا دو، پھر وہ اس میں چڑھ گیا۔

مفردات الحدیث ❶ صومعه: مخروطی شکل کا چبارہ یا منارا۔ ❷ مُوْمِسَات: مفرد مُومِسَة ہے، بدکار اور زانیہ عورت، فَؤُوس، فاس کی جمع ہے، کدال مراد ہے، جس سے زمین کھودی جاتی ہے۔ ❸ مَسَاحِي: مِسحاة کی جمع ہے، جس آلہ سے زمین سے مٹی اکٹھی کی جاتی ہے، پھاوڑا، کسی۔ ❹ ابی رَاعِی الضان: میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے، چونکہ وہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا، اس لیے اس کو باپ کا نام دیا گیا اور اس کا نام بابوس تھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی والدہ کو اس کا علم نہ ہو سکے اور جواب نہ دینے کی صورت میں اس کی ماتا کو ٹھیس پہنچتی ہو، یعنی جواب نہ دینا، اس کے لیے اذیت اور ناگواری کا باعث ہو تو نماز توڑ کر اس کو جواب دینا چاہیے، کیونکہ نماز اگر نفل ہے تو اس کو دوبارہ پڑھا جا سکتا ہے، اور اگر فرض ہے تو اس کی قضائی ممکن ہے اور پہلی امتوں میں تو نماز کے دوران ضروری گفتگو کرنا جائز تھا، جیسا کہ اسلام میں بھی آغاز میں جائز رہا ہے، اس لیے اسے جواب دینا چاہیے تھا، اس نے تشدد اور انتہا پسندی سے کام لیا، اس لیے ماں کی بددعا قبول ہوگئی۔

[6509] ٨-(. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلٰوتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلٰوتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلٰوتِهِ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَآئِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ كَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَآؤُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي

[6509] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالى: ﴿واذكر فی الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها﴾ برقم (٣٤٣٦) وفی المظالم باب: اذا هدم حائطا فليبن مثله برقم (٢٤٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٨)

قَالَ فَاَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا)) وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

[6509]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''پنگھوڑے میں صرف تین افراد نے گفتگو کی ہے، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، جریج کا ساتھی اور جریج ایک عبادت گزار آدمی تھا، اس نے ایک عبادت گاہ (کٹیا) بنائی، وہ اس میں رہتا تھا، چنانچہ اس کی ماں آئی، جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا، وہ کہنے لگی، اے جریج! اس نے دل میں کہا، اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز، سو وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گیا اور اس کی ماں واپس لوٹ گئی، چنانچہ وہ اگلے دن پھر آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا'' اس نے آواز دی، اے جریج! اس نے دل میں کہا، اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گیا اور اس کی ماں واپس لوٹ گئی، چنانچہ وہ اگلے دن پھر آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا'' اس نے آواز دی، اے جریج، اس نے دل میں کہا، اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گیا، چنانچہ اس کی ماں نے کہا، اے اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا، جب تک یہ بدکار عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے، بنو اسرائیل میں جریج اور اس کی عبادت کا چرچا ہوا اور اک زانیہ عورت تھی جس کا حسن مثالی تھا، اس نے کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہوں تو وہ اس کے درپے ہوئی اور اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی، اس کی پرواہ نہ کی تو وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو اس کی کٹیا کے پاس ٹھہرتا تھا اور اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دیا، اس نے اس سے

تعلقات قائم کیے، جس سے اسے حمل ٹھہر گیا تو جب بچہ پیدا ہوا، وہ کہنے لگی، یہ جریج کا ہے، لوگ اس کے پاس آئے، اسے اس کی کٹیا سے نیچے اتارا، اس کی کٹیا کو گرا دیا اور اسے مارنے پیٹنے لگے، اس نے پوچھا، یہ معاملہ کیوں ہے؟ انہوں نے کہا تو نے اس زانیہ سے زنا کیا ہے اور اس نے تجھ سے بچہ جنا ہے، جریج نے کہا، بچہ کہاں ہے؟ تو لوگ اسے لے آئے، اس نے کہا، مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دو، چنانچہ اس نے نماز پڑھی تو جب سلام پھیرا، بچے کے پاس آ کر اس کے پیٹ پر ٹھوکر لگائی اور پوچھا، اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا، فلاں چرواہا، چنانچہ لوگ جریج کی طرف بڑھے، اس کو بوسہ دیتے تھے اور (پیار ومحبت سے) اس پر ہاتھ پھیرتے تھے، اور کہنے لگے، ہم تیری کٹیا سونے سے بنا دیتے ہیں، اس نے کہا، نہیں، اس کو گارے سے ہی بنا دو، جیسا کہ وہ پہلے تھی تو انہوں نے ایسا ہی کیا، اس طرح ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا، اس دوران ایک آدمی ایک تیز رفتار سواری پر بہترین شکل وصورت اور اچھے لباس والا گزرا تو اس کی ماں نے کہا، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے، سو اس نے پستان چھوڑ دی اور اس آدمی کی طرف متوجہ ہو کر، اس پر نظر دوڑائی اور کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر پستان کی طرف رخ کر کے دودھ پینے لگا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور آپ بچے کے دودھ پینے کی نقل اتارتے ہوئے اور اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور اسے چوسنے لگے ہیں اور لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے، وہ اسے مار رہے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کیا ہے تو نے چوری کی ہے اور وہ کہہ رہی تھی، میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے تو بچے کی ماں نے کہا، اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا، چنانچہ بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی پر نظر دوڑائی، پھر کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے، تب ماں بیٹے نے باہمی گفتگو کی، ماں نے کہا، ہائے میرا حلق ایک آدمی اچھی ہیئت والا گزرا تو میں نے کہا، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے تو تو نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، اور لوگ اس لونڈی کو مارتے ہوئے لے کر گزرے اور وہ کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا ہے تو نے چوری کی ہے تو میں نے کہا، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا تو تو نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے، بچے نے کہا، وہ آدمی سرکش وظالم تھا، اس لیے میں نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا اور یہ لونڈی جسے کہہ رہے ہیں تو نے زنا کیا ہے تو نے چوری کی ہے، اس نے زنا اور چوری نہیں کی، اس لیے میں نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا (پارس) بنا دے۔

مفردات الحدیث ❶ يَتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا: اس کا حسن وجمال ضرب المثل تھا۔ ❷ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ: چاک و چوبند اور تیز رفتار جانور۔ ❸ شَارَةٌ: اچھی شکل وصورت اور عمدہ لباس والا۔ ❹ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ: مجھے اس

جیسا نہ بنانا، بچہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو نمایاں کیا کہ محض کسی کے ظاہر سے متاثر نہیں ہونا چاہیے، اس کے باطن اور اصلیت کو بھی جاننے کی کوشش کرنا چاہیے، گھوڑ سوار انسان بظاہر اچھی شکل وصورت والا اور مالدار تھا، اس لیے ماں نے، بیٹے کے لیے اس جیسا بنانے کی دعا کی، حالانکہ وہ درحقیقت بہت خود پسند اور جابر و سرکش تھا اور لونڈی جس کو لوگ لعن طعن کر کے مار پیٹ رہے تھے اور ماں نے اسی وجہ سے اس جیسا نہ بنانے کی دعا کی تھی، درحقیقت ایک نیک اور پارسا عورت تھی، اس لیے بچے نے، اس کی نیکی اور پارسائی کی خواہش کی، کیونکہ تشبیہ میں کسی ایک صفت میں تشبیہ مقصود ہوتی ہے، ہر حیثیت میں مشابہت نہیں ہوتی کہ یہ کہا جا سکے، بچے نے یہ خواہش کی، مجھے بھی مار پیٹ سے دوچار ہونا پڑے اور مجھ پر بھی الزامات لگیں۔

٣...... بَابُ: رَغِمَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

باب ٣: جو انسان اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پا کر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخلہ نہیں لیتا، وہ ذلیل و ناکام ہوا

[6510] ٩-(٢٥٥١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

[6510]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو۔'' آپ سے پوچھا گیا، کس کی؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''جس شخص نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، ان میں سے ایک کو، یا دونوں کو پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔''

مفردات الحدیث ✲ رَغِمَ أَنْفُهُ: اس کی ناک رُغَام گرد وغبار اور خاک میں ملے، یعنی وہ ذلیل وخوار اور رسوا ہو۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، ماں باپ کی خدمت، ان سے حسن سلوک اور ان کو راحت پہنچا کر ان کی دعا لینا جنت حاصل کرنے کا خاص وسیلہ ہے، والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک ہر عمر میں مطلوب ہے، لیکن بڑھاپے کی عمر میں جب وہ از کار رفتہ ہو جائیں تو وہ اس وقت زیادہ خدمت اور راحت رسانی کے محتاج ہوتے ہیں، چونکہ اس صورت میں وہ ایک بوجھ محسوس ہوتے ہیں، کیونکہ وہ دینے کی بجائے لینے کی عمر کو پہنچ چکے ہیں، اس لیے اسی حالت میں، ان کی خدمت کرنا اور ان کو راحت پہنچا کر خوش رکھنا، اللہ تعالیٰ کو محبوب ومقبول عمل ہے، جو جنت میں داخل ہونے کا آسان زینہ ہے، اس لیے جس اللہ کے بندے کو ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک ہی

[6510] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٥)

بڑھاپے کی حالت میں خدمت کر کے جنت میں جانے کا موقع میسر آ جائے، لیکن وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے، بلاشبہ وہ بڑا بدنصیب اور محروم ہے، اس لیے آپ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا، وہ نامراد، ذلیل وخوار اور رسوا ہوں۔

[6511] ١٠۔(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

[6511]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا ناک خاک آلود، پھر اس کا ناک خاک آلود ہو، پھر اس کا ناک خاک آلود۔'' پوچھا گیا، کس کی؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو، پھر (ان کی خدمت اور ان کا دل خوش کر کے) جنت حاصل نہ کر سکا۔''

[6512] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

[6512]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا ناک خاک آلود ہو۔'' تین دفعہ فرمایا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٤......بَابُ: فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا

باب ٤: ماں باپ وغیرہ کے دوستوں سے تعلق وربط رکھنے کی فضیلت

[6513] ١١۔(٢٥٥٢)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ

[6511] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٧)

[6512] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨٠)

[6513] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی اکرام صدیق الوالد برقم (١٩٠٣) انظر (التحفة) برقم (٧٢٥٩)

فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ وَإِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ))

[6513] ۔عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی انہیں مکہ کے راستہ میں ملا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کہا اور گدھے پر سوار تھے، وہ اسے سواری کے لیے دے دیا اور اسے اپنے سر والی پگڑی عنایت کی، ابن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں، چنانچہ میں نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے حالات درست رکھے، یہ جنگلی لوگ ہیں اور یہ لوگ معمولی چیز پر بھی خوش ہو جاتے ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اس کا باپ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے،''سب سے بڑی وفاداری اور نیکی یہ ہے کہ اولاد اپنے باپ سے محبت کرنے والوں سے تعلق رکھے۔''

مفردات الحديث

⁕ وِدّ یاوُدّ: محبت ومودت کو کہتے ہیں اور یہاں مراد، محبت کرنے والا دوست ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، باپ کی خدمت اور حسن سلوک کی ایک اعلیٰ قسم یہ ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ احترام واکرام اور محبت ومودت کا تعلق رکھا جائے اور باپ کی دوستی ومحبت کا حق ادا کیا جائے اور اس میں انسان کی ماں بھی داخل ہے، کیونکہ سنن کی روایت میں ماں باپ دونوں کے اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اور اہل محبت کے اکرام واحترام کو اولاد پر ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا حق بتایا گیا ہے۔

[6514] ١٢ـ(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ))

[6514] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''سب سے بڑا ایفائے عہد یا حقوق کی ادائیگی، آدمی کا اپنے باپ سے محبت کرنے والوں سے تعلق رکھنا ہے۔''

[6515] ١٣ـ(. . .)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ

[6514] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب فی بر الوالدین برقم (٥١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٧٢٦٢)

[6515] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٤٦١)

الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ)) وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ

[6515] ۔عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ کے سفر پر روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا، جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو کر آرام حاصل کرتے اور ایک پگڑی تھی، جسے اپنے سر پر باندھتے تھے، ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ اس دوران، ان کے پاس سے ایک بدوی گزرا، چنانچہ انہوں نے پوچھا، کیا تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو، اس نے کہا، کیوں نہیں تو انہوں نے اسے اپنا گدھا دے دیا اور فرمایا، اس پر سوار ہو جا اور پگڑی دی کہ اسے اپنے سر پر باندھ لو تو انہیں ان کے بعض احباب نے کہا، اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے اس بدو کو وہ گدھا دے دیا ہے، جس پر آپ راحت حاصل کرتے تھے اور وہ پگڑی عنایت فرما دی ہے، جسے اپنے سر پر باندھتے تھے تو انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، حسن سلوک کی ایک اعلیٰ قسم یہ ہے کہ باپ کے انتقال کے بعد انسان اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ (احترام وتکریم) کا تعلق رکھے۔“ اور اس کا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **يَتَرَوَّحُ عليه**: اس پر راحت وسکون حاصل کرتے۔ ❷ **بَعْدَ أَنْ يُوَلِّي**: جب وہ پشت پھیر جائے، غائب ہو یا فوت ہو جائے۔

۵......بَاب: تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

باب ۵: نیکی اور گناہ کی تفسیر

[6516] ۱۴-(۲۵۵۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ ((الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

[6516] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في البر والاثم برقم (۲۳۸۹) وبرقم (۲۳۸۹م) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۱۲)

[6516] ۔حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے برّ اور اثم کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے جواب دیا، ''برحسن خلق ہے اور اثم وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا رہے اور تو اس بات کو مکروہ و ناپسند خیال کرے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔''

[6517] ۱۵۔(. . .)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْاَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ ((الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

[6517] ۔حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سال ٹھہرا رہا اور مجھے سوالات کرنے کے سوا کوئی چیز ہجرت کرنے سے مانع نہیں تھی، ہم میں سے کوئی ایک جب ہجرت کر لیتا تو وہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا تو میں نے آپ سے بر اور اثم کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا، ''برحسن خلق سے تعبیر ہے اور اثم جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا علم و آگہی ہو۔''

فائدہ :......حضرت نواس بن سمعان، بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے، وہ اپنے وطن سے آپ سے ملاقات کے لیے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، پھر ایک سال تک مدینہ میں ایک مسافر کی حیثیت سے ٹھہرے رہے، تاکہ آپ سے سوال کرنے میں سہولت اور آسانی رہے، کیونکہ جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر یعنی مہاجرین مدینہ میں اقامت اختیار کر لیتے تھے، وہ سوال کرنے سے گریز کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ باہر کے لوگ یا جنگلی لوگ آپ سے سوالات کریں، تاکہ ہمیں بھی دین کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوں، بعد میں انہوں نے انصار سے دوستانہ قائم کر لیا ہو گا، اس لیے ان کو کلابی کی بجائے انصاری کہا گیا ہے۔

٦......بَاب: صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا

باب ٦: صلہ رحمی اور اس کو قطع کرنے کی حرمت

[6518] ١٦۔(٢٥٥٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ

[6517] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٦٣)
[6518] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وتقطعوا ارحامكم) برقم (٤٨٣٠)←

بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ)) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

[6518] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا، حتی کہ جب وہ ان کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر کہا، یہ اس کا مقام ہے، جو قطع رحمی سے پناہ چاہتا ہے، اللہ نے فرمایا، ہاں، کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے (تعلق و رابطہ) جوڑوں، جو تجھے جوڑے اور اس سے (تعلق و ربط) کاٹ لوں جو تجھے توڑے؟ حق قرابت نے کہا، کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا، یہ تجھے حاصل ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ''کہیں ایسے تو نہیں ہے، اگر تمہیں اقتدار ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رحموں (رشتوں) کو کاٹو، ایسے ہی لوگ ہیں، جن پر اللہ نے لعنت بھیجی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں، (سورہ محمد آیت نمبر ۲۲ تا ۲۴)۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی باہمی قرابت اور رشتہ داری کو اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی اہمیت حاصل ہے، بلکہ بخاری شریف کی روایت میں ہے، رحم، رحمان سے مشتق ہے اور اللہ کی صفت رحمت ہی اس کا سرچشمہ و منبع ہے۔ اس لیے جو صلہ رحمی کرتے ہوئے رشتہ داروں اور قرابت کے حقوق ادا کرے گا اور ان سے حسن سلوک سے پیش آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے وابستہ کرلے گا اور اپنا بنالے گا اور جو قطع رحمی کا رویہ اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے کاٹ دے گا اور اس کو دور اور بے تعلق کر دے گا اور ایسا انسان اللہ کے لطف و کرم اور اس کے احسان و اکرام سے محروم ہوگا۔

← وبرقم (٤٨٣١) وبرقم (٤٨٣٢) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٥٩٨٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٨٢)

[6519] ١٧ـ(٢٥٥٥)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ))

[6519] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرابت، رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹک کر کہہ رہی ہے،''جو مجھے جوڑے، اللہ اسے جوڑے اور جو مجھے توڑے، اللہ اسے توڑے۔''

[6520] ١٨ـ(٢٥٥٦)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ

[6520] ۔حضرت محمد بن جبیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''قطع کرنے والا، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' سفیان کہتے ہیں، یعنی رشتہ داری قطع کرنے والا۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قطع رحمی اس قدر گھناؤنا اور سنگین جرم ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہیں جا سکے گا، ہاں جب اللہ اس کو سزا دے کر پاک کر دے گا، یا اس کی دوسری بڑی نیکیوں کے باعث اس کو معاف کر دیا جائے گا تو پھر جا سکے گا۔

[6521] ١٩ـ(...)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ

مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ))

[6521] ۔حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[6519] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من وصل وصله الله برقم (٥٩٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٥١)

[6520] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: اثم القاطع برقم (٥٩٨٤) وابو داود في (سننه) في الزكاة باب: في صلة الرحم برقم (١٦٩٦) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في صلة الرحم برقم (١٩٠٩) انظر (التحفة) برقم (٣١٩٠)

[6521] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٦٧)

[6522] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[6522]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6523] ۲۰۔(۲۵۵۷) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

[6523]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی کی جائے یا اس کے نقش قدم میں تاخیر کی جائے، یعنی اس کی عمر دراز ہو تو وہ اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلہ رحمی یعنی اہل قرابت کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے حسن سلوک ایسا مبارک عمل ہے، جس سے صلہ میں اخروی اجر وثواب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی رزق میں وسعت وفراخی اور عمر میں زیادتی اور برکت معلوم ہوتی ہے، صلہ رحمی کی دوصورتیں ہیں، ایک یہ کہ انسان اپنی سعی اور عمل سے کمائی ہوئی دولت سے اہل قرابت کا مالی تعاون کرے، دوسری یہ کہ اپنے وقت اور اپنی زندگی کا کچھ حصہ ان کے کاموں اور خدمت میں صرف کرے، اس کے صلہ میں رزق و مال میں کشادگی اور وسعت اور زندگی کی مدت میں اضافہ اور برکت بالکل قرین قیاس اور اللہ تعالیٰ کی حکمت ورحمت کے عین مطابق ہے اور یہ واقعہ عام تجربہ میں آنے والی بات ہے کہ خاندانی جھگڑے اور خانگی مسائل اور الجھنیں جو زیادہ تر حقوق قرابت کی ادائیگی میں کوتاہی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں، انسان کے دل کے لیے پریشانی اور اندرونی کڑھن اور گھٹن کا سبب بنتی ہے، جن سے انسان کا کاروبار اور صحت وتندرستی دونوں متاثر ہوتے ہیں اور جو لوگ عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کرتے ہیں، ان کی زندگی انشراح صدر اور طمانیت وخوش دلی سے گزرتی ہے، اس لیے ان کے حالات ہر لحاظ سے بہتر رہتے ہیں اور اللہ کا فضل وکرم ان کے شامل حال ہوتا ہے، یہ یاد رہے، اس طرح کی احادیث کا تقدیر کے مسئلہ سے ٹکراؤ نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ازل سے معلوم ہے کہ فلاں آدمی صلہ رحمی کرے گا اور عزیز و اقارب

[6522] تقدم تخريجه برقم (٦٤٦٧)
[6523] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من احب البسط في الرزق برقم (٢٠٦٧) وابو داود في (سننه) في الزكاة باب: في صلة الرحم برقم (١٦٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٥)

سے حسن سلوک سے پیش آئے گا، اس لحاظ سے اس کی عمر میں اضافہ کر دیا گیا اور اس کے رزق میں وسعت و برکت رکھ دی گئی۔

[6524] ٢١-(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

[6524]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کی روزی میں فراخی پیدا کی جائے گی اور اس کے نقش پا کو مؤخر کیا جائے، یعنی اس کی عمر لمبی ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔''

[6525] ٢٢-(٢٥٥٨)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ))

[6525]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انسان نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے کچھ قرابت دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں ور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان سے تحمل اور بردباری کا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اشتعال انگیز، جاہلانہ طرز عمل سے پیش آتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو واقعی ایسا طرز عمل اختیار کرتا ہے، جیسا تو نے بتایا ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ رکھ رہا ہے اور ان کے مقابلہ میں ہمیشہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معاون و مددگار رہے گا، جب تک تیرا یہ رویہ برقرار رہے گا۔''

مفردات الحدیث

❶ يَجْهَلُونَ عَلَيَّ: جهل، حلم کے مقابلہ میں ہے، اس لیے اس سے مراد اشتعال انگیز سلوک ہے، جس سے انسان کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اور وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے

[6524] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من بسط له في الرزق بصلة الرحم برقم (٥٩٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٥١٦)

[6525] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٢٩)

مراد لڑائی جھگڑا بھی ہوسکتا ہے۔ ❷ تُسِفُّهُمْ: أَسَفَّ البعير سے ماخوذ ہے، یعنی اونٹ کو خشک گھاس چرائی۔ ❸ الـمَلُّ: گرم راکھ، یعنی تو ان کو گرم راکھ کھلا رہا ہے، جس طرح گرم راکھ کھانے والے کو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح ان قطع رحمی کرنے والوں کو گناہ ملے گا۔ ❹ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ: اللہ کی طرف سے معاون و مددگار۔

فائدہ ...... اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ کسی رشتہ دار کی بدسلوکی اور قطع رحمی، دوسرے رشتہ دار کے لیے بدسلوکی اور قطع رحمی کی وجہ جواز نہیں بن سکتی، کیونکہ اگر ایک رشتہ دار برا طرز عمل اختیار کرتا ہے، یا تعلقات کو توڑتا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا گویا اس کو گرم راکھ کھلانا ہے، جس کی اذیت اور تکلیف سے وہی دوچار ہوگا، اچھا سلوک کرنے والا یا تحمل و بردباری کا وطیرہ اختیار کرتے ہوئے، صلہ رحمی کرنے والا تو اللہ کے ہاں معزز اور محترم ٹھہرتا ہے اور اس کو اللہ کی طرف سے معین اور مددگار ملتا ہے اور بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بدلہ میں صلہ رحمی کرتا ہے، جو اس کے ساتھ صلہ رحمی کا وطیرہ اپناتے ہیں، صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اس حالت میں صلہ رحمی کرتا ہے، جبکہ اس کا رشتہ دار اس کے ساتھ قطع رحمی کا معاملہ کرتا ہے، یعنی اس کے حقوق تلف کرتا ہے۔

٧...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

باب ٧: باہمی حسد اور بغض اور اعراض روگردانی کرنا ناجائز ہے

[6526] ٢٣-(٢٥٥٩) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

[6526]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی بن جاؤ، یا اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کرے، یا اس کو چھوڑ دے۔''

[6526] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الهجرة وقول رسول الله ﷺ لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث برقم (٦٠٧٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: فيمن يهجر اخاه المسلم برقم (٤٩١٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٠)

مفردات الحدیث ❶ لَا تَبَاغَضُوا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کیونکہ بغض کے نتیجہ میں حسد اور کینہ پیدا ہوتا ہے، اس کے خلاف دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور اس کو دیکھنا ناگوار ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں حسد پیدا ہوتا ہے، انسان کے دل میں یہ خواہش اور تمنا پیدا ہوتی ہے، وہ نعمتوں سے محروم ہو جائے، اس کی نعمت سے محرومی خوشی اور مسرت کا باعث بنتی ہے اور کسی نعمت کا حاصل ہونا غم وحزن کا باعث بنتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس سے تعلقات توڑ لیے جاتے ہیں اور ایک دوسرے روگردانی اور اعراض کیا جاتا ہے، اس لیے آپ نے فرمایا:
❷ وَلَا تَحَاسَدُوْا: ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، ایک دوسرے کی نعمتوں کے زوال کی خواہش نہ کرو۔
❸ ولا تَدَابروا: ایک دوسرے کو پشت نہ دکھاؤ، ایک دوسرے کے دشمن نہ بن جاؤ، بلکہ ❹ کونوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا: اللہ کے بندے بنو اور اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں، اس لیے یہ نہ بھولو کہ تم اللہ کے بندے ہو تا کہ تمہارے اندر بغض وکینہ اور حسد روگردانی کی جگہ اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ استوار ہو۔

[6527] (. . .) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

[6527]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6528] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ((وَلَا تَقَاطَعُوا))

[6528]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے ابن عیینہ سے یہ لفظ زائد لاتے ہیں، وَلَا تَقَاطَعُوا، باہمی تعلقات نہ توڑو۔

[6529] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

[6527] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٤) وبرقم (١٥٦٩)
[6528] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی الحسد برقم (١٩٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٨)
[6529] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٤)

اَلْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَاَمَّا حَدِيثُ عَبْدِالرَّزَّاقِ ((وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا))

[6529]۔ امام صاحب یہی روایت یزید سے، سفیان کی پہلی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں اس میں چار خصلتوں کا ذکر ہے اور عبدالرزاق سے اس طرح بیان کرتے ہیں، ''ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، باہمی تعلقات نہ توڑو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو۔''

[6530] ۲۴۔(. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا))

[6530]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے تعلقات نہ توڑو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بنو۔''

[6531] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، مِثْلَهُ۔ وَزَادَ: "كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ"۔

[6531]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، آخر میں یہ اضافہ ہے، ''جیسے کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

٨......بَاب: تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ

باب ٨: بلاشرعی عذر تین دن سے زائد ترک تعلقات ناجائز ہے

[6532] ٢٥۔(٢٥٦٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ))

[6530] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٤)

[6531] تقدم تخريجه

[6532] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الهجرة وقول رسول الله ﷺ: (لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث) برقم (٦٠٧٧) وفي الاستئذان باب: السلام للمعرفة وغير المعرفة برقم (٦٢٣٧) وابو داود في (سننه) في الادب باب: فيمن يهجر اخاه المسلم برقم (٤٩١١) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في كراهية الهجر للمسلم برقم (١٩٣٢) انظر (التحفة) برقم (٣٤٧٩)

[6532] ۔حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زائد چھوڑ دے کہ باہمی ملیں تو یہ ادھر منہ کر لے، وہ ادھر منہ کر لے، ان میں سے بہتر وہی ہے، جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

مفردات الحديث ❊ **اَنْ يهجر:** ترک کر دے، چھوڑ دے، یعنی آمنا سامنا ہو جائے تو گفتگو کرنے کی بجائے ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں، لیکن انسان کی فطرت اور مزاج کا لحاظ رکھتے ہوئے، تین دن تک انسان گناہ ہونے سے محفوظ رہتا ہے، ہاں اگر کوئی شرعی تقاضا ہو کہ اس کے ساتھ بول چال سے شرعی حدود کے پامال ہونے کی صورت پیدا ہوتی ہے تو پھر ترک تعلقات جائز ہے یا بطور تادیب اور سرزنش جائز ہے۔

[6533] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((**فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا**)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ ((**فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا**))

[6533] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں يُعْرِضُ کی جگہ يَصُدُّ ہے، دونوں ایک دوسرے سے رکتے ہیں، اعراض کرتے ہیں۔

[6534] ٢٦-(٢٥٦١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ**))

[6534] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق رکھے۔''

[6535] ٢٧-(٢٥٦٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

[6533] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٧٨)

[6534] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧١٤)

[6535] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٢)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ))

[6535] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن کے بعد ترک تعلق کی گنجائش نہیں ہے۔''

۹......بَاب: تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَنَحْوِهَا

باب ۹: بدگمانی، جاسوسی، تنافس، دھوکہ دہی وغیرہ جائز نہیں ہے

[6536] ۲۸۔(۲۵۶۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا))

[6536] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو، (اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے لیے) جاسوسی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دکھاؤ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

مفردات الحدیث ❁ ❶ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ: بدگمانی سے بچو، بلاوجہ اور بلاسبب کسی کے کام کو بدنیتی پر محمول کرنا، یا اس کے بارے میں برا خیال دل میں بٹھا لینا، اس کی طرف غلط قول یا فعل منسوب کرنا، کیونکہ یہ سب سے جھوٹا وہم اور خیال ہے، جو دل میں ابھرتا ہے، کیونکہ بدگمانی کے نتیجہ میں ہی انسان دوسروں کی کمزوریوں کی ٹوہ میں رہتا ہے اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقے سے دوسروں کے عیوب و نقائص معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے، ایک دوسرے پر رفعت حاصل کرنے اور بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور بعد والے نقائص اور کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ❷ لَا تَحَسَّسُوا: کرید نہ کرو، ٹوہ نہ لگاؤ، یہ حاسہ سے ہے، حواس استعمال نہ کرو۔ ❸ وَلَا تَجَسَّسُوا: جَسٌّ سے ہے، ہاتھ سے جائزہ لینا، مقصد ہے لوگوں کے عیوب و نقائص جاننے کی جستجو نہ کرو اور بقول بعض تحس کا معنی ہے،

[6536] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: ﴿يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا﴾ برقم (٦٠٦٦) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الظن برقم (٤٩١٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠٦)

دوسروں کی باتیں سننے کی کوشش کرنا اور تجسس ہے عیوب کی ٹوہ لگانا، یا باطنی امور جاننے کی کوشش کرنا تجس ہے اور حواس ظاہرہ سے معلوم کرنے کی کوشش کرنا، تجسس ہے یعنی یہ اس صورت میں ہے، جب کسی دنیوی یا دینی مصلحت اس کی متقاضی نہ ہو کہ اس سے دوسروں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچ رہا ہو۔ ❹ لَا تَنَافَسُوا: دنیوی مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی بے جا حرص و آرزو میں مبتلا نہ ہو، کیونکہ خیرات اور نیکیوں میں مسابقت اور تنافس مطلوب ہے۔

[6537] ٢٩-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

[6537]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدکلامی نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ نہ لگاؤ، ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرو اور اللہ کے بندو، بھائی بھائی بن کر رہو۔''

[6538] ٣٠-(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

[6538]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، دوسروں کی کمزوریوں کی ٹوہ نہ رکھو، کسی کو پھانسنے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

مفردات الحديث ❁ لَا تَنَاجَشُوا: نجش سے ماخوذ ہے، سامان فروخت کرنے کے لیے اس کی عمدگی اور بہتری کی تعریف کرنا، یا خریدنے کی نیت کے بغیر اس کا نرخ چڑھانا'' اس کی بولی بڑھانا۔

[6539] (. . .)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ((لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ))

[6537] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٣)
[6538] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٤٨)
[6539] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٠٣)

[6539]۔امام صاحب یہ روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دکھاؤ اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے۔

[6540] ٣١۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

[6540]۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے اعمش کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو ایک دوسرے سے (مال و دولت) میں بڑھنے کی کوشش نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔''

١٠......بَاب: تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ

باب ١٠: مسلمان پر ظلم کرنا، اس کو بے یار و مددگار چھوڑنا، اس کو حقیر جاننا، اس کے خون، عزت اور مال کا احترام نہ کرنا حرام ہے

[6541] ٣٢۔(٢٥٦٤)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ))

[6541]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بولی نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور ایک دوسرے کی خرید و فروخت

[6540] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٩)

[6541] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: البغي برقم (٤٢١٣) وفي الفتن باب: حرمة دم المومن وماله برقم (٣٩٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٤١)

پر خرید وفروخت نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم وزیادتی نہ کرے،''اور جب وہ اس کی مدد و اعانت کا محتاج ہو اس کی مدد کرے،'' اس کو بے یار ومددگار نہ چھوڑے، اس کو حقیر نہ جانے، یعنی اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ نہ کرے، تقویٰ یہاں ہے،'' پھر آپ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:''آدمی کے لیے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلم کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو۔''

مفردات الحدیث ❶ **لَا يَخْذُلُهُ:** جب وہ اس کی مدد واعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد سے دستکش نہ ہو، اس کو ظلم وستم سے بچانے کے لیے اس کی مدد اور اعانت کرے،'' یعنی جب اس کو ظلم وستم سے بچانا اس کے لیے ممکن ہو تو وہ اسے گریز نہ کرے۔ ❷ **لَا يَحْقِرُهُ:** اس کو حقیر خیال نہ کرے اور اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ ❸ **اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا:** اللہ کے ڈر اور خوف کا تعلق دل سے ہے اور کسی کے معزز ومحترم کا مدار تقویٰ پر ہے، ہوسکتا ہے تم کسی کو ظاہری حال سے کم تر خیال کرو اور وہ اپنے دلی تقویٰ کی بنا پر اللہ کے ہاں محترم ومکرم ہو۔

[6542] ۳۳۔(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ

[6542]۔ امام صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ایک دوسرے استاد سے کمی وبیشی کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں، اس میں اضافہ یہ ہے،''اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے،'' اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

[6543] ۳٤۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ))

[6542] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٨٧)

[6543] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: القناعة برقم (٤١٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٣)

[6543] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔''

فائدہ :...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کا مدار کسی کی ڈیل ڈول اور جسمانی قوت و طاقت یا اس کی شکل و صورت کی زیبائش اور جمال یا اس کی مال و دولت کی فراوانی نہیں ہے، بلکہ دل کی اصلاح و درستگی، حسن نیت اور اخلاص کے ساتھ، نیک کرداری اور اعمال صالحہ ہیں، اگر کسی شخص کے اعمال بظاہر اچھے ہوں، لیکن اس کا دل اخلاص سے خالی ہو اور اس کی نیت درست نہ ہو تو وہ عمل ہرگز قبول نہ ہو گا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعمال ظاہرہ کی ضرورت نہیں ہے، بس دل کا تزکیہ اور اخلاص کافی ہے، کیونکہ اگر اعمال ظاہرہ کی ضرورت نہ ہوتی یا ان کی حیثیت نہ ہوتی تو قلوب کے بعد اعمال لانے کی ضرورت نہ تھی اور جہاں یہ آیا ہے، ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا، اس کا معنی ہے، مخصوص عمل کے ظاہر کو نہیں دیکھتا ہے، بلکہ اس کے اخلاص اور نیت کو دیکھتا ہے، جیسا کہ آپ کا فرمان، اِنّما الاعمال بالنيّات ،عملوں کی صحت و فساد اور قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

۱۱......بَاب: النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَآءِ

باب ۱۱: باہمی عداوت ونفرت اور ترک تعلق ممنوع ہے

[6544] ۳۵-(۲۵۶۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا))

[6544] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کو معاف کر دیا جاتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس بندے کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ اور عداوت ہے، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے، ان دونوں کا معاملہ مؤخر کرو، حتی کہ آپس میں صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو، حتی کہ باہمی صلح کر لیں، ان دونوں کو ڈھیل دو، حتی کہ آپس میں صلح کر لیں۔''

[6544] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٤٤)

مفردات الحدیث ❀ شَحْنَاءُ: بغض وعداوت اور کینہ، أَنْظِرُوْا :ان کی مہلت اور ڈھیل اور ان کے معاملہ کو مؤخر کردو۔

فائدہ :...... پیر اور جمعرات کے روز اللہ کے حضور اعمال کی پیشی، ایک روٹین ورک یا ضابطہ کار ہے، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمام اعمال سے شخصی طور پر آگاہ ہے اور جنت کے دروازے کھولنا اور اس بات کی علامت ہے کہ آج لوگوں کو معافی ملے گی اور جو انسان کفر وشرک سے بچ کر ایمان رکھتا ہے، اس کو معافی مل جاتی ہے، لیکن باہمی عداوت اور کینہ ایسا گھناؤنا جرم ہے کہ اس کے مرتکب کے لیے معافی نہیں ہے، جب تک اس جرم سے باز نہ آجائے۔

[6545] (. . .) حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ)) مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ((إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ))

[6545]۔ امام صاحب یہی حدیث مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، صرف یہ لفظ فرق ہے کہ دراوردی کے لفظ ہیں، "اَلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ" اور قتیبہ کہتے ہیں، "اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْن" دونوں کا معنی ہے، تعلقات منقطع کرنے والے دو افراد۔

[6546] ٣٦۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا))

[6546]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر جمعرات اور پیر کے روز اعمال پیش کیے جاتے ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل اس دن ہر اس انسان کو معاف کر دیتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس انسان کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ اور عداوت ہے تو کہا جاتا ہے، ان کے معاملہ کو مؤخر کردو، حتی کہ یہ دونوں آپس میں صلح کرلیں، ان دونوں کے معاملہ کو مؤخر کرو حتیٰ کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

[6545] طريق زهير بن حرب عن جرير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٨) وطريق قتيبة بن سعيد واحمد بن عبده الضبى اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى البر والصلة باب: ما جاء فى المتهاجرين برقم (٢٠٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٢)

[6546] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٨١)

مفردات الحدیث ٭ اُرْكُوا يااُرْكُوا: مؤخر کردو۔

فائدہ ...... اس حدیث کی تشریح اوسط طبرانی کی اس روایت سے ہوتی ہے جسے امام منذری نے ''ترغیب وترہیب'' میں نقل کیا ہے کہ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو جس نے اللہ سے بخشش اور معافی مانگی ہوتی ہے اس کو معافی دی جاتی ہے اور جس نے توبہ کی ہوتی ہے، اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ لیکن باہم کینہ رکھنے والوں کے اعمال ان کے کینہ کے سبب لوٹا دیئے جاتے ہیں (یعنی ان کی معافی اور توبہ قبول نہیں ہوتی) جب تک وہ اس سے باز نہ آجائیں، یعنی جس مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمان بھائی کے لیے کینہ ہوگا، جب تک وہ اس کینہ سے اپنے دل اور سینے کو صاف پاک نہ کرلے، اس وقت تک وہ اللہ کی رحمت ومغفرت کا مستحق نہ ہوگا۔ (معارف الحدیث: ج ۲ ص ۲۱۹، ازمولانا منظور احمد نعمانی)

[6547] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا اَوِ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا))

[6547]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دو دن، پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں تو ہر مومن بندہ کو معاف کر دیا جاتا ہے، سوائے اس بندہ کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے، ان دونوں کو چھوڑے رکھو یا مؤخر رکھو حتیٰ کہ یہ آپس کے کینہ اور باہمی عداوت سے باز آجائیں۔

۱۲...... بَابُ: فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱۲: اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنے کی فضیلت

[6548] ۳۷۔(۲۵٦٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ

[6547] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم باب: ما جاء فی صوم يوم الاثنين والخميس برقم (٧٤٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الصيام باب: صيام يوم الاثنين والخميس برقم (١٧٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٤٦)

[6548] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٨٨)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ یَقُولُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِی اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّی یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّی))

[6548] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا، میری جلالت وعظمت کے سبب باہمی محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج کے دن میں انہیں اپنے سائے میں سایہ فراہم کروں گا، جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔''

فائدہ:...... جو لوگ آپس میں محض اللہ کی عظمت وجلالت کی خاطر اس کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے محبت کرتے ہیں کوئی دنیوی مفاد مطلوب نہیں ہوتا، انہیں قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ فراہم فرمائے گا۔ یا اپنی خاص حفاظت ورحمت کا سایہ بخشے گا۔

۱۳...... بَاب: فِیْ فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ

باب ۱۳: اللہ کے لیے محبت کی فضیلت

[6549] ۳۸۔(۲۵٦۷) حَدَّثَنِی عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیدُ قَالَ اُرِیدُ اَخًا فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِیهِ))

[6549] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''کہ ایک بھائی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے جو دوسری بستی میں رہتا تھا، نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی رہ گذر پر ایک فرشتہ انتظار میں بٹھا دیا، چنانچہ جب وہ اس کے پاس پہنچا، اس سے پوچھا: تیرا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے، جس کو تم پورا کرنے یا درست کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا، نہیں۔ میرے جانے کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مجھے اللہ عزوجل کے لیے اس سے محبت ہے۔ فرشتے نے کہا: مجھے اللہ نے تیری طرف یہ بتانے کے لیے بھیجا ہے کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے، جیسا کہ تم اللہ کے لیے اس سے محبت کرتے ہو۔

مفردات الحدیث

❶ أَرْصَدَهُ: اس کو انتظار میں بٹھا دیا۔ ❷ مَدْرَجَتِهِ: اس کی رہ گذر پر۔ یعنی راستہ

[6549] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٣)

جس پر وہ چل کر آ رہا تھا۔ ❸ نِعْمَةٌ تَرُبُّهَا: احسان جس کو تم پختہ کرنا چاہتے ہو۔ اس کی اصلاح ودرستگی چاہتے ہو۔ یعنی کوئی دنیوی مفاد وابستہ ہے، جس کی اصلاح یا وصول مقصود ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے کسی بندے کا اپنے کسی بھائی سے اللہ کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لیے محبت کرنا اور اس لِـلّٰهی محبت کے تقاضے سے، اس سے میل ملاقات رکھنا ایسا محبوب عمل ہے جو بندے کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فرشتہ کے ذریعہ اس کو اپنی محبت کا پیغام پہنچا دیتا ہے۔

[6550] (. . .) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادِ النَّرْسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ

[6550]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۴...... بَاب: فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب ۱۴: بیمار کی بیمار پرسی کی فضیلت

[6551] ۳۹۔(۲۵۶۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ))**

[6551]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیمار کی عیادت کرنے والا واپس لوٹنے تک جنت کے باغیچہ میں رہتا ہے۔''

[6552] ۴۰۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ))**

[6550] تقدم

[6551] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی عيادة المريض برقم (۹۶۷) وبرقم (۹۶۸) وبرقم (۹۶۸م) انظر (التحفة) برقم (۲۱۰۵)

[6552] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٤٩٦)

[6552] ۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'جو بیمار کی عیادت کے لیے گیا وہ واپس لوٹنے تک جنت کے پھل میں رہتا ہے۔''

مفردات الحديث ✲ مَخْرِفَة: باغ، یا اس کی روش، یا اس تک پہنچانے کا راستہ۔ خُرْفَة: پھل۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا بیمار کی عیادت کے لیے آنا جانا، اس قدر پسندیدہ اور اعلیٰ عمل ہے کہ وہ جنت میں جانے اور اس کے پھل کے حصول کا ذریعہ اور سبب ہے، کیونکہ یہ عمل بیمار کی تسلی اور مسرت کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے اس عمل کو اس کی راحت و آسائش میں خلل کا باعث نہیں ہونا چاہیے یا اس کے پاس اتنا زیادہ وقت بیٹھنا کہ اس کے لیے اذیت اور تکلیف کا سبب بنے درست نہیں ہے۔

[6553] ٤١۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ

[6553] ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ، جب ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے، وہ واپس لوٹنے تک جنت کے پھلوں میں رہتا ہے۔''

[6554] ٤٢۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ ((جَنَاهَا))

[6554] ۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو بیمار کی عیادت کے لیے گیا، وہ جنت کے پھلوں میں رہا۔ پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! جنت کا خرفہ کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''اس کا پھل۔''

[6555] (. . .)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[6553] تقدم تخريجه برقم (٦٤٩٦)

[6554] تقدم تخريجه برقم (٦٤٩٦)

[6555] تقدم تخريجه برقم (٦٤٩٦)

[6555] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6556] ٤٣-(٢٥٦٩) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُولُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَاابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِی قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِینَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِی فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِی عِنْدَهُ یَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِی قَالَ یَا رَبِّ وَکَیْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِینَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی یَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِی قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اَسْقِیكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِینَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَیْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی))

[6556] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن پوچھیں گے، اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی، وہ عرض کرے گا، اے میرے آقا! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا؟ تو ساری کائنات کا رب ہے، اللہ فرمائے گا، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا؟ تو تو ساری کائنات کا رب ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں ہے میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے اسے کھانا نہ کھلایا؟ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا بدلہ مجھ سے پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو تو نے مجھے پانی نہ پلایا، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب میں تجھے کیسے پلاتا؟ تو تو کائنات کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے اسے نہ پلایا۔ ہاں اگر تو اسے پانی پلاتا تو یہ عمل میرے ہاں پاتا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ کے کس نیک بندے کی عیادت کرنا، اس کو کھانا کھلانا اور اس کو پانی پلانا، اس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ گویا اللہ کی عیادت اور اس کو کھلانا پلانا ہے، کیونکہ اس کے بندوں کی رعایت ولحاظ، اس کی خاطر ہے، اسی طرح گویا اس کی رعایت اور حفاظت ولحاظ ہے۔

[6556] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٧)

۱۵......بَاب: ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ اَوْ حُزْنٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا

باب۱۵: مومن کا ثواب جواسے بیماری، پریشانی وغیرہ کی صورت میں ملتا ہے یا کانٹے کی صورت میں جواسے چبھتا ہے

[6557] ٤٤-(٢٥٧٠)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا

[6557]۔حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سخت بیماری کسی آدمی کی نہیں دیکھی، عثمان کی روایت میں وَجَعُ کی جگہ وَجْعًا ہے۔

[6558] (. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ اَخْبَرَنِي اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ

[6558]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6559] ٤٥-(٢٥٧١)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

[6557] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرض باب: شدة المرض برقم (٥٦٤٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ذكر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٠٩)

[6558] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٥٠٢)

[6559] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرض باب: شدة المرض برقم (٥٦٤٧) وفی باب: اشد الناس بلاء الانبياء ثم الامثل فالامثل برقم (٥٦٤٨) وفی باب: وضع اليد على المريض برقم (٥٦٦٠) وفی باب: ما يقال للمريض وما يجيب برقم (٥٦٦١) وفی باب: ما رخص للمريض ان يقول: انی وجع او واراساه او اشتد بی الوجع برقم (٥٦٦٧) انظر (التحفة) برقم (٩١٩١)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي

[6559]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ کو بخار تھا، چنانچہ میں نے آپ کو اپنا ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے، سو میں نے کہا، یہ اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا اجر ملتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے، بیماری ہو یا کوئی مصیبت تو اللہ اس کے سبب اس کی برائیاں گرا دیتا ہے، جس طرح (سوکھا) درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔'' زہیر کی حدیث میں، اپنے ہاتھ سے چھونے کا ذکر نہیں ہے۔

[6560] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ ((نَحْوَ)) حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ((نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ))

[6560]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ابو معاویہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، آپ نے فرمایا: ''ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، روئے زمین پر جو بھی مسلمان ہے۔''

[6561] ٤٦۔(٢٥٧٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ

[6560] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٠٣)
[6561] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٩٩٤)

قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

[6561] ۔حضرت اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کچھ قریشی نوجوان منیٰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہنستے ہوئے گئے تو انہوں نے پوچھا، کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے کہا، فلاں انسان خیمہ کی طناب (رسی) پر گر پڑا اور قریب تھا اس کی گردن یا اس کی آنکھ ضائع ہو جاتی۔ تو انہوں نے فرمایا: مت ہنسو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس مسلمان کو بھی کانٹا یا اس سے بڑی چیز چبھتی ہے یا اس سے کم تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے لیے اس کے سبب ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے سبب اس کی ایک لغزش مٹا دی جاتی ہے۔

مفردات الحدیث

❶ **طُنُبٌ**: طناب رسی۔ ❷ **فسطاط**: بڑا خیمہ۔

[6562] ٤٧۔(. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً))

[6562] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو کانٹے کی تکلیف یا اس سے کم وبیش تکلیف سے پہنچتی ہے تو اس کے سبب اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے یا اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔''

[6563] ٤٨۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ))

[6563] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو کانٹا یا اس سے کم وبیش تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس کو اس کی لغزش کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

[6562] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ثواب المریض برقم (٩٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٣)

[6563] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧١٩٢)

[6564] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6564]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6565] ٤٩۔(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا))

[6565]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مصیبت بھی اگر مسلمان کو پہنچتی ہے تو وہ اس کے لیے کفارہ بنتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی جو اسے چبھ جاتا ہے۔''

[6566] ٥٠۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتّٰى الشَّوْكَةِ اِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) لَا يَدْرِي يَزِيدُ اَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ

[6566]۔نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچتی حتیٰ کہ کانٹا نہیں چبھتا مگر وہ اس کے قصوروں کا معاوضہ ٹھہرتا ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔'' راوی کو معلوم نہیں ان دونوں کلمات میں سے عروہ نے کونسا کلمہ بولا۔

[6567] ٥١۔(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتّٰى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

[6567]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''مومن کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا جو چبھ جاتا ہے تو اس کے سبب اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، یا اس کے سبب اس سے ایک لغزش جھاڑ دی جاتی ہے۔''

[6564] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٢٠٤)
[6565] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٦٠٧) وبرقم (١٦٧١٤)
[6566] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٣٦٢)
[6567] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٩٥٣)

[6568] ٥٢-(٢٥٧٣)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ اِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))

[6568]۔حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''مسلمان کو جو مرض ہو یا تھکاوٹ، تکلیف ہو یا پریشانی یا غم جو اس کو فکر میں مبتلا کرے اس کے سبب اس کی برائیاں مٹتی ہیں۔''

مفردات الحديث ❶ وَصَبٌ: مرض۔ ❷ نَصَبٌ: تکان۔ ❸ سقم، بیماری۔ ❹ حزن: پریشانی۔ ❺ هَمّ: فکر و اندیشہ جو اذیت کا باعث بنے۔

[6569] (٢٥٧٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) قَالَ مُسْلِم هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ

[6569]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت مبارکہ اتری: ''جو بھی برائی کا ارتکاب کرے گا، اس کو اس کی جزا ملے گی۔'' (نساء: ۱۲۳) مسلمانوں کو اس سے انتہائی سخت تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو، مسلمانوں کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے وہ کفارہ بنتی ہے، حتیٰ کہ جو ٹھوکر لگتی ہے یا کانٹا جو چبھ جاتا ہے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن مکہ کا باشندہ ہے۔

مفردات الحديث ❶ قَارِبُوْا: افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو۔ ❷ سَدِّدُوْا: سداد، درستگی اپناؤ۔ ❸ نَكْبَة: مصیبت، زخم، ٹھوکر۔

[6568] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرض باب: ما جاء فی كفارة المرض برقم (٥٦٤١) وبرقم (٥٦٤٢) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ثواب المريض برقم (١٩٦٦) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٥)

[6569] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٩٨)

[6570] ٥٣-(٢٥٧٥) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ **((مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))**

[6570] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لے گئے اور پوچھا: ''اے ام السائب! یا ام المسیب! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کانپ رہی ہو؟'' اس نے جواب دیا: بخار ہے، اللہ اس کو برکت نہ دے تو آپ نے فرمایا: ''بخار کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ انسان کے گناہ ختم کرتا ہے، جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ **لَا تَسُبِّي:** کسی کو برا بھلا، اس سے پریشان ہو کر یا اکتا کر، اس کی تحقیر کے لیے کہا جاتا ہے۔ تو اس نے بخار کو ناپسند کرتے ہوئے بددعا دی، اس لیے آپ نے اس کو سب (گالی) سے تعبیر فرمایا۔

فائدہ:...... بھٹی اپنی حرارت اور گرمی سے لوہے کی میل کچیل اور زنگ کو ختم کر دیتی ہے، اسی طرح بخار اپنی حدت وشدت سے گناہ دور کر دیتا ہے۔ مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے، مسلمان کے لیے ہر قسم کی پریشانی، دکھ، تکلیف، رنج والم اور غم وفکر کا باعث بننے والی چیز گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ اس کے درجات ومراتب بڑھتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور انبیاء اور ان سے قریب تر لوگ زیادہ دکھ درد میں مبتلا ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے مراتب اور درجات زیادہ بلند ہیں اور ان کو اجر وثواب زیادہ ملتا ہے۔

[6571] ٥٤-(٢٥٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ **((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ))** قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا

[6570] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٦٨١)

[6571] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرض باب: فضل من يصرع من الريح برقم (٥٦٥٢) وبرقم (٥٦٥٢) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (٥٩٥٢)

[6571] ۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، انہوں نے کہا، یہ سیاہ فام عورت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ اور میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ میرے لیے اللہ سے دعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو صبر کر، تجھے جنت مل جائے گی اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں، وہ تجھے صحت بخشے۔'' اس نے کہا: میں صبر کروں گی اور کہا میں بے پردہ ہو جاتی ہوں تو آپ اللہ سے دعا فرمائیں، میں بے پردہ نہ ہوں، چنانچہ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگر انسان کے اندر صبر وثبات کا جذبہ موجزن ہے اور وہ تکلیف و بیماری پر صبر کر سکتا ہے اور کمزوری کا خطرہ نہیں ہے تو اس کے لیے علاج ومعالجہ کروانا ضروری نہیں ہے لیکن اگر وہ اس پر قائم نہیں رہ سکتا، یا اس سے اس کے معاملات متاثر ہوتے ہیں تو پھر اس کو علاج کروانا چاہیے، اس کے لیے علاج کروانا ہی بہتر ہے۔

۱۶...... بَاب: تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

باب۱۶: ظلم کی حرمت

[6572] ۵۵ـ(۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ ((قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا

[6572] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۳٦)

يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُونِي فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ)) قَالَ سَعِيدٌ كَانَ اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ

[6572]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم تمام راہ راست سے ہٹے ہوئے ہو، مگر جس کو میں راہ یاب کروں، اس لیے مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلا دوں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو، مگر جس کو میں لباس پہنا دوں، اس لیے تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ، قصور کرتے ہو اور میں سب گناہ معاف کرتا ہوں، لہٰذا سب مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے نفع پہنچانے کی سکت تک پہنچ سکو گے کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی کے دل والے ہو جائیں، اس سے میرے اقتدار میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن، تم میں سب سے زیادہ بدکار دل کے آدمی جیسے ہو جائیں، اس سے میرے اقتدار میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن، ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں، چنانچہ میں ہر فرد کا مطالبہ پورا کر دوں تو میرے خزانوں میں صرف اتنی کمی ہوگی، جتنی سوئی کو سمندر میں ڈالنے سے کمی ہو، اے میرے بندو! یہ تو تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں، پھر وہ پورے پورے تمہیں دے دوں گا، پس جس کو خیر ملے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کو اس کے سوا ملے، وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔'' سعید کہتے ہیں حضرت ابوادریس خولانی رحمہ اللہ جب یہ روایت بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جاتے۔

مفردات الحدیث ❶ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي: میں نے اپنے لیے یہ اصول اور ضابطہ بنا رکھا ہے کہ میں کسی پر ظلم (حق تلفی) نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں ظلم کرنے سے بہت بلند و بالا ہوں اور میں نے تمہیں بھی اس

کا حکم دیا ہے، کیونکہ تم مامور (حکم کے پابند) ہو۔ ❷ يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ: جتنا سوئی کم کرتی ہے، یعنی جس طرح سوئی سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں کرتی اسی طرح میں ہر انسان کا مطالبہ پورا کر دوں تو میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ بات محض تفہیم (سمجھانے) کے لیے ہے، وگرنہ سمندر کا پانی محدود ہے، اس لیے اس میں کمی کا امکان ہے اور اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں، اس لیے ان میں کمی کا امکان نہیں ہے۔ ❸ مِخْيَطٌ: سوئی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہے، انسان کو جو کچھ بھی ملتا ہے، وہ اللہ کی توفیق اور عنایت سے ملتا ہے، اپنی قوت وطاقت یا فہم وفراست کے بل بوتہ پر وہ کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا، اس لیے ہر چیز کی توفیق وعنایت کی درخواست یا اپیل اللہ ہی سے کرنا چاہیے، اسباب ووسائل سے بالاتر ہو کر کسی اور سے درخواست کرنا اور مانگنا جائز نہیں ہے اور انسان کی نیکی وبدی، یا خیر وشر سے اللہ کے اقتدار میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کو نفع یا نقصان پہنچتا ہے، انسان کی نیکی اور بدی کا اثر، نفع یا نقصان اسی کو پہنچتا ہے اور اس کی کامیابی وناکامی کا مدار اس کے اپنے ہی اعمال ہیں، اگر نیک عمل قبول ہو گئے تو یہ اس کا فضل وکرم ہے اور اگر بداعمالیوں پر مواخذہ ہوا تو یہ اس کا عدل وانصاف ہے، اس لیے انسان کو اپنے رویہ کا ہر وقت محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔

[6573] (. . .) حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا۔

[6573]۔ امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا روایت زیادہ کامل ہے۔

[6574] (. . .) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ابْنَا بِشْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

[6574]۔ ایک اور سند سے مذکورہ بالا حدیث مکمل طور پر بیان کی ہے۔

[6575] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِيقِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ((إِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْهُ۔

[6573] تقدم

[6574] تقدم

[6575] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٩٩)

[6575]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے بیان فرمایا: ''میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر حرام ٹھہرایا ہے، اس لیے باہمی ظلم نہ کرو۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن ابوادریس کی مذکورہ بالا روایت اس سے زیادہ کامل ہے۔

[6576] ٥٦۔(٢٥٧٨)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوا دِمَآئَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ))

[6576]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیاں بنے گا اور حرص و آرزو سے بچو، کیونکہ حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا، انہیں باہمی خون ریزی اور حرام کردہ اشیاء کے حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔''

مفردات الحدیث ❶ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ: آخرت میں جب انسان نور اور روشنی کا محتاج ہوگا۔ ظلم اور حق تلفی تاریکیوں کا سبب بنے گا، یا شدائد و مشکلات کا باعث ہوگا، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ان سے پوچھو: من ينجيهم من ظلمات البر والبحر، تمہیں خشکی اور سمندر کے مصائب و شدائد سے کون نجات دیتا ہے، اس لیے سزا اور عقوبات بھی معنی ہوسکتا ہے۔ ❷ الشُّحُّ: حرص و آرزو، جو چیز حاصل نہیں ہے اس کی خواہش اور لالچ کرنا۔ اور بخل، جو چیز حاصل ہے اس کو روک کے رکھنا، موقع و محل پر خرچ نہ کرنا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مال و دولت کی حرص و لالچ اور مفادات کی اسیری، باہمی خون ریزی اور حرام اشیاء کی حلت پر آمادہ کرتی ہے، جس سے دنیا بھی تباہ ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یہ چیز ہلاکت و تباہی کا باعث بنے گی۔

[6577] ٥٧۔(٢٥٧٩)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6576] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٩٠)

[6577] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المظالم باب: الظلم كلمات يوم القيامة برقم (٢٤٤٧) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی الظلم برقم (٢٠٣٠) انظر (التحفة) برقم (٧٢٠٩)

[6577] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث بنے گا۔''

[6578] ٥٨۔(٢٥٨٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[6578] ۔حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی بے یارو مددگار چھوڑتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے، اللہ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب میں سے کوئی مصیبت اس کے باعث دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مسلمان بھائی کا جائز کام میں تعاون کرنا، اس کی ضرورت کو پورا کرنا، درحقیقت اپنی ضرورت وحاجت کو پورا کرنا ہے، کیونکہ اگر ہم کسی کی جائز ضرورت پوری کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری حاجتیں پوری فرمائے گا، اسی طرح ہم اگر کسی کی کوئی مشکل حل کرتے ہیں، اس کی مصیبت میں آنے والے درہمے، قدمے سخنے کسی صورت میں بھی تعاون کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہماری مصیبت کا ازالہ فرمائے گا، اس طرح اگر کوئی شخص اور انفرادی طور پر کبھی کسی غلطی کا ارتکاب کر لیتا ہے اور یہ لغزش اس کی عادت یا وطیرہ نہیں ہے اور اس سے دوسرے متاثر نہیں ہوتے، وہ خود بھی اس پر شرم سار ہے۔ تو اس کی غلطی کی پردہ پوشی کرنا مطلوب ہے، لیکن اگر وہ بار بار اس کا ارتکاب کرتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے، پھر اس کا پردہ چاک کرنا پسندیدہ ہے۔

[6578] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه برقم (٢٤٤٢) وفي الاكراه باب: يمين الرجل لصاحبه انه اخوه اذا خاف عليه القتل او نحوه برقم (٦٩٥١) وابو داود في (سننه) في الادب باب: المواخاة۔ انظر (التحفة) برقم (٤٨٩٣) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في الستر على المسلم برقم (١٤٢٦) انظر (التحفة) برقم (٦٨٧٧)

[6579] ٥٩-(٢٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ))

[6579] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی درہم نہیں ہے اور نہ کسی قسم کا سامان ہے، آپ نے فرمایا: ''میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ لے کر حاضر ہوگا اور ساتھ ہی یہ صورت ہوگی، کسی کو گالی دی ہے، کسی پر بہتان باندھا ہے، کسی کا مال ہڑپ کیا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا پیٹا ہے تو اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں اور اس کو بھی نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی لیکن حقوق ادا نہیں ہوسکیں گے تو پھر ان لوگوں کے قصور اور کوتاہیاں، ان سے لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی، پھر ان کی پاداش میں آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مال و دولت اور دنیوی ساز وسامان سے تہی دامنی یا محرومی اصل افلاس نہیں ہے، درحقیقت مفلس وہ انسان ہے جس نے دنیا میں لوگوں پر ظلم وزیادتی کی جس کی بنا پر وہ قیامت کے دن اپنی تمام نیکیوں سے محروم ہو جائے گا، مظلوموں کی فریادرسی یا دادرسی کرتے ہوئے اللہ اس کی نیکیاں ان کو دے دے گا، اگر پھر بھی مظلوموں کا حق نہ پورا ہوا تو ان کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے اور یہ ان کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اس طرح اس نے جو بویا تھا اس کو کاٹ لے گا۔ اور اپنے کیے کی سزا پائے گا، دوسروں کے گناہ، اپنے ظلم کی پاداش میں اٹھائے گا۔

[6580] ٦٠-(٢٥٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

[6579] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٩)
[6580] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠١)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ اِلٰی اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ))

[6580] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز حق والوں کو ان کا حق دلوایا جائے گا حتیٰ کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے اس کا بدلہ دلوایا جائے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ جَلْحَاءُ: بے سینگ۔ ❷ قَرْنَاءُ: سینگ والی۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن حیوانات کو بھی اٹھایا جائے گا اور ان کو بھی ایک دوسرے سے بدلا دلوایا جائے گا، لیکن چونکہ وہ مکلف نہیں ہیں اس لیے ان کے لیے جنت یا دوزخ نہیں ہے۔

[6581] ٦١۔(٢٥٨٣)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِی لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيمٌ شَدِيدٌ

[6581] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت اور ڈھیل دیتا ہے (سنبھلنے کا موقع دیتا ہے) تو جب اسے پکڑتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں ہے (بھاگنے کا موقع نہیں دیتا) پھر یہ آیت پڑھی: ''اور اسی طرح آپ کے رب کی گرفت ہے۔ جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے بے شک اس کی گرفت بڑی دردناک اور سخت ہے۔'' (ہود:١٠٢)

١٧......بَاب: نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا

باب ١٧: اپنے بھائی کی مدد کرو، ظالم ہو یا مظلوم ہو

[6582] ٦٢۔(٢٥٨٤)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَی الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَالَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَی الْاَنْصَارِیُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6581] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: ﴿وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهی ظالمة ان اخذه اليم شديد﴾ برقم (٤٦٨٦) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة هود برقم (٣١١٠) وبرقم (٣١١٠م) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: العقوبات برقم (٤٠١٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٣٨)

[6582] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣١)

فَقَالَ ((مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ ((فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ))

[6582] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو غلام آپس میں لڑ پڑے، ایک غلام مہاجروں اور دوسرا انصار کا، مہاجر غلام یا مہاجروں نے آواز بلند کی، اے مہاجرو! مدد کرو اور انصاری نے پکارا، اے انصاریو! مدد کرو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیمہ سے) نکلے اور فرمایا: ''یہ جاہلانہ پکار کیسی ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کچھ نہیں۔ اے اللہ کے رسول! صرف اتنی بات ہے دو غلام لڑ پڑے (کیونکہ) ایک نے دوسرے کی سرین پر لات ماری، آپ نے فرمایا: ''کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، انسان کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے، ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ ظلم کر رہا ہے تو اسے روکے، کیونکہ یہی اس کی نصرت ہے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔''

مفردات الحدیث ❊ كسع: سرین پر لات مارنا یا چٹکی لینا۔

فائدہ :......غزوہ مریسیع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام جہجاہ بن قیس غفاری نے جن کی طبیعت میں خوش طبعی تھی، سنان بن وبرہ جہنی، جو انصار کے حلیف تھے، کی سرین پر ہنسی میں لات مار دی، اس نے اس کو بہت برا اور معیوب کہا اور مدد کے لیے انصار کو پکارا، جواب میں حضرت عمر کے غلام نے مہاجرین کو آواز دی تو اس طرح قبائل کی بنیاد پر آواز دینا جاہلیت کے دور کا طریقہ تھا، جس میں حق وصداقت کی بجائے، اپنے اپنے خاندان کے فرد کی حمایت کی جاتی تھی۔ اس لیے آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کے دور کی پکار کیسی ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا، اس پکار سے زیادہ لوگ متاثر نہیں ہوئے اور عصبیت کے جذبہ نے سر نہیں اٹھایا، اس لیے کچھ اثر نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا تو چلو کوئی خطرہ اور خوف کی بات نہیں ہے، کیونکہ تم اس سے متاثر نہیں ہوئے، بھائی کی مدد ضرور کرو، لیکن ظالم بھائی کی مدد یہی ہے کہ اس کو شریعت کی مخالفت سے روکو، غلط کام سے باز رکھو تاکہ وہ اللہ کے مواخذہ سے بچ جائے، اسی طرح آپ نے جاہلیت کے اس مقولہ کو تو برقرار رکھا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم، لیکن اس کا مفہوم بدل دیا اور عصبیت کو ختم کر ڈالا۔

[6583] ٦٣۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو

[6583] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قوله ﴿سواء عليهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم فلن يغفر الله لهم ان الله لا يهدي القوم الفاسقين﴾ برقم (٤٩٠٥) وفي باب: يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن ←

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ**)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ((**دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ**)) فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((**دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ**))

[6583]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم ایک غزہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ایک ایک انصاری کی دبر پر ہاتھ مارا۔ تو انصاری نے کہا اے انصاریو! مدد کرو اور مہاجر نے کہا اے مہاجرو! مدد کے لئے پہنچو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاہلیت کی پکار کا سبب کیا ہے؟'' تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! مہاجرین میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری آدمی کی دبر پر ہاتھ مارا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: اس پکار کو چھوڑو، کیونکہ یہ تو بدبودار اور ناپسندیدہ ہے۔'' اس واقعہ کو عبداللہ بن ابی نے سن لیا تو کہنے لگا: کیا انہوں نے یہ کام کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ واپس گئے تو عزیز تر آدمی ذلیل تر آدمی کو باہر نکال دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجیے، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں تو آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو لوگ یہ باتیں نہ کریں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو ہی قتل کروا دیتا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی غلط کام پر غلط کار آدمی کا مواخذہ کرنے کی صورت میں زیادہ فتنہ فساد ابھرتا ہو تو کم فساد اور شر پر صبر کر لینا چاہیے، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو قریب کرنے کے لیے دعوت اسلام پھیلانے کی خاطر، لوگوں کی دل جوئی کے لیے، بدوؤں، منافقوں اور کمزور ایمان والے لوگوں کی ناگوار اور تکلیف دہ باتیں برداشت کر لیتے تھے تاکہ ان لوگوں سے حسن سلوک کے لیے دوسرے لوگ اسلام کی طرف راغب ہوں، مسلمانوں کو تقویت ملے اور مؤلفۃ القلوب کے دلوں میں ایمان راسخ ہو جائے اور اب بھی اگر بڑے شر سے بچنے کے لیے کم شر سے صرف نظر کرنے کی ضرورت ہو تو اس کو برداشت کر لینا چاہیے۔ آپ نے اس منافق کے راسخ الایمان بیٹے کو بھی باپ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی بلکہ حسن سلوک اور نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا تھا۔

← المنافقين لا يعلمون) برقم (٤٩٠٧) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة المنافقين برقم (٣٣١٥) انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٥)

[6584] ٦٤-(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)) قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا

[6584] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری آدمی کی دبر پر ہاتھ مارا، اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر قصاص کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس انداز کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بدبو دار ہے۔'' یعنی یہ پکار ناشائستہ اور قبیح حرکت ہے۔ ابن منصور کی روایت میں عمرو بن دینار کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سننے کی صراحت کی ہے۔

١٨......بَاب: تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ

باب ١٨: مومنوں کا باہمی رحم کھانا، شفقت و مہربانی کرنا اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچانا

[6585] ٦٥-(٢٥٨٥)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا

[6585] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے کہ اس کا بعض دوسرے بعض کی تقویت کا باعث یا ایک دوسرے کے لئے پختگی کا سبب ہے۔

فائدہ......ایک عمارت اس وقت تک قائم رہتی ہے، جب تک اس کے اجزا باہمی پیوست رہتے ہیں اگر ان میں ربط و تعلق ختم ہو جائے تو عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے، اسی طرح مسلمانوں کو اس طرح باہم مل کر ایک ایسی

[6584] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٠٦)
[6585] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: تشبيك الاصابع في المسجد وغيره برقم (٤٨١) وفي المظالم باب: نصر المظلوم برقم (٢٤٤٦) وفي الادب باب: تعاون المومنين بعضهم بعضا برقم (٦٠٢٦) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في شفقة المسلم على المسلم برقم (١٩٢٨) والنسائي في (المجتبى) في الزكاة باب: اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاه برقم ٨٠/ ٥۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٠)

مضبوط دیوار بن جانا چاہیے جس کی اینٹیں باہم پیوستہ اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں اور ان میں کہیں کوئی خلا نہ ہو، وگرنہ وہ مضبوط اور طاقتور نہیں رہ سکیں گے جیسا کہ آج مسلمان اپنے اختلاف و افتراق کی بنا پر کسی حیثیت کے مالک نہیں رہے۔ ہر میدان میں ذلیل رسوا ہو رہے ہیں بلکہ دین و دنیا دونوں سے محروم ہیں۔

[6586] ٦٦-(٢٥٨٦)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

[6586]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں کی باہمی محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں تمثیل جسم انسانی کی طرح ہے، جب اس کا کوئی عضو بیمار پڑتا ہے، تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی خاطر سارا جسم بے خوابی اور بخار کو دعوت دیتا ہے، یعنی جسم کے باقی حصے بھی بے خوابی اور بخار میں شریک ہو جاتے ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، ایمان والوں میں باہم ایسی محبت و مودت، ایسی رحمت و شفقت اور ہمدردی و خیر خواہی اور ایسا دلی تعلق ہونا چاہیے کہ دیکھنے والی آنکھ ان کو اس حالت میں دیکھے کہ اگر ان میں سے کوئی دکھ، درد یا تکلیف و مشکل میں مبتلا ہے تو سب اس کو اپنا دکھ، درد اور مصیبت خیال کریں اور سب اس کی پریشانی و بے قراری میں مبتلا ہوں اور اس کو اپنے دکھ، درد کی طرح دور کرنے کی کوشش کریں۔

[6587] (. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[6587]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6588] ٦٧-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ))

[6586] اخرجه البخاري في (صحيحه) ي الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠١١) انظر (التحفة) برقم (١١٦٢٧)

[6587] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٢٩)

[6588] تقدم تخريجه برقم (٦٥٢٩)

[6588] ۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک شخص کی مانند ہیں، اگر اس کا سر تکلیف میں مبتلا ہے، اس کی خاطر سارا جسم بخار اور بے خوابی میں شریک ہے۔''

[6589] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ))

[6589] ۔ حضرت نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اس کا سر دکھتا کرتا ہے سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔

[6590] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ

[6590] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

١٩...... بَابُ: النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ

باب ١٩: گالی گلوچ سے ممانعت

[6591] ٦٨ ۔ (٢٥٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ))

[6591] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باہمی گالی گلوچ کرنے والے دو شخص جو کچھ بھی کہتے ہیں، اس کا وبال گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے بشرطیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے، حد سے تجاوز نہ کرے۔''

فائدہ:...... ظالم سے بدلہ اور انتقام لینے کی اجازت ہے، اگرچہ عفو اور درگزر سے کام لینا افضل ہے اور بدلہ یہی ہے کہ جو بات اس نے کہی، جواباً وہی بات اس کو کہہ دی جائے، اس صورت میں آغاز کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ لیکن اگر وہ جواباً اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہے تو وہ بھی گناہ میں شریک ہے اور اپنے کیے کی سزا بھگتے گا۔

[6589] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦١٨)
[6590] تقدم تخريجه برقم (٦٥٢٩)
[6591] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٢)

٢٠......بَاب: اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

باب ٢٠ : عفو اور تواضع (انکساری وفروتنی) کا بہتر ہونا

[6592] ٦٩ـ(٢٥٨٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ))

[6592] ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ بندے کو عفو و درگزر کرنے پر زیادہ عزت بخشتا ہے اور جو بھی اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے عجز و نیاز اپناتا ہے، اللہ اس کو رفعت و بلندی بخشتا ہے۔''

فائدہ :...... انسان اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے اگر مال خرچ کرتا ہے تو دنیا میں اس کے مال و دولت میں برکت پیدا ہوتی ہے، کم مال سے زیادہ ضرورتیں پوری ہوجاتی ہیں اور وہ مصائب و مشکلات میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتا ہے، اسی طرح اس کا مال بچ رہتا ہے'' اسی طرح اس کی ظاہری کمی کا جبیرہ ہوجاتا ہے، اس طرح قیامت کے دن اس کو اس پر جو اجر وثواب حاصل ہوگا وہ بہت زیادہ ہے، ایک کھجور احد پہاڑ کے برابر ہوجائے گی۔ اس طرح جو انسان دوسروں کو معاف کرتا ہے، ان کے نزدیک اس کا عزت و وقار بڑھ جاتا ہے اور لوگ اس کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی عزت میں اضافہ ہوگا اور جو انسان اللہ کی رضا کے لیے عاجزی وفروتنی اختیار کرتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی قدر ومنزلت بڑھ جاتی ہے اور قیامت کے دن بھی اس کے درجات ومراتب میں رفعت و بلندی پیدا ہوگی۔

٢١......بَاب: تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ

باب ٢١ : غیبت اور بیان تراشی کی حرمت

[6593] ٧٠ـ(٢٥٨٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

[6592] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٣)

[6593] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٩٨٥)

قَالَ ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ قَالَ ((اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ))

[6593]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اپنے بھائی کا تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرے پوچھا گیا تو بتایئے اگر جو کچھ میں کہتا ہوں میرے بھائی میں موجود ہو فرمایا اگر جو کچھ تو کہتا ہے اس میں موجود ہے تو نے اس کی غیبت کی اور اس موجود نہیں تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بھائی کی ایسی بات یا ایسا فعل یا حال بیان کرنا، جو اس کے اندر موجود ہے لیکن اس کے ذکر سے اس کو ناگواری اور اذیت پہنچتی ہے، کیونکہ اس سے وہ ذلیل وخوار ہوتا ہے اور اس کی تحقیر وتنقیص ہوتی ہے، یہ غیبت ہے، لیکن اگر وہ عیب یا نقص یا برائی اس کے اندر موجود ہی نہیں ہے تو پھر یہ غیبت نہیں ہے بلکہ بہتان اور الزام تراشی ہے جو غیبت سے زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں: غیبت یہ ہے کہ تم کسی انسان کے متعلق اس چیز کا ذکر کرو، جو اسے ناگوار گزرے خواہ اس کا تعلق اس کے دین سے یا دنیا سے یا اس کے نفس اور جسمانی بناوٹ سے، اس کے مال سے ہو یا اخلاق سے، لباس سے ہو یا اس کی چال ڈھال سے اس کے بیوی بچوں سے ہو یا والدین اور نوکروں چاکروں سے، خواہ یہ ذکر کلام سے ہو یا تحریر کر کے یا اشارہ کنایہ سے، لیکن یہ خیال رہے، عیوب ونقائص کا ذکر، غیبت اور گناہ اس صورت میں ہوگا، اگر اس کی دنیوی اور دینی طور پر کوئی ضرورت وحاجت نہیں ہے۔ اگر دوسروں کی خیر خواہی و ہمدردی یا کسی مفسدہ اور خرابی کے انسداد کے لیے شخص یا گروہ کی واقعی برائی دوسروں کے سامنے بیان کرنا ضروری ہو یا کسی شرعی، اخلاقی اور تمدنی مقصد کا حصول اس پر موقوف ہو تو پھر کسی شخص یا گروہ کی برائی، اس کا عیب ونقص اور کمزوری بیان کرنا غیبت نہیں ہوگا۔ بلکہ کار ثواب ہوگا۔ مثلاً کسی حاکم کے سامنے اس کے خلاف گواہی دینا، کسی پیشہ ور دھوکے باز کے دھوکہ سے لوگوں کو آگاہ کرنا، حضرات محدثین کا روایات کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں غیر عادل راویوں کے عیوب ونقائص بیان کرنا، دین و شریعت کی حفاظت اور مدافعت کے لیے ضروری اور اہل بدعت کی غلطیوں اور بدعتوں کا پردہ چاک کرنا اور لوگوں کو ان کی کرتوتوں سے آگاہ کرنا، غیبت نہیں ہے بلکہ ایک دینی فریضہ اور شرعی ضرورت ہے جس کے پورا کرنے پر اجر وثواب ملے گا۔

۲۲......بَاب: بِشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَيْبَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ

باب ۲۲: اس شخص کے لیے خوشخبری جس کے عیوب پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ ڈالا کہ قیامت کو بھی اس کی پردہ پوشی ہوگی

[6594] ۷۱۔(۲۵۹۰)حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6594]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کی دنیا میں پردہ پوشی فرماتا ہے قیامت کے دن بھی اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

[6595] ۷۲۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

[6595]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی بندہ کسی بندے پر بھی دنیا میں پردہ نہیں ڈالتا مگر اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے جس کے عیوب کی دنیا میں پردہ پوشی کی، قیامت کے روز اس کے جرائم اور معاصی سے اہل محشر کو آگاہ نہیں فرمائے گا۔ صرف اپنے سامنے اس سے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کروالے گا اور پھر فرمائے گا، میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور آج تمہیں معاف کرتا ہوں اور انسان کا انسان کے گناہوں کی پردہ پوشی کا مفہوم، باب تحریم الظلم میں گزر چکا ہے حدیث نمبر ۵۸۔

۲۳......بَاب: مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ

باب ۲۳: کسی کی بدکلامی سے بچنے کے لیے اس سے نرم گفتگو کرنا

[6596] ۷۳۔(۲۵۹۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي

[6594] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٤٨)

[6595] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٨)

[6596] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما يجوز في اغتياب اهل الفساد←

عَـائِشَةُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ)) اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ آلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ ((يَاعَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ))

[6596]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو، یہ اپنے قبیلہ کا برا فرد یا برا آدمی ہے'' تو جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں جو کچھ فرمایا آپ کو معلوم ہے، پھر آپ نے اس سے نرمی سے بات چیت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے برے مرتبہ کا حامل وہ انسان ہوگا، جس کی بدزبانی یا بدکلامی سے بچتے ہوئے لوگ اس کو چھوڑ دیں یا الگ رہیں۔''

[6597] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ))

[6597]۔ امام صاحب اسی روایت کے ہم روایت دو اور اساتذہ سے اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ بئس رجل العشیرۃ کی جگہ بئس اخو العشیرۃ ہے، معنی ایک ہی ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، برے آدمی سے بھی درشتی اور سختی سے پیش نہیں آنا چاہیے بلکہ نرم گفتاری اور خندہ پیشانی سے اس کو متاثر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ پیار و محبت نرمی سے تو اس کو قریب کیا جاسکتا ہے اگر اس سے درشتی وسختی کا رویہ اختیار کیا جائے گا تو وہ بدکلامی اور فحش گوئی پر اتر آئے گا، اگرچہ دوسروں کو اس کی بری حرکات اور بری باتوں سے بچانے کے لیے آگاہ کر دیا جائے گا تاکہ وہ اس سے ہوشیار اور چوکنے رہیں اس کے فریب یا دھوکا کا شکار نہ ہو جائیں۔

← والريب برقم (٦٠٥٤) وفي باب: لم يكن النبي ﷺ فاحشا ولا متفاحشا برقم (٣١٣٢) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في حسن العشرة برقم (٤٧٩١) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في المداراة برقم (١٩٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٥٤)

[6597] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٣٩)

۲۴......بَاب :فَضْلِ الرِّفْقِ

باب ۲٤ : رفق و نرمی کی فضیلت

[6598] ٧٤-(٢٥٩٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُحْرَمْ الرِّفْقَ يُحْرَمْ الْخَيْرَ

[6598]۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس کو نرمی و ملائمت سے محروم کیا گیا، وہ سرے سے خیر سے محروم کیا گیا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، نرمی اور لوگوں کے لیے آسانی و سہولت پیدا کرنے کی صفت، اتنی بڑی چیز ہے اور اس کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ جو اس سے محروم رہا، گویا وہ اچھائی اور بھلائی سے یکسر محروم رہا، جس سے معلوم ہوا، انسان کی اکثر اچھائیوں اور بھلائیوں کا منبع (سرچشمہ) اور جڑ بنیاد اس کی نرم مزاجی ہے، اس لیے جو شخص اس سے محروم رہا، وہ ہر قسم کے خیر اور ہر اچھائی اور بھلائی سے محروم اور خالی ہاتھ رہا۔

[6599] ٧٥-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ

أَخْبَرَنَا جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يُحْرَمْ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ))

[6599]۔امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جو نرمی سے محروم رکھا جاتا ہے، وہ ہر خیر سے محروم رکھا جاتا ہے۔''

[6600] ٧٦-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ

[6598] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرفق برقم (٤٨٠٩) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الرفق برقم (٣٦٨٧) انظر (التحفة) برقم (٣٢١٩)

[6599] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٤١)

[6600] تقدم تخريجه برقم (٦٥٤١)

جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ ((مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ))

[6600]۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جو نرمی سے محروم رکھا گیا، ہر خیر سے محروم رکھا گیا، یا جو نرمی سے محروم کیا جائے گا، ہر خیر و بھلائی سے محروم رکھا جائے گا۔''

[6601] ۷۷۔(۲۵۹۳) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ))

[6601]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''اے عائشہ! بے شک اللہ رفیق ہے، (سہولت و آسانی پیدا کرتا ہے) نرمی اور ملائمت کو محبوب رکھتا ہے اور وہ نرمی و مہربانی پر اتنا دیتا ہے، جتنا کہ درشتی اور سختی پر نہیں دیتا اور جتنا کہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر نہیں دیتا۔''

فائدہ:...... بعض لوگ اپنے معاملہ اور برتاؤ میں سخت گیر ہوتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آدمی سخت گیری سے وہ کچھ حاصل کر لیتا ہے، جو نرمی سے حاصل نہیں ہو سکتا، گویا ان کے نزدیک درشتی اور سختی اور دشوار پسندی کار برآری کا ذریعہ اور حصول مقاصد کی کنجی ہے، آپ نے اس کی اصلاح فرماتے ہوئے، پہلے تو نرم خوئی کی عظمت اور صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ کی ذاتی صفت ہے، اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ محبوب ہے کہ اس کے بندے بھی باہمی معاملہ اور برتاؤ میں نرمی اپنائیں، پھر بتایا کہ مقاصد کا پورا ہونا یا نہ ہونا اور کسی چیز کا ملنا یا نہ ملنا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے، جو کچھ ہوتا ہے، اس کے فیصلہ اور مشیت سے ہوتا ہے اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ نرمی پر اس قدر دیتا ہے، جس قدر درشتی اور سختی پر نہیں دیتا بلکہ نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی اتنا نہیں دیتا جس قدر نرمی پر دیتا ہے۔

[6602] ۷۸۔(۲۵۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ))

[6601] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۵۲)
[6602] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦٤۹)

[6602]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا، ''نرمی اور ملائمت جس چیز میں بھی ہوتی ہے، اس کو مزین (خوبصورت) بنا دیتی ہے اور جس چیز سے سلب کر لی جاتی ہے، اس کو عیب دار، بدصورت بنا دیتی ہے۔''

فائدہ:...... اس سے معلوم ہوا، کسی چیز میں رفق اور نرمی کا ہونا، اس کے خوبصورت اور حسین، اچھا اور عمدہ ہونے کا سبب بنتا ہے اور نرمی کو نظر انداز کر دینا، اس کے عیب اور نقص کا باعث بنتا ہے۔

[6603] ۷۹۔(. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6603]۔ امام صاحب یہی حدیث، اپنے دو اور اساتذہ سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر سوار ہوئیں، وہ کچھ اناڑی اور سرکش تھا تو وہ اس کو چکر دینے لگیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''نرمی کو اختیار کرو،'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۲۵...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا

باب۲۵: چوپاؤں (حیوانات) وغیرہ پر لعنت بھیجنا ممنوع ہے

[6604] ۸۰۔(۲۵۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ

[6604]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر جا رہے تھے اور

[6603] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦٤۹)

[6604] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: النهي عن لعن البهيمة برقم (۲۵٦۱) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۸۳)

ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس سے اکتا گئی اور اس عورت نے اس پر لعنت بھیجی، رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کو سن لیا، چنانچہ فرمایا: ''اس پر جو ساز و سامان ہے، وہ لے لو اور اس کو چھوڑ دو، کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا کہ میں اسے ابھی لوگوں میں چلتی پھرتی دیکھ رہا ہوں، کوئی شخص اس سے تعرض نہیں کر رہا۔

مفردات الحدیث ✻ ضجرت: عورت اس کی سست رفتاری سے اکتا گئی۔

فائدہ :......رسول اللہ ﷺ نے چوپاؤں پر لعنت بھیجنے سے منع فرمایا تھا، لیکن اس کے باوجود، اس عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت بھیجی تو آپ نے بطور سزا اس عورت کو حکم دیا کہ جب یہ اونٹنی ملعونہ ہے تو پھر اس کو ہمارے ساتھ کیوں لا رہی ہو، اس کو چھوڑ دو'' کیونکہ جو چیز اللہ کی رحمت سے محروم ہو، وہ خیر کا باعث نہیں بن سکتی۔

[6605] ٨١۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ))

[6605]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، حماد کی روایت میں یہ ہے، حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا کہ میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں، وہ خاکی رنگ کی اونٹنی ہے اور ثقفی کی حدیث میں ہے، آپ نے فرمایا، ''اس پر جو سامان ہے، وہ لے لو اور اس کی پیٹھ ننگی کر دو، یعنی سامان اور پالان وغیرہ سب اتار دو، کیونکہ اس پر لعنت بھیجی گئی ہے۔''

[6606] ٨٢۔(٢٥٩٦)حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ))

[6606]۔حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھ لیا اور پہاڑی راستہ تنگ ہو گیا تو اس نے (اونٹنی کو تیز کرنے کے لیے)

[6605] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٤٧)
[6606] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٦٠٤)

کہا چل، اے اللہ! اس پر لعنت بھیج، (کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے راستہ نہیں بنا رہی تھی)، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے ساتھ، وہ اونٹنی نہ رہے، جس پر لعنت کی گئی ہے۔''

[6607] ۸۳۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ ((لَا اَيْمُ اللّٰهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ)) اَوْ كَمَا قَالَ

[6607] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، معتمر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''نہیں، اللہ کی قسم،! ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے، جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔'' یا جو آپ نے فرمایا۔

[6608] ۸۴۔(۲۵۹۷) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا))

[6608] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدیق کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت بھیجنے والا ہو۔''

فائدہ:......صدیق، یعنی مومن کے لیے دوسروں پر لعنت بھیجنا اور ان کو اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی بد دعا دینا مناسب نہیں ہے، کیونکہ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں اور دوسرے بھائی کے لیے وہ چیز پسند کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ہمدرد اور غم خوار ہیں۔

[6609] (. . .) حَدَّثَنِيهِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6609] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6610] ۸۵۔(۲۵۹۸) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلَى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا اَنْ

[6607] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦۰٤)
[6608] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۰۲۳)
[6609] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۰۹۰)
[6610] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في اللعن برقم (٤۹۰۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۸۰)

كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُالْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6610] ۔زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے، ام الدرداء رحمہا اللہ کو اپنی طرف سے کچھ گھر کی آرائش کا سامان بھیجا، (وہ اس کے ہاں مہمان تھیں)، پھر کسی رات کو عبدالملک رات کے وقت اٹھا اور اپنے خادم کو آواز دی تو گویا اس نے آنے میں تاخیر کی، چنانچہ اس نے اس پر لعنت بھیجی تو جب صبح ہوئی، حضرت ام الدرداء رحمہا اللہ نے اسے کہا، میں نے رات تجھے سنا تو نے جب اپنے خادم کو بلایا، اس پر لعنت بھیجی، میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''لعنت بھیجنا جن کی عادت ہے، وہ قیامت کے دن، سفارشی اور گواہ نہیں بن سکیں گے۔

مفردات الحدیث ٭ **أنجاد**: نَجدٌ کی جمع ہے، گھر کی آرائش وزیبائش کا سامان۔

فائدہ:...... قیامت کے دن، مومن اپنے مومن بھائیوں کے بارے میں سفارش کریں گے، لیکن لعنت بھیجنا جن کا وطیرہ ہے وہ سفارش کرنے سے محروم ہو جائیں گے، اسی طرح وہ قیامت کے دن دوسری امتوں کے سامنے ان کے رسولوں کی پیغام رسانی کی شہادت نہیں دیں گے، یا اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی نعمت سے محروم رہیں گے، لیکن جن لوگوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے، ان پر لعنت بھیجنا، اس میں داخل نہیں ہے۔

[6611] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ

[6611] ۔امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6612] ٨٦۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَأَبِي حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6611] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٥٣)
[6612] تقدم تخريجه برقم (٦٥٥٣)

[6612] ۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے روز گواہ ہوں گے نہ سفارشی۔''

لعانین سے مقصد یہ ہے کہ دوسروں پر لعنت بھیجنا ان کا شیوہ اور عادت ہے اگر کبھی کبھار یا ضرورت کے موقع اور محل پر یہ عمل سرزد ہو جائے تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔

[6613] ۸۷۔(۲۵۹۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً))

[6613] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے خلاف بددعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو بس رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

فائدہ :......مشرکوں پر بلاسبب اور بلاوجہ لعنت بھیجنا درست نہیں ہے، ہاں اگر وہ مسلمانوں سے جنگ کریں، انہیں تنگ کریں اور ان کے خلاف سازشیں کریں تو پھر مخصوص حالات میں ان پر لعنت بھیجنا درست ہے، جیسا کہ قنوت نازلہ میں ان کے خلاف دعا کی جاتی ہے۔

۲۶......بَاب: مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَوٰةً وَّأَجْرًا وَّرَحْمَةً

باب ۲۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی پر لعنت بھیجنا یا اس کو برا بھلا کہنا، یا اس کے خلاف دعا کرنا جبکہ وہ اس چیز کا مستحق نہیں ہے، اس کے لیے تزکیہ وصفائی، اجر وثواب اور رحمت کا باعث ہے

[6614] ۸۸۔(۲۶۰۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ ((أَوَ مَا عَلِمْتِ

[6613] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۵۲)

[6614] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۴۸)

مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا))

[6614]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی، مجھے معلوم نہیں وہ کیا مسئلہ تھا تو آپ کو غصہ دلا دیا، چنانچہ آپ نے ان پر لعنت بھیجی اور سخت کلامی کی تو جب وہ دونوں چلے گئے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اور کسی کو تو خیر میسر آ سکتی ہے، یہ دونوں تو اس کو حاصل نہیں کر سکتے، آپ نے پوچھا، ''یہ کیوں؟'' میں نے کہا، آپ نے ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کو برا بھلا کہا ہے، آپ نے فرمایا، ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، میں نے اپنے رب سے کیا طے کیا ہے، کیا شرط کی ہے؟ میں نے کہا ہے، اے اللہ! میں صرف بشر ہوں (الہ نہیں ہوں) تو جس مسلمان پر میں لعنت بھیجوں یا اس کو برا بھلا کہوں تو اسے اس کے لیے پاکیزگی اور اجر کا باعث بنا دے۔''

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آگے یہ قید آ رہی ہے کہ لَيْسَ لَهَا أَهْل، وہ اس کا مستحق نہیں ہے تو پھر میری لعنت اور تلخ کلامی اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت وتقرب کا باعث بنے، اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے غیر مستحق کے خلاف دعا کیوں فرمائی تو اس کا جواب یہ ہے، آپ نے یہ بات مومنوں کے بارے میں فرمائی ہے، جن پر انتہائی شفیق و مہربان ہیں، جیسا کہ وہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (توبہ آیت نمبر ۲۸)

''تمہاری بھلائی کا بہت خواہش مند، مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والا اور بہت مہربان۔''

اس لیے بعض دفعہ کوئی مومن غیر شعوری طور پر یا نادانستہ طور پر یا نفس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے، جو اس کے لیے مناسب نہیں ہوتی، اور بعد میں اس کو بھی احساس ہو جاتا ہے اور آپ بھی بشری تقاضے کے تحت ناراض ہو کر اس پر لعنت بھیجتے یا اس کو برا بھلا کہہ سکتے تھے، جو آپ کی شفقت و رحمت اور مومنوں کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ کے مطابق نہ ہوتا، اس لیے آپ نے پیش بندی کے طور پر یہ شرط لگائی، کیونکہ آپ کی عادت مبارکہ یہی تھی، آپ درگذر اور چشم پوشی سے کام لیتے تھے، حتیٰ کہ منافقوں کی باتیں بھی برداشت کر لیتے تھے اور آپ یہ کیسے گوارا کر سکتے تھے، آپ کے مخلص ساتھیوں کو آپ کی کسی دعا سے نقصان پہنچ جائے۔

[6615] (. . .) حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ

[6615] طریق ابی بکر بن ابی شیبة وابی کریب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷٦٤۸)
وطریق علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراهیم تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٤٥۲)

عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا

[6615]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، عیسیٰ کی حدیث میں یہ ہے، ان دونوں نے آپ سے خلوت میں بات کی، چنانچہ آپ نے ان کو برا بھلا کہا اور لعنت بھیجی اور ان کو نکلوا دیا۔

[6616] ۸۹۔(۲۶۰۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً))

[6616]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں ایک بشر ہی ہوں، (غصہ میں آ سکتا ہوں) تو جس مسلمان آدمی کو میں برا بھلا کہوں یا اس پر لعنت بھیجوں، یا اس کو سزا دوں تو اس چیز کو اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنا دے۔''

[6617] (۲۶۰۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ فِيهِ ((زَكٰوةً وَّاَجْرًا))

[6617]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف یہ فرق ہے کہ اس میں رحمت کی جگہ اجر کا لفظ ہے۔''

[6618] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَاَجْرًا وَ فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ

[6618]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت، مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔ عیسیٰ رحمہ اللہ نے اجر کا لفظ ابو ہریرہ کی روایت میں کہا ہے اور رحمت کا لفظ حضرت جابر کی روایت میں۔

[6616] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٢)

[6617] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣١٦)

[6618] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣١٦)

[6619] ٩٠-(٢٦٠١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6619] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''اے اللہ! میں تجھ سے یہ عہد لیتا ہوں تو میرے ساتھ اس کے خلاف نہیں کرے گا، میں ایک بشر ہی تو ہوں، اس لیے جس مومن کو میں نے اذیت دی ہے، اس کو سخت سست کہا ہے، اس پر لعنت بھیجی ہے، اس کو سزا دی ہے تو اس کو اس کے لیے رحمت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے، جس کے ذریعہ تو اسے قیامت کے روز اپنا تقرب بخشے۔''

[6620] (. . .)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَوْ جَلَدُّهُ قَالَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ

[6620] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٧)

[6620] ۔امام صاحب یہی روایت، ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں، جَلَدْتُهُ کی جگہ جَلَدُّهُ ہے، ابوزناد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، جَلَدُّهُ ابوہریرہ کی لغت ہے، اصل میں جَلَدْتُهُ ہے۔

نوٹ:...... دال کا تا میں مدغم کر دینا جائز ہے، اس ادغام سے جَلَدُّهُ بن گیا۔

[6621] (. . .)حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[6621] ۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6622] ٩١-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ

[6619] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٥)

[6621] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٨)

[6622] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٢٧)

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اللّٰهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6622] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اے اللہ! محمد بشر ہی ہے، جس طرح بشر کو غصہ آتا ہے، اسے بھی غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے عہد لیتا ہوں، جس کی تو ہرگز میرے ساتھ خلاف ورزی نہیں فرمائے گا، جس مومن کو میں نے اذیت دی ہے، یا اسے برا بھلا کہا ہے، یا میں نے اسے کوڑے مارے ہیں تو اس کو اس کے لیے کفارہ اور ایسی قربت بنا دے، جس کے ذریعہ تو اسے قیامت کے روز اپنا تقرب بخش دے۔''

[6623] ۹۲۔(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6623] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اے اللہ! جس مسلمان بندے کو میں نے برا بھلا کہا ہے تو اسے اس کے لیے قیامت کے دن اپنی نزدیکی کا سبب بنا دے۔''

[6624] ۹۳۔(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اللّٰهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6624] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اے اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا، جس کی تو میرے ساتھ خلاف ورزی نہیں فرمائے گا، جس مومن کو میں نے برا کہا ہے، یا اسے کوڑے لگائے ہیں، اس کو اس کے لیے قیامت کے دن کفارہ بنا دینا۔''

[6623] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الدعوات باب، قول النبی ﷺ (ومن آذیته فاجعله له زكاة ورحمة) برقم (٦٣٦١) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٣)

[6624] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٤٩)

[6625] ٩٤-(٢٦٠٢)حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا

[6625]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں بشر ہی تو ہوں اور میں نے اپنے رب عزوجل کے ساتھ یہ طے کیا ہے، جس مسلمان کو بندے کو میں برا بھلا کہوں، یا اسے سے سخت کلامی کروں، یہ چیز اس کے لیے پاکیزگی اور اجر بنے۔''

[6626] (. . .)حَدَّثَنِيهِ ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6626]۔ یہی روایت امام صاحب دو اور سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6627] ٩٥-(٢٦٠٣)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيْمَةَ فَقَالَ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْاٰنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ شَرْطِي عَلٰى رَبِّي اَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ

[6625] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٩)
[6626] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٩)
[6627] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٩٢)

اَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَّزَكٰوةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ قَالَ أَبُو مَعْنٍ يُتَيِّمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ

[6627]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں کے پاس ایک یتیم بچی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم بچی کو دیکھا تو فرمایا، ''تو وہی ہے، (اتنی جلد جوان ہوگئی)؟ تو بڑی ہوگئی ہے، تیری عمر بڑی نہ ہو۔'' چنانچہ یتیم بچی روتی ہوئی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ اے بیٹی! بچی نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خلاف دعا کی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اس لیے اب کبھی میری عمر زیادہ نہیں ہوگی۔ یا کہا میرا دور زیادہ نہ ہوگا، چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی جلدی دوپٹہ لپیٹتی ہوئی نکلیں، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، اے ام سلیم! تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے میرے ہاں یتیم بچی کے خلاف دعا فرمائی ہے؟ آپ نے پوچھا، ''کیا واقعہ ہے؟ اے ام سلیم!'' اس نے عرض کیا، بچی کا گمان ہے، آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر نہ بڑھے اور اس کا دور یا عہد زیادہ نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، پھر فرمایا: ''اے ام سلیم! کیا تجھے معلوم نہیں ہے، میری اپنے رب کے ساتھ شرط ہے، میں نے اپنے رب سے طے کیا ہے، میں نے کہا، میں بشر ہی تو ہوں، جس طرح بشر راضی ہوتا ہے، میں راضی ہوتا ہوں اور جس طرح بشر غصہ میں آجاتا ہے، میں غصہ میں آجاتا ہوں تو جس کے خلاف بھی، میں اپنی امت سے ایسی دعا کروں، جس کا وہ مستحق نہیں ہے، اسے وہ اس کے لیے طہارت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے، جس کے سبب تو اسے قیامت کے دن اپنا تقرب بخشے۔'' ابومعن کی روایت میں يُتَيْمَةٌ کا لفظ تینوں جگہ مصغر ہے، یعنی يُتَيِّمَة ہے۔

[6628] ٩٦-(٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ ((اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً

[6628] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٢٤)

[6628] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، آپ نے آ کر میرے کندھوں کے درمیان پیار سے تھپکی دی اور فرمایا: ''جاؤ اور میرے لیے معاویہ کو بلا لو۔'' تو میں نے آ کر کہا، وہ کھانا کھا رہا ہے، آپ نے فرمایا: جاؤ اور میری خاطر معاویہ کو بلا لاؤ تو میں نے واپس آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔'' ابن مثنیٰ کہتے ہیں، میں نے اپنے استاد امیہ سے پوچھا، حَطَأَنِي کا کیا معنی ہے؟ اس نے کہا، قَفَدَنِي قَفْدَةً: گدی پر دھول ماری۔

فائدہ: ...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بلانے گئے تو وہ روٹی کھا رہے تھے، وہ دیکھ کر واپس آ گئے اور آپ کو بتا دیا، اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کے بلانے کی اطلاع دی تھی، یا فوراً آنے کے لیے کہا تھا، اس لیے آپ نے عربوں کی عادت کے مطابق، بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے، جس طرح آج بھی ساتھی اور دوست بے تکلفی سے کھانے والے کو کہہ دیتے ہیں، تیرا پیٹ ہے یا تنور ہے، جو بھرنے کا نام ہی نہیں لیتا اور آپ نے ام سلیم کی یتیم بچی کو کہا تھا، اس کی عمر نہ بڑے یا حضرت حفصہ کو کہا تھا، عقرى حلقى، بعض دفعہ کہا، تربت عينك، ایسے مواقع پر محض پیار و محبت اور بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے، بددعا مقصود نہیں ہوتی، اس لیے امام مسلم اس کو ان حدیثوں میں لائے ہیں، جن میں بتایا گیا ہے کہ اگر میں اپنے کسی امتی کے خلاف ایسی دعا کروں، جس کا وہ مستحق نہ ہو تو اس کو اس کے لیے اجر و ثواب، رحمت اور تقرب کا باعث بنا، اس طرح یہ الفاظ ان کے حق میں دعا بن گئے۔

[6629] ٩٧۔(. . .) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6629] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپ سے چھپ گیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٢٧...... بَاب: ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ

باب ٢٧: دو رخے آدمی کی مذمت اور اس کے کرتوت کی حرمت

[6630] ٩٨۔(٢٥٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

[6629] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٢٤)
[6630] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٥٤)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِی يَاْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) [راجع:٦٤٥٤]

[6630] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو رخا بدترین لوگوں میں سے ہے، جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔''

فائدہ:...... بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب دو آدمیوں یا دو جماعتوں میں اختلاف اور تنازع ہو تو وہ ہر فریق کے پاس جا کر دوسرے فریق کے خلاف بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں، یا کسی کے ساتھ جب ملتے ہیں، یا اس کی مجلس میں ہوتے ہیں تو اس کے ساتھ اپنے حسن تعلق کا اظہار کرتے ہیں اور خوشامد و چاپلوسی کی تمام حدود عبور کر جاتے ہیں، لیکن جب وہ چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے، اس کی تحقیر و تنقیص اور برائی و بدخواہی کی باتیں کرتے ہیں، اس کو عربی میں "ذوالوجہین" اور اردو میں ''دورخا'' کہتے ہیں اور ظاہر ہے، یہ طرز عمل ایک طرح کی منافقت اور ایک قسم کی دھوکہ بازی ہے اور یہ ایک انتہائی خطرناک اور سنگین جرم ہے، جس کو آج کل ایک خوبی و کمال سمجھا جاتا ہے اور یہ انسان کی ذہانت و فطانت اور دانشمندی کی علامت بن چکا ہے اور ڈپلومیسی کہلاتا ہے۔لیکن ایسا انسان آخر کار رسوا اور ذلیل ہوتا ہے۔

[6631] ۹۹۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِی حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِی يَاْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))

[6631] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''دو رخا شخص بدترین انسان ہے، ان لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملتا ہے اور ان لوگوں کے ساتھ دوسرے چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔''

[6632] ۱۰۰۔(. . .)حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

[6631] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٥٥)

[6632] طريق حرملة بن يحيى عن ابن واهب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٧) وطريق زهير بن حرب عن جرير عن عمارة تقدم تخريجه فی فضائل الصحابة باب: خيار الناس برقم (٦٤٠٢)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِی یَاْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))

[6632] ۔ امام صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دورخے شخص کو بدترین لوگوں میں سے پاؤ گے، جو ان لوگوں کے پاس ایک رخ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۲۸......بَاب: تَحْرِیمِ الْكَذِبِ وَبَیَانِ مَایُبَاحُ مِنْهُ

باب ۲۸: جھوٹ کی حرمت اور اس کی مباح صورت

[6633] (۱۰۱۔(۲۶۰۵) حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ

اُمَّهُ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِی مُعَیْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِی بَایَعْنَ النَّبِیَّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُولُ ((لَیْسَ الْكَذَّابُ الَّذِی یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُولُ خَیْرًا وَیَنْمِی خَیْرًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ یُرَخَّصُ فِی شَیْءٍ مِمَّا یَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِی ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِیثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا

[6633] ۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا، جو پہلے ہجرت کرنے والیوں اور نبی اکرم ﷺ سے بیعت کرنے والیوں سے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے، وہ جھوٹا نہیں ہے، اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات دوسروں کی طرف منسوب کرتا ہے۔'' ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگ جس کو جھوٹ کہتے ہیں، میں نے اس کی صرف تین مواقع پر رخصت سنی ہے، جنگ و جہاد، لوگوں کے درمیان صلح کرانا اور مرد کا اپنی بیوی سے بات کرنا اور بیوی کی اپنے خاوند سے گفتگو۔

[6633] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلح باب: لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس برقم (۲۶۹۲) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی اصلاح ذات البین برقم (۴۹۲۰) وبرقم (۴۹۲۱) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: فی اصلاح ذات البین برقم (۱۹۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۵۳)

مفردات الحدیث ✽ يَنْمِيْ خَيْراً: ایک فریق کی دوسرے فریق تک اچھی اور بہتر بات پہنچاتا ہے، تاکہ ان کے درمیان صلح کروا سکے، أو يَقُوْلُ خيرًا: اور اچھا اثر ڈالنے والی بات بیان کرتا ہے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرتا ہے، وہ نقل نہیں کرتا۔

فائدہ :...... کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو آدمیوں یا دو گروہوں میں سخت نزاع اور رنجش ہے، ہر فریق دوسرے کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتا ہے، ان میں بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں، جو باہمی اختلاف اور نزاع کو ختم کرنے یا کم از کم، کم کرنے کا باعث بن سکتی ہیں، ایسی صورت میں اگر کوئی نیک نیت اور مخلص انسان دونوں فریقوں میں صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو خیر اندیشی کی باتیں پہنچاتا ہے، جن سے عداوت و اختلاف کی آگ ٹھنڈی ہو سکے اور خوش گمانی اور مصالحت کی فضا پیدا ہو سکے اور ایک دوسرے کی مخالفت و عداوت میں کہی گئی باتیں چھپا لے تو یہ اچھی اور بہتر بات ہے، اسی طرح جنگ و جدال میں توریہ و تعریض سے کام لیا جا سکتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لیے ایک دوسرے سے محبت و پیار کے اظہار میں مبالغہ سے کام لے سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے اچھے اچھے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں تو یہ جھوٹ نہیں ہے، تفصیل کتاب الجہاد میں، باب جواز الخداع فی الحرب ''لڑائی میں دھوکا کا جواز'' میں گزر چکی ہے۔

[6634] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ

[6634]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اوپر کی روایت میں جس قول کو ابن شہاب کی طرف منسوب کیا گیا ہے، اس کو حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا قول قرار دیا ہے۔ وہ اس کو آپ کا قول قرار دیتی ہیں۔

[6635] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمٰى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[6635]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے ''نمیٰ خیرا'' تک بیان کرتے ہیں، اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[6634] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٧٦)
[6635] تقدم تخريجه برقم (٦٥٧٦)

۲۹......بَاب:تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

باب۲۹: چغلی کی حرمت

[6636] ۱۰۲-(۲۶۰۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اَلَا ((اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا))

[6636] ۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں، کون سی چیز تعلق ختم کرنے والی اور انتہائی سنگین جھوٹ ہے؟ چغل خوری اور لوگوں کے درمیان لگائی بجھائی ہے۔'' اور محمد ﷺ نے فرمایا،'' آدمی سچ بولتا رہتا ہے، حتی کہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے، حتی کہ کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث العِضَةُ: ٹکڑا، قطعہ، کیونکہ چغلی، لوگوں کو ایک دوسرے سے کاٹ دیتی ہے۔
العضۃُ: جھوٹ، جادو، یہ بہت سنگین سخت حرام چیز القَالَةُ بَيْنَ الناس ، لوگوں میں پھیل جانے والی بات۔

فائدہ:...... کسی کی ایسی بات دوسرے کو پہنچانا جو دوسرے آدمی کی بدگمانی اور ناراض کر کے باہمی تعلقات کو بگاڑ دے، انتہائی سنگین جرم اور گناہ عظیم ہے، کیونکہ اس سے باہمی بغض و عداوت اور مخالفت و منافرت جنم لیتی ہے، جبکہ شریعت تعلقات کی درستی و خوشگواری اور باہمی ہمدردی و خیرخواہی کے جذبات ابھارنا چاہتی ہے، علامہ زبیدی لغوی نے لکھا ہے، اکسانے، بھڑکانے اور فساد ڈالنے کے لیے کسی کی بات کو پھیلانا نمیمہ ہے۔

۳۰......بَاب:قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ

باب ۳۰: جھوٹ کی قباحت اور سچ کا حسن وفضیلت

[6637] ۱۰۳-(۲۶۰۷)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

[6636] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٥١٤)
[6637] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين﴾ برقم (٦٠٩٤) انظر (التحفة) برقم (٩٣٠١)

اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا))

[6637]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ سچ نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور بلاشبہ آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے، حتی کہ صدیق (انتہائی سچا، جس کے قول و فعل میں یکسانیت ہو) لکھ دیا جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ برائی اور بدکاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور بدکاری دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، (جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے) حتی کہ کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✻ صِدِّيق: جس کے قول و فعل اور زبان و دل میں موافقت ہو، کیونکہ صدق قول کے دل اور واقعہ کے مطابق ہونے کا نام ہے اور جو انسان صدق کو اختیار کرتا ہے، وہ اللہ کے ہاں صدیق ٹھہرتا ہے اور ان کا ثواب پائے گا اور لوگوں کے ہاں بھی سچا سمجھا جائے گا، اس کے برعکس جو جھوٹ بولنے کو عادت بنا لیتا ہے، وہ اللہ کے ہاں جھوٹا ٹھہرتا ہے اور ان ہی کی سزا اور عقوبت کا مستحق ہوگا اور لوگوں میں بھی جھوٹا مشہور و معروف ہوگا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، سچ بولنا بذات خود اچھی اور پسندیدہ عادت ہے، جس کی خاصیت اور امتیاز یہ ہے کہ آدمی کو زندگی کے تمام پہلوؤں میں نیک کردار اور صالح بنا کر جنت کا مستحق بنا دیتی ہے، کیونکہ ''بِرّ'' تمام امور کے مجموعہ کا نام ہے اور ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی مقام صدیقیت پر فائز ہو جاتا ہے، اس کے برعکس جھوٹ بولنا بذات خود ایک خبیث اور بری خصلت ہے، جس کی خاصیت، انسان کے اندر فسق و فجور اور بدی کا میلان و رجحان پیدا کر کے، اس کی پوری زندگی کو بدکاری کی زندگی بنا کر دوزخ میں پہنچاتا ہے اور جھوٹ بولنے کا عادی، کذابیت کے درجے تک پہنچ کر اللہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

[6638] ۱۰۴۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَاِنَّ

[6638] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٨٠)

الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ)) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[6638] ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدق، وفاداری اور ادائے حقوق کا نام ہے اور وفاداری جنت تک پہنچا دیتی ہے اور انسان سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، حتی کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بدکرداری کا نام ہے اور بدکاری دوزخ تک پہنچاتی ہے اور انسان جھوٹ بولنے کا قصد کرتا رہتا ہے، حتی کہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں، قال رسول اللہ ﷺ کی جگہ عن النبی ﷺ ہے۔

مفردات الحدیث ✲ بِرّ کا عربی لغت میں اصل مفہوم، کسی کا حق پورا کرنا ہے، اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے اور اس کے مقابلہ میں فُجُور، راہ سے ہٹ جانے اور استقامت سے کنارہ کشی اختیار کر لینے کا نام ہے۔

[6639] ١٠٥ ۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا))

[6639] ۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سچائی کو لازم پکڑو، کیونکہ سچائی نیکی و وفاداری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور نیک کرداری جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے، حتی کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور تم جھوٹ بولنے سے بچتے رہے، کیونکہ جھوٹ بدکاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور بدکرداری دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے، حتی کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

[6639] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في التشديد في الكذب برقم (٤٩٨٩) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في الصدق والكذب برقم (١٩٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦١)

[6640] (. . .)حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسٰى ((وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ))

[6640]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں،، عیسیٰ کی روایت میں یتحری الصدق (سچ کو اختیار کرتا ہے) وَیَتَحری الکذب) جھوٹ کو اختیار کرتا ہے) نہیں ہے اور ابن مسہر کی روایت میں ہے،"حتّٰی یکتبهُ اللّٰهُ۔" حتی کہ اللہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۳۱...... بَاب: فَضْلِ مَنْ يَّمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ

باب ۳۱: غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھنے والے کی فضیلت اور غصہ کس طرح ختم کیا جاتا ہے

[6641] ۱۰۶ ۔(۲۶۰۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ ((فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ ((لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

[6641] ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، "تم اپنے اندر رَقُوب (بے اولاد) کس کو سمجھتے ہو؟" ہم نے کہا، جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا:"وہ رَقُوب نہیں ہے، لیکن وہ شخص رَقُوب ہے جس نے اپنے آگے کسی بچہ کو نہ بھیجا ہو، (جو قیامت کے دن اس کو آگے لینے کے لیے آئے) آپ نے پوچھا،"تم اپنے اندر شہ زور (گرانے والا) کس کو سمجھتے ہو؟" ہم نے عرض کیا، جس کو کوئی پچھاڑ نہ سکے، آپ نے فرمایا:"وہ طاقتور نہیں ہے، بلکہ طاقت ور پہلوان وہ ہے، جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

[6640] تقدم تخريجه برقم (٦٥٨٢)

[6641] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: من كظم غيظا برقم (٤٧٧٩) انظر (التحفة) برقم (٩١٩٣)

مفردات الحدیث ✽ رَقُوب: جس کی اولاد نہ بچے، صُرَعَة: شہ زور، پہلوان، جو مدمقابل کو پچھاڑ دے اور کوئی اس کو پچھاڑ نہ سکے۔

فائدہ :...... عام طور پر لوگ اسی کو لا ولد خیال کرتے ہیں، جس کی اولاد زندہ نہ رہے، جبکہ شرعاً وہ لا ولد ہے، جس کی زندگی میں، اس کی اولاد فوت نہیں ہوتی کہ وہ اس کی موت پر اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے صبر کرے اور قیامت کے دن وہ اس کے لیے پیش رو اور پیشوا بن سکے، اسی طرح زور آور، پہلوان اس کو خیال کیا جاتا ہے، جو مدمقابل کو پچھاڑ دے، جبکہ شرعی نقطہ نظر سے شہ زور اور پہلوان وہ ہے، جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے، کیونکہ سب سے بڑا اور بہت ہی مشکل کام، اپنے نفس کو زیر کرنا اور اس پر قابو پانا ہے، اس لیے نفس کو سخت ترین دشمن قرار دیا جاتا ہے اور خاص کر غصہ کی صورت میں تو اس پر قابو نہایت کٹھن اور مشکل کام ہے، اس لیے آپ نے فرمایا کہ طاقتور اور پہلوان کہلانے کا اصل اور صحیح حقدار، وہ اللہ کا بندہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے اور نفسانیت اس سے کوئی بیجا حرکت اور غلط کام نہ کروا سکے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال اور خوبی یہ نہیں ہے اور نہ بندہ سے یہ مطالبہ ہے کہ اس کو غصہ آئے ہی نہیں، کیونکہ کسی کی سخت ناگوار حرکت پر غصہ آنا ایک طبعی اور فطرتی جذبہ ہے، جس کو ختم نہیں کیا جا سکتا، مطلوب یہ ہے کہ غصہ کی کیفیت کے وقت نفس پر پورا قابو رہے، ایسا نہ ہو کہ غصہ سے مغلوب ہو کر انسان خلاف شریعت اور شان بندگی کے منافی حرکات کا مرتکب ہو جائے۔

[6642] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

[6642]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6643] ١٠٧-(٢٦٠٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

[6642] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٨٤)

[6643] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الحذر من الغضب برقم (٦١١٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٣٨)

[6643]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقتور، مد مقابل کو پچھاڑ دینے والا نہیں ہے، طاقتور اور مضبوط تو بس وہ ہے، جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔''

[6644] ۱۰۸۔(۔۔۔)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ**)) قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ**))

[6644]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''شہ زور وہ نہیں ہے جو بہت گرانے والا ہے،'' صحابہ کرام نے پوچھا تو پھر شہ زور کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

[6645] (۔۔۔)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِهْرَامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6645]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6646] ۱۰۹۔(۲۶۱۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**)) فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرٰى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرٰى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ

[6644] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۸۵)

[6645] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۸۵)

[6646] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی بدء الخلق باب: صفة ابليس وجنوده برقم (۳۲۸۲) وفی الادب باب: ما ينهى عن السباب واللعن برقم (۶۰۴۸) وفی باب: الحذر من الغضب برقم (۶۱۱۵) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما يقال عند الغضب برقم (۴۷۸۱) انظر (التحفة) برقم (۴۵۶۶)

[6646] ۔حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی نبی اکرم ﷺ کے سامنے گالی گلوچ کرنے لگے اور ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور رگیں پھولنے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک بول جانتا ہوں، اگر یہ وہ کہہ لے تو جو کیفیت یہ پا رہا ہے، ختم ہو جائے گی، یہ کہے میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' تو اس آدمی نے کہا، کیا آپ مجھے پاگل خیال کرتے ہیں؟ ابن العلاء کی روایت میں هَلْ تَرٰی ہے اور الرَّجُل کا لفظ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ✲ اَوْدَاج: وَدَجٌ کی جمع ہے، گردن کی رگیں۔

فائدہ :...... غصہ سے بے قابو ہونا، شیطانی حرکت ہے، جس پر انسان کو شیطان اکساتا ہے، اس لیے اس کا علاج، شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا ہے اور غصہ کی حالت میں انسان اعتدال سے نکل جاتا ہے اور یہ جنون و دیوانگی کی ایک صورت ہے جس کے سبب انسان فہم و شعور سے عاری ہو جاتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں رہتا مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے، اس لیے دیوانہ کبھی اپنے دیوانہ ہونے کو تسلیم نہیں کرتا، اس کم فہمی اور ناسمجھی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اس غضب ناک آدمی نے کہا، کیا میں پاگل ہوں؟ بعض روایات میں آیا ہے اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے پھر بھی غصہ زائل نہ ہو تو لیٹ جائے۔

[6647] ۱۱۰۔(. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَامَ اِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آنِفًا قَالَ ((اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَمَجْنُونًا تَرَانِي

[6647] ۔حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں میں تلخ کلامی اور تکرار ہوا، ان میں سے ایک غصہ میں لال پیلا ہو رہا تھا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی کیفیت کو دیکھ کر فرمایا، ''میں ایک کلمہ (بول) جانتا ہوں، اگر یہ وہ کلمہ کہہ لے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے، یعنی ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' تو ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر اس آدمی کے پاس گیا اور کہا، کیا جانتے ہو، ابھی ابھی

[6647] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٨٩)

رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا، ''میں ایک بول جانتا ہوں، اگر یہ کہہ لے تو اس کی یہ کیفیت دور ہو جائے، ''اعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' تو اس آدمی نے اسے جواب دیا، کیا تم مجھے پاگل دیکھتے ہو؟

فائدہ:...... سنن ابی داؤد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے حضور اکرم ﷺ سے سن کر جا کر سمجھانے والا شخص حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے۔

[6648] (. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6648]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٣٢...... بَاب: خُلِقَ الْاِنْسَانُ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

باب ٣٢: بے قابو ہونا انسان کی سرشت ہے

[6649] ١١١۔(٢٦١١) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ))

[6649]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جب اللہ نے جنت میں آدم علیہ السلام کی صورت (پتلا) بنائی تو جب تک چاہا اسے اسی طرح چھوڑے رکھا، چنانچہ ابلیس اس کے گرد گھومنے لگا، دیکھتا تھا، وہ کیا ہے، جب اس نے اسے اندر سے کھوکھلا اور پیٹ والا دیکھا، سمجھ گیا کہ اسے ایسی بناوٹ دی گئی ہے کہ وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے گا۔''

[6650] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا عَنْ حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6650]۔ امام صاحب اس قسم کی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اندر سے خالی اور کھوکھلا ہونا، یا پیٹ والا ہونا، اس بات کی علامت ہے کہ یہ اپنی خواہشات کا اسیر ہو گا، اپنی خواہشات و مفادات پر آسانی سے غالب نہیں آ سکے گا، اس لیے اس کو بہکانا، پھسلانا، آسان ہوگا اور

[6648] تقدم تخريجه برقم (٦٥٨٩)

[6649] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٦)

[6650] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٦)

واقعتاً یہی صورتحال ہے، شیطان انسان پر اس کی خواہشات اور لذائذ کے ذریعہ سے قابو پاتا ہے اور انسان اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے فرمان باری ہے۔

﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى o فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾ (النازعات:٤٠-٤١)

''رہا وہ انسان جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے باز رکھا تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔''

٣٣...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب ٣٣: چہرہ پر مارنا ممنوع ہے

[6651] ١١٢-(٢٦١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

[6651]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔''

فائدہ:...... انسان کے حسن و جمال اور خوبصورتی کا مظہر اس کا چہرہ ہے، جو ایک انتہائی نازک اور لطیف عضو ہے اور مار کو برداشت نہیں کر سکتا، مار سے انسان کا چہرہ بگڑ سکتا ہے، جس سے اس کا حسن و جمال متاثر ہوگا، کیونکہ چہرے کی مار پیٹ سے انسان کی آنکھ کی بینائی زائل ہو سکتی ہے، آنکھ متاثر ہو سکتی ہے، اس کی دوسری وجہ آگے آ رہی ہے۔

[6652] (. . .) حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ))

[6652]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں قَاتَلَ کی جگہ ضَرَبَ کا لفظ ہے۔

[6653] ١١٣-(. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ))

[6653]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے بچاؤ کرے۔''

[6651] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٩٢)
[6652] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٣)
[6653] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٦)

[6654] ۱۱۴-(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ))

[6654] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر طمانچہ بالکل نہ مارے۔''

[6655] ۱۱۵-(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ))

[6655] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔''

فائدہ:......آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، بعض روایات سے اس کی تفسیر ہو جاتی ہے کہ انسان کے چہرے کی صورت رحمٰن کے چہرے کی صورت پر ہے اور قرآن وسنت میں اللہ کے لیے وجہ کا لفظ آیا ہے، لیکن جس طرح اس کے قدم، سمع وبصر کی کیفیت کو سمجھنا ممکن نہیں ہے، اس کی صورت کی ماہیت اور حقیقت کو جاننا بھی ممکن نہیں ہے، انسان مخلوق ہے، اس لیے اس کی صورت اس کی شان کے مطابق ہے اور رحمٰن خالق ہے، اس لیے اس کی صورت اس کے شان و مقام کے لائق ہوگی اور اسی صورت میں وہ محشر میں مومنوں کے سامنے آئے گا اور لوگ اس کو پہچان لیں گے، اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو پھر یہ معنی کرنا ممکن تھا کہ رحمان نے اسے اپنی پسندیدہ شکل و صورت پر پیدا کیا ہے، اس لیے مار کر اسے بگاڑو نہیں، کیونکہ خوبصورتی کا حقیقی مظہر انسان کا چہرہ مہرہ ہی ہے، اگرچہ سارا جسم ہی اس نے اپنی پسند کے مطابق احسن تقویم بنایا ہے۔

[6656] ۱۱۶-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا ((قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ))

[6654] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٨٥٨)

[6655] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٨٥٨)

[6656] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٨٥٨)

[6656]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی سے لڑ پڑے تو چہرے سے پرہیز کرے۔"

۳۴..... بَاب: الْوَعِيدُ الشَّدِيدُ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب ٣٤: جو انسان لوگوں کو ناحق دکھ پہنچائے، اس کے لیے سخت وعید ہے

[6657] ١١٧۔(٢٦١٣)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

[6657]۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہشام بیان کرتے ہیں کہ ان کا گزر شام میں کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، جو دھوپ میں کھڑے کیے گئے تھے اور ان کے سروں پر روغن زیتون ڈالا گیا تھا، انہوں نے پوچھا، یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہیں بتایا گیا ہے، انہیں خراج (نہ دینے) کی پاداش میں عذاب دیا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا، ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، "اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو (ناجائز) عذاب دیتے ہیں۔"

فائدہ :...... شرعی اصولوں اور ضوابط کے مطابق کسی کو جسمانی حد یا تعزیر لگانا جرم نہیں ہے، اگر کوئی حکمران ناجائز طور پر کسی کو حد لگاتا ہے، یا سزا دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن سزا کا مستحق ہوگا، ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے سنائی تاکہ سزا دینے والے اپنے فعل پر غور کر لیں کہ ہمارا یہ فعل صحیح ہے یا غلط ہے۔

[6658] ١١٨۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

[6658]۔ حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ (عروہ رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کا گزر شام کے کچھ کسانوں پر ہوا، انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا تو انہوں نے پوچھا، ان کا کیا معاملہ ہے؟

[6657] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الخراج والامارة والفى باب: فى التشديد فى جباية الجزية برقم (٣٠٤٥) انظر (التحفة) برقم (١١٧٣٠)

[6658] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٦٠٠)

لوگوں نے بتایا، انہیں جزیہ (کی وصولی) کی خاطر روکا گیا ہے، چنانچہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔''

[6659] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَاَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا

[6659]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں، ہشام سے جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ان دنوں ان لوگوں کے فلسطین میں امیر حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے ان کو چھوڑنے کا حکم دیا اور وہ چھوڑ دیئے گئے۔

فائدہ:...... جزیہ کو خراج بھی کہہ دیتے ہیں، اس لیے بعض روایتوں میں خراج (لگان) کا لفظ آیا ہے۔

[6660] ۱۱۹۔(. . .) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ

هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِّنَ النَّبْطِ فِي اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا))

[6660]۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہما نے حمص کے گورنر کو دیکھا کہ اس نے جزیہ کی ادائیگی کے لیے کچھ کسانوں کا دھوپ میں کھڑا کیا ہوا ہے تو انہوں نے پوچھا، یہ کیا سزا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔''

فائدہ:...... جزیہ اور خراج سے مراد وہ رقم ہے جو مسلمانوں کے علاقہ میں رہنے والے غیر مسلموں سے ان کے تحفظ اور پناہ دینے کے باعث وصول کی جاتی تھی۔

[6659] تقدم تخريجه برقم (٦٦٠٠)
[6660] تقدم تخريجه برقم (٦٦٠٠)

٣٥...... بَاب: اَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوقٍ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ اَنْ يُّمْسِكَ بِنِصَالِهَا

باب ۳۵: جو شخص مسجد، بازار وغیرہ ایسی جگہوں سے گزرے، جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں، اس کو ہتھیار کے پھل پکڑنے کا حکم دیا جائے گا

[6661] ١٢٠ـ(٢٦١٤) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا))

[6661] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تیروں کے پیکان کو پکڑ لو۔''

[6662] ١٢١ـ(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُولَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَّاْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا

[6662] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی تیر لے کر مسجد سے گزرا، جن کے پیکان کھلے ہوئے (ننگے) تھے تو آپ نے اسے ان کے پیکان پکڑنے کا حکم دیا، تاکہ کسی مسلمان کو خراش نہ لگا دے۔''

مفردات الحدیث ✲ **نصل نُصُول**: تیر یا نیزے کی انی، پھل، نوک دار لوہا۔

[6663] ١٢٢ـ(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

[6661] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلاة باب: یاخذ بنصول النبل اذ مر فی المسجد برقم (٤٥١) وفی الفتن باب: قول النبی ﷺ: (من حمل علینا السلاح فلیس منا) برقم (٧٠٧٣) والنسائی فی (المجتبی) فی المساجد باب: اظهار السلاح فی المسجد برقم (٧١٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: من کان معه سهام فلیاخذ بنصالها برقم (٣٧٧٧) انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٧)

[6662] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: قول النبی ﷺ: (من حمل علینا السلاح فلیس منا) برقم (٧٠٧٤) انظر (التحفة) برقم (٢٥١٣)

[6663] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی النبل یدخل به المسجد برقم (٢٥٨٦) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٩)

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا وَ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ

[6663]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک آدمی کو جو مسجد میں تیروں کا صدقہ کر رہا تھا، حکم دیا کہ وہ مسجد سے تیروں کے پیکان پکڑے بغیر نہ گزرے، ابن رمح کی روایت میں يَتَصَدَّقَ کی جگہ يَصَّدَّقَ ہے، یعنی تا کو صاد میں مدغم کر دیا گیا۔

[6664] ۱۲۳۔(۲۶۱۵)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ اَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا)) قَالَ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى وَاللّٰهِ مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ

[6664]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ میں تیر لے کر مجلس میں یا بازار سے گزرے تو وہ اس کا پیکان پکڑ لے، پھر اس کے پیکان کو پکڑ لے، پھر اس کے پیکان کو پکڑ لے۔'' یعنی خوب اچھی طرح پکڑ لے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم، ہم نے مرنے سے پہلے، ایک دوسرے کے چہرے (رخ) کی طرف سیدھے کر لیے۔

فائدہ :...... نبی اکرم ﷺ کی تلقین اور تاکید یہ تھی کہ جس جگہ لوگوں کا اجتماع ہو، وہاں ہتھیار یا کوئی خطرناک چیز اس انداز سے نہ لے جائے کہ دوسروں کو اس سے تکلیف پہنچے، لیکن آپ کے فرمان کے برعکس بعد میں لوگ ہتھیار لے کر ایک دوسرے کے سامنے آ گئے اور آج بدقسمتی سے لوگوں کو بموں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور دہشت گردی کو عام کر دیا گیا ہے، حتی کہ اللہ کے گھر مساجد بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں، اعاذنا اللہ منہا۔

[6665] ۱۲۴۔(...)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهٖ اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا))

[6664] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۸۰)

[6665] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: المرور في المسجد برقم (۴۵۲) وفي الفتن باب: قول النبي ﷺ: (من حمل علينا فليس منا) برقم (۷۰۷۵) وابو داود في (سننه)

[6665] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو وہ اپنی ہتھیلی سے اس کے پیکان (نوک) کو پکڑ لے، تاکہ اس سے کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''اس کے پیکان پر قبضہ کر لے۔''

٣٦...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ

باب ٣٦: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے

[6666] ١٢٥ ـ (٢٦١٦) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ))

[6666] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''جس نے اپنے بھائی کی طرف تیز دھار آلہ سے اشارہ کیا، (اس کو ڈرانے یا خوف زدہ کرنے کے لیے) تو فرشتے اس پر لعنت بھیجیں گے، حتی کہ اس کو چھوڑ دے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اپنے کسی بھائی کو خوف زدہ کرنے کے لیے یا محض خوش طبعی میں پریشان کے لیے اس کی طرف کسی ہتھیار کا رخ کرنا، فرشتوں کی لعنت کا باعث ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے، کسی مسلمان بھائی کو تنگ کرنا، اس کو پریشان کرنا، مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے، کیونکہ بعض دفعہ ہتھیار غیر شعوری طور پر نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے، اس لیے اس کا سدباب کرتے ہوئے شریعت نے اس سے محض اشارہ کرنا بھی جرم قرار دیا اور آج مسلمان اشارے کی بجائے ہتھیاروں سے دوسرے مسلمانوں کو ہتھیاروں سے نشانہ بنا رہے ہیں۔

[6667] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[6667] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

← فی الجهاد باب: فی النبل یدخل فی الجنة برقم (٢٨٥٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: من کان معه سهام فلیاخذ بنصالها برقم (٣٧٧٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٣٩)
[6666] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٣٦)
[6667] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٧٢)

[6668] ١٢٦ ـ (٢٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ))

[6668] ۔ ہمام بن منبہ کو بیان کردہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم سے کسی کو پتہ نہیں ہے، شاید شیطان چھین کر اس کے ہاتھ سے چلوا دے، اس طرح وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔'' یعنی دوسرے بھائی کو نقصان نہ پہنچ جائے، جو آگ کی سزا کا باعث بن جائے۔

٣٧...... بَاب: فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

باب ٣٧: راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کی فضیلت

[6669] ١٢٧ ـ (١٩١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))

[6669] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی راستہ پر جا رہا تھا، اس نے راستہ پر خاردار (کانٹوں والی) ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بعض دفعہ ایک معمولی عمل اللہ کے ہاں اس درجہ قبولیت حاصل کر لیتا ہے کہ اس کی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے اور وہ نیک کرداری کا راستہ اپنا کر جنت میں چلا جاتا ہے۔

[6668] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: قول النبي ﷺ: من حمل علينا السلام فليس منا) برقم (٧٠٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٠)

[6669] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاذان باب: فضل التهجر الى الظهر برقم (٦٥٢) وفي المظالم باب: من اخذ الغصن وما يوذي الناس في الطريق فرمى به برقم (٢٤٧٢) والترمذي في (جامعه) في البر والصله باب: ما جاء في اماطة الاذى عن الطريق برقم (١٩٥٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧٥)

[6670] ۱۲۸ـ(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ))

[6670] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستہ پر ایک درخت کی شاخ سے گزرا تو کہنے لگا، اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں سے دور کر کے رہوں گا، تا کہ ان کو تکلیف نہ پہنچائے تو وہ اس کے سبب جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

[6671] ۱۲۹ـ(. . .)حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ))

[6671] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں ایک آدمی کو ایک درخت راستہ کی پشت سے کاٹنے کے سبب چلتے ہوئے دیکھا، وہ درخت لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔''

فائدہ :......گزشتہ روایات میں ایک شاخ کاٹنے کا ذکر ہے اور یہاں درخت کہا گیا ہے، کیونکہ وہ شاخ درخت سے راستہ پر گزرنے والوں کو لگتی تھی، اس کے کاٹنے کو درخت کے کاٹنے سے تعبیر کر دیا، کیونکہ وہ درخت کا حصہ تھی۔

[6672] ۱۳۰ـ(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ))

[6672] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث تھا، ایک آدمی نے آ کر اسے کاٹ ڈالا اور اس کے سبب جنت میں چلا گیا۔''

[6673] ۱۳۱ـ(۲٦۱۸)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِي

[6670] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٦۱۹)
[6671] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۰۸)
[6672] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٥٦)
[6673] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الادب باب: اماطة الاذى عن الطريق برقم (۳٦۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۱٥۹٤)

ابو برْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ ((اعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ))

[6673] ۔حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں، جس سے میں فائدہ اٹھا سکوں، آپ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دو۔''

[6674] ۱۳۲۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمِرَّ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

[6674] ۔حضرت ابو برزہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہیں، شاید آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو مجھے کوئی ایسا توشہ عنایت فرمائیں، جس سے اللہ مجھے نفع پہنچائے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام کرو، یہ کام کرو، ابوبکر کام کا نام بھول گئے) اور راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کر دو۔'' (اور آج مسلمان تکلیف دہ اشیاء راستوں پر پھینکتے ہیں۔)

۳۸...... بَاب: تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي

باب ۳۸: وہ حیوانات، بلی وغیرہ جو اذیت نہیں پہنچاتے، ان کو تکلیف پہنچانا ممنوع ہے

[6675] ۱۳۳۔(۲۲۴۲)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))۔

[6675] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب ہو رہا ہے، اس نے اسے قید کیا، حتی کہ وہ مر گئی، وہ اس کے سبب آگ میں داخل ہو گی جب اس نے اسے باندھا تھا، نہ کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس نے اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔''

مفردات الحدیث ✲ خشاش: خ پر ضمہ اور کسرہ بھی جائز ہے، کیڑے مکوڑے، چوہا، چوزے وغیرہ۔

[6674] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦١٦)

[6675] تقدم تخريجه في السلام باب: تحريم قتل الهرة برقم (٥٨١٣)

[6676] (. . .) حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ

[6676]۔ امام صاحب اس کے ہم معنی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6677] ۱۳۴۔(. . .) وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))

[6677]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کے باندھنے کے سبب عذاب دی گئی، نہ اس نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے جاندار (حشرات) کھالیتی۔

[6678] (. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6678]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[6679] ۱۳۵۔(۲۶۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا))

[6679]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ایک عورت اپنی بلی کی پاداش میں آگ میں چلی گئی، اسے باندھ دیا، پھر نہ اسے کھلایا،

[6676] تقدم تخريجه فى السلام باب: تحريم قتل الهرة برقم (٥٨١٥)
[6677] تقدم تخريجه فى السلام باب: تحريم قتل الهرة برقم (٥٨١٤)
[6678] تقدم تخريجه فى السلام باب: تحريم قتل الهرة برقم (٥٨١٤)
[6679] تقدم تخريجه فى السلام باب: تحريم قتل الهرة برقم (٥٨١٩) وهذا الحديث غفل عنه الامام المزى لذلك لم يذكر فى التحفة مع الحديث الذى تقدم فى كتاب السلام۔

نہ اسے پلایا اور نہ اس نے اسے چھوڑا کہ وہ اپنے منہ سے زمین کے کیڑے مکوڑے پکڑ لیتی، حتی کہ وہ لاغری (کمزوری) سے مرگئی۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حیوانات یا جاندار اشیاء کو بلاوجہ اور بلاضرورت تکلیف اور اذیت پہنچانا جائز نہیں ہے اور بعض دفعہ یہ انتہائی سنگین نتیجہ کا باعث بن سکتا ہے، کیونکہ یہ اذیت کسی جاندار کی موت کا باعث بن سکتی ہے، جس کی وجہ سے انسان عذاب سے دوچار ہوسکتا ہے۔

۳۹...... بَاب: تَحْرِيمِ الْكِبْرِ

باب ۳۹: تکبر کی حرمت

[6680] ۱۳۶۔(۲۶۲۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْعِزُّ اِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَآؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ))

[6680]۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''عزت اللہ کی ازار ہے اور عظمت و کبریائی اس کی چادر ہے، (اللہ فرماتے ہیں) جو مجھ سے چھینے گا، یعنی تکبر کرے گا، میں اسے عذاب دوں گا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، تکبر کرنا، اپنے آپ کو بڑا اور عظیم سمجھنا، اللہ کی صفت عظمت اور کبریائی میں شراکت کا دعویٰ کرنا ہے، حالانکہ اللہ کا کوئی شریک و سہیم نہیں ہے اور جو اس کا شریک بننے کی کوشش کرتا ہے، وہ عذاب سے دوچار ہوگا، کیونکہ اگر کسی کو کوئی کمال اور خوبی حاصل ہے تو وہ اللہ کی عطا کردہ ہے، جو عاجزی و فروتنی اور تواضع و انکساری کا سبب بنی چاہیے نہ کہ جس نے عنایت کی ہے، اس کے مقابلہ میں آنے کا۔

۴۰...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْاِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۴۰: انسان کو اللہ کی رحمت سے مایوس یا ناامید ہونا ممنوع ہے

[6681] ۱۳۷۔(۲۶۲۱) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ

[6680] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۹۶۸)
[6681] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۶۲۴)

عَنْ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) اَوْ كَمَا قَالَ

[6681] ۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا، ''ایک آدمی نے کہا، اللہ کی قسم! اللہ فلاں کو معاف نہیں فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے بارے میں یہ قسم اٹھانے والا کون ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا، میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے (قسم اٹھانے والے کے) عمل ضائع کر دیئے۔''
یا جو آپ نے فرمایا۔

فائدہ :...... کسی گناہ گار اور خطا کار مسلمان کے بارے میں یہ قسم اٹھانا کہ اللہ اس کو معاف نہیں کرے گا، یہ دعویٰ کرنا ہے کہ مجھے غیب کا علم ہے یا اللہ کے ہاں میرا مقام و مرتبہ یہ ہے جو میں کہوں گا، اللہ تعالیٰ اسی طرح کرے گا، یا اس طرح دوسرے کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا ہے اور یہ تمام باتیں غلط ہیں اور بعض گناہوں کی نحوست اس قدر زیادہ ہے کہ وہ نیکیوں کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں، اگرچہ انسان ان سے کافر نہیں ہوتا۔

۴۱...... بَاب: فَضْلِ الضُّعَفَآءِ وَالْخَامِلِينَ

باب ۴۱: ضعیفوں اور گمناموں کی فضیلت

[6682] ۱۳۸۔(۲۶۲۲)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ))

[6682] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بہت سے پراگندہ بال، جن کو دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے، ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔''

فائدہ :...... اللہ کے بعض انتہائی متقی اور پرہیز گار بندے، جو دنیوی ساز و سامان سے تہی دامن اور خاک نشین ہوتے ہیں، اپنے جسم کے حسن و جمال کو اہمیت نہیں دیتے، اللہ کے ہاں اس قدر مقبول ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی کام کے بارے میں قسم اٹھالیں کہ اللہ کی قسم یہ کام یوں ہوگا تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے، حالانکہ لوگوں کے ہاں ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی، وہ اگر کسی کی سفارش کریں تو کوئی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتا، کوئی انہیں اپنے پاس بٹھانے کا روادار نہیں ہوتا۔

[6682] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦٢٤)

۴۲...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

باب ۴۲: یہ کہنا جائز نہیں ہے، ”لوگ تباہ ہو گئے۔“

[6683] ۱۳۹۔(۲۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ)) قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ لَا اَدْرِي اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ

[6683]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جب انسان کہتا ہے، تمام انسان تباہ ہو گئے تو وہ سب سے بڑھ کر تباہ ہوتا ہے۔“

امام ابواسحاق (کتاب کے راوی) کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں ہے، اَهْلَكُمْ پر نصب ہے یا رفع۔

فائدہ:...... اگر کوئی انسان لوگوں کی تحقیر و تذلیل کرتے ہوئے اپنی رفعت و برتری ظاہر کرتے ہوئے خود پسندی اور فخر و غرور میں مبتلا ہو کر کہتا ہے، سب لوگ تباہ و برباد ہو رہے ہیں، میں ہی راہ راست پر چل رہا ہوں تو وہ خود پسندی اور تکبر کا مریض ہے، اس لیے سب سے زیادہ تباہی کا شکار ہے، ایک انسان ہر وقت لوگوں کے عیوب و نقائص بیان کرتا رہتا ہے اور بد انجامی بیان کرتا ہے تو وہ ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے، دوسری صورت میں لام پر نصب ہوگا، یعنی فتحہ ہوگا، کیونکہ یہ ماضی کا صیغہ ہوگا، افعل التفضیل نہیں ہوگا، جبکہ پہلی صورت میں افعل التفضیل ہوگا۔

[6684] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6684]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث دو اور سندوں سے، سہیل ہی سے بیان کرتے ہیں۔

۴۳...... بَاب: الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

باب ۴۳: پڑوسی کے بارے میں وصیت (اور اس سے حسن سلوک سے پیش آنا)

[6685] ۱۴۰۔(۲۶۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ

[6683] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب بابـ: (۸۵) برقم (۴۹۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۲۳) (۲۷۴۱)

[6684] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۴۳) وبرقم (۱۲۶۷۶)

[6685] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: الوصاة بالجار برقم (۶۰۱۴) وابو ←

رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هَرُونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ))

[6685] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث ہی ٹھہرا دیں گے۔''

فائدہ :......اسلام میں پڑوسی کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس کے مختلف مراتب و درجات مقرر کیے گئے ہیں اور ہر پڑوسی سے اس کی حیثیت اور مرتبہ کے مطابق سلوک ہوگا، ایک صرف گھر کا پڑوسی ہے، لیکن مسلمان نہیں ہے، ایک پڑوسی بھی ہے اور مسلمان بھی ہے، نیک کردار اور آپ کا خیر خواہ اور ہمدرد بھی ہے، آپ کا بدخواہ اور دشمن نہیں ہے، ایک پڑوسی مسلمان بھی ہے اور آپ کا رشتہ دار بھی ہے، ایک عارضی پڑوسی ہے اور ایک دائمی اور ہمہ وقت کا پڑوسی ہے، جیسا کہ خود قرآن مجید سورہ نساء آیت نمبر ۳۶ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

[6686] (. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6686] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6687] ۱۴۱۔(۲۶۲۵)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

← داود في (سننه) في الادب باب: في حق الجوار برقم (٥١٥١) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في حق الجوار برقم (١٩٤٢) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: حق الجوار برقم (٣٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٤٧)

[6686] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٢٨)

[6687] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الوصاة بالجار برقم (٦٠١٥) انظر (التحفة) برقم (٧٤٢١)

[6687] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے، حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ یقیناً ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔''

[6688] ١٤٢۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))

[6688] ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر، جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔''

مفردات الحدیث

* **تَعَاهَدْ**: ان کا حالات کا جائزہ لو، ان کا دھیان اور خیال رکھو۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اگر پڑوسی محتاج اور ضرورت مند ہو آسودہ حال اور مال دار نہ ہو تو اس کو نظر انداز کر کے اپنے کام و دہن کی لذت ہی سامنے رکھنا درست نہیں ہے، بلکہ اگر زیادہ گنجائش اور وسعت نہیں ہے تو شوربا زیادہ کر کے ہی، اس کو کچھ دے دینا چاہیے۔

[6689] ١٤٣۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي ﷺ اَوْصَانِي ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ))

[6689] ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے تاکید فرمائی: ''جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو، پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھرانہ کا جائزہ لو اور اس کے ذریعہ ان سے نیکی کرو۔''

[6688] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكثار ماء المرقة برقم (١٨٣٣) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: من طبخ فليكثر مائه برقم (٣٣٦٢) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥١)

[6689] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٣١)

۴۴......بَاب :اِسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَآءِ

باب ٤٤: ملاقات کے وقت کشادہ روئی پسندیدہ عمل ہے

[6690] ١٤٤-(٢٦٢٦)حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

[6690]- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا، ''کسی نیکی کو کم تر (حقیر) خیال نہ کرو، اگر چہ اپنے بھائی کو کشادہ چہرے سے ملنا ہی ہو۔''

فائدہ:...... چونکہ نیکی، نیکی کے لیے راستہ ہموار کرتی ہے، اس لیے شیطان، انسان کو نیکی سے محروم رکھنے کے لیے، اس کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے تو نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں، کوئی بڑی نیکی نہیں کی ہے، تمہیں اس چھوٹی سی نیکی کرنے سے کیا حاصل ہوگا، حالانکہ بسا اوقات، اخلاص اور نیک نیتی سے کی گئی چھوٹی سی نیکی انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے، بڑی نیکیوں کا راستہ ہموار کر دیتی ہے، گناہوں کی بخشش کا باعث بن جاتی ہے اور بدی کا راستہ روک لیتی ہے، جیسا کہ ایک عورت کی کایا، محض کتے کو پانی پلانے سے پلٹ گئی تھی، دوسرے کے لیے ایک کانٹے دار شاخ کے راستہ سے ہٹانے نے جنت کی راہ ہموار کی تھی، اس لیے کسی نیکی کو کم تر سمجھ کر اس سے باز نہیں رہنا چاہیے۔

۴۵......بَاب :اِسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب ٤٥: جو کام حرام نہ ہو، یعنی جائز کام میں سفارش پسندیدہ عمل ہے

[6691] ١٤٥-(٢٦٢٧)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

[6690] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكثار ماء المرقة برقم (١٨٣٣) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٢)

[6691] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: التمريض على الصدقة والشافعة فيها برقم (١٤٣٢) وفي الادب باب: تعاون المومنين بعضهم بعضا برقم (٦٠٢٧) وفي باب: قوله تعالى: ﴿من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها ومن يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها ←

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِهِ فَقَالَ ((اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ))

[6691] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا، آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے، ''سفارش کر کے، اجر کماؤ، اللہ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ کروائے گا، جو اسے پسند ہوگا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی انسان کے بس میں ہو کہ وہ اپنی عزت واحترام یا مقام ومرتبہ کی بنا پر کسی کی جائز کام میں سفارش کر سکتا ہے، وہ عام لوگوں سے، یا عہدہ اور منصب والوں سے کسی کا جائز کام کروا سکتا ہے، کسی مصیبت سے چھڑا سکتا ہے تو اسے سفارش کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیے، سفارش قبول ہو یا نہ ہو، اس کو ثواب مل جائے گا، کیونکہ ہر صورت میں سفارش کا ماننا ضروری نہیں ہے، اس میں بھی مصالح اور حکمتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۴۶......بَاب :اِسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوءِ

باب ٤٦: نیک لوگوں کی ہم نشینی پسندیدہ ہے، برے ساتھیوں سے اجتناب برتنا چاہیے

[6692] ١٤٦ ـ(٢٦٢٨)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ

عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

[6692] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اچھے ساتھی اور برے ہم نشین کی تمثیل تو بس مُشک (کستوری) اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا

← وكان الله على كل شى مقيتا﴾ وفى التوحيد باب: فى المشيئة والارادة برقم (٧٤٧٦) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى الشفاعة برقم (٥١٣١) والترمذى فى (جامعه) فى العلم باب: ما جاء فى الدال على الخير كفاعله برقم (٢٦٧٢) انظر (التحفة) برقم (٩٠٣٦)

[6692] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: فى العصا وبيع المسك برقم (٢١٠١) والذبائح والصيد باب: المسك برقم (٥٥٣٤) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٩)

یا تو آپ کو تحفہ دے دے گا، یا آپ اس سے خرید لیں گے یا اس سے تمہیں اچھی خوشبو ملے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا، یا تمہیں اس سے بدبو پہنچے گی۔"

مفردات الحدیث ❊ كِيْر: بھٹی کے اوپر آگ جلانے کے لیے جو مشک چسپاں کی جاتی ہے اور بقول بعض اس کا اطلاق بھٹی پر بھی ہو جاتا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اچھے اور نیک لوگوں کی ہم نشینی اور رفاقت ہی اختیار کرنا چاہیے کیونکہ ان کے پاس بیٹھنے سے اچھی معلومات ہی حاصل ہوں گی، نیکی کا جذبہ بیدار ہوگا، یا کم از کم انسان برائی ہی سے محفوظ رہے گا اور اگر برے لوگوں کو دوست بنائے گا تو ان سے بری باتیں اور برے منصوبے ہی سیکھے گا اور بدی کا رجحان پیدا ہوگا۔

۴۷...... بَاب: فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ

باب ۴۷: بیٹیوں کے ساتھ احسان (حسن سلوک) کرنے کی فضیلت

[6693] ۱۴۷-(۲۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ))

[6693]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، چنانچہ اس نے مجھ سے مانگا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی اسے دے دی تو اس نے اس کو لے کر اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا، پھر اٹھی اور

[6693] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة برقم (۱۴۱۸) وفي الادب باب: من ترك صبية غيره حتى تلعب به او قبلها او مازحها برقم (۵۹۹۵) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في النفقة على البنات والاخوات برقم (۱۹۱۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۵۰)

اپنی بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی، سو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کا قصہ سنایا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا کسی بیٹی کے ذریعہ امتحان لیا جائے اور وہ ان سے حسن سلوک سے پیش آئے تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ بنیں گی۔''

فائدہ:...... اس حدیث میں بچیوں کی پرورش کو ابتلا یعنی آزمائش اور امتحان سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ ان کی پرورش کی فکر اور اہتمام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور کسب معاش میں بچوں کے مقابلہ میں ان کا حصہ کم ہوتا ہے، ان کے لیے بر تلاش کرنے کے لیے بھی مشقت اور محنت اٹھانی پڑتی ہے اور شادی کے بعد بھی ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اس وجہ سے طبعی طور پر لوگ ان کو بچوں کے مقابلہ میں کم اہمیت دیتے ہیں، اس لیے ان سے حسن سلوک کی خصوصی تلقین کی گئی ہے، وگرنہ احسان تو مذکر و مؤنث ہر قسم کی اولاد سے مطلوب ہے۔

[6694] ١٤٩ ـ(٢٦٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ))

[6694]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو اٹھائے ہوئے آئی تو میں نے اس کو کھانے کے لیے تین کھجوریں دیں تو اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف اٹھائی تو دونوں بچیوں نے اس کے کھانے کی بھی خواہش کی، چنانچہ اس نے وہ کھجور جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی، ان دونوں کے درمیان بانٹ دی تو مجھے اس کی اس حالت سے بہت تعجب ہوا، چنانچہ میں نے اس کے اس کام کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اس عمل پر جنت واجب ٹھہرا دی یا اس کے ذریعہ اس کو آگ سے آزاد فرما دیا۔''

فائدہ:...... اگر یہ واقعہ الگ نہیں ہے، مذکورہ بالا واقعہ ہی ہے تو پھر مذکورہ بالا حدیث میں ایک کھجور کا تذکرہ اس لیے ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک کھجور ہی ملی تھی اور یہاں مجموعی اعتبار سے تین کہہ دیا گیا ہے، یا چونکہ تقسیم کا

[6694] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣٠)

تعلق اپنے حصہ میں آنے والی کھجور سے ہے اس لیے مذکورہ بالا حدیث میں صرف تقسیم ہونے والی کھجور کا تذکرہ کیا، بچیوں کو ملنے والی دونوں کھجوروں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

[6695] ۱۴۹۔(۲۶۳۱)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ

[6695]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے دو بچیوں کا ان کے بالغ ہونے تک خرچہ برداشت کیا، ان کی پرورش کی، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا لیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ مقام و مرتبہ اس کو حاصل ہوگا، جس نے دو بچیوں کا نان ونفقہ اور دیگر اخراجات برداشت کیے، لیکن پہلی حدیث اور دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بچی کی پرورش بھی اجر وثواب اور فضیلت کا کام ہے اور ظاہر ہے زیادہ بچیوں کی فکر و اہتمام اجر وثواب اور درجات و مراتب میں رفعت کا باعث بنے گا، کیونکہ اجر وثواب کے اضافہ میں محنت ومشقت میں اضافہ کو دخل ہے۔

۴۸...... بَاب :فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ

باب ۴۸: اولاد کی وفات پر حصول ثواب کی نیت کی فضیلت

[6696] ۱۵۰۔(۲۶۳۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

[6695] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴)

[6696] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: قوله تعالى: ﴿واقسموا بالله جهد ايمانهم﴾ برقم (۶۶۵۶) والترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما جاء في ثواب من قدم ولدا برقم (۱۰۶۰) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: من يتوفى له ثلاثة برقم (۱۸۷۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۳۴)

[6696] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوں گے، اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

فائدہ :......الا تحلة للقسم: سے مراد اللہ کا فرمان، ﴿وان منكم الا واردها كان على ربك حتما مقضيا﴾ (مریم، آیت نمبر ۷۱) تم میں سے ہر ایک کو اس سے گزرنا ہے، یہ اللہ کا طے شدہ وعدہ ہے، اور اس پر سے گزرنے والوں کی مختلف اقسام ہیں، جن کے لیے حسنی طے ہے، وہ آگ کی آواز بھی نہیں سنیں گے۔ (انبیاء آیت نمبر ۱۰۲) اس طرح جس کے تین بچے فوت ہوئے اور اس نے اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی خاطر صبر کیا، وہ بڑی تیزی سے آگ کے اوپر سے گزر جائے گا۔

[6697] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

[6697] ۔امام صاحب یہی روایت اور اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں، لیکن سفیان کی روایت میں، فَتَمَسَّهُ النَّارُ کی جگہ فَيَلِجَ النار ہے اور یہاں ولوج سے مراد، مرور (گزرنا) ہی ہے۔

[6698] ۱۵۱۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوتُ ((لِاِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَوِ اثْنَيْنِ))

[6698] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوئے اور اس نے ثواب حاصل کرنے کی نیت کی تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' تو ان میں سے ایک عورت نے کہا، یا دو؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''یا دو۔''

[6697] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز باب: فضل من مات له ولد فاحتسب برقم (١٢٥٣) وابن ماجه فى (سننه) فى الجنائز باب: ما جاء فى ثواب من اصيب بولده برقم (١٦٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٣١٣٣) وطريق عبد بن حميد تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٣٠١)

[6698] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧١٥)

فائدہ:......ایک بچے کے بارے میں سوال کرنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح ہے، ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں اپنے جس مومن بندے کی اہل دنیا سے محبوب شخصیت فوت کرتا ہوں اور وہ اس پر میری رضا چاہتا ہے تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (بخاری کتاب الرقاق)

[6699] ۱۵۲ـ(۲۶۳۳)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ((**مَا مِنْكُنَّ مِنَ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ**)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ

[6699]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کی باتیں تو مرد لے گئے تو آپ ہمیں بھی اپنی طرف سے ایک دن عنایت فرمائیں، اس میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکیں، اللہ نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے، آپ ہمیں بھی سکھائیں، آپ نے فرمایا: ''فلاں فلاں دن جمع ہو جانا۔'' تو عورتیں جمع ہوگئیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو تعلیم آپ کو دی ہے، انہیں بھی سکھائی، پھر فرمایا: ''تم میں سے جو عورت بھی اپنے تین بچے آگے بھیجتی ہے، وہ اس کے لیے آگ سے آڑ بنیں گے۔'' تو ایک عورت نے کہا اور دو اور دو اور دو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دو اور دو اور دو۔''

[6700] ۱۵۳ـ(۲۶۳٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

[6699] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم برقم (۱۰۱) وبرقم (۱۰۲) وفي الجنائز باب: فضل من مات له ولد فاحتسب برقم (۱۲٤۹) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: تعلم النبي ﷺ امة من الرجال والنساء مما علمه الله ليس براى ولا تمثيل برقم (۷۳۱۰) انظر (التحفة) برقم (٤۰۲۸)

[6700] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٤۲)

الْاَصْبَهَانِيّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ))

[6700] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایسے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں، یا گناہ کی عمر کو نہ پہنچے ہوں۔''

فائدہ:...... والدین چھوٹے بچوں سے زیادہ پیار و محبت کرتے ہیں، اس لیے ان کے مرنے پر غم و حزن بھی زیادہ ہوتا ہے، اکثر علماء کے نزدیک یہ قید احترازی ہے کہ نابالغ بچوں والا ثواب بالغ بچوں کے مرنے پر نہیں ملے گا، لیکن بعض کا خیال ہے، چھوٹا بچہ والدین پر بوجھ ہوتا ہے، اگر اس کے ملنے پر یہ ثواب ہے تو جو بچہ ماں باپ کا بوجھ اٹھاتا ہے اور گھر کے نظم و نسق کو سنبھالتا ہے، اس پر بالا ولی یہ ثواب ہوگا، کیونکہ اس کے مرنے کا غم زیادہ ہوگا۔

[6701] ١٥٤ ـ (٢٦٣٥) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَاْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ اَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ

[6701] ۔ابو حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، واقعہ یہ ہے کہ میرے دو بچے مر گئے، ہیں تو آپ کیا ہمیں رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیث نہیں سنائیں گے، جس سے ہمارے دلوں کو ہمارے مرنے والوں کے بارے میں تسلی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا: ''''چھوٹے بچے جنت کے کورے (پانی کے کیڑے) ہیں، ان میں سے کوئی اپنے باپ کو یا فرمایا: والدین کو ملے گا تو اس کا کپڑا پکڑ لے گا یا فرمایا، اس کا ہاتھ پکڑ لے گا، جس طرح میں تمہارے اس کپڑے کے کنارے کو پکڑ ہوا ہے تو وہ اس وقت رکے گا نہیں یا باز نہیں آئے گا، حتی کہ اللہ اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل کر دے گا۔'' سوید کی روایت میں ہے، اس نے کہا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے، جس سے آپ ہمیں ہمارے فوت شدگان کے بارے میں تسلی دے سکیں۔

مفردات الحدیث ✻ دَعَامِيصَ، دُعْمُوص کی جمع ہے، پانی کے ان کیڑوں کو کہتے ہیں، جو اس سے الگ نہیں ہوتے، یعنی یہ چھوٹے بچے جنت سے الگ نہیں ہوں گے۔

[6701] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٧٥)

صَنِفَة: (کپڑے کا) کنارہ، فَلَا يَتَنَاهٰى یا فَلَا يَنْتَهِي، رکے گا نہیں، باز نہیں آئے گا، یعنی اپنے والد کے دامن یا ہاتھ کو چھوڑے گا نہیں۔

[6702] وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ

[6702]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں، کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی حدیث سنی ہے جس سے آپ ہمارے نفوس کو تسلی دے سکیں اس نے (ابو ہریرہ) کہا ہاں!

مفردات الحدیث حِظَار: باڑ، آڑ، وہ چار دیواری جو باغ یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے بنائی جائے۔

[6703] ۱۵۵۔(۲۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ۔ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ۔ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَّهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: "دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟" قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: "لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ"۔

قَالَ عُمَرُ، مِنْ بَيْنِهِمْ: عَنْ جَدِّهِ، وَقَالَ الْبَاقُونَ: عَنْ طَلْقٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ

[6703]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی اور درخواست کی، اے اللہ کے نبی! آپ اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں، میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے تین بچے دفن کیے ہیں؟'' اس نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو نے آگ سے مضبوط باڑ بنالی ہے۔'' عمر بن حفص نے عن جدہ اپنے دادے سے کہا باقی راویوں نے صرف عن طلق کہا۔

فائدہ :...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، مسلمانوں کے نابالغ بچے جنتی ہیں اور ایک مومن انسان کے لیے دوزخ سے حفاظت کا ذریعہ ہیں اور نابالغ بچہ چونکہ معصوم ہوتا ہے، اس لیے جس طرح وہ مچل سکتا ہے، بالغ بچہ اس طرح مچل کر اپنے والدین کی نجات کے لیے اصرار نہیں کرسکتا، اسے خود اپنی فکر ہوتی ہے۔

[6702] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: من قدم ثلاثة برقم (١٨٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩١)

[6703] تقدم تخريجه

[6704] ١٥٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ)) قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ

[6704]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ بیمار ہے اور مجھے اس کے بارے میں ڈر ہے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا: ”تو نے آگ سے ایک مستحکم باڑ یا روک بنالی ہے۔“ زہیر نے عن طلق کہا اور کنیت ابو غیاث کا تذکرہ نہیں کیا۔

٤٩.....بَاب: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرَئِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

باب ٤٩: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے، اسے اپنے بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے

[6705] ١٥٧ـ(٢٦٣٧)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ))

[6705]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے، جبریل علیہ السلام کو طلب کر کے فرماتا ہے، میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، سو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں بھی اس کے لیے قبولیت رکھ

[6704] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٤٥)

[6705] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦٢٠)

دی جاتی ہے اور جب وہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے، جبریل کو طلب کر کے فرماتا ہے، میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، چنانچہ جبریل اس سے بغض رکھتا ہے تو پھر آسمان والوں میں اعلان کرتا ہے، اللہ فلاں سے بغض رکھتا ہے، تم بھی اس سے بغض رکھو تو وہ اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین والوں میں بغض رکھ دیا جاتا ہے۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ اپنے جس نیک اور صالح بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان والوں میں بھی محبت کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے اور اہل زمین میں سے بھی اللہ کے نیک اور پارسا بندے، اس سے محبت کرتے ہیں، اگرچہ عام لوگ اور بدکار لوگ اس کو اپنے دروازے سے دھکے دیں، اس لیے یہ رُبَّ اشْعَثَ أَغْبَر والی حدیث کے منافی نہیں ہے، کیونکہ کند ہم جنس بہ ہم جنس پرواز، یہی حالت بغض کی ہے اور اللہ کی محبت و بغض اس کی خالقیت کے شایان شان ہے اور مخلوق کا بغض و محبت ان کے مقام کے مطابق ہے، اس میں تاویل کی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ کی محبت سے مراد اس کے لیے خیر، ہدایت، انعام و احسان و رحمت کا ارادہ کرتا ہے اور بغض سے مراد اس کو سزا دینے ہدایت سے محروم کرنے کا ارادہ کرنا ہے، اللہ کی رحمت و بغض اس کی شان کے مطابق ہے، اس کی کیفیت کا جاننا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔

[6706] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَ حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ

[6706]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، سہیل ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن علاء ابن المسیب کی روایت میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

[6707] ۱۵۸۔(. . .) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيسَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا

[6706] طريق قتيبة عن يعقوب اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٦١) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٥) والباقي تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٦) وبرقم (١٢٧٤٣) وبرقم (١٢٧٧٢)

[6707] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٩٧)

بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللّٰهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَبِيكَ أَنْتَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ

[6707]۔ سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں، ہم عرفہ میں تھے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ گزرے، جبکہ وہ امیر حج تھے، چنانچہ لوگ کھڑے ہوکر ان کو دیکھنے لگے تو میں نے اپنے باپ سے کہا، اے ابا جان! میں سمجھتا ہوں، اللہ عمر بن عبدالعزیز سے محبت کرتا ہے، اس نے کہا، یہ کیسے؟ میں نے کہا، کیونکہ لوگوں کے دلوں میں اس سے محبت ہے، انہوں نے کہا تو نے کیا ہی خوب کہا، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

فائدہ:...... بابيك انت، عربی محاورہ کی رو سے یہ مدح تعریف کا کلمہ ہے معنی یہ ہوتا ہے نعم ما قلت، تو نے کیا ہی اچھی بات کہی۔

٥٠...... بَاب: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

باب ٥٠: ارواح مجتمع (جھنڈ، جھنڈ) لشکر ہیں

[6708] ١٥٩۔(٢٦٣٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ**))

[6708]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روح جمع کیے گئے لشکر ہیں، جن میں معرفت جان پہچان پیدا ہوگئی، وہ باہم جڑ گئے، ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی، ان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ نے ارواح کو مختلف انواع واقسام میں پیدا کیا ہے اور ہر نوع وقسم کی صفات وخصوصیات الگ الگ ہیں، اس لیے جن کی صفات وخصوصیات میں یکسانیت اور موافقت ہے، دنیا میں ان میں باہمی الفت و محبت رہتی ہے اور جن کی صفات الگ الگ اور جدا جدا ہیں ان میں دنیا میں جسموں میں آکر بھی الفت ومحبت پیدا

[6708] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧١٦)

نہیں ہوتی، وہ الگ الگ ہی رہتی ہیں، اس لیے اگر نیک کردار اور اچھے اخلاق کے لوگوں میں باہمی نفرت پیدا ہو جائے تو انہیں سبب نفرت کو معلوم کر کے، اس نفرت کو ختم کرنا چاہیے۔

[6709] ١٦٠۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

[6709] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''لوگ سونے چاندی کی معدن (کان) کی طرح معدنیات ہیں، ان میں جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے، وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کی سوجھ بوجھ پیدا کر لیں اور ارواح مجتمع لشکر ہیں، چنانچہ جن میں جان پہچان تھی، ان میں الفت ہو گئی اور جن میں غیریت تھی، اجنبی تھیں وہ الگ الگ رہیں گی۔''

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو معدنیات سے تشبیہ دی ہے، جن کی صفات وخصوصیات جدا جدا ہیں، اس طرح لوگوں کی طبائع اور مزاج الگ الگ ہیں اور ان کی قدر وقیمت ان خوبیوں اور صفات کے مطابق ہے۔

٥١...... بَاب :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

باب ٥١: انسان انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن سے وہ محبت کرتا ہے

[6710] ١٦١۔(٢٦٣٩)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

[6710] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت، آپ نے فرمایا: ''تو انہی کے ساتھ ہوگا، جن سے تمہیں محبت ہے۔''

[6709] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٤)

[6710] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢١٠)

فائدہ ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، قیامت کب ہوگی؟ یہ اہم اور قابل سوال چیز نہیں ہے، اہمیت اس استعداد اور تیاری کو حاصل ہے، جو قیامت کے احساس اور جواب دہی کے لیے کی جاتی ہے اور اس استعداد اور تیاری کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور ان کے اطاعت کیش اور فرمانبردار ہونے کو اہمیت حاصل ہے، کیونکہ انسان جن سے محبت رکھتا ہے، انہیں کے طور وطریقہ اور اسلوب حیات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور محبت کی کسوٹی اور معیار، اتباع اور پیروی ہی ہے اور انسان جن کا طور وطریقہ اپناتا ہے، انجام بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔

[6711] ۱۶۲۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

[6711]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' تو اس نے کوئی بڑا عمل بیان نہیں کیا، اس نے کہا، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو تو انہی کے ساتھ ہوگا۔ جن سے تو محبت کرتا ہے۔''

[6712] (. . .)حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي

[6712]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی انسان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے اس فرق کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہے کہ اس نے کہا، میں نے اس کے لیے زیادہ تیاری نہیں کی، جس پر میں اپنی تعریف کرسکوں۔

[6713] ۱۶۳۔(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ

[6711] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٨٩)

[6712] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٥٤٥)

[6713] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (۳٦٨٨) انظر (التحفة) برقم (۲۹۹)

قَالَ ((وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ)) قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ

[6713]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہے؟ آپ نے پوچھا، ''اور تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' اس نے کہا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت، آپ نے فرمایا: ''تو تو انہی کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اسلام لانے کے بعد، ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''تو تو انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے،'' سے بڑھ کر کسی چیز سے خوشی نہیں ہوتی، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چونکہ میں، اللہ، اس کے رسول اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، اس لیے ان کی معیت کا امیدوار ہوں، اگرچہ ان جیسے اعمال نہیں کر سکے۔

نوٹ:...... اس کتاب کی خدمت کرنے والا، اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لینے والے تمام افراد، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں، ہم اللہ، اس کے رسول، اس کے خلفاء، صحابہ کرام اور محدثین عظام سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور ان جیسے اعمال نہ کر سکنے کے باوجود اللہ کی رحمت و فضل سے ان کی معیت اور رفاقت کی امید رکھتے ہیں اور شاعر کا قول ہے۔

اُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَسْتُ مِنْهم، لعَل الله، يَرْزُقُنِی صَلاحًا

[6714] (. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ

[6714]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل نہیں کرتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آخر تک۔

[6715] ١٦٤۔(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا

[6714] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧٢)
[6715] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: علامة الحب فی الله برقم (٦١٧١) وفی الاحکام باب: القضاء والفتیا فی الطریق برقم (٧١٥٣) انظر (التحفة) برقم (٨٤٤)

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيْنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ ((فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

[6715]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ہمیں ایک آدمی مسجد کے سائبان کے پاس ملا اور کہا، یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' تو اس سے گویا وہ آدمی جھینپ یا دب گیا، پھر اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے کوئی زیادہ، نماز، روزے یا صدقات تیار نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''سو تجھے انہیں کی معیت ملے گی، جن سے تو محبت کرتا ہے۔''

مفردات الحديث ❊ سُدَّةُ الْمَسْجِدِ: مسجد کے دروازے کا سائبان یا دروازہ بند کرنے کا گیٹ، اسْتَكَانَ: عجز اور بیچارگی ظاہر کی، دب گیا، یا جھک گیا۔

فائدہ:...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بقول یہ آدمی حضرت ذوالخویصرہ یمانی رضی اللہ عنہ تھے۔

[6716] (. . .) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ

[6716]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6717] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح و حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

[6717]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6716] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٦٥٧)

[6717] طريق ابن المثنى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الادب باب: ما جاء فى قول الرجل: ويلك برقم (٦١٦٧) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨) وطريق قتيبة وطريق ابى غسان تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠) وبرقم (١٤٤١)

[6718] ١٦٥ـ(٢٦٤٠)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰی فِی رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ))

[6718]۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھنے لگا اے اللہ کے رسول! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے اور ابھی تک ان جیسے عمل نہیں کرسکا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا انجام انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے وہ محبت کرتا ہے۔''

فائدہ:...... یہ سوال کرنے والے مختلف صحابہ کرام، ابو موسیٰ، صفوان بن قدامہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہم ہیں۔(فتح الباری ج، بحوالہ تکملہ ج۵ص۴۶۵)

[6719] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِی وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6719]۔امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6720] (٢٦٤١)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

[6720]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6718] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: علامة الحب فی الله برقم (٦١٦٨) وبرقم (٦١٦٩) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦٢)

[6719] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٦٦٠)

[6720] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: علامة الحب فی الله برقم (٦١٧٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٠٢)

۵۲......بَاب :اِذَا اُثْنِیَ عَلَی الصَّالِحِ فَهِیَ بُشْرٰی وَلَا تَضُرُّهُ

باب ۵۲: نیک کردار آدمی کی تعریف اس کے حق میں بشارت ہے، نقصان دہ نہیں ہے

[6721] ۱۶۶-(۲۶۴۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ

[6721]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، بتایئے ایک آدمی نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، ''یہ مومن کے لیے فوری بشارت ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی نیک انسان کے نیک اور اچھے کام پر لوگوں کا اس کی تعریف و توصیف کرنا اخروی بشارت، بشرٰکم الیوم جنّٰتٌ (حدید آیت نمبر۱۲) کا عکس ہے اور اللہ کے ہاں اس کی قبولیت اور رضا مندی کی دلیل ہے، لیکن یہ تب ہے جب وہ اس کا خواہاں اور طالب نہیں ہے اور اس کے لیے کوشش اور حیلہ نہیں کرتا۔

[6722] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ

[6722]۔ امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں، عبدالصمد کی روایت میں يَحْمَدُهُ الناس، لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور باقیوں کی روایت يُحِبُّهُ الناسُ عليه، اس کے سبب لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔

[6721] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: الثناء الحسن برقم (٤٢٢٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٤)

[6722] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٦٣)

اس کتاب کے کل ابواب (08) اور (52) احادیث ہیں۔

48

كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کا بیان

حدیث نمبر 6723 سے 6774 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۸...... كِتَابُ الْقَدْرِ

۴۸. تقدیر کا بیان

۱...... بَاب: كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ

باب۱: ماں کے پیٹ میں آدمی کی پیدائش کی کیفیت اور اس کے رزق، مدت حیات (عمر) عمل اور شقاوت وسعادت کا لکھا جانا

[6723] ۱۔(۲٦٤۳)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ **((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا))**

[6723] اخرجه البخاري فی (صحيحه) فی بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (۳۲۰۸) وفی احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (۳۳۳۲) وفی القدر باب: (۱) برقم (٦٥٩٤) وفی التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين﴾ برقم (۷٤٥٤) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی القدر برقم (٤۷۰۸) والترمذی فی (جامعه) فی القدر باب: ما←

[6723]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صادق اور مصدوق ہیں، نے بتایا ''تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق چالیس دن اپنی ماں کے پیٹ میں نطفہ کی شکل میں رہتا ہے، پھر اتنے دنوں میں منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر فرشتے کو بھیجا جاتا ہے اور وہ اس میں روح پھونکتا ہے، اور اسے چار باتوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، اس کا رزق، اس کی مدت حیات، اس کے اعمال اور وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے، لکھ دیا جاتا ہے، پس اس ذات کی قسم، جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر نوشتہ اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ دوزخیوں والے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، (اس طرح کبھی ایسا ہوتا ہے) تم میں سے کوئی شخص دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر اس پر نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے، سو وہ جنتیوں والے عمل کرنے لگتا ہے اور انجام کار اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❋ **الصادق**: سچ کہنے والا، **المصدوق**، جس کے قول اور وحی کی تصدیق کی جاتی ہے، **يُجْمَعُ خَلْقَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ**: ماں کے پیٹ میں منی کا نطفہ چالیس دن تک مختلف مراحل سے گزرتا ہے، پھر چالیس دن منجمد خون کے مختلف مراحل سے گزرتا ہے اور پھر چالیس دن تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں مختلف مراحل طے کرتا ہے اور اس مدت میں اعضاء کی تشکیل اور ہڈیوں کی بناوٹ کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور چار ماہ کے بعد جب اعضاء، ہڈیوں اور گوشت پوست کا ظہور ہو جاتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان جب رحم مادر میں ہوتا ہے اور اس پر تین چلے، یعنی چار ماہ گزر جاتے ہی تو پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے اور اللہ کا مقرر کیا ہوا فرشتہ اس کے متعلق چار باتیں لکھتا ہے، اس کا رزق، اس کی مدت حیات و عمر، اس کے اعمال اور اس کا نیک بخت یا بد بخت ہونا اور یہ نوشتہ اتنا قطعی اور اٹل ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اس نوشتہ میں دوزخیوں میں یعنی شقی اور بد بخت لکھا ہوتا ہے، بسا اوقات وہ ایک مدت تک جنتیوں کی سی پاکبازانہ زندگی گزارتا رہتا ہے اور بظاہر نیک اعمال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ جنت کے بہت قریب ہو جاتا ہے، لیکن پھر ایک دم اس کے رویہ میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے اور وہ دوزخ میں لے جانے والے برے اعمال کرنے لگتا ہے اور اس حال میں مر کر بالآخر دوزخ میں چلا جاتا ہے اور اس طرح بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان جو نوشتہ میں جنتی لکھا ہوتا ہے، وہ ایک عرصہ تک بظاہر دوزخیوں والا رویہ اختیار کیے رہتا

← جاء ان الاعمال بالخواتيم برقم (٢١٣٧) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في القدر برقم (٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٢٨)

ہے اور برے اعمال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ دوزخ کے بہت قریب پہنچ جاتا ہے، لیکن پھر اچانک وہ پلٹا کھاتا ہے اور وہ سنبھل جاتا ہے اور اہل جنت والے اعمال صالحہ کرنے لگ جاتا ہے اور اعمال صالحہ پر ہی اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے، اس لیے کسی کو بداعمالیوں میں مبتلا دیکھ کر اس کے دوزخی ہونے کا قطعی حکم لگانا درست نہیں ہے، کیا معلوم زندگی کے آخری دور میں اس کا رویہ اور طرز عمل یکسر بدل جائے، اسی طرح اگر کسی کو آج اللہ کی طرف سے نیک عملوں کی توفیق میسر آ رہی ہے تو اسے اس پر مطمئن اور بے فکر نہیں ہو جانا چاہیے، بلکہ پوری دل جمعی اور قوت سے برابر حسن خاتمہ کے لیے کوشاں رہنا چاہیے، محض اچھے عملوں پر شاداں اور فرحاں نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ دارومدار اور انحصار خاتمہ پر ہے، جو انسان کو معلوم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ ازلی وابدی ہے اس لئے اسے اس بات کا علم ہے کہ اس کا خاتمہ کن اعمال پر ہوگا، اچھے یا برے اسی کے مطابق اس کا سعید یا شقی ہونا لکھا جاتا ہے۔

اللہ کے علم میں چونکہ تخلف ممکن نہیں ہے، اس کا علم واقعہ اور ہیئت کے مطابق ہوتا ہے اس کے خلاف ممکن نہیں ہوگا جیسا انجام ہونا ویسے اعمال ہی اس نے کرنے ہوتے ہیں۔

[6724] (. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ کِلَاهُمَا عَنْ جَرِیرِ بْنِ عَبْدِالْحَمِیدِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسٰی بْنُ یُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُو سَعِیدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فِی حَدِیثِ وَکِیعٍ ((اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِینَ لَیْلَةً)) وَ قَالَ فِی حَدِیثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ ((اَرْبَعِینَ لَیْلَةً اَوْ اَرْبَعِینَ یَوْمًا)) وَاَمَّا فِی حَدِیثِ جَرِیرٍ وَعِیسٰی ((اَرْبَعِینَ یَوْمًا))

[6724]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث میں ہے،''تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق، چالیس راتوں تک جمع کیا جاتا ہے۔'' اور معاذ، شعبہ سے بیان کرتے ہیں،''چالیس راتوں یا چالیس دنوں تک۔'' اور جریر وعیسیٰ کی روایت میں ہے۔''چالیس دن تک۔''

[6725] ٢۔(٢٦٤٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیدٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((یَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَی النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ

[6724] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٦٦٥)
[6725] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٢٩٨)

فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ))

[6725] ۔حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں،''جب نطفہ رحم میں چالیس یا پینتالیس راتیں ٹھہرا رہتا ہے تو فرشتہ آتا ہے اور پوچھتا ہے اے میرے رب! یہ بد بخت ہے یا نیک بخت؟ پھر ان دونوں کولکھ دیا جاتا ہے اور وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! مذکر ہے یا مؤنث؟ اور ان کولکھ دیا جاتا ہے اور اس کے عمل اور نتائج اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے، پھر نوشتے لپیٹ دیئے جاتے ہیں، سو ان میں نہ زیادتی ہوتی ہے اور نہ کمی۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مذکورہ بالا حدیث چار باتوں کو دوسرے مرحلہ میں لکھ دیا جاتا ہے، جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام تیسرے مرحلہ کے بعد یعنی چار ماہ بعد طے کیے جاتے ہیں، لیکن صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے، ان چیزوں کا آغاز تو دوسرے مرحلہ میں شروع ہو جاتا ہے، لیکن تکمیل تیسرے مرحلہ کے بعد ہوتی ہے، جب انسان کے اعضاء، ہڈیاں اور گوشت پوست پوری طرح نمایاں ہو جاتے ہیں، اس لیے دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں ہے، کیونکہ حضرت حذیفہ کی حدیث میں ہے، یہ کام چالیس یا پینتالیس دن یا راتوں کے بعد ہوتا ہے اور بعد کے لیے فوریت ضروری نہیں ہے کہ یہ فوراً ہی ہو جاتا ہے۔

[6726] ٣ـ(٢٦٤٥)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَتَى رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ))

[6726] تقدم تخريجه برقم (٦٦٦٥)

[6727]۔ حضرت عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا، بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے سبق و عبرت حاصل کرے اور پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتھی حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ نامی صحابی کے پاس آیا، چنانچہ انہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول سنایا اور پوچھا، عمل کے بغیر انسان کیسے بدبخت ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے اسے کہا، کیا تجھے اس پر تعجب ہے؟ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے تو وہ اس کی تصویر کشی کرتا ہے، اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، اے میرے رب! کیا مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ جو فیصلہ چاہتا ہے فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر فرشتہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! اس کی عمر کیا ہے؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فرما دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب اس کا رزق تو تیرا رب جو چاہتا ہے، فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ نوشتہ ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے، اس کو جو حکم ملتا ہے، اس میں نہ اضافہ کرتا ہے اور نہ کمی۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تصویر کشی کا آغاز، نطفہ کے علقہ میں بدلنے کے آغاز سے ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ تدریجاً اس خاکہ میں رنگ بھرنا شروع ہوتا ہے اور نوک پلک چار ماہ گزرنے کے بعد سنوارے جاتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید کی (سورہ مومنون آیت ۱۳،۱۴)۔ سے ثابت ہوتا ہے، کہ نطفہ سے علقہ بنتا ہے، پھر اس سے مضغہ بنتا ہے، پھر مضغہ سے ہڈیاں بنتی ہیں اور ہڈیوں پر گوشت چڑھایا جاتا ہے، پھر اس کو ایک نئی تخلیق میں پیدا کیا جاتا ہے، یعنی گوشت پوست چڑھانے کے بعد روح پھونکی جاتی ہے اور ان مراحل کی تفصیل حضرت عبد اللہ کی حدیث میں گزر چکی ہے، اس طرح اس حدیث سے حضرت عبد اللہ کی روایت کی تائید ہوتی ہے کہ چار باتوں کی مکمل تحریر کا وقت چار ماہ کے بعد آتا ہے، جب انسان کا مکمل ڈھانچہ بن چکا ہوتا ہے اور قرآن مجید سے بھی حضرت عبد اللہ کی روایت کی تصدیق ہوتی ہے اور اجمالی حدیث کا معنی، تفصیلی حدیث کے مطابق ہی لیا جائے گا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید ہوتی ہے۔

[6727] (. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

[6727]۔ امام صاحب، ایک اور استاد سے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6727] تقدم تخريجه برقم (٦٦٦٥)

[6728] ٤-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيخَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ

اَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ ((**اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ**)) قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثَى ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا اَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيدًا

[6728]۔ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے ان دو کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''نطفہ رحم میں چالیس راتوں تک پڑا رہتا ہے، پھر فرشتہ اس کی تصویر کشی کے لیے آتا ہے۔'' زہیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، انہوں نے کہا، جو اس کی تخلیق کرتا ہے۔'' پھر وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! مذکر یا مؤنث؟ تو اللہ اسے مذکر یا مؤنث بنا دیتا ہے، پھر وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! کامل الاعضاء یا ناقص الخلقت؟ تو اللہ اسے تام الاعضاء یا ناقص الاعضاء بنا دیتا ہے، پھر پوچھتا ہے، اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ اس کا اخلاق کیسا ہے؟ پھر اللہ اس کو شقی یا سعید بنا دیتا ہے۔''

[6729] (. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ حَدَّثَنِي اَبِي كُلْثُومٌ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((**اَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً**)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[6729]۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی، حذیفہ بن ابی اسید غفاری، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، ''کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے، جب اللہ چاہتا ہے کہ وہ چالیس سے اوپر، راتوں کے بعد، اللہ کی اجازت سے تخلیق کا آغاز کرے۔'' پھر آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6728] تقدم تخريجه برقم (٦٦٦٥)
[6729] تقدم تخريجه برقم (٦٦٦٥)

[6730] ٥-(٢٦٤٦) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ))

[6730] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل، (برتر اور بزرگ) نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے وہ کہتا ہے اے امیرے رب! یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! (اب یہ) عَلَقه بن گیا ہے، اے میرے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا بن گیا ہے، چنانچہ جب اللہ اس کی تخلیق کا فیصلہ کر لیتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! مذکر ہے یا مؤنث؟ بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ یہ سب کچھ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

فائدہ ......اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضغہ گوشت کا لوتھڑا بننے کے بعد، اعضا اور جوارح کی تکمیل شروع ہوتی ہے اور اس وقت اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس کی تقدیر لکھی جاتی ہے اور تقدیر لکھنے والا فرشتہ، رحم پر مقرر فرشتہ سے الگ بھی ہو سکتا ہے اور دونوں کام کرنے والا فرشتہ ایک بھی ہو سکتا ہے۔

[6731] ٦-(٢٦٤٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ

[6730] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحيض باب: مخلقة وغير مخلقة برقم (٣١٨) وفي احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (٣٣٣٣) وفي القدر باب (١) برقم (٦٥٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٠)

[6731] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: موعظة المحدث عند القبر وقعود اصحابه حوله برقم (١٣٦٢) وفي التفسير باب: (فاما من اعطى واتقى) برقم (٤٩٤٥) وفي باب: (وصدق بالحسنى) برقم (٤٩٤٥م) وفي باب (فسنيسره لليسرى) برقم (٤٩٤٦) وفي ←

((مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ)) فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ م بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى

[6731]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک جنازہ کے سلسلہ میں بقیع غرقد میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، چنانچہ آپ نے سر جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا، ”تم میں سے ہر ایک شخص اور ہر جان دار، نفس کا ٹھکانا، جنت اور دوزخ میں اللہ نے لکھ دیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے بدبخت ہے یا نیک بخت“ ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے نوشتہ پر نہ ٹھہر جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟“ تو آپ نے فرمایا: ”جو اہل سعادت میں سے ہے وہ یقیناً ان اہل سعادت والے اعمال کی طرف رخ کرے گا اور جو اہل شقاوت میں سے ہیں، وہ یقیناً اہل شقاوت کے اعمال کی طرف چلے گا۔“ اور آپ نے فرمایا: ”عمل کرو، ہر ایک کے لیے آسان ہوگا، پس جو کوئی اہل سعادت سے ہے تو ان کے لیے اہل سعادت والے کام آسان کر دیئے جائیں گے اور رہے اہل شقاوت تو ان کے لیے، اہل شقاوت والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے۔“ پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی: ”پس جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور حدود الٰہی کی پابندی کی اور اچھی بات (شریعت) کی تصدیق کی، تو ہم اس کو چین و راحت کی زندگی یعنی جنت حاصل کرنے کی توفیق دیں گے اور پس جس نے بخل سے کام لیا اور بے نیازی اختیار کی اور اچھی بات (دعوت اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے تکلیف دہ اور دشواری والی زندگی یعنی دوزخ کی طرف چلنا آسان کر دیں گے۔“ سورۃ اللیل آیت نمبر ۵ تا ۱۰۔

← باب (فاما من بخل واستغنى) برقم (٤٩٤٧) وفى باب (وكذب بالحسنى) برقم (٤٩٤٨) وفى باب (فيسنيسره للعسرى) برقم (٤٩٤٩) وفى الادب باب: الرجل ينكث الشى بيده فى الارض برقم (٦٢١٧) وفى القدر باب: وكان امر الله قدرا مقدورا برقم (٦٦٠٥) وفى التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿فاقرووا ما تيسر منه﴾ برقم (٧٥٥٢) والترمذى فى (جامعه) فى القدر باب: ما جاء فى الشقاء والسعادة برقم (٢١٣٦) وفى التفسير باب: ومن سورة الليل اذا يغشى برقم (٣٣٤٤) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فى القدر برقم (٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦٧)

مفردات الحدیث ❊ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ: یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، جسے اب جنت البقیع کہتے ہیں، مخصرة: چھڑی، نَكَسَ اور نَكَّسَ، سر جھکا لیا، يَنْكُتُ: کریدنے لگے۔
اَفَلا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا: یہ کیا ہم اپنے نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں اور سعی و عمل چھوڑ دیں۔
اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے، جنت و دوزخ کا مدار عمل پر ہے، اس لیے عملوں کے بغیر چارہ نہیں ہے اور ان کو چھوڑنا ممکن نہیں ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ کا علم چونکہ ازلی اور ابدی ہے اور اسے کسی چیز کی تخلیق اور اس کے عمل سے پہلے ہی معلوم ہے کہ وہ کب پیدا ہوگا، کیسے زندگی گزارے گا اور کیا اس کا انجام ہوگا، اس لیے ہر شخص کا ٹھکانہ، دوزخ ہے یا جنت ہے، اللہ کو پہلے ہی سے معلوم ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ وہ کون سے برے یا اچھے اعمال کرے گا، یعنی اس کا جنت یا دوزخ تک پہنچنے کا راستہ بھی پہلے سے معلوم ہے اور لکھ دیا گیا ہے اور تقدیر الٰہی میں یہ طے ہو چکا ہے کہ جو جنت میں جائے گا، وہ اپنے اپنے فلاں اعمال صالحہ کی بنا پر جنت میں جائے گا اور جو دوزخ میں جائے گا، وہ اپنے اپنے فلاں فلاں اعمال بد کی بنا پر دوخ میں جائے گا، اس لیے عمل بے فائدہ اور فضول نہیں ہیں اور ان کو چھوڑنا ممکن نہیں ہے جنت اور دوزخ میں جانے کا راستہ ان اعمال کے ذریعہ طے ہوگا، انسان اس لیے عمل نہیں کر رہا کہ وہ لکھ دیے گئے ہیں، بلکہ لکھے اس لیے گئے ہیں کہ اس نے وہ عمل کرنے تھے اور اس نے جیسے اور جو عمل کرنے تھے، وہ لکھ دیئے گئے ہیں اور اللہ کا علم چونکہ ازلی اور ابدی ہے، اس لیے وہ واقعہ اور حقیقت کے خلاف نہیں ہو سکتا، یہ ممکن نہیں ہے کہ انسان نے اور عمل کرنے ہوں اور لکھ اور دیئے جائیں، یا وہ اور عمل کر سکے۔

[6732] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَاَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6732]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں مخصرہ کی جگہ عود (لکڑی) ہے۔

[6733] ۷۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

[6732] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٦٧٣)
[6733] تقدم تخریجه برقم (٦٦٧٣)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ ((لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى

[6733] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف فرما تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، جس سے آپ کرید رہے تھے، چنانچہ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: ''تم میں سے ہر جاندار (شخص) کی جگہ جنت اور دوزخ میں جانی جا چکی ہے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کس لیے ہیں؟ تو کیا ہم بھروسہ نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، عمل کرتے رہو، کیونکہ ہر ایک کو اس کی توفیق ملے گی، جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔'' پھر آپ نے پڑھا، ''جس نے اللہ کی راہ میں تقویٰ اختیار کیا، اچھی بات (دعوت اسلام) کو قبول کرلیا تو ہم اس کے لیے دشواری اور تکلیف والی زندگی (دوزخ) کی طرف چلنا آسان کردیں گے۔'' (اللیل آیت نمبر ۵ تا ۱۰)

[6734] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[6734] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6735] ۸۔(۲٦٤٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ ((لَا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ)) قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ ((اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ))

[6735] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے آکر دریافت کیا، اے اللہ

[6734] تقدم تخريجه برقم (٦٦٧٣)

[6735] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٤١)

کے رسول! ہمارے لیے ہمارا دین، (دستورِ زندگی) اس طرح بیان فرمائیں گویا ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں (ہمیں کسی چیز کا پتہ نہیں ہے) آج کل جو ہم کر رہے، اس کی کیا صورت ہے؟ کیا یہ ان چیزوں میں سے ہے جسے قلم لکھ کر خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے، یا ہم نئے سرے سے کر رہے ہیں (تقدیر کا دخل نہیں ہے) آپ نے فرمایا، ''نہیں بلکہ ان امور میں سے ہے، جو قلم لکھ کر خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر (فیصلہ) طے ہو چکا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا تو پھر عمل کی کیا حیثیت؟ زہیر کہتے ہیں، پھر ابو زبیر نے کوئی بات کہی جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے پوچھا، کیا کہا؟ انہوں نے کہا، آپ نے فرمایا: ''عمل کرتے رہو، ہر ایک کے لیے آسان کر دیئے جائیں گے۔''

[6736] (. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ))

[6736]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''ہر عمل کرنے والے کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔''

[6737] ۹۔(۲۶۴۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ ((كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ))

[6737]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا اہل جنت اور اہل دوزخ سے الگ جان لیے گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پوچھا گیا تو پھر عمل کرنے والے عمل کس کی خاطر کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر ایک کے لیے وہ عمل آسان کر دیئے گئے ہیں، جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

[6738] (. . .)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6736] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۹۷)

[6737] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: جف القلم على علم الله برقم (۶۵۹۶) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿فاقرءوا ما تيسر منه﴾ برقم (۷۵۵۱) وابو داود في (سننه) في السنة باب: في القدر برقم (۴۷۰۹) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۵۹)

[6738] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۶۶۷۹)

جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

[6738]۔امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں،عبدالوارث رحمہ اللہ کی حدیث یہی ہے، میں نے پوچھا،اے اللہ کے رسول!

[6739] ١٠۔(٢٦٥٠)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَحْزِرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا

[6739]۔ابوالاسود دؤلی کہتے ہیں، مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا جانتے ہو؟ آج لوگ جو عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے جو مشقت برداشت کر رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ کر دیا گیا ہے، وہ سابقہ تقدیر سے یہ طے ہو چکے ہیں؟ یا ان کا نبی جو شریعت لایا اور ان پر حجت قائم ہوگئی ہے، اس کی روشنی میں نئے سرے سے ہو رہے ہیں؟ تو میں نے کہا، بلکہ یہ ایسی چیز ہے، جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے لیے طے ہو چکی ہے تو انہوں نے کہا تو کیا یہ ظلم نہ ہوگا (کہ انہوں نے جو عمل کرنے ہیں، اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے اور جزا وسزا انہوں نے بھگتنی ہے) چنانچہ میں اس سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور میں نے کہا، ہر چیز اللہ کی پیدا کردہ ہے اور اس کی مملوک ہے، اس لیے اس سے اس کے فعل کے بارے میں پوچھا

[6739] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٨٧٠)

نہیں جا سکتا اور مخلوق سے پوچھا جائے گا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا، اللہ تم پر رحم فرمائے، میں نے تجھ سے سوال محض تیرے عقل و شعور کا اندازہ لگانے کے لیے کیا، مزینہ قبیلہ کے دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! بتائیے، لوگ آج جو عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے جو محنت و مشقت کر رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے، جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور سابقہ تقدیر سے ان کے بارے میں طے ہو چکا ہے، یا نئے سرے سے کر رہے ہیں، اس شریعت کی روشنی میں، جو ان کا نبی ان کے پاس لایا ہے اور ان پر حجت قائم ہو چکی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ''نہیں، بلکہ یہ ایسی چیز ہے، جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں طے ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق اللہ برتر اور بزرگ کی کتاب میں موجود ہے اور شاہد ہے نفس اور اس کا نوک پلک سنوارنا کہ اس کا اسے اس کی بدی اور تقویٰ کا الہام فرمانا۔ (الشمس، آیت نمبر ۷،۸)۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بدی اور تقویٰ کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت اور شعور بخشا ہے اور اس سے کام لے کر، وہ نیکی یا بدی کر رہا ہے، لیکن اللہ کو پہلے سے پتہ ہے، اس نے نیکی کرنی ہے یا بدی، اس لیے اپنے علم کے مطابق اس نے لکھ دیا ہے کہ اس نے کون سے عمل کرنے ہیں اور اس کے مطابق وہ عمل کر رہا ہے، اس لیے یہ جبر نہیں ہے کہ اس کو ظلم قرار دیا جائے، بالفرض وہ اگر جبر بھی کرتا تو یہ ظلم نہ ہوتا، کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے، اس لیے وہ کسی کو جواب دہ نہیں ہے، انسان مخلوق ہونے کی بنا پر اپنے اعمال کا جوابدہ ہے، اس سے سوال ہوگا تو نے یہ عمل کیوں کیا، لا يُسْئَلُ عما يفعَلُ ، وَهُمْ يُسْئَلُونَ ، (سورۃ انبیاء)

[6740] ۱۱۔(۲۶۵۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

[6740]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک انسان، عرصہ دراز تک اہل جنت والے کام کرتا رہتا ہے۔'' پھر اس کے عملوں کا خاتمہ اہل نار والے عمل پر ہوتا ہے اور ایک انسان ایک طویل مدت تک دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے عملوں کا خاتمہ جنتیوں والے عمل پر ہو جاتا ہے۔''

فائدہ :...... انسان کا خاتمہ کس قسم کے عمل پر ہوگا، انسان اپنے ناقص اور کم علم کی بنا پر اس سے آگاہ نہیں ہو سکتا، اس لیے وہ سمجھتا ہے کہ فلاں جنتیوں والے کام کر رہا ہے اور اس کا خاتمہ اس پر ہوگا، حالانکہ ایسے نہیں ہوتا، کیونکہ

[6740] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٦)

اس کے ان اچھے اعمال کا داعیہ اور محرک اچھا نہیں ہوتا، اس لیے اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے، اس طرح دوسرا انسان کسی مجبوری کی بنا پر برا کام کرتا ہے، دل سے وہ اسے برا ہی خیال کرتا ہے اور اس برے عمل سے بچنا چاہتا ہے، اس لیے اس کا خاتمہ اچھے عمل پر ہوتا ہے، اس لیے آپ نے اس کے ساتھ فِيمَا يبدوا للناس کی قید لگائی ہے، جس طرح کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، جس کا ظہور خاتمہ پر ہوتا ہے۔

[6741] ۱۲۔(۱۱۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

[6741] ۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک انسان اہل جنت والے عمل کرتا رہتا ہے، لوگوں کے سامنے کے حالات کے اعتبار سے، حالانکہ وہ اہل نار سے ہوتا ہے اور ایک انسان لوگوں کے سامنے کے حالات کے اعتبار سے دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔''

٢......بَاب: حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب ۲: آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مکالمہ یا مناظرہ

[6742] ۱۳۔(۲۶۵۲)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ اَنْتَ مُوسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ اَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ وَ قَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ

[6741] تقدم تخريجه في الايمان باب: اغلظ تحريم قتل الانسان نفسه وان من قتل نفسه بشى عذب به في النار۔ وانه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة برقم (۳۰۲۰)

[6742] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: تحاج آدم وموسى عند الله برقم ←

[6742] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں ناکام کیا اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تو آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا، آپ موسیٰ علیہ السلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف بخشا اور اپنے ہاتھ سے تجھے لکھ کر دیا، کیا آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس سال پہلے میرے بارے میں فیصلہ کر دیا تھا؟'' چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدم، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' ابن ابی عمر اور ابن عبدہ میں سے ایک نے کہا، خط (لکھ دیا) دوسرے نے کہا، تجھے تورات اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی۔

فائدہ: ...... ❶ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق دنیا میں بھیجنے کے لیے ہوئی تھی، اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے فعل یا عمل کو کوئی دخل نہیں ہے، ایک تکوینی چیز ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے عمل سے توبہ کر لی تھی اور معافی مانگ لی تھی، اس لیے انہوں نے تقدیر کو اپنے عمل کے لیے حجت نہیں بنایا، بلکہ جنت سے نکالے جانے کی مصیبت پر دلیل بنایا اور تقدیر کو اپنے عمل کے لیے حجت بنانا جائز نہیں ہے اور اپنے ساتھ ہونے والی مصیبت پر دلیل و حجت بنانا درست ہے، اس لیے کہا جاتا ہے، تقدیر کو معایب کے لیے حجت و دلیل نہیں بنانا چاہیے، تاکہ انسان اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کر سکے اور ان سے باز آنے کی کوشش کرے، لیکن مصائب پر دلیل و حجت بنانا چاہیے تاکہ صبر و تسلی ہو سکے، کیونکہ تکلیف و مصیبت سے دوچار ہو جانے کے بعد اس پر جزع وفزع کا کوئی فائدہ نہیں ہے، بلکہ نقصان ہے کہ صبر و شکیب سے محروم ہو کر انسان اجر و ثواب سے بھی محروم ہو جاتا ہے اور اس جزع وفزع کے نتیجہ میں کچھ حاصل بھی نہیں ہوتا۔ ❷ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تورات اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی۔'' اللہ اس کائنات کا خالق ہے اور کائنات اور اس کی ہر چیز مخلوق ہے تو جس طرح ہم خالق کی ذات کی حقیقت و ماہیت سے آگاہ نہیں ہیں، اسی طرح اس کے ہاتھ کی کیفیت و صورت سے بھی آگاہ نہیں، جس طرح اس کی ذات، اس کی خالقیت کے لائق اور مناسب ہے، اسی طرح اس کا ہاتھ بھی اس کی خالقیت کی شان کے مطابق ہے، ہمیں اس پر ایمان لانا چاہیے اور اس کی کیفیت و صورت پر بحث نہیں کرنا چاہیے کہ وہ کیسی ہے۔

[6743] ١٤ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ

← (٦٦١٤) وابو داود في (سننه) في السنة باب: في القدر برقم (٤٧٠١) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في القدر برقم (٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٢٩)

[6743] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٥٣)

مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ))

[6743]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام میں مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام غالب آ گئے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، آپ وہ آدم ہیں، جس نے لوگوں کو (جنت کی راہ سے) ہٹا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا؟ تو آدم علیہ السلام نے جواب دیا، آپ وہ شخصیت ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور لوگوں پر اپنی پیغامبری کے سبب برگزیدہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ہاں، آدم علیہ السلام نے کہا تو مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو، جس کا میرے بارے میں میری پیدائش سے بھی پہلے فیصلہ ہو چکا تھا۔''

فائدہ:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غوایت سے یہ مقصد ہے، اگر آپ جنت کے درخت کا پھل نہ کھاتے، جنت سے نہ نکلتے اور لوگ دنیوی مفادات اور خواہشات کے اسیر نہ ہوتے اور شیطان ان کو گمراہ نہ کر سکتا اور نہ لوگ اللہ کی نافرمانی کر کے جنت سے محروم ہوتے، حالانکہ آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنے میں کوئی دخل نہیں ہے اور دنیا میں لوگوں کو امتحان و آزمائش کے لیے ہی بھیجا گیا ہے اور شیطان سے بچاؤ کی تدابیر بھی عقل و شعور اور رسولوں کے ذریعہ بتا دی گئی ہیں اور اس میں آدم علیہ السلام کا کوئی دخل نہیں ہے، یہ تو ایسے ہی ہے، جیسے شہد کی مکھی کو پروانے کا قاتل قرار دیا جائے۔

[6744] ۱۵۔(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى)) الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ ((مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا)) وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ((قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى))

[6744] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٤٣)

[6744] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا اپنے رب کے حضور مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپ وہ آدم ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور تجھے اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور تجھے اپنی جنت میں آباد کیا، پھر تو نے اپنی چوک کی پاداش میں لوگوں کو زمین میں اتروا دیا، چنانچہ آدم علیہ السلام نے جواب دیا، آپ وہ موسیٰ ہیں، جسے اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور تجھے وہ تختیاں دی، جن میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے اور تجھے سرگوشی کا شرف بخشا، (سرگوشی کے لیے تجھے قرب بخشا) تو آپ نے میری تخلیق سے کتنا عرصہ پہلے، اللہ کو توراۃ لکھے ہوئے پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، چالیس سال، آدم علیہ السلام نے پوچھا، کیا آپ نے اس میں یہ بھی لکھا ہوا پایا، آدم نے اپنے رب کی (غیر شعوری طور پر) نافرمانی کی، اس لیے وہ اپنے (مقصد) کو نہ پا سکے، کہا، ہاں، آدم علیہ السلام نے کہا تو کیا مجھے ایسے عمل کے کرنے پر ملامت کرتے ہیں، جس کا کرنا اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں میری پیدائش سے بھی چالیس سال پہلے لازم ٹھہرا چکا تھا؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اس طرح آدم علیہ السلام غالب آ گئے۔''

فائدہ :...... ﴿وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ (طہ۔ آیت نمبر ۱۲۱) اللہ کے نبی کی شان اور مرتبہ چونکہ بہت بلند و بالا ہوتا ہے، اس لیے اس کے غیر شعوری اقدام کو بھی عصیان سے تعبیر کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اقدام لوگوں کے اعتبار سے عصیان نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا﴾ (طه، آیت نمبر: ۱۱۵)

اللہ کی ہدایات کو بھول گئے، وہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے، اس لیے وہ مضبوط عزم کے ساتھ ان پر جم نہ سکے اور ظاہر ہے بھول چوک قابل مواخذہ نہیں ہے، لیکن اس بھول کا یہ نتیجہ نکلا، وہ ناکام اور نامراد ہو گئے، جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے اور جس مقصد کے لیے یہ کام کیا تھا اور شیطان نے جن ترغیبات کے ذریعہ، انہیں اللہ کی تاکید و ہدایت سے غافل کیا تھا اور جن ترغیبات سے اس کے دام فریب میں پھنس گئے تھے، ان میں سے کچھ بھی حاصل نہ ہوا، کیونکہ غویٰ کا معنی ہے، ضَلَّ، خَابَ، مقصد سے بھٹک گئے اور اس کے حاصل کرنے سے ناکام و نامراد ہو گئے اور میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ واقعہ توراۃ میں میری تخلیق سے چالیس سال پہلے لکھ دیا، وگرنہ اللہ کا علم تو ازلی ہے، اس نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے، اپنے ازلی علم کے مطابق سب کچھ لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا، جیسا کہ آگے حدیث آ رہی ہے۔

[6745] (. . .)حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسٰى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى))

[6745]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں مکالمہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، آپ وہ آدم ہیں، جس کی چوک نے اسے جنت سے نکلوا دیا تو آدم علیہ السلام نے انہیں کہا، آپ وہ موسیٰ ہیں، جس کو اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لیے چن لیا، پھر تم مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے فیصلہ ہو چکا تھا، چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

[6746] (. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ

[6746]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6747] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[6747]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6748] ١٦۔(٢٦٥٣)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ

[6745] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: وفاة موسی وذکره بعد، برقم (٣٤٠٩) وفی التوحید باب: ما جاء فی قوله تعالی: ﴿وكلم الله موسى تكليما﴾ برقم (٧٥١٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٣)

[6746] طریق عمرو الناقد اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (فلا يخرجنكما من الجنة فتشقى) برقم (٤٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٦١) وطریق ابن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٨)

[6747] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٥٤)

[6748] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی القدر باب: (١٨) برقم (٢١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٨٨٥٠)

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ))

[6748] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقادیر، آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

[6749] (. . .)حَـدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْـنُ سَهْلٍ التَّمِيمِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِى ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِى هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ

[6749] ۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ کی سندوں سے ابو ہانی ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اس کا ذکر نہیں ہے کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مخلوقات جن کو آسمان و زمین کے اندر پیدا کرنا تھا، ان کے بارے میں ہر قسم کی تفصیلات کہ ان کی بناوٹ، شکل وصورت، رنگ و روغن، ان کا مقصد، ان کا طریق کار اور ان کا عمل، جو اللہ کے علم ازلی میں پہلے سے معلوم تھیں، ان کو لکھ بھی دیا گیا اور ان کو طے اور مقرر بھی کر دیا گیا اور پچاس ہزار سے مراد ایک طویل عرصہ ہے اور عربی زبان میں کسی چیز کے طے کر دینے اور معین ومقرر کر دینے کے لیے بھی کتابت کا لفظ استعمال ہو جاتا، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے، كتب على نفسه الرحمة ، اللہ نے اپنے بارے میں یہ طے فرمایا ہے کہ وہ مخلوق سے رحمت کا برتاؤ کرے گا، (حجۃ اللہ ج اص ۱۶۶)۔

شاہ صاحب نے، کتب کا معنی مقرر کرنا کیا ہے اور بعض روایات میں کتب کی جگہ قدر کا لفظ بھی اس معنی کا قرینہ ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا، اس وقت عرش اور پانی پیدا کیے جا چکے تھے اور اس سے مراد پچاس ہزار کی معینہ مدت بھی لی جا سکتی ہے کہ اگر ماہ وسال ہوتے تو اتنا عرصہ بنتا، کیونکہ ماہ وسال کا آغاز تو آسمان و زمین کی تخلیق کے بعد ہوا ہے۔

٣......بَاب :تَصْرِيفِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَآءَ

باب ۳ : اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے

[6750] ١٧۔(٢٦٥٤)حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِءِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

[6749] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٦٩٠)
[6750] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٥١)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ ((اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَآءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ))

[6750] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،" بنو آدم کے تمام قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، ایک دل کی طرح، وہ اسے جیسے چاہے پھیر دیتا ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی،"اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دل، اپنی اطاعت و بندگی کی طرف پھیر دے۔"

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، انسانوں کے عمل اللہ تعالیٰ کے اختیار اور اس کے قبضہ میں ہیں، وہی جدھر چاہے، انہیں پھیر دیتا ہے اور یہ اس کی حکمت اور مصلحت کے مطابق ہوتا ہے، ہر انسان سے وہ وہی سلوک کرتا ہے، ادھر ہی اس کا دل موڑتا ہے، جس کا وہ اہل ہوتا ہے، وہ انسانوں سے فضل و رحمت کا سلوک تو کرتا ہے، کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی اور ناانصافی نہیں کرتا اور اللہ کی انگلیوں سے مراد، وہ انگلیاں ہیں، جو اس کی شان خالقیت کے لائق ہیں، ان کی کیفیت و حقیقت کو جاننا ممکن نہیں ہے۔

۴......بَاب: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

باب ٤: ہر چیز تقدیر سے ہے، یعنی ہر چیز تقدیر کے مطابق وجود میں آ رہی ہے

[6751] ١٨ـ(٢٦٥٥)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ اَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

[6751] ۔طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب کو ملا، سب یہی کہتے تھے، ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[6751] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٠٣)

''ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے، حتی کہ عجز و بے بسی (نا قابل و نا کارہ ہونا) اور مہارت و ہوشیاری بھی، دانشمندی و ہوشیاری اور بے بسی و کمزوری بھی۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کی صفات قابلیت و نا قابلیت، صلاحیت و عدم صلاحیت اور دانشمندی و ہوشیاری (اور بے وقوفی و کاہلی وغیرہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں الغرض دنیا میں جو کوئی جیسا) اور جس حالت میں ہے، وہ اللہ کی قدر سے وابستہ ہے، ہر چیز کا اللہ کو ازل سے علم ہے اور اس کے مطابق طے ہو چکا ہے اور اس کے مطابق ہو رہا ہے۔

[6752] ۱۹ ۔(۲٦٥٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُونَ قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ

[6752] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریشی مشرک رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ آپ سے تقدیر کے مسئلہ پر جھگڑتے تھے، چنانچہ یہ آیات اتریں، ''جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے، (کہا جائے گا) دوزخ کے عذاب سے دوچار ہو، بے شک ہم نے ہر چیز کو اندازہ سے بنایا ہے۔'' (قمر آیت نمبر ۴۸۔۴۹)

فائدہ :......اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ایک خاص انداز سے بنائی ہے اور اس نے ہر چیز کے لیے ایک وقت مقررہ، معین ٹھہرا دیا ہے اور اس کو مہلت دیتا ہے تا کہ وہ اپنی غایت اور انتہا کو پہنچ جائے، قوموں کے ساتھ بھی اس کا معاملہ اسی اصول کے مطابق ہے، کوئی قوم سرکشی کی راہ اختیار کرتی ہے تو وہ اس کو فوراً نہیں پکڑتا، بلکہ اس کو اتنی مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی خیر و شر کی تمام صلاحیتیں اجاگر کر سکے، تا کہ اس پر حجت پوری ہو جائے اور قیامت کے دن کوئی بہانہ نہ پیش کر سکے۔

۵......بَاب: قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهِ

باب ۵: آدم کے بیٹے پر زنا وغیرہ کا حصہ مقدر (طے) ہے

[6753] ۲۰ ۔(۲٦٥٧)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

[6752] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی القدر باب (۱۹) برقم (۲۱۵۷) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی القدر برقم (۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱٤٥٨٩)

[6753] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: زنا الجوارح دون الفرج برقم ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ)) قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

[6753]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے "لمم" کی سب سے زیادہ صحیح وضاحت، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ قول میں دیکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے بارے میں، زنا میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے، جس کو وہ لامحالہ حاصل کر کے رہے گا، چنانچہ آنکھوں کا زنا نظر بد ہے اور زبان کا زنا (شہوت انگیز) گفتگو ہے اور دل تمنا (آرزو) اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"

فائدہ......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصد سورہ نجم کی آیت ﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ﴾ (سورۃ نجم، آیت نمبر ۳۲) وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے رکتے ہیں، مگر چھوٹے گناہ۔" کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، میں لفظ "لمم" کی تفسیر بیان کرنا ہے کہ اس حدیث میں جن گناہوں کو فرج کے گناہ کے سوا بیان کیا ہے، وہ "لمم" ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا، نظر بد، شہوت انگیز گفتگو اور بوس و کنار، کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا اور غلط کاری کی نیت سے اس کی طرف چل کر جانا، یہ تمام گناہ "لمم" میں داخل ہیں، ان سے گناہ کی طرف میلان کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی تصدیق یا تکذیب شرم گاہ کرتی ہے، یعنی ان کاموں سے شرم گاہ میں حرکت اور داعیہ پیدا ہوتا ہے تو پھر یہ زنا ہوگا، اگر ان کاموں سے شرم گاہ متاثر نہیں ہوتی تو یہ زنا نہیں ہوگا، اگرچہ غلط کام ہوگا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا تصدیق اور تکذیب محض دل اور زبان کا کام نہیں ہے، اعضاء اور جوارح کا عمل بھی تصدیق اور تکذیب پر دلالت کرتا ہے۔

[6754] ۲۱۔(...) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا

←(٦٣٤٣) وفي القدر باب (وحرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون) انه لن يومن من قومك الا من قد آمن، ولا يلدوا الا فاجرا كفارا) برقم (٦٦١٢) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يومر به من غض البصر برقم (٢١٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٧٣)

[6754] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٧)

مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ))

[6754] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آدم کے بیٹے پر زنا میں حصہ طے کر دیا گیا ہے، جسے وہ لامحالہ حاصل کر کے رہے گا، چنانچہ آنکھوں کا زنا نظر بد ہے، کانوں کا زنا (بے حیائی کی، فحش گفتگو) سننا ہے اور زبان کا زنا اس سلسلہ میں گفتگو کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (بری نیت سے) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (زنا کی خاطر) چلنا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

٦......بَاب: مَعْنٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ اَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَاَطْفَالِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب ٦: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے'' کا مفہوم اور کافروں کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کا انجام یا ان کی موت کا حکم

[6755] ٢٢-(٢٦٥٨) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ)) ثُمَّ يَقُولُ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاقْرَئُوا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْآيَةَ

[6755] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مولود (پیدا ہونے والا) فطرت پر پیدا ہوتا ہے، چنانچہ اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا ڈالتے ہیں، جیسے چوپائے کا بچہ، کامل الاعضاء پیدا ہوتا ہے، کیا تمہیں ان میں کوئی کٹے ہوئے کان والا نظر آتا ہے؟'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ''اس فطرت کی پابندی کرو، جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ سرشت بدل نہیں سکتی۔'' (روم آیت نمبر ٣٠)

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے تمام بنو آدم کی روحوں سے عہد ربوبیت (عہد الست) لیا تھا اور اس کے مطابق، تمام انسانوں کی فطرت و سرشت یا جبلت میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار رکھ دیا ہے اور اللہ کی ربوبیت ہی دین کا بیج ہے،

[6755] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٥٨)

اس لیے ہر انسان فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے، اس میں قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد رکھ دی گئی ہے، لیکن ماحول انسان کو متاثر کرتا ہے اور سب سے زیادہ انسان اپنے والدین سے متاثر ہوتا ہے۔

[6756] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ))

[6756]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، ''جیسے چوپائے کے ہاں چوپایہ پیدا ہوتا ہے۔'' اس میں جمعاء (سالم جانور) کا ذکر نہیں ہے۔

[6757] (. . .) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ

اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

[6757]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔'' پھر فرماتے، یہ آیت پڑھو، ''اللہ کی فطرت کی پابندی کرو، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے، اللہ کی فطرت کو نہ بدلو، یہی سیدھا مستحکم دین ہے۔''

[6758] ۲۳۔(. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

[6758]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے،

[6756] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٠)

[6757] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب: اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه؟ وهل یعرض علی الصبی الاسلام؟ برقم (١٣٥٩) وفی التفسیر باب: (لا تبدیل لخلق الله) برقم (٤٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٧)

[6758] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٥٣)

چنانچہ اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا ڈالتے ہیں۔'' تو ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! بتائیے، اگر وہ اس سے پہلے مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے جو عمل کرنے تھے۔''

مفردات الحدیث ❋ يُلِدَ: اصل میں وُلِدَ تھا، بعض دفعہ ''واو'' کو ''یا'' سے بدل دیتے ہیں۔

[6759] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ))

[6759]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے، عمش ہی کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، ابن نمیر کی روایت میں ہے: ''ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے، وہ ملت پر پیدا ہوتا ہے۔'' ابوبکر کی روایت میں ہے، ''مگر اس ملت پر حتی کہ وہ زبان سے اس کا اظہار کرے۔'' اور ابو کریب کی روایت ہے، ''ہر بچہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے، حتی کہ اس کی زبان اس کو بیان کرے۔''

مفردات الحدیث ❋ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ: اللہ کو خوب معلوم ہے، اگر وہ زندہ رہتے تو بالغ ہونے کے بعد کون سے عمل کرتے، کیونکہ اس کا علم ازلی بھی ہے اور ابدی بھی، اس لیے وہی ان کا انجام بتا سکتا ہے۔ حتی يُبَيِّنَ عنه او يُعَبِّرَ عنه لسانه: جب تک وہ شعور اور تمیز کی عمر کو پہنچ کر اپنے موقف اور دین کا اظہار نہیں کرتا، وہ فطرت پر قائم ہوتا ہے اور ملت اسلامیہ پر عمل پیرا ہونے اور اس کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، اس کی فطرت میں بگاڑ اگر پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے ماحول اور گردو پیش کی بنا پر ہوتا ہے اور عام طور پر زیادہ اثر والدین کی رائے اور فکر کا ہوتا ہے اور انہی کا دین قبول کرتا ہے۔

[6760] ٢٤۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْإِبِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

[6759] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٤) وبرقم (١٢٥٣٣)
[6760] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: الله اعلم بما كانوا عاملين برقم (٦٥٩٩) وبرقم (٦٦٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٩)

اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

[6760]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ پیدا ہوتا ہے، فطرت پر پیدا ہوتا ہے، (اس کی فطرت میں کوئی بگاڑ اور خرابی نہیں ہوتی) چنانچہ اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بناتے ہیں، جس طرح تم اونٹ کا بچہ لیتے ہو، کیا تم ان میں کان کٹا پاتے ہو؟ حتی کہ تم خود ہی ان کا کان کاٹتے ہو۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! بتائیں جو بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں، (بلوغت کو نہیں پہنچتے)؟'' آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے کون سے عمل کرنے تھے۔''

فائدہ:...... جو بچے بلوغت سے پہلے پہلے فوت ہو جاتے ہیں، اگر ان کے والدین مسلمان ہیں تو اہل سنت کے نزدیک وہ جنتی ہیں، لیکن اگر وہ ابھی مشرک ہیں تو پھر اس مسئلہ میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے اہم اقوال چھ ہیں:

۱۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وہ جنتی ہیں، کیونکہ وہ فطرت پر مرے ہیں اور جنہوں نے دوزخ میں جانا ہے، انہوں نے اپنی فطرت کے خلاف برے اعمال کیے اور شرک و کفر کے نتیجہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنمی بنے یا ایمان لانے کے بعد، بد اعمال کی پاداش میں عارضی طور پر دوزخ میں داخل ہوئے، لیکن ان کو تو عمل کا موقعہ ہی نہیں ملا اور بخاری شریف، کتاب التعبیر میں روایت ہے کہ جو بچہ فطرت پر فوت ہوتا ہے، وہ جنتی ہے، خواہ اس کے والدین مشرک ہی کیوں نہ ہوں، صحیح موقف یہی ہے کیونکہ وہ ابھی مکلف ہی نہ تھے۔

۲۔ وہ اپنے والدین کے تابع ہیں، چونکہ ان کے والدین مشرک تھے، اس لیے وہ بھی ان کے حکم میں ہیں اور دوزخی ہیں، یہ انتہا پسند، خارجیوں کے گروہ ازارقہ کا موقف ہے۔

۳۔ وہ جنت اور دوزخ کے درمیان میں اصحاب الاعراف ہوں گے۔

۴۔ یہ جنتیوں کے خدام ہوں گے۔

۵۔ ان کا آخرت میں امتحان ہوگا۔

۶۔ ان کے بارے میں توقف اختیار کریں گے، کوئی رائے قائم نہیں کریں گے۔

[6761] ۲۵۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا))

[6761] اخرجه البخاري في (صحيحه) (١٤٠٦٥)

[6761] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر انسان جسے اس کی والدہ جنتی ہے، وہ فطرت پر ہے، بعد میں اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بناتے ہیں، اگر والدین مسلمان ہوں تو وہ مسلمان رہتا ہے، ہر انسان جسے والدہ جنتی ہے، شیطان اس کی کوکھوں میں (دونوں پہلوؤں میں) مکہ مارتا ہے، سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے۔''

مفردات الحديث ❋ **يَلْكُزُهُ:** اس کو مکہ مارتا ہے، **حضنيه:** **حضن:** پہلو، کوکھ۔

[6762] ٢٦۔(٢٦٥٩) حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

[6762] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے کون سے عمل کرنے تھے۔''

[6763] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ اَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

[6763]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، شعیب اور معقل کی روایت اولاد کی جگہ ذراری کا لفظ ہے۔ (معنی ایک ہی ہے)

[6764] ٢٧۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

[6762] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: ما قيل في اولاد المشركين برقم (١٣٨٤) وفي القدر باب: الله اعلم بما كانوا عاملين برقم (٦٥٩٨) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: اولاد المشركين برقم (١٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٢١٢)

[6763] تقدم تخريجه برقم (٦٧٠٤)

[6764] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٥)

[6764] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے ان بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے کس قسم کے عمل کرنے تھے۔''

[6765] ۲۸۔(۲۶۶۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ))

[6765] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے تو اسے یہ بھی خوب علم ہے، وہ کون سے عمل کرنے والے تھے۔''

فائدہ :...... اہل سنت کے نزدیک، اللہ کو ما کان (جو ہو چکا ہے) ما یکون (جو ہوگا) ما لایکون جونہیں ہوگا، لو کان کیف کان یکون، اگر اس نے ہونا ہوتا تو کیسے ہوتا، سب کا علم ہے۔

[6766] ۲۹۔(۲۶۶۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا))

[6766] ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بچہ جسے حضرت خضر نے قتل کیا تھا، اس پر کفر کی مہر لگی ہوئی تھی اور وہ اگر زندہ رہتا تو اپنے والدین کو کفر اور سرکشی پر پھنسا دیتا۔''

فائدہ :...... یہ بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوا تھا، لیکن اگر یہ زندہ رہتا تو برے ماحول میں بیٹھ کر کفر اختیار کر لیتا، اسے والدین اس کی محبت میں، اس کا رویہ اور طرز عمل قبول کرتے ہوئے سرکشی اور کفر میں مبتلا ہو جاتے، اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال کی برکت سے، ان پر رحم و کرم فرمایا اور اس بچے کو موت سے دوچار کر دیا اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو نہیں ہوا ہے، اگر اس نے ہونا ہوتا تو کیسے ہوتا۔

[6765] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: ما قيل فی اولاد المشركين برقم (١٣٨٣) وفی القدر باب: الله اعلم بما كانوا عاملين برقم (٦٥٩٧) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب فی ذراری المشركين برقم (٤٧١١) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: اولاد المشركين برقم ٥٩/ ٤ وبرقم (١٩٥١) انظر (التحفة) برقم (٥٤٤٩)

[6766] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی القدر برقم (٤٧٠٥) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة الكهف برقم (٣١٥٠) انظر (التحفة) برقم (٤٠)

[6767] ٣٠-(٢٦٦٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَوَ لَا تَدْرِينَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ أَهْلًا وَلِهٰذِهِ أَهْلًا))

[6767] ۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک بچہ فوت ہو گیا تو میں نے کہا، اس کے لیے مسرت و شادمانی ہے، جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، اللہ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے تو اس کے لیے بھی باشندے پیدا کیے ہیں اور اس کے لیے بھی اہل پیدا کیے ہیں۔''

فائدہ ...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا، اللہ جو انسان کا خالق ہے اور جنت و دوزخ کا بھی خالق ہے، اسے ہی صحیح اور یقینی طور پر علم ہے کہ جنتی کون ہے اور دوزخی کون ہے، اس کے بتائے بغیر اپنی طرف سے کسی کو جنتی اور دوزخی کہنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، معلوم ہوتا ہے، یہ بات آپ نے اس دور میں فرمائی تھی، جبکہ ابھی آپ کو بچوں کے جنتی ہونے کا علم نہیں تھا، یا آپ نے ابھی دوسروں کو اس سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔

[6768] ٣١-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طُوبَى لِهٰذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ ((أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ))

[6768] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کے لیے مسرت و شادمانی ہے، جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، اس نے کوئی برا کام نہیں کیا اور نہ اس کا وقت پایا، آپ نے فرمایا: ''یا اور کچھ ہے، اے عائشہ! بے شک اللہ نے

[6767] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٨٨٠)
[6768] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في ذراري المشركين برقم (٤٧١٣) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الصلاة على الصبيان برقم (١٩٤٦) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب في القدر برقم (٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٧٣)

جنت کے اہل پیدا کیے ہیں، انہیں اس کے لیے پیدا کیا ہے، جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے اہل پیدا کیے ہیں، انہیں اس کے لیے پیدا کیا ہے، جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ کو انسانی اعمال کا اس کے وجود میں آنے سے پہلے سے علم ہے اور ہمیں انسان کے اعمال کا علم نہیں ہے، اس لیے کسی کے جنتی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ کرنا ہماری دسترس سے باہر ہے، یہ اللہ تعالیٰ ہی بتا سکتا ہے، اس لیے اپنے طور پر کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہیے۔

[6769] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6769]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

۷...... بَابُ: بَيَانِ أَنَّ الْآجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا يَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ

باب ۷: جو عمر اور رزق وغیرہ تقدیر میں پہلے طے ہو چکا ہے، اس میں کمی و بیشی نہیں ہوتی

[6770] ۳۲۔(۲۶۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ

أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ((اللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ))

[6769] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧١٠)

[6770] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٨٩)

[6770] ۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی، اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ ﷺ اور اپنے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ عنایت فرما تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اللہ سے طے شدہ عمروں، شمار شدہ دنوں اور تقسیم شدہ روزیوں کے بارہ میں درخواست کی ہے اور وہ کسی چیز کو اس کے طے شدہ وقت سے پہلے کرے گا اور نہ وقت معینہ سے مؤخر کرے گا اور اگر تو اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرتی کہ وہ تمہیں آگ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچائے تو یہ بہتر اور افضل ہوتا۔'' راوی کہتے ہیں کہ آپ کے سامنے مسخ کے سبب بندروں اور مسعر کہتے ہیں، میرے خیال میں خنزیروں کا بھی ذکر آیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسخ شدہ قوم کی نسل یا اولاد جاری نہیں کی، یقیناً بندر اور خنزیر اس سے پہلے بھی موجود تھے۔''

[6771] (. . .) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا ((مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

[6771] ۔امام صاحب یہی روایت ابوکریب سے بیان کرتے ہیں، اس میں او (یا) کی جگہ واؤ ہے کہ ''آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔''

فوائد: ...... ❶ عمر اور رزق طے ہیں، اس طرح دوزخ یا قبر کا عذاب مقرر ہے، یہ سب چیزیں اللہ کو پہلے سے معلوم ہیں، لیکن یہ بھی طے ہے کہ ان اسباب کی بنا پر اس کی عمر کم یا رزق کم ہوگا یا زیادہ، عمر اور رزق میں صلہ رحمی سے اضافہ ہوتا ہے اور دعا سے بھی اضافہ ہوتا ہے اور یہ بھی پہلے سے اللہ کے علم میں ہے کہ فلاں صلہ رحمی کرے گا، یا اس کے لیے طویل عمر کی دعا ہوگی اور اس کے مطابق اس کی عمر اور رزق میں اضافہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے، جس طرح صلہ رحمی اور دعا لکھی جا چکی ہے، اس لیے نئے سرے سے اس کا اثر مرتب نہیں ہوتا اور ان میں کمی وبیشی نہیں ہوتی، کمی وبیشی تقدیر میں ہو چکی ہے، اس لیے آپ کا یہ مقصد نہیں تھا، آپ ان کی یا اپنی عمر میں اضافہ کی دعا نہ کریں، بلکہ یہ مقصد تھا، عمر اور رزق کا تعلق دنیا سے ہے اور آگ یا قبر کے عذاب کا تعلق آخرت سے ہے اور آخرت دنیا کے مقابلہ میں خیر اور افضل ہے، اس لیے اس کے لیے دعا کرنا بھی افضل ہے، نیز جب منفعت کے مقابلہ میں دفع مضرت زیادہ اہم ہے، اس لیے عمر اور رزق میں اضافہ کے مقابلہ میں، آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا زیادہ افضل ہے اور آپ نے حضرت انس کے لیے طویل عمر کی دعا فرمائی تھی، امام بخاری کی الادب المفرد میں ہے، اللهم اكثر ماله، وَوَلَدَهُ واطل حياتَهُ اور امام بخاری نے، بخاری شریف میں باب باندھا ہے: ''باب دعوة النبی ﷺ لخادمه بطول عمره بكثرة ماله''

[6771] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٨٩)

(فتح الباری، ج ۱۱ ص ۱۷۳، مکتبہ دارالسلام الریاض) اس طرح آپ نے عمر اور رزق دونوں میں کثرت اور اضافہ کی دعا فرمائی ہے، جس سے ثابت ہوا کہ عمر میں اور رزق میں اضافہ کی دعا جائز ہے اور یہ بھی پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے، اس لیے تقدیر کو مبرم اور معلق دو قسموں میں بانٹنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ❷ بندر اور خنزیر مستقل حیوانات ہیں، یہ ممسوخ (مسخ شدہ) انسانوں کی نسل یا اولاد نہیں ہیں، کیونکہ بنو اسرائیل کے بعد لوگوں کو بندر اور خنزیر بنانے سے پہلے بھی تو بندر اور خنزیر موجود تھے۔

[6772] ۳۳-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّكِ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوئَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ))

[6772] ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی، اے اللہ! مجھے اپنے خاوند، رسول اللہ ﷺ، اپنے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ سے ان عمروں کا سوال کیا جو مقرر ہیں اور ان قدموں کا جو روندے ہوئے یا پامال شدہ ہیں، (معین ہیں) اور ان رزقوں کا جو تقسیم شدہ ہیں، اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے پہلے نہیں کرتا اور نہ کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کرتا ہے، اگر تم یہ سوال کرتیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے بچائے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔'' اور ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بندر اور خنزیر، یہ مسخ شدہ لوگوں کی نسل ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ

[6772] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۹۵۸۹)

نے فرمایا: ''اللہ عز وجل نے کوئی قوم ہلاک نہیں کی، یا کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان کی نسل چلائی ہو، بندر اور خنزیر اس سے پہلے موجود تھے۔''

[6773] (. . .) حَدَّثَنِیهِ اَبُو دَاوُدَ سُلَیْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهٖ اَیْ نُزُولِهٖ

[6773]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، "آثَار مَبْلُوْغة۔ قدم جن تک رسائی ہو چکی ہے۔'' یعنی شمار ہو چکے ہیں، ابن معبد کہتے ہیں، بعض نے یوں بیان کیا ہے، "قَبلِ حِلِّهِ أَيْ نَزُولِه، وقت کی آمد سے پہلے۔

۸...... بَاب: في الأمر بالقوة وترك العجز والا ستعانة بالله وتفويض المقادير له

باب ۸: عزیمت و پختگی کو اختیار کرنا، عجز و بے بسی کو ترک کرنا، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور تقدیر کو اللہ کے حوالے کرنا

[6774] ٣٤۔(٢٦٦٤) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیفِ وَفِی كُلٍّ خَیْرٌ اَحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّی فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ))

[6774]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوت والا مومن، کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے اور دونوں میں خیر موجود ہے، جو چیز تمہارے لیے سود مند ہے، اس لیے کوشش کر اور اللہ سے مدد طلب کر، عجز اور کمزوری کا اظہار نہ کر، اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو، اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہوتا، البتہ یہ کہو، اللہ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کیا، کیونکہ لو شیطان کے لیے راہ عمل کھولتا ہے۔''

[6773] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٨٩)
[6774] اخرجه ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی القدر برقم (٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٦٥)

فائدہ :...... اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیّ سے مراد وہ مومن ہے، جو ارادے کا مضبوط اور پختہ کار ہے، ہر کام کو پوری ہمت اور حوصلہ سے سرانجام دیتا ہے اور مومن ضعیف سے مراد وہ ہے جو کوتاہ ہمت ہے، کام کرنے کے لیے حوصلہ نہیں پاتا اور پورے جوش و جذبہ اور سرگرمی سے کام نہیں کرتا، کیونکہ انسان کے لیے یہ ضروری ہے وہ نفع بخش دینوی و آخری کام پوری محنت و کوشش اور حوصلہ و ہمت سے کرے، اس میں سستی و کاہلی، کوتاہ ہمتی اختیار کر کے ہمت نہ ہارے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے نصرت و اعانت اور توفیق طلب کرے، لیکن مومن ہونے کے سبب ہر صورت خیر دونوں میں موجود ہے اور مصائب و تکالیف کے سلسلہ میں اسباب و وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے، اگر میں یہ تدبیر اور حیلہ اختیار کر لیتا تو اس مصیبت اور مشکل میں مبتلا نہ ہوتا، کیونکہ تدبیر سے تقدیر کو نہیں بدلا جا سکتا، ہاں اگر لــو کا تعلق تقدیر کی تبدیلی سے نہ ہو، بلکہ اپنی کمزوریوں کے ازالہ سے ہو، یا اپنی لاعلمی کے اظہار کے لیے ہو، اللہ کی تقدیر پر اور اس کی مشیت کے نفوذ پر مکمل ایمان ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً بلا محنت انسان کہہ سکتا ہے، اگر میں محنت کرتا تو ناکام نہ ہوتا، اگر مجھے اس چیز کا پہلے سے علم ہوتا تو میں یہ نہ کرتا، اگر دشمن نے ہم پر قابو پا لیا تو وہ ہمیں ذلیل و خوار کرے گا۔



The leading name of quality books on Urdu Islamic Literature in Pakistan
NOMANI
KUTAB KHANA
RELIGIOUS BOOKSELLERS AND PUBLISHERS
Haq Street Urdu Bazar Lahore - Pakistan Ph: 042-7321865 Mob: 0334-4229127
NOMANI
Established in 1958
مطبوعاتِ نعمانی
ہرگھر کی ضرورت ہر لائبریری کی زینت
برصغیر پاک وہند کے نامور اور مستند مصنفین کی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کے لیے
مختلف موضوعات پر دیدہ زیب، انتہائی خوبصورت اور مستند دینی کتب خود پڑھیں، دوستوں کو تحفہ میں
دیں اور اپنے سینوں کو ایمان کے نور سے منور کریں۔
قرآن کریم
تفسیر۔ علوم قرآن
حدیث وعلوم حدیث
فقہ۔ علوم فقہ، فتاویٰ
لغات۔ انسائیکلوپیڈیا
سیرت۔ سوانح
تاریخ۔ حالات
تصوف۔ اخلاق۔ آداب
معاشرت۔ اصلاح معاشرت
خواتین اور بچوں کے لیے
دُعا۔ اذکار۔ وظائف
فلسفہ۔ نظریات۔ علوم جدید
پاکستان میں کتاب وسنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-7321865
موبائل: 0334-4229127
Web: nomanibooks.com, E-Mail: nomania2000@hotmail.com

اس کتاب کے کل ابواب (06) اور (30) احادیث ہیں۔

49

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

حدیث نمبر 6775 سے 6804 تک

۴۹......كِتَابُ الْعِلْمِ

۴۹......علم کا بیان

۱......بَاب: النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُّتَّبِعِيهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الِاخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ

باب ۱: متشابہات قرآن کی پیروی سے ممانعت اوران کی پیروی کرنے والوں سے ڈرانا اور قرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت

[6775] ۱-(۲٦٦۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الَّذِى اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِينَ فِی قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ))

[6775] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (منه آیات محکمات) برقم (٤٥٤٧) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: النهی عن الجدال واتباع المتشابه من القرآن برقم (٤٥٩٨) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة آل عمران برقم (٢٩٩٣) وبرقم (٢٩٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٠)

[6775] ۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''وہی تو ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی جس کی کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور دوسری متشابہات ہیں، چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے تو وہ اس کی متشابہ آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، فتنہ انگیزی کی خاطر اور ان کا حقیقی معنی تلاش کرنے کے لیے، حالانکہ ان کا صحیح اور حقیقی مفہوم (اصل مراد) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں، وہ کہتے ہیں، ہم ان (متشابہات) پر ایمان لائے، سارا قرآن ہمارے رب کی طرف سے ہے اور کسی چیز سے عبرت یا سبق صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں۔'' آل عمران، آیت ۷، حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس کی متشابہ آیتوں کے درپے ہیں تو انہیں لوگوں کا اللہ نے نام بتایا ہے، ان سے بچو۔''

مفردات الحدیث ✲ مُحْكَمَاتٌ: جن کا معنی صاف اور واضح ہے، اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہے اور بقول شاہ ولی اللہ، ماہر زبان جس سے ایک ہی معنی سمجھے وہ محکم ہے اور جس میں ایک سے زائد معانی کا احتمال ہو وہ متشابہ ہے مثلاً ضمیر کے مرجع میں اختلاف ہے یا کلمہ کے ایک سے زائد معانی آتے ہیں، یا عطف قریب پر بھی ہو سکتا ہے اور بعید پر بھی، یا جملہ عاطفہ بھی ہو سکتا ہے اور مستانفہ بھی نیا اور مستقل جملہ۔

هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ: یعنی ساری کتاب کا مرجع و مرکز اور اصل وہی ہیں، ان کی روشنی میں متشابہات کا معنی کیا جائے گا، ان کے منافی معنی نہیں لیا جا سکے گا۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ الا اللّٰه: ان کی اصل حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، کیونکہ ان میں ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں، جو ہمارے مشاہدے اور معلومات کی دسترس سے باہر ہیں، مثلاً اللہ کی صفات و افعال اللہ کی جنت میں نعمتیں اور دوزخ میں آلام و مصائب، ان کی اصل حقیقت اور صورت ہمارے ذہن سے بالا ہے، اگرچہ ان کا ظاہری معنی جو عبرت اور سبق آموزی کے لیے کافی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں اور اس معنی کے اعتبار سے راسخ فی العلم ان کے معانی اور مطالب کو جانتے ہیں، لیکن اصل حقیقت و ماہیت کے اعتبار سے نہیں جانتے، لیکن اس پر ایمان رکھتے ہیں، اس لیے جو لوگ ان کی اصل حقیقت کو جاننے کے درپے ہوں، ان سے بچنا ضروری ہے اور متکلمین نے آیات صفات کی تاویل کر کے، فتنہ کا دروازہ کھول دیا اور شعوری و غیر شعوری طور پر بدعتی فرقوں معتزلہ، مرجئہ اور خوارج کے لیے تاویل کی گنجائش کا راستہ کھول دیا، جس سے بدعتی فرقوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور آج تک اٹھا رہے ہیں۔

[6776] ۲۔(۲۶۶٦) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَىَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ

[6776] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٨٣٩)

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِىْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِى الْكِتَابِ))

[6776] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے جلدی حاضر ہوا، یعنی صبح سویرے گیا تو آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں، جو ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے، آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آرہے تھے، سو آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ اپنی کتاب میں اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔''

فائدہ :...... قرآن مجید کی قرأت یا معانی میں ایسا اختلاف جس کی گنجائش نہ ہو، یا ایسی تاویل جس کا کوئی قرینہ نہ ہو اور اس کی بنیاد پر نئے نئے مسائل اور عقائد نکالنا، بدعملی اور انتشار وافتراق کا باعث بنتا ہے اور امت کی بدعملی، اعمال وعقائد میں نئی نئی موشگافیاں اور امت میں افتراق وانتشار، امت کی تباہی کا باعث بنتا ہے اور اس افتراق و اختلاف سے روکنا مقصود ہے، دلیل کی بنیاد پر نظری اور علمی اختلاف مسائل کی تنقیح اور تہذیب کا سبب بنتا ہے، فرقہ سازی اور گروہ بندی کا باعث نہیں بنتا، اس لیے اس سے روکنا مقصود نہیں ہے، مسائل میں اختلاف تو خیر القرون میں بھی موجود رہا ہے اور اس اختلاف نے ان میں گروہ بندی یا فرقہ بندی پیدا نہیں کی تھی۔

[6777] ۳۔(۲۶۶۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو قُدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُوْمُوا))

[6777] ۔ حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو، جب تک تمہارے دل اس پر جڑے رہیں اور جب تم میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔''

فائدہ :...... اگر اس حدیث کا مخاطب ہر انسان انفرادی اور شخصی طور پر ہے تو معنی ہوگا، جب تک ہمارے دل اور زبان میں موافقت، یکسانیت ہو اور تمہیں جمعیت خاطر اور اطمینان حاصل ہو، قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور جب دل اور زبان کا ساتھ نہ رہے، دل پڑھنا نہ چاہے، زبان سے غلط لفظ ادا ہونے لگیں اور طبیعت اکتا جائے تو تلاوت بند کر دو اور اگر مخاطب مختلف افراد ہوں، جو باہمی مذاکرہ کر رہے ہوں تو پھر معنی ہوگا، جب قرآن مجید کے

[6777] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: اقرووا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم برقم (٥٠٦٠) وبرقم (٥٠٦١) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: كراهية الاختلاف برقم (٧٣٦٤) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦١)

معانی اور مطالب میں اختلاف پیدا ہو جائے، شکوک وشبہات بڑھنے لگیں اور باہمی دنگا اور فساد کا اندیشہ پیدا ہو جائے اور گروہ بندی یا دھڑے بندی پیدا ہونے لگے تو پھر مذاکرہ ختم کر دو، یا قرأت کے بارے میں تنازع شروع ہو جائے تو پھر اس سے باز آ جاؤ اور بکھر جاؤ۔

[6778] ٤۔(. . .)حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا))

[6778]۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ (یعنی عبداللہ کے بیٹے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو، جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں موافقت نہ رہے، (اختلاف پیدا ہو جائے) تو اٹھ کھڑے ہو۔''

[6779] (. . .)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَؤُا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا))

[6779]۔ ابو عمران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا، جبکہ ہم کوفہ میں بچے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٢......بَابٌ: فِي الْأَلَدِّ الْخَصِمِ

باب ۲: انتہائی سخت جھگڑالو کے بارے میں

[6780] ٥۔(٢٦٦٨)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ))

[6778] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧١٩)

[6779] تقدم تخريجه برقم (٦٧١٩)

[6780] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: قوله تعالى: ﴿وهو الد الخصام﴾ برقم (٢٤٥٧) وفي التفسير باب: (وهو الد الخصام) برقم (٤٥٢٣) وفي الاحكام باب: الالد الخصم برقم (٧١٨٨) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة البقرة برقم (٢٩٧٦) والنسائي في (المجتبى) باب: الالد الخصم برقم ٨/٢٤٨ ـ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٤٨)

[6780] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب مردوں سے برا اور مبغوض وہ شخص ہے، جو انتہائی سخت جھگڑالو ہے۔

فائدہ:...... اَلَدّ: بہت جھگڑالو، کیونکہ لَدَدْ جھگڑے کو کہتے ہیں اور خَصِمٌ، بھی سخت اور جھگڑے کی مہارت کو کہتے ہیں، مقصد یہ ہے، اس کا کام محض جھگڑنا اور بحث کرنا ہے، جائز یا ناجائز اور حق و باطل سے غرض نہیں ہے، حق کے ابطال اور باطل کے اثبات کے لیے جھگڑنا بھی اس میں داخل ہے۔

۳......بَابِ: اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى

باب ۳: یہود اور نصاریٰ کے طرز عمل یا ڈگر کی پیروی کرنا

[6781] ٦-(٢٦٦٩)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ))

[6781] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلی امتوں کی ڈگر پر چلو گے، برابر، برابر، جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے برابر ہے اور ایک ہاتھ، دوسرے ہاتھ کے برابر ہے، حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم اس میں بھی ان کی پیروی کرو گے۔'' ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا یہود اور نصاریٰ مراد ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''اور کون۔''

مفردات الحدیث ✲ سَنَن: ڈگر، رویہ، طرز عمل، جو لوگ اس کو سُنَنٌ پڑھتے ہیں، ان کے نزدیک سُنَّة (طریقہ، راستہ) کی جمع ہے کہ ان کے راستوں پر چلو گے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے دین اور شریعت کے ساتھ جو وطیرہ اور طرز عمل اختیار کیا تھا، ہو بہو یہ امت بھی وہ طرز عمل اختیار کرے گی، انہیں کی طرح بدعملی اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرے گی، دین کے اندر نئی نئی بدعات کو رواج دے گی، اپنے نبی کے بارے میں غلو کرے گی اور اپنی کتاب کو اپنی تاویلوں کا نشانہ بنائے گی، ان امتوں نے اپنی کتابوں میں تحریف لفظی اور تحریف معنوی کی اور اس امت نے بھی

[6781] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بني اسرائيل برقم (٣٤٥٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: قول النبي ﷺ (ولتتبعن سنن من كان قبلكم) برقم (٧٣٢٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٧١)

قرآن وحدیث میں تحریف معنوی کی، حتی کہ احادیث میں تحریف لفظی بھی کی، قرآن مجید میں یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکی، کیونکہ یہ آخری کتاب ہے، لیکن تحریف لفظی کی کوشش کی گئی، اپنی کتابوں میں آیات سے استدلال کرتے وقت شعوری اور غیر شعوری طور پر، آیت میں کمی وبیشی کی اور خواہشات واھوا کی پیروی میں ان کو بھی پیچھے چھوڑ گئے، ماں، بیٹی تک سے بدفعلی کا ارتکاب کیا۔

[6782] (. . .)حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ۔

[6782]۔امام صاحب اپنے چند رفقاء سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

نوٹ......: چند رفقاء مجہول ہیں، اس لیے اس روایت کو مقطوع یا منقطع نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ یہاں کوئی راوی ساقط نہیں ہے، بعض نسخوں میں امام مسلم کے شاگرد ابو اسحاق ابراہیم بن سفیان نے اپنی سند سے اس کو متصلا بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اگلی حدیث ہے۔

[6783] (. . .)قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6783]۔امام مسلم کے شاگرد اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کو متصل بیان کرتے ہیں۔

٤......بَابُ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ

باب ٤: قول وفعل میں غلو اور انتہا پسندی اختیار کرنے والے تباہ ہوئے

[6784] ۷۔(۲۶۷۰)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا**))

[6784]۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بال کی کھال اتارنے والے تباہ ہوئے۔'' آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔

[6782] تقدم

[6783] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٢٣)

[6784] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في لزوم السنة برقم (٤٦٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٣١٧)

مفردات الحدیث ✻ اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ: غلو اور انتہائی پسندی اختیار کرنے والے، بال کی کھال اتارنے والے، کیونکہ تنطع کا معنی غلو اور تعمق ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، بے مقصد اور بے فائدہ موشگافیاں کرنا اور حد سے بڑھنا پسندیدہ طرز عمل نہیں ہے، کیونکہ یہ بدعملی اور راہ فرار اختیار کرنے یا بہانہ سازی کا باعث بنتا ہے، جس طرح بنو اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے پوچھا، اس کی عمر کتنی ہو، جب یہ بتا دیا گیا تو کہا، اس کا رنگ کیسا ہو، یہ بتا دیا گیا تو کہنے لگے اور وضاحت کرو، کیونکہ ایسی گائیوں میں اشتباہ و التباس موجود ہے، لیکن ورع اور پرہیز گاری اختیار کرنا اور مشتبہ چیزوں سے بچنے کی کوشش کرنا مطلوب ہے، مثلاً ایک کپڑا صاف ستھرا ہے اور ابھی بھی طے کر کے رکھا گیا ہے اور دوسرے کپڑے کے بارے میں شبہ ہے، اس پر کسی بچے کے بول کے چھینٹے پڑ گئے ہیں لیکن اس کو دھو دیا گیا ہے تو دوسرے کپڑے کی بجائے پہلا کپڑا لینا یہ غلو اور انتہا پسندی ہے۔ لیکن اگر کپڑا پاک صاف ہے اور دوسرے کپڑے کو گارا لگا ہے تو پہلے کپڑے کو لینا ورع اور پرہیز گاری ہے۔

٥...... بَاب: رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

باب ٥: آخری زمانہ میں علم کا اٹھ جانا، قبض ہو جانا اور جہالت وفتنوں کا غلبہ ہو جانا

[6785] ٨-(٢٦٧١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا))

[6785] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی علامات میں سے ہے، علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی اور زنا عام ہوگا۔''

فائدہ :...... علم اٹھنے اور جہالت کے جمنے یا پھیلنے سے مراد یہ ہے کہ علم دین میں رسوخ ختم ہو جائے گا، آہستہ آہستہ پختہ کار اور باعمل علماء اٹھ جائیں گے اور ان کی جگہ کم علم، بدعمل افراد آ جائیں گے، جنہیں دینی مسائل کی واقفیت کم ہوگی، بدعملی زیادہ ہوگی اور انہی کو لوگوں میں عزت و شرف حاصل ہوگا اور اس کا آغاز عرصہ دراز سے شروع ہو چکا ہے، قاضی عیاض م ۵۴۴ھ نے اپنے دور کے علماء کے بارے میں یہی لکھا ہے کہ ہمارے دور میں اس کا مصداق ظاہر ہو گیا ہے، کیونکہ اب لوگوں نے جہلاء کو امیر بنا لیا ہے اور وہ اللہ کے دین میں اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں اور اپنی رائے سے حکم لگا رہے ہیں، آج کاغذی علم عام ہو گیا ہے، کتابیں دن بہ دن نئی نئی آ

[6785] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: رفع العلم وظهور الجهل برقم (٨٠)
انظر (التحفة) برقم (١٦٩٦)

رہی ہیں، لیکن ان کو پڑھنے والے اور سمجھنے والے دن بہ دن کم ہو رہے ہیں، دنیوی علوم کے مقابلہ میں دینی علوم کی کوئی اہمیت نہیں رہی، سکولوں اور کالجوں میں تعداد دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور دینی طلبہ کی کمی ہو رہی ہے، شراب، زنا عام ہے اور فحاشی اور عریانی کا سیلاب آیا ہوا ہے، علانیہ فسق و فجور کا ارتکاب ہو رہا ہے۔

[6786] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ))

[6786] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ سے کہا، کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میرے بعد، آپ سے سننے والا کوئی تمہیں یہ حدیث نہیں سنائے گا، ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، یا اس کا غلبہ ہوگا، زنا عام ہوگا، شراب عام پی جائے گی، مرد ختم ہوتے جائیں گے اور عورتیں رہ جائیں گی، حتی کہ پچاس عورتوں کا نگران و نگہبان ایک ہوگا۔''

مفردات الحدیث ❀ اَشْرَاط: شَرَط کی جمع ہے، علامت، نشانی، يَذْهَبُ الرِّجَالُ: جنگ و جدال اور قتل و غارت کی بنا پر، مرد روز بروز کم ہوتے جائیں گے، عورتوں کی تعداد بڑھتی جائے گی، جس کا آغاز ہو چکا ہے۔

فائدہ :...... پچاس عورتوں کا ایک قیم، نگران و نگہبان ہوگا، کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ان سب سے شادی کرلے گا، وہ مردوں کی قلت کی بنا پر، اپنے خاندان کی تمام عورتوں کا محافظ ہوگا، کیونکہ باقی سب قتل ہو چکے ہوں گے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات اس وقت فرمائی، جبکہ بصرہ میں ان کے سوا کوئی اور صحابی موجود نہیں تھا اور وہ ان چند ایک صحابہ میں سے ہیں، جو سب سے آخر میں فوت ہوئے ہیں۔

[6787] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي

[6786] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: رفع العلم وظهور الجهل برقم (۸۱) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی اشراط الساعة برقم (۲۲۰۵) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: اشراط الساعة برقم (۴۰۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۰)

[6787] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۰۹)

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6787]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ابن بشر اور عبدہ کی حدیث میں ہے، میرے بعد تمہیں کوئی یہ حدیث نہیں سنائے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6788] ١٠۔(٢٦٧٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ))

[6788]۔ ابو وائل بیان کرتے ہیں، میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو دونوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے کچھ ایسے دن ہیں، جن میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ان میں جہالت اتر آئے گی اور ان میں قتل بکثرت ہوں گے، هَرج قتل کو کہتے ہیں۔''

فائدہ :...... دن بہ دن قتل و غارت اور دہشت گردی میں اضافہ ہو رہا ہے اور قیامت کے قریب مرد بہت ہی کم رہ جائیں گے، اس لیے علم کم ہوتے ہوتے تقریباً ختم ہو جائے گا۔

[6789] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ

[6789]۔ امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے دو اساتذہ کی مختلف سندوں سے ابو وائل کے واسطہ ہی سے بیان کی ہے۔

[6788] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ظهور الفتن برقم (٧٠٦٢) وبرقم (٧٠٦٤) وبرقم (٧٠٦٥) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في الهرج والعبادة فيه برقم (٢٢٠٠) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ذهاب القرآن والعلم برقم (٤٠٥٠) وبرقم (٤٠٥١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٠٠)

[6789] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٢٩)

[6790] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6790]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی ایک ہی سند سے شقیق کے واسطہ سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6791] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6791]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے ابو وائل ہی کے واسطہ سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔ جبکہ مجلس میں عبداللہ اور ابو موسیٰ دونوں باہمی گفتگو کر رہے تھے۔

[6792] ١١۔(١٥٧)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ ((الْقَتْلُ)) [راجع:٣٩٦]

[6792]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہو جائے گا، علم قبض کر لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، دلوں میں حرص و لالچ ڈال دی جائے گی اور قتل بکثرت ہوں گے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، ھَرَج سے کہتے ہیں، فرمایا: ''قتل کو۔''

مفردات الحدیث ❊ الشُّحُّ: حرص، لالچ، ھَـرَج: عربی زبان میں اختلاط، دنگا فساد کو کہتے ہیں، جس کا نتیجہ کشت وخون نکلتا ہے اور حبشی زبان میں قتل وخون کو کہتے ہیں۔

یتقارب الزمان: اس کے مختلف معانی اور مطالب بیان کیے گئے۔

ا۔ حدیث میں بیان کردہ امور کا ظہور اور کثرت، قیامت کے قریب ہوگی، کیونکہ یہ علامات قیامت میں سے ہیں۔

[6790] تقدم تخريجه برقم (٦٧٢٩)

[6791] تقدم تخريجه برقم (٦٧٢٩)

[6792] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (٦٠٣٧) والفتن باب: ظهور الفتن برقم (٧٠٦١) وابو داود في (سننه) في الفتن والملاحم باب: ذكر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٢)

۲۔ لوگوں کے احوال واخلاق اور عادات وکردار ملتے جلتے ہوں گے، دین سے دور ہو چکے ہوں گے۔

۳۔ جہالت اور لاعلمی میں ملتے جلتے ہوں گے، علم میں تو مراتب مختلف ہوتے ہیں، اس لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے نہیں رہیں گے اور فسق وفجور کا غلبہ ہوگا۔

۴۔ زمانہ یعنی وقت میں سے برکت اٹھ جائے گی، اس لیے وہ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے گزرے گا، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جامع ترمذی میں روایت ہے، سال، مہینہ کے برابر ہوگا اور ماہ، ہفتہ کے برابر ہوگا، ہفتہ، ایک دن کے برابر ہوگا، دن، ایک گھڑی کی طرح ہوگا اور ایک گھڑی، لکڑی جلنے کے بقدر، قاضی عیاض رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بے برکتی کی وجہ سے ہے اور امام خطابی کے نزدیک عیش وعشرت کی فراوانی کی بنا پر۔

۵۔ امام بیضاوی کے نزدیک حکومتیں جلد، جلد گرنے لگیں گی اور لوگوں کی عمریں کم ہوں گی۔

۶۔ اور بقول امام ابن ابی جمرہ، قوت کارکردگی کم ہو جائے گی، لوگ پہلوں کی طرح زیادہ سے زیادہ کام نہیں کر سکیں گے، لیکن علت اور سبب کا پتہ نہیں چل سکے گا۔ ممکن ہے یہ ضعف ایمان اور شریعت کی مخالفت کا نتیجہ ہو۔

تَظْهَرُ الْفِتَنُ: قلت علم اور فسق وفجور کی کثرت کی بنا پر دنگا اور فساد عام ہوگا اور فتنے بڑھ جائیں گے اور يُلْقَى الشُّحُّ، حقوق ادا کرنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہوگا اور قبضہ گروپ عام ہوں گے، جو دوسروں کے مال و دولت اور اشیاء پر قبضہ کرنا چاہیں گے۔

[6793] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

[6793]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوگا اور علم قبض کر لیا جائے گا۔'' آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[6794] ۱۲۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا

[6794]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوگا اور علم کم ہوگا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6793] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٣٣)

[6794] تقدم تخريجه برقم (٦٧٣٣) وهذا الحديث اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ظهور الفتن برقم (٧٠٦١) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ذهاب القرآن والعلم برقم (٤٠٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧٢)

فائدہ :...... علم کم ہوتے ہوتے اٹھ جائے گا، یا القلیل کالمعدوم، کم نہ ہونے کے برابر ہے، اس لیے اس کو رفع یا قبض سے تعبیر کر دیا گیا۔

[6795] (. . . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي يُونُسَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ

[6795]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''حرص ڈال دی جائے گی'' کا ذکر نہیں ہے۔

[6796] ۱۳۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قال سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا))

[6796]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے، لیکن وہ علماء کو قبض (فوت) کر

[6795] طريق يحيى بن ايوب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٠) وطريق ابن نمير اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: من اجاب الفتيا باشارة اليد والراس برقم (٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٢) وطريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٧) وطريق ابي طاهر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٧٨)

[6796] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: كيف يقبض العلم برقم (١٠٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يذكر من ذم الراى وتكلف القياس برقم (٧٣٠٧) والترمذي في (جامعه) في العلم باب: ما جاء في ذهاب العلم برقم (٢٦٥٢) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: اجتناب الراى والقياس برقم (٥٢) انظر (التحفة) برقم (٨٨٨٣)

کے علم قبض فرمائے گا، حتی کہ جب وہ کسی عالم کو نہیں چھوڑے گا، لوگ جاہلوں کو رئیس (امیر) بنا لیں گے، ان سے دریافت کیا جائے گا، چنانچہ وہ علم کے بغیر فتویٰ (جواب) دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ دلوں سے علم کو چھین سکتا ہے کہ وہ اس کو مٹا دے یا دلوں سے محو کر دے، لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا، پختہ کار اور ثقہ عالم فوت ہو جائیں گے، جس کی بنا پر علم دن بہ دن کم ہوتا جائے گا اور آخر کار کالعدم ہو جائے گا اور جاہلوں کا دور دورہ ہوگا، جس کا آغاز کافی عرصہ سے ہو چکا ہے۔

[6797] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

[6797]۔ امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی مختلف سندوں سے، ہشام بن عروہ کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، عمر بن علی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر میں سال کے اختتام پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے پہلے کی طرح حدیث دہرا دی اور کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

[6798] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

[6797] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٣٧)
[6798] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٩٤)

[6798]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6799] ١٤ـ(. . .)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ حَدَّثَهُ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِي بَلَغَنِي اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا اِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَاسْئَلْهُ فَاِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَائَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤُسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ)) قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذٰلِكَ اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَاَنْكَرَتْهُ قَالَتْ اَحَدَّثَكَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ اِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْاَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَائَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْاُولٰى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا اَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ مَا اَحْسَبُهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ اَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ

[6799]۔حضرت عروہ رحمۃ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اے میرے بھانجے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حج کے لیے ہمارے ہاں سے گزرنے والے ہیں تو ان سے مل کر ان سے دریافت کرو، کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بہت سا علم حاصل کیا ہے، چنانچہ میں انہیں ملا اور ان سے ان چند باتوں کے بارے میں دریافت کیا، جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، جو باتیں انہوں نے بیان کیں، ان میں یہ بھی تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ لوگوں کے دلوں سے علم نہیں نکالے گا، لیکن علماء کو قبض کرے گا، سو علم بھی ان کے ساتھ اٹھ جائے گا اور لوگوں میں جاہلوں کو سردار بنا چھوڑے گا، جو انہیں علم کے بغیر جوابات دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' عروہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں تو جب میں نے یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنائی، انہوں نے اس کو بڑا سمجھا اور اس کا انکار کیا اور پوچھا، کیا تجھے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ عروہ کہتے ہیں جب اگلا سال آیا تو انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے مجھے فرمایا، حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ آئے ہوئے ہیں،

[6799] تقدم تخريجه برقم (٦٧٣٨)

انہیں ملو، پھر بات چیت کا آغاز کرو، حتی کہ تم ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کرنا، جو انہوں نے تمہیں علم کے بارے میں سنائی تھی، چنانچہ میں انہیں ملا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے پہلی دفعہ کی طرح حدیث سنا دی تو جب میں نے اس کی خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی، انہوں نے کہا، میرے خیال میں انہوں نے صحیح کہا ہے، میں جان رہی ہوں، انہوں نے اس میں کوئی کمی وبیشی نہیں کی۔

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کسی ایک فاضل اور فقیہ اور مزاج رسول کی شناسائی رکھنے والے کو کسی حدیث کا علم نہیں ہے تو اس کو اس بات کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کہ یہ حدیث ہی نہیں ہے، نیز کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی درایت وعقل پر بھی کسی حدیث کو نہیں پرکھا جا سکتا کہ اس کی عقل و درایت میں یہ حدیث نہ آتی ہو تو اس کا انکار کر دیا جائے، جیسا کہ آج کل یہ فتنہ پھیل رہا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعض وجوہ کی بنا پر، اس حدیث کو بڑا خیال کرتے ہوئے انکار کرتی ہیں اور پوچھتی ہیں، کیا واقعی انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی تھی، کہیں انہوں نے اہل کتاب کی کتب سے تو نقل نہیں کیا، یا تم نے تو نسبت کرنے میں غلطی نہیں کی، حالانکہ یہ روایت صحیح ہے۔ ❷ اگلے سال جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، مصر سے حج کے لیے مکہ معظمہ تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عروہ بن زبیر بھی وہاں موجود تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کے مطابق عروہ رحمہ اللہ نے پھر حضرت عبداللہ سے یہ حدیث پوچھی اور انہوں نے بلا کم وکاست بیان کر دی، جو اس بات کی دلیل ہے، صحابہ کرام احادیث کے بیان کرنے میں انتہائی حزم واحتیاط سے کام لیتے تھے اور انہیں یاد رکھتے تھے اور اس بنا پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یقین ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو آپ کی طرف نسبت کرنے میں وہم لاحق نہیں ہوا۔

٦......بَاب: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا اِلَى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ

باب٦: جس نے اچھا طریقہ جاری کیا یا برا طریقہ نکالا اور جس نے ہدایت یا ضلالت (گمراہی) کی طرف بلایا، (اس کا حکم)

[6800] ١٥-(١٠١٧)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ وَاَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَاٰى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوا

[6800] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٥١)

عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَآءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)) [راجع:۲۳۵۱]

[6800] ۔حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ جنگلی لوگ آئے، جو اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے ان کی بدحالی اور ضرورت کو محسوس فرما لیا تو آپ نے لوگوں کو صدقہ پر ابھارا، سو لوگوں نے صدقہ دینے میں تاخیر کی، حتی کہ آپ کے چہرے پر کبیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے، پھر ایک انصاری آدمی درہموں کی ایک تھیلی لایا، پھر دوسرا آدمی صدقہ لایا، پھر لوگ مسلسل آنے لگے، حتی کہ آپ کے چہرے پر مسرت پیدا ہو گئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے اسلام کے اندر اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، اس کے لیے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور دوسروں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی اور جس نے اسلام میں غلط طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر، اس عمل کرنے والوں کے برابر گناہ رکھا جائے گا اور ان دوسروں کے بوجھ (گناہوں) میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔''

فائدہ: ...... اس حدیث سے ثابت ہوا، ایک نیک عمل اور اچھے کام پر جو سب سے پہلے عمل کرتا ہے اور دوسروں کے لیے اس پر عمل کرنے کا نمونہ پیش کرتا ہے، یا ان کے لیے تحریک کا باعث بنتا ہے تو اس کے بعد اس کی دیکھا دیکھی، عمل کرنے والوں کی طرح اس کو بھی ثواب ملے گا، لیکن اس کا خیر اور صالح عمل ہونا، قرآن وسنت سے ثابت ہونا ضروری ہے، جیسا کہ یہاں صدقہ ایک اچھا اور نیک عمل تھا، لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں تاخیر کر دی، جب ایک صحابی نے اس کا آغاز کر دیا تو دوسروں میں بھی اس کا داعیہ پیدا ہو گیا اور صدقہ لانے والوں کا تانتا بندھ گیا، اس پر آپ نے یہ بات فرمائی، اس لیے اس حدیث کو بنیاد بنا کر اپنی طرف سے کوئی عمل ایجاد کر لینا، جبکہ قرآن وسنت میں اس کا وجود نہیں ہے، وہ اس حدیث کا مصداق نہیں ہے، بلکہ دوسری حدیث کا مصداق ہے، جس میں آپ نے فرمایا ہے، ''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ عَمَلُنَا فَهُوَ رَدٌّ'' جس نے ایسا کام کیا، جو ہم نے نہیں کیا، وہ مردود ہے، اس لیے، اس حدیث کی آڑ میں میلاد، عرس، سوئم اور چہلم وغیرہ کو سند جواز دینا، حدیث کے مفہوم سے بے خبری کی دلیل ہے۔ اس حدیث کی مزید وضاحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آگے آنے والی حدیث کر رہی ہے۔

[6801] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ

[6801]۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6802] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ

[6802]۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ اچھے طریقہ کو رواج دیتا ہے، جس پر اس کے بعد عمل ہوتا ہے۔“ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6803] (. . .)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[6803]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6801] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٥١)

[6802] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٥١)

[6803] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٤٨) وبرقم (٢٣٤٩)

[6804] ١٦ـ(٢٦٧٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا

[6804] ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے، اس کے لیے اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ہوگا، یہ چیز ان کے اجر میں کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو ضلالت وگمراہی کی طرف بلاتا ہے، اس پر اتنا گناہ ہوگا، جس قدر گناہ اس کی پیروی کرنے والوں پر ہوگا اور اس سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

[6804] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة لزوم السنة برقم (٤٦٠٩) والترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: ما جاء فیمن دعا الی هدیً فاتبع او الی ضلالة برقم (٢٦٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٧٦)


اردو دینی ادب کے نامور ادیب
ابوضیاء محمود احمد غضنفر
کے قلم سے
تراجم احادیث، انبیاء اکرامؑ، جلیل القدر صحابہ اکرامؓ، صحابیات طیباتؓ،
تابعین عظامؒ کے حالات و واقعات اور کارناموں پر مشتمل دلکش، دلآویز، خوبصورت
دینی تحفہ دینے کے لئے بہترین انتخاب
نساء الانبیاء
حیات انبیاء
حیات صحابیات
پاکستان میں کتاب و سنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ

اس کتاب کے کل ابواب (16) اور (69) احادیث ہیں۔

50

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان

حدیث نمبر 6805 سے 6873 تک

۵۰......كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

۵۰. ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان

۱......بَاب: الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱: ذکر الٰہی کی ترغیب

[6805] ۲-(۲٦۷۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي اِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)) [انظر: ٦٨٢٩ و ٦٩٥٢]

[6805] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ برتر اور بزرگ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ساتھ میرے بارے میں اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے، میں اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور گر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ان سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور گر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

[6805] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٤٦)

مفردات الحدیث ﴿ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ: میں اپنے بندے کے ساتھ، میرے بارے میں اس کا جوظن ہے، اس کے مطابق سلوک کرتا ہوں، اگر وہ دعا کرتے وقت قبولیت کا گمان رکھتا ہے، توبہ کے وقت اس کی قبولیت کا گمان رکھتا ہے اور استغفار کے وقت بخشش کی امید رکھتا ہے، عبادت پر اجر وثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے ان گمانوں کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور ظاہر ہے، حسن ظن حسن عمل کے نتیجہ میں صادق اور درست ہوتا ہے، بدعملی سے صحیح حسن ظن پیدا نہیں ہوسکتا، کاشتکار محنت ومشقت برداشت کر کے اچھی فصل کی امید رکھ سکتا ہے، گھر بیٹھ کر فصل کاشت کرنے کی امید نہیں رکھ سکتا، ایک طالب علم، محنت وکوشش کر کے اچھے نمبروں کے حصول کی امید کرسکتا ہے، بدمحنت اور کام چور ہو کر اچھے نمبروں کی امید نہیں رکھ سکتا۔''

وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي: جب وہ مجھے زبان سے، دل سے، عمل سے کسی بھی طرح یاد کرتا ہے تو میری رحمت و توفیق اور راہنمائی اور نگہداشت ونگہبانی اسے حاصل ہوتی ہے اور جس مقصد کے لیے مجھے یاد کرتا ہے، میں اسے پورا کرتا ہوں اور میں اس کی پشت پر ہوتا ہوں، کیونکہ اس کے علم واحاطہ میں تو ہر انسان، ہر وقت ہے، وہ کافر ہو یا مسلم، اس کو یاد کرے یا بھلائے، یاد کرنے پر، رحمت، توفیق، رہنمائی اور نگہداشت حاصل ہوتی ہے۔

اِنْ ذَكَرَنِي فِيْ نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي: اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے، یعنی الگ تھلگ یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے طور پر الگ تھلگ یاد رکھتا ہوں، اس کی حفاظت ونگہداشت کرتا ہوں، اس کو اجر وثواب دیتا ہوں، اللہ کا نفس، اس خالق کی شان کے مطابق ہے اور انسان کا نفس اس کے مخلوق ہونے کے مطابق ہے، لیکن اس کی کیفیت وماہیت کو جاننا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے، نہ اس کی تاویل کی ضرورت ہے۔

اِنْ ذَكَرَنِي فِيْ مَلَإٍ: اگر وہ میرا ذکر دوسروں کی موجودگی میں کرتا ہے، دوسروں میں بیٹھ کر مجھے بھول نہیں جاتا، یا اپنے کاروبار اور معاملات میں یاد رکھتا ہے تو میں فرشتوں میں اس کا ذکر خیر اور تعریف کرتا ہوں۔

اِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا: اگر وہ میری اطاعت وفرمانبرداری کر کے میرا تقرب چاہتا ہے تو میں اس کے عمل سے بڑھ کر اس کے قریب ہوتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ اپنی رحمت، توفیق اور اعانت وحفاظت کا حقدار قرار دیتا ہوں اور اسے مزید نیکیوں اور اطاعت کی توفیق بخشتا ہوں، شِبْر، بالشت ذراع، ہاتھ، باع، دو ذراع، یعنی دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر، اس کے لیے شبر، ذراع، باع، مشی (چلنا) هَرْوَلَة (دوڑنا) کے الفاظ انسانی محاورہ کے مطابق استعمال ہوئے ہیں، انسان والی کیفیت وصورت مقصود نہیں ہے، اس کی رحمت کی وسعت کا اظہار مقصود ہے۔

[6806] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا))

[6806] اخرجه مسلم في (صحيحه) في: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب الى الله تعالى برقم (٦٧٧٣) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: في ←

[6806]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں، یہ جملہ نہیں ہے، ''اگر وہ ایک ذراع (ہاتھ) قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔''

[6807] ٣۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ))

[6807]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جب میرا بندہ، میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو بالشت (ایک ہاتھ) بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف چار ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے بڑھ کر آتا ہوں۔''

فائدہ:...... اس حدیث جنتہ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ: میں اس سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھ کر اس کے پاس آتا ہوں، سے مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اصل مقصود، اس کے عمل کی قبولیت اور اس کا اپنا قرب بخشنا ہے کہ میں اس کی نیکی و عبادت سے بڑھ کر اس پر اپنی رحمت کی بارش کرتا ہوں اور اپنی توفیق و اعانت سے سرفراز فرماتا ہوں، کیونکہ اس کی عمومی معیت تو ہر انسان کو ہر وقت حاصل ہے اور اس حدیث میں تو خصوصی معیت مراد ہے، جس کا مدار انسان کی نیک کرداری، اطاعت و فرمانبرداری پر ہے۔

[6808] ٤۔(٢٦٧٦) حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ ((سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ))

← حسن الظن بالله عزوجل برقم (٣٦٠٣) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: فضل العمل برقم (٣٨٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٠٥)

[6807] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٤)

[6808] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٧)

[6808] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ پر چلے جا رہے تھے کہ آپ کا جُمْدان نامی پہاڑ پر گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''چلتے رہو، یہ جُمْدان ہے، الگ تھلگ رہ جانے والے (مُفَرِّدون) سبقت لے گئے'' ساتھیوں نے پوچھا، مُفَرِّدُوْنَ سے کیا مراد ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں۔''

فائدہ:...... مُفَرِّدٌ یا مُفْرِدٌ سے وہ انسان مراد ہے، جس کے ساتھی اور ہم جولی مر گئے ہیں اور وہ اکیلا الگ تھلگ رہ گیا ہے اور اَفْرَدَ الرَّجُلُ، اس وقت کہتے ہیں، جب وہ سوجھ بوجھ کے بعد الگ تھلگ ہو کر اوامر و نواہی کے امتثال و پابندی کے لیے یکسو ہو جائے تو معنی ہوا جو لوگ خلوت نشینی اختیار کرتے ہوئے لوگوں کی مجالس سے بچ کر ذکر الٰہی میں وقت صرف کرتے ہیں، وہ مرد ہوں یا عورت، وہ اجر وثواب کی بازی جیت گئے اور اللہ کی قبولیت و رضا کے بڑے مراتب و درجات حاصل کر گئے اور بہت آگے بڑھ گئے۔

۲...... بَاب: فِيْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَضْلِ مَنْ اَحْصَاهَا

باب ۲: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کو یاد رکھنے کی فضیلت

[6809] ۵۔(۲۶۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اِسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ ((اَبِي عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا))

[6809] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کو یاد کیا، جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ یکتا ہے، (طاق اور فرد ہے) اور طاق کو پسند کرتا ہے۔'' ابن ابی عمر کی روایت میں حفظها کی جگہ احصاها ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث میں حفظها اور احصاها دو لفظ آئے ہیں اور ایک حدیث سے دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہے کہ اصول کے مطابق، احصاها کا معنی بھی یاد کرنا ہے، اگرچہ بعض نے اس کا معنی ایمان رکھنا کیا ہے، بعض نے ان کے مطابق عمل کرنا مراد لیا ہے اور بعض نے ان کی معرفت مراد لی ہے۔

کسی صحیح حدیث میں ان ننانویں ناموں کی تعیین نہیں آئی ہے، حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے تحت، ترمذی شریف اور

[6809] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: لله مئة اسم غير واحد برقم (٦٤١٠) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٨٣) برقم (٣٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٤)

آیات قرآنیہ کی روشنی میں ننانوے نام لکھے ہیں، اگرچہ جمہور علماء کے نزدیک بعض احادیث کی بنا پر اللہ کے اسماء صرف یہی نہیں ہیں اور بھی بہت سے نام ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے، لیکن یہ فضیلت انہی ناموں کو حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ یگانہ اور یکتا ہے، اس لیے وہ اس انسان کو پسند کرتا ہے، جو دوسروں سے الگ تھلگ اور یکسو ہو کر، یا سب سے کٹ کر اس کو یاد کرتا ہے، کسی اور کو اپنے دل میں اتنی جگہ نہیں دیتا کہ وہ اسے اس سے غافل کر سکے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے عام طور پر عبادات میں بھی طاق کو ملحوظ رکھا ہے، تین دفعہ استنجا لازم ہے، یا کم از کم مسنون ہے، تین دفعہ اعضائے وضو دھونا افضل ہے، پانچ نمازیں ہیں، طواف، سعی سات دفعہ ہے، تین جمرات ہیں، سات دفعہ ان کو مارنا ہے، سات ایام ہیں، سات آسمان ہیں، سات زمینیں ہیں، سات سمندر ہیں، وغیرہ۔

ان ننانویں ناموں کی فضیلت بیان کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ معین ہیں اگر وہ مبہم ہیں، ان کا پتہ نہیں ہے تو وہ ان کو یاد کرنا کیسے ممکن ہے اس لیے حافظ ابن حجر نے جامع ترمذی اور قرآنی آیات کی روشنی میں جو ننانویں نام لکھے ہیں ان پر اعتماد کرنا چاہیے جو یہ ہے۔

هوالله، الذی لا اله، الا هو، الرحمن، الرحیم، الملك، القدوس، السلام، المومن، المهيمن، العزيز، الجبار، المتكبر، الخالق، البارى، المصور، الغفار، القهار، الوهاب، الرزاق، الفتاح، العليم، القابض، الباسط، الخافض، الرافع، المعز، المذل، السميع، البصير، الحكم، العدل، اللطيف، الخبير، الحليم، العظيم، الغفور، الشكور، العلى، الكبير، الحفظ، المقيت، الحسيب، الجليل، الكريم، الرقيب، المجيب، الواسع، الحكيم، الودود، المجيد، الباعث، الشهيد، الحق، الوكيل، القوى، المتين، الولى، الحميد، المحصى، المبدى، المعيد، المحى، المميت، الحى، القيوم، الواجد، الماجد، الواحد، الاحد، الصمد، القادر، المقتدر، المقدم، الموخر، الاول، الاخر، الظاهر، الباطن، الوالى، المتعال، البر، التواب، المنتقم، العفو، الروف، مالك الملك، ذوالجلال والاكرام، المقسط، الجامع، الغنى، المغنى، المانع، الضار، النافع، النور، الهادى، البديع، الباقى، الوارث، الرشيد، الصبور

اللہ تعالیٰ کے ان ناموں میں کچھ اختلاف ہے تفصیل کے لئے دیکھئے قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (اردو) فقہ الاسماء الحسنیٰ (عربی) ڈکتور عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر حفظہ اللہ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک احصاء کے تین مراتب ہیں۔ (۱) اسماء کو یاد کرنا اور شمار کرنا۔ (۲) ان کے معانی و مطالب کو جاننا (۳) اور ان کے واسطہ سے دعا کرنا۔

[6810] ٦-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[6810] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٥) و (١٤٧٦٥)

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))
وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ))

[6810] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو ان کو یاد رکھے گا، جنت میں داخل ہوگا۔'' ہمام کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ''وہ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔''

٣......بَاب: الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ

باب ٣: دعا عزم اور قطعیت کے ساتھ کرنا چاہیے، یوں نہ کہے، اگر تو چاہے

[6811] ٧۔(٢٦٧٨) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِي فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

[6811] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک دعا کرے تو عزم و یقین کے ساتھ دعا کرے اور یوں نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عنایت فرمادے، کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔''

فائدہ:......عاجزی ومحتاجی اور فقیری وگدائی کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ اپنے کریم، رب سے، بغیر کسی شک اور تذبذب کے اپنی حاجت مانگے، اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو ایسا کردے، کیونکہ اس میں استغناء اور بے نیازی کا اظہار ہوتا ہے اور یہ مقام عبدیت اور آداب دعا کے منافی ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ اس طرح عرض کرے، کہ میرے آقا، میرے مولا، میری یہ حاجت تو پوری کر ہی دے، تیرے سوا میری مشکل کون حل کرے گا، میری حاجت روائی کون کرے گا، میں کس کے پاس جاؤں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا، اپنے ارادہ اور مشیت ہی سے کرے گا، کوئی ایسا نہیں ہے، جو زور ڈال کر یا دھونس جما کر اس کی مشیت کے خلاف اس سے کچھ کرواسکے، یا اس سے کچھ لے لے۔

[6812] ٨۔(٢٦٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

[6811] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: ليعزم المسالة فانه لا مكره له برقم (٦٣٣٨) انظر (التحفة) برقم (٩٤٤)

[6812] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٥)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَیْءٌ اَعْطَاهُ

[6812] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی ایک دعا کرے تو یوں نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، بلکہ درخواست پورے عزم و یقین کے ساتھ کرے اور بہت رغبت و اشتیاق کا اظہار کرے، کیونکہ اللہ کے لیے، اس کو کچھ بھی دینا مشکل نہیں ہے۔''

[6813] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِی اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ))

[6813] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف فرما دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحمت فرما دے۔'' دعا عزم و یقین سے کرے، کیونکہ اللہ جو چاہے گا وہی کرے گا، اس پر کوئی جبر نہیں کر سکتا۔''

٤......بَاب: كَرَاهَةِ تَمَنِّی الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ

باب ٤. کسی تکلیف و مصیبت کے آ جانے پر موت کی تمنا کرنا ناپسندیدہ ہے

[6814] ۱۰۔(۲٦۸۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِی ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِی مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِی وَتَوَفَّنِی اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِی))

[6814] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی پیش آمدہ تکلیف کی بنا پر موت کی تمنا ہرگز نہ کرے، سو اگر وہ کوئی ایسی دعا کے لیے مضطر ہو، اس کے بغیر چارہ نہ پائے تو یوں کہے، اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھا لے۔''

[6813] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢٠٩)

[6814] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: الدعاء بالموت والحياة برقم (٦٣٥١) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی النهی عن التمنی للموت برقم (٩٧١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: تمنی الموت برقم (١٨٢٠) انظر (التحفة) برقم (٩٩١)

فائدہ:...... اس قسم کی حدیثوں میں درحقیقت اس موت کی تمنا اور آرزو سے ممانعت فرمائی گئی ہے، جو کسی دنیوی تکلیف اور پریشانی سے تنگ آ کر کی جاتی ہے، کیونکہ یہ صبر و شکیب کی صفت کے خلاف ہے، نیز جب تک آدمی زندہ ہے، اس کے لیے توبہ و استغفار کر کے اپنے دامن کو صاف کرنے کا اور حسنات و طاعات کے ذریعہ اپنے ذخیرۂ آخرت میں اضافہ اور اللہ تعالیٰ کا مزید تقرب حاصل کرنے کا موقع موجود ہے اور دنیوی مصائب اور مشکلات اس کے لیے کفارۂ سیئات بنتی ہیں اور موت کی دعا کر کے اس موقعہ کو گنواتا ہے، جو بندہ کے لیے خسارہ ہی خسارہ ہے، ہاں اگر دینی طور پر فتنہ و فساد کا اندیشہ ہے اور دینی خسارے کا ڈر ہے تو پھر موت کی دعا کرنا جائز ہے۔

[6815] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ))

[6815]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، اس تکلیف کے سبب جو اسے پہنچی ہے۔

[6816] ۱۱۔(. . .) حَدَّثَنِی حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَاَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ اَنَسٌ لَوْلَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ))

[6816]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ ہوتا، ''تم میں سے کوئی موت کی آرزو ہرگز نہ کرے۔'' تو میں موت کی تمنا کر لیتا۔

[6817] ۱۲۔(۲٦٨١) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰی سَبْعَ كَيَّاتٍ فِی بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

[6815] طريق ابن ابی خلف اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرضیٰ باب: تمنی المريض الموت برقم (٥٦٧١) انظر (التحفة) برقم (٤٤١) وطريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٧)

[6816] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التمنی باب: ما يكره من التمنی برقم (٧٢٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٢)

[6817] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرضی باب: تمنی المرضی برقم (٥٦٧٢) وفی الدعوات باب: الدعاء بالموت والحياة برقم (٦٣٤٩) وبرقم (٦٣٥٠) وفی الرقاق باب: ما ←

[6817] ۔قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت خباب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ پیٹ پر سات داغ لگوا چکے تھے تو انہوں نے کہا، اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے نہ روکا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

فائدہ :...... بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیماری اور تکلیف کی شدت کی بنا پر دعا کرنا چاہتے تھے، لیکن بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، زندگی کے آخری دور میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مال و دولت کی فراوانی عطاء فرمائی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ دنیوی مصائب و شدائد جھیلنے کا بدلہ مل رہا ہے، اس طرح آخرت کے ثواب میں کمی واقع ہو جائے گی اور وہ سارا ثواب آخرت میں سمیٹنا چاہتے تھے۔

[6818] (. . .)حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6818] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6819] ۱۳۔(۲۶۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا))**

[6819] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو بہت سی احادیث ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی تھیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ اس کی آمد سے پہلے اس کے لیے دعا کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی مر جائے گا تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور بندہ مومن کی عمر تو اس کے لیے خیر ہی میں اضافہ کا وسیلہ ہے۔''

← يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦٤٣٠) وبرقم (٦٤٣١) وفي التمني باب: ما يكره من التمني برقم (٧٢٣٤) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الدعاء بالموت برقم (١٨٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٥١٨)

[6818] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٥٨)

[6819] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٦)

فائدہ:...... اسلام مومن کے سامنے اس کی زندگی کا روشن پہلو ہی رکھتا ہے، تاریک پہلو سے بچاتا ہے، اس لیے عمر کے اضافہ سے حسنات و طاعات کے اضافہ کی امید دلائی، گناہوں میں گرفتار ہونے کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ ایک مومن سے نیکیوں کی ہی امید کرنی چاہیے اور گناہوں سے توبہ و استغفار کی توقع کرنا چاہیے۔

٥...... بَاب: مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

باب ٥: جو اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے

[6820] ١٤ ـ(٢٦٨٣)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ))

[6820]۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

فائدہ:...... اس باب میں آنے والے احادیث کے مجموعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا موقعہ اور محل وہ وقت ہے، جب انسان نزع (جان کنی) کی حالت میں ہوتا ہے اور اس کو آخرت میں اپنے انجام کی خبر دے دی جاتی ہے اور آخرت میں اس کے لیے جو جزا یا سزا ہوتی ہے، وہ اس پر منکشف کر دی جاتی ہے، جس کی پوری وضاحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آ رہی ہے۔

[6821] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[6820] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه (٦٥٠٧) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما جاء فيمن احب لقا الله احب الله لقاه برقم (١٠٦٦) وفي الزهد باب: ما جاء من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٢٣٠٩) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: فيمن احب لقا الله برقم (١٨٣٥) (١٨٣٦) انظر (التحفة) برقم (٥٧٠٥)

[6821] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٦١)

[6821] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6822] ۱۵۔(۲٦۸٤)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَیْمِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ))

[6822] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنا محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔'' تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کیا اس سے مراد موت کی ناپسندیدگی ہے؟'' تو ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں، سو آپ نے فرمایا، ''بات اس طرح نہیں ہے، بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے، وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی اطلاع دی جاتی ہے تو وہ اللہ کو ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

[6823] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6823] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6824] حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّآءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللّٰهِ))

[6822] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٦٥٠٧) والترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما جاء فيمن احب لقا الله احب الله لقاه برقم (١٠٦٧) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: فيمن احب لقاء الله برقم (١٨٣٧) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ذكر الموت والاستعداد له برقم (٤٢٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٦١٠٣)

[6823] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٦٣)

[6824] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٤٢)

[6824] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان اللہ کو ملنا پسند کرتا ہے، اللہ اس کو ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کو ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ اس کو ملنا ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔''

فائدہ:......موت اللہ کی ملاقات کا پیش خیمہ اور دروازہ ہے اور ملاقات کا آغاز اس کے بعد ہوتا ہے، اس لیے موت کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی الگ چیز ہے، اس لیے موت کو ناپسند کرنا، اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنا نہیں ہے، کیونکہ بعض دفعہ مومن انسان، دینی فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے موت سے طبعی طور پر ناپسند ہونے کے باوجود، آخرت کی نعمتوں کے حصول اور فتنہ دینی سے محفوظ رہنے کی خاطر موت کو پسند کرتا ہے اور بعض دفعہ اعمال صالحہ میں اضافہ کی امید اور گناہوں سے توبہ واستغفار کے سبب موت کو ناپسند کرتا ہے۔

[6825] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ

[6825] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6826] ١٧۔(٢٦٨٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلٰكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

[6825] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٤٢)

[6826] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: فيمن احب لقاء الله برقم (١٨٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٩٢)

[6826] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد شریح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں، چنانچہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے ام المومنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے، اگر صورت حال یہی ہے تو ہم تباہ ہو گئے تو انہوں نے فرمایا: ''اصلی تباہ ہونے والا وہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ تباہ قرار دیں اور وہ حدیث کیا ہے، اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' اور ہم میں سے ہر ایک (طبعی طور پر) موت کو ناپسند کرتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، واقعی رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے، لیکن اس کا مفہوم وہ نہیں ہے، جو تم سمجھ رہے ہو، لیکن جب آنکھیں اوپر اٹھ جائیں اور سینہ میں سانس گھٹنے لگے اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں سکڑ جائیں (یعنی نزع کی حالت طاری ہو جائے) اس وقت جو انسان اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

فائدہ ...... اس حدیث سے معلوم ہوا، بعض دفعہ انسان ایک حدیث کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے، یا اس کو حدیث کے بارے میں تذبذب لاحق ہو جاتا ہے تو اپنے ناقص علم کی بنیاد پر کسی حدیث کا انکار کر دینا، ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے، اس کو دوسرے اہل علم سے رابطہ قائم کر کے، اس کا صحیح معنی و مفہوم سمجھنا چاہیے۔ اپنے آپ کو عقل کل کا مالک نہیں سمجھنا چاہیے۔

[6827] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ

[6827] - یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6828] ١٨ - (٢٦٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))

[6827] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٦٧)

[6828] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٦٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٣)

[6828] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

٦......بَاب: فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ٦: ذکر اور دعا کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا تقرب

[6829] ١٩۔(٢٦٧٥)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي))

[6829] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، میرا معاملہ میرے بندے کے ساتھ اس کے میرے بارے میں یقین کے مطابق ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

[6830] ٢٠۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوعًا وَاِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))

[6830] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، جب میرا بندہ، مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتے ہوئے آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

[6829] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء فی حسن الظن بالله برقم (٢٣٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢١)

[6830] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التوحيد، باب ذکر النبی ﷺ وروايته عن ربه برقم (٧٥٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٠١)

مفردات الحدیث ✿ بَاعٌ: بُوْعٌ اور بَوعٌ تینوں کا معنی اپنے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر ہے، جس کو چار ہاتھ کے برابر قرار دیا جاتا ہے۔

[6831] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْقَیْسِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ ((اِذَا اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً))

[6831]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے کرتے ہیں، اس میں ''جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں'' کا ذکر نہیں ہے۔

[6832] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو كُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی وَاَنَا مَعَهُ حِینَ یَذْكُرُنِی فَاِنْ ذَكَرَنِی فِی نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِی نَفْسِی وَاِنْ ذَكَرَنِی فِی مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِی مَلَاٍ خَیْرٍ مِنْهُ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً))

[6832]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میرا معاملہ میرے بندے کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، سو اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے، میں اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے دوسرے لوگوں کے سامنے مجلس میں یاد کرتا ہے، (دعوت و ارشاد اور وعظ و نصیحت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے) تو میں اسے ان سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس کے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

[6833] ۲۲۔(۲۶۸۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَیْدٍ

[6831] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٧٧١)

[6832] تقدم تخریجه فی الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب: الحث علی ذکر الله تعالی برقم (٦٧٤٧)

[6833] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: فضل العمل برقم (٣٢١) انظر (التحفة) برقم (١١٩٨٤)

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآؤُهٗ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّی شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّی ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِی يَمْشِی اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِی بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِی شَيْئًا لَقِيتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً))

[6833]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عز وجل فرماتے ہیں، جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے تو اس کے لیے اس کے دس گنا برابر ثواب ہے اور میں اضافہ کرتا ہوں اور جو ایک بدی لے کر آتا ہے، سو اس کے لیے اس کے برابر برائی ہے، یا میں بخش دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس کے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین کی پورائی (بھرنے) کے برابر غلطیوں کے ساتھ ملتا ہے، بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اسے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملتا ہوں۔''

[6834] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَهٗ ((عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيدُ))

[6834]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے، ''اس کے لیے اس کے دس گنا ہے، یا میں اضافہ کرتا ہوں۔''

فائدہ:...... ہر مومن مخلص کے لیے ہر نیکی کا اجر و ثواب کم از کم دس گنا ہے، اس سے کم نہیں ہوتا، لیکن نیت میں صدق و اخلاص، موقع اور محل، حالات و ظروف، دلی نشاط کے اعتبار سے اس میں سات سو گنا اضافہ ہو سکتا ہے، بلکہ صبر و ثبات کی فراوانی کی صورت میں بغیر حساب و شمار کے ملتا ہے اور بدی کرنے کی صورت میں مومن کے لیے ایک ہی گناہ ہے، لیکن اس کی دوسری نیکیوں اور دل میں کراہت و ناپسندیدگی کی صورت میں وہ گناہ معاف بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ ان الحسنات یذھبن السیآت، نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور اگر مسلمان شرک کا مرتکب نہ ہو تو اس کے زمین کو بھرنے کی پورائی کے برابر غلطیاں بھی معاف ہو سکتی ہیں، توبہ و استغفار سے یا دوسری نیکیوں کے سبب یا رحمت و کرم سے۔

[6834] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٧٧٤)

٧......بَاب: كَرَاهَةِ الدُّعَآءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا

باب ۷: دنیا ہی میں فوری سزا ملنے کی دعا کرنا مکروہ ہے

[6835] ٢٣-(٢٦٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ لِلّٰهِ ﷺ ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ))

[6835] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان آدمی کی عیادت فرمائی، جو لاغر، کمزور ہو کر چوزہ کی طرح ہو گیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''کیا تو کوئی دعا کرتا تھا، یا اللہ سے کچھ مانگتا تھا؟'' اس نے کہا، جی ہاں، میں دعا کرتا تھا، اے اللہ! تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے تو اس کے عوض مجھے جلد دنیا میں ہی وہ سزا دے دے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، یا یہ تیرے بس میں نہیں ہے تو نے یہ دعا کیوں نہ کی، اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی سے نواز اور آخرت میں بھی بھلائی سے نوازنا اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچانا۔'' اور آپ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی، اس نے اسے شفا بخش دی۔

مفردات الحدیث ❋ قَدْ خَفَتَ: وہ بالکل دبلا پتلا اور کمزور و ناتواں ہو کر مِثْلَ الفَرْخِ مرغی کے چوزے کی طرح ہو گیا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، انسان کی قدرت اور بس میں نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کو جھیل سکے، اس لیے انسان کو مصیبت اور آزمائش میں اس کے اٹھنے کی دعا کرنا چاہیے اور یہ دعا نہیں کرنا چاہیے کہ یا اللہ، گناہوں کی جو سزا آخرت میں دینی ہے، وہ دنیا ہی میں دے دے، بلکہ دنیا و آخرت دونوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کی دعا مانگنا چاہیے اور حَسَنَہ میں ہر قسم کی خیر و خوبی اور صلاح و فلاح داخل ہے اور یہ انتہائی جامع دعا ہے۔

[6835] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد برقم (٣٤٨٧) وبرقم (٣٤٨٨) انظر (التحفة) برقم (٣٩٣)

[6836] (. . .) حَدَّثَنَاهُ عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَنْ حُمَيْدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ

[6836]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں صحت یابی کی دعا کا ذکر نہیں ہے۔

[6837] ٢٤۔(. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ

[6837]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور وہ چوزہ کی طرح (کمزور وناتواں) ہو چکا تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ”تیرے اندر اللہ کا عذاب جھیلنے کی طاقت نہیں ہے۔“ اور اس کی صحت یابی کی دعا کا ذکر نہیں ہے۔

[6838] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[6838]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

٨...... بَاب: فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب ٨: ذکر کی مجلسوں کی فضیلت

[6839] ٢٥۔(٢٦٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ

[6836] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٧٦)

[6837] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨)

[6838] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٢)

[6839] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: فضل ذكر الله عزوجل برقم (٦٤٠٨) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٤)

حَتّٰى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

[6839]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بے شک، اللہ کے گشت کرنے والے فرشتے ہیں، جو اور کام نہیں کرتے، وہ مجالس ذکر کو تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر کی مجلس مل جاتی ہے، جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے تو وہ اہل مجلس کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں، حتی کہ زمین کی مجلس سے لے کر آسمان دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے اور جب اہل مجلس بکھر جاتے ہیں تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل فرشتوں سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اہل مجلس کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ جواب دیتے ہیں، ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، وہ تیری تسبیح بیان کر رہے تھے، تیری عظمت وکبریائی بیان کر رہے تھے، تیری الوہیت بیان کر رہے تھے، تیری حمد کر رہے تھے اور تجھ سے درخواست کر رہے تھے، اللہ پوچھتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، وہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، نہیں، اے ہمارے رب! اللہ فرماتا ہے، اگر وہ میری جنت دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیا حالت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے، فرماتا ہے، وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، تیری آگ سے، اے رب! وہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے میری آگ کا مشاہدہ کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، نہیں، اللہ فرماتا ہے، اگر وہ میری آگ دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہے تھے، اللہ فرماتا ہے، میں نے انہیں بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا، میں نے انہیں دے دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ طلب کی اس سے پناہ دے دی، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے رب ان میں فلاں، بہت خطاکار بندہ ہے، وہ تو

بس گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا، اللہ فرماتا ہے، میں نے اس کو بھی بخش دیا، کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں، جن کا ہم نشین ناکام و محروم نہیں رہتا۔"

مفردات الحدیث ❊ سَيَّارَة: گردش کرنے والے، بہت گھومنے والے، فُضُلًا: علماء نے اس کو پانچ طرح پڑھا ہے۔(۱) فاء اور ضاد دونوں پر پیش ہے، بقول امام نووی یہی راجح ہے۔(۲) فاء پر پیش ہے اور ضاد ساکن ہے اور بقول بعض یہی درست تر ہے۔(۳) فَاء پر زبر ہے اور ضاد ساکن ہے اور بقول قاضی عیاض جمہور اساتذہ بخاری اور مسلم میں اس طرح پڑھتے ہیں۔(۴) فُضُلٌ: فاء اور ضاد پر پیش ہے اور لام مرفوع ہے یعنی مبتدائے محذوف کی خبر ہے۔(۵) فُضَلَاءُ ہے یعنی فاضِل کی جمع ہے، پہلی چار صورتوں میں معنی ہوگا، وہ افراد و اشخاص کے ساتھ معین فرشتوں سے جدا صرف اسی کام پر مقرر ہیں کہ مجلس ذکر کو تلاش کریں۔ يَتَتَبَّعُونَ: جستجو اور تلاش کرتے ہیں، حَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً: اللہ کے ذکر کا نور اوپر کو چڑھتا جاتا ہے، اس طرح فرشتے اوپر تک ایک دوسرے کو گھیر لیتے ہیں۔ يَسْتَجِيرُوْنَ: وہ امان اور پناہ طلب کرتے ہیں، خَطَّاءٌ: بہت خطا کار۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ایک جگہ بیٹھ کر تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل میں مشغول ہونا اور اللہ تعالیٰ سے جنت کی درخواست کرنا اور دوزخ سے پناہ طلب کرنا، اپنی حاجت کے حصول کا تیر بہدف نسخہ ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی انسان گزرتے گزرتے بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے تو وہ بھی محروم نہیں رہتا اور ایسی مجلس کو فرشتے آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے، یہ مجلس مبتدعانہ طور و اطوار، ریاء و سمع اور خلاف شریعت امور سے پاک ہو اور مسنون اوراد، مسنون انداز میں پڑھے جائیں، اپنے خود ساختہ الفاظ یا اپنے وضع کردہ طریقے نہ ہوں، مثلاً صبح و شام کی نمازوں کے بعد سب کا بیٹھ کر اپنے اپنے طور پر ذکر و فکر میں منہمک ہونا، جمعہ کے دن، امام کی آمد سے پہلے یا عصر کی نماز کے بعد ذکر و اذکار پڑھنا، دعا اور تلاوت وغیرہ، میں مشغول رہنا اور اس کے حضور درخواست کرنا۔

۹...... بَاب: فَضْلِ الدُّعَاءِ بِاللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

باب ۹: اللهم، اے اللہ! ہمیں دنیا میں کامیابی عنایت فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔" یہ دعا کرنے کی فضیلت

[6840] ٢٦-(٢٦٩٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ

[6840] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستغفار برقم (١٥١٩) انظر (التحفة) برقم (٩٩٦)

اَنَسًا اَیُّ دَعْوَةٍ كَانَ یَدْعُو بِهَا النَّبِیُّ ﷺ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ یَدْعُو بِهَا یَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِیهِ

[6840] ۔قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کون سی دعا ہے جو نبی اکرم ﷺ زیادہ کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کی اکثر دعا جو آپ کرتے تھے، یہ ہے، ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جب کوئی دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرنا چاہتے اس میں یہ دعا بھی کرتے۔

[6841] ٢٧۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ((رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

[6841] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے، ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خیر سے نواز اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

فائدہ:......آپ کے اس معمول سے یہ معلوم ہوا اور قرآن مجید کا اسلوب بیان بھی اس کا مؤید ہے کہ بندے کو اپنے رب سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی طلب کرنا چاہیے اور اس بھلائی کا فیصلہ اور انتخاب اپنے رب پر چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ وہی بہتر جانتا ہے کہ ہمارے لیے حقیقی خیر کس چیز میں ہے، خاص طور پر دنیا کی چیزوں کا خیر ہونا اس پر موقوف ہے کہ وہ ہمارے لیے آخرت کی کامیابی کا ذریعہ اور وسیلہ بنیں اور کسی چیز کے اس پہلو کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے، البتہ دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا اس کا التزام کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بڑی سخت چیز ہے، بندے کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچ جائے اور جنت میں چلا جائے، اس اعتبار سے یہ انتہائی مختصر اور جامع دعا ہے، جس میں بندے نے دنیا اور آخرت کی ہر مطلوبہ چیز کو مانگ لیا ہے۔

١٠......بَاب :فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

باب ١٠: تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) تسبیح (سبحان اللہ کہنا) اور دعا کرنے کی فضیلت

[6842] ٢٨۔(٢٦٩١)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَأْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

[6841] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٥) لقد ورد هذا الحديث فی تحفة الاشراف تحت رقم (٨/ ٣) وهو خطا والصحيح ما اثبتناه انه تحت رقم (٩/ ٢)

[6842] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی بدء الخلق باب: صة ابليس وجنوده برقم ←

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

[6842] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے، ترجمہ،اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہی حکومت و سلطنت کا مالک ہے، وہی تعریف کا حقدار ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اس کو دس گردن آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور یہ دن بھر شام تک اس کے لیے شیطان سے محفوظ رہنے کا باعث بنیں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر کام نہیں کرتا، مگر وہ جس نے ان کلمات کو سو سے زیادہ مرتبہ پڑھا اور جس نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

[6843] ۲۹۔(۲۶۹۲)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ))

[6843] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ، سو دفعہ کہتا ہے، قیامت کے دن کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا، مگر وہ انسان جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ یہی کلمات کہے۔''

فائدہ :......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان احادیث سے معلوم ہوا، ان کلمات میں اضافہ مطلوب ہے اور وہ اجر وثواب

←(۳۲۹۳) وفی الدعوات باب: فضل التهليل برقم (٦٤٠٣) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٦٠) برقم (٣٤٦٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب فضل لا اله الا الله برقم (٣٧٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧١)

[6843] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما يقول اذا اصبح برقم (٥٠٩١) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٦٠) برقم (٣٤٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٦٠)

میں اضافہ کا باعث ہیں، یہ ان اشیاء کی طرح نہیں ہے، جن میں کمی وبیشی ممکن نہیں ہے۔

[6844] ۳۰۔(۲۶۹۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ

[6844]۔حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جو انسان، لا اله الا الله وحده لا شريك له، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، دس دفعہ کہتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو حضرت اسماعیل کی اولاد سے چار غلام آزاد کرتا ہے۔''

فائدہ:...... یہ حدیث بخاری شریف میں حضرت ابو ایوب انصاری سے مرفوعا منقول ہے، لیکن اس میں ایک گردن کا ذکر ہے، مسند احمد میں چار کا ذکر ہے اور امام مسلم نے بھی آگے وضاحت کر دی ہے کہ عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی ہے اور ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابو ایوب انصاری سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

[6845] وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيْ، عن ربيع بن خيثم بمثل ذالك قال فقلت للربيع: مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ؟ قَالَ: مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ؟ قَالَ: مِنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

[6845]۔امام مسلم نے اس سند کے ذریعے وضاحت کر دی ہے کہ ربیع بن خثیم نے یہ روایت عمرو بن میمون سے اور عمرو بن میمون نے اپنی ابن ابی لیلیٰ سے اور ابن ابی لیلیٰ سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[6846] ۳۱۔(۲۶۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

[6844] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: فضل التهليل برقم (٦٤٠٤) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (١٠٤) برقم (٣٥٥٣) انظر (التحفة) برقم (٣٤٧١)

[6845] تقدم

[6846] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: فضل التسبيح برقم (٦٤٠٦) وفی ←

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ))

[6846] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بول ہیں، زبان پر ہلکے ہوں گے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور رحمٰن کو بہت پیارے، سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔'' میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کی حمد وستائش کے ساتھ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، جو بڑی عظمت والا ہے۔

فائدہ :...... سبحان اللہ وبحمدہ کا معنی ہے کہ وہ ہر عیب ونقص سے منزہ اور پاک ہے اور ہر خوبی وکمال سے متصف ہے، وہ ہر عیب سے پاک اور ہر کمال سے متصف ہونے کی بنا پر، محبت کا حقدار ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ سبحان اللہ العظیم ہے، عظمت وجلالت سے متصف ہے، اس لیے اس کی نافرمانی اور عصیان سے بچنا چاہیے، اس جامعیت کی بنا پر زبان سے آسانی اور سہولت کے ساتھ ادا ہونے کے باوجود یہ اللہ کو محبوب ہیں، اس بنا پر یہ میزان اعمال میں بھاری ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اعمال کا وزن ہوگا اور جس طرح مادی چیزیں ہلکی اور بھاری ہوتی ہیں اور ان کا وزن معلوم کرنے کے لیے آلات ہوتے ہیں، اس طرح بہت سی غیر مادی چیزیں بھی ہلکی اور بھاری ہوتی ہیں، جیسے حرارت وبرودت، یعنی گرمی اور ٹھنڈک، اس طرح قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا۔

[6847] ۳۲۔(۲۶۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ اَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ))

[6847] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دنیا کی وہ تمام چیزیں جن

← الايمان والنذور باب: قول الله تعالى: ﴿ونضع الموازين القسط ليوم القيامة﴾ برقم (٧٥٦٣) وفي التوحيد باب: اذا قال: والله لا اتكلم اليوم، فصلى، او قرا، او سبح، او حمد او هلل فهو على نيته برقم (٦٦٨٢) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٦٠) برقم (٣٤٦٧) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: فضل التسبيح برقم (٣٨٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٠)

[6847] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: في العفو والعافية برقم (٣٥٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٥١٢)

پر سورج طلوع ہوتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلہ میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک دفعہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر کہوں۔‘‘

فائدہ ...... یہ چار کلمات اس قدر جامع ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مثبت ومنفی صفات پر حاوی ہیں، اللہ کے وہ تمام اسماء جو اللہ کی ذات پاک سے ہر عیب ونقص کی نفی کرتے ہیں، سبحان اللّٰہ کا مفہوم ان سب پر حاوی ہے اور وہ تمام اسمائے حسنیٰ جو اللہ تعالیٰ کی ایجابی صفات کمال پر دلالت کرتے ہیں، وہ سب الحمد للّٰہ کے احاطے میں آ جاتے ہیں، اس طرح جو اسمائے حسنیٰ اس کی وحدانیت ویکتائی اور اس کی شان بے مثال پر دلالت کرتے ہیں، ان کی پوری ترجمانی کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کرتا ہے اور وہ اسمائے حسنیٰ جن کا مفہوم ومدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وہم و خیال اور گمان وقیاس سے بلند وبالا ہے، ان کی تعبیر وبیان، اللہ اکبر کا کلمہ کر رہا ہے، اس لیے جس نے دل کے شعور اور یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے، اس نے اللہ کی ساری ثناء اور صفات بیان کر دیں، اس لیے یہ چار کلمات، اپنی قدر وقیمت اور عظمت وبرکت کے لحاظ سے بلاشبہ اس ساری کائنات سے فائق وبرتر ہیں جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، لیکن یہ خیال رہے، ان کلمات کے فضائل انہیں لوگوں کو حاصل ہوں گے جو اللہ کے احکام کے پابند ہیں اور اس کی منہیات سے اجتناب کرتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کے احکام وتعلیمات کو نظر انداز کرتے ہیں اور محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، وہ محض ان کلمات کو زبان سے کہہ کر، اس اجر وثواب کے مستحق نہیں ہو سکتے، جو ان احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

[6848] ٣٣-(٢٦٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)) قَالَ مُوسَى أَمَّا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى

[6848] ۔حضرت مصعب رحمۃ اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، مجھے کچھ بول سکھائیں، جن کا میں ورد کروں، آپ نے فرمایا: یوں کہو، اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، میں اللہ بہت بڑے کی کبریائی بیان کرتا ہوں اور اس کی

[6848] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٩٤٠)

بہت زیادہ حمد و ثناء بیان کرتا ہوں، کائنات کا رب اللہ، ہر عیب ونقص سے پاک ہے، نہ حرکت ہے اور نہ حرکت کی قوت ہے، مگر اللہ کی توفیق سے جو غالب، حکمت والا ہے۔'' اعرابی نے کہا، یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہوئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو، اے اللہ مجھے معاف فرما دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔'' راوی موسیٰ کہتے ہیں، مجھے عافیت بخشش کا مجھے خیال گزرتا ہے اور مجھے یاد نہیں ہے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں موسیٰ رحمہ اللہ کا یہ قول بیان نہیں کیا۔

[6849] ٣٤۔(٢٦٩٧)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي))

[6849]۔ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو آپ اسے یہ دعا سکھاتے، ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔''

[6850] ٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي))

[6850] ۔ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص مسلمان ہوتا، نبی اکرم ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کی تلقین فرماتے،''اللهم اغْفِرْلِيْ وارحَمْنِيْ، وَاهْدِنِي وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِيْ، '' معنی اوپر والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ایمان لانے کے بعد سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے، جو ایمان کے بیج سے سب سے پہلے نمودار ہوتا ہے اور اس کے مسلمان ہونے کا عملی ثبوت فراہم کرتا ہے۔

[6851] ٣٦۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُولُ

[6849] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: الجوامع من الدعاء برقم (٣٨٤٥) انظر (التحفة) برقم (٤٩٧٧)

[6850] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٨٩)

[6851] تقدم تخريجه برقم (٦٧٨٩)

حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

[6851] ۔ ابو مالک رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، جبکہ آپ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا، یوں کہو، "اللهم اغفرلي وارحمني، وعافني، وارزقني،" اور آپ نے انگوٹھے کے سوا (ایک ایک کر کے) سب انگلیاں بند کر لیں، (اور فرمایا) "چنانچہ یہ کلمات تمہارے لیے دنیا و آخرت دونوں کو جمع کر دیں گے۔"

[6852] ٣٧-(٢٦٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ))

[6852] ۔ مصعب رحمہ اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟" چنانچہ آپ کے ہم نشینوں میں سے ایک نے سوال کیا، ہم میں سے ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "سو دفعہ سبحان اللہ کہے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔"

نوٹ...... : یہاں "او" "و" کے معنی میں ہے، اس لیے بعض نسخوں میں واو ہے، یعنی ہزار نیکیوں کے ساتھ ہزار گناہ بھی معاف ہوں گے۔

۱۱...... بَاب: فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

باب ۱۱: تلاوت قرآن اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

[6853] ٣٨-(٢٦٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

[6852] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب (٥٩) برقم (٣٤٦٣) انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٣)

[6853] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی المعونة للمسلم برقم (٤٩٤٦) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم برقم (٢٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٥١٠)

الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

[6853] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی، اللہ اس کی روز قیامت کی مشکلات، (سختیوں) میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کی، اللہ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو کسی ایسے راستہ پر چلتا ہے، جس سے وہ علم حاصل کر سکے، اللہ اس کے لیے اس کے سبب جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور جو لوگ بھی اللہ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت کتاب اللہ کرتے ہیں اور باہمی پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت اتر آتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے اور جس شخص کے عمل اس کو پیچھے رکھتے ہیں، اس کا نسب و خاندان، اس کو تیز نہیں کرے گا، یعنی آگے نہیں بڑھائے گا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ذکر کے لیے جمع ہونے سے اصل مقصود کسی دینی جگہ، مدرسہ، مسجد، وغیرھا میں قرآن کی تعلیم وتعلم، پڑھنے پڑھانے کے لیے جمع ہونا ہے، اس لیے تلاوت کے بعد تدارس کا اضافہ کیا گیا ہے، محض خالی خولی تلاوت کے لیے جمع ہونا مراد نہیں ہے، اس تعلیم وتعلم کے نتیجہ میں چار برکات میسر آتی ہیں۔

۱۔ سکینت یعنی قلبی اطمینان اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے، یعنی اطمینان خاطر اور جمعیت قلبی نصیب ہوتی ہے۔

۲۔ رحمت الٰہی اپنے آغوش اور سایہ میں لے لیتی ہے۔

۳۔ انہیں ہر طرف سے اللہ کے فرشتے گھیر لیتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

مَنْ بَطَّاهاَ بِهِ عَمَلُهُ: جس کے عمل اچھے بہتر نہیں ہیں، ان میں کمی وکوتاہی ہے، اس لیے وہ اچھے اور بلند درجات حاصل کرنے سے پیچھے رہ گیا ہے تو اس کے ازالہ کے لیے اس کا خاندانی شرف کام نہیں آسکے گا، اس لیے انسان کو خاندانی شرف ومنزلت کے غرہ میں مبتلا ہو کر نیک اعمال میں پیچھے نہیں رہنا چاہیے، آخرت میں تو اعمال حسنہ نے ہی کام آنا ہے۔

[6854] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ

[6854]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر ابو اسامہ کی روایت میں تنگدست کے لیے آسانی اور سہولت فراہم کا ذکر نہیں ہے۔

[6855] ۳۹۔(۲۷۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((**لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ**))

[6855]۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دیتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر کہیں اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے، (اور

[6854] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: فضل طلب العلم برقم (٢٦٤٦) وفی القرات باب (١٢) برقم (٢٩٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٨٦)

[6855] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: ما جاء فی القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل برقم (٣٣٧٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: فضل الذكر برقم (٣٧٩١) انظر (التحفة) برقم (٣٩٦٤)

انہیں اپنے سایہ میں لے لیتی ہے) اور ان پر سکینت واطمینان وسکون کی کیفیت) نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا اپنے ہاں کے لوگوں (مقرر فرشتوں) میں ذکر کرتا ہے۔"

[6856] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6856]۔ یہی حدیث امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6857] ٤٠۔(٢٧٠١) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ **((مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ))**

[6857]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں قائم ایک حلقہ میں پہنچے اور پوچھا، تم یہاں کیوں یا کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا، ہم بیٹھ کر اللہ کو یاد کر رہے ہیں، انہوں نے کہا، کیا اللہ کی قسم! تم صرف ذکر الٰہی ہی کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اس کی خاطر بیٹھے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں، میں نے کسی بدگمانی کی بنا پر آپ لوگوں سے قسم نہیں لی، اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جس درجہ کا تعلق وقرب مجھے حاصل تھا، اس درجہ کے تعلق والا کوئی آدمی، آپ سے مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا نہیں ہے، صورت حال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے ساتھیوں کے حلقہ پر پہنچے

[6856] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٩٥)

[6857] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعاء باب: ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل برقم (٣٣٧٩) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: كيف يستحلف الحاكم برقم (٥٤٤١) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (١١٤١٦)

تو فرمایا: ''تم یہاں کس مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم بیٹھ کر اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور اس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت سے نوازا ہے اور اسلام کی توفیق دے کر ہم پر احسان فرمایا ہے، اس پر اس کی تعریف کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمہیں صرف اس چیز نے بٹھایا ہے؟'' انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم صرف لیے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جان لو، میں نے تمہارے ساتھ کسی بدگمانی کی بنا پر قسم نہیں لی، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جبرائیل میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات کا اظہار فرما رہا ہے۔''

مفردات الحدیث ❀ **يُبَاهِي لَكُمْ**: تمہاری تعریف و توصیف کر رہا ہے، تمہارے اعمال حسنہ فرشتوں کو بتا کر فخر و مباہات کا اظہار فرما رہا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی کو اسلام و ہدایت کا نصیب ہو جانا، اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت پر موقوف ہے اور یہ اس کا احسان و انعام ہے اور اس کے اس انعام کو یاد کر کے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنا یہ بھی اللہ کے ذکر میں داخل ہے اور اللہ کے کچھ بندوں کا کہیں اکٹھے بیٹھ کر اخلاص کے ساتھ اس کو یاد کرنا، اس کی باتیں کرنا، اس کی حمد و ثناء کرنا، اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے تعریف و توصیف بیان کرتا ہے اور اپنی رضامندی کا اظہار فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی توفیق وعنایت سے ہمیں بھی اپنے ان مخلص بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی مغفرت، رحمت، سکینت اور رضامندی سے نوازے۔

۱۲...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الاِسْتِغْفَارِ وَالاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ

باب ۱۲: بخشش طلب کرنے کا پسندیدہ ہونا اور یہ عمل بکثرت کرنا

[6858] ۴۱-(۲۷۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ**))

[6858] - حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ جنہیں شرف صحبت حاصل ہے، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، میرے دل پر کبھی، ابر (پردہ) چھا جاتا ہے، چنانچہ میں دن بھر میں اللہ سے سو مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔''

مفردات الحدیث ❀ **ليغان**: یہ غَین سے ماخوذ ہے، جس کا معنی غیم (بادل) ہے، یعنی پردہ چھا جانا۔

[6858] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستغفار برقم (١٥١٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٢)

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا رہتا تھا، اس لیے آپ ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہتے تھے، لیکن آپ انسان اور بشر تھے اور حوائج بشریہ میں بھی مشغول ہوتے تھے، کبھی امت کے امور و معاملات کے حل کرنے میں مصروف ہو جاتے اور ان کے تنازعات اور جھگڑوں کو نپٹاتے، کبھی دشمن کے مقابلہ کے لیے اور ان سے معاملات طے کرنے کے لیے ساتھیوں کے ساتھ مشاورت فرماتے، ان اوقات میں ذکر الٰہی کی پہلی کیفیت میں فرق آ جاتا تھا، آپ نے اس کو اپنے مقام رفیع کی بنا پر، غَیْــن سے تعبیر کیا ہے، اس کو بعض نے حسنات الابرار، سیأت المقربین کا نام دیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کے جلال و جبروت کا، جس درجہ کا انسان کو شعور و احساس ہوگا، وہ اس درجہ کے مطابق اپنے آپ کو حقوق عبودیت کی ادائیگی میں قصوروار سمجھے گا اور ہر وقت اسے یہ احساس رہے گا، حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو چونکہ اللہ کی معرفت بدرجۂ کمال حاصل تھی، اس لیے آپ پر یہ احساس غالب رہتا تھا کہ عبودیت کا حق ادا نہ ہو سکا، اس کو آپ نے غَیْن سے تعبیر فرمایا اور اس واسطے آپ بار بار، مختلف مجالس اور مواقع پر توبہ و استغفار فرماتے رہتے اور اس کا اظہار فرما کر دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے اور ان کے لیے عملی طور پر اپنا اسوہ بھی پیش فرماتے۔

[6859] ٤٢ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَغَرَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوبُ فِي الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

[6859] ۔حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ہیں، نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کی طرف لوٹو، اس کے حضور میں توبہ کرو، کیونکہ میں بھی دن میں سو سو مرتبہ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

فائدہ :...... استغفار کا معنی ہے، معافی مانگنا اور بخشش طلب کرنا اور توبہ کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، اس کی طرف لوٹ آنا اور اس صحیح راہ کو اختیار کر لینا، جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی ہے، اگر آدمی جرم و گناہ سے باز نہ آئے اور صحیح روش اختیار نہ کرے تو زبان سے لاکھ دفعہ توبہ، میری توبہ کہے، یہ توبہ نہیں مذاق ہوگا، اس لیے استغفار اور توبہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں اور توبہ کی شرعی حقیقت یہ ہے کہ جو گناہ اور نافرمانی یا ناپسندیدہ عمل، انسان سے سرزد ہوا ہے، اس سے فوراً باز آ جائے، اس کے برے انجام کے خوف کے ساتھ اس پر اپنے دلی رنج اور ندامت و پشیمانی کا اظہار کرے اور آئندہ کے لیے اس سے بچے رہنے اور دور رہنے کا اور اللہ تعالیٰ کی

[6859] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٣)

فرمانبرداری اور اس کی رضاجوئی کا عزم پیدا کرے اور جو گناہ ہو گیا ہے، اس کا تدارک اور تلافی کرے اور اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو وہ اگر مال سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو واپس کرے، یا اس سے معاف کروائے، لیکن یہ خیال رہے کہ توبہ و استغفار صرف عاصیوں اور گناہ گاروں ہی کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ عبودیت اور بندگی کا سب سے اعلیٰ مظہر ہے اور اس احساس و شعور کا مظہر ہے کہ اللہ کی بندگی کا حق ادا نہیں ہو سکا، اس لیے توبہ و استغفار اگر عاصیوں اور گناہ گاروں کے لیے مغفرت اور رحمت کا ذریعہ ہے تو مقرب انبیاء کے لیے درجات قرب و محبوبیت میں ترقی کا وسیلہ ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ کہتے تھے، حالانکہ نماز ایک بلند ترین عبادت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ﴾ (التحریم: ۸)

''اے ایمان دار لوگو! اللہ کی طرف مخلصانہ رجوع کرو دل کے پورے انقیاد اور سچے عزم کے ساتھ لوٹو، جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنے کی خواہش باقی نہ رہے۔''

[6860] (. . .) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6860]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6861] ٤٣۔(٢٧٠٣) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

[6861]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے پہلے توبہ کر لی، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔''

فائدہ: ...... توبہ اس وقت تک معتبر اور قبول ہے، جب تک زندگی کی آس اور امید ہو اور موت آنکھوں کے سامنے نہ آ گئی ہو، جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو یہ اس بات کی علامت ہے، دنیا ختم ہو گئی ہے، اس طرح

[6860] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٣)

[6861] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١١) و (١٤٥١٨) وبرقم (١٤٥٧٠) وبرقم (١٤٥٧٤)

جب انسان پر غرغرہ کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے، اس کے بعد زندگی کی کوئی آس اور امید باقی نہیں رہتی، یہ موت کی قطعی اور آخری علامت ہے تو ایسے وقت میں توبہ قبول نہیں ہوتی، اس لیے بندے کو ٹال مٹول سے کام نہیں لینا چاہیے، توبہ و استغفار کو لازم پکڑنا چاہیے، معلوم نہیں کس وقت موت کی گھڑی آ جائے۔

۱۳......بَاب :اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ اِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ

باب ۱۳: (جہاں شریعت نے جہری (بلند آواز سے) ذکر کی اجازت دی ہے اس کے سوا) آہستہ آواز سے ذکر کرنا پسندیدہ ہے

[6862] ٤٤ـ(٢٧٠٤)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهُ وَاَنَا اَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

[6862]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چنانچہ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ”اے لوگو! اپنے ساتھ نرمی کرو، (آواز پست کرو) تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے اور نہ ہی غائب کو تم سننے والے، قریبی کو، جو تمہارے ساتھ ہے، پکار رہے ہو۔“ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور میں آپ کے پیچھے تھا اور میں یہ کلمات کہہ رہا تھا، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو آپ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہاری جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی طرف رہنمائی نہ کروں۔“

[6862] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٠٥) وفي الدعوات باب: الدعاء اذا علا عقبة برقم (٦٣٨٤) وفي باب: قول لا حول ولا قوة الا بالله برقم (٦٤٠٩) وفي القدر باب: لا حول ولا قوة الا بالله برقم (٦٦١٠) وفي التوحيد باب: (وكان الله سميعا بصيرا) برقم (٧٣٨٦) وابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستغفار برقم (١٥٢٦) وبرقم (١٥٢٧) وبرقم (١٥٢٨) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد برقم (٣٤٦١) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: ما جاء في: لا حول ولا قوة الا بالله برقم (٣٨٢٤) انظر (التحفة) برقم (٩٠١٧)

میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور بتائیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کہو، "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

فائدہ: ...... چونکہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور قریب ہے، اپنے علم اور احاطہ سے ہر ایک کے ساتھ ہے، وہ ہر ایک کے ذکر و دعا کو سنتا اور جانتا ہے۔ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى وہ پوشیدہ اور پوشیدہ تر کو جانتا ہے، اس لیے دعا اور ذکر کے لیے آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے فرمایا:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾ (الاعراف:٥٥)

''اپنے رب کو گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو۔''

اس لیے ان مقامات کے سوا، جہاں بلند آواز کرنے کی اجازت ہے، آواز بلند کرنا درست نہیں ہے۔ اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لیے سعی و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے، کوئی بندہ خود کچھ بھی نہیں کر سکتا، چونکہ اس کلمہ کے ذریعہ انسان اپنی انانیت سے دستبردار ہو کر تفویض اور تسلیم کا اظہار کرتا ہے اور اس بات کا اعتراف کرتا ہے، میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے، نہ میں جلب منفعت کر سکتا ہوں اور نہ دفع مضرت اور حضرت ابن مسعود کے بقول نہ میں اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر گناہ سے بچ سکتا ہوں اور نہ اس کی توفیق و اعانت کے بغیر اطاعت کی سکت و قوت رکھتا ہوں، اس اعتراف حقیقت کی بنا پر، آپ نے اس کلمہ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا ہے، گویا یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں انسان کے لیے اجر و ثواب کا خزانہ جنت میں محفوظ ہو جائے گا۔

[6863] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6863] امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی ایک ہی سند سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6864] ٤٥-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادَى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ ((يَا أَبَا مُوسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

[6863] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٠٢)

[6864] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)

[6864] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے تو ایک آدمی جب بھی گھاٹی پر بلند ہوتا، بلند آواز سے کہتا، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم بہرے کو نہیں پکار رہے ہو اور نہ ہی غائب کو۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟'' میں نے عرض کیا، وہ کون سا کلمہ ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الا باللّٰه."

[6865] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[6865] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6866] (. . .)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ

[6866] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا، ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، آگے سب سے پہلی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

[6867] ٤٦۔(. . .)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَالَّذِي تَدْعُونَهُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ))وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

[6867] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے، آپ نے فرمایا: ''جس ذات کو تم پکار رہے ہو، وہ تمہاری اونٹنی کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔'' اور اس حدیث میں لا حول ولا قوة الا باللّٰه کا ذکر نہیں ہے۔

[6868] ٤٧۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ

[6865] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)
[6866] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)
[6867] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)
[6868] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)

عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

[6868] ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ کلمہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ یا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟'' تو میں نے عرض کیا، ضرور بتائیں، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الا باللّٰه''

۱۴......بَاب :الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ

باب ۱٤: دعائیں اور پناہ طلب کرنا

[6869] ٤٨ـ(٢٧٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلٰوتِي قَالَ ((قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))

[6869] ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی، آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں، آپ نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا ہے، قتیبہ کی روایت میں ہے، بہت ظلم کیے ہیں اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا، اس لیے تو اپنے پاس سے مجھے مغفرت عنایت فرما اور مجھ پر رحم فرما، کیونکہ تو ہی بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوا، ہر انسان کو خواہ وہ کتنا ہی بلند مرتبہ ہو، حتی کہ درجہ صدیقیت ہی پر فائز کیوں نہ ہو، اپنے آپ کو قصوروار اور خطار کار سمجھنا چاہیے اور ہر وقت اللہ سے بخشش کی دعا کرنا چاہیے اور یہ بھی تصور کرنا چاہیے، کہ اے اللہ اگرچہ میں تو ناکارہ ہوں، بخشش کے قابل نہیں ہوں تو ہی اپنی طرف سے مجھے مغفرت سے سرفراز فرما اور اپنی نسبت اور اپنی شان کے مطابق مغفرت عطا کر، جتنا تو عظیم ہے، میری مغفرت بھی عظیم ہو، جو ہر کوتاہی کو شامل ہو۔

[6869] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاذان باب: الدعاء قبل السلام برقم (٨٣٤) وفي الدعواتباب: الدعاء في الصلاة برقم (٦٣٢٦) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٩٧) برقم (٣٥٣١) والنسائي في (المجتبى) في السهو باب: نوع آخر من الدعاء برقم (١٣٠١) انظر (التحفة) برقم (٦٦٠٦)

[6870] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِي، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "ظُلْمًا كَثِيرًا"

[6870]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں، جو میں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں مانگوں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں ہے، آپ نے فرمایا: " ظُلْماً کثیرا، بہت ظلم کیے ہیں۔"

۱۵...... بَابِ: التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

باب ۱۵: فتنوں وغیرہ کے شر سے پناہ مانگنا

[6871] ٤٩-(٥٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ ((اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) [راجع:١٣٢٥]

[6871]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ، ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے،" اے اللہ! میں تجھ سے آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے، قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور تونگری کے فتنہ کے شر سے اور فقر و تنگدستی کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

[6870] تقدم

[6871] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: ما تعوذ منه رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٨)

اے اللہ! میرے گناہ برف کے پانی اور برودت (اولوں) سے دھو ڈال اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے، جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر دی ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی، کاہلی اور انتہائی بڑھاپے سے اور گناہ سے اور قرضہ سے۔''

[6872] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6872]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❊ فِتْنَةِ النَّارِ: آگ کی مصیبت اور اس کی آزمائش۔ فِتْنَةِ الْقَبْرِ سے مراد بھی، قبر کی تکالیف ہیں، جو کم درجہ کے مجرمین کے لیے ہیں اور عذاب قبر اور عذاب نار سے مراد، وہ عذاب اور دکھ، درد ہے، جو اول درجہ کے مجرموں یعنی کافروں اور مشرکوں کو ہوگا، جس کی طرف سورۃ ملک میں اشارہ کیا گیا ہے: ﴿كلما القي فيها فوج سالهم خزنتها الم ياتكم نذير﴾ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کے دکھ، درد اور تکلیف سے پناہ مانگنی چاہیے کہ وہ ہر قسم کے گناہوں، شرک و کفر اور چھوٹے بڑے گناہوں سے محفوظ رکھے، اگر سرزد ہو جائیں تو توبہ و استغفار کی توفیق بخشے، فتنة الغِنٰى اور فتنة الفقر، دولت مندی اور فقر و محتاجی کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ دولت مندی اور خوش حالی عنایت فرمائے تو اس کے سبب فخر و غرور اور تکبر و گھمنڈ پیدا نہ ہو اور مال و دولت کے صحیح استعمال کی توفیق ملے، جیسا کہ مالدار صحابہ عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہما کو ملی اور اس کے سبب انہوں نے بلند درجات حاصل کیے اور اگر فقر و فاقہ میں مبتلا کرے تو صبر و قناعت عنایت فرمائے، صبر و قناعت سے محروم نہ رکھے، غنا اور فقر کے یہی شر ہیں، جس سے پناہ مطلوب ہے، غناء کی صورت میں اسراف و تبذیر کا بھی خطرہ ہے اور مال و دولت کے حقوق کی ادائیگی سے بخل و کنجوسی کا بھی، نیز حلال و حرام کے امتیاز کے نظر انداز کر دینے کا بھی اور فقر کی صورت میں بے صبری کے ساتھ، جزع و فزع اور ناجائز ذرائع سے مال کمانے کا خطرہ ہے اور مسیح دجال کا فتنہ اور آزمائش بھی بہت بڑی ہے، جس سے قیامت کے قریب کے لوگوں کو گزرنا ہوگا، اس طرح آپ نے گناہوں کے اثرات دھونے اور دل کے پاک صاف کرنے اور گناہوں سے بہت دور رکھے جانے کی دعا کی تلقین کی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت کے بغیر گناہوں سے بچنا ممکن نہیں ہے اور نہ اس کے بغیر کوئی اور ان کے اثرات کو دور کر سکتا ہے، گناہوں کی سوزش و حرارت کی بنا پر ٹھنڈا پانی استعمال کرنے کی دعا مانگی

[6872] طريق ابي كريب عن ابي معاوية اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التعوذ من فتنة القبر برقم (٦٣٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٧١٩٩) وطريق ابي كريب عن وكيع اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: الاستعاذة من ارذل العمر برقم (٦٢٧٥) وابن ماجه في (سننه) في الدعوات باب: ما تعوذ منه رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٦٠)

ہے، کسل و سستی کی بنا پر انسان اپنے دنیوی اور دینی فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے، معاش اور معاد دونوں ہی متاثر ہوتے ہیں، مَـغْـرم، قرضہ بھی حساس اور صاحب شعور انسان کے لیے زندگی کے لطف سے محرومی اور ذہنی اذیت کا باعث بنتا ہے، جس سے اس کی قوت کار متاثر ہوتی ہے اور وہ دنیا کی سعادتوں اور آخرت کی بہت سی کامرانیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ مأثم، گناہ، کی صورت میں بھی صاحب ضمیر انسان بے قراری اور اضطراب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ہرم انتہائی بڑھاپا بھی انسان کو بالکل ہی اذکار رفتہ کرتا ہے اور دوسروں کا دست نگر بن جاتا ہے، ہوش وحواس میں بھی کمزوری اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے، جس دین و دنیا دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

١٦......بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهِ

باب ١٦: عجز وکسل وغیرہ سے پناہ مانگنا

[6873] ٥٠-(٢٧٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

[6873]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تجھ سے عاجزی و بے بسی، سستی وکاہلی، بزدلی اور انتہائی بڑھاپے اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، قبر کے عذاب سے اور موت وحیات کے فتنہ سے۔''

فائدہ:...... کم ہمتی، بے بسی، کاہلی، سستی، بزدلی اور کنجوسی، ایسی کمزوریاں ہیں، جن کی وجہ سے آدمی وہ جرأتمندانہ اور ہمت وحوصلے والے اقدامات اور محنت وقربانی والے کام نہیں کر سکتا، جن کے بغیر نہ دنیا میں کامیابی میسر آ سکتی ہے اور نہ آخرت میں فوز وفلاح سے ہم کنار ہو کر اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان کی موجودگی میں دینی ودنیوی فرائض اور حقوق کی پاسداری ہو سکتی ہے، زندگی کے فتنہ سے مراد اپنے دور حیات میں دنیا پر ریجھ کر، خواہشات نفس کا اسیر بن جانا ہے اور موت کے فتنہ سے مراد، موت کے وقت غلط اقدام کر بیٹھنا، یا فتنہ قبر سے دوچار ہونا ہے۔

[6873] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: ما يتعوذ من الجن برقم (٢٨٢٣) وفي الدعوات باب: التعوذ من فتنة المحيا والممات برقم (٦٣٦٧) وابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستعاذة برقم (١٥٤٠) والنسائي في (المجتبى) في الاستعاذة باب: الاستعاذة من الهم برقم (٥٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (٨٧٣)


گلدستہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ادارے کی دیگر نئی کتب
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com



انشاء اللہ العزیز عنقریب مطبوعات نعمانی میں شاندار اضافہ
اردو زبان میں پہلی مرتبہ
الکتب تسعۃ (9 کتب)
مکمل حوالہ جات اور تحقیق و تخریج سے مزین
1 موطا امام مالک
2 صحیح بخاری شریف
3 صحیح مسلم شریف
4 سنن ابو داؤد
5 جامع ترمذی
6 سنن نسائی
7 سنن ابن ماجہ
8 مسند احمد بن حنبل
9 سنن دارمی
ہر گھر کی ضرورت
ہر لائبریری کی زینت
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37321865
موبائل: 0334-4229127
NOMANI

NOMANI KUTAB KHANA

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street, Urdu Bazar, Lahore-Pakistan

E-Mail: nomania2000@gmail.com

9 789696 453350

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

کتاب الذکر ۔ کتاب التفسیر احادیث 6874 - 7563


مجلس التحقیق الاسلامی
محدث لائبریری

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

نام کتاب

تحفۃ المسلم جلد ہشتم

شرح صحیح مسلم (اُردو)

[illegible]

ترجمہ، فوائد مع شرح و تعلیقات مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

عربی متن: حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ
تخریج احادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ
تصحیح: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مقدمہ، موضوع: صلاح الدین علی عبدالموجود
ترقیم احادیث: فواد عبدالباقی حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء

مطبع: علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر: نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865
E-Mail. nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اُردُو)

للإمام الحافظ أبی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری

جلد ہشتم

کتاب الذکر تا کتاب التفسیر / احادیث 6874 تا 7563

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مقدمہ وسوانح: صلاح الدین علی عبدالموجود

ترقیم الاحادیث: فواد عبدالباقی رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

(جلد ہشتم)

٥٠. كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ — ٥٠. ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان

فہرست

تحفۃ المسلم اردو شرح صحیح مسلم جلد ہشتم

اس کتاب کے کل ابواب (26) اور (132) احادیث ہیں۔

50

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان

حدیث نمبر 6874 سے 6936 تک

[6874] (. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

[6874]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں آپ کا یہ قول نہیں ہے۔ ''زندگی اور موت کا فتنہ سے۔''

[6875] ۵۱۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ

[6875]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے چند چیزوں سے پناہ مانگی، (اور ان کو بیان کیا) اور بخل سے پناہ مانگی۔

[6876] ۵۲۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ **((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))**

[6876]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ان کلمات سے دعا فرماتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بخل، کاہلی سے اور نکمی عمر سے، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنوں سے۔''

۱۷......بَابٌ: فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب ۱۷: بری تقدیر اور بدبختی وغیرہ کے لاحق ہونے سے پناہ مانگنا

[6877] ۵۳۔(۲۷۰۷)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

[6874] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨١٢)

[6875] تقدم تخريجه برقم (٦٨١٢)

[6876] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿ومنكم من يرد الى ارذل العمر﴾ برقم (٤٧٠٧)

[6877] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التعوذ من جهد البلاء برقم (٦٣٤١) وفي القدر باب: من تعوذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء برقم (٦٦١٦) والنسائي ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا

[6877]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، بری تقدیر، بدبختی کے لاحق ہونے، دشمنوں کی شماتت (خوشی و مسرت) اور بلاؤں کی سختی سے پناہ مانگتے تھے۔" عمرو اپنی حدیث میں کہتے ہیں، سفیان نے بتایا، مجھے شک ہے، میں نے ان میں ایک کا اضافہ کیا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث میں بظاہر چار چیزوں سے پناہ طلب کی گئی ہے، لیکن درحقیقت ان چار کے ضمن میں دنیا و آخرت کی ہر برائی و تکلیف اور پریشانی سے پناہ مانگی ہے، سب سے پہلے سوء القضاء ہے، اس میں نفس، مال، اولاد، اہل، دنیا اور آخرت کی ہر تکلیف اور پریشانی آ گئی، اس طرح بدبختی کا لاحق ہونا، دَرَكِ الشقاء میں ہر قسم اور ہر نوع کی بدبختی آ گئی تو جس کو بری تقدیر اور بدبختی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میسر آ گئی، اسے سب کچھ مل گیا، وہ کسی چیز سے بھی محروم نہ رہا، دنیا اور آخرت کی ہر چیز اس میں داخل ہے اور دشمنوں کو فرحت و مسرت، انسان کی کسی ناکامی اور مصیبت میں مبتلا ہونے پر ہوتی ہے اور دشمنوں کی شماتت اور طعنہ زنی انسان کے لیے بڑی روحانی اور ذہنی تکلیف کا باعث بنتی ہے، اس لیے اس کو الگ بیان کیا، حالانکہ یہ پہلی دونوں چیزوں کے اندر موجود ہے، اس طرح جهد البلاء کسی مصیبت کی مشقت اور سختی اور بلا ہر اس حالت کا نام ہے، جو انسان کے لیے باعث تکلیف ہو اور پریشانی کا سبب بنے، جس میں اس کا امتحان و آزمائش ہو اور یہ دنیوی بھی ہو سکتی ہے اور دینی بھی، روحانی بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی بھی، انفرادی و شخصی بھی ہو سکتی ہے اور اجتماعی بھی، اس طرح اس ایک ہی لفظ میں ہر قسم کے مصائب و تکالیف اور آفات و مشکلات آ جاتی ہیں، اس روایت میں سفیان نے شماتة الاعداء کا اضافہ کیا ہے، لیکن یہ دوسری روایات میں موجود ہے۔

[6878] ٥٤-(٢٧٠٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

← في (المجتبى) في الاستعاذة من سوء القضاء برقم (٥٥٠٦) وفي باب: الاستعاذة من درك الشقاء برقم (٥٥٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٥٧)

[6878] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء ما يقول اذا انزل منزلا برقم (٣٤٢٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الفزع والارق وما يتعوذ منه برقم (٣٥٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٢٦)

خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ))

[6878] ۔حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کہیں پڑاؤ کیا، پھر یہ کلمات کہے، میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، اس کی ساری مخلوقات کے شر سے تو جب تک وہ اس منزل سے روانہ نہ ہو جائے گا، اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

فائدہ :...... اللہ کے کلمات تامہ سے مراد، وہ کلمات ہیں جو ہر عیب ونقص سے پاک ہیں، نفع اور شفا بخش ہیں، پرزور تاثیر ہیں، اس لیے بعض نے ان سے مراد، قرآن لیا ہے کہ میں اس کی پناہ میں آتا ہوں اور قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کی صفت ہے، اس کی صفت کی پناہ لینا جائز ہے۔

[6879] ٥٥۔(. . .)وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ))

[6879] ۔حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''کہ جب تم میں سے کوئی کسی منزل پر اترے تو یہ کلمات کہے، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو جب تک، وہ وہاں سے کوچ نہیں کرے گا، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

[6880] (٢٧٠٩)قَالَ يَعْقُوبُ: وَقَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: "أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ۔

[6880] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کل شام مجھے بچھو کے ڈسنے سے بہت تکلیف پہنچی، آپ نے فرمایا: ''اگر تم شام کو یہ کلمات

[6879] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨١٧)

[6880] تقدم تخريجه

کہہ لیتے، اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔"

[6881] (. . .) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ اَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ مَوْلَى غَطَفَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ أَبَى هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ

[6881]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے بچھو نے ڈس لیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۱۸...... بَاب :مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخْذِ الْمَضْجَعِ

باب ۱۸: بستر میں سوتے وقت کیا کہے

[6882] ٥٦۔(٢٧١٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْلَمْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ

[6882]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرو تو نماز والا وضو کرو، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ، پھر یہ دعا پڑھو، اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری

[6881] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٨٧)

[6882] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: فضل من مات على الوضوء برقم (٢٤٧) وفي الدعوات باب: اذا بات طاهرا برقم (٦٣١١) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٤٦) وبرقم (٥٠٤٧) وبرقم (٥٠٤٨) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في الدعاء اذا اوى الى فراشه برقم (٣٣٩٤) تعليقا وفي باب: (١١٧) برقم (٣٥٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٣)

طرف متوجہ کیا اور اپنے تمام امور تیرے حوالہ کر دیئے اور تجھ ہی کو اپنا پشت پناہ بنا لیا، اپنی ٹیک تیری طرف لگا دی، تیرے رحم و کرم کی امید کرتے ہوئے اور تیرے جلال و عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیری گرفت سے بچنے کے لیے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور بچاؤ کی جگہ نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا، جس کو تو نے بھیجا، یہ وہ تیرا آخری بول ہو، یعنی اس کے بعد گفتگو نہ کرنا تو اگر تم اپنی اس رات فوت ہو گئے تو تم اس حال میں فوت ہو گئے کہ تم فطرت (دین اسلام) پر ہو گے۔'' حضرت براء کہتے ہیں، میں نے یاد کرنے کے لیے ان کلمات کو دہرانا شروع کر دیا تو میں نے کہا، میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے، آپ نے فرمایا،''یوں کہو، میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے۔''

فائدہ :...... اس دعا میں اللہ پر اعتماد و توکل، یقین اور تسلیم و تفویض کی روح بھری ہوئی ہے اور ایمان کی تجدید بھی ہے، اس لیے اس یقین و توکل پر فوت ہونا، اسلام پر مرنا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا، بستر پر جانے سے پہلے نماز والا وضو کر لینا پسندیدہ عمل ہے، اس طرح انسان، طہارت جسمانی اور دعا کے ذریعہ طہارت قلبی کو حاصل کر کے، موت کے لیے تیار ہو کر سوتا ہے، نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، رسول اللہ ﷺ سے منقول اوراد و وظائف اور دعاؤں کے الفاظ میں تبدیلی نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ آپ کے الفاظ کے اندر جو تاثیر اور اسرار و خواص ہیں، کسی کے الفاظ اس کا بدل نہیں بن سکتے اور یہ بھی ممکن ہے، اس اجر و ثواب اور فضیلت کا تعلق، انہی الفاظ کے ساتھ ہو۔

[6883] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَتَمُّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ ((وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا))

[6883] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا روایت زیادہ مکمل ہے اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے،''اگر وہ صبح کرے گا، اسے خیر و بھلائی حاصل ہو گی۔''

[6884] ٥٧۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ

[6883] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٢٠)

[6884] تقدم تخريجه برقم (٦٨٢٠)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُولَ ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ

[6884] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، جب وہ رات کو اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو یوں کہے،''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا چہرہ (رخ) تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت کی ٹیک تیری طرف کر دی اور اپنے تمام معاملات تیرے حوالہ کر دیے، تیرے (ثواب) کی رغبت وشوق اور تیری پکڑ سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ تجھ سے بچنے کے لیے کوئی ٹھکانہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی ہے اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا، سو اگر وہ مر گیا تو دین پر مرے گا۔'' ابن بشار نے اپنی حدیث، من اللیل (رات کو) کا ذکر نہیں کیا۔

[6885] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا))

[6885] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا،''اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانا چاہو'' آگے مذکورہ بالا اس فرق کے ساتھ ہے، آپ نے فرمایا:''اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا، اگر تم اپنی اس رات فوت ہو گئے، فطرت پر فوت ہو گئے اور اگر صبح کرو گے تو خیر پاؤ گے۔''

[6886] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ

[6885] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قول الله تعالى: ﴿انزله بعلمه والملائكة يشهدون﴾ برقم (٧٤٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٦٠)

[6886] اخجره البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: ما يقول اذا نام برقم (٦٣١٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٧٦)

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا))

[6886]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں یہ لفظ نہیں ہیں، ''اور اگر تم صبح اٹھو گے، خیر پاؤ گے۔''

[6887] ۵۹۔(۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوْتُ)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

[6887]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو دعا کرتے، ''اے اللہ! تیرے ہی نام پر زندہ ہوں اور تیرے ہی نام پر میں مرتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے، ''حمد و شکر اس اللہ کے لیے، جس نے موت طاری کرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور بالآخر اس کے پاس اٹھنا ہے۔''

فائدہ: ...... زندگی، کام، کاج اور عمل سے تعبیر ہے اور بیداری میں انسان کاروبار حیات میں مصروف ہوتا ہے اور موت، مہلت عمل کے ختم ہو جانے کا نام ہے اور نیند میں انسان کاروبار حیات سے فارغ ہو جاتا ہے، اس لیے اس دعا میں نیند کو مرنے سے بیداری کو زندہ ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے، اور اس طرح روزمرہ کے سونے جاگنے کو حیات بعد الموت کی یاد دہانی اور اس کی تیاری کی فکر کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور اس حقیقت کو دعا کی صورت میں ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ موت و حیات کا مالک اللہ ہے، میں اس کی مشیت سے زندہ ہوں اور وہ جب چاہے گا میری زندگی کا چراغ گل کر دے گا، اس لیے انسان کو اپنی حیات مستعار کے شب و روز اللہ کی ہدایت و تعلیمات کے مطابق گزارنے چاہئیں اور اس کے احکام و فرامین کو نظر انداز کرنے یا ان کی مخالفت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

[6888] ۶۰۔(۲۷۱۲) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

[6887] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۲۵)
[6888] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۲۱)

الْعَافِيَةَ))فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ

[6888] ۔عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں تو انہوں نے ایک آدمی کو فرمایا، جب وہ اپنے بستر پر جائے تو یوں کہے، اے میرے اللہ! تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور تو ہی جب چاہے گا، میری روح قبض کر لے گا، میرا مرنا اور جینا تیرے ہی اختیار میں ہے، اگر تو نے میرے نفس کو (مجھے) زندہ رکھے تو (ہر گناہ و بلا سے اور ہر فتنہ و فساد سے) اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اس کو موت دے دے تو اسے معاف فرما اور اسے (میرے نفس کو) بخش دے، اے میرے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سائل ہوں، یعنی تو میرے لیے معافی کا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا فیصلہ فرما۔'' تو اس آدمی نے ان سے پوچھا، ''کیا آپ نے یہ دعا اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اس ہستی سے جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں، رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے!

فائدہ :...... یہ دعا بھی عبدیت کے جذبات سے بھرپور ہے اور اللہ کے حضور میں عبدیت و نیاز مندی اور اظہار عاجزی و بے بسی ہے، سب سے زیادہ اس کی رحمت کو آواز دیتی ہے۔

[6889] ٦١ـ(٢٧١٣)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[6889] ۔حضرت سہیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح رحمہ اللہ ہمیں یہ تلقین کرتے کہ جب ہم سے کوئی سونا چاہے تو وہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے، پھر یوں دعا کرے، ''اے میرے اللہ! آسمانوں کے مالک، زمین کے مالک اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے اور ہر چیز کے مالک، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، اے تورات، انجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل کرنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی

[6889] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٩)

تیرے قابو میں ہے، یعنی ہر مخلوق کے شر سے، اے اللہ! تو ہی سب سے پہلا (اول) ہے، کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں ہے تو ہی سب کے بعد باقی رہنے والا (آخر) ہے، کوئی چیز تیرے بعد نہیں ہے تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے تو ہی باطن ہے، (مخفی ہے) تجھ سے ورے، (تجھ سے زیادہ چھپی) کوئی چیز نہیں ہے، میرا قرض ادا کر دے (مجھے تمام حقوق اور ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے) اور مجھے فقر و احتیاج سے مستغنی کر دے، حضرت سہیل یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

فائدہ :...... اس حدیث میں بھی سونے کے لیے داہنی کروٹ پر لیٹنے کی روایت کی گئی ہے اور آپ کا اپنا معمول بھی یہی تھا، کیونکہ اس کروٹ پر لیٹنے کی صورت میں، دل جو بائیں پہلو میں ہے، لٹکتا رہتا ہے اور لیٹے وقت ذکر و دعا اور توجہ الی اللہ کے لیے یہی شکل زیادہ مناسب ہے اور بقول علامہ ابن جوزی، اطباء کے نزدیک بدن کے لیے یہی مناسب ہے، کیونکہ دائیں پہلو پر لیٹنے سے کھانا نیچے چلا جاتا ہے اور پھر بعد میں بائیں پہلو پر لیٹنے سے وہ ہضم ہو جاتا ہے اور یہ دعا ان لوگوں کے زیادہ مناسب حال ہے، جو مقروض ہیں اور معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہیں، بندہ یہ دعا کرے اور اپنے رب کریم سے یہ امید رکھے کہ وہ رزق کی کشادگی کی صورت پیدا فرما دے گا۔

[6890] ٦٢-(. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا))

[6890]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تلقین فرماتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹیں تو یہ کلمات کہیں، آگے مذکورہ بالا دعا، اس فرق کے ساتھ ہے، آپ نے فرمایا: ''ہر جاندار کی برائی اور شر سے جس کی پیشانی تیرے قابو میں ہے۔''

[6891] ٦٣-(. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

[6890] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٥١) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: معه برقم (٣٤٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٣١)

[6891] طريق ابي كريب ومحمد بن العلاء اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٦٨) برقم (٣٤٨١) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٨٥) وطريق ابي بكر بن ابي شيبة وابي كريب اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: دعاء رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣١) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٩٩)

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا ((قُولِي اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ))

[6891] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں، خادم طلب کرنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا،''یہ کہو، اے ساتوں آسمانوں کے مالک۔'' آگے حضرت سہیل رحمہ اللہ والی دعا ہے۔

[6892] ٦٤۔(٢٧١٤)وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَوٰى أَحَـدُكُـمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْـفُـضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ))

[6892] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جگہ پکڑنا چاہے تو اپنے تہ بند کے اندرونی حصہ کو پکڑ کر، اس سے اپنے بستر کو جھاڑ لے اور اللہ کا نام لے، کیونکہ اسے پتہ نہیں ہے، اس کے بعد اس کے بستر پر کون اس کا جانشین بنا ہے اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے،''اے اللہ! تو پاک اور منزہ ہے، اے میرے رب! تیری توفیق سے، میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری توفیق سے، اسے اٹھاؤں گا، اگر تو میرے نفس کو روک لے، میری روح قبض کر لے تو اسے معاف فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے، (قبض نہ کرے) تو اس کی حفاظت فرمانا، جس وسیلہ و قدرت سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو بستر پر جانے سے پہلے اپنے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے، کیونکہ ممکن ہے، اس کی عدم موجودگی میں اس پر کسی موذی جانور نے بسیرا کر لیا ہو، ظاہر ہے، یہ اس صورت میں ہے، جب وہاں اندھیرا اور تاریکی ہو، لیکن براہ راست ہاتھ سے نہ جھاڑے، تاکہ اگر کوئی موذی چیز ہو تو وہ اس کو کاٹ نہ لے، پھر دعا پڑھ کر سوئے تاکہ اللہ کی پناہ میں آجائے۔

[6892] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: (١٣) برقم (٦٣٢٠) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٠٦)

[6893] (. . .) وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَاِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا))

[6893]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''پھر یوں کہے، اے میرے پروردگار، تیرے نام کے ساتھ، تجھے یاد کر کے، میں نے اپنا پہلو رکھا، سو اگر تو میرے نفس کو زندہ رکھے تو اس پر رحم فرمانا''

[6894] ٦٤۔(٢٧١٥) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ))

[6894]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، جب اپنے بستر پر قرار پکڑتے، یہ دعا پڑھتے، ''حمد و شکر کا حقدار اللہ ہے، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری ضرورتیں پوری کیں اور ہمیں ٹھکانا دیا، سو کتنے ہی بندے ہیں، جن کا نہ کوئی ضروریات پوری کرنے والا ہے اور نہ انہیں ٹھکانا دینے والا ہے۔''

فائدہ:...... ہم جو کھاتے پیتے ہیں، جو ٹھکانے ہمیں میسر ہیں اور ہماری ضروریات پوری ہو رہی ہیں، یعنی جو کچھ ہمیں مل رہا ہے، وہ سب ہمارے رب مہربان کا عطیہ ہے اس لیے وہی حمد و شکر کا حقدار ہے، اس طرح اس اعتراف حقیقت اور دعا کے ذریعہ ہم اللہ کی ان تمام نعمتوں کا شکر ادا کر سکتے ہیں، جن سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

١٩...... بَاب: التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

باب ١٩: جو عمل، کام کیے ان کے شر سے پناہ طلب کرنا اور جو عمل نہیں کیے ان کے شر سے بھی پناہ چاہنا

[6895] ٦٥۔(٢٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

[6893] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٣٠)

[6894] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٥٣) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في الدعاء اذا اوىٰ الى فراشه برقم (٣٣٩٦) انظر (التحفة) برقم (٣١١)

[6895] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستعاذة برقم (١٥٥٠) والنسائي في ←

[6895]۔فروہ بن نوفل اشجعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے کون سی دعا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا، آپ یہ دعا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے ہیں۔''

فائدہ :...... کسی برے عمل کا سرزد ہو جانا اور اس طرح کسی اچھے اور نیک عمل کا رہ جانا، دونوں ایسی چیزیں ہیں، جن کے شر سے ہمیں پناہ مانگنی چاہیے، لیکن آپ چونکہ اللہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے، اس لیے سب سے زیادہ خشیت سے متصف تھے، اس لیے آپ اچھے سے اچھے عمل کرنے اور برے اور گندے اعمال سے دامن بچانے کے باوجود یہ سمجھتے تھے کہ شاید کوئی نیک عمل جو مجھے کرنا چاہیے تھا، میں وہ نہ کر سکا ہوں اور جو عمل میں نے کیے ہیں، شاید وہ اس حد تک نہ پہنچ سکے ہوں، جیسے وہ کرنے چاہیے تھے، نیز آپ ہمارے لیے نمونہ عمل تھے، اگر آپ یہ دعا نہ فرماتے تو ہمیں ان کا کیسے پتا چلتا اور ہمیں مانگنے کا اسلوب اور طریقہ کیسے آتا، نیز ہم میں اچھے عمل کرنے اور برے اعمال کے بچنے سے عجب وغرور اور نیکی و پاکدامنی کا پندار پیدا ہو سکتا ہے، جو انتہائی قبیح جرم ہے، اس لیے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے۔

[6896] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

[6896]۔فروہ بن نوفل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی دعا کے بارے میں دریافت کیا، جو آپ کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا، آپ دعا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے ہیں۔''

[6897] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ

←(المجتبى) في السهو باب: التعوذ في الصلاة برقم (١٣٠٦) وفي الاستعاذة باب الاستعاذة من شر ما عمل وذكر الاختلاف على هلال برقم (٥٥٤٠) وبرقم (٥٥٤١) وابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: ما تعوذ منه رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٣٠)

[6896] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٣٣)

[6897] تقدم تخريجه برقم (٦٨٣٣)

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

[6897]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں اور محمد بن جعفر کی روایت میں "شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلَ" سے پہلے مِنْ ہے۔ (جبکہ اوپر کی روایت میں مِنْ نہیں ہے۔)

[6898] ٦٦۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

[6898]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہتے تھے، "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا ہے اور اس عمل کے شر سے جو میں نے نہیں کیا ہے۔"

[6899] ٦٧۔(٢٧١٧)حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ))

[6899]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے، "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی اعتماد کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، (گناہوں سے اطاعت کی طرف لوٹا) اور تیری ہی توفیق و اعانت سے (مخالفین سے) جھگڑا، اے اللہ! میں تیری ہی عزت و قدرت کی پناہ میں آیا، اس سے کہ تو مجھے گم کردہ راہ کرے، تیرے سوا کوئی الہ نہیں ہے تو ہی ایسا زندہ ہے، جس پر موت نہیں ہے اور سب جن و انس مرجائیں گے۔"

[6900] ٦٨۔(٢٧١٨)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

[6898] تقدم تخريجه برقم (٦٨٣٣)

[6899] اخرجه البخاري فى (صحيحه) فى التوحيد باب: قول الله تعالى: ﴿وهو العزيز الحكيم﴾ برقم (٧٣٨٣) انظر (التحفة) برقم (٦٥٥٠)

[6900] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: ما يقول اذا اصبح برقم (٥٠٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦٩)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ))

[6900] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی، جب آپ سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہو جاتا تو فرماتے، ''سننے والے نے سن لیا، اللہ کی حمد و ثناء کو اور اس کی ہم پر بہترین عنایت و انعام کو، اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی اور محافظ بن اور ہم پر زیادہ سے زیادہ انعام فرما اور ہم اللہ سے آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔''

مفردات الحدیث ❶ اَسْحَرَ: سحری کے وقت بیدار ہوئے، یا سحری کا وقت ہو گیا۔ ❷ سَمَّعَ سَامِعٌ: سننے والا یہ کلمات دوسروں کو سنائے، سَمِعَ سَامِعٌ: سننے والا سن لے، ہمارے ان کلمات کا گواہ بن جائے، بَلاء: عطیہ و احسان، آزمائش و امتحان، أَفْضِلْ علينا، فضل و کرم سے ہمیں نواز۔

[6901] ۷۰۔(۲۷۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عن ابی بردة بن ابی موسیٰ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

[6901] ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے میری لغزشیں معاف کر دے اور میری جہالت اور میرا میرے معاملات میں حد سے بڑھنا اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، ان سب کو بخش دے، اے میرے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیا ہو اور جو میں نے دل لگی اور مذاق میں کیا ہے اور جو چوک اور قصد و ارادہ سے کیا ہے، ان سب کو معاف کر دے، یہ سارے کام میں کر چکا ہوں، اے میرے اللہ! میری تقدیم و تاخیر یا میرے اگلے، پچھلے قصور اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو میں نے کھلے طور پر کیے اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، مجھے سب بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے، (نیکی اطاعت یا درجات و مراتب کی طرف) اور تو ہی (توفیق سے محروم کر کے) پیچھے چھوڑنے والا ہے) اور تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

[6901] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: قول النبي ﷺ (اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت) برقم (٦٣٩٨) وبرقم (٦٣٩٨) تعليقا برقم (٦٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (٩١١٦)

فائدہ :...... آپ نے اس دعا میں ان تمام امور کو جمع فرما دیا ہے، جو ایک عام انسان کی زندگی میں پائے جاتے ہیں، اور ایک بشر و انسان کی حیثیت سے آپ سے سرزد ہو سکتے ہیں، لیکن آپ نے اپنے بلند و بالا مقام کی حیثیت سے یوں بیان کیا گیا ہے، گویا کہ یہ امور آپ سے سرزد ہو چکے ہیں، تاکہ ہم اللہ کے حضور میں یہ دعا کر کے، معافی کے خواستگار ہوں۔

[6902] (. . .) وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6902]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6903] ۷۱۔(۲۷۲۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسٰى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ))

[6903]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری دینی حالت درست فرما دے، جس پر میری خیریت اور میرے تمام امور کی سلامتی کا مدار ہے اور میری دنیا بھی درست فرما دے، جس میں مجھے اپنی زندگی گزارنا ہے اور میری آخرت درست فرما دے، جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر خیر اور بھلائی میں اضافہ اور زیادتی کا ذریعہ بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر و مصیبت سے راحت اور حفاظت کا وسیلہ بنا دے۔''

فائدہ :...... یہ ایک انتہائی جامع دعا ہے، دراصل دین ہی وہ چیز ہے کہ اگر وہ درست و سلامت ہے تو انسان اللہ کے غضب و ناراضی سے محفوظ ہو کر اس کے لطف و کرم کا مستحق قرار پاتا ہے اور اس کے جان و مال اور عزت و آبرو کو قانونی طور پر تحفظ دیتا ہے اور دین کی درستی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ایمان و یقین حاصل ہو، اس کے عقائد نظریات اور افکار و جذبات صحیح ہوں، اس کے اخلاق اور اعمال اور سیرت و کردار درست ہوں اور دنیا کی درستی کا مطلب یہ ہے کہ اس کے رزق اور معاش کی ضرورتیں حلال اور جائز راستوں سے پوری ہوں، تاکہ اس کے دین کے اندر خلل اور خرابی در آئے اور جب انسان کا دین اور دنیا دونوں درست ہوں گے تو اس کا لازمی

[6902] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٣٩)
[6903] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٨٥٧)

نتیجہ آخرت جو اصل ٹھکانا اور دائمی زندگی ہے، کی صلاح اور فلاح ہے، لیکن دین و دنیا کی اچھی حالت کے باوجود، انسان کو آخرت کے بارے میں مطمئن اور بے فکر نہیں ہونا چاہیے، اس لیے اس کی صلاح و فلاح کا بھی خواستگار ہونا چاہیے اور ہر آدمی کو اس دنیا میں اپنی زندگی کا وقفہ پورا کر کے مرنا ہے اور اللہ کی دی ہوئی عمر سے آدمی نیک کمائی بھی کر سکتا ہے اور برائی و بدی بھی کما سکتا ہے، یعنی وہ اس کی سعادت و خوش بختی میں اضافہ اور ترقی کا وسیلہ بھی بن سکتی ہے اور شقاوت و بدبختی میں اضافہ اور زیادتی کا باعث بنی اور سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے دین و دنیا اور آخرت کی صلاح و فلاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ اے اللہ! میری زندگی کو میرے لیے خیر و سعادت میں اضافہ اور ترقی کا سبب بنا اور میری موت کو شرور و فتن سے راحت اور آرام کا ذریعہ بنا، اس طرح اس دعا میں دین و دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کا سوال ہے اور ان کے ہر شر اور برائی سے تحفظ اور بچاؤ کی درخواست ہے اور یہ دعا دریا بکوزہ کی بہترین مثال ہے۔

[6904] ٧٢۔(٢٧٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی))

[6904]۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ یہ دعا فرماتے تھے، ''اے اللہ! میں تجھی سے ہدایت اور تقویٰ، پاکدامنی اور مخلوق سے بے نیازی مانگتا ہوں۔''

فائدہ:...... یہ بھی انتہائی جامع دعا ہے، اس میں ہدایت یعنی راہ حق پر چلنا اور اس پر استقامت اختیار کرنا، تقویٰ و پرہیز گاری یعنی معاصی اور منکرات اور سیئات سے بچاؤ اور تحفظ، عفت و پاکدامنی، یعنی نامناسب چیزوں سے اجتناب اور لوگوں سے بے نیازی و استغناء کا سوال کیا گیا ہے اور ان کے بغیر انسان اطمینان و سکون کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

[6905] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِی رِوَايَتِهٖ وَالْعِفَّةَ

[6905]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن ابن مثنیٰ کی روایت میں عَفَاف کی جگہ عفت کا لفظ ہے، یعنی ناجائز اور نامناسب چیزوں سے باز رہنا۔

[6904] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٧٣) وبرقم (٣٤٨٩) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء باب: دعاء رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٢) انظر (التحفة) برقم (٩٥٠٧)

[6905] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٤٢)

[6906] ٧٣-(٢٧٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا))

[6906] ۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں تمھیں اس طرح بیان کرتا ہوں، جس طرح رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، آپ دعا کیا کرتے تھے، ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں، کم ہمتی، بے بسی اور سستی، کاہلی اور بزدلی سے، بخیلی اور کنجوسی سے اور انتہائی درجہ کے بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، اے میرے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک صاف کر دے تو ہی اس کا سب سے بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے تو ہی اس کا سرپرست اور کارساز ہے، اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس علم سے جو نافع نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں عجز و فروتنی نہ ہو اور ایسے نفس سے جس کو سیری نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“

فائدہ:......علم غیر نافع، قلب غیر خاشع اور ہوس ناک نفس جس کی ہوس و حرص ختم ہی نہ ہو اور وہ دعا جو مقبول نہ ہو، اسے اللہ کی پناہ کی درخواست کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اے اللہ! علم نافع عطا فرما، نفس کو ہوس نا کی سے پاک کر کے قناعت بخش، قلب کو خشوع سے متصف فرما اور دعا کو قبول فرما۔

[6907] ٧٤-(٢٧٢٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ

[6906] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاستعاذة باب: الاستعاذة من العجز برقم (٥٤٧٣) انظر (التحفة) برقم (٣٦٦٨)

[6907] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب ما يقول اذا اصبح برقم (٥٠٧١) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في الدعاء اذا اصبح واذا امسى برقم (٣٣٩٠) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٦)

أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

[6907] ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے، ''شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں اور ساری حمد وستائش اللہ کے لیے ہے، اس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے۔''
حسن کہتے ہیں، مجھے زبید رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا، میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا میں یہ الفاظ بھی یاد کیے ہیں: ''اقتدار کا وہی مالک ہے، وہی حمد وستائش کا حقدار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے اللہ! میں اس آنے والی رات کی خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس آنے والی رات کے شر اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، سستی اور کاہلی سے اور بڑھاپے کے برے اثرات سے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں، آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔''

[6908] ۷۵۔(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

[6908] ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہو جاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے، ''شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات ہی اللہ کی ہے اور ساری حمد وستائش اللہ ہی کے لیے ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔'' راوی کہتے ہیں، میرے خیال میں ان میں یہ کلمات بھی ہیں، ''راج اور ملک اس کا ہے، وہ لائق حمد وثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس رات میں جو کچھ ہے، اس کی خیر وبھلائی کا اور اس رات کے بعد کے حالات کی

[6908] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٤٥)

خیر کا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اس رات میں جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے شر سے اور اس کے بعد کے حالات کے شر سے، اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی اور کاہلی سے اور کبرسنی کے برے اثرات سے، اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔'' اور جب صبح ہو جاتی تو آپ ایک لفظ کی تبدیلی سے یوں دعا کرتے، ''ہماری صبح اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں۔''

[6909] ٧٦-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[6909]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے، ''یہ شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں اور حمد و شکر اللہ ہی کے لیے ہے، اس ایک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس رات میں جو کچھ ہونے والا، اس کی خیر کا اور اس رات کی خیر کا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس رات میں جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے شر سے، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور بڑی عمر کے برے اثرات سے اور دنیا کے ہر فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔'' حسن بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں، زبید نے ابراہیم سے اس روایت میں یہ اضافہ مجھے سنایا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے سوا جو یکتا ہے، کوئی بندگی کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی اقتدار و بادشاہی کا مالک ہے، وہ حمد و ستائش کے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

فائدہ :......اس دعا میں اپنی ذات اور ساری کائنات کے اوپر اللہ کی حاکمیت و مالکیت کا اقرار اور اعتراف ہے اور

[6909] تقدم تخريجه برقم (٦٨٤٤)

اس کی حمد و شکر کے ساتھ، اس کی وحدانیت و یکتائی کا اعلان ہے، پھر رات یا دن میں جو خیر اور برکتیں ہیں، ان کی درخواست ہے اور رات یا دن میں جو شرور و فساد ہیں، ان سے پناہ طلب کی گئی ہے اور جو کمزوریاں خیر و سعادت سے محرومی کا باعث بنتی ہیں، ان سے پناہ طلب کی گئی ہے اور آخر میں دنیا کے ہر فتنہ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگی گئی ہے، اس طرح اس میں اپنی بندگی اور نیازمندی کا بھرپور اظہار کیا گیا ہے۔

[6910] ۷۷۔(۲۷۲٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ))

[6910]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے، "اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنے لشکر کو قوت بخشی اور اکیلا ہی تمام گروہوں پر غالب آ گیا اور اپنے بندہ کی نصرت فرمائی، اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

فائدہ:...... اس دعا میں جنگ احزاب کی طرف اشارہ ہے اور لَا شَيْئَ بَعْدَهُ کا معنی ہے، اس کے سوا ہر چیز قابل فنا ہے، کسی کا وجود و بقا ذاتی نہیں ہے، صرف اللہ کا وجود اپنا ہے، جو فنا پذیر نہیں ہے، باقی سب مخلوق کو وجود اس کی طرف سے ملا ہے اور اس کے باقی رکھنے سے ہی وہ باقی ہے۔

[6911] ۷۸۔(۲۷۲٥)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ))

[6911]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ دعا کرو، اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ اور ہدایت کی دعا کے وقت، راستہ کی ہدایت کا استحضار کرنا اور سداد کی دعا کے وقت تیر کے سیدھے ہونے کا خیال کرنا۔"

[6910] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الخندق برقم (١٤١٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٢)

[6911] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٣١٩) واوله موجود في حديث عند ابي داود في الخاتم باب: ما جاء في خاتم الحديد برقم (٤٢٢٥) وكذلك اوله موجود عند النسائي في الزينة باب: النهي عن الخاتم في السبابة برقم (٥٢٢٧) وفي النهي عن الجلوس على المياثر من الارجوان برقم (٥٣٩١)

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دعائیہ کلمات کے وقت ان کے معانی اور مطالب اور مقاصد کی طرف توجہ دینی چاہیے، محض طوطے کی طرح الفاظ ہی منہ سے نہ نکال دینے چاہییں۔

[6912] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6912]۔ امام صاحب ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کرو، اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کی درخواست کرتا ہوں۔'' پھر آگے مذکورہ بالا ٹکڑا بیان کیا۔

٢٠...... بَاب: التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

باب ٢٠: دن کے آغاز میں اور سوتے وقت تسبیح بیان کرنا

[6913] ٧٩۔(٢٧٢٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

[6913]۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد جلد ہی ان کے پاس چلے گئے اور وہ ابھی اپنی نماز گاہ میں تھیں، پھر دن چڑھنے کے بعد واپس لوٹے اور وہ ابھی وہیں بیٹھی تھیں تو آپ نے فرمایا، ''میں تمہیں جس حالت پر چھوڑ کر گیا تھا، ابھی تک اس پر ہو؟'' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہارے پاس جانے کے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں، اگر ان کا وزن ان کلمات کے ساتھ کریں، جو اب تک تو نے کہے ہیں تو ان کا وزن زیادہ ہوگا، اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح ہے،

[6912] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٤٨)

[6913] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب (١٠٤) برقم (٣٥٥٥) والنسائي في (المجتبى) في الصلاة باب: نوع آخر من عدد التسبيح برقم (٣٨٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٨٨)

اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی رضا وخوشنودی اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

فائدہ :...... یہ کلمات انتہائی جامع ہیں، جو حصر وشمار سے باہر ہیں اور ان کا وزن ممکن نہیں ہے تو معنی ہوا، اس کی بے انتہاء اور لاتعداد مرتبہ تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں۔

[6914] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

[6914]۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، جبکہ آپ صبح کی نماز پڑھنے کے لیے نکلے، یا صبح کی نماز پڑھ چکے، پھر مذکورہ بالا بات کہی اور یہ کلمات فرمائے، ''اللہ کی تسبیح اس کے مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی تسبیح اس کی رضا مندی کے بقدر، اللہ کی تسبیح اس کے عرش کے ہم وزن، اللہ کی تسبیح، اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

[6915] ٨٠۔(٢٧٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا

عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ ((أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

[6914] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٥٠)

[6915] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: الدليل على ان الخمس لنوائب رسول الله ﷺ والمساكين وايثار النبي ﷺ اهل الصفة والارامل برقم (٣١١٣) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (٣٧٠٥) وفي النفقات باب: عمل المراة في بيت زوجها برقم (٥٣٦٠) وفي باب: خادم ←

[6915]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پینے سے جو ہاتھوں کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی، (ہاتھوں میں جو نشان پڑ گئے) اس کی شکایت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تھے، چنانچہ وہ گئیں، لیکن آپ مل نہ سکے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مل کر انہیں اپنی آمد کا مقصد بتایا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو آپ کے پاس حضرت فاطمہ کی آمد کا تذکرہ کیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے، جبکہ وہ اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، چنانچہ وہ اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا، ''اپنی جگہ پر رہو۔'' اور آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، حتی کہ میں نے اپنے سینہ پر آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا، ''جو تم دونوں نے درخواست کی ہے، کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر کہو، تینتیس (۳۳) دفعہ اس کی تسبیح بیان کرو اور تینتیس (۳۳) بار اس کی حمد بیان کرو، سو یہ عمل تمہارے لیے خادم لینے سے بہتر ہے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ استنباط کیا ہے، سوتے وقت اس وظیفہ کی پابندی سے تکان دور ہوتی ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس وظیفہ کی پابندی کام کاج کی کثرت سے انسان ضرر اور نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور محنت و مشقت سے گرانی پیدا نہیں ہوتی اور آخرت میں کام آنے والے عمل زیادہ سودمند ہیں۔

[6916] (. . .) وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ ((أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ))

[6916]۔ یہی روایت امام صاحب تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور معاذ کی روایت میں مَضَاجِعَكُمَا، کی جگہ مضجعكما من الليل (جب رات کو اپنے بستر پر جاؤ) ہے۔

[6917] (. . .) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ

← المراة برقم (٥٣٦٢) وفي الدعوات باب: التكبير والتسبيح عند المنام برقم (٦٣١٨) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في التسبيح عند النوم برقم (٥٠٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٢١٠)

[6916] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٥٣)

[6917] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النفقات باب: خادم المرأة برقم (٥٣٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٢٠)

النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

[6917]۔ یہی روایت امام صاحب اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''میں نے نبی اکرم ﷺ سے سننے کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا، ان سے پوچھا گیا، جنگ صفین کے موقعہ پر بھی نہیں؟ کہنے لگے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں، عطاء کی حدیث میں ہے، ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا اور صفین کی رات بھی نہیں، (جو انتہائی گھمسان کی جنگ تھی)

[6918] ۸۱۔(۲۷۲۸)حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ))

[6918]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم لینے کے لیے حاضر ہوئیں اور کام کاج کی (کثرت کی) شکایت کی تو آپ نے فرمایا، ''وہ تو تمہیں ہمارے ہاں سے نہیں ملے گا،'' فرمایا، ''کیا میں تمہیں خادم سے جو چیز تمہارے لیے بہتر ہو، وہ نہ بتاؤں؟'' تینتیس (۳۳) دفعہ تسبیح بیان کیا کرو اور تینتیس دفعہ الحمدللہ کہا کرو اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہا کرو۔'' جب تم اپنے بستر پر جا چکو۔''

[6919] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

[6919]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۲۱......بَابُ: اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ

باب ۲۱: مرغ کی آواز کے وقت دعا کرنا بہتر عمل ہے

[6920] ۸۲۔(۲۷۲۹)حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ

[6918] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶٤۷)

[6919] تقدم

[6920] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم برقم ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا))

[6920] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جب تم مرغوں کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرو، کیونکہ انہوں نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کا چلانا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ میں آؤ، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

مفردات الحديث ✲ **دِيَكَة**: دِيك کی جمع ہے، مرغ۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، نیک لوگوں کے سامنے دعا کرنا پسندیدہ ہے، کیونکہ فرشتے کو دیکھ کر جب مرغ نے اذان کہی اور ہم نے دعا کی، تاکہ فرشتہ آمین کہے تو اس سے معلوم ہوا، نیک لوگوں کا دعا میں شریک ہونا قبولیت کا زیادہ امکان رکھتا ہے اور شیطان چونکہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے اس سے پناہ مانگنے کی ضرورت ہے اور یہ خاصہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں میں رکھ دیا ہے۔

٢٢...... بَاب : دُعَاءِ الْكَرْبِ

باب ٢٢: مصیبت زدہ کے لیے دعا

[6921] ٨٣۔(٢٧٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))

[6921] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے، ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑی عظمت والا، بردبار ہے، کوئی مالک و معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ عرش عظیم کا مالک ہے، کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا، اللہ آسمانوں کا مالک ہے اور زمین کا مالک ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

← (٣٣٠٣) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الديك والبهائم برقم (٥١٠٢) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما يقول اذا سمع نهيق الحمار ٢ برقم (٣٤٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٩) ✲

[6921] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: الدعاء عند الكرب برقم (٦٣٤٥) وبرقم (٦٣٤٦) وفي التوحيد باب (وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم) برقم (٧٤٢٦) وفي باب قول الله تعالى: ﴿تعرج الملائكة والروح اليه﴾ برقم (٧٤٣١) والترمذي ←

فائدہ:...... اس میں زمین سے لے کر عرش تک کے مالک سے، جو رب ہونے کے ساتھ ساتھ حلیم ہے، اپنی فکر و پریشانی کے ازالہ کی درخواست ہے اور رب ہونے کی حیثیت سے وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے، اس لیے اس سے یہ درخواست کی جا سکتی ہے۔

[6922] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ

[6922]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اوپر والی روایت زیادہ مکمل ہے۔

[6923] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ))

[6923]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ان کلمات سے دعا فرماتے اور پریشانی کے وقت کہتے،" آگے پہلی حدیث ہے صرف اتنا فرق ہے کہ رب السموٰت ورب الارض کی جگہ "رب السموٰت والارض" ہے۔

[6924] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

[6924]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے، آگے مذکورہ بالا روایت میں اضافہ ہے، "لا اله الا الله رب العرش الكريم"

← فی (جامعه) فی الدعوات باب: ما جاء فی ما يقول عند الكرب برقم (٣٤٣٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء فی باب: الدعاء عند الكرب برقم (٣٨٨٣) وانظر (التحفة) برقم (٥٤٢٠)

[6922] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٥٨)

[6923] تقدم تخريجه برقم (٦٨٥٨)

[6924] تقدم تخريجه برقم (٦٨٥٨)

۲۳......بَاب: فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

باب ۲۳: سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت

[6925] ۸۴۔(۲۷۳۱)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجِسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ ((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ اَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

[6925]۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سا کلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے، یعنی "سبحان اللہ وبحمدہ ."

[6926] ۸۵۔(...)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجِسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ ((اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

[6926]۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں، اللہ کو کون سا کلام محبوب ہے؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے خبر دیجیے، اللہ کو کون سا کلام محبوب ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام، سبحان اللہ وبحمدہ'' ہے۔

فائدہ:...... "سبحان اللہ وبحمدہ" کا معنی ہے، اللہ ہر اس بات سے اور عمل سے منزہ اور پاک ہے، جو اس کے شایان شان نہیں ہے اور جس میں ذرا بھی قصور یا عیب ونقص کا شائبہ ہے اور اس کے ساتھ ان تمام صفات کمال سے متصف ہے، جو اس کی ذات عالی کے مناسب ہیں، اس طرح یہ مختصر کلمہ ان تمام صفات پر حاوی ہیں، جو سلبی یا ایجابی طور پر، اس کی صفت وثناء میں کہی جا سکتی ہیں اور اس لیے یہ بول سب سے افضل بھی اور اللہ کو محبوب ترین بھی ہے۔

[6925] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: اي الكلام احب الى الله برقم (۳۵۹۳) انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۴۹)

[6926] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٦٣)

۲۴......بَاب :فَضْلِ الدُّعَآءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب ٢٤ : مسلمانوں کے لیے پس پشت (اس کی عدم موجودگی میں) دعا کرنے کی فضیلت

[6927] ٨٦-(٢٧٣٢)حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ

[6927]۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان بندہ بھی اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے، تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پس پشت دعا کرنا، پسندیدہ عمل ہے، کیونکہ اس میں اخلاص ہوگا، اسے لیے جو دعا اپنے لیے مانگتی ہے، وہ اپنے بھائی کے حق میں بھی مانگیں، تا کہ اس کو قبولیت کا مقام حاصل ہو۔

[6928] ٨٧-(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ دَعَا لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

[6928]۔حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا، اپنے خاوند سے بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا مانگتا ہے تو اس پر مقرر فرشتہ، آمین کہتا ہے اور تیرے لیے اس کے مثل ہو۔''

[6929] ٨٨-(٢٧٣٣)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ

[6927] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: الدعاء بظهر الغيب برقم (١٥٣٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٨٨)

[6928] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٦٥)

[6929] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحج باب: فضل الدعاء الحجاج برقم (٢٨٩٥) وبرقم (١٠٩٣٩)

وَكَانَتْ تَحْتَهُ ام الدَّرْدَآءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَآءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ))

[6929] ۔صفوان یعنی عبد اللہ بن صفوان کے بیٹے، ام درداء جن کی بیوی تھی، کہتے ہیں، میں شام (اپنے سسرال) آیا، چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گیا، وہ نہ ملے اور مجھے ام درداء مل گئیں، انہوں نے پوچھا، اس سال تمہارا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، ہمارے لیے بھی اللہ سے خیر مانگنا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے،''انسان کی اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے، اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر مانگتا ہے، اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے، آمین اور تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔''

[6930] (٢٧٣٢) قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ [راجع:٦٩٢٧]

[6930]۔وہ کہتے ہیں، میں بازار کے لیے نکلا تو ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے مجھے یہی روایت نبی اکرم ﷺ سے سنائی۔

[6931] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ

[6931]۔مذکورہ بالا روایت، امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

بعض نسخوں میں ام الدرد کی جگہ درداء ہے اور یہی صحیح ہے کہ وہ ام درداء کی بیٹی تھی۔

اور یہاں ام درداء سے ام درداء صغریٰ ہے جس کا نام هجیمہ ہے اور یہ انتہائی فقیہہ، عالمہ اور زاہدہ تھیں۔

[6930] تقدم

[6931] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٦٦)

٢٥......بَاب :إِسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

باب ٢٥: کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے

[6932] ٨٩۔(٢٧٣٤)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِی زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

[6932]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''اللہ تعالیٰ اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کی اس پر حمد (شکریہ) بیان کرے، یا پانی پیے تو اس پر اس کا شکر ادا کرے۔''

مفردات الحدیث ❊ اُكْــلَة، شَــرْبَة: ایک دفعہ کھانا، ایک دفعہ پینا، یعنی ہر کھانے اور پینے پر دینے والا کا شکریہ ادا کرے، کم از شکر، الحمد للہ کہنا ہے۔ اکلہ: لقمہ، شربۃ ایک گھونٹ۔

[6933] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

[6933]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٢٦......بَاب :بَيَانِ اَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

باب ٢٦: دعا کرنے والا اگر جلد بازی سے کام نہ لے تو دعا قبول ہو جاتی ہے، جلد باز کہتا ہے، میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی

[6934] ٩٠۔(٢٧٣٥)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ

[6932] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الاطعمة باب: ما جاء فی الحمد علی الطعام برقم (١٨١٦) انظر (التحفة) برقم (٨٥٧)

[6933] تقدم تخريجه

[6934] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: يستجاب للعبد ما لم يعجل برقم ←

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِی))

[6934] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دعائیں، اس وقت تک قبول ہوتی ہیں، جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے، وہ کہنے لگتا ہے، میں نے دعا کی تھی مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔''

فائدہ :...... بندہ فقیر اور محتاج ہے اور اللہ مستغنی اور بے نیاز ہے، اس لیے بندے کا کام ہے، ہمیشہ اس کے در کا فقیر بنا رہے اور مانگتا رہے اور سمجھے یقیناً دیر سویر میری دعا ضرور قبول ہوگی، کیونکہ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، اس کی دعا کس صورت میں اور کب پوری کرنی ہے، لیکن بندہ جب جلد بازی میں مایوس ہو کر دعا چھوڑ دیتا ہے تو وہ قبولیت کا استحقاق کھو دیتا ہے اور دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں، (۱) دعا کرنے والا جو کچھ مانگتا ہے، وہی مل جاتا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر چیز عطا فرما دیتا ہے۔ (۳) آخرت میں اس کے لیے اجر و ثواب جمع کر دیتا ہے، اس لیے دعا چھوڑ بیٹھنا، انتہائی محرومی کی بات ہے۔

[6935] ۹۱۔(...)حَدَّثَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ لَيْثٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَدَّثَنِی عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو عُبَيْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّآءِ وَاَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّی فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِی))

[6935] ۔عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام، ابو عبید جو قراء اور اہل فقہ میں شمار ہوتے تھے، بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے، جب تک جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہے، میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی، مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔''

←(٦٣٤٠) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: الدعاء برقم (١٤٨٤) والترمذی فی (جامعه) فی الدعاء باب: مّا جاء فیمن یستعجل فی دعائه برقم (٣٣٨٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء باب: یستجاب لاحدکم ما لم یعجل برقم (٣٨٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٢٩)

[6935] تقدم تخریجه برقم (٦٨٦٩)

[6936] ٩٢۔(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ))

[6936]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے، بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے، جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔'' پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:''بندہ کہتا ہے میں دعا کر چکا ہوں، میں دعا کر چکا ہوں، لیکن میں اس کو قبول ہوتی نہیں دیکھتا اور وہ دعا چھوڑ بیٹھتا ہے، (اور ناامید ہو جاتا ہے)۔''

مفردات الحدیث ✻ يَسْتَحْسِرُ: وہ تھک ہار جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔

[6936] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٤٨)


اردو دینی ادب کے نامور ادیب
ابوضیاء محمود احمد غضنفر
کے قلم سے
تراجم احادیث، انبیاء اکرامؑ، جلیل القدر صحابہ اکرامؓ، صحابیات طیباتؓ،
تابعین عظامؒ کے حالات و واقعات اور کارناموں پر مشتمل دلکش، دلآویز، خوبصورت
دینی تحفہ دینے کے لئے بہترین انتخاب
نساء الانبیاء
حیات انبیاء
عمدۃ الاحکام
صحابیات
پاکستان میں کتاب وسنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 042-37321865
موبائل 0334-4229127

اس کتاب کے کل ابواب (02) اور (15) احادیث ہیں۔

51

کتاب الرقاق

نرمی کا بیان

حدیث نمبر 6937 سے 6951 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۱...... کتاب الرقاق

۵۱. نرمی کا بیان

۱......بَاب :اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَآءُ وَاَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ النِّسَآءُ

باب ۱: اہل جنت زیادہ فقراء ہوں گے اور اہل دوزخ اکثر عورتیں ہوں گی اور عورتوں کے فتنہ کا بیان

[6937] ۹۳-(۲۷۳۶)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ))

[6937] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، چنانچہ اس میں داخل ہونے والے عموماً مسکین لوگ تھے اور مال و شرف والے لوگ، سوائے دوزخیوں کے روک لیے گئے تھے اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف بھیج دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں۔''

فائدہ:...... دنیا میں فقراء اور محتاج لوگوں کی اکثریت ہے اور عام طور پر دین دار بھی ہوتے ہیں، اس لیے وہ جنت میں جلد چلے جائیں گے اور مال و شرف والے لوگ کم ہوں گے اور انہیں اپنے مال و دولت اور عہدہ و

[6937] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: (۸۷) برقم (۵۱۹۶) انظر (التحفة) برقم (۱۰۰)

منصب کا حساب بھی دینا ہوگا، اس لیے وہ پیچھے رہ جائیں گے، لیکن جن مال داروں نے جائز طریقے سے مال کمایا ہوگا اور دین کے لیے خرچ کیا ہوگا اور ان کا محاسبہ ہلکا ہوگا، وہ اس میں داخل نہیں ہیں، اس طرح عورتیں، اپنے لعن طعن اور ناشکری نیز دنیوی عیش وعشرت اور آرائش وزیبائش میں گرفتار ہونے کے سبب دوزخ میں زیادہ ہوں گی۔

[6938] ٩٤-(٢٧٣٧)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((اطلعت في الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَآءَ))

[6938]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو اس کے اکثر باشندے فقراء تھے اور میں نے جب دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔''

[6939] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6939]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6940] (. . .)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ

[6940]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دوزخ میں جھانکے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6941] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[6941]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، '' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6938] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: فضل الفقر برقم (٦٤٤٩) تعليقا والترمذي في (جامعه) في صفة جهنم باب: ما جاء ان اكثر اهل النار النساء برقم (٢٦٠٢) انظر (التحفة) برقم (٦٣١٧)

[6939] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٧٣)

[6940] تقدم تخريجه برقم (٦٨٧٣)

[6941] تقدم تخريجه برقم (٦٨٧٣)

[6942] ۹۵۔(۲۷۳۸)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْأُخْرٰى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ))

[6942]۔ ابو تیاح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مطرف بن عبداللہ کی دو بیویاں تھیں، چنانچہ وہ ایک کے پاس سے آئے تو دوسری نے کہا، تم فلاں عورت کے پاس آئے ہو تو انہوں نے کہا، میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آ رہا ہوں، انہوں نے ہمیں بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے باشندوں میں عورتیں کم ہوں گی۔''

فائدہ :......یعنی تم خواہ مخواہ بدگمانی اور بدظنی کا شکار ہوتی ہو، اس بنا پر تمہیں جنت میں داخلہ کم ملے گا۔

[6943] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ۔

[6943]۔ حضرت مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میری دو بیویاں تھیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6944] ۹۶۔(۲۷۳۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُوزُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ))

[6944]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی کرتے تھے، ''اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمتوں کے زائل ہو جانے سے اور تیری عنایت کردہ عافیت پھر جانے سے اور اچانک تیری سزا، ناراضی کے آ جانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے۔''

[6942] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۵٤)

[6943] تقدم تخريجه

[6944] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستعاذة برقم (۱۵٤۵) انظر (التحفة) برقم (۷۲۵۵)

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان کو ہروقت اس سے لرزاں وترساں رہنا چاہیے کہ کہیں وہ اللہ کی نعمتوں سے محروم ہو کر اس کی سزا اور ناراضی کا مستحق نہ ٹھہر جائے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے۔

[6945] ۹۷۔(۲۷٤۱)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ))

[6945]۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد، مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔''

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے طبعی طور پر مردوں کے دلوں میں عورتوں کی کشش رکھی ہے، وہ ان کے حسن و جمال اور باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور انسان ان کی خاطر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، اپنی اور دوسری دونوں قسم کی عورتیں اس کے لیے آزمائش اور فتنہ کا باعث بنتی ہیں۔

[6946] ۹۸۔(۲۷٤۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ))

[6946]۔حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''میں نے اپنے بعد لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ نہیں چھوڑا۔''

[6947] (. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

[6945] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: ما يتقى من شوم المراة برقم (٥٠٩٦) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في تحذير فتنة النساء برقم (٢٧٨٠) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: فتنة النساء برقم (٣٩٩٨) انظر (التحفة) برقم (٩٩)

[6946] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٨٠)

[6947] تقدم تخريجه برقم (٦٨٨٠)

اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُم عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6947] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6948] ۹۹۔(۲۷۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ))

[6948] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں ایک دوسرے کا جانشین بنانے والا ہے، تاکہ وہ جائزہ لے تم کیسے عمل کرتے ہو، چنانچہ دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچ کر رہو، کیونکہ بنو اسرائیل کا پہلا امتحان عورتوں کے ذریعہ ہوا تھا۔'' ابن بشار کی حدیث میں ہے، ''تاکہ وہ دیکھے، تم کس طرح عمل کرتے ہو۔'' یعنی فَيَنْظُرُ کی جگہ لِيَنْظُرَ ہے۔

فائدہ :...... دنیا میں اللہ تعالیٰ نے دو خصوصیتیں رکھی ہیں، وہ قلب و جگر کو شیریں ہو کر متاثر کرتی ہے اور سرسبز و شاداب ہو کر نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، اس طرح قلب و نظر دونوں اس سے متاثر ہوتے ہیں، حالانکہ اس کی مٹھاس اور سرسبزی جلد ہی فنا کا شکار ہو جاتی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں دشمنوں نے بلعام کے مشورہ سے اسرائیلی لشکر میں حسین و جمیل نوجوان عورتیں بھیجی تھیں، جن سے بعض فوجیوں نے بدکاری کر لی تھی، جس کی بنا پر ان پر طاعون کا عذاب آیا تھا۔

۲......بَاب: قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ

باب ۲: غار میں پھنسنے والے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کو وسیلہ بنانا

[6949] ۱۰۰۔(۲۷۴۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

[6948] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۴۵)

[6949] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: اذا اشترى شيئا لغيره بغير اذنه فرضي برقم (۲۲۱۵) وفي المزارعة والحرث باب: اذا زرع بمال بغير اذنهم برقم (۲۳۳۳) انظر (التحفة) برقم (۷۴۶۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّ اللّٰهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهٗ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَتَعِبْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَجَائَنِيْ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِءْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِءُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ))

[6949] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''جبکہ تین آدمی چلے تھے، انہیں بارش نے آلیا تو انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی، ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان آپڑی اور وہ ان پر بند ہوگئی، چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، اپنے ان نیک اچھے اعمال پر نظر ڈالو، جو خاص طور پر تم نے اللہ کی رضا کے لیے کیے ہیں، سو ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی تھی اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کی خاطر بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب میں ان کے پاس بکریاں واپس لاتا، دودھ دوہتا اور سب سے پہلے ماں باپ کو پلاتا، اپنی اولاد سے بھی پہلے انہیں

پلاتا اور صورت حال یہ پیدا ہوئی کہ ایک دن مجھے چراگاہ کے درخت دور لے گئے یعنی بکریوں کو چراتا، چراتا میں دور نکل گیا، سو میں شام تک نہ آ سکا، جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے ہیں، سو میں نے حسب معمول دودھ دوہیا اور دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، مجھے ناپسند گزرا کہ میں ان کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی مجھے برا معلوم ہوا کہ ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں، حالانکہ بچے میرے پاؤں کے پاس بلبلا رہے تھے، چلا رہے تھے، سو طلوع فجر تک میری اور ان کی یہی حالت رہی، یعنی میں دودھ لے کر کھڑا رہا، بچے روتے رہے اور ماں باپ سوئے رہے، اے اللہ اگر تو جانتا ہے، میں نے یہ کام محض تیری رضا اور خوشنودی کے لیے کیا تھا تو تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم اس سے آسمان کو دیکھنے لگیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا اور دوسرے شخص نے کہا، اے اللہ! صورت حال یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی، میں اس سے اس قدر انتہائی محبت رکھتا تھا، جو مردوں کو زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ ہو سکتی ہے، میں نے اس سے اپنے آپ کو پیش کرنے کا مطالبہ کیا (میں نے اس سے بدکاری کی خواہش کی) اس نے کہا، جب تک اسے سو اشرفی نہ دو گے، ایسا نہیں ہو سکتا تو میں نے بھرپور کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کر لیں اور ان کو لے کر اس کے پاس آ گیا، پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا، (تاکہ اپنا کام کروں)، اس نے کہا، اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈر اور مہر کو جائز طریقہ سے کھول تو میں اس سے کھڑا ہو گیا (اپنا ارادہ ترک کر دیا) سو اگر تو جانتا ہے، میں نے یہ کام محض تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے اس سے کشادگی پیدا کر دے تو اللہ نے پتھر کو اور ہٹا دیا، تیسرے شخص نے کہا، اے اللہ! میں نے ایک فرق چاولوں (تین صاع) پر ایک شخص کو مزدور رکھا تھا، جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا، مجھے میرا حق (مزدوری) دو، چنانچہ میں نے اسے اس سے طے شدہ ایک فرق پیش کیا تو اس نے اس سے بے رغبتی اختیار کی، پسند نہ کیا، (اور چلا گیا) چنانچہ میں ان چاولوں کو ہمیشہ کاشت کرتا رہا، حتی کہ میں نے ان (قیمت) سے گائیں اور ان کے چرواہے جمع کر لیے، پھر وہ (عرصہ کے بعد) آیا اور کہا، اللہ سے ڈر اور میرا حق نہ مار، میں نے کہا، ان گائیوں اور ان کے چرواہوں کی طرف جاؤ اور ان کو لے لو تو اس نے کہا، اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر، سو میں نے کہا، میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا، وہ گائیاں اور ان کے چرواہے لے لو، وہ انہیں لے کر چلا گیا، سو اگر تو جانتا ہے، میں نے یہ کام تیری خوشنودی کی خاطر کیا تھا تو باقی پتھر کو بھی ہم سے ہٹا دے، چنانچہ اللہ نے باقی پتھر کو بھی ہٹا دیا۔

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ نے یہ واقعہ، اپنی امت کو سبق آموزی اور عبرت پذیری کے لیے سنایا، اس میں چند باتیں خصوصی طور پر توجہ طلب ہیں۔

۱۔ سب سے اہم اور پہلی بات تو یہ ہے کہ ان تینوں افراد نے اپنے عمل صرف اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیے تھے اور ان اعمال کی اس خصوصیت کی بنا پر، اللہ کے حضور پیش کیا تھا، جس سے اخلاص کی برکت و تاثیر اور قوت کا اظہار ہوتا ہے، نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا کرنا پسندیدہ ہے اور دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔

۲۔ ان تینوں عملوں میں قدر مشترک یہ ہے کہ یہ عمل اللہ کے حکم و مرضی کے مقابلہ میں اپنے نفس کو دبانے اور اس کی چاہت کو قربان کرنے کی اعلیٰ مثال ہیں، دیکھیے، پہلے شخص کا مجاہدہ نفس کس قدر شدید ہے کہ وہ دن بھر جانوروں کو جنگل میں چراتا ہے، شام کو دیر سے تھکا ہارا ہوا گھر پہنچتا ہے تو اس کا دل آرام کے لیے کس قدر بے قرار اور بے چین ہوگا، لیکن چونکہ ماں باپ دودھ پیے بغیر سو گئے تھے اور یہ اللہ کی رضا اس میں سمجھتا تھا کہ وہ ان کی نیند و آرام میں خلل انداز نہ ہو، جس وقت نیند سے خود ان کی آنکھ کھلے تو یہ ان کو دودھ پلائے، اس لیے یہ اپنے آرام اور راحت کو قربان کر کے ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، حتی کہ اس طرح صبح ہوگئی، اور اس کے معصوم، پیارے پیارے بچے اس کے قدموں میں پڑے بھوک سے روتے چلاتے رہے، لیکن اس نے بوڑھے ماں باپ کے حق کو مقدم خیال کر کے اللہ ہی کی خوشنودی کے لیے یہ مجاہدہ بھی کیا کہ بوڑھے ماں باپ سے پہلے اپنے پیارے بچوں کو بھی دودھ نہ پلایا۔

۳۔ ایک دوسرا شخص ہے، جو اپنی عم زاد کے عشق میں مبتلا ہے اور پردہ کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے، اس کے گھر اس کی کھلی آمد و رفت ہے اور وہ شادی شدہ ہے اور اپنی گھریلو، مجبوریوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر، آخر کار، ایک معقول رقم طے کر کے، اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتی ہے اور وہ محنت و مزدوری کر کے اس کو رقم مہیا کر دیتا ہے اور اس کو زندگی کی سب سے بڑی تمنا پوری کرنے کا پورا پورا موقع مل جاتا ہے اور کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی تو ٹھیک اس وقت وہ اللہ کی بندی، اسے اللہ کا خوف یاد دلاتی ہے اور اس کو احساس ہو جاتا ہے، یہ اس قدر مجبور اور بے بس ہو کر بھی اللہ سے ڈر رہی ہے تو وہ اپنے نفس کی خواہش لب بام پہنچ کر پوری کیے بغیر اللہ سے ڈر کر اس کی رضا طلبی میں لگ جاتا ہے، ہر نفس رکھنے والا انسان اپنے طور پر اندازہ کر سکتا ہے، یہ کتنا سخت مجاہدہ ہے اور اللہ کی رضا کے مقابلے میں اپنی خواہش نفس کو قربان کرنے کی کتنی اعلیٰ مثال ہے۔

۴۔ تیسرا شخص ایک مقررہ مزدوری پر مزدور رکھتا ہے، آدھا دن گزرنے کے بعد ایک اور مزدور آتا ہے، اس کو بھی مزدور رکھ لیتا ہے، وہ آدھے دن میں، دوسرے ساتھیوں کے بقدر پورے دن کا کام کر ڈالتا ہے اور مالک اس کو دوسرے مزدوروں کے برابر اجرت دے دیتا ہے، ایک مزدور ناراض ہو جاتا ہے کہ اس کو ہمارے برابر مزدوری کیسے مل گئی ہے، مالک سمجھاتا ہے، تمہیں تمہاری طے شدہ مزدوری دے رہا ہوں، تجھے دوسرے کو مزدوری دینے پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، لیکن وہ نہیں مانتا اور مزدوری چھوڑ کر ناراض ہو کر چلا جاتا ہے تو مالک اس کی مزدوری کے چاولوں کو اپنی زمین میں کاشت کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر جو پیداوار حاصل ہوتی ہے، وہ سب اس مزدور کی ملکیت قرار دیتا ہے، پھر ان کو بیچ کر جانور خریدتا ہے، اللہ ان میں اس قدر اضافہ فرماتا ہے کہ آہستہ آہستہ،

اونٹ، بکریاں اور گائے کے ریوڑ تیار ہو جاتے ہیں کہ وہ ان کی نگہداشت کے لیے غلام بھی خرید لیتا ہے، پھر جب عرصہ گزرنے کے بعد وہ مزدور آتا ہے تو یہ اللہ کا نیک اور امانت دار بندہ وہ سارے حیوانات اور غلام جو خود اس کی محنت وکوشش اور توجہ سے فراہم ہوئے تھے تو وہ سب کے سب اس مزدور کے حوالہ کر دیتا ہے، اب ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ اپنے نفس کی یہ کتنی شدید خواہش ہوگی کہ یہ دولت جو میری محنت اور توجہ سے حاصل ہوئی اور مزدور کو اس کا علم تک نہیں ہے، اس کو اپنے پاس ہی رکھا جائے، لیکن اس اللہ کے بندے نے اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنے نفس کی اس شدید خواہش کو قربان کیا اور وہ ساری دولت اس مزدور کے حوالے کر دی، جو بلاوجہ ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور بات سمجھانے کے باوجود نہیں مانا تھا۔

[6950] (. . .) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِيورَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ ((وَخَرَجُوا يَمْشُونَ)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ اِلَّا عُبَيْدَ اللّٰهِ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا

[6950]۔امام صاحب یہ حدیث اپنے بہت سے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور ان کی موسیٰ بن عقبہ سے روایت میں یہ اضافہ ہے اور وہ غار سے نکل کر چل دیئے۔'' صالح کی روایت میں یمشون کی جگہ یتماشون ہے اور عبید اللہ کی روایت میں صرف خَرَجُوا (نکل پڑے) کا لفظ ہے۔

[6951] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِهْرَامَ وَاَبُوبَكْرٍ

[6950] طريق اسحاق بن منصور تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٨٤) وطريق سويد بن سعيد اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: حديث النار برقم (٣٤٦٥) انظر (التحفة) برقم (٨٠٦٦) وطريق ابي كريب وطريق زهير بن حرب تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٦٣) وبرقم (٨٦٨٧)

[6951] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارة باب: من استاجر اجيرا فترك اجره برقم (٢٢٧٢) انظر (التحفة) برقم (٦٨٣٩)

بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ((اَللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتّٰى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَائَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ))

[6951]۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،''تم سے پہلے لوگوں میں سے تین اشخاص روانہ ہوئے،حتیٰ کہ سونے کے لیے ایک غار میں پناہ یا جگہ لی۔'' آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے،صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا،ان میں سے ایک آدمی نے کہا،''اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میں رات کو ان سے پہلے اپنے اہل اور مال کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔'' اور دوسرے نے کہا،''اس نے مجھ سے (بدکاری کرنے سے) انکار کیا،حتیٰ کہ وہ خشک سالی کا شکار ہوگئی تو میرے پاس آئی،سو میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے۔'' اور تیسرے نے کہا،''سو میں نے اس کی مزدوری کو بڑھایا،حتیٰ کہ اس سے مال میں بہت اضافہ ہوگیا اور وہ موجیں مارنے لگا۔'' اور آپ نے فرمایا،''وہ غار سے نکل کر چل پڑے۔''

مفردات الحدیث ❶ غُبُوقٌ: رات کے دودھ پینے کو کہتے ہیں اور صُبُوحٌ صبح کے وقت دودھ پینا اور مال سے مراد نوکر، چاکر یا چوپایوں کے چھوٹے بچے ہوں گے۔ ❷ اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ: وہ قحط سالی میں گرفتار ہو گی۔ثَمَّرْتُ أَجْرَه، میں نے اس کی مزدوری کو ترقی دی،اس میں اضافہ کیا،اِرْتَعَجَ: وہ مال اپنی کثرت کی بنا پر موجیں مارنے لگا،ارتعجاج ، حرکت و گردش کو کہتے ہیں۔


گلدستہ سیرت النبی ﷺ
سیرت النبی ﷺ پر ادارے کی دیگر قیمتی کتب
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

اس کتاب کے کل ابواب (12) اور (72) احادیث ہیں۔

52

كِتَابُ التَّوبَةِ

توبہ کا بیان

حدیث نمبر 6952 سے 7023 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۲......كِتَابُ التَّوْبَةِ

۵۲. توبہ کا بیان

ا......بَابُ: فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِهَا

باب ۱: توبہ پر آمادہ کرنا اور اس پر خوش ہونے کا بیان

[6952] ۱-(۲۶۷۵) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللهِ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ))

[6952]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کا فرمان ہے، میں اپنے بندے کے ساتھ، اس کے اپنے بارے میں گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر، اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جتنا تم میں سے کوئی شخص اس وقت خوش ہوتا ہے، جبکہ وہ جنگل میں اپنی گمشدہ سواری پالیتا ہے اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس سے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر متوجہ ہوتا ہوں۔“

فائدہ :......توبہ کا معنی لوٹنا، واپس آنا ہے اور شریعت کی اصطلاح میں بندے کا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت

[6952] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۲۰)

سے، اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کی طرف لوٹنا ہے، اس توبہ کے لیے ضروری ہے، انسان گناہ سے باز آ جائے، اس کے ارتکاب پر نادم ہو، دوبارہ نہ کرنے کا عزم اور عہد کرے، اگر کسی کا حق دبایا ہے تو وہ ادا کرے اور ظلم وزیادتی معاف کروائے اور بقول امام ابن المبارک جس جسم کو حرام مال سے پالا پوسا ہے، اس کو غم وفکر اور پریشانی سے ہلکا کرے، تاکہ پاک گوشت نشوونما پائے اور اللہ کی فرحت اور خوشی اس کے شایان شان ہے، اس کی تاویل اور تعطیل کی ضرورت نہیں ہے، یہاں توبہ کی فضیلت کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے، نعوذ باللہ، اللہ کی فرح کو انسان کی فرح ومسرت سے تشبیہ دینا مطلوب نہیں ہے، باقی حدیث کی تشریح پچھلی کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

[6953] ٢ـ(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا))

[6953]۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جو تمہیں اپنی گم شدہ سواری کے ملنے پر ہوتی ہے۔''

[6954] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

[6954]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6955] ٣ـ(٢٧٤٤)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى

[6953] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: في فضل التوبة والاستغفار برقم (٣٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٨٠)

[6954] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٤)

[6955] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التوبة برقم (٦٣٠٨) والترمذي في (جامعه) في يوم القيامة باب (٤٩) برقم (٢٤٩٧) وبرقم (٢٤٩٨) انظر (التحفة) برقم (٩١٩٠)

مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ))

[6955] ۔ حارث بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا، کیونکہ بیمار تھے تو انہوں نے ہمیں دو حدیثیں سنائیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ سے، انہوں نے بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، یقیناً ''اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے، اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ ایک آدمی ہلاکت خیز جنگل میں ہے، اس کے پاس اس کی سواری ہے، جس پر اس کے کھانے پینے کی اشیاء ہیں، وہ سو کر بیدار ہوتا ہے تو دیکھتا ہے، اس کی سواری جا چکی ہے، وہ اس کو تلاش کرتا ہے، حتی کہ اس کو پیاس لگ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے، میں واپس اس جگہ جاتا ہوں، جہاں میں پہلے تھا اور سو جاتا ہوں، حتی کہ فوت ہو جاؤں، وہ اپنی کلائی پر مرنے کے لیے سر رکھ کر سو جاتا ہے، پھر وہ بیدار ہوتا ہے اور اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہوتی ہے اور اس پر اس کا زاد راہ اور اس کا کھانا اور مشروب بھی موجود ہے تو اللہ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے، اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی اس کو اپنی سواری اور زاد راہ ملنے سے ہوئی ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ دَوِيَّة اور دَاوِيَة: جنگل، بیابان، بنجر علاقہ، ❷ مَهْلِكَة: وہ جگہ جہاں ہلاکت اور تباہی کا خطرہ ہو۔

[6956] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ))

[6956] ۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ''فِي أَرْضٍ دَوِيَّة کی بجائے بِدَاوِيَّة من الارض ہے،'' معنی ایک ہی ہے۔

[6957] ٤ ۔ (. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

[6957] ۔ حارث بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں سنائیں، ایک رسول اللہ ﷺ

[6956] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٩٠)

[6957] تقدم تخريجه برقم (٦٨٩٠)

سے اور دوسری اپنی طرف سے، انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔ امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے لیکن دوسری حدیث جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے اس کو چھوڑ دیا لیکن امام بخاری وہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں، مومن بندہ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے وہ اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے پہاڑ اس پر گر نہ جائے اور فاجر اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے کہ مکھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہے تو وہ اس کو ہاتھ کے اشارے سے اڑا دیتا ہے۔ (کتاب الدعوات حدیث نمبر ۶۳۰۸)

[6958] ۵-(۲۷۴۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَأَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ)) قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ

[6958]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ''یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو اپنا زادراہ اور مشک اونٹ پر لادتا ہے، پھر چل پڑتا ہے، حتی کہ جنگل کی زمین پر پہنچتا ہے تو اسے قیلولہ (دوپہر کا آرام) کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ اتر کر ایک درخت کے نیچے قیلولہ کرتا ہے، سو اسے گہری نیند آ جاتی ہے اور اس کا اونٹ کھسک جاتا ہے، چنانچہ وہ بیدار ہو کر دوڑ کر ایک ٹیلہ پر چڑھتا ہے، لیکن اسے کچھ نظر نہیں آتا، پھر وہ کوشش کر کے دوسرے ٹیلہ پر چڑھتا ہے اور اسے کچھ نظر نہیں آتا، پھر وہ تیسرے ٹیلہ پر دوڑتا ہے اور اسے کچھ نظر نہیں آتا تو وہ آگے بڑھ کر اس جگہ پر آ جاتا ہے، جہاں اس نے دوپہر کے وقت آرام کیا تھا، وہ بیٹھا ہی ہوتا ہے کہ اچانک اس کا اونٹ چلتا ہوا، اس کے پاس آ جاتا ہے، حتی کہ اپنی مہار اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے، چنانچہ یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے اس بندہ کی اس وقت کی خوشی سے بھی جو اپنے اونٹ کو اس حال میں

[6958] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۳۰)

پانے میں حاصل ہوئی ہے، زیادہ خوش ہوتا ہے، سماک کہتے ہیں، امام شعبی کا خیال ہے، حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا تھا، لیکن میں نے ان سے یہ نہیں سنا۔

[6959] ٦ـ(٢٧٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اِيَادٍ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ)) قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَمَا وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ)) قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ

[6959]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم اس انسان کی مسرت کے بارے میں کیا کہتے ہو، اس کی سواری اس سے چھوٹ گئی اور اپنی مہار ایک سنسان، بے آب و گیاہ زمین جہاں نہ کھانا (خوراک) ہے اور نہ پانی کھینچ رہی ہے اور اس کا کھانا اور پینا اس پر ہے، اس نے اس کو تلاش کیا، حتی کہ وہ تھک ہار گیا، پھر وہ ایک درخت کے تنے سے گزری تو اس کی مہار اٹک گئی تو اس نے اسے درخت کے ساتھ اٹکا ہوا پایا؟'' ہم نے کہا، اس کو انتہائی شدید خوشی ہوگی، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے خوشی، اس آدمی کو اپنی سواری کے حصول پر خوشی سے زیادہ ہوتی ہے۔''

[6960] ٧ـ(٢٧٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ))

[6959] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٥١)

[6960] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٩١)

[6960] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً جب اللہ کا کوئی بندہ اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو اس کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے کہ وہ بیاباں جنگل میں اپنی سواری پر تھا تو وہ اس سے چھوٹ گئی، جبکہ اس کا کھانا اور پینا اسی پر تھا تو وہ اس سے سواری سے ناامید ہو کر، ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سایہ میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا تھا، وہ اس حالت میں تھا کہ وہ اپنی سواری کو اپنے پاس کھڑی ہوئی پاتا ہے، سو وہ اس کی مہار پکڑ لیتا ہے، پھر مسرت کی شدت میں مدہوش ہو کر کہتا ہے، اے میرے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، مسرت کے بے پایاں ہونے کی بنا پر وہ چوک گیا، (الفاظ الٹ دیئے)''

فائدہ:......اگر انسان ایسے جنگل میں سوار ہو کر جا رہا ہو، جو بالکل سنسان اور بے آب و گیاہ ہو، جہاں کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہ ملتی ہو اور وہاں اس کی سواری گم ہو جائے، جس کے بغیر، وہ جنگل کا سفر طے نہ کر سکتا ہو اور اس کا کھانے پینے کا سارا سامان بھی اس سواری پر ہو اور وہ اس کو تلاش کرتے کرتے تھک ہار جائے اور اس کو سواری کو پالینے کی امید مایوسی میں بدل جائے تو اس کو اپنی موت یقینی نظر آتی ہے اور پھر اچانک سامان زندگی سمیت سواری مل جائے تو اسے نئی زندگی ملنے کی فراواں خوشی ہوتی ہے، حتی کہ وہ فرط مسرت سے اپنے الفاظ پر بھی قابو نہیں رکھ سکتا اور آپے سے باہر ہو کر، اپنے رب کو اپنا بندہ بنا کر اس کا رب بن بیٹھتا ہے، گویا کہ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا ہے اور جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی اور فرمانبرداری کی طرف لوٹتا ہے اور گناہ اور معصیت کی زندگی سے بچنے کا تہیہ کر لیتا ہے تو اللہ کو اس بے پایاں مسرت پانے والے بندے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی اپنے بندے کی توبہ سے مسرت اور شادمانی کا لحاظ مختلف مواقع پر کیا ہے اسی لیے موقع اور محل کے اعتبار سے اس کے بیان میں کچھ فرق واقع ہو گیا ہے، اصل مقصود تو انسان کو توبہ پر آمادہ کرنا اور اس کی ترغیب دینا ہے۔

[6961] ٨۔(. . .)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضِ فَلَاةٍ))

[6961] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جو تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے، جب وہ نیند سے بیدار ہو کر اپنے اس اونٹ کو پا لیتا ہے، جسے وہ جنگل میں گم کر چکا تھا۔''

[6961] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: التوبة برقم (٦٣٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٣)

[6962] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

[6962] ۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۲......بَاب: فَضِيلَةِ الْإِسْتِغْفَارِ

باب ۲: توبہ کرتے ہوئے بخشش طلب کرنا گناہوں کے ساقط ہو جانے کا سبب ہے

[6963] ۹۔(۲۷٤۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ))

[6963] ۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت بتایا، میں نے تم سے ایک ایسی چیز چھپائی تھی، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اگر تم گناہ نہ کرتے ہوتے، اللہ ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتی (اور معافی مانگتی) وہ انہیں معاف فرماتا۔''

فائدہ:......اس حدیث کا مطلب یہ ہے، انسان خواہ کس قدر بھی نیکی کا اہتمام کرے اور معصیت سے کنارہ کش رہے، پھر بھی وہ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کا حق ادا نہیں کر سکتا، اس لیے اسے ہر وقت توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے، لیکن بعض لوگ اس حدیث کا مفہوم، اپنی غلط سوچ اور سوء فہمی یا بدفہمی کی بنا پر یہ لے سکتے تھے کہ گناہ کر کے معافی مانگنا، گناہ نہ کرنے سے بہتر ہے، اس لیے وہ گناہ پر دلیر ہو جائے اور اللہ کی مغفرت پر اعتماد کر لینے، حالانکہ معافی مانگنا، یا اس کی مہلت و موقع ملنا ضروری نہیں ہے، جبکہ مقصد یہ ہے کہ گناہ ہو جائے تو مایوس ہو کر توبہ و استغفار سے رکنا نہیں چاہیے، توبہ و استغفار کو ہر حالت میں اپنانا چاہیے۔ گویا مقصد تو توبہ کی ترغیب و تحریص ہے نہ کہ گناہ کرنے کی ترغیب و تشویق۔

[6962] تقدم

[6963] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: فضل التوبة والاستغفار برقم (۳۵۳۹) انظر (التحفة) برقم (۳۵۰۰)

[6964] ۱۰-(. . .)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ))

[6964] ۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تمہارے گناہ نہ ہوتے، جن کی وجہ سے اللہ تمہیں معاف کرتا ہے تو اللہ ایسے لوگوں کو لاتا، جن کے گناہ ہوتے اور وہ انہیں معاف فرماتا۔''

[6965] ۱۱-(۲۷۴۹)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ))

[6965] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں لے جاتا اور ایسے لوگوں کو لاتا، جو گناہ کر کے بخشش طلب کرتے، سو وہ انہیں معاف فرماتا۔''

٣......بَاب: فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ، وَالْمُرَاقَبَةِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا

باب ۳: ہمیشہ ذکر کرنے اور آخرت کے معاملات پر غور وفکر کرنے اور نگرانی ونگہداشت رکھنے کی فضیلت اور بعض اوقات مراقبہ کو نظر انداز کر دینا اور دنیوی امور میں مشغول ہو جانا

[6966] ۱۲-(۲۷۵۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ وَقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

[6964] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٨٩٧)

[6965] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٩)

[6966] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى صفة القيامة باب (٢٠) برقم (٢٤٥٢) وفى باب (٥٩) برقم (٢٥١٤) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: المداومة على العمل برقم (٤٢٣٩) انظر (التحفة) برقم (٣٤٤٩)

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ اَبُوبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً))** ثَلَاثَ مَرَّارٍ

[6966] ۔ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے، بیان کرتے ہیں، مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا، اے حنظلہ! کیسے ہو؟ میں نے کہا، حنظلہ منافق بن گیا ہے، انہوں نے کہا، سبحان اللہ! کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود ہوتے ہیں، آپ دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں، حتی کہ وہ گویا ہمیں نظر آنے لگتے ہیں اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور جاگیر یا کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو اللہ کی قسم! ایسی کیفیت سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں، چنانچہ میں اور ابوبکر دونوں چل پڑے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا معاملہ ہے؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس موجود ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت کے ذریعہ وعظ و نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں، بیویوں، بچوں اور کاروبار حیات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو، جس پر میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں لگے رہو تو تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں، فرشتے، تم سے مصافحہ کریں، لیکن اے حنظلہ! ایسے وقتاً فوقتاً ہی ہوتا ہے۔'' تین دفعہ فرمایا۔

مفردات الحديث ❀ عَافَسْنَا: ہم گھل مل جاتے ہیں، مشغول ہو جاتے ہیں، اَلضَّيْعَات، ضَيْعَةٌ کی جمع ہے، جاگیر، زمین یا کاروبار۔

فائدہ:......فرشتوں کا وظیفہ اور کام ہر وقت بغیر کسی سستی اور کمزوری کے ذکر وفکر میں مشغول رہنا ہے اور شیطان کا وظیفہ اور کام ہر وقت شر وفساد میں لگے رہنا ہے اور انسان بسا اوقات ذکر وفکر میں مشغول رہتا ہے اور بعض اوقات ضروریات زندگی کے حصول میں وقت گزارتا ہے، ہر وقت ذکر وفکر میں مشغول رہنا اس کے لیے ممکن نہیں ہے، اس لیے ہر وقت ایک کیفیت اور حالت کا نہ رہنا، نفاق نہیں ہے، کاروبار حیات میں مشغول ہونا بھی اس کا فطرتی اور طبعی تقاضا ہے، بلکہ امور زندگی میں ہدایات الٰہی کو ملحوظ رکھنا بھی ذکر ہے، ہاں اسباب زندگی کے حصول کے وقت اللہ کی نافرمانی سے بچنا ضروری ہے۔

[6967] ١٣-(. . .)حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ ((يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ))

[6967]۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور آگ یاد دلائی، پھر میں گھر آ گیا، بچوں سے ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے اٹھکیلیاں کیں، پھر میں گھر سے نکلا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں ان چیزوں سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا، جو کام تم بیان کرتے ہو، یہ تو میں بھی کر چکا ہوں، سو ہم رسول اللہ ﷺ کو ملے اور میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''باز رہو، ایسی بات مت کرو۔'' تو میں نے آپ کو واقعہ سنایا، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں بھی اس جیسے کام کر چکا ہوں تو آپ نے فرمایا، ''اے حنظلہ، وقتاً فوقتاً کسی کسی گھڑی، اگر تمہارے دل اس طرح رہیں، جیسے ذکر کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں، حتی کہ تمہیں راستہ میں سلام کہیں۔''

[6967] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٠٠)

[6968] (. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

[6968]۔ حضرت حنظلہ تمیمی، اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو آپ کے کاتب تھے، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ہمیں جنت اور دوزخ یاد دلائی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۴...... بَاب: فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ

باب ٤: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی فراوانی اور اس کا اس کے غضب پر غالب ہونا

[6969] ١٤۔(٢٧٥١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

[6969]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا، اپنے نوشتہ میں لکھا، جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔“

فائدہ:...... اللہ کی رحمت اور غضب اس کی شان کے مطابق ہوگا، جس کی کیفیت اور صورت کا ہمیں علم نہیں ہے، اس لیے، اس کے انکار، تاویل وتشبیہ کی ضرورت نہیں ہے اور اللہ کی رحمت پہلے ہے اور غالب بھی ہے کیونکہ وہ تو بغیر کسی استحقاق کے حاصل ہو رہی ہے اور وہ ہمارے عمل کے نتیجہ ہی میں حاصل نہیں ہوتی، اس کا آغاز تو ماں کے پیٹ میں سے ہو جاتا ہے اور اس کا غضب و ناراضی ہمارے برے اعمال کا نتیجہ ہے، جس کا آغاز سن شعور اور تمیز سے ہوتا ہے اور رحمت غالب بھی ہے کہ بدی کا بدلہ ایک ہے اور نیکی کا بدلہ کم از کم دس گنا سے سات سو گنا سے لے کر بلا حد وشمار ہے۔

[6970] ١٥۔(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي))

[6968] تقدم تخريجه برقم (٦٩٠٠)

[6969] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في قول الله تعالى: ﴿وهو الذي يبدئ الخلق ثم يعيده﴾ برقم (٣١٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٣)

[6970] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٦)

[6970] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، ''اللہ عزوجل کا فرمان ہے، میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے۔''

[6971] ١٦۔(. . .)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا اَبُوضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

[6971] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا، اپنے نوشتہ میں اپنے اوپر لازم قرار دیا، جو اس کے پاس رکھا ہوا ہے، میری رحمت، میرے غضب پر غالب ہوگی۔''

[6972] ١٧۔(٢٧٥٢)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْئًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيبَهٗ))

[6972] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے ٹھہرائے، چنانچہ ننانوے، اپنے پاس روک لیے اور زمین میں صرف ایک حصہ اتارا، اس ایک جزء کی بنا پر تمام مخلوق ایک دوسرے پر مہربانی کرتی ہے، حتی کہ چوپایہ اپنے بچے سے اپنا پاؤں اٹھالیتا ہے، اس ڈر سے کہ اس کو تکلیف نہ پہنچے۔''

فائدہ:...... اس حدیث میں اللہ کی رحمت کی وسعت اور کثرت کو سمجھانے کے لیے، رحمت کے سو اجزاء بنائے گئے، جن میں سے ننانوے اللہ کے پاس ہیں اور تمام مخلوقات جس کا کوئی حد وشمار نہیں ہے کہ پاس صرف ایک حصہ ہے، وگرنہ حقیقت کے اعتبار سے اللہ کی رحمت لامحدود ہے اور تمام مخلوقات کی رحمت محدود ہے اور محدود کی لامحدود سے کوئی نسبت قائم ہی نہیں ہوسکتی اور مخلوق کی رحمت، رقت قلبی کا نام ہے اور غضب، خون میں حدت اور

[6971] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢١٠)
[6972] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٩)

جوش کے پیدا ہونے کا نام ہے، لیکن اللہ کی رحمت اور غضب کی کیفیت اور حالت کو جاننا ممکن نہیں ہے، وہ اس کی اعلیٰ اور ارفع شان کے مطابق ہے۔

[6973] ١٨۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً))

[6973] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں، سو ان میں سے ایک کو اپنی مخلوق میں رکھ دیا اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔''

[6974] ١٩۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

[6974] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے صرف ایک اس نے جنوں، انسانوں، حیوانوں اور کیڑوں مکوڑوں میں اتاری ہے، چنانچہ وہ اس کی بنا پر ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، اس کے سبب ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اس کے باعث وحشی (جنگلی جانور) اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ نے ننانوے رحمتیں مؤخر کر دی ہیں، ان کے سبب قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔''

[6975] ٢٠۔(٢٧٥٣)حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[6973] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٦)

[6974] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة برقم (٤٢٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٤١٨٣)

[6975] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٠٠)

[6975] ۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت کے سبب مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہیں اور ننانوے قیامت کے لیے ہیں۔''

فائدہ :...... دنیا میں صرف ایک رحمت کا ظہور ہے، جس سے تمام مخلوق فیضیاب ہو رہی ہے اور قیامت کے دن رحمت کے حقدار تو صرف مؤمن ہوں گے تو اس کا فیض کتنا وسیع اور عام ہوگا۔

[6976] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6976] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6977] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ))

[6977] ۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت آسمان و زمین کی پورائی بھرائی کے برابر ہے، چنانچہ ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی، اس کے سبب ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے، وحشی اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، سو جب قیامت کا دن ہوگا، اس رحمت سے ان سو کو مکمل فرما دے گا۔''

[6978] ۲۲۔(۲۷۵۴) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ)) قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا))

[6976] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٠٠)

[6977] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٠٠)

[6978] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: رحمة الولد وتقبيله ومعانقته برقم (٥٩٩٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٧)

[6978]۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صورت حال یہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی لائے گئے، چنانچہ قیدیوں میں سے ایک عورت، کچھ تلاش کر رہی تھی کہ اچانک قیدیوں میں سے اسے ایک بچہ ملا، اس نے اس کو پکڑ کر، اپنے پیٹ سے چمٹا لیا اور اسے دودھ پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا، ''کیا تمہارا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟'' ہم نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! جب تک اسے نہ ڈالنے کا اختیار ہے، (یہ نہیں ڈالے گی)، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ کی اپنے بندوں پر، اس کی اپنے بچے پر سے رحمت زیادہ ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے مقصود، اللہ کی رحمت کو والدہ کی رحمت سے تشبیہ دینا مقصود نہیں ہے، محض اس کی محبت و رحمت کی کثرت اور وسعت بیان کرنا مطلوب ہے کہ وہ اپنے مومن بندوں کو نظر انداز نہیں فرمائے گا، اگر مومن بندے دوزخ میں کچھ وقت کے لیے جائیں گے تو یہ ان کی بداعمالیوں اور برائیوں کا نتیجہ ہوگا اور اس کی رحمت کے نتیجے میں دوزخ سے نکالے جائیں گے۔

[6979] ٢٣-(٢٧٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ))

[6979]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن اللہ کی سزا اور عقوبت کو جان لے، (جو ہر گناہ کے لیے تیار ہے) تو کوئی انسان (اپنے گناہوں کو دیکھ کر) جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کو جان لے، (جو اس کے مومن بندوں کے لیے ہے) تو کوئی انسان اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔''

[6980] ٢٤-(٢٧٥٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ بِنْتِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))

[6979] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٧)

[6980] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا ←

[6980] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے گھر والوں کو کہا، جب وہ مر جائے تو اسے جلا دینا، پھر اس کی آدھی راکھ خشکی اور آدھی راکھ سمندر میں بکھیر دینا، کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس پر گرفت کر سکا تو اسے اس قدر شدید عذاب دے گا، جو کائنات میں سے کسی کو نہیں دے گا تو جب وہ آدمی فوت ہو گیا، انہوں نے (گھر والوں نے) اس کے مشورہ پر عمل کیا، چنانچہ اللہ نے خشکی کو حکم دیا، اس نے اس میں بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کر دیئے اور سمندر کو حکم دیا، اس نے اس میں جو ذرات تھے، ان کو جمع کر ڈالا، پھر اللہ نے پوچھا، اے انسان! تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، اے میرے رب! تیری خشیت و ڈر کی وجہ سے اور تجھے خوب علم ہے، سو اللہ نے اسے بخش دیا۔''

فائدہ:...... یہ انسان مومن تھا اور اس کا خیال تھا، میں نے کوئی نیکی نہیں کی، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے خوب مال و دولت سے نوازا تھا اور اولاد بھی دی تھی، جس کے ساتھ وہ بہت اچھا سلوک کرتا تھا، لیکن اپنے گناہوں کے مواخذہ کے خوف اور ڈر کی بنا پر ہوش و حواس پر قابو نہ رکھ سکا، جس طرح جنگل میں اپنی سواری اور زاد راہ پانے والا مسافر اپنی خوشی اور مسرت میں اپنے ہوش و حواس پر قابو نہ رکھ سکا تھا، اس لیے ایک غلط اور انتہائی ناگوار بات کہہ دی کہ اگر اللہ نے مجھ پر قابو پا لیا، یا گرفت کر سکا تو وہ مجھے شدید عذاب دے گا، چونکہ یہ بات خشیت کے غلبہ کی بنا پر کہی گئی تھی، اس لیے اس کو معاف کر دیا گیا، کیونکہ کامیابی اور کامرانی کا مدار اور انحصار تو اللہ کے خوف و خشیت پر ہی ہے۔

[6981] ۲۵۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ))

← كلام الله ﷻ برقم (٧٥٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨١٠)

[6981] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٨١) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: ارواح المومنين وغيرهم برقم (٢٠٧٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب ذكر التوبة برقم (٤٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٠)

[6981]۔ معمر ؒ بیان کرتے ہیں مجھے زہری ؒ نے کہا، کیا میں تمھیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ مجھے حمید بن عبدالرحمان نے بتایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے اپنے نفس پر زیادتی کی، (معاصی اور منکرات کا ارتکاب کیا) تو جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا، اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میرے جلے ہوئے جسم کو پیس ڈالنا، پھر میری راکھ کو سمندر میں اڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پالیا تو مجھے اس قدر سخت عذاب دے گا، جو کسی کو نہیں دیا ہوگا تو انہوں نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرمایا، جو لیا ہے وہ ادا کرو تو وہ فوراً کھڑا ہوگیا، سو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا، جو حرکت تو نے کی ہے، تجھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا، اے میرے رب! تیری خشیت یا تیرے خوف نے تو اس بنا پر اللہ نے اسے بخش دیا'' زہری نے معمر سے کہا تھا، کیا میں تمھیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ ان میں سے ایک مذکورہ بالا ہے اور دوسری حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

[6982] (٢٦١٩) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا۔" قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ۔ [راجع:٦٦٧٩]

[6982]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کو باندھے رکھنے کے باعث آگ میں گئی، نہ تو اس نے اسے کھلایا اور نہ ہی اس نے اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی کہ وہ کمزوری سے مرگئی۔'' زہری نے کہا، میں نے یہ دو حدیثیں اس لیے سنائی ہیں، تاکہ نہ تو کوئی انسان اللہ کی رحمت پر اعتماد کر کے گناہوں سے بے پرواہ ہو اور نہ ہی گناہوں کے سبب اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔

فائدہ:...... عورت کا جہنم میں داخل ہونا، انسان کو گناہوں کو معمولی اور حقیر سے سمجھنے سے ہوشیار کرتا ہے اور آدمی کا واقعہ گناہوں کے باعث اللہ کی رحمت سے ناامیدی سے بچاتا ہے، اس لیے انسان کو گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کرنا اور ان پر مواخذہ سے ڈرنا چاہیے اور اگر سرزد ہو جائیں تو اس کی رحمت سے ناامید اور مایوس نہیں ہونا چاہیے، توبہ و استغفار کرنی چاہیے۔ گویا انسان پر خوف اور رجاء دونوں کا اثر ہونا چاہیے۔

[6982] تقدم تخريجه

[6983] ٢٦ ـ(٢٧٥٦)حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ ((فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ((فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ))

[6983] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،''ایک بندے نے اپنے نفس پر زیادتی کی؛'' آگے مذکورہ بالا پہلی حدیث ہے، بلی والا واقعہ بیان نہیں کیا اور زبیدی کی حدیث میں ہے،اللہ عزوجل نے ہر اس چیز کو جس نے اس کا کوئی ذرہ بھی لیا تھا، کہا اس سے جو کچھ تو نے لیا ہے،اس کو ادا کر۔''

[6984] ٢٧ ـ(٢٧٥٧)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا))

[6984] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ نے مال اور اولاد سے نوازا تھا، چنانچہ اس نے اپنی اولاد سے کہا، جو میں تمہیں حکم دینے والا ہوں، لازماً تم اس پر تم عمل پیرا ہوگے یا میں اپنی وراثت تمہارے سوا کسی اور کو دے دوں گا، جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، راوی کہتا ہے، میرا ظن غالب یہی ہے کہ اس نے کہا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور مجھے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے اللہ کے ہاں، کوئی نیکی نہیں بھیجی، ذخیرہ نہیں کی، کیونکہ اللہ مجھے عذاب دینے کی قدرت رکھتا ہے، (اگر مجھے اسی حالت

[6983] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩١٥)

[6984] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٧٨) وفي الرقاق باب: الخوف من الله برقم (٦٤٨١) وبرقم (٦٤٨١) تعليقا وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (٤٢٤٧)

میں دفن کر دیا گیا) چنانچہ اس نے ان سے پختہ عہد لیا، سوانہوں نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا، میرے رب کی قسم! تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا، جو کام تو نے کیا ہے، اس پر تجھے کسی چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا، تیرے خوف نے تو اسے اس خوف کے سوا کسی اور چیز نہیں بچایا، یعنی اس کے برے عملوں کا تدارک وازالہ خوف الٰہی نے کیا۔''

مفردات الحدیث ❀ رَاشَهٗ: اس کو عطا کیا، اگر رَاسَہ ہو تو معنی ہوگا، (مال اور اولاد کا) سردار بنایا۔ اَبْتَئِر: اور ہمزہ کو ہاء سے بدل دیتے ہیں، اَبْتَهِرْ، جمع کیا، ذخیرہ کیا، یعنی آگے بھیجا۔ فما تلافاہٗ غَيْرُهَا: اس کے گناہوں کی تلافی اور ازالہ خوف الٰہی ہی نے کیا۔

[6985] ۲۸۔(. . .)وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ((أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي))حَدِيثِ التَّيْمِيِّ ((فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَا امْتَارَ)) بِالْمِيمِ

[6985]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، شیبان اور ابوعوانہ کی روایت ہے، ''لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ نے بہت مال اور اولاد دی۔'' اور تیمی کی حدیث ہے، ''کیونکہ اس نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کی،'' قتادہ نے لم یبتئر کی تفسیر لَم یَدَّخِر کی ہے، یعنی جمع نہیں کیا اور شیبان کی حدیث ہے، ''کیونکہ اس نے، اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی۔'' اور ابوعوانہ کی روایت میں، مَا ابْتَأَرَ کی جگہ ہے۔''وما امْتَارَ: یعنی با کی جگہ میم ہے، معنی ہر صورت میں ایک ہی ہے۔

مفردات الحدیث ❀ رَغَسَهُ اللّٰهُ: اللہ نے اس کو کھلا اور وافر دیا، یعنی مال اور اولاد دونوں بہت دیئے۔

۵.....بَاب: قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

باب ۵: گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے، اگر چہ گناہ اور توبہ بار بار ہوں

[6986] ۲۹۔(۲۷۵۸)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ

[6985] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩١٧)

[6986] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٥٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٠٢)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِي اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)) قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَدْرِي اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ

[6986]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک بندے نے گناہ کیا، پھر کہا، اے اللہ! میرا گناہ بخش دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے ایک گناہ کیا ہے اور اسے پتہ ہے، اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور گناہ پر پکڑ کرتا ہے، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا، چنانچہ کہا، اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے ایک گناہ کیا ہے اور اسے علم ہے، اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، پھر اس نے سہ بارہ گناہ کیا اور عرض کیا، اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے، سو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے ایک گناہ کیا ہے اور اس نے جان لیا ہے، اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے، جو چاہے عمل کر، (معافی مانگ) میں نے تجھے معافی دے دی؛'' عبدالاعلیٰ کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں ہے، آپ نے تیسری دفعہ کہا، یا چوتھی دفعہ ''جو چاہے عمل کر۔''

[6987] (. . .) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَةَ الْقُرَشِيُّ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

[6987]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......ایک انسان تہہ دل سے گناہ سے توبہ کرتا ہے اور یہ عزم کرتا ہے، آئندہ میں اس گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا، لیکن پھر شیطان یا نفس سے مغلوب ہو کر گناہ کر بیٹھتا ہے اور اس پر پشیمان ہو کر، تہہ دل سے پھر توبہ کرتا ہے اور عزم بالجزم کرتا ہے، آئندہ میں اس گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا، لیکن پھر نفس یا شیطان یا کوئی برا ساتھی غالب آ جاتا ہے اور وہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس طرح بار بار گناہ اور توبہ کرتا ہے تو یہ توبہ قبول ہو گی یا ایک گناہ کرتا ہے اور اس سے خالص توبہ کر لیتا ہے، پھر کوئی اور گناہ کر لیتا ہے، اس سے توبہ کر لیتا ہے، پھر کوئی اور گناہ کر بیٹھتا ہے،

[6987] تقدم

ہر دفعہ گناہ بدل جاتا ہے تو پھر بھی توبہ قبول ہو جاتی ہے، چاہے اس طرح سو بار گناہ ہو جائے، توبہ قبول ہوتی رہے گی، بشرطیکہ عمداً اور جان بوجھ کر بغیر کسی جذبہ نفس، شیطان، برے ساتھی کے غلبہ کے گناہ نہ کرے۔

[6988] ٣٠۔(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَاصٌّ يُّقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا" بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَفِي الثَّالِثَةِ: "قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ"۔

[6988] ۔ایک واعظ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے بتایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''ایک بندے نے ایک گناہ کیا، مذکورہ بالا حدیث بیان کی، تین دفعہ ذکر کیا، اس نے ایک گناہ کیا اور تیسری بار کہا، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، جو چاہے وہ عمل کرے (بخشش طلب کرتا رہے)۔''

[6989] ٣١۔(٢٧٥٩)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

[6989] ۔حضرت ابو موسیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل، رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن کو گناہ کرنے والا لوٹ آئے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات کو گناہ کرنے والا رجوع کرلے، حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔''

[6990] (. . .)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6990] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... اللہ تعالیٰ، دن رات کی ہر گھڑی میں گناہ گار کی توبہ قبول کرنے کے لیے آمادہ رہتا ہے اور توبہ کی قبولیت کا یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا۔

[6988] تقدم

[6989] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩١٤٥)

[6990] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩١٤٥)

٦......بَاب :غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

باب ٦: اللہ تعالیٰ کی غیرت اور بے حیائیوں کی حرمت کا بیان

[6991] ٣٢۔(٢٧٦٠)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ))

[6991]۔حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسندیدہ نہیں ہے، اسی وجہ سے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اسی وجہ سے اس نے بے حیائیوں سے روکا ہے، ان کو حرام قرار دیا ہے۔''

فائدہ:......اللہ تعالیٰ اپنے مخلوقات کی مدح وثناء کا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی اس کی مدح سے اسے کچھ مفاد حاصل ہوتا ہے اور نہ حمد وثناء کے ترک سے اسے کچھ نقصان پہنچتا ہے، لیکن اس کی تعریف وتوصیف اور حمد وثناء سے انسان کو اجر وثواب ملتا ہے، اس کے درجات ومراتب بلند ہوتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ انسان کے درجات اور مراتب بلند کرنے کی خاطر اپنی مدح اور تعریف پسند کرتا ہے اس کی اپنی کوئی غرض یا مفاد اس سے وابستہ نہیں ہے۔ لیکن انسان یہ نہیں جانتا، مجھے اس کی حمد وثناء کن الفاظ سے کرنا چاہیے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو سکھانے اور بتانے کے لیے اپنی خود تعریف بیان کی، تاکہ انسان اس کے مطابق تعریف کرے، اجر وثواب حاصل کرے، اس کے اندر گناہوں سے پرہیز کرنے کا جذبہ ابھرے اور اس کے حقوق وفرائض کو ادا کرنے کا ملکہ پیدا ہو، خیال رہے، اللہ کی محبت اور غیرت اس کے شایان شان ہے، انسان کی محبت اور غیرت جیسی نہیں ہے، اس لیے یہ تاویل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ان سے مراد ان کے نتائج اور ثمرات یا لوازم ہیں۔

[6992] ٣٣۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى))

[6991] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٠) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ويحذركم الله نفسه﴾ برقم (٧٤٠٣) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٦)
[6992] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٢٣)

[6992] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اس لیے اس نے ظاہر اور چھپی بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے۔''

[6993] ٣٤۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ))

[6993] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اس لیے اس نے کھلی اور چھپی بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند ہے، اسی لیے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔''

[6994] ٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ))

[6994] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے، اس وجہ سے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اس بنا پر اس نے بے حیائیوں کو حرام ٹھہرایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عذر قبول کرنا یا عذر و بہانہ ختم کرنا پسند نہیں ہے، اس خاطر اس نے کتابیں اتاری ہیں اور رسول بھیجے ہیں۔

مفردات الحدیث ✲ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ: عذر کا معنی معذرت بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معذرت پیش کرنا بہت پسند ہے، کیونکہ یہ توبہ ہی کی ایک صورت ہے اور توبہ کا طریقہ بیان کرنے کے لیے

[6993] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن) برقم (٤٦٣٤) وفي باب: (انما حرم ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن) برقم (٤٦٣٧) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٩٦) برقم (٣٥٣٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٨٧)

[6994] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٣٩٦)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں اور رسولوں کا انتظام فرمایا ہے اور عُذر کا معنی، اس کا عذر اور بہانہ ختم کرنا بھی مراد ہوسکتا ہے اور اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں اور رسولوں کا انتظام فرمایا ہے، تا کہ کسی کے پاس کوئی عذر اور بہانہ نہ رہ جائے کہ مجھے تو پتہ نہیں تھا، میں تو بے خبر اور ناآشنا تھا، تیری ہدایات وتعلیمات مجھے سے آگاہ نہ تھا۔

[6995] ٣٦-(٢٧٦١) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)) [انظر: ٦٩٩٩]

[6995] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ غیرت کھاتا ہے اور مومن بھی غیرت کھاتا ہے اور اللہ اس سے غیرت کھاتا ہے کہ اس کا مومن بندہ، حرام کردہ امور کا ارتکاب کرے۔''

[6996] (٢٧٦٢) قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))۔ [انظر: ٦٩٩٨]

[6996] ۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ باغیرت کوئی چیز نہیں ہے۔''

[6997] (٢٧٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ

[6997] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، پھر حدیث نمبر ٣٦ بیان کی، اس کے ساتھ حضرت اسماء کی روایت بیان نہیں کی۔

[6995] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٢) وبرقم (٥٢٢٣) والترمذي في (جامعه) في الرضاع باب: ما جاء في الغيرة برقم (١١٦٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٦٣) وبرقم (١٥٧٢٦)

[6996] تقدم

[6997] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٣٥٧) وبرقم (١٥٣٦٦)

[6998] ٣٧-(٢٧٦٢)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [راجع:٦٩٩٦]

[6998] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:''اللہ عزوجل سے زیادہ غیور کوئی چیز نہیں ہے۔''

[6999] ٣٨-(٢٧٦١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا)) [راجع:٦٩٩٥]

[6999] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مومن غیرت کھاتا ہے اور اللہ کی غیرت بہت شدید ہے۔''

[7000] (. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[7000] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٧.....بَاب: قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

باب ٧: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے،''نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں''

[7001] ٣٩-(٢٧٦٣)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ

[6998] تقدم تخريجه برقم (٦٩٢٧)

[6999] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٤)

[7000] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٣٢)

[7001] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مواقيت الصلاة باب: الصلاة كفارة برقم (٥٢٦) وفي التفسير باب: (واقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ←

السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِلَى هٰذِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِي))

[7001] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا، اس پر یہ آیت اتری۔ ''دن کے دونوں کناروں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کیجئے، بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ یاد رکھنے والوں کے لیے ایک یاد دہانی ہے۔'' (ھود، آیت نمبر۱۱۴)

تو اس آدمی نے پوچھا، کیا یہ میرے لیے ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میری امت کو جو فرد بھی اس پر عمل کرے، اس کے لیے ہے۔''

فائدہ :...... ایک عورت ایک دکاندار کے پاس، کھجوریں خریدنے آئی، دکاندار اچھی کھجوریں دینے کے بہانے اسے اپنے گھر لے گیا اور اس کے ساتھ بوس و کنار کیا، وہ ایک مجاہد کی بیوی تھی، پھر اسے اپنے جرم کا احساس ہوا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، دونوں نے خاموشی اختیار کرنے اور اپنے نفس کی پردہ پوشی کر کے توبہ کرنے کی تلقین کی، لیکن اس کی بے قراری اور بے چینی نے اسے چین نہ لینے دیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپ نے فرمایا، کیا تم نے ایک مجاہد کی اس کے گھر والوں کے ساتھ اس انداز سے نیابت کی ہے؟ اسے انتہائی صدمہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا، کافی وقت گزرنے کے بعد مذکورہ بالا آیات نازل ہوئی، طرفی النهار (دن کے دونوں اطراف) سے مراد صبح شام ہیں، اس لیے صبح و شام کی نماز کی طرف اشارہ ہے اور زُلَفٌ، زُلفة کی جمع ہے، جس سے مراد رات کا وہ حصہ ہے جو دن سے متصل ہے، یعنی رات کا ابتدائی یا آخری حصہ، عشاء کی نماز یا تہجد کی نماز مراد ہے، نیکیاں، برائیوں کو دور کرتی ہیں کے تین مفہوم ہیں (۱) نیکیاں، گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں اور ان سے گناہوں کی نحوست دور ہو جاتی ہے، (۲) نیکیاں کرنے سے انسان کی طبیعت میں، برائی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے چھوڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۳) جہاں نیکی ہوگی، وہاں خوشحالی پیدا ہوگی، گناہ دور ہوں گے۔

[7002] ٤٠۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ

← ذكرى للذاكرين) برقم (٤٦٨٧) وفي الحدود باب: من اصاب ذنبا دون الحد فاخبر الامام فلا عقوبة عليه (الحديث ورد بعد هذا الباب مباشرة) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة هود برقم (٣١١٣) وابن ماجه في (سننه) في الصلاة باب: ما جاء في ان الصلاة كفارة برقم (١٣٩٨) وفي الزهد باب: ذكر التوبة برقم (٤٢٥٤) انظر (التحفة) برقم (٩٣٧٦)

[7002] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٣٢)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهُ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ

[7002] ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا، اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا، یا ہاتھ سے اسے چھوا ہے یا کوئی حرکت کی ہے اور گویا اس کے کفارہ کے بارے میں پوچھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[7003] ۴۱۔(۔ ۔ ۔)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنَ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتٰى اَبَابَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَالْمُعْتَمِرِ

[7003] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، ایک مرد نے زنا سے کم تر کوئی حرکت، ایک عورت کے ساتھ کی، پھر وہ عمر بن خطاب کے پاس آیا، انہوں نے اسے بڑا گناہ قرار دیا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے بھی اسے اس کے لیے بڑا گناہ ٹھہرایا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7004] ۴۲۔(۔ ۔ ۔)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي عَالَجْتُ امْرَاَةً فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً))

[7003] تقدم تخريجه برقم (٦٩٣٢)

[7004] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: في الرجل يصيب من المرأة دون الجماع برقم (٤٤٦٨) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة هود برقم (٣١١٢) انظر (التحفة) برقم (٩١٦٢)

[7004] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے آخری کنارے میں ایک عورت سے تعلقات قائم کیے بغیر اس کو پکڑ کر اس سے فائدہ اٹھایا ہے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوں، آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، اللہ نے تیری پردہ پوشی کی تھی، اے کاش! تو بھی اپنے نفس کی پردہ پوشی کرتا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا، سو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی اس کو بلانے کے لیے بھیجا اور اسے یہ آیت سنائی، ''دن کے دونوں اطراف میں نماز قائم کیجئے اور رات کی گھڑیوں میں بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔'' تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے پوچھا، ''اے اللہ کے نبی! یہ خاص طور پر اس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ سب لوگوں کے لیے ہے۔''

مفردات الحدیث

* **عَالَجْتُ امْرَأَةً**: ایسی عورت نے لطف اندوز ہوا ہوں معانقہ اور بوسہ مراد ہے۔

[7005] ٤٣۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ ((**بَلْ لَكُمْ عَامَّةً**))

[7005] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر والی احوص کی روایت گزری ہے اور اس حدیث میں یہ ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! یہ، اس شخص کے لیے خاص ہے، یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ تم سب کے لیے عام ہے۔''

[7006] ٤٤۔(٢٧٦٤)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ ((**هَلْ حَضَرْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا**)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((**قَدْ غُفِرَ لَكَ**))

[7005] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٣٥)

[7006] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب: اذا اقر بالحد ولم يبين برقم (٦٨٢٣) انظر (التحفة) برقم (٢٦٢)

[7006] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کریں اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب اس نے نماز ادا کر لی، کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے گناہ کیا ہے، مجھ پر اللہ کا قانون (حکم) جاری فرمائیں، آپ نے پوچھا، ''کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھا؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تجھے بخشا جا چکا ہے۔''

فائدہ :...... اس پر علمائے امت کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی انسان ایسے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، جس پر حد مقرر ہے اور وہ گناہ شہادت یا اقرار سے ثابت ہوتا ہے تو اس پر حد لگانا ضروری ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ اس گناہ کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور گناہ گار بھی اس کا اعتراف نہیں کرتا تو وہ توبہ و استغفار سے معاف ہو جاتا ہے، بعض روایات میں زنا کرنے کا ذکر ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے زنا کے محرکات و دواعی یا اس کی پیش خیمہ کو زنا سمجھ لیا یا اس کے أَصَبْتُ حَداً، میں حد کو پہنچ گیا، کہنے سے راوی نے، زنا سمجھ لیا، کیونکہ اگر اس نے صراحتاً زنا کا اقرار و اعتراف کر لیا تھا تو پھر اس سے وضاحت طلب کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ اصل صورت حال کیا ہے، کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے، محض نماز پڑھنے سے معاف نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ نماز کی دعاؤں میں اللھم اغفرلی کو عام کر لیا جائے، اس کو توبہ پر مشتمل مان لیا جائے۔

[7007] ٤٥ ـ (٢٧٦٥) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ))**

[7007] اخرجه ابو داود في (سننه) في الحدود باب: في الرجل يعترف بحد ولا يسميه برقم (٤٣٨١) انظر (التحفة) برقم (٤٨٧٨)

قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا)) فَقَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ))

[7007] ۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران اچانک ایک آدمی آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں قابل حد گناہ کا مرتکب ہوا ہوں، لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب دینے سے خاموشی اختیار کی، اس نے اپنی بات کا پھر اعادہ کیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ گیا ہوں، اس لیے آپ مجھ پر حد قائم کریں، آپ نے اس کو جواب دینے سے سکوت اختیار کیا اور نماز کھڑی ہوگئی، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ گھر کو لوٹے تو اس آدمی نے آپ کا پیچھا کیا اور میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل پڑا، تاکہ دیکھوں، آپ اس آدمی کو کیا جواب دیتے ہیں، وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کو جا ملا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ چکا ہوں، آپ مجھے حد لگائیں، ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''بتاؤ، جب تم گھر سے نکلے تو کیا تو نے وضو اچھی طرح نہیں کیا تھا، جب وضو کیا تھا؟'' اس نے کہا، کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''پھر تو نماز میں ہمارے ساتھ شریک ہوا؟'' تو اس نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! سو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو اللہ نے تمہیں، تمہاری حد یا گناہ بخش دیا۔''

فائدہ: ......روایات سے مجموعی طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہاں سے حد سے مراد گناہ ہی ہے، جس کو اس نے اپنی ایمانی پختگی کی وجہ سے بڑا خیال کیا اور آپ نے فرمایا، ''وضو اور نماز میں، ایک مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے، وضو کے بعد اللّٰھم اغفرلی کہتا ہے تو یہی دعا اس کے لیے بخشش کا باعث بن جاتی ہے، کیونکہ یہ دعائیں اگر شعور و احساس کے ساتھ، معنی پر نظر رکھتے ہوئے پڑھی جائیں تو یہ توبہ پر مشتمل ہیں۔

٨......بَاب: قَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَاِنْ كَثُرَ قَتْلُهٗ

باب ٨: قاتل کی توبہ قبول ہوگی، خواہ اس نے کتنے ہی قتل کیے ہوں

[7008] ٤٦-(٢٧٦٦)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ

[7008] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب (٥٤) برقم (٣٤٧٠) وابن ماجه فی (سننه) فی الدیات باب: هل لقاتل مومن توبة برقم (٢٦٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٩٧٣)

عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ ((كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلَى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلَى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاٰى بِصَدْرِهِ

[7008] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امت میں ایک آدمی تھا، اس نے ننانوے آدمی قتل کر ڈالے، پھر اس نے (لوگوں سے) زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اس کو ایک راہب کا پتہ بتا دیا گیا، چنانچہ وہ اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، صورت حال یہ ہے، وہ ننانوے آدمیوں کو قتل کر چکا ہے، کیا اب اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے کہا، نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا اور اس کے سمیت سو پورے کر دیئے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو (لوگوں نے) اس کو ایک عالم آدمی کا پتہ بتلایا، (وہ اس کے پاس گیا) اور پوچھا، وہ سو آدمیوں کا قتل کر چکا ہے، کیا اس کے لیے توبہ کا امکان ہے؟ تو اس نے کہا، ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں بستی کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ وہاں ایسے لوگ ہیں، جو اللہ کی بندگی کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ رہ کر اللہ کی بندگی میں مشغول ہو جاؤ اور اپنی سرزمین (علاقہ) کی طرف مت لوٹو، کیونکہ وہ بری سرزمین ہے تو وہ چل پڑا، حتی کہ جب اس نے آدھا راستہ طے کر لیا، اسے موت نے آلیا، چنانچہ اس کے بارے میں یعنی اس کی روح لینے کے سلسلے میں، رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا، یہ دل سے متوجہ ہو کر، توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف بڑھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا، واقعہ یہ ہے، اس نے کبھی نیکی کا کام نہیں کیا، (اس لیے یہ نیک اور رحمت کا مستحق کیسے بنا) چنانچہ ان کے پاس (اللہ کے حکم سے) ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا، دونوں قسم کے فرشتوں نے (اپنے جھگڑے نے

کا) حکم مان لیا تو اس نے (انسان نما فرشتے نے) کہا، دونوں زمینوں (گناہ کی بستی اور عبادت گذار بندوں کی بستی) کے درمیانی علاقہ کی پیمائش کرلو تو جس بستی کی طرف زیادہ قریب ہو تو وہ اس کا باشندہ ہوگا تو انہوں نے پیمائش کی تو اسے اس علاقہ کے زیادہ قریب پایا، جس کے ارادے سے وہ جا رہا تھا، اس لیے اس کی روح کو رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔'' حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمیں بتایا گیا، اسے جب موت نے آ لیا، وہ اپنے سینہ سے آگے کی طرف بڑھا۔''

فائدہ:...... یہ قاتل، بنو اسرائیل کا ایک فرد تھا، مسئلہ پوچھنے کے لیے پہلے ایک راہب کے پاس گیا جس پر اللہ کی ہیبت و جلال کا غلبہ تھا اور وہ گناہ کو انتہائی ناگوار سمجھتا تھا، اس نے محض گناہ کی قباحت کو ملحوظ رکھا اور توبہ کی اللہ کے ہاں مقبولیت اور محبوبیت کو سامنے نہ رکھا اور موقع و محل کی حکمت و مصلحت کو بھی نہ سمجھ سکا، اس لیے اس نے کہہ دیا، تیری توبہ کی گنجائش نہیں ہے، اس نے مایوس ہو کر اس کو بھی قتل کر ڈالا، لیکن چونکہ وہ دل کی گہرائی سے توبہ پر آمادہ ہو چکا تھا، اس لیے دل کی بے قراری اور بے چینی کی بنا پر، پھر یہ جاننے کی کوشش کی کہ میری توبہ کی کوئی صورت نکل سکتی ہے، یا نہیں، اس لیے پھر وہ ایک عالم جو صاحب بصیرت تھا، اس کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس کو توبہ کی صورت بتائی کہ جس بستی میں رہ کر برے لوگوں کی محبت و رفاقت کی بنا پر تم نے یہ قتل کیے ہیں، اس بستی اور اس کے باشندوں سے کنارہ کش ہو جاؤ، وگرنہ توبہ پر قائم نہیں رہ سکو گے اور اس بستی میں چلے جاؤ، جس کے بندے اللہ کے عبادت گزار اور فرمانبردار ہیں، تاکہ ان کی رفاقت میں رہ کر نیک اور اچھے کام کر سکو، چونکہ وہ تہہ دل سے اس گناہ سے توبہ کرنے کا تہیہ کر چکا تھا اور اپنے عمل سے اس نے اس کا ثبوت فراہم کیا اور وہ مرتے مرتے بھی، نیک لوگوں کی بستی کی طرف بڑھا اور اپنے بس کی حد تک اس نے اپنی توبہ کو توبة النصوح بنا ڈالا، اس لیے اس کے اس فعل کو اس کی کامیابی کا سبب بنا ڈالا گیا، اگرچہ یہ واقعہ بنو اسرائیل کا ہے، لیکن جمہور امت نے قرآن و سنت کے اصولوں کی روشنی میں اس کو قبول کیا ہے کہ قاتل اگر تہہ دل سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی اور اگرچہ اس کا تعلق حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق سے ہے، جو صاحب حق کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہو سکتے، لیکن اگر گناہ گار کے پاس، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو تو وہ سچی اور پکی توبہ کرے اور اللہ سے درخواست کرے، یا اللہ! میرے پاس تو ان کے حقوق کی ادائیگی کی کوئی صورت نہیں تو ہی اپنی طرف سے انہیں اجر و صلہ عطا کر کے، ان کو راضی کر دینا تو اللہ ان کو راضی کر دے گا، لیکن اگر وہ بندوں کا حق ادا کر سکتا ہے، یا ان سے معافی مانگ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ حق ادا نہیں کرتا، یا معافی طلب نہیں کرتا تو پھر یہ توبہ سچی اور نصوح نہیں ہوگی۔

[7009] ٤٧۔(. . .)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاالصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا))

[7009]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”کہ ایک آدمی نے ننانوے آدمی قتل کرڈالے، پھر پوچھنے لگا، کیا اس کی توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، اس نے جواب دیا، تیرے لیے توبہ کا امکان نہیں ہے تو اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا، پھر پوچھنے لگا، پھر وہ اپنی بستی سے اس بستی کی طرف نکل کھڑا ہوا، جس میں نیک لوگ رہتے تھے تو جب اس نے کچھ راستہ طے کرلیا، اسے موت نے آ لیا، سو وہ اپنے سینے سے آگے بڑھا، پھر مر گیا تو اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا شروع ہو گیا تو وہ اچھی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب تھا، اس لیے اس کو اس کے باشندوں میں سے شمار کیا گیا۔“

فائدہ:...... بعض حضرات نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی گناہ گار اولیائے کرام کے پاس جا کر توبہ کرنے کا ارادہ کرلے، ابھی وہاں گیا نہ ہو اور توبہ نہ کی، تب بھی بخش دیا جاتا ہے تو اگر ان کے پاس جا کر، ان کے ہاتھ پر بیعت کرلے، توبہ کرے اور ان کے وظائف پر عمل کرے تو اس کا مرتبہ و مقام کیا ہوگا، مگر صورت حال یہ ہے، اس میں کسی بزرگ کے پاس جا کر، توبہ کرنے کا ذکر ہی نہیں ہے، توبہ تو وہ کر چکا ہے، پھر بری بستی اور برے لوگوں کی رفاقت سے بچانے کے لیے، اس کو یہ طریقہ بتایا گیا ہے کہ تم نیک بستی اور اچھے لوگوں کے ساتھ رہو، تاکہ اپنی توبہ پر قائم رہ سکو اور ان کے ساتھ مل کر عبادت و اطاعت کرسکو، اس میں کسی بزرگ کے پاس جا کر توبہ کرنا یا بیعت کرنا کہاں سے ثابت ہو گیا؟ صحیح بات یہی ہے، ساون کے اندھے کو ہر چیز ہری ہی نظر آتی ہے اور ڈوبتا انسان تنکے کو سہارا بناتا ہے، جو اس کو بھی ڈوبنے سے بچا نہیں سکتا۔

[7010] ٤٨۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيعَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[7009] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٣٩)

[7010] تقدم تخريجه برقم (٦٩٣٩)

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ ((فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِى وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِى))

[7010] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں،اس میں یہ اضافہ ہے،''سواللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم دیا، دور ہو جاؤ اور اس کو حکم دیا، قریب ہو جا۔''

یعنی نیکیوں کی بستی اللہ کے حکم سے قریب ہوگئی اور بروں کی بستی کی مسافت دور ہوگئی اسی طرح وہ نیک لوگوں کی بستی کا باشندہ بن گیا۔

٩......بَابُ: فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بَالْكَافِرِينَ

باب۹: مسلمانوں کے فدیہ میں کافروں کو دینا

[7011] ٤٩۔(٢٧٦٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ))

[7011] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ عزوجل ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی، کر دے گا اور فرمائے گا، یہ تیرا آگ سے فدیہ ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث کی تفسیر وتشریح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے کہ ہر انسان کی جنت اور دوزخ میں جگہ ہے، مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو اس کی دوزخ میں جگہ کافر کو ملے گی، کیونکہ وہ اپنے کفریہ اعمال کی بنا پر دوزخ ہی کا حقدار تھا، اور کافر کی جنت والی جگہ، جنتی کو ملے گی، کیونکہ وہ اپنے اعمال کی بنا پر جنت کا حقدار تھا، اس اعتبار سے یہودی یا عیسائی کافر کو مسلمان کی فِكَاك (فدیہ) قرار دیا گیا ہے۔

[7012] ٥٠۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ اَبِى بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللّٰهِ الَّذِى لَا اِلٰهَ

[7011] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٠٢)

[7012] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٩٠) وبرقم (٩١٢١)

إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ

[7012]۔عون اور سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں، ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے باپ سے، نبی اکرم ﷺ کی حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے، اللہ اس کی جگہ، دوزخ میں کسی یہودی یا نصرانی کو بھیج دیتا ہے۔'' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے (ابو بردہ سے) تین دفعہ یہ قسم لی کہ اس اللہ کی قسم، جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، مجھے میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنائی ہے، ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے دی، قتادہ کہتے ہیں، سعید نے قسم لینے کا تذکرہ نہیں کیا، لیکن عون کے اس قول کا انکار بھی نہیں کیا۔

[7013] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ

[7013]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......حضرت عمر بن عبدالعزیز، اس بشارت پر انتہائی خوش ہوئے اور انہیں خیال ہوا، کہیں ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بھول چوک نہ لاحق ہوگئی ہو، اس لیے اطمینان و وثوق حاصل کرنے کے لیے قسم دی، کیونکہ اگر ابو بردہ کو اس حدیث میں نسیان و خطا کا خدشہ یا شک ہوتا تو وہ قسم نہ اٹھاتے، حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام شافعی سے منقول ہے کہ یہ حدیث مسلمانوں کے لیے انتہائی امید افزاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جنت میں داخل کر دے گا۔

[7014] ۵۱۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى)) فِيمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُو رَوْحٍ لَا اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ

[7013] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۹۰) وبرقم (۹۱۲۱)
[7014] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۱۲٤)

[7014] ۔ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑوں جتنے گناہ لے کر آئیں گے تو اللہ انہیں بخش دے گا اور انہیں یہود و نصاریٰ پر رکھ دے گا۔'' میرے خیال میں انہوں نے یہی کہا، ابوروح نے کہا مجھے معلوم نہیں، یہ شک کس کو ہے، ابو بردہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے کہا، کیا تیرے باپ نے تجھے یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے سنائی تھی؟ میں نے کہا، جی ہاں۔

فائدہ :...... مسلمان کی توبہ واستغفار سے اور تسبیح وتحمید سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن کافر گناہ معاف نہیں ہوتے، پہاڑوں جیسے جو گناہ مسلمانوں کو معاف ہو جائیں گے، کیونکہ یہ ضابطہ ہے، ''نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔'' لیکن یہود و نصاریٰ کے کافروں کو یہ گناہ معاف نہیں ہوسکیں گے اور مسلمانوں کے یہ گناہ کافروں پر اس لیے رکھ دیئے جائیں گے، کیونکہ وہ اس کا سبب اور ذریعہ بنے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ''وہ اپنے گناہ بھی اٹھائیں گے اور اپنے گناہوں کے ساتھ اور گناہ بھی۔'' (سورۃ عنکبوت، نمبر۱۳۔) یہودیوں اور عیسائیوں کا مسلمانوں کو برائیوں کی دعوت دینا آج جرم عام ہے اور ذرائع ابلاغ اور جدید علوم کی صورت میں مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کرنے ان میں الحاد اور زندیقیت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں انھی کی تحریک و دعوت سے لبرم ازم اور سیکولرازم کی آواز مسلمانوں کے اہل علم کی طرف سے اٹھائی جا رہی ہے۔

[7015] ٥٢ـ(٢٧٦٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ **((يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهٖ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ اَیْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ))** وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللّٰهِ

[7015] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: قوله تعالى: ﴿الا لعنة الله على الظالمين﴾ برقم (٢٤٤١) وفي التفسير باب (ويقول الاشهاد هولاء الذين كذبوا ربهم الا لعنة الله على الظالمين) برقم (٤٦٨٥) وفي الادب باب: ستر المومن على نفسه برقم (٦٠٧٠) وفي التوحيد باب: كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الانبياء وغيرهم برقم (٧٥١٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في ما انكرت الجهمية برقم (١٨٣) انظر (التحفة) برقم (٧٠٩٦)

[7015] ۔صفوان بن محرز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، نجویٰ (سرگوشی) کے بارے میں، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''قیامت کے دن مومن کو اپنے رب عزوجل کے قریب کیا جائے گا، حتی کہ وہ اس پر اپنا پہلو جو اس کے شایان شان ہے، رکھے گا، یعنی دوسروں سے اوٹ میں کر لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا، سو فرمائے گا، کیا پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا، ہاں میرے رب! میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، دنیا میں میں تیری پردہ پوشی کر چکا ہوں اور آج میں تمہیں یہ گناہ بخش دیتا ہوں، چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا، رہے کافر اور منافق تو ان کے بارے میں تمام لوگوں کے سامنے اعلان کر دیا جائے گا، یہی لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا۔''

فائدہ:...... حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں، گناہ گار مسلمان دو قسم کے ہیں: (۱) وہ مسلمان جن کے گناہوں کا تعلق اللہ کے حقوق سے ہے، ان کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) جن کے گناہ کو اللہ نے دنیا میں چھپایا، ان کے گناہوں کی آخرت میں بھی پردہ پوشی ہوگی۔ (ب) جن کے گناہ دنیا میں لوگوں کے سامنے عیاں ہو گئے، ان کی پردہ پوشی نہیں ہوگی۔ (۲) وہ مسلمان جن کے گناہوں کا تعلق حقوق العباد سے ہے، ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (الف) ان کی برائیاں، نیکیوں سے زیادہ ہوں گی، یہ آگ میں جائیں گے، پھر سزا بھگت کر یا سفارش سے دوزخ سے نکال لیے جائیں گے۔ (ب) وہ مسلمان جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی، یہ ایک دوسرے کو بدلہ دے کر، جنت میں چلے جائیں گے۔ (تکملہ ج ۶ ص ۴۰)

۱۰...... بَاب: حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ

باب ۱۰: حضرت کعب بن مالک اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ کا بیان

[7016] ۵۳۔(۲۷۶۹) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

[7016] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث كعب بن مالك برقم (٤٤١٨) وفي باب: قصة غزوة بدر برقم (٣٩٥١) وفي الوصايا باب: اذا تصدق او وقف بعض رقيقه او دوابه فهو جائز برقم (٢٧٥٧) وفي الجهاد باب: اراد غزوة فورى بغيرها ومن احب الخروج يوم برقم (٢٩٤٧) وفي المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٥٦) وفي مناقب الانصار باب: وفو الانصار الى النبي ﷺ بمكة البيعة العقبة برقم (٣٨٨٩) وفي التفسير باب: سيحلفون باالله لكم اذاانقلبتم اليهم لتعر ضواعنهم فاعرضواعنهم انهم رجس ومأواهم جهنم جزاء بماكانوا يكسبون برقم(٤٦٧٣) وفي باب: لقدتاب الله على النبي والمها جرين ←

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارٰى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِىَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ اَنِّى قَدْ تَخَلَّفْتُ فِى غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِى بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِى النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنِّى لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِى تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِى تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمْ الَّذِى يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْىٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا

← والأنصار الذين اتبعوه في ساعة الحسرة من بعد ماكاديريغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤوف رحيم برقم (٤٦٧٦) وفي باب: وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الأرض بمارحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لاملجا من الله الااليه ثم تاب عليهم ليتوبوا الله هوالتواب الرحيم برقم (٤٦٧٧) وفي باب: ياايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوامعالصادقين برقم (٤٦٧٨) وفي الاستئذان باب: من لم يسلم على من اقترف ذنبا ومن لم يرد سلامه حتى تتبين توبته والى متى تتبين توبته والى متى تتبين توبة العاصي برقم (٦٢٥٥) وفي والنذور باب: اذا اهدى ماله على وجه النذر والتوبة برقم (٦٦٩٠) وفي الاحكام باب: هل للامام ان يمنع المجرمين واهل المعصية من الكلام معه والزيارة نحوه برقم (٧٢٢٥) وابوداود في سننه في الطلاق باب: فيما عنى به الطلاق والنيات برقم (٢٢٠٢) والنسائي في المجتبى في الطلاق باب: الحقي باهلك برقم (٢٤٢٣) وبرقم (٢٦٢٤) وبرقم (٢٣٢٥) انظر التحفة برقم (١١١٣١)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرٰى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ رَأٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي

سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ اُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ اِنِّي لَاَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي اَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهٖ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي اَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِي نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ

فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ
يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ
إِلَيَّ حَتَّى جَآءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا
بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ
فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا
التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ إِذَا
رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ
قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى
صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى
يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَآءَتْ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ
لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ
قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ
يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا
أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ
نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ
مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ
نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ
يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ
جَآءَ فَرَجٌ قَالَ فَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلٰوةَ
الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ
فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى الْجَبَلَ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ
فَلَمَّا جَآءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ

وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّاَنِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى يَوْمِي هٰذَا اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ((لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)) قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا اَكُونَ كَذَبْتُهُ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ ((سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ)) قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ((وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا)) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

[7016] ۔امام ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے اور آپ کا ارادہ روم اور شام کے عرب عیسائیوں سے جنگ تھا، ابن شہاب، حضرت کعب بن مالک کے فرزند، عبداللہ بن کعب کی روایت بیان کرتے ہیں، یہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کی اولاد میں سے، ان کے رہبر تھے، حضرت عبداللہ کہتے ہیں، میں نے کعب بن مالک کی زبان سے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا ہے، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے جتنی لڑائیاں لڑی ہیں، میں کبھی بھی جنگ تبوک کے سوا، آپ سے پیچھے نہیں رہا، باقی جنگ بدر میں بھی میں پیچھے رہا اور آپ نے اس سے پیچھے رہ جانے والے کسی کو بھی سرزنش نہیں فرمائی، کیونکہ اس میں تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے تجارتی قافلہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے نکلے تھے، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کے دشمنوں کے درمیان بغیر کسی سابقہ منصوبے یا اعلان جنگ کے مڈبھیڑ کروا دی اور میں عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہو چکا تھا، جبکہ ہم نے آپ کے ساتھ، اسلام پر پختہ عہد و پیمان باندھا تھا اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ عقبہ کی رات کی بجائے، بدر میں حاضر ہوتا، اگرچہ غزوۂ بدر کا لوگوں میں چرچا زیادہ ہے، میرے جنگ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی عمر میں کبھی بھی اس وقت سے زیادہ قوی اور خوشحال نہیں ہوا، جتنا میں اس غزوہ میں آپ کے ساتھ شریک نہ ہونے کے وقت تھا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے میں نے کبھی دو اونٹنیاں جمع نہیں کی تھیں، حتی کہ میں نے اس غزوہ کیلئے دو اونٹنیاں اکٹھی کر لی تھیں، رسول اللہ ﷺ اس میں انتہائی شدید گرمی میں نکلے، آپ کو دور دراز کا سفر اور جنگل درپیش تھا اور کثیر تعداد دشمن کا سامنا تھا، چنانچہ آپ نے مسلمانوں کے سامنے پورا معاملہ واضح کر دیا تھا، تاکہ وہ اپنے جنگ کی پوری تیاری کر لیں، سو آپ نے انہیں بتا دیا، آپ کس طرف جانا چاہتے ہیں، مسلمانوں کی آپ کے ساتھ بہت بڑی تعداد تھی اور کسی رجسٹر میں ان کا نام درج نہ تھا، حضرت کعب کہتے ہیں، جو آدمی بھی اس سے غائب ہونا چاہتا، وہ سمجھتا تھا کہ اس کا معاملہ پوشیدہ رہے گا،

جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوگی، رسول اللہ ﷺ اس غزوہ کے لیے اس وقت نکلے، جب پھل پک گئے اور سائے گھنے ہو گئے اور میں ان کی طرف (پھل اور سائے کی طرف) بہت مائل تھا، سو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان تیار ہو گئے اور میں صبح نکلتا تا کہ ان کے ساتھ ہی تیاری کر لوں اور شام کو لوٹتا اور میں نے کچھ نہ کیا ہوتا اور جی میں سوچتا، میری حالت بہت اچھی ہے، جب چاہوں گا اس کی تیاری کر لوں گا، میری یہی حالت جاری رہی، حتی کہ لوگوں نے زور و شور سے تیاری کر لی اور ایک دن رسول اللہ ﷺ، مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے اور میں نے ابھی تک کوئی تیاری نہیں کی تھی، پھر میں گھر سے نکلا اور شام کو واپس لوٹا اور میں نے کچھ نہیں کیا تھا، میری مسلسل یہی حالت جاری رہی تھی کہ مسلمان تیز رفتار ہو گئے اور لڑنے والے، بہت آگے نکل گئے، چنانچہ میں نے سفر اختیار کر کے ان تک پہنچنے کا ارادہ کر لیا، اے کاش، میں یہ کام کر لیتا، پھر مجھے اس کی توفیق نہ مل سکی، (میرے لیے مقدر نہ ہوئی)، جب رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد میں لوگوں میں نکلتا تو مجھے یہ چیز پریشان کرتی کہ مجھے اپنے لیے کوئی نمونہ نہ ملتا، مگر ایسا انسان جس پر نفاق کی تہمت ہے، یا ان کمزور لوگوں میں سے ہے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک پہنچنے تک یاد نہ فرمایا، چنانچہ تبوک میں لوگوں میں بیٹھے ہوئے آپ نے پوچھا، ''کعب بن مالک کو کیا ہوا؟'' بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں جانبوں پر دیکھنے نے روک لیا ہے، یعنی اپنی جوانی اور لباس پر فریفتہ ہے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا تو نے بہت بری بات کہی ہے، اے اللہ کے رسول! ہمارے علم کی حد تک تو وہ اچھا آدمی ہے تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اس دوران آپ نے ایک سفید پوش آدمی دیکھا، جس سے ریگستان (سراب) حرکت کرتا محسوس ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو خیثمہ ہو'' تو وہ ابو خیثمہ انصاری ہی تھا، یہ وہی صحابی ہے جس کے ایک صاع کھجور کے صدقہ پر اسے منافقوں نے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا تھا، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کے لیے رخ کر لیا ہے، مجھے غم و اندوہ نے آ لیا اور مجھے جھوٹے بہانے یاد آنے لگے اور میں سوچتا، میں کل آپ کی ناراضی سے کیسے نکلوں گا؟ اور میں اس کے لیے اپنے گھر کے تمام اہل رائے سے مدد لینے لگا تو جب مجھے یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ آیا ہی چاہتے ہیں، (بالکل قریب پہنچ گئے ہیں) تو یہ غلط باتیں میرے دل و دماغ سے زائل ہو گئیں، حتی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں حیلہ تراشیوں کے ذریعہ ہرگز، آپ سے بچ نہیں سکتا، چنانچہ میں نے آپ سے سچ بولنے کا عزم کر لیا اور صبح سویرے رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آغاز مسجد سے کرتے، اس میں دو رکعت

نماز پڑھتے پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھ جاتے تو جب آپ نے ایسے ہی کیا تو آپ کے پاس پیچھے چھوڑے جانے والے لوگ آ گئے، وہ عذر، بہانے پیش کرنے لگے اور آپ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے، وہ اسّی (۸۰) سے کچھ زائد آدمی تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کے ظاہر کو (بلا تحقیق وتنقید) قبول کر لیا، اور ان کو بیعت میں لے لیا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرما دی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد فرما دیا، حتی کہ میں حاضر ہوا تو جب میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے ناراضی سے (طنزیہ) تبسم فرمایا، پھر کہا، ''آؤ، آگے آؤ'' تو میں (شرم وندامت سے) چلتا ہوا، آگے آیا، حتی کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے (ناراضگی کے لہجہ میں) فرمایا، ''تو کیوں پیچھے رہ گیا؟'' کیا تو نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں، اللہ کی قسم، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار کے سامنے بیٹھتا تو میں سوچتا کہ میں ابھی کوئی بہانہ کر کے، اس کی ناراضی سے نکل جاؤں گا، کیونکہ مجھے بات بنانے کی قدرت حاصل ہے، لیکن میں اللہ کی قسم! خوب جان چکا ہوں، اگر میں نے آج آپ سے جھوٹی بات کہی، جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے تو جلد ہی اللہ (آپ کو حقیقت سے آگاہ کر کے) آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ سے سچی بات کہوں، آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور میں اللہ سے اس پر اچھے انجام (حسن نتیجہ) کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے، اللہ کی قسم! میں کبھی اتنا قوی اور خوشحال نہیں ہوا، جتنا آپ سے پیچھے رہنے کے وقت تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رہا یہ تو اس نے سچی بات کہہ دی ہے تو اٹھ جاؤ، حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ فرما دے۔'' تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور بنو سلمہ کے کچھ آدمی اٹھ کر میرے پیچھے ہو لیے، اور انہوں نے مجھے کہا، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے اس سے پہلے تو نے کوئی گناہ کیا ہو تو کیا تم اتنا بھی نہ کر سکے کہ دوسروں پیچھے رہنے والوں کی طرح تم بھی کوئی عذر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیتے اور تمہارے گناہ کی معافی کے لیے، رسول اللہ ﷺ کا تیرے لیے بخشش طلب کرنا کافی ہو جاتا، کعب کہتے ہیں، وہ لوگ مجھے مسلسل سرزنش وتوبیخ کرتے رہے، حتی کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جا کر، اپنے بیان کی تکذیب کر دوں، پھر میں نے ان سے دریافت کیا، کیا میرے ساتھ کسی اور کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، تیرے ساتھ دو آدمیوں کے ساتھ یہی سلوک ہوا ہے، انہوں نے بھی وہی کہا، جو تم نے کہا اور انہیں بھی وہی کہا گیا، جو تجھے کہا گیا، میں نے پوچھا، وہ دو کون ہیں؟ انہوں نے کہا، مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ تو انہوں نے میرے سامنے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا، جو جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور وہ نمونہ بننے کے اہل تھے تو میں ان دونوں کا حال سن کر گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے سے روک دیا، باقی

پیچھے رہ جانے والوں کو نظر انداز کر دیا، چنانچہ لوگ ہم سے الگ تھلگ ہو گئے اور ہمارے لیے تبدیل ہو گئے، حتی کہ میرے لیے زمین ہی بدل گئی، یہ وہ زمین ہی نہیں تھی جس کو میں پہچانتا تھا، اس طرح ہم پچاس راتیں رہے، میرے دونوں ساتھی وہ تو بے بس ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونے لگے، لیکن میں ان کے مقابلہ میں جوان اور طاقتور تھا، اس لیے میں گھر سے نکلتا، نماز میں حاضر ہوتا، بازاروں میں گھومتا پھرتا، مگر میرے ساتھ کوئی بھی گفتگو نہ کرتا اور میں رسول اللہ ﷺ کے قریب آ کر سلام عرض کرتا، جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی جگہ تشریف فرما ہوتے، اور دل میں سوچتا، کیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے لب مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور آپ کو کنکھیوں سے دیکھتا تو جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا، آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ منہ پھیر لیتے، حتی کہ جب میرے لیے مسلمانوں کی سختی دراز ہو گئی تو میں چلا اور اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، اس کے باغ کی چار دیواری کو پھلانگا اور اسے سلام کہا تو اللہ کی قسم! اس نے بھی میرے سلام کا جوب نہ دیا، چنانچہ، میں نے اس سے کہا، اے ابو قتادہ! میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ خاموش رہا تو میں نے اسے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تو وہ چپ رہا، میں نے سہ بارہ قسم دے کر پوچھا تو اس نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، چنانچہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں لوٹ آیا، حتی کہ دیوار پھاند گیا، انہیں حالات میں، میں مدینہ کے بازار میں گزر رہا تھا کہ اچانک شام کے کسانوں میں سے ایک کسان جو غلہ لے کر آیا تھا اور اسے مدینہ میں فروخت کرنا چاہتا تھا، پوچھ رہا تھا، کون کعب بن مالک کا پتہ دے گا تو لوگ میری طرف اشارہ کر کے بتانے لگے، حتی کہ وہ میرے پاس آ گیا اور شاہ غسان کا خط میرے سپرد کیا، میں لکھنا پڑھنا جانتا تھا تو میں نے اسے پڑھا اور اس میں یہ لکھا تھا، سلام و دعا کے بعد، صورت حال یہ ہے کہ ہمیں اطلاع ملی ہے، تیرے ساتھی (نبی) نے تیرے ساتھ بدسلوکی کا معاملہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل و خوار ہونے اور نظر انداز کرنے (تباہ و برباد ہونے) کی جگہ کے لیے نہیں پیدا کیا ہے، ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی کریں گے تو میں نے اس کو پڑھ کر جی میں کہا، یہ ایک اور امتحان ہے، چنانچہ میں نے اسے لے کر تنور کو رخ کیا اور اسے اس میں جلا دیا، حتی کہ جب پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں اور وحی رکی رہی، اچانک رسول اللہ ﷺ کا ایک فرستادہ میرے پاس آتا ہے اور پیغام دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں، تم اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو جاؤ، میں نے پوچھا، اسے طلاق دے دوں یا میں کیا کروں؟ اس نے کہا، نہیں، بس الگ ہو جاؤ، اس کے قریب نہ جانا اور اس قسم کا پیغام آپ نے میرے

دونوں ساتھیوں کو بھیجا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا، اپنے میکے چلی جاؤ اور ان کے ہاں رہو، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ فرما دے، مگر ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ، بہت بوڑھا ہے، کمزور ہے، اس کے پاس کوئی خادم نہیں ہے، کیا آپ اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ میں اس کی خدمت کروں، آپ نے فرمایا، ''نہیں، مگر وہ تمہارے قریب نہ جائے۔'' وہ بولی، اللہ کی قسم! اسے کسی چیز کی خواہش نہیں ہے، اللہ کی قسم! اسے تو جس دن سے یہ معاملہ پیش آیا ہے، آج تک رونے کے سوا کوئی کام ہی نہیں ہے، حضرت کعب کہتے ہیں، مجھے بھی کسی عزیز نے کہا، اے کاش! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کر لو۔'' کیونکہ آپ نے ہلال ابن امیہ کی بیوی کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ تو میں نے کہا، میں اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب نہیں کروں گا اور مجھے کیا پتہ ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا فرمائیں گے، جب میں آپ سے اس کے بارے میں اجازت مانگوں گا، کیونکہ میں تو نوجوان آدمی ہوں تو اس حالت میں، میں دس راتیں رہا اور ہمارے ساتھ گفتگو سے منع کیے ہوئے پچاس راتیں مکمل ہوگئیں، پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح، کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھی اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا، جس کے تذکرہ اللہ عزوجل نے ہمارے بارے میں کیا، میرے لیے میری جان بھی تنگ ہوگئی تھی اور زمین بھی باوجود فراخ ہونے کے مجھ پر تنگ ہوگئی تھی، میں نے سلع پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے والے کی آواز سنی، وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا، اے کعب بن مالک، خوش ہو جاؤ تو میں سجدہ میں گر گیا اور میں نے جان لیا، کشادگی آ چکی ہے، (ہماری مشکل حل ہو گئی ہے) حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ قبول ہونے کی لوگوں کو اطلاع دی، چنانچہ لوگ ہمیں اطلاع (خوش خبری) دینے کے لیے مسجد سے نکلے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری دینے والے گئے، میری طرف بھی ایک آدمی نے گھوڑے کو دوڑایا اور اسلم قبیلہ کا ایک آدمی پیدل بھاگا اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تو آواز گھوڑے سے تیز ثابت ہوئی، (آواز گھوڑے سے پہلے پہنچ گئی) تو جب وہ آدمی بشارت دینے کے لیے میرے پاس آیا، جس کی آواز میں نے سن لی تھی تو میں نے دونوں کپڑے اتار کر بشارت کی خوشی میں اس کو دے دیئے، اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس ان کے سوا کوئی کپڑے نہ تھے، میں نے مانگ کر دو کپڑے پہنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کر کے چل پڑا، (راستہ میں) لوگ مجھے فوج درفوج ملتے تھے اور توبہ قبول ہونے پر مبارک دیتے تھے اور کہتے تھے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ قبول ہونے پر تمہیں مبارک ہو، حتی کہ میں مسجد میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسجد میں تشریف فرما تھے

اور آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے، چنانچہ طلحہ بن عبید اللہ دوڑ کر میرے پاس آئے، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی، واللہ! مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی دوسرا آدمی نہ اٹھا اور حضرت کعب، طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ انداز نہ بھولتے تھے، حضرت کعب کہتے ہیں، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور آپ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا، آپ نے فرمایا، ''خوش ہو جاؤ، آج تم پر وہ دن آیا ہے کہ جب سے تیری ماں نے تمہیں جنا ہے، اس سے بہتر دن تم پر نہیں آیا؛'' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ توبہ کی قبولیت آپ کی طرف سے ہے، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ''میری طرف سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ اس طرح چمکتا، جیسے وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم آپ کی یہ کیفیت پہچانتے تھے، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھا تو میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں اپنی توبہ کی خوشی میں، اپنے مال سے، اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتے ہوئے، الگ ہوتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چنانچہ کچھ مال، اپنے لیے رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' تو میں نے کہا، پھر میں خیبر والا مال اپنے لیے رکھتا ہوں اور میں نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی ہے اور میں اپنی توبہ کے شکریہ میں عہد کرتا ہوں، میں اپنی پوری زندگی سچ بولوں گا، واللہ! جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد کیا ہے، میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو سچ بولنے کی اتنی اچھی توفیق دی ہو، جتنی اچھی توفیق مجھے مرحمت فرمائی ہے، واللہ! جب سے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد کیا ہے، آج تک کبھی جھوٹ بولنے کا ارادہ نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ باقی ماندہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ اتاریں، ''اللہ تعالیٰ نے، نبی، مہاجرین اور انصار پر مہربانی فرمائی، جنہوں نے بڑی تنگی کے وقت اس کا ساتھ دیا تھا، اس کے بعد کے ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو جاتے تھے، پھر اللہ نے ان پر نظر رحمت کی، بے شک وہ ان پر نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور ان تین آدمیوں پر بھی (رحمت کی نگاہ کی) جن کا معاملہ اٹھا رکھا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی اپنی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے اندازہ کر لیا کہ اللہ کے سوا ان کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں، پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی، تاکہ وہ توبہ کریں، اللہ تعالیٰ یقیناً توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست باز (سچے) لوگوں کی معیت اختیار کرو۔''

(توبہ آیت نمبر ۱۱۷ تا ۱۱۹)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، واللہ! اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے خیال میں، مجھ پر اتنا بڑا احسان کبھی

نہیں کیا، جتنا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سچ بولنے کی توفیق دے کر کیا اور مجھے آپ سے جھوٹ نہیں بلوایا، ورنہ میں بھی دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح ہلاک ہو جاتا، جب وحی نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے حق میں اتنی سنگین بات کہی، جو کسی کے حق میں نہیں کہی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تمہارے سامنے یقیناً اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے، تاکہ تم ان سے اعراض (یعنی صرف نظر) کرو، سوتم ان سے اعراض کرو، کیونکہ وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، یہ ان کے کاموں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے، وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو بھی اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔'' (توبہ آیت نمبر ۹۵،۹۶)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کر دیا، جن لوگوں کا عذر رسول اللہ ﷺ نے ان کے قسموں کھانے کے سبب کر لیا تھا، آپ نے ان سے بیعت لی اور ان کے حق میں استغفار بھی کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ مؤخر کر دیا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا۔

''اور ان تین افراد پر بھی اللہ نے نظر رحمت فرمائی، جن کا معاملہ مؤخر رکھا گیا تھا۔'' جس تاخیر کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے، اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہنا نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اس کا ہمیں مؤخر کرنا اور ہمارا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کرنا ہے، جنہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں اور آپ کے سامنے عذر پیش کیے تھے اور آپ نے ان کے عذر کو قبول فرما لیا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ علی غَیْرِ مِیْعادٍ: بغیر کسی پیشگی پروگرام یا معاہدہ کے۔ ❷ لَیْلَةُ الْعَقَبه: اس سے مراد تیسری لیلة العقبة جس میں مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج نے اپنے ستر یا بہتر سرکردہ نمائندے انتخاب کر کے باقاعدہ معاہدہ کرنے کے لیے بھیجے تھے، چنانچہ یہ لوگ اس گھاٹی میں آپ کو ملے، جس کے قریب جمرہ عقبہ یعنی بڑا شیطان ہے اور انہوں نے اپنے قبائل کی طرف سے آپ سے عہد و پیمان کیے اور حلف اٹھائے، اس میں حضرت کعب بن مالک نے اپنے قبیلہ کی طرف سے عہد و پیمان کیا تھا اور اس معاہدہ کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور اس کے لیے سرتوڑ کوشش کی تھی، اس لیے وہ اس کو اپنے مفاخر میں شمار کرتے ہیں۔ ❸ وان کَانَتْ بَدْرَ اذکر فی الناس: اگرچہ بدر، سب سے پہلا غزوہ ہونے اور یوم فرقان ہونے کی بنا پر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے، لیکن وہ بغیر کسی اہتمام و تیاری کے اتفاقی طور پر پیش آ گیا تھا، اس لیے میرے نزدیک لیلة العقبة کی اہمیت زیادہ ہے، کیونکہ وہ آپ کی اور مسلمانوں کی ہجرت کا پیش خیمہ بنی اور مدینہ دارالہجرہ ٹھہرا اور اس کے نتیجہ میں غزوۂ بدر پیش آیا۔ ❹ جلّا للمسلمین أمرهم: جنگی سفروں میں آپ کی عادت مبارکہ، توریہ کرنے کی

تھی، جدھر جانا ہوتا، اس کا کھلم کھلا اظہار نہ فرماتے، لیکن جنگ تبوک کے موقعہ پر، سفر کی درازی اور راستہ کی مشکلات اور دشمن کی مہارت و کثرت کے پیش نظر، صاف صاف اور واضح طور پر منزل مقصود کا تعین فرما دیا، تاکہ لوگ اس کے مطابق پوری طرح تیار ہو کر نکلیں، اس لیے اس جنگ کے لیے آپ کے ہمراہ تیس ہزار مجاہد نکلے، جن میں دس ہزار سوار تھے، ان کے علاوہ کچھ اور نوکر چاکر وغیرہ بھی تھے، لیکن ان کا ریکارڈ رکھنے کے لیے کسی رجسٹر میں ان کے ناموں کا اندراج نہیں کیا تھا، اس لیے منافق اور کمزور ایمان والے لوگ یہی سمجھتے تھے، وحی کی آمد کے بغیر کسی کی غیر حاضری کا پتہ نہیں چل سکے گا۔ (5) حین طابت الثمار والظلال: جب کہ پھل پک چکے تھے اور سائے گھنے ہو چکے تھے اور لوگ ان دنوں اپنے گھروں میں رہنے کے بہت محتاج اور شائق تھے، کیونکہ یہی پھل ہی ان کی گزران اور معیشت کی بنیاد تھے اور گرمی کی شدت کی وجہ سے گھنے سایوں میں بیٹھنا مرغوب تھا، اس لیے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، (6) وَاَنَا اِلَيْهَا أَصْعَرُ: میں ان کی طرف بہت مائل تھا، (7) لم يَزَل يَتَمادىٰ بِي، میں تیاری کے سلسلہ میں آج کل کے درمیان متردد رہا، (8) حَتّٰى استَمَرَّ بِالنَّاسِ الجِدُ، حتی کہ لوگوں نے بڑے زور شور اور اہتمام و کوشش سے نکلنے کی تیاری کر لی، (9) وَلَم أَقْضِ مِنْ جَهَازِي ﷺ شَيئاً: اور میں اپنی تیاری کے سلسلہ میں کچھ نہ کر سکا۔ (10) وَتَفَارَطَ الغَزْوُ اور مجاہد بہت آگے نکل گئے۔ (11) مَغْمُوْصًا عَلَيه فِي النِّفَاقِ: جن پر نفاق کا الزام اور تہمت تھی اور اس کی بنا پر حقیر و ذلیل تصور ہوتے تھے، (12) حَبَسَه بُرْدَاهُ والنَّظْرفي عِطْفَيهِ: اپنی چادروں کی خوبصورتی اور اپنے تنومند اور صحت مند جسم کے گھمنڈ نے اسے روک لیا ہے، رَجُلًا مُبَيِّضًا: سفید پوش آدمی، يَزُولُ به السرابُ: اس سے ریگستان میں تموج وضطراب پیدا ہو رہا تھا، یعنی وہ دور سے سراب میں آتا نظر آ رہا تھا، (13) كُنْ أَبَا خيثمه: اے اللہ! یہ ابوخیثمہ ہو، جو اپنا واقعہ یوں کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تبوک روانہ ہوئے چند دن ہی گذرے تھے کہ ایک دن شدید گرمی پڑ رہی تھی، میں دوپہر کو اپنے باغ میں گیا تو دیکھا، میری دونوں بیویوں نے کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں کے سائبانوں کے نیچے اپنی اپنی جگہ کو پانی چھڑک کر خوب ٹھنڈا کر رکھا ہے اور ٹھنڈے میٹھے پانی کی صراحیاں تیار پڑی ہیں، کھانا تیار ہے، جونہی انہوں نے عریش (چھپر، خسخانہ) میں قدم رکھا، اپنی بیویوں اور کھانے پینے کے سامان عیش و عشرت کو دیکھا تو بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا، سبحان اللہ، اللہ کا رسول ﷺ جس کی تمام اگلی پچھلی کوتاہیوں کی مغفرت کی بشارت انہیں دنیا ہی میں مل چکی ہے، وہ شدید گرمی میں ریت کے ریگستانوں میں سفر کی مشقت برداشت کرے اور ابوخیثمہ سرسبز درختوں کے خنک سایہ میں حسین و جمیل بیویوں کے ساتھ بیٹھ کر لذیذ کھانے کھائے، ٹھنڈا پانی پیے اور داد عیش و عشرت دے، واللہ! یہ ہرگز انصاف نہیں ہے، اس لیے انہوں نے اپنی بیویوں سے کہا، تم اسی وقت میری سواری اور سامان سفر تیار کر دو، تاکہ میں جلد ہی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں، چنانچہ دونوں فرمانبردار

بیویوں نے اسی وقت آپ کشتی کے اونٹ پر ان کا سامان سفر باندھا اور انہوں نے اسی وقت تن تنہا تبوک کی راہ لی، یہاں تک جب رسول اللہ ﷺ نے دور سے، ایک سفید پوش، تن تنہا سوار کو سراب کے تھپیڑوں میں دیکھا تو فوراً زبان سے نکلا، ⑭ كن ابا خيثمه، ابوخیثمہ ہو تو وہ وہی تھے۔ ⑮ لَمَزَهُ المنافقون: منافقوں نے اسے اپنی طنز وطعن اور تحقیر کا نشانہ بنایا۔ ⑯ تَوَجَّهَ قَافِلًا: واپسی کا رخ کر لیا، حَضَرَنِي صِدْقَهُ: آپ سے سچی بات کہنے کا پختہ عہد کر لیا۔ ⑰ لقد أُعْطِيْتُ جَدَلًا: مجھے فصاحت و بلاغت اور زور بیان اور لطافت لسانی سے نوازا گیا ہے اور میں بہترین عذر و بہانہ کر کے اپنی صفائی پیش کر سکتا ہوں۔ ⑱ تَجِدُ عَلَي، آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع عامری کو شرکاء بدر سے قرار دیا گیا ہے، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد ج ۳ ص ۵۰۵ مطبوعۃ دار احیاء التراث اسلامی، میں لکھا ہے کہ اہل مغازی اور مؤرخین میں سے کسی نے بھی ان دونوں بزرگوں کا نام اصحاب بدر میں ذکر نہیں کیا اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بدری کا مقاطعہ نہیں فرمایا اور نہ ہی انہیں کوئی دوسری سزا دی، حالانکہ انہوں نے راز افشاء کرنے کا جرم کیا تھا، کہاں جنگ سے پیچھے رہ جانا اور کہاں راز افشاء کرنے کا جرم، اس طرح ابن قیم رحمہ اللہ نے علامہ ابن جوزی سے ابوبکر اثرم کا قول نقل کیا ہے کہ زہری کے فضل، حفظ اور اتقان میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کی اس غلطی کے سوا میرے سامنے کوئی غلطی نہیں ہے لیکن مرارہ بن ربیع عمری ہیں ان کو مرارہ بن ربیعہ عامری کہنا درست نہیں اور ہلال بن امیہ کا شرکائے بدر میں، اس کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا، یہ ان کی غلطی ہے اور غلطی سے کوئی انسان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ⑲ ما زَالُوا يُؤَنِّبُوْنَنِي، وہ مجھے مسلسل سرزنش وتوبیخ اور ملامت کرتے رہے۔ ⑳ اِسْتَكَانَا: وہ دونوں جھک گئے، جھینپ گئے، كُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وأَجْلَدَهُمْ: میں تینوں میں سے جوان اور طاقتور تھا، حَتّٰى تَسَوَّرْتُ: حتی کہ میں دیوار پر چڑھ گیا۔ ㉑ نَبَطِيٌّ: کسان، کاشتکار، بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ: ذلت و رسوائی کا گھر اور جہاں حقوق کا تحفظ نہ ہو، بلکہ ضائع ہوں، تَيَامَمْتُ: حضرت کعب نے اپنی قوت ایمانی اور اللہ اور اس کے رسول کی حقیقی و سچی محبت کی بنا پر، دشمن کے اس حملہ کو بھی سہ لیا، حالانکہ شعراء مال و دولت اور شاہی درباروں کے بڑے رسیا ہوتے ہیں، اس لیے انہوں نے اس شاہی نامہ کو تنور کی نظر کر دیا، ㉒ تَيَامَمْتُ، میں نے رخ کیا، ㉓ اِسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ: وحی کے نزول میں تاخیر ہو گئی۔ ㉔ أوفى على سَلْعٍ: وہ سلع پہاڑ پر چڑھ گیا، جہاں حضرت کعب خیمہ بنا چکے تھے۔

فَاٰذَنَ رسولُ الله ﷺ: حضور اکرم ﷺ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، تورات کے آخری تہائی میں، قبولیت توبہ کی آیات اتریں، چونکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے معاملہ سے دلچسپی لیتی تھیں اور ان پر کرم فرما تھیں، اس لیے آپ نے انہیں اسی وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ کی قبولیت سے آگاہ فرما دیا اور انہوں نے اسی

وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجنا چاہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا، لوگ تمہارے گھر اژدھام کریں گے اور تمہیں سونے نہیں دیں گے، اس لیے آپ نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد، ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا تو حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی پیدل، حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بشارت دینے کے لیے دوڑے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ 25 أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مالي: میں اپنے سارے مال سے الگ ہو جاتا ہوں، سارا مال اللہ کی رضا میں صدقہ کرتا ہوں۔ 26 أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ: اپنا کچھ مال روک لو، بعض روایتوں میں تہائی مال کا صدقہ تیرے لیے کافی ہے، جس سے ثواب ہوتا، اہل وعیال اور گھریلو ضروریات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، ان کو نظر انداز کر کے سارا مال صدقہ کر دینا درست نہیں ہے۔ 27 أَبْلَاهُ اللّٰهُ، اس پر اللہ نے انعام واحسان فرمایا۔ 28 أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُهُ: میں نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا۔

فائدہ:...... یہ حدیث فصاحت و بلاغت کا ایک انتہائی اعلیٰ نمونہ ہے، جس میں حضرت کعب نے اپنے جذبات و احساسات اور دلی کیفیات کی بہترین انداز سے ترجمانی کی ہے، صحابہ کرام کا جذبہ اطاعت وفرمانبرداری نمایاں کیا ہے اور آپ کا صحابہ کرام کے ساتھ طرز عمل اور پیار، عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے، مسرت کے وقت آپ کے رخ انور کی عکاسی کی ہے، صدق وسچائی کا حسن انجام بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان و انعام سے استحقاق پیدا کرنے کے لیے جس ایثار وقربانی کی ضرورت ہے، اس کا نقشہ حسین انداز سے کھینچا ہے اور اس حدیث سے علماء نے جو اہم فوائد ونتائج اخذ کیے ہیں، ہم آخر میں ان کا خلاصہ بیان کریں گے۔

[7017] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً

[7017]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7018] ٥٤-(. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ

[7017] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٤٧)

[7018] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٥٧)

تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ

[7018] ۔ عبید اللہ بن کعب رحمہ اللہ جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کی راہنمائی کرتے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے ان کے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ ان کی اپنی زبان سے سنا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، جس میں یہ اضافہ ہے، رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ کے لیے نکلنا چاہتے تھے تو عام طور پر توریہ سے کام لیتے ہوئے اور جہت کا ذکر کرتے، حتی کہ یہ غزوہ آ گیا، (تو آپ نے اس کا تذکرہ صراحتاً فرمایا) اور زہری کی بھتیجے نے اپنی اس حدیث میں، حضرت ابوخیثمہ اور ان کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا ملنے کا ذکر نہیں کیا۔

[7019] ۵۵۔(. . .) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ

[7019] ۔ حضرت عبید اللہ بن کعب جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کے رہبر تھے اور اپنی قوم میں سے سب سے بڑے عالم تھے اور اپنی قوم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی احادیث کو یاد رکھتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے باپ کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے جو ان تین میں ایک ہیں، جن کی توبہ قبول کی گئی، بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کسی غزوہ سے جو آپ نے کیا، کبھی پیچھے نہیں رہے، سوائے دو غزوں (بدر، تبوک) کے اور آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی ہے، رسول اللہ ﷺ نے بہت سے لوگوں کی معیت میں جو دس ہزار سے زائد تھے، جہاد کیا اور کسی محفوظ رکھنے والے دفتر یا رجسٹر میں ان کا نام درج نہ تھا۔

فائدہ:...... (۱) دشمن کی سازشوں اور جنگی تیاریوں کو ناکام کرنے کے لیے، دشمن کے قافلہ پر حملہ کرنا اور مال غنیمت بنانا جائز ہے، اس بنا پر غزوۂ بدر کے موقعہ پر حملہ قافلہ پر کرنا مقصود تھا۔

[7019] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۵۷)

(۲) اہل عقبہ کی فضیلت، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں حاضری کو اس سے بہتر خیال نہیں کیا۔ (۳) امیر لشکر کو چاہیے، اگر دور دراز کا سفر درپیش نہ ہو تو وہ کسی مہم پر روانگی کے لیے توریہ وتعریض سے کام لے، تاکہ دشمن جاسوسی نہ کر سکے۔ (۴) انسان سے اگر کوئی خیر اور نیکی کا کام رہ جائے تو اس پر افسوس کرے اور یہ تمنا کرے، اے کاش! میں یہ کام کر لیتا، حضرت کعب نے کہا تھا، یا لیتنی فعلت۔ (۵) اگر کوئی شخص، مسلمان کی غیبت کرے تو اس کی تردید کرنا، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، بئسی ما قلت، (۶) صدق وسچائی اور اس پر ثبات واستقامت کی فضیلت، خواہ اس کی خاطر مشقت سے دوچار ہونا پڑے، کیونکہ اس کا انجام اور مال بہتر ہے۔ (۷) اپنے کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے قسم کے مطالبہ کے بغیر قسم اٹھانا، جیسا کہ حضرت کعب نے بار بار قسم اٹھائی ہے۔ (۸) سفر سے واپسی پر محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا اور اگر لوگ اس سے ملاقات کے خواہش مند ہوں تو ان کے لیے مسجد میں کچھ دیر بیٹھے رہنا۔ (۹) اگر کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو تو لوگوں کے ظاہری احوال پر حکم لگانا اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کر دینا، آپ نے منافقوں کے عذروں کو قبول فرما لیا تھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت بھی فرما دی تھی، جس سے معلوم ہوتا ہے، آپ لوگوں کے باطن سے آگاہ نہ تھے۔ (۱۰) گناہ گار اور معصیت کار لوگوں سے معاشرتی بائیکاٹ کرنا اور زجر وتوبیخ کی خاطر اس سے سلام وکلام بند کرنا۔ (۱۱) جب انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر اظہار ندامت کرنا اور رونا۔ (۱۲) نماز میں کسی کی طرف نظر چرا کر دیکھا اور اس کی طرف توجہ کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ (۱۳) کسی ضرورت اور مصلحت کے تحت جس کاغذ پر اللہ کا نام ہو، اس کو جلانا جائز ہے، جیسا کہ حضرت کعب نے شاہ غسان کا خط جلا دیا تھا اور اس میں اللہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ (۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریں بچا کر، حضرت کعب کو دیکھنا جس سے معلوم ہوا، آپ نے ظاہری لحاظ سے مقاطعہ کیا تھا، دل میں ان کی محبت موجود تھی۔ (۱۵) سلام کہنا اور اس کا جواب دینا بھی کلام ہے، اس لیے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ (۱۶) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی محبت پر ترجیح دینا کہ حضرت ابوقتادہ نے ایسے ہی کیا تھا۔ (۱۷) جس چیز سے فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو، اس سے پرہیز اور اجتناب اختیار کرنا، حضرت کعب نے اپنی بیوی سے خدمت لینے کی اجازت طلب نہ کی اور شاہ غسان کے خط کو جلا دیا۔ (۱۸) کسی شخص کا اپنی بیوی کو طلاق کی نیت کے بغیر یہ کہنا، ''اپنے میکے چلی جاؤ'' طلاق نہیں ہے۔ (۱۹) کسی خوش کن خبر پر، سجدہ شکر بجا لانا، کسی نعمت وکامیابی کے حصول پر لوگوں کا مبارک باد دینا۔ (۲۰) خوش خبری دینے والے کو انعام دینا، لباس وغیرہ دینا۔ (۲۱) امام ورہنما کا، اپنے ساتھیوں کی خوشی اور مسرت کے موقعہ پر مسرت وفرحت کا اظہار کرنا۔ (۲۲) کسی کرب وتکلیف کے زائل ہونے یا نعمت کے حاصل ہونے پر صدقہ کرنا۔ (۲۳) سارے مال کا صدقہ کرنے والے کو جبکہ اہل وعیال کے تنگی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ

ہو کچھ مال اپنے پاس رکھ لینے کا مشورہ دینا اور سارے مال کے صدقہ سے روک دینا۔(۲۴) جو عمل کامیابی و کامرانی کے حصول کا باعث ہو، اس پر دوام و ہمیشگی کرنا، جیسا کہ حضرت کعب نے سچ بولنے کا التزام کیا۔ (۲۵) جب جہاد فرض عین ہو، امیر نفیر عام کا حکم دے تو اس سے پیچھے رہنا قابل گرفت ہے۔(۲۶) قبولیت توبہ کا دن، ایک مسلمان کے لیے بہترین دن ہے۔(۲۷) کسی مصیبت میں گرفتار کو دوسرے مصیبت زدہ کو اپنے لیے نمونہ بنانا چاہیے۔(۲۸) اپنے ساتھیوں کا معاشرتی بائیکاٹ کرنا، اپنی زمین اور اپنے آپ سے وحشت محسوس کرنے کے باعث بننا، اس کے اچھا اور بہتر ہونے کی دلیل ہے۔(۲۹) اللہ ورسوله اعلم کہنا کلام نہیں ہے، اس طرح زبان سے کچھ کہنے بغیر اشارہ سے کسی کی نشان دہی کر دینا، مقاطعہ کے منافی نہیں ہے۔(۳۰) نیک اور اچھے لوگوں کا امتحان بھی کمزور ایمان والوں کے مقابلہ میں سخت ہوتا ہے۔

۱۱......بَاب: فِيْ حَدِيثِ الْإِفْكِ

باب ۱۱: واقعہ افک اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کی قبولیت کا بیان

[7020] ٥٦-(٢٧٧٠) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْاَيْلِيُّ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَابْنِ رَافِعٍ قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي

[7020] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: اذا عدل رجل رجلا فقال: لا تعلم الا خيرا او ما علمت الا خيرا برقم (٢٦٣٧) وفي المغازي باب: (١٢) برقم (٤٠٢٥) وفي التفسير باب: ﴿قال بل سولت لكم انفسكم امرا فصبر جميل﴾ برقم (٤٦٩٠) وفي باب: ﴿لولا اذا سمعتموه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظيم لولا جاووا عليه باربعة شهداء فاذا لم ياتوا بالشهداء فاولئك عند الله هم الكاذبون﴾ برقم (٤٧٥٠) وفي الايمان والنذور باب: قول الرجل: لعمر الله برقم (٦٦٦٢) وفي باب: اليمين فيما لا يملك وفي ←

وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَاُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَاْنِي اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَاِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ اَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ اَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللّٰهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اِسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَاْنِي

← المعصية وفي الغضب برقم (٦٦٧٩) وفي الجهاد باب: حمل الرجل امراته في الغزو دون بعض نسائه برقم (٢٨٧٩) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٥٠٠) وفي باب: قول النبي ﷺ (الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن باصواتكم) برقم (٧٥٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٦١٢٦)

وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ ((كَيْفَ تِيكُمْ)) فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ

رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي نُفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللّٰهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبٰى إِلٰى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهِ أَرْجٰى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي ((مَا عَلِمْتِ أَوْ مَا رَأَيْتِ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهٰى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ

[7020] ۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے سعید بن میسّب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ نے، نبی اکرم ﷺ کی بیوی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کے بارے میں حدیث بیان کی، جب تہمت بازوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں سے ان کی برأت فرمائی، ان سب نے مجھے ان (عائشہ) کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، ان میں سے بعض اس حدیث کو اپنے دوسرے ساتھیوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور بہتر طریقہ (انداز و اسلوب) سے بیان کرنے والے تھے، میں نے ہر ایک سے حدیث کا وہ حصہ یاد کیا، جو اس نے مجھے سنایا، ان سب کی حدیث سے ایک دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے، ان سب نے بتایا نبی اکرم ﷺ کی بیوی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا، جب آپ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تو ان میں سے جس کا قرعہ نکل آتا، رسول اللہ ﷺ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، چنانچہ ایک جنگ کے لیے روانہ ہوتے وقت آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس میں قرعہ میرا نکل آیا، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی، یہ پردہ والی آیات اترنے کے بعد کا واقعہ ہے پورے سفر میں کجاوے میں بیٹھی بٹھائی اونٹ پر سوار کی جاتی اور اس میں مجھے اتار لیا جاتا، حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگ سے فارغ ہو کر واپس آئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے، ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان کیا، جب انہوں نے کوچ کا اعلان کیا تو میں اٹھ کر چل پڑی، حتی کہ لشکر سے دور نکل گئی تو جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنے کجاوے کی طرف بڑھی تو میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ میرا ظفار کے خرمہروں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے تو میں واپس چلی گئی، اپنے ہار کو تلاش کیا اور اس کی تلاش میں رکی رہی، وہ لوگ جو میرا کجاوا کستے تھے، انہوں نے میرا ہودج اٹھایا اور میں جس اونٹ پر سوار ہوتی تھی، اس پر کس دیا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ میں اس میں ہوں، اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، ان کے جسم گداز اور بھاری نہیں ہوتے تھے، کیونکہ وہ کم خوراک کھاتی تھیں، اس لیے انہوں نے کجاوے کے بوجھ کو نامانوس محسوس نہ کیا، جب اٹھا کر انہوں نے اسے کس دیا اور میں نوعمر تھی، انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے، لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا تو میں لشکر گاہ کی طرف واپس آئی (وہاں ہو کا عالم تھا) کسی بلانے والے اور جواب دینے والے کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی تو میں نے اپنی اس جگہ کا رخ کیا، جہاں میں نے رات گزاری تھی اور

میں سمجھتی تھی کہ لوگ جلد ہی مجھے گم پائیں گے تو میری طرف لینے کے لیے آئیں گے، مجھے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی اور میں سو گئی، صفوان بن معطل سلمی ذکوانی نے رات لشکر کے پیچھے گزار دی تھی تو وہ رات کے آخری حصہ میں چلے اور صبح کے وقت میری قیام گاہ پر پہنچ گئے تو انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کی صورت دیکھی تو وہ میرے پاس آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا، کیونکہ وہ مجھ پر پردہ کرنے کا حکم نازل ہونے سے پہلے، مجھے دیکھا کرتے تھے، جب انہوں نے مجھے پہچان کر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں جاگ پڑی، سو میں نے اپنی بڑی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، واللہ! اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی اور نہ میں نے "انا للّٰہ" کے سوا ان کی زبان سے کوئی بول سنا، انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس کے ہاتھ پر اپنا پاؤں رکھا تو میں اس پر سوار ہوگئی اور وہ اونٹنی کی مہار پکڑ کر آگے آگے چلنے لگے، حتی کہ ہم لشکر میں آ پہنچے، جبکہ وہ عین دوپہر کے وقت پڑاؤ کر چکے تھے تو میرے معاملہ میں ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے اور اس میں بڑا رول (کردار) عبداللہ بن ابی ابن سلول نے ادا کیا، چنانچہ ہم مدینہ پہنچ گئے اور جب ہم مدینہ پہنچ گئے، میں ایک ماہ بیمار پڑ گئی، لوگ تہمت لگانے والوں کی تہمت پھیلاتے اور مشہور کرتے رہے اور مجھے اس کا بالکل پتہ نہ تھا، ہاں مجھے اپنی اس بیماری میں یہ بات کھٹکتی اور پریشان کرتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ لطف و مہربانی نظر نہیں آتی تھی، جس کا مظاہرہ آپ میری بیماری کے موقعہ پر کیا کرتے تھے، بس رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے، سلام کہتے، پھر پوچھتے، ''کیسی ہو؟'' یہ چیز مجھے شک و شبہ میں ڈالتی، لیکن مجھے شرارت کا علم نہیں تھا، جب بیماری کی نقاہت و کمزوری کے بعد، میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ مناصع کی طرف نکلی، جو ہماری قضاء حاجت کی جگہ تھی اور ہم صرف رات کو ہی نکلا کرتے تھے اور یہ اس وقت کی بات ہے، جبکہ ہم نے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنائے تھے اور باہر نکلنے کے بارے میں ہمارا معاملہ پہلے عربوں کی طرح تھا، ہم اپنے گھروں کے پاس بیت الخلاء بنانے سے اذیت محسوس کرتے تھے، میں اور ام مسطح دونوں قضائے حاجت کے لیے نکلیں، وہ ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی، ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں، ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، جب ہم قضاء حاجت سے فارغ ہوئیں تو میں اور ابورہم کی بیٹی، میرے گھر کی طرف واپس آئیں تو ام مسطح اپنی چادر میں الجھ کر گرنے لگیں، اس پر اس نے کہا، مسطح ہلاک ہو گیا تو میں نے ان سے کہا، آپ نے بہت بری بات کہی ہے، کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہتی ہیں، جو جنگ بدر میں شرکت کر چکا ہے، انہوں نے کہا، بی بی، آپ نے وہ بات نہیں سنی، جو اس نے کہی ہے؟ میں نے پوچھا، اس نے کیا کہا ہے؟ تو انہوں نے مجھے تہمت بازوں کی بات سنائی، جس سے میری بیماری میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تو جب میں گھر واپس پہنچی، رسول

اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کہا، پھر پوچھا، ''تم کیسی ہو؟'' میں نے کہا، کیا آپ مجھے میرے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اس سے میری غرض یہ تھی کہ میں ان سے اس خبر کا یقین حاصل کرلوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی تو میں اپنے والدین کے پاس آئی اور اپنی ماں سے پوچھا، اے امی! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ وہ بولیں، بیٹی، اس کو اہمیت نہ دو، جب کسی آدمی کی خوبصورت بیوی ہوتی ہے، جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں (خاوند کو متنفر کرنے کے لیے) بہت باتیں بناتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا، سبحان اللہ! لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں؟ تو میں رات بھر روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی، پھر میں دن کو بھی روتی رہی؛ جب اتنا عرصہ وحی نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے کے سلسلے میں مشورے کے لیے بلایا، رہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو اس علم کے مطابق جو انہیں آپ کی اہلیہ کی براءت کے سلسلہ میں تھا اور اس محبت کے مطابق جو وہ دل میں ان کے بارے میں رکھتے تھے، مشورہ دیا، کہا، یا رسول اللہ! وہ آپ کی بیوی ہیں، ہمیں تو ان کی خوبیوں کے سوا کسی چیز کا علم نہیں ہے، لیکن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی، اس کے سوا بھی بہت سی عورتیں ہیں، آپ (ہر وقت گھر میں رہنے والی) (لونڈی سے پوچھ لیں، وہ آپ کو سچ سچ بتا دے گی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پوچھا، ''اے بریرہ! کیا عائشہ کے کردار میں تو نے کوئی شک وشبہ میں ڈالنے والی بات دیکھی ہے؟'' بریرہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے، میں نے ان میں، اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں دیکھا کہ وہ نوعمر لڑکی ہے، آٹا گوندھ کر رکھ دیتی ہے اور خود سو جاتی ہے اور گھر کی بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں عذرخواہی کی اور منبر پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمانو کی جماعت! مجھے اس آدمی کے بارے میں کوئی معذور سمجھے گا، جس کی طرف سے مجھے اپنی بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچی ہے، واللہ! میں اپنی بیوی کے بارے میں صلاح و نیکوکاری کے سوا کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی کا وہ نام لیتے ہیں، اس کے متعلق بھی میں بجز صلاح اور نیکوکاری کے کچھ نہیں جانتا اور وہ جب بھی میرے گھر آیا ہے، میرے ساتھ آیا ہے، یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کو معذور جانتا ہوں، اگر اس کا ہمارے قبیلہ اوس سے تعلق ہوتا تو میں ابھی اس کی گردن اڑا دیتا اور گر وہ ہمارے برادر قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا ہے تو آپ ہمیں جو حکم دیں، ہم وہ کرنے کے لیے تیار ہیں تو یہ سن کر خزرج کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے

مخاطب ہو کر کہنے لگے تو جھوٹ بولتا ہے، واللہ! تو اس کو قتل نہیں کر سکتا اور نہ تجھ میں اس کو قتل کرنے کی طاقت ہے، یہ سن کر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ کی بقا کی قسم! ہم اسے ضرور قتل کریں گے تو تو منافق ہے اور منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے، یہ دیکھ کر دونوں قبیلہ اوس اور خزرج بھڑک اٹھے، حتی کہ انہوں نے باہمی جنگ و جدال کا ارادہ کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر فریقین کو ٹھنڈا کرتے رہے، حتی کہ وہ خاموش ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اس روز میں سارا دن روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی، پھر میں آنے والی رات بھی روتی رہی، نہ میرے آنسو رکتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین سمجھتے تھے روتے روتے میرا جگر پھٹ جائے گا، میں رو رہی تھی اور میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری عورت نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اسے اجازت دے دی، وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی، گھر میں اس طرح ہم موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے، السلام علیکم، کہا اور بیٹھ گئے، جب سے مجھ پر تہمت لگی، آپ اس وقت سے میرے پاس نہیں بیٹھے، ایک ماہ ہو چکا تھا، میرے بارے میں آپ کی طرف وحی نہیں اتر رہی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بیٹھ کر آپ نے تشہد پڑھا، پھر فرمایا: ''اما بعد! اے عائشہ! واقعہ یہ ہے کہ مجھے تیرے بارے میں ایسی ایسی بات پہنچی ہے، اگر تو بری ہے تو جلد ہی یقیناً اللہ تیری برأت کر دے گا اور اگر تو گناہ کا ارتکاب کر بیٹھی ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر، کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، جب آپ نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو تھم گئے، حتی کہ میں اپنی آنکھوں میں ایک قطرہ بھی محسوس نہیں کرتی تھی، چنانچہ میں نے اپنے باپ سے کہا، آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں تو انہوں نے کہا، واللہ! میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں تو میں نے اپنی ماں سے کہا، آپ ہی میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں، انہوں نے بھی کہا، واللہ! میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، چنانچہ میں نے کہا اور میں ابھی نوعمر لڑکی تھی، قرآن بھی زیادہ نہیں پڑھا تھا، میں نے کہا، واللہ! مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ نے یہ بات سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں جگہ پکڑ چکی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھتے ہیں، اب اگر میں آپ سے کہوں، میں اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے، میں بری ہوں تو آپ اس کو سچ نہیں مانیں گے اور اگر میں تمہارے سامنے اس معاملہ کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ اس کو سچ مان لیں گے، واللہ! میں اپنے اور آپ کے مناسب حال

یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہی سمجھتی ہوں، انہوں نے کہا تھا، سوصبر ہی میرے لیے بہتر ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو، ان میں اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے پھر میں منہ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، مجھے، واللہ! اس وقت یقین تھا کہ میں چونکہ بری ہوں اور اللہ میری برأت کے سبب، میری برأت ظاہر کر دے گا، لیکن واللہ! میرا خیال یہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں قرآن اتارے گا، جو پڑھا جائے گا، میں اپنے آپ کو اس سے بہت حقیر جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسی کلام کرے گا، جس کی ہمیشہ تلاوت ہوتی رہے گی، لیکن مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں ایسی خواب دیکھیں گے، جس سے اللہ میری برأت ظاہر کر دے گا، وہ کہتی ہیں، واللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھے نہیں تھے اور گھر میں موجود لوگوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں گیا تھا، حتی کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور وحی کے وقت جس طرح آپ کو پسینہ آتا تھا، وہ شروع ہو گیا، یہاں تک کہ آپ کی پیشانی سے موتیوں کی طرح پسینہ کے قطرے گرنے لگے، یہ انتہائی سرد دن تھا، یہ اس وحی کا بوجھ (ثقل) یا شدت تھی جو آپ پر اتاری گئی، جب آپ سے یہ کیفیت دور ہو گئی تو آپ ہنس رہے تھے اور آپ نے سب سے پہلی بات یہ فرمائی، ''اے عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تو تیری برأت ظاہر کر دی ہے۔'' چنانچہ میری والدہ نے مجھ سے کہا، اٹھ اور آپ سے ملو، میں نے کہا، واللہ! میں ہرگز اٹھ کر آپ کے پاس نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی، اس نے میری برأت نازل فرمائی ہے، وہ بیان کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں، ''وہ لوگ جنھوں نے تہمت کی باتیں کی ہیں، وہ تمھی میں سے ایک ٹولہ ہے۔'' (سورہ نور آیت نمبر ۱۱)۔ دس آیات اتاریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری برأت کے لیے یہ آیات اتاریں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو مسطح کو اس کی اپنے ساتھ رشتہ داری اور اس کی غربت کی وجہ سے خرچ دیا کرتے تھے کہا واللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کی وجہ سے میں آئندہ کبھی اس کو کچھ خرچ نہیں دوں گا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری: ''تم میں سے اہل فضل اور فراخی والے لوگوں کو یہ قسم نہیں اٹھانی چاہیے کہ وہ قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے، انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔ (سورۃ نور آیت نمبر ۲۲)۔

حبان بن موسیٰ، بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن مبارک نے کہا، اللہ کی کتاب کی یہ آیت سب سے زیادہ امید افزا ہے، یہ آیت سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ! مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، پھر انہوں نے مسطح رضی اللہ عنہ کو وہ خرچ دینا شروع کر دیا، جو وہ انہیں دیا کرتے تھے اور کہا، میں اس سے کبھی یہ خرچ نہیں روکوں گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

سے بھی پوچھا تھا کہ ''تو نے کیا جانا ہے، یا کیا دیکھا ہے؟'' انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! (جو کچھ میں نے اپنے کان سے نہیں سنا اور آنکھ سے نہیں دیکھا) میں اس سے اپنے کان اور آنکھ کو بچاتی ہوں۔'' واللہ! بجز نیکو کاروں کے مجھے کچھ معلوم نہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی بیویوں سے یہی میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں، مگر تقویٰ و پرہیز گاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا، ہاں ان کی بہن حمنہ بنت جحش ان کی خاطر لڑنے لگیں اور ہلاک ہونے والوں میں ہلاک ہوگئیں، یعنی تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا۔

زہری کہتے ہیں، یہ وہ حدیث ہے، جو اس گروہ کے لوگوں کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے، حمنہ کو تعصب و حمیت نے تہمت لگانے پر ابھارا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحجاب: جب کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا، اس لیے میں ہودج میں باپردہ بیٹھی تھی اور ہودج اٹھانے والے مجھے دیکھ نہیں سکے، پردے کا حکم، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کے موقعہ پر نازل ہوا، جو ۵ھ میں ہوئی۔ اور بقول بعض چار ہجری یا پانچ کے آغاز میں ہوئی۔ ❷ اذَن بِالرَّحِيْل، باب فعل یا تفعیل سے ہے، اطلاع دی، روانگی اور کوچ کا اعلان کیا۔ ❸ عِقدَ مِنْ جَزْعِ ظفارِ: عِقد، قلادہ، ہار، جَزْعٌ: خرمہرے، سفیدی مائل سیاہ یمنی منکے۔ ❹ ظَفَارِ: یمن کی ایک بستی کا نام ہے۔ ❺ لم يُهَبِّلْنَ، باب تفعیل، اِفْعال اور نصر ینصر سے آتا ہے، وہ گوشت اور چربی سے بھاری نہیں ہوئی تھی، یعنی گوشت اور چربی زیادہ نہیں ہوئے تھے۔ ❻ ألعلقة من الطعام: کم مقدار اور تھوڑا سا کھانا، چونکہ عورتیں کم خور تھیں، اس لیے ان کا وزن کم ہوتا تھا، بھاری بھر کم ہونے کی وجہ سے وزن زیادہ نہ تھا، اس لیے ہودج اٹھانے والوں کو پتہ نہ چل سکا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہودج میں موجود نہیں ہے، انہوں نے معمول کے مطابق کجاوا اٹھا کر اونٹ پر کس دیا۔ ❼ كُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ: میں نوعمر لڑکی تھی، اس لیے وزن بھی کم تھا، زیورات سے محبت تھی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے کسی کو اطلاع دیے بغیر قضائے حاجت کے لیے چلی گئی اور ہار کی گمشدگی کی کسی کو اطلاع کیے بغیر، اس کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ ❽ يَتَمَّمْتُ مَنْزِلَ الَّذِيْ كُنْتُ فيه، جس جگہ رات گزاری تھی، اس جگہ کا قصد کیا، اپنے ہوش و حواس کو قائم رکھا، بدحواس ہو کر ادھر ادھر نہیں دوڑی، تاکہ جب ان کی گمشدگی کا علم ہو تو انہیں ان کی جگہ سے آسانی کے ساتھ تلاش کیا جا سکے۔ ❾ غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ: آنکھوں پر نیند کا غلبہ ہوا تو میں سوگئی، یعنی اطمینان و تسکین کو برقرار رکھا، جس سے نیند آ گئی، وگرنہ پریشانی اور اضطراب کی حالت میں نیند نہ آتی اور جنگل میں اکیلی ہونے کی وجہ سے خوف زدہ ہو جاتیں، یا اللہ کا ان پر کرم و فضل تھا، ان کو سلا دیا، تاکہ وہ جنگل کی وحشت و خوف سے محفوظ رہیں، قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ: انہوں نے رات کا آخری حصہ لشکر کے پیچھے گزارا تاکہ صبح اٹھ کر گری پڑی چیز اٹھا کر لشکر والوں کو پہنچا دیں، اس لیے وہ صبح کے قریب اٹھ کر چل پڑے، کیونکہ

رات جلد وہ اٹھ نہیں سکتے تھے۔

⑩ السَواد: شخصیت، شکل وصورت۔ ⑪ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرجاعه: میں ان کے انا لله وانا اليه راجعون، پڑھنے سے بیدار ہوگئی، کیونکہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ، پردہ کے نزول سے پہلے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ چکے، پردہ بقول بعض تین یا چار ہجری کو اتر چکا تھا، لیکن اکثریت کے نزدیک حضرت زینب کی شادی ۵ھ میں ہوئی ہے اور پردہ اس موقعہ پر نازل ہوا تھا، وہ حضرت عائشہ کے پیچھے رہ جانے پر حیران ہو گئے اور پریشانی کے ازالہ کے لیے یہ کلمات کہے، فَخَمَّرْتُ وجهي: میں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، اگر ازواج مطہرات کو چہرہ ڈھانپنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی، جو مومنوں کی مائیں ہیں تو پھر کسی اور عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت کیسے مل سکتی ہے۔
⑫ مُوغِرِيْن فی نَحر الظَهِيْرة: نَحر گرمی شدت کو کہتے ہیں، نَحْرُ الظَهِيْر: بالکل دوپہر کے وقت نَحر ہر چیز کے آغاز کو کہتے ہیں، مقصد یہ ہے، ہم اس وقت پہنچے، جب سورج انتہائی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ ⑬ تَوَلّي كِبْرَهٗ: بڑے حصہ کا ذمہ دار، عبداللہ بن ابی تھا۔ ⑭ اَفَاضَ فِي الْقَولِ کا معنی ہے، اس نے بڑھ چڑھ کر بات کی۔ ⑮ يُرِيْبُنِيْ: رَابَهٗ وارابه کا معنی ہے، اس کو وہم اور شک میں مبتلا کر دیا، قلق واضطراب میں ڈال دیا۔ ⑯ نَقَاهت، بیماری کی کمزوری اور ناقِهٌ اس بیمار کو کہتے ہیں، جو ابھی بیماری سے صحت یاب ہوا ہو اور تندرستی پوری طرح بحال نہ ہوئی ہو۔ ⑰ مَنَاصِعْ: مَنْصَعٌ کی جمع ہے، مدینہ کے باہر ایک کھلا میدان اور فُتبرز یعنی قضائے حاجت کی جگہ تھا، كُنُف، كَنِيف کی جمع ہے، پردہ والی جگہ، مراد لیٹرین ہے۔ ⑱ فِي التَّنَزُّهِ: عرب لوگ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے اجتناب کرتے تھے، یا بچتے تھے۔ ⑲ مِرْط: اون کی چادر۔ ⑳ عَثَرَتْ اُم مِسطح: ام مسطح کا پاؤں چادر میں اٹک کر پھسل گیا، اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ام مسطح کا پاؤں واپسی پر پھسلا تھا، لیکن بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ واقعہ جاتے ہوئے پیش آیا، اس لیے دونوں روایات میں تعارض ہے، اس لیے ایک روایت میں وہم ہے، محض فَرغنا من شأننا کی تاویل سے تطبیق کی کوشش کرنا، ایک تکلف ہے، تَعَسِ، عین پر فتحہ اور کسرہ دونوں پڑھے جاسکتے ہیں، ٹھوکر کھائی، ہلاک ہوگیا، اس کو شر نے لازم پکڑا، منہ کے بل گرا۔ ㉑ اى هَنْتَاه: اے یہ عورت، اے دیوانی، چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کی شرارتوں اور مکاریوں کا علم نہ تھا، اس لیے انہیں ان الفاظ سے یاد کیا کہ تم بہت غفلت سے کام لیتی ہو۔ ㉒ هَوِّنِي عَلَيكِ: اس کو اہمیت نہ دے، اپنے لیے آسانی پیدا کر۔ ㉓ وَضِيْئَة: خوبصورت اور حسین عورت۔ ㉔ یہ مَضَاءَ ت بمعنی حسن و جمال سے ماخوذ ہے۔

㉕ الّا كَثَّرْنَ عليها: اس پر بہت عیوب لگاتی ہیں، حضرت عائشہ کی والدہ نے انتہائی ذہانت و فطانت سے کام

لیتے ہوئے، حضرت عائشہ کے غم وحزن کو ہلکا کرنے کی کوشش کی کہ تم انتہائی حسین وجمیل ہو، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو، ایسی عورتوں کے بارے میں لوگ باتیں بناتے ہی رہتے ہیں، تمہارے ساتھ کوئی ان ہونا واقعہ پیش نہیں آیا، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، اس لیے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اگرچہ ان کی سوکنوں کی طرف سے ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی تھی، لیکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حضرت حمنہ اس میں حصہ لے رہی تھیں اور والدین نے جاننے کے باوجود اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ نہیں کیا تھا کہ وہ بیمار اور نوعمر ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گی اور بیماری میں اضافہ ہو جائے گا، لیکن ام مسطح رضی اللہ عنہا کی طرف سے جب انہیں پتہ چل گیا تو والدہ نے انتہائی مجمل انداز میں بات کو ہلکا کرتے ہوئے انہیں تسلی دی، لیکن اتنے میں ایک انصاری عورت نے آکر والدہ کی موجودگی میں واقعہ کی پوری داستان سنا دی، اس لیے انہیں واقعہ کا یقین ہو گیا تو انہوں نے پوچھا، کیا والد صاحب کو پتہ ہے، میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہے، جب والدہ نے بتایا، دونوں کو پتہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پریشانی میں انتہائی اضافہ ہو گیا اور وہ غش کھا کر گر گئیں۔ 26 لا يَرْقَا لِي دَمْع: میرے آنسو بند نہیں ہوتے تھے، لا أَكْتحِلُ بِنَوم: مجھے نیند نہیں آتی تھی۔۔ حضرت اسامہ نے کہا: هُم أهْلُكَ وَلا نَعْلَمُ الا الخيرا: وہ آپ کی بیوی ہیں اور ہم ان کی نیکی وصلاح کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عائشہ اور اس کے باپ سے بڑی محبت ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت وعصمت اور حصانت ودیانت اس سے بہت بلند وبالا ہے کہ اس خباثت کا غبار بھی ان کو چھو سکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر رفیع اور عظیم ہے کہ یہ بات وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی کہ وہ آپ کی محبوبہ، آپ کے جگری دوست، یار غار، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نیک و پارسا، دختر کو اس رزالت، ذلت سے دوچار کرے گا، جس کے ساتھ تہمت بازوں نے ان کو ملوث کیا ہے، کیونکہ ایک ناپاک عورت اپنے جیسے ناپاک مرد ہی کے لیے زیب ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے، خبیث عورتیں، خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد، خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں، پاک مردوں کے مناسب ہیں اور پاک مرد، پاک عورتوں کے لائق ہیں۔نور آیت نمبر ۲۶۔ 27 لم يُضيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی، اس کے سوا بھی بہت سی عورتیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو طلاق دینے کا مشورہ دیا، کیونکہ وہ اپنی فہم وفراست کے مطابق، آپ جس غم واندوہ میں مبتلا تھے، اس سے نجات کی یہی صورت سمجھتے تھے اور وہ آپ کے حق میں اس میں خیر خواہی اور مصلحت سمجھتے تھے، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی اور قلق واضطراب سے نکل کر سکون قلب حاصل کر سکیں گے، پھر اس کے بعد واقعہ کی تحقیق وتفتیش سے اصل صورت حال واقع ہو جائے گی۔ حالانکہ اس سے اور مسائل، پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی تھی، آپ کی بیوی کے اس کردار کی وجہ سے آپ پر مزید کیچڑ اچھالا

جاتا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی نشانہ بنایا جاتا اور دوسری ازواج مطہرات کے بارے میں بھی شکوک وشبہات پیدا ہوتے۔ (28) سَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ: لونڈی سے پوچھ لیں، وہ آپ کو سچ سچ بتا دے گی، چونکہ لونڈی عموماً گھر میں ہی رہتی ہے، اس لیے اس پر گھر والوں کے تمام حالات روشن ہوتے ہیں، کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی اور جب آپ نے حضرت بریرہ سے پوچھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑے سخت انداز میں تلخ کلامی کرتے ہوئے پوچھا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے، پوری چھان بین سے کام نہیں لیا گیا تو لونڈی نے کہا، میں نے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی۔ (29) أَغْمِصهُ عَلَيْهَا: جس کے سبب میں اس پر عیب لگا سکوں، بعض روایتوں میں ہے، میں تو ان کے عیب و ہنر کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار کھوٹے کھرے کو جانتا ہے، واللہ! عائشہ سونے سے زیادہ کھری ہیں اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں، اگر انہوں نے وہ فعل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی خبر دے دے گا، اس طرح حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے انتہائی سوجھ بوجھ اور عقلمندی کا ثبوت دیا، اگر لونڈی بے عقلی کا ثبوت دیتی، سختی اور مار پیٹ سے ڈر کر غلط بات کہہ دیتی تو شاید، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا کہ جب مجھے اس تہمت کا علم ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ کسی کنویں میں چھلانگ لگا کر زندگی کا خاتمہ کر لوں، حقیقت کا روپ دھار لیتا اور ابوبکر کو اتنا صدمہ اور غم ہوتا، جس کا تصور ممکن نہیں ہے اور یہ جھوٹی تہمت بھی ایک حقیقت بن جاتی اور فتنہ کا دروازہ کھل جاتا، جس کو بند کرنا بہت مشکل ہوتا، اس واقعہ کی پوری تفصیلات کے لیے دیکھئے مختصر سیرة الاصول (30) تَنَام عَنْ عَجِيْنِ اهلها: آٹا گوندھ کر رکھ دیتی ہے، خود سو جاتی ہے اور آ کر گھریلو بکری کھا جاتی ہے، اس قدر غفلت شعار اور سادہ لوح لڑکی سے اس حرکت کا ارتکاب کیسے ممکن ہے۔ (31) فَاسْتَعْذَرَ من عبد الله بن ابی، عبداللہ بن ابی کے بارے میں عذر خواہی کی، ایسے آدمی کو طلب کیا، جو آپ کو انصاف دلائے، اگر میں اس کو اس کے فعل پر سزا دوں تو مجھے کوئی معذور سمجھے گا۔ (32) مَنْ يَعْذِرُنِي: میری مدد کون کرے گا اور مدد کرنے والے کو عذیر کہتے ہیں۔ (33) فَقَام سَعْد بن معاذ: حضرت سعد بن معاذ، غزوہ خندق سے متصل غزوہ قریظہ میں فوت ہو گئے ہیں اور غزوہ احزاب ۴ھ یا پانچ ۵ھ شوال میں پیش آیا اور غزوہ مریسیع جس میں واقعہ افک پیش آیا ہے، یہ بقول اہل سیرت ۵ھ یا ۶ھ شعبان میں پیش آیا، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ یہاں سعد بن معاذ کا ذکر کسی راوی کا وہم ہے، جیسا کہ ابن حزم، ابن عبد البر، ابن العربی، قرطبی اور قاضی عیاض رحمہم اللہ کا موقف ہے، (عمدة القاری ج ۶ ص ۳۶۶) اور حافظ ابن حجر کا یہ موقف درست نہیں ہے، جس کو صاحب الرحیق المختوم نے ترجیح دی ہے کہ غزوہ مریسیع یا غزوۂ بنی المصطلق شعبان ۵ھ میں پیش آیا، کیونکہ واقعہ افک کی تشہیر کے بعد قلق واضطراب اور غم واندوہ کی فضا میں غزوۂ خندق کی تیاری کے لیے اس قدر طویل وعریض اور گہری خندق کھودنا ممکن نہیں ہے، حدیث میں سید الاوس، اوس کا سردار تھا اور مشہور سردار حضرت سعد بن معاذ ہی تھے، اس لیے راوی نے ان کا نام ذکر کر دیا، اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ غزوہ احزاب ۵ھ شوال میں پیش آیا اور غزوہ بنو مصطلق ۵ھ شعبان میں پیش آیا تو پھر غزوہ بنو مصطلق پہلے پیش آیا اور دو ماہ بعد غزوہ احزاب پیش

آیا تو پھر حضرت سعد بن معاذ کا ذکر کرنے میں کوئی اشکال نہیں رہتا لیکن یہ اشکال بہر حال رہے گا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ایسی فضا میں طویل و عریض خندق کھودنا مشکل ہے نیز بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور قرآن کا انداز اور سلوب بھی یہ بیان کرتا ہے کہ حضرت زینب ؓ کی آپ سے شادی غزوہ احزاب کے بعد ہوئی ہے اور پردے کا حکم ان کی شادی کے موقع پر ہوا ہے الا یہ کہ یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ان کی شادی تین چار ہجری میں غزوہ احزاب سے پہلے ہوئی ہے۔ حالانکہ وہ اسید بن حضیر تھے، جو حضرت سعد کے چچازاد تھے، انہوں نے کہا، آنَـا اعـذِرُكَ: میں آپ کی مدد کروں گا، اگر اس کا تعلق، ہمارے قبیلہ اوس سے ہوتا تو میں ابھی اس کی گردن اڑا دیتا، جبکہ وہ ہمارے برادر قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا ہے تو آپ ہمیں جو حکم دیں، ہم وہ کرنے کے لیے تیار ہیں، نفسیاتی اور قبائلی روایات کے مطابق یہ بات صحیح نہ تھی، اگر وہ یہ کہتے ہیں، چونکہ وہ ہمارے برادر قبیلہ خزرج سے ہے، اس لیے آپ ان کے سردار کو حکم دیں، آپ جو بھی حکم دیں گے، وہ فوراً اس کی تعمیل کریں گے تو حضرت سعد بن عبادہ ؓ حمیت و غیرت کا جذبہ نہ بھڑکتا اور جو صورت حال پیدا ہوگئی، وہ پیدا نہ ہوتی اور حضرت سعد بن عبادہ ؓ یہ نہ کہتے، واللہ! تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نصرت و حمایت مقصود نہیں ہے، تم تو محض جاہلیت کے دور کے حسد و کینہ کی بنا پر موقعہ کے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو، اگر یہ تمہارے قبیلہ کا فرد ہوتا تو تم کبھی اس کا قتل ہونا پسند نہ کرتے اور باقی بحث و مباحثہ اس تلخی کی فضا کا نتیجہ ہے، وگرنہ حضرت سعد بن عبادہ نہ منافق تھے اور نہ ہی عبداللہ بن ابی منافق کے طرف دار اور حمایتی، اس صورت حال کے بعد طبعی طور پر حضرت عائشہ کے غم و حزن میں اضافہ ہو گیا، کیونکہ اپنے والدین کے گھر سے رسول اللہ ﷺ کے گھر آ چکی تھیں، وہیں ان کے والدین ان کے پاس آئے اور انصاری عورت آئی اور عصر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ کر اس واقعہ کے بعد پہلی دفعہ بیٹھے اور ان سے پوچھا کہ اگر تم نے گناہ کا ارتکاب کر لیا ہے تو اس کا اقرار و اعتراف کر کے توبہ و استغفار کر لو، چونکہ اس معاملہ کی تشہیر ہو چکی تھی، اس لیے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش ممکن نہ تھی، اگر صرف انہیں کو پتہ ہوتا تو پھر پردہ ڈالنا بہتر ہوتا، حضرت عائشہ کا غم و حزن انتہا کو پہنچ چکا تھا، اس لیے ان کے آنسو تھم گئے، یا آپ کے اس فرمان سے تسلی ہو گئی کہ اگر تم اس الزام سے بری ہو تو جلد ہی اللہ تمہاری برأت ظاہر فرما دے گا، والدین نے برأت کا اظہار اس لیے نہ کیا کہ ان کی برأت کرنے پر تہمت تراشی کرنے والے یہ کہہ دیتے کہ والدین تو اپنی اولاد کی برأت کرتے ہی ہیں، مگر اس لیے حضرت عائشہ کو جواب خود ہی دینا پڑا اور انہوں نے انتہائی متانت و سنجیدگی سے، انتہائی وثوق و اعتماد کے ساتھ جواب دیا اور پھر جب آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو وہ پوری طرح مطمئن تھیں اور والدین انتہائی پریشان اور خوف زدہ تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت کا اظہار فرما دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ایک محبوبہ بیوی کی حیثیت سے ناز و تدلل کا اظہار کرتے ہوئے، آپ کا شکریہ ادا نہ کیا اور کہنے لگیں، تم میں سے کسی نے میری برأت نہیں کی۔ (34) البُرَحا: سختی وشدت، سخت بخار، شدید حدت و گرمی۔ (35) لَيَتَحَدَّرُ: گرنے لگے، اترنے لگے، جُمَان: موتی۔ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں دس آیات کا نزول ہوا، پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حقیقت واقعہ کھل جانے کے بعد حضرت مسطح کو خرچ نہ دینے کی قسم اٹھائی، تو دو اور آیات کا نزول ہوا اور ان کے ساتھ اصولی ہدایت کے طور پر، بعد والی تین آیات بھی اتریں، اس طرح اس واقعہ کے متعلق سولہ آیات اتریں۔ 36 تُسَامِيْنِيْ: قدر و رفعت میں میری برابری چاہتی تھیں، یا اپنے حسن و جمال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے مجھ سے فخر اور مقابلہ کرتی تھیں۔

فائدہ:...... واقعہ افک، واقعہ صلح حدیبیہ اور قصہ کعب بن مالک، یہ تینوں واقعات مختلف انسانوں کی نفسیات اور اس کی خوبیوں اور خامیوں کو سمجھنے کے لیے، انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، جن میں ہمارے لیے بہت سے اسباق اور عبرتیں ہیں، ہم انتہائی اختصار کے ساتھ بعض باتوں کی طرف لغوی معنی کی تشریح میں اشارہ کرتے ہیں اور پھر کچھ ضروری فوائد، اس باب کے آخر میں بیان کریں گے، تفصیل کے طالب فتح الباری اور نووی کی طرف رجوع کریں۔

[7021] ٥٧ـ(. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوغِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوغِرِينَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ

ان ابی ووالدتی وعرضی　　لعرض محمدٍ منکم وقاء

[7021]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، فلیح کی حدیث میں معمر کی طرح اِجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، اسے مشتعل کر دیا، جاہلانہ کام کروایا ہے اور صالح کی حدیث میں یونس کی طرح اِحْتَمَلَتْهُ: (آمادہ کیا، ابھارا) اور صالح کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو پسند نہیں

[7021] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٥١)

کرتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے اور فرماتی تھیں، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں کہا ہے۔

"بلاشبہ میرا باپ، میرا دادا اور میری عزت، تمہاری عزت کے مقابلہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ڈھال ہے۔"

فَإِنَّ أَبِي ووَالِدَه وعِرْضِيْ: لِعِرضِ مُحَمَّدٍ مِنكم وِقاءُ:

اوراس میں یہ اضافہ بھی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، واللہ! وہ آدمی جس پر الزام تراشی کی گئی تھی، اس نے کہا، سبحان اللہ! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے تو آج تک کسی عورت کا ستر نہیں کھولا، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بعد میں اس نے اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کیا، یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں، مُوْغرِيْن فِي نَحْرِ الظَهِيْرة ہے اور عبدالرزاق کی روایت میں مُوغِرِيْن ہے اور عبدالرزاق سے جب اس کا معنی پوچھا گیا تو اس نے کہا، الوَغْر، گرمی کی شدت کو کہتے ہیں۔

مفردات الحديث ✲ **كَنَفٌ**: وہ کپڑا، جو عورت کے بدن کو چھپائے ہوتا ہے، کیونکہ ابھی تک حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے شادی نہیں کی تھی، بعد میں انہوں نے شادی کر لی تھی۔

مُوْغِرِيْن: وَغر سے مشتق ہے، راستہ کا دشوار گزار ہونا۔

[7022] ٥٨-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ **((أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي))** وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا

[7022] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: قول الله تعالى: ﴿وامرهم شورى بينهم﴾ برقم (٧٣٦٩) تعليقا وفي التفسير باب: (ان الذين يحبون أن تشيع الفاحشة في الذين آمنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والآخرة والله يعلم وانتم لا تعلمون۔ الى قوله: الا تحبون ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم﴾ برقم (٤٧٥٧) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة النور برقم (٣١٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٩٨)

اَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِيهِ اَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ

[7022]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میرے بارے میں الزام تراشی کی گئی اور مجھے اس کا علم ہی نہ تھا، رسول اللہ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے اٹھے، کلمہ شہادت پڑھا، پھر اللہ کے شایان شان اس کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو، جنہوں نے میری اہلیہ پر تہمت تراشی کی ہے، اللہ کی قسم! میں نے کبھی اپنی بیوی میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس شخص کے ساتھ، ان پر تہمت لگائی ہے، واللہ! میں نے اس میں بھی کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اور وہ کبھی میرے گھر میں، میری عدم موجودگی میں نہیں آیا اور جب میں کسی سفر میں گھر سے غائب ہوا تو وہ بھی میرے ساتھ ہی گھر سے باہر گیا۔'' اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی ہے، رسول اللہ ﷺ، میرے گھر تشریف لائے اور میری لونڈی سے پوچھا تو اس نے کہا، واللہ! میں نے اس میں کوئی عیب نہیں دیکھا، ہاں اتنی بات ہے، وہ سو جاتی ہے اور گھریلو بکری آ کر اس کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے، یا خمیرہ آٹا کھا جاتی ہے تو آپ کے بعض احباب نے لونڈی کو ڈانٹا اور کہا، رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتا، حتیٰ کہ انہوں نے تہمت کی تصریح بھی کی تو اس نے حیرت واستعجاب سے کہا، سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں تو ان کی حقیقت کو اس طرح جانتی ہوں، جس طرح سنار خالص سونے کی سرخ ڈالی کو جانتا ہے، یعنی ان میں کوئی عیب نہیں ہے اور جب اس آدمی تک بات پہنچی، جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی تو اس نے کہا، سبحان اللہ! واللہ! میں نے تو کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا تھا اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے، جن لوگوں نے یہ تہمت لگائی تھی، وہ مسطح، حمنہ اور حسان رضی اللہ عنہم تھے، رہا منافق عبداللہ بن ابی تو وہ اس کو کرید کر نکالتا اور پھیلاتا تھا، اس کا اس میں بڑا حصہ ہے۔

مفردات الحدیث ❶ أَبَنُوا اهلي: میری بیوی پر عیب اور تہمت لگائی۔ ❷ أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ: اس کو یہ بات کھل کر کہی یا اسے نازیبا الفاظ کہے۔ ❸ يَسْتَوْشِيهِ: پوچھ پوچھ کر اور کرید کر اس کو نکالتا تھا، پھر اس کو پھیلاتا تھا، تشہیر کرتا تھا۔

نوٹ:...... حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فتح مکہ کے بعد خرید کر آزاد کیا،

بعد کی آزادی کی وجہ سے ان کو حضرت عائشہ کی لونڈی کہا گیا ہے، یا اس وجہ سے کہ وہ اپنی آزادی سے پہلے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی تھی اور ان کی خدمت کرتی تھی، یا اس سے مراد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی ہے، اس کا نام بھی بریرہ تھا۔

فوائد:...... ❶ اجنبی لوگ، باپردہ عورت کی خدمت کر سکتے ہیں اور عورت اونٹ پر سوار ہو کر کجاوہ میں بیٹھ سکتی ہے اور سفر میں اپنے خاوند کے ساتھ جا سکتی ہے، خواہ وہ جنگی سفر ہی کیوں نہ ہو۔ ❷ عورت سفر میں اپنے زیورات پہن سکتی ہے اور قضائے حاجت کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر جنگل میں جا سکتی ہے۔ ❸ انسان کو اپنی چیز کا دھیان رکھنا چاہیے اور اس کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے، گمشدگی کی صورت میں اس کو تلاش کرنا چاہیے۔ ❹ بعض آدمیوں کو لشکر سے پیچھے رکھنا چاہیے، تاکہ پیچھے رہ جانے والی چیز یا لشکر سے بچھڑ جانے والے کو لشکر کے ساتھ ملایا جا سکے۔ ❺ اگر کوئی انسان، خاص کر کوئی عورت کسی جگہ اپنے گھر والوں سے بچھڑ جائے تو وہ اسی جگہ ٹھہرے تاکہ اس کو تلاش کرنا آسان ہو۔ ❻ اجنبی عورتوں کے ساتھ حسن ادب سے پیش آنا اور ان سے صرف بقدر ضرورت گفتگو کرنا اور خلوت میں اس کے ساتھ چلنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کے آگے آگے چلنا، تاکہ اس کے جسم کا کوئی حصہ اس کو نظر نہ آئے اور عورت اجنبی مرد سے اپنا چہرہ ڈھانپ لے گی چاہے وہ نیک و متقی انسان ہی کیوں نہ ہو۔ ❼ قابل احترام شخصیت کے ساتھ ایثار و قربانی کا معاملہ کرنا اور اس کی خاطر مشقت و کلفت برداشت کرنا، حضرت صفوان خود پیدل چلے اور حضرت عائشہ کو سوار کیا۔ ❽ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنا اور محبت سے پیش آنا اور اس پر کوئی الزام لگے تو لطف و کرم میں کمی کرنا، تاکہ بیوی محسوس کر کے اس کی وجہ دریافت کرے اور اپنی کوتاہی کا ازالہ یا معذرت کرے۔ ❾ بیمار پر اگر کوئی تہمت لگے تو اس کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا جائے، تاکہ اس کی بیماری میں اضافہ نہ ہو اور اپنے طور پر اس تہمت کی تحقیق و تفتیش کرنا تاکہ حقیقت حال سے آگاہی حاصل ہو اور بلا تحقیق کسی کو مجرم نہ قرار دیا جائے۔ ❿ بیوی کا اپنے خاوند کے ساتھ ناز و تدلل کا رویہ، اس کی تعظیم و تکریم کے منافی نہیں ہے۔

۱۲...... بَاب: بَرَآءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الرِّيبَةِ

باب ۱۲: حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شک وشبہ سے براءت کرنا

[7023] ۵۹-(۲۷۷۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِيٍّ ((اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ)) فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ

[7023] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳٦۹)

فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ

[7023] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی اِمِ ولد (حضرت ماریہ قبطیہ) سے متہم کیا جاتا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''جاؤ، اس کی گردن اڑا دو۔'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اور وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا، سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، باہر نکل، اس نے انہیں اپنا ہاتھ پکڑا دیا اور انہوں نے اسے نکال لیا، دیکھا تو اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا تھا، اس کا عضو تناسل نہیں تھا اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے قتل کرنے سے رک گئے، پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہے، اس کا عضو تناسل تو ہے ہی نہیں۔

فائدہ:...... حدیث سے ثابت ہوتا ہے، بعض دفعہ کسی انسان پر بلاوجہ، بدظنی سے کام لیتے ہوئے تہمت لگا دی جاتی ہے، جیسا کہ یہ آدمی قبطی تھا بقول بعض حضرت ماریہ کا چچازاد تھا اور انھی کے ساتھ مصر سے آیا تھا اور حضرت ماریہ قبطیہ سے اپنے وطن کی باشندہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کر لیتا تھا تو لوگوں نے اس پر یہ الزام لگا دیا اور لوگوں کے کہنے پر آپ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا، جب حقیقت حال سامنے آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کرنے سے رک گئے اور آپ کو آ کر آگاہ کیا، جس سے معلوم ہوا، قاضی تو گواہوں کا پابند ہے، جھوٹ اور سچ کے ذمہ دار وہ ہیں، باقی رہا یہ مسئلہ کہ وہ منافق آدمی تھا، آپ نے کسی اور سبب سے قتل کا حکم دیا تھا تو اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے، پھر آپ نے حضرت علی کو سبب کیوں نہ بتایا، تاکہ وہ قتل کرنے سے باز نہ رہتے اور اگر وحی سے آپ کو اس کے عضو تناسل کے کٹے ہونے کا علم ہو گیا تھا تو آپ نے خود ہی لوگوں کو یہ کیوں نہ بتا دیا، اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بغیر تفتیش و تحقیق کے قتل کر دیتے تو پھر خواہ مخواہ آپ کی ام ولد متہم ٹھہرتی، چونکہ یہ روایت انتہائی مجمل ہے، معلوم نہیں حضرت علی کے بتانے کے بعد کہ اس کا عضو مخصوص نہیں ہے آپ نے کیا کہا اس لیے اس کے بغیر کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی، اصل مقصود صرف حرم نبوی کی ان بدحرکات سے برأت کا اظہار ہے۔


ایمان کے نور سے دلوں کو منور کر دینے والی
ہماری انمول کتب
موت کے بعد قبر سے حشر تک کے حالات و واقعات اور حقیقت کا تفصیلی بیان
جنت اور جہنم کے حالات پر سیر حاصل بحث
قیامت اور حشر کے دن لوگوں کی کیفیت کا ذکر
آیات اور صحیح احادیث پر مشتمل
جنت
راہ جنت پر گامزن کرنے والی رہنما کتاب
جنت کا تعارف قرآن وحدیث کی روشنی میں
جنت کی نعمتوں کا بیش بہا تذکرہ
اہل جنت اور جنت میں لے جانے والے اعمال کا تذکرہ
دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اور محبتیں پانے کے لیے رہنما کتاب
خوشگوار زندگی گزارنے کے سنہری اصول
گھریلو اور روزمرہ معاشرے کی تشکیل
قرآنی آیات واحادیث صحیحہ کی روشنی میں
آئیڈیل کی تلاش
رشتوں کی تلاش اور شادی بیاہ کے معاملات پر مشتمل رہنما اصول
رشتہ ازدواج کے لیے آئیڈیل کی تلاش قرآن وحدیث کی رہنمائی میں
مسنون نکاح اور شادی کے احکامات کا تفصیلی بیان
کامیاب شادی کے سنہری اصول
NOMANI
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
0334-4229127, 042-37321865
E-Mail: nomania2000@gmail.com

اس کتاب کے کل ابواب (20) اور (106) احادیث ہیں۔

53

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفات اور ان کے احکام

حدیث نمبر 7024 سے 7129 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۳...... كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ

۵۳. منافقوں کی صفات اور ان کے احکام

[7024] ١ - (٢٧٧٢) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ

زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَآئَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقِي اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَقَوْلُهُ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ

[7024] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسیر باب: قوله: (اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله الى قوله لكاذبون) برقم (٤٩٠٠) باب (اتخذوا ايمانهم جنة يجتنون بها) برقم (٤٩٠١) وفی باب: واذا رايتهم تعجبك اجسامهم وان يقولوا تسمع قولهم كانهم خشب مسندة يحسبون كل صيحة عليهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله انى يوفكون) برقم (٤٩٠٣) وفی باب: قوله (واذا قيل لهم تعالوا يستغفرلكم رسول الله لووا رووسهم ورايتهم يصدون وهم مستكبرون) برقم (٤٩٠٤) انظر (التحفة) برقم (٣٦٧٨)

[7024] ۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر اس وقت تک کچھ خرچ نہ کرے، جب تک وہ اس سے الگ نہ ہو جائیں، زہیر کہتے ہیں، جو لوگ حَوْلَهٗ پر زیر پڑھتے ہیں، وہ اس سے پہلے مِنْ کا اضافہ کرتے ہیں اور اس (عبداللہ بن ابی) نے کہا، اگر ہم مدینہ لوٹ گئے تو عزت والے، اس سے ذلت والوں کو نکال دیں گے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر، آپ کو یہ بات بتا دی، آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلوایا اور اس سے پوچھا، اس نے زور دار قسم کھائی کہ اس نے یہ کام نہیں کیا اور کہا، زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھوٹ بولا ہے، چنانچہ لوگوں کی باتوں سے میرے دل میں بہت رنج ہوا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورہ منافقون کی یہ آیات اتاریں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا، تاکہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو انہوں نے اپنے سر جھٹک دیئے، اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا، گویا وہ دیواروں کے ساتھ لگی لکڑیاں ہیں، (ان کا کردار انسانوں والا نہیں ہے) حالانکہ وہ خوبصورت انسان تھے۔

فائدہ :...... یہ غزوہ مصطلق کا واقعہ ہے، جس میں ایک مہاجر اور ایک انصاری کا واقعہ پیش آیا تھا، اس موقع پر عبداللہ بن ابی نے انتہائی قبیح اور نازیبا باتیں کی تھیں اور پھر قسمیں اٹھا کر ان سے مکر گیا تھا۔

[7025] ۲۔(۲۷۷۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ

[7025] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے اور اسے اس کی قبر سے نکال کر اپنے زانوؤں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب مبارک پھونکا اور اسے اپنی قمیص پہنائی، حقیقت حال سے اللہ خوب آگاہ ہے۔

[7025] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب: الكفن فی القمیص الذی یکفی او لا یکفی ومن كفن بغیر قمیص برقم (۱۲۷۰) وفی باب: هل یخرج المیت من القبر واللحد لعلة برقم (۱۳۵۰) وفی الجهاد والسیر باب: الكسوة للاساری برقم (۳۰۰۸) وفی اللباس باب: لبس القمیص برقم (۵۷۹۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: القمیص فی الكفن برقم (۱۹۰۰) وبرقم (۱۹۰۱) وفی باب: اخراج المیت من اللحد بعد ان یوضع فیه برقم (۲۰۱۸) انظر (التحفة) برقم (۲۵۳۱)

[7026] (. . .)حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

[7026]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن ابی کے دفن کرنے کے بعد اس کے پاس پہنچے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7027] ۳۔(۲۷۷٤)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَآءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَاَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ

[7027]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول فوت ہو گیا، اس کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اسے اپنی قمیص عنایت فرمائیں، وہ اسے اپنے باپ کا کفن بنائے تو آپ نے اسے اپنی قمیص عطا فرمائی، پھر اس نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، چنانچہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے، رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے، اللہ کا فرمان ہے، ان کے لیے بخشش طلب کریں یا بخشش طلب نہ کریں، اگر تم ان کے لیے ستر دفعہ بھی بخشش طلب کرو گے، (اللہ انہیں معاف نہیں فرمائے گا) اور میں ستر دفعہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ تو منافق ہے، سو آپ نے اس پر نماز پڑھی، چنانچہ اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری،

[7026] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵۶۰)
[7027] تقدم تخريجه في فضائل الصحابة باب: فضائل عمر رضي الله عنه برقم (٦١٥٧)

''آپ ان میں سے جو بھی مر جائے، کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔''
(توبہ، آیت نمبر ۸۴)

[7028] ٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ فِيهِمْ

[7028] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، چنانچہ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی ترک کر دی۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کی خواہش اور اس کے بیٹے کی درخواست پر کیونکہ بیٹا خالص اور سچا مومن تھا، اس کی تکریم اور اپنی وسعت ظرفی اور وفور رحمت وشفقت کی بنا پر، کفن کے لیے اپنی قمیص دی، لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ کے تاخیر سے پہنچنے کے سبب، وہ اس کی قبر میں اتار چکے تھے، آپ نے ایفائے وعدہ کرتے ہوئے اس کو قبر سے نکلوایا، قمیص پہنائی، لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور حضرت عمر کے روکنے کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا، اے عمر! مجھے استغفار سے منع نہیں کیا گیا، اختیار دیا گیا ہے، اب یہ اللہ کی مرضی ہے، اسے معاف کرے یا نہ کرے، لیکن میرے لیے تو یہ طرز عمل مناسب ہے، جیسا کہ جن کے لیے کفر مقرر ہو چکا تھا اور انہوں نے دولت ایمان سے محروم رہنا تھا، لیکن آپ ان کو انذار وتبلیغ کرتے رہے، چنانچہ آپ کے نماز جنازہ پڑھانے سے بہت سے منافق، آپ کے وسعت اخلاق اور بلند ظرفی دیکھ کر مسلمان ہو گئے، نیز بخاری شریف کی روایت میں یہ تصریح موجود ہے کہ اگر میں سمجھتا اس کو معافی مل سکتی ہے تو میں ستر سے بھی زائد دفعہ استغفار کرتا، جس سے معلوم ہوتا ہے، آپ بھی یہ سمجھتے تھے کہ میرا استغفار اس کے حق میں مفید نہیں ہے، لیکن اسلام کے حق میں مفید ہے، جیسا کہ امام طبری نے لکھا ہے، آپ نے فرمایا تھا، میری قمیص اور میرا اس پر نماز پڑھنے سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن مجھے یہ امید ہے، میرے اس طرز عمل سے اس کی قوم کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو جائیں گے۔ (جامع البیان، ج۱۰، ص ۱۴۲۔طبع بولوق (مطبع کبریٰ) مصر)۔لیکن آخر کار وحی الٰہی کے ذریعہ صریح طور پر منافقین کا جنازہ پڑھنے اور ان کے کفن، دفن میں حصہ لینے سے روک دیا گیا، کیونکہ اس طرز عمل سے منافقین کی ہمت افزائی اور مومنوں کی دل شکستگی کا احتمال تھا، اس لیے آپ نے اس کے بعد کسی منافق کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی۔

[7029] ٥-(٢٧٧٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

[7028] تقدم تخريجه فى فضائل الصحابة باب: من فضائل عمر رضى الله عنه برقم (٦١٥٨)
[7029] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب: (وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم ←

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِی مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ

[7029]۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بیت اللہ کے پاس تین اشخاص دو قریشی اور ایک ثقفی آیا، یا دو ثقفی اور ایک قریشی جمع ہوئے، ان کے دلوں میں سوجھ بوجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں کی چربی بہت تھی، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا، تمہارا کیا خیال ہے، اللہ ہماری بات سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا، اگر بلند آواز ہو تو سنتا ہے، اگر ہم پست آواز میں پوشیدہ بات کریں، نہیں سنتا اور تیسرے نے کہا، اگر وہ ہماری بلند گفتگو سنتا ہے تو پھر وہ ہماری آہستہ، پوشیدہ گفتگو بھی سن لیتا ہے، سو اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری، ''اور تمہیں یہ خوف یا اندیشہ نہ تھا کہ تمہارے خلاف، تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے گواہی دیں گے، بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کاموں کو نہیں جانتا۔'' (سورۃ فصلت، آیت ۲۲)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، عام طور پر بھاری بھرکم اور موٹے پیٹوں والے، عقل و فراست سے محروم ہوتے ہیں اور آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن انسان کے اعضاء و جوارح اور اس کے رونگٹے اس کے خلاف گواہی دیں گے، انسان دوسروں سے تو چھپ سکتا ہے، لیکن اپنے جسم اور اعضاء سے کیسے چھپ سکتا ہے، لیکن اسے یہ احساس ہی نہیں ہے، میرے جسم اور اعضاء ہی اپنے ہر ہر عمل کا اظہار کر دیں گے۔

[7030] (. . .) وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهِ

← سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون) برقم (٤٨١٧) وفي باب: (وذلكم ظنكم الذي ظننتم بربكم ارداكم فاصبحتم من الخاسرين) برقم (٤٨١٧) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون﴾ برقم (٧٥٢١) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة حم السجدة برقم (٣٢٤٨) انظر (التحفة) برقم (٩٣٣٥)

[7030] طريق ابي بكر خلاد الباهلي اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن ←

[7030]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7031] ٦-(٢٧٧٦)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء:٨٨]

[7031]۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ احد کے لیے نکلے تو آپ کے ساتھ جانے والے کچھ لوگ واپس آ گئے تو نبی اکرم ﷺ کے ساتھی ان کے بارے میں دو حصوں میں بٹ گئے، ان میں سے بعض نے کہا، ہم ان کو قتل کریں گے، بعض نے کہا، نہیں تو یہ آیت اتری، ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔'' (نساء، آیت ٨٨)

[7032] (...)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7032]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جنگ احد کے موقعہ پر عبداللہ بن ابی ابن سلول کی رائے یا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، اس بہانہ سے وہ اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر واپس لوٹ آیا تھا۔

[7033] ٧-(٢٧٧٧)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

← سورة حم السجدة برقم (٣٢٥٠) انظر (التحفة) برقم (٩٥٩٩) وطريق ابى معمر تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٦٠)

[7031] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل المدينة باب: المدينة تنفى الخبث برقم (١٨٨٤) وفى المغازى باب: غزوة احد برقم (٤٠٥٠) وفى التفسير باب: (فما لكم فى المنافقين فئتين والله اركسهم) برقم (٤٥٨٩) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠٢٨) انظر (التحفة) برقم (٣٧٢٧)

[7032] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٦٢)

[7033] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب: (لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا) برقم (٤٥٦٧) انظر (التحفة) برقم (٤١٧٠)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِینَ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا اِذَا خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ اعْتَذَرُوا اِلَیْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ یُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ یَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا وَیُحِبُّونَ اَنْ یُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ

[7033] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ منافق لوگ، جب نبی اکرم ﷺ جنگ کے لیے نکلتے، آپ سے پیچھے رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے تو جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے آتے تو آپ کے سامنے عذر اور بہانے پیش کرتے اور قسمیں اٹھاتے اور پسند کرتے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا، اس پر ان کی تعریف کی جائے، تو آیت نازل ہوئی ''جولوگ اپنے کیے پر خوش ہوتے اور چاہتے ہیں جو کام انہوں نے نہیں کیے، ان پر ان کی تعریف کی جائے، ان کے بارے میں خیال نہ کیجئے، انہیں عذاب سے بچ جانے والے نہ سمجھئے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (آل عمران آیت نمبر ۸۸)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ آل عمران کی یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں اتری ہے تو جان بوجھ کر جہاد کے لیے نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جاتے تھے، اور پھر جب آپ غزوہ سے واپس تشریف لے آتے تو جھوٹے بہانے پیش کرتے اور قسمیں اٹھا کر اپنی جان نثاری اور وفاداری کا یقین دلاتے اور اپنی جھوٹی وفاداری کی تعریف کی خواہش کرتے، لیکن حضرت ابن عباس کی اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ ان یہود کے بارے میں اتری ہے، جو حضور اکرم ﷺ کے سامنے کتمان علم کرتے تھے اور پھر اپنے اس عمل پر خوش ہوتے تھے اور آپ کو خلاف واقعہ بات بتا کر چاہتے تھے، آپ ان کے اس عمل کی تعریف کریں، یعنی ان کے جھوٹ اور کتمان پر ان کی تعریف کریں، جس سے معلوم ہوا، دونوں کا طرز عمل اس کا مصداق ہے، گویا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی فرد کو، وہ مسلمان ہو یا منافق یا یہودی کسی برے کام کے کرنے پر خوش نہیں ہونا چاہیے، بھلا کر کے اترانا نہیں چاہیے اور جو اچھا کام نہیں کیا، اس پر تعریف کی خواہش نہیں کرنی چاہیے اور دوسروں کے کام کا کریڈٹ خود نہیں لینا چاہیے، بلکہ اچھا کام کرنے کے بعد بھی مدح سرائی کی توقع یا خواہش نہیں کرنی چاہیے۔

[7034] ۸۔(۲۷۷۸) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی مُلَیْكَةَ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

[7034] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا) برقم (٤٥٦٨) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة آل عمران برقم (٣٠١٤) انظر (التحفة) برقم (٥٤١٤)

مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِءٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا أَتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ

[7034]۔حمید رحمہ اللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان رضی اللہ عنہ نے اپنے دربان سے کہا، اے ابورافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور پوچھو، اگر ہم میں سے ہر وہ فرد جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور جو کام نہیں کیا، اس پر تعریف چاہتا ہے، عذاب سے دوچار ہوگا تو پھر ہم سب کو عذاب سے گزرنا پڑے گا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، تمہارا، اس آیت سے کیا تعلق؟ یہ آیت تو بس اہل کتاب کے بارے میں اتری ہے، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی، ''اس وقت کو یاد کرو، جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا، جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے اچھی طرح بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے عوض حقیر مال حاصل کیا، انتہائی بری چیز جو وہ لے رہے ہیں۔'' اور ابن عباس نے یہ آیت پڑھی، ''وہ لوگ جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں، جو کام انہوں نے نہیں کیا، اس پر ان کی تعریف کی جائے، خیال نہ کریں۔'' (آل عمران، آیت نمبر ۱۸۷۔۱۸۸) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے چھپا لیا اور آپ کو کوئی اور چیز بتا دی اور آپ پہ ظاہر کرتے ہوئے نکلے کہ انہوں نے آپ کو وہ چیز بتا دی ہے، جس کے بارے میں آپ نے ان سے سوال کیا اور اس طرز عمل سے آپ سے تعریف کی خواہش کی اور آپ نے ان سے جس کے بارے میں سوال کیا تھا، اس کے آپ سے چھپانے پر خوش ہوئے۔''

فائدہ:......حضرت مروان رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نیک عمل پر خوش ہوتا ہے اور بسا اوقات ایسے نیک کام پر تعریف کا خواہاں ہوتا ہے، جو درحقیقت اس کا فعل نہیں ہے تو اگر یہ طرز عمل عذاب کا سبب ہے تو پھر ہم میں سے ہر ایک عذاب کا مستحق ٹھہرے گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ آیت مبارکہ ان یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو نبی اکرم ﷺ سے کچھ اشیاء چھپاتے تھے اور اس کتمان پر شاداں

تھے، اس طرح آپ کو خلاف حقیقت اور خلاف واقعہ جواب دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کا رسول اور مسلمان، ان کے اس خلاف واقعہ جواب پر ان کی تعریف کریں تو گویا سبب عذاب، کتمان علم پر خوش ہونا اور جھوٹے جواب پر تعریف کی خواہش کرنا ہے اور مسلمان اس طرز عمل سے بچتے ہیں، اس لیے وہ اس آیت کا مصداق نہیں ہیں، یہ مقصد نہیں ہے کہ اگر مسلمان، یہودیوں والا وطیرہ اختیار کرلیں تو پھر بھی وہ اس کا مصداق نہیں ہوں گے۔

[7035] ۹-(۲۷۷۹)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ

قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ

[7035]۔ قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا، بتایئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں جو وطیرہ (مدد ونصرت) اپنایا، کیا یہ طرز عمل تمہاری اپنی سوچ تھی، جو تم نے سوچی یا ایسی چیز جس کی تلقین تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایسی چیز کی تلقین نہیں فرمائی، جس کی تاکید سب لوگوں کو نہ کی ہو، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم ﷺ سے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں بارہ منافق ہیں، (یعنی میرے ماننے والوں میں سے) ان میں سے آٹھ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے، جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے، ان میں سے آٹھ کے لیے دبیلہ (پیٹ کا پھوڑا) کافی ہوگا اور چار'' کے بارے میں مجھے یاد نہیں ہے، (یعنی اسود کو) کہ شعبہ نے کیا کہا تھا۔

فائدہ:...... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت ۱۲ منافقوں کے بارے میں، جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کی ناپاک سازش کی تھی، بتایا تھا، مسلمانوں میں جنگ انہیں کی سازش کا نتیجہ تھی، جس میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتے تھے، اس لیے ہم نے ان کا ساتھ دیا، ان میں سے آٹھ منافق دبیلہ (طاعون یا پیٹ کا پھوڑا) کے ذریعہ واصل جہنم ہوئے، دبیلہ کی مزید تشریح اگلی روایت میں آ رہی ہے۔

[7035] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۳۷۷)

[7036] ١٠۔(۔۔۔)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَیْتَ قِتَالَکُمْ اَرَاْیًا رَاَیْتُمُوْهُ فَاِنَّ الرَّاْیَ یُخْطِئُ وَیُصِیْبُ اَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ اِلَیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا لَمْ یَعْهَدْهُ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ)) قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُذَیْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ ((فِیْ اُمَّتِیْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَهَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَةٌ مِّنْهُمْ تَکْفِیْکَهُمُ الدُّبَیْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْهَرُ فِیْ اَکْتَافِهِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ))

[7036]۔قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، لڑائی میں حصہ لینے کے بارے میں بتائیں، کیا یہ تمہاری سوچ تھی، جو تم نے سوچی؟ کیونکہ رائے خطا بھی ہوسکتی ہے اور راست بھی، یا یہ تلقین تھی جو تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کی تھی؟ تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایسی چیز کی تلقین نہیں کی جس کی تلقین سب لوگوں کو نہ کی ہو اور کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں۔'' شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، غندر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ نے فرمایا، ''میری امت میں بارہ منافق ایسے ہیں، جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اس کی مہک محسوس کریں گے، حتی کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے، ان میں سے آٹھ کے لیے دبیلہ کافی ہوگا، یعنی آگ کا چراغ جو ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا، حتی کہ ان کے سینوں میں پھوٹے گا، یعنی سینوں سے نکلے گا۔''

مفردات الحدیث ❊ **یَنْجُمَ**: ظاہر ہوگا یا نکلے گا۔

[7037] ١١۔(۔۔۔)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ جُمَیْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَیْلِ قَالَ کَانَ بَیْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَیْنَ حُذَیْفَةَ بَعْضُ مَا یَکُوْنُ بَیْنَ النَّاسِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ کَمْ کَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ کُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ کُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ کَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنَّ اثْنَیْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِّلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ

[7036] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٧)

[7037] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٦٠)

الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ ((اِنَّ الْمَآءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقْنِي اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ)) قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ

[7037] ۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ تبوک کی گھاٹی والوں میں سے ایک کا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا، جیسا کہ لوگوں میں ہو ہی جاتا ہے تو اس نے کہا، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، اہل عقبہ کتنے اشخاص تھے؟ تو لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب یہ آپ سے پوچھ رہا ہے تو آپ اسے بتا دیں، حضرت حذیفہ نے کہا، ہمیں بتایا جاتا تھا، وہ چودہ تھے، اگر تو بھی ان کے ساتھ تھا تو وہ لوگ پندرہ ہو گئے اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، ان میں سے بارہ وہ ہیں جو دنیا میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے، اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہوں گے اور آپ نے تین کی معذرت قبول فرمائی، انہوں نے کہا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی تھی اور نہ ہمیں پتہ تھا، ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے، حضور اکرم ﷺ سنگریزوں میں چل رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''آگے تھوڑا سا پانی آنے والا ہے تو مجھ سے پہلے اس پر کوئی نہ پہنچے۔'' سو آپ نے کچھ لوگوں کو پایا کہ وہ آپ سے پہلے پانی پر پہنچ چکے ہیں تو آپ نے ان پر لعنت بھیجی۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے جنگ تبوک سے واپسی کے وقت اعلان کروایا کہ فلاں گھاٹی سے رسول اللہ ﷺ گزریں گے، اس لیے ادھر کوئی نہ جائے، حضرت حذیفہ آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر چل رہے تھے اور عمار پیچھے سے ہانکتے تھے، ایک مقام پر چند آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے اونٹوں پر سوار آئے اور پیچھے سے عمار رضی اللہ عنہ پر حملہ بول دیا، عمار رضی اللہ عنہ نے مڑ کر ان کے اونٹوں کے منہ پر ڈنڈے برسائے، آپ نے دیکھا تو ''بس، بس'' کہا، جب آپ گھاٹی سے اتر کر اونٹنی سے نیچے اترے تو عمار بھی واپس پہنچ گئے، آپ نے پوچھا، عمار تم نے ان کو پہچانا ہے؟'' انہوں نے کہا، میں نے اونٹوں کو تو پہچان لیا ہے، لیکن سواروں نے اپنے سر اور منہ کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھے، (تفصیل کے لیے دیکھیے مختصر سیرۃ الرسول، جامعہ العلوم الاثریہ، جہلم ص، نمبر ۶۳۷)۔

اس سفر میں واپسی پر یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ کو بتایا کہ پانی کم ہے تو آپ نے اعلان کروا دیا، مجھ سے پہلے کوئی شخص چشمہ پر نہ جائے، لیکن آپ سے کچھ لوگ پہلے پہنچ گئے تو آپ نے ان پر لعنت بھیجی، یہ لوگ معتب بن قشیر، حارث بن یزید طائی، ودیعہ بن ثابت اور زید بن معیت تھے اور یہ چاروں منافق تھے۔

[7038] ۱۲۔(۲۷۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

[7038] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۰۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ)) قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)) فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ

[7038]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''گھاٹی پر یعنی مرار کی گھاٹی پر کون چڑھے گا، کیونکہ اس سے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے، جس طرح بنو اسرائیل سے جھڑ گئے تھے تو اس پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنو خزرج کے گھوڑے چڑھے، پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب کو بخش دیا جائے گا، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔'' چنانچہ ہم اس کے پاس آئے اور اسے کہا، آؤ، تاکہ رسول اللہ ﷺ تیرے لیے بخشش طلب کریں تو اس نے کہا، واللہ! میرے لیے میری گمشدہ چیز کا مل جانا، اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا ساتھی، میرے لیے بخشش طلب کرے، اور وہ آدمی اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

[7039] ۱۳۔(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ)) أَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَآءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ

[7039]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثنیہ مُرار یا مَرار پر کون چڑھے گا؟'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں یہ فرق ہے اس میں یہ ہے کہ وہ ایک جنگلی تھا جو اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

فائدہ:...... ثنية المرار وہ گھاٹی ہے، جس میں حدیبیہ کے سفر میں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تھی، اس پر آپ نے ساتھیوں کو گھاٹی کے اوپر چڑھنے کی ترغیب دلائی، تاکہ پتہ چل سکے، قریش کے گھوڑے کدھر ہیں، بعض کا خیال ہے، سرخ اونٹ کا مالک جد بن قیس منافق تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے، کیونکہ جد بن قیس تو لشکر کے ساتھ آیا تھا، اگرچہ اس نے بیعت رضوان میں شرکت نہیں کی تھی۔

[7040] ۱۴۔(۲۷۸۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

[7039] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۰۲)
[7040] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٢٥)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هٰذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا

[7040] ۔حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں، ہم بنونجار میں سے ایک آدمی تھا، جو سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ چکا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے لکھا کرتا تھا، وہ بھاگ گیا، حتی کہ اہل کتاب سے جا ملا اور انہوں نے اسے بلند مقام دیا، کہنے لگے، یہ محمد کے لیے لکھا کرتا تھا، چنانچہ وہ اس پر فریفتہ ہو گئے، تھوڑے عرصہ کے بعد اللہ نے ان میں اس کی گردن توڑ دی، (اسے ہلاک کر دیا) تو انہوں نے اس کے لیے گڑھا کھود کر، اسے چھپا دیا (دفن کر دیا) سو زمین نے اسے اپنی سطح پر باہر پھینک دیا، (اسے قبول نہ کیا) پھر انہوں نے اس کے لیے دوبارہ گڑھا کھودا اور اس میں دفن کر دیا، زمین نے پھر اسے باہر اپنی سطح پر پھینک دیا، پھر انہوں نے سہ بارہ اس کے لیے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا، زمین نے پھر اسے اپنے اوپر باہر پھینک دیا، چنانچہ انہوں نے اسے باہر پھینکا ہوا ہی چھوڑ دیا۔

فائدہ :......اہل کتاب نے ارتداد اختیار کرنے والے منافق کو بہت عزت و احترام دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا ہی میں سامان عبرت بنا دیا، اس کو عبرتناک موت سے دوچار کیا، پھر اسے زمین نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، تین دفعہ گہرا گڑھا کھود کر دفن کیا، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، مسلمان اس کو باہر پھینکتے ہیں، آخر انہیں احساس ہو گیا، یہ تو اللہ کی طرف سے سزا ہے، پھر اسے باہر ہی پڑا رہنے دیا اور وہ لوگوں کے لیے نمونہ عبرت بنا۔

[7041] ۱۵-(۲۷۸۲) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ

[7041] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٤)

[7041]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے تو جب مدینہ کے قریب پہنچے تو شدید آندھی چلی کہ سوار دفن ہونے کے قریب ہو گئے۔(خطرہ پیدا ہو گیا آندھی سوار کو اٹھا لے جائے گی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے۔'' تو جب آپ مدینہ پہنچے،سو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

[7042] ١٦-(٢٧٨٣)حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا

إِيَاسٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ))

[7042]۔ایاس رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں،ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بخار زدہ شخص کی عیادت کے لیے گئے تو میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا،چنانچہ میں نے کہا،واللہ! میں نے آج تک اس قدر گرم بدن آدمی نہیں دیکھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''کیا میں تمہیں،قیامت کے دن اس سے بھی گرم بدن آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ دو سوار آدمی جو منہ پھیرے ہوئے ہیں۔'' یہ دو آدمی اس وقت آپ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

فائدہ:......منافقوں کو آپ کے ساتھیوں میں سے اس لیے شمار کیا جاتا ہے،کیونکہ وہ کلمہ گو تھے اور آپ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے تھے اور صحابہ کرام کو ان کے باطن کا پتہ نہ تھا۔

[7043] ١٧-(٢٧٨٤)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً))

[7043]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،نبی اکرم ﷺ نے فرمایا،''منافق کی تمثیل اس بکری کی طرح ہے،جو بکریوں میں حیران و پریشان گھومتی پھرتی ہے،کبھی اس کی طرف بھاگتی ہے،کبھی اس کی طرف دوڑتی ہے۔''

[7042] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٦)

[7043] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٨) وبرقم (٨٠٠٢) وبرقم (٨٠٤٣)

مفردات الحدیث ✽ اَلْعَائِرَة: حیران و پریشان ہوکر ادھر ادھر گھومنے والی، جس کو پتہ ہی نہیں، میرا ریوڑ کون سا ہے، مجھے کس کے ساتھ جانا ہے، یہی حالت منافق کی ہے، نہ وہ کافروں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور نہ ہی مسلمانوں کا ساتھ اختیار کرتا ہے، تَعِيرُ: آتی جاتی ہے، گھومتی پھرتی ہے۔

[7044] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((تَكِرُّ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً))

[7044]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، اس فرق کے ساتھ اوپر والی روایت بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''وہ کبھی اس ریوڑ کی طرف مڑتی ہے اور کبھی اس کی طرف۔''

مفردات الحدیث ✽ تَكِرُّ: مڑتی ہے، گھومتی ہے۔

١...... بَاب: صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب۱۔ قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال

[7045] ١٨ ـ(٢٧٨٥) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَؤُوا)) فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا

[7045]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، قیامت کے دن ایک بڑا موٹا تازہ آدمی آئے گا، جس کا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں ہوگا، یہ آیت پڑھ لو، ہم قیامت کے دن انہیں کوئی وزن نہیں دیں گے، یعنی بداعمالیوں کی بنا پر اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر ١٠٥)۔

[7046] ١٩ ـ(٢٧٨٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ

[7044] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان باب: مثل المنافق برقم (٥٠٥٢) انظر (التحفة) برقم (٨٤٧٢)

[7045] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (اولئك الذن كفروا بآيات ربهم ولقائه) برقم (٤٧٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٧)

[7046] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وما قدروا الله حق قدره) برقم (٤٨١١) ←

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِينَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ

[7046] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عالم، نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، تو کہا اے محمد! یا، اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی سے پکڑے گا، پانی اور نمدار زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور باقی تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھائے گا، پھران کو حرکت دے گا، ہلائے گا اور فرمائے گا، میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں، میں ہی اصل بادشاہ ہوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہودی عالم کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے، پھر یہ آیت پڑھی، ”ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر و منزلت کا حق ہے، قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی مٹھی میں ہوں گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے، وہ پاک اور بالاتر ہے، ان سے جن کو یہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔“ (سورۂ زمر آیت نمبر ۶۷)۔

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے اور اس کے سوا ہر چیز مخلوق ہے، اس لیے اس کے ہاتھ، انگلی اور اس کی مٹھی کی حقیقت و ماہیت کو جاننا مخلوق کے بس میں نہیں ہے، جب اس کا دیدار ہوگا تو پھر ان کے بارے میں معمولی شد بد حاصل ہو سکے گی، حدیث کا اصل مقصود، اس کی قدرت و طاقت اور اقتدار و غلبہ کا بیان کرنا ہے کہ ہر چیز اس کے قبضہ میں ہے اور ہیچ ہے، اس حقیقت کو سمجھنے کے باوجود لوگ اس کی قدر و منزلت کو ملحوظ نہیں رکھتے اور بے دھڑک اس کی نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے ہیں۔

[7047] ۲۰۔(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ

وفی التوحید باب: قوله تعالی: ﴿لما خلقت بیدی﴾ برقم (٧٤١٤) وفی باب: کلام الرب عزوجل یوم القیامة مع الانبیاء وغیرهم برقم (٧٥١٣) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة الزمر برقم (٣٢٣٨) وبرقم (٣٢٣٩) انظر (التحفة) برقم (٩٤٠٤)

[7047] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٩٧٧)

حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ))

[7047] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا، لیکن اس میں ان کے ہلانے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں، آپ نے اس کے قول پر تعجب کیا اور اس کی تصدیق کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے اللہ کی اس قدر، تعظیم نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔'' یہ آیت پڑھی۔

[7048] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا ((قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ))

[7048] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھائے گا، پھر فرمائے گا، میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے پڑھا، ان لوگوں نے اللہ کی اس قدر تعظیم نہیں کی جس کا قدر، اس کا حق تھا۔

[7049] ۲۲۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و

[7048] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿لما خلقت بيدي﴾ برقم (٧٤١٥) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿وان الله يمسك السموات والارض ان تزولا﴾ برقم (٧٤٥١) انظر (التحفة) برقم (٩٤٢٢)

[7049] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٧٩)

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلَى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِىْ حَدِيثِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى اِصْبَعٍ وَزَادَ فِىْ حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ

[7049] ۔امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، ان سب کی روایت میں ہے، درختوں کو ایک انگلی پر اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر، جریر کی حدیث میں یہ نہیں ہے، تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر، لیکن اس کی حدیث میں ہے اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، اس نے جو کچھ کہا، اس کی تصدیق اور اس پر تعجب کرتے ہوئے۔

[7050] ٢٣۔(٢٧٨٧)حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِى ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((يَقْبِضُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ))

[7050] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا، میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں، زمین کے بادشاہ؟''

[7051] ٢٤۔(٢٧٨٨)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِى

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ))

[7050] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: يقبض الله الارض يوم القيامة برقم (٦٥١٩) وفى التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ملك الناس﴾ برقم (٧٣٨٢) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فيما انكرت الجهمية برقم (١٩٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٢٢)

[7051] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التوحيد باب: قوله تعالى ﴿لما خلقت بيدى﴾ برقم (٧٤١٣) تعليقا وابو داود فى (سننه) فى السنة باب: فى الرد على الجهمية برقم (٤٧٣٢) انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٤)

[7051] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل، قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا، پھر فرمائے گا، میں ہوں، بادشاہ، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے، پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹے گا، پھر فرمائے گا، میں ہوں، بادشاہ، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟''

[7052] ٢٥۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي اَبُوحَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ نَظَرَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَاْخُذُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهٖ وَاَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ اَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ)) حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّي لَاَقُولُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[7052] ۔عبیداللہ بن مقسم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، وہ کیسے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے گا اور فرمائے گا، میں ہوں، اللہ اور اپنی انگلیوں کو سمیٹے گا اور انہیں پھیلائے گا، میں ہوں بادشاہ۔'' حتی کہ میں نے منبر کو دیکھا، وہ نیچے تک سے حرکت کر رہا تھا، حتی کہ میں دل میں کہہ رہا تھا، کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گر جائے گا؟''

فائدہ: ......انگلیوں کے قبض و بسط کا تعلق اگر اللہ تعالیٰ سے ہے تو پھر اس کی کیفیت وحقیقت کو جاننا ممکن نہیں ہے اور اگر اس کا تعلق نبی اکرم ﷺ سے ہے تو پھر آپ نے آسمانوں اور زمینوں کے پھیلاؤ اور سمیٹے کی طرف اشارہ کیا کہ یہ اس طرح سمیٹ لیے جائیں گے، اللہ کے قبض و بسط کی کیفیت بیان کرنا مقصود نہیں ہے، کیونکہ اس کی کسی صفت کو تشبیہ دینا درست نہیں ہے، وہ تو لیس کمثلہ شئی ہے۔

[7053] ٢٦۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهٖ وَاَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

[7052] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: فيما انكرت الجهمية برقم (١٩٨) وفي الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٥) انظر (التحفة) برقم (٧٣١٥)

[7053] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٨٣)

[7053] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور آپ فرما رہے تھے، ''جبار، عزوجل، اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے گا۔'' پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

٢...... بَابُ: اِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ

باب ٢: تخلیق کا آغاز اور آدم علیہ السلام کی پیدائش

[7054] ٢٧-(٢٧٨٩) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ))

[7054] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مٹی (خاک، زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے اور درخت سوموار کو پیدا کیے اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور (روشنی) کو بدھ کے دن پیدا کیا، او زمین میں چوپائے جمعرات کے دن پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے بعد، جمعہ کے دن، عصر کے دن، جمعہ کی گھڑیوں میں سے آخری گھڑی میں، عصر سے شام تک پیدا کیا۔

فائدہ:...... بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، منگل کے دن تکلیف دہ اور ناپسندیدہ چیزوں کے ساتھ، مضبوط و مستحکم چیزوں کو، جو زندگی کے لیے قیام اور تدبیر کا باعث ہیں، جیسے لوہا اور معدنیات کو بھی پیدا کیا اور بدھ کے نور کے ساتھ نون (مچھلی) اور سمندروں کو بھی پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق، کائنات کی تخلیق کے فوراً بعد نہیں ہوئی، بلکہ آسمان و زمین کی پیدائش کے بعد کسی اور جمعہ کے دن ہوئی ہے، اس لیے یہ حدیث ان قرآنی آیات کے منافی نہیں ہے، جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آسمان و زمین اور و ما بینھما کی تخلیق چھ دن میں ہوئی ہے۔

[7054] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٥٧)

قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین اور زمینی اشیاء چار دن میں پیدا کی گئی ہیں اور پھر دو دن میں آسمان اور اس کی اشیاء پیدا کی گئی ہیں۔ (سورہ حم السجدہ:۱،۲) اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے یہ دونوں زمینی اشیاء بھی پیدا کی گئی ہیں۔

٣......بَابُ: فِي الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ، وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۳: دوبارہ اٹھنا اور قیامت کے دن زمین کی حالت کا بیان

[7055] ٢٨ ـ (٢٧٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ))

[7055] ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ سفید زمین پر جو سرخی مائل ہوگی، جیسا کہ میدہ کی روٹی ہوتی ہے، جمع کیے جائیں گے اور اس زمین میں کسی شخص کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا، یعنی کوئی گھر، عمارت اور نشان نہ ہوگا، صاف چٹیل میدان ہوگی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، قیامت کے دن زمین میدے کی پکی ہوئی سرخی مائل گول روٹی کی طرح ہوگی، جس پر کسی قسم کا گھر، عمارت یا نشان راہ نہیں ہوگا، بالکل صاف چٹیل میدان ہوگی، جس پر کسی قسم کا گناہ اور معصیت کا ارتکاب نہیں کیا گیا ہوگا۔

[7056] ٢٩ ـ (٢٧٩١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ))

[7056] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، ''جس دن زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں کو بھی۔'' ابراہیم نمبر ۴۸ تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''پل صراط پر۔''

[7056] تقدم

[7056] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: تفسير القرآن باب: ومن سورة ابراهيم عليه السلام برقم (٣١٢١) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٦١٧)

فائدہ:...... قیامت اور آخرت کے حالات کی صحیح حقیقت اور کیفیت کو ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے جاننا ممکن نہیں ہے، اس لیے ان پر اجمالی طور پر ایمان لانا ہی ضروری ہے۔

۴...... بَابُ: نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ٤: اہل جنت کی مہمان نوازی، ابتدائی ضیافت

[7057] ٣٠-(٢٧٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا

[7057]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہوگی، جبار (کنٹرولر) اہل جنت کی مہمانی کے لیے، اپنے ہاتھ میں اس طرح الٹ پلٹ کرے گا، جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی الٹتا پلٹتا ہے۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اتنے میں ایک یہودی آدمی آ گیا اور کہنے لگا، اے ابوالقاسم! رحمان آپ پر برکتیں نازل فرمائے، کیا میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کی ابتدائی ضیافت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا، زمین ایک روٹی ہو گی، (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ بتا چکے تھے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا، پھر ہنس پڑے، حتی کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں، اس نے کہا، کیا میں آپ کو ان کے سالن کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا، ان کا سالن بالام اور نون ہو گے، صحابہ کرام نے پوچھا، یہ کیا ہیں؟ اس نے کہا، بیل اور مچھلی، ان کے جگر کے بڑھے ہوئے ٹکڑے سے ستر ہزار افراد کھائیں گے۔

[7057] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: يقبض الله الارض يوم القيامة برقم (٦٥٢٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٩)

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، قیامت کے دن جنت میں جانے والوں کے لیے زمین روٹی کی طرح بن جائے گی اور وہ اس کو بیل اور مچھلی کے گوشت کے ساتھ کھائیں گے، تاکہ میدان محشر میں وہ بھوک سے محفوظ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر، روٹی کی طرح پھیلا دے گا، تاکہ اس کو کھانا آسان ہو جائے۔

[7058] ۳۱۔(۲۷۹۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ))

[7058] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'اگر مجھ پر یہود کے دس (بڑے علماء) ایمان لے آئیں تو مدینہ کے تمام یہودی مسلمان ہو جائیں۔''

یہود میں رسل ایمان لے آئیں اس سے مراد یہود کے دس رؤسا اور لیڈر ہیں جن کی یہود پیروی کرتے تھے یہودی عوام میں سے تو بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے تھے جیسا کہ بنونضیر کا سردار ابو یاسر بن اخطب، حیی بن اخطب، کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق تھا ان میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لایا تھا اسی طرح بنوقینقاع اور بنوقریظہ کے سرداروں بھی ایمان نہیں لائے۔

۵......بَابُ: سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ((يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ)) الْآيَةَ

باب ۵: یہودیوں کا نبی اکرم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کرنا اور اللہ کا فرمان، ''وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔''

[7059] حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ

[7058] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانهار باب: الیهود والنبی ﷺ حین قدم المدینة برقم (۳۹۴۱) انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٩٩)

[7059] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: قوله تعالی: ﴿وما اوتیتم من العلم الا قلیلا﴾ برقم (۱۲۵) وفی التفسیر باب (ویسالونك عن الروح) برقم (٤٧٢١) وفیالاعتصام بالکتاب والسنة باب: ما یکره من کثرة السوال ومن تکلف ما لا یعنیه برقم (۷۲۹۷) وفی التوحید باب: قوله تعالی: ﴿ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین﴾ برقم (۷٤۵٦) وفی باب: ←

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

[7059] ۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ نے کھجور کی چھڑی کا سہارا لیا ہوا تھا تو آپ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، ان سے روح کے بارے میں سوال کرو، دوسروں نے کہا، تمہیں ان سے یہ سوال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ تمہیں ایسا جواب نہ دے دیں، جو تمہیں ناپسند ہو، دوسروں نے کہا، ان سے سوال کرو تو ان میں سے بعض نے آپ کے پاس آ کر، آپ سے روح کے بارے میں سوال کیا، سو رسول اللہ ﷺ چپ رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا تو میں جان گیا کہ آپ کی طرف وحی نازل کی جا رہی ہے تو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، چنانچہ جب وحی اتر چکی، آپ نے فرمایا،'' وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے، روح میرے رب کے امر سے ہے اور تم بہت ہی کم علم دیئے گئے ہو۔'' (اسراء آیت نمبر ۸۵)

مفردات الحديث ❶ **مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ:** تم کو اس سوال پر کس شک وشبہ نے آمادہ کیا ہے۔ ❷ **لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ:** تمہیں وہ کوئی ایسا جواب نہ دے دیں، جو تمہیں ناپسند ہو، جس سے اس کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔

فائدہ:...... جس روح کے بارے میں یہود نے قریش کے اکسانے پر سوال کیا تھا، اس سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد روح حیات ہے، جس سے انس وحیوان اور جن زندہ ہیں، بعض کے نزدیک، جبریل ہے اور بعض کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام اور بعض کے نزدیک مراد وحی ہے، جس سے قلب وروح کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور ﴿كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوحًا مِنْ اَمْرِنَا﴾ سے، اس آخری قول کی تائید ہوتی ہے اور وحی کی حقیقت وہ جان سکتا ہے، جس پر اس کا نزول ہوتا ہے، دوسروں کے لیے اس کا سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ اس حدیث کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے یہ سوال براہ راست یہود نے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد کیا تھا جیسا کہ صراحتاً آ رہا ہے فی حرث المدينه لیکن یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل کی ہے، جس سے معلوم ہوا یہ سوال

← قوله تعالى: ﴿انما قولنا لشیء اذا اردناه﴾ برقم (٧٤٦٢) وفي الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة بني اسرائيل برقم (٣١٤١) انظر (التحفة) برقم (٩٤١٩)

مشرکین مکہ نے کیا تھا تو اس حدیث سے معلوم ہوا ہے یہودیوں نے قریش مکہ کو بتایا کہ وہ یہ سوال کریں پھر ہجرت کے بعد براہ راست سوال کیا تو پھر نزل الوحی کا معنی ہوگا آپ کے توجہ پہلے نازل شدہ آیت کی طرف مبذول کی گئی ہے کہ کسی مزید جواب کی ضرورت نہیں ہے اتنا جواب ہی کافی ہے اس لئے تعدد نزول آیت دوبارہ اتری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[7060] ٣٣۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُوسَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِى مَعَ النَّبِىِّ ﷺ فِى حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِى حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا وَفِى حَدِيثِ عِيسٰى بْنِ يُونُسَ وَمَا اُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ

[7060] ۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی کھیتی میں چل رہا تھا وکیع کی روایت میں ہے، وما اوتيتم من العلم ہے اور ابن خشرم کی روایت میں وما اوتوا: ان کو نہیں دیا گیا۔

[7061] ٣٤۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَرْوِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ فِى نَخْلٍ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِى رِوَايَتِهٖ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا

[7061] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نخلستان میں کھجور کی چھڑی کا سہارا لیے ہوئے تھے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس روایت میں ہے، ﴿وما اُوْتِيْتُم مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلاً﴾ تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

[7062] ٣٥۔(٢٧٩٥)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ

[7060] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٩٠)

[7061] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٧١)

[7062] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: ذكر القين والحداد برقم (٢٠٩١) ←

لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّي لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَاْتِينَا فَرْدًا

[7062] ۔حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا عاص بن وائل کے ذمہ قرض تھا، میں اس کے پاس، اس کا مطالبہ کرنے کے لیے گیا تو اس نے مجھے کہا، میں اس وقت تک ہرگز تیرا قرض ادا نہیں کروں گا، جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو تو میں نے اسے کہا، میں ہرگز محمد کا انکار نہیں کروں گا، حتی کہ تو مر جائے اور پھر دوبارہ اٹھایا جائے، اس نے کہا، کیا مجھے موت کے بعد اٹھایا جائے گا؟ تو میں اس وقت تیرا قرض چکا دوں گا، جب میں مال اور اولاد کی طرف لوٹ آؤں گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کیا آپ نے اس کے بارے میں جانا، جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہتا ہے، مجھے مال اور اولاد سے نوازا جائے گا، کیا وہ غیب سے آگاہ ہو گیا ہے، یا اس نے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے، ہرگز نہیں، جو کچھ وہ کہتا ہے، ہم اس کو لکھ لیں گے اور اس کا عذاب بڑھا دیں گے اور جس کی یہ بات کرتا ہے، اس کے وارث تو ہم ہوں گے اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔'' (مریم آیت ۷۷ تا ۸۰)

فائدہ:......حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عاص بن وائل کو جواب دیا، میں اس وقت تک محمد کا انکار ہرگز نہیں کروں گا، جب تک تو دوبارہ زندہ نہ ہو اور ظاہر ہے دوبارہ زندگی قیامت کو ملے گی اور قیامت کے بعد ایمان اور کفر کا موقعہ اور محل ختم ہو چکا ہوگا اور ان کے نتائج اور انجام کا ظہور ہوگا، اس لیے یہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا کہ حضرت خباب نے کفر کو دوبارہ اٹھنے پر معلق کیا ہے اور عاص نے مذاق و استہزاء کرتے ہوئے کہا، (کیونکہ وہ دوبارہ اٹھنے پر ایمان نہیں رکھتا) مجھے اسی وقت مال اور اولاد ملے گا تو میں تیرا قرض ادا کر دوں گا۔

← وفى الاجارة باب: هل يواجر الرجل نفسه من مشرك فى ارض الحرب برقم (٢٢٧٥) وفى: التفسير باب: (افرايت الذى كفر بآياتنا وقال لاوتين مالا وولدا) برقم (٤٧٣٢) وفى باب (اطلع الغيب ام اتخذ عند الرحمن عهدا) برقم (٤٧٣٣) وفى باب (كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب مدا) برقم (٤٧٣٤) وفى باب قوله تعالى: ﴿ونرثه ما يقول ويأتينا فردا﴾ برقم (٤٧٣٥) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٦٢) انظر (التحفة) برقم (٣٥٢٠)

[7063] ٣٦۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِی حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ

[7063]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، میں جاہلیت کے دور میں لوہار تھا تو میں نے عاص بن وائل کے لیے کام کیا (تلوار بنا کر دی) تو میں اس کی مزدوری کے مطالبہ کے لیے اس کے پاس آیا۔

٦...... بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالیٰ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ﴾ الاية (الممتحنة: ١٩)

باب٦: اللہ کا فرمان ہے، ''اللہ تعالیٰ انہیں آپ کی ان میں موجودگی کی حالت میں عذاب دینا نہیں چاہتا۔''

[7064] ٣٧۔(٢٧٩٦)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الزِّيَادِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[7064]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو جہل نے دعا کی، اے اللہ! اگر یہی (قرآن) حق ہے، جو تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے، یا ہمیں کسی المناک عذاب سے دوچار کر دے تو یہ آیت اتری، ''اللہ ایسے نہیں ہے کہ آپ کی موجودگی میں ان پر عذاب بھیجے اور اللہ ان کو عذاب

[7063] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٩٩٣)

[7064] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (واذ قالوا اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم) برقم (٤٦٤٨) وفی باب (وما كان ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون) برقم (٤٦٤٩) انظر (التحفة) برقم (٩٧٩)

دینے والا نہیں ہے، جبکہ وہ استغفار کر رہے ہیں۔'' اور انہیں کیا تحفظ حاصل ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے، حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں، جبکہ وہ حقیقتاً اس کے متولی نہیں ہیں، اس کے متولی تو صرف متقی (حدود کے پابندی) ہی ہو سکتے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر اس حقیقت کو نہیں جانتے۔'' (انفال آیت ۳۳۔۳۴)

فائدہ :......حضور اکرم ﷺ کی ہجرت سے پہلے، آپ کا مکہ میں قیام، اہل مکہ کے لیے عذاب سے محفوظ رہنے کا باعث تھا اور ہجرت کے بعد کمزور مسلمانوں کا پیچھے رہ جانا اور استغفار کرنا حفاظت کا سبب تھا، جب وہ بھی ہجرت کر گئے تو پھر ان سے مکہ چھین لیا گیا، جو ان کے لیے عذاب تھا۔

۷......بَابُ: قَوْلِهِ ﴿إِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَى، أَنَّ رَآهُ اسْتَغْنَى﴾

باب ۷: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''انسان اپنے آپ کو مستغنی دیکھ کر سرکش ہو جاتا ہے''

[7065] ۳۸۔(۲۷۹۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَاَ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)) قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِي فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَى اَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى اِنَّ اِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى اَرَاَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا اِذَا صَلَّى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوَى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَاَمَرَهُ بِمَا اَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ

[7065] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٣٦)

[7065] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوجہل نے کہا، کیا محمد تمہارے سامنے اپنا چہرہ خاک آلود کرتے ہیں، یعنی سجدہ کرتے ہیں، کہا گیا، ہاں، اس نے کہا، مجھے لات اور عزیٰ کی قسم، اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن روند ڈالوں گا، یا اس کا چہرہ، مٹی میں، خاک آلود کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے خیال کیا کہ وہ آپ کی گردن روند ڈالے گا، اچانک لوگوں نے دیکھا کہ وہ الٹے پاؤں لوٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے تو اس سے پوچھا گیا، تمہیں کیا ہوگیا؟ تو اس نے کہا، میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی، ھول (ہیبت و دہشت) اور بازو ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو اچک لیتے۔'' اس وقت اللہ عزوجل نے اتاری، راوی کہتے ہیں، معلوم نہیں ہے، یہ بات حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے، یا ان کے شاگرد کو کسی دوسرے سے پہنچی ہے۔

''ہرگز ایسا نہیں چاہیے، یا حقیقت ہے کہ انسان سرکشی اختیار کرتا ہے، جبکہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے، یقیناً اسے اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے، کیا تم نے اسے دیکھا، جو منع کرتا ہے، بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے، بتایئے اگر وہ ہدایت یافتہ ہوتا، یا تقویٰ کا حکم دیتا ہو، ذرا سوچو، اگر وہ جھٹلاتا ہو اور منہ موڑتا ہو، کیا اسے پتہ نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کو پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، وہ پیشانی جو جھوٹی، خطا کار ہے، سو وہ اپنے اہل مجلس کو بلا لے، ہم بھی اپنے عذاب کے فرشتوں کے بلا لیں گے، ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہ مانیے۔'' سورۂ علق آیت نمبر ۶ تا ۱۹۔

عبید اللہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، اللہ نے اسے حکم دیا، جو اس نے اپنے اعوان و انصار کو حکم دیا تھا، ابن عبدالاعلیٰ نے اضافہ کیا، وہ اپنی مجلس یعنی اپنی قوم کو بلا لے۔

مفردات الحدیث ❶ هَلْ يُعَفِّرُ وَجْهَهُ: عَفَر (خاک، مٹی) کیا وہ اپنا چہرے پر مٹی ملتا ہے، سجدہ کرتا ہے۔ ❷ الرُّجْعىٰ: واپسی، رجوع، یہ حاصل مصدر ہے، ❸ نادیه، سوسائیٹی، مجلس، ٹولی اور پارٹی مراد ہے ❹ زبانية، زِبْنِيَة کی جمع ہے، دفاع کرنے والے، باڈی گارڈ، مراد وہ فرشتے ہیں، جو خاص نوعیت کی مہمات پر بھیجے جاتے ہیں۔

فائدہ: ......اس حدیث سے اس انتظام کا اظہار ہو رہا ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی حفاظت کے لیے فرماتا ہے، تاکہ ان کے دشمن ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں اور آیات میں ان سرمایہ داروں اور لیڈروں کی عکاسی کی گئی ہے، جو اپنے مال و دولت کے غرے میں مبتلا ہو کر سرکشی اور طغیان اختیار کرتے ہیں، اور جس نے سب کچھ دیا ہے، اس سے ہی اعراض کرتے ہیں، چونکہ دماغ کا سامنے والا حصہ جسے ناصیہ کہا گیا ہے، وہی مجرمانہ پلاننگ کرتا ہے، ظلم

وزیادتی کا مرکز ہے، اسی لیے چوٹی پکڑ کر گھسیٹنے کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اسے جھوٹی، خطا کار قرار دیا گیا ہے۔

۸......بَابُ: الدُّخَانِ

باب ۸: دھوئیں کا بیان

[7066] ۳۹ـ(۲۷۹۸) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ)) قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ

[7066] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستسقاء باب: دعاء النبي ﷺ (اجعلها عليهم سنين كسني يوسف) برقم (١٠٠٧) وفي باب: اذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط برقم (١٠٢٠) وفي التفسير باب (وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت هيت لك) برقم (٤٦٩٣) وفي باب (وما انا من المتكلفين) برقم (٤٨٠٩) وفي باب: (٣٠) برقم (٤٧٧٤) وفي باب (يغشى الناس هذا عذاب اليم) برقم (٤٨٢١) وفي باب: (ربنا اكشف عنا العذاب انا مومنون) برقم (٤٨٢٢) وفي باب (انى لهم الذكرى وقد جاء هم رسول مبين) برقم (٤٨٢٣) وفي باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون) برقم (٤٨٢٤) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الدخان برقم (٣٢٥٤) انظر (التحفة) برقم (٩٥٧٤)

[7066] ۔امام مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے ابوعبدالرحمان! کوفہ کے دروازہ کندہ نامی کے پاس ایک واعظ قصہ گو بیان کر رہا ہے، اس کا نظریہ، یہ ہے کہ دخان (دھواں) کی نشانی ظاہر ہوگئی تو کافروں کے سانس روک دے گی اور مومنوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہو گی تو عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور غصہ کی کیفیت میں کہنے لگے، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جس کسی چیز کا علم ہے، وہ اپنے علم کے مطابق بات کرے اور جسے علم نہیں ہے، اس کو اللّٰہ اعلم کہنا چاہیے، کیونکہ تمہارے لیے زیادہ علمی رویہ یہی ہے، جس چیز کا پتہ نہیں ہے، اس کے بارے میں کہہ دے، اللہ ہی خوب جانتا ہے، کیونکہ اللہ برتر و بزرگ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے: ''کہہ دیجئے، میں اس پر تم سے کسی مزدوری کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔'' (سورہ ص نمبر ۸۶)۔
بلاشبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، لوگ دین کو قبول کرنے سے روگردانی کر رہے ہیں تو دعا کی، اے اللہ! ان پر سات سالہ قحط بھیج، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں سات سال قحط پڑا تھا تو انہیں خشک سالی نے آ لیا، جس نے ہر چیز کو ختم کر ڈالا، حتی کہ قریش نے بھوک کے سبب چمڑے اور مردار کھائے اور ان میں سے کوئی آسمان کو دیکھتا تو اسے دھوئیں کی کیفیت نظر آتی، ان حالات میں آپ کے پاس ابوسفیان آ کر کہنے لگا، اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دینے آئے ہیں اور آپ کی قوم بھوک سے ہلاک ہو رہی ہے تو ان کی خاطر اللہ سے دعا کرو، اس سلسلہ میں اللہ نے فرمایا: ''اس دن کا انتظار کریں، جب آسمان سے صریح دھواں ظاہر ہوگا، جو لوگوں پر چھا جائے گا، جو المناک عذاب ہوگا، (کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ایمان لے آئیں گے، اس وقت انہیں نصیحت کہاں کارگر ہوگی، حالانکہ ان کے پاس رسول مبین (کھول کر بیان کرنے والا) آ چکا ہے، پھر انہوں نے اس سے منہ موڑا اور کہنے لگے، یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔'' ہم تھوڑی دیر عذاب ہٹا دیں گے، مگر تم پھر وہی کرو گے جو پہلے کرتے رہے۔'' (دخان آیت نمبر ۱۰ تا ۱۵)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا آخرت کا عذاب ہٹا دیا جائے گا؟ جس دن ہم سخت گرفت کریں گے، پھر انتقام لے کر رہیں گے۔'' (آیت نمبر ۱۶)۔ سو پکڑ سے مراد، بدر کا دن ہے، دھوئیں والی نشانی گزر چکی ہے، اس طرح پکڑ، لزام (قتل و قید) و روم کی فتح گزر چکی ہے۔''

فائدہ :...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک سورۂ دخان میں، جس دھوئیں کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ خیالی اور تصوراتی دھواں ہے، جو قریش مکہ کو بھوک کی وجہ سے نظر آتا تھا، حالانکہ قرآن میں جس دھوئیں کا تذکرہ ہے، وہ حقیقی اور صریح دھواں ہے، جو سب لوگوں کو نظر آئے گا، اس لیے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس سے قیامت والا دھواں ہی مراد لیا ہے، حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی یہی ہے اور آگے حضرت حذیفہ بن

اسید رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت آ رہی ہے، وہ بھی اس کی مؤید ہے اور بعض ضعیف احادیث میں، یہی بات مختلف صحابہ سے منقول ہے، اسی طرح بطشۂ کبریٰ سے مراد، حضرت ابن مسعود کے نزدیک بدر کا دن ہے، جبکہ دوسری تفسیر کے مطابق قیامت کی پکڑ مراد ہے اور حافظ ابن کثیر نے، حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس اعتراض کہ کیا قیامت کا عذاب کچھ وقت کے لیے ہٹایا جائے گا، کا یہ جواب دیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے، گر ہم تم سے عذاب ہٹا دیں اور تمہیں پھر دنیا میں لوٹا دیں تو تم پھر بھی وہی کفر کرو گے، جو پہلے کرتے تھے، یا كاشف العذاب سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ عذاب آنے کے اسباب مکمل ہو چکے ہیں اور عذاب تمہارے قریب آ چکا ہے، مگر کچھ روز کے لیے ہم اسے مؤخر کر دیتے ہیں، جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا نہیں تھا، صرف عذاب کے آثار نظر آئے تھے، لیکن قرآن میں اس کو ﴿كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ﴾ (ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا) سے تعبیر کیا ہے۔

[7067] ٤٠ـ(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَاْيِهِ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْآيَةَ ((يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ)) قَالَ يَاْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَاْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَاْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللّٰهُ اَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُونَ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا اِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

[7067] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٩٧)

[7067] ۔ امام مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں، جو قرآن کی تفسیر محض اپنی رائے سے کرتا ہے، وہ اس آیت ''جس دن آسمان پر صریح دھواں ظاہر ہوگا۔'' کی تفسیر کرتا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں پر ایک دھواں طاری ہوگا، جو ان کی سانس کو روک دے گا، حتی کہ ان پر زکام کی سی کیفیت طاری ہو جائے گی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جس کو پختہ علم ہو، وہ اسے بیان کرے اور جسے علم نہ ہو، وہ کہہ دے، اللہ ہی خوب جانتا ہے، کیونکہ انسان کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے کہ جس چیز کا اسے علم نہیں ہے، وہ کہہ دے، اللہ ہی خوب جانتا ہے، یہ واقعہ یوں ہے، جب قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے ان کے خلاف یوسف علیہ السلام کے دور جیسے قحط سالی کے سالوں کے مسلط کرنے کی دعا کی، اس کے نتیجہ میں انہیں قحط اور مشقت نے آلیا، حتی کہ ایک آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے، اپنے اور آسمان کے درمیان بھوک اور مشقت کے سبب دھواں نظر آتا، حتی کہ انہوں نے ہڈیاں کھائیں، ان حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! مضر کے لیے اللہ سے معافی طلب کیجیے، (ہدایت مانگیے) کیونکہ وہ ہلاک ہو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''مضر کے لیے؟'' (جو نافرمان اور مشرک ہیں) تم تو بہت جسارت کر رہے ہو (جو کافروں کے لیے بخشش کے طالب ہو)، چنانچہ آپ نے ان کے لیے (بارش کی) دعا کی، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''ہم کچھ وقت کے لیے عذاب دور کر دیں گے، مگر تم پھر پہلی حرکتوں کی طرف لوٹ آؤ گے۔'' آپ کی دعا کے نتیجہ میں بارش برسا دی گئی، لیکن جب انہیں خوشحالی میسر آئی تو وہ پہلی حالت کی طرف لوٹ آئے، اس سلسلہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی، ''اس دن کا انتظار کیجیے، جب آسمان پر صریح دھواں ظاہر ہوگا، جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ المناک عذاب ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۰ تا ۱۲)۔ جس دن ہم ان پر سخت گرفت کریں گے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے، (آیت نمبر ۱۶)۔ اس سے مراد بدر کا دن ہے۔

فائدہ :...... **حضرت ابن مسعود کے نزدیک، بدر کے دن گرفت، ان کی بدعہدی اور بے وفائی کا نتیجہ تھی، لیکن اصل گرفت تو قیامت کو ہوگی، دنیا کی گرفت تو اس کا ہلکا سا اشارہ اور تمہید ہے۔**

[7068] ٤١ ـ (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ

[7068] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: فسوف يكون لزوما) برقم (٤٧٦٧) وفي باب (فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين) برقم (٤٨٢٠) وفي باب: (يوم نبطش البطشة الكبرى انا منتقمون) برقم (٤٨٢٥) انظر (التحفة) برقم (٩٥٧٦)

[7068] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پانچ پیشین گوئیاں گذر چکی ہیں، الدخان (دھواں) (جنگ بدر میں) لزام (قتل وقید) رومیوں کی فتح، بدر کی پکڑ اور انشقاق قمر۔

[7069] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7069]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7070] ٤٢ـ(٢٧٩٩)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِ الدُّخَانِ

[7070] ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان، ''ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب سے دوچار کریں گے، ہلکے عذاب کا ذائقہ ضرور چکھائیں گے۔سورۃ الم سجدہ آیت ۲۱۔فرماتے ہیں، اس سے مراد، دنیا کی تکالیف ومصائب ہیں، فتح روم، پکڑ یا دخان ہے، بطشہ ہے یا دخان، شعبہ کو شک ہے۔

٩......بَاب: اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب ٩: انشقاق قمر، چاند کا پھٹنا

[7071] ٤٣ـ(٢٨٠٠)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اشْهَدُوا))

[7069] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٩٩)

[7070] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦١)

[7071] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب: سوال المشركين ان يريهم النبي ﷺ آية فاراهم انشقاق القمر برقم (٣٦٣٦) وفي مناقب الانصار باب: انشقاق القمر برقم (٣٨٦٩) وبرقم (٣٨٧١) وفي التفسير باب (وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا) برقم (٤٨٦٤) وبرقم ←

[7071] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گواہ ہو جاؤ۔''

[7072] حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِى كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِىُّ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَآءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اشْهَدُوا))

[7072] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے تو چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے تھا اور دوسرا ٹکڑا آگے تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''گواہ رہنا۔''

[7073] ٤٥۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))

[7073] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں چاند دو حصوں میں بٹ گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے (اپنے پیچھے) چھپا لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا۔''

فائدہ :...... چاند کا شق ہونا، آپ کا ایک عظیم معجزہ ہے، جسے بہت سے صحابہ کرام نے بیان کیا ہے اور قرآن مجید میں بھی، اس کا ذکر موجود ہے، بعض روایات میں ہے، مکہ کے کافروں نے یہ دیکھ کر کہا، ابوکبشہ کے بیٹے نے تم پر جادو کر دیا ہے، مسافروں کا انتظار کرو، اگر انہوں نے بھی تمہاری طرح شق قمر دیکھا ہو تو پھر یہ سچ ہے، اگر انہوں نے تمہاری طرح چاند کو پھٹتا نہ دیکھا ہو تو یہ جادو ہے، جو تم پر اس نے کیا ہے، آنے والوں سے پوچھا گیا تو ہر جہت سے آنے والے مسافروں نے اس کی گواہی دی۔''

←(٤٨٦٥) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة القمر برقم (٣٢٨٥) وبرقم (٣٢٨٦) انظر (التحفة) برقم (٩٣٣٦)

[7072] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٠٠٢)

[7073] تقدم تخريجه برقم (٧٠٠٢)

[7074] (۲۸۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ

[7074]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے اس قسم کی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7075] (...) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ ((اَشْهِدُوا اشْهَدُوا))

[7075]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ہاں، ابن ابی عدی رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔''

فائدہ:...... آپ نے اپنے پاس موجود لوگوں کو گواہ اس لیے بنایا تا کہ وہ دوسروں کے سامنے اس کی شہادت دے سکیں۔

[7076] ٤٦۔(۲۸۰۲) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ

[7076]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے خواہش کی کہ آپ انہیں کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں تو آپ نے انہیں، دو دفعہ انشقاق قمر دکھایا۔''

[7077] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ

[7077]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... مرتین کا معنی یہ نہیں ہے کہ چاند دو دفعہ پھٹا تھا، بلکہ معنی یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک ٹکڑا دکھایا اور دوسری

[7074] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی انشقاق القمر برقم (۲۱۸۲) وفی التفسير باب: ومن سورة القمر برقم (۳۲۸۸) انظر (التحفة) برقم (۷۳۹۰)

[7075] تقدم تخرجه فی الحديث السابق برقم (۷۰۰۵)

[7076] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: سوال المشركين ان يريهم النبی ﷺ آية فاراهم انشقاق القمر برقم (۳٦۳۷) وفی التفسير باب: (وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا) برقم (٤٨٦٧) انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۷)

[7077] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة القمر برقم (۳۲۸٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲٤)

دفعہ دوسرا ٹکڑا دکھایا، یا انہیں دو دفعہ کہا، دیکھ لو، اس لیے اگلی روایت میں مَــرَّتین کی جگہ فِــرْقَتَیْنِ کا لفظ ہے۔ شِقَّةٌ ، فِلْقَةٌ ، فِرَقَة ، تینوں لفظ ہم معنی ہیں، جن سے مراد، ٹکڑا ہے۔

[7078] ٤٧ـ(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ ح و حَـدَّثَـنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُـعْبَةَ عَـنْ قَتَـادَةَ عَـنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ اَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[7078] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا، ابو داود کی حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ کے دور میں چاند پھٹ گیا۔

[7079] ٤٨ـ(٢٨٠٣)حَـدَّثَـنَا مُوسٰى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُـضَرَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[7079] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند شق ہو گیا۔

فائدہ: ...... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے، بہت سے مسافروں نے بتایا کہ انہوں نے ہندوستان میں ایک ہیکل دیکھا، جس پر لکھا ہوا تھا، یہ اس رات تعمیر ہوا، جس میں چاند شق ہوا تھا، ابن کثیر ج ۶ ص ۷۷ اور شق قمر کا واقعہ مالیبار میں بھی نظر آیا تھا، تاریخ فرشتہ اردو، ج ۲ ص ۴۸۸۔۴۸۹ دیکھئے۔

١٠......بَاب :لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلٰى أَذًى مِنَ اللّٰهِ

باب۱۰: اذیت ناک یا تکلیف دہ باتوں کو، اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی برداشت کرنے والا نہیں ہے

[7080] ٤٩ـ(٢٨٠٤)حَـدَّثَـنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

[7078] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا) برقم (٤٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦)

[7079] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: سوال المشركين ان يريهم النبي ﷺ آية فاراهم انشقاق القمر برقم (٣٦٣٨) وفي مناقب الانصار باب: انشقاق القمر برقم (٣٨٧٠) وفي التفسير باب: (وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا) برقم (٤٨٦٦) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣١)

[7080] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الصبر في الاذى برقم (٦٠٩٩) وفي التوحيد ←

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ))

[7080]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی اذیت ناک باتوں کو برداشت کرنے والا نہیں ہے، اس کے ساتھ شریک قرار دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے اولاد قرار دی جاتی ہے، پھر بھی وہ ایسے لوگوں کو عافیت وتندرستی عنایت فرماتا ہے اور انہیں رزق سے نوازتا ہے۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ شریک وسہیم اور اولاد و بیوی سے بلند و بالا اور پاک ومنزہ ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے، لیکن مشرک اس کے لیے شریک اور اولاد ثابت کرتے ہیں اور اس کی بے نیازی کا انکار کرتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں صحت و عافیت اور مال و دولت سے نوازتا ہے اور فوراً ان کا مواخذہ نہیں فرماتا اور قدرت وطاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا اور اللہ کا صبر، اس کی شان رفیع کے لائق ہوگا، اس کی کنہ اور حقیقت کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور نہ ہی تاویل یا تشبیہ وتعطیل کی ضرورت ہے۔

[7081] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاَبُو سَعِیدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهُ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهُ لَمْ یَذْکُرْهُ

[7081]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی، نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں آپ کا یہ بول ''اللہ کے لیے اولاد ٹھہرائی جاتی ہے۔'' موجود نہیں ہے۔

[7082] ٥٠۔(. . .) وَحَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّهُمْ یَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَیَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ یَرْزُقُهُمْ وَیُعَافِیهِمْ وَیُعْطِیهِمْ))

[7082]۔ حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف دہ بات سن کر، اللہ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔'' لوگ اس کے مدمقابل ٹھہراتے ہیں اور اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں روزی دیتا ہے، عافیت بخشتا ہے، اور (مال و دولت) عطا فرماتا ہے۔''

← باب: قوله تعالى: ﴿ان الله هو الرزاق ذوا القوة المتين﴾ برقم (٧٣٧٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠١٥)

[7081] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧٠١١)

[7082] تقدم تخريجه برقم (٧٠١١)

۱۱.....بَابُ: طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا

باب ۱۱: کافر کا زمین کی پورائی کے برابر سونا بطور فدیہ ادا کرنے کی خواہش کرنا

[7083] ۵۱۔(۲۸۰۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ))

[7083] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سب سے ہلکے عذاب والے دوزخی سے فرمائے گا، اگر تیرے پاس دنیا ومافیہا ہوتو کیا تو اس کو بطور فدیہ (تاوان) (آگ سے بچنے کے لیے) دے دے گا تو وہ کہے گا، ہاں، اللہ فرمائے گا، میں نے تم سے اس سے بہت کم، آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، جبکہ تو ابھی آدمی کی پشت میں تھا کہ تم شرک نہ کرنا، (میرا خیال ہے، آپ نے فرمایا) اور میں تمہیں آگ میں داخل نہیں کروں گا، لیکن تو نے شرک کرنے پر اصرار کیا۔''

فائدہ: ......انت فی صُلب آدم: تو آدم کی پشت میں تھا، سے میثاق ربوبیت یا عہد الست کی طرف اشارہ ہے، جس کو قرآن مجید میں، ﴿واذ اخذ ربك من بني آدم ......الآیہ﴾ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسانوں کو اس دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ بتا دیا گیا تھا اور ان سے پختہ وعدہ لیا گیا تھا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، انسانی فطرت، عقل وشعور اور انبیاء ورسل اور کتب وصحائف کے ذریعہ اس عہد کی یاددہانی کرائی گئی، لیکن انسانوں کی اکثریت اس کے باوجود شرک کے موذی مرض میں مبتلا ہوکر جہنم کا ایندھن بن رہی ہے۔

[7084] (. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ

[7083] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (٣٣٣٤) وفي الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٧١)

[7084] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠١٤)

[7084]۔امام صاحب ایک اور استاد سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں آپ کا قول "اور میں تمہیں آگ میں داخل نہیں کروں گا۔" بیان نہیں کیا۔

[7085] ٥٢۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ))

[7085]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا، بتاؤ، اگر تیرے پاس زمین کی پورائی کے برابر سونا ہوتو کیا تم اس کو بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا، ہاں تو اسے کہا جائے گا، تم سے اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔"

[7086] ٥٣۔(. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ))

[7086]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت اس فرق سے بیان کرتے ہیں، "تو اسے کہا جائے گا، تم جھوٹ بولتے ہو، تم سے ایسی چیز کا مطالبہ کیا گیا، جو اس سے بہت آسان تھی۔"

فائدہ:...... كَذَبْتَ:تم جھوٹ بولتے ہو، کا مقصد یہ ہے، اگر تمہیں دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تو تم یہ فدیہ اور تاوان ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گے، کیونکہ تم نے اس سے انتہائی آسان اور سہل کام بھی نہیں کیا، اگر چہ آخرت میں وہ عذاب سے نجات پانے کے لیے دنیا و مافیہا دینے کے لیے تیار ہوگا، اس لیے اللہ کا فرمان:

﴿وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (الانعام: ٢٨)

"اور اگر انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تو پھر وہی کریں گے، جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، یہ دراصل جھوٹے لوگ ہیں۔"

[7085] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٩)

[7086] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١١٨٢)

۱۲......بَابٌ: يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ

باب ۱۲: کافر کو چہرہ کے بل اٹھایا جائے گا

[7087] ٥٤-(٢٨٠٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

[7087] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرے کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا جس نے اسے دنیا میں اس کے دونوں پاؤں پر چلایا ہے، وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ اسے قیامت کے دن، اس کے چہرے کے بل چلا دے۔'' قتادہ نے کہا، کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت وقدرت کی قسم۔

فائدہ: ......احوال قیامت کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنے کے نتیجہ میں اور قدرت الٰہی سے صرف نظر کرنے کی بنا پر بہت سی باتوں کو عجیب خیال کیا جاتا ہے، حالانکہ آخرت کے حالات کو دنیا پر قیاس کرنا درست نہیں ہے، جس طرح دنیا کی زندگی کو ماں کے پیٹ والی زندگی پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے، اسی طرح الٰہی قدرت کو نظر انداز کر کے کسی چیز کو سمجھنے کی کوشش کرنا اشکال واعتراض کا باعث ہے، اگر قدرت الٰہی پر نظر ہو تو کسی قسم کا اشکال یا شک وشبہ پیدا نہیں ہوتا۔

۱۳......بَابٌ: صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

باب ۱۳: دنیا میں سب سے زیادہ خوشحال اور آسودہ تر شخص کو جہنم میں غوطہ دینا اور سب سے زیادہ مشقت اور تکلیف والے کو جنت میں غوطہ دینا

[7088] ٥٥-(٢٨٠٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

[7087] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (الذین یحشرون علی وجوههم الی جهنم اولئك اشر مكانا واضل سبيلا) برقم (٤٧٦٠) وفی الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٦)

[7088] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: ما یتمنی اهل الجنة برقم (٣١٦٠) انظر (التحفة) برقم (٣٦٦)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))

[7088] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جہنمیوں میں سے قیامت کے دن اس شخص کو لایا جائے گا، جس کو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والی آسودہ زندگی ملی تھی، چنانچہ اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا کبھی تو نے کسی قسم کی خیر، آرام دیکھا؟ کیا کبھی تمہیں کوئی نعمت حاصل ہوئی؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! اور دنیا میں سب سے زیادہ تنگ حال اور تکلیف دہ زندگی گزارنے والے کو اہل جنت میں سے لایا جائے گا، سواسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا کبھی تو نے شدت اور سختی دیکھی؟ کیا کبھی تجھ پر شدت کا گزر ہوا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی کسی شدت (تنگی) کا گزر نہیں ہوا اور نہ میں نے کبھی سختی دیکھی۔‘‘

فائدہ :......آج دنیا کی جن نعمتوں اور آسائشوں پر ہم فریفتہ ہیں اور ان کے اسیر ہیں، ان کی وقعت اور حیثیت صرف اتنی ہے، وہ دوزخ کی ایک ہی ڈبکی سے بھول جائیں گی اور ان کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا اور دنیا کی جن سختیوں اور کلفتوں سے ہم بھاگتے ہیں اور ان کی خاطر دین وشریعت کو نظر انداز کرتے ہیں، بلکہ اس کی حفاظت کرتے ہیں، وہ اس قدر بے وقعت اور حقیر ہیں کہ جنت میں ایک ہی ڈبکی سے بھول جائیں گی اور یہ احساس نہیں رہے گا اور کبھی میرا کسی سختی اور تکلیف وشدت سے بھی واسطہ پڑا تھا۔

۱۴......بَاب: جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

باب ۱٤: مومن کو اس کی نیکیوں کا دنیا اور آخرت میں صلہ ملے گا اور کافر کو جلد ہی اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے

[7089] ٥٦-(٢٨٠٨)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ

[7089] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤١٩)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا))

[7089]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ مومن کی کسی نیکی کی حق تلفی نہیں فرماتا، اس کے سبب اسے دنیا میں بھی دیا جاتا ہے اور اس کا آخرت میں بھی صلہ ملے گا، رہا کافر تو اس نے جو نیکیاں اللہ کے لیے کی ہیں، ان کے سبب دنیا میں رزق دیا جاتا ہے، حتی کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی، جس کا اسے صلہ یا بدلہ دیا جائے۔''

فائدہ:...... کافر دنیا میں جو اچھے کام، اللہ کی خوشنودی اور رضا کے لیے کرتا ہے، اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں مل جاتا ہے، لیکن مومن، آخرت کے اجر وثواب کے لیے، نیک عمل کرتا ہے، اس لیے اسے ان کا بدلہ آخرت میں ملے گا اور دنیا میں اسے جو کچھ مل رہا ہے، وہ محض اللہ کا فضل وکرم ہے، نیکیوں کی جزا یا بدلہ نہیں ہے، جزا صرف آخرت میں ہی ملے گی، جب کہ اگلی آیت میں آ رہا ہے۔

[7090] ۵۷۔(. . .)حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ))

[7090]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ''کافر جب کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو اسے اس کے سبب دنیا ہی میں عمدہ کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور رہا مومن تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی نیکیوں کو آخرت کا ذخیرہ بناتا ہے اور اس کی اطاعت کے نتیجہ میں دنیا میں اسے رزق فراہم کرتا ہے۔''

[7091] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا

[7091]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7090] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۳)

[7091] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۰)

۱۵...... بَاب :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ

باب ۱۵: مومن کی تمثیل (کھیتی کی سی) ہے اور کافر کی مثال (صنوبر کے درخت) کی

[7092] ۵۸۔(۲۸۰۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ))

[7092]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی تمثیل کھیتی کی سی ہے، ہمیشہ ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے اور مومن کو بھی ہمیشہ آزمائش و ابتلاء یا مصیبت سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور منافق کی مثل زمین میں مضبوطی سے پیوست درخت کی ہے جو اس وقت تک ہلتا نہیں ہے، جب تک اسے کاٹ نہ لیا جائے۔''

فائدہ: ...... مومن کی تمثیل ایک کھیتی کی سی ہے، جسے ہوائیں ہمیشہ ہلاتی رہتی ہیں وہ ادھر ادھر جھکتا رہتا ہے اور یہی چیز اس کے نشو و نما اور پھلنے پھولنے کا باعث بنتی ہے، اسی طرح مومن ہمیشہ بیماریوں اور مصائب و تکالیف سے دوچار ہوتا رہتا ہے، جو اس کے گناہوں کی بخشش اور رفع درجات کا سبب بنتی ہیں، لیکن منافق کی مثال ارز درخت کی ہے، جس کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی ہیں اور ہوائیں اس کو حرکت نہیں دے سکتیں، اس طرح منافق کے لیے بیماریاں اور مصائب و مشکلات گناہوں کا کفارہ کا سبب نہیں بنتے اور اس کو ان سے کوئی سبق یا عبرت حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع و انابت کرتے، اس طرح وہ بعض مومن سے کم مصائب و تکالیف کا شکار ہوتا ہے، حتی کہ اس کا ایک ہی دفعہ سخت مؤاخذہ ہوگا، جس سے وہ بچ نہیں سکے گا، جس طرح صنوبر کے درخت کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

[7093] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهٖ تُمِيلُهُ ((تُفِيئُهُ))

[7092] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الامثال باب: ما جاء فى مثل المومن القارى للقرآن وغير القارى برقم (٢٨٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧٩)

[7093] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٠٢٣)

[7093]۔یہی روایت دو اور اساتذہ سے عبدالرزاق کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں تُمِيلُهُ کی جگہ تُفِيئُهُ ہے، معنی دونوں کا جھکانا، مائل کرنا ہے۔

[7094] ٥٩۔(٢٨١٠)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي

ابْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

[7094]۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''مومن کی تمثیل تر وتازہ اور کچی کھیتی کی سی ہے، جسے ہوا جھکاتی ہے، کبھی گراتی ہے اور کبھی سیدھا کرتی ہے، حتی کہ وہ پختہ ہو کر پک جاتی ہے اور کافر کی مثال زمین میں پیوست صنوبر کی ہے، جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی چیز ہلا نہیں سکتی، حتی کہ درخت ایک ہی دفعہ اکھڑ جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ الخامة: انکھواں، زمین سے نکلنے والی سوئی، ابتدائی انگوری۔ ❷ المُجذِية: گڑی ہوئی، زمین میں پیوست، ❸ اِنجعاف: اکھڑنا۔

فائدہ:...... ایک مومن مصائب اور تکالیف سے متاثر ہوتا ہے، اپنے حالات کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن کافر مصائب و تکالیف سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف رخ نہیں کرتا، حتی کہ موت کے سخت تھپڑوں سے دوچار ہو جاتا ہے۔

[7095] ٦٠۔(...)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

[7095]۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی تمثیل نرم و نازک کھیتی کی سی ہے، جسے ہوائیں جھکاتی رہتی ہیں، کبھی گراتی ہیں اور کبھی سیدھا کھڑا کر دیتی ہیں، حتی کہ اس کا وقت

[7094] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرض باب: ما جاء في كفارة المرض برقم (٥٦٤٣) انظر (التحفة) برقم (١١١٣٣)

[7095] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١١٥٠)

مقررہ آ جاتا ہے اور منافق کی تمثیل، زمین میں گڑے ہوئے صنوبر کی سی ہے، جسے کوئی آفت متاثر نہیں کرتی، حتی کہ وہ ایک ہی دفعہ اکھڑ جاتا ہے۔''

[7096] ٦١ـ(. . .)وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ))

[7096] ۔ یہی روایت امام صاحب، محمد بن حاتم اور محمد بن غیلان سے بیان کرتے ہیں، محمود کی روایت میں ہے،''کافر کی مثال صنوبر کی سی ہے۔'' اور ابن حاتم کہتے ہیں،''منافق کی مثال۔'' جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں ہے۔

[7097] ٦٢ـ(. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ))

[7097] ۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے کرتے ہیں، دونوں کہتے ہیں،''کافر کی مثال، صنوبر کی سی ہے۔''

١٦......بَاب :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

باب۱٦. مومن کی تمثیل کھجور کے درخت کی سی ہے

[7098] ٦٣ـ(٢٨١١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ ((هِيَ النَّخْلَةُ))

[7096] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٢٥)

[7097] تقدم تخريجه برقم (٧٠٢٥)

[7098] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: قول المحدث: حدثنا برقم (٦١) انظر (التحفة) برقم (٧١٢٦)

قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

[7098] ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے، جس کے پتے گرتے نہیں ہیں اور وہ مسلمان کی طرح (فیض رساں) ہے تو مجھے بتاؤ، وہ کون سا درخت ہے؟'' لوگ جنگلات کے درختوں کے بارے میں سوچنے لگے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے دل میں خیال آیا، وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے (چھوٹا ہونے کے سبب بتانے سے) شرم محسوس کی، پھر صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! ہمیں بتائیے، وہ کون سا درخت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اپنی شرم کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا، انہوں نے کہا، اگر تم یہ کہہ دیتے، یہ کھجور کا درخت ہے تو مجھے فلاں، فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہوتا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، طلبہ کی معلومات اور ذہانت کا جائزہ لینا درست ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کا گابھا کھا رہے تھے تو آپ نے سوال کیا کہ وہ درخت کون سا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہر اعتبار سے نفع بخش اور فیض رساں ہے، جس طرح مسلمان مجسمۂ فیض اور پیکر خیر ہے، اس کے کسی عضو سے لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچتی، اس طرح اس کا کوئی حصہ اور چیز بیکار نہیں جاتا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمار کے قرینہ سے سمجھ گئے کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن کبار صحابہ کا ذہن اس قرینہ کی طرف نہ گیا، لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بڑوں کے احترام میں سوال کا جواب دینے سے شرم و حیا محسوس کی، جو ایک پسندیدہ نعمت ہے، لیکن بڑوں کی خاموشی کی صورت میں، جبکہ جواب دینے میں پہل نہیں تھی، جواب دینا ادب و احترام کے منافی نہ تھا، اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم یہ جواب دے دیتے تو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا، کیونکہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاباش اور دعا کا باعث بنتی۔

[7099] ٦٤۔(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ الضُّبَعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ ((اَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاُلْقِيَ فِي نَفْسِي اَوْ رُوعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيدُ اَنْ اَقُولَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((هِيَ النَّخْلَةُ))

[7099] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: قول المحدث: حدثنا برقم (٦١) وفي البيوع باب: بيع الجمار واكله برقم (٢٢٠٩) وفي الاطعمة باب: اكل الجمار برقم (٥٤٤٤) وفي باب: بركة النخلة برقم (٥٤٤٨) انظر (التحفة) برقم (٧٣٨٩)

[7099]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا، ''مجھے اس درخت کا پتہ دو، جس کی تمثیل مومن کی سی ہے،'' تو لوگ جنگلات کے درختوں میں سے کسی درخت کا تذکرہ کرنے لگے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے نفس یا دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ کھجور کا درخت ہے تو میں بتانے کا ارادہ کرنے لگا تو میں نے لوگوں کی عمریں دیکھ کر گفتگو کرنے سے ہیبت محسوس کی تو جب سب خاموش رہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔''

[7100] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا

[7100]۔ امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفیق سفر بنا تو میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی صرف ایک حدیث سنی، انہوں نے بتایا، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، چنانچہ آپ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

مفردات الحدیث ✻ جُمَّار: کھجور کے قلب (وسط، درمیان) سے نکلنے والا گودا، جسے عرب کھاتے تھے۔

[7101] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[7101]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا، آگے مذکورہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

[7102] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي اُكُلَهَا

[7100] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٣٠)

[7101] تقدم تخريجه برقم (٧٠٣٠)

[7102] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (كشجرة طيبة اصلها ثابت) برقم (٤٦٩٨) انظر (التحفة) برقم (٧٨٢٧)

وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي اَيْضًا وَلَا تُؤْتِي اُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

[7102]۔ حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس درخت کا پتہ دو، جو مسلمان آدمی کے مشابہہ یا اس کی طرح ہے، اس کے پتے نہیں گرتے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ کے شاگرد ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، شاید امام مسلم نے آگے کہا اور وہ اپنا پھل دیتا ہے، دوسروں کے ہاں بھی میں نے ایسے ہی پایا کہ وہ ہر وقت اپنا پھل نہیں دیتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے دل میں خیال آیا، یہ کھجور کا درخت ہے اور میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو خاموش دیکھا تو بولنا یا کچھ کہنا پسند نہ کیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم بتا دیتے تو مجھے فلاں، فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہوتا۔''

فائدہ: ...... امام مسلم کے شاگرد ابراہیم بن سفیان اور دوسرے تلامذہ کی روایت میں "لا توتی اُكُلها" ہے کہ وہ ہر وقت پھل نہیں دیتا اور یہ بات واقعہ کے خلاف ہے، اس لیے امام ابراہیم کہتے ہیں، شاید ہم سے سننے یا بیان کرنے میں غلطی ہو گئی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے "تـؤتی اُكلها" ہی کہا ہو، علمائے حدیث قاضی عیاض وغیرہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے لا اپنی جگہ درست ہے، لیکن اس کا تعلق تؤتی سے نہیں ہے، بلکہ اصل یوں ہے، لا يتحات ورقها ولا، ولا، نہ اس کے پتے گرتے ہیں، نہ فلاں چیز ہے اور نہ فلاں آگے ہے، تُـؤْتِيْ اُكُلَها كل حِيْن، وہ ہر موسم میں اپنا پھل دیتا ہے، لیکن راوی نے معطوف چیزوں کو بیان نہیں کیا، اس طرح لا کا تعلق تؤتی سے محسوس ہونے لگا اور غلط مفہوم پیدا ہو گیا۔

۱۷...... بَاب: تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعْثِهِ سَرَايَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ

باب ۱۷: شیطان کا (شر پر) برانگیختہ کرنا اور لوگوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے لیے اپنی پارٹیوں اور دستوں کو بھیجنا اور ہر انسان کا ایک شیطان ساتھی ہے

[7103] ۶۵۔(۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ))

[7103] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب ما جاء فی التباغض برقم (۱۹۳۷) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰۲)

[7103] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''بلاشبہ شیطان اس وقت اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کریں، لیکن وہ باہمی لڑائی کے لیے بھڑکانے کی کوشش کرتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ التَّحْرِيش: بھڑکانا، برانگیختہ کرنا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کے لوگ بت پرستی کی طرف کی لوٹ جائیں اور جزیرہ عرب پر کافروں کا تسلط وغلبہ ہو، لیکن وہ ان کے درمیان فتنہ وفساد ڈالنا اور باہمی عداوت و دشمنی پیدا کرنے سے مایوس نہیں ہوا، اس لیے باہمی فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانے اور ان میں اختلاف و افتراق پیدا کرنے کے لیے پورا زور صرف کرتا ہے، اس لیے آج تک جزیرہ عرب میں بت پرستی نہیں ہوئی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوئی، بت پرستی کے سوا، شرک کی کوئی اور شکل بھی پیدا نہیں ہوگی، لوگ نیک لوگوں یا انبیاء اور ملائکہ کے بارے میں کسی غلو کا شکار نہیں ہوں گے اور ان کی قبروں سے استمداد اور استغاثہ نہیں کریں گے۔

[7104] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[7104] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7105] ٦٦ ـ(٢٨١٣) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

[7105] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''ابلیس کا تخت سمندر پر ہے، چنانچہ وہ اپنے دستے بھیجتا ہے، جو لوگوں کے درمیان فتنہ وفساد پیدا کرتے ہیں، اس کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ والا وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔''

[7106] ٦٧ ـ(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

[7104] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٣٤)
[7105] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣١٨)
[7106] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣١٨)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ)) قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ ((فَيَلْتَزِمُهُ))

[7106]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''ابلیس اپنا عرش (تخت) پانی پر رکھتا ہے، پھر وہ اپنے دستے روانہ کرتا ہے اور اس کا سب سے زیادہ قریبی وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ گر ہو، ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے، میں نے یہ کام کیا، یہ کام کیا تو وہ کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے، میں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا، حتی کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی پیدا کر دی تو وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے، واقعی تم نے کام کیا ہے۔'' اعمش کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ نے فرمایا''چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے، گلے لگا لیتا ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، میاں بیوی میں فراق اور جدائی پیدا کرنا، شیطان کا سب سے بڑھ کر محبوب مشغلہ ہے، اور یہی سب سے بڑا فتنہ ہے جس کو برپا کرنے والا شیطان کو بہت محبوب ہے کیونکہ میاں بیوی معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے، ان کے باہمی تنازع سے دو خاندان اور ان کے متعلقین اور متوسلین متاثر ہوتے ہیں اور فتنہ وفساد کا میدان بہت وسیع اور گہرا ہو جاتا ہے، جو بسا اوقات قتل وغارت تک پہنچ جاتا ہے۔

[7107] ٦٨۔(. . .)حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

[7107]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،''شیطان اپنے دستے روانہ کرتا ہے، چنانچہ وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں، اس کے نزدیک اس کا درجہ سب سے بلند ہوتا ہے جو سب سے بڑھ کر فتنہ پیدا کرتا ہے۔

[7108] ٦٩۔(٢٨١٤)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيهِ

[7107] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٦٢)

[7108] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٦٠١)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَاِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ))

[7108]۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ، اس کا ایک جن ساتھی لگا دیا گیا ہے۔'' ساتھیوں نے پوچھا اور آپ کے ساتھ بھی؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ اس کے خلاف میری مدد فرماتا ہے، اس لیے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں، یا وہ مطیع ہو گیا ہے اور مجھے صرف خیر اور بھلائی کا مشورہ دیتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ ایک شیطان ساتھی لگا ہوا ہے، جو اس کو راہ راست سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے اور اسے غلط مشورہ دیتا ہے، اس سے صرف نبی اکرم ﷺ محفوظ ہیں، وہ آپ کو اچھا مشورہ ہی دیتا ہے، غلط مشورہ دینے کی جسارت نہیں کر سکتا، اگر اَسْلَمُ سمع سے مضارع متکلم کا صیغہ بنائیں تو معنی ہوگا، میں محفوظ رہتا ہوں، اگر اَسْلَمَ اکرم کے وزن پر ماضی کا صیغہ ہو تو معنی ہوگا، وہ مطیع و فرمانبردار بن گیا ہے اور اللہ کی قدرت سے یہ بھی باہر نہیں، اگر وہ مسلمان اور مؤمن بن جائے، بہر حال ہمیں ہر وقت شیطان سے ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، وہ ہر وقت داؤ میں رہتا ہے۔

[7109] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيَانِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

[7109]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے اس فرق کے ساتھ یہ حدیث بیان کرتے ہیں، ''کہ اس پر ایک شیطان ساتھی مقرر ہے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو شیطان کے داؤ اور فریب سے آگاہ کرنے کے لیے اس کے ساتھ ایک فرشتہ بھی لگا ہوا ہے، جو اس کو اچھا اور صحیح مشورہ دیتا ہے، اب یہ انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ شیطان کے مشورے کو قبول کرے یا فرشتے کے مشورہ پر عمل پیرا ہو۔

[7110] ۷۰۔(۲۸۱۵) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ

[7109] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۶۰۱)

[7110] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۳٦٦)

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ ((مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ)) فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَقَدْ جَآئَكِ شَيْطَانُكِ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّي اَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ))

[7110]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے ہاں سے نکلے تو مجھے اس پر غیرت آ گئی، (کیونکہ میں نے سمجھا، آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں) آپ آئے تو آپ نے دیکھا، میں کس طرح پیچ و تاب کھا رہی ہوں، چنانچہ آپ نے فرمایا، ''تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اے عائشہ! کیا تم غیرت کھا گئی ہو؟'' سو میں نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے جیسی آپ جیسے کے بارے ایسی غیرت نہ کھائے میرے جیسی آپ پر غیرت کیوں نہیں کھائے گی؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس، تمہارا شیطان آ چکا ہے؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں،'' میں نے کہا اور ہر انسان کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں،'' میں نے کہا اور آپ کے ساتھ بھی؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے، حتی کہ میں محفوظ ہو گیا ہوں، یا وہ فرمانبردار مسلمان ہو گیا ہے۔''

١٨۔۔۔۔۔بَاب :لَنْ يَدْخُلَ اَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱۸: کوئی انسان محض اپنے عملوں کے عوض جنت میں داخل نہیں ہو گا، بلکہ اللہ کی رحمت اس کا سبب ہو گی

[7111] ٧١۔(٢٨١٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يُنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا اِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا))(انظر:٧١٢٠)

[7111]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔'' ایک آدمی نے پوچھا، ''اے اللہ کے رسول! اور آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں۔'' الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، لیکن تم درستگی اختیار کرو۔''

[7111] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣١٠)

فائدہ :...... جنت میں داخلہ کا سبب محض انسان کا عمل نہیں بن سکتا، کیونکہ عمل کی توفیق اور اس کی قبولیت دونوں اللہ کے فضل وکرم اور رحمت کا نتیجہ ہیں، نیز انسانی عمل کسی قدر بلند و بالا ہو، حق تو یہ ہے، حق ادا نہ ہوا کا مصداق ہے اور ایک محدود عمل، لامحدود جزاء کا سبب بھی نہیں بن سکتا، اس لیے عمل کا جنت کا سبب بنانا یہ بھی اس کی رحمت ہے، گویا عمل انسانی جنت میں داخلہ کا سبب ہے، لیکن اس کو سبب بنانا، رحمت الٰہی کا نتیجہ ہے، اس لیے آیت مبارکہ:

﴿ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (النحل:٣٢)

''اپنے عملوں کے سبب جنت میں چلے جاؤ۔''

اور ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الزخرف:٧٢)

''اس جنت کے وارث تم عملوں کے سبب ٹھہرائے گئے ہو۔''

اس حدیث اور آیت میں مخالفت یا منافات نہیں ہے کیونکہ آیت میں باء سببیہ ہے اور حدیث میں نفس عوض اور بدلہ کی ہے کہ عملوں کے عوض یا بدلہ میں نہیں بلکہ عمل اللہ کی رحمت کا سبب ہیں اور رحمت ہی جنت میں داخلہ کا سبب ہے اور اس حدیث میں مخالفت یا منافات نہیں ہے، اس لیے آپ نے سدا (صحت و درستگی) کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ یہ طرز عمل رحمت الٰہی کا سبب بن سکے۔

[7112] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَلٰكِنْ سَدِّدُوا))

[7112] ۔امام صاحب یہی روایت تھوڑے فرق سے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''اپنی رحمت وفضل سے۔'' اور لیکن راہ راست اور درستگی اختیار کرو، کا تذکرہ نہیں کیا۔

[7113] ٧٢۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ اَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِيلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ

[7113] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی ایک کو بھی محض اس کے عمل جنت میں نہیں لے جائیں گے۔'' پوچھا گیا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ میرا رب، مجھے رحمت سے ڈھانپ لے۔''

[7112] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٢١٠)

[7113] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٢٢)

[7114] ٧٣-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ ((يَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)) وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰی رَاْسِهِ وَلَا اَنَا ((اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ))

[7114] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کو محض اس کے عمل نجات نہیں دلا سکیں گے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی بخشش اور رحمت سے ڈھانپ لے۔'' ابن عون نے اس طرح ہاتھ کے اشارے سے اپنے سر کو ڈھانپ لیا اور کہا، ''اور مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی بخشش اور رحمت سے ڈھانپ لے۔''

[7115] ٧٤-(. . .)حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا ((اَنْ يَتَدَارَكَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ))

[7115] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی ایک کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دلوا سکے گا۔'' صحابہ کرام نے کہا اور آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں۔'' الا یہ اللہ اپنی رحمت میرے شامل حال کر دے۔''

[7116] ٧٥-(. . .)وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبَّادٍ يَحْيٰی بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِی عُبَيْدٍ مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ))

[7116] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔'' صحابہ کرام نے کہا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں۔'' الا یہ کہ مجھے اللہ اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔''

[7114] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٧٤)

[7115] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠٥)

[7116] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرض باب: تمنی المريض الموت برقم (٥٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٣٢)

[7117] ٧٦۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا اَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا ((اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ))

[7117]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہ راست اور درستگی کے قریب رہو اور راہ راست پر چلو اور یقین کرلو، تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے عمل سے نجات نہیں پا سکے گا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔''

فائدہ:...... مسلمان کے لیے صحیح طرز عمل یہی ہے کہ وہ افراط وتفریط، کمی وبیشی سے بچتے ہوئے، راہ راست پر چلتا رہے، یا کم از کم راہ راست کے قریب قریب رہنے کی کوشش کرے، کیونکہ افراط وتفریط دونوں ہی راہ راست سے دور لے جانے والی چیزیں ہیں اور یہ اس صورت میں ممکن ہے، جب انسان اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق کی درخواست کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل سے انسان کو اس کی توفیق بخش دے، اس طرح ہر فرد بشر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں پر اپنی رحمت اور فضل کا سایہ رکھے۔

[7118] وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ [انظر:٧١٢١]

[7118]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7119] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاَسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[7119]۔امام صاحب ایک اور استاد سے دونوں صحابہ ابو ہریرہ، جابر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7120] (٢٨١٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ((وَاَبْشِرُوا))[راجع:٧١١١]

[7117] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٧)

[7118] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٦)

[7119] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٤٧)

[7120] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٣٢)

[7120] ۔امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت، اس اضافہ سے بیان کرتے ہیں، ''اورخوش ہو جاؤ۔''

[7121] ۷۷۔(۲۸۱۷)حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ))

[7121] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا، اور نہ اسے آگ سے بچائے گا اور نہ مجھے، مگر اللہ کی رحمت سے۔''

[7122] ۷۸۔(۲۸۱۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا فَاِنَّهُ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ))

[7122] ۔نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درستگی اختیار کرو'' اس کے قریب قریب رہو۔'' اورخوش ہو جاؤ، کیونکہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا'' صحابہ کرام نے پوچھا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور جان لو، اللہ کو وہی عمل پسند ہے، جس پر دوام کیا جائے، اگر چہ تھوڑا ہو۔''

[7123] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ((وَاَبْشِرُوا))

[7123] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''اورخوش ہو جاؤ۔'' کا ذکر نہیں ہے۔

[7121] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٦٣)

[7122] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: القصد والمداومة على العمل برقم (٦٤٦٤) وبرقم (٦٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٧٥)

[7123] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٥٣)

۱۹...... بَاب: اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالِاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

باب ۱۹: عمل زیادہ کرنا اورعبادت میں سعی وکوشش یا محنت کرنا

[7124] ۷۹۔(۲۸۱۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ ((اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

[7124]۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (اتنی دیر تک) نماز پڑھی کہ آپ کے قدم سوج گئے، چنانچہ آپ سے پوچھا گیا، کیا آپ اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں، حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف کر دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔''

[7125] ۸۰۔(...)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ ((اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

[7125]۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اس قدر قیام کیا، حتیٰ کہ آپ کے قدم سوج گئے، صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف کر چکا ہے، آپ نے فرمایا: ''تو کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''

[7126] ۸۱۔(۲۸۲۰)حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ

[7124] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التهجد باب: قيام النبی ﷺ برقم (۱۱۳۰) وفی التفسير باب: (ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما) برقم (۴۸۳۶) وفی الرقاق باب: الصبر عن محارم الله برقم (۶۴۷۱) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة باب: ما جاء فی الاجتهاد فی الصلاة برقم (۴۱۲) والنسائی فی (المجتبی) فی قيام الليل باب: الاختلاف على عائشة فی احياء الليل برقم (۱۶۴۳) وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء فی طول القيام فی الصلوات برقم (۱۴۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۹۸)

[7125] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۷۰۵۵)

[7126] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۳۶۵)

يَارَسُولَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا))

[7126] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے، اس قدر قیام کرتے، حتی کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے ذنب معاف کیے جا چکے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

فائدہ :...... ذنب کا اطلاق بہت وسیع ہے، جو کام کسی کی شان و مقام سے فروتر ہو، یا خلاف اولیٰ ہو، اس کو بھی ''ذنب'' کہتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کفر و شرک تک بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، یہاں مراد وہ کام ہیں، جو آپ کے بلند و بالا مقام سے فروتر تھے، یا خلاف اولیٰ تھے اور بقول قاضی سلیمان رحمہ اللہ اس سے مراد وہ الزامات ہیں جو ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد آپ پر لگائے گئے تھے، تفصیل کے لیے رحمۃ للعالمین میں دیکھئے، پیر کرم شاہ نے یہ معنی نقل کیا، لیکن قاضی صاحب کا نام نہیں لیا۔ (ضیاء القرآن ج ۵ ص ۵۳۲ تا ۵۳۳) یہ معنی کرنا تکلف سے خالی نہیں ہے، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ ﴿وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ﴾ (الشعراء ۱۴) سے استدلال کیا ہے، اور اس ذنب کو موسیٰ علیہ السلام خود ظلم سے تعبیر کر کے معافی کی درخواست کرتے ہیں ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (القصص:۱۶) اس لیے آپ ﷺ کا عبادت میں اس قدر مشقت برداشت کرنا مغفرت کے شکر کے طور پر تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ کرم و فضل فرمایا ہے کہ میرے تمام ذنب معاف فرما دیے ہیں تو مجھے اس نعمت و کرم کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا شکر جس طرح زبان سے ادا کیا جاتا ہے، اسی طرح عمل سے بھی شکر ادا کیا جاتا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ (سبا:۱۳)

۲۰...... بَاب: اَلْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

باب ۲۰. وعظ و نصیحت میں اعتدال

[7127] ۸۲۔(۲۸۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهٗ فَمَرَّ بِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ

[7127] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة برقم (٦٨) وفي الدعوات باب: الموعظة ساعة بعد ساعة برقم (٦٤١١) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الفصاحة والبيان برقم (٢٨٥٥) وبرقم (٢٨٥٥م) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٤)

بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

[7127]۔ شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی رحمہ اللہ گزرے تو ہم نے ان سے کہا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہماری موجودگی سے آگاہ کرو، وہ ان کے پاس گئے اور جلد ہی ہمارے پاس عبداللہ رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہنے لگے، مجھے تمہاری آمد کی اطلاع دی جاتی ہے، مگر میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آتا کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں مبتلا کرنا ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ مختلف ایام میں وعظ و نصیحت کے وقت ہمارا دھیان رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا ہی نہ جائیں۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، وعظ و نصیحت میں اس قدر طول بیانی سے کام نہیں لینا چاہیے کہ لوگ اکتا جائیں، اگر روزانہ وعظ کہنا ہو تو وقت کم لینا چاہیے، یا پھر وقفہ وقفہ سے بعض دن چھوڑ کر وعظ کرنا چاہیے، ہاں تعلیم و تدریس کا کام روزانہ کیا جائے گا۔

[7128] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

[7128]۔ امام صاحب اپنے بعض دوسرے اساتذہ سے بھی یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7129] ۸۳۔(. . .) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ

[7128] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٥٨) وان قوله: وزاد منجاب في روايته عن ابن مسهر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٢٨٩)

[7129] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: من جعل لاهل العلم اياما معلومة برقم (٧٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٩٨)

حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

[7129] ۔ ابو وائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں ہر جمعرات کو وعظ کیا کرتے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا، اے ابوعبدالرحمن! ہم آپ کی گفتگو پسند کرتے ہیں اور اس کے خواہش مند ہیں اور ہم چاہتے ہیں، آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں گے تو انہوں نے جواب دیا، مجھے تمہیں روزانہ وعظ کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہماری اکتاہٹ کو ناپسند کرتے ہوئے، وعظ کرنے میں ہمارا خیال اور دھیان رکھتے ہوئے مختلف دنوں میں وعظ فرماتے۔

فائدہ :...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاری ساتھی کے ساتھ باری مقرر کی ہوئی تھی، ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ایک دن انصاری ساتھی، اس طرح تعلیم و تعلم کا سلسلہ روزانہ جاری رہتا۔

اس کتاب کے کل ابواب (20) اور (105) احادیث ہیں۔

54

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا

جنت، اس کی نعمتوں اور جنتیوں کا بیان

حدیث نمبر 7130 سے 7234 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۴...... كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاَهْلِهَا

٥٤. جنت، اس کی نعمتوں اور جنتیوں کا بیان

١...... بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

باب١: جنت کی صفات

[7130] ١-(٢٨٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ))

[7130]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جنت کو تکالیف سے گھیر دیا گیا ہے اور دوزخ کو دل پسند (خواہشات) سے گھیر دیا گیا ہے۔''

[7131] (٢٨٢٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7131]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحديث ❊ مَكَارِه: مکروہ کی جمع ہے، ایسے کام اور عمل جو محنت و مشقت کے متقاضی ہیں، جن کی خاطر خواہشات اور لذت انگیز چیزوں سے رکنا پڑتا ہے۔

فائدہ :...... جنت انتہائی راحت و آرام کی جگہ ہے، اس لیے اس کے حصول کے لیے محنت طلب اور صبر آزما اعمال

[7130] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: ما جاء (حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات) برقم (٢٥٥٩) انظر (التحفة) برقم (٣٢٩)

[7131] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٢٩)

کرنے پڑتے ہیں اور دوزخ انتہائی تکلیف دہ اور مضرت رساں مقام ہے، اس لیے اس کے حصول کے لیے کسی محنت ومشقت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ من مانی کر کے اور خواہشات کا اسیر بن کر، انسان اس میں داخل ہو جائے گا، کسی پابندی اور رکاوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

[7132] ۲۔(۲۸۲٤)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ سَعِيدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً م بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة:١٧]

[7132] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔'' اس کی تصدیق اللہ کی کتاب کی یہ آیت کرتی ہے، کوئی شخص ان نعمتوں کو نہیں جانتا، جو ان کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہیں، جن میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے، یہ ان کے ان عملوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (السجدہ نمبر ۱۷)

فائدہ: ......اس آیت اور حدیث میں نیک بندوں کے لیے بشارت دی گئی ہے کہ دور آخرت میں ان کو ایسی اعلیٰ قسم کی نعمتیں ملیں گی، جو دنیا میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں، بلکہ کسی آنکھ نے ان کو دیکھا بھی نہیں اور نہ کسی کان نے ان حال سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال ہی آیا، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ان نیک بندوں میں شامل فرمائے، آمین۔ اس آیت مبارکہ میں جنت کی نعمتوں کو عملوں کا بدلہ قرار دیا گیا ہے لیکن جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت وفضل کی بنیاد پر ہوگا اور رحمت وفضل کا سبب انسان کے اعمال صالحہ ہوں گے۔

[7133] ۳۔(...)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

[7132] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٤٤) وفي التفسير باب: (فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين) برقم (٤٧٧٩) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة السجدة برقم (٣١٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٥)

[7133] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٧١)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِینَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ))

[7133] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر کے ذخیرہ کر رکھی ہیں، جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے، ان کا ذکر چھوڑیے، جن سے اللہ نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔‘‘

[7134] ٤۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِینَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ)) ثُمَّ قَرَاَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

[7134] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں ذخیرہ کر کے رکھ چھوڑی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان سے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان خیال گزرا ہے، سوائے ان کے، جن کی تمہیں اطلاع کر دی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ’’کسی انسان کو علم نہیں ہے کہ ان کے لیے کس قسم کی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے۔‘‘

[7135] ٥۔(٢٨٢٥)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِیدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی اَبُو صَخْرٍ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ یَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِیهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ ﷺ فِی آخِرِ حَدِیثِهِ((فِیهَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ اقْتَرَاَ هَذِهِ الْآیَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا یَعْمَلُونَ [السجدة:١٦، ١٧]

[7134] طریق ابی بکر بن ابی شیبة اخرجه البخاری فی (صحیحه، فی التفسیر باب: (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین) برقم (٤٧٧٩) تعلیقا۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: صفة الجنة برقم (٣٢٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٠٩) وطریق ابن نمیر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٨)

[7135] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٧١)

[7135]۔ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی مجلس میں حاضر ہوا، جس میں آپ نے جنت کے بارے میں بتایا، جنت کی نعمتوں کے بارے میں بیان کرنے کے بعد فرمایا، ''اس میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں، جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، نہ کسی کان سے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ''ان کے پہلو، بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے، اس سے خرچ کرتے ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی کیا چیزیں ان کے لیے چھپا رکھی گئی ہیں، یہ ان عملوں کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اس حدیث اور آیت مبارکہ سے معلوم ہوا جنت میں صرف وہی نعمتیں نہیں ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے بلکہ ان کے سوا بھی بے شمار نعمتیں جن کا علم جنت میں داخلہ کے بعد ہوگا۔

٢......بَابٌ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

باب ٢: جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں سوار انسان ایک سو (١٠٠) سال تک چلے گا، لیکن اس سے گزر نہیں سکے گا

[7136] ٦-(٢٨٢٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ))

[7136]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں سوار، سو (١٠٠) سال چلے گا۔''

[7137] ٧-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((لَا يَقْطَعُهَا))

[7137]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت اس اضافہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ''اس کو پار نہ کر سکے گا۔''

[7136] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: ما جاء في صفة شجر الجنة برقم (٢٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٤)

[7137] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٦)

[7138] ٨ـ(٢٨٢٧) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا))

[7138] ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو (۱۰۰) سال چلے گا اور پھر بھی اس کو پار نہ کر سکے گا۔''

[7139] (٢٨٢٨) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ، مِائَةَ عَامٍ، مَّا يَقْطَعُهَا))

[7139] ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ بہترین تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار سو (۱۰۰) سال چلے گا اور اس کو پار نہ کر سکے گا۔''

فائدہ: ...... اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اور راحت کے سامان، اپنے بندوں کے لیے جنت میں پیدا کیے ہیں، ان میں سے ایک قسم کے وہ طویل و عریض سایہ دار درخت ہیں، جن کا سایہ اتنے وسیع رقبہ پر پڑتا ہے کہ بہترین اور تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار بھی سو سال میں اس کو طے نہیں کر سکے گا۔

٣...... بَابُ: إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا

باب ٣: اللہ تعالیٰ جنتیوں سے خوش ہو جائے گا اور کبھی ان سے ناراض نہیں ہو گا

[7140] ٩ـ(٢٨٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ

[7138] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٥٢) وبرقم (٦٥٥٣) انظر (التحفة) برقم (٤٣٩١) وبرقم (٤٧٧٣)

[7139] تقدم تخريجه

[7140] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٤٩) وفي التوحيد باب: كلام الرب مع اهل الجنة برقم (٧٥١٨) والترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: محاورة الرب اهل الجنة وقوله: احل عليكم رضواني برقم (٢٥٥٥) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٢)

وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ اَلَا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا))

[7140] ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا، اے اہل جنت، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تیری اطاعت کے لیے حاظر ہیں، ہر قسم کی خیر تیرے قبضے میں ہے، جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں، وہ فرمائے گا، کیا تم خوش ہو؟ یعنی جنت کی نعمتوں پر مطمئن ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہم کیوں راضی اور خوش نہ ہوں گے، اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا ہے، جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا ہے تو اللہ فرمائے گا، کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل (برتر) چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ان سے افضل کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہیں اپنی دائمی اور ابدی رضامندی عنایت کرتا ہوں، اس کے بعد اب میں کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ کی رضاء جنت اور اس کی ساری نعمتوں سے بہت ہی اعلیٰ اور بالا ہے، اس لیے فرمایا:

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (التوبة :٧٢) ''اللہ کی رضا اور خوشنودی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔''

اور لذت و مسرت میں اعلان رضا سے بڑھ کر دیدار الٰہی ہے۔

۴......بَابُ: تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ

باب ٤: اہل جنت، بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے، جس طرح آسمان میں ستارے کو دیکھا جاتا ہے

[7141] ١٠ ـ (٢٨٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ))

[7141] ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں، بالا خانہ اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے، جس طرح تم آسمان میں ستارے کو ایک دوسرے کو دکھاتے ہو۔''

[7141] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٨٨)

[7142] (٢٨٣١) قَالَ؛ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِى عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: ((كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوَاكِبَ الدُّرِّيَّ فِى الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ)) [انظر: ٧١٤٤]

[7142]۔ ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ کو سنائی تو انہوں نے کہا، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا، ''جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔''

[7143] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِىُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِى حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

[7143]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، دونوں صحابہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❊ **غُرْفه**: بالاخانہ، چبارہ، **الدُّرّی**: روشن، چمکدار۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اہل جنت کے درجات و مراتب میں بہت فرق ہوگا، حتی کہ نچلے درجہ والے، اعلیٰ طبقہ والے، اہل غرفہ کو اس طرح نظر اٹھا کر دیکھیں گے، جس طرح مشرقی یا مغربی کنارے کے ستارے کو نظر اٹھا کر دیکھا جاتا ہے۔

[7144] ١١۔(٢٨٣١) حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنِى هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِىُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ ((بَلٰى وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ))

[7142] تقدم تخريجه

[7143] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٤)

[7144] طريق عبدالله بن جعفر بن يحيى بن خالد اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى بدء الخلق باب: ما جاء فى صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٥٦) انظر (التحفة) برقم (٤١٧٣) وطريق هارون بن سعيد الايلى تقدم تخريجه برقم (٧٠٧٠)

[7144]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت اپنے سے اوپر بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے، جس طرح تم اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو، جو دور مشرقی یا مغربی کنارے میں جا رہا ہوتا ہے، اس فرق و امتیاز کی بنا پر جوان میں باہمی ہوگا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! وہ انبیاء کے مقامات ہوں گے، دوسرے لوگ ان تک نہ پہنچ سکیں گے، آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ وہ لوگ ہوں گے، جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔'' یعنی جنہوں نے دل کی گہرائیوں سے صحیح اور حقیقی عملاً تصدیق کی۔

مفردات الحدیث

✻ الغابر: چلنے والا، جانے والا۔

٥......باب: أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَصِفَاتِهِمْ، وَأَزْوَاجِهِمْ

باب ٥: اہل و مال خرچ کر کے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق رکھنے والے

[7145] ١٢۔(٢٨٣٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ))

[7145]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے، مجھ سے انتہائی شدید محبت رکھنے والے، ایسے لوگ میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ایک پسند کرے گا، اے کاش! اپنا اہل اور مال خرچ کر کے مجھے دیکھ سکے۔''

٦......بَابُ: فِي سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ

باب ٦: جنت کا بازار اور اس میں جو نعمتیں اور جمال حاصل ہو سکے گا

[7146] ١٣۔(٢٨٣٣)حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ

[7145] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٣)

[7146] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧٠)

وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ اَهْلُوهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا))

[7146] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے، جس میں لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے، چنانچہ شمالی ہوا چلے گی اور ان کے چہروں اور کپڑوں کو (کستوری یا خوشبو) سے بھر دے گی، جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا، سو وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے، ان کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو چکا ہو گا تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے، واللہ! تم ہمارے پاس سے جانے کے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو تو وہ جواب دیں گے، تم بھی، واللہ! ہمارے جانے کے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔''

فائدہ:...... جنت میں جمعہ بازار لگے گا، تاکہ لوگ ایک دوسرے کو مل سکیں، اللہ تعالیٰ کی زیارت کر سکیں، جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو اور اس کا عکس ان کی بیویوں پر بھی پڑے، یا وہ شمالی ہوا ادھر ان کے گھر میں بھی چلے گی اور جنت کے جمعہ کی کیفیت دنیا کے جمعہ والی نہیں ہو گی، کیونکہ وہاں سورج اور چاند اور دن، رات نہیں ہوں گے۔

۷...... بَابُ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ وَصِفَاتُهُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

باب ۷: جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ اس کی شکل وصورت چودھویں کے چاند کی ہوگی اور ان کی صفات اور ان کی بیویاں

[7147] ۱۴۔(۲۸۳۴) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوا وَاِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ

اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَ لَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ))

[7147] ۔محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے فخر و مباہات کے لیے کہا، یا باہمی مباحثہ کیا کہ جنت

[7147] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۴۴۰۸)

میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا، "جنت میں داخل ہونے والا یہ پہلا گروہ، اس کی صورت چودھویں کے ماہ کامل کی سی ہوگی اور جو گروہ اس کے بعد ہوگا، وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن اور جگمگاتے ستارے کی طرح ہوگی، ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا مغز، گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا اور جنت میں کوئی انسان کنوارا نہیں رہے گا۔"

مفردات الحدیث ❶ زُمْرَة، گروہ، جماعت، ❷ أَضْوَأ: روشنی میں سب سے زیادہ چمکدار، ذرّی، روشن، أَعْزَب یا عَزَب، غیر شادی شدہ، مجرد، کنوارا۔

[7148] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ اَيُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَاَلُوا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ

[7148]۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کا جھگڑا ہوا کہ جنت میں، کس کی تعداد زیادہ ہوگی، چنانچہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے مذکورہ بالا حدیث سنائی۔

[7149] ۱۵۔(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِی ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَی صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَی اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَائَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ اَخْلَاقُهُمْ عَلَی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَی صُورَةِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِی السَّمَآءِ))

[7149]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا گروہ، اس کی شکل چودھویں رات کے بدر کامل کی سی ہوگی اور جو لوگ ان کے بعد ہوں گے، ان کی شکل سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوگی، جو آسمان میں جگمگاتا ہے، وہ نہ بول کریں گے اور نہ پاخانہ، نہ

[7148] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٣٨)

[7149] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (۳۳۲۷) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: صفة الجنة برقم (٤٣٣٣) انظر (التحفة) برقم (۱٤٩٠٣)

انہیں تھوک آئے گی اور نہ ناک کی ریزش، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا، ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گے، ان کے اخلاق یکساں ہوں گے، ان کی شکل اپنے باپ آدم کی طرح ہوگی اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ بلند ہوگا۔

مفردات الحدیث ❶ لا يتغوطون: وہ رفع حاجت نہیں کریں گے، ❷ لا يمتخطون: ناک کی ریزش نہیں آئے گی۔ ❸ رشحهم المسك: ان کا پسینہ کستوری ہوگا، ❹ مجامرهم: مجمرة، انگیٹھی، ❺ الألوة: لکڑی جو انگیٹھی میں سلگائی جاتی ہے۔

فائدہ :...... جنت کی ہر غذا، کثیف مادہ سے پاک اور اس قدر لطیف اور نورانی ہوگی کہ اس سے پیٹ میں کسی قسم کا فضلہ تیار نہیں ہوگا اور ان کا حسن و جمال چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، ان کی سیرت و کردار اور اخلاق میں ان کی شکل وصورت کی طرح یکسانیت ہوگی۔

[7150] ١٦-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى اَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْزُقُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ و قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ و قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ اَبِيهِمْ))

[7150] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، پھر ان سے بعد آنے والے آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اس کے بعد ان کے مختلف مراتب ہوں گے، وہ پاخانہ، پیشاب نہیں کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتی ہوگی، ان کا پسینہ کستوری ہوگا، ان کے اخلاق ایک انسان کی طرح یعنی یکساں، ایک جیسے ہوں گے، ان کا قد کاٹھ اپنے

[7150] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: صفة الجنة برقم (٤٣٣٣م) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٢٥)

باپ آدم کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوگا۔" ابن ابی شیبہ کہتے ہیں، ایک آدمی کی طرح خلق ہوگا اور ابو کریب کہتے ہیں، ایک آدمی کی طرح بناوٹ ہوگی، یعنی جسمانی بناوٹ یکساں ہوگی، ابن ابی شیبہ کہتے ہیں، اپنے باپ کی شکل پر ہوں گے۔

٨......بَابٌ: فِيْ صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَ تَسْبِيْحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

باب ٨: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کا جنت میں صبح وشام تسبیح کہنا

[7151] ١٧-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا))

[7151]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی صورت ہوگی، نہ وہ اس میں تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں عود کی، ان کا پسینہ کستوری ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، حسن و جمال کی بنا پر ان کی پنڈلیوں کا مغز، ان کے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، ان میں کسی قسم کا اختلاف اور باہمی بغض نہ ہوگا، سب کے دل، ایک دل جیسے ہوں گے، وہ صبح وشام یعنی ہر دم اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔

[7152] ١٨-(٢٨٣٥) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَآءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ))

[7151] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٧)

[7152] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی الشفاعة برقم (٤٧٤١) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٠)

[7152] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اہل جنت، جنت میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی لیکن نہ تو انہیں تھوک آئے گا اور نہ پیشاب اور پاخانہ ہوگا اور نہ وہ ناک صاف کریں گے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا تو کھانے کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، ''ڈکار ہوگی اور کستوری کے پسینہ کی طرح پسینہ ہوگا، یعنی غذا ڈکار اور پسینہ سے ہضم ہو جائے گی اور بس، اللہ کی تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر اس طرح جاری ہوگی، جس طرح سانس جاری رکھا جاتا ہے۔''

فائدہ :...... جنت میں کھانا اور جنتی غذا اس قدر لطیف ہوگی کہ خوشگوار ڈکار اور پسینہ کے راستہ سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جایا کرے گا اور جسم میں کسی قسم کا فضلہ پیدا نہیں ہوگا، جس کے خارج کرنے کی ضرورت پیش آئے اور سانس کی طرح ہر دم تسبیح و تحمید زبانوں پر جاری رہے گا، کسی قسم کی کلفت و مشقت اور توجہ یا اہتمام کی ضرورت نہیں ہوگی۔

[7153] (. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ كَرَشْحِ الْمِسْكِ

[7153] ۔امام صاحب یہی حدیث دو اور اساتذہ سے ((رَشْحِ الْمِسْكَ)) کستوری کے پسینہ کی طرح تک بیان کرتے ہیں۔

[7154] ١٩۔(. . .)وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ))

[7154] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں کھائیں پئیں گے، لیکن نہ پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب آئے گا، لیکن ان کا کھانا، وہ خوش گوار ڈکار کی صورت میں ہوگا، جس سے کستوری کی خوشبو آئے گی، انہیں تسبیح اور حمد اس طرح القاء کی جائے گی، جس طرح سانس کا الہام کیا جاتا ہے۔'' حجاج کی حدیث میں ہے، ''ان کا یہ کھانا۔''

[7155] ٢٠۔(. . .)وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ

[7153] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٨١)
[7154] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٧)
[7155] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٧)

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((وَيُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ))

[7155]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت اس فرق کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''انہیں تسبیح وتکبیر اس طرح الہام کی جائے گی، جس طرح انہیں سانس الہام کیا جاتا ہے۔'' یعنی تسبیح وتکبیر سانس کی طرح ہر دم زبانوں پر جاری ہوگی۔

٩...... بَابُ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

باب ٩: اہل جنت کی نعمتیں دائمی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''انہیں آواز دی جائے گی، یہ وہ جنت ہے، جس کے وارث تمہیں، تمہارے عملوں کے سبب بنایا گیا ہے''

[7156] ٢١۔(٢٨٣٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ))

[7156]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں داخل ہو جائے گا، اسے ہمیشہ نعمتیں حاصل رہیں گے۔'' وہ کبھی تنگ حالی سے دوچار نہیں ہوگا، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔''

فائدہ:...... جنت ثبات وقرار کی جگہ ہے، وہاں کسی قسم کا تغیر اور تبدیلی نہیں ہوگی۔

[7157] ٢٢۔(٢٨٣٧) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّ الْاَغَرَّ حَدَّثَهُ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا

[7156] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٥)

[7157] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة الزمر برقم (٣٢٤٦) انظر (التحفة) برقم (٣٩٦٣)

اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا اَبَدًا)) فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [الاعراف:٤٣]

[7157]۔حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک پکارنے والا، (جنتیوں کو مخاطب کرکے) پکارے گا، تمہارا حق ہے کہ ہمیشہ تندرست رہو، اس لیے تم کبھی بیمار نہیں پڑو گے اور تمہارے لیے زندگی اور حیات ہی ہے، اس لیے اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تمہارے لیے جوانی اور شباب ہی ہے، چنانچہ تم کبھی بوڑھے نہیں ہوگے اور تمہارے لیے سکھ اور چین ہی ہے، سو کبھی تمہیں تنگی اور تکلیف نہ ہوگی۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے انھیں آواز دی جائے گی یہ وہ جنت ہے جس کے وارث تمھیں تمھارے عملوں کے سبب بنایا گیا ہے۔

فائدہ:...... جنت صرف آرام اور راحت کا دائمی اور لازوال گھر ہے، جو کبھی فنا پذیر نہیں ہوگا، اس کو دوام اور ثبات حاصل ہے، اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا فساد کا گزر نہیں ہوگا، اس لیے وہاں کسی تکلیف کا یا کسی تکلیف دہ حالت کا گذر نہیں ہوگا، نہ وہاں بیماری آئے گی اور نہ موت آئے گی، نہ بڑھاپا کسی کو ستائے گا، نہ جوانی ڈھلے گی اور نہ کسی اور قسم کی تنگی اور پریشانی کسی جنتی کو لاحق ہوگی، اس لیے جب جنتی، جنت میں چلے جائیں گے تو شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابدی زندگی اور دائمی راحت کا مژدہ سنا کر، ان کو مطمئن کر دیا جائے گا اور اللہ کے اس ارشاد میں اس طرف اشارہ ہے، ''انہیں ندا آئے گی، یہ وہ جنت ہے، جس کے وارث تم ان عملوں کے سبب بنائے گئے ہو، جو تم کرتے رہے ہو۔'' (اعراف، آیت نمبر ۴۳)

١٠...... بَابُ فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ

باب ۱۰: جنت کے خیموں کی کیفیت اور ان میں مومنوں کے کس قدر اہل ہوں گے

[7158] ٢٣-(٢٨٣٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

[7158] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٤٣) وفي التفسير باب (حور مقصورات في الخيام) برقم (٤٨٧٩) والترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: ما جاء في صفة غرف الجنة برقم (٢٥٢٨) تعليقاً۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٣٦)

[7158] ۔حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا، جو ایک خولدار موتی کا ہوگا، جس کا طول ساٹھ میل ہوگا، اس میں ان کے اہل ہوں گے، مومن ان کے پاس چکر لگائیں گے اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔''

[7159] ٢٤۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ))

[7159] ۔حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں مومن کا خولدار موتی کا ایک خیمہ ہوگا، جس کا عرض ساٹھ میل ہوگا، ہر کونے میں اس کے اہل ہوں گے، جو دوسروں کو دیکھ نہیں سکیں گے، مومن ان کا چکر لگائے گا۔''

فائدہ:...... جنت میں مومن کا خیمہ ساٹھ میل لمبا اور ساٹھ میل چوڑا اور ساٹھ میل اونچا ہوگا یعنی طول، عرض اور عمق برابر ہوں گے اور ہر کونے میں اس کے اہل ہوں گے، اگر اہل سے مراد بیوی ہے تو معنی ہوگا ہر جنتی کی دو سے زائد بیویاں ہوں گی، اس لیے قاضی، عیاض اور حافظ ابن حجر وغیرہ کا یہ نظریہ ہے کہ ہر جنتی کی دو بیویاں، دنیا کی عورتوں سے ہوں گی اور باقی جنت کی عورتوں سے ہوں گی، یا پھر اس سے مراد متعلقین خدم و حشم ہوں گے اور بیویاں صاف گو ہوں گی۔

کیونکہ بقول حافظ ابن قیم، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے سوا، دو سے زائد بیویوں کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

[7160] ٢٥۔(. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ))

[7160] ۔حضرت ابوموسیٰ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیمہ، ایک موتی کا ہوگا، جس کی بلندی ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں مومن کے اہل ہوں گے، جن کو دوسرے دیکھ نہیں سکیں گے۔''

[7159] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٨٧)

[7160] تقدم تخريجه برقم (٧٠٨٧)

۱۱......بَابُ: مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب ۱۱: دنیا میں کون سی نہریں جنت سے ہیں

[7161] ۲۶-(۲۸۳۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ))

[7161] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کے دریا ہیں۔''

فائدہ......سیحان اور جیحان، شامی سرحد پر واقع دو نہریں (دریا) ہیں، جو سیحون اور جیحون کے (ازبکستان کے دو دریا ہیں) الگ ہیں، فرات، عراق میں واقع ہے اور نیل مصر میں، ان کا منبع اور سرچشمہ جنت میں ہے، قاضی عیاض، نووی، حافظ ابن حجر، ملا علی قاری وغیرہ رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے، لیکن اس کی حقیقت اور کیفیت کو جاننا ہماری عقل کی دسترس سے باہر ہے۔

۱۲......بَابُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

باب ۱۲: جنت میں ایسے ہوں داخل ہوں گے، جن کے دل، پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے

[7162] ۲۷-(۲۸۴۰)حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ اَبِى سَلَمَةَ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ))

[7162] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے، جن کے دل، پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔''

فائدہ......پرندوں کے دل حسد و بغض سے پاک ہیں، حصول رزق میں ان کا اعتماد و بھروسہ اللہ پر ہے اور ان میں بہت نرمی اور گداز ہے، خوف و خشیت کا غلبہ ہے، جنت میں جانے والے، بہت سے لوگ ان صفات سے متصف ہیں۔

[7161] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۶۹)

[7162] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۵۷)

[7163] ٢٨-(٢٨٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ))

[7163] ۔حضرت ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت سی احادیث لکھوائیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا طول ساٹھ ہاتھ تھا، چنانچہ پیدا کرنے کے بعد فرمایا، جاؤ اس جماعت کو سلام کہو، وہ فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی، چنانچہ سنو، وہ تمہیں کس طرح سلام کہتے ہیں، وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، سو وہ گئے اور کہا، السلام علیکم، انہوں نے کہا، السلام علیک ورحمۃ اللہ، اس طرح انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا، چنانچہ جو شخص جنت میں داخل ہوگا، اس کی صورت آدم والی ہوگی اور اس کا طول ساٹھ ہاتھ ہوگا، اس کے بعد اب تک لوگوں کا قد کم ہوتا رہا۔''

فائدہ:......آدم علیہ السلام کی صورت کے بارے میں، تفصیل کتاب البر و الصلة میں گزر چکی ہے اور سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا بہتر ہے، اگرچہ السلام علیکم کہنا بھی درست ہے۔

١٣......بَابٌ: فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبُعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ

باب ۱۳: جہنم کی آگ کی شدت اور اس کی گہرائی کی مسافت اور عذاب دیئے گئے، لوگوں کی کیفیت

[7164] ٢٩-(٢٨٤٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا))

[7163] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (٣٣٢٦) وفي الاستئذان باب: بدء السلام برقم (٦٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٢)

[7164] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة جهنم باب: ما جاء في صفة النار برقم (٢٥٧٣) وبرقم (٢٥٧٣م) انظر (التحفة) برقم (٩٢٩٠)

[7164] ۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو لایا جائے گا، اس دن، اس کی ستر (۷۰) لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

فائدہ:...... قیامت کے واقعات کی کیفیت اور حقیقت کو اس جہان میں سمجھنا ممکن نہیں ہے، اجمالی طور پر ایمان لانا ضروری ہے۔

[7165] ۳۰۔(۲۸۴۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا))

[7165] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری دنیا کی یہ آگ، جسے آدم کا بیٹا (انسان) جلاتا ہے، جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، واللہ! یہ کافی تھی، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''دوزخ کی آگ، دنیا کی آگ پر انہتر درجہ بڑھا دی گئی ہے اور ہر درجہ کی حرارت، دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔''

فائدہ:...... اس دنیا کی آگ کی قسموں میں بھی درجہ حرارت میں بہت تفاوت و فرق ہے، گھاس پھوس کی آگ، لکڑی کی آگ، پتھر کے کوئلوں کی آگ، بموں اور ایٹم بم کی آگ، اس طرح آخرت میں دوزخ کی آگ کا درجہ حرارت عام آگ کے مقابلہ میں انہتر درجہ زیادہ ہوگا اور اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس نے اس کی حرارت میں اتنا اضافہ کیوں فرمایا ہے، ہمیں تو اللہ کے قہر و جلال سے ڈرنا اور دوزخ کی آگ سے بچنے کی فکر کرنی چاہیے، اعاذنا اللہ منها بكرمه وفضله.

[7166] (...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

[7166] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے کلها کی جگہ کُلّهن فرمایا، مقصد یکساں ہے۔

[7165] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۰۷)
[7166] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۷۸۸)

[7167] ٣١-(٢٨٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَدْرُونَ مَا هٰذَا)) قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا))

[7167]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جانتے ہو، یہ کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''یہ ایک پتھر ہے، جو ستر (۷۰) سال پہلے آگ میں پھینکا گیا تھا، چنانچہ وہ اب تک گر رہا تھا، حتی کہ اب اس کی گہرائی تک پہنچ گیا ہے۔''

فائدہ:...... جہنم میں پتھر کے گرنے کی آواز خرق عادت کے طور پر سنا دی گئی تھی۔

[7168] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((هٰذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا))

[7168]۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''یہ پتھر اس کی تہہ میں گرا ہے، چنانچہ تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔''

[7169] ٣٢-(٢٨٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ))

[7169]۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''دوزخیوں میں بعض وہ ہوں گے، جنہیں آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو کمروں تک پکڑے گی اور بعض کو آگ گردن تک پکڑے گی۔''

[7167] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٠)
[7168] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٠)
[7169] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٤)

فائدہ: ...... دوزخ میں سب لوگ ایک ہی درجہ اور ایک ہی حال میں نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے گناہوں اور جرائم کی نوعیت کے اعتبار سے ان کے عذاب میں کمی وبیشی ہوگی، آگ لوگوں کے ٹخنوں سے لے کر ان کی گردنوں تک جرائم کے مطابق پکڑے گی۔

[7170] ٣٣۔(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلَى تَرْقُوَتِهِ))

[7170]۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''بعض لوگوں کو آتش دوزخ، ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو آگ ان کے زانوؤں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو آگ ان کی ہنسلی تک پکڑے گی۔

[7171] (. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهِ حِقْوَيْهِ

[7171]۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں، حُجْزَتِهِ کی جگہ حِقْوَيْهِ ہے، دونوں پہلوؤں تک، جہاں چادر (تہبند) باندھی جاتی ہے۔

١٤...... بَابُ: النَّارُ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُونَ، وَالْجَنَّةُ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ

باب ١٤: آگ میں جبار (مغرور وسرکش) اور جنت میں کم حیثیت والے لوگ داخل ہوں گے

[7172] ٣٤۔(٢٨٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ اُصِيبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا))

[7170] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٤)

[7171] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٤)

[7172] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٦)

[7172] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا، چنانچہ آگ نے کہا، مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، (تاکہ میں انہیں سبق سکھاؤں) اور جنت نے کہا، مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے، (تاکہ میں ان کی شان و مقام بلند کروں) چنانچہ اللہ عزوجل جہنم کو فرمائے گا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں جسے چاہوں گا، دکھ دوں گا، یا مصیبت پہنچاؤں گا اور جنت سے فرمائے گا تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا، رحمت نازل کروں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھر دوں گا۔''

فائدہ:...... جنت اور دوزخ کا یہ مکالمہ یا مباحثہ حقیقی معنوں میں ہوگا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کی زبان کو سمجھتا ہے، گویا زبان قال سے مباحثہ ہوگا، زبان حال سے نہیں اور جنت میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی، جو اہل دنیا کی نظر میں کم مرتبہ لوگ تھے، اگرچہ اللہ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند تھا۔

[7173] ۳۵۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ))

[7173] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا تو آگ نے کہا، مجھے متکبروں اور سرکشوں کے لیے ترجیح دی گئی ہے اور جنت نے کہا تو مجھے کیا ہوا ہے، مجھ میں صرف کمزور، کم مرتبہ اور بے بس لوگ داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا، رحم کروں گا اور آگ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا، عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک بھر دیا جائے گا، لیکن آگ پر نہیں ہوگی تو اللہ اس پر اپنا قدم رکھے گا تو وہ پکار اٹھے گی، بس، بس، تب وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ، بعض کی طرف سکڑے گا۔''

[7174] (. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

[7173] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۲۵)

[7174] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٥۳)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ

[7174]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا۔'' آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[7175] ۳۶۔(۔ ۔ ۔)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا))

[7175]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت امام ابن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ میں مکالمہ ہوا تو آگ نے کہا، مجھے متکبروں اور سرکشوں کے لیے ترجیح دی ہے (کہ میں ان کے کس بل نکالوں) اور جنت نے کہا تو مجھے کیا ہے، مجھ میں صرف کمزور، حقیر اور سادہ لوح لوگ داخل ہوں گے، (میں ان کو بلند کروں گی) اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو تو بس میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا، تیرے ذریعہ رحم کروں گا اور آگ سے فرمایا تو تو بس میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا، عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک بھر دیا جائے گا، لیکن وہ تو نہیں بھرے گی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھے گا، وہ کہے گی، بس بس، تب وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ، دوسرے بعض کی طرف سکڑے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، لیکن جنت تو اس کے لیے، مخلوق پیدا کرے گا۔''

[7176] (۲۸۴۷)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

[7175] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وتقول هل من مزيد) برقم (٤٨٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٤)

[7176] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٠٠٩) وقد رقم هذا الحديث في تحفة الاشراف خطا حيث وقع في (٤٠٠٢) وكذلك وضع تحت رقم (٤٠٠٩) ولكن الصحيح انه تحت رقم (٤٠٠٩) فقط۔

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیثِ اَبِی هُرَیْرَةَ اِلَی قَوْلِهِ وَلِكِلَیْكُمَا ((عَلَیَّ مِلْؤُهَا)) وَلَمْ یَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّیَادَةِ

[7176] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا۔'' آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح یہاں تک ہے، ''اور تم دونوں کو میں بھر کر رہوں گا۔'' اس کے بعد والا اضافہ بیان نہیں کیا۔

[7177] ۳۷۔(۲۸۴۸)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِیدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ))

[7177] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم یہی کہتی رہے گی، کیا اور ہے، حتی کہ رب العزت تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے تو وہ کہہ اٹھے گی، بس، بس، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ، بعض کی طرف سکڑ جائے گا۔''

[7178] (. . .)وَحَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیثِ شَیْبَانَ

[7178] ۔امام صاحب کے ایک اور استاد سے اوپر والی روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7179] ۳۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَآءٍ فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِیدٍ فَاَخْبَرَنَا عَنْ سَعِیدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ یُلْقٰی فِیهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِیدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِیهَا قَدَمَهُ فَیَنْزَوِی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَیُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ))

[7177] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الایمان والنذور باب: الحلف بعزة الله وصفاته وكلماته برقم (۶۶۶۱) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة ق برقم (۳۲۷۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۵)

[7178] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۳۶)

[7179] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التوحید باب قوله تعالی (وهو العزیز الحكیم) برقم (۷۳۸۴) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۷)

[7179] ۔ امام صاحب اللہ عزوجل کے فرمان، اس وقت کا خیال کرو، جب ہم جہنم سے کہیں گے، کیا تو بھر گئی ہے اور وہ کہے گی، کیا اور مل جائے گا، (ق آیت نمبر ۳۰) کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جہنم میں مسلسل لوگ جھونکے جائیں گے اور وہ کہے گی، کیا اور ہیں، حتی کہ رب العزت، اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے تو اس کا بعض حصہ بعض کی طرف سمٹے گا اور وہ کہے گا، بس، بس، تیری قوت اور کرم کی قسم! اور جنت کا حصہ بچا رہے گا، حتی کہ اللہ اس کے لیے اور مخلوق پیدا فرمائے گا اور اس کو جنت کے فاضل حصہ میں آباد کیا جائے گا۔''

فائدہ:...... ان حدیثوں میں اللہ کے قدم کا تذکرہ ہے، اللہ کا قدم مخلوق کے قدم کی طرح نہیں ہے وہ اس کے شایان شان ہے اس لئے اس کی کیفیت یا شکل وصورت کو نہیں جانا سکتا۔

[7180] ۳۹۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ))

[7180] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کا جس قدر حصہ منظور ہو گا، بچا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ، اس کے لیے جیسی مخلوق چاہے گا پیدا کرے گا۔

[7181] ٤٠۔(۲۸۳۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ)) قَالَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ

[7180] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۷۱)

[7181] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (وانذرهم يوم الحسرة) برقم (٤٧٣٠) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة مريم برقم (۳۱۵٦) انظر (التحفة) برقم (٤٠٠٢)

قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا

[7181]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا، گویا کہ وہ سرمئی مینڈھا ہے، ابوکریب نے یہ اضافہ کیا، چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، (باقی حدیث میں ابن ابی شیبہ اور ابوکریب متفق ہیں) تو کہا جائے گا، اے جنتیو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ چنانچہ وہ سر اوپر اٹھائیں گے اور دیکھ کر کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے، اور کہا جائے گا، اے دوزخیو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے، تو اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا، اے اہل جنت! ہمیشگی ہے، موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ! ہمیشگی ہے، موت نہیں ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی، ''انہیں، حسرت کے دن سے ڈرائیے، جب ہر کام کا فیصلہ کیا جائے گا، جبکہ اب یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لا رہے۔'' (مریم آیت ۳۹) اور اپنے، اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ:...... موت بھی ایک مخلوق ہے، اللہ نے فرمایا:

﴿الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (الملك: ۲)

قیامت کے دن اللہ موت کو مینڈھے کی شکل دے گا اور یہ چیز اللہ کی قدرت سے بعید نہیں ہے، اس سے کوئی محال اور ناممکن چیز لازم نہیں آتی، یا کہہ کر کہ انقلاب حقائق محال ہے، اس کی تاویل کرنا درست نہیں ہے، آخرت کو دنیا پر قیاس کرنا، قدرت کو انسانی سانچہ میں ڈھالنا ہی درحقیقت گمراہی کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

[7182] ۴۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا

[7182]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اہل دوزخ کو آگ میں کہا جائے گا، اے اہل جنت!'' پھر مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے اس قول میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔'' یہ نہیں کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پڑھا اور اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کرنا، بھی بیان نہیں کیا۔

[7182] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۱۱۰)

[7183] ٤٢-(٢٨٥٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ**))

[7183] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ، اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کر دے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا، اے اہل جنت! موت نہیں ہے اور اے اہل دوزخ! موت نہیں آئے گی، جو شخص جہاں ہے، وہیں ہمیشہ رہے گا۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ اور ان کے باشندے، ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے، ان میں سے کوئی چیز فنا پذیر نہیں ہے۔

[7184] ٤٣-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلَى حُزْنِهِمْ**))

[7184] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنتی، جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی، دوزخ میں پہنچ جائیں گے، موت کو لایا جائے گا حتی کہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا، پھر اعلان کرن والا، پکارے گا، اے اہل جنت! اب موت نہیں آئے گی اور اے دوزخیو! اب موت نہیں ہے، چنانچہ اہل جنت کی مسرت میں مسرت کا اضافہ ہوگا اور اہل دوزخ کے غم وحزن میں، غم وحزن کا اضافہ ہوگا۔''

[7183] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق يدخل سبعون الفا بغير حساب (٦٥٤٤)
[7184] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (٧٤٢٤)

[7185] ٤٤ـ(٢٨٥١)حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ))

[7185] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر کی ڈاڑھ یا کافر کی کچلی، احد پہاڑ کی مانند ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔''

فائدہ :...... جب کافر، دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کافر کے ہر عضو اور ہر چیز کو خوب موٹا تازہ کر کے اس کی جسامت اور قد کاٹھ میں بہت اضافہ کر دے گا، تاکہ اس کے جسم کے ہر حصہ کو خوب خوب عذاب ہو اور یہ کام اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ جسم کے حقیقی اور اصلی اجزاء کو پھلا کر ان کا حجم اتنا بڑا کر دے کہ ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہو جائے اور کھال کے جلنے کے بعد، وہ اس کھال کو دوبارہ لے آئے، جیسا کہ جسم کے گلنے، سڑنے کے بعد یا جلانے کے بعد دوبارہ اس جسم اور انہیں اجزاء کو زندہ کر کے حساب کتاب لے گا اور آج جب بعض خصوصی قسم کے جہاز اوپر بہت بلندی پر جاتے ہیں تو ان کے جسم بہت زیادہ پھول جاتے ہیں۔

[7186] ٤٥ـ(٢٨٥٢)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ

[7186] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آگ میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ، تین دن کی مسافت کے بقدر ہوگا، جبکہ اس کو تیز رفتار سوار طے کرے۔'' وکیع نے فی النّار ، آگ میں، بیان نہیں کیا۔

[7185] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٣٧)

[7186] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٥١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٢٠)

[7187] ٤٦-(٢٨٥٣)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ

حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ ﷺ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

[7187]۔ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام نے کہا، ضرور۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کمزور شخص، جس کو ضعیف خیال کیا جاتا ہو، اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم کھالے تو وہ اس کو پورا کر دے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر وہ شخص جو بدخو، بھاری بھرکم، پیٹو اور متکبر ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ عُتُلّ: بہت کھانے والا، سخت مزاج، بدخو، سرکش، بدگو گناہ گار، جھگڑالو۔ ❷ جَوَّاظ: تکبر سے چلنے والا، مغرور، اجڈ، اکھڑ، بسیارخور، بھاری بھرکم۔

فائدہ...... جنت میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی، جو ضعیف، کم دست، متواضع اور گم نام ہوں گے، لوگ ان کو کم تر اور حقیر خیال کریں گے، لیکن اللہ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہوگا، اس وجہ سے اگر وہ اللہ کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے، کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے گا، یا کسی چیز کا سوال کر کے کہہ دے، اللہ کی قسم، ایسے ہی ہوگا تو اللہ اس کی دعا قبول فرمالے گا۔

[7188] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ))

[7188]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں اَلَا اُخْبِرُكُمْ کی جگہ اَلَا اَدُلُّكُم ہے، کیا میں تمہاری راہنمائی نہ کروں۔''

[7187] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (عتل بعد ذلك زنيم) برقم (٤٩١٨) وفي الادب باب: الكبر برقم (٦٠٧١) وفي الايمان والنذور باب: قول الله تعالى: ﴿واقسموا بالله جهد ايمانهم﴾ برقم (٦٦٥٧) والترمذي في (جامعه) في صفة جهنم باب: من هل اهل الجنة ومن اهل النار برقم (٢٦٥٠) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: من لا يوبه له برقم (٤١١٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢٨٥)

[7188] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١١٦)

[7189] ٤٧-(. . .)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ

حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ))

[7189]۔حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' ہر کم حیثیت، جس کو حقیر خیال کیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا دے تو اللہ اس کو پورا کر دے، کیا میں تمہیں، اہل دوزخ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر بسیار خور، بداصل اور متکبر۔''

مفردات الحدیث ✲ زَنِيم: کمینہ، لئیم، بداصل، دوسرے خاندان میں اپنے آپ کو داخل کرنے والا۔

[7190] ٤٨-(٢٨٥٤)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ))

[7190]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض دفعہ، پراگندہ بال، جس کو در، در سے ٹھکرا دیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم کھا لے تو اللہ اس کو پورا کر دیتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ ❶ اَشْعَثُ: پراگندہ اور بکھرے ہوئے بالوں والا۔ ❷ مَدْفُوع: جس کو دھتکار دیا جائے۔

[7191] ٤٩-(٢٨٥٥)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

[7189] تقدم تخريجه برقم (٧١١٦)

[7190] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١١)

[7191] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿والى ثمود اخاهم صالحا﴾ برقم (٣٣٧٧) وفي التفسير باب: سورة (والشمس وضحاها) برقم (٤٩٤٢) وفي النكاح باب: ما يكره من ضرب النساء برقم (٥٢٠٤) وفي الادب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى ان يكونوا خيرا منهم ـ الى قوله ـ فاولئك هم الظالمون﴾ برقم (٦٠٤٢) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الشمس وضحاها برقم (٣٣٤٣) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: ضرب النساء برقم (١٩٨٣) انظر (التحفة) برقم (٥٢٩٤)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ((إِذْ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهُ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ ((جَلْدَ الْاَمَةِ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ ((جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ ((اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))

[7191]۔ حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور اس میں (حضرت صالح کی) اونٹنی کا ذکر کیا اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا تذکرہ کیا، چنانچہ فرمایا: ”جب قوم کا سب سے بڑا بدبخت اٹھا، یعنی اس کے لیے وہ شخص اٹھا، جو غالب، سرکش ومفسد اور اپنے خاندان کی پناہ وحفاظت رکھنے والا اتھا، جیسے ابو زمعہ ہے۔“ پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور ان کو نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو کیوں مارتا ہے؟“ ابو بکر کی روایت میں ہے، ”لونڈی کی مار۔“ اور ابو کریب کی روایت میں ہے، ”غلام کو مارنے کی طرح، شاید اس دن کے آخر میں، وہ اسے تعلقات قائم کرنے کی ضرورت محسوس کرے۔“ پھر انہیں آواز سے ہوا خارج کرنے پر ہنسنے کے سلسلہ میں نصیحت فرمائی، سو فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص، اپنے فعل پر کیوں ہنستا ہے؟“

مفردات الحدیث ❶ عَزِیز، طاقت ور، سب پر غالب، معزز۔ ❷ عَارِم: بدخلق، شریر، مفسدہ پرداز، ❸ مَنِیع: مضبوط، قوی جس پر کوئی قابو نہ پا سکے، یہ آدمی قدار بن سالف نامی تھا۔

[7192] ٥٠-(٢٨٥٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِي كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ))

[7192]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ان بنو کعب کے باپ، عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔“

فائدہ :...... عمرو بن لحی، پہلا شخص ہے جس نے دین ابراہیمی میں تبدیلی کی اور بتوں کی پوجا پاٹ شروع کی اور شام کے بنو عمالقہ سے، ہبل نامی بت لا کر مکہ مکرمہ میں کعبہ کے قریب گاڑ دیا۔

[7192] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠٩)

[7193] ٥١-(. . .) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ))

[7193]۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ بتوں کے لیے روک لیا جاتا ہے، چنانچہ ان کو کوئی شخص اپنے لیے نہیں دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور ہے، جسے لوگ اپنے معبودان باطلہ کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور ان پر کوئی چیز نہیں لادی جاتی تھی، ابن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے حیوانوں کو بتوں کے لیے چھوڑا تھا۔''

مفردات الحدیث ※ سُيُوب، سائبة کی جمع ہے۔

[7194] ٥٢-(٢١٢٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

[7194]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل نار کے دو گروہ میں نے نہیں دیکھے، ایک ایسے لوگ جن کے پاس گائیوں کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے، جن سے لوگوں کو ماریں گے، دوسرا گروہ ایسی عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی، وہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

[7193] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام برقم (٤٦٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٣١٧٧)

[7194] تقدم تخريجه في اللباس والزينة باب: النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات برقم (٥٥٤٧)

مفردات الحدیث ❶ کاسِیات عارِیات: (۱) اللہ کی نعمتوں سے ملبوس اور شکر سے عاری۔ (۲) کپڑوں میں ملبوس، اچھی کاموں، آخرت کی فکر اور اطاعت کے اہتمام و توجہ سے عاری و خالی۔ (۳) تنگ چست اور کسا ہوا لباس پہنیں گی، جس سے ان کے اعضاء کا ابھار نظر آئے گا۔ (۴) باریک اور نیم عریاں پہننے والی جس کے اندر ان کا جسم نمایاں ہوگا، ❷ مائِلاتٌ: اللہ کی عبادت و اطاعت، اپنی عزت و شرم گاہ کی حفاظت اور پردہ سے بے رخی اختیار کرنے والی، ناز و نخرے سے چلنے والی، مردوں کی طرف جھکنے اور مائل ہونے والی، ❸ مُمِیلات: دوسری عورتوں کو اپنی طرح بے راہ روی پر ڈالنے والی، اپنے کندھوں کو جھکا دینے والی، مردوں کو اپنی زیب و زینت سے دعوت نظارہ دے کر اپنی طرف راغب کرنے والی، ❹ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ: ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، یعنی وہ اپنے سروں پر کوئی چیز باندھ کر اس کو بڑا بنائیں گی، یا مردوں کی طرف سر جھکائیں گی اور نظر نیچی نہیں کریں گی، یا اپنے بالوں کو سر کے درمیان اکٹھا کرلیں گی، جس سے وہ ایک طرف جھکیں گے۔

فائدہ ...... نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے، ڈنڈا فورس مختلف شکلوں میں ظلم و زیادتی کے لیے وجود میں آ چکی ہے اور فیشن پرست، حسن و جمال کا اظہار کرنے کے لیے شمع محفل بننے والی رنگ برنگ قسم کی عورتیں سامنے آ چکی ہیں، عریانی و فحاشی نت نئے رنگ اختیار کر رہی ہے، بیوٹی پارلر، نئے نئے انداز سامنے لا رہے ہیں۔

[7195] ٥٣-(٢٨٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ))

[7195]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے طویل عمر پائی تو جلدی ایسے لوگ دیکھو گے، یعنی پولیس، جن کے ہاتھوں میں گائیوں کی دموں جیسے کوڑے یا ڈنڈے ہوں گے، وہ صبح اللہ کے غضب میں کریں گے اور شام اللہ کی ناراضی میں کریں گے۔''

[7196] ٥٤-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكْتَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ))

[7195] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٥٨)

[7196] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٥٨)

[7196] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم نے طویل زندگی پائی تو عنقریب تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے، جو صبح اللہ کی ناراضی میں کریں گے اور شام اس کی لعنت میں، ان کے ہاتھوں میں گائیوں کی دموں جیسی چیز ہوگی۔

فائدہ:...... آج کل پولیس وغیرہ اس کا مصداق ہیں جو لوگوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتی ہیں۔

۱۵......بَاب :فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۱۵: دنیا کے فناء اور قیامت کے دن کے حشر (اجتماع) کا بیان

[7197] ۵۵۔(۲۸۵۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ اَعْيَنَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ))وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهٖ اَيْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيلُ بِالْاِبْهَامِ

[7197] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بنوفہر کے فرد حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں مثال بس ایسی ہے، جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے، یحییٰ نے شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا، پھر دیکھ لے، پانی کی کتنی مقدار اس کے ساتھ لگ کر آئی ہے، اسامہ کی حدیث میں ہے، اسماعیل نے انگوٹھے سے اشارہ کیا۔

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ دنیا کی مدت اور لذات آخرت کے دوام وہیشگی اور اس کی نعمتوں کے مقابلہ میں اتنی ہی بے حقیقت اور بے وقعت ہیں، جتنا کہ دریا کے مقابلہ میں انگلی پر لگا پانی اور یہ مثال بھی درحقیقت صرف سمجھانے کے لیے دی گئی ہے، ورنہ دراصل دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں یہ نسبت بھی نہیں ہے، کیونکہ یہ دنیا اور

[7197] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب منه برقم (۲۳۲۳) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: مثل الدنيا برقم (۴۱۰۸) انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۵۵)

اس کی ہر چیز محدود اور متناہی، یعنی فانی اور عارضی ہے اور آخرت لامحدود اور غیر متناہی، یعنی دائمی اور ابدی ہے اور ریاضی کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ محدود و متناہی کو لامحدود اور غیر متناہی کے ساتھ کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی، اب اس شخص سے زیادہ محروم اور خسارہ والا کون ہو سکتا ہے، جو دنیا کو حاصل کرنے کے لیے تو خوب جدوجہد کرتا ہے، مگر آخرت کی تیاری کی طرف سے بالکل غافل، بے نیاز اور لاپرواہ ہے۔

[7198] ٥٦-(٢٨٥٩)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ))

[7198] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیا جائے گا۔'' میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! عورتوں اور مردوں کو، جبکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! معاملہ اس سے سنگین ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔''

مفردات الحدیث ❶ حُفَاة، حافٍ کی جمع ہے، ننگے پیر۔ ❷ عُرَاة: عَارٍ کی جمع ہے، برہنہ بدن، بے لباس، ❸ غُرْل: اَغْرَل کی جمع ہے، غیر مختون۔

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، لوگوں کا حشر، اس انداز سے ہوگا، جس انداز سے وہ دنیا میں آئے تھے، اعمال کے سوا، ان کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہوگی، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے، ''جس طرح ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی تھی، اس طرح اس کا اعادہ کریں گے، انبیاء، آیت نمبر ۱۰۴ اور حالات کی دہشت اور خطرناکی کی بنا پر کوئی کسی کی طرف دیکھے گا نہیں، اس کے بعد لباس پہنایا جائے گا۔

[7199] (. . .)وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((غُرْلًا))

[7199] ۔امام صاحب یہی حدیث دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں غیر مختون ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

[7198] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٧) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨٣) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦١)

[7199] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٢٧)

[7200] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ ((اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِی حَدِيثِهِ يَخْطُبُ

[7200]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا ''یقیناً تم اللہ کو ملو گے، ننگے پیر، ننگے جسم، غیر مختون، پیدل چل کر۔'' زہیر کی حدیث میں خطبہ کا ذکر نہیں ہے۔

[7201] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام اَلَا وَاِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِی فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِی فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ)) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِی كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ((قَالَ فَيُقَالُ لِی اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)) وَفِی حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ ((فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ))

[7200] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٤) وبرقم (٦٥٢٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨٠) انظر (التحفة) برقم (٥٥٨٣)

[7201] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا﴾ برقم (٣٣٤٩) ﷺ فی باب: قول الله ﴿واذكر فی الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها﴾ برقم (٣٤٤٧) وفی التفسير باب: (وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنی كنت انت الرقيب عليهم وانت على كل شی شهيد) برقم (٤٦٢٥) وفی باب: (ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم) برقم (٤٧٤٠) وفی باب (كما بدانا اول خلق نعيده وعدا علينا) برقم (٤٧٤٠) وفی الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٦) والترمذی فی (جامعه) فی صفة يوم القيامة باب: ما جاء فی شان الحشر برقم (٢٤٢٣) وفی التفسير

[7201]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، ہم میں وعظ و نصیحت کے لیے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، چنانچہ فرمایا، ''اے لوگو! تمہارا اللہ تعالیٰ کی طرف حشر، ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور بلا ختنہ ہوگا، جس طرح ہم نے تمہاری پیدائش کی ابتدا کی ہے، اس طرح اس کا اعادہ کریں گے، یہ ہمارے ذمہ ایک وعدہ ہے اور ہم اسے پورا کر کے رہیں گے۔'' (انبیاء آیت نمبر ۱۰۴) خبردار، قیامت کے دن، تمام مخلوق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، خبردار! بے شک، میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، چنانچہ انہیں بائیں طرف روانہ کر دیا جائے گا تو میں کہوں گا، اے میرے رب! میرے ماننے والے ہیں تو جواب دیا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد کیا، نئے کام کیے تو میں کہوں گا، جیسا کہ نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا، میں ان کا نگران تھا، جب تک میں ان میں موجود رہا، پھر تو نے مجھے واپس بلا لیا، پھر تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر شاہد ہے، اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف فرما دے تو بلاشبہ تو غالب اور دانا ہے۔'' (المائدہ آیت نمبر ۱۱۷ اور ۱۱۸) آپ نے فرمایا، مجھے جواب دیا جائے گا، جب سے آپ ان سے جدا ہوئے ہیں، تب سے یہ مسلسل اپنی ایڑیوں کے بل دین سے پھرتے رہے ہیں۔'' وکیع اور معاذ کی حدیث میں ہے، ''چنانچہ کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد نئی باتیں دین کے اندر پیدا کر لیں تھیں۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا، کیونکہ انہیں برہنہ کر کے آگ کے الاؤ میں پھینکا گیا تھا اور یہ ایک جزئی فضیلت ہے، جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حضور اکرم ﷺ پر برتری لازم نہیں آتی، اس لیے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث کی توضیح و تفسیر پیچھے گزر چکی ہے۔

[7202] ۵۹۔(۲۸۶۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا))

← باب: ومن سورة الانبياء عليهم السلام برقم (۳۱٦۷) والنسائى فى (المجتبى) فى الجنائز باب: البعث برقم (۲۰۸۱) وفى باب: ذكر اول من يكسى برقم (۲۰۸٦) انظر (التحفة) برقم (٥٦۲۲)

[7202] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥۲۲) والنسائى فى ←

[7202] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کا حشر تین گروہوں یا تین جماعتوں کی شکل میں ہو گا، ایک قسم، رغبت رکھنے والے (اللہ کی رحمت کی) ڈرنے والے (اپنے گناہوں کے مواخذہ سے) دوسری قسم، دو ایک اونٹ پر، تین ایک اونٹ پر، چار ایک اونٹ پر، حتی کہ دس ایک اونٹ پر، تیسری قسم، باقی لوگ جن کو آگ جمع کرے گی، جہاں وہ رات بسر کریں گے، وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ قیلولہ کریں گے، وہیں وہ آرام کرے گی، جہاں وہ صبح کریں گے، ان کے ساتھ ہی وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے، ان کے ساتھ وہیں آگ شام کرے گی۔''

فائدہ:......اس حدیث سے مراد، لوگوں کا قیامت کے قریب آگ کے ڈر سے محفوظ جگہ کی طرف جانا ہے، یہ آگ قعر عدن سے نکلے گی، لوگ اس سے بچنے کے لیے، محفوظ جگہوں کی طرف بھاگیں گے، خوش حال اور آسودہ لوگ اچھے زاد راہ اور سواریوں کے ساتھ، محفوظ جگہ کی رغبت رکھتے ہوئے اور اپنی جگہ رہنے سے ڈر کر نکلیں گے، دوسرا گروہ سواریوں کی قلت کی بنا پر، دو، دو، تین، تین، حتی کہ، دس ساتھی مل کر ایک اونٹ پر باری باری سوار ہو کر چل پڑیں گے، تیسرے گروہ کو کوئی سواری نہ مل سکے گی، وہ پیدل بھاگ کھڑے ہوں گے، آگ ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی، ہر وقت، ہر جگہ ان کے ساتھ رہے گی۔

١٦......بَاب :فِيْ صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب ١٦: قیامت کے ہولناک مناظر کا بیان

[7203] ٦٠۔(٢٨٦٢)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنُونَ ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ ((يَقُومُ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلَى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ ((يَقُومُ النَّاسُ)) لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ

[7203] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، (المطففین، آیت نمبر٦) آپ نے فرمایا: ''ان میں سے بعض، اپنے نصف کانوں تک پسینہ میں کھڑے ہوں گے۔'' ابن المثنیٰ کی روایت میں یقوم الناس سے پہلے یوم کا لفظ نہیں ہے۔

← (المجتبى) في الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٢١)

[7203] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨١٨٣)

[7204] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ ((حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ))

[7204]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت، اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے، نافع رحمہ اللہ کے واسطہ ہی سے بیان کرتے ہیں، موسیٰ بن عقبہ اور صالح کے الفاظ یہ ہیں،''ان میں سے بعض اپنے نصف کانوں تک پسینہ میں غائب ہو جائے گا۔''

[7205] ٦١-(٢٨٦٣)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

[7204] طريق محمد بن اسحاق المسيبى تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٤٨٩) وطريق سويد بن سعيد تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٤٨٩) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: قوله تعالى: ﴿الا يظن اولئك انهم مبعوثون﴾ برقم (٦٥٣١) والترمذى فى (جامعه) ى الزهد باب: ما جاء فى شان الحساب والقصاص برقم (٢٤٢٢م) وفى التفسير باب ومن سورة المطففين برقم (٣٣٣٦) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٨) انظر (التحفة) برقم (٧٧٤٣) وطريق عبدالله بن جعفر بن يحيى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب (يوم يقوم الناس لرب العالمين) برقم (٤٩٣٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٧٩) وطريق ابى نصر التمار اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الزهد باب: ما جاء فى شان الحساب والقصاص برقم (٢٤٢٢) وفى التفسير باب: ومن سورة المطففين برقم (٣٣٣٠) انظر (التحفة) برقم (٧٥٤٢) وطريق الحلوانى وعبد بن حميد تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٤)

[7205] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: قوله تعالى: ﴿الا يظن اولئك انهم مبعوثون﴾ برقم (٦٥٣٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٩)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَاِنَّهُ لَيَبْلُغُ اِلَى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلَى آذَانِهِمْ)) يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ

[7205] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن پسینہ، ستر (۷۰) باع تک زمین میں چلایا جائے گا اور وہ لوگوں کے مونہوں یا ان کے کانوں تک پہنچے گا۔'' ثور کو شک ہے کہ استاد نے کون سا لفظ کہا۔

فائدہ :......دونوں ہاتھ پھیلائے جائیں تو ایک باع بنتا ہے۔

[7206] ٦٢۔(٢٨٦٤)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِی سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِی

الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِی مَا يَعْنِی بِالْمِيلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِی تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) قَالَ وَاَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلٰى فِيهِ

[7206] ۔حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت کے دن، سورج مخلوق سے قریب کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ ان سے ایک میل کے بقدر رہ جائے گا۔'' سلیم بن عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، میل سے ان کی مراد کیا تھی، کیا زمین کی مسافت یا وہ میل جس سے آنکھوں میں سرمہ ڈالا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: ''لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوں گے (یعنی جس قدر اعمال زیادہ برے ہوں گے، اس قدر پسینہ زیادہ چھوٹے گا) ان میں بعض ٹخنوں تک پسینہ میں ہوں گے اور ان میں سے بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کے کولہوں کے اوپر تک (یعنی کمر تک) اور بعض وہ ہوں گے، جن کا پسینہ ان کے منہ کا اچھی طرح لگام بن رہا ہوگا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے دکھایا۔

[7206] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء فی شان الحساب والقصاص برقم (٢٤٢١) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٣)

فائدہ:...... قیامت میں پیش آنے والے ان واقعات و مناظر کی واقعی اور حقیقی صورت کا صحیح تصور اس دنیا میں مکمل طور پر نہیں کیا جا سکتا، پورا انکشاف بس اس وقت ہوگا، جب انسان حقائق سے دوچار ہوگا اور یہ مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے آ جائیں گے، کیونکہ آخرت کے امور کو دنیا پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

١٧...... بَاب :الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ

باب ۱۷: وہ صفات و خصائل، جن سے دنیا میں لوگوں کے جنتی اور دوزخی ہونے کی شناخت ہو جاتی ہے

[7207] ٦٣ـ(٢٨٦٥)حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ ((اَلَا إِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ))

[7207] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

[7207] ۔حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطاب میں فرمایا: ”خبردار! مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں، جن سے تم ناواقف ہو اور اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھے ان کی تعلیم دی ہے، (اللہ کا فرمان ہے کہ) جو مال میں نے اپنے کسی بندہ کو عنایت کیا ہے، وہ اس کے لیے حلال ہے، (کسی کو اپنے طور پر کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا حق حاصل نہیں ہے) اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف (اللہ کے لیے یکسو ہونے والے) پیدا کیا ہے اور ان کے پاس شیطان آئے، انہوں نے اللہ کے دین (ضابطہ حیات) سے پھیر دیا یا ہٹا دیا اور جو چیزیں میں نے بندوں کے لیے حلال ٹھہرائی تھیں، انہوں نے وہ ان کے لیے حرام ٹھہرا دیں اور شیطانوں نے انہیں حکم (مشورہ) دیا کہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جس کے بارے میں، میں نے کوئی دلیل و برہان نہیں اتاری اور اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی تو ان میں سے اہل کتاب کے، چند صحیح دین پر باقی رہنے والوں کے سوا تمام عرب اور عجم کے لوگوں سے ناراض ہوا، (کیونکہ وہ عقیدہ اور عمل کے فساد و بگاڑ میں مبتلا تھے) (اور مجھے) فرمایا، میں نے تمہیں مبعوث کیا ہے، تاکہ تیرا (تیرے صبر وشکیب کا) امتحان لوں اور تیرے ذریعہ لوگوں کو آزماؤں (کہ وہ تیری تصدیق کرتے ہیں یا نہیں) اور میں نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری ہے، جسے پانی دھو نہیں سکتا، (یعنی وہ سینوں میں محفوظ ہوگی) تم اس کو نیند اور بیداری میں (یعنی ہر حالت میں) پڑھو گے اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا دوں، (ان کو جنگ کی بھٹی میں جھونکوں) تو میں نے عرض کیا، اے میرے رب! تب تو وہ میرا سر کچل دیں گے اور اس کو روٹی کی طرح بنا چھوڑ دیں گے، (کوٹ کوٹ کر روٹی کی طرح پھیلا دیں گے) اس نے فرمایا، ان کو اس طرح نکال دو، جس طرح انہوں نے تمہیں نکال دیا، (یعنی اعلان کرو کہ جزیرۃ العرب میں کوئی کافر اور مشرک نہیں رہ سکتا) ان سے جنگ لڑو، ہم تجھے اسباب و وسائل مہیا کریں گے، خرچ کرو، ہم تم پر خرچ کریں گے، لشکر بھیجو، ہم اس سے پانچ گنا لشکر بھیجیں گے (فرشتوں سے مدد کریں گے) اور اپنے اطاعت گزاروں کو لے کر اپنے نافرمانوں سے جنگ لڑو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں، صاحب اختیار و اقتدار جو عادل، صدقہ کرنے والا اور نیکی کی توفیق دیا گیا ہو، وہ انسان جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے مہربان اور نرم دل ہو، وہ انسان جو پاک دامن ہو اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال کرنے سے بچتا ہو، یا حرام کمانے سے پرہیز کرتا ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پانچ قسم کے انسان دوزخی ہیں، کم زور جس کے پاس عقل نہ ہو، (جو اسے غلط اور ناجائز امور سے روکے) جو تمہارے زیر دست بن کر رہیں، نہ اہل چاہتے ہیں اور نہ مال (اپنی کوئی رائے اور سوچ نہیں ہے)، وہ خائن جس کی حرص

چھپ نہ سکے، معمولی چیز میں بھی خیانت کرے، یا وہ خائن کہ اگر اس پر طمع والی چیز بھی ظاہر ہو جائے تو وہ خیانت کرے اور وہ انسان جو صبح و شام ہر دم تمہیں، تمہارے اہل اور مال کے بارے میں دھوکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا، (یعنی بخیل اور جھوٹے کا) اور شنظیر، بدگو یا فحش گو کہتے ہیں۔'' ابوغسان نے اپنی حدیث میں، (خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا) بیان نہیں کیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، (۱) ہمیں آپ نے ان باتوں کی تعلیم دی ہے، جن کے ہم محتاج تھے، لیکن ان سے ناواقف تھے۔ (۲) حلال وحرام ٹھہرانا اللہ کا حق ہے، بندوں کو اپنے طور پر کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو حنیف یعنی اللہ کے لیے یکسو ہونے والے، اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی استعداد رکھنے والے بنایا ہے۔ (۴) انسان کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی کا راستہ شیطان کے پیچھے لگ کر اختیار کرتا ہے، وہی اس کو دین سے برگشتہ کرتا ہے۔ (۵) رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت تمام عرب و عجم چند اہل کتاب کے سوا عقیدہ اور عمل کے فساد کا شکار تھے اور اللہ کی ناراضی کا مستحق تھے، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا، جس میں آپ کا اور لوگوں کا امتحان ہے کہ کون اپنا اپنا فرض اور ذمہ داری کس انداز میں ادا کرتا ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی، جو لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہو جانے والی ہے، جس کی محبت دلوں میں اس قدر جاگزین ہے کہ اس سے محبت کرنے والے ان کو سوتے اور جاگتے دونوں حالتوں میں پڑھتے ہیں۔ (۷) اللہ تعالیٰ گرم و سرد تمام حالات میں اپنے نبی کی مدد فرماتا ہے اور اس کو ضرورت کے تمام اسباب و وسائل مہیا فرماتا ہے۔ (۸) جنتیوں اور دوزخیوں کے خصائل اور عادات کو بیان کیا، اس آئینہ میں ہر انسان اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

[7208] (. . .) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ))

[7208]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''جو مال میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے، حلال ہے،'' کا ذکر نہیں ہے۔

[7209] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

[7208] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

[7209] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

[7209]۔ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطاب فرمایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور قتادہ کے اس حدیث کے مطرف سے سماع کی تصریح ہے۔ (قتادہ مدلس راوی ہے)

[7210] ٦٤۔(. . .) وَحَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ ((وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)) وَلَا يَبْغِ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا)) فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ اِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا

[7210]۔ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ جو قبیلہ مجاشع کے فرد ہیں، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم میں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے، سو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے،'' آگے حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے، ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے، تواضع اور عاجزی اختیار کرو، حتی کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی شخص دوسرے پر زیادتی کرے۔'' اور اس حدیث میں ہے، ''وہ تمہارے تابع ہیں اور اہل اور مال کے خواہاں یا متلاشی نہیں۔'' قتادہ کہتے ہیں، میں نے اپنے استاد مطرف سے پوچھا، اے ابو عبداللہ! ایسا بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، میں نے ایسے لوگوں کو جاہلیت کے دور میں پایا ہے، ایک شخص قبیلہ کی بکریوں کو صرف اس پر چراتا ہے کہ وہ ان کی لونڈی سے تعلقات قائم کرتا ہے، (اس کے سوا کوئی اور مزدوری یا اجرت نہیں چاہتا)۔

[7210] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

۱۸...... بَاب: عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ

باب ۱۸: میت پر اس کا جنت یا دوزخ کا ٹھکانا پیش کرنا، قبر کے عذاب کے اثبات اور اس سے پناہ چاہنے کا بیان

[7211] ٦٥-(٢٨٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ((إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[7211]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی جب مرجاتا ہے تو ہر صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنتیوں کے مقام سے اور اگر دوزخیوں میں سے ہے تو دوزخیوں کے مقام سے اور کہا جاتا ہے، یہ تیرا ہونے والا ٹھکانا ہے، حتی کہ قیامت کے دن، اللہ تجھے اس کی طرف اٹھائے گا۔“

فائدہ: ...... قبر میں صبح و شام (روزانہ) جنتیوں کو اپنا مقام دیکھ کر، جو مسرت و شادمانی حاصل ہو گی اور دوزخیوں کو اپنی جگہ دیکھ کر جو رنج و کلفت ہو گی، اس کا اس دنیا میں کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی کیفیت کو جاننا ہمارے لیے ممکن ہے، کیونکہ اس کا تعلق ایک ایسے جہاں (برزخ) سے ہے، جس کا مشاہدہ ہم نے نہیں کیا ہے۔

[7212] ٦٦-(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ((إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[7211] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب الميت يعرض على مقعده بالغداة والعشی برقم (١٣٧٩) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: وضع الجريدة على القبر برقم (٢٠٧١) انظر (التحفة) برقم (٨٣٦١)

[7212] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٥٧)

[7212]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر دوزخی ہے تو آگ، آپ نے فرمایا: ''پھر کہا جاتا ہے، یہ تیرا وہ ٹھکانا ہے جس کی طرف تمہیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔''

[7213] ٦٧ ـ (٢٨٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ ((مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ ((فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ)) قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ ((إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوا ((نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

[7213]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر نہیں تھا، لیکن یہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سنائی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ، قبیلہ بنو نجار کے ایک باغ سے، اپنی خچر پر سوار ہو کر گزر رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خچر راستہ سے ہٹی، قریب تھا کہ وہ (بدکنے کی وجہ سے) آپ کو گرا دے، اچانک نظر پڑی تو وہاں، چھ، پانچ یا چار قبریں تھیں، (جریری راوی ایسے ہی بیان کرتے تھے) تو آپ نے پوچھا، ''ان قبروں کے مردوں سے کون واقف ہے؟'' چنانچہ ایک آدمی نے کہا، میں (جانتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''تو یہ لوگ کب مرے تھے؟'' اس شخص نے کہا، یہ مشرک (شرک کرتے) مرتے تھے، (یعنی زمانہ شرک میں) سو آپ نے فرمایا: ''اس امت کی ان قبروں میں آزمائش کی

[7213] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧١٦)

جاتی ہے، یا یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہیں، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن نہ کرسکو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے عذاب سے جتنا کچھ میں سن رہا ہوں، وہ تم کو بھی سنا دے۔'' پھر آپ نے اپنا رخ ہماری طرف کیا، (ہماری طرف متوجہ ہوئے) اور فرمایا: ''آگ کے عذاب سے، اللہ سے پناہ طلب کرو۔'' سب نے کہا، ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا، ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''سب فتنوں سے، ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں سے بھی، (کھلے اور چھپے) اللہ کی پناہ مانگو، سب نے کہا، ہم سب ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، سب نے کہا، ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

فائدہ:...... احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے برزخ کے عذاب کو جن وانس سے مخفی رکھا ہے، ان کو اس کا پتہ بالکل نہیں چلتا، لیکن ان کے علاوہ دوسری مخلوقات کو اس کا کچھ ادراک واحساس ہو جاتا ہے، بنونجار کے باغ میں جن لوگوں کی قبریں تھیں، ان پر عذاب ہو رہا تھا، آپ جس خچر پر سوار تھے، اس کو اس کا احساس ہوا اور اس پر اثر پڑا، لیکن آپ کے اصحاب ورفقاء کو اس کا کوئی احساس نہیں ہوا اور آپ اس عذاب کو سن رہے تھے، اس لیے آپ نے ساتھیوں کو فرمایا، ''قبر کے عذاب کی جو کیفیت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرمادی ہے، اگر اللہ تعالیٰ وہ کیفیت تم پر منکشف کردے اور تمہیں بھی مردوں کی چیخ و پکار سنا دے تو اس کا خطرہ ہے کہ تمہیں موت سے اتنی وحشت ہو جائے کہ تم ان کو دفن بھی نہ کرسکو، اس لیے میں اللہ سے یہ دعا نہیں کرتا کہ وہ تمہیں بھی سنا دے، حقیقت یہ ہے کہ مرنے والوں پر مرنے کے بعد جو کچھ گزرتا ہے، اگر ہم سب اس کو دیکھ لیں یا سن لیں تو ہم کوئی کام کاج نہ کرسکیں اور دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کی طرف متوجہ فرمایا، جن سے بچنے کی ہمیں فکر کرنی چاہیے، چونکہ ہر قسم کے عذاب اور فتنہ سے بچانے والا، بس اللہ ہی ہے، اس لیے ہمیں ہمیشہ اس سے پناہ کی درخواست کرنا چاہیے کہ وہ ہمیں دوزخ کے عذاب، قبر کے عذاب اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی کھلے اور پوشیدہ فتنوں سے پناہ دے۔

[7214] ٦٨-(٢٨٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

[7214]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن نہیں کرسکو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنا دے۔''

[7214] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٣)

[7215] ٦٩۔(٢٨٦٩)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ

عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا))

[7215]۔امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے تو ایک آواز سنی، چنانچہ فرمایا،''یہودیوں کوان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔''

[7216] ٧٠۔(٢٨٧٠)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَاْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)) قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

[7216]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اللہ ﷺ نے فرمایا:''بندہ (مرنے کے بعد) جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں، یقیناً وہ ان کی جوتیوں کی آواز

[7215] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: التعوذ من عذاب القبر برقم (١٣٧٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: عذاب القبر برقم (٢٠٥٨) انظر (التحفة) برقم (٣٤٥٤)

[7216] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: المسالة فی القبر برقم (٢٠٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٠٠)

سنتا ہے۔'' آپ نے فرمایا: 'اس وقت، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں، تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے؟' آپ نے فرمایا: ''پس جو سچا مومن ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں، (کیونکہ وہ دنیا میں گواہی دیتا رہا ہے) کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اسے کہا جاتا ہے، (ایمان نہ لانے کی صورت میں) دوزخ میں جو جگہ تمہاری ہونی تھی اس کو دیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے اب تمہیں اس کی جگہ، جنت میں ایک ٹھکانا دے دیا ہے۔'' نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چنانچہ وہ ان دونوں ایک ساتھ دیکھ لے گا۔'' قتادہ بیان کرتے ہیں اور ہمیں بتایا گیا، اس کے لیے، اس کی قبر ستر (۷۰) ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے دوبارہ اٹھائے جانے تک تر و تازہ نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

فائدہ:...... عرب لوگ اپنے مردوں کو قبروں میں دفن کرتے تھے اور وہ عام طور پر اسی طریقہ سے آگاہ تھے، اس لیے عام رواج کے مطابق آپ نے قبر میں رکھنے کا ذکر کیا، وگرنہ اللہ کے فرشتے سوال و جواب ہر مرنے والے سے کرتے ہیں، خواہ اس کا جسم قبر میں دفن کیا جائے یا دریا میں بہایا جائے، خواہ آگ میں جلایا جائے، یا گوشت خور درندے کھا جائیں، کیونکہ یہ سب کچھ براہ راست اور اصلی طور پر روح کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم خواہ کہیں بھی ہو اور کسی حال میں ہو، وہ تبعاً اس سے متاثر ہوتا ہے، جس طرح دنیا میں تکلیف و مصیبت یا راحت و آرام اور لذت کی کیفیت براہ راست جسم پر طاری ہوتی ہے اور روح اس سے تبعاً متاثر ہوتی ہے، آخرت میں اس کے برعکس ہوگا، وہاں براہ راست روح متاثر ہوگی اور جسم اس سے تبعاً متاثر ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے، کسی صحیح حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ قبر میں میت کے سامنے نبی اکرم ﷺ ہوتے ہیں اور ھـــذا سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ سامنے ہوتے ہیں، اس کے لیے، ذہن میں موجود ہونا کافی ہے، (تکملہ ج ۶ ص ۲۴۱۔ بخاری شریف کی روایت میں یہ تصریح موجود ہے کہ فرشتہ پوچھتا ہے ما تقول فی هذالرجل محمد تم اس آدمی محمد ﷺ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے بعض روایات میں الرجل الذی یبعث فیکم جس آدمی کو تمہارے اندر بھیجا گیا تھا۔

[7217] ۷۱۔(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

[7217] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الميت يسمع خفق النعال برقم (١٣٧٤) وابو داود في (سننه) في الجنائز باب: المشي في النعل بين القبور برقم (٣٢٣١) وفي السنة: باب في المسالة في القبر وعذاب القبر برقم (٤٧٥٢) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: التسهيل في غير السبتية برقم (٢٠٤٨) وفي باب: مسالة الكافر برقم (٢٠٥٠) انظر (التحفة) برقم (١١٧٠)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوا))

[7217] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ واپس جانے والوں کی واپسی کے وقت، ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے۔''

[7218] ۷۲۔(. . .)حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ

[7218]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ (مرنے کے بعد) جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی، اس کے پاس سے واپس پھرتے ہیں۔'' آگے حدیث نمبر ۷۰ کی طرح ہے۔

[7219] ۷۳۔(۲۸۷۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ ((نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ))

[7219] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے، اللہ انہیں قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے ثابت قدم رکھتا ہے۔ (ابراہیم، ۲۷)

[7218] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۷۱٤٦)

[7219] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز باب: ماجاء فى عذاب القبر برقم (۱۳٦۹) بمعناه وفى التفسير باب: (يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت) برقم (٤٦۹۹) وابو داود فى (سننه) فى السنة باب: عذاب القبر برقم (٤۷۵۰) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة ابراهيم عليه السلام برقم (۳۱۲۰) والنسائى فى (المجتبى) فى الجنائز باب: عذاب القبر برقم (۲۰۵٦) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: ذكر القبر برقم (٤۲٦۹) انظر (التحفة) برقم (۱۷٦۲)

آپ نے فرمایا: یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں اتری ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب، اللہ ہے اور میرے نبی (محمد ﷺ) ہیں، اللہ عزوجل کے اس قول میں اس کی طرف اشارہ ہے، (جو لوگ ایمان لائے، انہیں اللہ قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔“

[7220] ٧٤ـ(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

[7220] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”جو لوگ ایمان لائے، انہیں اللہ قول ثابت (کلمہ شہادت) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔“ قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

فائدہ:...... قرآن وسنت کی نصوص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عذاب قبر کا تعلق بدن اور روح دونوں سے ہے، لیکن بقول حافظ ابن حجر، عذاب کا تعلق، روح اور جسد دونوں سے ہے، لیکن اصلی اور حقیقی تعلق روح سے ہے اور تبعاً جسد بھی اس کے ساتھ دکھ، درد اور لذت ونعمت سے متاثر ہوتا ہے، لیکن اہل دنیا کو اس کا پتہ نہیں چلتا، اگر قبر کھود کر مردہ کو دیکھ بھی لیا جائے تو پھر ابھی احساس نہیں ہوتا، (تکملہ ج ٦ ص ٢٤١)
جس طرح خواب میں لذت یا تکلیف براہ راست دراصل روح کے لیے ہوتی ہے اور جسم تبعاً اس سے متاثر ہوتا ہے، اس طرح خواب میں جو لذت یا تکلیف خواب دیکھنے والے کو ہوتی ہے، اس کے ساتھ لیٹنے والا، اس کو محسوس نہیں کرتا، جمہور اہل سنت کا موقف یہی ہے، مزید اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

(١) خوارج اور بعض معتزلہ کے نزدیک، قبر میں عذاب نہیں ہوتا ہے، یہ قول صریح نصوص کے خلاف ہے۔

(٢) قبر کا عذاب صرف کافروں کو ہوتا ہے، لیکن یہ قول جو بعض معتزلہ کا ہے، احادیث کے خلاف ہے۔

(٣) سوال وعذاب کا تعلق صرف روح سے ہے، یہ ابن حزم کا نظریہ ہے، جو صحیح نہیں ہے، کیونکہ فرشتے سوال بٹھا کر کرتے ہیں اور اس کا تعلق جسد سے ہے۔

[7220] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: عذاب القبر برقم (٢٠٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٤)

(۴) عذاب صرف بدن کو ہوتا ہے، ابن جریر اور بعض علماء کا یہی نظریہ ہے، لیکن جب اطاعت و معصیت بدن اور روح دونوں نے مل کر کی ہے تو عذاب وثواب صرف ایک کو کیوں۔

[7221] ۷۵۔(۲۸۷۲) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا

[7221]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو وصول کر کے، اسے اوپر لے جاتے ہیں۔'' حماد کہتے ہیں، آپ نے روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''آسمان والے کہتے ہیں، پاکیزہ روح ہے، جو زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تجھ پر رحمت فرمائے اور اس بدن پر بھی جسے تو آباد کیے ہوئے تھی، پھر اسے اس کے رب عزوجل کی طرف لے جایا جاتا ہے، پھر وہ فرماتا ہے، اسے وقت مقررہ (برزخ) تک کے لیے لے جاؤ، آپ نے فرمایا: ''اور کافر جب اس کی روح نکلتی ہے، حماد کہتے ہیں، آپ نے اس کی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہیں، پلید روح، زمین کی طرف سے آئی ہے، سو کہا جاتا ہے، اس کو آخر مدت کے لیے (سجین) لے جاؤ۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (بدبو کے ذکر پر) اپنی چادر کا پلو اس طرح اپنی ناک پر ڈال لیا۔

فائدہ:...... ہر انسان کی دو اجلیں ہیں، ایک دنیا میں، اجل موت، دوسری موت کے بعد، برزخی، اجل، جس کے بعد حساب کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا، اس کے نتیجہ میں انسان جنت یا دوزخ میں داخل ہو گا۔ اس حدیث میں مومن اور کافر انسان کی روح کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے اور ان کے ٹھکانے کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

[7221] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵٦۸)

[7222] ٧٦-(٢٨٧٣) حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَائَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُولُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُولُ ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا)) فَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا))

[7222]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی۔ میں تیز نظر انسان تھا، اس لیے میں نے چاند دیکھ لیا اور میرے سوا کوئی یہ نہیں کہتا تھا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا کہ آپ اسے دیکھ نہیں رہے ہیں؟ تو وہ انہیں نظر نہیں آ رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں بھی اپنے بستر پر لیٹ کر دیکھ لوں گا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل بدر کے بارے میں بتانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سے ایک دن پہلے ہمیں اہل بدر کے (مقتولین مشرکین کے) مرنے کی جگہیں بتانے لگے، فرماتے تھے، ''اگر اللہ نے چاہا تو کل اس جگہ فلاں گرے گا۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، جن جگہوں

[7222] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: ارواح المومنين وغيرهم برقم (٢٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٤١٠)

کی حضور نے تعیین فرما دی تھی، وہ اس سے نہیں چوکے، (وہیں وہیں گرے، جہاں جہاں آپ نے نشان دہی فرمائی تھی۔" پھر انہیں ایک کنویں میں ایک دوسرے پر ڈال دیا گیا، سو رسول اللہ ﷺ چل کر، ان کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: "فلاں بن فلاں، اے فلاں کے بیٹے! کیا اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں جو دھمکی دی تھی، اسے تم نے ٹھیک ٹھیک پا لیا؟ کیونکہ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا، میں نے اس میں موجود ہوتا پا لیا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کس طرح بات کر رہے ہیں، جن میں روح (زندگی) نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: "میں ان سے جو کچھ کہہ رہا ہوں، تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، مگر ان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب دے سکیں۔"

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتولین بدر نے آپ کی بات سن لی تھی، وہ جواب کی طاقت نہیں رکھتے تھے، اصل حقیقت یہی ہے کہ مردے سنتے نہیں ہیں اور نہ ہم ان کو سنا سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو کوئی چیز سنانا چاہے تو وہ قادر مطلق ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اس لیے جہاں نصوص (صحیح احادیث) سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ مردوں نے فلاں چیز سن لی ہے، یاں فلاں چیز سنتے ہیں، (جیسے جوتیوں کی چھاپ) تو اس کو تسلیم کر لیا جائے گا، لیکن ان کی بنیاد پر قیاسی گھوڑے دوڑا کر ہر بات سننے کا دعویٰ کرنا یا ان سے استغاثہ کرنا درست نہیں ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مخاطب کر کے فرما چکے ہیں ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ من فی القبور﴾ قبروں والوں کو سنانا، آپ کے بس میں بھی نہیں ہے تو دوسرے کیسے سنا سکتے ہیں۔"

[7223] ٧٧۔(٢٨٧٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)) فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ

[7223]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن تک مقتولین بدر کو پڑے

[7223] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧٢)

رہنے دیا، پھر ان کے پاس آئے اور ان پر کھڑے ہو کر ان کو آواز دی، ''اے ابوجہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیبہ بن ربیعہ، کیا اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا، اس کو وقوع پذیر ہوتے پا لیا۔'' کیونکہ میں نے تو میرے ساتھ میرے رب نے جو وعدہ کیا تھا، اس کو شدنی (واقع ہوتے) پا لیا۔'' سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیسے سنیں گے اور کیسے جواب دے سکیں گے، جبکہ یہ لاش بن چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان سے جو کہہ رہا ہوں، تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، لیکن انہیں جواب دینے کی قدرت حاصل نہیں ہے۔'' پھر آپ نے اس ان کے بارے میں کھینچنے کا حکم دیا تو انہیں کھینچ کر بدر کے کھڈ میں ڈال دیا گیا۔''

فائدہ ...... **ثُمَّ اَمَرَبِهِم، کا یہ مقصد نہیں ہے کہ انہیں آپ کے ان کو مخاطب کرنے کے بعد کھڈ یا کچے کنویں** میں ڈالا گیا، بلکہ یہ معنی ہے کہ خطاب کے علاوہ، ان سے یہ سلوک بھی کیا گیا، جیسا کہ سورہ بلد میں اعمال کے تذکرہ کے بعد فرمایا، ﴿ثم كان من الذين آمنوا﴾ کہ یہ بات بھی ہے کہ وہ مومن ہو'' اور امیہ بن خلف اگر چہ کھڈ میں نہیں ڈالا گیا تھا، کیونکہ بھاری بھرکم ہونے کی وجہ سے وہ پھول کر پھٹ گیا تھا، لیکن اس کو ان لاشوں کے قریب ہی رکھ کر مٹی اور پتھروں سے چھپا دیا گیا تھا، اس لیے آپ نے اس کو بھی مخاطب فرمایا، نیز اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام یہی سمجھتے تھے کہ مردے سنتے نہیں ہیں، اس لیے انہوں نے حیرت زدہ ہو کر آپ سے سوال کیا کہ آپ ان لاشوں سے کیوں کر مخاطب ہیں۔

[7224] ٧٨-(٢٨٧٥)حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

[7224] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب من غلب العدو برقم (٣٠٦٥) وفي المغازي باب: قتل ابي جهل برقم (٣٩٧٦) مطولا۔ وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في الاسلام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم برقم (٢٦٩٥) والترمذي في (جامعه) في السير باب: البيان والغازات برقم (١٥٥١) انظر (التحفة) برقم (٣٧٧٠)

[7224] ۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بدر کا دن پیش آیا اور ان پر رسول اللہ ﷺ غالب آ گئے تو آپ نے بیس سے اوپر، (روح کی حدیث میں چوبیس آدمی ہیں) قریشی سرداروں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں بدر کے کھڈوں (کنوں) میں سے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

١٩...... بَابُ: إِثْبَاتِ الْحِسَابِ

باب ١٩: حساب (محاسبہ) کا اثبات، (کہ محاسبہ ہوگا)

[7225] ٧٩-(٢٨٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ**)) فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ

[7225] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا قیامت کے دن مناقشہ ہوا، (تو نے یہ کام کیوں کیا؟) اسے عذاب ہوگا۔'' میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے، اس کا جلد ہی آسان محاسبہ کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ مناقشہ نہیں ہے، یہ تو بس پیشی ہے، جس کا قیامت کے دن حساب میں مناقشہ ہوا، اسے عذاب ہوگا۔''

[7226] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7226] ۔ اس قسم کی روایت مصنف دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... محاسبہ یا حساب کی دو صورتیں ہیں، (۱) انسان کے سامنے اس کے گناہ پیش کر کے، اس سے اعتراف

[7225] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا) برقم (٤٩٣٩) وفي الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٧) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة اذا السماء انشقت برقم (٣٣٣٧م) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٣١)

[7226] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٥٤)

واقرار کروا کر، اس کو معاف کر دینا، جیسا کہ حضرت ابن عمر کی روایت، کتاب التوبہ میں، اللہ کی بندہ کے ساتھ سرگوشی کے سلسلہ میں گزر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو اپنے قریب کرے گا اور اس کو اپنے کنف (پہلو) میں لے کر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور پوچھے گا، هل تعرف، کیا ان کو پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا، پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج تمہیں معاف کرتا ہوں، اس کو حسابا یسیرا (آسان حساب) سے تعبیر کیا گیا۔ گویا مطلق بلا قید حساب سے مراد مناقشہ ہے اور حساب یسیر جس میں یسیر کی قید ہے اس سے مناقشہ مراد نہیں ہے بلکہ محض پیشی مراد ہے۔

(۲) محاسبہ، مناقشہ کے معنی میں ہے کہ اس سے پوچھا جائے گا اور یہ گناہ کیوں کیا تھا، جس سے یہ سوال ہو گیا، وہ مارا گیا اور دوزخ کا شکار ہو گیا۔

[7227] ۸۰۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ((ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))

[7227]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا محاسبہ ہو گیا وہ مارا گیا'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کا یہ فرمان نہیں ہے، حساب یسیر ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''وہ محض پیشی ہے، لیکن جس کا محاسبہ کے وقت مناقشہ ہو گیا، ہلاک ہو جائے گا۔''

[7228] (. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ

[7227] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا) برقم (٤٩٣٩) تعليقا وفي الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٣)

[7228] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا) برقم (٤٩٣٩) وفي الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٦) وبرقم (٦٥٣٧) وبرقم (٦٥٣٧) تعليقا والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة اذا السماء انشقت برقم (٣٣٣٧) وبرقم (٣٣٣٧م) وفي الزهد باب: منه برقم (٢٤٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٥٤)

[7228]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ”جس کا سب کے وقت مناقشہ ہوا ہلاک ہو جائے گا۔“ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

٢٠ ...... باب: الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ

باب ٢٠: موت کے وقت اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کا حکم

[7229] ٨١۔(٢٧٨٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ))

[7229]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے ہر ایک کو موت کی حالت میں آنے کی اس حال میں کہ اللہ سے اس کا گمان اچھا ہو۔“

فائدہ :...... زندگی میں انسان پر رجا و امید کی بجائے خوف وخشیت کا غلبہ ہونا چاہیے تاکہ وہ گناہوں اور بداعمالیوں سے پرہیز کر سکے اور زیادہ سے زیادہ اچھے عمل کر سکے، لیکن جب موت کا وقت آ جائے اور انسان سمجھے کہ اب میرا بچنا مشکل ہے تو پھر اپنے اعمال کی بجائے، اللہ کی رحمت و مغفرت کا امیدوار ہو اور خوف وخشیت پر امید و رجا کا غلبہ ہو، کیونکہ انسان اللہ کی رحمت کا محتاج ہے اور اس کی رحمت کے سبب ہی عمل قبول ہوں گے اور اسی سے بخشش ملے گی۔

[7230] (. . .)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7230]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے، اعمش ہی کی سند سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[7229] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز باب ما يستحب من حسن الظن بالله عند الموت برقم (٣١١٣) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب التوكل واليقين برقم (٤١٦٧) انظر (التحفة) برقم (٢٢٩٥)

[7230] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٥٨)

[7231] ٨٢۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُولُ((لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[7231]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی اپنی موت سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص کی موت اس حالت میں ہونی چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل سے حسن ظن رکھتا ہو۔''

[7232] ٨٣۔(٢٨٧٨)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

[7232]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا، جس پر وہ فوت ہوا تھا۔''

فائدہ: ......انسان جس عقیدہ اور عمل پر فوت ہوتا ہے، اس عقیدہ اور عمل پر اس کو اٹھایا جائے گا، اور انسان اسی عقیدہ اور عمل پر فوت ہوتا ہے جس پر زندگی بھر قائم رہتا ہے اس لیے انسان کو عقیدہ اور عمل کی درستگی اور صحت کی فکر کرنی چاہیے، کیونکہ معلوم نہیں، زندگی کا چراغ کب گل ہو جائے اور اگر موت کا پہلے احساس ہو جائے تو پھر اللہ سے عفو و درگزر کی امید رکھے۔

[7233] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

[7233]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں نے سنا، کا ذکر نہیں ہے۔

[7231] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٥٨) (٢٩٩٤)

[7232] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: النية برقم (٤٣٢٠) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٦)

[7233] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٦١)

[7234] ٨٤-(٢٨٧٩) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ))

[7234]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب میں گرفتار کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ تمام (اچھے، برے) افراد پر عذاب نازل فرما دیتا ہے، پھر انہیں اپنے اپنے عملوں پر اٹھایا جائے گا۔''

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بعض دفعہ دنیوی عذاب میں، برے لوگوں کے ساتھ، اچھے لوگ بھی عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن آخرت میں، ہر انسان کو جزا و سزا اپنے اپنے اعمال کے مطابق ملے گی، گناہ گار عقوبت و سزا کا مستحق ہوگا اور اطاعت گزار، اجر و ثواب کا۔

[7234] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: قول النبي ﷺ للحسن بن علي: (ان ابني هذا لسيد) برقم (٧١٠٩) انظر (التحفة) برقم (٦٧٠٣)

اس کتاب کے کل ابواب (28) اور (182) احادیث ہیں۔

55

کِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ
فتنوں اور علامات قیامت کا بیان

حدیث نمبر 7235 سے 7416 تک

۵۵......كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۵۵. فتنوں اور علامات قیامت کا بیان

۱......بَابُ: اقْتِرَابِ الْفِتَنِ، وَفَتْحِ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب ۱: فتنوں کے دور کا قریب آ جانا اور یاجوج ماجوج کے بند کا کھل جانا

[7235] ۱-(۲۸۸۰)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

[7235]۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی نیند سے یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے، ''اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے، عربوں کے لیے اس شر سے تباہی ہے، جو قریب آ چکا ہے، اس وقت یاجوج ماجوج کے بند میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے۔'' سفیان نے اس کی وضاحت کے لیے، دس کے عدد کی گرہ لگائی، یعنی انگوٹھا اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنایا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم نیک بندوں کے موجود ہونے کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے،؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' جب فسق و فجور کی خباثت وگندگی بڑھ جائے گی۔''

[7235] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: قصة یاجوج وماجوج برقم (۳۳٤٦) وفی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۳۵۹۸) وفی الفتن باب: قول النبی ﷺ (ویل للعرب من شر قد اقترب) برقم (۷۰۵۹) وفی باب: یاجوج وماجوج برقم (۷۱۳۵) ←

فائدہ :...... یاجوج ماجوج کون ہیں اور بند جوان کو روکے ہوئے ہے، وہ کہاں ہے، اس میں بہت اختلاف ہے، یہ حاشیہ اتنی تفصیل کا متحمل نہیں ہے، تفصیل کے طالب، مولانا آزاد کی تفسیر، سورہ کہف اور مولانا حفظ الرحمٰن کی کتاب، قصص القرآن کا مطالعہ کریں، یا حافظ عبدالسلام بھٹوی ﷾ کی تفسیر دیکھیں حدیث کا مقصود یہ ہے کہ فتنوں کے ظہور کا آغاز قریب آ چکا ہے، کیونکہ بند میں معمولی سا سوراخ ہو چکا ہے، جس سے وہ لوگ باہر نہیں نکل سکتے، لیکن یہ اس بات کی علامت ہے کہ فتنوں کا ظہور ہوا چاہتا ہے، فتنوں کا آغاز حضرت عمر ؓ کی شہادت سے ہوا اور اس میں وسعت حضرت عثمان ؓ کی شہادت سے ہوئی اور عام تباہی و ہلاکت اس وقت ہوگی جب فسق و فجور کا دور دورہ ہوگا، چند اچھے لوگ اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکیں گے، اس لیے وہ بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے، بعد میں ہر ایک کو جزا و سزا اپنے عملوں کے مطابق ملے گی، بند میں سوراخ معمولی ہوا ہے، جس کو بعض نے دس کے عدد کے حلقہ سے تعبیر کیا ہے، جو بڑا ہوتا ہے اور بعض نے نوے یا سو کے عدد کے حلقہ سے جو انتہائی تنگ ہوتا ہے، درمیان میں خلا نہیں ہوتا ہے، مقصود اس کی حقارت و قلت کو بیان کرنا ہے۔

[7236] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

[7236]۔ امام مسلم نے مذکورہ بالا روایت بہت سے اساتذہ کی ایک ہی سند سے بیان کی ہے، فرق یہ ہے کہ اوپر کی سند میں تین صحابیات تھیں اور یہاں چار صحابیات ہیں، جو ایک دوسروں سے بیان کرتی ہیں، یعنی زینب بنت ام سلمہ، حبیبہ، (یہ دونوں آپ ﷺ کی ربیبہ ہیں) ام حبیبہ، زینب بنت جحش (یہ دونوں زوجہ ہیں)۔

[7237] ۲۔(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ

← والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في خروج ياجوج وماجوج برقم (٢١٨٧) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ما يكون من الفتن برقم (٣٩٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٨٠)

[7236] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٦٤)

[7237] تقدم تخريجه برقم (٧١٦٤)

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

[7237] ۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی بیوی بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن گھبرائے ہوئے نکلے، آپ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، آپ فرما رہے تھے، ''لا الہ الا اللہ، عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہے، جو قریب آ چکا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل چکی ہے۔'' آپ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی شہادت سے حلقہ بنایا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب گندگی بڑھ جائے گی۔''

فائدہ :...... آپ نے عربوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ اس وقت مسلمانوں میں ان کو اکثریت اور غلبہ حاصل تھا اور حکومت و اقتدار پر وہی متمکن تھے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، آٹے کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے، بروں کی اکثریت میں نیک لوگوں کی اقلیت بھی تباہی سے بچ نہیں سکتی، کیونکہ وہ اکثریت کے آگے بند باندھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے، یا ان کی کوشش رائیگاں جاتی ہے۔

[7238] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ

[7238] ۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7239] ۳۔(۲۸۸۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ

[7238] تقدم تخريجه برقم (٧١٦٤)

[7239] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿ويسالونك عن ذى القرنين﴾ برقم (٣٣٤٧) وفي الفتن باب: ياجوج وماجوج برقم (٧١٣٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٢٤)

[7239] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت یاجوج اور ماجوج کے بند میں اتنا سوراخ کھول دیا گیا ہے۔'' وہیب نے اپنے ہاتھ سے نوے کے عدد کی گرہ لگائی۔

فائدہ :...... دس کے عدد کی صورت میں انگوٹھا، شہادت کی انگلی کی اوپر والی لکیر میں رکھا جاتا ہے اور نوے کی صورت میں سب سے نچلی لکیر پر رکھا جاتا ہے، مقصود محض قلت کا نقشہ کھینچنا ہے۔

۲...... بَابُ: الْخُسَفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ

باب ۲: وہ لشکر جو بیت اللہ کا رخ کرے گا، اس کا زمین میں دھنسنا

[7240] ٤۔(٢٨٨٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ)) يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ ((يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ)) وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ

[7240] ۔عبید اللہ بن قبطیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے ان سے اس لشکر کے بارے میں دریافت کیا، جسے دھنسا دیا جائے گا اور یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد کی بات ہے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک پناہ لینے والا، بیت اللہ کی پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا تو جب وہ لشکری ایک چٹیل میدان میں پہنچیں گے، انہیں دھنسا دیا جائے گا،'' تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو جو لوگ مجبوراً شریک ہوں گے، ان کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، لیکن قیامت کے دن اسے اپنے نیت پر اٹھایا جائے گا،'' ابو جعفر کہتے ہیں اس میدان سے مراد مدینہ کا مقام بیداء ہے۔

[7240] اخرجه ابو داود في (سننه) في المهدي: باب (٤٢٨٩) مختصرا برقم (١٨١٩٤)

[7241] ٥-(. . .)حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَآءُ الْمَدِينَةِ

[7241]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ میں ابوجعفر یعنی امام باقر کو ملا اور پوچھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو یہ کہا ہے، زمین کا چٹیل میدان، (اور اس میں کسی جگہ کا ذکر نہیں ہے تو ابو جعفر نے کہا، یقیناً اللہ کی قسم! اس سے مراد، مدینہ کا بیداء و مقام ہے۔

[7242] ٦-(٢٨٨٣)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ

اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((**لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ**)) فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

[7242]۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''بیت اللہ پر حملہ کے ارادے سے ایک لشکر اس کا رخ کرے گا جب یہ لوگ چٹیل زمین میں پہنچیں گے، ان کے درمیانی حصہ کو دھنسا دیا جائے گا اور پہلا حصہ آخری حصے کو آواز دے گا، پھر ان سب کو بھی دھنسا دیا جائے گا، بس وہ بھگوڑا بچے گا، جو ان کے بارے میں جا کر اطلاع دے گا۔''

چنانچہ ایک آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں، تم نے حضرت حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

[7243] ٧-(. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ

[7241] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧١٦٩)

[7242] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى المناسك باب: حرمة الحرم برقم (٢٨٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٩٣)

[7243] تقدم

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ

[7243]۔حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے، ان کا کوئی حامی ومحافظ نہیں ہوگا، نہ عددی طاقت اور نہ ساز وسامان، ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، حتی کہ جب لشکر زمین کے ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسے دھنسا دیا جائے گا۔'' عبداللہ بن صفوان کے شاگرد، یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں، ان دنوں اہل شام یعنی یزید کا لشکر مکہ کی طرف جا رہا تھا، چنانچہ عبداللہ نے کہا، (حالانکہ وہ حضرت ابن زبیر کے ساتھ شہید ہوئے) ہاں، اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں ہے، زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں، مجھے یہی روایت ایک دوسری سند سے حضرت ام المومنین سے پہنچی ہے، لیکن اس میں اس لشکر کا ذکر نہیں ہے، جس کا ذکر عبداللہ بن صفوان نے کیا ہے۔

[7244] ٨۔(٢٨٨٤)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ ((الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَآءِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ ((نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

[7244]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند میں اپنے جسم کو حرکت دی یا ہاتھ پیر ہلائے، چنانچہ ہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی نیند میں ایسا کام کیا، جو آپ پہلے نہیں کرتے

[7244] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٩٢)

تھے، سو آپ نے فرمایا: ''حیرت انگیز بات ہے، میری امت کے کچھ لوگ، ایک قریشی آدمی کی خاطر جو بیت اللہ کی پناہ لے چکا ہوگا، بیت اللہ کا رخ کریں گے، حتی کہ جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں پہنچیں گے، انہیں دھنسا دیا جائے گا۔'' چنانچہ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! راستہ تو ہر قسم کے لوگوں کو جمع کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا: ''ہاں، ان میں معاملہ سے آگاہ، اس کی بصیرت رکھنے والے، مجبور اور مسافر بھی ہوں گے، سب اکٹھے ہلاک ہو جائیں گے اور الگ الگ حیثیت سے اٹھیں گے، اللہ ان کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔

مفردات الحديث ❶ عَبِثَ: جسم کو جنبش دی، ہاتھ پیر ہلائے، الْمُسْتَبْصِر، معاملہ کی بصیرت رکھنے والا۔ ❷ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَشَتّٰى: الگ الگ اور متفرق طور پر واپسی ہوگی، ہر ایک سے اس کی نیت و عمل کے مطابق سلوک ہوگا۔

٣......بَابُ: نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

باب ٣: فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح اترنا

[7245] ٩-(٢٨٨٥) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ أُسَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلَى اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّي لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ))

[7245]۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر چڑھے، پھر فرمایا: ''کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، تم دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے گھروں کے اندر فتنوں کے گرنے کی جگہ اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

[7246] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7245] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: آطام المدينة برقم (١٨٧٨) وفي المظالم باب: الغرفة والعلية المشرفية برقم (٢٤٦٧) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٩٧) وفي الفتن باب: قول النبي ﷺ (ويل للعرب من شر قد اقترب) برقم (٧٠٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٦)

[7246] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٧٤)

[7246]۔ امام صاحب اس کے ہم معنی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جب بارش برستی ہے تو وہ عام ہوتی ہے، اس سے کوئی گھر نہیں بچتا، اس طرح تمہارے گھروں میں فتنے، کثرت سے پیدا ہونے والے ہیں، تم سب ان کا شکار ہوگے، کوئی بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکے گا، اس طرح آپ کی اس پیشین گوئی کا ظہور، حضرت عثمان کے خلاف بغاوت اور ان کی شہادت سے ہوا اور اس کی بارش میں، جنگ جمل، جنگ صفین، واقعہ حرہ وغیرہا پیش آئے۔

[7247] ١٠۔(٢٨٨٦)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ))

[7247]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلد ہی فتنوں کا آغاز ہوگا،'' بیٹھنے والا، ان میں کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو بھی ان کو دیکھنے کی کوشش کرے گا وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے، جس شخص کو ان سے پناہ مل سکے، وہ اس پناہ کو حاصل کر لے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو فتنوں سے دور رہنا چاہیے، ان کو دیکھنا یا ان کا جائزہ لینا بھی تباہی وہلاکت میں گرفتار ہونے کا باعث بن سکتا ہے، انسان ان سے جس قدر زیادہ دور رہے گا اور ان سے بچنے کی کوشش کرے گا، اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا اور جتنا ان کے قریب ہوتا جائے گا، اتنا ہی زیادہ نقصان اٹھائے گا۔

[7248] ١١۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ ((مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ))

[7247] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٦٠١) انظر (التحفة) برقم (١١٧١٦)

[7248] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧١٧٦)

[7248] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی ایک ہی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ اضافہ ہے، ''نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے، جس کی وہ رہ جائے، گویا اس کا اہل اور مال دونوں لٹ گئے۔''

[7249] ۱۲۔(. . .)حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ))

[7249] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فتنہ ہوگا، سونے والا اس میں بیدار سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا، (اس کی طرف) دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، چنانچہ جو شخص ٹھکانا یا پناہ گاہ پائے، وہ پناہ حاصل کر لے۔''

[7250] ۱۳۔(۲۸۸۷)حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ ((يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ ((يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ))

[7249] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفتن باب: تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم برقم (۷۰۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱٤۹٥۳)

[7250] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الفتن باب: فی النهی عن السعی فی الفتنة برقم (٤۲٥۷) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۰۲)

[7250] ۔عثمان شحام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور فرقد سبخی، مسلم بن ابی بکرہ کی طرف چلے، وہ اپنی زمین میں تھے، چنانچہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ نے اپنے باپ سے فتنوں کے بارے میں، کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صورت حال یہ ہے، جلد ہی فتنے رونما ہوں گے، خبردار، پھر ایک فتنہ ہوگا، اس میں بیٹھنے والا، اس کی طرف، چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا، اس کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، خبردار، جب یہ فتنہ اترے یا واقعہ ہو تو جس شخص کے (جنگل میں) اونٹ ہوں تو وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں، وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین (کھیت) ہو وہ اپنی زمین پر چلا جائے۔'' سو ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! فرمائیں جس کے پاس، اونٹ، بکریاں اور زمین میں سے کچھ بھی نہ ہو؟'' آپ نے فرمایا: ''وہ اپنی تلوار کا رخ کرے اور اس کی دھار پتھر سے کوٹ دے، یعنی ہتھیار ضائع کر دے، تاکہ وہ لڑائی میں حصہ نہ لے سکے، پھر اگر بچ سکتا ہو تو بچ جائے، اے اللہ! میں نے حق پہنچا دیا؟ اے اللہ، کیا میں نے حق کی تبلیغ کر دی اے اللہ! کیا میں نے حق کی تلقین کو دی چنانچہ ایک آدمی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! فرمائیے، اگر مجھے مجبور کر کے ایک صف یا ایک پارٹی کی طرف لے جایا جائے، سو ایک آدمی مجھے اپنی تلوار مار دے یا کوئی تیر آ کر مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے گناہ اور تیرے گناہ لے کر لوٹے گا اور دوزخی ہوگا۔''

فائدہ:......اس فتنہ سے مراد وہ فتنہ ہے، جس میں انسان پر حق واضح نہ ہو، یا فتنہ میں حصہ لینے سے اس کا مزید بڑھنا لازم آتا ہو، فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہو، لیکن اگر حق واضح ہو اور زیادتی کرنے والے فرد یا افراد کو روکنا ضروری ہو، یا فتنہ فرو ہو سکتا ہو تو پھر حق والے گروہ کا ساتھ دے کر، فتنہ کا دروازہ بند کرنا چاہیے۔

[7251] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا

عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ ((إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[7251] ۔امام مذکورہ حدیث تین اساتذہ کی دو سندوں سے، عثمان شحام کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث ''ان استطاع النجاء، اگر وہ بچ سکتا ہو'' تک ہے، اس میں بعد والا حصہ نہیں ہے اور ابن ابی عدی کی روایت آخر تک ہے۔

[7251] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٧٩)

۴......بَابُ: إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

باب ٤ : اگر دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آ جائیں

[7252] ١٤ ـ (٢٨٨٨) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُوبَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ))

[7252] ۔ احنف بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں اس آدمی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے، کہنے لگے، کہاں کا ارادہ ہے اے احنف؟ میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے مجھے کہا، اے احنف! واپس لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب دو مسلمان تلواریں سونت کر ایک دوسرے کے مقابلہ میں آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی بنتے ہیں، میں نے پوچھا یا پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے، (اس کا جہنمی ہونا تو ٹھیک ہے) تو مقتول کی یہ حالت کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر دو آدمی بلاضرورت ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں تو دونوں ہی اگر اللہ نے انہیں معاف نہ فرمایا تو سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں جائیں گے، لیکن اگر ان میں سے ایک محض اپنے دفاع کے لیے تلوار اٹھاتا ہے، دوسرے کو قتل کرنا مقصود نہیں ہے تو پھر وہ معذور ہوگا، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ چونکہ حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی باہمی جنگ، جنگ جمل کو خانہ جنگی اور نقصان کا باعث سمجھتے تھے، اس لیے انہوں نے احنف کو کسی ایک کا ساتھ دینے سے روکا، لیکن احنف چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر خیال کرتے تھے، اس لیے وہ بعد میں ان کے ساتھ شریک ہو گئے تھے۔

[7252] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: (وان طائفتان من المومنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما) برقم (٣١) وفي الديات باب: قوله تعالى: ﴿ومن احياها﴾ برقم (٦٨٧٥) وفي ←

[7253] ١٥-(. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ))

[7253]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان، اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوتے ہیں۔“

[7254] (. . .)وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلَى آخِرِهِ

[7254]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے حدیث نمبر ۱۴ کی طرح مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔

[7255] ١٦-(. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى اَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا))

[7255]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھاتے ہیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں تو جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔“

← الفتن: باب: اذا التقى المسلمان بسيفيهما برقم (٧١٨٣) وابو داود فى (سننه) فى الفتن والملاحم باب: فى النهى عن القتال فى الفتنة برقم (٤٢٦٨) وبرقم (٤٢٦٩) والنسائى فى (المجتبى) فى تحريم الدم باب: تحريم القتل برقم (٤١٣٣) وبرقم (٤١٣٤) انظر (التحفة) برقم (١١٦٥٥)

[7253] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧١٨١)

[7254] تقدم تخريجه برقم (٧١٨١)

[7255] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الفتن باب: اذا التقى المسلمان بسيفيهما برقم (٧٠٨٣م) تعليقا والنسائى فى (المجتبى) فى تحريم الدم باب: تحريم القتل برقم (٤١٢٧) ←

[7256] ۱۷-(۱۵۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ))

[7256]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دو بڑی جماعتیں نہیں لڑیں گی، ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔''

فائدہ:......ان دو عظیم گروہوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے گروہ ہیں، جو دونوں ہی مسلمان تھے اور دونوں ہی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں ہزاروں لوگ قتل ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ میں خلیفہ ہوں اس لیے اللہ کے احکام کی تنفیذ کا تقاضا یہ ہے کہ سب لوگ میری اطاعت وفرماں برداری میں داخل ہوں جو اس سے باز رہتے ہیں ان سے جنگ کرنا درست ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے ہیں ان سے قصاص لینا دین وشریعت کا تقاضا ہے اور قاتلین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پناہ لیے ہیں لہٰذا جب تک وہ ان سے عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص نہیں لیتے اس وقت تک ان کی اطاعت ضروری نہیں ہے۔

[7257] ۱۸-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ))

[7257]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک قتل وغارت عام نہیں ہوتا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، ہرج سے کیا مراد ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا:''قتل، قتل،'' یعنی قتل کا عام ہونا۔

← وبرقم (٤١٢٧) موقوفا وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: اذا التقى المسلمان بسيفيهما برقم (٣٩٦٥) انظر (التحفة) برقم (١١٦٧٢)

[7256] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٦)

[7257] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٥)

فائدہ:...... آج کل قتل وغارت عام ہو رہی ہے اور قتل کی سنگینی دن بدن کم ہو رہی ہے، اس کو کوئی بڑا جرم تصور نہیں کیا جاتا۔

۵...... بَابُ: هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ

باب ۵: اس امت کے لوگوں کی ایک دوسرے کے ذریعہ ہلاکت و بربادی

[7258] ۱۹۔(۲۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

[7258]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا، چنانچہ میں نے اس کے مشرقی اور مغربی کناروں کو دیکھ لیا اور یقیناً میری امت کا اقتدار وحکومت وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک اس کو میرے لیے سمیٹ دیا گیا اور مجھے دو خزانے سرخ وسفید عنایت کیے گئے (یعنی قیصر وکسریٰ کے خزانے) اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے دعا کی کہ وہ اس قحط عام کے ذریعہ ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے اپنے سوا دشمن کو غلبہ اور تسلط نہ دے، (تمام مسلمانوں پر کافر غالب نہ آ جائیں) کہ وہ ان کے اقتدار وجمعیت کو پامال کر دے اور مجھے میرے رب نے فرمایا، اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو ٹالا نہیں جا سکتا اور میں نے تجھے تیری امت کے بارے میں یہ وعدہ دے دیا ہے کہ میں انہیں قحط عام

[7258] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الفتن باب: ذکر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٥٢) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی سوال النبی ﷺ ثلاثا فی امته برقم (٢١٧٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: ما یکون من الفتن برقم (٣٩٥٢) انظر (التحفة) برقم (٢١٠٠)

سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں، ان پر ان کے سوا کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا، جو ان سب کی عزت واقتدار کو ختم کر دے، اگرچہ تمام روئے زمین کے لوگ ان کے خلاف اکٹھے ہو جائیں، ہاں وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔"

مفردات الحدیث ❶ احمر اور ابیض، یعنی دینار و درہم (سونا، چاندی) کیونکہ کسریٰ کا عام سکہ دینار تھا اور قیصر کا درہم اور ان دونوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، ❷ سَنَةٌ عَامَّة: ایسی خشک سالی، جو تمام امت مسلمہ کو گھیر لے اور سب اس کا شکار ہوں، آج تک مسلمان ممالک میں ایسا قحط نہیں پڑا۔ ❸ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ، ان کی تمام جمعیت کو اپنے لیے مباح سمجھے، تمام مسلمانوں پر غالب آ جائے، آج تک ایسا نہیں ہوا کہ تمام مسلمان اقتدار سے محروم ہو گئے ہوں، ہاں مسلمان باہمی طور پر ایک دوسرے کو قتل کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسری کی قید و بند کا باعث بن بنتے ہیں، دشمن انہیں آپس میں لڑاتے رہتے ہیں۔

[7259] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

[7259]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میرے لیے روئے زمین کو سمیٹ دیا، حتی کہ میں نے اس کے مشرقی اور مغربی کناروں کو دیکھ لیا اور اللہ نے مجھے دو سرخ اور سفید خزانے عنایت فرمائے۔" آگے مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

[7260] ٢٠۔(٢٨٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا))

[7259] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٨٧)
[7260] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٦)

[7260] ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مدینہ کی بلند بستیوں کی طرف سے تشریف لائے، حتیٰ کہ جب بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو اس میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور آپ نے اپنے رب سے طویل دعا فرمائی، پھر ہماری طرف رخ پھیر کر فرمایا، ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی ہیں، چنانچہ اس نے میری دو درخواستیں قبول فرما لی ہیں اور ایک دعا قبول نہیں کی، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ نے اس کو قبول کر لیا اور میں نے اس سے درخواست کی، وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اس نے یہ بھی قبول کر لی اور میں نے اس سے درخواست کی، ان کو آپس میں نہ لڑائے تو اس نے یہ قبول نہیں کی۔''

[7261] ۲۱۔(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْاَنْصَارِیُّ اَخْبَرَنِی

عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَبِيهِ اَنَّهُ اَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِی مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[7261] ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے ساتھیوں کے ایک گروہ میں آئے تو آپ کا بنو معاویہ کی مسجد سے گزر ہوا'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ:...... بنو معاویہ سے مراد انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا نماز سے فراغت کے بعد دعا کرنے کی قبولیت کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

٦...... بَابُ: إِخْبَارِ النَّبِیِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلٰی قِيَامِ السَّاعَةِ

باب ٦: قیام قیامت تک ہونے والے واقعات سے نبی اکرم ﷺ کا آگاہ فرمانا

[7262] ۲۲۔(۲۸۹۱) حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی التُّجِيبِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِیَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ

حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِی وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِی اِلَّا اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسَرَّ اِلَیَّ فِی ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِی وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ

[7261] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۸۸٦)

[7262] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۳٦۳)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي

[7262] ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم، میں سب لوگوں سے زیادہ، ہر اس فتنہ سے آگاہ ہوں، جو میرے اور قیامت کے درمیان واقع ہونے والا ہے اور یہ حالت صرف اس بنا پر ہے، میری رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں کچھ راز کی باتیں صرف مجھے بتائیں، میرے سوا کسی اور کو وہ باتیں نہیں بتائیں، لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں کہ آپ نے ایک مجلس میں فتنوں کے بارے میں فرمائیں اور میں بھی اس مجلس میں موجود تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا،''ان میں سے تین فتنے ایسے ہیں، جو تقریباً کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے کچھ فتنے گرمیوں کی آندھیوں کی طرح ہیں، (جو انتہائی تکلیف دہ ہوں گے، جس طرح گرمی کی آندھی جھلس کر رکھ دیتی ہے) ان میں سے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے سوا اس مجلس کے تمام حاضرین فوت ہو چکے ہیں۔

فائدہ...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے فتنوں سے زیادہ آگاہ ہونے کے دو وجہیں ہیں، (۱) کچھ راز کی باتیں تو ایسی تھیں کہ آپ نے ان سے صرف حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آگاہ فرمایا تھا۔ (۲) کچھ فتنوں سے آپ نے دوسروں کو بھی آگاہ فرمایا تھا، لیکن کچھ لوگوں نے یاد رکھا اور کچھ نے بھلا دیا، پھر آہستہ آہستہ وہ سب فوت ہو گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی باقی رہ گئے۔

[7263] ٢٣۔(. . .) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

[7263] ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور قیامت کے قائم ہونے تک کے تمام اہم واقعات اس میں بیان کر دیئے، جس نے انہیں یاد رکھا، اس نے یاد رکھا

[7263] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: (وكان امر الله قدرا مقدورا) برقم (٦٦٠٤) وابو داود في (سننه) في الفتن باب: ذكر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤٠)

اور جس نے انہیں بھلا دیا، اس نے بھلا دیا، میرے ان ساتھیوں کو بھی اس واقعہ کا علم ہے، اور صورت حال یہ ہے، ان میں سے بعض چیزیں میں بھول چکا ہوں اور جب وہ واقع ہوتی ہیں تو وہ مجھے یاد آ جاتی ہیں، جس طرح انسان کو ایک غیر حاضر ہو جانے والے آدمی کا چہرہ یاد ہوتا ہے، پھر وہ جب سامنے آتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

[7264] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[7264]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے، نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، جو اس واقعہ کو بھول گیا، وہ بھول گیا، تک بیان کرتے ہیں، اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[7265] ٢٤۔(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ

[7265]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قیامت برپا ہونے تک کے واقعات سے آگاہ فرمایا اور میں نے آپ سے ان میں سے ہر چیز کے بارے میں سوال کیا، مگر میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی؟ یعنی اہل مدینہ، مدینہ سے کیوں نکل جائیں گے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ایک ایسا وقت آئے گا، جس میں اہل مدینہ، مدینہ چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے، لیکن اس کا سبب کیا ہوگا، یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ سے پوچھ نہیں سکے۔

[7266] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7266]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس قسم کی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7267] ٢٥۔(٢٨٩٢) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي

[7264] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٩٢)
[7265] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٠)
[7266] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٠)
[7267] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٩٦٠)

اَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ اَخْطَبَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

[7267] ۔حضرت ابوزید یعنی عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمیں خطاب فرمایا، حتی کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا تو آپ نے اتر کر نماز پڑھائی، پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطاب فرمایا، حتی کہ عصر کا وقت ہوگیا، پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھائی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا، حتی کہ سورج غروب ہوگیا، چنانچہ آپ نے ہمیں ان باتوں سے آگاہ فرمایا، جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی تھیں، سو ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہی ہے جس نے زیادہ یاد رکھا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کبھی کبھار طویل خطاب بھی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ آپ نے دن بھر میں صرف نمازوں کے لیے وقفہ فرمایا اور دنیا میں پیش آنے والے تمام اہم واقعات سے (جو ہو چکے تھے اور جو ہونے تھے) آگاہ فرمایا، جو زیادہ عالم تھے، انہوں نے ان کو زیادہ یاد رکھا۔

۷......بَابُ: فِي الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

باب ۷: وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا، یعنی بہت شدید اور عام ہوگا

[7268] ۲۶۔(۱۴۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ

[7267] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۶۰)

[7268] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مواقیت الصلاة باب: الصلاة كفارة برقم (۵۲۵) وفی الزكاة باب: الصدقة تكفر الخطيئة برقم (۱۴۳۵) وفی الصوم باب: الصوم كفارة برقم (۱۸۹۵) وفی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۳۵۸۶) وفی الفتن باب: الفتنة التی تموج كموج البحر برقم (۷۰۹۶) والترمذی فی (جامعه) فی باب: الفتنة التی تموج كموج البحر برقم (۲۲۵۷) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: ما يكون من الفتن برقم (۳۹۵۵) انظر (التحفة) برقم (۳۳۳۷)

كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيدُ اِنَّمَا اُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ

[7268]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے، چنانچہ انہوں نے پوچھا تم میں سے کس کو فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث اسی طرح یاد ہے، جس طرح آپ نے فرمائی تھی؟ تو میں نے کہا، مجھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم اس سلسلہ میں بڑے جرأت مند ہو، آپ نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''انسان کی اس کے اہل، مال، جان، اولاد اور پڑوسی کے بارے میں آزمائش، اس کا کفارہ، روزہ، نماز، صدقہ، بھلائی کا حکم اور برائی سے روکنا بن جاتا ہے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ میرا مطلوب نہیں ہے، میرا مطلوب تو وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا تو میں نے کہا، آپ کا اس سے کیا تعلق، یا آپ کو کیا خطرہ؟ اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس کے موقعہ کے درمیان بند دروازہ ہے، انہوں نے پوچھا، کیا دروازہ توڑا جائے گا، یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، کھولا نہیں، بلکہ توڑا جائے گا، انہوں نے کہا تو پھر وہ اس قابل ہے کہ اس کو کبھی بند نہ کیا جا سکے تو ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس دروازے کا علم تھا؟ انہوں نے کہا، ہاں، جس طرح انہیں علم تھا کہ کل سے پہلے رات ہے، کیونکہ میں نے انہیں حدیث سنائی تھی جو پہیلی یا معمہ نہیں تھی، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنے میں ہیبت محسوس کی کہ دروازہ کون سا ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا، ان سے پوچھیے، سو انہوں نے ان سے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، عمر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اور مومن بندے سے اپنے متعلقین کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں اور قصور سرزد ہوتے ہیں، اپنی فرائض نماز، روزہ وغیرہ ان کا کفارہ بن جاتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ امت اسلامیہ کے فتنوں میں مبتلا ہونے کے سامنے ایک بند دروازہ تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے یہ

دروازہ ٹوٹ گیا، ان کی طبعی موت سے دروازہ نہ کھلا تو اس کے بعد مسلمان یا امت اسلامیہ فتنوں سے دوچار ہو گئی، جواب وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں، کبھی ان کی شدت کم ہوتی اور کبھی زیادہ اور آج امت شدید فتنوں میں مبتلا ہے، ہر طرف نام کے مسلمانوں کا تسلط اور غلبہ ہے، جو ذہنی اور فکری طور پر غیر مسلموں سے مرعوب بلکہ ان کے غلام ہیں۔

[7269] ٢٧-(. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيسٰى كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ

[7269]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[7270] (. . .)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[7270]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کون ہمیں فتنہ کے بارے میں حدیث سنائے گا؟ آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[7271] ٢٨-(٢٨٩٣)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ

قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهُ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ

[7269] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٩٧)

[7270] تقدم تخريجه برقم (٧١٩٧)

[7271] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٣٠٦)

[7271] ۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں واقعہ جرعہ کے دن آیا تو وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ میں نے کہا، آج یہاں خون ریزی ہوگی تو اس آدمی نے کہا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں نے کہا، کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اس نے کہا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں نے کہا، ضرور ہوگی، اللہ کی قسم! اس نے کہا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! کیونکہ آپ کی حدیث ہے، جو آپ نے مجھے سنائی ہے، میں نے کہا، آپ آج کے میرے بہت برے ہم نشین ہیں، آپ سن رہے ہیں، میں آپ کی ایسی چیز میں مخالفت کر رہا ہوں، جو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے ہیں، اس کے باوجود آپ مجھے روکتے نہیں ہیں؟ پھر میں نے دل میں کہا، اس غصہ کا کیا فائدہ؟ اس لیے میں ان سے پوچھنے کے لیے ان کی طرف بڑھا تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ:...... يَوْمَ الْجَرْعَة سے مراد وہ دن ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ پر ایک آدمی کو گورنر مقرر کر کے بھیجا تو لوگ، کوفہ کے قریب جگہ، جرعہ تک پہنچ گئے کہ یہ گورنر ہمیں قبول نہیں ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ وہ ہم پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کو والی مقرر کریں، اس بنا پر، حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ یہاں باہمی جنگ وجدل ہوگا، جس سے خون ریزی ہوگی، کیونکہ اہل کوفہ بہت ضدی لوگ تھے، اپنی بات پر اڑ جاتے تھے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ حضرت عثمان حلیم اور بردبار ہیں، اس لیے خون ریزی نہیں ہوگی، کیونکہ حضرت حذیفہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ سمجھتے تھے کہ خون ریزی کا دروازہ حضرت عثمان کی شہادت سے کھلے گا اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے غیر شعوری اور لاعلمی کی صورت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کو پسند نہیں کیا، اس لیے حضرت حذیفہ کو نہ پہچانتے ہوئے، ان پر ناراضی کا اظہار کیا۔

٨...... بَابُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

باب٨: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ نمایاں نہ ہو

[7272] ٢٩-(٢٨٩٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو))

[7272] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٦)

[7272]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی، جب تک دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر نہ ہو، جس پر لوگ لڑیں گے، چنانچہ ہر سو (۱۰۰) میں سے ننانویں قتل کر دیئے جائیں گے، ان میں سے ہر آدمی جی میں کہے گا، شاید بچنے والا میں ہی ہوں'' یعنی گھمسان کی جنگ کی صورت میں بھی حرص کی بنا پر ہر انسان اس میں گھسے گا۔

[7273] (. . .) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ

[7273]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، سہیل کہتے ہیں، چنانچہ میرے والد نے کہا، اگر تو اس کو دیکھ لے تو ہرگز اس کے قریب نہ جانا۔

[7274] ۳۰۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))

[7274]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ دریائے فرات سے سونے کا خزانہ (پہاڑ کی شکل میں) ظاہر ہو تو جو شخص وہاں موجود ہو، وہ اس سے کچھ لینے کی کوشش نہ کرے۔''

[7275] ۳۱۔(. . .) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))

[7273] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٤٩)

[7274] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: خروج النار برقم (٧١١٩) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: حسر الفرات عن كنز برقم (٤٣١٣) والترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: يوشك الفرات يحسر عن كنز من ذهب برقم (٢٥٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٦٣) وبرقم (١٣٧٩٥)

[7275] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٢٠٣)

[7275] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہو جائے تو جو شخص، وہاں موجود ہو، وہ ہرگز اس سے کچھ لینے کی کوشش نہ کرے،'' یا کچھ نہ لے۔''

[7276] ۳۲۔(۲۸۹۵)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا اِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ)) قَالَ اَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ

[7276] ۔عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا، لوگوں کی گردنیں، دنیا کی طلب میں ہمیشہ مختلف رہیں گی، میں نے کہا، ہاں، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''قریب ہے، فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہو جائے، سو لوگ جب یہ بات سنیں گے، اس کی طرف چل پڑیں گے، پہاڑ کے قریب کے لوگ کہیں گے، اگر ہم لوگوں کو اس کے لینے کے لیے کھلا چھوڑ دیں تو یہ سارا لے جائیں گے، اس وجہ سے اس پر لڑ پڑیں گے، چنانچہ ہر سو میں سے ننانویں قتل کر دیے جائیں گے۔'' ابو کامل کی حدیث میں ہے، میں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حسان رضی اللہ عنہ کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے ہوئے۔

مفردات الحدیث ❶ اُجُم، قلعہ، جمع آجام ہے۔ ❷ اَعْنَاق، عُنُق (گردن) کی جمع ہے، اس سے مراد، لوگوں کی حرص و آز کو بیان کرنا ہے کہ عام طور پر لوگ حصول دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی چیز ان میں باہمی رنجش و اختلاف کا باعث بنتی ہے۔

[7277] ۳۳۔(۲۸۹۶)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

[7276] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۷)

[7277] اخرجه ابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفتن باب: في ايقاف ارض السواد وارض العنوة برقم (۳۰۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۵۲)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِیزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَهَا وَدِینَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِینَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ)) شَهِدَ عَلَی ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِی هُرَیْرَةَ وَدَمُهُ

[7277] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عراق، اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع ہوئے تھے، ادھر ہی لوٹ آؤ گے اور تم نے جہاں سے ابتدا کی تھی، وہیں لوٹ آؤ گے اور تم نے جہاں سے آغاز کیا تھا، ادھر ہی آ جاؤ گے۔'' ابو ہریرہ کا اس حدیث پر گوشت اور خون گواہ ہے۔

مفردات الحدیث ❶ قَفِیز ، ۸ کلو کا، ایک کلو ۲/۱ ۔۱، صاع کا ہوتا ہے۔ ❷ مُدْی ، ۱۵ کلو۔ ❸ اِرْدَب: ۲۴ صاع، ایک صاع تقریبا ۲/۱ ۔۲ کیلو۔

فائدہ ......اس حدیث میں مستقبل کے لیے، اس کے وقوع کے قطعی اور یقینی ہونے کی بنا پر ماضی کا صیغہ استعمال ہوا کہ یہ کام ہو کر رہے گا، آخری زمانہ میں، عراق، شام اور مصر کے کافروں کی قوت و شوکت بڑھ جائے گی، مسلمان کمزور ہو جائیں گے اور ان علاقوں کے لوگوں سے جزیہ یا خراج، غلہ اور رقم حاصل نہیں کر سکیں گے اور مسلمان جس طرح آغاز اسلام میں غریب تھے، تعداد بھی کم تھی اور اسلحہ وہتھیار اور ساز وسامان بھی کم تھا، آخری زمانہ میں بھی اس طرح اجنبی ہو جائیں گے۔

۹......بَابُ: فِی فَتْحِ قُسْطَنْطِینِیَّةَ وَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَ نُزُولِ عِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ

باب ۹: قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا ظہور اور عیسیٰ بن مریم کا نزول (اترنا)

[7278] ٣٤ـ(٢٨٩٧) حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَیْلٌ عَنْ اَبِیهِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِنَ الْمَدِینَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِینَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّی بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُونَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ

[7278] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٢)

اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَآؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهٗ فِي حَرْبَتِهٖ))

[7278]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک رومی (شام کے علاقہ) اعماق یا دابق تک نہ پہنچ جائیں، چنانچہ ان کی طرف مدینہ سے اس وقت کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا، جب وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف بندی کر لیں گے، رومی کہیں گے، ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے نکل جاؤ، جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا، ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے، نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نکل نہیں سکتے، چنانچہ مسلمان رومیوں سے لڑیں گے اور ان (مسلمانوں) کا ایک تہائی حصہ شکست کھا جائے گا، اللہ تعالیٰ کبھی ان کو توبہ کی توفیق نہیں دے گا، (وہ توبہ کیے بغیر ہی فوت ہو جائیں گے) اور ایک تہائی حصہ قتل کر دیا جائے گا، جو اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہوں گے اور ایک تہائی فتح یاب ہو جائیں گے، جو کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے، چنانچہ وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے، اس اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور وہ اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا چکے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر کہے گا، تمہارے گھر والوں میں، مسیح دجال پہنچ چکا ہے، چنانچہ مسلمان وہاں سے چل پڑیں گے، حالانکہ یہ بات غلط ہوگی اور جب وہ شام پہنچ جائیں گے تو مسیح دجال نکلے گا، اس اثناء میں کہ وہ اس سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے، صف بندی کر لیں گے، کہ نماز کھڑی ہو جائے گی، چنانچہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اتریں گے اور ان کی امامت کرائیں گے، سو جب ان کو (عیسیٰ کو) اللہ کا دشمن (دجال) دیکھ لے گا تو گھلنے لگے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے، چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیں تو وہ گھل کر ہلاک ہو جائے، لیکن اللہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کروائے گا، سو وہ لوگوں کو اپنے نیزہ میں اس کا خون دکھائیں گے۔''

مفردات الحدیث ❊ خَلُّوا بَيْنَنَا وبين الذين سَبَوا مِنَّا: رومی عیسائی مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا کام

نکالنے کے لیے کہیں گے کہ ہمیں ان لوگوں سے لڑنے دو، جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا، دوسرے لوگوں سے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہے، اس طرح دھوکا دہی اور فریب سے کام نکالنا چاہیں گے، لیکن مسلمان ان کے فریب میں نہیں آئیں گے، لیکن بدقسمتی آج کل عیسائیوں کا یہ حربہ کارگر ہے، وہ مسلمانوں میں تفریق اور پھوٹ ڈال کر اپنا الوسیدھا کر رہے ہیں اور جیش من المدینہ کے بارے میں دو قول ہیں۔ (۱) اس سے مراد، مدینہ النبی ﷺ ہے، (۲) اس سے مراد شام کا شہر دمشق یا حلب ہے، اعماق اور دابق، حلب کے قریب واقع ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جائے گا، پھر مسلمان اس پر غالب آ جائیں گے، اس کے بعد مسیح دجال اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے گا، اس لیے اللہ اس کو گھلنے نہیں دے گا، اگرچہ وہ گھلنا شروع ہو جائے گا۔

۱۰...... بَابُ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ

باب ۱۰: قیام قیامت کے وقت روم یعنی عیسائیوں کی اکثریت ہوگی

[7279] ۳۵۔(۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ

[7279]۔ حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت قائم ہوگی، جبکہ رومی (عیسائی) سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔'' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، سوچ لو، کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا، وہی کہتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، گر تم یہ کہتے ہو تو اس (کثرت) کا سبب یہ ہے کہ ان میں چار خوبیاں ہیں، وہ مصیبت و آزمائش کے وقت سب لوگوں سے بردبار ہیں اور سب سے زیادہ جلد آزمائش سے ہوش

[7279] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۵۹)

میں آتے ہیں اور سب سے جلد شکست کے بعد حملہ کرتے ہیں، (بد دل ہو کر اور حوصلہ ہار کر بیٹھ نہیں جاتے) اور مسکین، یتیم اور کمزور کے حق میں سب سے بہتر ہیں اور ان میں ایک پانچویں صفت ہے، جو انتہائی اچھی اور خوب ہے اور سب سے زیادہ بادشاہوں کے ظلم سے بچانے والے ہیں یا سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان خصائل اور خوبیوں کو بیان کیا، جن کی بنا پر کوئی قوم ترقی اور عروج حاصل کرتی ہے، اور ان کو اکثریت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ وہ خوبیاں ہیں جو مسلمانوں میں ہونی چاہیے، لیکن بدقسمتی سے مسلمان ان سے محروم ہو رہے ہیں، اس لیے انحطاط و زوال کا شکار ہیں اور عیسائی بڑھ رہے ہیں۔

[7280] ٣٦-(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ

أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ

[7280]۔ حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت قائم ہو گی، جبکہ رومیوں کی اکثرت ہو گی۔'' یہ حدیث حضرت عمرو بن عاص تک پہنچی تو انہوں نے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے کہا، یہ کیسی احادیث ہیں، جو تیرے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، جا رہی ہیں؟ تو حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، میں وہی بات بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، سو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم یہ بات کہتے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فتنہ و آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں، سب سے زیادہ مصیبت کا تدارک اور ازالہ کرنے والے ہیں اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے حق میں سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

[7280] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٢٥٩)

۱۱......بَابُ: إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

باب ۱۱: دجال کے خروج کے وقت، رومیوں کا کثیر تعداد مقتولوں میں بڑھنا

[7281] ۳۷-(۲۸۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرٰى اِلَّا يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَآئَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّآئِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآئَهُمُ الصَّرِيخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ

[7281] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۹۶۰۰)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَائَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ)) قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ))

[7281]۔ یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کوفہ میں سرخ آندھی اٹھی تو ایک آدمی جس کی عادت اور تکیہ کلام تھا، اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، بیٹھ گئے اور فرمانے لگے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، حتی کہ نہ وراثت تقسیم ہوگی اور نہ غنیمت ملنے پر خوشی ہوگی، پھر ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور کہا، مسلمانوں پر حملہ کے لیے دشمن جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے مقابلہ کے لیے اکٹھے ہوں گے، میں نے پوچھا، آپ کی مراد رومی دشمن ہیں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں اور اس لڑائی کے وقت، انتہائی شدید حملہ ہوگا، یا بہت سے لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے، چنانچہ مسلمان ایک ڈیٹھ گروپ، (موت کا دستہ) تیار کریں گے، جو غالب آئے بغیر واپس نہیں آئے گا، چنانچہ لڑ پڑیں گے، حتی کہ درمیان میں رات حائل ہو جائے گی، دونوں لشکر اس حال میں لوٹیں گے کہ کوئی بھی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا اور اگلا دستہ (موت کا دستہ) ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان موت کے لیے ایک اور دستہ آگے کریں گے، جو غالب آئے بغیر واپس نہیں آئے گا، چنانچہ لڑائی شروع ہو جائے گی، حتی کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی، چنانچہ یہ دونوں لشکر غلبہ حاصل کیے بغیر لوٹ آئیں گے اور اگلا دستہ ختم ہو جائے گا، مسلمان پھر ایک اور دستہ موت کے لیے آگے کریں گے، جو غلبہ پائے بغیر زندہ واپس نہیں آئیں گے، شام تک لڑائی جاری رہے گی اور دونوں لشکر غلبہ حاصل کیے بغیر لوٹ آئیں گے اور اگلا دستہ ہلاک ہو جائے گا، چنانچہ جب چوتھا دن ہوگا تو تمام بچ جانے والے مسلمان دشمن کی طرف بڑھیں گے تو اللہ دشمن کو شکست دے دے گا، چنانچہ اس قدر شدید جنگ ہوگی، جس کی مثال دیکھی نہ جا سکے گی، یا جیسی دیکھی نہیں ہوگی، حتی کہ پرندے ان کے پہلوؤں سے گزریں گے تو وہ ان سے گزر نہیں سکیں گے، حتی کہ مر کر گر پڑیں گے، یعنی اتنی طویل مسافت میں مقتول بکھرے پڑے ہوں گے کہ پرندے بھی اس مسافت کو طے نہیں کر سکیں گے، (اور لاشوں کی بدبو سے مر کر گر پڑیں گے) اور ایک باپ کی اولاد ایک دوسرے کو گنیں گے، جو سو (۱۰۰) ہوں گے، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی ہی بچ سکے گا تو پھر کس غنیمت پر خوشی ہوگی؟ یا کون سی وراثت تقسیم ہوگی؟ وہ اس حالت میں ہوں گے کہ وہ اس سے بڑی مصیبت کے بارے میں سن لیں گے، ان تک ایک چیخ پہنچے گی کہ ان کے پیچھے ان کی اولاد میں دجال آ چکا ہے تو وہ جو کچھ ان

کے پاس ہوگا، اس کو چھوڑ دیں گے اور اس کی طرف بڑھیں گے اور ہر اول دستہ کے طور پر دس گھوڑ سوار بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے نام، ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں، وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین گھوڑ سوار ہوں گے، یا اس وقت کے روئے زمین کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے ہوں گے۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں یُسیر کی بجائے، اُسیر بن جابر ہے۔

مفردات الحدیث ❶ هِجِّيرَىٰ: عادت، تکیہ کلام، ❷ لا يُقْسَمُ، میراث، ❸ ولا يُفْرَحُ بِغَنِيمَة: اس قدر شدید جنگ ہوگی کہ اس میں اس کثرت سے لوگ مریں گے کہ کوئی وارث باقی نہیں بچے گا اور مقتولوں کی کثرت کی بنا پر کوئی غنیمت اور فتح پر خوش نہیں ہو سکے گا، غم وحزن کا دور دورہ ہوگا۔ ❹ رَدَّة شَدِيدَة: شدید حملہ، بھاگ کر پلٹنا۔ ❺ شُرْطَة لِلْمَوْت، ڈیتھ گروپ، آگے بڑھنے والا، وہ دستہ جو غلبہ حاصل کیے بغیر زندہ واپس نہیں آئے گا۔ ❻ نَهَدَ اليهم، ان کی طرف بڑھیں گے۔ ❼ دَبَرَة: ہزیمت وشکست۔ ❽ جَنَبَات، پہلو، اطراف۔ ❾ يَتَعَادُّ: شمار کریں گے، گنیں گے، ❿ بَأس، فتنه، مصيبت، ⓫ يرفضون ما في أيديهم، ہاتھوں میں جو مال غنیمت ہوگا، اہل وعیال کے بارے میں پریشان ہو کر پھینک دیں گے۔ ⓬ فَوَارِس، فارس کی جمع، گھوڑ سوار، ⓭ طَلِيعَة: حالات کا جائزہ لینے کے لیے آگے جانے والا دستہ۔

[7282] (. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَآءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ

[7282]۔ حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ لال آندھی چلی، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کی، لیکن ابن علیہ کی اوپر والی روایت زیادہ کامل اور سیر حاصل ہے۔

[7283] (. . .)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

[7282] تقدم

[7283] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٦٠٠)

[7283]۔حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر پر تھا اور گھر بھرا ہوا تھا کہ کوفہ میں سرخ آندھی چلی، آگے حدیث نمبر ۳۷ کی طرح (ہم معنی) روایت بیان کی۔

١٢......بَابُ: مَايَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَّالِ

١٢: دجال کے ظہور سے پہلے مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوں گی

[7284] ٣٨ـ(٢٩٠٠)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ ((**تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ**)) قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ

[7284]۔حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی، جن کے کپڑے اونی تھے، انہوں نے آپ کو ایک ٹیلہ کے پاس پایا، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، میرے جی میں آیا، ان کے پاس جا کر ان کے اور آپ کے درمیان کھڑا ہو جا، وہ دھوکے سے آپ پر حملہ نہ کر دیں، پھر میں نے سوچا، شاید آپ ان سے سرگوشی فرما رہے ہوں، (راز کی بات کر رہے ہوں) چنانچہ میں ان کے پاس آ کر ان کے اور آپ کے درمیان کھڑا ہو گیا، سو میں نے آپ سے چار بول یاد کیے، جنہیں میں انگلیوں پر گن رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے اور اللہ تمہیں اس پر فتح عنایت کرے گا، پھر فارس سے جہاد کرو گے، سو اللہ اس پر فتح دے گا، پھر روم کا رخ کرو گے تو اللہ اس پر فتح دے گا، پھر دجال سے جنگ کرو گے، سو اللہ اس پر فتح عطا فرمائے گا،'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا، اے جابر! روم کی فتح سے پہلے ہمارے خیال میں دجال نہیں نکلے گا۔

[7284] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: الملاحم برقم (٤٠٩١) انظر (التحفة) برقم (١١٥٨٤)

مفردات الحديث ❶ لَا يَغْتَالُونَهُ: وہ بے خبری میں، اچانک، دھوکہ سے آپ کو قتل کرنے کی کوشش نہ کریں، ❷ لَعَلَّهُ نَجِيَّ معهم: شاید آپ ان سے رازدارانہ بات کر رہے ہوں، لیکن پھر وہ خطرہ کے پیش نظر درمیان میں آ کھڑے ہوئے کہ اگر راز کی بات ہوگی تو آپ مجھے وہاں سے ہٹا دیں گے۔

فائدہ:...... قتل دجال کے سوا، باقی پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔

١٣...... بَابُ: فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ

باب ١٣: قیامت سے پہلے واقع ہونے والی نشانیاں

[7285] ٣٩۔(٢٩٠١) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ ((مَا تَذَاكَرُونَ)) قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ

[7285]۔ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس پہنچے، جبکہ ہم باہمی مذاکرہ (گفتگو) کر رہے تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''کیا گفتگو کر رہے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک ہرگز قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو'' سو آپ نے بتایا، دھواں، دجال، جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج، تین خسف یعنی زمین میں دھنسنا، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں اور آخری نشانی آگ ہوگی، جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) کی طرف ہانکے گی۔

[7285] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم باب: اشراط الساعة برقم (٤٣١١) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في الخسف برقم (٢١٨٣أ) وبرقم (٢١٨٣ب) وبرقم (٢١٨٣ج) برقم (٢١٨٣و) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: من اشراط الساعة برقم (٤٠٤١) وفي باب الآيات برقم (٤٠٥٥) انظر (التحفة) برقم (٣٢٩٧)

مفردات الحدیث ❶ الدخان، وہ دھواں جس سے مومنوں کو زکام ہوگا اور کافروں کے لیے تباہی کا باعث ہوگا، ❷ دَابة: وہ جانور جو زمین سے نکل کر لوگوں سے ہم کلام ہوگا۔ قرآن مجید میں ﴿اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم﴾ (النمل آیت ۸۲) ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے گفتگو کرے گا۔

فائدہ :...... اس حدیث میں نشانیوں کا ذکر وقوعی ترتیب کے مطابق نہیں ہے، اس لیے نزول عیسیٰ اور یاجوج ماجوج سے پہلے مغرب سے طلوع شمس کا ذکر ہے، حالانکہ یہ طلوع وقوع قیامت کی علامت ہے۔

[7286] ۴۰۔(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ ((مَا تَذْكُرُونَ)) قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّهَا لَنْ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)) قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

[7286]۔ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بالا خانہ میں تھے اور ہم آپ سے نیچے تھے، آپ نے ہماری طرف جھانک کر فرمایا، "تم کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو؟" ہم نے کہا، قیامت کا، آپ نے فرمایا: "قیامت، دس نشانیوں کے ظہور سے پہلے نہیں ہوگی، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں، دھواں، دجال، زمین سے نکلنے والا جانور، یاجوج ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، آگ جو عدن کے آخر سے نکلے گی اور لوگوں کو کوچ پر مجبور کر دے گی۔" شعبہ یہ روایت ایک دوسرے استاد سے کرتے ہیں، جو نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کرتے اور دسویں نشانی ایک استاد نے عیسیٰ بن مریم کا نزول بتایا اور دوسرے نے ہوا جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔

[7286] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٢١٤)

[7287] ٤١-(. . .)وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ

[7287]۔ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک بالا خانہ میں تھے اور ہم اس کے نیچے باہمی بات چیت کر رہے تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آگ ان کے ساتھ پڑاؤ کرے گی، جب وہ پڑاؤ کریں گے اور ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے، شعبہ کہتے ہیں، یہ حدیث مجھے ایک اور آدمی نے بھی سنائی، لیکن اس نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا اور ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے عیسیٰ بن مریم کے نزول کا تذکرہ کیا اور دوسرے نے کہا، ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

[7288] (. . .)وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ

[7288]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم باہمی گفتگو کر رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر جھانکا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع کے واسطہ سے اوپر والی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں، لیکن یہ مرفوع نہیں ہے اور دسویں نشانی، عیسیٰ ابن مریم کا نزول ہے۔

[7287] تقدم تخريجه برقم (٧٢١٤)

[7288] تقدم تخريجه برقم (٧٢١٤)

۱۴......بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ

باب ۱٤: جب تک حجاز کی سرزمین سے آگ نہ نکلے، قیامت قائم نہیں ہوگی

[7289] ٤٢-(٢٩٠٢)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى))

[7289]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک سرزمین حجاز سے ایسی آگ نہ نکلے، جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں چمک اٹھیں گی۔''

فائدہ:...... بصریٰ شام کا ایک معروف شہر ہے، تین جمادی الاخریٰ ٦٥٤ بروز منگل صبح کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے بہت بڑی آگ ظاہر ہوئی تھی، جس کی روشنی سے بصری کے اونٹوں کے گردنیں روشن ہوگئی تھیں، (تفصیل کے لیے دیکھیے البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۸۷۔ دیکھیے تکملہ ج ٦ ص ۳۱۰ تا ۳۱۲ منۃ المنعم ج ٤ ص ٣٥٦)

۱۵......بَابُ: فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

باب ۱۵: قیامت سے پہلے مدینہ کی رہائش اور آبادی

[7290] ٤٣-(٢٩٠٣)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ)) قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا

[7290]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکانات إهاب یا يهاب جگہ تک پہنچ جائیں گے، (یعنی مدینہ کی آبادی بہت بڑھ جائے گی اور اس کے مکانات بہت دور تک پہنچ جائیں گے)

[7289] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٢٠) وبرقم (١٣٣٦٦)
[7290] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٥٣)

زہیر کہتے ہیں، میں نے سہیل رحمہ اللہ سے پوچھا، یہ مدینہ سے کس قدر فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا، اتنے اتنے میل دور ہے، (میلوں کی تحدید نہیں مل سکی) اور بقول علامہ صفی الرحمان رحمہ اللہ یہ غربی حرۃ کی طرف وادی عقیق سے ایک میل کے فاصلے پر ہے لیکن آج کل مکانات اس سے بہت آگے جا چکے ہیں۔

[7291] ٤٤۔(٢٩٠٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا))

[7291]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خشک سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ برسے، لیکن قحط یہ ہے کہ مسلسل بارشیں ہوتی رہیں اور زمین سے کوئی پیداوار حاصل نہ ہو سکے۔'' یعنی زمین کوئی چیز نہ اگائے۔''

فائدہ :...... عام طور پر خشک سالی کی صورت یہی ہوتی ہے کہ بارش نہیں ہوتی اور زمین سیراب نہیں ہوتی، اس لیے وہ کوئی چیز نہیں اگاتی، لیکن قیامت کے قریب قحط کی شکل یہ ہوگی کہ بارش خوب خوب برسے گی، جس سے زمین کو کاشت نہیں کیا جا سکے گا اور جو کچھ ہوگا، وہ بارش کی کثرت سے گل سڑ جائے گا۔

١٦......بَابُ: الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

باب ١٦: فتنے مشرق کی طرف سے اٹھیں گے، جہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں

[7292] ٤٥۔(٢٩٠٥)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

[7292]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا، جبکہ آپ کا رخ (مدینہ سے) مشرق کی طرف تھا، ''خبردار! یقیناً فتنہ کی سرزمین ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

[7291] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٤)

[7292] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: قول النبي ﷺ (الفتنة من قبل المشرق) برقم (٧٩٣) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٠)

فائدہ:...... مدینہ سے مشرق میں عراق واقع ہے اور اسلام کی ابتدائی تاریخ میں تمام بدعتی فرقوں کا ظہور اس سرزمین سے ہوا ہے اور امت میں یہ فرقے اختلاف و انتشار کا باعث بنے ہیں اور نجد بلند علاقہ کو کہتے ہیں، اس لیے علامہ خطابی نے لکھا ہے "من كان بالمدينة كان نجده بادية العراق ونواحيها، وهي مشرق اهل المدين (تکملہ ج ٦ ص ٣١٥)۔ مدینہ میں رہنے والے کا نجد، عراق کا صحراء اور اس کے اطراف ہیں اور یہی اہل مدینہ کا مشرق ہے، اس لیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سالم رحمہ اللہ نے اس کا مصداق اہل عراق کو ٹھہرایا، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے منۃ المنعم ج ۴ ص ۳۵۷، یہ تفصیل قابل دید ہے)

[7293] ٤٦۔(. . .)وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيٰى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا و قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهٖ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ

[7293]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، "فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔" یہ بات آپ نے دو یا تین دفعہ فرمائی اور عبداللہ بن سعید کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہوئے، (دونوں گھروں کی جہت ایک ہی ہے)

[7294] ٤٧۔(. . .)وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

[7294]۔حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی طرف منہ کر کے فرمایا: "خبردار، فتنہ ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔"

[7293] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨١٩١)
[7294] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠١٥)

[7295] ٤٨-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ ((هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ .

[7295] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا: ''کفر کی چوٹی، ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔'' یعنی مشرق سے۔

[7296] ٤٩-(. . .)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ ((رَاْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ))

[7296] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے تھے،''خبردار! فتنہ ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے،'' تین بار فرمایا،''جہاں سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوتے ہیں۔''

[7297] ٥٠-(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ اَبِي عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ)) وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ

[7295] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٣)
[7296] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٧)
[7297] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٩١)

[7297] ۔ فضیل رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر کو یہ فرماتے سنا، اے اہل عراق (تم کس قدر زیرہ چھانتے ہو اور اونٹ نگلتے ہو) تم چھوٹے گناہوں کو کریدتے ہو اور بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو، میں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر کو یہ کہتے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''فتنہ ادھر سے آئے گا'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، ''جہاں سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوتے ہیں،'' اور تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے ہو اور موسیٰ علیہ السلام نے تو بس، ایک فرعونی کو چوک کر قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اور تو نے ایک نفس کو قتل کیا تو ہم نے تجھے اس غم سے نجات دی اور ہم نے تجھے مختلف آزمائشوں سے گزارا۔'' (طہ، آیت نمبر ۴۰) احمد بن عمر کی روایت میں سالم نے سمعت نہیں کہا۔

فائدہ:...... موسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک قبطی کو غلطی سے غیر شعوری طور پر، بلا عمد قتل کیا تھا، لیکن اس پر غم و حزن میں مبتلا ہو گئے اور تمام مسلمانوں کو شعوری اور ارادی طور پر قتل کرتے ہوئے عار محسوس نہیں کرتے، چھوٹے چھوٹے مسائل کے بارے میں بہت چھان بین کرتے ہوئے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بہت متقی اور پرہیز گار ہو، لیکن مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا، فتنے بھڑکانا، ائمہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اور بغاوت کا تمہارا معمول ہے، اسی طرح حضرت سالم رحمۃ اللہ نے مشرق کا مصداق اہل عراق کو قرار دیا ہے۔'' اہل عراق نے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا تھا، جبکہ وہ حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکے تھے، اس سے بھی ثابت ہوا اس حدیث کا مصداق اہل عراق ہیں نہ کہ مقرر کردہ نجدی جن کو احناف اس کا مصداق بنانے کے لیے زور لگاتے ہیں۔

١٧...... بَابٌ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَا الْخَلَصَةِ

باب ١٧: قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ دوس قبیلہ کے لوگ ذوالخلصہ بت کی بندگی کرنے لگیں گے

[7298] ٥١-(٢٩٠٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)) وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ

[7298] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک دوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرنے میں) حرکت کرنے نہیں لگیں گی، قیامت قائم نہیں ہوگی۔'' ذوالخلصہ تبالہ مقام میں بت تھا، جس کی جاہلیت کے دور میں اس بندگی کرتے تھے۔

[7298] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٩١)

فائدہ ...... قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی، جو بدترین مخلوق ہوں گے، جو شر میں اہل جاہلیت سے بھی بڑھ کر ہوں گے، اس لیے اس وقت بتوں کی عبادت بھی شروع ہو چکی ہوگی اور اہل ایمان اس وقت فوت ہو چکے ہوں گے، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔

[7299] ٥٢ ـ (٢٩٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ ((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلٰى دِينِ آبَائِهِمْ))

[7299]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''شب و روز اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے، جب تک لات اور عزیٰ کی بندگی شروع نہیں ہو جائے گی۔'' تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی، ''اللہ ہی وہ ذات ہے، جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکوں کو یہ چیز ناگوار گزرے۔'' تو میں نے خیال کر لیا ہے، یہ وعدہ مکمل ہے، (اسلام کے سوا اب کوئی دین غالب نہیں ہوگا؛'' آپ نے فرمایا: جب تک اللہ کو منظور ہوگا، یہ غالب ہی رہے گا، پھر اللہ ایک پاکیزہ عمدہ ہوا بھیجے گا تو ہر انسان کی روح قبض ہو جائے گی، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، صرف وہی لوگ رہ جائیں گے، جو ایمان سے خالی ہوں گے، چنانچہ، وہ آبائی دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔''

[7300] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7300]۔ اس قسم کی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7299] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩٩)
[7300] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩٩)

۱۸...... بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرُّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ

باب ۱۸: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور ابتلا و آزمائش کی بنا پر کہے گا، اے کاش! اس میت کی جگہ میں ہوتا

[7301] ٥٣-(١٥٧)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ))

[7301]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک شخص، دوسرے شخص کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا، اے کاش، اس کی جگہ میں ہوتا۔''

فائدہ:...... قیامت سے پہلے حالات اس قدر سنگین اور تکلیف دہ ہو جائیں گے کہ لوگ مصائب و مشکلات سے بچنے کے لیے موت کی آرزو کرنے لگیں گے، حالانکہ دنیوی مصائب اور تکلیفات سے بچنے کے لیے موت کی آرزو کرنا درست نہیں ہے۔

[7302] ٥٤-(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ))

[7302]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک آدمی قبر سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا، اے کاش، اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین کی خاطر نہیں بلکہ محض مصیبت کی بنا پر ہوگا۔''

[7301] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: لا تقوم الساعة حتى يغبط اهل القبور برقم (٧١١٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٢٤)

[7302] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: شدة الزمان برقم (٤٠٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٩٣)

[7303] ٥٥-(٢٩٠٨)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ))

[7303] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا، قاتل کو پتہ نہیں ہوگا، اس نے قتل کیوں، کس سبب کی بنا پر کیا ہے اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا، اسے اس وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔''

فائدہ ......اس حدیث سے معلوم ہوا، ایک ایسا وقت ہوگا، جس میں قتل و غارت گری عام ہو جائے گی اور اس کو کوئی عیب یا گناہ نہیں سمجھا جائے گا، بلکہ بلا سبب یا بغیر کسی وجہ سے قتل کا ارتکاب کیا جائے گا، شاید جس دور سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں یہ کام شروع ہو چکا ہو، معمولی معمولی اور حقیر باتوں پر قتل ہو رہے ہیں۔

[7304] ٥٦-(...)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ)) فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ((الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْاَسْلَمِيَّ

[7304] ۔امام صاحب، عبداللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبدالاعلیٰ سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کی قسم! دنیا فنا نہیں ہوگی، حتی کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا، قاتل کو پتہ نہیں ہوگا، اس نے قتل کیوں کیا ہے اور نہ مقتول کو علم ہوگا، اسے کیوں قتل کیا گیا ہے۔'' تو پوچھا گیا، یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''قتل و غارت عام ہوگی، قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے۔'' (کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے قتل کے درپے تھے) ابن ابان کی روایت میں ہے، ابو اسماعیل سے مراد یزید بن کیسان ہے اور اس نے ابو اسماعیل کے بعد اسلمی نہیں کہا۔

[7303] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٦)
[7304] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٣٩٥)

[7305] ۵۷۔(۲۹۰۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ سَمِعَ

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

[7305]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے یہ بیان کرتے ہیں، ''کعبہ کو ایک دو چھوٹی پنڈلیوں والا، یمنی گرائے گا۔''

نوٹ:...... یہاں سے محض علامات قیامت کو بیان کرنا شروع کر دیا گیا ہے، قیامت کے قریب مسلمان، بیت اللہ کی حرمت کو پامال کریں گے، جس کے نتیجہ میں وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔'' اس کے بعد حبشی آ کر اس کو ڈھا دیں گے اور وہ آباد نہیں ہو سکے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔''

[7306] ۵۸۔(...)وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

[7306]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ کو ایک چھوٹی چھوٹی دو پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔''

[7307] ۵۹۔(...)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[7307]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی اللہ عزوجل کے گھر کو برباد کرے گا۔''

[7305] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: قوله تعالى: ﴿جعل الله البيت الحرام الى قوله۔ وان الله بكل شي عليم﴾ برقم (۱۵۹۱) والنسائي في (المجتبى) في المناسك باب: بناء الكعبة برقم (۲۹۰٤) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۱٦)

[7306] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: هدم الكعبة برقم (۱۵۹٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۳۰)

[7307] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۹٤)

[7308] ٦٠-(٢٩١٠)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ))

[7308] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک قحطانی ظاہر ہوگا، جو لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہانکے گا۔''

فائدہ:...... امام قرطبی کے نزدیک یہ قحطانی اگلی حدیث میں آنے والا جہجاہ نامی انسان ہے، جو بکریوں کے ریوڑ کی طرح، اپنی رعایا کو قابو میں رکھے گا، اس کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔

[7309] ٦١-(٢٩١١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ)) قَالَ مُسْلِم هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ

[7309] ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گی، حتی کہ ایک جہجاہ نامی آدمی بادشاہ بنے گا۔''
امام مسلم فرماتے ہیں، عبدالکبیر بن عبدالمجید کے تین بھائی اور ہیں، شریک، عبیداللہ اور عمیر۔

[7310] ٦٢-(٢٩١٢)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ))

[7308] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: ذكر قحطان برقم (٣٥١٧) وفی الفتن باب: تغير الزمان حتى تعبد الاوثان برقم (٧١١٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٨)
[7309] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ملك الرجل من الموالی يقال له: جهجاه برقم (٢٢٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٧)
[7310] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: قتال الذين ينتعلون الشعر ←

[7310] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم سے ایسی قوم جنگ کرے گی، جن کے چہرے گویا کہ دوہری ڈھال ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم ایسی قوم سے لڑوگے، جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔''

مفردات الحدیث ❶ مَـجَانٌ ، مِجَنّ کی جمع ہے۔ ❷ مُـطْرَقَه: جن پر چمڑا چڑھایا گیا ہو، یعنی ان کے چہرے گول مٹول اور بھرپور ہوں گے۔ ❸ نِـعَـالُهـم الشَّعْرُ، ان کے جوتے بالوں کی رسیوں سے بنے ہوں گے۔

فائدہ:...... حدیث میں بیان کردہ، قوم سے مراد، ترک ہیں، جن سے ان کے کفر کے دور میں جنگیں ہوئیں، یہ بالوں کے جوتے اور لباس پہنتے تھے اور ایک دوسری قوم، بابک خرمی کے ساتھی بھی بالوں کے جوتے پہنتے تھے، یہ ۲۰۱ھ میں نکلا اور ۲۲۲ھ میں قتل کر دیا گیا۔

[7311] ٦٣۔(. . .)وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ))

[7311] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تمہارے ساتھ ایسے لوگ لڑیں گے، جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں اور ان کے چہرے، دوہری ڈھالوں جیسے ہیں۔''

[7312] ٦٤۔(. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ))

← برقم (٢٩٢٩) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في قتال الترك برقم (٤٣٠٤) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في قتال الترك برقم (٢٢١٥) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: الترك برقم (٤٠٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٣١٢٥)

[7311] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٥)

[7312] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: قتال الذين ينتعلون الشعر برقم (٢٩٢٩) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: الترك برقم (٤٠٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٧)

[7312] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم ایسی قوم سے جنگ لڑو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹی ہوگی۔

مفردات الحدیث ✲ ذُلف، اَذْلَف کی جمع ہے، چپٹی اور چھوٹی ناک۔

[7313] ٦٥۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعْرِ**))

[7313] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ مسلمان، ترک قوم سے لڑیں گے، جن کے چہرے گویا کہ تہہ در تہہ ڈھال ہیں، ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور بالوں میں چلیں گے، یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے۔''

[7314] ٦٦۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ**))

[7314] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قیامت سے پہلے ایسی قوم سے جنگ کرو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے گویا تہہ در تہہ ڈھال ہیں، سرخی مائل چہرے اور چھوٹی آنکھیں۔''

[7315] ٦٧۔(٢٩١٣)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ

[7313] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في قتال الترك برقم (٤٣٠٣) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: غزوة الترك والحبشة برقم (٣١٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٦)

[7314] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٩١) انظر (التحفة) برقم (١٤٢٩٢)

[7315] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣١٠٧)

عَنْ اَبِی نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْىٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ اُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)) قَالَ قُلْتُ لِاَبِي نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا

[7315] ۔ ابونضرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، چنانچہ انہوں نے فرمایا: ''قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی قفیز لایا جائے اور نہ کوئی درہم، ہم نے پوچھا، یہ کس بنا پر ہوگا، کن کی طرف سے ہوگا؟ کہنے لگے، عجمیوں کی طرف سے، وہ ان چیزوں کو روک لیں گے، پھر کہنے لگے، ہوسکتا ہے، اہل شام کے پاس دینار اور مدی نہ لایا جائے، ہم نے کہا، یہ کیوں ہوگا؟ کہنے لگے، رومیوں کی طرف سے، پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے، پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری لوگوں میں ایک خلیفہ ہوگا، جو لپ بھر بھر کر مال دے گا، اس کو گنے یا شمار نہیں کرے گا۔'' راوی کہتے ہیں، میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا، کیا تمہاری رائے میں، یہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔

[7316] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7316] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

فائدہ:...... امام مہدی کے دور میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی، لوگوں میں حرص و آرزو کم ہوگی، اس لیے وہ محتاجوں کو خوب خوب مال دیں گے اور جن دنوں کافروں کا غلبہ ہوگا، وہ اہل عراق اور اہل شام کو غلہ اور جزیہ کی رقم اور لگان ادا نہیں کریں گے۔

[7317] ٦٨ ۔ (٢٩١٤) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

[7316] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٠٧)

[7317] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٩)

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مِنْ خُلَفَآئِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((يَحْثِي الْمَالَ))

[7317] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خلیفوں میں ایک خلیفہ ہوگا، جو مال خوب لپ بھر بھر کر دے گا، اسے بالکل شمار نہیں کرے گا۔'' ابن حجر کی روایت میں یَحْثُو کی بجائے، یحثی سے ہے، (دونوں کا معنی ایک ہے)

[7318] ٦٩۔(٢٩١٤/ ٢٩١٣)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ))

[7318] ۔حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ مال تقسیم کرے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔''

[7319] (. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7319] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7320] ٧٠۔(٢٩١٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ وَيَقُولُ ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ))

[7320] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے مجھ سے بہتر شخص نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے، فرمایا اور آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرما رہے تھے، ''ہائے سمیہ کے بیٹے کی مصیبت، تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔''

[7318] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٢١)

[7319] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٢١)

[7320] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٤)

[7321] ٧١-(. . .)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُرَاهُ يَعْنِي أَبَاقَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ أَوْ يَقُولُ ((يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ))

[7321]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں، خضر کی حدیث میں ہے، مجھے مجھ سے بہتر شخص ابو قتادہ نے بتایا اور خالد بن حارث کی حدیث میں ہے، حضرت ابو سعید نے کہا، میرا خیال وہ ابو قتادہ ہیں اور خالد کی حدیث میں یہ بھی آپ "وَيْس" یا "يا وَيْسَ ابن سمّية" فرما رہے تھے، یعنی اے حسرت و افسوس، یہ صَرِيْح کی جگہ آتا ہے۔

فائدہ:...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مصر کے حالات کا جائزہ لینے روانہ فرمایا تھا اور وہ مصری باغیوں کے بھرا میں آ گئے تھے اور انہیں کے ساتھ مل گئے تھے اور جنگ صفین میں ان کے ساتھ شہید ہوئے، اس لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے، ان کے قاتلین وہی ہیں، جو ان کو لے کر آئے ہیں، اس بنا پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کو اپنے لیے دلیل نہیں بنایا۔

اور امت کی اکثریت نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں شہادت کو حضرت علی کے حق پر ہونے کی دلیل بنایا ہے اور ان کی خلافت کے حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ ہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے مقابلہ میں اپنے خلافت کا دعویٰ کیا تھا، قابل توجہ بات تو ان کی باہمی لڑائی ہے جس کی اساس و بنیاد، حضرت عثمان کے قاتلین سے قصاص لینے کا مسئلہ ہے، حضرت معاویہ اس کے لیے تلوار اٹھانے کو جائز سمجھتے تھے، کیونکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت عثمان کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تو آپ نے ان کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرام سے لڑنے مرنے پر بیعت لی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال تھا، معاویہ پہلے میری بیعت کر کے، میرے ہاتھ مضبوط کریں، اس کے بغیر قاتلین عثمان پر قابو نہیں پایا جا سکتا، کیونکہ وہ اپنے تحفظ کے لیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں گھس چکے تھے اور انہیں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی بنا پر، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کسی سمجھوتہ پر پہنچ نہ سکے، وگرنہ دونوں ہی جنگ سے گریز کرتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ

[7321] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٤)

کو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ نے شہید کیا ہے اور نام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کا لگایا ہے، اس لیے وہ ان کی شہادت کو اپنے حق میں دلیل خیال کرتے تھے۔ (دیکھئے طبقات ابن سعد ج۳ ص۲۵۳، بحوالہ منۃ المنعم ج۴ ص۳۶۳)

[7322] ٧٢-(٢٩١٦)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ))

[7322]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا، "تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی۔"

[7323] (. . .)وَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7323]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7324] ٧٣-(. . .)وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

[7324]۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔"

[7325] ٧٤-(٢٩١٧)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُهْلِكُ أُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ))

[7322] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٨٢٥٤)
[7323] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٨٢٥٤)
[7324] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٨٢٥٤)
[7325] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٢٦)

[7325] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی ہلاکت و بربادی اس قریشی خاندان کے ہاتھوں ہوگی۔'' صحابہ کرام نے پوچھا تو آپ کا ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ''اے کاش! لوگ ان سے الگ رہیں۔''

[7326] وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ

[7326] ۔امام صاحب دو اساتذہ سے مذکورہ روایت کہ ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قریشی خاندان کے نوخیز اور نوجوان اس ہلاکت و تباہی کے باعث بنیں گے اور حضرت ابو ہریرہ کی ایک اور روایت کی رو سے اس کا آغاز ۶۰ھ سے ہوا، جب یزید بن معاویہ خلیفہ بنا، اس کے بعد خلافت و حکومت پر قبضہ کے لیے باہمی خانہ جنگی شروع ہوئی۔

[7327] ۷۵-(۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

[7327] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسریٰ مر چکا، اب اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ ہوں گے۔''

[7328] وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهٖ

[7326] تقدتخرجه في الحددث السابق برقم (۷۳۵٤)

[7327] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء اذا ذهب كسرى فلا كسرى بعده برقم (۲۲۱٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱٤۳)

[7328] طريق حرملة بن يحيى: اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳٦۱۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۳٤) وطريق ابن رافع تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۰۰)

[7328] - امام صاحب، تین اساتذہ سے مذکورہ روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... قریش تجارت کے لیے، شام اور عراق کا سفر کرتے تھے، مسلمان ہو جانے کے بعد انہیں خطرہ پیدا ہو گیا کہ ہمارا یہ تجارتی سفر بند ہو جائے گا، کیونکہ یہ دونوں علاقے کافروں کے قبضہ میں تھے تو آپ نے انہیں خوش خبری سنائی کہ خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے، ان علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگا، عراق میں کسریٰ کی حکومت تھی، وہ پہلے ختم ہوئی، وہ تباہ و برباد ہوا اور اس کا نام ونشان جلد ہی مٹ گیا، اس لیے آپ نے اس کی ہلاکت کو ماضی سے تعبیر کیا اور قیصر روم جس کا شام پر قبضہ تھا، اس کی سلطنت اور اقتدار آہستہ آہستہ ختم ہوا، اس لیے اس کے لیے آپ نے آئندہ کا زمانہ بیان فرمایا اور دونوں کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور جہادی ضرورتوں پر صرف ہوئے۔

[7329] ٧٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))**

[7329] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی، ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی یقیناً ہلاک ہو کر رہے گا،'' پھر اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا، (ان کی یہ سلطنتیں نہیں رہ سکیں گی) اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں صرف ہو کر رہیں گے۔''

[7330] ٧٧-(٢٩١٩)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ))** فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِيهُرَيْرَةَ سَوَاءً

[7330] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا، (جو اس کی سلطنت بحال کر سکے) اس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی مکمل روایت بیان کی۔

[7329] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرب خدعة برقم (٣٠٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠١)

[7330] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: قول النبي ﷺ (احلت لكم الغنائم) برقم (٣١٢١) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام (٣٦١٩) وفي الايمان والنذور باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ برقم (٦٦٢٩) انظر (التحفة) برقم (٢٢٠٤)

[7331] ۷۸-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ

[7331]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''مسلمانوں یا مومنوں کی ایک جماعت کسریٰ خاندان کا قصر ابیض (سفید محل) والا خزانہ ضرور فتح کرے گی۔'' قتیبہ نے بغیر شک کے مسلمانوں کی جماعت کہا۔

[7332] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ

[7332]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے اوپر والی روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7333] (۲۹۲۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ)) قَالُوا نَعَمْ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحٰقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ))

[7333]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس شہر کے بارے میں

[7331] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۹۹)
[7332] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۱۸۸)
[7333] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۲۳)

سنا، ''جس کا ایک کنارہ خشکی میں ہے اور ایک کنارہ سمندر میں ہے؟'' صحابہ کرام نے جواب دیا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ اس پر بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد حملہ آور ہوں گے، چنانچہ جب وہ اس کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ ہتھیاروں سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے، وہ کہیں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا ایک کنارہ گر جائے گا، یعنی ایک جانب تباہ ہو جائے گی؛'' ثور کہتے ہیں، میرے علم میں یہی ہے کہ انہوں نے کہا، (سمندر والا حصہ، پھر وہ دوبارہ کہیں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا، پھر وہ تیسری دفعہ کہیں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا، سو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور غنیمت حاصل کریں گے اور جبکہ وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے تو ان کے پاس چیخ پہنچے گی، وہ کہے گا، دجال نکل چکا ہے، چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (اپنے علاقہ کی طرف) لوٹ آئیں گے۔''

[7334] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[7334]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... اس شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے، اس کے باہر بڑی زوردار جنگ ہوگی، جس میں مسلمانوں کا ایک ثلث راہ فرار اختیار کرے گا، دوسرا تہائی شہید ہوگا اور تیسرا تہائی جس میں بنو اسحاق کے افراد کی تعداد زیادہ ہوگی، کیونکہ اس میں شامی لوگ ہوں گے جو بنو اسحاق سے ہیں۔ شہر کے قریب پہنچ جائے گا تو وہاں کسی قسم کی مزاحمت اور جنگ نہیں ہوں گی اور اس حدیث والا واقعہ پیش آئے گا، اس لیے فتح قسطنطنیہ کے تحت جو روایت گزر چکی ہے، اس میں اور اس میں کوئی تعارض یا اختلاف نہیں ہے، کیونکہ وہ جنگ اعماق یا وابق میں لڑی گئی ہے، جو شام کے علاقہ حلب کے قریب واقع ہے اور اس میں جانثاری کے نتیجہ میں اس کرامت کا ظہور ہوگا کہ محض لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنے سے، قسطنطنیہ کے دونوں جانب گر جائیں گے اور تیسری دفعہ کہنے پر شہر میں داخلہ کے لیے راستہ مل جائے گا اور یہ قیامت کے قریب ہوگا۔

[7335] ۷۹-(۲۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ))

[7334] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۲۳)
[7335] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۱۰۵)

[7335] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری یہودیوں سے یقیناً جنگ ہو گی اور تم ان کو قتل کرو گے، حتی کہ پتھر بول کر بتائے گا، اے مسلمان! ادھر یہودی کھڑا ہے، آؤ، اس کو قتل کر دو۔''

[7336] (. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيثِهِ ((هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَآئِي))

[7336]۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، ''یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔''

فائدہ:...... یہودی دجال کا ساتھ دیں گے، جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے اور یہودی شکست کھا جائیں گے اور ادھر ادھر چھپنے کی کوشش کریں گے تو غرقد درخت کے سوا ہر شجر، حجر اور دیوار اور جانور بول کر یہودی کی نشاندہی کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو قوت گویائی دے دے گا۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۴۱۲۸)

[7337] ۸۰۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَقْتَتِلُونَ اَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَآئِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ))

[7337] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری یہودیوں کے ساتھ جنگ ہوگی، حتی کہ پتھر بول کر بتائے گا، اے مسلمان! یہ یہودی، میرے پیچھے ہے، آؤ اور اس کو قتل کر دو۔''

[7338] ۸۱۔(. . .)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَآئِي فَاقْتُلْهُ))

[7338] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے، چنانچہ تمہیں ان پر غلبہ دیا جائے گا، حتی کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو قتل کر دے۔''

[7336] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۵)
[7337] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٧)
[7338] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٠١٤)

[7339] ٨٢۔(٢٩٢٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ))

[7339]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت قائم نہیں ہوگی،حتی کہ مسلمان یہودیوں سے لڑیں گے، چنانچہ مسلمان انہیں قتل کریں گے،حتی کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو پتھر یا درخت کہے گا، اے مسلمان، اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آؤ، اس کو قتل کر دو، مگر غرقد کا درخت نہیں بتائے گا، کیونکہ یہ یہودی دوست درخت ہے۔''

فائدہ:......غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے، جو بیت المقدس کے علاقہ میں عام ہے، اہل مدینہ کا قبرستان بقیع غرقد، اس لیے کہلایا کہ وہاں بھی یہ درخت تھا اور اس کو کاٹ دیا گیا۔

[7340] ٨٣۔(٢٩٢٣)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

[7340]۔امام صاحب مختلف اساتذہ سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ نمودار ہوں گے۔'' ابو الاحوص کی روایت میں ہے، سماک نے پوچھا، کیا آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

[7341] (. . .)وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ اَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ

[7341]۔امام صاحب مذکورہ بالا حدیث دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، سماک کہتے ہیں، میں نے اپنے بھائی کو یہ کہتے سنا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''ان سے بچ کر رہنا۔''

[7339] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٧)
[7340] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٧٢) وبرقم (٢٢٠١)
[7341] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٨٩)

فائدہ:...... جھوٹوں سے مراد وہ لوگ ہیں، جو اپنے اپنے مفادات کے لیے حدیثیں گھڑیں گے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کریں گے، یا اپنی بدعتوں کی نسبت آپ کی طرف کریں گے۔

[7342] ٨٤-(١٥٧)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ إِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ))

[7342]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی، حتی کہ بہت بڑے دھوکے باز، انتہائی جھوٹے، تقریباً تیس (۳۰) کی تعداد میں اٹھائے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا، وہ اللہ کا رسول ہے۔''

[7343] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْبَعِثَ

[7343]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں يُبْعَثَ کی بجائے يَنْبَعِثَ ہے، اٹھیں گے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے مراد، وہ مدعیان نبوت ہیں، جن کو جعلی نبوت کے پیروکار مل جائیں گے اور ان کو کچھ شان و شوکت حاصل ہو جائے گی، جیسا کہ آپ کے آخری زمانہ میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے، بعد میں طلیحہ بن خویلد اسدی تھا، جس کو بعد میں توبہ نصیب ہو گئی تھی اور اس دور میں مرزا قادیانی ہے، جس کے بہت سے پیروکار موجود ہیں، جو مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اعاذنا اللّٰه تعالیٰ من شرهم۔

[7342] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٥٦)

[7343] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٦٠٩) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون برقم (٢٢١٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٩) هذا الحديث سهى عنه الامام المزی ولم يذكر فيه ان الامام مسلم قد اخرجه لذلك اذا عدت الى هذا الرقم (١٤٧١٩) فی التحفة فلا تجد لمسلم فيه ذكر والصحيح ما اثبتناه انه موجود ايضا عند مسلم والله اعلم۔

١٩...... بَاب: ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب ۱۹: ابن صیاد کا تذکرہ

[7344] ٨٥-(٢٩٢٤)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

[7344]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، چنانچہ ہمارا گزر بچوں کے پاس سے ہوا، جن میں ابن صیاد بھی تھا تو بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا، سو گویا رسول اللہ ﷺ نے اس کے فعل کو پسند نہ کیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا، ''تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' تو اس نے کہا، نہیں، بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ سو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے، تاکہ میں اس کو قتل کر دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی ہے، جو تم سمجھتے ہو، یعنی دجال ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکتے؛'' (کیونکہ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنا ہے۔)

فائدہ :...... ابن صیاد جس کا نام صاف ہے، اس کی ولادت اور ہیئت کذائی عام بچوں سے الگ تھلگ تھی اور بعض صفات، دجال کی صفات سے ملتی جلتی تھیں، اس لیے بعض صحابہ کو اس سے دجال ہونے کا شبہ پڑتا تھا اور آپ نے اس کو قتل اس لیے نہیں کروایا کہ وہ یہودی تھا اور یہودیوں کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ امن و سلامتی سے رہیں گے، بعد میں ان کی ریشہ دوانیوں اور شرارتوں کی بنا پر، ان کو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا۔

[7345] ٨٦-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

[7344] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٢٧٠)
[7345] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٢٧٠)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

[7345] ۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ کا گزر ابن صیاد کے پاس سے ہوا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''میں نے تیرے (امتحان کے) لیے ایک چیز دل میں پوشیدہ رکھی ہے۔'' اس نے کہا، وہ دُخّ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذلیل وخوار رہ تو ہرگز اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے چھوڑ یئے کہ میں اس کی گردن مار دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ یئے، اگر یہ وہ ہے، جس کا تمہیں اندیشہ ہے تو تم اسے قتل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔''

فائدہ: ......آپ نے اپنے ذہن میں یہ آیت رکھی تھی:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ (الدخان: ۱۰)

لیکن کاہنوں کی طرف اسے شیطانی الہام سے ایک نامکمل لفظ کا پتہ چل سکا اس لیے آپ نے فرمایا، تم کاہن کی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکو گے۔

مفردات الحدیث ❶ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا: میں نے تیرے لیے دل میں ایک چیز چھپائی ہے۔ ❷ اِخْسَأْ: ذلیل وخوار ہو کر رہ، ذلیل ہو کر دور ہو جا۔

[7346] ۸۷۔(۲۹۲۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرٰى)) قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى)) قَالَ أَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوهُ))

[7346] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في ذكر ابن صائد برقم (۲۲٤۷) انظر (التحفة) برقم (٤٣٢٩)

[7346] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی مدینہ کے کسی راستہ میں ابن صیاد سے ملاقات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' تو اس نے جواباً آپ کا سوال دہرایا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ، اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں، تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا، مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے تو اور کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا، میں دو سچے ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔''

فائدہ:...... ابن صیاد نے آپ ہی کا سوال دہرایا، صراحتاً اپنی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، اس لیے آپ نے بھی صراحتاً اس کی نبوت کا انکار نہیں کیا، ایک اصولی بات فرمائی اور اس کو نظر انداز کر دیا۔

[7347] ٨٨۔(٢٩٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ

[7347] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ، ابن صیاد کو ملے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7348] ٨٩۔(٢٩٢٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ اِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي اَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ)) قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي اَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهٰذَا اَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي

[7347] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣١٠٨)
[7348] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٣١٩)

[7348] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ جاتے ابن صیاد کا ساتھی بنا تو اس نے مجھے کہا، ہاں، مجھے لوگوں سے تکلیف پہنچی ہے، وہ خیال کرتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا ''کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی۔'' میں نے کہا، کیوں نہیں، (میں نے سنا ہے) اس نے کہا تو میری تو اولاد ہے، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا، ''وہ مدینہ میں داخل ہوگا نہ مکہ میں۔'' میں نے کہا، ضرور سنا ہے، اس نے کہا، میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں اور اب میں مکہ جانا چاہتا ہوں، پھر اس نے اپنی باتوں کے آخر میں مجھے کہا، ہاں، اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں، اس کا مولد (جائے پیدائش) کہاں ہے اور اب وہ کہاں ہے، اس طرح اس نے مجھے شک وشبہ میں ڈال دیا۔

فائدہ :......معلوم ہوتا ہے، ابن صیاد ہی دجال اکبر ہے، آخری زمانہ میں جب وہ اپنی اصلیت میں ظاہر ہوگا تو پھر نہ مدینہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ مکہ میں، اور نہ اس کی اولاد ہوگی، اپنے ابتدائی دور میں اس کے اندر دجل و فریب کا ملکہ تھا، لیکن ابھی پوری صفات کا ظہور نہ ہوا تھا، اس لیے وہ شک وشبہ اور التباس میں ڈالنے والی باتیں کرتا تھا اور اچانک وہ غائب ہوگیا۔

[7349] ۹۰۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَآئِدٍ وَاَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَااَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهُ يَهُودِيٌّ)) وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ ((وَلَا يُولَدُ لَهُ)) وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ)) حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ

[7349] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن صائد نے مجھے ایک بات کہی، اس سے مجھے شرم و حیاء آ گئی، اس مسئلہ میں میں لوگوں کو معذور سمجھتا ہوں، لیکن اے محمد کے ساتھیو! تم میرے بارے میں ایسی باتیں کیوں کرتے ہو، کیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا ہے، ''وہ یہودی ہے؛'' اور میں تو اسلام کا اظہار کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: ''اور اس کی اولاد نہیں ہوگی؛'' اور میری اولاد ہے اور آپ نے فرمایا: ''اللہ نے اس پر مکہ کا داخلہ حرام

[7349] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٤)

قرار دیا ہے۔" اور میں حج کر چکا ہوں، وہ اس قسم کی باتیں کرتا رہا، حتی کہ قریب تھا کہ مجھ پر اس کی باتیں اثر انداز ہو جائیں، (میں اس سے متاثر ہو جاؤں) چنانچہ اس نے حضرت جابر سے کہا، ہاں، اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں، اب وہ کہاں ہے اور میں اس کے باپ اور اس کی ماں کو بھی جانتا ہوں اور اسے پوچھا گیا، کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تم ہی وہ آدمی (دجال) ہو؟ تو اس نے کہا، اگر مجھے اس کی پیش کش کی جائے، میں ناپسند نہیں کروں گا۔

فائدہ:...... دعویٰ اسلام کے باوجود، اس قسم کی باطل باتیں کرنا اور دجال ہونے کو ناپسند نہ کرنا، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے، آخری دور میں یہی دجال کا روپ دھارے گا، ابھی یہ پردہ اخفاء میں ہے۔

[7350] ٩١-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي اِلَّا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ اَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هُوَ كَافِرٌ))** وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ))** وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ))** وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَاَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ

[7350]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لیے نکلے اور ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا تو ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، چنانچہ لوگ بکھر گئے اور میں اور وہ ہی رہ گئے، اس کے بارے میں

[7350] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في ذكر ابن صائد برقم (٢٢٤٦)
انظر (التحفة) برقم (٤٣٢٨)

جو کچھ کہا جاتا تھا، اس کی وجہ سے میں نے اس سے شدید وحشت و بیگانگی محسوس کی، وہ اپنا سامان لے آیا اور میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا، میں نے کہا، گرمی بہت سخت ہے، اے کاش! تم اسے اس درخت کے نیچے رکھ دو، تو اس نے ایسے ہی کیا، چنانچہ ہمیں کچھ بکریاں نظر آئیں تو وہ گیا اور ایک بڑا پیالہ بھر لایا اور کہنے لگا، پیجئے، اے ابوسعید! سو میں نے کہا، سخت گرمی ہے اور دودھ گرم ہے، اصل وجہ یہ تھی کہ میں اس کے ہاتھ سے پینا یا کہا، اس کے ہاتھ سے لینا، پسند نہیں کرتا تھا، چنانچہ اس نے کہا، اے ابوسعید، میں ارادہ کر چکا ہوں، رسی لے کر کسی درخت سے لٹکا دوں، پھر ان باتوں کی بنا پر جو لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں، گلا گھونٹ لوں، اے ابوسعید! جن لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مخفی ہے، ان کی بات نہیں ہے، اے انصار کی جماعت، تم پر تو احادیث مخفی نہیں ہیں، کیا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو، جن کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم سب سے زیادہ ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے، ''وہ کافر ہے'' اور میں تو مسلمان ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے، ''وہ بانجھ ہے، اس کی اولاد نہیں ہوگی'' اور میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے، ''وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہوگا'' اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جانا چاہتا ہوں؟ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، قریب تھا کہ میں اس کو معذور سمجھ لو، پھر اس نے کہ، ہاں، اللہ کی قسم، میں اس کو جانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش کو جانتا ہوں اور اس کو بھی کہ اب وہ کس جگہ ہے تو میں نے اس کو کہا، تیرے لیے آئندہ کے لیے بھی تباہی ہو۔

[7351] ٩٢-(٢٩٢٨) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ)) قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ((صَدَقْتَ))

[7351] ۔ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے پوچھا، ''جنت کی مٹی کیسی ہے؟'' اس نے کہا، باریک سفید، کستوری، اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: ''تو نے سچ کہا۔''

مفردات الحدیث ✲ دَرْمَكَة: باریک سفید، ملائم و نرم مٹی۔

[7352] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ))

[7351] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٨)
[7352] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٣٨)

[7352] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''خالص سفید، خالص کستوری۔''

فائدہ :......ابن صیاد نے آپ سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا، آپ نے جواب دے دیا، بعد میں کسی وقت اس سے یہی سوال کیا، تاکہ پتہ چلے وہ کیا کہتا ہے، لیکن اس نے آپ کو وہی جوب دہرا دیا۔

[7353] ٩٤۔(٢٩٢٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ

[7353] ۔محمد بن منکدر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اللہ کی قسم اٹھا رہے ہیں کہ ابن صائد، دجال ہے تو میں نے کہا، کیا آپ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس پر قسم اٹھاتے نہیں سنا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اعتراض نہیں کیا، یا آپ نے اس کا انکار نہ کیا۔

فائدہ :......ابن صیاد کے دجال ہونے میں تو کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ وہی دجال اکبر یعنی مسیح دجال ہے، یا دجال اصغر ہے، دجال اکبر، آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا، بعض کا خیال ہے، یہی دجال اکبر کی صورت میں ظاہر ہوگا اور بعض کا خیال ہے، آخری دجال اور ہے، جیسا کہ حضرت تمیم داری کی حدیث میں ہے، لیکن اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دجال اکبر پیدا ہو چکا ہے، موجود ہے، لیکن اس کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔

[7354] ٩٥۔(٢٩٣٠) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

[7351] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٨)

[7353] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: من راى ترك النكير من النبي ﷺ حجة برقم (٧٣٥٥) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب في خبر ابن صائد برقم (٤٣٣١) انظر (التحفة) برقم (٣٠١٩)

[7354] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿ولقد ارسلنا نوحا الى قومه﴾ برقم (٣٣٣٧) مختصرا وفي الجنائز باب: اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه برقم ←

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَهٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا)) فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ((هُوَ الدُّخُّ)) فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ یَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ)) [انظر:٧٣٥٤٧]

[7354] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کچھ لوگوں کے ساتھ، آپ کی معیت میں، ابن صیاد کی طرف گئے، حتی کہ اس کو دیکھا کہ وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے اور ابن صیاد، ان دنوں قریب البلوغت تھا، اس کو پتہ نہ چلا، حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پشت پر مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے کہ، ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“ تو ابن صیاد نے آپ کو دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عربوں کے رسول ہیں، چنانچہ ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں، میں اللہ کا رسول ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا، ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا چکا ہوں،“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا، ”تجھے کیا نظر آتا ہے،“ ابن صیاد نے کہا، میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”معاملہ تم پر گڈمڈ کر دیا گیا،“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے دل میں ایک چیز چھپائی ہے،“ تو ابن صیاد نے

(١٣٥٤) وفی الفتن باب: ذكر الدجال برقم (٧١٢٧) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی علامة الدجال برقم (٢٢٣٥) انظر (التحفة) برقم (٦٨٥٩) وبرقم (٦٩٩٠) وبرقم (١٥٦٤٩)

کہا، وہ دُخّ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ذلیل وخوار ہو رہے تو اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکے گا،'' تو عمر بن خطاب نے کہا، مجھے چھوڑیئے، اے اللہ کے رسول! میں اس کی گردن اڑا دوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا، ''اگر یہ وہ ہے تو تجھے اس پر غلبہ نہیں دیا جائے گا اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی خیر نہیں ہے،'' کیونکہ معاہد کو قتل کرنا درست نہیں ہے۔

[7355] (۲۹۳۱) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ اِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

[7355] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب انصاری اس نخلستان میں گئے، جہاں ابن صیاد تھا حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ نخلستان میں داخل ہو گئے تو کھجوروں کے تنوں کی آڑ (اوٹ) لینے لگے اور آپ کی کوشش یا چارہ جوئی کر رہے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے، آپ ابن صیاد کی کوئی بات سن لیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا، وہ بستر پر ایک چادر میں لیٹا ہوا ہے، وہ گنگنا رہا ہے، سو ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کھجوروں کی اوٹ لے رہے ہیں تو اس نے ابن صیاد کو کہا، اے صاف! (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ محمد ہیں تو ابن صیاد اچھل پڑا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ اسے رہنے دیتی (اطلاع نہ دیتی) وہ (اپنی اصلیت بیان کر دیتا،'' یعنی اس کی باتوں سے اس کی اصلیت نمایاں ہو جاتی۔

[7356] (۱۶۹) قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ اَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ

[7355] تقدم

[7356] تقدم تخريجه

تَعلَّمُوا اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِی عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اِنَّهٗ مَكْتُوبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ یَقْرَؤُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ اَوْ یَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا اَنَّهٗ لَنْ یَّرٰی اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یَمُوتَ.

[7356]۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کے شایان شان اس کی تعریف بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو خبردار کیا ہے، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے آگاہ کیا، لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، جان لو! وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ یقیناً کانا نہیں ہے۔'' ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے عمر بن ثابت انصاری نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض ساتھیوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن لوگوں کو دجال سے ہوشیار کیا، فرمایا ''واقعہ یہ ہے اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے، اسے ہر وہ انسان پڑھے گا، جو اس کے کام کو ناپسند کرتا ہوگا، یا اسے ہر مومن پڑھے گا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جان لو! تم میں سے کوئی ایک ہرگز موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکے گا۔''

[7357] ٩٦۔(٢٩٣٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰی وَجَدَ ابْنَ صَیَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِی مُعَاوِیَةَ وَسَاقَ الْحَدِیثَ بِمِثْلِ حَدِیثِ یُونُسَ اِلٰی مُنْتَهٰی حَدِیثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِی الْحَدِیثِ عَنْ یَعْقُوبَ قَالَ قَالَ اُبَیٌّ یَعْنِی فِی قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَیَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَیَّنَ اَمْرَهٗ

[7357]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ چلے، ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، حتیٰ کہ ابن صیاد کو پایا، وہ ایک قریب البلوغت لڑکا ہے اور بچوں کے ساتھ بنو معاویہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے اور آگے مذکورہ بالا حدیث، عمر بن ثابت کی حدیث کے خاتمہ

[7357] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٧٢٨٣)

تک بیان کی اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابی نے لو تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ، کی وضاحت کی، اگر اس کی ماں اس کو چھوڑ دیتی، (اس کو آگاہ نہ کرتی) وہ اپنا معاملہ واضح کر دیتا۔

فائدہ:...... بنومغالہ اور بنومعاویہ کے قلعے ایک دوسرے کے سامنے ہیں، اس لیے مشہور یہی ہے کہ وہ بنومغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہے تھے، شاید بھاگ کر ایک دوسرے کی طرف جاتے ہوں، اس لیے کبھی ایک کا نام لے دیا، کبھی دوسرے کا۔

[7358] ٩٧-(. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ

[7358] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ، ابن صیاد کے پاس سے گزرے، ان میں عمر بن خطاب بھی تھے، وہ بنومغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور وہ نوجوان تھا، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، لیکن شعبہ کی روایت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نخلستان کی طرف جانے کا ذکر نہیں ہے۔

[7359] ٩٨-(٢٩٣٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنَ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا))

[7358] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: كيف يعرض الاسلام على الصبى برقم (٣٠٥٥) وفي القدر باب: يحول بين المرء وقلبه برقم (٦٦١٨) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في خبر ابن صائد برقم (٤٣٢٩) وفي السنة باب: في الدجال برقم (٤٧٥٧) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في علامة الدجال برقم (٢٢٣٥) وفي باب: ما جاء في ذكر ابن صائد برقم (٢٢٤٩) انظر (التحفة) برقم (٦٩٣٢)

[7359] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٨٠٧)

[7359] ۔حضرت نافع رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مدینہ کے کسی راستہ میں ابن صائد سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے اسے ایسی بات کہی، جس سے وہ ناراض ہوگیا، جس سے وہ اس قدر پھول گیا، حتی کہ اس نے گلی کو بھر دیا، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور انہیں واقعہ پہنچ چکا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہا، اللہ تم پر رحم فرمائے تو نے ابن صائد کو کیوں چھیڑا؟ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ظہور کسی غصہ کے آنے پر ہوگا۔''

[7360] ۹۹۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي اِبْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ اَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَكُونَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِي اَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ

[7360] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابن صیاد کو دو دفعہ ملا ہوں، میں اس کو ملا تو میں نے کسی کو کہا، کیا تم (اس کے ساتھی) یہ کہتے ہو، یہ وہی (دجال) ہے؟ اس نے کہا، نہیں، میں نے کہا، تم مجھے جھوٹ بتاتے ہو، اللہ کی قسم! مجھے تم میں سے ہی بعض نے بتایا ہے کہ وہ ہرگز مرے گا نہیں، حتی کہ تم سب سے زیادہ مال اور اولاد والا ہوگا، آج لوگوں کے خیال میں، وہ ایسا ہی ہے، چنانچہ ہم نے بات چیت کی، پھر میں اس سے الگ ہوگیا، پھر میری اس سے ایک اور ملاقات ہوئی اور اس کی آنکھ سوج چکی تھی، میں نے کہا، جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، یہ تیری آنکھ نے کب کیا (تیری آنکھ ایسے کب ہوئی) اس نے کہا، مجھے پتہ نہیں ہے، میں نے کہا، تجھے پتہ نہیں، جبکہ یہ تیرے سر میں ہے؟ اس نے کہا، اگر اللہ چاہے تو اسے تیرے اس ڈنڈے میں پیدا کر دے، پھر اس نے گدھے کی انتہائی سخت آواز میں نے جو سنی ہے، نکالی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے بعض

[7360] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۸۰۷)

ساتھیوں کا خیال ہے، میں نے اس کو اس ڈنڈے کے ساتھ پیٹا، جو میرے پاس تھا، حتی کہ وہ ٹوٹ گیا، لیکن میں، اللہ کی قسم! مجھے اس کا پتہ نہیں چلا، پھر وہ آئے حتی کہ ام المؤمنین کے ہاں چلے گئے اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا، تم اس سے کیا چاہتے ہو، کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے، ''پہلی چیز جو اسے لوگوں کے پاس بھیجے گی، وہ ایک غصہ ہے، جس میں وہ مبتلا ہوگا۔''

٢٠......بَاب: ذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب ٢٠: دجال کا ذکر اور جو کچھ اس کے ساتھ ہوگا، اس کی کیفیت ونوعیت

[7361] ١٠٠-(١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ))

[راجع: ٤٢٥]

[7361]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، خبردار! مسیح دجال کی دائیں ہاتھ کانی ہے، گویا اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہے۔''

فائدہ: ...... مسیح دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہیں، دائیں آنکھ پھولی ہوئی کانی ہے اور بائیں آنکھ ممسوح روشنی سے محروم ہے، اس لیے طافية اگر دائیں ہے تو ''یا'' کے ساتھ ہے اور اگر بائیں ہے تو طافئه، ہمزہ کے ساتھ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان ك، ف، ر (کافر) لکھا ہوگا، اس وجہ سے ہر مومن آدمی اس کو شناخت کر لے گا، ابن صیاد میں بھی پھولی ہوئی آنکھ والی بات تھی، اس لیے بعض دفعہ اس کے بارے میں یہی دجال ہونے کا شبہ پیدا ہو جاتا تھا۔

[7362] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7362]۔ امام تین اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7361] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٧) وبرقم (٨٠٩٤)
[7362] تقدم تخريجه في الايمان باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال برقم (٤٢٥)

[7363] ۱۰۱-(۲۹۳۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ))

[7363]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی اپنی امت کو کانے دجال سے ڈرا چکا ہے، خبردار! وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی آنکھوں کے درمیان، ک، ف، ر لکھا ہو گا۔''

[7364] ۱۰۲-(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ اَيْ كَافِرٌ))

[7364]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر یعنی کافر لکھا ہو گا۔''

[7365] ۱۰۳-(. . .)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ فَ رَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ))

[7365]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی آنکھ مٹی ہو گی (اس لیے اس کو مسیح کہتے ہیں) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔'' پھر آپ نے اس کے حروف تہجی کو الگ پڑھا، ک، ف، ر (اسے ہر مسلمان پڑھے گا۔)

[7363] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ذكر الدجال برقم (٧١٣١) وفي التوحيد: باب: قوله تعالى: ﴿لتصنع على عيني﴾ برقم (٧٤٠٨) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (٤٣١٦) وبرقم (٧٣١٧) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في قتل عيسى ابن مريم برقم (٢٢٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٤١)

[7364] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨١)

[7365] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (٤٣١٨) انظر (التحفة) برقم (٩١٥)

[7366] ١٠٤ ـ (٢٩٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ**))

[7366] ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی، بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی، اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔''

مفردات الحدیث ✲ **جُفَال الشَّعَر**: گھنے بال۔

فائدہ :...... دجال سے بعض خرق عادت کام نظر آئیں گے، اس لیے لوگ اس کی جعل سازیوں کا شکار ہو جائیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرح خرق عادت کے طور پر، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھ دیا ہوگا، جسے خرق عادت کے طور پر ہر مسلمان پڑھا لکھا ہو یا جاہل ہو پڑھے گا اور کوئی کافر پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ، پڑھ نہیں سکے گا، وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا، لیکن اپنی آنکھوں کو صحیح نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اپنی آنکھوں کے درمیان سے کافر کا لفظ مٹا سکے گا، جس سے اس کا دجل وفریب مسلمان پر واضح ہو جائے گا۔

[7367] ١٠٥ ـ (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ**))

[7367] ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں ''دجال کے ساتھ کیا ہوگا، (میں اس کی حقیقت اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں) اس کے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ان میں سے ایک بھری آنکھوں کے دیکھنے میں (بصیرت کی نظر سے نہیں) سفید پانی ہوگا اور دوسرا آنکھ کے دیکھنے میں

[7366] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الفتن باب: فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج برقم (٤٠٧١) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤٣)

[7367] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بنى اسرائيل برقم (٣٤٥٠) وفى الفتن باب: ذكر الدجال برقم (٧١٣٠) مختصراً۔ وابو داود فى (سننه) فى الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (٤٣١٥) انظر (التحفة) برقم (٣٣٠٩)

(حقیقت کی نظر سے نہیں) بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی، اگر کوئی شخص یہ نظارہ دیکھے تو اس نہر (دریا) میں چھلانگ لگائے، جس کو آگ دیکھے اور آنکھیں بند کر لے، پھر اپنا سر جھکا کر اس سے پانی پی لے، کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال ممسوح العین (مٹی ہوئی آنکھ) ہوگا، اس آنکھ پر گوشت کی گلٹی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھا ہوا اوران پڑھ، پڑھ لے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ تَأَجَّجُ یعنی تَتَأَجَّجُ، بھڑکتی ہوئی، ۲لِیُغَمِّض: آنکھیں بند کر لے، تاکہ بھڑکتی ہوئی آگ سے خوف زدہ نہ ہو، ❷ ظَفَرَةٌ غَلِيظَة: گوشت کی گلٹی، یا آنکھ کو ڈھانپنے والی موٹی کھال ❸ كاتِب: جس کو لکھنا آتا ہو۔

[7368] ١٠٦-(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا))

[7368]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دجال کے بارے میں فرمایا: ''اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا، چنانچہ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا، لہٰذا تم ہلاک نہ ہو جانا۔''

[7369] (٢٩٣٥)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

[7369]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے دجال کے بارے میں فرمایا: حقیقت یہ ہے اس کے ساتھ پانی اور آگ ہے تو اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے اور اس کا پانی آگ ہے تو تم ہلاک نہ ہو جانا تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بھی یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[7368] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٢٩٤)

[7369] تقدم

[7370] ۱۰۷-(۲۹۳٤/۲۹۳۵)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَآءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ

[7370] - حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ حذیفہ بن یمان کی طرف چلے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا، دجال کے بارے میں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، مجھے سنائیے، انہوں نے آپ سے بیان کیا، دجال نکلے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، چنانچہ جس کو لوگ پانی دیکھیں گے، وہ جلا دینے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے، وہ شیریں، ٹھنڈا پانی ہوگا، لہٰذا تم میں سے جو اس واقعہ کو دیکھے تو وہ اس میں گرے جس کو وہ پانی دیکھے کیونکہ وہ خوش گوار میٹھا پانی ہوگا۔'' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا اور میں بھی آپ سے یہ روایت سن چکا ہوں۔

[7371] ۱۰۸-(. . .)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ
عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ ((لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِّنْ مَّآءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَّارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَآءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَآءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَآءً)) قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

[7371] - حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ''دجال کے ساتھ جو کچھ ہے میں اس کی حقیقت اس سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ ایک پانی کا دریا ہوگا، اور ایک دریا آگ کا ہوگا، چنانچہ وہ جس کو تم دیکھو گے کہ وہ آگ ہے، پانی ہوگا اور

[7370] تقدم تخريجه برقم (۷۲۹٤)
[7371] تقدم تخريجه برقم (۷۲۹٤)

رہا وہ جس کو تم دیکھو گے کہ وہ پانی ہے، آگ ہوگی، لہٰذا تم میں سے جو اس واقعہ کو پائے اور پانی پینا چاہے تو اس سے پیے، جس کو آگ دیکھے، کیونکہ وہ اس کو یقیناً پانی پائے گا۔'' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح بیان کرتے سنا۔

[7372] ١٠٩ ـ (٢٩٣٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيسَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ))

[7372] ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی؟ وہ کانا ہوگا اور اس صورت حال میں آئے گا، کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثل ہوگی، چنانچہ جس کو وہ جنت کہے گا، وہ آگ ہوگی اور میں نے تمہیں دجال سے خبردار کر دیا، جیسا کہ اس سے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو متنبہ کیا تھا۔''

[7373] ١١٠ ـ (٢٩٣٧) حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ ((مَا شَاْنُكُمْ))

[7372] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿ولقد ارسلنا نوحا الی قومه﴾ برقم (٣٣٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٧٤)

[7373] اخرجه ابوداود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (٤٣٢١) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی فتنة الدجال برقم (٢٢٤٠) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج برقم (٤٠٧٥) وبرقم (٤٠٧٦) انظر (التحفة) برقم (١١٧١١)

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَآئِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ ((غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ ((اَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَآئِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ ((لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَاْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيسٰى اِنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي اِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ اَوَآئِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَآءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ

يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ إِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))

[7373]۔حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور اس کے معاملہ کو حقیر اور بڑا بیان کیا، حتی کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا، چنانچہ ہم شام کو آپ کے پاس گئے، آپ نے ہمارے تاثر کو یا خیال کو بھانپ لیا تو فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہے؟“ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ نے صبح دجال کا تذکرہ فرمایا اور آپ نے اس کے بارے میں کبھی پست آواز میں گفتگو کی اور کبھی بلند آواز میں، یا اس کو کبھی گھٹا دیا اور کبھی بڑھایا، (یعنی اس کے فتنہ کی کبھی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا قرار دیا) حتی کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں موجود خیال کیا، آپ نے فرمایا: ”دجال سے زیادہ تمہارے بارے میں مجھے اور چیز کا اندیشہ ہے، اگر وہ میری تمہارے اندر موجودگی میں نکلا تو میں تم سے پہلے اس کا مقابلہ کروں گا، (اس پر دلیل سے غالب آؤں گا) اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر انسان اپنی طرف سے مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ نگہبان ہے، یا میری طرف سے محافظ ہے، وہ نوجوان گھنگھریالے بال والا ہو گا، اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہے، گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے، بلاشبہ وہ شام اور عراق کے درمیان راستہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد مچائے گا، اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔“ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن، ایک دن سال بھر کا ہو گا اور ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ بھر کا اور باقی دن عام دنوں کی طرح۔“ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! تو وہ دن جو سال بھر کے برابر ہو گا تو کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کر جائیں گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، تم دن کا اندازہ کر لینا۔“ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! زمین میں اس کی تیز رفتاری کتنی ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ”اس بارش کی

طرح جس کو ہوا دھکیل رہی ہو، چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آ کر، انہیں دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی باتوں کو مان لیں گے، چنانچہ وہ بادلوں کو حکم دے گا، وہ بارش برسائیں گے، زمین اس کے حکم سے اگائے گی، شام کو ان کو چرنے والے مویشی آئیں گے تو ان کی کہانیں پہلے سے لمبی ہوں گے اور تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی باتوں کی تردید کریں گے تو وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ صبح قحط کا شکار ہو چکے ہوں گے، ان کے اموال میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں ہوگا اور وہ ایک بنجر علاقہ سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے، جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا، جن کے درمیان تیر کے نشانہ کے بقدر فاصلہ ہوگا، پھر وہ اس کو بلائے گا، وہ دمکتے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا بڑھے گا، وہ انہیں حالات میں ہوگا کہ اللہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بھیج دے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس دو زرد چادروں میں، دو فرشتوں کے پروں پر، اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ بہے گا اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی جیسے دانوں کی صورت میں قطرے گریں گے تو جو کافر بھی حضرت عیسیٰ کے سانس کی خوشبو پائے گا، وہ زندہ نہیں رہ سکے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی تو حضرت عیسیٰ، دجال کو تلاش کریں گے، حتی کہ لد مقام کے دروازہ پر اس کو جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی، جسے اللہ نے دجال سے بچا لیا ہوگا، (وہ اسے متاثر نہیں ہوں گے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات بتائیں گے، انہیں حالات میں اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکال دیئے ہیں، کسی کو ان سے جنگ کرنے کا یارا نہیں ہے، لہٰذا میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے جایئے اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا اور وہ ہر ٹیلہ سے دوڑ رہے ہوں گے، چنانچہ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور وہ اس کا سارا پانی پی جائے گا اور ان کا دوسرا گروہ آئے گا اور کہے گا کبھی ادھر پانی رہا ہے، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی، محصور ہو جائیں گے، (جبل طور میں بند ہو جائیں گے) حتی کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر، آج تمہارے کسی ایک کے نزدیک سو دینار، سے بہتر ہوگا، چنانچہ اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوں گے، (دعا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے ڈال دے گا تو وہ ایک شخص کی طرح فوراً مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور سے) زمین پر اتر آئیں گے تو انہیں

زمین کا ایک بالشت ٹکڑا بھی ایسا نہیں لے گا، جو ان کی چکنائی اور بدبو سے بھرا نہ ہو، چنانچہ اللہ کا نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوں گے، (دعا کریں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا، جو انہیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، انہیں پھینک دیں گے، پھر اللہ ایسی بارش بھیجے گا، جس سے کوئی مٹی یا بالوں کا گھر نہیں بچائے گا، بارش زمین کو دھو دے گی، حتیٰ کہ وہ اسے شیشہ کی طرح صاف شفاف بنا کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنی پیداوار اگا اور اپنی برکت لوٹا تو ان دنوں ایک انار جماعت کو سیر کرے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی اور دودھ میں برکت ڈالی جائے گی، حتیٰ کہ انہیں دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی بکری لوگوں کے ایک کنبہ کے لیے کافی ہوگی، انہیں حالات میں اچانک اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو لوگوں کی بغلوں کو چھوئے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی جان قبض کر لے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے، جو گدھوں کی طرح کھلم کھلا تعلقات قائم کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

مفردات الحديث

❶ فَخفض فيه وَرَفَّعَ: اس کے بارے میں طویل گفتگو فرماتے ہوئے، آواز کو کبھی پست کیا اور کبھی بلند کیا، یا کبھی اس کے مقام و مرتبہ کی تحقیر کی کہ وہ کانا ہے، اللہ کے نزدیک وہ بہت حقیر ہے، وہ صرف ایک آدمی کو قتل کر سکے گا، بعد میں قتل ہوگا، اس کے ساتھی شکست کھا کر قتل ہو جائیں گے اور کبھی اس کے فتنہ اور آزمائش کو بڑا بیان کیا اور اس سے خرق عادت کام سرزد ہوں گے، اس لیے ہر نبی نے اس کے خطرہ سے ڈرایا ہے۔ ❷ غيرُ الدَّجالِ أخوَفُنِيْ عليكم یعنی دجال کے سوا فتنے مجھے زیادہ خوفناک محسوس ہوتے ہیں، جیسے باہمی خانہ جنگی، دنیا کی حرص و آز، گمراہ کرنے والے ضلالت پیشہ رہنما۔ ❸ أنَا حَجِيْجُهُ: میں اس کے ساتھ دلیل و حجت سے بات کروں گا، یہ بات آپ نے محض علی سبیل الفرض کہی تھی، کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے شاید وہ نمودار ہو چکا ہے، وگرنہ یہ تو طے ہے، اس کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا، جیسا کہ آگے آ رہا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے۔ ❹ كَأنِّي لَمُشَبِّهُهُ: چونکہ دجال جیسی قبیح اور بدشکل، کسی کی شکل نہیں ہے، اس لیے آپ نے كأنّي، گویا کہ کا لفظ استعمال کیا۔ ❺ فليقرأ عليه فواتح سُوْرَة الكهف: اس کے فتنہ سے بچنے کے لیے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دجال کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے ابتدائی تین آیات کا پڑھنا کافی ہے، اگرچہ یاد، دس آیات کرنی چاہییں، کیونکہ بعد والی آیات میں انسان کی آزمائش و ابتلا کا تذکرہ ہے اور زمینی اشیاء کی دلکشی اور رعنائی کا امتحان مقصد کے لیے بیان ہے، ❻ خَلَّة: سنگریزوں والا راستہ، راستہ۔ ❼ عَاثَ: ماضی کا صیغہ ہے، کیونکہ اس کے فساد کا وقوع یقینی ہے کہ وہ بہت جلد فساد پھیلائے گا۔ ❽ أقدُرو الله قَدْرُهُ: دن کا اندازہ لگاؤ، جتنی

دیر کے بعد ان دنوں نماز پڑھتے ہو، اتنی دیر کے بعد نمازیں پڑھتے رہنا، کیونکہ اللہ خرق عادت کے طور پر، ابتدائی تین دن، سال، مہینہ اور ہفتہ کے برابر کر دے گا، سورج یا زمین کی رفتار انتہائی سست کر دے گا، یا وہ ایسے علاقے سے نمودار ہوگا، جہاں دن رات کا بار بار آنا کم ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جن علاقوں میں دن رات عام طریقہ کے مطابق نہیں ہیں، وہ نماز اور روزہ کے لیے اندازہ کر لیں گے اور جن علاقوں میں دن اور رات چھ چھ ماہ کے ہیں، وہاں دن، رات میں صرف پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی، بلکہ چوبیس گھنٹوں میں، پانچ نمازیں پڑھنی ہوں گی اور اس کے مطابق روزہ رکھنا ہوگا، اس کے لیے اپنی قریبی علاقہ کے دن، رات کو سامنے رکھا جائے گا۔ ⑨ كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الريح: اس بادل کی طرح جس کو ہوا اڑاتی ہے، یعنی وہ مسافت بہت جلد طے کرے گا، لوگوں کے امتحان اور آزمائش کے لیے اس سے خارق عادت بہت سے کام سرزد ہوں گے اور یہ سب کچھ اللہ کی مشیت اور ارادہ سے ہوگا۔ ⑩ فيصبحون ممحلين: وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ⑪ يَعَاسِيْب، يَعْسُوْب کی جمع ہے، شہد کی مکھیوں کے سردار، جس کے پیچھے وہ اڑتی ہیں۔ ⑫ جَزْلَةٌ، ٹکڑا، ⑬ رَمْيَةَ الغَرْضِ: تیر کے نشانہ کا فاصلہ، دونوں ٹکڑوں کے درمیان کافی فاصلہ ہوگا۔ ⑭ يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ البيضاء شَرْقِيَّ دِمَشْق: وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے، ⑮ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَين: دو زرد چادروں میں، یعنی ان کا جوڑا انتہائی خوبصورت ہوگا، ⑯ جُمَان: چاندی کے دانے یا منکے، بقول حافظ ابن کثیر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا ہے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، اس حالت میں وہ اتریں گے، جو اس بات کی علامت ہوگی کہ آپ زندہ رہے ہیں، ⑰ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرِ ان يَجدرِيح نَفَسه الامات، جس کافر تک عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی مہک پہنچے گی، وہ موت سے بچ نہیں سکے گا، اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ فوراً مر جائے گا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اب وہ زندہ نہیں رہ سکے گا اور دجال کو خصوصی طور پر، آپ قتل کریں گے، تاکہ لوگوں کو اس کا خون اپنے بھالے پر دکھائیں، وگرنہ وہ بھی آپ کے سانس کی بو سے ہلاک ہو جاتا، اس لیے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے۔ ⑱ لُدّ: آج کل اسرائیل کا ہوائی اڈہ ہے اور یہ شہر فلسطین کے علاقہ میں، بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ ⑲ يَمْسَحُ عن وُجُوْهِهِم: عزت و تکریم کے لیے، سفر کی وجہ سے ان کے چہروں پر جو گرد و غبار ہوگی، اس کو صاف کریں گے، یا دجال کے قتل کی خبر دے کر، تبرک و برکت کے لیے، غم و حزن اور خوف دور کرنے کے لیے ہاتھ پھیریں گے۔ ⑳ عِبَادًا لِي: اپنے تکوینی اور تقدیری حکم کو پورا کرنے کے لیے اپنے بندے نکالے ہیں کہ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقتالهم، ان سے جنگ کے لیے کسی کے دو ہاتھ یعنی قوت و طاقت نہیں ہے اور جب عباد سے مراد نیک بندے ہوں تو ان کی

اللہ کی طرف بلاصلہ وواسطہ اضافت کی جاتی ہے، جیسے عباد الرحمن ، عَبْدُهٗ، عبدالله ، اگر تکوینی حکومت کے پابند مراد ہوں، جو کافر وسرکش ہوتے ہیں تو پھر اضافہ کے لیے لام کا واسطہ لایا جاتا ہے، جیسے فرمایا، "بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا" اور اس حدیث میں، عِبَادًا لِّیْ ، اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے لیے ہے۔ (21) حَرِّزْ عِبَادِي: میرے بندوں کو محفوظ کرو، پناہ دوں، (طور پر لے جا کر) (22) حَدَبٌ: ٹیلہ، بلند جگہ، (23) يَنْسِلُوْنَ ، دوڑ رہے ہوں گے، (24) بُحَيْرَه طَبَرِيَّة ، اردن کے علاقہ میں ہے۔ (25) كَجُرِيَّة طَبَرِيَّة ، : شہر ہے جس کے قریب یہ بحیرہ واقع ہے اور امام طبرانی، اس شہر کی طرف منسوب ہیں۔ (26) كَانَ بِهٰذِه مَرَّةً مَاءٌ: علامات و نشانات دیکھ کر کہیں گے، کبھی یہاں پانی رہا ہے۔ جبل طور پر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ محصور ہو جائیں گے تو غذائی قلت کی بنا پر، گائے یا بیل کا سر جو عام گوشت سے سستا ہوتا ہے، اس کی قیمت بھی سو (۱۰۰) دینار تک پہنچ جائے گی۔ (27) نَغَف: وہ کیڑا جو اونٹوں اور بکریوں کے ناکوں (نتھنوں) میں پیدا ہوتا ہے۔ (28) فَرْسٰی: فَرِيس کی جمع ہے، ہلاک ہونے والے، بیک وقت سب غضب الٰہی کا شکار (فریسہ) ہو جائیں گے۔ (29) زَهَمٌ: چکناہٹ، بدبو کے معنی میں بھی آ جاتا ہے، (30) لا يَكُنُّ مِنه: اس بارش سے کوئی اوٹ یا چھت کسی کو بچا نہیں سکے گی، بارش ہر جگہ، چھت ٹپک کر بھی پہنچ جائے گی، (31) زَلَفَة شيتة: ڈیم۔ (32) فِئَام: گروہ، جماعت، قبیلہ کے نیچے بَطن (خاندان) اور اس کے نیچے، (33) فَخِذ ، کنبہ ایک آدمی کا اہل وعیال۔ (34) تَهَارُج: اختلاط، میل ملاپ، مراد جنسی تعلقات ہیں۔

[7374] ۱۱۱ـ(. . .) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ اَحَدِهِمَا فِیْ حَدِيثِ الْآخَرِ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ ((لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا اِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِی السَّمَآءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِی رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّی قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّی لَا يَدَیْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ))

[7374] ـ امام ایک اور استاد سے، مذکورہ بالا حدیث میں، ''کبھی یہاں پانی رہا ہے،'' کے بعد یہ اضافہ کرتے ہیں، پھر یاجوج ماجوج کے لوگ چلتے چلتے، جبل الخمر تک جو بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے، پہنچ جائیں گے اور

[7374] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۲۹۹)

کہیں گے، ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا ہے، آؤ اب ہم آسمان کے باشندوں (باسیوں) کو قتل کریں، چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے، اللہ ان کے تیروں کو ان کی طرف خون آلود لوٹائے گا۔'' اور اس حدیث میں یہ لفظ ہیں، (میں نے اپنے بندے اتارے ہیں،) اُخْرَجْتُ کی جگہ اَنْزَلْتُ ہے اور لا یدان کی جگہ لا یکری ہے، معنی ایک ہی ہے۔

مفردات الحدیث ⁕ نُشَّاب، نُشَّابَة کی جمع ہے، تیر۔

٢١...... بَابُ: فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ وَتَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ، وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَإِحْيَائِهِ

باب ٢١: دجال کی صورت وکیفیت کہ مدینہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہے اور وہ ایک مؤمن کو قتل کر کے زندہ کرے گا، (پھر کسی کو مار نہیں سکے گا)

[7375] ١١٢ ـ(٢٩٣٨) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ ((يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَام))

[7375] ـ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت، امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، سب کے الفاظ ملتے جلتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کے بارے میں طویل حدیث بیان فرمائی، جو کچھ آپ نے ہمیں سنایا، اس میں یہ بھی تھا، ''وہ آئے گا اور مدینہ کے اندرونی راستوں پر اس کا داخلہ ممنوع ہے،

[7375] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (١٨٨٢) وفي الفتن باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (٧١٣٢) انظر (التحفة) برقم (٤١٣٩)

چنانچہ وہ مدینہ کے قریبی شور یلے بنجر علاقہ تک پہنچے گا، سو اس دن اس کے پاس سب لوگوں سے بہتر، یا بہترین لوگوں میں سے ایک آدمی جائے گا اور اسے کہے گا، میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا تو دجال کہے گا، اے لوگو! بتاؤ، اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا تم میرے بارے میں شک میں رہو گے؟ وہ کہیں گے نہیں تو وہ اس کو قتل کر دے گا، پھر اس کو زندہ کرے گا تو جب اس کو زندہ کر چکے گا، وہ آدمی کہے گا، اللہ کی قسم! آج سے زیادہ میں کبھی بھی تیرے بارے میں بصیرت نہیں رکھتا تھا تو وہ دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا تو اسے اس پر قابو نہیں دیا جائے گا، امام مسلم کے شاگرد ابواسحاق (ابراہیم بن سفیان) کہتے ہیں، یہ آدمی خضر علیہ السلام ہے۔

مفردات الحدیث

❶ نِقَاب، نَقب کی جمع ہے، درہ، راستہ۔ ❷ سِبَاخ، سَبخَة کی جمع ہے، شور یلی زمین۔ ❸ یَقُوْلُون لی: اس کے ساتھی یہودی کہیں گے، تیرے معاملہ میں شک نہیں رہے گا، اگر مسلمان مراد ہیں تو معنی ہوگا، تیرے دجل وفریب میں کوئی شک نہیں رہے گا۔ ❹ یُقَالُ ھذا، ھوا الخضر: قائل کون ہے، اس کی تعیین نہیں ہے، ہاں، یہ ان لوگوں کا نظریہ ہے، جو حضرت خضر علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں، اس کے سوا کوئی دلیل نہیں ہے۔ جبکہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے "رجل من المومنین" وہ اس دور کے مومنوں میں سے ہوگا۔

[7376] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[7376]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7377] ۱۱۳۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ

[7376] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٠١)

[7377] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٩٨٨)

بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

[7377]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کا ظہور ہو گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کا رخ کرے گا تو اس کا مسلح دستہ، دجال کا مسلح دستہ ملے گا، وہ اس سے پوچھیں گے، کس جگہ کا قصد ہے؟ تو وہ کہے گا، اس ظاہر ہونے والے کی طرف جا رہا ہوں، وہ اس سے کہیں گے، کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ سو وہ جواب دے گا، ہمارا رب پوشیدہ نہیں ہے تو وہ کہیں گے، اس کو قتل کر دو، پھر ایک دوسرے کو کہیں گے، کیا تمہارے رب نے تمہیں، کسی کو اس کی اجازت کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کیا ہے، چنانچہ وہ اس کو لے کر دجال کی طرف چل پڑیں گے تو جب مومن اسے دیکھ لے گا، کہے گا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے، جس کا رسول اللہ نے تذکرہ فرمایا ہے، دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو اس کو پھیلا دیا جائے گا، وہ کہے گا، اسے پکڑو اور اسے زخمی کرو، مار مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو وسیع کر دیا جائے گا، دجال کہے گا، کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ وہ آدمی کہے گا تو ہی جھوٹا مسیح ہے، چنانچہ اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے آرے سے چوٹی سے لے کر دونوں پاؤں کے درمیان تک چیر دیا جائے گا، پھر دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان گشت کرے گا، پھر اس کو کہے گا، اٹھ کھڑا ہو تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر اس سے کہے گا، کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ جواب دے گا، تیرے بارے میں میری بصیرت ہی میں اضافہ ہوا ہے، پھر وہ آدمی لوگوں کو کہے گا، اے لوگو! یہ میرے بعد کسی ایک انسان کے ساتھ یہ حرکت نہیں کر سکے گا تو دجال اس کو پکڑے گا، تاکہ اس کو ذبح کر دے تو اس آدمی کی گردن اور ہنسلی کے درمیان حصہ کو پیتل کا بنا دیا جائے گا، اس لیے وہ اس کو قتل کرنے کی کوئی راہ نہیں پائے گا تو وہ اس کو اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ خیال کریں گے، بس اسے آگ میں پھینک دیا ہے، حالانکہ اسے جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رب العالمین کے ہاں سب سے بڑا (عظیم درجے والا) شہید ہے۔

مفردات الحدیث ✲ ❶ مَسَالِح، مَسْلَحة کی جمع ہے، ہتھیار بند۔ مراد دجال کا ہراول دستہ ہے، ❷ يُشْبَح: اسے پھیلایا جائے گا، زمین پر چت لٹایا جائے گا، ❸ مِنشَار، چیرنے کا آلہ، آرا۔

٢٢..... بَابٌ: فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب ٢٢: دجال، اللہ کے ہاں بہت حقیر ہے

[7378] ١١٤-(٢٩٣٩) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[7378]۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: ''تم اس کے بارے میں کیوں تھکتے ہو؟'' (کیوں فکر مند ہو) وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ساتھی کہتے ہیں، اس کے ساتھ کھانا اور دریا ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اس سے ہلکا اور حقیر ہے کہ وہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کو گمراہ کر سکے، یا ان پر ان چیزوں کی حقیقت چھپ سکے۔''

[7379] ١١٥-(. . .) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِّنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَّآءٍ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[7379]۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی ایک فرد نے نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: ''تم کیوں پوچھتے ہو؟'' میں نے کہا، ساتھی کہتے ہیں، اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کا پہاڑ ہوگا اور پانی کا دریا ہوگا، آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اس سے کم تر اور حقیر ہے کہ اس سے وہ گمراہ کر سکے۔''

[7378] تقدم تخريجه في الاداب باب: جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة برقم (٥٥٨٩)

[7379] تقدم تخريجه في الاداب باب: جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة برقم (٥٥٨٩)

[7380] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي ((اَيْ بُنَيَّ))

[7380]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے اسماعیل ہی کی مذکورہ بالا سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، یزید کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، آپ نے مجھے فرمایا: ''اے میرے پیارے بچے۔''

٢٣...... بَابُ: فِي خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهِ فِي الْأَرْضِ، وَنُزُولِ عِيسٰى وَقَتْلِهِ إِيَّاهُ، وَذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ شِرَارِ النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمُ الْأَوْثَانَ، وَالنَّفْخِ فِي الصُّورِ، وَبَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُورِ

باب ۲۳: دجال کا ظہور اور زمین میں اقامت، حضرت عیسیٰ کا نازل ہو کر اس کو قتل کرنا، اہل خیر اور اصحاب ایمان کا ختم ہو جانا، شریر لوگوں کا رہ جانا اور بتوں کی پرستش کرنا، صور میں پھونکنا اور قبروں سے لوگوں کا اٹھنا

[7381] ١١٦-(٢٩٤٠)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ اِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي فَيَمْكُثُ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسٰى

[7380] تقدم تخريجه في الآداب باب: جواز قوله لغير ابنه يا بني اواستحبابه للملاطعة برقم (٥٥٩٠)
[7381] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٩٥٢)

ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)) قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ))

[7381] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا، یہ کیسی حدیث ہے، جو آپ بیان کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں، فلاں، فلاں، وقت تک قیامت قائم ہو جائے گی، انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا ان جیسا کوئی اور کلمہ کہہ کر کہا، میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو کوئی بات کبھی بھی نہ بتاؤں، میں نے تو بس کہا تھا، تم تھوڑے عرصہ بعد ایک بہت بڑا ناگوار واقعہ دیکھ لو گے، بیت اللہ جلا دیا جائے گا، یہ ہوگا، یہ ہوگا، پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کا میری امت میں ظہور ہوگا تو وہ چالیس کی مدت رہے گا، مجھے معلوم نہیں، چالیس دن، یا چالیس ماہ، یا چالیس سال! چنانچہ اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں تو وہ اس کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے، پھر لوگ سات سال اس طرح ٹھہریں گے کہ دو انسانوں میں بھی دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو زمین میں کوئی ایسا انسان زندہ نہیں بچے گا، جس کے دل میں، ذرہ کے برابر خیر یا ایمان ہوگا، حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے جگر میں یعنی درمیان میں داخل ہو جائے گا تو وہ ہوا، وہاں پہنچ کر اس کی روح قبض کر لے گی۔'' میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ

نے فرمایا: ''چنانچہ بدترین لوگ رہ جائیں گے، جو پرندوں کی طرح ہر کام میں جلد باز اور درندوں کی عقل والے ہوں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بری بات کو برا خیال کریں گے، شیطان ان کے پاس (بھیس بدل کر) کوئی شکل اختیار کر کے آئے گا اور کہے گا، کیا تم میری بات نہیں مانو گے؟ تو وہ کہیں گے تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ چنانچہ، وہ انہیں بت پرستی کا حکم دے گا، وہ انہیں حالات میں ہوں گے، ان کی روزی کشادہ ہو گی، اچھی زندگی گزار رہے ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا تو اس کو جو بھی سنے گا، گردن ایک طرف سے جھکا دے گا اور دوسری جانب سے اٹھالے گا یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور اس کو سب سے پہلے وہ انسان سنے گا، جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا، (مٹی لگا کر درست کر رہا ہوگا) تو وہ بے ہوش ہو جائے گا، سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ بارش بھیجے یا اتارے گا، گویا کہ وہ شبنم یا سایہ ہے، یعنی پھوار ہے، (نعمان کو شک ہے) اس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں گے، پھر صور میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو فوراً ہی سب لوگ کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو اور (فرشتو!) ان کو کھڑا کرو ان سے پوچھ گچھ ہوگی، پھر کہا جائے گا، آگ کی پارٹی نکالو، پوچھا جائے، کتنے لوگوں میں سے؟ تو کہا جائے گا، ہر ہزار میں نو سو ننانوے (۹۹۹) اور یہ وہ دن ہوگا، جو دہشت سے بچوں کو بھی بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی ننگی کی جائے گی۔''

مفردات الحدیث ❶ يُحَرَّقُ البَيتُ: بیت اللہ جلایا جائے، حجاج کی منجنیقوں سے بیت اللہ جل چکا ہے۔ ❷ يبعث الله عيسىٰ ابن مريم: احادیث صحیحہ کی بنا پر اہل سنت کے نزدیک، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری دور میں آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے، آپ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے، بعض معتزلہ اور جہمیہ نے اللہ کے فرمان، خاتم النبيين اور آپ کے قول، لا نبي بعدي، سے ان احادیث کا انکار کیا ہے، حالانکہ آیت اور حدیث کا مطلب تو یہ ہے، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، (اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے بعد تو پیدا نہیں ہوئے، ان کو تو نبوت آپ سے پہلے مل چکی ہے، آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، آپ کے بعد آنے والا ہر مدعی نبوت جھوٹا ہوگا۔ ❸ كَبِدِ جَبَل: پہاڑ کے درمیان، کیونکہ کسی چیز کا کبد اس کا درمیان ہوتا ہے، ❹ فی خِفَّة الطير، واحلام السباع، احلام، حُلُم کی جمع ہے، عقل، مقصد یہ ہے کہ وہ شر وفساد اور خواہشات نفس کے پورا کرنے میں بڑے تیز اور جلد باز ہوں گے اور ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرنے میں درندہ صفت ہوں گے۔ ❺ اصغى: جھکانا، ❻ لِيتًا، گردن کی جانب، ❼ دَارّ: موسلا دھار، بہنے والا، یعنی رزق وافر ہوگا۔ ❽ يُكْشَفُ سَاقٌ، اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا، اس کی حقیقت اور کیفیت کو جاننا اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔

[7382] ١١٧-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ

[7382]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے پوچھا، آپ کہتے ہیں، فلاں، فلاں، واقعات تک قیامت قائم ہو جائے گی، انہوں نے جواب دیا ہے، میں نے ارادہ کیا ہے، تمہیں کوئی چیز نہ بتاؤں، (کیونکہ بات کو صحیح طور پر سمجھتے نہیں ہو) میں نے تو کہا تھا، تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھ لوگے تو بیت اللہ کو جلادیا گیا، (شعبہ نے یہ یا اس قسم کا لفظ کہا)، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں دجال نکلے گا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس حدیث میں، مثقال ذرة من ايمان، ہے، خیر کا لفظ نہیں ہے، شعبہ نے یہ حدیث، محمد بن جعفر کو کئی دفعہ سنائی اور اس نے بھی ان پر پیش کی۔

[7383] ١١٨-(٢٩٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا))

[7383]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے، جس کو میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''وقوع قیامت کی سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہوگی، وہ سورج کا مغرب سے نکلنا ہے اور دابة لوگوں کے سامنے چاشت کے وقت نکل چکا ہوگا، ان دونوں میں سے جو بھی نشانی اپنے ساتھ والی سے پہلے ہو، دوسری جلد ہی اس کے پیچھے نکل آئے گی۔

[7382] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٩٥٢)

[7383] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: امارات الساعة برقم (٤٣١٠) وابن ماجه فی (سننه) باب: طلوع الشمس من مغربها برقم (٤٠٦٩) انظر (التحفة) برقم (٨٩٥٩)

[7384] (. . .)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[7384]۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں مروان بن حکم کے پاس تین مسلمان افراد بیٹھے، انہوں نے اس سے سنا کہ وہ نشانیوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے، اس نے کہا، سب سے پہلی نشانی، دجال کا نکلنا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، مروان نے کوئی وزنی بات نہیں کہی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی ہے، جسے میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[7385] (. . .)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى حَيَّانَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى

[7385]۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے مروان کے سامنے قیامت کے بارے میں باہمی گفتگو کی تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن اس میں چاشت کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... دجال کا نکلنا قرب قیامت کی علامت ہے اور سورج کا مغرب سے نکلنا، یہ وقوع قیامت کی علامت ہے، وقوع علامت کے لیے خروج دجال کو پہلی نشانی قرار دینا درست نہیں ہوگا۔

۲۴...... بَاب :قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

باب ٢٤ : جسّاسة (تجسس کرنے والی) کا واقعہ

[7386] ۱۱۹۔(۲۹٤۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ جَدِّى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِى

[7384] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٣٠٩)

[7385] تقدم تخريجه برقم (٧٣٠٩)

[7386] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الملاحم والفتن باب: فى خبر الجساسة برقم (٤٣٢٦)←

عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ اِلَى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيبَ فِي اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اَمْرِي بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي اِلَى اُمِّ شَرِيكٍ وَاُمُّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ فَقَالَ ((**لَا تَفْعَلِي اِنَّ اُمَّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ**)) وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَآءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((**لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ**)) ثُمَّ قَالَ ((**اَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ**)) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي اَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوا اِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ

← وبرقم (٤٣٢٧) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب (٦٦) برقم (٢٢٥٣) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج برقم (٤٠٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٢٤)

الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرٰى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا

اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ ((هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[7386]۔ امام عامر بن شراحیل شعبی، جس کا تعلق ہمدان کے شعب سے ہے، بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے جو ابتدا میں ہجرت کرنے والیوں میں سے ہیں، دریافت کیا کہ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، اسے کسی اور کی طرف منسوب نہ کریں، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اگر آپ چاہتے ہیں، تو میں ایسا ہی کروں گی، تو اس نے ان سے کہا، ہاں، آپ مجھے سنائیں، تو انہوں نے کہا، میں نے مغیرہ کے بیٹے سے شادی کی، وہ ان دنوں قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے تھے، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں، پہلے جہاد میں شہید ہو گئے، سو جب میں بیوہ ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ کے چند ساتھیوں میں، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے شادی کا پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید کے لیے پیغام دیا اور مجھے یہ بات بتائی جا چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرے، تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ گفتگو کی تو میں نے کہا، میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، (جہاں چاہیں شادی کر دیں) تو آپ نے فرمایا: ''ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ'' اور ام شریک انصاری ایک مالدار عورت تھی، اللہ کی راہ میں بہت خرچ کرتی تھیں، ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے، سو میں نے کہا، میں ایسے ہی کروں گی، پھر آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کر، کیونکہ ام شریک کے پاس مہمان بہت آتے ہیں، چنانچہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ تیرا دوپٹہ گر جائے یا تیری پنڈلی، تیرے کپڑے سے کھل جائے، تو لوگ تیرا وہ بعض حصہ دیکھ لیں، جو تجھے ناگوار ہو، لیکن اپنے چچا زاد، عبداللہ بن عمرو، ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ، جو قریش کے فہر خاندان سے تھے، جس سے وہ تھیں) چنانچہ وہ ان کے ہاں چلی گئیں، جب میری عدت ختم ہو گئی، میں نے نداء کرنے والے کی آواز سنی، جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آواز لگا رہا تھا، نماز کے لیے جمع ہو جاؤ، سو میں مسجد چلی گئی اور رسول اللہ ﷺ

کے پیچھے نماز پڑھی، میں عورتوں کی اس صف میں تھی، جو لوگوں کی پشتوں سے متصل تھی، سو جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز ادا کر لی، ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو، میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟'' صحابہ کرام نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں نے اللہ کی قسم، تمہیں کسی ترغیب یا ترہیب (ڈرانے) کے لیے جمع نہیں کیا، لیکن میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری، ایک عیسائی آدمی تھا، اس نے آ کر بیعت کر لی ہے اور مسلمان ہو گیا ہے، اور اس نے مجھے ایسی بات بتائی ہے، جو اس بات کے مطابق ہے، جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتاتا تھا، اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ لخم اور جذام کے تیس افراد کے ساتھ ایک سمندر میں کشتی میں سوار ہوا، چنانچہ ایک ماہ تک سمندری موجیں ان کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی رہیں (وہ موجوں کے تھپیڑوں کا شکار رہے) پھر وہ ایک سمندری جزیرہ میں غروب آفتاب کے وقت لنگر انداز ہوئے تو وہ چھوٹی کشتیوں میں سوار ہو کر، جزیرہ میں داخل ہو گئے، تو انہیں گھنے بالوں والا ایک جانور ملا، انہیں اس کے بالوں کی کثرت کی بنا پر آگے پیچھے کا پتہ نہیں چل رہا تھا، سو انہوں نے کہا، تو مرے، تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا، میں جساسہ ہوں، ساتھیوں نے کہا، جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا، اے لوگو! کہ دیر (گرجا یا محل) میں اس آدمی کی طرف چلو، کیونکہ وہ تمہارے حالات جاننے کا بہت شوق رکھتا ہے، جب اس نے ہمارے سامنے ایک آدمی کا نام لیا، تو ہم اس (جانور) سے ڈر گئے کہیں یہ جننی نہ ہو، چنانچہ ہم جلدی جلدی چلے، حتیٰ کہ ہم دیر میں داخل ہو گئے، تو اچانک اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا، بناوٹ و جسامت کے لحاظ سے، جو ہم نے کبھی دیکھا اور اسے بڑی مضبوطی سے باندھا گیا، اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ، اس کے دونوں گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے تھے، ہم نے کہا، اے کم بخت! تو کیا ہے؟ اس نے کہا، تم نے میرے حالات جاننے کی قدرت حاصل کر لی ہے، (میں تمہیں ابھی بتاؤں گا) پہلے تم مجھے بتاؤ، تم کون ہو؟ ساتھیوں نے کہا، ہم کچھ عرب لوگ ہیں، ہم ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے، ہم سمندر پر اس وقت پہنچے، جب وہ بڑھکا ہوا تھا، (ٹھاٹھیں مار رہا تھا) اس لیے موجیں ہمارے ساتھ ایک ماہ تک کھیلتی رہیں، پھر ہم تمہارے اس جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے اور ہم اس کے ڈونگوں میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہوئے، تو ہمیں ایک گھنے، بہت بالوں والا جانور ملا، تو ہم نے کہا، تو مرے، تو کیا بلا ہے؟ کیونکہ اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے اور پیچھے کا پتہ نہیں چل رہا ہے، اس نے کہا، میں جساسہ (جاسوس) ہوں، ہم نے پوچھا، جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا، اس آدمی کا رخ کرو، جو محل میں ہے، کیونکہ وہ

تمہارے حالات سے آگاہی کا بہت شوقین ہے، اس لیے ہم جلدی جلدی تیری طرف بڑھے ہیں اور ہم اس سے خوف زدہ ہو گئے تھے اور ہم اس سے بے خوف نہیں تھے کہ وہ جنی ہو، اس نے کہا، مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا، تم اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہو، اس نے کہا، میں تم سے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں پوچھتا ہوں، کیا وہ پھل دیتے ہیں، ہم نے اس سے کہا، ہاں، اس نے کہا، ہاں، قریب ہے کہ وہ پھل نہ دیں، اس نے کہا، مجھے طبریہ کے بحیرہ (چھوٹا سمندر) کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا، تم اس کی کون سی حالت کے بارے میں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا، کیا اس میں پانی ہے، ساتھیوں نے کہا، اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا، ہاں، اس کا پانی قریب ہے کہ ختم ہو جائے، اس نے کہا، مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ، ساتھیوں نے کہا، تم اس کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا وہاں کے باشندے، اس چشمہ کے پانی سے کاشت کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا، ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باسی اس کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، اس نے کہا، مجھے امیوں (عربوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ، اس کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا، وہ مکہ سے نکل کر یثرب میں اتر چکا ہے، اس نے کہا، کیا عربوں نے اس سے جنگ لڑی ہے، ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، اس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا، تو ہم نے اسے بتایا، وہ اپنے قریبی عربوں پر غالب آ چکا ہے، انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی ہے، اس نے ان سے کہا، یہ کام ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، ہاں، ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں، میں ہی مسیح (دجال) ہوں اور مجھے، جلد ہی نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی، چنانچہ میں نکلوں گا، مکہ و مدینہ دونوں میں میرا داخلہ ممنوع ہے، جب میں ان میں سے ایک یا دونوں میں سے ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا، تو ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں تلوار سونت کر میرے سامنے آ جائے گا، مجھے اس میں داخل ہونے سے روکے گا اور اس کے ہر ناکہ (راستہ) پر اس کی حفاظت کے لیے فرشتے موجود ہوں گے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی سے منبر کو کچوکا لگاتے ہوئے فرمایا، ”یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے،“ یعنی مدینہ طیبہ ہے،” کیا میں نے تمہیں یہ بات بتائی تھی؟“ تو لوگوں نے کہا، جی ہاں، صورت حال یہ ہے، مجھے تمیم کی بات بہت اچھی لگی ہے، کیونکہ وہ (واقعاتی طور پر) اس کے مطابق ہے جو میں تمہیں اس کے بارے میں اور مدینہ اور مکہ کے بارے میں بتاتا تھا، خبردار، وہ شام کے یا یمن کے سمندر (جزیرہ) میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، یقیناً وہ مشرق کی جانب ہے، یقیناً وہ مشرق کی جانب ہے، یقیناً

وہ'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، چنانچہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے براہ راست یاد کیا۔

مفردات الحدیث ❶ جَسَّاسَه: جاسوسی کرنے والی، کیونکہ وہ دجال کے لیے جاسوسی کرتی ہے۔ ❷ فَأُصِيبَ فِي أَوّلِ الجهاد: وہ پہلے جہاد میں شہید ہو گیا، یہ راوی کا وہم ہے، کیونکہ وہ حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا، وہ وہاں فوت ہوا اور بقول بعض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوا، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ پہلے جہاد میں زخمی ہوا ہو، لیکن فوت بعد میں ہوا ہو اور آپ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا قابل قدر عمل ہے اور اس نے حضرت فاطمہ کو وقتاً فوقتاً تین طلاقیں دے دی تھیں، اس لیے عدت کے ختم ہونے کے بعد، حضرت معاویہ، ابوجہم اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے شادی کا پیغام بھیجا تھا اس لیے یہ کہنا کہ میں اس کی بیوہ ہو گئی درست نہیں، اس نے اسے وقتاً فوقتاً تین طلاقیں دی تھی اور یمن سے آخری طلاق بھیجی تھی اور حضرت علی دس ہجری میں یمن گئے تھے حضرت عبداللہ کے باپ کا نام عمرو ہے اور ماں کا نام ام مکتوم ہے، اس لیے ابن ام مکتوم، عبداللہ کی صفت ہے، عمرو کی صفت نہیں ہے۔

چونکہ وہ بھی ان کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے ان کو چچا زاد کا نام دیا گیا۔ ❸ الصلاة جامعة: دونوں لفظ منسوب ہیں، پہلا فعل محذوف کا مفعول ہے اور دوسرا حال ہے، یا دونوں مرفوع ہیں، یعنی هذاه الصلاة جامِعَةٌ، یا هذه الصلاة مرفوع ہے اور جامعة حال ہے اور اس حدیث سے تھویب پر (اذان کے بعد پھر اعلان) استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ یہ کلمات اس وقت کہے جاتے ہیں، جب لوگوں کو ایسے وقت میں مسجد میں جمع کرنا ہو، جو نماز کا وقت نہیں ہے اور حضرت تمیم داری ۹ھ کو مسلمان ہوئے تھے، جو اہل فلسطین سے راہب اور عابد انسان تھے اور انھی کو یہ شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے حدیث جساسہ روایت کی ہے۔ ❹ أَرْفَأُوا: وہ لنگر انداز ہوئے، مَرْفَا، بندرگاہ، ❺ أَقْرُب: قَارِب کی جمع ہے، جو قیاسی رو سے قَعرابُ ہے، ڈونگا، چھوٹی کشتی ❻ أَهْلَب، بہت بالوں والا، اس لیے کثیر الشعر اس کی تفسیر ہے۔ ❼ دیر: راہب کی کٹیا، یہاں مراد محل ہے، ❽ الاَشْوَاق: شوقین، بہت شوق رکھنے والا۔ ❾ وِثَاق: قید و بند، بندھن، ❿ اِغْتَلَمَ: حد سے تجاوز کر جانا، یعنی وہ طوفان خیز تھا۔ ⓫ بَيْسَان: یمامہ کا ایک علاقہ جہاں نخلستان بہت ہیں، اردن کا ایک علاقہ بھی ہے، لیکن وہاں اتنی زیادہ کھجوریں نہیں ہیں۔ ⓬ زُغَر: یہ شام کے علاقہ کی ایک بستی ہے، جو بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت لوط علیہ السلام کی چھوٹی بیٹی کا نام ہے، وہ یہاں دفن ہے۔ ⓭ مَا هُوَ: ما تاکید کے لیے زائدہ ہے کہ مشرق کی جناب ہونا یقینی ہے۔

[7387] ۱۲۰-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا

[7387] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۳۱۲)

الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَاَسْقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلاثًا فَاَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَعْتَدَّ فِي اَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَآءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ ((اِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ

[7387] ۔ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ہماری رُطَب بن طاب، نامی کھجوروں سے تواضع کی اور اچھے جو کے ستو پلائے، چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا، جس کو تین طلاقیں مل چکی ہوں، وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا، میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے ہاں عدت گزارنے کی اجازت دے دی، چنانچہ لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ، تو میں بھی جانے والے لوگوں کے ساتھ چل پڑی اور میں عورتوں کی پہلی صف میں کھڑی ہوئی، جو مردوں کی پہلی صف سے متصل ہوتی ہے، سو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جبکہ آپ منبر پر خطاب فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''تمیم داری کے چچا کے خاندان کے لوگ، سمندر پر سوار ہوئے۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، گویا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں اور آپ نے اپنی چھڑی کو زمین کی طرف جھکایا ہوا تھا اور آپ نے فرمایا: "فھی طیبة" ہے یعنی مدینہ طیبہ ہے۔

[7388] ۱۲۱۔(. . .) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ اِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَآءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعَرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ قَدْ اُذِنَ

[7388] تقدم تخريجه برقم (۷۳۱۳)

لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ ((هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ))

[7388] ۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت تمیم داری، رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ وہ سمندر پر سوار ہوئے، ان کا جہاز راستہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ میں جا نکلا، تو وہ پانی کی تلاش میں، جزیرہ کی طرف چل دیئے اور ایک انسان سے ملے، جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ ہے، پھر اس نے کہا، اگر مجھے نکلنے کی اجازت دی گئی، تو میں طیبہ کے سوا تمام علاقوں کو روند ڈالوں گا، پھر رسول اللہ ﷺ تمیم داری کو لوگوں کے پاس لے آئے اور انہیں واقعہ سنایا، یا فرمایا ''یہ طیبہ ہے اور وہ (مسیح) دجال ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ تَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ: ان کی کشتی راستہ سے بھٹک گئی۔ ❷ ذَاكَ الدَّجَّال: وہ دجال ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، وہ ابھی تک کسی جزیرہ میں محبوس ہے اور یاجوج و ماجوج کی طرح ابھی تک اللہ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے، دونوں کا تقریباً ایک دور میں ظہور ہوگا اور آپ نے واقعاتی تصدیق کے طور پر حضرت تمیم داری کا واقعہ لوگوں کو سنایا اور اللہ نے بھی واقعاتی تصدیق کے لیے، اس کو تمیم داری کو دکھایا۔

[7389] ۱۲۲ ۔ (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ

[7389] ۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! مجھے تمیم داری نے بتایا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندری سفر پر تھے، اپنی کشتی پر سوار تھے اور وہ ٹوٹ گئی، تو ان میں سے بعض کشتی کے تختوں میں سے کسی تختہ پر سوار ہو گئے اور سمندری جزیرہ میں جا نکلے،'' آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[7390] ۱۲۳ ۔ (۲۹۴۳) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ

[7389] تقدم تخریجه برقم (۷۳۱۳)

[7390] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل المدینة باب: لا یدخل الدجال المدینة برقم (۱۸۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۵)

حَدَّثَنِی اَبُو عَمْرٍو یَعْنِی الْاَوْزَاعِیَّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ حَدَّثَنِی اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِینَةَ وَلَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ صَآفِّیْنَ تَحْرُسُهَا فَیَنْزِلُ بِالسِّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِینَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ یَخْرُجُ اِلَیْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ))

[7390] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال، مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو روندے گا اور مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے اس کی حفاظت کے لیے صف بند ہوں گے، چنانچہ وہ ایک شورزدہ جگہ پر اترے گا اور مدینہ تین دفعہ لرزے گا، اس سے ہر کافر اور منافق نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔''

مفردات الحدیث ✲ تَرْجُف المدينه: مدینہ لرز اٹھے گا، یہ لرزہ دجال کے رعب کی وجہ سے نہیں ہوگا، بلکہ مدینہ میں رہنے والے کافروں اور منافقوں کو خوف زدہ کر کے نکالنے کے لیے ہوگا، مومن اس سے متاثر نہیں ہوں گے۔

[7391] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ فَیَاْتِی سِبْخَةَ الْجُرُفِ فَیَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ

[7391] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''وہ علاقہ جُرف کے شوریلے علاقہ میں آئے گا اور وہاں اپنا خیمہ لگائے گا، تو اس کی طرف ہر منافق مرد، عورت نکل کر چلا جائے گا۔

مفردات الحدیث ✲ ❶ جُرف، شام کی سمت میں مدینہ کا قریبی علاقہ ہے۔ ❷ رُوَاق، خیمہ، یا سازوسامان۔

۲۵......بَاب: فِی بَقِیَّةٍ مِنْ اَحَادِیثِ الدَّجَّالِ

باب ۲۵: دجال کے متعلقہ باقی احادیث

[7392] ۱۲۴۔(۲۹۴۴) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

[7391] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۸)

[7392] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۰)

عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ))

[7392] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصبهان کے ستر ہزار یہودی طیلسان پہنے ہوئے، دجال کے ساتھ ہوں گے۔'' طیلسان، گون۔

[7393] ١٢٥ ـ (٢٩٤٥) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((هُمْ قَلِيلٌ))

[7393] ۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا، بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے، نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے،'' ام شریک رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بہت تھوڑے ہوں گے،'' یعنی عرب جنگ جو لوگوں کے تحفظ کے لیے نہیں ہوں گے۔

[7394] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[7394] ۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[7395] ١٢٦ ـ (٢٩٤٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

[7393] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب فی فضل العرب برقم (٣٩٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٣٠)

[7394] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧٣١٩)

[7395] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٧٣٢)

[۷۳۹۵] ۔حضرت ابو حماد اور ابو قتادہ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، انہوں (ہشام) نے ایک دن کہا، تم میرے پاس گزر کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو، جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ مجھ سے زیادہ آپ کی احادیث جانتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر، قیامت کے وقوع تک کوئی مخلوق دجال سے بڑی نہیں ہے۔'' فتنہ اور ابتلاء میں بڑھ کر بھی مراد ہو سکتا ہے۔

[7396] ۱۲۷۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

[7396] ۔حمید بن ہلال اپنی قوم کے تین افراد جن میں ابو قتادہ بھی ہیں، سے بیان کرتے ہیں، ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے، آگے اوپر والی روایت اس فرق کے ساتھ ہے کہ اس میں خلق (مخلوق) کی جگہ امر (معاملہ) ہے، یعنی دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔

[7397] ۱۲۸۔(۲۹٤۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ))

[7397] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے وقوع سے پہلے پہلے نیک اعمال کر لو، مغرب سے سورج کا نکلنا، یا دھواں، یا دجال یا دابہ (جانور) اپنی خصوصی مدت یا خصوصی مصروفیات و مشاغل یا عمومی فتنہ و آزمائش یا سب کی موت (قیامت)۔

مفردات الحدیث ❶ أَمْرَ الْعَامَّةِ: ایسا فتنہ جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور سب اس میں مصروف ہو جائیں گے کسی کے پاس خیر و اصلاح کے لیے وقت نہیں ہوگا۔ ❷ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ: اپنی شخصی مصروفیت و مشغولیت

[7396] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۳۲)

[7397] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۹٦)

جس کی بنا پر نیکی نہیں کر سکے گا اور دونوں جگہ موت بھی مراد ہو سکتی ہے یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اس لیے اس نے اس کے بعد کسی عمل کا فائدہ نہیں ہوگا۔

[7398] ١٢٩۔(. . .)حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ))

[7398]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کر لو، دجال، دھواں، زمین سے نکلنے والا جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، سب کا فتنہ یا موت اور اپنی خصوصی مشغولیت۔''

فائدہ...... قیامت کے وقوع کی نشانی کے ظہور کے بعد، اعمال یا ایمان معتبر نہیں ہوگا، جیسا کہ سورہ انعام کی آیت نمبر ١٥٩ میں تصریح موجود ہے۔

[7399] (. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7399]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

٢٦...... بَاب: فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ

باب ٢٦: فتنہ اور آزمائش کے دنوں میں عبادت کی فضیلت

[7400] ١٣٠۔(٢٩٤٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ

[7398] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٣)

[7399] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٣)

[7400] اخرجه الترمذی فی (جامعه) ی الفتن باب: ما جاء فی الهرج والعبادة فيه برقم (٢٢٠١) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: الوقوف عن الشبهات برقم (٣٩٨٥) انظر (التحفة) برقم (١١٤٧٦)

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ))

[7400] ۔حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''فتنہ و آزمائش کے دنوں میں عبادت کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔''

فائدہ:...... مصروفیت اور مشاغل سے وقت نکال کر عبادت کرنا بڑا مشکل ہے، فتنہ میں ابتلاء کی صورت میں انسان عبادت سے غافل ہو جاتا ہے، ایسے وقت میں عبادت کرنا ہجرت کی طرح بہت بڑی نیکی ہے۔

[7401] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7401] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جو معناً اس جیسی ہے۔

٢٧......بَاب: قُرْبِ السَّاعَةِ

باب ٢٧: قیامت کا قریب ہونا

[7402] ١٣١۔(٢٩٤٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ))

[7402] ۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت صرف شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔'' (کیونکہ اہل ایمان فوت ہو جائیں گے)۔

[7403] ١٣٢۔(٢٩٥٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

[7401] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٢٦)

[7402] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٠٣)

[7403] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٢٩) وبرقم (٤٧٨٩)

[7403] ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ انگوٹھے سے متصل اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے، ''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔''

فائدہ ..... جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان فاصلہ نہیں ہے، اس طرح میرے اور قیامت کے درمیان کا فاصلہ نہیں ہے، میری نبوت کے دور میں قیامت آئے گی۔

[7404] ۱۳۳۔(۲۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ

[7404] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان انگلیوں کی طرح متصل بھیجے گئے ہیں،'' شعبہ کہتے ہیں، قتادہ اپنے بیان میں کہتے تھے، جس طرح ایک دوسری سے (معمولی) زائد ہے، تو مجھے معلوم نہیں، قتادہ یہ تفسیر حضرت انس سے نقل کرتے تھے یا اپنی طرف سے بیان کرتے تھے، یعنی ہمارے درمیان کی مدت، انسانوں کی پوری مدت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔

[7405] ۱۳۴۔(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَاَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَا

اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيْهِ

[7405] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور قیامت کو اس طرح متصل بھیجا گیا ہے۔'' شعبہ نے نقل کرتے ہوئے، اپنی دونوں انگلیوں، شہادت کی اور درمیانی کو ملایا۔

[7404] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: قول النبي ﷺ: (بعث انا والساعة كهاتين) برقم (٦٥٠٤) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في قول النبي ﷺ: (بعثت ان والساعة كهاتين) يعني السبابة والوسطى برقم (٢٢١٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٣)

[7405] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٣٠)

[7406] (. . .) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا

[7406] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ کی سندوں سے، ابو تیاح سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[7407] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِى الضَّبِّيَّ وَاَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[7407] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے حمزہ ضبی اور ابو تیاح سے بیان کرتے ہیں۔

[7408] ۱۳۵۔(. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ**)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى

[7408] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح متصل بھیجے گئے ہیں،'' اور آپ نے شہادت کی انگلی کو درمیان والی انگلی سے ملایا۔

[7409] ۱۳۶۔(۲۹۵۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ((**اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ**))

[7406] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: قول النبي ﷺ: (بعثت انا والساعة كهاتين) برقم (٦٥٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨)

[7407] طريق حمزة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٥٦) وحديث ابي تياح تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٣٢)

[7408] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠١)

[7409] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٥)

[7409] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بدو، جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے، تو آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے، قیامت کب ہوگی؟ تو آپ ان میں سے سب سے نوخیز (عمر) انسان کو دیکھ کر فرماتے، ''اگر یہ زندہ رہا، تو اس کو بوڑھا ہونے سے پہلے، تمہاری قیامت یعنی موت واقع ہو جائے گی۔''

فائدہ:...... ہر انسان کے لیے مدت عمل، اس کی زندگی ہے، اس کی موت سے اس کی قیامت قائم ہوگئی، حساب وکتاب کا آغاز ہوگیا اور یہی قیامت ہے۔

[7410] ۱۳۷۔(۲۹۵۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[7410] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ کے پاس محمد نامی ایک انصاری لڑکا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ نوعمر زندہ رہا، تو ممکن ہے، یا بوڑھا نہ ہو سکے، حتی کہ (اس نسل کی) قیامت قائم ہو جائے گی۔

[7411] ۱۳۸۔(. . .)وَ حَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِیُّ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَالَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوئَةَ فَقَالَ ((اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)) قَالَ قَالَ اَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِی يَوْمَئِذٍ

[7411] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کہا، قیامت کب قائم ہوگی؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ، کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپ کے سامنے ازدشنوءہ کا ایک لڑکا تھا، اس کی طرف

[7410] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳۷۳)

[7411] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۰)

دیکھ کر فرمایا، ''اگر اس کو عمر ملی، تو یہ بوڑھا نہیں ہو سکے گا کہ (تمہاری نسل کی) قیامت قائم ہو جائے گی،'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، وہ لڑکا اس وقت میرا ہم عمر (سترہ ۱۷ سال) کا تھا۔''

[7412] ۱۳۹۔(. . .)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ يُؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[7412]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام جو میرا ہم عمر تھا، گزرا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی موت مؤخر ہوئی، تو اسے بڑھاپا نہیں پا سکے گا، حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

[7413] ۱۴۰۔(۲۹۵۴)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ))

[7413]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم ہو جائے گی اور جو آدمی دودھ والی اونٹنی دوہ رہا تھا، اس کا برتن اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکے گا کہ وہ قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور وہ اس کا سودا مکمل نہیں کر سکیں گے کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک آدمی اپنا حوض لیپ پوت رہا ہوں گا کہ اس کی واپسی سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

مفردات الحدیث ❋ يَلِطُ، يلِيطُ، يَلُوطُ، يَلِطُّ: سب کا معنی لیپنا پوتنا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ قیامت اچانک قائم ہو جائے گی اس کے وقوع میں کوئی دیر نہیں لگے گی جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وما امر الساعة الا كلمح البصر او هو اقرب﴾ (نحل، ص۷۷) اور قیامت کا معاملہ نہیں ہے مگر آنکھ جھپکنے کی یا وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

[7412] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما جاء في قول الرجل ويلك برقم (٦١٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٤)

[7413] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٧)

٢٨..... بَاب :مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

باب ۲۸ : دونفخوں کا درمیانی فاصلہ یا وقفہ و مدت

[7414] ١٤١ـ(٢٩٥٥)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُونَ)) قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)) قَالَ ((وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[7414] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوبارہ صور پھونکنے کا درمیانی فاصلہ چالیس ہوگا۔'' لوگوں نے پوچھا، اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا، میں نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا، چالیس ماہ؟ انہوں نے کہا، یہ کہنے سے بھی میں انکار کرتا ہوں، لوگوں نے کہا، چالیس سال؟ انہوں نے کہا، میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا، ''پھر اللہ آسمان سے بارش برسائے گا، جس سے لوگ سبزیوں کی طرح اگ آئیں گے۔'' یعنی کھیتی کی طرح پانی سے نشوونما پالیں گے، آپ نے فرمایا: ''انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے، مگر ایک دمچی کی ہڈی، اس سے قیامت کے دن انسانوں کی (مخلوق کی) تخلیق ہوگی۔''

[7415] ١٤٢ـ(. . .)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ))

[7415] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے ہر حصہ کو مٹی کھا جاتی ہے، مگر دمچی کی ہڈی، اس سے انسان پیدا کیا گیا ہے اور اس سے جوڑا جائے گا۔''

[7414] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (يوم ينفخ في الصور) برقم (٤٩٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٠٨)

[7415] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: ذكر البعث والصور برقم (٤٧٤٣) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: ارواح المومنين وغيرهم برقم (٢٠٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٨٤)

[7416] ۱۴۳۔(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ))

[7416]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان میں ایک ہڈی ہے، اس کو زمین کبھی بھی کھا نہیں سکے گی، اس سے قیامت کے دن جوڑا جائے گا'' لوگوں نے پوچھا، وہ کون سی ہڈی ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''دمچی۔''

فائدہ:...... عَجَبُ الذَّنَب: جانور کے دم پر ایک انتہائی چھوٹی سی ہڈی ہے، جس سے انسان کی تخلیق کا آغاز ہوتا ہے اور اس سے اس کا اعادہ ہوگا۔

[7416] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٩)


اردو دینی ادب کے نامور ادیب
ابو ضیاء محمود احمد غضنفر
کے قلم سے
تراجم احادیث، انبیاء اکرامؑ، جلیل القدر صحابہ اکرمؓ، صحابیات طیباتؓ،
تابعین عظامؒ کے حالات و واقعات اور کارناموں پر مشتمل دلکش، دلآویز، خوبصورت
دینی تحفہ دینے کے لئے بہترین انتخاب
نساء الانبیاء
حیاتِ انبیاء
صحابیات
نعمانی کتب خانہ

اس کتاب کے کل ابواب (20) اور (106) احادیث ہیں۔

56

كِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

حدیث نمبر 7417 سے 7522 تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵٦...... كِتَابُ الزُّهْدِ

۵٦. دنیا سے بے رغبتی کا بیان

۱...... بَابُ: اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِ

باب.۱: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

[7417] ۱-(۲۹۵٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

[7417] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔''

فائدہ:...... قید خانہ میں، انسان اپنی زندگی میں آزاد نہیں ہوتا، بلکہ ہر چیز میں جیل کے قوانین اور اس کے کارندوں کے حکم کا پابند ہوتا ہے، کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے اور میل ملاپ میں، وہ اپنی مرضی نہیں چلا سکتا، بلکہ چار و ناچار، ہر معاملے میں دوسروں کے حکم کی پابندی کرنا ہی پڑتی ہے، اس طرح کوئی انسان جیل خانہ میں جی نہیں لگاتا اور اس کو اپنا گھر نہیں سمجھتا، بلکہ ہر وقت اور ہر قیمت پر اس سے نکلنے کا خواہش مند اور خواہاں رہتا ہے، جبکہ جنت میں کسی قانون کی پابندی نہیں رہے گی اور ہر جنتی اپنی مرضی کی زندگی گزار سکے گا اور اس کی ہر آرزو اور خواہش پوری ہو گی، ہر چیز میں آزاد ہو گا اور وہ جنت کو اپنا مستقل گھر بنائے گا، کبھی بھی اور کسی حالت میں بھی اس سے نکلنے کی خواہش اور تمنا نہیں کرے گا، اس لیے دنیا میں ایک مومن کو حکم و قانون کی پابندی میں قید خانہ والی زندگی گزارنی چاہیے، شریعت کے کسی حکم و قانون کی نافرمانی نہیں کرنا چاہیے اور کافر کی طرح شتر

[7417] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء ان الدنيا سجن المومن وجنة الكافر برقم (٢٣٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٥٢)

بے مہار ہو کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے اور نہ دنیا میں جی لگانا اور اس کو مستقل ٹھکانا بنانا چاہیے، اس لیے محدثین کتاب الزھد والرقاق میں انھی حدیثوں کو درج کرتے ہیں، جن سے دل میں رقت ونرمی اور گداز کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، دنیا سے وابستگی کم ہوتی ہے، آخرت کی فکر موجزن ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی فلاح کو ہی نصب العین قرار دیتا ہے۔

[7418] ۲۔(۲۹۵۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِّنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ)) فَقَالُوا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ ((اَتُحِبُّونَ اَنَّهُ لَكُمْ)) قَالُوا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ ((فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ))

[7418]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عوالی (بلند حصہ) کی طرف سے آتے ہوئے، بازار سے گزرے اور لوگ دونوں طرف سے آپ کو گھیرے ہوئے تھے، چنانچہ آپ بکری کے ایک بوچے (چھوٹے یا کٹے کان) مردہ بچے سے گزرے، تو اس کو اس کے کان سے پکڑ کر فرمایا، ''تم میں سے کون اس کو ایک درہم کے عوض لینا پسند کرتا ہے؟'' سو صحابہ کرام نے جواب دیا، ہم تو اس کو معمولی چیز کے عوض لینا بھی پسند نہیں کرتے اور ہم اس کو لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس کو لینا پسند کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا، اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا، تو پھر بھی عیب دار ہوتا کیونکہ یہ بوچا ہے، تو اب اس کی کیا صورت ہوگی، جبکہ یہ مردہ ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! دنیا اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے، جتنا یہ تمہاری نظر میں حقیر ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ اَسَكُّ: جس کے کان چھوٹے یا کٹے ہوں، بوچا۔

فائدہ :......جس طرح مردار اور بوچا بچہ انسان کے نزدیک حقیر اور ذلیل ہے، اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے، اس لیے دنیا کو اپنی طلب وفکر کا مرکز بنانے کی بجائے، ہمیں آخرت کو اپنی توجہ اور اہتمام کا مرکز بنانا چاہیے اور دنیا سے بقدر ضرورت ہی فائدہ اٹھانا چاہیے، دنیا کے سلسلہ میں افراط و تفریط کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

[7418] اخرجه ابو داود في (سننه) في الطهارة باب: ترك الوضوء من مس الميتة برقم (١٨٦) انظر (التحفة) برقم (٢٦٠١)

[7419] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا

[7419]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی حدیث اس فرق سے بیان کرتے ہیں، (سو گر یہ زندہ ہوتا تو تب بھی یہ بوچا پن اس کے لیے عیب و نقص ہوتا۔"

[7420] ۳۔(۲۹۵۸)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ((ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ))

[7420]۔ مطرف رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ (حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ سورۃ الھاکم التکاثر (تمہیں کثرت کی چاہت و رغبت نے مشغول کر دیا) پڑھ رہے تھے، آپ نے فرمایا، "آدم کا بیٹا کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، (فرمایا) اور کیا تیرے لیے، اے آدم کے بیٹے! تیرے مال سے اس کا سوا کچھ حصہ ہے، جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا تو نے پہن لیا، سو پرانا کر ڈالا یا تو نے صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔"

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، انسان کے لیے حقیقتاً اور واقعتاً کام آنے والا مال وہی ہے، جو اس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کیا اور جو مال دنیا میں کھانے پینے یا پہننے کی ضروریات یا اس قسم کی اور دنیوی ضروریات میں خرچ کیا، اس کا نفع محدود اور عارضی ہے، یہیں ختم ہو جائے گا، ابدی اور دائمی زندگی میں کام نہیں آئے گا۔

[7421] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

[7419] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٤٤)

[7420] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: سنه برقم (٢٣٤٢) وفي التفسير باب: ومن سورة التكاثر برقم (٣٣٥٤) والنسائي في (المجتبى) في الاحباس باب: الكراهية في تاخير الوصية برقم (٣٦١٥) انظر (التحفة) برقم (٥٣٤٦)

[7421] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٤٦)

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ

[7421]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں اَتَيْتُ کی جگہ اِنْتَهَيْتُ (آپ تک پہنچا) ہے۔

[7422] ٤-(٢٩٥٩)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ))

[7422]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا بس تین مدوں میں خرچ ہونے والا ہے، جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، جو پہن کر پرانا کر ڈالا اور اللہ کی راہ میں دے کر ذخیرہ کر لیا اور اس کے سوا جو کچھ ہے تو وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر یہاں سے جانے والا ہے۔''

مفردات الحدیث ❀ اِقْتَنٰی: جمع کر لیا، ذخیرہ بنا لیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، حدیث میں مذکور تین مدوں کے سوا جو مال وہ جمع کرتا ہے، وہ درحقیقت اس کا نہیں ہے، بلکہ ان وارثوں کا ہے جن کے لیے وہ اس کو چھوڑ جانے والا ہے۔

[7423] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7423]۔امام صاحب نے یہی روایت ایک اور استاد سے سنی ہے۔

[7424] ٥-(٢٩٦٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ))

[7422] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٢)

[7423] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٩٣)

[7424] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: سكرات الموت برقم (٦٥١٤) والترمذي ←

[7424] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، چنانچہ دولوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے، اس کا اہل، اس کا مال اور عمل اس کے ساتھ جاتے ہیں، پھر اس کا اہل اور مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔''

فائدہ :...... انسان کے ساتھ اس کے بعض اہل اور کچھ مال، نوکر چاکر، غلام، چارپائی وغیرہ جاتے ہیں، جو درحقیقت اب اس کے نہیں ہیں، اس کے وارثوں کے ہیں، جاتے ہیں اور دفن کرنے کے بعد واپس آ جاتے ہیں، نیک عمل قبر میں انسان کے پاس ایک خوبرو خوش پوش اور خوشبودار جوان کی شکل میں آتا ہے اور برا عمل اس کے برعکس آتا ہے۔

[7425] ٦-(٢٩٦١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ ((أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ)) فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ))

← في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء مثل ابن آدم واهله وولده وماله وعمله برقم (٢٣٧٩) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: النهى ن سب الاموات برقم (١٩٣٦) انظر (التحفة) برقم (٩٤٠)

[7425] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجزية والموادعة باب: الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب برقم (٣١٥٨) وفي المغازي باب (١٢) برقم (٤٠١٥) وفي الرقاق ←

[7425] ۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوئ کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیہ لانے کے لیے بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے باشندوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو گورنر مقرر فرمایا تھا، چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آ گئے، چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر انصار نے بھی سن لی تھی، وہ آپ کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوئے، تو جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر پھرے، تو وہ آپ کے سامنے ہوئے، سو رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھ کر مسکرائے، پھر فرمایا: ''تمہارے بارے میں میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے آئے ہیں؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور خوش کن چیز کی امید رکھو، کیونکہ اللہ کی قسم! میں تم پر فقر و ناداری کے آنے سے نہیں ڈرتا، لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا وسیع کر دی جائے گی، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کر دی گئی تھی، پھر تم اس کو بہت زیادہ چاہنے لگو گے، جیسے انہوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا اور وہ تم کو برباد کر دے گی، جس طرح ان لوگوں کو برباد کیا تھا۔''

مفردات الحدیث

❶ فَوَافَوا صَلَاةَ الفجر: انہوں نے نماز فجر کو پایا، اس میں حاضر ہوئے، کیونکہ عام حالات میں وہ اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں نماز پڑھتے تھے، کسی اجتماعی ضرورت کے لیے، سارے آپ کی مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔ ❷ تَنَافَسُوهَا: یعنی تتنافسوھا: اس میں رغبت اور چاہت کرو گے، زیادہ سے زیادہ سمیٹنے کی کوشش کرو گے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امت کے فقر و ناداری میں مبتلا ہونے کا زیادہ خطرہ نہیں تھا، بلکہ زیادہ خطرہ اس بات کا تھا کہ زیادہ دولت مندی آئے گی، جس سے دنیوی حرص اور دولت کی رغبت و چاہت میں اضافہ ہوگا، لوگ دنیا کے دیوانے اور متوالے ہو کر مقصد زندگی کو بھلا بیٹھیں گے، دنیا کی عیش و عشرت میں مگن ہو کر، باہمی حسد و بغض کا شکار ہوں گے اور دنیا پرستی میں مبتلا ہو کر تباہ و برباد ہوں گے اور آج کل ہم سر کی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

[7426] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ

← باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦٤٢٥) والترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: (٢٨) برقم (٢٤٦٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: فتنة المال برقم (٣٩٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٨٤)

[7426] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧٣٥١)

بْـنِ إِبْـرَاهِيـمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ((وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ))

[7426]۔امام صاحب یہی حدیث اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، مگر صالح کی حدیث میں تُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُم کی جگہ ہے، "تُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ" تم کو غافل کر دے گی، جس طرح ان کو غافل کیا تھا۔

مفردات الحدیث ☆ تُـلْهِيَكُمْ: إِلْهَاء کا معنی ہوتا ہے، کسی کام میں مگن یا مشغول و منہمک ہو کر دوسرے کاموں سے غافل ہو جانا۔

[7427] ٧۔(٢٩٦٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ))

[7427]۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تمہارے لیے فارس اور روم فتح کر دیئے جائیں گے، تم کس حالت میں ہوگے، کس قسم کی قوم ثابت ہوگے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم اللہ کے حکم کے مطابق، کلمات حمد و شکر کہیں گے؛'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اس کے سوا کچھ اور ہوگا، تم رغبت و چاہت کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے، ایک دوسرے کو پشت دکھاؤ گے، یعنی ایک دوسرے سے اعراض اور قطع تعلقی کرو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض و نفرت کرو گے، یا ایسی ہی صورت ہوگی، پھر تم مسکین و کمزور مہاجرین میں جاؤ گے اور ان کے بعض کو بعض کی گردنوں پر سوار کر دو گے،'' یعنی ان کو عہدے اور مناصب حاصل ہوں گے۔

فائدہ ...... مال و دولت کی کثرت اور اس کی رغبت و چاہت کے نتائج بالترتیب وہ نکلتے ہیں اور نکل رہے ہیں، جن کی آپ نے نشان دہی فرمائی تھی، اللہ محفوظ فرمائے۔

[7427] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في فتنة المال برقم (٣٩٩٦) انظر (التحفة) برقم (٨٩٤٨)

[7428] ٨-(٢٩٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ))

[7428]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی نظر ایسے انسان پر پڑے جسے مال و دولت اور شکل وصورت میں اس پر برتری دی گئی ہے، تو اسے چاہیے، ایسے انسان پر نظر ڈال لے، جو ان فضیلت و برتری والی چیزوں میں اس سے کم تر ہو۔''

[7429] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً

[7429]۔امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی حدیث، اسی طرح سنائی۔

فائدہ:......انسان کی نظر جب اپنے سے زیادہ مال و دولت والے پر پڑتی ہے، یا اپنے سے زیادہ حسین وجمیل انسان کو دیکھتا ہے، تو دل میں کہتری اور کم تری کا احساس نمایاں ہوتا ہے، جس سے اللہ کی نعمتوں کے احساس کا جذبہ ماند پڑتا ہے اور شکر گزاری کا جذبہ نہیں ابھرتا، بلکہ بسا اوقات ناشکر گزاری اور نمک حرامی کے جذبات پرورش پانے لگتے ہیں، اس کے برعکس جب مال و دولت اور حسن و جمال میں کم شخص پر نظر پڑتی ہے، تو اس کے اندر اپنی برتری اور بلندی کا احساس پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر محسوس ہوتی اور جذبہ سپاس و شکر گزاری ابھرتا ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت کر دی گئی ہے، انسان اگر راحت وسکون کی زندگی چاہتا ہے، غم و فکر اور پریشانی سے بچنا چاہتا ہے، تو اسے اپنے سے کم تر پر نظر رکھنی چاہیے، کبھی بھی اپنے سے بالاتر کو دیکھ کر احساس محرومی میں مبتلا نہ ہو۔

[7430] ٩-(. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اُنْظُرُوا اِلَى مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا اِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ)) قَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْكُمْ))

[7428] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٩٠)

[7429] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٩٠)

[7430] طريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٥٤) وطريق ابى كريب ←

[7430] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے سے کم حیثیت کی طرف دیکھواور اپنے سے بالاتر کی طرف نہ دیکھو، تو یہ طرزِ عمل زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو گے۔'' ابو معاویہ نے نعمة الله کے بعد عَلَيكم (تم پر) کا اضافہ کیا ہے۔

مفردات الحدیث ❊ اَنْ لَا تَـزْدَرُوا: حقیر اور کم تر خیال نہ کرو، کیونکہ ازدراء کا معنی ہوتا ہے، کسی کو حقیر و ناقص قرار دینا، عیب لگانا۔

[7431] ١٠ ـ (٢٩٦٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحٰقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي

← وابی معاوية اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب (٥٨) برقم (٢٥١٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب القناعة برقم (٤١٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٦٧)

[7431] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: حديث ابرص واعمی واقرع فی بنی اسرائيل برقم (٣٤٦٤) وفی الايمان والنذور باب: لا يقول ما شاء الله شئت برقم (٦٦٥٣) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٠٢)

فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ))

[7431] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''بنی اسرائیل کے تین افراد، برص والا، گنجا اور اندھا تھے، تو اللہ نے ان کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمایا، اس کی خاطر، ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، تو وہ برص والے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا، حسین رنگ اور خوشنما جلد (کھال) اور مجھ سے (برص کا وہ داغ دور ہو جائے) جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس سے قابل نفرت داغ زائل ہو گئے اور اسے حسین رنگ اور جمیل جلد (چمڑی) دے دی گئی (پھر اس سے) کہا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا، اونٹ (یا گائے، اسحاق کو شک ہے) ہاں یہ بات ہے، برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا، چنانچہ اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے دعا دی، اللہ تمہیں اس میں برکت (بڑھوتری) دے، (پھر وہ) فرشتہ گنجے کے پاس آیا) اور پوچھا، تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا، خوبصورت بال اور یہ گنجا پن جس سے لوگ مجھ سے کراہت محسوس کرتے ہیں، دور ہو جائے، تو فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، جس سے اس کا گنجا پن ختم ہو گیا اور اسے خوبصورت بال دے دیئے گئے، پھر پوچھا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا، گائے، تو اسے حاملہ گائے عنایت کر دی گئی اور فرشتے نے دعا دی، اللہ تمہیں اس میں برکت دے، پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا، تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا، یہ کہ اللہ میری نظر لوٹا دے، تاکہ میں اس سے لوگوں کو دیکھ سکوں، چنانچہ فرشتے

نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اس کی نظر اس کو لوٹا دی، پھر پوچھا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا، بکریاں، تو اسے بچہ جننے والی بکری دے دی گئی، چنانچہ، ان دونوں (اونٹنی، گائے) نے اپنا پھل دیا اور اس (بکری) نے بچہ جنا، (آہستہ آہستہ) اس کے پاس اونٹوں کا ریوڑ تھا، اس کے پاس گائیوں کا جنگل اور اس کے پاس بکریوں کی وادی تھی، پھر (کچھ عرصہ کے بعد) وہ فرشتہ برص والے کے پاس گیا، اس کی شکل و ہیئت میں آیا اور کہا، ایک مسکین آدمی ہوں اور میرے سفر میں میرا سفری سامان و اسباب ختم ہو گئے ہیں، سو میرے لیے آج اللہ کی توفیق، پھر تیری مدد کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں ہے، میں تم سے اس اللہ کے واسطہ سے جس نے تمہیں اچھا رنگ و روغن دیا اور خوبصورت جلد اور مال دیا، ایک اونٹ مانگتا ہوں، جس پر میں اپنے سفر میں اپنی منزل پر پہنچ سکوں، اس نے کہا، میرے ذمے بہت سے حقوق ہیں، (اس لیے میرے پاس تجھے اونٹ دینے کی گنجائش نہیں ہے) تو فرشتے نے اسے کہا، گویا کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تم برص والے نہیں تھے، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے؟ ایک محتاج تھا، سو اللہ تعالیٰ نے تمہیں نوازا؟ اس نے کہا، یہ مال تو مجھے اپنے بڑوں سے نسل در نسل حاصل ہوا ہے، تو فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری پہلی حالت پر کر دے (اس کے بعد) وہ گنجے کے پاس اس کی شکل میں آیا اور اس سے وہی کہا، جو کچھ اس برص والے کو کہا تھا اور اس نے اس قسم کا جواب دیا، جو اس برص والے نے دیا تھا، تو فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تمہیں اسی حالت کی طرف لوٹا دے، جس پر تم پہلے تھے، پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل و ہیئت میں آیا اور کہا، ایک مسکین و مسافر آدمی ہوں، میرے سفر میں میرے ذرائع سفر ختم ہو گئے ہیں، سو آج اللہ کی توفیق اور پھر تیری مدد کے بغیر، میرے لیے پہنچنا ممکن نہیں ہے، میں تجھ سے اس ذات کے نام پر جس نے تمہیں تمہاری بینائی لوٹائی، ایک بکری مانگتا ہوں، جو میرے سفر میں میرے لیے کفایت کرے، اس نے کہا، میں واقعی اندھا تھا، چنانچہ اللہ نے مجھے میری بینائی لوٹائی، تو جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو، سو اللہ کی قسم! میں تمہیں آج کسی چیز کی واپسی کی تکلیف نہیں دوں گا، جو تم اللہ کے نام لے لو گے، تو فرشتے نے کہا، اپنا مال اپنے پاس رکھو، تم ساتھیوں کو بس آزمایا گیا تھا، چنانچہ تمہیں رضامندی و خوشنودی حاصل ہو گئی اور تیرے ساتھیوں کو ناراضی ملی۔

مفردات الحدیث ❶ قَذِرَ: نفرت اور کراہت کی۔ ❷ نَاقَةٌ عَشراء: دس ماہ کی گابھن اونٹنی۔ ❸ شَاةٌ والِدًا: بچے والی بکری، یعنی جو بچہ جننے کے بالکل قریب تھی، جنا ہی چاہتی تھی۔ ❹ أُنْتِجَ هذَان: ان دونوں یعنی اونٹنی اور گائے والے کو ان کا پھل ملا۔ ❺ وَلَّدَ هٰذا: اس اندھے سے بچہ حاصل کیا۔ ❻ حِبَال: حَبَل کی جمع ہے، اسباب و ذرائع سفر مراد ہیں، ❼ أتَبَلَّغُ عليه: اس کو (بُلغه كفايت) بنا سکوں، اس پر اکتفا کروں۔

❽ کابر اعن کبر، ہر بڑا صاحب عزت وشرف، اپنے بڑے کا وارث بنتا آ رہا ہے، ❾ لا أَجْهَدُكَ: تمہیں مشقت اور تکلیف میں نہیں ڈالوں گا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب انسان اپنی اصلیت بھول جاتا ہے، اپنے ماضی کو نظر انداز کر کے ڈینگوں اور فخر ومباہات کا شکار ہو کر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں تو سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا ہوں، تو اس کے لیے اللہ کی راہ میں جینا مشکل ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ ناشکر گزاری کی بھینٹ چڑھ کر سب کچھ سے محروم ہو جاتا ہے، لیکن جو انسان اپنے ماضی کو یاد رکھتا ہے، وہ اللہ کا شکر گزار رہتا ہے اور لئن شکرتم لازیدنکم کے مژدہ جانفزا سے متمتع ہوتا ہے، اللہ اپنا شکر گزار بننے کی توفیق بخشے۔

[7432] ١١ ـ (٢٩٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَائَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُم فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ))

[7432] ۔ عامر رحمہ اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اپنے اونٹوں میں تھے، تو ان کے پاس ان کے بیٹے عمر حاضر ہوئے، تو جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ان پر نظر پڑی، کہنے لگے، میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، سو وہ اپنی سواری سے اترے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اتر چکے ہیں اور لوگوں کو باہمی اقتدار و بادشاہت کے لیے جھگڑتے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمر کے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا، خاموش رہ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ اس بندے کو پسند فرماتا ہے، جو اس کی حدود کا پابند ہو، (دنیوی مفادات سے) بے نیاز اور گمنام ہو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب فتنہ وفساد کا دور دورہ ہو، لوگ دنیوی مفادات کی خاطر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں اور ان پر وعظ ونصیحت کارگر نہ ہو تو ایسی صورت میں، سب سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کی عبادت اور ذکر وفکر میں مشغول رہنا، اس سے بہتر ہے کہ انسان خود بھی مفادات کی جنگ میں شریک ہو جائے، ہاں اگر وہ لوگوں کے درمیان رہ کر مؤثر کردار ادا کر سکتا ہو، تو پھر ان کے درمیان رہنا بہتر ہے۔

[7432] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٨٧٤)

[7433] ١٢ - (٢٩٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذًا

[7433] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، واللہ! میں پہلا عرب انسان ہوں، جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم (بعض دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کے لیے نکلتے اور ہمارے پاس کھانے کے لیے جنگلی درختوں، حُبلہ کے پتے یا کیکر کے تکلے اور ببول کے سوا کچھ نہ ہوتا، حتی کہ ہم قضائے حاجت بکریوں کی مینگنیوں کی صورت میں کرتے، پھر اب بنو اسد کے لوگ مجھے دین کی تعلیم دیتے ہیں یا دین سے آگاہ کرتے ہیں، ایسی صورت میں تو میں نامراد اور ناکام ہوگیا اور میرے عمل رائیگاں گئے، ابن نمیر کی روایت میں، خِبْتُ میں ناکام ہوگیا، کے بعد اذاً کا لفظ نہیں ہے۔

نوٹ:...... بنو اسد سے مراد، اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کے لوگ ہیں، جو آپ کی وفات کے بعد مرتد ہو کر طلیحہ بن خویلد اسدی کی نبوت کے قائل ہو گئے اور طلیحہ کی توبہ کے بعد ان میں سے اکثر کوفہ میں آباد ہو گئے تھے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص پر الزامات لگائے تھے، ان میں سے ایک الزام یہ تھا کہ انہیں صحیح طور پر نماز پڑھنی نہیں آتی، نماز کو ہی حضرت سعد رضی اللہ عنہ دین کا نام دے رہے ہیں کہ اگر مجھے نماز بھی ان لوگوں سے سیکھنے کی ضرورت ہے، تو میں نے آج تک رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ رہ کر کیا سیکھا، اگر میری نماز ہی درست نہیں ہے، تو میرا کون سا کام درست ہو سکتا ہے، اس کا معنی تو یہ ہوا کہ میرے سارے کام رائیگاں گئے۔

[7433] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب سعد بن ابي وقاص برقم (٣٧٢٨) وفي الاطعمة باب: ما كان النبي ﷺ واصحابه ياكلون برقم (٥٤١٢) وفي الرقاق باب: كيف كان عيش النبي ﷺ واصحابه تخليهم عن الدنيا برقم (٦٤٥٣) والترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في معيشة اصحاب النبي ﷺ برقم (٢٣٦٥) وبرقم (٢٣٦٦) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٣١) انظر (التحفة) برقم (٣٩١٣)

[7434] ١٣-(. . .)وحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ

[7434]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اس میں ہے، حتیٰ کہ ہم سے کوئی پاخانہ کرتا تو بکری کی مینگنی کی طرح کرتا، جس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہوتی، یعنی جس طرح وہ خشک اور الگ الگ ہوتی ہیں، یہی کیفیت ہماری قضائے حاجت کی ہوتی۔

[7435] ١٤-(٢٩٦٧)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِّنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا

[7435]۔خالد بن عمیر عدوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ

[7434] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٣٥٩)

[7435] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى صفة جهنم باب: ما جاء فى صفة قعر جهنم برقم (٢٥٨٥) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: معيشة اصحاب النبى ﷺ برقم (٤١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٩٧٥٧)

کی حمد وثناء بیان کی، پھر کہا، حمد وصلوٰۃ کے بعد، دنیا اپنے اختتام یا خاتمہ کا اعلان کر رہی ہے اور بڑی تیزی سے پیچھے کو جا رہی ہے اور اس کا صرف برتن کے آخری قطرہ کی طرح معمولی سا حصہ باقی رہ گیا ہے، جس کو پینے والا پی رہا ہے اور تم اس سے ایسے جہان کی طرف منتقل ہونے والے ہو، جو لازوال (دائمی) ہے، تو یہاں سے بہترین توشہ لے کر منتقل ہو، یعنی اچھے عمل لے کر جاؤ، کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے پتھر پھینکا جائے گا، چنانچہ وہ جہنم میں ستر سال گرتا رہے گا، اور اس کی تہ (پیندے) کو نہ پا سکے گا اور اللہ کی قسم! اس کو بھرا جائے گا، کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو پٹوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر یقیناً ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش سے بھری ہوگی اور میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں فرد پایا، ہم ساتوں کے پاس کھانے کے لیے درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا، حتی کہ (پتے کھا کر) ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں، میں نے ایک دھاری دار چادر اٹھائی اور اسے اپنے اور سعد بن مالک (ابی وقاص) کے درمیان بانٹ لیا، آدھی کی تہہ بند میں نے بنا لی اور آدھی کو سعد رضی اللہ عنہ نے تہہ بند بنا لیا، لیکن آج یہ صورت حال بن چکی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نے کسی شہر کا امیر بن چکا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نفس میں بڑا ہوں، (اپنے آپ کو بڑا سمجھوں) اور اللہ کے نزدیک چھوٹا (حقیر) ہوں اور ہر دور میں نبوت کا زمانہ ختم ہو رہا ہے، حتی کہ انجام کار انبیاء کے پیروکاروں نے اسے بادشاہت بنا دیا ہے، تم جلد ہی آگاہ ہو جاؤ گے یعنی ہمارے بعد کے امراء کے تجربات کر لو گے۔

مفردات الحدیث ❶ آذَنَتْ بِصَرْمٍ: اس نے انقطاع وخاتمہ کا اعلان کر دیا ہے اور ❷ وَلَّتْ حَذَّاء، تیز رفتاری سے پیچھے کو بھاگ رہی ہے ❸ صُبَابَة: برتن میں بچ رہ جانے والا اور آخری قطرہ۔ ❹ يَتَصَابُهَا: آخری قطرہ کو پی رہا ہے، ❺ مَا بِحَضْرَتِكُمْ: جو تمہارے پاس ہے، ❻ كَظِيظ: بھری ہوئی۔ ❼ قَرِحَتْ، چھل گئے، زخمی ہوگئے۔ ❽ اَشْدَاق، شِدْق کی جمع ہے، باچھیں (پتوں کی خشکی اور حرارت وگرمی سے زخمی ہو گئے تھے) ❾ لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ، نبوت، خلافت نبوت سے گزر کر، بادشاہت کی شکل اختیار کر گئی، نبی کے ماننے والے، اس کے خلفاء کے خاتمہ کے بعد بادشاہ بن گئے اور بادشاہوں والا وطیرہ اختیار کیا اور تم ❿ سَتَخْبُرُوْنَ، اس تبدیلی کا تجربہ اور مشاہدہ کر لو گے، جب ہمارے بعد آنے والے امراء سے تمہیں واسطہ پڑے گا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کی موجودگی میں جو سیرت وکردار بنتا ہے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا رجحان نمایاں ہوتا ہے، وہ نبی کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے، خلافت

تک اس کے اثرات باقی رہتے ہیں، پھر ان میں نمایاں تبدیلی ہو جاتی ہے اور امت میں بادشاہت کے اثرات نمایاں ہو جاتے ہیں۔

[7436] (. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ

[7436]۔ خالد بن عمیر، جنہوں نے جاہلیت کا دور پایا ہے، بیان کرتے ہیں، حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا، جبکہ وہ بصرہ کے گورنر تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7437] ١٥۔(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا

[7437]۔ خالد بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سات ساتھیوں میں ساتواں فرد دیکھا، ہمارا کھانا صرف حبلہ درخت کے پتے تھے، حتی کہ ہماری باچھیں چھل گئیں۔

مفردات الحدیث ※ حبلہ: کانٹوں والا درخت۔

[7438] ١٦۔(٢٩٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ

[7436] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٦١)

[7437] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٣٦١)

[7438] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في الرؤية برقم (٤٧٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦٦)

اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى اَىْ رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّىْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِىْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هَاهُنَا اِذًا)) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِىْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْهَدُ عَلَىَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ انْطِقِىْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِىْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

[7438]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم دوپہر کے وقت جب سورج بادلوں میں نہ ہو، اس کے دیکھنے میں بھیڑ کرتے ہو؟“ ساتھیوں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو کیا، چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں جب وہ بادلوں میں نہ ہو، ایک دوسرے کو ضرر (تکلیف) پہنچاتے ہو؟“ ساتھیوں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھیڑ کے سبب اتنی ہی ایک دوسرے کو تکلیف دو گے جتنی تکلیف باہمی ان سے کسی ایک کو دیکھنے میں پہنچاتے ہو، آپ نے فرمایا، چنانچہ، اللہ، بندے سے کہے گا اور فرمائے گا، اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ دی، تجھے سردار نہ بنایا، تجھے بیوی نہ دی اور تیرے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مطیع نہ کیا اور تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا کہ اپنی قوم کا سردار بنو اور ان سے غنیمت کا چوتھا حصہ وصول کرو؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، تو اللہ فرمائے گا، کیا تیرا یہ گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا، نہیں، تو اللہ فرمائے گا، سو میں نے تجھے بھلا دیا، جس طرح تو نے مجھے بھلایا، پھر اللہ دوسرے انسان سے ملے گا اور فرمائے گا، اے فلاں! کیا میں نے تمہیں، عزت، سرداری اور بیوی نہ دی اور میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ پابند نہ کیے اور تجھے اس مرتبہ پر نہ چھوڑا کہ قوم کے رئیس (سردار) بنو اور راحت و آرام کی زندگی بسر کرو؟ وہ کہے گا، ضرور، اے میرے رب! تو وہ فرمائے گا، کیا تیرا یہ گمان تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ سو وہ کہے گا، نہیں، سو وہ فرمائے گا، تو میں تمہیں بھلاتا ہوں، جس طرح تو نے مجھے بھلایا، (جس طرح تو نے اطاعت کر کے یاد نہیں رکھا، ہم نے بھی اپنی رحمت کر کے تجھے یاد نہیں رکھا) پھر اللہ تیسرے انسان سے ملے گا اور اسے بھی یہی باتیں فرمائے گا، تو وہ انسان کہے گا، اے میرے رب! میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب اور تیرے

رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزے رکھے اور صدقہ کیا اور جس قدر ہو سکے گا، اپنی خودستائی کرے گا، چنانچہ اللہ فرمائے گا، اب یہاں خاموش ہو جا، پھر اسے کہا جائے گا، اب ہم تم پر اپنے گواہ بھیجتے ہیں، (قائم کرتے ہیں) اور وہ اپنے دل میں سوچے گا، میرے خلاف کون گواہی دے گا، چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا کہ ہر عضو بولے، سو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل بتائیں گے اور یہ اس لیے ہوگا، تاکہ اللہ اس کی طرف سے اس کا بہانہ اور عذر ختم کر دے گا اور یہ منافق انسان ہوگا اور یہ وہ فرد ہوگا، جس پر اللہ ناراض ہوگا۔"

مفردات الحدیث ❶ هَلْ تضارون: یہ باب مفاعلہ اور باب تفاعل دونوں سے بن سکتا ہے اور اس کا مادہ ضرر ہے، یعنی باہمی بھیڑ اور ٹکراؤ سے تکلیف نہیں ہوگی۔ ❷ تَرَأَّسُ: تو قوم کا رئیس اور چودھری بنے، ❸ تَرْبَعُ: جاہلیت کے دور کے قانون کے مطابق، ان سے غنیمت (لوٹا ہوا مال) کا چوتھا حصہ وصول کرے یا بقول قاضی عیاض، راحت و آرام کی زندگی گزارے۔ ❹ يُثْنِي بَخِير ما استطاع: مقدور بھر اپنی نیکیاں بیان کرے گا، اپنے منہ میاں مٹھو بنے گا۔ ❺ لِيَعْذِرَ مِن نَفسه: تاکہ اس کی طرف اس کا عذر اور بہانہ ختم کر دے، وہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان کے ہر قسم کے عذر اور بہانے ختم کر دے گا اور انسانوں کے اعمال کی گواہی، عمل کرنے والے اعضاء بھی دیں گے، تاکہ انسان اپنی گواہی سے ہی مجرم ثابت ہو جائے۔

[7439] ١٧-(٢٩٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ))

[7439] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٣٨)

[7439] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، تو آپ ہنسے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو، میں کیوں ہنس رہا ہوں؟'' ہم نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مجھے، بندے کی اپنے رب سے گفتگو پر ہنسی آتی ہے، بندہ کہے گا، اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ (تحفظ) نہیں دی ہے؟ اللہ فرمائے گا، ضرور، چنانچہ بندہ کہے گا، تو میں اپنے بارے میں اپنے نفس کے سوا کسی گواہ کی اجازت نہیں دیتا (کسی کی گواہی کو صحیح نہیں سمجھتا) تو اللہ فرمائے گا، آج کے دن تو خود ہی اپنے بارہ میں گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین بطور گواہ کافی ہوں گے، سو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء وارکان (جوارح) سے کہا جائے گا ہر عضو (اپنے عمل کے بارے میں) بولے، تو وہ اس کے عملوں کی گواہی دیں گے، پھر اس کو کلام کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا، تو وہ کہے گا، تمہارے لیے دوری اور تباہی ہو، تمہاری طرف سے تو میں دفاع کر رہا تھا''، یعنی تمہیں ہی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ أَرْكَان: اعضاء جوارح ❷ أُنَاضِلُ: میں تمہارا دفاع اور بچاؤ کر رہا تھا۔

[7440] ۱۸۔(۱۰۵۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا**)) [راجع ۲۴۲۷]

[7440] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت کر دے۔''

[7441] ۱۹۔(. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا**)) وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو ((**اللَّهُمَّ ارْزُقْ**))

[7441] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! آل محمد (خاندان محمد) کا رزق بقدر کفایت فرما۔'' اور عمرو کی روایت میں اللھم ارْزُقْ ہے، یعنی اِجْعَلْ کی جگہ اُرْزُقْ ہے، مقصد ایک ہی ہے۔

[7440] تقدم تخريجه في الزكاة باب: في الكفاف والقناعة برقم (٢٤٢٤)
[7441] تقدم تخريجه في الزكاة باب: في الكفاف والقناعة برقم (٢٤٢٤)

فائدہ :...... آل سے مراد یہاں آپ کا اہل وعیال ہے، آپ نے دعا فرمائی کہ ہمیں روزی بس اتنی دے کہ اس سے زندگی کا نظام چلتا رہے، نہ اتنی تنگی ہو کہ فاقہ کشی اور پریشان حالی کی وجہ سے، اپنے متعلقہ امور اور فرائض بھی سرانجام نہ دیئے جا سکیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا پڑے اور نہ اتنی فراغت ہو کہ ذخیرہ کر کے رکھا جا سکے، کیونکہ امت اکثریت غربت وناداری کی شکار ہے، اس لیے آپ نے امت کے غرباء اور ان مساکین ومحتاجوں کے لیے اپنا نمونہ چھوڑا، تا کہ وہ اپنے حالات اور گزر بسر پر صبر وقناعت کر سکیں اور دوسروں کو دیکھ کر حرص وطمع یا حسد وکینہ کا شکار نہ ہوں۔

[7442] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا

[7442]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں قوت کی جگہ کفاف بقدر گزران ہے۔

[7443] ٢٠۔(٢٩٧٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

[7443]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد ﷺ کے گھر والے، جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں، کبھی مسلسل تین راتیں گندم کی خوراک وغذا سے سیر نہیں ہوئے، حتی کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

فائدہ :...... حضور اکرم کی پوری زندگی میں ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے مسلسل اور متواتر دو یا تین دن راتیں گندم یا جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھائی ہو، بعض دنوں میں صرف کھجوروں یا دودھ پر گزارا کرنا پڑتا تھا، اگرچہ اگر آپ چاہتے تو آپ کو ہر قسم کی فراوانی اور سہولت میسر آ سکتی تھی۔

[7444] ٢١۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

[7442] تقدم تخريجه في الزكاة باب: في الكفاف والقناعة برقم (٢٤٢٤)

[7443] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: ما كان النبي ﷺ واصحابه ياكلون برقم (٥٤١٦) وفي الرقاق باب: كيف كان عيش النبي ﷺ واصحابه وتخليهم عن الدنيا برقم (٦٤٥٤) وابن ماجه في (الاطعمة) باب: خبز البر برقم (٣٣٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٨٧)

[7444] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٩٦٢)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهٖ

[7444]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ متواتر تین دن گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتی کہ فوت ہو گئے۔

[7445] ۲۲۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[7445]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ محمد ﷺ کا کنبہ (بیوی بچے) متواتر دو دن، جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کر لی گئی۔

[7446] ۲۳۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ

[7446]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد ﷺ کا خاندان، تین دن سے زائد گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوا۔

[7447] ۲۴۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ

عَنْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهٖ

[7445] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: بما كان السلف يدخروج في بيوتهم واسفارهم من الطعام واللحم وغيره برقم (٥٤٢٣) وفي باب: القديد برقم (٥٤٣٨) وفي الايمان والنذور باب: اذا حلف ان لا ياتدم فاكل تمرا بخبز برقم (٦٦٨٧) والترمذي في (جامعه) في الاضاحي باب: ما جاء في الرخصة في اكلها بعد ثلاث برقم (١٥١١) والنسائي في (المجتبى) في الضحايا باب: الادخار من الاضاحي برقم (٤٤٤٤) وبرقم (٤٤٤٥) مختصرا وابن ماجه في (سننه) في الاضاحي باب: ادخار لحوم الاضاحي برقم (٣١٥٩) وفي الاطعمة باب: القديد برقم (٣٣١٣) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٦٥)

[7446] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٩١)

[7447] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في معيشة النبي ﷺ واهله برقم (٢٣٥٧) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: خبز الشعير برقم (٣٣٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٠١٥)

[7447] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، آل محمد ﷺ نے تین دن بھی گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا، حتی کہ آپ نے اپنی راہ لی۔

[7448] ٢٥۔(٢٩٧١)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ

[7448] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، محمد ﷺ کا کنبہ دو دن بھی گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوا، مگر ان میں ایک دن کھجوریں تھیں۔

[7449] ٢٦۔(٢٩٧٢)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

[7449] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یقیناً ہم آل محمد ﷺ بعض دفعہ، مہینہ گزر جاتا اور ہم اپنے گھروں میں چولہا نہ جلاتے، بس صرف کھجوروں اور پانی پر گزارا ہوتا۔

[7450] (. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ

[7450] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، اس میں اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ، ہم ٹھہرتے تھے، ہے، درمیان میں آل محمد ﷺ کا ذکر نہیں ہوا اور ابو کریب، ابن نمیر سے یہ اضافہ بیان کرتے ہیں، الا یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت ہمیں مل جاتا۔

[7448] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: كيف كان عيش النبي ﷺ واصحابه برقم (٦٤٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٤٧)

[7449] طريق عمرو الناقد عن عبدة بن سليمان اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب (٣٤) برقم (٢٤٧١) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٦٥) وطريق يحيى بن يمان تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٣٣٥)

[7450] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: معيشة آل محمد ﷺ برقم (٤١٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٢٣) وبرقم (١٦٩٨٩)

[7451] ٢٧-(٢٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ

[7451] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور میرے طاقچہ یا دیوار کے آلہ میں جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی، صرف میرے طاقچہ میں کچھ جو تھے، سو میں وہی کھاتی رہی، حتی کہ طویل مدت گزر گئی، تو میں نے ان تمام کو ماپ لیا اور وہ ختم ہو گئے۔"

فائدہ :...... طویل مدت کھانے کے بعد، جب باقی کو ماپ لیا، تو دل میں اس کے خاتمہ کے لیے ایک اندازہ مقرر کرلیا، جس سے اس کی برکت ختم ہوگئی۔

[7452] ٢٨-(٢٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَاهُ

[7452] ۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں اللہ کی قسم! اے میری بہن کے بیٹے! یقیناً چاند دیکھتے، پھر چاند دیکھتے، پھر چاند دیکھتے، اس طرح دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں چولہا گرم نہ ہوتا (آگ نہ جلتی)، میں نے عرض کیا، اے خالہ! تو آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟ انہوں نے کہا، دو سیاہ چیزیں، کھجوریں اور پانی، ہاں، البتہ رسول اللہ ﷺ کے انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے، وہ آپ کے لیے دودھ بطور ہدیہ بھیجا کرتے تھے، تو ہم وہ پی لیا کرتے تھے۔

[7451] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: نفقة نساء النبي ﷺ بعد وفاته برقم (٣٠٩٧) وفي الرقاق باب: فضل الفقر برقم (٦٤٥١) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: خبر الشعير برقم (٣٣٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٠)

[7452] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب (١) برقم (٢٥٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٥٢)

فائدہ :...... دوسرے ماہ کے اختتام پر تیسرے ماہ کا چاند نظر آ جاتا ہے، اس طرح دو ماہ میں تین چاند نظر آ جاتے ہیں اور پانی کو کھجور کی مناسبت و غلبہ سے سیاہ کہہ دیا ہے۔

[7453] ۲۹۔(۲۹۷٤)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

[7453]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے ایک دن میں دو دفعہ پیٹ بھر کر روٹی اور زیتون نہیں کھایا۔

[7454] ۳۰۔(۲۹۷۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ

[7454]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اس وقت فوت ہوئے جب صحابہ کرام کو پیٹ بھر کر دو سیاہ چیزیں، کھجوریں اور پانی میسر تھا۔

[7455] ۳۱۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ

[7455]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی، جبکہ ہمیں پیٹ بھرنے کے لیے دو سیاہ چیزیں، پانی اور کھجوریں دستیاب تھیں۔

فائدہ :...... آپ کے خاندان کو پیٹ بھر کر یہ دونوں چیزیں فتح خیبر کے بعد میسر آ گئی تھیں، لیکن آپ بعض دفعہ اپنی مرضی سے نہیں کھاتے تھے، (لیکن آپ کو میسر تھیں)

[7453] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٣٦٤)

[7454] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: من اكل حتى شبع برقم (٥٣٨٢) وفي باب: الرطب والتمر برقم (٥٤٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٦٠)

[7455] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٨٠)

[7456] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ

[7456]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم دو سیاہ چیزوں سے بھی سیر نہیں ہوئے۔

[7457] ۳۲۔(۲۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ و قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

[7457]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ابن عباد کی روایت میں ہے، ابو ہریرہ کی جان جس کے ہاتھ میں ہے! رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے اہل کو متواتر تین دن پیٹ بھر گندم کی روٹی نہیں کھلائی، حتی کہ دنیا چھوڑ گئے۔

[7458] ۳۳۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

[7458]۔ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بار بار انگلی کا اشارہ کرتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے گھر والے مسلسل تین دن گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے حتی کہ آپ نے دنیا کو چھوڑ دیا۔

[7459] ۳٤۔(۲۹۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ

[7456] تقدم تخريجه برقم (۷۳۸۰)
[7457] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء فی عیشة النبی ﷺ واهله برقم (۲۳۵۸) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: خبز البر برقم (۳۳٤۳) انظر (التحفة) برقم (۱۳٤٤۰)
[7458] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۷۳۸۳)
[7459] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء فی معیشة اصحاب النبی ﷺ برقم (۲۳۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱٦۲۱)

لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ

[7459] ۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، کیا تم اپنی مرضی کا کھاتے پیتے نہیں ہو؟ میں تمہارے نبی ﷺ کو ان حالات سے گزرتے دیکھ چکا ہوں کہ آپ کو سیر ہونے کے لیے (پیٹ بھرنے کے لیے) ردی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں، قتیبہ نے يَمْلَا به کے بعد نہیں کہا۔

[7460] ٣٥۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ

[7460] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں اور زہیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے اور تم رنگ برنگ کھجوروں اور مکھن کے بغیر مطمئن ہی نہیں ہوتے ہو۔

[7461] ٣٦۔(٢٩٧٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ

[7461] ۔ سماک بن حرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یہ بیان کرتے سنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں نے جس قدر دنیا حاصل کر لی ہے، اس کا ذکر کر کے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دن بھر بھوک سے پیچ وتاب کھاتے دیکھا، آپ کو پیٹ بھرنے کے لیے ردی کھجوریں بھی دستیاب نہ تھیں۔

[7462] ٣٧۔(٢٩٧٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ

[7460] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٨٥)

[7461] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: معيشة آل محمد ﷺ برقم (٤١٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٥٢)

[7462] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٥٧)

[7462]۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ انہیں ایک آدمی نے پوچھا تھا، اس نے کہا، کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تم رہتے ہو؟ اس نے کہا، ہاں، انہوں نے پوچھا، کیا تیرے پاس گھر ہے، جس میں آباد ہو؟ اس نے کہا، ہاں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم اغنیاء یعنی مالداروں میں سے ہو، اس نے کہا، میرا خادم بھی ہے، پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو، (جن کو یہ سہولت میسر ہوتی ہے)

[7463] (. . .) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا، وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ، وَلَا دَابَّةٍ، وَلَا مَتَاعٍ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ، إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فَإِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَى الْجَنَّةِ، بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ، لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

[7463]۔ ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، تین انسان، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور میں بھی ان کے پاس موجود تھا، انہوں نے کہا، اے ابومحمد! ہم اللہ کی قسم! کچھ نہیں پاتے، نہ خرچ نہ سواری اور نہ سازوسامان، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، تم کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہو، تو ہمارے پاس آ جاؤ، تو ہم تمہیں وہ عطا کریں گے، جو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے میسر فرمائے گا، اگر چاہو، تو ہم تمہارا معاملہ سلطان (والی، گورنر) کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور اگر چاہو تو (ان حالات پر) صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''فقراء (محتاج) مہاجرین، قیامت کے دن، مالداروں سے چالیس سال پہلے، جنت میں چلے جائیں گے۔'' انہوں نے کہا، تو ہم صبر کریں گے، کچھ مانگیں گے نہیں۔

فائدہ:...... چالیس سال کا عدد تعیین اور تحدید کے لیے نہیں، محض طویل مدت بیان کرنے کے لیے ہے، اس لیے بعض روایات میں پانچ سو سال کا عرصہ آیا ہے، یا صحابہ کرام کے فقراء اور اغنیاء کا فرق چالیس کا ہوگا اور عام فقراء اور مالداروں کا پانچ سو سال کا، کیونکہ مال دار اپنے مال و متاع اور آسائش و آرام کا حساب کتاب دینے کے لیے روک لیے جائیں گے، جبکہ فقراء کا لمبا چوڑا محاسبہ نہیں ہوگا اور ظاہر ہے عام اغنیاء اور صحابہ اغنیاء کے درمیان حسن عمل اور اخلاص کے اعتبار سے بہت زیادہ فرق ہے۔

[7463] تقدم

٢......بَابُ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ

باب ۲ : جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، ان کے گھروں (رہائش گاہوں) میں روتے ہوئے ہی داخل ہو

[7464] ٣٨-(٢٩٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ))

[7464]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر کے باشندوں کے بارے میں فرمایا: ''ان عذاب دیے گئے لوگوں کے ہاں داخل نہ ہو، مگر روتے ہوئے، اگر تم رو نہ سکو، تو ان کے ہاں داخل نہ ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان جیسے عذاب کا شکار ہو جاؤ۔''

[7465] ٣٩-(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا

[7465]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حجر سے گزرے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا، ان کی رہائش گاہوں میں روتے ہوئے ہی داخل ہو، اس بات کا اندیشہ اور خطرہ محسوس کرتے ہوئے کہ کہیں تم بھی ان جیسے عذاب سے دوچار نہ ہو جاؤ۔'' پھر آپ نے سواری کو تیز کرنے کے لیے ڈانٹا اور جلدی کرتے ہوئے اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

[7464] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٣٤)

[7465] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿والى ثمود اخاهم صالحا﴾ برقم (٣٣٨٠) انظر (التحفة) برقم (٦٩٩٤)

فائدہ :...... حجر کا علاقہ جہاں قوم ثمود آباد تھی، وہاں سے غزوۂ تبوک کے موقع پر گزرے ہیں، کیونکہ یہ جگہ خیبر اور تبوک کے درمیان واقع ہے، جہاں آج بھی کھنڈرات موجود ہیں، عذاب شدہ قوموں کے علاقہ سے گزرتے ہوئے رونا چاہیے، یا کم از کم رونی صورت ہی بنانی چاہیے کہ کہیں ہم بھی اس عذاب کا شکار نہ ہو جائیں اور ان علاقوں سے صرف ضرورت کے تحت یا عبرت اور سبق آموزی کے لیے ہی جانا چاہیے۔

[7466] ٤٠-(٢٩٨١) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ

[7466]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ثمود کے علاقہ حجر میں اترے، تو اس کے کنووں سے پانی کھینچا اور اس سے آٹا گوندھا، تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، جو پانی کھینچا ہے، اس کو بہا دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور انہیں اس کنویں سے پانی نکالنے کا حکم دیا، جہاں اونٹنی آیا کرتی تھی۔''

فائدہ :...... جن کنووں سے ثمودی پانی پیتے تھے، وہ نجس یا پلید نہ تھا، صرف ان کی سیرت و کردار سے نفرت و کراہت کے اظہار کے لیے ان کے کنووں سے پانی نکالنے سے منع کیا گیا، حیوانات چونکہ مکلف نہیں ہیں، اس لیے آٹا ان کو کھلا دیا گیا اور جس کنویں پر اونٹنی آتی تھی، اس کا پتہ آپ کو وحی کے ذریعہ چل گیا، یا شہرت سے۔

[7467] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ

[7467]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس کے الفاظ میں فرق ہے، معنی ایک ہی ہے، یعنی آبار کی جگہ بئار ہے اور عَجَنُوا کی جگہ اِعْتَجَنُوا ہے۔

[7466] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩١٨)

[7467] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿والى ثمود اخاهم صالحا﴾ برقم (٣٣٧٩) انظر (التحفة) برقم (٧٧٩٩)

٣...... بَاب: الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

باب ۲: بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

[7468] ٤١ـ(٢٩٨٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ))

[7468]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کے لیے محنت و مشقت یا بھاگ دوڑ کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں، سست نہیں پڑتا اور اس روزے دار کی طرح ہے، جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا۔''

فائدہ:...... وہ انسان جو بغیر طمع و لالچ اور دنیوی مفادات کے محض اللہ کی رضا کے لیے اخلاص کے ساتھ اپنا کمایا ہوا مال بیوہ یا مسکین پر خرچ کرتا ہے، وہ حدیث میں مذکور، اجر وثواب کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

[7469] ٤٢ـ(٢٩٨٣)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

[7469]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے یا دوسرے کے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔'' مالک نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

فائدہ:...... جس طرح درمیانی انگلی، شہادت کی انگلی کے قریب ہے، ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہے، اس

[7468] اخرجه البخاري في (صحيحه) ي النفقات باب: فضل النفقة على الاهل برقم (٥٣٥٣) وفي الادب باب: الساعي على الارمة برقم (٦٠٠٦م) وفي باب: الساعي على المسكين برقم (٦٠٠٧) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في السعي على الارمة واليتيم برقم (١٩٦٩م) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الحث على المكاسب برقم (٢١٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٤)

[7469] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٢٥)

طرح اپنے عزیز و رشتہ دار یتیم یا اجنبی یتیم کی پرورش اور کفالت کرنے والا جنت میں آپ کا رفیق ہوگا، اس کو آپ کے قریب رکھا جائے گا، (كفى به شرفًا)

٤...... بَاب :فَضْلِ بِنَآءِ الْمَسَاجِدِ

باب ٤: مسجد بنانے کی فضیلت

[7470] ٤٣-(٥٣٣)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

[7470] ۔ عبید اللہ خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد نئے سرے سے تعمیر کی اور لوگوں نے اس کے انداز تعمیر پر نکتہ چینی کی، اس وقت ان سے میں نے سنا، تم بہت باتیں بناتے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جس نے مسجد تعمیر کی، بکیر کہتے ہیں، میرے خیال میں انہوں نے کہا، اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے، اللہ اس کے لیے ویسا (مکان) جنت میں بنائے گا'' ہارون کی روایت میں ہے، ''جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

فائدہ:...... دنیا میں مسجد بنانے والا، مسجد کی تعمیر میں جس قدر اعلیٰ اور عمدہ سامان تعمیر استعمال کرے گا، اللہ اس کے لیے جنت میں اعلیٰ اور عمدہ سامان تعمیر سے گھر بنائے گا، اس لیے میں نے عمدہ اور اچھا سامان تعمیر استعمال کیا ہے، لیکن دوسرے صحابہ کرام کا خیال تھا، وہی سامان تعمیر استعمال کیا جائے، جو آپ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا تھا، تفصیل گزر چکی ہے۔

[7471] ٤٤-(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَنَّ

[7470] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل بناء المساجد والحث عليها برقم (١١٨٩)

[7471] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل بناء المساجد والحث عليها برقم (١١٩٠)

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوا اَنْ يَّدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

[7471]۔محمود بن لبید کہتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کا ارادہ کیا، تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا اور چاہا کہ وہ اسے اس کی شکل وصورت میں رہنے دیں، تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جو اللہ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ اس کے لیے ویسا ہی جنت میں (گھر) بنائے گا۔''

فائدہ:...... مِثْلَهُ، ویسا ہی کا یہ معنی نہیں ہے، اس حجم اور پیمائش کا، یا اس جیسے مسالہ کا، بلکہ مراد ہے، جس حسن نیت اور عمدگی سے بنائے گا، اس طرح اس کو اعلیٰ اور عمدہ جنت کا گھر ملے گا، کیونکہ جنت کی نظیر وتمثیل تو دنیا میں ہے ہی نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔

[7472] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

[7472]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں بیت (گھر) کا لفظ صراحتاً موجود ہے۔

۵......بَاب: فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

باب ۵: مساکین اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت

[7473] ۴۵۔(۲۹۸۴) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ

[7472] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل بناء المساجد والحث عليها برقم (١١٩٠)

[7473] انظر (التحفة) برقم (١٤١٣١)

فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ))

[7473]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی جنگل و بیابان میں تھا، تو اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں انسان کے باغ کو سیراب کر، تو وہ بادل ایک رخ پر چل پڑا اور اپنا پانی ایک سنگریزوں والی زمین میں خالی کر دیا، (برسا) تو اس زمین کی نالیوں میں سے ایک نالی نے سارا پانی بھر لیا، چنانچہ وہ آدمی اس پانی کے ساتھ چل پڑا (اس کے پیچھے ہولیا) تو اس نے دیکھا، ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسی سے پانی ادھر ادھر کر رہا ہے (زمین کو سیراب کر رہا ہے) تو اس نے پانی والے سے پوچھا، اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا، فلاں ہے، وہی نام جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا، سو اس نے اس سے کہا، اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ پوچھنے والے نے کہا، میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے، ایک آواز سنی (ہاتف غیبی) کہہ رہا تھا، فلاں کے باغ کو سیراب کرو، تیرا نام تھا، تو تم اس باغ میں کیا طرز عمل اپناتے ہو؟ باغ کے مالک نے کہا، جب تم نے پوچھ ہی لیا ہے، (تو سن) اس میں سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے، میں اس پر نظر ڈالتا ہوں، چنانچہ اس کا ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرا عیال کھا لیتے ہیں اور تیسرا تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔''

[7474](. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ))

[7474]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ ہے، ''اور میں اس کا ایک تہائی، مسکینوں، مانگنے والوں اور مسافروں پر خرچ کرتا ہوں۔''

مفردات الحدیث ❶ تَنَحّٰى: ایک طرف کا رخ کیا، الگ ہو کر چلا گیا۔ ❷ حَرَّة: سیاہ کنکروں والی زمین۔ ❸ شَرجَةٌ: نالی، اس کی جمع شِرَاجٌ ہے۔ ❹ مِسْحَاة: وہ آلہ جس سے زمین کو کھودا جاتا ہے، کسی۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، زمین یا باغ کی پیداوار کے حاصل ہوتے ہی اس سے کچھ حصہ نیک کاموں کے لیے، فقراء، محتاجوں اور ضرورتمندوں کے لیے الگ کر لینا اور کچھ حصہ زمین کی بہتری اور اصلاح پر نیک نیتی سے خرچ کرنا خیر و برکت کا باعث بنتا ہے اور ایسا زمیندارہ ناپسندیدہ ہونے کی بجائے فضیلت کا باعث ہے اور پیداوار سے عُشر (دسواں حصہ) سے زائد خرچ کرنا پسندیدہ طرز عمل ہے۔

[7474] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٣١)

٦......بَاب:تَحْرِيمِ الرِّيَآءِ

باب٦: (جس نے اپنے عمل میں اللہ کے سوا کی رضا بھی چاہی یا) ریا کاری (دکھلاوا) کی حرمت

[7475] ٤٦-(٢٩٨٥)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ))

[7475] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے، میں شریکوں کی شراکت اور حصہ داروں سے بالکل بے نیاز ہوں، جس نے کوئی کام کیا، جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا، میں اس کو اس کے شریک کے ساتھ چھوڑ دوں گا۔''

فائدہ: ......کوئی انسان، کوئی اچھا اور نیک کام کرتا ہے اور اس کی نیت میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حصول نہیں بلکہ کسی اور کو خوش کرنا یا کوئی مفاد مطلوب ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو اس کے شریک کے لیے رہنے دیتا ہے، اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نہیں بخشتا یا اس انسان کو اس کے شرک کے حوالہ کر دیتا ہے اور وہ آدمی آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ سے لوٹ جاتا ہے، یعنی صرف اپنے مفادات کا اور دوسروں کی رضا کا اسیر بن کر رہ جاتا ہے، اس لیے شرک کا لفظ مصدری معنی اور شریک کے معنی دونوں کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

[7476] ٤٧-(٢٩٨٦)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَآئَا رَآئَا اللّٰهُ بِهِ))

[7476] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کو سنا کر (شہرت و ناموری کے لیے) عمل کرتا ہے، اللہ اس کے اس عمل کو (شہرت کی نیت) سنائے گا، (شہرت دے گا) اور جو ریا کاری کرتا ہے، (دکھلاوے کے لیے کام کرتا ہے تاکہ نیک نامی کا چرچا ہو) تو اللہ اس کے ساتھ دکھلاوا کرے گا، (ثواب دکھا کر، اس کو اس سے محروم کر دے گا) یا اس کی ریا کاری کو نمایاں کر دے گا۔''

[7475] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٣)
[7476] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦١٦)

[7477] ٤٨-(٢٩٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا رضی اللہ عنہ الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ))

[7477]۔ حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کو سنائے گا اللہ اس کی حرکت سنا دے گا اور جو ریا کاری کرے گا اللہ اس کی ریا کاری دکھلا دے گا۔''

فائدہ:...... سمعہ یہ ہے کہ ایک نیک کام اللہ کے لیے کرنے کے بعد لوگوں میں اس کا چرچا کیا جائے اور ریاء یہ ہے، لوگوں کو دکھلا کر ہی کیا جائے اور بقول بعض سمعہ لوگوں کے عیوب و نقائص دوسروں کو سنانا اور ان میں پھیلانا ہے، تو اللہ اس کے عیوب و نقائص ظاہر کر دیتا ہے۔

[7478] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[7478]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں سلمہ بن کہیل کے اس قول کا اضافہ ہے، میں نے ان کے سوا یعنی جندب کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یعنی سلمہ بن کہیل کو صرف جندب رضی اللہ عنہ سے ہی حدیث سننے کا موقع ملا ہے اور کسی صحابی سے حدیث نہیں سنی۔

[7479] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدٌ أَظُنُّهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

[7479]۔ امام صاحب اپنے استاد، سعید بن عمرو ثقفی سے بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں، میرے استاد، سفیان نے کہا، ولید بن حارث بن ابی موسیٰ نے سلمہ بن کہیل سے سنا کہ میں نے جندب سے سنا اور ان کے سوا کسی کو میں نے یہ کہتے نہیں سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7477] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الرياء والسمعة برقم (٦٤٩٩) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: الرياء والسمعة برقم (٤٢٠٧) انظر (التحفة) برقم (٣٢٥٧)

[7478] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٠٢)

[7479] تقدم تخريجه برقم (٧٤٠٢)

[7480] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْاَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[7480]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

نوٹ:...... ریاء وسمعہ کی تفصیلات اور ان کے درجات ومراتب اور اقسام جاننے کے لیے (احیاء العلوم، ج ۳) دیکھیے۔

۷......بَاب : حِفْظِ اللِّسَانِ

باب ۷: (ایسا بول بولنا جس سے انسان آگ میں گر جاتا ہے، یا) زبان کی حفاظت

[7481] ۴۹۔(۲۹۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

[7481]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''انسان بعض دفعہ ایسا کلمہ بولتا ہے، جس سے دوزخ میں اتنا نیچے اتر جاتا ہے، جس کا فاصلہ مشرق ومغرب کا درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہے۔''

[7482] ۵۰۔(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

اَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

[7482]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ایک ایسا کلمہ بول دیتا ہے، جس کی حقیقت وگہرائی احاطہ پر غور نہیں کرتا، اس کے سبب وہ دوزخ میں اتنا نیچے گر جاتا ہے کہ وہ فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیان سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔''

[7480] تقدم تخريجه برقم (۷۴۰۲)

[7481] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: حفظ اللسان برقم (۶۴۷۷) والترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: فيمن تكلم بكلمة يضحك بها الناس برقم (۲۳۱۴) انظر (التحفة) برقم (۱۴۲۸۳)

[7482] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۷۴۰۶)

فائدہ :...... بعض دفعہ انسان بلاسوچے سمجھے کسی حکمران کی خوشامد میں کوئی بات کہہ دیتا ہے، یا اس کے سامنے کسی مسلمان کے بارے میں کوئی بات کہہ دیتا ہے، جس سے حکمران کو اس کے قتل کا بہانا مل جاتا ہے، یا بدگوئی اور فحش کلامی کرتا ہے، یا بلاسوچے سمجھے ہنسی مذاق میں کسی دینی حکم پر طعن کر دیتا ہے، اس کا مذاق اڑاتا ہے، تو یہ چیزیں اس کی تباہی و بربادی کا باعث بن جاتی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے زبان کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور خاموشی کو نجات قرار دیا ہے۔

٨...... بَاب: عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

باب ٨: دوسروں کو معروف کا حکم دے کر خود اس پر عمل نہ کرنے اور دوسروں کو برائی سے روک کر اس کے ارتکاب کرنے کی عقوبت وسزا

[7483] ٥١-(٢٩٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهٗ اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّي لَا أُكَلِّمُهٗ اِلَّا أُسْمِعُكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهٗ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهٗ مَا دُونَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا أُحِبُّ اَنْ اَكُونَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُولُ لِاَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ اَمِيرًا اِنَّهٗ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلٰى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ))

[7483]۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان سے کہا گیا، کیا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے گفتگو نہیں کریں گے؟ چنانچہ انہوں نے جواب دیا، کیا تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں سنا کر ہی ان سے گفتگو کرتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اپنے طور پر راز دارانہ طریقہ سے گفتگو کر چکا ہوں، بغیر اس کے کہ میں ایسے فتنہ کا

[7483] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (٣٢٦٧) وفي الفتن باب: الفتنة تموج كموج البحر برقم (٧٠٩٨) انظر (التحفة) برقم (٩١)

دروازہ کھولوں (کھلم کھلا امراء پر اعتراض کروں) جس کو میں سب سے پہلے کھولنا پسند نہیں کرتا اور میں کسی انسان کے بارے میں، جو میرا امیر (حاکم ہے) یہ نہیں کہتا کہ وہ تمام انسانوں سے بہتر ہے، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سن چکا ہوں، ''قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، چنانچہ اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی، سو وہ ان انتڑیوں کے ساتھ اس طرح چکر لگائے گا، جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، چنانچہ لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے، اے فلاں انسان! تمہیں کیا ہوا، کیا تم معروف کا حکم نہیں دیتے اور برائی سے روکتے نہیں تھے، وہ جواب دے گا، کیوں نہیں، میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود نیکی نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔''

[7484] (. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[7484]۔ ابو وائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے، تو ایک آدمی نے کہا، کون سی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ آپ عثمان کے پاس جائیں اور ان کے رویہ، طرز عمل کے بارے میں ان سے گفتگو کریں۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں گفتنی اور ناگفتنی باتیں کی جاتی تھیں اور خصوصی طور پر ان کی اقربا پروری کو اچھالا جاتا تھا، چونکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ان سے خوش گوار تعلقات و مراسم تھے، اس لیے ان سے یہ کہا گیا کہ آپ ان سے گفتگو کریں اور دوسروں کی باتوں سے آگاہ کریں، تو انہوں نے کہا، میں نے اسلامی اصولوں اور آداب کے مطابق قابل گفتگو معاملات میں ان سے علیحدگی میں گفتگو کی ہے اور امراء و حکام سے گفتگو کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ دینی خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبہ کے تحت صورت حال سے آگاہ کر کے نصیحت کی جائے، ان پر کھلم کھلا ناشائستہ اور نازیبا الفاظ میں طعن و تشنیع کرنا اور کیچڑ اچھالنا تو فتنہ کا دروازہ کھولنا ہے، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے اور ایک امیر سب لوگوں سے بہتر نہیں ہو جاتا کہ اس کو نصیحت و خیر خواہی کی ضرورت ہی نہ رہے، بلکہ وہ تو بعض دفعہ اس حدیث کا بھی مصداق بن سکتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا فرض منصبی ہے، اس کی ادائیگی کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود وہ نیکی نہ کر سکے، دوسروں کو کسی برائی سے روکے، جبکہ خود اس کا مرتکب ہو رہا ہو أقتاب، قِتب کی جمع ہے، انتڑیاں، جس طرح نیکی کا حکم

[7484] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٠٨)

دینا نیک کام ہے اس طرح نیکی نہ کرنا، جبکہ وہ نیکی اسے کرنی چاہیے، گناہ ہے، اس طرح جس طرح برائی سے روکنا نیکی ہے، اس طرح برائی کا ارتکاب کرنا جرم و گناہ ہے، طاقت وقدرت کی صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے قوت استعمال کرنا ضروری ہے اور یہ بات امراء و حکام کو حاصل ہے اور اگر طاقت وقوت کا استعمال ممکن نہ ہو، کیونکہ اختیار و اقتدار حاصل نہیں ہے، تو پھر یہ کام زبان کے ذریعہ کیا جائے گا اور علماء کا یہی فریضہ ہے اور اگر زبان سے یہ کام ممکن نہ رہے، تو دل میں اس کی ادائیگی کے لیے کوئی تدبیر اور حیلہ سوچنا چاہیے، جس کو کام میں لاکر یہ فریضہ ادا ہو سکے۔

٩......بَاب: النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ

باب ٩: اپنے گناہوں کا پردہ چاک کرنا یا ان کا اظہار کرنا ناجائز ہے

[7485] ٥٢۔(٢٩٩٠)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ))

قَالَ زُهَيْرٌ ((وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ))

[7485]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میری تمام امت کو معافی مل جائے گی، مگر ان لوگوں کو جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں، یا کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کرنے کی ہی یہ شکل بھی ہے کہ بندہ رات کو ایک گناہ کا کام کرے، پھر صبح کو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا (کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا) ہے، وہ کسی کو کہتا ہے، اے فلان! میں شام کو یہ یہ کام کر چکا ہوں، حالانکہ رات بھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی اور صبح کو اسی (اللہ) نے جو اس کی پردہ پوشی کی تھی، اس کو چاک کر دیا ہے۔'' زہیر کی روایت میں اِجھار کی جگہ ھِجار ہے، دونوں کا معنی کھولنا، ظاہر کرنا ہے، کیونکہ ھُجر جس سے ھِجار ہے، کا معنی ہوتا ہے، بدگوئی یا فحش گوئی۔

[7485] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: ستر المومن علی نفسه برقم (٦٠٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١١)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو انسان چھپ کر اور پوشیدہ طور پر گناہ کرتا ہے اس کے اندر شرم و حیاء باقی ہے اور وہ اس کام کو برا ہی سمجھتا ہے، اس لیے وہ اس گناہ سے باز آ سکتا ہے، توبہ کر سکتا ہے، لیکن جو انسان کسی گناہ کا اعلانیہ طور پر ارتکاب کرتا ہے، اس کا معنی یہ ہے، وہ شرم و حیا سے عاری ہے اور گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتا، بلکہ ڈھٹائی سے کام لے کر اس کو یوں کرتا ہے کہ یہ بھی اچھا کام ہے، یا دوسروں کی غیرت کو للکارتا ہے، یا ان کے جذبات کا خون کرتا ہے، اس لیے اس کام سے باز آنا یا توبہ کرنا ممکن نہیں رہتا۔

۱۰...... بَابُ: تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ

باب ۱۰: چھینک پر دعا دینا اور جمائی کا ناپسندیدہ ہونا

[7486] ۵۳-(۲۹۹۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ

[7486]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، تو آپ نے ان میں سے ایک کو خیر و برکت کی دعا دی اور دوسرے کے لیے خیر و برکت کی دعا نہ کی، تو جس کو آپ نے دعا نہ دی تھی، اس نے کہا، فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اس کو دعا دی اور مجھے چھینک آئی، تو آپ نے مجھے دعا نہیں دی، آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور تو نے اللہ کی حمد بیان نہیں کی، (الحمد للہ نہیں کہا)''

فائدہ:...... چھینک آنے سے دماغ کے فضلات خارج ہوتے ہیں، جس سے انسان کا دماغ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کا جسم راحت و سکون محسوس کرتا ہے، اس لیے اس پر اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجا لاتے ہوئے، الحمد للہ، کہنا چاہیے اور سننے والے کو اس کی خیر و برکت کی دعا دیتے ہوئے، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا چاہیے، اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہیں کہتا، تو اس کو دعائے خیر دینا ضروری نہیں ہے۔

[7486] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الحمد للعاطس برقم (٦٢٢١) وفي باب: لا يشمت العاطس اذا لم يحمد الله برقم (٦٢٢٥) وابو داود في (سننه) في الادب باب: فيمن يعطس ولا يحمد الله برقم (٥٠٣٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في ايجاب التشميت بحمد الله برقم (٢٧٤٢) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: تشميت العاطس برقم (٣٧١٣) انظر (التحفة) برقم (٨٧٢)

[7487] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7487]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی حدیث سنائی۔

[7488] ٥٤۔(٢٩٩٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَائَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ))

[7488]۔ حضرت ابو بردہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں (اپنے باپ) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیٹی کے گھر میں تھے، مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے دعا نہ دی اور اس عورت کو چھینک آئی تو اسے دعا دی، میں واپس اپنی ماں کے پاس آیا تو اسے اس واقعہ کی خبر دی، تو جب وہ میری ماں کے پاس آئے، اس نے کہا، آپ کے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو آپ نے اسے دعا نہ دی اور اس عورت کو چھینک آئی، تو آپ نے اسے دعا دی، تو انہوں نے جواب دیا، تیرے بیٹے کو چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ نہ کہا، اس لیے میں نے اس کو دعا نہ دی اور اس عورت کو چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ کہا، تو میں نے بھی اسے دعا دی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ہے،''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے، تو تم بھی اسے دعا دو اور اگر وہ اللہ کی حمد بیان نہ کرے، تو تم بھی اس کو دعا نہ دو۔''

فائدہ: ..... حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی، ام کلثوم، حضرت ابوموسیٰ اشعری کی دوسری بیوی تھی اور ابو بردہ کی ماں کی سوکن تھی، اس لیے اس کو غصہ آیا اور اس نے سبب پوچھا،

[7489] ٥٥۔(٢٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ

[7487] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤١١)

[7488] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٠٥)

[7489] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب كم مرة يشمت العاطس برقم (٥٠٣٧) ←

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي

إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الرَّجُلُ مَزْكُومٌ))

[7489]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا، جبکہ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی، "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" اللہ تم پر رحم فرمائے، پھر اس کو دوبارہ چھینک آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ''اس آدمی کو زکام ہے۔''

فائدہ:...... زکام کی وجہ سے چھینکیں آئیں، تو ایک بار دعا کافی ہے، عام حالات میں آپ نے تین دفعہ دعا دی ہے۔

[7490] ٥٦۔(٢٩٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ))

[7490]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمائی شیطانی چیز ہے، تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو مقدور بھر (جہاں تک ہو سکے) اس کو روکے۔''

مفردات الحدیث
✽ فَلْيَكْظِمْ: اس کو روکے، کظم روکنے کو کہتے ہیں۔

فائدہ:...... جمائی بسیار خوری یا پرخوری اور کاہلی وسستی کی علامت ہے، اگر اس کو روکا نہ جائے، تو انسان کے منہ کی ہیئت وشکل بدنما نظر آتی ہے اور منہ کھلنے سے اس میں مکھی وغیرہ داخل ہو جاتی ہے، اس لیے اس کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے اور اسے روکنے کی تاکید کی گئی ہے، اس لیے شیطان کو خوش ہونے اور ہنسنے کا موقع نہیں دینا چاہیے، منہ کو بند کر لینا چاہیے، یا اس پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔

← والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء کم یشمت العاطس برقم (٢٧٤٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: تشمیت العاطس برقم (٣٧١٤) انظر (التحفة) برقم (٤٥١٣)

[7490] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصلاة باب: ما جاء فی کراهية التثاؤب فی الصلاة برقم (٢٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٨٢)

[7491] ٥٧-(٢٩٩٥)حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ**))

[7491] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے، تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دے، کیونکہ کھلے منہ میں شیطان داخل ہو جاتا ہے۔''

[7492] ٥٨-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ**))

[7492]- حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو وہ اپنے ہاتھ سے اس کو روکے، کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔''

[7493] ٥٩-(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ**))

[7493] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے، تو مقدور بھر اس کو روکے، کیونکہ (منہ میں) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔''

فائدہ :...... عام حالات میں جمائی آنے پر، اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے، لیکن نماز کی حالت میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔

[7494] (. . .) حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ

[7491] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في التثاؤب برقم (٥٠٢٦) وبرقم (٥٠٢٧) انظر (التحفة) برقم (٤٠١١) وبرقم (٤١١٩)

[7492] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤١٦)

[7493] تقدم تخريجه برقم (٧٤١٦)

[7494] تقدم تخريجه برقم (٧٤١٦)

[7494]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

١١......بَاب :فِيْ اَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ

باب ١١: متفرق احادیث

[7495] ٦٠۔(٢٩٩٦)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ))

[7495]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا،جنوں کو آگ کے شعلہ سے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے،یعنی مٹی سے۔''

١٢......بَابُ:فِي الْفَأْرِ وَاَنَّهُ مَسْخٌ

باب ١٢: چوہا اور وہ مسخ شدہ ہے

[7496] ٦١۔(٢٩٩٧)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَأْرَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْهُ)) قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ اَاَقْرَاُ التَّوْرَاةَ و قَالَ اِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ ((لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ))

[7496]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بنو اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا،پتہ نہیں اس کا کیا بنا اور میں یہی خیال کرتا ہوں،ان کو مسخ کر کے چوہا بنا دیا گیا،کیا تم اسے دیکھتے نہیں ہو،

[7495] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٥٥)

[7496] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم ينجع بها شعف الجبال برقم (٣٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٦٣)

جب ان کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو وہ اسے پیتے نہیں ہیں اور جب ان کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو پی جاتے ہیں؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث کعب (احبار) کو سنائی، تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا، ہاں، انہوں نے بار بار یہی پوچھا، تو میں نے کہا، کیا میں تورات پڑھتا ہوں؟'' یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا میرے پاس کوئی اور ذریعہ علم نہیں ہے، اسحاق کی روایت میں لا یُدری کی جگہ لا ندری ہے، ہم نہیں جانتے۔

فائدہ:...... یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی تھی، جبکہ آپ کو وحی کے ذریعہ یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ مسخ شدہ حیوان کی نسل وذریت نہیں ہوتی۔

[7497] ٦٢۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((**الْفَارَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ**)) فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ

[7497]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چوہیا مسخ شدہ جاندار ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو یہ اسے پی لیتی ہے اور اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو یہ اس کو منہ ہی نہیں لگاتی، اس کو چکھتی ہی نہیں،'' تو ان سے کعب احبار نے پوچھا کہ یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو کیا مجھ پر تورات اتری ہے؟ میں تورات سے آگاہ نہیں ہوں کہ اس سے کوئی چیز بیان کردوں۔''

۱۳...... بَابُ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

باب ۱۳: مومن ایک بل سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا

[7498] ٦٣۔(٢٩٩٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ**))

[7497] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٥٦٣)

[7498] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: لا يلدغ المومن من جحر مرتين برقم (٦١٣٣) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الحذر من الناس برقم (٤٨٦٦٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٠٥)

[7498]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مومن ایک بل (سوراخ) سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔''

[7499] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[7499]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حدیث کے الفاظ خبر پر ہیں، لیکن معنی و مفہوم کے اعتبار سے ارشاد و ہدایت ہے کہ مومن کو ہوشیار، بیدار اور محتاط ہو کر رہنا چاہیے، غفلت اور بے خبری کی زندگی نہیں گزارنی چاہیے کہ غفلت و بے خبری کی بنا پر اس کو بار بار دھوکہ دیا جا سکے۔

۱۴...... بَاب: الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

باب ١٤: مومن کے لیے ہر حال، ہر معاملہ خیر ہی ہے

[7500] ٦٤۔(٢٩٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ))

[7500]۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ تعجب خیز ہے، اس کی ہر حالت، ہر معاملہ خیر ہے، مومن کے سوا یہ شرف کسی کو حاصل نہیں ہے، اگر اسے مسرت و شادمانی حاصل ہوتی ہے، وہ شکر ادا کرتا ہے، جو اس کے لیے خیر و خوبی کا باعث ہے اور اگر اسے تنگی و ترشی لاحق ہوتی ہے، صبر کرتا ہے، جو اس کے لیے خیر (اجر و ثواب) کا سبب بنتا ہے۔''

[7499] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٥٠) وبرقم (١٣٣٦٠)
[7500] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٩٧٠)

۱۵...... بَاب : النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ

باب ۱۵: مدح وتعریف میں افراط، جبکہ وہ ممدوح کے لیے فتنہ کا باعث خطرہ ہو، ممنوع ہے

[7501] ٦٥۔(٣٠٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا))

[7501]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس دوسرے آدمی کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی یا کاٹ دی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی،'' کئی دفعہ فرمایا،'' جب تم میں سے کسی کو اپنے ساتھی کی مدح کی ضرورت پیش آ جائے (مدح کے بغیر چارہ نہ رہے) تو وہ یوں کہے، میں فلاں کو یوں خیال کرتا ہوں، اصل محاسبہ کرنے والا تو اللہ ہی ہے، میں اللہ کے سامنے اس کا تزکیہ وصفائی نہیں دے رہا، میں اس کو یوں ہی سمجھتا ہوں، اگر وہ اس کو اس طرح جانتا ہو۔''

فائدہ :...... اگر کوئی انسان خوبی اور کمال سے متصف ہو، یا اس نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو، جس پر اس کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہو، تو اس کی حوصلہ افزائی ضرور کرنی چاہیے، لیکن اس میں ایسا انداز اور اسلوب اختیار نہیں کرنا چاہیے، جس میں مبالغہ و مدح سرائی ہو، جس سے اس کے اندر عجب وغرور اور گھمنڈ پیدا ہو جائے اور وہ اپنی مدح وتعریف سننے کا عادی بن جائے، یا دوسروں کے کاموں کا کریڈٹ بھی لینے لگے اور یہ تعریف وتوصیف بھی اپنے علم کی حد تک ہوگی، کیونکہ اصل حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے، ہم تو کسی کے ظاہر ہی کو جان سکتے ہیں۔

[7502] ٦٦۔(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ

[7501] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشهادات باب: اذا زکّی رجل رجلا کفاه برقم (٢٦٦٢) وفی الادب باب: ما یکره من التمادحض برقم (٦٠٦١) وفی باب: ما جاء فی قول الرجل: ویلك برقم (٦١٦٢) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی کراهیة التمادح برقم (٤٨٠٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: المدح برقم (٣٧٤٤) انظر (التحفة) برقم (١١٦٧٨)

[7502] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٧٤٢٦)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ ذُکِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ مِرَارًا)) یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّهٗ کَذٰلِکَ وَلَا اُزَکِّی عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا))

[7502]۔حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا، تو ایک آدمی کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ کے بعد فلاں فلاں صفت میں اس سے بڑھ کر کوئی فرد نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی،'' آپ نے کئی دفعہ یہی بات فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کو لامحالہ کسی کی تعریف کرنا ہو، تو یوں کہے، میں فلاں کو یوں خیال کرتا ہوں، اگر وہ واقعی اس کو اس طرح سمجھتا ہو اور میں اللہ کے نزدیک کسی کی صفائی نہیں دیتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے۔

[7503] (. . .)وَحَدَّثَنِیهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وحَدَّثَنَاه اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ کِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیثِ یَزِیدَ بْنِ زُرَیْعٍ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ

[7503]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد، اس سے کوئی شخص بڑھا ہوا نہیں ہے۔

[7504] ٦٧۔(٣٠٠١)حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا یُثْنِی عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیهِ فِی الْمِدْحَةِ فَقَالَ ((لَقَدْ اَهْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ))

[7504]۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی تعریف

[7503] تقدم تخریجه برقم (٧٤٢٦)

[7504] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشهادات باب ما یکره من الاطناب فی المدح برقم (٢٦٦٣) وفی الادب باب: ما یکره من التمادح برقم (٦٠٦٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٠٦)

کر رہا ہے اور تعریف میں بھی اس کو حد سے بڑھا رہا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''تم نے ہلاک کر ڈالا یا یہ اس آدمی کی پشت کاٹ ڈالی۔

مفردات الحدیث ❶ يُطْرِيْه: تعریف میں مبالغہ کرنا۔ ❷ المِدْحة: مدح وتعریف۔

[7505] ٦٨-(٣٠٠٢) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى اَمِيرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

[7505]۔ حضرت ابو معمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھڑا ہو کر امراء، گورنروں میں سے کسی امیر گورنر کی تعریف کر رہا تھا، تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس پر مٹی پھینکنے لگے اور کہا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالیں۔

فائدہ :...... بعض حضرات نے صحابی رسول کی طرح، اس حدیث کو ظاہری لغوی معنی پر محمول کیا ہے کہ تملق و چاپلوسی کرنے والے پیشہ ور قصیدہ خوانوں کے چہروں پر حقیقتاً مٹی ڈالنی چاہیے، لیکن اکثر سلف کے نزدیک یہ اس کو ناکام و نامراد کرنے سے کنایہ ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے اور اس مقصد اور غرض کو پورا نہیں کرنا چاہیے، ممدوح کو کسی فخر و گھمنڈ اور خود پسندی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے اور نہ اس کی بات کو اہمیت و وزن دینا چاہیے، اگر وہ کچھ لینے کے لیے ایسے کر رہا ہے، تو اسے محروم کرنا چاہیے۔

[7506] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا

[7505] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الزهد باب: ما جاء فى كراهية المدح والمداحين برقم (٢٣٩٣) وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: المدح برقم (٣٧٤٢) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٥)

[7506] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى كراهية التمادح برقم (٤٨٠٤) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٩)

شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ))

[7506]۔ ہمام بن حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے سامنے) مدح کرنے لگا، تو حضرت مقداد متوجہ ہوئے اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، کیونکہ وہ ایک بھاری بھرکم آدمی تھے اور اس کے چہرے پر کنکر پھینکنے لگے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو، تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو''

[7507] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7507]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

١٦...... بَابُ: مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ

باب ١٦: چیز بڑے کو دینا (جبکہ وہ نیا پھل نہ ہو)

[7508] ٧٠-(٣٠٠٣) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ))

[7508]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے دیکھا، تو مجھے دو آدمیوں نے کھینچا، (مسواک لینے کے لیے) چنانچہ میں نے مسواک دونوں میں سے چھوٹے کو دے دی، تو مجھے کہا گیا، بڑے کو دو، تو میں نے اسے بڑے کے حوالہ کر دیا۔''

[7507] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٣١)

[7508] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٩٢)

۱۷......بَاب :التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب ۱۷: حدیث کے بیان میں تحقیق سے کام لینا اور علم رکھنے کا حکم

[7509] ۷۱-(۳۰۰۴)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ

أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هٰذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ

[7509]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے، اے حجرہ کی مالکہ، اے حجرہ کی مالکہ! سن لیجیے، سن لیجیے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب وہ اپنی نماز پوری کر چکیں، حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، تم نے ابھی اس کی آواز اور اس کے قول کو سنا، نبی اکرم ﷺ تو بس اس طرح بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا، اس (کلمات) کو گننا چاہتا، تو گن سکتا تھا۔“

فائدہ:...... علمی گفتگو، ٹھہر ٹھہر کر، آہستہ آہستہ کرنی چاہیے، تاکہ سمجھنا آسان ہو۔

[7510] ۷۲-(۳۰۰۴)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**))

[7510]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری باتیں نہ لکھو اور جس نے قرآن کے علاوہ مجھ سے کچھ سیکھا ہے، تو اسے مٹا دے اور مجھ سے بیان کرو، میری حدیثیں سناؤ، اس میں کوئی تنگی نہیں ہے اور جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، میری طرف اپنی طرف سے کوئی بات منسوب کی، ہمام کہتے ہیں، میرے خیال میں آپ نے جان بوجھ کر کا لفظ کہا، تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنا لے۔“

[7509] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٣٤)

[7510] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: ما جاء فی کراهية کتابة العلم برقم (٢٦٦٥) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٧)

فائدہ :...... حدیث کو لکھنے کی ممانعت اس صورت میں تھی، جبکہ قرآن وحدیث کو یکجا لکھا جا رہا تھا اور دونوں کے باہمی اختلاط اور آمیزش کا خطرہ تھا، یا یہ حکم اس وقت تھا، جب کتابت کے اسباب اور وسائل کی قلت تھی اور قرآن اور حدیث دونوں کو لکھنا دقت اور پریشانی کا باعث تھا، کیونکہ لکھنے والے (کاتب) اور کاغذ عام نہ تھے، نیز لکھنے کی ممانعت اس لیے بھی تھی کہ عربوں کا حافظہ بہت تیز تھا اور سب چیزوں کو زبانی یاد رکھتے تھے، اس لیے ان کو یاد رکھنے کا حکم دیا، تاکہ قوت حافظہ عدم استعمال کی وجہ سے ضائع نہ ہو جائے، اس لیے آپ نے احادیث بیان کرنے کی تلقین فرمائی کہ حَدِّثُوا عنی، میری باتیں بیان کرو۔

۱۸...... بَاب :قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

باب ۱۸: اصحاب اخدود، جادوگر، راہب اور نو جوان کا واقعہ

[7511] ۷۳۔(۳۰۰۵)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى

عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي اَهْلِي وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ آلسَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ

[7511] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة البروج برقم (۳۳۴۰) انظر (التحفة) برقم (۴۹۶۹)

اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّي لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَاْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَاْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَاِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَاِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُودِ فِي اَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَاَحْمُوهُ فِيهَا اَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِي فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ))

[7511] ۔حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، تو جب وہ بوڑھا ہو گیا، اس نے بادشاہ کو کہا، میں بوڑھا ہو چکا ہوں اس لیے آپ میرے پاس کوئی نوجوان بھیجیں جس کو میں جادو سکھا دوں، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، تاکہ وہ اسے جادو سکھا دے اور جس راستہ پر چل کر وہ جاتا تھا، اس میں ایک راہب تھا، لڑکا اس کے پاس بیٹھ گیا، اس کی باتیں سنیں، جو اسے بہت پسند آئیں، چنانچہ جب وہ جادوگر کے پاس جاتا، راہب کے پاس سے گزرتا اور اس کے پاس بیٹھ جاتا اور جب وہ تاخیر سے جادوگر کے پاس پہنچتا، وہ اسے سزا دیتا، جس کا اس نے راہب کے پاس شکوہ کیا، تو اس نے اسے (یہ حیلہ بتایا) کہا، جب تم کو جادوگر (کی مار) کا خوف ہو، تو کہہ دیا کرو، مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا (اس لیے تاخیر ہوگئی) اور جب گھر والوں کی باز پرس کا اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو، مجھے جادوگر نے روک لیا تھا، (اس لیے دیر سے آیا ہوں) وہ اسی طرح آتا جاتا رہا کہ اس اثناء میں وہ ایک بہت بڑے جانور (شیر) کے پاس پہنچا، جس نے لوگوں کو روک رکھا تھا، (لوگ اس سے ڈر کر کھڑے تھے) تو اس نے دل میں کہا، آج میں یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے، یا راہب افضل ہے؟ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا، اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ اور کام تیرے نزدیک جادوگر کے عمل و وطیرہ سے زیادہ محبوب ہے، تو اس جانور (شیر) کو مار ڈال تاکہ لوگ گزر جائیں یہ کہہ کر اس کو پتھر مارا، اس نے اسے قتل کر دیا اور لوگ گزر گئے، اس کے بعد وہ راہب کے پاس آیا اور اسے اس واقعہ کی خبر دی، تو راہب نے اسے کہا، اے میرے بیٹے، اب تم مجھ سے افضل ہو، تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں اور تمہیں جلد ہی آزمایا جائے گا، مصائب میں گرفتار ہو گے، سو اگر تم مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ، تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا، (کہ میں نے تمہیں تعلیم دی ہے) اور نوجوان، مادر زاد اندھے اور برص والے (کوڑھی) کو تندرست کرتا تھا اور لوگوں کی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج کرتا تھا، بادشاہ کے ایک ہمنشین نے بھی سنا، جو اندھا ہو چکا تھا، وہ اس کے پاس بہت سارے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہا، یہ جو کچھ بھی ہے تیرا ہو گا، اگر تم مجھے تندرست کر دو، نوجوان نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں بخش سکتا، شفا تو صرف اللہ ہی دیتا ہے، سو اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ، میں اللہ سے دعا کروں گا، وہ تمہیں شفا بخش دے گا، تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا، اللہ نے اسے صحت بخش دی، چنانچہ وہ بادشاہ کے دربار میں آیا اور جیسے پہلے بیٹھا تھا، اس طرح اس کے پاس بیٹھ گیا، تو بادشاہ نے اسے پوچھا، تیری نظر تجھے کس نے لوٹا دی؟ اس نے جواب دیا، میرے رب نے، بادشاہ نے کہا، تیرا میرے سوا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا، میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے، چنانچہ بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور اسے مسلسل تکالیف دیتا رہا، حتی کہ اس نے نوجوان کے بارے میں بتا دیا، چنانچہ نوجوان کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، اے بیٹے، تیرا جادو اس حد تک ترقی کر گیا ہے کہ تو مادر زاد

اندھے اور کوڑھی کو شفا بخشتا ہے اور یہ، یہ کام کرتے ہو، نوجوان نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو بس اللہ دیتا ہے، سو اس نے اس کو بھی گرفتار کر لیا اور اسے مسلسل اذیت دیتا رہا، حتی کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا، چنانچہ راہب کو لایا گیا اور اسے کہا گیا، اپنے دین سے باز آ جاؤ، اس نے انکار کر دیا، تو ایک آراء لایا گیا اور بادشاہ نے آراء اس کے سر کی چوٹی پر رکھ دیا اور اس کو چیر دیا، وہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا، پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اور اسے کہا گیا، اپنے دین سے لوٹ آؤ، سو اس نے بھی انکار کر دیا، تو اس کے سر کی چوٹی پر آراء رکھا اور اس سے چیر دیا، حتی کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا، پھر نوجوان کو لایا گیا، اسے بھی کہا گیا، اپنے دین سے پھر جا، اس نے بھی انکار کر دیا، چنانچہ بادشاہ نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالہ کر دیا اور کہا، اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، اسے پہاڑ پر چڑھاؤ، جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ جاؤ، تو اگر یہ اپنے دین سے باز آئے (تو ٹھیک ہے) وگرنہ اسے نیچے پھینک دو، سو وہ اسے لے گئے اور اس کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، تو نوجوان نے دعا کی، اے اللہ تو جیسے چاہے، میرے لیے ان سے کافی ہو جا، (مجھے ان سے بچا لے) پہاڑ نے ان کو حرکت دے کر گرا دیا اور نوجوان چل کر بادشاہ کے پاس آ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ اس نے جواب دیا، اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، تو اس نے اسے اپنے کچھ ساتھیوں کے سپرد کر دیا اور کہا، اسے لے جاؤ اور اسے ایک ڈونگے (چھوٹی کشتی) میں سوار کرو اور اسے سمندر کے درمیان لے جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے لوٹ آئے تو ٹھیک ہے، وگرنہ اسے سمندر میں پھینک دو، چنانچہ وہ اسے لے گئے اور اس نے دعا کی، اے اللہ! میرے لیے ان سے کافی ہو جا، جیسے تو چاہے، کشتی ان کو لے کر الٹ گئی، جس سے وہ غرق ہو گئے اور نوجوان چل کر بادشاہ کے پاس آ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا، اللہ میرے لیے ان سے کافی ہو گیا، پھر اس نے بادشاہ سے کہا، تو مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتا، جب تک وہ کام نہ کرے، جو میں تمہیں بتانے لگا ہوں، اس نے کہا، وہ کیا ہے؟ اس نے کہا، تم تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے ایک تنے پر سولی چڑھا دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لو، پھر تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر مجھ پر تیر چلا دو، سو جب تم یہ کام کر لو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور غلام کو ایک تنے پر لٹکا دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے چلہ پر رکھا، پھر کہا، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر اسے تیر مارا اور تیر اس کی کنپٹی پر لگا، تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر لگنے کی جگہ پر رکھ لیا اور مر گیا، لوگ کہنے لگے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نے نوجوان کے رب کو مان لیا، بادشاہ کو آ کر اطلاع دی گئی کہ دیکھیے، جس بات کا آپ کو خطرہ یا دھڑکا تھا، اللہ کی قسم! اس اندیشہ نے حقیقت کا روپ دھار لیا، لوگ ایمان لا چکے ہیں، تو اس نے گلیوں کے دہانوں پر کھائیاں (خندقیں)

کھودنے کا حکم دیا، ان کو کھودا گیا اور آگیں روشن کی گئیں اور کہا، جو اپنے دین سے واپس نہ آئے تو انہیں ان میں جلا دو، یا اسے کہا جائے، کود و، چھلانگ لگاؤ، بادشاہ کے کارندوں نے ایسا کیا، حتی کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے اس میں گرنے سے پس و پیش کی (جھجکی) تو بچے نے اسے کہا، اے میری ماں! صبر کر، ثابت قدم رہ، کیونکہ تو حق پر ہے۔"

مفردات الحدیث ❶ تَقَاعَسَت: اس نے پس و پیش کیا، وہ جھجکی۔ ❷ منشار اور منشار: دونوں کا معنی ایک آرا ہے۔

فائدہ :...... راہب نے بچے کو ساحر اور گھر والوں کے مواخذہ سے بچنے کا جو حیلہ بتایا قاضی عیاض اور امام قرطبی نے اس سے اس بات کا جواز نکالا ہے کہ انسان اللہ کے دین کے حصول اور ایمان کے تحفظ کے لیے جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اس فعل پر تنقید نہیں لیکن امام ابی انے ایک توریہ کا جواز نکالا ہے کہ یہاں اہل سے مراد راہب ہے کیونکہ انسان کا حقیقی اہل وہی ہے جو اس کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو اور حبسنی ساحر کا معنی یہ ہے کہ مجھے گھر واپس آنے کے لیے راہب اور ساحر دونوں کے پاس ٹھہر کر آنا پڑتا ہے اس لے راہب کے پاس سے ساحر کے پاس آتا ہوں اسی طرح ساحر کے پاس رکنا تاخیر کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اس کے لیے اسباب خیر پیدا فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے ہاتھوں بوقت ضرورت کرامت کا اظہار فرماتا ہے اور ایسے حالات میں ان کو آزمائشوں اور مصائب و مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے اور ایمان جب دل کی گہرائی میں اتر جاتا ہے، تو یہ ایسا نشہ ہے جو مصائب و آلام کی ترشی سے دور یا زائل نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے، تو انسان کی تمام تدبیریں اس کے الٹ پڑتی ہیں اور وہ جن چیزوں سے ڈرتا ہے، اللہ ان چیزوں کو اس کے ہاتھوں نمودار فرما دیتا ہے اور جب وہ اپنے بندوں کو بچانا چاہتا ہے، تو مخفی اسباب سے کام لیتا ہے، اس لیے ایک مسلمان بندے کو ہر قسم کے حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ پر بھروسہ اور اعتماد رکھنا چاہیے اور اس سے دعا کرنی چاہیے، وہ ہر قسم کے حالات میں اپنی توفیق سے نوازے۔

١٩...... بَاب: قِصَّةِ اَبِي الْيَسَرِ حَدِيْثُ جَابِرِ الطَّوِيْلُ

باب ١٨: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور حضرت ابوالیسر کا واقعہ

[7512] ٧٤-(٣٠٠٦) حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِيْ لَفْظِ الْحَدِيْثِ وَالسِّيَاقُ لِهٰرُوْنَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ اَبِي حَزْرَةَ

[7512] طریق عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت عن جابر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم ←

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرٰى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللّٰهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللّٰهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قَالَ فَأَتٰى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((**مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ**))

[۷۵۱۲]۔ عبادہ رحمہ اللہ بن ولید رحمہ اللہ بن صامت بیان کرتے ہیں، میں اور میرا باپ (ولید) اس انصاری خاندان کے پاس طلب علم کے لیے گئے، تاکہ ان کی موت سے پہلے ان لوگوں سے علم حاصل کر لیں، چنانچہ ہماری سب سے پہلے صحابی رسول حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس کاغذوں کا ایک گٹھا تھا، ابو الیسر ایک یمنی چادر اور ایک معافری کپڑا پہنے ہوئے تھے اور ان کے غلام نے بھی ایک یمنی اور معافری کپڑا اوڑھا ہوا تھا، تو میرے باپ نے ان سے کہا، اے چچا جان! میں آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھتا ہوں، انہوں نے کہا، ہاں، بنو حرام کے فلاں بن فلان کے ذمہ میرا کچھ مال تھا، سو میں ان کے گھر گیا اور سلام کہہ کر پوچھا، وہ ادھر ہے؟ گھر والوں نے کہا، نہیں، اتنے میں اس کا چھوٹا بچہ میرے پاس آ گیا، تو میں نے اس سے کہا، تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا، اس نے آپ کی آواز سن لی ہے، اس لیے وہ میری

←(۳۵۸) طريق كعب بن عمرو بن عباد ابی اليسر اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصدقات باب: انظار المعسر برقم (۲٤۱۹) مختصراً۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۲۳)

امی کی ڈولی (چھپر کٹ) میں داخل ہو گیا ہے، اس پر میں نے کہا، میرے پاس آ جاؤ، مجھے پتہ چل چکا ہے کہ تم کہاں ہو، وہ آ گیا، تو میں نے کہا، تجھے مجھ سے چھپنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا، میں، اللہ کی قسم! آپ کو بتاتا ہوں اور میں آپ سے جھوٹ بولوں گا، اللہ کی قسم! مجھے یہ ڈر لاحق ہوا کہ میں آپ سے بات کروں گا اور اس میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا اور آپ سے وعدہ کروں گا اور اس کی خلاف ورزی کروں گا، حالانکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، (جن سے یہ طرز عمل اپنانا مناسب نہیں ہے) اور میں، اللہ کی قسم تنگدست ہوں، ابوالیسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، کیا اللہ کی قسم! اس نے کہا، اللہ کی قسم میں نے کہا کیا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے کہا کیا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم وہ اپنے قرض کی دستاویز لایا میں نے اپنے ہاتھ سے اسے مٹا کر کہا، اگر تجھے ادائیگی کی قدرت حاصل ہو جائے، تو مجھے ادا کر دینا، وگرنہ تم بری الذمہ ہو، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں، میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ لیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور اسے میرے اس دل نے یاد رکھا اور انہوں نے دل کی رگ پر ہاتھ رکھ لیا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے، ''جس نے تنگدست کو مہلت دی، یا اس کو چھوڑ دیا، اللہ اس کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔''

مفردات الحدیث

❶ ضِمَامَة یا إِضْمَامَة: گٹھا، مجموعہ۔ ❷ مَعَافِرِی، مَعَافِر نامی بستی میں بننے والے کپڑے۔ ❸ سُفْعَة: نشان، تبدیلی۔ ❹ جَفْر: چھوٹا بچہ، اپنے طور پر کھانے پینے والا، پانچ سالہ، نابالغ۔ ❺ أَرِيكَة: ڈولی کی چارپائی، مسہری ❻ مَنَاط: رگ۔

فائدہ :...... بچہ بھولا بھالا اور معصوم ہوتا ہے، اس لیے اگر اس کو سبق نہ پڑھایا جائے، تو وہ صحیح صحیح بات کر دیتا ہے۔

[7513] (٣٠٠٧) قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[7513]۔ عبادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے کہا، اے چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی دھاری دار

[7513] تقدم

چادر لے لیں اور اسے اپنا معافری کپڑا دے دیں، یا آپ اس کا معافری کپڑا لے لیں اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیں، تو آپ پر بھی جوڑا ہوگا اور اس پر بھی جوڑا (ایک قسم کے کپڑے) ہوگا، تو انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا، اے اللہ! اس کو برکت دے، اے بھتیجے، میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اپنے دل کی رگ کی طرف اشارہ کیا، آپ فرما رہے تھے، ''جو خود کھاتے ہو، وہی ان غلاموں کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو، وہی ان کو پہناؤ۔'' اور میرے لیے یہ آسان ہے کہ میں اس کو دنیا کا سامان دوں، بجائے اس کے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے جائے۔''

فائدہ ...... حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے غلاموں کے بارے میں آپ کے فرمان کو مساوات اور برابری پر محمول فرمایا ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک مجموعی احادیث کی روشنی سے اس سے مقصود مواسات و ہمدردی ہے، ہر اعتبار سے یکسانیت مقصود نہیں ہے، لیکن آج ہمارا اپنے نوکرو، چاکروں اور غلاموں سے کیا سلوک ہے، کیا ہمیں بھی یہ احساس ہے کہ قیامت کے دن وہ کہیں ہمارے طرز عمل کی وجہ سے ہماری نیکیاں ہی نہ لے جائیں۔

[7514] (۳۰۰۸) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ

[7514] تقدم

[7514]۔ پھر ہم باپ بیٹا چلے حتی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی مسجد میں پہنچ گئے اور وہ ایک کپڑے میں اس کو اپنے گرد لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے، تو میں لوگوں کو پھلانگ کر، ان کے اور قبلہ کے درمیان جا بیٹھا اور میں نے کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں، جبکہ آپ کی اوپر کی چادر، آپ کے پہلو میں موجود ہے؟ تو انہوں نے اس طرح میرے سینے پر ہاتھ مارا، اپنی انگلیوں کو کھول لیا اور ان کو کمان کی شکل میں کر لیا، کہا، میں نے چاہا، آپ جیسا کم عقل اور نادان یعنی ناواقف میرے پاس آئے اور مجھے دیکھے، میں کیا طریقہ اختیار کرتا ہوں، پھر خود بھی اس طرح کرے، رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور ابن طاب نامی کھجور کے درخت کی چھڑی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے مسجد کے قبلہ رخ میں بلغم کو دیکھا اور اس کو چھڑی سے کھرچ دیا پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، ''تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے رخی برتے؟'' ''کیونکہ آپ مسجد کے قبلہ رخ میں بلغم دیکھ کر، اس کو شاخ سے کھرچ چکے تھے۔'' تو ہم نے نظریں جھکا لیں، جھک گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیرے،'' تو ہم دب گئے، نظریں نیچی کر لیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون اس عمل کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے،'' ہم نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمہارا کوئی ایک جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، (اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے) اس لیے وہ ہرگز اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف لیکن اپنے بائیں قدم کے نیچے، بائیں طرف تھوکے، اگر اچانک اور فوری آنے والی تھوک اس کو جلد بازی پر مجبور کرے، تو اپنے کپڑے میں اس طرح کر لے،'' پھر آپ نے کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے حصے پر لپیٹا اور فرمایا: ''مجھے خوشبو دکھاؤ،'' قبیلہ کا ایک نوجوان اٹھا، دوڑ کر اپنے گھر گیا اور اپنی ہتھیلی میں مخلوط خوشبو لے آیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ وہ خوشبو لے کر چھڑی کے سرے پر لگائی، پھر اسے بلغم (کھنگار) کے نشان پر مل دیا، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس وجہ سے لوگوں نے مسجدوں میں خوشبو استعمال کرنا شروع کر دی ہے۔

[7515] (٣٠٠٩) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَهُ فَاَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ

[7515] تقدم

قَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ.

[7515] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بواط کے لیے نکلے اور آپ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے اور ایک اونٹ پر ہم باری باری، پانچ، چھ اور سات بیٹھتے تھے، اپنے اونٹ پر ایک انصاری آدمی کی باری آ گئی، تو اس نے اسے بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا، پھر اسے اٹھایا، تو اس نے کچھ پس و پیش کی، دیر کر دی، تو اس نے اسے کہا اللہ تجھ پر لعنت بھیجے، اٹھ، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیجنے والا کون ہے؟'' اس نے عرض کیا، جی میں ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اس سے اتر آؤ، لعنت شدہ سواری کے ساتھ ہمارے ساتھ نہ چلو، اپنے نفسوں کو بددعا نہ دو، اپنی اولاد کو بددعا نہ دو اور اپنے مالوں کو بددعا نہ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی گھڑی کے موافق پڑ جائے جس میں اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے، تو وہ تمہاری دعا کو قبول فرما لیتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ ❶ يَعْقُبُهُ: اس پر باری باری سوار ہوتے تھے، غزوہ بواط کے لیے آپ جنگ بدر سے پہلے ربیع الاول ۲ھ میں ایک قریشی قافلہ کے لیے نکلے تھے، ❷ تَلَدَّنَ: اس نے توقف کیا، تاخیر کر دی، ❸ شَأْ: اس کو کھڑا کرنے کے لیے ڈانٹنا، ہش ہش کہنا۔

[7516] (۳۰۱۰) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَتَاْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ

[7516] تقدم

فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِي فَاَدَارَنِي حَتّٰى اَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ.

[7516]۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے رہے حتی کہ شام کا وقت قریب ہو گیا اور عربوں کے پانیوں میں سے ایک پانی کے قریب ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون سا مرد ہے، جو ہم سے آگے جائے گا اور حوض کو ٹھیک ٹھاک کرے گا، (مٹی وغیرہ نکال دے گا) خود بھی پیے گا اور ہمیں بھی پلائے گا'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں کھڑا ہو گیا اور کہا، یہ مرد، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جابر کے ساتھ کون سا مرد جائے گا؟'' تو جبار رضی اللہ عنہ بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، چنانچہ ہم کنویں کی طرف روانہ ہو گئے، ہم نے حوض میں ایک یا دو ڈول کھینچے، پھر اس کی مٹی کو صاف کیا، لیپا پوتی کی پھر ہم نے اس میں پانی کھینچا (ڈالا) حتی کہ ہم نے اسے بھر ڈالا، سو ہم تک سب سے پہلے پہنچنے والے رسول اللہ ﷺ تھے، آپ نے فرمایا: ''کیا اجازت دیتے ہو؟'' ہم نے کہا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے پانی کے لیے اس کی مہار ڈھیلی کی، اس نے پانی پیا، آپ نے اس کی مہار کھینچی، تو اس نے اپنے پاؤں کشادہ کر لیے اور بول کیا، پھر اس کو ایک طرف لے گئے اور اس کو بٹھا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ حوض پر تشریف لائے اور اس سے وضو کیا، پھر میں اٹھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کی جگہ سے وضوء کیا، جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میرے جسم پر ایک چادر تھی، میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا، وہ میرے کندھوں پر نہ پہنچی، اس کے ڈورے تھے، میں نے اس چادر کو الٹا کیا، پھر اس کے کناروں کو الٹا اور اس پر اپنی گردن کو مضبوط کیا، (گردن اور ٹھوڑی سے اس کو روکا) پھر میں آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کر اپنی دائیں جناب کھڑا کر دیا، پھر جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وضو کیا، پھر آ کر

رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے، تو آپ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور رسول اللہ ﷺ مجھے گھورنے لگے اور میں سمجھ نہیں رہا تھا، (مجھے احساس نہیں ہو رہا تھا)، پھر میں آپ کا مقصد سمجھ گیا اور آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے کے ذریعہ بتایا کہ اس کو کمر پر باندھ لو، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے، فرمایا: ''اے جابر! میں نے کہا، حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب کپڑا کھلا ہو، تو اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں پر ڈال لو اور جب تنگ ہو تو اپنی کمر پر باندھ لو۔''

مفردات الحدیث ❶ الْأَحْمَقُ: بے وقوف، لیکن یہاں ناواقف اور جاہل مراد ہے کہ وہ مجھے اس طرح نماز پڑھتا دیکھ کر مجھ سے سیکھ لے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے، ❷ نُخَامة: بھنی، رینٹ، ناک کا فضلہ، بلغم کو بھی کہہ دیتے ہیں، ❸ يَمْدُرُ الحوض: حوض کی لپائی کرے، اس کو ٹھیک ٹھاک کرے، ❹ أَفْهَقْنَاهُ: ہم نے اس حوض کو بھر دیا، ❺ أَشْرَعَ نَاقَتَهُ: پانی پینے کے لیے اپنی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا کر دیا، اس کو پانی پلانے لگے۔ ❻ شَنَقَ لها: اس کی مہار کو کھینچا۔ ❼ فَشَجَتْ: اونٹنی نے بول کے لیے اپنی ٹانگیں کشادہ کیں کھولیں۔ ❽ ذَبَاذِب، مفرد ذِبْذِب ہے، یعنی اَهْدَاب، ڈورے، ❾ تَوَاقَصْتُ عليها: چادر کو گردن سے روک لیا۔ ❿ يَرْمُقُنِي: مجھے گھور رہے تھے، مجھ پر نظر جمائے ہوئے تھے۔

[7517] (٣٠١١) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأُقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأُعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا.

[7517]۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور روزانہ ہم میں سے ہر آدمی کی خوراک ایک کھجور تھی، جسے وہ چوستا، پھر اسے اپنے کپڑے میں باندھ لیتا (تاکہ پھر چوس سکے) اور ہم اپنی کمانوں سے پتے جھاڑتے اور کھا لیتے، حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل گئیں، میں قسم کھاتا ہوں، ایک دن ہم میں سے ایک آدمی کو چوک کر نہ دی گئی، تو ہم اس کو اٹھا کر لے گئے اور ہم نے گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں دی گئی، تو اسے کھجور دی گئی اور اس نے کھڑے ہو کر کھالی۔

مفردات الحدیث ❶ يَصُرُّهَا: وہ اسے باندھ یا لپیٹ لیتا۔ ❷ نَخْتَبِطُ: ہم پتے جھاڑتے۔ ❸ نَعَشُهُ: ہم اس کو سہارے سے اٹھاتے تھے اور بقول قاضی عیاض، ہم اس کے دعویٰ کو مضبوط کرتے تھے کہ واقعی غلطی سے اس کو کھجور نہیں دی ہے۔

[7517] تقدم

[7518] (۳۰۱۲) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَّآءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُو اِسْمٰعِيلَ بِرَاْسِهٖ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ لِي فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَّمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَّسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ اِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي اَنْ يُّرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ.

[7518]۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کھلی وادی میں چلے، تو رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے اور میں بھی پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے ہولیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نظر دوڑائی، تو آپ کو پردہ پوشی

[7518] تقدم

کے لیے کوئی چیز دکھائی نہ دی، اچانک آپ نے دیکھا، وادی کے کنارے پر دو درخت ہیں، تو رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک کی طرف چل پڑے اور اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا، ''اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر۔'' وہ آپ کے لیے نکیل ڈالے گئے اونٹ کی طرح مطیع ہو گیا، جو اپنے قائد (آگے سے پکڑنے والے) کی فرمانبرداری کرتا ہے، حتی کہ آپ دوسرے درخت کے پاس پہنچ گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر۔'' وہ بھی اس طرح آپ کا مطیع ہو گیا، حتی کہ جب دونوں کے درمیانی مقام پر پہنچ گئے، تو ان کو اکٹھا کر دیا اور فرمایا، ''اللہ کے حکم سے مجھ پر جڑے رہو۔'' تو وہ دونوں مل گئے، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اس ڈر سے دوڑ کر آپ سے دور نکل گیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے قریب محسوس کر کے دور نہ نکل جائیں، محمد بن عباد، فَيَبْتَعِدَ کی جگہ فَيَتَبَعَّدَ کہتے ہیں، میں خود کلامی کرتے ہوئے بیٹھ گیا، اچانک میں نے نظر ڈالی، تو میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ میری طرف آ رہے ہیں اور دونوں درخت الگ الگ ہو چکے ہیں اور ان میں ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہو چکا ہے، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ تھوڑی دیر کے لیے کھڑے ہوئے اور اپنے سر سے اس طرح کیا، (اور ابو اسماعیل نے اپنے سر سے دائیں اور بائیں اشارہ کیا) پھر آپ آگے بڑھے، تو جب مجھ تک پہنچ گئے، فرمایا، ''کیا تو نے میرا ٹھہرنا دیکھا؟'' میں نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ان دونوں درختوں کی طرف جاؤ اور ان میں سے ہر ایک سے، ایک ایک شاخ کاٹ لاؤ اور جب میرے کھڑے ہونے کی جگہ پہنچو، تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دو اور ایک شاخ اپنے بائیں ڈال دو۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اٹھا اور میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا اور اس کو تیز کیا اور وہ تیز ہو گیا، چنانچہ میں دونوں درختوں کے پاس پہنچا اور ان میں سے ہر ایک سے ایک شاخ کاٹ لی، پھر ان کو گھسیٹتے یا کھینچتے ہوئے، آگے بڑھا، حتی کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی کھڑا ہونے کی جگہ پر کھڑا ہوا، تو ایک شاخ اپنے دائیں چھوڑ دی اور ایک شاخ اپنے بائیں چھوڑ دی، پھر آپ کو آ ملا اور عرض کیا، میں آپ کے فرمان پر عمل کر چکا ہوں، اے اللہ کے رسول! اور یہ کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں دو ایسی قبروں سے گزرا، جن میں عذاب دیا جا رہا تھا، تو میں نے پسند کیا کہ میری سفارش سے ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے، جب تک وہ دونوں شاخیں تازہ رہیں۔

مفردات الحدیث ❶ أَفْيَحُ: وسیع، ❷ الْمَخْشُوش: خِشَاش (نکیل) ڈالی گئی۔ ❸ يُصَانِعُ قَائِدَهُ: اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے، ❹ مَنْصَف: درمیانی جگہ، دونوں کے درمیان کی جگہ۔ ❺ لَاءَمَ بَيْنَهُمَا: دونوں کو ملا دیا، جوڑ دیا، ❻ أُحْضِرُ: میں تیز دوڑ رہا تھا، ❼ حَسَرْتُهُ: میں نے اس کو تیز

کیا، ❽ فَانْذَلَقَ: وہ تیز ہو گیا۔ ❾ عَمَّ ذاكَ: آپ نے اس کام کا حکم کیوں دیا۔ ❿ أن يُرَفَّهَ عَنْهُمَا: ان دونوں سے تخفیف کی جائے، عذاب ہلکا کر دیا جائے۔

فائدہ:...... اس حدیث کا لفظ، بِشَفَاعتي: میری سفارش کی وجہ سے اس بات کی صریح دلیل ہے کہ عذاب میں تخفیف آپ کی سفارش کے سبب ہوئی، اس میں ٹہنی کا کوئی دخل نہیں تھا، اس لیے اس سے قبر پر پھول وغیرہ ڈالنے پر استدلال کرنا درست نہیں ہے اور آپ کو تو عذاب ہوتا محسوس ہو گیا، کیا ہمیں بھی عذاب ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔

[7519] (۳۰۱۳) قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى.

[7519]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر ہم لشکر کے پاس پہنچ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! پانی کے لیے آواز لگاؤ؟'' سو میں نے کہا، خبردار! پانی ہے، سنو! کسی کے پاس پانی ہے؟ خبردار! پانی لاؤ، میں نے

[7519] تقدم

عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس قافلہ میں تو مجھے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا اور ایک انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی پرانی مشک میں، کھجور کی شاخ پر لٹکا کر، پانی ٹھنڈا رکھتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا، ''فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کی بوسیدہ مشکوں میں کچھ پانی ہے؟'' چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اس کی مشکوں میں پانی دیکھا، تو مجھے ان میں صرف ایک قطرہ مشک کے منہ میں ملا، اگر میں اس کو انڈیلوں تو مشک کا خشک حصہ اس کو جذب کر لے گا، سو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے ان مشکوں میں سے ایک مشک کے منہ میں صرف ایک قطرہ پانی ملا ہے، اگر میں اس کو انڈیلوں، تو مشک کا خشک حصہ اس کو جذب کر لے گا، آپ نے فرمایا، ''جاؤ، اسے میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ میں اسے آپ کے پاس لے آیا، آپ نے اسے (مشک) کو ہاتھ میں پکڑا اور کچھ کلمات پڑھنے لگے، مجھے معلوم نہیں، وہ کون سے کلمات تھے اور آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو نچوڑ رہے تھے، یا دبا رہے تھے، پھر آپ نے وہ مشک مجھے دے دی اور فرمایا، ''اے جابر! پیالہ کے لیے آواز دو۔'' میں نے آواز دی، اے قافلہ کے پیالے والے، وہ اٹھا کہ میرے پاس لایا گیا اور میں نے اسے آپ کے آگے رکھ دیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اس طرح پیالے میں پھیلایا، آپ نے اس کو کھول کر اس کی انگلیاں الگ الگ کر لیں، پھر انہیں پیالے کے پیندے میں رکھ دیا اور فرمایا، ''مشک پکڑ کر، بسم اللہ پڑھ کر، مجھ پر پانی ڈالو۔'' میں نے آپ پر پانی ڈالا اور بسم اللہ پڑھ لی، میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے، پھر ٹب میں پانی نے جوش مارا اور گھوما حتی کہ ٹب بھر گیا، تو آپ نے فرمایا، ''اے جابر! آواز دو، کس کو پانی کی ضرورت ہے (وہ لے لے)'' لوگ آ گئے، انہوں نے پانی پیا، حتی کہ وہ سیراب ہو گئے، میں نے کہا، کیا کوئی ضرورت مند رہ گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ٹب سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، جبکہ وہ ابھی بھرا ہوا تھا۔

مفردات الحدیث ① أَشْجَاب، مفرد شَجْب ہے، بوسیدہ اور پرانا مشکیزہ۔ ② حِمَارَة: مشک لٹکانے کی کھونٹی۔ ③ عَزْلَاء: مشک کا منہ، ④ يَغْمِزُهُ: نچوڑنے کے لیے اسے دبا رہے تھے، ⑤ جفنة: بڑا پیالہ یا ٹب۔

[7520] (٣٠١٤) وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يُّطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ

[7520] تقدم

خَمْسَةٌ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطِئُ رَاْسَهُ

[7520] ۔لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا، ''امید ہے، اللہ تمہیں کھلائے گا۔'' چنانچہ ہم سندر کے ساحل پر پہنچے تو سمندر نے زور سے جوش مارا، یعنی اس کی لہر زور سے اٹھی اور اس نے ایک جان دار پھینک دیا، ہم نے اس کے ایک ٹکڑے کے لیے آگ جلائی، اس کو پکایا اور بھونا اور اس کو کھایا، حتی کہ ہم سیر ہو گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اور فلاں فلاں پانچ آدمی گئے اور اس کے آنکھ کے خول میں داخل ہو گئے، ہمیں کوئی دیکھ نہیں رہا تھا، حتی کہ ہم باہر آ گئے، تو ہم اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو لے کر اس کو کمان بنائی، پھر ہم نے قافلہ میں سے سب سے بڑے آدمی اور اس سب سے بڑے اونٹ کو طلب کیا اور قافلہ کے سب سے بڑے پالان کو لیا، سو وہ اس کے نیچے سر جھکائے بغیر چلا گیا۔

مفردات الحدیث ❶ سِيفُ الْبَحْرِ: سمندر کا ساحل، ❷ ذَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً: سمندر نے ٹھاٹھیں ماریں۔ ❸ حجاج: آنکھ کا خول۔ ❹ كِفْل: وہ کپڑا جو اونٹ کی کوہان کے اردگرد لپیٹا جاتا ہے، یہاں مراد پالان ہے۔

فائدہ:......ان احادیث میں آپ کے مختلف معجزات کو بیان کیا گیا ہے اور معجزات پر قیاس نہیں ہو سکتا، اگر آپ کو دو قبروں کے عذاب کا علم دیا گیا ہے، تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ آپ کو دنیا میں برزخ کے حالات کا پتہ تھا اور برزخ (قبر) میں دنیا کے حالات کا علم ہے اور اگر تر شاخ رکھنے سے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے، تو قبر پر پڑھنے سے بالاولی ہو گی، کیونکہ عذاب کی تخفیف میں شاخ تر کا کوئی دخل نہیں ہے اور اگر تر شاخ تسبیح پڑھتی ہے، تو کیا خشک شاخ تسبیح نہیں پڑھتی، اللہ کا فرمان تو یہ ہے، اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ، ہر چیز حمد کے ساتھ تسبیح کہہ رہی ہے، پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت، جب تک یہ تر رہیں گی۔

٢٠......بَاب :فِيْ حَدِيْثِ الْهِجْرَةِ

باب ٢٠: حدیث ہجرت (ہجرت کا واقعہ) جس کو حدیث رحل (پالان) بھی کہتے ہیں

[7521] ٧٥۔(٢٠٠٩) حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

[7521] تقدم تخريجه في الاشربة باب: جواز شرب اللبن برقم (٥٢٠٦) انظر (التحفة) برقم (٥٢٠٧) مختصرا۔

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِي ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ ((أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُتِينَا فَقَالَ ((لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللَّهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا [راجع:٥٢٣٨]

[7521] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے باپ کے گھر آئے اور ان سے پالان خریدا اور (میرے باپ) عازب سے کہا، میرے ساتھ اپنے بیٹے کو بھیجو کہ وہ میرے ساتھ پالان اٹھا کر میرے گھر چھوڑ آئے، سو میرے باپ نے مجھے کہا، اسے اٹھاؤ، میں نے اسے اٹھا لیا اور میرے

باپ بھی رقم وصول کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلے، چنانچہ میرے باپ نے ان سے کہا، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! مجھے بتاؤ، جس رات آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تھے، آپ دونوں نے کیا کیا، انہوں نے کہا، ہاں، ہم رات بھر چلتے رہے، حتی کہ سورج دوپہر کو تھم گیا، راستہ خالی ہو گیا، کوئی بھی اس میں چل نہیں رہا تھا حتی کہ ہمیں ایک لمبی چٹان نظر آئی، جس کا سایہ تھا، ابھی تک وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، سو ہم نے وہاں پڑاؤ کیا، میں چٹان کے پاس پہنچا اور اپنے ہاتھ سے ایک جگہ ہموار کی، تاکہ وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹان کے سائے میں سو سکیں، پھر اس پر پوستین (کھال) بچھائی، پھر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سو جائیے! میں آپ کے لیے اردگرد کا دھیان رکھتا ہوں، آپ سو گئے اور میں اردگرد کا جائزہ لینے کے لیے نکلا، اچانک میں دیکھتا ہوں، بکریوں کا ایک چرواہا، اپنی بکریوں کو لے کر چٹان کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہماری طرح اس کے سایہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، میں اس کو ملا اور پوچھا، تمہارا مالک کون ہے اے غلام؟ اس نے کہا، میرا مالک شہر کا ایک آدمی ہے، میں نے کہا، کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا، ہاں، میں نے کہا، کیا تم مجھے دوھ کر دے سکتے ہو، (تمہیں دودھ دوہنے کی اجازت ہے) اس نے کہا، ہاں، اس نے ایک بکری پکڑ لی، تو میں نے اسے کہا، اس کے تھن سے بال، مٹی اور تنکے جھاڑ لو، (براء رضی اللہ عنہ نے جھاڑنے کے لیے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا) اس نے مجھے اپنے لکڑی کے پیالے میں کچھ دودھ دوہ دیا اور میرے پاس ایک مشکیزہ تھا، جس میں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے اور وضو کے لیے پانی رکھتا تھا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑا اور میں آپ کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتا تھا، میں نے آپ کو جاگتے ہوئے پایا، چنانچہ میں نے دودھ پر کچھ پانی ڈالا، حتی کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا، (پانی سے اس کی گرمی ٹوٹ گئی) پھر میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس دودھ کو پی لیجیے، آپ نے پیا، حتی کہ میری تسلی ہو گئی، (کہ آپ نے پیٹ بھر کر پی لیا)'' پھر آپ نے پوچھا، ''کیا کوچ کا وقت نہیں ہوا؟'' میں نے کہا، کیوں نہیں، تو ہم سورج ڈھلنے کے بعد چل پڑے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا، جبکہ ہم سخت زمین پر چل رہے تھے، (جس میں پاؤں دھنس نہیں سکتے تھے) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں پا لیا گیا، (دشمن سر پر پہنچ چکا) سو آپ نے فرمایا، ''غم و فکر نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے،'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی، میرے دیکھتے ہوئے، اس کا گھوڑا پیٹ تک دھنس گیا، میرے خیال میں اس نے کہا، میں جان چکا ہوں، تم دونوں نے میرے خلاف دعا کی ہے، سو میرے حق میں دعا کرو، چنانچہ میں دونوں کے ساتھ، اللہ کے نام پر عہد کرتا ہوں کہ میں تمہارے تعاقب میں آنے والوں کو روکوں گا، سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اسے نجات مل گئی، واپسی پر جو بھی اس کو ملا، اس

نے اسے کہا، ادھر سے میں تمہارے لیے کافی ہو چکا ہوں، (ادھر میں دیکھ آیا ہوں) چنانچہ اسے جو بھی ملتا، وہ اسے واپس لوٹا دیتا اور اس نے ہمارے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پورا کیا۔

مفردات الحدیث ❶ قام قائم الظهره: سورج سر پر کھڑا ہو گیا، عین دو پہر ہو گئی، ❷ رُفِعَت لَنَا صَخْرَة، ہمیں ایک چٹان نظر آئی، ❸ فَرْوة: بالوں یا اون کا کمبل، پوستین جس کا اندرونی حصہ جانوروں کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے۔ ❹ أَنْفُضُ لَكَ: میں آپ کے لیے پہرہ دیتا ہوں، اردگرد کا دھیان رکھتا ہوں۔ ❺ اهل المدينه ،اہل شہر، مدینہ سے یہاں شہر مراد ہے، یعنی مکہ، کیونکہ مدینه النبی تو آپ کی ہجرت کے بعد نام پڑا ہے، پہلے تو اس کو یثرب کہتے تھے اور بخاری شریف کی روایت لِرَجُل مِن قُرَيش ہے اور قریشی مکہ ہی میں آباد تھے، قَعب :لکڑی کا پیالہ، ❼ كثبة: کچھ، تھوڑا سا، ایک وقت نکلنے والا دودھ۔ ❽ اَرْتَوِي: میں اس میں پانی رکھتا تھا۔ ❾ اِرتطمت فرسه: اس کا گھوڑا دھنس گیا۔

فائدہ :......قریش نے آپ کے پکڑنے والے کے لیے سو اونٹ بطور انعام دینے کا اعلان کیا تھا، اس لیے آپ کے تعاقب میں نکلا اور یہ واقعہ پیش آیا۔

[7522] (. . .)وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ و قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي وَهٰذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

[7522] تقدم

[7522]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے باپ سے ایک پالان تیرہ درہم میں خریدا اور آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور عثمان بن عمر کی حدیث میں یہ ہے، سو جب سراقہ قریب آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی، چنانچہ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں کھب گیا (دھنس گیا) اور اس نے اس سے چھلانگ لگا دی اور اس نے کہا، اے محمد! میں جان گیا ہوں یہ آپ کا کام ہے، سو اللہ سے دعا کیجئے، وہ مجھے اس پریشانی سے خلاصی بخشے اور میں آپ سے عہد کرتا ہوں، میں اپنے پچھلوں سے آپ کو مخفی، اوجھل رکھوں گا (کسی کو ادھر نہیں آنے دوں گا) اور یہ میرا ترکش ہے، اس سے آپ ایک تیر لے لیں، کیونکہ آپ فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور غلاموں کے پاس سے گزریں گے، تو اپنی ضرورت کے مطابق ان میں سے لے لیں، آپ نے فرمایا: ''ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں،'' چنانچہ ہم رات کو مدینہ پہنچے، وہاں کے باشندوں میں آپ کو اپنے اپنے پاس ٹھہرانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''میں بنو نجار کے ہاں ٹھہروں گا، جو عبد المطلب کے ماموں ہیں، اس سے میں ان کی عزت افزائی کروں گا،'' مرد اور عورتیں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور نوکر چاکر راستوں میں پھیل گئے، وہ پکار رہے تھے، اے محمد! اے اللہ کے رسول! اے محمد! اے اللہ کے رسول!

فائدہ:...... اس حدیث میں، یا محمد اور یا رسول اللہ کہا، آپ کی آمد پر اظہار مسرت و شادمانی کے لیے ہے اور آپ ان کے سامنے موجود تھے، اس سے آج کل، یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے کا جواز ثابت کرنا، قیاس مع الفارق ہے، اگر انہوں نے یہ الفاظ، آپ کی غیر موجودگی جبکہ آپ ان کے سامنے نہیں تھے، کہے ہوتے تو پھر قیاس ہو سکتا تھا۔ راوی کا یہ کہنا کہ ''قدمنا ليلا'' رات کو پہنچے درست نہیں ہے کیونکہ آپ مدینہ منورہ میں دن کو داخل ہوئے تھے اور آپ نے سفری ضرورت کے باوجود، استغناء اور بے نیازی کا اظہار کرتے ہوئے سراقہ سے کوئی چیز نہیں لی۔



ہر گھر کی ضرورت
ہر لائبریری کی زینت
مطبوعات
نعمانی
حیاتِ انبیاء
کتاب الدعا
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
0334-4229127, 042-37321865

اس کتاب کے کل ابواب (08) اور (40) احادیث ہیں۔

57

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

کتاب التفسیر

حدیث نمبر 7523 سے 7563 تک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٥٧......كِتَابُ التَّفْسِيرِ

٥٧۔ کتاب التفسیر

١......بَابٌ: فِي تَفْسِيرِ آيَاتٍ، مُتَفَرِّقَةٍ

باب۱: متفرق آیات کی تفسیر

[7523] ١-(٣٠١٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قِيلَ لِبَنِي إِسْرَآئِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ))

[7523]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کو حکم دیا گیا، دروازہ سے گزرو، جھکتے ہوئے اور کہنا، معافی کی درخواست ہے، تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی، تو انہوں نے تبدیلی کر دی، سو دروازے سے گزرے اپنی سرینوں پر گھسٹتے ہوئے اور کہنے لگے، دانہ بالی میں، (مطلوب ہے)۔''

فائدہ:...... بنو اسرائیل کے، جب من اور سلویٰ سے دل بھر گئے اور انہوں نے زمینی غذاؤں کا مطالبہ کیا، تو انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے، سجدہ ریز ہو کر یا عاجزی و فروتنی اختیار کرتے ہوئے، جھک کر دروازہ سے گزریں، لیکن انہوں نے اپنی روایتی سرکشی سے کام لیتے ہوئے، اس حکم کا مذاق اڑایا، سجدہ یا عاجزی و انکساری کی بجائے، تکبر و گھمنڈ سے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے اور معافی کی بجائے، بالیوں میں دانہ مانگتے

[7523] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٢٨) برقم (٣٤٠٣) وفي التفسير باب (وقولوا حطة) برقم (٤٦٤١) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٩٧)

ہوئے دروازہ سے گزرے، اُسْتَاهٌ، است (سرین) کی جمع ہے۔اور دروازہ کس بستی یا شہر کا تھا، اس کے بارے میں اختلاف ہے، حافظ ابن کثیر نے بیت المقدس دروازہ مراد لیا، بعض نے کہا باب لد اور بعض نے باب اریحاء اور بعض نے کہا کوئی مصری شہر مراد ہے۔

[7524] ٢-(٣٠١٦)حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[7524]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ پر وحی لگاتار اتاری، حتی کہ آپ فوت ہو گئے اور آپ کی وفات کے عہد و زمانہ میں وحی کا نزول بہت بڑھ گیا تھا، یعنی آپ کی زندگی کے آخری ایام میں وحی کی آمد زیادہ ہوئی تھی۔

[7525] ٣-(٣٠١٧)حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

[7524] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: كيف نزل الوحي برقم (٤٩٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٠٧)

[7525] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: زيادة الايمان ونقصه برقم (٤٥) وفي المغازي باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٧) وفي التفسير باب (اليوم اكملت لكم دينكم) برقم (٤٦٠٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: تعليقا برقم (٧٢٦٨) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة المائدة برقم (٣٠٤٣) والنسائي في (المجتبى)←

[7525] ۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ حضرات ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں، اگر وہ ہم پر اترتی، تو ہم اس کے نزول کے دن کو تہوار قرار دیتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے خوب علم ہے، وہ کہاں اتری اور کس دن اتری اور جب اتری، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے، وہ مقام عرفات میں اتری، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہرے ہوئے تھے، سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا، یا نہیں، آیت سے مراد ہے، ترجمہ، ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین (دستور زندگی) مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (شریعت) پوری کر دی۔'' (المائدہ، آیت نمبر ۳)

فائدہ :...... یہ آیت مبارکہ دو عیدوں کے دن، میدان عرفات میں اتری، ہفتہ کی عید یعنی جمعہ کا دن تھا اور سالانہ عید، عرفہ کا دن تھا اور مسلمانوں کے لیے یہ دونوں عید کے دن ہیں، کیونکہ عرفہ کا دن، عید الاضحیٰ کا پیش خیمہ ہے اور مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے، اسی دن عرفات کے میدان میں ہوتا ہے، اپنے طور پر عید کا دن مقرر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے، (اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے، ورنہ حضرت عمرو، ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے، کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے۔'' (خزائن العرفان از مولانا نعیم مراد آبادی، ص ۱۷۱)

سوال یہ ہے کہ اگر کسی خوشی کے واقعہ کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا صحابہ کرام کے نزدیک جائز تھا، تو انہوں نے ہر سال تکمیل قرآن کی یادگار کیوں نہیں منائی اور اس کے لیے عید والا جشن کیوں قائم نہ کیا اور کیا آج مسلمان تکمیل قرآن کا جشن، نو ذوالحجہ کو مناتے ہیں اور عید میلاد النبی کی طرح جلسے اور جلوس نکالتے ہیں، صحابہ کرام نے غزوہ بدر کا جشن منایا، فتح مکہ کے دن کو عید کا دن قرار پایا یا عید میلاد النبی کے لیے، آپ کی پیدائش کے دن کو عید کا دن قرار دیا، ائمہ اربعہ میں سے کسی نے کسی تیسری عید کی نشان دہی کی اور عیدین کی طرح اپنی کتابوں میں اس کے لیے ابواب قائم کیے؟ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں اسی طرح عرفہ اور جمعہ کا دن پہلے سے عید کا دن ہے نہ کہ قرآن کے نزول کی تکمیل کے بعد۔

← في المناسك باب: ما ذكر في يوم عرفة برقم (٣٠٠٢) وفي الايمان باب: تفاضل اهل الايمان برقم (٥٠٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٦٨)

[7526] ٤-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ

[7526]۔حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اگر ہم پر، یعنی یہودیوں کے گروہ پر یہ آیت اترتی، ''آج کے دن، میں نے تمہارا ضابطۂ حیات مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا'' اس دن کو ہم جان لیتے جس میں یہ اتری، تو ہم اس دن کو عید (جشن و مسرت) کا دن قرار دیتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے اس دن کا خوب علم ہے، جس میں یہ اتری اور اس گھڑی (وقت) کا بھی اور نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے، اس کا بھی، یہ مزدلفہ کی رات اتری، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے۔

فائدہ:......عرفہ کے دن شام کا وقت ہوگا، اس لیے اس کو لیلۃ مزدلفہ سے تعبیر کر دیا، وگرنہ سورج کے غروب ہو جانے کے بعد عرفات سے کوچ شروع ہو جاتا ہے اور مغرب کی نماز مزدلفہ میں آ کر پڑھی جاتی ہے اور یہ بات کہنے والے کعب احبار اور ان کے ساتھی تھے، کعب احبار بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔

[7527] ٥-(. . .)وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ

[7526] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٤١)

[7527] تقدم تخريجه برقم (٧٤٤١)

[7527] ۔حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے، جسے آپ پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں کے گروہ پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، میں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس آدمی نے کہا، ''آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا؛'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں اس دن کو خوب جانتا ہوں، جس میں یہ اتری ہے اور اس جگہ کو بھی جہاں یہ اتری ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مقام عرفات میں جمعہ کے دن اتری ہے۔''

[7528] ٦۔(٣٠١٨)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَآءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ

[7528] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة: باب شركة اليتيم واهل الميراث برقم (٢٤٩٤) وفي النكاح باب: الترغيب في النكاح برقم (٥٠٦٤) مختصرا۔ وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهم من النساء برقم (٢٠٦٨) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: القسط في الاصدقة برقم (٣٣٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٣)

قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

[7528]۔ حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا، ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے سلسلہ میں انصاف نہیں کر سکو گے، تو پھر (دوسری) عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں، دو، تین، یا چار سے نکاح کر لو۔ (نساء، آیت نمبر ۳)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے بھانجے، اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے، جو اپنے ولی (سرپرست) کی گود (کفالت) میں ہو اور اس کے ساتھ اس کے مال میں حصہ دار ہو، چنانچہ اس ولی کو اس کا مال و جمال بھا جائے (پسند آ جائے) اس لیے اس کا سرپرست اس سے، اس کے مہر میں انصاف کیے بغیر، شادی کرنا چاہے (اس کو اتنا دینے کے لیے تیار نہ ہو) جتنا اس کو دوسرا شخص دے سکتا ہے، تو ایسی صورت میں ان کو (کے ولیوں) کو ان سے انصاف کیے بغیر شادی کرنے سے روک دیا گیا ہے، جبکہ وہ ان کو ان کے مہر میں، ان کی اعلیٰ معیار پر نہیں پہنچاتے اور ان کو یہ حکم دیا گیا ہے، وہ ان کے سوا، ان عورتوں سے نکاح کر لیں، جو انہیں پسند ہوں۔

عروہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، پھر لوگوں نے اس آیت کے نزول کے بعد، ان کے بارے میں، (یتیم بچیوں کے بارے میں) سوال کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، فرما دیجئے کہ ان کے بارے میں اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے اور وہ احکام بھی جو یتیم عورتوں کے بارے میں اس کتاب میں پہلے سے تمہیں سنائے جا چکے ہیں، جن کو تم وہ حقوق نہیں دیتے ہو، جو ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اور (حسن و جمال اور مال کی صورت میں) تم ان سے نکاح میں دلچسپی (رغبت) رکھتے ہو،'' (نساء آیت ۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے، تم پر کتاب میں پڑھا جا چکا ہے، اس سے پہلی آیت مراد ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اگر تمہیں خطرہ ہو کہ تم یتیم بچیوں سے انصاف نہیں کر سکو گے، تو اور عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں، نکاح کر لو۔ (نساء، آیت نمبر ۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، دوسری آیت میں اللہ کا یہ فرمان، ''تم ان سے شادی کرنے سے بے رخی بے نیازی برتتے ہو،'' اس سے مراد، ان کا اس، یتیم بچی سے بے رخی برتنا ہے، جو ان کی گود (کفالت) میں ہے جبکہ اس کے پاس مال و جمال کم ہے، اس لیے انہیں ان یتیم عورتوں سے بھی نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا، جن کے مال و جمال میں وہ رغبت رکھتے ہیں، الا یہ کہ ان سے انصاف و عدل کریں، کیونکہ وہ ان سے (جمال و مال کی کمی کی صورت میں) بے رخی برتتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ کہ جاہلیت کے دور میں، جب کسی بچی کے چچا زاد، سرپرست بن کر اس

کی پرورش اور کفالت کرتے، تو اگر وہ مال دار اور حسین وجمیل ہوتی، اس سے شادی کر لیتے، لیکن ان کو ان کی حیثیت ومعیار کے مطابق مہر نہ دیتے، بلکہ بہت کم مہر دیتے، لیکن اگر وہ مال دار اور حسین وجمیل نہ ہوتی، تو اس سے شادی نہ کرتے، اس لیے فرمایا، جب تم ان کے حسن وجمال اور مال میں کمی کی بنا پر ان کو نظرانداز کرتے ہو، تو حسن وجمال اور مال کی صورت میں بھی، ان کا پورا پورا حق ادا کرو اور مہر مثل ادا کرو، وگرنہ ان کے سوا اور عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں، چار تک شادی کر سکتے ہو۔

[7529] (. . .) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

[7529]۔ حضرت عروہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، ''اور اگر تمہیں خطرہ ہو کہ تم یتیم بچیوں سے انصاف نہیں کر سکو گے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، جس کے آخر میں یہ اضافہ ہے، کیونکہ تم ان سے بے رغبتی برتتے ہو، جبکہ ان کا مال اور حسن کم ہو۔

[7530] ۷۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا

[7530]۔ حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں، ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے۔'' یہ اس مرد کے بارے میں نازل ہوئی، یتیم بچی جس کی سرپرستی میں ہے اور وہ اس کا وارث بھی ہے، بچی کا مال ہے، اس بچی کی

[7529] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة باب: شركة اليتيم واهل الميراث برقم (٢٤٩٤) وفي التفسير باب: (وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى) برقم (٤٥٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٩٣)

[7530] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٧)

خاطر کوئی جھگڑا کرنے والا نہیں ہے، تو وہ سرپرست آگے اس کی شادی نہیں کرتا، کیونکہ اس کے پاس مال ہے، (خود شادی کر کے) اس کو نقصان پہنچاتا ہے، (مہر پورا نہیں دیتا) اور اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے، اس لیے اللہ نے فرمایا، ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے سلسلہ میں انصاف نہیں کر سکو گے، تو (ان کے سوا اور) ان عورتوں سے شادی کر لو، جو تمہیں پسند ہوں،'' یعنی جو میں نے تمہارے لیے حلال قرار دی ہیں اور اس لڑکی کو چھوڑ دو جس کو تم نقصان پہنچاتے ہو۔

[7531] ٨۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ

[7531]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''اور وہ احکام جو اللہ کی کتاب میں تم پر پڑھے جاتے ہیں، ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو تم ان کے فرض کردہ حقوق نہیں دیتے ہو اور ان سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتے ہو،'' کے بارے میں کہا، یہ یتیم بچی کے بارے میں اتری ہے، وہ کسی مرد کی کفالت میں ہوتی ہے اور وہ بچی اس کے مال میں حصہ دار ہوتی ہے، اور وہ اس سے خود شادی کرنے سے بے رخی برتتا ہے اور کسی اور سے بھی اس کی شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ وہ اس کے مال میں حصہ دار بن جائے گا، اس لیے وہ بچی کو روکے رکھتا ہے، اس سے خود شادی نہیں کرتا اور نہ دوسرے سے شادی کرتا ہے، (اس حرکت سے منع کیا گیا ہے)

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے، اگر بچی کا حسن و جمال کم ہے، لیکن وہ مال دار ہے، تو اس کے سرپرست کے لیے مال کی لالچ وحرص میں یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی شادی ہی نہ کرے، اس کو دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا یا تو خود شادی کر لے اور اس کو اس کی حیثیت اور معیار کے مطابق مہر دے اور حسن معاشرت سے کام لے، یا پھر اس کی آگے شادی کر دے۔

[7532] ٩۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ

[7531] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النكاح باب: اذا كان الولی هو المخاطب برقم (٥١٣١) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٨)

[7532] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (یستفتونك فی النساء قل الله یفتیكم) برقم (٤٦٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٨١٧)

عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي اَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهٖ فَيَعْضِلُهَا

[7532] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے، الآیہ، فرماتی ہیں، اس سے مراد یتیم بچی ہے، جو کسی مرد کی سرپرستی میں ہے، شاید کہ وہ اس مرد کے مال میں حصہ دار ہے، حتیٰ کہ وہ کھجور کے درخت میں شریک ہے، تو وہ اس سے خود نکاح کرنے سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور وہ اس کو بھی ناپسند کرتا ہے کہ کسی اور مرد سے اس کی شادی کر دے، وہ اس کا مال میں حصہ دار بن جائے گا، اس لیے وہ یتیم بچی کو (نکاح سے) روکے رکھتا ہے۔

فائدہ :...... یتیم بچی جب اپنے عم زاد کی کفالت میں ہوگی، تو اپنے باپ کی وراثت میں حصہ لے گی، اس لیے وہ اپنے ولی (سرپرست) کے ساتھ مال میں حصہ دار ہوگی، جب وہ آگے شادی کرلے گی، تو اس کا مال، اپنے ولی کی نگرانی سے نکل کر یتیم بچی کے خاوند کی نگرانی میں چلا جائے گا اور یہ بات سرپرست کو پسند نہیں ہے، اس لیے اگرچہ خود تو اس بچی کے ساتھ نکاح نہیں کرتا، اس کا آگے بھی نکاح نہیں کرتا، تاکہ اس کے مال پر تصرف کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے، شریعت اس ظلم کی کیسے اجازت دے سکتی تھی، اس لیے اس کے بارے میں ہدایات نازل کی گئیں۔

[7533] ١٠ـ(٣٠١٩) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ

[7533] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''اور جو فقیر ومحتاج ہو، وہ معروف طریقہ کے مطابق کھا لے۔'' (نساء، نمبر ۶)، کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ آیت یتیم بچے کے اس سرپرست ونگران کے بارے میں اتری ہے، جو اس کا نگران اور محافظ ہے اور اس کے مال کی اصلاح و بہتری کا خیال رکھتا ہے، جب وہ محتاج و ضرورت مند ہو، تو یتیم کے مال سے کھا سکتا ہے،

فائدہ :...... معروف طریقہ کے مطابق کھا سکتا ہے، کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

[7533] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨٦)

۱۔ وہ یتیم کے مال سے اپنے عمل، کارکردگی کے مطابق لے سکتا ہے، حضرت عائشہ، حسن بصری، عکرمہ سے اور ابن عباس کا ایک قول یہی ہے۔

۲۔ وہ یتیم کے مال سے ضرورت مند ہونے کی صورت میں کھا سکتا ہے، یعنی بقدر ضرورت لے سکتا ہے، حسن بصری، ابراہیم، عطاء اور مکحول کا یہی نظریہ ہے، صحیح نظریہ یہی ہے کہ وہ ضرورت مند ہونے کی صورت میں بقدر ضرورت لے سکتا ہے، اگر ضرورت مند نہ ہو پھر نہیں لے سکتا۔

۳۔ وہ یتیم کے مال سے بطور اجرت یا نان ونفقہ کے لیے نہیں لے سکتا، ہاں بطور قرض لے سکتا ہے اور آسودگی پیدا ہونے پر قرض چکا دے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبیدہ سلمانی، سعید بن جبیر اور مجاہد وغیرہم کا یہی نظریہ ہے۔

۴۔ اگر مال سونا، چاندی یعنی نقدی ہو تو صرف بصورت قرض لے سکتا ہے، اگر غلہ ہو تو بقدر حاجت لے سکتا ہے، شعبی، ابو العالیہ اور ابن عباس کا اصح قول یہی ہے)۔

۵۔ اجرت ومزدوری اور نان ونفقہ میں سے جو کم خرچ ہے، وہ لے سکتا ہے، امام شافعی کا نظریہ یہ ہے (تفصیل کے لیے احکام القرآن للجصاص اور فتح الباری دیکھیے)۔

[7534] ۱۱۔(. . .)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ اَنْ يُّصِيبَ مِنْ مَالِهِ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ

[7534]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد ''اور جو مستغنی ہو، بے نیاز ہو، وہ بچے (کچھ نہ لے) اور جو محتاج ہو، وہ دستور کے مطابق کھا لے۔'' کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ آیت یتیم بچے کے نگران کے بارے میں اتری ہے، وہ اس کے مال سے لے سکتا ہے، اگر محتاج (ضرورت مند) ہو، دستور کے مطابق، مال کی مقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔

فائدہ :...... یتیم کے مال سے ضرورت کے وقت کھاتے وقت، مال کی مقدار کا لحاظ بھی رکھا جائے گا، یہ نہیں کہ وہ اسے اپنے خرچ میں ہی اڑا دے، جس طرح انسان قلیل المال ہونے کی صورت میں اپنے اخراجات کو محدود کرتا ہے، اس طرح یہاں بھی کیا جائے۔

[7535] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[7534] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوصايا باب: وما للوصي ان يعمل في مال اليتيم برقم (٢٧٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٤)

[7535] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من اجرى امر الانصار على ما يتعارفون بسنهم برقم (١٢١٢) وفي التفسير باب: (ومن كان فقيرا فلياكل بالمعروف) برقم (٤٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٠)

[7535]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بھی بیان کرتے ہیں۔

[7536] ١٢۔(٣٠٢٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ جَاؤُكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

[7536]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل کے اس ارشاد اور جب وہ (کافر) تم پر تمہارے اوپر تمہارے نیچے سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے۔'' کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ خندق کے روز کا واقعہ ہے۔

[7537] ١٣۔(٣٠٢١)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا الْآيَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تُطَلِّقْنِي وَاَمْسِكْنِي وَاَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ

[7537]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، اس آیت اور اگر عورت کو اپنے خاوند سے نفرت و کراہت (بدسلوکی) اور اعراض (بے رخی) کا خطرہ ہو، (نساء، نمبر ١٢٨) کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ اس عورت کے بارے میں اتری ہے، جو کسی مرد کی صحبت و رفاقت میں طویل عرصہ گزارتی ہے، اب وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہے، تو وہ اسے کہتی ہے، مجھے طلاق نہ دو اور مجھے اپنے پاس رکھو اور میں تمہیں اجازت دیتی ہوں، (تم میری باری دوسری بیوی کو دے دو یا دوسری شادی کر لو،'' تو یہ آیت اتری۔

مفردات الحدیث ❋ نُشُوز: رفعت و بلندی، اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے، اس سے کراہت و نفرت کا اظہار کرنا، اس پر ظلم و زیادتی کرنا۔

[7538] ١٤۔(...)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْم بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ

[7536] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة الخندق برقم (٤١٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٤٥)

[7537] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: (وان امراة خافت من بعلها نشوزا) برقم (٥٢٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٨) وبرقم (١٧٠٥٩)

[7538] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٨٥١)

نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ اَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ اَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي

[7538]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ عزوجل کے فرمان، ''اور اگر عورت کو اپنے خاوند کی بدسلوکی اور بے رخی کا خوف ہو'' کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ آیت اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی، جو کسی مرد کی بیوی ہے، شاید وہ اس سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا، وہ اس کو پسند نہیں ہے، لیکن وہ اس کے ساتھ عرصہ گزار چکی ہے اور اولاد بھی ہے اور اس کو یہ بات ناپسند ہے کہ خاوند اس کو چھوڑ دے، اس لیے وہ اس کو کہتی ہے، تجھے میرے معاملہ میں آزادی ہے۔

[7539] ١٥۔(٣٠٢٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِي اُمِرُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوهُمْ

[7539]۔ ہشام رحمہ اللہ بن عروہ رحمہ اللہ، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے بھانجے! صحابہ کرام کے بعد آنے والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں کے لیے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا ہے۔

[7540] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7540]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہی، جبکہ اہل مصر نے حضرت عثمان پر طعن و تشنیع کیا، اہل شام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اور خارجیوں نے سب پر، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ان کے بعد آنے والے دعا کرتے ہیں،

((رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُونَا بِالْاِيمَانِ))

اس لیے حضرت امام مالک فرماتے تھے، صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے والوں کے لیے فئی میں کوئی حصہ نہیں ہے، کیونکہ یہ تو ان بعد والوں کے لیے ہے جو ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

[7541] ١٦۔(٣٠٢٣)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ

[7539] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢٢٥)

[7540] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٩)

[7541] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم) برقم (٤٥٩٠) وفی باب: (والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون النفس التی ←

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ آخِرَ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

[7541] ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوا، ''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کو قتل کرے گا، تو اس کی جزا جہنم ہے۔'' (نساء، نمبر۹۳)، تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سفر کیا اور ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا یہ آیت آخر میں اترنے والی آیات میں سے ہے اور اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں ہے۔ (اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے)

[7542] ۱۷۔(. . .)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِيْ آخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِيْ حَدِيثِ النَّضْرِ اِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَآ اُنْزِلَتْ

[7542] ۔امام صاحب یہ روایت تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے، آخر میں اترنے والی آیات میں اتری ہے اور نضر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے، ''یہ آخر میں اترنے والی آیات میں سے ہے۔''

[7543] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ

← حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما) برقم (٤٧٦٣) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في تعظيم قتل المومن برقم (٤٢٧٥) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠١١) وفي القسامة باب: تاويل قوله عزوجل (ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها) برقم (٤٨٧٩) انظر (التحفة) برقم (٥٦٢١)

[7542] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٥٧)

[7543] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار: باب: ما لقي النبي ﷺ واصحابه ←

[7543] ۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں، مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیات کے بارے میں دریافت کروں، ''اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے گا، اس کی سزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہے گا، تو میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا، اس کو کسی آیت سے منسوخ نہیں کیا اور اس آیت کے بارے میں، (اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے اور ناحق کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں، جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، (فرقان، آیت نمبر ٦٨)۔ انہوں نے کہا، یہ اہل شرک (کافروں) کے بارے میں اتری ہے۔

[7544] ١٩ ـ (. . .) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ اِلَى قَوْلِهِ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ

[7544] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ آیت مکہ میں اتری، وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے ہیں، اس آیت کو مُھاناتک پڑھا، اس پر مشرکوں نے کہا، ہمیں اسلام لانے کا کیا فائدہ (وہ عذاب سے ہمیں کیسے بچائے گا) ہم تو اللہ کے ساتھ شرک کر چکے ہیں اور اس نفس کو بھی ہم نے قتل کیا ہے، جس کا قتل اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور بے حیائیوں کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حصہ اتارا، مگر

← من المشركين بمكة برقم (٣٨٥٥) وفي التفسير باب: (والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما) برقم (٤٧٦٤) وفي باب: (يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا) برقم (٤٧٦٥) وفي باب (الا من تاب وآمن وعمل صالحا فاولئك يبدل الله سياتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما) برقم (٤٧٦٦) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في تعظيم قتل المومن برقم (٤٢٧٣) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠١٣) وفي القسامة باب: تاويل قوله عزوجل: ﴿ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها﴾ برقم (٤٨٧٨) انظر (التحفة) برقم (٥٦٢٤)

[7544] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٥٩)

جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور اچھے عمل کیے، (آیت نمبر ۷۰) کے آخر تک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رہا وہ مسلمان جو مسلمان ہو گیا اور اسلام کو سمجھ لیا اور اچھے عمل کیے، پھر قتل کا ارتکاب کیا، تو اس کی توبہ کا اعتبار نہیں ہے۔

[7545] ۲۰-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ إِلَّا مَنْ تَابَ

[7545] - حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا جو مسلمان کسی مومن کو عمداً قتل کر دیتا ہے، وہ توبہ کر سکتا ہے؟ (اس کی توبہ قبول ہو جائے گی) انہوں نے جواب دیا، نہیں، تو میں نے انہیں سورۃ فرقان کی یہ آیت سنائی، ”وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے اور نہ کسی ایسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں، جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، آخر تک، انہوں نے فرمایا، یہ آیت مکی ہے، جسے مدنی آیت، ”جو شخص کسی مومن کو قتل کرے گا، جان بوجھ کر تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہے گا، ابن ھاشم کی روایت میں ہے، سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے سورۃ فرقان کی یہ آیت سنائی، اِلَّا مَنْ تَابَ، مگر جس نے توبہ کی۔

فائدہ :......ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مومن کو عمداً قتل کرنے والے کو ابدی جہنمی خیال کرتے تھے اور اس کی توبہ کی قبولیت کے قائل نہیں تھے اور سورۃ فرقان کی آیت، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول ہے، اس کے دو جواب دیتے تھے، (۱) سورۃ فرقان مکی سورت ہے اور سورۃ نساء مدنی سورت ہے، اس لیے اس نے مکی آیت کو منسوخ کر دیا اور مدنی آیت میں، توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اس کو کسی آیت نے

[7545] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما) برقم (٤٧٦٢) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠١٢) وفي القسامة باب: تاويل قوله عزوجل: ﴿ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها﴾ برقم (٤٨٨٠) انظر (التحفة) برقم (٥٥٩٩)

منسوخ بھی نہیں کیا ہے، لہٰذا اس کا حکم برقرار ہے، (۲) سورۃ فرقان کی آیت کا تعلق مشرکوں، کافروں سے ہے اور اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، لیکن جو انسان مسلمان ہو چکا ہے، اسلام کے احکام کو سمجھ چکا ہے، پھر ناحق جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کر دیتا ہے، تو اس کی توبہ قابل قبول نہیں ہے۔

لیکن اس کا جواب یہ ہے، دونوں آیات میں تضاد نہیں ہے کہ ایک کو منسوخ بنانے کی ضرورت پڑے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خود، بعض ان آیات کو جن کو بعض حضرات منسوخ ٹھہراتے تھے، ناسخ کے ساتھ تطبیق دے کر ان کے نسخ کا انکار فرماتے ہیں، ان آیات میں بھی یہی صورت ہے کہ اگر قاتل توبہ کرتا ہے اور اپنے عمل کی اصلاح کر لیتا ہے، تو اس کی توبہ قبول ہو گی، لیکن اگر وہ توبہ نہیں کرتا، کیونکہ سورہ نساء کی آیت میں توبہ کا ذکر نہیں ہے، تو پھر اگر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے معاف نہیں کرتا، تو اس کی سزا جہنم ہے اور خلود سے مراد طویل عرصہ ہے، جب وہ اپنے گناہ کی سزا بھگت لے گا، یا اس کے حق میں کسی کی سفارش قبول ہو جائے گی، تو اس کو جہنم سے نجات مل جائے گی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ کفر و شرک سب سے بڑا گناہ ہے، گر اس سے توبہ، قابل قبول ہے، تو قتل نفس، جو اس کے مقابلہ میں چھوٹا گناہ ہے تو اس کی توبہ کیوں قابل قبول نہیں ہے اور خود سورۃ فرقان کی آیت میں لفظ مَــنْ، عموم پر دلالت کرتا ہے، اس میں کافر یا مؤمن کی قید نہیں ہے اور آیت میں لفظ اگر عام ہے، تو اس کو سبب نزول کے ساتھ خاص نہیں کیا جاتا، بلکہ لفظ کے عموم کی بنا پر عام ہی رکھا جاتا ہے، نیز، راہب کو قتل کر کے، سو قتل کرنے والے کو اگر معافی مل سکتی ہے اور اس کی توبہ قبول ہے، تو ایک مسلمان کی توبہ کیوں قبول نہیں ہو گی اور علماء کے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اقوال ملتے ہیں، (۱) قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے، ابن عباس، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبید بن عمیر، حسن بصری اور ضحاک سے یہی منقول ہے، لیکن معلوم ہوتا ہے، یہ فتویٰ اس انسان کو دیتے تھے، جس نے قتل کیا نہیں ہے، وہ قتل کرنا چاہتا ہے، اس لیے، ابن عمر، ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے دوسرا (۲) یہ قول بھی منقول ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو گی، (۳) قاتل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ توبہ کرے یا توبہ نہ کرے، احناف ائمہ ابوحنیفہ اور اس کے ساتھیوں کا یہی قول ہے۔ (۴) اگر اللہ قاتل کو سزا دینا چاہے، معاف نہ کرے، تو پھر سزا یہی ہے، ابن عباس کا ایک قول یہی ہے، لیکن جمہور کے نزدیک قاتل کی توبہ قبول ہے اور یہی صحیح موقف ہے۔

[7546] ٢١ـ(٣٠٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ

[7546] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٠)

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَدْرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ

[7546] ۔عبید اللہ بن عبد اللہ بن منبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا، کیا تمہیں علم ہے، (ہارون نے کہا، تَـدْرِی) قرآن مجید کی آخری مکمل سورت کون سی نازل ہوئی؟ میں نے کہا، ہاں، اذا جاء نَصْرُ اللّٰهِ والفَتْحُ ہے، انہوں نے کہا، تو نے سچ کہا، ابن ابی شیبہ کی روایت میں، آخِرِ سُورَةٍ کی جگہ اَیُّ سُورة (کون سی سورت) ہے۔

[7547] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنِ سُهَيْلٍ

[7547] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں آخِــرِ سُـورةٍ (آخری سورت) کا لفظ ہے اور عبدالمجید کے باپ سہیل کا نام نہیں ہے۔

فائدہ:......سب سے آخر میں مکمل نازل ہونے والی سورت یہی ہے، اس کے بعد آیات کا نزول تو ہوا ہے، کوئی مکمل سورة یکبار نازل نہیں ہوئی۔

[7548] ۲۲۔(۳۰۲۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَاَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَقَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ

[7548] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ مسلمانوں کی ایک آدمی سے اس کی چند بکریوں کے ساتھ

[7547] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٠)
[7548] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: لا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مومنا برقم (٤٥٩١) وابو داود في (سننه) في الحروف والقرات باب (١) برقم (٣٩٧٤) انظر (التحفة) برقم (٥٩٤٠)

ملاقات ہوئی، تو اس نے کہا، السلام علیکم، سوانہوں نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور ان چند بکریوں پر قبضہ کر لیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ''جو شخص تم کو سلام پیش کرے، اس کے بارے میں یہ نہ کہو، تم مومن نہیں ہو۔'' (نسا، آیت نمبر ۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے السَّلَم کی جگہ السَّلامَ پڑھا ہے۔

فائدہ:...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسی آیت کے شان نزول میں مختلف واقعات بیان کیے ہیں اور ایسے سب واقعات اس آیت کا مصداق ہوں گے، کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے، اسلام کا اظہار کرنے والے پر بلاوجہ بدگمانی کرنا صحیح نہیں ہے، اس کو اس وقت تک مسلمان تصور کیا جائے گا، جب تک اس سے اس دعویٰ کے خلاف کوئی حرکت سرزد نہ ہو اور اس آیت میں لفظ السَّلَمْ کو السّلام اور السِلْم بھی پڑھا گیا ہے، مقصود ایک ہی ہے۔

[7549] ۲۳-(۳۰۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُولُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ اِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهٖ فَقِيلَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا

[7549]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار جب حج کر کے واپس آتے، تو گھروں میں صرف ان کے پچھواڑوں سے داخل ہوتے، چنانچہ ایک آدمی آیا، تو وہ اپنے (گھر) کے دروازے سے داخل ہو گیا، تو اس سلسلہ میں اسے طعنہ دیا، جس پر یہ آیت اتری؛ ''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی پچھلی طرف سے آؤ، (پچھواڑوں سے آؤ)۔''

فائدہ:...... حمس (قریش اور خزاعہ وغیرھا) کے سوا، عرب لوگ اور انصار، جب گھر سے حج اور عمرہ کے لیے نکلتے اور پھر کسی وجہ سے گھر آنے کی ضرورت پیش آتی، تو وہ گھر میں دروازہ سے داخل ہونا صحیح نہیں سمجھتے تھے، اسی طرح حج وعمرہ سے فراغت کے بعد، دروازوں کی بجائے مکانوں کے پچھواڑوں سے یا کسی دوسرے راستہ سے داخل ہوتے، شاید اس عجیب وغریب حرکت کا محرک یہ وہم ہو کہ جن دروازوں سے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے نکلے تھے، پاک ہو جانے کے بعد انھی دروازوں سے گھروں میں داخل ہونا، درست نہیں ہے۔

[7549] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: قوله تعالى: ﴿وآتوا البيوت من ابوابها﴾ انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۳) وبرقم (۱۸۷٤)

٢......بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوٓا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾

باب ۲ : اللہ کا فرمان، (کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا) کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے جھک جائیں

[7550] ٢٤ ـ(٣٠٢٧)حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [الحديد:١٦] إِلَّا اَرْبَعُ سِنِينَ

[7550] ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام لانے اور ہمیں اس آیت کے ذریعہ عتاب فرمانے کے درمیان صرف چار سال کا فاصلہ ہے، (کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پسیج جائیں،'' (الحدید، آیت نمبر ۱۶)

مفردات الحدیث ❊ أَلَمْ يَأْنِ: کسی چیز کا وقت ہو جانا۔

فائدہ :......اس آیت کے اصل مخاطب وہ لوگ ہیں، جنہوں نے موقع کی مناسبت سے اسلام کو تو قبول کر لیا تھا، مگر ابھی تک اس کے لیے جان کو جوکھوں میں ڈالنے اور کسی قسم کی قربانی کے لیے تیار نہیں تھے۔

٣......بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

باب ۳ : ہر مسجد میں جاتے وقت، اپنے آپ کو آراستہ کرو، یا ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیب تن کرو

[7551] ٢٥ ـ(٣٠٢٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا تَقُولُ الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

[7550] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٣٤٢)

[7551] اخرجه النسائي في (المجتبى) في المناسك باب: قوله عزوجل: ﴿خذوا زينتكم عند كل مسجد﴾ برقم (٢٩٥٦) انظر (التحفة) برقم (٥٦١٥)

[7551] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب عورت بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرتی تو کہتی، کون ہے جو مجھے طواف کرنے کے لیے ایک کپڑا دے، جسے وہ اپنی شرم گاہ پر رکھ سکے اور یہ کہتی، ع ''آج اس کی شرم گاہ کا کچھ حصہ یا کل (پورا) جسم کھل جائے گا اور اس کا جو حصہ کھلے گا، میں اس کو حلال قرار نہیں دیتی ہوں۔'' تو یہ آیت اتری، ''ہر مسجد میں اپنی زینت کو یعنی لباس کو زیب تن کرو،'' (اعراف، آیت نمبر ۳۱)

مفردات الحدیث ❶ تَطْوَافٌ: وہ لباس جس میں وہ طواف کر سکے۔ ❷ اَلْیَوْمُ یَبْدُوْ بَعْضَهُ اَوْ كُلُّهُ: آج اگر لباس پورا نہ ملا، تو شرم گاہ کا کچھ حصہ کھل جائے گا اور لباس بالکل نہ ملا تو شرم گاہ مکمل ہی کھل جائے گی۔ فَمَابَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ، شرم گاہ کا بعض یا کل جو بھی کھلے، میں کسی کے لیے اس کی طرف دیکھنا یا نظر بازی کرنا جائز قرار نہیں دیتی۔

فائدہ :...... حمس کے سوا باقی قبائل کا یہ نظریہ تھا کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیے ہیں، ان میں حج یا عمرہ کا طواف کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے اگر انہیں قریش یا ان کے حلیف لباس دے دیتے، تو وہ لباس پہن کر طواف کر لیتے، وگرنہ اپنے کپڑے اتار دیتے اور ننگے طواف کرتے یا پھر اپنے ان کپڑوں کو وہیں پڑے رہنے دیتے اور بقول بعض اگر اپنے کپڑوں میں طواف کر لیتے، تو پھر طواف کے بعد ان کپڑوں کو استعمال نہیں کر سکتے تھے، اگر ننگے طواف کر لیتے، پھر پہن سکتے تھے، اس لیے اگر عورتوں کو حمس سے کپڑے نہ ملتے، تو وہ ننگے طواف کرتی تھیں اور اپنی شرم گاہ پر ہاتھ رکھ لیتیں۔

۴ ...... بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾

باب ٤: اللہ کا فرمان، ''اور اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو''

[7552] ٢٦-(٣٠٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ (لَهُنَّ) غَفُورٌ رَحِيمٌ

[7552] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی ابن سلول، اپنی لونڈی کو کہتا، جا، ہمارے لیے کچھ

[7552] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣١٧)

کما لا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو، جبکہ وہ اپنی عزت کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں، تاکہ تم دنیا کی زندگی کا سامان حاصل کر سکو اور جو بھی ان کو مجبور کرے گا، تو اللہ ان کے ان کو مجبور کرنے کے بعد (انہیں) بخشنے والا، مہربان ہے۔'' (نور آیت نمبر ۳۳)

فائدہ: ...... کچھ بدبخت آزاد لوگ دنیوی مال کی حرص و لالچ میں اپنی لونڈیوں سے، جبکہ وہ لونڈی ہونے کے باوجود اپنی عزت کی حفاظت کرنا چاہتی تھی، بدکاری کرواتے، اس کے لیے انہیں مجبور کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی باندیوں کو جو مجبوراً یہ نازیبا حرکت کریں، معذور قرار دیا اور مجرم ان کے مالکوں اور آقاؤں کو قرار دیا، جس سے معلوم ہوا، مجبور اور مقہور مرد قابل مواخذہ نہیں ہے۔

[7553] ۲۷۔(. . . .) وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنٰى فَشَكَتَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

[7553]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کی ایک لونڈی کو مُسَیکہ اور دوسری کو اُمَیمہ کہا جاتا تھا اور وہ ان دونوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا، تو ان دونوں نے اس کی نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''اور تم اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو، غفور رحیم تک۔

٥ ...... بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾

باب ٥: جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، خود اپنے رب کا تقرب چاہتے ہیں

[7554] ۲۸۔(۳۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ

[7553] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۱۷)

[7554] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قوله عزوجل: ﴿قل ادعوا الذين زعمتم من دونه﴾ برقم (٤٧١٤) وبرقم (٤٧١٥) انظر (التحفة) برقم (٩٣٣٧)

[7554]۔ حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان، ''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کا وسیلہ (تقرب) تلاش کرتے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہوتا ہے۔'' اسراء، نمبر ۵۷، کے بارے میں کہتے ہیں، جنوں کا ایک گروہ، جن کی بندگی کی جاتی تھی، مسلمان ہو گیا اور جو لوگ ان کی عبادت کرتے تھے، وہ ان کی عبادت پر قائم رہے، حالانکہ جنوں کا گروہ مسلمان ہو گیا۔

فائدہ:...... وسیلہ کا معنی تقرب و نزدیکی ہے، مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں کی یہ مشرک بندگی کرتے ہیں، وہ جن ہوں، یا ملائکہ یا انبیاء، وہ تو خود اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کی اطاعت کرتے ہیں، وہ کیسے چاہ سکتے ہیں کہ کوئی ان کی عبادت یا بندگی کرے۔

[7555] ۲۹۔(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

[7555]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ (قرب) تلاش کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، انسانوں میں سے کچھ لوگ، جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتے تھے، تو جنوں کا وہ گروہ مسلمان ہو گیا اور انسانوں نے ان کی عبادت کو پکڑے رکھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔

[7556] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[7556]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7557] ۳۰۔(. . .) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ

[7555] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٧٠)

[7556] تقدم تخريجه برقم (٧٤٧٠)

[7557] تقدم تخريجه برقم (٧٣٤٣)

فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْاِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ اِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

[7557] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، اس آیت کے بارے میں کہ ''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں، خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ان چند عربوں کے بارے میں نازل ہوئی، جو جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتے تھے، تو جن مسلمان ہو گئے اور وہ انسان جوان کی عبادت کرتے تھے، انہیں پتہ ہی نہ چلا، تب یہ آیت اتری، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کا تقرب تلاش کرتے ہیں۔

٦......بَابُ: فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

باب ٦: سورۃ براءت، انفال اور حشر کے بارے میں

[7558] ٣١۔(٣٠٣١)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آلتَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا اَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيرِ

[7558] ۔حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سورہ توبہ، فرمانے لگے، کیا وہ توبہ ہے؟ بلکہ وہ تو فاضحہ (رسوا کرنے والی) ہے، اس میں بار بار، منہم، منہم، اترتا رہا، حتیٰ کہ انہوں نے (منافقوں نے) یہ سمجھا، یہ ہم میں سے کسی کا ذکر کیے بغیر نہیں رہے گی، (ہم سب کو رسوا کر کے چھوڑے گی) میں نے پوچھا، سورۃ انفال؟ (اس کو انفال کیوں کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا، یہ سورۃ بدر ہے، (بدر کے واقعات کا تذکرہ ہے) میں نے کہا، تو سورہ حشر؟ فرمانے لگے، یہ بنو نضیر کے بارے میں اتری ہے۔

٧......بَابُ: فِي نُزُوْلِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب ٧: حرمت خمر (شراب) کا نزول

[7559] ٣٢۔(٣٠٣٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

[7558] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قوله تعالى: ﴿يسالونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول فاتقوا الله واصلحوا ذات بينكم﴾ برقم (٤٦٤٥) وفي باب (١) برقم (٤٨٨٢) وبرقم (٤٨٨٣) وفي المغازي باب: حديث بني النضير برقم (٤٠٢٩) انظر (التحفة) برقم (٥٤٥٤)

[7559] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (انما الخمر والميسر والانصاب ←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ خَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَآءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَآءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

[7559] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا، حمد وصلاۃ کے بعد، خبردار، شراب کی حرمت جس وقت نازل ہوئی، تو وہ پانچ چیزوں سے (عام طور پر) تیار کی جاتی تھی، گندم، جو، کھجور، منقہ اور شہد سے اور خمر (شراب) اس کو کہتے ہیں، جو عقل کو ڈھانپ لے اور تین چیزیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں، اے لوگو! چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے بارے میں تفصیلی تاکید فرما جاتے، دادا کی وراثت، کلالہ کی حقیقت اور سود کے بعض ابواب ومسائل کی تفصیلات۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ہر وہ مشروب جو عقل کو ماؤف کرے، عقل پر اثر انداز ہو، وہ خمر ہے، لہٰذا اس کا استعمال اور خرید وفروخت ناجائز ہے اور وہ نجس پلید ہے، تفصیلات، کتاب الاشربہ میں گزر چکی ہیں، دادا کی وراثت اور کلالہ کے بارے میں تفصیلات، کتاب الفرائض میں گزر چکی ہیں اور رباء (سود) کی دوصورتیں ہیں،
(۱) ربا النسئة ، ادھار پر سود، اس کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے، اس لیے اس کی حرمت میں اختلاف نہیں ہے،
(۲) ربا الفضل ، ایک قسم کی اشیاء کا کمی وبیش کے ساتھ تبادلہ، رسول اللہ ﷺ نے، چھ قسم کی اشیاء کی تعیین کی ہے، اس لیے ان کی علت نکالنے میں اختلاف ہے اور بعض لوگ اس میں علت کے قائل نہیں ہیں، اس لیے اس میں اختلاف ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ آپ ان تینوں اشیاء کی تفصیل بیان کر دیتے کہ ان میں اختلاف کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

[7560] ۳۳۔(. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

← والازلام رجس من عمل الشيطان) برقم (٤٦١٩) وفي الاشربة باب: الخمر من الغيب وغيره برقم (٥٥٨١) وفي باب: ما جاء في ان الخمر ما خامر العقل من الشراب برقم (٥٥٨٨) تعليقا وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبي ﷺ وحضر على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان بمكة والمدينة برقم (٧٣٣٧) تعليقا۔ وابو داود في (سننه) في الاشربة باب: تحريم الخمر برقم (٣٦٦٩) والترمذي في (جامعه) في الاشربة باب: ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر برقم (١٨٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٣٨)
[7560] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٧٥)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

[7560]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر، یہ سنا، امابعد، اے لوگو! واقعہ یہ ہے، شراب کی حرمت اتری، جبکہ (وہ عام طور پر) پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، شہد، کھجور، گندم اور جو سے اور ہر وہ چیز شراب ہے، جو عقل کو ڈھانپ لے، اے لوگو! تین چیزیں ہیں، میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں ایسی تفصیلی تلقین فرماتے کہ ہم اس پر رک جاتے، ہمیں اس کے بارے میں اپنے اجتہاد سے کچھ نہ کہنا پڑتا، دادا، کلالہ اور ابواب ربا کے مسائل۔

[7561] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ

[7561]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابن علیہ کی روایت میں، ابن ادریس کی طرح انگور کا لفظ ہے اور عیسیٰ کی حدیث میں ابن مسہر کی طرح منقہ (زبیب) کا لفظ ہے۔

٨...... بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾

باب ٨: یہ اپنے رب کے بارے میں جھگڑنے والے دو گروہ ہیں

[7562] ٣٤۔(٣٠٣٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

[7561] تقدم تخريجه برقم (٧٤٧٥)
[7562] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: قتل ابي جهل برقم (٣٩٦٦) وبرقم (٣٩٦٨) وبرقم (٤٩٦٨) وفي التفسير باب: (هذان خصمان اختصموا في ربهم) برقم ←

[7562]۔قیس بن عباد رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ پورے زور سے قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ''یہ جھگڑنے والے دو گروہ، جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' (الحج، آیت نمبر ۱۹۔)
یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتری، جنہوں نے بدر کے دن مبارزت میں حصہ لیا، حمزہ، علی، عبیدہ بن حارث، ربیعہ کے بیٹے، عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ۔

[7563] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ

[7563]۔قیس بن عباد رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوذر سے سنا، وہ قسم اٹھا کر کہتے تھے، یہ جھگڑنے والے، دو گروہ، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... جنگ بدر کے موقع پر قریش کی طرف سے لڑائی کے آغاز میں، عتبہ اور شیبہ (ربیعہ کے بیٹے) اور ولید بن عتبہ، نے دعوت مبارزت دی، مقابلہ میں، انصاری نوجوان نکلے، لیکن انہوں نے کہا، ہم تو اپنے چچا زادوں، (بنو ہاشم) کو دعوت دے رہے ہیں، تو پھر آپ نے مقابلہ میں حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم کو نکالا، جس کی تفصیلات جنگ بدر میں گزر چکی ہیں، سورہ حج کی آیت ان دونوں گروہ کے بارے میں اتری ہے، لیکن اس کا مصداق تمام مسلمان اور کافر ہیں۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے مسلم کا ترجمہ اور ضروری فوائد آج بروز جمعۃ المبارک ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۹۰ء، بوقت صبح دس بجے اختتام کو پہنچے، اللہ تعالیٰ اس محنت و کوشش کو قبول فرمائے اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے ولے، تمام رفقاء کے لیے میرے لیے اور میرے والدین کے لیے توشہ آخرت بنائے اور اس میں جو بات اللہ اور اس کے رسول کی منشا کے خلاف ہو، اس سے میں برأت کا اظہار کرتا ہوں اور پڑھنے والے اہل علم حضرات سے اس کی نشان دہی کی درخواست کرتا ہوں۔

←(٧٣٤٣) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: المبارزة والسلب برقم (٢٨٣٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٧٤)
[7563] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٧٨)


The leading name of quality books on Urdu Islamic Literature in Pakistan
NOMANI
KUTAB KHANA
RELIGIOUS BOOKSELLERS AND PUBLISHERS
Haq Street Urdu Bazar Lahore - Pakistan Ph 042-7321865 Mob 0334-4229127
NOMANI
Established in 1958
مطبوعاتِ نعمانی
ہر گھر کی ضرورت ہر لائبریری کی زینت
برصغیر پاک وہند کے نامور اور مستند مصنفین کی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کے لیے
مختلف موضوعات پر دیدہ زیب، انتہائی خوبصورت اور مستند دینی کتب خود پڑھیں، دوستوں کو تحفہ میں
دیں اور اپنے سینوں کو ایمان کے نور سے منور کریں۔
قرآن کریم
تفسیر۔علوم قرآن
حدیث وعلوم حدیث
فقہ۔علوم فقہ، فتاوی
لغات۔انسائیکلوپیڈیا
سیرت۔سوانح
تاریخ۔حالات
تصوف۔اخلاق۔آداب
معاشرت۔اصلاح معاشرت
خواتین اور بچوں کے لیے
دعا۔اذکار۔وظائف
فلسفہ۔نظریات۔علوم جدید
پاکستان میں کتاب وسنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-7321865
موبائل: 0334-4229127
Web: nomanibooks.com, E-Mail: nomania2000@hotmail.com

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

آ

أ

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

ب

فہرست اطراف الحدیث

ث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

ح

فہرست اطراف الحدیث

خ

د

فہرست اطراف الحدیث

ر

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

غ

ف

فہرست اطراف الحدیث

ق

فہرست اطراف الحدیث

ك

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

م

فہرست اطراف الحدیث

ن

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

ی

یاد داشت

NOMANI KUTAB KHANA

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

9 789695 453360

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street, Urdu Bazar, Lahore-Pakistan
E-Mail: nomania2000@gmail.com